NOT FOR SALE

TG TRT

مطالعاتی مواد

اسکول اسسٹنٹ (سماجی علم)



مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات

جامعہ عثمانیہ

محکمہ اقلیتی بہبود، حکومت تلنگانہ

احاطہ نظام کالج، گن فاؤنڈری، حیدرآباد۔001 500 فون نمبر: 040-23210316

TG TRT

SA

مطالعاتی مواد برائے

اسکول اسسٹنٹ

(عام معلومات، تعلیم کا منظر نامہ، سماجی علم)

مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات

جامعہ عثمانیہ

(زیر اہتمام محکمہ اقلیتی بہبود، حکومت تلنگانہ)

احاطہ نظام کالج، گن فاؤنڈری، حیدرآباد۔ 001 500 فون نمبر: 040-23210316

Website: http://cedm.tg.nic.in/ e-mail: cedm_ou@yahoo.com

اس کتاب کی خرید و فروخت ممنوع ہے۔ NOT FOR SALE

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: **پروفیسر ایس۔اے۔شکور** ایم۔اے، ایم۔فل، پی ایچ۔ڈی
ڈائرکٹر مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات' CEDM جامعہ عثمانیہ

شریک مدیر: **ڈاکٹر سید اسرار احمد** ایم۔اے، ایم۔فل، پی ایچ۔ڈی، نیٹ/یو جی سی
پروجکٹ آفیسر مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات' CEDM' جامعہ عثمانیہ

مؤلفین

سید اصغر : لکچرر' گورنمنٹ آئی اے ایس ای (IASE) مانصاحب ٹینک' حیدرآباد
انصار احمد ساحلؔ : اسکول اسسٹنٹ' گورنمنٹ ہائی اسکول مدینہ کالونی' بھینسہ
شیخ شاہد علی حسرت : اسکول اسسٹنٹ' گورنمٹ ہائی اسکول' غوث نگر' بنڈلہ گوڑہ-II، حیدرآباد
سید رؤف ریحان : معلم' گورنمنٹ اسکول ہیراخانہ، گولکنڈہ' حیدرآباد
محمد مسعود علی : اسکول اسسٹنٹ' گورنمنٹ ہائی اسکول' میسارام بارکس' حیدرآباد

جملہ حقوق محفوظ بحق مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات' CEDM' جامعہ عثمانیہ' حیدرآباد۔

کمپوزنگ: محمد ذکی الدین لیاقت' ممتاز کمپیوٹرس' شاہ گنج' حیدرآباد فون: 9848615340

اس کتاب کی خرید و فروخت ممنوع ہے۔ NOT FOR SALE

CENTRE FOR EDUCATIONAL DEVELOPMENT OF MINORITIES
Osmania University
(Sponsored by Minorities Welfare Department, Govt. of Telengana)
Nizam College Campus, Hyderabad - 500 001.
Website: www.tscedmou.com, e-mail: cedm_ou@yahoo.com

Prof. S.A. SHUKOOR
M.A. M.Phil., Ph.D.
DIRECTOR

پیش لفظ

بے روزگاری ہر دور کا مسئلہ رہا ہے دیہات سے لے کر شہری زندگی پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جب کبھی حکومت سرکاری سطح پر تقررات کرتی ہے تو یہ بات مشاہدہ میں آتی ہے کہ جائیدادوں کے لئے تناسب میں ہمیشہ اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ آج زندگی کے ہر شعبہ حیات میں کمپیوٹر نے اپنی اہمیت وافادیت کو لازم وملزوم بنا دیا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ انفارمیشن ٹکنالوجی کی روز بروز ترقی نے مسابقتی امتحانات کی ہیئت کو بدل دیا ہے اور مسابقتی امتحانات میں شرکت کے ذریعہ ہی ملازمت کا حصول ممکن ہے۔ آج ہر طالب علم کو کمپیوٹر پر مسابقتی امتحان دینا لازمی ہو گیا ہے۔ TRT-2024 کے ذریعہ حکومت نے کثیر تعداد میں اساتذہ کے تقررات کو یقینی بناتے ہوئے امتحانات منعقد کر رہی ہے اسی ضمن میں حکومت تلنگانہ محکمہ اقلیتی بہبود کی زیر سرپرستی CEDM مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات' احاطہ نظام کالج، گن فاونڈری حیدرآباد کے ذریعہ شہر حیدرآباد کے علاوہ دیگر اضلاع میں SGT کی مفت کوچنگ کا اہتمام کیا گیا ہے جب کہ CEDM احاطہ نظام کالج میں (SGT) ایس۔ جی ٹی کے علاوہ (SA) اسکول اسسٹنٹ کے لئے بھی مفت کوچنگ کا ماہر اساتذہ کے ذریعہ نظم کیا گیا ہے۔ نیز مفت کوچنگ کے علاوہ تعلیمی مواد کو نصاب کے تحت تیار کر کے فراہم کیا جا رہا ہے تا کہ اقلیتوں کی مسابقتی امتحانات میں شرکت اور کامیابی کے امکانات کو بہتر بنایا جا سکے۔

مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات CEDM کی جانب سے اس کوچنگ کے علاوہ مختلف کورسس میں حصول داخلہ مسابقتی امتحانات POLY-CET، ECET، DEECET، NEET، EAPCET، EdCET، ICET، LAWCET، PGNEET، کے علاوہ ClassX دسویں جماعت کے لئے بھی مفت کوچنگ کا شہر حیدرآباد کے علاوہ دیگر اضلاع پر اہتمام کیا جاتا ہے نیز معیاری تعلیمی مواد کی بروقت فراہمی بھی شامل ہے جس کے خاطر خواہ مثبت نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ یہ مواد ماہر اساتذہ کرام کی مدد سے تیار کیا گیا ہے جو امید ہے کہ حصول ملازمت کے لئے کلید کا حامل ہوگا۔ ہم طلباء وطالبات سے خواہش کرتے ہیں کہ وہ CEDM کی جانب سے فراہم کردہ مفت کوچنگ میں اپنی روزآنہ حاضری کو یقینی بنائیں اور ماہر اساتذہ کے مطالعہ ومشاہدہ کے نچوڑ سے فیض حاصل کریں نیز تعلیمی مواد کے مطالعہ کے ذریعہ اپنے مستقبل کو روشن کریں۔ ہم ان تمام اساتذہ کرام کے ممنون ومشکور ہیں جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر وقت دیتے ہوئے مختصر وقت میں اس کی تکمیل کی۔

پروفیسر ایس۔ اے شکور
ڈائرکٹر

تاریخ 5/جولائی 2024ء

TG TRT
SA

فہرست مضامین

☆ عام معلومات 1-65

☆ تعلیم کا منظر نامہ 66-265

☆ سماجی علم 267-816

SGT - Scheme of Examination

سلسلہ نشان	مضمون	سوالات	نشانات
1)	عام معلومات۔	20	10
2)	تعلیم کا منظر نامہ (Perspectives in Edn.)	20	10
3)	زبان اول اردو (مواد مضمون وطریقہ تدریس) 6+18	24	12
4)	انگریزی (زبانِ دوم) مواد مضمون وطریقہ تدریس 6+18	24	12
5)	ریاضی مواد مضمون وطریقہ تدریس 6+18	24	12
6)	سائنس مواد مضمون وطریقہ تدریس 6+18	24	12
7)	سماجی علم مواد مضمون وطریقہ تدریس 6+18	24	12
	جملہ	160	80

SA & LP - Scheme of Examination

سلسلہ نشان	مضمون	سوالات	نشانات
1)	عام معلومات	20	10
2)	تعلیم کا منظر نامہ (Perspectives in Edn.)	20	10
3)	مواد مضمون	88	44
4)	طریقہ تدریس LP / B.Ed	32	16
	جملہ	160	80

عام معلومات GENERAL KNOWLEDGE

مشقی سوالات

1۔ جدید ریاست آندھرا پردیش کے نئے دارالحکومت کا مجوزہ نام
1) گنٹور 2) امراوتی 3) ناگرجنا کونڈا 4) منگلاگری

2۔ مشہور انٹرنٹ انسائیکلوپیڈیا Wikipedia کا بانی ہے
1) Jeff Bezos 2) Jack Dorsey 3) Jimmy Wales 4) Steve Ballmer

3۔ وزارت صحت نے اس مرض کے بارے میں بیداری شعور، روک تھام اور علاج کے لیئے Red Ribbon Express پروگرام کا آغاز کیا
1) AIDS 2) ذیابطیس 3) کینسر 4) دق

4۔ میڈیکل کونسل آف انڈیا کے مطابق ملک میں آبادی۔ڈاکٹر کا تناسب ہے
1) 1:500 2) 1:1000 3) 1:1500 4) 1:2000

5۔ ملک کی پہلی ریاست جہاں بچوں کے خلاف جرائم کی صورت میں تیز رفتار مقدمہ چلانے کے لیئے عدالت اطفال قائم کی گئی
1) گوا 2) دہلی 3) اڑیسہ 4) ہریانہ

6۔ کڑپہ ضلع کے تمّلا پلی میں کس دھات کے بڑے ذخائر پائے گئے
1) تانبہ 2) ابرق 3) باکسائیٹ 4) یورانیم

7۔ کس قائد کے یوم پیدائش کے موقع پر 11 نومبر کو قومی یوم تعلیم منایا جاتا ہے
1) لیس۔رادھا کرشنن 2) سوکمار سین 3) ابوالکلام آزاد 4) ڈاکٹر ذاکر حسین

8۔ کس صوفی بزرگ کی مزار کے پاس دہلی میں ہر سال ''پھول والوں کی سیر'' تقریب منائی جاتی ہے
1) امیر خسروؒ 2) قلندر باباؒ 3) نظام الدین اولیاءؒ 4) قطب الدین بختیار کاکیؒ

9۔ وزیر اعظم نے ان فلاحی اسکیمات کو متعارف کروایا
1) سوچھ بھارت 2) جن دھن یوجنا 3) اٹل پنشن یوجنا 4) یہ تمام

10۔ 1926 میں Edmin Lutyens کا تعمیر کردہ ''حیدرآباد ہاوز'' کہاں واقع ہے
1) نئی دہلی 2) بنگلور 3) چینائی 4) کراچی

11۔ 18 تا 50 سال عمر کے لوگوں کے لئے وزیر اعظم نے یہ انشورنس اسکیم شروع کی
1) سرکھشا بیما یوجنا 2) جیون جیوتی بیما یوجنا 3) آواس یوجنا 4) کوشل وکاس یوجنا

12۔ عالمی یوم قلب World Heart Day منایا گیا
1) 29 ستمبر 2) 30 ستمبر 3) 2 اکٹوبر 4) 3 اکٹوبر

13۔ ہر سال ستمبر میں اس تاریخ کو یوم ہندی Hindi Diwas منایا جاتا ہے
1) 12 2) 13 3) 14 4) 15

14۔ عالمی یوم معذورین منایا جاتا ہے
1) 3 نومبر 2) 13 نومبر 3) 3 ڈسمبر 4) 13 ڈسمبر

15۔ اس عمر کے حامل شخص کو سینیئر سیٹیزن قرار دیا گیا
1) 80 سال 2) 65 سال 3) 60 سال 4) 55 سال

16۔ عالمی یوم ایڈس AIDS منایا جاتا ہے

1) یکم ڈسمبر 2) 3ڈسمبر 3) 5ڈسمبر 4) 7ڈسمبر

17۔ خارجہ پالیسی کے 100 عظیم عالمی مفکرین میں یہ بھی شامل ہیں

1) عظیم پریم جی 2) انا ہزارے 3) ارون دھتی رائے 4) یہ تمام

18۔ مردم شماری 2011 کے مطابق ملک میں خواتین کی شرح خواندگی ہے

1) 50% 2) 60% 3) 65% 4) 70%

19۔ کس کھلاڑی کو ملک کی فوج میں لفٹننٹ کرنل کا اعزازی رتبہ دیا گیا

1) راہول ڈراویڈ 2) سچن ٹنڈولکر 3) ابھینو بندرے 4) گگن نارنگ

20۔ انمیں سے کون راجیہ سبھا کے صدر نشین کی حیثیت سے اسکے اجلاسوں کی صدارت بھی کرتا ہے

1) صدر جمہوریہ 2) نائب صدر جمہوریہ 3) وزیر آعظم 4) وزیر داخلہ

21۔ یہ سنیل گواسکر کی تصنیف ہے

1) A Brief History of Time 2) A Sense of Time

3) Sunny Days 4) Half a Life

22۔ شانتی سوروپ بھٹناگر ایوارڈ اس میں مہارت پر دیا جاتا ہے

1) ادب 2) موسیقی 3) کھیل کود 4) سائنس اینڈ ٹکنالوجی

23۔ کتاب Last man in the Tower کا مصنف ہے

1) وکرم سیٹھ 2) کرن دیسائی 3) اروند اڈیگا 4) شوبھا دے

24۔ UNESCO نے کس تاریخ کو ''بین الاقوامی یوم خواندگی'' قرار دیا

1) 8 سپٹمبر 2) 18 سپٹمبر 3) 8 اکٹوبر 4) 18 اکٹوبر

1-4	2-3	3-1	4-4	5-2	6-4	7-3	8-4	9-4	10-1
11-2	12-1	13-1	14-3	15-3	16-1	17-4	18-3	19-3	20-2
21-3	22-4	23-3	24-1						

مشقی سوالات

-1 اس تاریخ کو سورج اور زمین کے درمیان اقل ترین فاصلہ ہوتا ہے۔

1) 22/دسمبر 2) 3/جنوری 3) 21/جون 4) 22/ستمبر

-2 سورج کی شعاعوں سے حاصل ہونے والا وٹامن ہوتا ہے۔

1) A 2) B 3) C 4) D

-3 مشہور کتاب "A Train to Pakistan" کے مصنف

(1) خشونت سنگھ (2) ششی تھرور (3) وکرم سیٹھ (4) رودیارڈ کپلنگ

-4 فلم Slumdog Millionaire جس ناول پر مبنی ہے اس کے مصنف ہیں۔

(1) خشونت سنگھ (2) خالد محمد (3) سرجیت سنگھ (4) وکاس سوروپ

-5 بینک کاری درج ذیل میں سے کس شعبہ کے تحت آتی ہے؟

(1) زرعی شعبہ (2) خدمات (3) صنعت (4) غیر منظّم

-6 کتاب "Toward a Hunger Free World" کے مصنف ہیں؟

(1) اے۔پی۔جے عبدالکلام (2) امرتیہ سین (3) اشوک لہری (4) ایم۔یس۔سوامی ناتھن

-7 سینما کے شعبہ میں امتیازی خدمات پر کونسا ایوارڈ دیا جاتا ہے۔

(1) ارجن ایوارڈ (2) داداصاحب پھالکے ایوارڈ (3) کلنگا ایوارڈ (4) کالی داس ایوارڈ

-8 بابائے کمپیوٹر کہا جاتا ہے۔

1) جان نے پیر 2) چارلس بابیج 3) چارلس شوبھراج 4) بل گیٹس

-9 مردم شماری 2011 کے مطابق ملک میں خواتین کی شرح خواندگی ہے۔

(1) 52.5% (2) 55.10% (3) 65.46% (4) 58.5%

-10 راشٹریہ سواستھیا بیمہ یوجنا' کے تحت غیر منظّم شعبہ میں کام کرنے والوں کے انشورنس کے لئے کس حد تک رقم فراہم کی جاتی ہے۔

(1) 10,000 روپے (2) 20,000 روپے (3) 30,000 روپے (4) 40,000 روپے

-11 سرواشکشا ابھیان کے تحت 14-6 سال کے بچوں کو ابتدائی تعلیم کی فراہمی کے لئے تمام ٹیکسوں پر کتنا تعلیمی ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔

(1) 1% (2) 1.5% (3) 2% (4) 2.5%

-12 عالمی یوم آزادی صحافت اس دن منایا جاتا ہے۔

(1) یکم مئی (2) 2 مئی (3) 3 مئی (4) 4 مئی

-13 ایک ۔۔۔۔۔۔۔۔تقریباً ایک ملین بائٹس (Bytes) کے مساوی ہوتا ہے۔

(1) Gigabyte (2) Kilobyte (3) Megabyte (4) Terabyte

-14 دستور ہند کے مطابق پنچایت راج الکشن اتنے وقفہ کے بعد لازماً منعقد ہونا چاہئیے۔

(1) 2 سال (2) 3 سال (3) 4 سال (4) 5 سال

-15 کتاب "The White Tiger" کا مصنف

1) امیتابھ گھوش 2) اروندتی رائے 3) ارونداڈیگ 4) کوئی نہیں

-16 ''گیان پیٹھ ایوارڈ'' اس میدان میں غیر معمولی مہارت کیلئے دیا جاتا ہے۔

1) موسیقی 2) کھیل کود 3) ادب 4) فلم

-17 کتاب "Unaccustomed Earth" کے مصنف ہیں۔

(1) میرا نائر (2) جھمپا لہری (3) دلائی لامہ (4) سلمان رشدی

-18 دنیا میں چائے کی سب سے زیادہ پیداوار ہندوستان میں ہوتی ہے۔ یہ کس ریاست میں ہوتی ہے؟

(1) پنجاب (2) بہار (3) آسام (4) اڑیسہ

-19 نوبل انعام "Noble Prize" اس میدان میں نہیں دیا جاتا۔

(1) معاشیات (2) ادب (3) کیمیا (4) موسیقی

-20 نالج کمیشن کا تعلق اس سے ہے۔

(1) نظام قانون (2) تعلیم (3) سیاسی نظام (4) انشورنس

21- ومبلڈن اوپن سنگلس ٹورنمنٹ 2017 جیتا

(1) نواک جوکووچ (2) اسٹان واورک (3) رفائل نڈال (4) راجر فیڈرر

21- کس اسکیم کے تحت ملک کے دور دراز علاقوں میں غریبوں کو روزگار فراہم کیا جاتا ہے۔

1) NREGA 2) FEMA 3) POTA 4) PMRY

22- دنیا کی بلند ترین عمارت ہے۔

1) ایفل ٹاور 2) برج خلیفہ 3) مجسمہ آزادی 4) قطب مینار

24- مردم شماری 2011 کے مطابق کس ریاست کی کثافت آبادی سب سے زیادہ ہے۔

(1) اتر پردیش (2) بہار (3) مغربی بنگال (4) مہاراشٹرا

25- کیلکر کمیٹی رپورٹ "Kelkar Committee" کا تعلق اس شعبہ میں اصلاحات سے ہے۔

(1) ٹیکس (2) مالی شعبہ (3) تجارت (4) نظم ونسق

26- O.M.R. کا مطلب ہے۔

1) Optical Mark Reader 2) Optical Machine Reader

3) Octal Machine Reader 4) Octal Mark Reader

27- ان میں سے کونسا جمہوریت کا اصول نہیں ہے۔

(1) قانون کی حکمرانی (2) عدم مساوات (3) اکثریت کی حکمرانی (4) خودمختار عدلیہ

28- حکمرانی یا سرکاری نظم وضبط Governance میں کمپیوٹر کا استعمال کہلاتا ہے۔

1) Computer Governance 2) e-Governance

3) Internet Governance 4) e-mail Governance

29- یہ ایک حیاتی ڈیزل پودا Bio Diesel Plant ہے۔

(1) Jatropha (2) Pepper (3) Oak (4) Cactus

30- ان میں سے کہاں نانو نالج سٹی "Nano Knowledge City" قایم کی جارہی ہے۔

(1) بنگلور (2) جئے پور (3) حیدرآباد (4) چندی گڑھ

31- مرکزی وزارت ترقی اطفال ونسواں نے اس دن کو ہر سال ''بالیکا دیوس'' (Girls Day) منانے کا اعلان کیا۔

(1) 5/اپریل (2) 17/جولائی (3) 9/دسمبر (4) 21/اکتوبر

32- دودھ کی پیداوار میں اضافہ کو سفید انقلاب کہا گیا۔ بابائے سفید انقلاب کون ہے۔

(1) ڈاکٹر سوامی ناتھن (2) ڈاکٹر آر۔ یس۔ پروڑا (3) ڈاکٹر پنجاب سنگھ (4) ڈاکٹر وی۔ کورین

33- کتاب "Husband of a Fanatic" کا مصنف ہے۔

(1) ابیتا واکمار (2) دیپانگر گپتا (3) ہری کنزرو (4) دھیرن بھگت

34- خلا میں روانہ کردہ چاند مشن چندرایان-I کا مقصد کیا تھا۔

(1) چاند پر پانی کی موجودگی کی تصدیق (2) چاند کی سطح پر معدنیات کا محل وقوع معلوم کرنا

(3) چاند کی مکمل سطح کی کیمیائی تصویر کشی (4) یہ تمام

35- حکومت ٹاملناڈو نے اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام ایوارڈ دیا

1) والار متھی 2) سبودھ گپتا 3) ٹی پی پی نائر 4) کرشنا ایئر

-36 India from Midnight to Millenium and Beyond کے مصنف

1) اٹل بہاری واجپائی 2) پرکاش کرت 3) ششی تھرور 4) مونیکا تھرور

-37 بھارت نے کس ملک سے میزائیل شکن دفاعی نظام خریدا

(1) فرانس (2) روس (3) اسرائیل (4) اروناڈیگا

-38 OCTOPUS ہے۔

(1) بحریہ کا تربیتی جہاز (2) ہند بنگلہ دیش بحری مشقیں

(3) دہشت گردی کے خلاف پولیس تنظیم (4) ان میں سے کوئی نہیں

-39 ''انڈیا ویاس'' یہاں واقع ہے۔

(1) نئی دہلی (2) لندن (3) کلکتہ (4) نیویارک

-40 قومی جنگل کاری منصوبہ پر عمل آوری کے ذریعہ 33% زمین پر شجر کاری کا ہدف اس سال تک مکمل کرنا ہے۔

(1) 2008 (2) 2012 (3) 2016 (4) 2020

-41 حکومت نے Mid Day Meal اسکیم کو اس جماعت تک وسعت دی

(1) 6 (2) 7 (3) 8 (4) 9

-42 حکومت نے انا پورنا اسکیم کو اس اسکیم کے ساتھ ضم کر دینے کا فیصلہ کیا۔

(1) مڈڈے میل (2) نیشنل اولڈ ایج پنشن (3) کام کے بدلے غذا (4) انتودیا انا یوجنا

-43 کتاب Daughter of the East کی مصنفہ ہے۔

(1) تسلیمہ نسرین (2) شیخ حسینہ (3) بے نظیر بھٹو (4) انگ سوسیو کو

-44 کس اسکیم کے تحت مرکزی حکومت نے مستحق خاندان کی خاتون کے نام پر زمین کا پٹہ اور حق قبضہ دینے کا فیصلہ کیا۔

1) راجیو آواس یوجنا 2) اندرا آواس یوجنا 3) بھارت نرمان پروجکٹ 4) JNURM

-45 ان میں سے کونسی اصطلاح کرکٹ میں استعمال ہوتی ہے

(1 Leg-Bye (2 Smash (3 Kidney Punch (4 Dence

-46 عالمی یوم ذیابطیس منایا جاتا ہے

(1 یکم نومبر (2 5 نومبر (3 14 نومبر (4 5 ڈسمبر

-47 مرکزی تعلیمی اداروں میں OBC کوٹے کے تحت کتنے تحفظات فراہم کیے گئے۔

(1 15 فیصد (2 20 فیصد (3 27 فیصد (4 33 فیصد

-48 مردم شماری 2011 کے مطابق ملک میں مردوں کی شرح خواندگی ہے۔

(1 75.80% (2 80.15% (3 85.10% (4 82.14%

K E Y

1-2	2-4	3-1	4-2	5-1	6-4	7-2	8-3	9-4	10-2
11-1	12-2	13-3	14-3	15-3	16-3	17-3	18-2	19-4	20-3
21-3	22-2	23-3	24-4	25-2	26-1	27-4	28-1	29-2	30-2
31-2	32-2	33-2	34-3	35-1	36-4	37-3	38-3	39-2	40-1
41-1	42-2	43-2	44-1	45-4	46-3	47-4	48-3		

اہم تواریخ اور واقعات

1500ق۔م	ہندوستان میں آریاؤں کی آمد
1000ق۔م	آریاؤں کی وادی گنگا میں پیش رفت
900ق۔م	مہابھارت کی جنگ
800ق۔م	آریاؤں کی بنگال میں آمد
550ق۔م	اپنیشد کی تصنیف
544ق۔م	گوتم بدھ کو نروان حاصل ہوا
326ق۔م	ہندوستان میں سکندر اعظم کی آمد
323ق۔م	سکندر کی موت
321ق۔م	ارتھ شاستر کوٹلیہ کی تصنیف
272-232ق۔م	اشوک اعظم کا دور
185ق۔م	پشیامترا موریہ جنرل نے سانگا حکومت کی بنیاد
145ق۔م	چولا حکمران پرٹا کا سیلون پر قبضہ
235ق۔م	دکن میں ستواہنا خاندان کی بنیاد
26ق۔م	پانڈیہ راجا کے سفیر کی روم کو روانگی
98-117ء	کنشک خاندان کا دور
320ء	گپت خاندان کی بنیاد
360ء	سمدر گپت کا شمالی ہند پر قبضہ
380-413ء	چندر گپت وکرمادتیہ کا دور، گپت خاندان کا سنہرا دور
606ء	ہرش وردھن کی تخت نشینی
609ء	چالوکیہ کا عروج
622ء	ہجری سن کا آغاز
712ء	محمد بن قاسم کا سندھ پر حملہ
753ء	راشٹرا کوٹ کا عروج
892ء	مشرقی چالوکیہ کا عروج
985ء	چولا خاندان کا راجا۔راجہ راجا کا عروج
1026ء	سومناتھ پر محمود غزنوی کا حملہ
1191ء	پرتھوی راج چوہان کا دور
1191ء	پہلی جنگ ترائن محمد غوری پر تھوی راج
1192ء	دوسری جنگ ترائن
1206ء	خاندان غلامان کا قیام قطب الدین ایبک بانی
1221ء	چنگیز خاں منگول حکمران کا حملہ
1232ء	قطب مینار کی بنیاد
1290ء	خلجی خاندان کی بنیاد، بانی جلال الدین فیروز خلجی
1298ء	مارکو پولو کی ہندوستان میں آمد
1320ء	تغلق خاندان کی بنیاد، بانی غیاث الدین تغلق
1333ء	ابن بطوطہ کی ہندوستان میں آمد
1336ء	دکن میں وجیانگر سلطنت کا قیام
1398ء	ہندوستان پر تیمور کا حملہ
1424ء	دکن میں بہمنی خاندان کا عروج
1451ء	لودھی خاندان کی بنیاد، بہلول لودھی
1469ء	گرونانک کی پیدائش
1489ء	بیجاپور میں عادل شاہی حکومت کا قیام
1490ء	احمد نگر میں نظام شاہی حکومت کا قیام
1498ء	واسکوڈی گاما کی کالی کٹ بندرگاہ پر آمد
1510ء	پرتگالیوں کا گوا پر قبضہ۔البوقرق گورنر
1518ء	گولکنڈہ میں قطب شاہی خاندان کی بنیاد
1526ء	پانی پت کی پہلی جنگ بابر اور ابراہیم لودھی
1530ء	ہمایوں کی تخت نشینی
1539ء	گرونانک کی وفات، شیر شاہ کے ہاتھوں ہمایوں کی شکست
1555ء	ہمایوں کا دوبارہ دہلی پر قبضہ
1556ء	ہمایوں کی وفات، اکبر کی تخت نشینی
1556ء	پانی پت کی دوسری جنگ، ہیمو اور اکبر
1564ء	جزیہ کی برخواستگی (اکبر)
1565ء	تالی کوٹہ کی جنگ۔وجیانگر سلطنت کا خاتمہ
1571ء	فتح پور سیکری کی بنیاد۔اکبر
1576ء	ہلدی گھاٹ کی جنگ اکبر کی رانا پرتاپ سنگھ

1582ء	دین الٰہی مذہب کی بنیاد۔اکبر
1597ء	رانا پرتاب کی موت
جنگ1600ء	ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام
1602ء	ایسٹ فرانسیسی کمپنی کا قیام
1604ء	ادھی گرنتھ سکھوں کی مقدس کتاب کی تکمیل
1605ء	اکبر کی وفات اور جہانگیر کی تخت نشینی
1627ء	جہانگیر کی وفات شاہ جہان کی تخت نشینی
1627ء	شیواجی کی پیدائش
1631ء	ممتاز محل کی وفات/تاج محل کی تعمیر
1639ء	سینٹ جارج قلعہ کی تعمیر۔مدراس
1658ء	اورنگ زیب کی تخت نشینی
1664ء	شیواجی کا چھترپتی خطاب
1666ء	گرو گوبند سنگھ کی پیدائش، وفات1708ء
1707ء	اورنگ زیب کی وفات
1739ء	نادرشاہ کا دہلی پر حملہ
1748ء	پہلی فرانسیسی اور برطانوی جنگ
1757ء	جنگ پلاسی۔سارج الدولہ پر انگریزوں کی فتح
1761ء	پانی پت کی تیسری جنگ (احمد شاہ ابدالی، مراٹھے)
1764ء	جنگ بکسر میر قاسم کی شکست
1767-69ء	میسور کی پہلی جنگ حیدر علی سے امن معاہدہ
1772ء	گورنر بنگال (Warren Hastings)
1773ء	ریگولیٹنگ ایکٹ
1775-82ء	انگریزوں پر مرہٹوں کی پہلی جنگ
1780ء	مہاراجہ رنجیت سنگھ کی پیدائش
1780-84ء	دوسری جنگ میسور۔حیدر علی اور انگریز
1784ء	Pitt's India Act
1790-92ء	تیسری جنگ میسور، انگریز اور ٹیپو سلطان
1796ء	ولزلی انگریز گورجنرل
1799ء	میسور کی چوتھی جنگ۔ٹیپو سلطان کی شکست و وفات

1803ء	دوسری انگریز و مراٹھا
1828ء	ولیم بنٹنگ گورنر جنرل
1831ء	سکھوں کا عروج
1839ء	رنجیت سنگھ کی وفات
1845-46ء	سکھوں اور انگریزوں کی پہلی جنگ
1848ء	لارڈ ڈلہوزی گورنر جنر
1848-49ء	سکھوں اور انگریزوں کی دوسری جنگ
1857ء	غدر۔پہلی جنگ آزادی
1858ء	تاج برطانیہ نے عنام حکومت سنبھالی
1861ء	انڈین کونسل ایکٹ
1868ء	امبالہ تا دہلی ریلوے کا آغاز
1899ء	لارڈ کرزن گورنر جنرل
1905ء	بنگال کی تقسیم
1906ء	مسلم لیگ کا قیام
1909ء	منٹو مارلے اصلاحات
1914ء	پہلی جنگ عظیم کا آغاز
1917ء	اینی بیسنٹ کانگریس کی صدر بنیں
1918ء	عالمی جنگ کا خاتمہ
1919ء	جلیان والا باغ قتل عام
1922ء	سویل نافرمانی تحریک
1923ء	ترکی۔کمال پاشاہ کی حکومت
1923ء	سوراجیہ پارٹی۔بانی C.R. Das اور موتی لال نہرو
1928ء	سائمن کمیشن کی آمد۔بائیکاٹ
1929ء	کانگریس کا لاہور اجلاس۔آزادی کا مطالبہ
1930ء	26/جنوری یوم آزادی منایا گیا
1939ء	دوسری جنگ عظیم کا آغا
1942ء	ہندوستان چھوڑ دو تحریک
1947ء	ہندوستان کی آزادی

دل کی دھڑکن

پیدائش کے بعد	130 تا140 فی منٹ
پہلا سال	115 تا130 فی منٹ
دوسرا سال	100 تا115 فی منٹ
ساتواں سال	85 تا90 فی منٹ
چودھواں سال	80 تا85 فی منٹ
بالغ	70 تا80 فی منٹ
ضعیف	60 تا70 فی منٹ

مدت حمل

چوہا	15 تا20 دن
بلی/ کتا	60 دن
بکری	149 دن
گائے	280 دن
گھوڑا	326 دن
انسان	270 تا280 دن

ہمارا ملک ہندوستان

ریاستوں کی تعداد	29
مرکزی زیر انتظام علاقہ	7

ریاست

سب سے زیادہ آبادی والی ریاست	اتر پردیش
سب سے زیادہ گنجان آبادی والی ریاست	بہار
سب سے کم آبادی والی ریاست	اروناچل پردیش
سب سے زیادہ رقبہ والی ریاست	راجستھان
سب سے کم رقبہ والی ریاست	گوا
سب سے زیادہ شہری آبادی والی ریاست	مہاراشٹرا
مکمل خواندگی میں پہلی ریاست	کیرالا
آعظم ترین فی کس آمدنی	دہلی

قومی پرندہ	مور
قومی جانور	شیر
قومی پھول	کنول
قومی زبان	ہندی

پراجکٹ ،دریا، مقام

بھاگرا ننگل	ستلج	پنجاب
ہیرا کڈ	مہاندی	اڑیسہ
دامودر پراجکٹ	دامودر ندی	مغربی بنگال، بہار
ناگرجنا ساگر	کرشنا	آندھرا پردیش
چمبھل ڈیم	چمبل	مدھیہ پردیش
کوسی	کوسی	بہار
فرکا	گنگا	اتر پردیش
تہری ڈیم	بھگی ردی	اتر پردیش
سردار سروور	نرمدا	گجرات
سری سلیم	کرشنا	آندھرا پردیش
تنگبھدرا	تنگبھدرا	کرناٹک، آندھرا

ندی اور اس کا پیدائشی مقام

ندی	پیدائشی مقام
گنگا	ہمالیہ میں گنگوتری جھیل
سندھ	تبت کی کیلاش چوٹی
مہاندی	کنکور کے قریب
نرمدا	میکل پہاڑ (Micheal)

اولمپک گیمس

1896	ایتھنس (یونان)
1900	پیرس (فرانس)
1904	سین لوئیس (امریکہ)
1908	لندن (انگلینڈ)
1980	ماسکو (روس)
1984	لاس اینجلس (امریکہ)
1988	سیول (ساوتھ کوریا)
1992	بارسلونا (اسپین)
1996	اٹلانٹا (امریکہ)
2000	سڈنی (آسٹریلیا)
2004	ایتھینس (یونان)
2008	بیجنگ (چین)
2012	لندن
2016	ریوڈی جنیرو (برازیل)

ایشین گیمس

1951	نئی دہلی (ہندوستان)
1954	منیلا (کوریا)
1958	ٹوکیو (جاپان)
1962	جکارتہ (انڈونیشیا)
1966	بنکاک (تھائی لینڈ)
1970	بنکاک (تھائی لینڈ)
1974	تہران (ایران)
1978	بنکاک (تھائی لینڈ)
1982	نئی دہلی (ہندوستان)
1986	سیول (ساؤتھ کوریا)
1990	بیجنگ (چین)
1994	ہیروشیما (جاپان)
1998	بنکاک (تھائی لینڈ)
2002	پوسن (ساؤتھ کوریا)
2006	دوحہ (قطر)
2010	گوانگ زو (چین)
2014	اچی یان (جنوبی کوریا)
2018	جکارتا (انڈونیشیا)

بھارت رتنا ایوارڈس

راجندر پرشاد	1962
ذاکر حسین	1963
لال بہادر شاستری (بعد از مرگ)	1966
اندرا گاندھی	1971
وی۔وی گری	1975
کے۔کامراج (بعد از مرگ)	1976
مدر ٹریسا	1980
ونوبا بھاوے	1983
خان عبدالغفار خان	1987
یم۔جی۔راماچندرن (بعد از مرگ)	1988
بی۔آر۔امبیڈکر	1990
نیلسن منڈیلا	1990
مرار جی دیسائی	1991
ولبھائی پٹیل	1991
راجیو گاندھی	1991
ابوالکلام آزاد	1992
جے۔آر۔ڈی۔ٹاٹا	1992
ستیہ جیت رے	1992
گلزاری لال نندا	1997
ارونا آصف علی	1997
پروفیسر اے پی جے عبدالکلام	1998
ایم۔ایس سبالکشمی	1998
چدمبرم سبرامنیم	1998
جئے پرکاش نارائن (بعد از مرگ)	1999
پروفیسر امرتیہ سین	1999
پنڈت روی شنکر	1999
گوپی ناتھ بورڈولوی	1999
لتا منگیشکر	2001
استاد بسم اللہ خاں	2001
بھیم سین جوشی	2009
سی۔این۔آر۔راؤ	2013
سچن تنڈولکر	2013
اٹل بہاری واجپائی	2014
مدن موہن مالویہ	2014

قومی اور بین الاقوامی ایام
National & International Days

یوم جمہوریہ	26/جنوری
یوم شہیداں	30/جنوری
قومی سائنسی دن	28/فبروری
بین الاقوامی یوم خواتین	7/مارچ
بین الاقوامی یوم صحت	8/اپریل
عالمی یوم محنت	یکم مئی
یوم عالمی ریڈ کراس	8/مئی
عالمی یوم ماحولیات	5/جون
عالمی یوم آبادی	11/جولائی
یوم آزادی	15/اگست
سدبھاونا دیوس	20/اگست
اساتذہ کا دن	5/ستمبر
بین الاقوامی یوم خواندگی	8/ستمبر
بین الاقوامی یوم سیاحتی	27/ستمبر
ایرفورس دن	8/اکٹوبر
بین الاقوامی غذا کا دن	16/اکٹوبر
اقوام متحدہ کا دن	24/اکٹوبر
قومی یکجہتی دن	31/اکٹوبر
یوم اطفال	14/نومبر
بین الاقوامی ایڈس کا دن	یکم ڈسمبر
انسانی حقوق کا دن	10/ڈسمبر

کچھ اہم جنگیں

پہلی عالمی جنگ	1914 - 1918
عالمی جنگ	1939 - 1945
چین بھارت جنگ	1962
بھارت پاکستان	1965
عرب۔اسرائیل	1967
بھارت۔پاکستان (دوسری)	1971
ایران۔عراق	1980 - 1988

گیان پیٹھ ایوارڈس

ندرا گوسوامی	2000
رحمان راہی	2004
کنور نارائن	2005
رویندرا کیلکر	2006
ڈاکٹر او۔این۔وی کروپ	2007
اخلاق محمد خاں شہریار	2008
امرکانت، سرلال سکلا	2009
چندر شیکھر کامبرا	2010
پرتبھا رائے	2011
راوری بھردواج	2012
کیدر ناتھ سنگھ	2013
بھال چندر نماڈے	2014

کھیل	کھلاڑی
فٹبال	11
والی بال	06
ہاکی	11
نیٹ بال	07
باسکٹ بال	05
کرکٹ	11
بیڈمنٹن	1یا2
پولو	04
واٹر پولو	07
رگ بی	15
رگ بی	15

سرحدی خطوط

میک موہن لائن	چین اور ہندوستان
دوسری ریڈکلف لائن	ہندوستان اور پاکستان
ڈیورنڈ لائن	ہندوستان اور افغانستان
38th Parallel	شمالی کوریا اور جنوبی کوریا
میگی نوٹ لائن	فرانس اور جرمنی
ہینڈ برگ لائن	جرمنی اور پولینڈ
سیگفرائیڈ لائن	جرمنی اور فرانس
اوڈر نیسی لائن	مشرقی جرمنی اور پولینڈ

قومی علامتیں

قومی جھنڈا دستور ساز اسمبلی کے نیم شبی اجلاس میں قوم کو پیش کیا گیا	14/اگست 1947
قومی ترانہ جن گن من کے مصنف	رابندر ناتھ ٹیگور
جن گن من کو قومی ترانہ کی حیثیت سے اختیار کیا گیا	24/جنوری 1950
جن گن من سب سے پہلے رسالہ'' **تتوابودھنی** ''میں بھارت ودھاتا کے عنوان سے شائع ہوا	جنوری 1912
جن گن من انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس کلکتہ میں گایا گیا	27/ڈسمبر 1911
قومی گیت وندے ماترم کے مصنف	بنکم چندر چٹرجی
قومی گیت وندے ماترم بنکم چندر چٹرجی کی اس ناول میں پایا جاتا ہے	آنند مٹھ
قومی گیت سب سے پہلے انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس میں گایا گیا	1896
ترانہ ہندی ''سارے جہاں سے اچھا'' کے شاعر	محمد اقبال

قومی نشان

قومی نشان میں ببر (Lions) کی تعداد چار ہے۔تین نظر آتے ہیں اور چوتھا نظروں سے اوجھل رہتا ہے۔اس نشان کو حکومت ہند نے 26/جنوری 1950ء کو قومی نشان کی حیثیت سے اختیار کیا

قومی کیلنڈر National Calendar

سرکاری مقاصد کے لئے قومی کیلنڈر 22/مارچ 1957 سے رائج کیا گیا یہ کیلنڈر سا کا نظام تقویم (Saka Era) پر مبنی ہے اس کا پہلا مہینہ چھیترا اور آخری مہینہ پھالگونہ ہے

ہر سال 22/مارچ کو چیترا کی پہلی تاریخ ہوتی ہے۔سوائے سال کبیسہ جبکہ پہلی تاریخ 21/مارچ کو ہوتی ہے

کھیل۔کپ Cup

ھاکی.....رنگا سوامی کپ ،اندرا گاندھی گولڈ کپ ،دھیان چند کپ،بائی گاٹن کپ،لیڈی رتن ٹاٹا کپ،آغا خاں کپ، رنجیت سنگھ کپ،چمپینس ٹروفی

فٹبال.....سنتوش ٹروفی،ڈیورنڈ کپ،سبراتو کپ ،ڈی سی ایم ٹروفی،روروس کپ ،نہرو گولڈ کپ

کرکٹ.....ایشیا کپ ،دلیپ ٹروفی ،ایرانی ٹروفی ،ولس ٹروفی ،وجئے مرچنٹس ٹروفی،روہنٹن بارہا کپ ،شیش محل ٹروفی

گولف.....پرنس آف ویلس کپ ،رائیڈر کپ،واکر کپ،ہرس ریسنگ،بلوری بانڈ کپ،ڈیہی کپ

ٹینس.....ڈیوس کپ ،ومبلڈن کپ

اہم سمادھیاں

۱۔ مہاتما گاندھی	راج گھاٹ	۲۔ جواہر لال نہرو	شانتی استھل	۳۔ اندرا گاندھی	شکتی استھل
۴۔ راجیو گاندھی	ویر بھومی	۵۔ گیانی ذیل سنگھ	ایکتا استھل	۶۔ گلزاری لال نندہ	نارائن گھاٹ
۷۔ چرن سنگھ	کسان گھاٹ	۸۔ بابو جگجیون رام	سمتا استھل	۹۔ کرشنا کانت	نِگم بودھ
۱۰۔ دیوی لال	سنگھرش استھل				

اہم کتابیں اوران کے مصنفین

My Life Struggle	خان عبدالغفار خاں
Pakistan the gathering strome	بے نظیر بھٹو
Cricket my style	کپل دیو
My Presidential Years	آر۔وینکٹ رامن
Enternal India	اندرا گاندھی
Geetanjali	رابندر ناتھ ٹیگور
Hindu view of life	ڈاکٹر رادھا کرشنن
Indian war of Independence	وی۔ڈی۔ساورکر
India wins freedom	مولانا ابوالکلام آزاد
My Experiments with truth	مہاتما گاندھی
Origin of Species	چارلس ڈارون
Story of my life	مرارجی دیسائی
Sikhs today	خشونت سنگھ
My India	ایس۔نہال سنگھ
Jungle Book	Rudyard Kipling
Indira Gandhi Return of the Red Rose	K.A. Abbas خواجہ احمد عباس
My truth	اندرا گاندھی
Wings of Fire	اے۔پی۔جے عبدالکلام
Unaccustomed Earth	جھمپا لہری
My Country My Life	لال کرشن اڈوانی
Animal's People	اندرا سنہا
Without Fear	کلدیپ نیر
Romancing with Life	دیوآنند
Blood of the Earth	دلیپ ہیرو
Good-bye Shahzadi	شیام بھاٹیہ
Indian Army Vision 2020	برگیڈیر گرمیت کنول
Politics and Policies	پرکاش کارت
My Kashmir	وجاہت حبیب اللہ
Behenji (مایاوتی کی سیاسی سوانح حیات)	اجئے بوس
The Bikini Murders	فاروق دھونڈی
The Family and the Nation	ڈاکٹر اے۔پی۔جے۔عبدالکلام، جین منی مہاپراگیہ
The First Human Bomb	پی۔چندرا شیکھرن
The Darker Nations	وجئے پرساد
Nuclear Power in India	این۔شرما، بی۔بینرجی
From Ganges to the Mediterranean	وجئے نواس مشرا
The Bin Ladens	اسٹیو کول

رقص

بھرتا ناٹیم - تامل ناڈو	کتھاکلی - کیرالا
کتھک - شمالی ہند	منی پوری - منی پور
اوڈیسی - اڑیسہ	کچی پوڈی - آندھراپردیش
یکشا گالم - کرناٹک	موہنی اٹم - کیرالا
بھانگڑا - پنجاب	گربا - گجرات
کتی - مغربی بنگال	نیتنکی - اڑیسہ
رنپا - اڑیسہ	

بین الاقوامی طیرانگاہیں (International Airports)

1-	اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایرپورٹ	نئی دہلی
2-	چھترپتی شیواجی مہاراج انٹرنیشنل ایرپورٹ (کہار)	ممبئی (سہارا)
3-	سبھاش چندرابوس انٹرنیشنل ایرپورٹ (ڈم ڈم)	کولکتہ
4-	راجیو گاندھی انٹرنیشنل ایرپورٹ	حیدرآباد (شمس آباد)
5-	راجاسانسی ایرپورٹ	امرتسر
6-	انادورائی ایرپورٹ	چنائی
7-	ٹریونڈرم ایرپورٹ	تروانتنا پورم
8-	بنگلورانٹرنیشنل ایرپورٹ	بنگلور
9-	ڈابولم انٹرنیشنل ایرپورٹ	گوا
10-	لوک پریا گوپی ناتھ باردوہوئی انٹرنیشنل	گوہاٹی
11-	سردار ولبھ بھائی پٹیل انٹرنیشنل ایرپورٹ	احمدآباد
12-	نیدم باسری انٹرنیشنل ایرپورٹ	کوچین

سلسلہ	خون کا گروپ	ان سے خون لیا جاسکتا ہے	انکو خون دیا جاسکتا ہے
1	A	A اور O	A اور AB
2	B	B اور O	B اور AB
3	AB	O،AB،B،A	صرف AB
4	O	O	O،AB،B،A

خطابات

لیڈی وتھ دی لیمپ	فلورنس نائٹ اینگل
پنجاب کیسری	لالہ لاجپت رائے
ہندوستان کا بسمارک	سردار ولبھ بھائی پٹیل
نیتاجی	سبھاش چندر بوس
گرودیو	رابندرناتھ ٹیگور
بلبل ہند	سروجنی نائیڈو
آندھرا کیسری	ٹنگوٹوری پرکاشم پنتلو
بابائے قوم	مہاتما گاندھی
ہندوستانی شکسپیر	کالی داس
آندھرا شکسپیر	پنوگنتی لکشمی نرسمہم
چاچاجی	جواہرلال نہرو
لوک نایک	جے پرکاش نارائن
ہندوستانی نپولین	سمدر گپتا
برڈ میان آف انڈیا	سالم علی
آندھرا پتاماہا	ماڈاپتی ہنمنت راؤ
آندھرارتن	ڈگی رالہ گوپال کرشنیا
آندھرا شیواجی	ویریا چودھری
دیش بھگت	کونڈا وینکٹا آریہ
بابائے اضطراب	بال گنگادھر تلک
بنگلہ بندھو	شیخ مجیب الرحمٰن
سرحدی گاندھی	خان عبدالغفار خان
بابائے مزائیل	اے۔پی۔جے عبدالکلام

ریلوے گیج

براڈ گیج (Broad Guage)	1.676 میٹر
میٹر گیج (Meter Guage)	1 میٹر
نیرو گیج (Narrow Guage)	0.762 میٹر

ہندوستان میں پہلا

-1	ادب میں نوبل انعام حاصل کرنے والے پہلے ہندوستانی	ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور
-2	خصوصی آسکر ایوارڈ (1992) حاصل کرنے والے پہلے ہندوستانی	ستیہ جیت رائے
-3	جمہوریہ ہند کے پہلے صدر	ڈاکٹر راجندر پرساد
-4	آزاد ہند کے پہلے اور آخری گورنر جنرل	سی۔راجا گوپالا چاری
-5	ہندوستان کے پہلے وزیر آعظم	پنڈت جواہر لال نہرو
-6	ہندوستان کی پہلی خاتون وزیر آعظم	اندرا گاندھی
-7	ہندوستان کے پہلے غیر کانگریسی وزیر آعظم	مرار جی دیسائی
-8	ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم جنھوں نے پارلیمنٹ کا سامنا نہیں کیا	چودھری چرن سنگھ
-9	ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم جنہوں نے یوم آزادی کے موقع پر قوم سے خطاب نہیں کیا	چندر شیکھر
-10	ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم جو دونوں ایوانوں کے رکن نہ ہوتے ہوئے عہدہ کا حلف لیا	پی وی نرسمہاراؤ
-11	ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم جنکا تعلق جنوبی ہند سے تھا	پی وی نرسمہاراؤ
-12	انڈین نیشنل کانگریس کے پہلے صدر	ڈبلیو۔سی بینرجی
-13	انڈین نیشنل کانگریس کی پہلی خاتون صدر	ڈاکٹر اینی بیسنٹ
-14	کسی ریاست کی گورنر بننے والی پہلی خاتون	سروجنی نائیڈو
-15	ہندوستان کے پہلے مسلم صدر جمہوریہ	ڈاکٹر ذاکر حسین
-16	ہندوستان کے پہلے چیف آف آرمی اسٹاف (فوجی سربراہ)	جنرل کے۔یم کری اپا
-17	چیف منسٹر (وزیر اعلیٰ) بننے والی پہلی خاتون	سوچترا کرپلاتی
-18	اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی پہلی خاتون صدر	وجے لکشمی پنڈت
-19	بین الاقوامی عدالت کے صدر بننے والے پہلے ہندوستانی	ڈاکٹر ناگیندر سنگھ
-20	انگلش چینل کو تیر کر پار کرنے والی پہلی ہندوستانی خاتون	کماری آرتی سہا
-21	انگلش چینل کو تیر کر پار کرنے والا پہلا ہندوستانی	مہر سین
-22	برطانوی پارلیمنٹ میں پہلا ہندوستانی	دادا بھائی نوروجی
-23	ہندوستان کے پہلے فیلڈ مارشل	ایس ایچ یف جے مانک شاہ
-24	وکٹوریہ کراس حاصل کرنے والا پہلا ہندوستانی	خداداد خاں
-25	ایورسٹ کی چوٹی پر پہنچنے والا پہلا ہندوستانی	شیر پا تنزنگ (1953)
-26	نوبل انعام برائے امن حاصل کرنے والی پہلی اور واحد ہندوستانی خاتون	مدر ٹریسا

-27	پہلا ہندوستانی خلاباز	راکیش شرما
-28	ایورسٹ کی چوٹی پر چڑھنے والی پہلی خاتون	باچندری پال(1984)
-29	پہلا ICS	
-29	پہلا ICS	ستیندر ناتھ ٹیگور
-30	پہلی خاتون کابنی وزیر	راجکماری امرت کور
-31	طبعیات میں نوبل انعام حاصل کرنے والے پہلے ہندوستانی	سی۔وی۔رامن
-32	بھارت رتنا حاصل کرنے والی پہلی خاتون	اندرا گاندھی
-33	اقوام متحدہ جنرل اسمبلی میں ہندی میں خطاب کرنے والے ہندوستانی	اٹل بہاری واجپائی
-34	پہلا اخبار	بنگال گزٹ 27/جنوری1780
-35	پہلا ڈاک ٹکٹ	1852
-36	پہلی ٹیلی گراف لائن	1851 کلکتہ۔ڈائمنڈ ہاربر
-37	پہلی ریلوے لائن	
-38	پہلی برقی ریل (الکٹرک ٹرین)	1925 بمبئی۔کرلا
-39	ہندوستان میں تیار کردہ پہلی آبدوز	INS شالکی
-40	پہلا تیز رفتار سمندری جہاز	
-41	پہلا ایٹمی پاور ہاوس	تاراپور (مہاراشٹرا)
-42	پہلا مسافر بردار و مال بردار سمندری جہاز	ہرشاوردھنا
-43	پہلا ہندوستانی سیارہ	آریہ بھٹ(1975)
-44	پہلا ہندوستانی راکٹ	روہنی(1967)
-45	پہلا ہندوستانی ایٹمی ری ایکٹر	اپسرا(1956)
-46	آکسیجن کے بغیر ایورسٹ پر چڑھنے والا پہلا ہندوستانی	پھوڈورجی(1987)
-47	پہلی باضابطہ مردم شماری	1881
-48	پہلا تباہ کن سمندری جہاز	INS وکرانت
-49	پہلی فلم	راجاہرش چندر
-50	پہلی بولتی فلم	عالم آرا
-51	پہلی زیرزمین ریلوے	کلکتہ میٹرو ریلوے
-52	شمسی توانائی کا پہلا پاور ہاوس	چوگلم سار (لداخ)
-53	پہلے ٹسٹ ٹیوب بے بی کی ولادت	6/اگست 1986 بمبئی
-54	پہلا T.V. سنٹر	دہلی

-55	پہلی خاتون وزیر ریلوے	ممتا بنرجی
-56	سپریم کورٹ کی پہلی خاتون جج	یم۔یس فاطمہ بی بی
-57	ہائیکورٹ کی پہلی خاتون چیف جسٹس	مسز لیلا سیٹھ
-58	ہندوستان کی پہلی وزیر آعظم جنہیں انتخابات میں شکست کا سامنا کرنا پڑا	اندرا گاندھی
-59	ریڈیو نشریات کا آغاز ہوا	1927
-60	دوردرشن کا سب سے پہلے دہلی میں آغاز ہوا	15/ستمبر 1959
-61	ڈاک سروس کا آغاز ہوا	1837
-62	محکمہ ڈاک کا قیام عمل میں آیا	1854
-63	منی آرڈر کا طریقہ رائج کیا گیا	1880
-64	خصوصی یادگار ڈاک ٹکٹ جاری کیا گیا	1931
-65	پن کوڈ نظام رائج کیا گیا	1972
-66	پہلی ٹیلیفون سروس کلکتہ میں رائج کی گئی	1981-82
-67	پہلا خودکار ٹیلیفون ایکسچینج شملہ میں قائم کیا گیا	1913-14
-68	سب سے پہلا اسپیکر	جی وی مولنکر
-69	سب سے پہلا چیف الکشن کمشنر	جی وی مولنکر
-70	سب سے پہلے چیف جسٹس	جسٹس ہری لال جے کانیا
-71	سب سے پہلی خاتون IPS آفیسر	کرن بیدی

اہم مذاہب

	مذہب	عبادت گاہ	مقدس کتاب
-1	بدھ مت	بودھ مندر اور وہار	تری پتا کاس Tripitakas
-2	عیسائیت	چرچ (گرجا گھر)	بائبل Bible
-3	ہندو مت	مندر	وید، گیتا، رامائنا، مہابھارت
-4	اسلام	مسجد	قرآن Quran
-5	جین مت	جین مندر	مہاویر کی تعلیمات انگاس
-6	یہودیت	صلوات Synagogue	توریت Torah
-7	سکھ مت	گرودوارا	گرو گرنتھ صاحب
-8	زرتشت	آتش کدہ	زنداویستا Zend Avesta

اہم سائنسی آلات اوران کا استعمال

1	Altimeter ارتفاع پیما	ہوائی جہاز میں نصب کیا جاتا ہے جو جہاز کی پرواز کی بلندی کو ظاہر کرتا ہے
2	Ammeter امپیر پیما	برقی رو ناپنے کا آلہ
3	Anemometer باد پیما	ہوا کی قوت یا رفتا ناپنے کا آلہ
4	Audiometer سماعت پیما	سننے کی قوت ناپنے کا آلہ
5	Barometer باد پیما	ہوا کے دباؤ کو ناپنے کا آلہ
6	Binocular دوچشمی دوربین	دور کی اشیاء کو واضح طور پر دیکھنے کا آلہ
7	Black Box فلائٹ ریکارڈر	ایک الکٹرانی پرزہ جو ہوائی جہاز کی پرواز کا مسلسل ریکارڈ رکھتا ہے یعنی وقت پرواز سے منزل پر اترنے تک جہاز کا راستہ رفتار، بلندی اور دباؤ وغیرہ
8	Vernier Callipers سرل چاپ	پرکار کی طرح کا ایک آلہ جو قطر اور طول کی پیائش کے لئے استعمال ہوتا ہے
9	Calorimeter حرارہ پیما	آلہ جس سے خارج ہونے والی یا جذب ہونے والی حرارت کی مقدار کا اندازہ کیا جاتا ہے
10	Cardiogram	طبی آلہ جس سے حرکت قلب کا پتہ چلایا جاتا ہے
11	Chronometer وقت پیما	صحیح وقت بتانے والی گھڑی
12	Compass قطب نما	سمت کا پتہ چلانے کا آلہ
13	Computer کمپیوٹر	الکٹرانی الہ جس سے مختلف قسم کے حسابات کئے جاتے ہیں
14	Dynamo ڈائنمو	میکانیکی توانی کو برقی توانائی میں تبدیل کرنے والا آلہ
15	Electroencephalograph التہاب دماغ کا برق نگار	اس آلہ کی مدد سے دماغ کی حالت کی تشخیص کی جاتی ہے
16	Eudio Meter آکسیجن پیما	ہوا میں آکسیجن کی مقدار اور گیسوں کے درمیان کیمیائی تعاملات کے دوران حجم کی تبدیلی کی پیائش کے لئے استعمال ہوتا ہے
17	Galvanometer مقناطیسی برق پیما	چھوٹی برقی رو کی موجودگی اور اس کی قوت کا پتہ چلانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے
18	Gyroscope حرکت پیما	بحری اور ہوائی جہاز کے راستہ کی رہنمائی اور استحکام کیلئے استعمال کیا جانے والا آلہ
19	Hydrometer آب پیما	کسی مائع کی کثافت نوعی معلوم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے
20	Hygrometer مقیاس رطوبت	فضاء میں آبی بخارات کی مقدار کی پیائش کا آلہ
21	Loctometer شیر پیما	اس کی مدد سے دودھ کے خالص ہونے کا امتحان کیا جاتا ہے
22	Lie Detector	تحقیقات کے دوران غلط بیانی پر گرفت کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

23	Manometer فشار پیما	گیس یا بھاپ کے دباؤ کا اندازہ کرنے والا آلہ
24	Micrometer خرد پیما	چھوٹی چیزوں یا چھوٹے فاصلوں کے ناپنے کا آلہ
25	Microscope خردبین	عدسوں کی مدد سے چھوٹی چیزوں کا مشاہدہ کرنے کا آلہ
26	Periscope بالا بین	ایک آلہ جس کے ذریعہ آبدوز نشین لوگ گردوپیش اور بالائے آب کی چیز دیکھ سکتے ہیں
27	Photometer نور پیما	اس آلہ کی مدد سے روشنی کی شدت ناپی جاتی ہے
28	Pipette	درجہ دار پتلی نلی جو سیال اشیاء کے ناپنے یا منتقل کرنے کے کام آتی ہے
29	Potentiometer قوت پیما	معلوم وولٹیج کے بمقابل برقی قوت محرکہ یا تفاوت قوہ معلوم کرنے کا آلہ
30	Pyrometer حرارت پیما	تیز حرارت ناپنے کا آلہ
31	Radar راڈار	شعاعی موج کی مدد سے کسی شئے مثلاً بحری جہاز، ہوائی جہاز یا میزائل کی موجودگی اور مقام کا پتہ چلایا جاتا ہے
32	Radiometer مقیاس قوت شعاعی	منور توانائی کے اخراج کی پیائش اور شعاعی قوت کی میکانیکی قوت میں تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے
33	Rain Guage باراں پیما	کسی مخصوص مقام پر بارش کی مقدار کو ناپنے کا آلہ
34	Seismograph زلزلہ پیما	اس کی مدد سے زلزلہ کی شدت اور مقام وغیرہ کا اندازہ لگایا جاتا ہے
35	Sextant زاویہ پیما	اشیاء یا اجسام کے درمیانی زاویائی فاصلوں اور ارتفاع کو ناپنے کا کام دیتا ہے
36	Spectrometer انحراف پیما	انعطاف نور میں توانائی کی تقسیم ناپنے کا آلہ
37	Speedometer رفتار پیما	حرکت پذیر گاڑیوں، موٹر وغیرہ کی رفتار معلوم کی جاتی ہے
38	Spherometer کرہ پیما	کروی سطح یا جسم کی کرویت یا نصف قطر معلوم کیا جاتا ہے
39	Sphygmomanometer نبض پیما	نبض کی حرکت اور خون کا دباؤ (بلڈ پریشر) ناپا جاتا ہے
40	Stethoscope مسماع الصدر	صدر بین، قلب اور پھیپھڑوں کی حرکت و حالت کا پتہ چلاتا ہے
41	Tachometer سرعت پیما	کسی چیز کی سرعت رفتار، گردش کرنے والے Shaft کی دوری حرکت یا زاویائی رفتار کی شرح معلوم کی جاتی ہے
42	Telescope دوربین	دور کی اشیاء کا واضح اور تکبیر شدہ عکس دیکھا جاسکتا ہے
43	Theodalite زاویہ پیما دوربین	ایک آلہ جس سے افقی اور عمودی زاویوں کی پیائش ہوتی ہے
44	Thermometer تپش پیما	حرارت جسمانی معلوم کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے
45	Thermostat	توازن حرارت برقرار رکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے
46	Viscometer لزوجت پیما	سیال چیزوں کی لزوجیت (چپچپاہٹ) معلوم کرنے کا آلہ

وٹامن، ماخذ اور قلتی بیماریاں

حیاتین/وٹامن	ماخذ	کمی سے پیدا ہونے والی بیماریاں
A	مچھلی کا تیل، جگر، دودھ، انڈا، گاجر، ترکاریاں	شب کوری، آشوب چشم
B B Complex	اجناس، ترکاریاں، دالیں، دودھ، انڈا، خمیر	بیری بیری ، دماغی کمزوری، ہاتھ پیر میں بے حسی، جلد کی خراش
C	تازہ پھل اور سبز ترکاریاں، آملہ، لیمو، سنترہ، ٹماٹر، جام پیٹ، پپئی	اسکروی، جوڑوں کا درد، مسوڑوں سے خون نکلنا، جلدی امراض
D	جگر، مچھلی، مچھلی کا تیل، انڈے، دودھ، گھی، سورج کی شعاعیں	بچوں میں سوکھے کی بیماری Rickets، بالغ افراد میں ہڈیوں کا نرم اور کمزور پڑ جانا
E	پھل، ترکاریاں، گیہوں، گوشت	مرد میں بانجھ پن، عورتوں میں اسقاط حمل
K	چربی، مچھلی، گوشت، گیہوں	انجماد خون میں تاخیر

امراض اور ان سے متاثر ہونے والے اعضاء جسم

DISEASES AND THE PARTS OF BODY THEY EFFECT

Disease مرض		Part of body effected متاثرہ اعضاء	
Asthma	دمہ، ضیق النفس	Lungs	پھیپھڑے
Gout	گھٹیا	Joints of bone	ہڈیوں کے جوڑ
Cataract	نزول ماء ، موتیابند	Eyes	آنکھیں
Conjuctivites	آشوب چشم	Eyes	آنکھیں
Diabetes	ذیابطیس	Pancreas	لبلبہ
Diphtheria	خناق	Throat	حلق
Glaucoma	گلاکوما	Eyes	آنکھیں
Eczema	اکزیما	Skin	جلد
Goitre	گھینگا، گلھڑ	Neck	گردن کا اگلا حصہ تھائرائیڈ غدود کا پھیلاؤ
Jaundice	یرقان	Liver	جگر
Meningitis	دماغی بخار	Brain or spinal cord	دماغ یا حرام مغز
Pleurisy	ذات الصدر	Pleura (Inflammation of)	پھیپھڑے کا پردہ
Pneumonia	نمونیا، ورم شش	Lungs	پھیپھڑے
Pyorrhoea	سیلان صدیدی	Sockets of teeth	مسوڑھے
Tuberculosis	دق	Lungs	پھیپھڑے
Typhoid	معیادی بخار، ٹائیفائیڈ	Intestine	آنت
Malaria	ملیریا	Spleen	تلی ،طحال
Leukemia	لیوکیمیا	Blood	خون
Rickets	سوکھے کی بیماری	Bones	ہڈیاں

بین الاقوامی ادارے — صدر دفتر

اقوام متحدہ (United Nations Organisation)	واشنگٹن
گیاٹ (GATT)	جنیوا
بین الاقوامی بینک (World Bank)	واشنگٹن
آئی۔ایم۔ایف(.I.M.F)	واشنگٹن
بین الاقوامی ادارہ صحت(World Health Organisation)	جنیوا
UNESCO	پیرس(Paris)
UNICEF	نیویارک (New York)
کامن ویلتھ	لندن
ایشین ڈیولپمنٹ بنک(.A.D.B)	منیلا(Manila)
عرب لیگ(Arab League)	قاہرہ
ریڈکراس سوسائٹی(Red Cross Society)	جنیوا
سارک(SAARC)	کھٹمنڈو
European Economic Union	برزلس
International Atomic Energy Agency (I.A.E.A)	ویانا(Vienna)
U.N. Industrial Development Organisation (UNIDO)	ویانا(اسٹریا)
International Labour Organisation(ILO)	جنیوا
International Bank for Reconstruction & Development(IBRD)	واشنگٹن

اہم عید و تہوار

-1	پونگل سنکرانتی:	جنوری	(ٹامل ناڈو، آندھرا پردیش، کرناٹک)
-2	بسنت پنچمی:	جنوری/فبروری	(سارے ملک میں)
-3	شیواراتری	فبروری	(سارے ملک میں)
-4	ہولی	مارچ/اپریل	(سارے ملک خصوصاً شمالی ہند)
-5	بیساکھی	اپریل	(پنجاب)
-6	رتھ یاترا	جون/جولائی	(اڑیسہ)
-7	ناگ پنچمی	جولائی/اگست	(شمالی ہند)
-8	تیج	جولائی/اگست	(راجستھان)
-9	رکشابندھن/راکھی	اگست	(سارا ملک خصوصاً شمالی اور مغربی ملک)
-10	امرناتھ یاترا	جولائی/اگست	(جموں کشمیر)
-11	جنم اشٹمی	اگست	(ممبئی، متھرا)
-12	گنیش چتورتی	اگست/ستمبر	(خصوصاً مہاراشٹرا)

13-	اونم	ستمبر	(کیرالا)
14-	دسہرہ/درگاشٹمی	ستمبر	(سارا ملک)
15-	دیوالی	اکتوبر/نومبر	(سالا رملک)
16-	گرو پورب	نومبر	(شمالی ہند)
17-	کمبھ میلا		(الہ آباد، ہردوار، اجین، ناسک)
18-	کرسمس	دسمبر	(سارا ملک)
19-	محرم		(سارا ملک)
20-	عیدالفطر		(سارا ملک)
21-	عیدالاضحیٰ		(سارا ملک)
22.	بتکما	سپٹمبر/اکٹبر	(تلنگانہ)
23.	بونال	جولائی/اگست	(تلنگانہ)

عجائب گھر

نیشنل میوزیم	نئی دہلی	انڈین وار میموریل میوزیم	نئی دہلی
انڈین میوزیم	کلکتہ	نیشنل کونسل آف سائنس میوزیم	کلکتہ
سالار جنگ میوزیم	حیدرآباد	برلا انڈسٹریل اینڈ ٹکنالوجیکل میوزیم	کلکتہ
ریل ٹرانسپورٹ میوزیم	نئی دہلی	وشویشوریا انڈسٹریل ٹکنالوجیکل میوزیم	بنگلور
نیشنل میوزیم آف نیچرل ہسٹری	نئی دہلی	اندرا گاندھی راشٹریہ مانو سنگھرالیہ	بھوپال

ہندوستان کے تاریخی مقامات

اجنتا غار: ضلع اورنگ آباد، مہاراشٹرا میں واقع ہے۔ جس میں مہاتما گوتم بدھ کی زندگی کے تصاویر کے ذریعہ نمایاں کیا گیا ہے۔ یہ غار 200 ق۔م سے 600 ق۔م کے دوران تعمیر کئے گئے۔

ایلی فنٹہ غار: ممبئی کے قریب ایک جزیرہ پر واقع ہے جو سات مختلف غاروں پر مشتمل ہے۔ تری مورتی یہاں کا قابل دید ہے۔

ایلورہ غار: ضلع اورنگ آباد، مہاراشٹرا میں واقع ہے جہاں بودھ، جین اور برہمن تہذیب کی جھلکیاں ملتی ہیں کیلاش مندر یہاں سب سے حسین و قابل دید ہے۔

فتح پور سیکری: فتح پور سیکری آگرہ سے 37 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کو اکبر اعظم نے حضرت شیخ سلیم چشتی کی یادگار کے طور پر تعمیر کیا جن کی دعا سے شہزادہ سلیم تولد ہوا تھا۔

ہمپی: وجیانگر سلطنت کا قدیم صدر مقام رہا ہے۔ جس کا دور حکومت 1336ء سے 1566ء تک رہا۔

جلیان والا باغ: امرتسر میں واقع ہے۔ جہاں 13/اپریل 1919ء کو ملک کی آزادی کے لئے منعقدہ اجلاس پر جنرل ڈائر کے حکم سے گولیاں چلا کر دو ہزار سے زائد نہتے لوگوں کا قتل عام کیا گیا تھا

لوتھل: وادی سندھ کی قدیم تہذیب کے آثار کے طور پر شہرت حاصل کی۔

نالندہ: بدھ مذہب کی تاریخی یونیورسٹی ہے جو پٹنہ شہر کے قریب واقع ہے۔کمار گپتا نے 427 ق۔م میں اس کی بنیاد رکھی تھی۔

سانچی: قدیم بدھ خانقاہ کے لئے مشہور مقام ہے۔

سارناتھ: وارناسی سے دس کلومیٹر پر واقع ہے جہاں گوتم بدھ نے پہلی مرتبہ گیان حاصل ہونے کے بعد پیپل کے درخت کے نیچے بدھ مت کی تبلیغ کی تھی۔

لال قلعہ: اس کو شہنشاہ شاہ جہاں نے دہلی میں تعمیر کروایا تھا جہاں موتی مسجد، دیوان عام اور دیوان خاص قابل دید ہیں۔

گوالیار کا قلعہ: یہ ہندوستان کا سب سے بڑا اور وسیع قلعہ ہے یہاں گوری محل جو چان سنگھ کا محل تھا شہرت کا حامل ہے۔

قلعہ احمد نگر: یہ مشہور قلعہ ہے جہاں مجاہدین آزادی کو رکھا گیا تھا۔

دولت آباد کا قلعہ: یہ اورنگ آباد میں واقع ہے جو دکن کا مشہور قلعہ ہے۔

قلعہ آگرہ: سولہویں صدی عیسوی میں اکبر کا تعمیر کردہ ہے جس کو شاہ جہاں نے مزید ترقی دی جہاں شاہی محل، دیوان عام اور دیوان خاص قابل دید عمارتیں ہیں۔

انڈیا گیٹ: دہلی، پہلی جنگ عظیم میں مرنے والے 90 ہزار ہندوستانی سپاہیوں کی یادگار ہے۔

راشٹر پتی بھون: دہلی، صدر جمہوریہ ہند کی سرکاری قیام گاہ 330 ایکرز زمین پر واقع ہے۔

قطب مینار: دہلی میں قطب الدین ایبک نے تیرھویں صدی عیسوی میں تعمیر کروایا۔ پانچ منزلہ اونچائی 72.5 میٹر

ہمایوں کا مقبرہ: دہلی۔ متھرا روڈ پر 1565ء میں ہمایوں کی اہلیہ حاجی حمیدہ بیگم نے تعمیر کروایا۔

جنتر منتر: دہلی۔قدیم ترین رصدگاہ جسے جئے پور کے مہاراجہ جئے سنگھ دوم نے 1725ء میں تعمیر کروایا۔

جامع مسجد: دہلی۔شاہجہاں کے دور میں تعمیر کردہ وسیع ترین مسجد جس میں بیک وقت 20 ہزار آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

بلند دروازہ: فتح پور سیکری بلند ترین دروازہ ہے۔اکبر نے خاندیش گجرات کی فتح کی خوشی میں بنوایا تھا

گول گنبد: بیجاپور۔سترھویں صدی میں تعمیر کردہ دنیا کا دوسرا بڑا گنبد مخصوص گیلری میں کی گئی دھیمی آواز کی گونج ساری عمارت میں سنائی دیتی ہے۔

تاج محل: آگرہ۔(1630-1648) شاہجہاں نے اپنے ملکہ ممتاز محل کی یاد میں سفید سنگ مرمر سے تعمیر کروایا۔

تاج المساجد: بھوپال۔ملک کی سب سے بڑی مسجد۔شاہجہاں نے اسکی تعمیر شروع کروائی تھی۔

ہوا محل: جئے پور۔اٹھارویں صدی حرم کی عورتوں کے لئے بنائی گئی 953 کھڑکیاں ہیں۔

چار مینار: حیدرآباد (1591) شہر میں مرض طاعون کے خاتمہ پر بنائی گئی خوبصورت عمارت

مکہ مسجد: حیدرآباد۔قطب شاہی دور کی یادگار جس کی تعمیر اورنگ زیب نے مکمل کی۔

گیٹ وے آف انڈیا: ممبئی (1911) کنگ جارج پنجم اور ملکہ میری کی ہندوستان میں آمد کی یادگار

دلوارا مندر: ماونٹ ابو۔جین مندر یہاں دو مندر ہیں۔آدی ناتھ مندر (1031) اور نیمی ناتھ مندر (1230)

سومناتھ مندر: گجرات۔محمود غزنوی نے سات بار اس کا خزانہ لوٹا۔کئی بار اجاڑا گیا۔پھر بنایا گیا۔

بدری ناتھ مندر: اتر پردیش۔ہندوؤں کے چار مقدس مقامات میں سے ایک ہے۔

وائشنو دیوی: جموں۔تریکوٹا پہاڑوں کے ایک غار میں ہے۔ہندوؤں کے ایک اہم زیارت گاہ ہے۔

جگناتھ مندر: پوری، اڑیسہ بارہویں صدی میں تعمیر کردہ ایک خوبصورت مندر ہے۔

مہابودھ مندر: بودھ گیا۔ساتویں صدی۔اس مقام پر تعمیر کیا گیا جہاں گوتم بدھ کو گیان حاصل ہوا تھا۔

سنہری گردوارہ: امرتسر (1577) سکھوں کا مقدس ترین مقام۔اس کی بنیاد حضرت میاں میرؒ لاہوری کے ہاتھوں رکھوائی گئی تھی۔

قومی پارک

1-	بنڈی پور نیشنل پارک	میسور، کرناٹک	
2-	بنارگھاٹ نیشنل پارک	بنگلور، کرناٹک	
3-	بھرت پور چڑیا گھر	بھرت پور، راجستھان	
4-	بارولی نیشنل پارک	ممبئی، مہاراشٹرا	
5-	چندر پربھا چڑیا گھر	وارناسی، اتر پردیش	
6-	کاربٹ نیشنل پارک	نینی تال، اتر پردیش	
7-	گرینیٹس پارک	جوناگڑھ، گجرات	
8-	گنڈی نیشنل پارک	چنائی، ٹامل ناڈو	
9-	ہزاری باغ نیشنل پارک	ہزاری باغ، بہار	
10-	کنہا نیشنل پار	منڈل، مدھیہ پردیش	
11-	شیوپوری نیشنل پارک	سیتو پوری، مدھیہ پردیش	
12-	کازی رنگا نیشنل پارک	جورہٹ، آسام	
13-	مالاپٹو چڑیا گھر	نیلور، آندھرا پردیش	
14-	سندربن	پراگنہ، بنگال	
15-	نندن کنن	اڑیسہ	

ندی کے ساحلی مقامات

شہر	ندی
آگرہ	منا(Yamuna)
ایودھیا	سارایو(Saryu)
کلکتہ	ہوگلی(Hugli)
دہلی	یمنا
گوہاٹی	برہما پترا
سری نگر	جھیلم
ناسک	گوداوری
پٹنہ	گنگا
لکھنؤ	گومتی
کانپور	گنگا
کٹک	مہاندی
حیدرآباد	موسی
جبل پور	نرمدا
احمدآباد	سابرمتی

تلنگانہ اضلاع کے دریا

- عادل آباد : گوداوری، پنگنگا، واردھا، پرانہیتا، کوڈم، پیڈواگو، سدھا
- نلگنڈہ : کرشنا، موسی، آلیرو، پالارو، پیڈوگو، ڈنڈی
- کریم نگر : گوداوری، منیرو
- نظام آباد : گوداوری، مانجرا، پلانگو
- میدک : مانجرا، کوڈارو، ولاڈی
- ورنگل : گوداوری، آلیرو، منیرو، پالیرو، کنیر اسانی، واؤرا
- محبوب نگر : کرشنا، تنگھبدرا، ڈنڈی، پیڈاوگو، Chenvagu
- رنگاریڈی : موسی
- کھمم : گوداوری، منیرو، پالیرو، کنتر اسانی، واؤرا، سابری، سلیرو
- حیدرآباد : موسی

تلنگانہ کے آبشار

(1) پوچارم آبشار : (عادل آباد)

(2) کنٹالا آبشار : (عادل آباد)

تلنگانہ میں زراعت

- تلنگانہ میں زراعت ربیع اور خریف دونوں میں بھی کی جاتی ہے۔
- خریف موسم: (جون تا جولائی۔نومبر تا ڈسمبر)
- ربیع موسم: (اکتوبر تا ڈسمبر۔فبروری تا اپریل)

غذائی فصلیں(Food Crops)

- **دھان**:تلنگانہ کی سب سے اہم فصل چاول ہے۔اس کی پیداوار ربیع اور خریف دونوں موسموں میں کی جاتی ہے۔
اہم پیداواری اضلاع: کھمم ،کریم نگر، ورنگل، نظام آباد وغیرہ۔
- **جوار(Jawar)**: یہ تلنگانہ کی دسری اہم فصل ہے۔اس کی پیداوا سوائے نظام آباد کے تمام اضلاع میں کی جاتی ہے۔اس کی پیداور ربیع اور خریف میں کی جاتی ہے۔
- **باجرہ**: یہ بارش پر انحصار والی پیداوار ہے۔اس کی کثیر پیداور نظام آباد، کریم نگر، نلگنڈہ ،محبوب نگر اور میدک میں کی جاتی ہے۔
- **مکئی**: یہ خریف کی فصل ہے۔اس کی پیداوار والے اہم اضلاع کریم نگر، نظام آباد، میدک، ورنگل اور عادل آباد ہیں۔
- **راگی(Ragi)**: اس کی پیداوار رنگا ریڈی، میدک اور محبوب نگر میں بڑے پیمانے پر کی جاتی ہے۔

دالیں(Pulses)

- ہندوستان میں تلنگانہ دالوں کی پیداوار میں ساتواں مقام رکھتا ہے۔
- مسور کی دال، چنے کی دال، ماش دال اہم ہیں۔
- **مسور کی دال**: یہ خریف کی فصل ہے۔اس کی پیداوار میں رنگا ریڈی، محبوب نگر، عادل آباد، نلگنڈہ اور کھمم کو نمایاں مقام حاصل ہے۔
- **(Green gram)**:اس کی پیداوار والے اہم اضلاع میدک، نلگنڈہ، ورنگل، کریم نگر، عادل آباد ہیں۔یہ خریف فصل ہے۔
- **بنگال دال(Bengal gram)**: یہ ربیع فصل ہے۔یہ بارش پر انحصار کرنے والی فصل ہے۔اس کی کثیر پیداوار رنگا ریڈی، نظام آباد اور عادل آباد میں کی جاتی ہے۔
- **ماش کی دال**: اس کی پیداوار عادل آباد، میدک اور نظام آباد کے علاوہ رنگا ریڈی میں کی جاتی ہے۔
- **چنے کی دال**: اس کی پیداوار نلگنڈہ اور محبوب نگر میں کی جاتی ہے۔

نقدی فصلیں(Cash Crop)

- **تمباکو(Tobbao)**: اس کی پیداوا ار ربیع موسم میں کی جاتی ہے۔ورجینیا تمباکو اہم تمباکو کی معیاری قسم ہے۔اس کی پیداوار کھمم، ورنگل، نظام آباد اور محبوب نگر میں کی جاتی ہے۔
- **کپاس (Cotton)**: اس کی کثیر پیداوار عادل آباد اور محبوب نگر میں کی جاتی ہے۔
- **گنا(Sugarcane)**:اس کی وافر مقدار میں پیداوار نظام اور میدک میں کی جاتی ہے۔
- **مرچ(Chillies)** :اس کی پیداوار ورنگل، نظام آباد، کھمم، کریم نگر، نلگنڈہ میں کی جاتی ہے۔
- **ہلدی (Turmeric)**: اس کی کثیر پیداوار نظام آباد، کریم نگر اور عادل آباد میں کی جاتی ہے۔نظام آباد میں اس کی وسیع مارکٹ پائی جاتی ہے۔
- **مونگ پھلی(Ground Nuts)**: تیلی کے بیج کی فصل ہے۔اس کی پیداوار محبوب نگر اور نلگنڈہ میں کی جاتی ہے۔
- **(Casturd Seeds)**: اس کی پیداوار میں تلنگانہ کو ہندوستان میں پہلا مقام حاصل ہے۔اس کی پیداوار کے اہم اضلاع محبوب نگر، نلگنڈہ اور رنگا ریڈی ہیں۔
- **سورج مکھی (Sunflorwer)**: اس کی پیداوار کے اضلاع میدک اور نظام آباد ہیں۔
- **پھل**: آم، موز، انگور اور Custurd apple تلنگانہ کے اہم پھل ہیں۔
انگور کی پیداوار رنگا ریڈی میں کی جاتی ہے اور محبوب نگر میں اس کثیر باغات پائے جاتے ہیں۔
- **پیاز(Onion)**: میدک محبوب نگر اور کریم نگر میں پیاز کی پیداوار کی جاتی ہے۔

تلنگانہ میں مویشی پالن(Cattle Stock)

- **گائے(Cows):** (1) عادل آباد: 10.2لاکھ (2) محبوب نگر:8.4لاکھ (3) ورنگل : 7.9لاکھ
- **بھینس (Buffalo):**(1) نلگنڈہ: 8.2لاکھ (2) کھمم: 7.1لاکھ (3) ورنگل: 7.5لاکھ
- **بھیڑ(Sheep):** (1) محبوب نگر:41.4لاکھ (2) ورنگل: 19.8لاکھ (3) نلگنڈہ: 19.4لاکھ
- **بکریاں(Goats):** (1) محبوب نگر : 6.8لاکھ (2) کھمم: 6.2لاکھ (3) عادل آباد: 7.لاکھ
- **پولٹری(Pooultry):**(1) رنگاریڈی: 1.40 کروڑ (2) میدک: 83 لاکھ (3) نلگنڈہ : 57 لاکھ

Inland Fish and Prwns : (1) کھمم 35: ہزارٹن (2) نلگنڈہ: 33ہزارٹن

(3) کریم نگر: 27 ہزارٹن

- **انڈے:** میدک اور رنگاریڈی

مویشیوں کا ذخیرہ(2013-2014 کے معاشی سروے کے مطابق) ہندوستان میں مقام

✡ گائے: 10 ✡ بھیڑ: 1 ✡ پولٹری :5 ✡ بکریاں: 12 ✡ انڈے: 3

✡ گوشت: 6 ✡ دودھ: 13 ✡ دیگر بھاری مصنوعات: 8

نہروں اور تالاب سے آبپاشی (Irrigation by Wells and Tanks)

- تلنگانہ میں جملہ آبپاشی کی زمین : 31.64لاکھ ہیکٹرس
- کنوؤں سے آبپاشی : 23.36لاکھ ہیکٹرس(73.83%)
- نہروں کے ذریعہ آبپاشی : 4.7لاکھ ہکٹرس(14.85)
- تالابوں سے آبپاشی : 2.83لاکھ ہیکٹرس(8.94%)
- مشن کاکتیہ کے ذریعہ تالابوں کو فروغ دیا جارہا ہے۔
- مشن کاکتیہ پر 220000 کروڑ روپئے مختص کئے گئے ہیں۔
- مشن کاکتیہ سے 46,800 تالابوں کی نگہداشت کی گئی۔
- مشن کاکتیہ کو **Telangana Community Based Tank Management Project (World Bank Assistance)** سے فروغ دیا جارہا ہے۔

تلنگانہ کے معدنیات (Mineral Resources of Telangana)

- **کوئلہ (Coal):** معیاری کوئلہ کی کان کنی جنوبی ہندوستان میں تلنگانہ میں کی جاتی ہے۔تقریباً 10,300 ملین ٹن کوئلہ تلنگانہ میں پایا جاتا ہے۔کوئلہ کی کانیں عادل آباد، کریم نگر، کھمم اور ورنگل میں ہیں۔
- **اسبطاس (Asbestos):** اسبطاس محبوب نگر میں پایا جاتا ہے۔معیاری اسبطاس کی برآمد بلجیم اور جرمنی کو کی جاتی ہے۔ اس کا استعمال سمنٹ کے شیٹ میں کیا جاتا ہے۔
- **بیرائٹ(Barytes):** یہ کھمم اور محبوب نگر میں پائے جاتے ہیں۔

- **چونے کا پتھر (Limestone):** چونے کے پتھر عادل آباد، رنگا ریڈی، محبوب نگر، نلگنڈہ اور کھمم میں پائے جاتے ہیں۔
- **ابرک (Mica):** ورنگل اور کھمم میں پائے جاتے ہیں۔
- **لوہے کی کچدھات (Iron Ore):** اس کی وافر مقدار کھمم، عادل آباد، نظام آباد، کریم نگر، میدک اور ورنگل میں پائی جاتی ہے۔
- **(Copper):** کھمم میں پائے جاتے ہیں۔
- **Lead:** کھمم
- **Dolamite:** کھمم
- **گرافائٹ (Graphite):** کھمم
- **یورانیم:** محبوب نگر اور نلگنڈہ
- **کوارٹز (Quartz):** رنگا ریڈی، محبوب نگر، میدک، نظام آباد، نلگنڈہ۔
- **میگنیز (Manganese):** عادل آباد

حیدرآباد کی اہم صنعتیں (Important Industries in Hyderabad)

BHEL	Bharat Heavy Electricals Limited
HMTL	Hindustan Machine Tools Limited
ECIL	Electronic Corporation of India Limited
IDL	Indian Drugs Limited
HAL	HIndustan Aeronautic Limited
MIDHANI	Mishra Bhatu Nigam
HCL	Hindustan Cables Limited
BSPL	Bio Chemical Synthetic Products
BDL	Bharat Dynamics Limited

صنعتیں (Industries)

I. **Sponge Iron Plant:** اس کا آغاز 1980ء میں پالونچہ (ضلع کھمم) میں کیا گیا۔

II. **سمنٹ صنعت (Cement Industry):**

- ناگرجنا سمنٹ۔ کیٹلا پلی (نلگنڈہ)
- دکن سمنٹ۔ حضور آباد (نلگنڈہ)
- راسی سمنٹ کارپوریشن (نلگنڈہ)
- اسوسی ایٹ سمنٹ کمپنی منچریال (عادل آباد)
- سمنٹ کارپوریشن آف انڈیا (CCI)۔ تانڈور (رنگا ریڈی)

III. **کاغذ کی مل(Paper Mill):** ☆ سرپور کاغذ نگر: بھدراچلم ☆ چارمینار پیپر مل: متنگی (میدک)

- **Pharma Companies**
- Indian drugs and Pharmaceuticals Limited (Hyderabad)
- Reddy Laboratories (Hyderabad)
- Biological-E-Limited
- Charminar Drugs Shantha Biotics (Hyderabad)

V. **FSI (Ramagundam Fertilizers Corporation of India), Karimnagar**

قومی شاہراہیں(National HIghways) : جن کا گزر تلنگانہ سے ہوتا ہے حسب ذیل ہیں:

(1) قومی شاہراہ7 (جدید نمبر44) کنیا کماری تاوارناسی۔حیدرآباد، میدک، نظام آباد، عادل آباد

(2) قومی شاہراہ9 (جدید نمبر65) ممبئی تا بنگلور۔حیدرآباد سے گزرتی ہے۔

(3) قومی شاہرہ16 (جدید نمبر(63) نظام آباد۔منچریال۔جگتیال۔مہاراشٹرا کا سرحد

(4) قومی شاہراہ202 (جدید نمبر163)۔یہ حیدرآباد اور یادگیری گٹہ کو جوڑتی ہے۔

تلنگانہ میں اہم تحقیقی مراکز Resarch Centres in Telangana

Sl.	Research Centre	Place
1.	Natiional Remote Sensing Agency	Hyderabad
2.	Central Food Technology Research Institute	Hyderabad
3.	Oil Technology Research Institute	Hyderabad
4.	B.H.E.L Research Institute	Hyderabad
5.	National Institute of Nutrition	Hyderabad
6.	National Geographical Research Institute	Hyderabad
7.	National Environmental Institute	Hyderabad
8.	Central Building Research Institute	Hyderabad
9.	National Geo-Physcial Research Centre	Hyderabad
10.	Electronic Test Development Centre	Hyderabad

ریاست تلنگانہ میں تھرمل پاور اسٹیشن (Thermal Power Station in Telangana)

.1	کتہ گوڑم	1000MW	کھمم
.2	کاکتیہ تھرمل پاور سنٹر	500MW	ورنگل
.3	راما گنڈل	63MW	کریم نگر

4. جورالا پاور اسٹیشن 1MW محبوب نگر

5. کاکتیہ تھرمل پاور مرحلہ۔2 600 MW ورنگل

نام	ضلع
کوتا گوڑم تھرمل پراجکٹ	کھمم
راما گنڈم تھرمل پاور پراجکٹ	کریم نگر
کاکتیہ تھرمل پاور پراجکٹ	ورنگل
سری سیلم ہائیڈل پراجکٹ	محبوب نگر
نظام ساگر ہائیڈل پاور پراجکٹ	نظام آباد
سنگور ہائیڈل پراجکٹ	میدک
ناگرجنا ساگر ہائیڈل پراجکٹ	نلگنڈہ
ناگرجنا ساگر لفٹ کنال پراجکٹ	نلگنڈہ
پوچم پلی ہائیڈل پاور پراجکٹ	نظام آباد
پریادرشنی جرالا ہائیڈل پاور پراجکٹ	محبوب نگر
جورالا سولار پاور پراجکٹ پلانٹ	محبوب نگر
اچم پلی ہائیڈل پاور پراجکٹ	کریم نگر (زیر تعمیر)

تلنگانہ کے اہم آبپاشی پراجکٹس

پراجکٹ	ضلع
ناگرجنا ساگر	نندی کنڈہ (ضلع نلگنڈہ) (دریائے کرشنا پر)
سری رام ساگر	پوچم پلی، نظام آباد (دریائے گوداوری پر)
نظام ساگر	نظام آباد (دریائے مانجرا پر)
پریادرشنی جورالا	محبوب نگر (دریائے کرشنا پر)
سنگور	میدک (مانجرا پر)
اچم پلی	مہادیو پور، کریم نگر (گوداوری پر)
پرانا ہیتا چیوالا	عادل آباد (گوداوری پر)
موسی	نلگنڈہ (دریائے کرشنا پر)

تلنگانہ کی جامعات

سلسلہ نمبر	جامعہ کا نام	سال	مقام
1	عثمانیہ یونیورسٹی	1918	حیدرآباد
2	انگلش اینڈ فارین لینگویج یونیورسٹی	1962	حیدرآباد
3	اچاریہ این، جی رنگا راگری یونیورسٹی	1964	حیدرآباد
4	حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی	1974	حیدرآباد
5	کاکتیہ یونیورسٹی	1976	ورنگل
6	ڈاکٹر B.R امبیڈکر اوپن یونیورسٹی	1982	حیدرآباد
7	سری پوٹی راملو تلگو یونیورسٹی	1985	حیدرآباد
8	جواہر لال نہرو ٹکنالوجیکل یونیورسٹی	1972	حیدرآباد
9	جواہر لال نہرو فائن آرٹس یونیورسٹی	1972	حیدرآباد
10	مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی	1998	حیدرآباد
11	ٹلسا رلاء یونیورسٹی	1998	حیدرآباد
12	تلنگانہ یونیورسٹی	2006	نظام آباد
13	مہاتما گاندھی یونیورسٹی	2007	نلگنڈہ
14	پالمور یونیورسٹی	2008	محبوب نگر
15	ستواہن یونیورسٹی	2008	کریم نگر
16	IIT (بسارا)	2008	بسارا عادل آباد
17	IIT حیدرآباد	2008	میدک

List of TELANGANA Districts

Sl.No	District Name	District Code
1	ADILABAD	19_1
2	BHADRADRI KOTHAGUDEM	22_2
3	HANUMAKONDA	21_1
4	HYDERABAD	16_1
5	JAGTIAL	20_2
6	JANGOAN	21_3
7	JAYASHANKAR BHOOPALPALLY	21_4
8	JOGULAMBA GADWAL	14_2
9	KAMAREDDY	18_2
10	KARIMNAGAR	20_1
11	KHAMMAM	22_1
12	KOMARAM BHEEM ASIFABAD	19_4
13	MAHABUBABAD	21_5
14	MAHABUBNAGAR	14_1
15	MANCHERIAL	19_3
16	MEDAK	17_1
17	MEDCHAL-MALKAJGIRI	15_2
18	MULUG	21_6
19	NAGARKURNOOL	14_3
20	NALGONDA	23_1
21	NARAYANPET	14_5
22	NIRMAL	19_2
23	NIZAMABAD	18_1
24	PEDDAPALLI	20_4
25	RAJANNA SIRCILLA	20_3
26	RANGAREDDY	15_1
27	SANGAREDDY	17_2
28	SIDDIPET	17_3
29	SURYAPET	23_2
30	VIKARABAD	15_3
31	WANAPARTHY	14_4
32	WARANGAL	21_2
33	YADADRI BHUVANAGIRI	23_3

تلنگانہ میں فلاحی پروگرامس

(Welfare Programmes in Telangana)

(1) **آسرا پنشن اسکیم**: حکومت نے اپنے فلاحی اقدامات اور سماجی تحفظ کے جال کی حکمت عملی کے طور پر "Aasara" وظائف کی اسکیم کو متعارف کروایا۔ اس خیال کے ساتھ کہ تمام غریبوں کیلئے عزت کے ساتھ محفوظ زندگی کو یقینی بنایا جائے۔ آسرا وظائف کی اسکیم، خصوصیت کے ساتھ ضعیف اور HIV-AIDS سے کمزور اور لاغر افراد، بیواؤں، بے بس بافندوں (جولاہوں) اور سیندھی تاسندوں اور بڑھتی عمر میں زندگی کی گذر بسر کے ذرائع سے محروم لوگوں کے لئے دئے جاتے ہیں۔

(2) **زمین خریدی اسکیم**: حکومت تلنگانہ نے غریب سے غریب ترین SC خواتین کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے زمین خریدی اسکیم کا جاری رہنے والا پروگرام شروع کیا۔ اس پروگرام کے تحت درج فہرست اقوام (SC) کی غریب سے غریب ترین خواتین جو قطعی طور پر بے زمین زرعی خاندان ہیں کو 3 ایکڑ زمین فراہم کی جائے گی۔ زمین خریدی اسکیم 100 فیصد رعایت اور فائدہ حاصل کرنے والوں کی طرف کسی طرح کے تعاون وحصہ کے بغیر عمل میں لائی جارہی ہے۔

(3) **کلیان لکشمی پتھکم**: SC اور ST خاندانوں کی مالی پریشانی کو دور کرنے کی غرض سے حکومت نے ہر ST\SC لڑکی کو ان کی شادی کے موقع پر 51,000 کی مالی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر 2/اکٹوبر 2014 سے عمل ہورہا ہے۔ فی الحال 100116 دیئے جارہے ہیں۔

(4) **شادی مبارک اسکیم**: یہ اسکیم تمام اقلیتی طبقات کی غیر شادی شدہ لڑکیوں کیلئے 2014 سے شروع کی گئی۔ جس کے تحت دلہن کو 51,000 روپئے دئے جائیں گے۔ اور فی الحال 100116 دیئے جارہے ہیں۔

(5) **درج فہرست اقوام کی ترقی**: 2011 کی مردم شماری کے مطابق ریاست تلنگانہ میں درج فہرست اقوام کی آبادی 54,32,680 جو جملہ آبادی کا 15.44% ہے۔ SCs میں شرح خواندگی کا فیصد 52.5% ہے۔ ریاست کی تشکیل کے بعد درج فہرست اقوام کی سماجی ومعاشی، تعلیمی ترقی اور فلاح کی خاطر کئی ایک نئے اقدامات کئے گئے۔ حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل اسکیمات شروع کی گئیں جیسے ☆ ہاسٹلس ☆ پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اور ☆ امبیڈکر اوورسیز (سمندر پار) ودیا ندھی۔

(6) **قبائلی فلاح**: مردم شماری 2011 کے مطابق ریاست تلنگانہ کی قبائلی آبای 32.87 لاکھ ہے جو ریاست کی جملہ آبادی کا 9.34 فیصد ہے۔ ST کی شرح خواندگی ریاستی شرح خواندگی 66.46 فیصد کے بالمقابل 49.41 فیصد ہے۔ حکومت نے مختلف سماجی معاشی ترقیاتی اسکیمات پر عمل آوری کے ذریعہ مسائل کی ترقی کو تیز کرنے کو اولین ترجیح دی ہے۔ بجٹ کا بڑا حصہ تعلیم، معاشی امداد اور زمین سے متعلقہ اسکیمات پر خرچ کیا گیا۔ ریاستی حکومت نے ضلع عادل آباد کے گاؤں جوڈے گھاٹ پر کومارم بھیم میموریل اینڈ ٹرائیبل میوزیم کی تعمیر کے سلسلے میں 25 کروڑ روپئے مختص کئے ہیں تاکہ اس مقام کو قبائلی تہذیب کا گڑھ اور سیاحتی مرکز بنادیا جائے۔

(7) **پسماندہ طبقات کی فلاح**: حکومت ان طبقات کو اونچا اٹھانے کے لئے کئی فلاحی تعلیمی اور معاشی ترقی کے پروگراموں پر عمل آوری کررہی ہے جن میں سے چند مستقل پروگرامس یہ ہیں: ☆ BC Welfare ہاسٹلس ☆ ریسیڈنشیل اسکول ☆ معاشی طور پر پچھڑے ہوئے طبقات (EBCs) کے لئے فیس کی بازادائیگی ☆ بیاک ورڈ کلاس کوآپریٹیو فینانس کارپوریشن لمیٹڈ ☆ Margin Money اسکیم اور ☆ راجیو ابھیودیا یوجنا۔

(8) **Intensive Household Survey (Samagra Kutumba Survey) 2014**: عمیق گھریلو سروے جو پوری ریاست میں 19-08-2014 کو منعقد کیا گیا تھا' ریاست میں اعداد وشمار کے جمع کرنے کی یہ اپنی نوعیت کی واحد سرگرمی تھی۔ اس سروے کا اہم مقصد انفرادی ضرورتوں کو ہدف بنانا اور مختلف سرکاری اسکیمات جیسے غذا کا تحفظ' وظائف اور دو کمروں والے مکانات وغیرہ سے فائدہ اٹھانے والے مستحق افراد کی نشاندہی ہے۔ سروے خاندان کی تفصیلات' مکان کی صورتحال' معذوری' پرانی بیماریاں' زمین' مویشیوں کی تفصیلات پر مشتمل تھا۔ سروے کے ذریعہ حاصل کردہ معلومات 101.93 لاکھ گھروں کے صدر خاندان کی جانب سے رضا کارانہ طور پر فراہم کی گئیں۔ (مردم شماری 2011 کے مطابق 83.58 لاکھ گھرانوں کے بالمقابل)۔

(9) **خواتین کی ترقی اور بچوں کی فلاح**: دستور ہند نے تمام لوگوں کو بغیر کسی امتیاز کے مواقعوں کی مساوات' مساوی کام کے لئے مساوی ادائیگی کی گیارنٹی دی ہے۔ حکومت ہند کے فلاحی پروگرام Integrated Child Development Services (ICDS) پر ریاستی حکومت مزید اضافہ کرتے ہوئے عمل درآمد کر رہی ہے تا کہ بچوں کی فلاح اور ترقی کو فروغ دیا جائے۔

☆ آروگیہ لکشمی پروگرام جو حکومت تلنگانہ نے شروع کیا ہے جس میں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کو پیٹ بھر کھانا فراہم کیا جاتا ہے' اس پروگرام کو یکم جنوری 2015 سے آنگن واڑی سنٹرز (AWCS) تک وسعت دی گئی۔

☆ خواتین کے خلاف تشدد جیسے مسائل سے نمٹنے کے لئے (181) Women Helpline 24\7 کا قیام عمل میں لایا گیا۔

☆ خواتین کی کاروباری صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کی خاطر She-Taxi اسکیم متعارف کروائی گئی۔

(10) **اپنا گاؤں۔ اپنا منصوبہ**: تلنگانہ کی عوام کی تمناؤں اور خوابوں کی تکمیل کے لئے حکومت تلنگانہ نے ایک اختراعی پروگرام "Mana Vooru - Mana Poanalika" کا تعارف کروایا ہے تا کہ عوام کو منصوبہ بندی کے عمل اور اس ذہنی مشق میں شامل رکھنا ہے جو جمہوری غیر مرکوزیت کے حقیقی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس پروگرام کا اصل مقصد ترجیحات اور گاؤں کی سطح پر کئے جانے والے کاموں کی نشاندہی کرنا ہے جیسے زراعت' زمین کا استعمال' صحت' تعلیم' محفوظ پینے کا پانی' سڑکیں' پانی کی نکاسی اور صفائی وستھرائی اس کے ساتھ ساتھ گرام پنچایت کی سطح وسائل کو متحرک کرنا' ایک موثر چیانل کی حیثیت سے مقامی حکومتوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت ضروری ہے تا کہ مطلوب فوائد مجوزہ گروہوں تک پہنچ سکیں۔

☆ گرام پنچایت کی سطح پر گاؤں کے منصوبوں کو قطعیت دینے کے لئے کم از کم 10% گاؤں کی آبادی کی شمولیت لازمی ہے۔ اس پروگرام کے تحت مقامی عوام کی ضروریات کی نشاندہی کرتے ہوئے جزوی سطح کے منصوبے بنائے گئے۔ گاؤں' منڈلوں اور اضلاع کی سطح پر جملہ 71,876 کاموں کی نشاندہی کی گئی ان کاموں کی تکمیل کے لئے 54,000 کروڑ روپئے درکار ہیں۔

(11) **اقلیتی فلاحی اسکیمات**: ریاست کے آبادیاتی خاکہ میں اقلیتیں ایک بامعنی اور اہم حصہ رکھتے ہیں۔ حکومت نے ان کے فائدے کی خاطر مختلف قسم کے ترقیاتی اور فلاحی پروگراموں کا اختراع عمل میں لایا ہے۔

☆ اردو زبان اور لٹریچر کی حفاظت کے لئے اردو اکیڈمی ایک خود مختار ادارہ ہے۔ ریاستی حکومت نے 15-2014 میں صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرنے کے لئے 20 کروڑ روپئے منظور کئے۔

☆ حکومت ہند نے 15-2014 میں میرٹ اسکالرشپ کیلئے 48.03 کروڑ روپئے منظور کئے۔

☆ Telangana State Christian (Minorities) Finance Corporation کا مقصد ریاست کے غریب عیسائیوں کو ترقی دینا ہے۔ حکومت نے حیدرآباد میں Christian Bhavan کی تعمیر کے لئے 10 کروڑ روپئے منظور کئے۔

تلنگانہ اسٹیٹ کی متفرق اسکیمات

(1) **رعیّتو بندھوا اسکیم (Rythubandhu Scheme)**

رعیّتو بندھوا اسکیم کسانو ں کے لئے امداد کی اسکیم ہے ۔اسے Farmers' Investment Support Scheme (FISS) بھی کہتے ہیں۔

☆ رعیّتو بندھوا اسکیم سے 58.33 لاکھ کسانوں کو استفادہ کا موقع فراہم کیا ہے۔

☆ فی ایکر کے لئے اس اسکیم کے تحت سال میں دو مرتبہ ربیع اور خریف میں 4000 روپئے دیئے جاتے ہیں۔

یہ ہندوستان میں راست کسانوں کو سرمایہ میں تعاون کرنے والی پہلی اسکیم ہے۔

☆ اس اسکیم میں پٹہ دار کو رقم دی جاتی ہے۔اس اسکیم کا آغاز شالا پلی گاؤں، حضور آباد منڈل، ضلع کریم نگر میں 10 مئی 2018ء کو کیا گیا۔

(2) **Sadabainama**: یہ اسکیم کے تحت گاؤں کی زرعی زمین کا رجسٹریشن کیا جاتا ہے۔

(3) **Apathbandhu Scheme**: اس اسکیم کے تحت خطِ غربت (Below Poverty Line) کے خاندان کو قدرتی یا ناگہانی موت کے سبب 50000 روپئے دیئے جاتے ہیں۔

(4) **دیپم اسکیم (Deepam Scheme)**: حکومت تلنگانہ خطِ غربت کے نیچے زندگی گزارنے والی خواتین کو اس اسکیم کے تحت LPG کنکشن دیتی ہے۔

(5) **We-Hub Scheme**: حکومت تلنگانہ اختراعی طور پر خواتین کے لئے T-Hub کا آغاز کیا ہے۔ اس کے لئے 15 کروڑ روپئے مختص کئے گئے۔

(6) **دیہاتوں کی ترقی کے لئے تلنگانہ گرام جیوتی اسکیم**: اسکیم کا آغاز 15 اگست 2015 کو ورنگل ضلع کے گنگا دیوی پلی دیہات میں کیا گیا۔اس کا مقصد دیہاتوں میں بنیادی ضروریات کو یقینی بنانا اور دیہات کی ہمہ جہتی ترقی ہے۔

(7) **ہریتا ہرانم اسکیم (Haritha Haram)**: اس اسکیم کا مقصد شجرکاری کو فروغ دینا ہے۔ہریتا ہرانم کے پہلے مرحلہ کا آغاز 3 جولائی 2015ء کو چلکور، رنگاریڈی میں کیا گیا۔ ہریتا ہرانم کے دوسرے مرحلے کا آغاز نلگنڈہ کے علاقے گنڈرا مپلی میں کیا گیا۔یہ دنیا کا تیسرا بڑا شجرکاری کا پروگرام ہے۔

(8) **Mission Bhagiratha**: یہ Telangana Water Grid Programe ہے اور اس کا آغاز 21 ستمبر 2015ء کو ہوا اور 5 ڈسمبر 2015 کو اس کا نام Mission Bhagritha رکھا گیا۔

☆ تلنگانہ کے پانی کا انحصار دو دریاؤں کرشنا اور گوداوری پر ہے اور اس کا مقصد ہر دیہی شہری کو 100 لیٹر پینے کا پانی اور شہروں کے فی شہری کو 150 لیٹر پینے کا پانی فراہم کرنا ہے۔اس کا مقصد پانی کے وسائل کی حفاظت اور اضافہ ہے۔

(9) **Single Women Pension Scheme**: جو خواتین اکیلی رہتی ہیں انھیں یوم تاسیس تلنگانہ کے موقع پر ماہانہ ایک ہزار روپیہ پنشن کے طور پر مقرر کرنے کا اعلان کیا گیا اور اس کے لئے مختلف شرائط بھی عائد کئے گئے۔

(10) **خواتین اور پیدا ہونے والے بچوں کے لئے کے۔سی۔آر کٹ اسکیم**: تلنگانہ حکومت کی جانب سے حاملہ خواتین اور پیدا ہونے والے بچوں کے لئے کے سی آر کٹ پروگرام کا آغاز 605 کروڑ روپئے سے کیا گیا۔اس اسکیم کے تحت ضروری استعمال کی اشیاء جیسے: بچوں کا تیل (Baby Oil)، بچوں کے لئے پلنگ (Baby Bed)، مچھردانی (Mosquito net)، کپڑے،

ہینڈ بیاگ،توال، پاؤڈر اور کھلونے وغیرہ دیئے جاتے ہیں۔اس اسکیم کے مطابق دوران Pregnancy چار ہزار روپئے، بچہ کی پیدائش کے بعد چار ہزار اور ٹیکہ وعلاج کے لئے چار ہزار روپئے دیئے جاتے ہیں۔اس طرح جملہ بارہ ہزار روپیوں کی مدد کی جاتی ہے اور اگر لڑکی تولد ہو تب مزید ایک ہزار روپئے دیئے جاتے ہیں۔

☆ **حکومت تلنگانہ کی مزید پرکشش اسکیمات درج ذیل ہیں:**

- ایس۔سی،ایس۔ٹی اور اقلیتی ڈرائیوروں کے لئے ٹریننگ پروگرام اسکیم
- بیروزگار نوجوانوں کے لئے GHMC Driver Cum Owner Scheme
- بیڑی ورکروں کے پنشن اسکیم (Kamikulu)
- ایس۔سی،ایس۔ٹی اور اقلیتی طلبہ کے لئے Overseas Vidyanidhi Scheme
- غریبوں کے لئے Double Bed Room House اسکیم
- سبسیڈی پر بھیڑوں کی تقسیم کی اسکیم اور
- سرکاری ملازمین کے لئے (Employment Health Scheme) EHS وغیرہ ہیں۔

غرض ریاست تلنگانہ تمام طبقات کے لئے مختلف اسکیمات کو بروئے کار لاتے ہوئے سنہرے تلنگانہ کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔اس کے لئے عوام اور عہدیداروں کو شفافیت کے ساتھ اپنے اپنے فرائض کو بخوبی طور پر نبھاتے ہوئے لازمی طور پر شریک ہونا چاہیئے تاکہ حکومت کی اسکیمات سے ریاست تلنگانہ میں رہنے والے تمام افراد مستفیض ہوسکیں۔

تلنگانہ کثیر جوابی سوالات

1. نئی ریاست تلنگانہ وجود میں آئی
(1) 2/جون 1914 (2) یکم/مارچ 2014 (3) 4/مارچ 2014 (4) 2/جولائی 2014

2. تلنگانہ کے قدیم اضلاع میں رقبہ کے لحاظ سے کونسا ضلع سب سے بڑا ہے
(1) عادل آباد (2) کریم نگر (3) محبوب نگر (4) ورنگل

3. علیحدہ ریاست تلنگانہ کے لئے تحریک کا آغاز جس اس سال ہوا
(1) 1972 (2) 1969 (3) 2009 (4) 2014

4. آزاد ریاست حیدرآباد کا انڈیا یونین میں انضمام کب عمل میں آیا؟
(1) 17/ستمبر 1947 (2) 18/ستمبر 1947 (3) 13/ستمبر 1947 (4) 17/ستمبر 1948

5. ریاست حیدرآباد کے پہلے اور واحد وزیر اعلیٰ تھے
(1) ٹا۔پرکاشم (2) بوگورلا راما کرشنا راؤ (3) مری چنا ریڈی (4) کے۔وی۔رنگا ریڈی

6. تلنگانہ راشٹر یہ سمیتی (TRS) کا قیام عمل میں آیا
(1) 27/اپریل 2001 (2) 17/مارچ 2003 (3) 28/مئی 2004 (4) 17/فروری 2004

7. آندھرا پردیش تنظیم جدید قانون 2014 لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں بالترتیب منظور کیا گیا
(1) 18اور20فروری (2) 13اور18فروری (3) 20اور22فروری (4) 22اور24فروری

8. عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا
(1) 1857 (2) 1887 (3) 1918 (4) 1926

9. اخبار ''گولکنڈہ'' کی اشاعت کا آغاز ہوا

(1) 1930 (2) 1925 (3) 1934 (4) 1938

10. IIT حیدرآباد اس ضلع میں واقع ہے

(1) حیدرآباد (2) نلگنڈہ (3) سنگاریڈی (4) رنگاریڈی

11. ریاست تلنگانہ کے موجودہ چیف منسٹر ہیں۔

(1) کے۔سی۔آر (2) چندر شیکھر آزاد (3) ہریش راؤ (4) ریونت ریڈی

12. نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن (NIN) یہاں واقع ہے

(1) نئی دہلی (2) بنگلور (3) حیدرآباد (4) کولکتہ

13. سری پدا ساگر پروجکٹ اس ضلع میں واقع ہے

(1) عادل آباد (2) کریم نگر (3) نظام آباد (4) ورنگل

14. ستواہنا حکمرانوں کا پہلا پایہ تخت کونسا تھا

(1) عادل آباد (2) کریم نگر (3) محبوب نگر (4) نظام آباد

15. کس سن میں اورنگ زیب نے گولکنڈہ پر حملہ کیا اور حیدرآباد پر قابض ہوا؟

(1) 1623 (2) 1655 (3) 1589 (4) 1684

16. حسب ذیل ریاستوں میں سے کس ریاست کی سرحد تلنگانہ سے نہیں ملتی؟

(1) کرناٹکا (2) چھتیس گڑھ (3) اڑیسہ (4) مہاراشٹرا

17. آندھرا میں تلنگانہ کے انضمام کے لئے طئے شدہ ''شریفانہ معاہدہ'' پر دونوں جانب کے قائدین نے دستخط کئے

(1) یکم نومبر 1956 (2) یکم اکٹوبر 1953 (3) 25/اگست 1953 (4) 20/فروری 1956

18. جواہر لال نہرو نے ناگارجنا ساگر پروجکٹ کا سنگ بنیاد رکھا

(1) 17/ستمبر 1948 (2) 25/اگست 1953 (3) 10/اکٹوبر 1953 (4) 10/ڈسمبر 1935

19. چارمینار کی تعمیر اس بادشاہ نے کروائی

(1) محمد قطب شاہ (2) محمد قلی قطب شاہ (3) ابراہیم قلی قطب شاہ (4) عبداللہ قطب شاہ

20. تلنگانہ میں گیان سرسوتی مندر کس ضلع میں واقع ہے؟

(1) نظام آباد (2) کریم نگر (3) عادل آباد (4) محبوب نگر

21. ویمولاواڈہ راجہ راجیشوری مندر یہاں واقع ہے

(1) ورنگل (2) کریم نگر (3) نلگنڈہ (4) محبوب نگر

22. تلنگانہ کا ریاستی جانور ہے

(1) شیر (2) بھینس

(3) ہرن (چتلا Spotted deer) (4) بھینسا (Indian Bison)

23. ریاست حیدرآباد کے اسپیکر تھے

(1) ایادیورا کالیشوراؤ (2) کرشنا دھرا وائیدیا (3) بی۔وی۔سبا ریڈی (4) جی۔وی۔مولانکر

24. تلنگانہ علاقہ سے تعلق رکھنے والا پہلا فرد جسے آندھرا پردیش کا وزیر اعلیٰ بنایا گیا

(1) یم۔چنا ریڈی (2) ٹی۔انجیا (3) جلگم وینگل راؤ (4) پی۔وی۔نرسمہاراؤ

25. تلنگانہ میں لکڑی کے کھلونوں کے لئے کونسا مقام مشہور ہے

(1) پمبرتی (2) نرمل (3) آصف آباد (4) گدوال

26. کتاب ''سومتی شتا کا'' (Sumathi Shataka) کا مصنف ہے

(1) پوتھنّا (2) باڈنّا (3) مارنّا (4) کنچر لا گوینّا

27. کتاب ''وروشادیپا شکا (Vrushadipa Shakka) کا مصنف ہے

(1) پالکوری کی سومانادھا (2) پی۔پوتھنا (3) شیشیا کوی (4) باڈنّا

28. کتاب ناگوڈوا (Naa Godava) کا مصنف ہے

(1) سوراورم پرتاب ریڈی (2) روی نارائن ریڈی (3) کالوجی نارائن راو (4) سنگی ریڈی نارائن ریڈی

29. گیان پیٹھ ایوارڈ حاصل کرنے والا تلنگانہ کا متوطن

(1) پی۔وی۔نرسمہاراؤ (2) سنگی ریڈی نارائن ریڈی (3) پائڈی جئے راج (4) کالوجی نارائن راؤ

30. تلنگانہ سے تعلق رکھنے والے اس فنکار نے دادا صاحب پھالکے ایوارڈ حاصل کیا

(1) بابوموہن (2) کاشاراو (3) پائڈی جئے راج (4) وینو مادھو

31. انہیں Telangana Cotton کہا جاتا ہے

(1) لائق علی (2) نواب علی نواز جنگ (3) سالار جنگ اول (4) شعیب اللہ خاں

32. علیحدہ ریاست تلنگانہ کے لئے شہید ہونے والا پہلا ہیرو

(1) کومارم بھیم (2) ڈوڈی کومرئیا (3) چکالی ایلما (4) سریکانت چاری

33. مردم شماری 2011 کے مطابق تلنگانہ کی جملہ آبادی ہے

(1) 3,51,93,978 (2) 3,52,86,757 (3) 4,24,42,146 (4) 4,93,86,977

34. مردم شماری 2011 کے مطابق تلنگانہ میں 1000 مردوں کے لئے عورتوں کی تعداد

(1) 992 (2) 988 (3) 996 (4) 954

35. مردم شماری 2011 کے مطابق تلنگانہ کے قدیم اضلاع میں سے کسی ضلع میں کثافت آبادی اقل ترین ہے

(1) نظام آباد (2) محبوب نگر (3) عادل آباد (4) کھمم

36. تلنگانہ کے جدید اضلاع میں اقل ترین کثافت آبادی اس ضلع میں پائی جاتی ہے

(1) ناگرکرنول (2) جیاشنکر بھوپالا پلی (3) نرمل (4) کومارم بھیم آصف آباد

37. تلنگانہ کس ضلع میں جنسی تناسب اقل ترین پایا جاتا ہے

(1) حیدرآباد (2) کریم نگر (3) عادل آباد (4) محبوب نگر

38. یورانیم کے ذخائر اس ضلع میں زیادہ پائے جاتے ہیں

(1) کھمم (2) نلگنڈہ (3) عادل آباد (4) محبوب نگر

39. کاکتیہ سلطنت میں رانی رودر مادیوی کے دور حکومت میں کس یوروپی سیاح نے دورہ کیا تھا
(1) فاہیان (2) واسکوڈی گاما (3) مارکوپول (4) میگاستھنیز

40. فرٹیلائزر کارپوریشن آف انڈیا (FCI) یہاں واقع ہے
(1) کوتھاگوڈم (2) راماگنڈم (3) پالونچہ (4) سکندرآباد

41. سمکا سرالما جاترا (Sammakka Saralamma Jatra) کے بارے میں کونسا بیان درست ہے
(1) ہر دو سال میں ایک بار منایا جاتا ہے
(2) اس کو میڈارام جاترا بھی کہتے ہیں جو ورنگل کے ٹرائبل علاقوں میں منایا جاتا ہے
(3) A اور B دونوں (4) ان میں سے کوئی نہیں

42. کالوجی نارائن کے بارے میں کونسا بیان درست ہے
(1) وہ ہندوستانی شاعر اور مجاہد آزادی تھے (2) انہیں پدماوبھوشن ایوارڈ دیا گیا تھا
(3) A اور B دونوں (4) ان میں کوئی نہیں

43. کومارم بھیم جس نے حیدرآباد کی آزادی کے لئے آصف جاہی سلطنت کے خلاف جدوجہد کی تھی اس کا تعلق کس قبیلے سے تھا
(1) بھیل (2) جٹاپو (3) گونڈ (4) کولیا

44. 800 سال قدیم بڑ کا درخت پلامری تلنگانہ کے کس ضلع میں واقع ہے
(1) میدک (2) محبوب نگر (3) ورنگل (4) نظام آباد

45. بھونگیر قلعہ تعمیر کروایا
(1) جئے سمہا دوم (2) سومیشورا اول (3) سومیشورا دوم (4) وکرمادتیہ چہارم

46. سری رام ساگر یا پوچم پاڈ پراجکٹ اس ضلع میں واقع ہے
(1) نظام آباد (2) کریم نگر (3) ورنگل (4) نلگنڈہ

47. کُنتلا آبشار اس ضلع میں واقع ہے
(1) نظام آباد (2) عادل آباد (3) ورنگل (4) محبوب نگر

48. تلنگانہ سے گزرنے والی طویل ترین قومی شاہراہ ہے
(1) NH-9 (2) NH-16 (3) NH-7 (4) NH-202

49. خوشبودار گھانس ''روسا'' (Rusa) اس ضلع میں پائی جاتی ہے
(1) نظام آباد (2) عادل آباد (3) کریم نگر (4) ورنگل

50. جنگلی جانوروں کی پناہ گاہ ''کوال'' (Kawal Wildlife Sanctuery) اس ضلع میں واقع ہے
(1) نظام آباد (2) عادل آباد (3) میدک (4) ورنگل

51. تلنگانہ میں خواتین کو مفت سہولت حاصل ہے۔
(1) پکوان گیس کنکشن
(2) مفت کار کی سہولت
(3) آر ٹی سی بس میں سفر کی سہولت
(4) یہ تمام

52. دیوادُلا لفٹ اریگیشن اسکیم کے تعلق سے کونسا بیان درست ہے
(1) یہ ضلع ورنگل میں واقع ہے
(2) اس کا اہم مقصد گوداوری سے پانی پمپ کے ذریعہ اٹھا کر آبپاشی کرنا ہے
(3) اس کو جے۔چوکارو کے نام سے موسوم کیا گیا ہے (4) یہ تمام

53. ریاست تلنگانہ کے نام کو تبدیل کر دیا گیا
(1) TG سے TG (2) AP سے TP
(3) تلنگانہ دیشم (4) TG سے TS

54. یہ تہوار تلنگانہ تہذیب کی شناخت ہے
(1) دسہرہ (2) دیوالی (3) بتوکما (4) سنکرانتی

55. راما گری قلعہ یہاں واقع ہے
(1) کریم نگر (2) ورنگل (3) عادل آباد (4) محبوب نگر

56. فلک نما پیالیس انہوں نے تعمیر کروایا تھا
(1) نواب میر محبوب علی خاں (2) نواب وقارالامراء
(3) نواب افضل الدولہ (4) سالار جنگ دوم

57. تارامتی بارہ دری کو تعمیر کروایا
(1) قلی قطب شاہ (2) عبداللہ قطب شاہ (3) جمشید قطب شاہ (4) ابوالحسن تاناشاہ

58. پُرانا پل اس بادشاہ نے تعمیر کروایا
(1) قلی قطب شاہ (2) عبداللہ قطب شاہ (3) ابراہیم قطب شاہ (4) ابوالحسن تاناشاہ

59. یونیورسٹی آف حیدرآباد کا قیام عمل میں آیا
(1) 1969 (2) 1972 (3) 1973 (4) 1974

60. مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا
(1) 1974 (2) 1978 (3) 1998 (4) 2002

61. رعیتو بندھو اسکیم کس طبقہ کے لئے ہے؟ (2)
(1) تاجرین (2) کسان (3) صنعتکار (4) مزدور

62. کلیان لکشمی پتکم اسکیم کس طبقے کی شادی کے لئے ہے؟ (1)
(1) SC/ST (2) مسلم طبقہ (3) سکھ طبقہ (3) عیسائی طبقہ

63. Samagra Kutumba Survey کب کیا گیا؟ (2)
(1) 19-05-2014 (2) 19-08-2014 (3) 20-05-2016 (4) 20-05-2015

64. "Mana Vooru - Mana Poanalika"(اپنا گاؤں۔اپنا تالاب)اسکیم کا آغاز کس ریاست میں کیا گیا؟
(1) آندھراپردیش (2) کرناٹک (3) تلنگانہ (4) کیرالا

65. شادی مبارک اسکیم کس طبقہ کی شادی کے لئے ہے؟
(1) SC/ST (2) مسلم طبقہ (3) سکھ طبقہ (3) عیسائی طبقہ

66. ہریتاہرانم اسکیم کو دنیا کی بڑی شجر کاری اسکیم میں کونسا مقام حاصل ہے۔

(1) دوسرا (2) پہلا (3) تیسرا (4) پانچواں

67. Single Women Pension Scheme کے تحت سالانہ کتنی رقم دی جاتی ہے؟

(1) دوہزار روپئے (2) ایک ہزار روپئے (3) تین ہزار روپئے (4) چار ہزار روپئے

68. Mission Bhagiratha کا آغاز کس ریاست نے کیا؟

(1) آندھراپردیش (2) تلنگانہ (3) ٹاملناڈو (4) کیرالا

69. حکومت کی جانب سے حاملہ خواتین اور پیدا ہونے والے بچوں کے لئے کے سی آر کٹ پروگرام کا آغاز کتنے کروڑ سے کیا گیا؟

(1) 660 کروڑ (2) 605 کروڑ (3) 505 کروڑ (4) 400 کروڑ

70. کس ٹی وی چیانل کے ذریعہ مسابقتی امتحانات کی تیاری کے لئے ویڈیو اسباق حکومتِ تلنگانہ کی جانب سے پیش کئے جارہے ہیں؟

(1) ٹی۔ٹی وی (2) ٹی۔سیٹ (3) دوردرشن (4) ان تمام پر

K E Y

1-1	3-3	3-2	4-4	5-2	6-1	7-1	8-3	9-2	10-3
11-4	12-3	13-2	14-2	15-3	16-3	17-4	18-4	19-2	20-3
21-2	22-3	23-2	24-4	25-2	26-2	27-1	28-3	29-2	30-3
31-2	32-2	33-1	34-2	35-3	36-4	37-1	38-2	39-3	40-2
41-3	42-3	43-3	44-2	45-4	46-1	47-2	48-3	49-1	50-2
51-3	52-4	53-4	54-3	55-1	56-2	57-2	58-3	59-4	60-3
61-2	62-1	63-2	64-3	65-2	66-3	67-2	68-2	69-2	70-2

عام معلومات

-1 ان میں سب سے بلندترین پہاڑی چوٹی ہے۔

(1) نگاپربت (2) نندادیوی (3) کنچن جنگا (4) K_2

-2 درجہ ذیل میں سے کس سے کیمیائی تعامل واقع نہیں ہوتا۔

(1) جب عام نمک کو ہوا میں رکھا جائے (2) کوئلہ ہوا میں جلایا جائے

(3) سوڈیم کو پانی میں رکھا جائے (4) ہولے کو مرطوب ہوا میں رکھا جائے

-3 پانی کی تطہیر Purification کیلئے موزوں ہے۔

(1) Silicones (2) Zeolites (3) Asbestos (4) Quartz

-4 Blood Pressure خون کا دباؤ کی پیمایش اس آلہ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

(1) Barometer (2) Sphygmomanometer (3) Tonometer (4) Pyrometer

-5 انجماد خود Clotting of blood میں مدد دیتا ہے۔

(1) وٹامن A (2) فولک ایسڈ (3) وٹامن D (4) وٹامن K

6- ان میں سے کس دستوری ترمیم کا تعلق پنچایت راج سے ہے۔

(1) 106 (2) 100 (3) 73 (4) 74

7- پہلا پنج سالہ منصوبہ کا اس سال آغاز کیا گیا۔

(1) 1948 (2) 1949 (3) 1950 (4) 1951

8- Davis Cup کا تعلق کس کھیل سے ہے۔

(1) ہاکی (2) کرکٹ (3) فٹ بال (4) لان ٹینس

9- پہاڑی ڈھلان پر اسکی کاشت کی جاتی ہے۔

(1) چاول (2) چائے (3) مونگ پھلی (4) آلو

10- خریف فصل عام طور پر اس دوران اگائی جاتی ہے۔

(1) جون تا اکتوبر (2) جولائی تا دسمبر (3) مارچ تا جون (4) جنوری تا مارچ

11- شراوتی ہائیڈرو الکٹرک پروجکٹ اس ریاست میں واقع ہے۔

(1) ٹامل ناڈو (2) کرناٹک (3) اڑیسہ (4) آندھرا پردیش

12- قومی گیت ''وندے ماترم'' انہوں نے لکھا

(1) بنکم چندر چٹرجی (2) رنگالال بنرجی (3) رابندر ناتھ ٹیگور (4) راجا نیکانتا سین

13- انڈین نیشنل کانگریس نے اپنے کس اجلاس میں ''مکمل آزادی'' کی قرارداد منظور کی۔

(1) احمد آباد (2) ہری پورہ (3) لاہور (4) لکھنو

14- بہمنی سلطنت کا بانی تھا۔

(1) علاؤالدین محاہد شاہ (2) احمد شاہ (3) علاؤالدین بہمن شاہ (4) تاج الدین فیروز شاہ

15- عالمی یوم ایڈس World AIDS Day منایا جاتا ہے۔

(1) 4/دسمبر (2) 10/دسمبر (3) 14/دسمبر (4) یکم/دسمبر

16- انہیں سرحدی گاندھی کہا جاتا ہے۔

(1) ابوالکلام آزاد (2) عبدالغفار خاں (3) محمد علی جناح (4) محمد اقبال

17- ساکا ایرا Saka Era کی ابتداء اس نے کی

(1) بمبی سارا (2) بندوسارا (3) اشوکا (4) کنشک

18- انڈین مسلم لیگ کے بانی تھے۔

(1) سید احمد خاں (2) نواب سلیم اللہ (3) عبدالغفار خاں (4) رفیع احمد قدوائی

19- ان میں سے کون سے دو Output devices ہیں۔

(1) Monitor and Printer (2) Storage Disk

(3) Keyboard and Mouse (4) Windows

20- کمپیوٹر سے کوئی چیز Print کرنے کیلئے کس Menu کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

(1) Edit (2) Special (3) File (4) Tools

21- زیورات بنانے کیلئے سونے میں کونسی دھات ملائی جاتی ہے۔

(1) زینک (2) تانبہ (3) چاندی (4) پلاٹینم

22- روزمرہ زندگی سائنس کے استعمال کی ترویج کے لئے UNESCO کی جانب سے یہ ایوارڈ دیا جاتا ہے۔

(1) میگاسا سے ایوارڈ (2) بوکرانعام (3) کلنگا ایوارڈ (4) کالی داس

23- پنچ شیل معاہدہ کے اہم اصول ہیں۔

(A) پُرامن بقائے باہم (B) باہمی تحفظ ماحول (C) باہمی تحفظ آبادی (D) باہمی عدم جارحیت

ان میں سے درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(1) Bاور C (2) Aاور B (3) A, B, D (4) Aاور D

24- بیری۔ بیری Beri-Beri مرض درجہ ذیل میں سے کس کی کمی سے واقع ہوتا ہے۔

(1) چربی (2) پانی (3) وٹامن (4) معدنیات

25- انسانوں میں پسلیوں کے پنجرہ میں کتنے پسلیاں ہوتے ہیں۔

(1) 12 (2) 14 (3) 16 (4) 24

26- دہلی میں لال قلعہ تعمیر کروانے والا شہنشاہ ہے۔

(1) اکبر (2) جہانگیر (3) شاہجہاں (4) اورنگ آباد

27- لفظ سوراج Swarajya سب سے پہلے استعمال کرنے والے قائد

(1) راجہ رام موہن رائے (2) بال گنگادھر تلک (3) مہاتما گاندھی (4) سوامی ویویکانندا

28- پالیمنٹ کے کس ایوان کا صدر نشین اس ایوان کا رکن نہیں ہوتا۔

(1) لوک سبھا (2) راجیہ سبھا (3) ودھان سبھا (4) ودھان پریشد

29- انڈین نیشنل کانگریس کی پہلی خاتون صدر تھیں۔

(1) سچیتا کرپلانی (2) سروجنی نائڈو (3) وجے لکشمی پنڈت (4) اینی بیسنٹ

30- دستور ہند کا اس تاریخ سے نفاذ عمل میں آیا۔

(1) 9/دسمبر 1946 (2) 26/جنوری 1949 (3) 26/جنوری 1950 (4) 26/نومبر 1951

31- بابائے جدید ہند Father of Modern India کہلاتے ہیں۔

(1) رام موہن رائے (2) جواہر لال نہرو (3) مہاتما گاندھی (4) ڈبلیو سی بنرجی

32- نامعلوم سپاہیوں کی یادگار کہاں ہے۔

(1) گیٹ وے آف انڈیا (2) انڈیا گیٹ (3) تری مورتی (4) جلیان والا باغ

33- کس گورنر جنرل نے ستی کی رسم کو غیر قانونی اور مستوجب سزا قرار دیا۔

(1) ولیم بینٹک (2) لارڈ ڈلہوزی (3) لارڈ رپن (4) لارڈ ریڈنگ

34- گاندھی جی نے اپنی آپ بیتی "Autobiography" کس زبان میں لکھی۔

(1) ہندی (2) مراٹھی (3) انگریزی (4) گجراتی

35- راجیہ سبھا کا اجلاس منعقد کرنے کے لیے اس کا نصاب "Quorum" کتنا ہونا چاہئیے۔

(1) 25 (2) 50 (3) 75 (4) 100

36- اندرا گولڈ کپ اس کھیل کے لئے دیا جاتا ہے۔

(1) فٹ بال (2) ہاکی (3) کرکٹ (4) پولو

37- میووں کا بادشاہ کہلاتا ہے۔

(1) سیب (2) موز (3) آم (4) انار

38- انڈین نیشنل کانگریس کے بانی تھے۔

(1) ڈبلیوسی بنرجی (2) اے۔او۔ہیوم (3) سردار پٹیل (4) گاندھی جی

39- یورانیم کے سب سے زیادہ ذخائر یہاں پائے جاتے ہیں۔

(1) کینڈا (2) امریکہ (3) آسٹریلیاء (4) بھارت

40- بھارت میں بینکوں کو اس سال قومیایا گیا۔

(1) 1966 (2) 1967 (3) 1968 (4) 1969

41- "Vinegar" اس کا تجارتی نام ہے۔

(1) آکسالک ایسڈ (2) ہائیڈروکلورائیڈ ایسڈ (3) ایسیٹک ایسڈ (4) یہ تمام

42- جغرافیائی رقبہ کے لحاظ سے دنیا میں ہندوستان کا مقام ہے۔

(1) چھٹا (2) ساتواں (3) پانچواں (4) دسواں

43- شور "Noise" کی پیائش کی اکائی ہے۔

(1) Decimel (2) Noisemel (3) Decibel (4) Mesibel

44- ''گنگوتری'' اس ندی کے کنارے واقع ہے۔

(1) الک نندا (2) بھاگیرتی (3) پندار (4) مندا کنی

45- ریزرو بینک آف انڈیا "RBI" کو اس سال قومیایا گیا۔

(1) 1935 (2) 1947 (3) 1949 (4) 1951

46- پردھان منتری گرام سڑک یوجنا (PMGSY) کا آغاز اس سن میں کیا گیا۔

(1) 1999 (2) 2000 (3) 2001 (4) 2004

47- شیڈولڈ بینگ (Scheduled Bank) سے مراد وہ بینک ہے جو

(1) قومیایا گیا (2) نہیں قومیایا گیا (3) بیرون ملک سے تعلق ہو (4) RBI کی دوسری فہرست میں شامل ہو

48- ہائی کورٹ جج کے وظیفہ پر سبکدوشی کی حد عمر ہے۔

(1) 65 سال (2) 62 سال (3) 60 سال (4) 58 سال

49- کس واقعہ نے گاندھی جی کو تحریک عدم اعتماد سے دستبردار ہونے پر مجبور کیا۔

(1) جلیانوالا باغ قتل عام (2) چٹاگانگ مسلح دھاوا (3) سوراج پارٹی کا قیام (4) چوری چورا

50- سلیکان ویلی آف انڈیا "Silicon Valley of India" کہا جاتا ہے۔
(1) پونا (2) حیدرآباد (3) کولکتہ (4) بنگلور

51- اصل رامائنا کا مصنف ہے۔
(1) تلسی داس (2) کرتی باس (3) کاشی رام داس (4) والمیکی

52- ناگرجنا ساگر ہمہ مقصدی پروجکٹ اس دریا پر واقع ہے۔
(1) گوداوری (2) سون (3) کرشنا (4) کاویری

53- سیاہ مٹی کس فصل کی کاشت کے لئے زیادہ موزوں ہے۔
(1) جوٹ (2) چاول (3) کپاس (4) گیہوں

54- ہندوستان کا دارالسلطنت کولکتہ سے دہلی کب منتقل کیا گیا۔
(1) 1906 (2) 1911 (3) 1901 (4) 1921

55- ربر کی سب سے زیادہ مقدار اس ریاست میں پیدا ہوتی ہے۔
(1) آسام (2) کرناٹک (3) کیرالا (4) ٹامل ناڈو

56- منصوبہ بندی کمیشن کا قیام عمل میں آیا۔
(1) 1947 (2) 1950 (3) 1952 (4) 1960

57- ہندوستان میں چیف الکشن کمیشنر کا تقرر کرنے کے مجاز ہیں۔
(1) وزیراعظم (2) صدر جمہوریہ (3) نائب صدر جمہوریہ (4) اسپیکر لوک سبھا

58- "Haematology" کا تعلق اس کی جانچ سے ہے۔
(1) خون (2) ہارمون (3) کیڑے (4) پودے

59- ان میں سے کونسا ملک "SAARC" کا رکن نہیں ہے۔
(1) مینمار (2) مالدیپ (3) سری لنکا (4) بھوٹان

60- ''اگر اپنے ملک سے محبت کرنا جرم ہے تو میں ایک مجرم ہوں'' یہ کس نے کہا
(1) اروبندو گھوش (2) بال گنگادھر تلک (3) سی۔آر۔داس (4) لالہ لجپت رائے

61- کس بنیاد پر ریاستو کے درمیان لوک سبھا کی نشستوں کی تقسیم عمل میں آتی ہے۔
(1) رقبہ اور وسائل (2) آبادی (3) رقبہ، وسائل اور آبادی (4) ان میں سے کوئی نہیں

62- انڈین نیشنل کانگریس نے کس سال مکمل آزادی کی قرارداد منظور کی
(1) 1916 (2) 1929 (3) 1939 (4) 1942

63- ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم تھے۔
(1) لال بہادر شاستری (2) سردار پٹیل (3) مولانا ابوالکلام آزاد (4) ڈاکٹر امبیڈکر

64- پنسل "Lead Pencil" میں Lead سیسہ کا فیصد ہوتا ہے۔
(1) 0% (2) 25% (3) 30% (4) 50%

65- درجہ بندی کے لحاظ سے ان پرندوں میں کونسا پستانیہ (Mammal) ہے جو اُڑنے کے لئے بازو رکھتا ہے۔
(1) عقاب (2) چمکاڈر (3) باز (4) طوطا

66- پانی میں حل پذیر وٹامن ہے۔
(1) وٹامن B (2) وٹامن E (3) وٹامن A (4) وٹامن D

67- ان میں سب سے سخت ترین شئے ہے۔
(1) کانچ (2) لوہا (3) ہیرا (4) لکڑی

68- ہڈیوں اور دانتوں کا اہم جز ہے۔
(1) کیلسیم بائی کاربونیٹ (2) کیلسیم میگنیشیم (3) کیلسیم نائٹریٹ (4) کیلسیم فاسفیٹ

69- دھونے کا سوڈا کا کیمیائی نام ہے۔
(1) کیلسیم کاربونیٹ (2) کیلسیم ہائپوکلوریٹ (3) سوڈیم کاربونیٹ (4) سوڈیم آکسائیڈ

70- موٹر گاڑیوں میں پیچھے کا منظر دیکھنے کے لئے استعمال کیا جانے والا آئینہ ہوتا ہے۔
(1) سادہ (2) محدب (3) مقعر (4) ان میں سے کوئی نہیں

71- پیتل (Brass) ان دھاتوں کا آمیزہ یا بھرت (Alloy) ہے۔
(1) تانبہ اور ٹن (2) تانبہ اور سیسہ (3) تانبہ اور زنک (4) زنگ اور ٹن

72- ہر سال یوم اطفال اس قائد کے یوم پیدائش پر منایا جاتا ہے۔
(1) مہاتما گاندھی (2) جواہر لال نہرو (3) اندرا گاندھی (4) لال بہادر شاستری

73- وہ گیس جو ماحولیاتی آلودگی پیدا کرتی ہے۔
(1) آکسیجن (2) نائٹروجن (3) سلفر ڈائی آکسائیڈ (4) بھاپ

74- ملک کے پہلے نائب صدر جمہوریہ تھے۔
(1) وی۔وی۔یس لکشمن (2) ڈاکٹر یس۔رادھا کرشنن (3) ڈاکٹر ذاکر حسین (4) جی۔یس۔پاٹھک

75- بانڈونگ کانفرنس اس واقعہ کی تاریخ کا ایک اہم سنگ میل تھی۔
(1) غیر جانبدار تحریک (2) ہند۔جمینی تعلقات (3) امریکہ۔ویتنام جنگ (4) ASEAN کا قیام

76- ان میں سے کونسا ضلع ملک کی بین الاقوامی سرحد پر واقع ہے۔
(1) سرسا (2) انت ناگ (3) کریم گنج (4) پُرولیا

77- پرندوں کے نقل مکان کا مطالعہ کہلاتا ہے۔
(1) Phenology (2) Lepi doplocology (3) Molacology (4) Ichthyology

78- جانور کاربوہائیڈریٹ کا ذخیرہ اس شکل میں کرتے ہے۔
(1) گلوکوس (2) فرکٹوز (3) گلائیکوجن (4) لیاکٹوز

79- وٹامن کی دریافت کرنے والا سائینسداں
(1) Banting (2) Funk (3) Hook (4) Virchow

80- جٹنا کے نقش ونگار میں اس کتاب کی کہانیوں کی تصویر کشی کی گئی ہے۔
(1) رامائنا (2) مہابھارت (3) جٹاکا (4) پنچ تنترا

81- ہرسال عالمی یوم ڈاک منایا جاتا ہے۔
(1) 8/دسمبر (2) 9/اکتوبر (3) 8/اگست (4) 8/جولائی

82- ان میں سے کن مقامات پر روزر وبینک آف انڈیا کرنسی کی طباعت کے لئے پریس قائم کیا ہے۔
(1) سالبانی، ناسک (2) سالبانی، میسور (3) دیوس، میسور (4) میسور، اسک

83- ماہ دسمبر کس مقام پر سب سے زیادہ شمسی توانائی حاصل ہوتی ہے۔
(1) کولکتہ (2) دہلی (3) امرتسر (4) چینائی

84- ان میں سے کس ریاست میں پنچایت راج نظام نہیں ہے۔
(1) آسام (2) تریپورہ (3) کیرالا (4) ناگالینڈ

85- دودھ میں مٹھاس اس کی موجودگی کی وجہ سے ہوئی ہے۔
(1) Microse (2) Lactose (3) Sucrose (4) Carotene

86- کس ریاستی حکومت نے غریبوں کو چاول بحساب 2 روپئے فی کلوفراہم کرنے فیصلہ کیا۔
(1) ٹامل ناڈو (2) کیرالا (3) آندھراپردیش (4) مہاراشٹرا

87- استاد دبالے خاں مرحوم کا تعلق اس سے تھا۔
(1) سرود (2) طبلہ (3) ستار (4) بانسری

88- 'ان دی لائن آف فائر' In the line of Fire کے مصنف کون ہیں
(1) نئی پال (2) پرویز مشرف (3) اے۔پی۔جے عبدالکلام (4) بل گیٹس

89- ایڈس AIDS بیماری کا پہلا مریض کس ملک میں پایا گیا
(1) جنوبی افریقہ (2) روس (3) امریکہ (4) ہندوستان

90- نرمداڈیم کس ریاست میں ہے
(1) گجرات (2) راجستھان (3) مدھیہ پردیش (4) مہاراشٹرا

91- ہندوستان کی سب سے زیادہ غریب ریاست کونسی ہے
(1) اتراکھنڈ (2) جھارکھنڈ (3) بہار (4) اڑیسہ

92- یوروپین یونین کے رکن ممالک کی تعداد
(1) 23 (2) 25 (3) 27 (4) 29

93- ازلان شاہا کی ٹورنمنٹ منعقد کرن نے والا ملک ہے۔
(1) ملیشیاء (2) انڈونیشیاء (3) پاکستان (4) ہندوستان

94- ناتھولا (Nathula Pass) کے ذریعہ کس ملک کا سفر کیا جاسکتا ہے
(1) پاکستان (2) بنگلہ دیش (3) افغانستان (4) چین

95- دنیا کا سب سے جدید آزاد ملک کونسا ہے
(1) مونٹینگرو (2) مشرقی تیمور (3) ٹوگو (Togo) (4) ساموا (Samoa)

96- پوپ جان پال کے جانشین نے اپنے لئے کیا نام منتخب کیا ہے

(1) جوزیف ریٹزنگ (2) پوپ بینڈیکٹ سولہواں (3) پوپ کارڈینل جارج سترھواں (4) پیٹر بیسلیکا

97- دنیا کا پہلا ملک جس نے برسرعام سگریٹ نوشی اور تمباکو کی فروخت پر امتناع عائد کیا

(1) سویڈن (2) برازیل (3) بھوٹان (4) ملیشیا

98- دولت مشترکہ ارکان ممالک کی تعداد ہے۔

(1) 52 (2) 53 (3) 54 (4) 55

99- کتاب ''فیوچر آف انڈیا'' (Future of India) کے مصنف ہیں

(1) بمل جالن (2) اے۔پی۔جے۔عبدالکلام (3) سونیا گاندھی (4) من موہن سنگھ

100. مردم شماری 2001 کے مطابق کس شہر کی آبادی میں اضافہ کی شرح سب سے زیادہ ہے

(1) دلی (2) ممبئی (3) کلکتہ (4) بنگلور

101. کس ریاست میں آبادی کی گنجانیت سب سے زیادہ ہے

(1) کیرالا (2) ٹامل ناڈو (3) مدھیہ پردیش (4) مغربی بنگال

102. عالمی بینک World Bank کا صدر دفتر واقع ہے

(1) جینوا (2) واشنگٹن (3) پیرس (4) ہیگ

103. جوڑیا ملایئے

A. ناگرجنا ساگر	I. مغربی بنگال
B. ہیراکڈ	II. اڑیسہ
C. دامودر ویلی	III. آندھرا پردیش
	IV. کرناٹک

(1) A-I,B-II,C-III (2) A-IV,B-III,C-II (3) A-III,B-II,C-I (4) A-II,B-I,CIV

104. ہندوستان میں پنج سالہ منصوبہ کو منظوری دینے والا اعلیٰ ترین ادارہ

(1) Planning Commission (2) Finance Commission

(3) Parliament (4) National Development Council

105. RBI ریزرو بنک آف انڈیا کے گورنر

(1) بمل جالان (2) ڈی۔سباراؤ (3) راہو بھٹناگر (4) کشور جے اُدیشی

106. مردم شماری 2001 Census کے مطابق کیرالا کے بعد سب سے زیادہ شرح خواندگی کس ریاست میں ہے؟

(1) ٹامل ناڈو (2) میزورام (3) مہاراشٹرا (4) کرناٹک

107- مردم شماری کے مقصد کے لئے خواندگی Literacy سے مراد یہ صلاحیت ہے۔

(1) کسی زبان میں لکھنا' پڑھنا اور سمجھنا (2) کوئی زبان پڑھنے کی صلاحیت

(3) دو سے زائد زبانوں میں لکھنا پڑھنا (4) ان میں سے کوئی نہیں

108. کس نے کہا ''آزاد میرا پیدائشی حق ہے''

(1) بال گنگا دھر تلک (2) لالہ لجپت رائے (3) مہاتما گاندھی (4) راج گوپال چاری

109. پہلے افرو۔ایشین گیمس کہاں منعقد ہوئے

(1) بنگلور (2) کلکتہ (3) ممبئی (4) حیدرآباد

110. Ignited Minds کتاب کے مصنف

(1) نرسمہاراؤ (2) ارون دھتی رائے (3) اے۔پی۔جے عبدالکلام (4) خشونت سنگھ

111. The Namesake کتاب کے مصنف

(1) نرسمہاراو (2) ارون دھتی رائے (3) اے۔پی۔جے عبدالکلام (4) جھمپا لہری

112. مصنوعی طور پر بارش حاصل کرنے کے لئے بادلوں پر کس کیمیائی شئے کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے

(1) Silver Bromide (2) Silver Nitrate (3) Silver Iodid (4) Sodium Thiosulphate

113. کس دستوری ترمیمی بل کے ذریعہ پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں کے نئے انتخابات مردم شماری 2000 کے مطابق کروانے کا فیصلہ کیا گیا

(1) 94 (2) 95 (3) 96 (4) 97

114. ملک میں بنائی گئی پہلی رنگین فلم

(1) مدھومتی (2) مغل اعظم (3) آن (4) دو بیگہ زمین

115. درج ذیل میں سے کس نے نوبل انعام اور بھارت رتنا دونوں حاصل کئے

(1) مہاتما گاندھی (2) رابندر ناتھ ٹیگور (3) مدر ٹریسا (4) جواہر لال نہرو

116. درج ذیل میں سے کس میں پروٹین کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے

(1) Cassava (2) سویابین (3) گیہوں (4) مکئی

117. نومولود کو BCG ٹیکہ دیا جاتا ہے

(1) ولادت کے فوری بعد (2) 48 گھنٹے کے اندر (3) سات دن کے اندر (4) چھ ماہ کے اندر

118. ان میں سے کونسا شہر دریائے گنگا کے کنارے واقع نہیں ہے

(1) کانپور (2) پٹنہ (3) براونی (4) دہلی

119. ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔اس کا مطلب ہے

(1) قانون کی نظر میں تمام شہری مساوی ہیں (2) ملک کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہے

(3) تمام بالغ افراد انتخاب میں ووٹ دے سکتے ہیں (4) تمام شہریوں کو حق تقریر حاصل ہے

120. پانی کا ضابطہ

(1) OH (2) H_2O (3) H_2O_2 (4) O_2H

121. پہلی جنگ عظیم واقع ہوئی

(1) 1914-1918 (2) 1913-1918 (3) 1914-1920 (4) 1913-1919

122. دنیا کا سب سے بڑا براعظم

(1) افریقہ (2) جنوبی امریکہ (3) ایشیاء (4) یوروپ

123. لکشادیپ کا صدر مقام ہے

(1) پورٹ بلیر (2) سلواسا (3) کاوارتی (4) ایزول

124. سبز انقلاب سے مراد

(1) زیادہ جھاڑ لگانا (2) کسانوں کا انقلاب

(3) سماجی جنگل کاری (4) زراعت کے جدید طریقوں کی مدد سے فی ایکڑ زیادہ فصل حاصل کرنا

125. مہاراشٹرا میں عام طور پر اس قسم کی مٹی پائی جاتی ہے

(1) سیلابی مٹی (2) کالی مٹی (3) سرخ مٹی (4) صحرائی مٹی

126. وٹامن۔A کا اہم مآخذ

(1) انڈا (2) سیب (3) موز (4) سنگترہ

127. Miss World منتخب ہونے والی پہلی ہندوستانی خاتون

(1) سشمتا سین (2) ریٹا فاریا (3) ایشوریہ رائے (4) لارا دتہ

128. ہیرا کنڈ ڈیم اس ندی پر تعمیر کیا گیا

(1) برہما پترا (2) کاویری (3) کرشنا (4) مہاندی

129. اقوام متحدہ سلامتی کونسل کے غیر مستقل ارکان کی تعداد

(1) 10 (2) 8 (3) 6 (4) 5

130. رامن میگا سا سے ایوارڈ حاصل کرنے والا پہلا ہندوستانی

(1) سی۔ڈی۔دیشمکھ (2) جئے پرکاش نارائن (3) ڈاکٹر ورگھیز کورین (4) اچاریہ ونوبا بھاوے

131. محمد بن قاسم نے سندھ فتح کیا

(1) 712 عیسوی (2) 812 عیسوی (3) 912 عیسوی (4) 1012 عیسوی

132. گیارھویں پنج سالہ منصوبہ کی معیاد

(1) 2002-07 (2) 2007-12 (3) 1997-02 (4) 2005-10

133. جزائر انڈومان سے قریب ترین دوسرا ملک

(1) سری لنکا (2) مینمار (3) انڈونیشیا (4) پاکستان

134. سرکاری نشان State Emblem میں الفاظ ستیامیوا جیاتے Satyameva Jayate اس سے ماخوذ ہیں

(1) اُپنشد (2) ساماویدا (3) رگ ویدا (4) رامائنا

135. ان میں سے کونسا ہاضمی خامرہ Digestive Enzyme نہیں ہے

(1) Pepsin (2) Renin (3) Insulin (4) Amylopsin

136. آندھرا پردیش میں OBB اسکیم کا آغاز ہوا

(1) 1990 (2) 1987 (3) 1995 (4) 1997

137. سری ہری کوٹہ کا تبدیل شدہ نام کیا ہے

(1) ISRO (2) ستیش دھون خلائی مرکز

(3) Space Agency Centre (4) Indian Satallit Centre

138. 6 تا 14 سال کے لڑکے لڑکیوں کو تعلیم دینے کے مقصد سے کونسا منصوبہ تیار کیا گیا

(1) سروا سیکھشا ابھیان (2) شکشا دکشا یوجنا (3) پاٹھ شالا سنسکرتی (4) ودیا پیٹھا بھیان

139. MLL کا استعمال کس سطح پر ہوتا ہے

(1) تحتانوی (2) وسطانوی (3) ثانوی (4) اعلیٰ ثانوی

140. نوبل امن انعام 2006 محمد یونس کو دیا گیا۔ ان کا تعلق کس ملک سے ہے

(1) ترکی (2) ہندوستان (3) بنگلہ دیش (4) پاکستان

141- 1780 میں ہندوستان میں شائع ہونے والا پہلا انگریزی اخبار ہے۔

(1) کلکتہ گزٹ (2) بنگال گزٹ (3) بنگال جرنل (4) ممبئی ہیرالڈ

142- یہ حیاتی گیس Biogas کا جز نہیں ہے۔

(1) میتھین (2) کاربن ڈائی آکسائیڈ (3) ہائیڈروجن (4) نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ

143- ورلڈ کپ کرکٹ 2007 میں ایک Over میں چھکے بنانے کا ریکارڈ بنایا۔

(1) سنت جے سوریا (2) وریندر سہواگ (3) آدم گلکرسٹ (4) ہرشل گبس

144- نیلا انقلاب "Blue Revolution" کا تعلق اس پیداوار سے ہے۔

(1) مچھلی (2) دودھ (3) تیل (4) غذا

145. تالی کوٹہ کی جنگ جس میں وجیانگر سلطنت تباہ ہوگئی اس سن میں واقع ہوئی

1560 (1) 1565 (2) 1569 (3) 1582 (4)

K E Y

1-4	2-1	3-2	4-2	5-4	6-3	7-4	8-4	9-2	10-1
11-2	12-1	13-3	14-3	15-4	16-2	17-4	18-2	19-1	20-3
21-2	22-3	23-4	24-3	25-4	26-3	27-2	28-2	29-4	30-3
31-1	32-2	33-1	34-4	35-1	36-2	37-3	38-2	39-1	40-4
41-2	42-2	43-3	44-2	45-3	46-2	47-4	48-2	49-4	50-4
51-4	52-3	53-3	54-2	55-3	56-2	57-2	58-1	59-1	60-1
61-3	62-2	63-3	64-1	65-2	66-1	67-3	68-4	69-3	70-2
71-3	72-2	73-3	74-2	75-1	76-2	77-1	78-3	79-2	80-3
81-2	82-2	83-4	84-4	85-2	86-3	87-3	88-2	89-3	90-1
91-4	92-3	93-1	94-4	95-1	96-2	97-3	98-2	99-1	100-4
101-4	102-2	103-3	104-4	105-2	106-2	107-1	108-1	109-4	110-3
111-2	112-3	113-3	114-2	115-3	116-2	117-4	118-4	119-2	120-2
121-1	122-3	123-3	124-4	125-2	126-1	127-2	128-4	129-1	130-4
131-1	132-2	133-1	134-1	135-3	136-2	137-2	138-1	139-1	140-3
141-2	142-4	143-4	144-1	145-2					

عام معلومات

(1) مہابھارت کا اصل نام تھا

(a) بربہت کتھا (b) کتھاسرت ساگر (c) جیاسمہتا (d) راجہ ترنگنی

(2) مچھر بھگانے والی کریم (Cream) کا اہم جز اس سے اخذ کیا جاتا ہے

(a) تلسی (b) نیم (c) لیمو (d) دھان

(3) درج ذیل میں سے کونسا اورنگ آباد میں واقع ہے

(a) شاہجہاں کا مقبرہ (b) اورنگ زیب کی اہلیہ کا مقبرہ (c) اکبر کا مقبرہ (d) بابر کا مقبرہ

(4) اگر ریاستی اسمبلی کا اسپیکر مستعفی ہونا چاہئے تو وہ اپنا استعفی کس کو پیش کرے گا

(a) چیف منسٹر (b) گورنر (c) جج ہائیکورٹ (d) صدر جمہوریہ

(5) محمود گاواں اس سلطنت کا وزیر آعظم تھا

(a) گجرات (b) کشمیر (c) بہمنی (d) میسور

(6) یہ پودا اپنے زمانۂ حیات میں صرف ایک بار بارور (Fertilize) ہوتا ہے

(a) موز (b) پھنّس (c) سیتا پھل (d) انناس

(7) اگر آئینہ میں دیکھیں تو دیوار کی گھڑی کے کانٹے 9:30 وقت بتاتے ہیں جبکہ اصل وقت ہوتا ہے

(a) 3:30 (b) 2:30 (c) 9:30 (d) 8:30

(8) درج ذیل میں سے کونسی عمارت تاج محل سے مشابہت رکھتی ہے

(a) ہمایوں کا مقبرہ (b) اکبر کا مقبرہ (c) بی بی کا مقبرہ (d) جہانگیر کا مقبرہ

(9) اگر اشارۂ GATE کو HCWI لکھا جائے تو MAID کس طرح لکھا جائے گا ؟

(a) NCLG (b) NCLH (c) OCLH (d) ان میں کوئی نہیں

(10) داد کی بیماری (Ringworm) اس کی وجہ سے ہوتی ہے

(a) Bacteria (b) Fungus (c) Virus (d) Worms

(11) پارلیمنٹ یا ریاستی اسمبلی کسی نشست کو خالی قرار دے سکتی ہے اگر کوئی رکن بغیر اطلاع اتنی مدت غیر حاضر رہے

(a) 30دن (b) 60دن (c) 90دن (d) 120دن

(12) ان میں سے کونسے حکمران ''سنگتراشی کے ذریعہ ہندو مندر کی تعمیر'' کے لئے مشہور ہیں

(a) ستواہانا (b) پلّوا (c) چولا (d) سنگاس

(13) سبھاش چندر بوس نے آزاد ہند حکومت یہاں قائم کی

(a) ہانگ کانگ (b) جاپان (c) سنگاپور (d) رنگون

(14) "Operation Black Board" کا تعلق اس سے ہے

(a) مدارس کو تختۂ سیاہ مفت فراہم کرنا (b) تعلیم بالغان

(c) گاؤں میں بچوں کو بڑے پیمانہ پر تحتانوی تعلیم فراہم کرنا (d) ان میں سے کوئی نہیں

(15) آسام میں تیل صاف کرنے کے کارخانے (Oil Refineries) یہاں واقع ہیں

(a) Digboi (b) Manali (c) Hazira (d) Mathura

(16) 'ہلدی' پودے کے کس حصہ سے حاصل کی جاتی ہے

(a) تنہ (b) جڑ (c) پھل (d) پھول

(17) ان میں سے کونسا AIDS سے متعلق ہے

(a) IVF (b) GIFT (c) HIV (d) MAC

(18) فوٹان (Photons) کے خواص اس چیز کے خواص سے مشابہت رکھتے ہیں

(a) موجیں (b) ذرات (c) ذرات اور موجیں (d) ان میں کوئی نہیں

(19) انمیں سے کونسی تکنک قتل، ڈکیتی اور زنا بالجبر جیسے کئی جرائم کے راز جاننے اور حقیقی مجرم کا پتہ لگانے میں مددگار ثابت ہوئی ہے

(a) Gene Splicing (b) Computer Tomography

(c) DNA fingerprinting (d) Gene cloning

(20) یوروپین مشترکہ مارکٹ کے ارکان کے لئے مشترکہ کرنسی ہے

(a) ڈالر (b) پونڈ (c) یوروڈالر (d) فرانک

(21) ہندوستان میں سیاسی جماعتوں کو مسلمہ حیثیت عطا کرتا ہے

(a) صدر جمہوریہ (b) لاکمیشن (c) اسپیکر لوک سبھا (d) الکشن کمیشن

(22) کلہانا کی کتاب ''راجاترنگنی'' میں یہ مضامین پائے جاتے ہیں

(a) اخلاقیات پر مشتمل کہانیاں (b) کشمیر کے حکمرانوں کی تاریخ

(c) ہند میں ابتدائی مسلم حکومت کی تاریخ (d) بحری سفر کی تفصیل

(23) ان میں سے کونسا مرض سب سے کم متعدی ہوتا ہے

(a) جذام (b) دق (c) آشوب چشم (d) یرقان

(24) پرتگالی جب ہندوستان آئے تو انہیں کن غیر ملکیوں کا تجارتی رقیب کی حیثیت سے سامنا کرنا پڑا

(a) ایرانی (b) عرب (c) ڈچ (d) انگریز

(25) اس جانور کے دودھ میں چربی کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے

(a) بھینس (b) اونٹ (c) گائے (d) ہرن

(26) اپنشد (Upanishads) مجموعی طور پر کہلاتے ہیں

(a) ویدنگا (b) ویدانتا (c) سُروتی (d) سمرتی

(27) سورج کی روشنی زمین تک پہنچنے کے لئے درکار وقت

(a) 2منٹ (b) 4منٹ (c) 6منٹ (d) 8منٹ

(28) امراض الرجی کے علاج میں استعمال ہونے والی دوائیں کہلاتی ہیں

(a) analgesics (b) antihistamines (c) sedatives (d) allergens

(29) ملیریا بخار آتا ہے

(a) مچھر کاٹنے کے فوری بعد (b) طفیلی parasite جگر میں پہنچنے کے بعد

(c) سرخ جسیے پھٹنے کے بعد (d) RBC سے زہر باہر نکلنے کے بعد

(30) کثافت آبادی (density of population) کا مطلب ہے

(a) فی مربع کلومیٹر اراضی پر بسنے والے لوگوں کی تعداد (b) فی کلومیٹر اراضی پر بسنے والوں کی تعداد

(c) ہر گاؤں میں بسنے والے لوگوں کی تعداد (d) ان میں سے کوئی نہیں

(31) چاند جب ہلالی شکل (half -moon) کا ہوتا ہے تو اس رات میں زمین سے ناپنے پر چاند اور سورج کے درمیان زاویہ ہوتا ہے

(a) 45^0 (b) 60^0 (c) 90^0 (d) 180^0

(32) جرمن سلور کونسی دھات کا مرکب (alloy) ہے

(a) تانبہ، زنک اور نکل (b) تانبہ، لوہا اور ٹن (c) لوہا، کرومیم اور نکل (d) تانبہ، المونیم اور نکل

(33) ان میں سے کونسا کیمیائی مادہ فضاء میں اوزون پرت کو نقصان پہنچانے کا ذمہ دار ہے

(a) کلوروفلورو کاربن (b) نائٹرس آکسائیڈ (c) سلفر ڈائی آکسائیڈ (d) کاربن ڈائی آکسائیڈ

(34) کچے میووں کو مصنوعی طور پر پکانے کے لئے یہ گیس استعمال کی جاتی ہے

(a) کاربن ڈائی آکسائیڈ (b) میتھین (c) ہائیڈروجن (d) ایسی ٹیلن

(35) 1854 میں انڈین نیشنل یونین کس نے قائم کی؟

(a) دادا بھائی نوروجی (b) ہنری کاٹن (c) بدرالدین طیب جی (d) اے۔او۔ہیوم

(36) اکبر کا مقبرہ واقع ہے

(a) سرام (b) سکندرا (c) آگرہ (d) نئی دہلی

(37) روسی سیاح جس نے عہد وسطیٰ میں دکن کا دورہ کیا

(a) Rastyannikov (b) Shirokov (c) Pavlov (d) Nikitin

(38) قدیم زمانہ میں برما کو ہندوستانی اس نام سے جانتے تھے

(a) Suvarnabhoomi (b) Suvernadvipa (c) Yavadvipa (d) Malaya Mandalam

(39) منصب داری نظام کا بانی مغل حکمران

(a) اکبر (b) جہانگیر (c) شاہجہاں (d) اورنگ زیب

(40) حکومت برطانیہ کا دیا ہوا خطاب جسے مہاتما گاندھی نے تحریک عدم تعاون کے دوران واپس کر دیا

(a) ہند کیسری (b) قیصر ہند (c) رائے بہادر (d) Rt. Honourable

(41) شیر شاہ کی تعمیر کردہ عمارت

(a) مسجد قلعہ کہنہ دہلی (b) اٹالہ مسجد جونپور (c) بارا سونا مسجد گوڑ (d) قوت الاسلام مسجد دہلی

(42) ہندوستان میں اسکاوٹ تحریک کا بانی

(a) چارلس اینڈریوس (b) رابرٹ مونٹ گومیری (c) رچرڈ ٹمیل (d) بادن پاول

(43) کونسا بیج ذیابطیس کے مریضوں میں خون میں شکر کی مقدار کو نارمل کرتا ہے

(a) دھنیا (b) رائی (c) زیرہ (d) میتھی کے بیج

(44) ان میں سے کس نے ہندوستان میں پارسی تہوار ''نوروز'' جاری کیا

(a) بلبن (b) التمش (c) فیروز تغلق (d) علاؤالدین خلجی

(45) 1838 میں ہندوستان میں قائم کی جانے والی پہلی سیاسی تنظیم

(a) برٹش انڈیا سوسائٹی (b) بنگال برٹش انڈیا سوسائٹی (c) سٹلرس اسوسی ایشن (d) زمینداری اسوسی ایشن

(46) نارمل بلڈ پریشر

(a) 90/60 (b) 160/120 (c) 120/80 (d) 140/100

(47) پسماندہ طبقات کی ترقی اس تنظیم کا اہم مقصد ہے

(a) پرارتھنا سماج (b) ستیہ شودھک سماج (c) آریا سماج (d) راما کرشنا مشن

(48) سرکہ (Vinegar) اس کا آبی محلول (aqueous Solution) ہے

(a) آکسلک ایسڈ (b) سٹرک ایسڈ (c) ایسٹک اسیڈ (d) ہائیڈروکلورک ایسڈ

(49) مہاتما گاندھی کو سب سے پہلے بابائے قوم Father of the Nation کس نے کہا

(a) جواہر لال نہرو (b) ولبھ بھائی پٹیل (c) سی۔راج گوپال چاری (d) سبھاش چندر بوس

(50) فوارہ کی اس شکل میں چار سوراخ بتلائے گئے ہیں۔ان میں سے کونسا سوراخ دور تک پانی پھینکے گا

(a) 4 (b) 3 (c) 2 (d) 1

(51) اگر والد کا بلڈ گروپ A ہے اور والدہ کا O۔تب ان کے بیٹے کا بلڈ گروپ کونسا ہوگا-

(a) B (b) AB (c) O (d) B, AB or O

(52) ان میں سے کونسی فصل زمین میں نائٹروجن کی مقدار میں اضافہ کرتی ہے

(a) آلو (b) جوار (c) سورج مکھی (d) مٹر Pea

(53) مہاراجہ رنجیت سنگھ کا پایہ تخت تھا

(a) امرتسر (b) پٹیالہ (c) لاہور (d) کپورتھلا

(54) قدیم ہندوستان کے جغرافیہ میں ''تناکرا'' نام کا ذکر ہے۔اس سے مراد

(a) بحرعرب (b) خلیج بنگال (c) بحرہند (d) پریاگ میں گنگا جمنا اور سرسوتی کا سنگم

(55) موتی (Pearl) کے اہم اجزاء ہوتے ہیں

(a) کیلسیم کاربونیٹ اور میگنیشم کاربونیٹ (b) اراگونائٹ اور کونچیولن

(c) امونیم سلفیٹ اور سوڈیم کاربونیٹ (d) کیلسیم آکسائیڈ اور امونیم کلورائیڈ

(56) ہندوستان میں سب سے زیادہ دودھ دینے والی بکری کی نسل ہے

(a) Barbari (b) Jamnapari (c) Beetal (d) Black Bengal

(57) ان میں سے کونسے وٹامن کو ہارمون بھی کہا جاتا ہے

(a) A (b) B (c) C (d) D

(58) Monazite اسکی ایک کچدھات (Ore) ہے

(a) Zirconium (b) Thorium (c) Titanium (d) Iron

(59) دودھ کو ہضم کرنے کے لئے ضروری خامرے Rennin اور Lactase انسانی جسم میں اس عمر کے بعد باقی نہیں رہتے

(a) دوسال (b) تین سال (c) پانچ سال (d) آٹھ سال

(60) ان میں سے کس کے تعلق سے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آٹھ سلاطین دہلی کا دور حکومت دیکھا ہے

(a) ضیاءالدین برنی (b) شمس سراج عفیف (c) منہاج السراج (d) امیر خسرو

(61) سرکاری خرچ پر سفر حج کا اہتمام کرنے والا پہلا ہندوستانی حکمران

(a) علاؤالدین خلجی (b) فیروز تغلق (c) اکبر (d) اورنگ زیب

(62) ان میں کونسی خاتون نے مغل دور حکومت میں تاریخی واقعات کو قلمبند کیا

(a) گلبدن بیگم (b) نور جہاں بیگم (c) جہاں آرا بیگم (d) زیب النساء بیگم

(63) دنیا کی قدیم ترین بادشاہت ہے

(a) برطانیہ (b) نیپال (c) سعودی عرب (d) جاپان

(64) وہ کونسا ٹیکس ہے جو مرکزی حکومت کی جانب سے لگایا جاتا ہے لیکن ریاستی حکومتیں وصول کرتی اور استعمال کرتی ہیں

(a) اسٹامپ ڈیوٹی (b) مسافروں اور سامان پر ٹیکس (c) جائیداد ٹیکس (d) اخبارات پر ٹیکس

(65) GSLV -D1 خلاء میں داغا گیا

(a) 28/مارچ 2001 (b) 8/ اپریل 2001 (c) 18/اپریل 2001 (d) 28/اپریل 2001

(66) چودھویں فینانس کمیشن کے چیئرمین ہیں

(a) وجئے کیلکر (b) وینوگوپال ریڈی (c) سی۔رنگاراجن (d) اے۔ایم۔خسرو

(67) مردم شماری 2011 کے مطابق ہندوستان کی جملہ آبادی

(a) 1,03,70,16,247 (b) 80,21,87,318 (c) 1,02,70,15,247 (d) 1,210,193,422

(68) ہیرا اس کی بہروپی شکل ہے

(a) کاربن (b) سلفر (c) سلیکان (d) جرمینیم

(69) شہر آگرہ کا بانی

(a) ابراہیم لودھی (b) رانا سانگا (c) فیروز تغلق (d) سکندر لودھی

(70) ہمارے دستور کی دفعہ.....کی رو سے 14 سال کے تمام لڑکے لڑکیوں کو مفت اور لازمی تعلیم مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے

(a) 45 (b) 15 (c) 18 (d) 50

(71) حکومت آندھرا پردیش عورتوں کے لئے.....فیصد ریزرویشن مختص کیا

(a) 15% (b) 30% (c) 23% (d) 33%

(72) وندے ماترم کو لکھنے والے ہیں

(a) سنکرم وانڈی (b) بنکم چندر چٹرجی (c) رابندر ناتھ ٹیگور (d) دیولا پلی

(73) آندھرا۔مہار بھارتم کو نے لکھا

(a) پوتنا (b) تکنتا (c) ننیا بھٹ (d) اراپر گڈا

(74) ''ابھگنیشاشکنتلم'' ڈرامہ کے شاعر ہیں

(a) کالی داس (b) شری نادھڑو (c) تنالی راما کرشنا (d) پدینا

(75) ہمارا قومی گیت ہے

(a) جن گن من (b) سارے جہاں سے اچھا (c) وندے ماترم (d) ماتلگوتلی کی

(76) ہمارا ریاستی گیت ہے

(a) ماتلگوتلی کی (b) جن گن من (c) وندے ماترم (d) تلگوتلی وندنم

(77) ساری دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے

(a) انگلش (b) ہندی (c) چینی (d) تلگو

(78) آندھرا شکسپیر کسے کہتے ہیں

(a) کندوکری (b) گروجاڑا اپاراؤ (c) پانوگنٹی (d) چلکامرتی

(79) بین الاقوامی ''سٹی آف سیون ہلس'' کسے کہتے ہیں

(a) ٹوکیو (b) بیجنگ (c) روم (d) شملہ

(80) کنگارو جانور کس ملک میں پایا جاتا ہے

(a) جنوبی امریکہ (b) ہندوستان (c) آفریقہ (d) آسٹریلیا

(81) سورج سب سے پہلے یہاں طلوع ہوتا ہے

(a) جرمنی (b) جاپان (c) چین (d) بھارت

(82) ''لینڈ آف گولڈن پلیس'' کس ملک کو کہا جاتا ہے

(a) آفریقہ (b) بھارت (c) آسٹریلیا (d) امریکہ

(83) سطح سمندر سے سب سے زیادہ اونچائی پر یہ ملک واقع ہے

(a) برما (b) چین (c) افغانستان (d) تبت

(84) "Venice of the East" کس کو کہتے ہیں

(a) گوا (b) جموں (c) کوچین (d) دارجلنگ

(85) بھارت کے ساحل سمندر کی لمبائی کتنی ہے

(a) تقریباً 5500 کلومیٹر (b) 4600 کلومیٹر (c) 55.500 کلومیٹر (d) 550 کلومیٹر

(86) کرشنا ۔ گوداوری کے درمیان میں واقع جھیل

(a) پولی کٹ (b) چلکا (c) کولیرو (d) حسین ساگر

(87) گوداوری یہاں سے شروع ہوتی ہے

(a) مانا سا سرورم (b) دکھشن گنگوتری (c) ناسک (d) مہابلیشورم

(87) سندری یوریا فیکٹری کس ریاست میں واقع ہے

(a) آندھرا پردیش (b) مدھیہ پردیش (c) اڑیسہ (d) اتر پردیش

(88) جنگلات زیادہ اس ریاست میں واقع ہیں

(a) اتر پردیش (b) آندھرا پردیش (c) راجستھان (d) مدھیہ پردیش

(89) لانبی ندی کونسی ہے

(a) مسی سی پی (b) سیکیانگ (c) ہویانگ ہو (d) نیل

(90) دنیا کا سب سے بڑا ریگستان

(a) کال گولری (b) تھار (c) سہارا (d) گوبی

(91) ''لجا'' ناول کی مصنف

(a) تسلیمہ نسرین (b) سلمان رشدی (c) خوشونت سنگھ (d) کلدیپ نیر

(92) ہیرے جواہرات کس ملک میں زیادہ پائے جاتے ہیں

(a) بھارت (b) امریکہ (c) روس (d) جنوبی آفریقہ

(93) سبھاش چندر بوس بین الاقوامی طیران گاہ کہاں واقع ہے

(a) چنائی (b) ممبائی (c) دہلی (d) کلکتہ

(94) "Lady with the Lamp" کس کو کہتے ہیں

(a) فلورینس نائٹ اینگل (b) سروجنی نائیڈو (c) مدر ٹریسا (d) ڈیانا

(95) خلا میں سفر کرنے والا سب سے پہلا کتا

(a) لوسی (b) لیکا (c) جاکی (d) کوئی بھی نہیں

(96) مرکزی حکومت میں تعلیمی شعبہ کس منسٹری کے تحت ہوتا ہے

(a) فروغ انسانی وسائل (b) تعلیم (c) ہیلث منسٹری (d) کوئی بھی نہیں

(97) قومی پرچم کا ڈیزائین تیار کرنے والے ہیں

(a) بنکم چندر چٹرجی (b) ٹیگور (c) پنگالی وینکیا (d) گاندھی جی

(98) رامائن کو سنسکرت زبان میں کس نے لکھا

(a) والمیکی (b) ناگارجنا (c) ویداویانس (d) کالی داس

(99) "Empire City" کس شہر کو کہا جاتا ہے

(a) روم (b) مصر (c) نیویارک (d) ناروے

(100) تہری ڈیم کس ندی پر بنایا گیا ہے

(a) کوینا (b) تنگبھدرا (c) بھاگیری (d) ونشادھارا

(101) ایٹم بم کا موجد کون ہے

(a) Einestine (b) روتھرفورڈ (c) نیل بھور (d) بنجامن

جوابات

1. (c) 2. (a) 3. (b) 4. (a) 5. (c) 6. (a) 7. (b) 8. (c) 9. (b) 10. (b) 11. (d)
12. (c) 13. (c) 14. (c) 15. (a) 16. (a) 17. (c) 18. (a) 19. (c) 20. (c) 21. (d) 22. (b)
23. (a) 24. (b) 25. (d) 26. (c) 27. (d) 28. (b) 29. (d) 30. (a) 31. (c) 32. (a) 33. (a)
34. (d) 35. (d) 36. (b) 37. (d) 38. (a) 39. (a) 40. (b) 41. (a) 42. (d) 43. (d) 44. (a)
45. (d) 46. (c) 47. (a) 48. (c) 49. (a) 50. (d) 51. (c) 52. (d) 53. (c) 54. (b) 55. (a)
56. (b) 57. (d) 58. (b) 59. (c) 60. (d) 61. (b) 62. (a) 63. (d) 64. (a) 65. (b) 66. (b)
67. (d) 68. (a) 69. (d) 70. (a) 71. (d) 72. (b) 73. (a) 74. (a) 75. (c) 76. (a) 77. (c)
78. (c) 79. (c) 80. (d) 81. (b) 82. (b) 83. (d) 84. (c) 85. (a) 86. (c) 87i (c) 87ii (a)
88. (d) 89. (c) 90. (c) 91. (a) 92. (d) 93. (d) 94. (a) 95. (a) 96. (a) 97. (c) 98. (a)
99. (c) 100. (c) 101. (d)

عام معلومات

1. وادیٔ اندلس کے لوگ _____ کے ساتھ تجارت کیا کرتے تھے۔

(1) چائنہ (2) میسوپوٹامینس (3) پارتھا (4) رومن

2. درج ذیل بیانات کو پڑھ کر صحیح جواب کی نشاندہی علامتوں کے ذریعہ کیجئے

(i) موہنجوداروٗ زہڑپا، روپار اور کالی بنگن وادیٔ انڈس کے اہم مقامات تھے۔

(ii) ہڑپا لوگوں نے موزوں گلیوں، ڈرینج سسٹم کے ذریعہ منصوبہ ہند شہروں کی تعمیر کی۔

(iii) ہڑپا تہذیب کے لوگ دھاتوں کے استعمال سے ناواقف تھے۔

(1) پہلا اور دوسرا بیان درست ہے (2) پہلا اور تیسرا بیان درست ہے

(3) دوسرا اور تیسرا بیان درست ہے (4) پہلا، دوسرا اور تیسرا بیان درست ہے

3. ہند گنگا میدانوں میں کس قسم کی مٹی پائی جاتی ہے۔

(1) لومی (2) سرخ (3) سیاہ (4) خشک

4. درج ذیل عبارتوں کو پڑھ صحیح جواب کا انتخاب کیجئے

(a) قدیم ہندوستان میں جین مذہب والوں نے ''ورما'' نظام کی مخالفت کی تھی۔

(b) جین مذہت کا مذہبی ادب ''اُردھا مگدھی'' میں لکھا گیا

(c) مہاویر نے خواتین کو اُن کے ماننے والوں میں شامل کیا تھا۔ مندرجہ بالا بیانات میں سے کون سے بیانات صحیح ہیں۔

(1) پہلا دوسرا اور تیسرا (2) پہلا اور دوسرا (3) تیسرا (4) دوسرا اور تیسرا

5. 2023ء میں منعقد عالمی موسمیاتی کانفرنس کی میزبانی کس شہر نے کی تھی؟

(1) نئی دہلی (2) لندن (3) دبئی (4) کولمبو

6. INDIA UK ACHIVERS AWARD کا مقابلہ کس نے جیتا تھا؟

(1) ضیاء اختر، رحما خان (2) ضوما اشرف اسماء خان (3) زاہدہ اختر اسرئی خان (4) عاکفہ احمد اسماء خان

7. درج ذیل بیانات کو سلطنت موریا کے بکھرنے اور زوال پذیر ہونے کے تناظر میں پڑھ کر صحیح جواب کی نشاندہی کیجئے۔

(a) برہمنوں کی تخریب کاری (b) راجہ اشوکا کی پالیسی (c) بیرونی حملے (d) اشوکا کے بعد کے حکمران کی کمزوری

(1) پہلا، دوسرا اور چوتھا (2) دوسرا اور چوتھا (3) پہلے اور تیسرا (4) پہلا، دوسرا، تیسرا اور چوتھا

8. جسٹس ڈی-وائی چندراچڈ کو 2002 میں اس ایوارڈ سے نوازا گیا تھا

(1) عالمی قیادت کے لیے (2) صوبائی امن کے لیے

(3) ہندوستانی سیاحت کے لیے (4) قانونی عمل آوری کے لیے

9. ریموٹ سنسنگ انسٹیٹیوٹ _____ کی ایک اکائی ہے۔

NASA (1) ISRO (2) IDS (3) GPS (4)

10. ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ ''عاجلانہ انصاف'' بنیادی حق ہے؟
(1) مدھیہ پردیش ہائی کورٹ (2) دہلی ہائی کورٹ (3) مدراس ہائی کورٹ (4) بمبئی ہائی کورٹ

11. درج ذیل بیانات کو پڑھ کر صحیح جواب کی نشاندہی کیجئے۔
(1) سلطنت چالوکیہ کے ماخوذ 900 سالہ قدیم مخطوطات گنگاپورم گاؤں میں پائے گئے
(2) موضع گنگاپورم کو صنعتی گاؤں کہا جاتا ہے
(3) موضع گنگاپورم ضلع محبوب نگر میں واقع ہے
(4) پائے گئے مخلوقات کو حفاظت سے رکھا گیا تھا
صحیح بیان کی نشاندہی کیجئے۔
(1) صرف پہلا (2) صرف دوسرا (3) دوسرا اور تیسرا (4) پہلا اور دوسرا

12. عالمی یوم صحت ہر سال کو منایا جاتا ہے۔
(1) 7 جنوری (2) 7 فروری (3) 9 جون (4) 7 اپریل

13. _____ نے اجتماعی طور پر ''مشن لائف'' کا افتتاح کیا۔
(1) وزیراعظم نریندر مودی اور انٹونیو گوٹریس (2) وزیراعظم نریندر مودی اور فرانس کے وزیراعظم
(3) وزیراعظم نریندر مودی اور چین کے وزیراعظم (4) وزیراعظم نریندر مودی اور امریکی صدر

14. ہندوستان میں مجموعی طور پر _____ فیصد اندراج کئے گئے رائے دہندے موجود ہیں
(1) 95.8% (2) 96.8% (3) 72.2% (4) 92.5%

15. درج ذیل دی گئی دو مختلف فہرستوں کو پڑھ کر جوڑ ملائیے

(الف)	(ب)
(A) دفعہ 14	(1) مساوات کا حق
(B) دفعہ 22	(2) دوران حراست کسی فرد کا حق
(C) دفعہ 25	(3) مذہبی آزادی کا حق
(D) دفعہ 32	(4) دستوری مراعات کا حق

(1) A-1, A-2, A-3, A-4 (2) A-2, B-1, C-3, D-4
(3) A-2, B-1, C-4, D-3 (4) A-1, B-2, C-4, D-3

16. ہندوستانی دستور کا کون سا حصہ کسی ریاست کے رہنمایانہ خطوط سے متعلق ہے؟
(1) پارٹ - I (2) پارٹ - III (3) پارٹ - IV (4) پارٹ - V

18. ہندوستانی دستوری ترمیم کی کون سی دفعہ کی رُو سے بنیادی فرائض کو دستور میں شامل کیا گیا
(1) 42ویں دفعہ ترمیم (2) دفعہ 44 (3) ترمیمی دفعہ 56 (4) ترمیمی دفعہ 73

19. دفتر صدر جمہوریہ ہند میں صدر جمہوریہ کی خالی جائیداد کو اندرون _____ بھرنا ضروری ہوتا ہے
(1) 90 دنوں میں (2) چھ ماہ میں
(3) ایک سال میں (4) پارلیمنٹ کی جانب سے طئے شدہ وقفہ میں

20. عالمی یوم دق ہر سال _____ کو منایا جاتا ہے

(1) 20 مارچ (2) 22 مارچ (3) 24 مارچ (4) 26 مارچ

21. تیسرے شمال مشرق کھیلوں کے مقابلہ کا انعقاد 2024ء میں ماہِ مارچ 2024 میں عمل میں آیا تھا؟

(1) ناگالینڈ (2) آسام (3) اروناچل پردیش (4) میزورم

22. دستور ہند کی ترمیمی دفعہ کی رُو سے حق رائے دہی کی عمر کو 21 سال سے 18 سال کیا گیا؟

(1) دفعہ 51 (2) دفعہ 56 (3) دفعہ 61 (4) دفعہ 64

23. ہندوستانی محکمہ موسمیات کے مطابق بادل کے پھٹ پڑنے کی ذیل میں دی گئی کون سی وجہ ہے

(a) محدود جغرافیائی علاقہ میں مختصر مدت میں شدید بارش کا عمل ترسیب

(b) یہ عام طور پر موسم برسات میں واقع ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے سیلاب اور زمین کھسکنے کی کیفیت واقع ہوتی ہے۔

(1) صرف (a) (2) صرف (b) (3) دونوں a اور b (4) نہ a اور نہ b

24. زمین کی شکل اور رقبہ کے عنوان پر منعقد کئے گئے مباحثہ میں تین طلباء نے درج ذیل نکات پیش کئے

(a) طالب علم 1: زمین کی شکل بنیادی طور پر پوشیدہ کرہ نما (کروی) ہے۔

(b) طالب علم 2: زمین کی قطبی قطار استوائی قطار سے زیادہ ہے۔

(c) طالب علم 3: استوائی خطے کے ساتھ کثافت کی وجہ سورج کی گردش ہے

(1) طالب علم 1 (2) طالب علم 1 اور طالب علم 2

(3) صرف طالب علم 2 اور طالب علم 3 (4) طالب علم 1، طالب علم 2 اور طالب علم 3

25. مرکزی حکومت کی کون سی وزارت کے تحت ''نیشنل گوپال رتنا ایوارڈس'' آتے ہیں؟

(1) وزارت زراعت (2) وزارت سمکیات نگہداشت جانور اور ڈیری

(3) وزارت MSME (4) وزارت تجارت اور صنعت

26. سوریا کرن ہندوستان اور کس ملک کی اجتماعی دفاعی مشق ہے؟

(1) نیپال (2) بنگلہ دیش (3) سری لنکا (4) فرانس

27. کس ملک کو عالمی شکر تنظیم کا صدر نامزد کیا گیا؟

(1) ہندوستان (2) چین (3) روس (4) امریکہ

28. جان دار اور بے جان سے متعلق دیئے گئے بیانات میں کونسے بیانات صحیح ہیں؟

(a) جان دار میں نمو اور درستگی کی صلاحیت پائی جاتی ہے جبکہ بے جان میں یہ نہیں ہوتی

(b) جان دار (Metabolison) کرتے ہیں جبکہ ہے بے جان یہ صلاحیت نہیں پائی جاتی

صحیح جواب کی نشاندہی کیجئے۔

(1) صرف پہلا (2) صرف دوسرا (3) دونوں پہلا اور دوسرا (4) نہ ہی پہلا اور نہ ہی دوسرا

29. ہائیڈروجن گیس کا رنگ _____ ہوتا ہے۔

(1) ہلکا زرد (2) آرینج (3) سیاہ (4) بے رنگ

30. ہندوستان میں مغربی تعلیم کی حقیقی ابتداء _____ سے ہوتی تھی۔
(1) چارٹرا یکٹ 1813ء (2) چارٹرا یکٹ 1793
(3) سردارا یکٹ 1929 (4) میکالے کا منٹ ہندوستانی تعلیم

31. محکمہ جنگلات کی منعقد کی گئی سروے رپورٹ 2021 کے مطابق کس ریاست کا جنگلاتی رقبہ زیادہ ہے؟
(1) اڈیسہ (2) مدھیہ پردیش (3) اروناچل پردیش (4) چھتیس گڑھ

32. وہ کون سے کرکٹ کھلاڑی ہیں جنہوں نے اپنے کیریرCarrer سے سبکدوشی سے قبل آخری گینڈ پروکٹ حاصل کی تھی
(1) AB ڈی ویلرس (2) مائیکل ہسی (3) کونسٹن ڈی کارک (4) روز ٹیکر

33. وید پر مبنی تعلیم کا اہم مقصد _____ تھا۔
(a) جسمانی اور اخلاقی اقدار کا فروغ
(b) اخلاقی اقدار کا فروغ
(c) جسمانی، اخلاقی اور دانشورانہ اقدار کا فروغ
(d) مالیاتی نظام کا استحکام
صحیح جواب کا انتخاب کیجئے۔
(1) پہلا اور دوسرا (2) صرف پہلا (3) صرف تیسرا (4) چوتھا

34. درج ذیل میں سے سنسکرت کی قواعد کس نے لکھی؟
(1) کالی داس (2) چھارکا (3) پانینی (4) آریا بھٹ

35. مرکزی حکومت نے کس ندی کو قومی ندی قرار دیا ہے؟
(1) گنگا (2) یمنا (3) کاویری (4) برہما پترا

36. اُپنشد_____ پر لکھی گئی کتابیں ہیں
(1) مذہب (2) یوگا (3) قانون (4) فلسفہ

37. لفظ آریا کے لغوی معنی
(1) اعلیٰ (2) قابل (3) مذہبی رہنما (4) سپاہی

38. ''آریا'' قبیلوں نے سب سے پہلے _____ میں قیام کیا۔
(1) اُتر پردیش (2) بنگال (3) سپتا سندھو (4) دہلی

39. فہرست ''الف'' کو فہرست ''ب'' سے جوڑیئے۔

الف (حکمران)	ب (سلطنتیں)
A. پرادیوتا	1. مگدھ
B. اُدایانا	2. واتسیا
C. پراسنجینا	3. اوانتی
D. اجات شترو	4. کوسلا

(1) A-2, B-3, C-1, D-4 (2) A-1, A-4, A-2, A-3
(3) A-4, B-1, C-3, D-2 (4) A-3, B-2, C-4, D-1

39. وہ مہاجنا پڈا جو دریائے گوداوری کے کنارے پر وقوع پذیر تھا۔
(1) اوانتی (2) وتسا (3) آسا کا (4) کمبوجا

40. بدھ مذہب کی مقدس کتاب ہے
(1) اُپنشد (2) ویداس (3) ترپیٹا کا (4) آگامس

41. چندر گپت موریا کے مشہور راستاد چانکیہ کا اکتسابی مرکز _____ سے وابستہ ہے
(1) تکشا شیلا (2) نالندہ (3) وکرم شیلا (4) وائی شالی

42. کوشلیا کی کتاب ارتھ شاستر میں _____ کو اہمیت دی گئی ہے
(1) معاشی روابط (2) ریاستی صنعتکاری کے اصول اور عمل آوری
(3) خارجہ پالیسی (4) بادشاہ کے فرائض

43. اشوکا رسم الخط میں استعمال کی گئی زبان
(1) سنسکرت (2) پراکرت (3) اپابھرمسہ (4) ہندی

44. گندھارا اسکول آف آرٹ _____ کے عہد سے منسوب ہے
(1) کنشکا (2) ہرشا (3) چندر گپتا وکرمادتیا (4) اشوکا

45. ساناواہانہ کا صدر مقام _____ پر واقع تھا
(1) امراوتی (2) پائی تھان (3) واسومترا (4) وشاکھدتا

46. لیوورادکر جنھوں نے 2004 میں اپنے استعفیٰ (Resignation) کا اعلان کیا تھا کا تعلق _____ سے ہے۔
(1) انڈونیشیا (2) پولینڈ (3) سویڈن (4) آئرلینڈ

47. مندرجہ ذیل میں سے کون سی قوموں کے کواڈ (Quad) گروپ کا رکن نہیں ہیں؟
(1) فرانس (2) امریکہ (3) آسٹریلیا (4) جاپان

48. قوبل انعام سن _____ میں پہلی بار عطا کیا گیا تھا۔
(1) 1901 (2) 1911 (3) 1921 (4) 1931

49. اس وقت نارتھ اٹلانٹک ٹرسٹی آرگنائزیشن (NATO) کے کتنے ممالک ہیں؟
(1) 20 (2) 24 (3) 32 (4) 44

50. درج ذیل میں سے کون سی کیمیائی تبدیلی ہے؟
(1) شکر کا پانی میں حل ہونا (2) برف کا پگھلنا (3) Crystalisation (4) دودھ کا ترشئی ہونا

51. کس شہر کو (Silicon Valley) کہا جاتا ہے
(1) کولکتہ (2) بنگلور (3) چینائی (4) حیدرآباد

52. ہندوستان کا سب سے کم عمر (Billionaire) کون ہے؟
(1) نکھل کاتھ (2) نتن کاتھ (3) دیوانتہ تزاکیہ (4) انکت بھائی

53. لفظ ''ستیہ میوا جاتے''، جس کو حکومت ہند نے ریاستی نشان (Emblem) کے لئے اپنایا کس اُپنشد سے لیا گیا ہے؟
(1) منتریکا اُپنشد (2) مکتا اُپنشد (3) منڈکا اُپنشد (4) سائتریانی اُپنشد

54. مندرجہ ذیل میں سے کون سا عدسہ خوردبین میں استعمال ہوتا ہے

(1) محدب عدسہ (2) مقعر عدسہ (3) خمیدہ عدسہ (4) موتیا بند عدسہ

55. چینل ٹنل ایک زیر سمندر سرنگ ہے جو _____ کو جوڑتی ہے

(1) انگلینڈ اور آئرلینڈ (2) انگلستان اور فرانس (3) خمیدہ عدسہ (4) موتیا بند عدسہ

56. پنچایت راج ادارے بنیادی طور پر _____ ادارے ہوتے ہیں

(1) مشہور حکومت (2) خود اختیار حکومت (3) وفاقی حکومت (4) ظاہری حکومت

57. امریکہ کے اعلان آزادی میں درج کونسا حق شامل ہے

(1) زندگی (2) آزادی (3) خوشی حاصل کرنے کی سعی (4) بھائی چارہ

صحیح جواب کا انتخاب کیجئے

(1) صرف پہلا (2) پہلا اور دوسرا (3) پہلا، دوسرا اور تیسرا (4) دوسرا، تیسرا اور چوتھا

58. ایک سمندری میل _____ کے مساوی ہوتا ہے۔

(1) 2,812 میٹر (2) 2.000 میٹر (3) 2450 میٹر (4) 1852 میٹر

59. رج ذیل میں سے کس کو بحیثیت ISRO کے دسویں چیرمین کی حیثیت سے مقرر کیا گیا؟

(1) اے۔ایس۔کرم کمار (2) سون (3) کے۔رادھا کرشنن (4) ایس۔سومناتھ

60. اصطلاع ''صنعتی انقلاب'' کو کس نے پہلی مرتبہ استعمال کیا

(1) جے۔اے۔بلانگی (2) ٹی۔ایس۔ایشٹن (3) آرنالڈ ٹائنبی (4) آر۔ایچ۔ٹاونی

61. درج میں میں (GST) کے چیرمین کون ہیں؟

(1) ہندوستانی وزیراعظم (2) مرکزی وزیر مال (3) اسپیکر لوک سبھا (4) صدر جمہوریہ ہند

62. حالیہ دنوں میں بین الاقوامی تنظیم برائے فروغ فطرت IUCN (Native) نے سرخ صندل کی کس طرح درجہ بندی کی ہے

(1) قلت کی (2) معدوم ہونے والی

(3) قریب معدوم ہونے والی (4) بہت ہی نازک طرح سے معدوم ہونے والی

63. حکومت ہند نے طئے کیا ہے کہ وہ _____ کو ویر بال دیوس منائے گی

(1) 6/اکٹوبر (2) 26/نومبر (3) 26 ڈسمبر (4) 6 ڈسمبر

64. کس شہر کو ہندوستان کی سیلکان ویلی کہا جاتا ہے؟

(1) کولکتہ (2) بنگلور (3) چینائی (4) حیدرآباد

65. دنیا کی پہلی الکٹرانک اسٹاک مارکٹ کون سی ہے؟

(1) نیشنل ایویشن آف سیکوریٹیز ڈیلرز آٹومیٹڈ کوٹیشن سسٹم (NASDAQ)

(2) نیویارک اسٹاک ایکسچینج (NYSE)

(3) کوریا اسٹاک ایکسچینج (KOSPI)

(4) بامبے اسٹاک ایکسچینج

66. ایک مکمل دن میں گھڑی کے کانٹے سیدھے زاویوں پر ستی کتنی بار ہوتے ہیں؟

(1) 24 (2) 48 (3) 22 (4) 44

67. اگر دل کی شریان کا قطر کم ہو جائے تو کیا ہو سکتا ہے؟

(1) دورانِ خون بڑھے گا (2) دورانِ خون کم ہو جائے گا

(3) دورانِ خون جیسا ہی ویسا ہی رہے گا (4) خون منجمد ہو جائے گا

68. ہندوستان کی کون سی بندرگاہ سبز ہائیڈروجن مرکز میں تبدیل ہونے کے لئے تیار ہے

(1) کولکتہ پورٹ (2) کوچین پورٹ (3) ممبئی پورٹ (4) ٹیوٹی کورن پورٹ

69. ہندوستان کی کس ریاست نے 2024 میں اسکولوں میں جسمانی سزا کے خاتمے کے لئے رہنمایانا خطوط جاری کئے؟

(1) تمل ناڈو (2) تلنگانہ (3) راجستھان (4) بہار

70. ایس جے لکشمی درج ذیل میں سے کس کھیل کے لئے مشہور ہے

(1) کرکٹ (2) کیرم (3) شطرنج (4) ہاکی

71. 2003 میں کس یادگار کو دنیا کا آٹھواں عجوبہ قرار دیا گیا ہے۔

(1) انگارواٹ (2) تاج محل (3) عظیم پرائڈ آف گیزا (4) چین کی عظیم دیوار

72. کونسا ملک 2026 کے سرمائی اولمپک گیمز کی میزبانی کرے گا؟

(1) فرانس (2) جنوری افریقہ (3) چین (4) اٹلی

73. کس پبلک سیکٹر انٹر پرائز کو ''نورتنا'' کا درجہ دیا گیا؟

(1) SCI (2) HAL (3) DEL (4) IREDA

74. ہندوستان کے پہلے چیف جسٹس سے تھے

(1) ہیرالعل جے۔کانیہ (2) کانتالعل سلطانیہ (3) آر۔ایس۔پاٹھک (4) سی۔راجگو پال چاری

75. ہندوستان اور افغانستان کے درمیان لائن (لکیر) _____ کہلاتی ہے

(1) میک موہن لائن (2) گلریز لائن (3) ریڈکلف لان (4) ڈراند لائن

76. انڈونیشیا کی خبر رساں ایجنسی _____ کہلاتی ہے

(1) عرب دَش (2) تل ابیب (3) انتارا (4) کاکس

77. پنجاب کا یوم سال نو _____ کہلاتا ہے

(1) بیساکھی (2) پیہو (3) وشو (4) گڈی پاروا

78. عالمی یوم امن _____ کو منایا جاتا ہے۔

(1) 19 جنوری (2) 20 فروری (3) 24 مارچ (4) 8 اکٹوبر

79. GITEX گلوبل 2023 دنیا کا سب سے بڑا ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ شو کہاں منعقد کیا گیا؟

(1) دُبئی (2) ابوظہبی (3) شارجہ (4) اجمان

80. ہندوستان کی تاریخ میں 1526ء میں کون سا اہم واقعہ پیش آیا دب
(1) پانی پت کی پہلی جنگ (2) دوسری جنگ پانی پت
(3) شیر شاہ کے ہاتھوں ہمایوں کو شکست (4) مغلوں کا زوال

81. مغل حکمران جہانگیر نے _____ کو انگلش خان کا خطاب دیا
(1) البیو کویک (2) فرانسسکو ایلمڈا (3) ولیم ہاکنس (4) ہنری دی نیوی گیٹر

82. دستور ہند کی کس ترمیم کے ذریعہ ہندوستانیوں کے بنیادی فرائض کو شامل کیا گیا؟
(1) 42ویں ترمیم (2) 44ویں ترمیم (3) 56ویں ترمیم (4) 56ویں ترمیم

83. ریاستی اسمبلی کے ارکان کی زیادہ سے زیادہ تعداد _____ ہوسکتی ہے
(1) 400 (2) 450 (3) 500 (4) 600

84. دستور ہند کی کس دفعہ کے تحت پنچایت راج اداروں کا قیام عمل میں آیا؟
(1) دفعہ 36 (2) دفعہ 39 (3) دفعہ 40 (4) دفعہ 48

85. پہلے طفل دوستانہ (Child Friendly) پولیس ایکشن کا افتتاح کہاں عمل میں آیا؟
(1) اڈیسہ (2) منی پور (3) راجستھان (4) مہاراشٹرا

86. علی گڈھ یونیورسٹی کی پہلی خاتون وائس چانسلر کون ہیں؟
(1) نیلوفر خان (2) سانسی بشری (3) نجمہ اختر (4) نعیمہ خاتون

87. مندرجہ ذیل میں سے کون سا لفظ ''سِلوی کلچر'' کے مفہوم کے قریب ہے؟
(1) ریشم کے کیڑوں کی کے افزائش (2) ٹیکسٹائیل فصلوں ک کاشت
(3) جنگلات کا فروغ (4) لکڑی کی کاشت

88. گوتم بدھ سے موسوم جنگلی حیاتیاتی پناہ گاہ درج ذیل میں سے کس ریاست میں واقع ہے؟
(1) بہار اور جھارکھنڈ (2) بہار اور اُتر پردیش (3) اتر پردیش اور جھارکھنڈ (4) مغربی بنگال اور جھارکھنڈ

89. مرکزی میرین فشریز ریسرچ انسٹیٹیوٹ کہاں واقع ہے؟
(1) ممبئی (2) وشاکھاپٹنم (3) کوچی (4) گووا

90. کون سا ہندوستانی شہر جنوبی ہندوستان کا ''مانچسٹر'' کہلاتا ہے۔
(1) کوئمبتور (2) بنگلور (3) چینائی (4) میسور

91. انڈین نیشنل کانگریس کی پہلی خاتون صدر کون تھیں؟
(1) انڈین نیشنل کانگریس کی پہلی خاتون صدر کون تھیں؟
(1) اینی بیسنٹ (2) اورنا آصف علی (3) سروجنی نائیڈو (4) وجے لکشمی پنڈت

92. وہ کونسا سائنسداں ہے جس نے پہلی دفعہ دریافت کیا تھا کہ زمین سورج کے اطراف گردش کرتی ہے
(1) نیوٹن (2) ڈالٹن (3) کوپرنکس (4) آئین اسٹائین

93. برآعظم ایشیاء کی سب سے لمبی دریا _____ ہے
(1) دریائے اندلس (2) دریائے یانگیتز (3) دریائے ہوانگ سو (4) دریائے گنگا

94. جب پانی منجمد ہوکر برف بن جاتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟

(1) حرارت جذب ہوجاتی ہے (2) حرارت پیدا ہوتی ہے

(3) حرارت کی مقدار میں تبدیلی نہیں ہوتی (4) پانی کا رنگ بدل جاتا ہے

95. فہرست-I (قبائل) فہرست-II (علاقے) سے جوڑیئے

(A) بھیل (1) ترائی

(B) تھارو (2) نیلگری

(C) گونڈ (3) بستر

(D) توڈا (4) مالوا

(1) A-3, A-1, A-2, A-4 (2) A-1, A-3, A-4, A-2

(3) A-4, A-2, A-1, A-3 (4) A-4, A-1, A-3, A-2

96. کون سا ملک 2024 میں NATO کا رُکن بن گیا ہے؟

(1) یوکرین (2) سویڈن (3) شمالی میسی ڈونیا (4) آسٹریا

97. ریاست تلنگانہ کے کس دیہات کو وزارت سیاحت نے 2023 میں، بہترین سیاحتی گاؤں کے طور پر تسلیم کیا ہے؟

(1) گیزوورم (2) پیمبرتی (3) کندا کرتی (4) گنگا

98. کس ہندوستانی کھلاڑی نے 2023 کی عالمی اتھلٹکس چمپئن شب میں تمغہ جیتا ہے؟

(1) نیرج چوپڑا (2) کشور جینا (3) اموج جیکب (4) محمد اَنس

99. وزیر اعظم نریندر مودی نے 22/مارچ 2024ء کو Order of the Druk کا اعلیٰ ترین ایوارڈ حاصل کیا جو _____ کی جانب سے عطا کیا گیا۔

(1) میانمار (2) بھوٹان (3) کمبوڈیا (4) ویتنام

100. ہندوستانی انتخابی کمیشن کی جانب سے 2024 میں جسمانی معذورین کی انتخابات میں رائے دہی کی سہولت _____ موبائل ایپ خبروں کی سرخیوں میں رہا۔

(1) MAT APP (2) Saksham APP (3) E-Vigi/APP (4) سویدھا ایپ

KEY

1-1	2-1	3-3	4-4	5-2	6-2	7-4	8-1	9-3	10-1
11-4	12-4	13-1	14-2	15-1	16-3	17-1	18-2	19-3	20-1
21-3	22-3	23-1	24-2	25-1	26-1	27-2	28-4	29-1	30-2
31-4	32-3	33-3	34-1	35-4	36-1	37-3	38-3	39-3	40-3
41-1	42-2	43-2	44-1	45-2	46-4	47-1	48-3	49-3	50-4
51-2	52-1	53-3	54-1	55-2	56-2	57-3	58-4	59-4	60-1
61-2	62-2	63-3	64-2	65-1	66-4	67-2	68-4	69-1	70-3
71-1	72-4	73-4	74-1	75-4	76-3	77-1	78-1	79-1	80-1
81-3	82-4	83-3	84-4	85-4	86-3	87-1	88-3	89-1	90-1
91-1	92-3	93-2	94-1	95-1	96-2	97-2	98-1	99-2	100-2

TRT

مطالعاتی مواد

برائے سکنڈری گریڈ ٹیچرس/ اسکول اسسٹنٹس /لینگویج پنڈت

تعلیم کا منظر نامہ

PERSPECTIVES IN EDUCATION

فہرست مضامین

Unit - I ہندوستان میں تعلیم کا تاریخی پس منظر 68 - 87

1.1 ماقبل ویدومابعدویددور 67

1.2 ماقبل آزادی ومابعدآزادی مختلف تعلیمی کمیٹیوں کی سفارشات 75

Unit-II تعلیم کے فلسفیانہ ابعاد 89 - 112

2.1 تعلیم کے معنیٰ اغراض ومقاصد 88 2.2 تعلیم کے افعال اور تعلیم کی قسمیں 91

2.3 ابتدائی تعلیم کا ہمہ گیر پھیلاؤ 95

Unit-III تعلیم کے سماجی ابعاد 102 - 113

3.1 جمہوریت اور تعلیم 102 3.2 صنفی امتیاز 110

IV. بچے کی نشوونما اور اکتساب 114 - 158

4.1 طلبہ کے مطالعہ کا طریقہ کار 114 4.2 نشوونما کے اصول اور ان کے تعلیمی اطلاقات 115

4.3 نشوونما کے ابعاد کے مراحل 119 4.4 نشوونما کا علم 134

4.5 بچوں کی نشوونما کے طریقے اور نقطہ نظر 152

Unit-V معلم کو بااختیار بنانا 159 - 172

5.1 معنیٰ 159 5.2 اساتذہ کو بااختیار بنانے میں معاون عوامل 160

5.3 اساتذہ کے لئے پیشہ وارانہ ضابطہ اخلاق 160

5.4 معلم۔محرکہ 163 5.5 برسرخدمت معلم کی تربیت 164

5.6 قومی/ریاستی سطح پر اساتذہ کی تعلیم وتربیت کے ادارے 165

5.7 مدرسہ میں رکھے جانے والے ضروری رجسٹرس 169

5.8 قومی درسیاتی خاکہ 2005 173

Unit - VI معاصر ہندوستان میں تعلیمی افکار 183 - 239

6.1 ماحولیاتی تعلیم 183 6.2 تعلیم آبادی 187 6.3 تعلیم بالغان 189

6.4 شمولیتی/مشمولی تعلیم 194 6.5 خانگیانہ اور عالمیانہ 201 6.6 اقداری تعلیم 204

6.7 تعلیم صحت 208 6.8 ICT 210

6.9 آئینی شقیں، عام اور معذور افراد کے لیے اہم دفعات اور ان کے فعال مضمرات 214

PWD ACT کے اہم سوالات 232

تعلیم حاصل کرنے کا حق کے سوالات 234

1. ہندوستان میں تعلیم کا تاریخی پس منظر

Historical Development of Education in India

1.1 ماقبل ویدومابعدویددور (Pre-Vedic & Post-Vedic Period)

☆ ہندوستانی تاریخ، خاص کراس میں تعلیمی تاریخ کا اگر ہم تذکرہ کریں تو اس کو تین مراحل/ مدارج میں درجہ بندی کر سکتے ہیں۔

1. قدیم تعلیم (Ancient Education) 2. قُرونِ وسطیٰ تعلیم (Medieual Education)
3. جدید تعلیم (Modern Education)

☆ اگر ہم ان تین دور کا تفصیلی جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ مختلف ادوار میں نظام تعلیم اور طریقہ تعلیم میں کافی فرق تھا اور بعض میں مشابہت بھی پائی گئی۔

☆ ''عصر حاضر میں موجود تعلیمی مسائل کو اساتذہ اگر صحیح پس منظر میں دیکھنا چاہتے ہیں یا اصلاحات لانا چاہتے ہیں تو تعلیمی تاریخ کا مطالعہ کرنا بے حد ضروری ہے۔'' یہ قول Brubetcher کا تھا۔

☆ ہندوستانی تعلیمی نظام کی درجہ بندی اس طرح کی جاسکتی ہے۔

1) قدیم تعلیمی دور (Ancient Education Period)
   A) ویدک تعلیم (Vedic Education)
   B) بدھ تعلیم (Budhist Education)
2) قرونِ وسطیٰ تعلیم (Medieval Education)
   A) اسلامی تعلیم (Islamic Education)
3) جدید تعلیم (Modern Education)
   A) برٹش تعلیم (British Education)
   B) ہم عصری تعلیم (Contemporary Education)

1) قدیم تعلیمی دور (Ancient Education Period)

A) ویدک تعلیم (Vedic Education)

☆ قدیم ہندوستان کے نظام تعلیم میں اوّلین مقام ویدک تعلیم کو جاتا ہے اس لئے کہ اس دور میں ''وید'' کو کافی ترجیح واہمیت دی جاتی تھی اس لئے لوگ ویدک تعلیم کی طرف راغب تھے۔

ویدک تعلیم کی خصوصیات:

1. **ویدکے معنی (Meaning of Veda)** : دراصل وید لفظ وِد (Vid) سے اخذ کیا گیا ہے۔ وِد (Vid) کے معنی جاننے کے ہیں۔

Vid = to know (جاننا)

2. ویدک تعلیم کے مقاصد: ''وید'' لفظ چونکہ روحانیت کا تصور لاتا ہے اس لئے اس تعلیم کے مقاصد یہ ہیں:

(i) روح کی پاکیزگی، روحانی نشوونما (ii) موکش یا نجات حاصل کرنا۔

(iii) اخلاقی نشوونما (Moral Development) (iv) کردارسازی (Character Building)

(v) ہمہ جہتی ترقی (All-round Development)

3. تعلیم کا آغاز:

☆ ویدک تعلیمی نظام میں تعلیم کی شروعات "Upanayanam" جشن یا رسم سے ہوتی تھی۔

☆ Upanayanam کے داخلے کی عمر:

☆ برہمن ۔ 8 سال ☆ چھتری ۔ 10 سال ☆ ویش ۔ 12 سال

4. تعلیم کا منصوبہ (تعلیمی منصوبہ):

☆ وید (رگ وید، سام وید، یجروید، اتھروید) ☆ ریاضی ☆ سیاست، جنگی علوم ☆ اپنیشد (Upanishads)

☆ فلسفہ ☆ زراعت، تجارت (Business) ☆ علم نجوم

5. Upanayanam اور خواتین:

☆ ابتدائی ویدک دور میں خواتین بھی تعلیم حاصل کیا کرتی تھیں۔ Upanayanam رسم کے ذریعہ خواتین کی تعلیم کا آغاز ہوا کرتا تھا۔

☆ آئندہ کے دور میں اس رسم کو ختم کر دیا گیا۔

6. مانیٹر (Monitor) طریقہ:

☆ کمرۂ جماعت کے ذہین طالب علم کی مدد سے تدریسی عمل انجام دیا جاتا تھا۔ اس طریقہ کو مانیٹر طریقہ کہتے ہیں۔

7. تدریسی طریقے:

☆ سننا (Listening) ☆ زبانی سنانا (Recitation) ☆ مراقبہ، دھیان (Meditation)

8. تدریس کی زبان (Medium of Instruction) : سنسکرت (Sanskrit) ۔

9. استاد کا مقام:

☆ استاد کو بھگوان کا درجہ دیا جاتا تھا۔ اسی لئے سنسکرت میں اُستاد کے مقام کو ''اچاریہ دیوبھوا'' یا گروو شنو (Guru Vishnu) کہا گیا۔

10. معلم کا طلباء سے رشتہ: معلم اور طلباء کے درمیان ذہنی اور روحانی رشتہ پایا جاتا تھا۔

B) بدھ تعلیم (Budhist Education):

☆ بدھ تعلیم ''گوتم بدھ'' کے اصولوں کی بنیاد پر ہے۔

☆ گوتم بدھ کا تعلق چھٹویں صدی قبل مسیح سے تھا۔

1. تعلیمی مقاصد:

(i) ہر جگہ غم یا مصیبت موجود ہے۔ (There is suffering)

(ii) ہرغم یا مصیبت کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ (There is a reason for suffering)

(iii) ہرغم یا مصیبت سے چھٹکارا (نجات) (Cessation of suffering)

(iv) غم یا مصیبت سے چھٹکارا پانے کے لئے '8' راستوں پر عمل کرنا چاہئے۔ (Path to the cessation of suffering)

☆ گوتم بدھ نے غم کی وجہ خواہشات کو بتلایا ہے۔

☆ گوتم بدھ کے آٹھ راستے ''اشٹھ مارگ'' یہ ہیں۔

(i) Right Faith (ii) Right Resolve (iii) Right Speech

(iv) Right Action (v) Right Living (vi) Right Effort

(vii) Right conscentration (viii) Right Thought

2. تعلیم کا آغاز:

☆ بدھ تعلیمی نظام میں تعلیم کی شروعات "PUBBAJJA" رسم یا جشن سے ہوتی تھی۔

☆ Pubbajja کے لئے 8 سال کی عمر ہونا ضروری ولازمی تھا۔

☆ Pubbajja سے مراد آگے بڑھنا۔

3. تعلیمی مقاصد (Aims of Budhist Education):

☆ بدھ تعلیمی مقاصد ویدک تعلیمی مقاصد سے بالکل مختلف ہیں۔

☆ بدھ نظریہ میں ''وید''، ''روح''، ''دوبارہ پیدا ہونا'' جیسے نکات کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ یہ لوگ ان تمام چیزوں سے انکار کرتے تھے۔ اس لئے بدھ کے تعلیمی مقاصد یہ ہیں:

(i) آزادی یا نجات (Liberation) (ii) زندگی کی تیاری (Preparation for life)

(iii) اخلاقی نشوونما (Moral Development)

4. تعلیمی ادارے (Budhist Educational Institutions):

☆ بدھ تعلیم کا آغاز مٹھ آرامال میں ہوا کرتا تھا۔

چند تعلیمی ادارے جو بہت مقبول ہوئے:

(i) ٹکشاشیلا (Taxasila) (ii) نالندہ (Nalanda) (iii) بلابھی (Ballabhi)

(iv) وکرم شیلا (Vikram Shila) (v) اودانتاپوری (Odantapuri) (vi) متھیلا (Mithila)

(vii) ناڈیا (Nadia) (viii) جگدلاّ (Jagdalla)

☆ نالندہ (Nalanda) یونیورسٹی کو ''آریادیو'' نے قائم کیا۔

☆ اس دور میں نالندہ یونیورسٹی میں 1500 اساتذہ (Acharyas) اور 8500 طلباء تھے۔

5. کریکولم:

☆ حساب، ریاضی (Arithmetic, Mathematics) ☆ بدھ کا سماجی فلسفہ (Budhist Social Philosophy)

☆ زراعت (Agriculture) ☆ ادب (Literature)

☆ کامرس/معاشیات (Commerce) ☆ جنگی علوم، تیراندازی

☆ موسیقی، سنگ تراشی، مجسمہ سازی (Music, Sculpture)

6. تدریسی طریقے (Educational Methods) :

METHODS

ORAL METHOD | **WRITTEN METHOD** | **PRATICAL METHOD**

a) Question - Answer method
b) Discussion method
c) Dialogue method
d) Dialectical method

☆ ان میں سوال وجواب Question-Answer اور مباحثہ کا طریقہ (Discussion method) کافی مقبول تھے۔

8. استاد (معلم):

☆ بدھ کے دور میں اساتذہ کو اچاریہ (Achariya) کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

☆ بدھ کے دور میں ''سنیاسی'' بطور معلم کام کیا کرتے تھے۔

قرون وسطیٰ میں تعلیم (Medieval Education)

A) اسلامی تعلیم (Islamic Education) :

☆ ہندوستان میں اسلامی تعلیمات کا آغاز 11ویں صدی سے ہوا۔

☆ ہندوستان میں اسلامی تعلیمات کی وسعت سے پہلے 570ء تا 632ء کے درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کو ہر ایک کے لئے عام فرمایا۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ذریعہ اسلامی تعلیمات کو دنیا کے ہر گوشے میں عام کرنے کی دعوت دی۔

☆ تاریخ کے حوالے سے محمد غوری نے ہندوستان پر حملہ کر کے مقام اجمیر پر ایک ادارہ قائم کیا تا کہ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ ہو سکے۔

☆ خاندانِ غلامان کے بانی قطب الدین اور ان کے جانشینوں نے ہندوستان میں کئی مکتب اور مدرسوں کی سنگ بنیاد ڈالی۔

اسلامی تعلیمات کی خصوصیات:

☆ اسلامی تعلیمات کی اشاعت مخصوص صفات کی بنیاد پر ہوئی۔ جن کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

1. اسلامی تعلیمی مقاصد (Aims of Islamic Education)

(i) اسلامی تعلیمات کے ذریعہ مذہب اسلام کی تبلیغ
(ii) اسلامی طرز انصاف کو پھیلانا
(iii) آخرت کا تصور اجاگر کرنا
(iv) نیک اور صالح فرد کی تیاری
(v) خوشحال سماج کی تیاری
(vi) اخلاقی وروحانی نشوونما
(vii) مساوات کا درس اور سب کے لئے تعلیم عام کرنا

2. تعلیم کے مدارج:

a) **مکتبہ** : اسلامی تعلیمی نظام کا پہلا اسکول جو مسجد میں چلایا جاتا تھا۔

b) **مدرسہ:** اس کو دورِ حاضر کے وسطانیہ وفوقانیہ اسکول سے تقابل کیا جاسکتا ہے۔ یعنی اعلیٰ سطح کا اسکول۔

c) **مدرسہ اعلیٰ:** اس کا درجہ یونیورسٹی کے مماثل تھا۔

(مغلیہ سلطنت کے دور میں یہ مدارس لاہور، دہلی، اجمیر میں رہا کرتے تھے)

3. تعلیم کا آغاز:

☆ اسلامی تعلیمی نظام میں تعلیم کی شروعات ''تسمیہ خوانی'' یا ''بسم اللہ خوانی'' رسم کے ذریعہ ہوا کرتی تھی۔

☆ بسم اللہ خوانی کے لئے بچے کی عمر 4 سال 4 مہینے 4 دن (تصور کیا جاتا ہے)

یعنی 4 سال کی عمر کے بعد بچے کا مکتب میں داخلہ ہوا کرتا تھا۔

4. کریکولم

☆ قرآن کی تعلیمات، اسلامی تعلیمات ☆ ادب (Literature)

☆ اِلٰہیات (Metaphysics)

5. مکتب/ مدرسہ/ مدرسہ اعلیٰ میں تعلیمی منصوبہ:

بالخصوص مکتبہ کی سطح پر تین مضامین پڑھائے جاتے تھے۔

(i) حروف تہجی (عربی) بعد کے دور میں حروف تہجی اُردو ہوئی

(ii) قرآن کریم کے آیات یاد رکھنا

(iv) نماز کی پابندی کرنا۔

مدرسہ کی سطح پر تعلیمی منصوبہ:

(i) علوم لسانی (مخارج، قواعد، تجوید) (ii) طبیعیات (Physics)

(iii) ریاضی (Mathematics) (iv) یونانی طب (Medicine)

(v) الٰہی (فلسفہ، Philosophy)

مدرسہ اعلیٰ کی سطح پر تعلیمی منصوبہ:

(i) الٰہیات (Metaphysics) (ii) بین مذاہب تقابل (Comparative Religion)

(iii) دینیات (Theology)

6. تدریسی زبان (Medium of Insturction)

(i) فارسی (ii) عربی (iii) اُردو (ہندوستان میں اُردو زبان کی اشاعت کے بعد)

7. معلم کا طلبا سے رشتہ:

☆ معلم اور طلبا کے درمیان ذہنی و روحانی اور اخلاقی رشتہ پایا جاتا تھا۔

8. استاد:

☆ اسلامی نظام تعلیم میں ''امام'' اور مولوی'' بطور استاد کام کیا کرتے تھے۔

☆ اُستاد کا مقام افضل اور اونچا تھا۔

9. تدریسی طریقے:

(i) زبانی طریقہ (Oral method) (ii) لکچر طریقہ (Lecture method)

(iii) مباحثہ کا طریقہ (Discussion method) (iv) رٹنے کا طریقہ (Rote method)

(v) مانٹر طریقہ (Monitor Method)

مشقی سوالات

1. جدید نظام تعلیم میں یہ شامل ہے

1. اسلامی تعلیم 2. برٹش تعلیم۔ہم عصر تعلیم 3. ویدک تعلیم۔بدھ تعلیم 4. ویدک تعلیم

2. ویدک تعلیم میں اس کی تعلیم دی جاتی تھی

1. اسلامی تعلیم 2. برٹش کی تعلیم 3. ویدکی تعلیم 4. ہم عصر تعلیم

3. ویدک تعلیم کے مطابق انسانی زندگی کے کتنے سطح یا مرحلے بتائے گئے ہیں

1. 1 2. 3 3. 5 4. 4

4. کون سا مرحلہ طالب علم کا مرحلہ کہلاتا ہے

1. BRAHMA CHARYA SHRAMAM 2. GRUHA ASTHA SHRAMAM

3. VANA PRASTHA SHRAMAM 4. SANYASA SHRAMAM

5. ویدک نظام تعلیم کے مطابق داخلے کی رسم کہلاتی ہے

1. UPANAYANAM 2. VIVAH

3. جنگی علوم سیکھنے کا جشن 4. کوئی بھی نہیں

6. ویدک دور میں سرکاری زبان و تعلیمی زبان کا درجہ اس کو حاصل تھا

1. انگریزی 2. عربی 3. ہندی 4. سنسکرت

7. ویدک تعلیم کا اہم مقصد

1. روحانی نشوونما 2. دینوی تعلیم 3. تکنیکی تعلیم 4. تیراندازی

8. بدھ تعلیمی نظام کس کے تعلیمات کے ذریعہ پھیلی

1. جین 2. بدھ 3. ویدا اور اپنیشد 4. آدی شنکر آچاریہ

9. گوتم بدھ کا طرز نظام

1. سماجی تعلیم 2. مذہبی نظام 3. انفرادی (شخصی نظام) 4. بادشاہی نظام

10. غم یا مصیبتوں سے چھٹکارا پانے کے لئے گوتم بدھ کا بتایا ہوا راستہ
1. اشٹھ مارگ 2. پست مارگ 3. دشا مارگ 4. پنچ مارگ

11. بدھ نظام تعلیم میں "Pubbajja" رسم کے لئے درکار عمر
1. 4سال 2. 6سال 3. 8سال 4. 10سال

12. ویدک نظام تعلیم میں "Upanayanam" رسم کی عمر
1. 3سال 2. 4سال 3. 6سال 4. 8 سال

13. چھتریوں کے لئے "Upanayanam" کی عمر
1. 12 2. 10 3. 8 4. 14

14. ویش کے لئے "Upanayanam" کی عمر
1. 6 سال 2. 14 سال 3. 18سال 4. 12سال

15. بدھ نظام تعلیم میں ذریعہ تعلیم اس زبان میں ہوا کرتی تھی
1. پالی 2. انگلش 3. سنسکرت 4. ہندی

16. بدھ نظام تعلیم میں اس کو زیادہ اہمیت دی جاتی تھی
1. جسمانی تعلیم 2. اخلاقی تعلیم 3. ذہنی تعلیم 4. سماجی تعلیم

17. ہندوستان میں اسلامی تعلیمات کا آغاز اس صدی سے ہوا
1. 20ویں صدی 2. 11ویں صدی 3. 19ویں صدی 4. 18 ویں صدی

18. مکتب اور مدرسوں کو قائم کرنے والا بادشاہ
1. شاہ جہاں 2. جہانگیر 3. محمد غوری 4. قطب الدین

19. دہلی میں یونیورسٹی کو قائم کیا
1. قطب الدین 2. فیروز شاہ 3. علاوالدین 4. بابر

20. دہلی کے سلاطین میں کس نے یونیورسٹیوں کو انعام واکرام سے نوازا تھا
1. جہانگیر 2. شیر شاہ سوری 3. اورنگ زیب 4. کوئی بھی نہیں

21. ہندوستان کے اس بادشاہ کے دور میں کاغذ کا استعمال ہوا تھا
1. جہانگیر۔شاہ جہاں 2. بابر۔ہمایوں 3. شیر شاہ۔اکبر 4. کسی کے دور میں بھی نہیں

22. اسلامی نظام تعلیم میں ابتدائی/تحتانوی تعلیمی ادارہ کو یہ کہا جاتا تھا
1. مکتب 2. مدرسہ 3. اسکول 4. کالج

جوابات KEY

1	**1**	5	**2**	9	**2**	13	**3**	17	**4**	21	**4**	25	**3**	29	**1**	33	**3**	37	**1**
2	**2**	6	**3**	10	**4**	14	**3**	18	**1**	22	**2**	26	**4**	30	**2**	34	**4**	38	**1**
3	**1**	7	**1**	11	**1**	15	**3**	19	**1**	23	**1**	27	**2**	31	**2**	35	**2**	39	**4**
4	**3**	8	**3**	12	**1**	16	**1**	20	**3**	24	**1**	28	**4**	32	**1**	36	**2**	40	2

1.2 ماقبل آزادی ومابعد آزادی مختلف تعلیمی کمیٹیوں کی سفارشات
(Recommendations of Educational Committees/Commissions)

آزادی سے قبل کا دور (Pre-independent Period):

تقریباً200 سال تک انگریزوں نے ہندوستان پر حکومت کی۔ آزادی سے قبل ہندوستان کا کوئی تعلیمی نظام نہیں تھا۔ لیکن اُس وقت کے حکمرانوں نے تجارت کی غرض کو پورا کرنے کے لئے ہندوستان میں اپنا تعلیمی نظام پیش کیا تا کہ ہندستانی ان کی کمپنیوں میں ملازمت کی ذمہ داری کو پورا کرسکیں۔

آزادی سے قبل کی چند کمیٹیوں اور کمیشنوں کا اب ہم تذکرہ کرتے ہیں۔

میکالے کی تعلیمی قرارداد (Michalay Minutes of Education):

1813ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہدایت دی کہ وہ تعلیم کی ذمہ داری بھی سنبھالے' اس وقت تک ایسٹ انڈیا کمپنی صرف اپنے مفاد پر ہی کام کررہی تھی عوامی بھلائی کا کوئی کام نہیں تھا' دوبارہ 1823ء کو مزید ہدایت برطانوی پارلیمنٹ نے دی اور ایک لاکھ روپیئے کی رقم بھی تعلیم کے لئے مختص کی۔ یہ رقم 1824ء میں 10 لاکھ روپیئے کردی گئی' مگر اس سے مکمل استفادہ حاصل نہیں کیا گیا' ولیم بینٹنگ جس نے تعلیم کی طرف اپنی دلچسپی دکھائی اور اس نے اس کے لئے لوگوں کی رائے معلوم کی اور چند لوگوں نے ہندوستانی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کی سفارش کی جنھیں Orientalist کہا گیا' اور کچھ لوگوں نے انگریزی زبان کی تائید کی جنہیں Andiolist کہا گیا' اور ولیم بینٹنگ نے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے برطانیہ سے میکالے کو بلوایا' لہٰذا لارڈ میکالے نے انگریزی زبان کی بھرپور سفارش کی' اس کی رپورٹ سے ہندوستانی تہذیب وتمدن اور یہاں کی زبانوں کو ایک دھکہ لگا۔ وہ ہندوستانی زبانوں کی سخت مخالف میں لکھتا ہے کہ اچھے یورپین ادب کی ایک الماری تمام ہندوستان اور عربی ادب سے زیادہ ہے۔

A Single Shelf of a good Europe Literature was worth the whole negative literature of Indian and Arabic.

لارڈ میکالے نے نہ صرف زبان اور ادب کی توہین کی ہے بلکہ انگریزی کی تائید میں اس نے یہاں کی تہذیب پر ضرب کاری لگائی وہ لکھتا ہے کہ ہم ہندوستانیوں کی ایک ایسی جماعت چاہتے ہیں کہ جس کا خون اور رنگ ہندوستانی ہو لیکن اس کا ذوق' رائے' اخلاق' اور ذہانت انگریزی ہو۔ اس کے علاوہ اس نے انگریزی کے فروغ کے لئے بہت سے سفارشات دئے جو میکالے منٹس کے نام سے موسوم ہے۔

1854 Wood Dispatch:

برطانوی حکومت نے تعلیمی پالیسی پر نظر ثانی کے لئے 1854ء میں خواہش کی کہ تعلیم کے بارے میں سرکاری رپورٹ پیش کرے یہ رپورٹ Wood Dispatch کے نام سے مشہور ہوئی' اس رپورٹ کو ہندوستانی تعلیم کا سنگ بنیاد بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے اہم سفارشات حسب ذیل ہیں:

- ☆ ہر ریاست میں تعلیم کا ایک محکمہ ہو جس کی نگرانی ایک ڈائریکٹر کرے۔
- ☆ یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے۔
- ☆ اساتذہ کی تربیت کے لئے تربیتی ادارے قائم کئے جائیں۔
- ☆ بہتر خدمات دینے والے اداروں کو گرانٹ دی جانی چاہئے۔
- ☆ مدارس نچلی سطح ہی سے شروع کئے جائیں۔ یعنی درجہ واری تحتانوی' وسطانوی' فوقانوی مدارس' کالج' جامعاتی تعلیم وغیرہ۔
- ☆ تعلیم نسواں کی اہمیت اور غیر جانبداری۔

1882 Hunter Commission :

Woods کی رپورٹ کے بعد ہندوستان میں تعلیم کے فروغ کے لئے کوئی نمایاں کام نہیں ہوا' س لئے انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنانے سے تعلیم زندگی کے حقائق سے دور ہوگئی۔اس لئے کہ انگریزی تعلیم کا مقصد صرف کلرکوں کی خدمت حاصل کرنا تھا۔ان حالات کو دیکھتے ہوئے برطانوی سرکار نے سر ولیم ہنٹر کی سرکردگی میں ہنٹر کمیشن کا قیام عمل میں لایا جس نے حسب ذیل سفارشات کیں:

☆ پرائمری تعلیم کی ذمہ داری حکومت کی ہوگی اور سب کے لئے قابل دسترس ہوگی۔

☆ وسطانوی اور ثانوی تعلیم کو خانگی اداروں کے سپرد کیا جا کر انہیں امداد (Grant) دی جائے۔

☆ تحتانوی تعلیم حکومت کے علاوہ مقامی افراد بھی دینے کے ذمہ دار ہوں گے۔

☆ خواتین کی تعلیم کو اہمیت دینا۔

☆ Grants in Aids کے طریقوں کو آسان بنایا جائے۔

☆ کورس دو قسم کے ہوں ایک وہ جو طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے تیار کریں دوسرا وہ جو طلباء کو پیشہ وارانہ تعلیم کے مواقع فراہم کریں۔

☆ صنعتی اداروں کا قیام عمل میں لایا جائے تا کہ طلباء مختلف پیشوں کی تعلیم حاصل کرے اور خود مکتفی بنے۔

☆ اساتذہ کو تربیت فراہم کرنا۔

حکومت ہند کی قرارداد 1904:

☆ تربیتی کالج کے آلات کی فراہمی۔

☆ گرایجویٹ کے لئے ٹریننگ کورس کی مدت ایک سال انڈر گرائجویٹ کے لئے دو سال کورس ہوں۔

☆ Training کالجس میں کورس کے دو اہم جز ہوں گے:(a)Theory نظریاتی تعلیم (b)Practical عملی تعلیم

☆ ہر ایک یونیورسٹی میں Education Department کو لازمی قرار دیا۔

☆ بنیادی اور طبعی سہولیات کی فراہمی پر زور دیا۔

☆ ایجوکیشن تعلیم میں ماسٹر ڈگری کی شروعات کی۔

☆ Experimental High Schools کو تربیتی ادارے یا کالج کے ساتھ ملحق کرنے کی سفارش کی۔

کلکتہ کمیشن (Culcutta Commission):

☆ اس کمیشن نے یونیورسٹی میں پیشہ وارانہ تربیت اور تحقیقاتی اداروں کے قیام پر زور دیا۔

Hortog Commission 1929 : 1929ء تک کی تعلیمی ترقی اور اس میں رکاوٹ بننے والے مسائل کی نشاندہی کے لئے ہرتاگ کمیشن مقرر کیا گیا جس کی سفارشات حسب ذیل ہیں:

☆ تحتانوی مدارس کے اساتذہ کا معیار بلند کیا جائے۔

☆ تربیت کی مدت میں اضافہ کیا جائے۔

☆ تربیتی اداروں میں اسٹاف تناسب کے لحاظ سے رکھا جائے۔

☆ برسرخدمت اساتذہ کے لئے بھی تربیت دی جائے۔

☆ 1921ء میں CABE سفارش کی گئی۔

☆ تعلیم نسواں۔

☆ معائنہ کاروں کی تعداد میں اضافہ۔

سارجنٹ کمیٹی رپوٹ (1944) (Sargent Committee Report)

☆ ہندوستانی عوام میں تعلیمی تحریک کے تئیں جو چنگاریاں اُٹھی ہیں اس کی شدت کو دیکھنے کے بعد حکومت نے دوسری جنگ عظیم کے بعد 1944ء میں مرکزی تعلیمی مشاورتی کمیٹی کو حکم دیا کہ ہندوستان کی تعلیمی ترقی کے لیے ایک منصوبہ تیار کیا جائے۔

☆ اس کمیٹی کو سارجنٹ کی صدارت میں رکھا گیا۔

مقصد: ہندوستانی تعلیمی ترقی کے لیے تعلیمی منصوبہ تشکیل دینا۔

نوٹ:

1. اس کو جنگ کے بعد کا تعلیمی منصوبہ کہتے ہیں۔
2. ہندوستانی تعلیمی نظام سے متعلق یہ ''پہلا منصوبہ'' کہلاتا ہے۔

1. تحتانوی سطح۔سارجنٹ کی سفارشات:

☆ 3 تا 6 سال عمر رکھنے والے تمام بچوں کو ماقبل تحتانوی تعلیم فراہم کی جائے۔اس کے لئے نرسری مدارس قائم کئے جائیں۔نرسری مدارس میں صرف خواتین کو ہی بطور معلّمہ رکھا جائے۔

☆ 6 تا 14 سال عمر رکھنے والے تمام بچوں کو لازمی مفت تعلیم دی جائے۔اس کا حصول آئندہ کے 40 سالوں میں یعنی 1984 تک مکمل ہو جائے۔

☆ اکثر لڑکے اور لڑکیاں وسطانوی سطح (Senior Basic) پر تعلیم کو ترک کر رہے ہیں۔لہٰذا اس سطح کے مدارس کو کافی اہمیت دی جائے اور بچوں کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔

2. فوقانوی سطح۔سارجنٹ کی سفارشات:

☆ فوقانوی سطح پر 6 تا 11 جماعتیں ہوتی ہیں۔فوقانوی سطح پر دو قسم کے کورس کو متعارف کروایا جائے وہ

(الف) درسی زمرے سے متعلق (Academic)

(ب) تکنیکی زمرے سے متعلق (Technical)

☆ انٹرمیڈیٹ سطح کو نکال کر انٹر کے پہلے سال کو فوقانوی مدرسہ سے اور انٹر دوسرے سال کو ڈگری کی جماعتوں سے منسلک کریں۔

3. کالج، یونیورسٹی سطح کی تعلیم۔سارجنٹ کی سفارشات:

☆ ڈگری کورسیس 3 سالہ ہونے چاہئے۔

☆ یونیورسٹیوں کو خودمختار بنانا چاہئے۔

4. تکنیکی تعلیم۔سارجنٹ کی سفارشات:

☆ تکنیکی تعلیم کی تدریس کے لئے ہر سطح پر مخصوص تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں۔

☆ جونیر تکنیکی مدارس کا قیام۔

☆ اعلیٰ تکنیکی مدارس کا قیام۔

5. دیگر سفارشات:

☆ جسمانی، ذہنی معذورین کے لئے مخصوص تعلیمی ادارے قائم کرنے چاہئے۔

☆ اساتذہ کے لئے تربیتی ادارے قائم کرنے چاہئے۔

☆ ایمپلائمنٹ بیورو قائم کرنے چاہئے۔

☆ بالغ افراد کے ناخواندگی کو مٹانا چاہئے۔تعلیم بالغان کو عام کرنا چاہئے۔

سارجنٹ کے سفارشات۔عمل آوری

☆ 1945ء میں محکمہ تعلیم کا قیام عمل میں آیا۔

☆ (UGC) University Grants Commission کا قیام عمل میں آیا۔

☆ آل انڈین تکنیکی تعلیمی یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔

برٹش تعلیم۔جائزہ

☆ 100 سالہ برٹش تعلیمی نظام نے ہندوستان میں تعلیمی وسعت کو تیز تر کیا ہے۔

☆ تاریخی نقطہ نظر سے تعلیم سے دور سماجی طبقات کو بھی کچھ حد تک تعلیم سے آراستہ ہونے کا موقع ملا۔

☆ 1901 تا 1902 کے درمیان 5 یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔جب کہ 1945 تا 1946 تک 16 یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔
اسی طرح 1901 تا 1902 اور 46-1945 کے درمیان کالجس کی تعداد میں اضافہ کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ

☆ Law Colleges کی تعداد 3 سے 16 ہوئی۔

☆ Medical Colleges کی تعداد 4 سے 19 ہوئی۔

☆ Educational Colleges کی تعدا 5 سے 38 تک پہنچ گئی۔

برٹش تعلیم۔فائدے :

☆ سیاسی شعور کی بیداری انگریزی تعلیم سے ہوئی۔

☆ مختلف زبانوں کا گہوارہ ہونے کے باوجود ہندوستان میں انگریزی زبان سے قومی جذبہ ابھرا ۔

☆ سائنٹفک میدان متعارف ہوا۔

☆ تعلیمی نظم ونسق کے نظام کی بنیاد پڑی۔

☆ سیکولر تعلیم کی بنیاد پڑی۔

☆ مختلف سماجی طبقات میں تعلیمی شعور بیدار ہوا۔

برٹش تعلیم۔نقصانات :

☆ ہندوستانی افادیت کو پورا کرنے والا تعلیمی نظام نہیں بن پایا۔

☆ اخلاقی تعلیم میں گراوٹ ہوئی۔

☆ انگریزی زبان کو ترجیح دینے کی وجہ سے دیگر ہندوستانی زبانوں کو خاطر خواہ مقام نہیں مل سکا۔

☆ پیشہ وارانہ معلومات میں کمی واقع ہوئی۔

آزاد ہند کی تعلیمی کمیٹیاں اور کمیشنس

مدلیار کمیشن (Madliar Commission - 1952-53) : حکومت ہند نے 1953ء میں ڈاکٹر لکشمنا سوامی مدلیار کی صدارت میں یہ کمیشن مقرر کیا کہ پہلی دفعہ ثانوی تعلیم کے ضمن میں ہندوستان کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لے اور اس کی مناسبت سے سفارشات پیش کرے جن میں چند سفارشات مندرجہ ذیل ہیں۔اس کو سکنڈری ایجوکیشن کمیشن بھی کہا جاتا ہے۔

☆ تعلیمی جماعتوں کی سطح اور مدت 3+4+3+5

☆ تحتانوی تعلیم اول تا پنجم (5 سال)

☆ سکنڈری تعلیم ششم، ہفتم، ہشتم (3 سال)

☆ ہائر سکنڈری تعلیم نہم، دہم، یازدہم، دوازدہم (4 سال)

☆ ڈگری سطح (3 سال)

☆ High School کے بجائے Higher Secondary School ہونے چاہئے یعنی اسکول کی تعلیم بجائے دس سال کے 12 سال کی ہونی چاہئے اور بی۔اے کی تعلیم بجائے دو سال کے تین سال ہونی چاہئے۔

☆ Technical Educaiton پر کمیشن نے بہت زور دیا، اسکولوں میں پیشہ وارانہ تعلیم کو نصاب میں شامل کیا گیا، روایتی تعلیم اور تکنیکی اسکول الگ الگ قائم کرنے کی سفارش کی گئی۔

☆ ذریعہ تعلیم مادری زبان ہونی چاہئے جو ہائر سکنڈری تک جاری رہے۔

☆ طلبہ میں قائدانہ صلاحیت پیدا کرنا چاہئے تاکہ وہ سماجی، ثقافتی اور سیاسی میدان میں اپنی ذمہ داری نبھا سکیں۔

☆ زائد نصابی مشاغل بھی رکھے جائیں۔

☆ نصاب کے بارے میں کمیشن نے سفارش کی کہ مادری زبان جنرل سائنس، سماجی علم اور دست کاری ہر طالب علم کو لازمی طور پر سکھائی جائے۔اختیاری مضامین کے لئے سات گروپ بنائے جن میں سے طالب علم کو ایک گروپ لینا ضروری قرار دیا گیا، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(a) ادب Literature (b) سائنس (c) Technical Subjects (d) کامرس

Home Science (g) Fine Arts(f) Agriculture (e)

کوٹھاری کمیشن 66-1964 (Kothari Commission) :

حکومت ہند نے 1964ء میں ملک میں تعلیمی نظام کا جائزہ لینے اور مناسب سفارشات پیش کرنے کے لئے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن

UGC کے صدر نشین ڈاکٹر دولت سنگھ کوٹھاری کی قیادت میں ایجوکیشن کمیشن قائم کیا۔ کوٹھاری کمیشن نے ملک میں تعلیمی نظام ومسائل کا باریک بینی سے جائزہ لیا اور جون 1966 میں ایک ضخیم رپورٹ پیش کی جس کی بعض اہم سفارشات حسب ذیل ہیں:

1. ایسی تعلیم فراہم کرنا جس سے افراد اور ملک کی ہمہ جہتی ترقی کی راہ ہموار ہو سکے۔ مثلاً جمہوریت کا استحکام، قومی یکجہتی، کردار سازی، سماجی اور روحانی اقدار کا فروغ اور جدیدیت کی طرف رغبت پیدا کرنا۔
2. تعلیم کے شعبہ میں عدم مساوات کو دور کرنا مثلاً لڑکا، لڑکی، پسماندہ اور ترقی یافتہ افراد کو تعلیم کے مناسب اور مساوی مواقع فراہم کرنا۔ اس کے لئے مفت تعلیم، بُک بینک، وظائف دیئے جائیں۔
3. مدارس میں مذہبی رواداری، اخلاق اور قومی یکجہتی کی تعلیم دی جائے۔
4. تعلیم بالغان کا انتظام کیا جائے۔
5. طالبات کے لئے الگ کمرہ جماعت اور بیت الخلاء کا انتظام کیا جائے اور ان کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے۔
6. سہ لسانی فارمولا پر عمل کا جائے یعنی (1) مادری زبان یا علاقائی زبان (2) سرکاری زبان ہندی یا انگریزی (3) کوئی علاقائی زبان یا غیر ملکی زبان۔
7. معلم کے لئے مناسب مشاہرہ، ترقی اور فوقتاً فوقتاً تربیتی پروگرام۔
8. تمام ملک کے لئے یکساں تعلیمی ڈھانچہ (3+2+10) بنایا جائے۔
9. سائنسی تعلیم اور سائنسی تحقیق کو فروغ دیا جائے۔
10. ثانوی تعلیم میں پیشہ وارانہ کورسس کو شامل کیا جائے۔
11. تعطیلات کو کم کرتے ہوئے مدرسہ کے ایام کار کو بڑھایا جائے۔
12. کمزور، پسماندہ طبقات اور اقلیتوں کی تعلیم پر خاص توجہ دی جائے۔
13. جسمانی اور ذہنی معذور طلبا کے لئے بھی اسکول قائم کئے جائیں۔
14. ذہین بچوں کی شناخت کر کے ان پر خاص توجہ دی جائے۔
15. تحتانوی مدارس کا دائرہ ایک کیلومیٹر ہونا چاہئے۔
16. دوپہر کے کھانے کی اسکیم اور مفت کتابوں کی سربراہی۔
17. اسکول کی تعلیم میں ہم نصابی اور زائد نصابی سرگرمیوں کی ترغیب۔
18. نظام تعلیم میں لچک اور فعالیت پیدا کی جائے اور جدید کاری کی ہمت افزائی کی جائے۔
19. جامعاتی سطح پر اعلیٰ ترین معیار کی تعلیم فراہم کی جائے۔
20. قدر پیمائی کو مسلسل عمل کے طور پر اپنایا جائے اور رہنمائی کا انتظام کیا جائے۔
21. جماعت اول تا دہم ریاضی کے مضمون کی تدریس لازمی طور پر کی جائے۔

ایشور بھائی پٹیل کمیٹی 1977:

حکومت ہند نے 1977 میں گجرات کے Vishva Vidyalaya کے وئس چانسلر ایشور بھائی پٹیل کی قیادت میں ایک کمیٹی قائم کی جس کی بعض اہم سفارشات حسب ذیل ہیں:

☆ Curriculumاور Syllabus کی تیاری کے لئے ریاستی تعلیمی بورڈ کو آزادی دی جائے۔

☆ CurriculumیاSyllabus کے لئے کمیٹی نے تین اہم نکات پیش کئے:۔

(a) Humanities (b) Science (c) Socially Useful Production Work

☆ پہلی جماعت سے پانچویں جماعت کے لئے حسب ذیل سفارشات ہیں:

1. تحتانوی سطح پر 21/2 سے 3 گھنٹے سے زیادہ طلباء مدرسہ میں نہ رہیں۔
2. نظام الاوقات Time Table طلباء کی صحت اور ضرورت کے اعتبار سے تیار کیا جائے۔
3. پہلی اور دوسری جماعت کے لئے صرف زبان کی تعلیم دی جائے 3 سے 5 تک کی جماعتوں کے لئے زبان، ریاضی اور سماجی سائنس۔

☆ معلم کے لئے درسی کتب اور آلات کی فراہمی پر زور دیا۔

☆ گھر کا کام 5ویں جماعت تک کے طلباء کو نہیں دیا جانا چاہئے مدرسہ میں ہی کرنے کی سہولت دی جائے

☆ ہر مدرسہ میں Academic Calender کی تیاری کے لئے سفارش کی

☆ Instructional Material، NCERT کی جانب سے تیار کیا جائے اور TLA، TLM وغیرہ بورڈ یا Agency کی مدرسہ سے تیار کیا جائے اور مدارس کو سپلائی کیا جائے

☆ معلم اچھی طرح سے کام کرنے اور طلباء مدرسہ میں خوشی سے سیکھنے کے لئے جو ضرورتیں ہوں وہ فراہم کرنا ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔

☆ بلا امتیاز ذات پات، رنگ و نسل، امیر غریب سب کو مساوی مواقع تعلیم فراہم کرنا۔

☆ SUPW کے لئے تحتانوی سطح پر ہفتہ میں آٹھ گھنٹے، وسطانوی سطح پر چھ گھنٹے اور ثانوی سطح پر پانچ گھنٹے مقرر کئے گئے۔

قومی تعلیمی پالیسی 1986 (National Policy on Education)

ملک کے تعلیمی نظام کو عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا، سائنس و ٹکنالوجی کی ترقی کے ثمرات کو عام افراد تک پہنچانا اور تعلیمی میدان میں عدم مساوات و تعصب کو دور کرنا قومی تعلیمی پالیسی 1986 کے اہم مقاصد ہیں۔ اس پالیسی کے تحت بہتر تعلیم تک سب کے لئے رسائی، یکساں تعلیمی ڈھانچہ، قومی سطح کا نصابی ڈھانچہ اور مسلسل و جامع جانچ کے منصوبہ پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس تعلیمی پالیسی کی چند اہم خصوصیات اس طرح ہیں:

☆ سب کے لئے تعلیمی مواقع
☆ خواتین کے لئے تعلیمی مواقع
☆ درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے لئے تعلیمی مواقع
☆ معذورین کے لئے تعلیمی مواقع
☆ یکساں نصابی و تعلیمی ڈھانچہ
☆ اقدار کی تعلیم
☆ مدرسہ میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی
☆ عوامی اشتراک
☆ MLL
☆ طفل مرکوز تعلیم
☆ ابتدائی تعلیم کی عالم گیریت یعنی سب کے لئے تعلیم UEE
☆ معلم کا موثر کردار
☆ معلّمین کی تربیت
☆ تعلیم بالغان
☆ مسلسل جامع جانچ CCE

Ramamurthy Committee 1990:

NPE-1986 کی سفارشات مکمل طور پر کامیاب ہو رہی ہیں یا نہیں یہ جاننے کے لئے 1990ء میں Ramamurthy کی صدارت میں ایک کمیٹی بنائی گئی کہ سماج کے تمام طبقات سے ملکر اپنی سفارشات پیش کریں جو حسب ذیل ہیں:

☆ لڑکیوں کی تعلیم اور عورتوں کی تعلیم کے لئے آنگن واڑی مدارس کا قیام عمل میں لایا جائے اور یہ تعلیمی کمیٹی کے تحت کام کرے۔

☆ جہاں تک ہو سکے Women Teachers کا تقرر کریں۔

☆ سماج کے تمام طبقات کو اب تک جو سہولیات دی جا رہی تھی مزید سہولتیں فراہم کی جائیں۔

☆ ترک مدرسہ کرنے والے بچوں کو پھر سے مدرسہ میں داخلہ کو یقینی بنائے۔

☆ اقلیتوں (Minorities) اور صحت سے معذور بچوں کو زیادہ سہولیات فراہم کریں۔

☆ تحتانوی سطح پر کمرہ جماعتوں کی تعداد کو بڑھائیں۔

☆ Navodaya Vidalaya کی سہولیات فراہم کرنا۔

☆ علاقائی زبانوں کے ذریعہ تعلیم بتانا۔

☆ امتحانی نظام میں اصلاحات۔

☆ یونیورسٹیوں اور کالجوں کو خود مختاری۔

قومی تعلیمی پالیسی اور پروگرام آف ایکشن 1991 (Programme of Action 1991) :

قومی تعلیمی پالیسی کی سفارشات کو بہتر طور پر انجام دینے کے لئے مزید پروگرام آف ایکشن بنایا گیا' اس میں ضروری اصلاحات کے لئے اچاریہ راما مورتی کمیٹی بنائی گئی' آخر میں 1991ء میں مرکزی تعلیمی مشاورتی بورڈ CABE بنایا گیا اور جناردھن ریڈی کی سرپرستی میں ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے دو اہم مقاصد یہ تھے۔

☆ راما مورتی کمیٹی نے لائحہ عمل کے لئے جو ترمیمات پیش کی تھیں ان پر غور کرنا۔

☆ 86 قومی تعلیمی پالیسی کے مقاصد کس حد تک حاصل ہو رہے ہیں اس کا جائزہ لے کر نئے پروگرام کو روبہ عمل لانا۔

☆ جناردھن ریڈی کے پیش کئے گئے سفارشات پر CABE کی جانب سے 1992 میں ایک نئے لائحہ عمل POA کا اطلاع نامہ جاری ہوا اس کو پارلیمنٹ کی منظوری بھی حاصل ہوئی اس کے اہم نکات یہ ہیں:

(a) دستور میں 72 ویں ترمیم کے مطابق تحتانوی تعلیم کو پنچایت راج کے تحت فروغ دینا۔

(b) مرکزی تعلیمی مشاورتی بورڈ CABE کی سطح پر ہر ریاست میں ایک اصلاحی بورڈ بنانا اور اس کے صلاح و مشوروں سے ریاست کی سطح پر تحتانوی تعلیم کو فروغ دینا۔

(c) OBB کو تین کمروں اور تین ٹیچروں کے اسکولوں تک پھیلانا۔

(d) ضلع کی سطح پر ہر طبقہ اور ذات کے لوگوں کو لے کر ایک ضلعی تعلیمی بورڈ جس کے تحت رسمی و غیر رسمی اور تعلیم بالغان کے پروگراموں کے منصوبے بنانا اور اس کو روبہ عمل لانے کی کوشش کرنا۔

(e) گاؤں کی سطح پر دیہی تعلیمی کمیٹیوں کو ہر ریونیو منڈل کے تحت چھوٹی منصوبہ بندی کرنا اور اس پر عمل کرنے کی ذمہ داری سونپنا۔

(f) رضا کارداننہ تنظیموں NGO کے تعاون سے نچلے طبقات پسماندہ طبقات کی سطح سے تعلیم کو فروغ دینا اور تعلیمی کاموں کو کامیاب بنانا۔

(g) قومی آمدنی کا 6% تعلیم کے شعبہ کے لئے وقف کرنا۔

(h) تعلیم میں آبادی کی تعلیم، صحت، جسمانی تعلیم، یوگا کے مضامین کو ہر سطح پر تعلیمی نصاب میں شامل کرنا۔

جناردھن ریڈی کمیٹی 1992 (Janardhan Reddy Committee) :

آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ رہ چکے سری - این - جناردھن ریڈی کی صدارت میں 1992 میں ایک کمیٹی قائم کی گئی جس کا مقصد NPE-86 پر نظر ثانی تھا۔

اس کمیٹی نے قومی تعلیمی پالیسی 1986 پر نظر ثانی کی اور حسب ذیل سفارشات پیش کی۔

1. NPE-86 کے یکساں تعلیمی ڈھانچہ 3+2+10 میں ہلکی سی تبدیلی یعنی اسکولی تعلیمی ڈھانچہ 10=2+3+5 ہوگا لیکن بعد کا مرحلہ 2+ بھی اسکولی تعلیم کا ہی حصہ ہوگا۔
2. ابتدائی تعلیم کے لئے ہمہ گیر اندراج اور MLL کی سطح تک تعلیم۔
3. 2000ء تک 14 سال تک کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم کی سہولت۔
4. OBB اسکیم کے تحت تین کمروں کی تعمیر اور تین اساتذہ کا تقرر۔
5. تقررات میں خواتین کے لئے 50% جائیدادیں مختص کرنا۔
6. غیر رسمی تعلیمی مراکز کا قیام۔

یشپال کمیٹی 1993 (Yashpal Committee) :

☆ یشپال کمیٹی کی سفارش کتابوں کے وزن کو کم کرنا ہے۔

☆ بچوں کے ہوم ورک کے لئے خاص نظام الاوقات۔

☆ پری پرائمری، پرائمری جماعتوں میں ہوم ورک پر پابندی۔

☆ ہر درجہ میں طلبا کی تعداد گھٹا کر 40 سے 30 کرنا۔

☆ سمعی و بصری آلات کا استعمال۔

☆ نرسری میں داخلہ کیلئے کسی قسم کا داخلہ ٹسٹ یا انٹرویو نہ رکھا جائے۔

☆ مدارس میں کھیل کود کا ضروری سامان فراہم کرنا۔

☆ ہر گاؤں، منڈل اور ضلع کی سطح پر تعلیمی کمیٹی کا قیام۔

اہم کمیٹیاں

کمیٹی کا نام	قیام	اہمیت
Wood Despatch	1854	ہندوستانی تعلیمی نظام کا "Magneto" تصور کیا جاتا ہے۔
Hunter Commission	1882	اس کمیٹی کا اہم مقصد تحتانوی تعلیم میں تبدیلیاں لانا۔ (ہندوستانی تعلیمی کمیش)
Hartog Committee	1929	1929ء تک اسکولی تعلیم کی ترقی کا جائزہ لینا اور ترقی میں حائل وجوہات تلاش کرنا۔
سارجنٹ رپورٹ	1944	ہندوستان کی تعلیمی ترقی کے لئے تعلیمی منصوبہ تشکیل دینا۔
رادھا کرشنن کمیشن	1948-49	آزاد ہند کے فوقانوی تعلیم کو از سرنو تشکیل دینا۔ (جامعاتی کمیشن)
مدالیار کمیشن	1952-53	ثانوی تعلیم پر ہدایت اور مشورے دینے کی غرض سے کمیٹی تشکیل دی گئی۔
کوٹھاری کمیشن	1964-66	پورے تعلیمی نظام کا سروے کرکے، قومی نظام تعلیم کے لئے سفارش کرنے کی غرض سے کمیٹی تشکیل دی گئی۔
ایشور بھائی پٹیل کمیٹی	1977	کوٹھاری کمیشن (قومی تعلیمی نظام) کو مستحکم بنانے کے لئے درکار سفارشات اور لائحہ بنانے کی غرض سے تشکیل دیا گیا۔
قومی تعلیمی پالیسی (NPE)	1986	راجیو گاندھی کی آرزو کے عین مطابق ہندوستان کو 21ویں صدی میں طاقتور ملک بنانا۔
رام مورتی کمیٹی	1990	قومی تعلیمی پالیسی۔1986 پر نظر ثانی کی غرض سے کمیٹی کا تقرر۔
جناردھن ریڈی کمیٹی	1991-92	قومی تعلیمی پالیسی۔1986 پر نظر ثانی کرنا اور رام مورتی کمیٹی رپورٹ کا جائزہ لینا۔
یشپال کمیٹی	1992-93	بچوں کے کتابوں کا بوجھ کم کرنا۔
عملی پروگرام (POA - 1992)	1992	قومی تعلیمی پالیسی۔1986 پر عمل آوری۔
قومی درسیاتی خاکہ (NCF)	2005	1993 کے رپورٹ کی بنیاد پر اسکولی تعلیم کو از سرنو تشکیل دینا۔

مشقی سوالات

1. مادری زبان میں ذریعہ تعلیم کی اہمیت اس دفعہ سے واضح ہوتی ہے

1. 305 (A) 2. 350 (A) 3. 250 (A) 4. 50 (A)

2. اوپن اسکول کے ہر مرکز میں کم سے کم بچوں کی تعداد ہونی چاہئے

1. 25 تا 30 2. 35 تا 40 3. 10 تا 20 4. 40 تا 50

3. Woods Despatch کمیشن کا قیام اس سال ہوا

1. 1854 2. 1882 3. 1929 4. 1844

4. ہنٹر کمیشن کا قیام اس سال ہوا

1. 1854 2. 1882 3. 1929 4. 1844

5. ہرتاگ کمیٹی کا قیام اس سال ہوا

1. 1854 2. 1882 3. 1929 4. 1844

6. سارجنٹ رپورٹ اس سال پیش کی گئی

1. 1854 2. 1944 3. 1929 4. 1948

7. رادھا کرشنن کمیٹی کا قیام اس سال ہوا

1. 1944 2. 1937 3. 1948-49 4. 1954

8. رام مورتی کمیٹی کا قیام عمل میں آیا

1. 1988 2. 1987 3. 1986 4. 1990

9. عملی پروگرام (Programme of Action) کا قیام عمل میں آیا

1. 1990 2. 1992 3. 1982 4. 1986

10. "Director of Public Instruction" کے تقرر کو اس کمیٹی نے سفارش کی

1. چارٹر رپورٹ 2. مکالے رپورٹ 3. Wood Despatch 4. ہنٹر کمیشن

11. ہندوستان میں "Grant in aid" دینے کی سفارش اس کمیٹی نے کی

1. Wood Despatch 2. ہنٹر کمیشن 3. ہرتاگ کمیٹی 4. سارجنٹ رپورٹ

12. ''ہندوستان کی پہلی تعلیمی کمیشن'' اس کو تصور کیا جاتا ہے

1. Wood Despatch 2. ہنٹر کمیشن 3. ہرتاگ کمیٹی 4. سارجنٹ کمیٹی

13. ہندوستان میں University Grants Commission (UGC) کا قیام اس کمیٹی کا ثمر آور نتیجہ ہے

1. Wood Despatch 2. ہنٹر کمیشن 3. ہرتاگ کمیٹی 4. سارجنٹ کمیٹی

14. 1945ء میں اس کمیٹی نے محکمہ تعلیمات کو تشکیل دینے کی سفارش کی جس کا ثمر آور نتیجہ آج موجود ہے

1. Wood Despatch 2. ہنٹر کمیشن 3. ہرتاگ کمیٹی 4. سارجنٹ رپورٹ

15. ''امتحانات میں اصلاحات'' کی سفارش کے پیش نظر معروضی (Objective) سوالات متعارف کروانے کی سفارش اس کمیٹی نے کی
1. قومی تعلیمی پالیسی-1986 2. کوٹھاری کمیشن 3. مدالیار کمیشن 4. ایشور بھائی پٹیل کمیٹی

16. ہندوستان میں اس سال مرکزی سطح پر جانچ کا ادارہ قائم ہوا
1. 1952 2. 1953 3. 1966 4. 1986

17. تعلیم کے تمام سطحوں پر عملی کام (Work-Experience) کو متعارف کرنے کی سفارش اس کمیٹی کی ہے
1. مدالیار کمیشن 2. کوٹھاری کمیشن 3. ایشور بھائی پٹیل کمیٹی 4. قومی تعلیمی پالیسی۔1986

18. تحتانوی سطح پر پڑھانے والے اساتذہ کے لئے 2 سال اور فوقانیہ سطح پر پڑھانے والے اساتذہ کے لئے 1 سال تربیت رکھنے کی سفارش اس کمیٹی نے کی ہے
1. کوٹھاری کمیشن 2. ایشور بھائی پٹیل کمیٹی 3. قومی تعلیمی پالیسی۔1986 4. POA-1992

19. SUPW (Socially Useful Productive Work) کے تصور کو اس کمیٹی نے سفارش کی
1. کوٹھاری کمیشن 2. ایشور بھائی پٹیل کمیٹی 3. قومی تعلیمی پالیسی۔1986 4. POA-1992

20. NCTE کی وسعت حسب ذیل ہے
1. National Council for Technical Education
2. National Council for Three-Tire Education
3. National Council for Teachers Education
4. National Centre for Technical Education

21. 15-35 کی عمر والوں کے لئے تعلیم بالغان کی کس نے سفارش کی
1. SSA 2. NPE-1968
3. National Adult Education 1978 4. Success School

22. NCERT کو اس سال قائم کیا گیا
1. 1968 2. 1976 3. 1969 4. 1961

23. سب سے پہلے جامعات قائم کرنے کے لئے سفارش اس کمیٹی نے کی
1. 1854 Woods Dispatch 2. 1882 Hunter Commission
3. 1835 Mecalay Minutes 4. 1911 Guklay Minutes

24. 1882 میں ہنٹر کمیشن کے سفارشات میں سے ایک سفارش حسب ذیل ہے
1. عورتوں کی تعلیم 2. تحتانوی تعلیم 3. معلم کی تعلیم 4. اعلیٰ تعلیم

25. UGC اس سال قائم کی گئی
1. 1954 2. 1953 3. 1956 4. 1955

26. ''ہندوستان کا مستقبل کمرہ جماعت میں سنوارا جاتا ہے'' کس نے کہا
1. Sargent 2. Kothari 3. Yashpal 4. Eshwarbahi Patel

27. SCERT کا پرانا نام حسب ذیل ہے

1. BIE 2. RIE 3 NIE 4. SIE

28. NIEPA کی وسعت حسب ذیل ہے

1. National Institute of Educational Planning and Administration
2. National Institute of Educational Programme and Action
3. National Institute of Empowerment Planning and Action
4. National Institute of Educational Planning and Action

29. آچاریہ راما مورتی کمیٹی حسب ذیل کی جانچ کے لئے تشکیل دی گئی۔

1. 1978 قومی بالغوں کی تعلیمی کمیٹی 2. 1968 قومی تعلیمی کمیشن
3. 1937 بنیادی تعلیمی کمیشن 4. NPE 1986

30. قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم 2009 میں سکشن 29 حسب ذیل کے لئے ہے

1. وسطانوی سطح پر انگریزی ذریعہ تعلیم 2. 6-14 سال تک عمر والے بچوں کے لئے مفت لازمی تعلیم
3. تحتانوی سطح پر مادری زبان میں تعلیم 4. 6-12 سال تک کے عمر والے بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم

31. NPE-86 میں 10 نکات (10 core Elements) میں 5 واں نکتہ

1. حب الوطنی کو فروغ دینا 2. ہندستان کی آزادی کے تصور کو فروغ دینا
3. جمہوریت اور بھائی چارگی کو فروغ دینا 4. چھوٹے خاندان کا تصور

32. Woods Dispatch 1854 نے حسب ذیل سفارش کی

1. یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے 2. اساتذہ کی تربیت کے لئے تربیتی ادارے قائم کئے جائیں
3. اداروں کو گرانٹ ایڈ دی جائے 4. یہ تمام

33. CABE (1948-50) کے مطابق معلم اور طلبا کی نسبت ____ ہونی چاہئے

1. 1:30 2. 1:40 3. 1:20 4. 1:50

34. کوٹھاری کمیشن کے مطابق اعلیٰ تحتانوی جماعتوں کے لئے پڑھائی جانے والی زبانیں حسب ذیل ہیں

1. مادری زبان یا علاقائی زبان 2. ہندی یا انگریزی
3. (1) اور (2) دونوں 4. ان میں سے کوئی نہیں

35. اس کے مطابق ایک طالب علم کو ایک عام زبان کی حیثیت سے ہندی یا اردو رسم الخط کا انتخاب کرنا چاہئے

1. انڈین ایجوکیشن کمیشن (1882) 2. ووڈس ڈسپاچ
3. عہد وسطیٰ میں مسلم طرز تعلیم 4. سارجنگ رپورٹ

36. سکنڈری ایجوکیشن کمیشن (53-1952) کے مطابق مدرسہ وسطانیہ کے نصاب کے مطابق طلبہ کے لئے یہ لازمی مضمون نہیں ہے

1. مادری زبان/ علاقائی زبان 2. جنرل سائنس 3. انگریزی 4. ریاضی

37. ویدوں کے دور کی تعلیم سے متعلق یہ بیان/ بیانات صحیح ہے/ ہیں

A. مقصد تعلیم موکشا B. اخلاقی تربیت C. بچے کی ہم جہتی نشوونما D. ثقافت کا تحفظ وفروغ

1. A 2. B 3. A, B, C 4. A, B, C, D

جوابات KEY

1	**3**	8	**1**	15	**4**	22	**3**	29	**3**	36	**3**	43	**2**	50	**4**	57	**4**	64	**3**
2	**1**	9	**1**	16	**2**	23	**1**	30	**2**	37	**2**	44	**3**	51	**3**	58	**1**	65	**3**
3	**2**	10	**2**	17	**2**	24	**2**	31	**2**	38	**4**	45	**3**	52	**1**	59	**3**	66	**3**
4	**2**	11	**3**	18	**4**	25	**4**	32	**1**	39	**2**	46	**4**	53	**3**	60	**4**	67	1
5	**1**	12	**2**	19	**2**	26	**3**	33	**1**	40	**4**	47	**4**	54	**3**	61	**2**	68	**1**
6	**3**	13	**3**	20	**1**	27	**4**	34	**2**	41	**2**	48	**1**	55	**4**	62	**4**	69	**3**
7	**1**	14	**1**	21	**3**	28	**1**	35	**3**	42	**4**	49	**4**	56	**2**	63	**3**	70	**4**

Unit-II

تعلیم کے فلسفیانہ ابعاد

Philosophical Dimensions of Education

2.1 تعلیم کے معنیٰ، اغراض و مقاصد:

٭ تعلیم کو انگریزی میں Edudcation کہتے ہیں، اور یہ لاطینی لفظ Educare اور Educere کا مجموعہ ہے۔

☆ Educare کے معنیٰ To Bring Up اوپر اٹھانا اور To Nourish تربیت دینے کے ہیں۔

☆ Educere کے معنیٰ To Leadout or Drawout راستہ بتانے کے ہیں۔

☆ اس طرح تعلیم کے معنیٰ اندھیرے سے روشنی کی طرف راستہ بتانے کے ہیں۔

Education: The Art of Teaching or Training کے معنیٰ تدریس اور تربیت کا ہنر ہے۔

Shiksha: Shiksha کے معنیٰ سکھنا، تعلیم دینے کے ہیں۔

Vidya: یہ ایک سنکرت لفظ ہے، اور اس کے معنیٰ یعنی Vid کے معنیٰ Knowledge (معلومات) کے ہیں۔

تعلیم بحوالہ مقدس کتب و ہندوستانی مشاہیر

رگ وید (Rigveda) کے مطابق تعلیم انسان کو خود اعتماد اور بے لوث بناتی ہے۔

اپنشد (Upanished) کے مطابق تعلیم منفی جذبات (رجحانات اور اعمال سے) سے چھٹکارا دلاتی ہے۔

بھگوت گیتا (Bhagavadgita) کے مطابق صفحہ ہستی کو خالص بنانے کے لئے تعلیم سے زیادہ بہتر کوئی اور شئی نہیں ہے۔

شنکر آچاریہ (Shankar Acharya) تعلیم خود شناسی ہے۔

کوٹلیا (Kautilya) تعلیم ملک کے لئے تربیت اور قوم کے لئے محبت ہے۔

پنی نی (Panini) کے مطابق انسانی تعلیم کا مطلب وہ ترتیب ہے جو انسان فطرت سے حاصل کرتا ہے۔

ٹیگور (Tagore) کے مطابق دماغ اور ذہن کو اس قابل بنانا کہ وہ سچائی کی تلاش کرے۔

گاندھی جی (Gandhiji): گاندھی جی کے مطابق تعلیم سے مراد بچوں اور افراد کی بہترین جسمانی ذہنی اور روحانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے۔

ویویکانند (Vivekanand): کے مطابق تعلیم کا مطلب انسانی کردار سازی اور عرفان خداوندی ہے۔

اقبال: تعلیم کا احساس خودی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر حسین: تعلیم انسانی دماغ کی مکمل پرورش کرتی ہے۔

سرسید احمد خاں: تعلیم میں قوم کی ترقی مضمر ہے اور معاشرہ کی بہتری کا ذریعہ ہے۔

تعلیم بحوالہ یوروپی مشاہیر

سقراط (Socrates): تعلیم کا مطلب انسان کی پوشیدہ معقول آفاقی تصورات کو اجاگر کرنا ہے۔

افلاطون (Plato): تعلیم درست موقع ہر کرب اور انبساط کے احساس کی صلاحیت ہے۔ یہ طالب علم کے جسم و روح میں خوبصورتی کو فروغ دیتی ہے اور انتہائی کمال کو پہنچاتی ہے جس کا وہ اہل ہے۔

ارسطو(Aristotle): تعلیم صحت مند جسم میں صحت مند ذہن کی تخلیق کرتی ہے۔ یہ انسانی استعداد بالخصوص دماغی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے۔

روسو(Rousseau): بچے کی فطری صلاحیتوں' خوبیوں اور قابلیتوں کے فطری ارتقا کا نام تعلیم ہے۔

جان ڈیوی(John Dewey): تعلیم انسان کی ان تمام صلاحیتوں کا فروغ ہے جو اس کو اپنے ماحول پر قابو پانے اور اپنی تمام ذمہ دایوں سے عہدہ برآ ہونے میں مددگار ثابت ہو۔

ہنرچ پیتالوزی(Heinrich Pestalozzi): تعلیم انسان کی فطری صلاحیتوں کی بہتر نشوونما ہے۔

فریڈرچ ولیم فروبل (Freidrich William Froebel): بچے کی اندر کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے کچھ ٹھونسنا نہیں ہے۔

اسپنسر (Herbert Spencer): تعلیم مکمل زندگی ہے۔

ولیم بی اسیٹس (Willaim B.Yeats): تعلیم بالٹی بھرنا نہیں ہے' دیا جلانا (روشنی کرنا) ہے۔

ڈیوڈسن (Devid Son): تعلیم سے مراد شعوری یا ارادی ارتقاء ہے۔

ایف۔ڈبلیو۔پارکر (F.W. Parkar): تعلیم کا مقصد قوت حیات کی بقاء ہے۔

وارڈ (Ward): تعلیم سے مراد وسیع عالم کی عالمگیر تقسیم ہے۔

ہربارٹ (Harbart): اخلای اقدار' مثالی برتاؤ کو فروغ دینے کا ذریعہ ہی تعلیم ہے۔

ڈیسکارٹ (Descart): فرد کی قوت سوچ کو فروغ دینا ہی تعلیم ہے۔

تعلیم کے مقاصد (Aims of Education) :

☆ یوں تو عام طور پر تعلیمی مقاصد بہت ہوتے ہیں جو فرد' سماج' سیاسی' معاشی' جمہوری جیسے پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں۔

☆ چند تعلیمی مقاصد کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔ (عام فہم انداز میں)

1. تعلیم برائے حصول
2. تعلیم سیرت کی تشکیل کے لئے
3. تعلیم برائے پیشہ کے لئے تیاری
4. تعلیم برائے ثقافت ورثہ
5. تعلیم فرصت کے اوقات بہتر انداز میں گذارنے کے لئے
6. تعلیم برائے احساس خودی
7. تعلیم برائے انسانیت سازی
8. تعلیم برائے جمہوریت
9. تعلیم برائے شہریت
10. تعلیم برائے مکمل شخصیت کی تعمیر
11. تعلیم برائے قومی یکجہتی
12. تعلیم برائے بین الاقوامی مفاہمت
13. تعلیم برائے عالمی امن

کوٹھاری کمیشن کے مطابق (66-1964) تعلیمی مقاصد

☆ بچے کو خود مکتفی بنانا۔

☆ جدید طرز فکر کو اپنانا اور تیز تر بنانا۔

☆ سماجی' قومی یکجہتی کا حصول۔

☆ سماجی' اخلاقی' روحانی اقدار کا فروغ۔

قومی تعلیمی پالیسی (NPE-1986) کے مطابق تعلیمی مقاصد :

☆ آفاقی تعلیم کا حصول۔ ☆ سب کے لئے مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنا۔

☆ قومی یکجہتی اور بین الاقوامی مفاہمت قائم رکھنا۔ ☆ سائنٹفک طرز فکر کو ترقی دینا۔

☆ جمہوری، سیکولر، سوشلسٹ مقاصد کا حصول۔ ☆ انسانی وسائل کا موثر استعمال۔

☆ تہذیب، تمدن اور ثقافت کا تحفظ واحترام۔ ☆ آبادی پر کنٹرول۔

قومی درسیاتی خاکہ 2005 (NCF-2005) کے مطابق :

☆ اس کمیشن کے صدر یش پال تھے۔

☆ جمہوری اقدار کے تئیں ذمہ دار قبول کرنا۔

☆ آزادانہ طور پر سوچتے ہوئے، اقدار کے دائرہ کار میں فیصلے لیتے ہوئے آزادانہ کام کرنا۔

☆ دوسروں کی بھلائی کے خاطر اور ان کے تجربات کے تئیں نرم دلی کا ردّعمل ظاہر کرنا۔

☆ سیکھے گئے نکات کا اطلاق نئے مواقع پر تخلیقی نہج میں ظاہر کرنا۔

☆ دنیا کی معلومات، علوم کا فہم حاصل کرتے ہوئے اقدار کے تحت ردّعمل ظاہر کرنا۔

☆ معلومات کو صرف نصابی کتب تک ہی محدود نہ کرتے ہوئے تشکیل علم کی کوشش کرنا۔

☆ باہر کی زندگی کو کمرہ جماعت سے مربوط کرتے ہوئے بچے کی ہمہ گیر شخصیت کو پروان چڑھانا۔

2.2 تعلیم کے افعال اور تعلیم کی قسمیں

(Functions of Education and Types of Education)

تعلیم کے افعال:

I. تعلیم کے عام افعال: تعلیم کا مقصد بچہ کی مکمل شخصیت کی تعمیر ہے تا کہ وہ سماج کا ایک کارآمد شہری بن سکے۔ اس کے لیے تعلیم کے مندرجہ ذیل چند عمومی کام یہ ہیں۔

1. جبلی قوتوں کی بالیدگی:

☆ ہر بچہ جبلی قوتوں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

☆ تعلیم کا کام ہے کہ بچوں کی جبلی/ پوشیدہ صلاحیتوں کو ابھارے۔

2. متوازن شخصیت کی تعمیر:

☆ بچہ کی شخصیت کے کئی پہلو ہوتے ہیں جیسے جسمانی، ذہنی، روحانی، سماجی اور اخلاقی۔

☆ تعلیم کا کام یہ ہے کہ بچہ کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کی نشو ونما میں مدد کرے۔

3. بالغ زندگی کی تیاری:

☆ آج کے بچے کل کے شہری ہیں۔ایک اچھے شہری کی خاصیت ہوتی ہے کہ وہ سماجی مسائل کے حل میں دلیرانہ رول ادا کرتا ہے۔

☆ تعلیم اس بات کی تربیت دیتی ہے کہ وہ سماج کے اندر کس طرح کی زندگی گذارے اور مستقبل کی زندگی کو کس طرح درخشاں بنائے۔

4. سماجی شعور کی بیداری:

☆ بچہ ابتدائی عمر میں خودغرض ہوتا ہے۔وہ اپنی ہر خواہش کی تکمیل چاہتا ہے۔

☆ جب اسکول جاتا ہے تب وہ بہت ہی Socialised ہوجاتا ہے۔اس طرح تعلیمی ایجنسی کے ذریعہ ہم بچہ کی خودغرضی کو بے غرضی میں تبدیل کرتے ہیں۔

5. کردارسازی

☆ تعلیم کا اہم کام کردارسازی ہے۔ ☆ اچھے اخلاق و کردار اچھی شہریت کی ترقی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

6. اچھے شہریوں کی تخلیق:

☆ تعلیم کا ایک کام لائق اور اعلیٰ شہریوں کی تخلیق کرنا ہے۔

7. ثقافت کی حفاظت:

☆ تعلیم کا ایک اہم کام ثقافت کی حفاظت کرنا ہے۔

☆ ہر سماج کی اپنی روایتیں، طور طریقے اور رہن سہن ہوتے ہیں۔جن سے ان کی شناخت ہوتی ہے۔

☆ تعلیم کا فرض ہے کہ اچھی روایتوں، طریقوں اور رہن سہن کی حفاظت کرے۔

8. سماجی اصلاحات اور ترقی کا فروغ:

☆ سماج کے موجودہ حالات سے مفاہمت کرکے زندگی گذارنا نہیں ہے بلکہ موجودہ سماج کو سمجھے اور انسانی فلاح و بہبود کے لئے اس میں تبدیلی لانے کی کوشش کرے۔

☆ تعلیم ہی ایک ایسا واحد ہتھیار ہے جس کی مدد سے سماجی اصلاحات ممکن ہیں۔

☆ تعلیم کے ذریعہ مسائل کو سمجھا جاسکتا ہے اور مستقبل کے لئے نئے اقدار کی تشکیل دی جاسکتی ہے۔

انسانی زندگی میں تعلیم کے افعال:

1. ضروریات کی تسکیل
2. زندگی میں خودمکتفی ہونا
3. پیشہ وارانہ اہلیت کو حاصل کرنا۔
4. ماحول کو اپنانا
5. ماحول کی تبدیلی
6. تجربوں کو ازسرنو منظّم کرنا۔

قومی زندگی میں تعلیم کے افعال:

1. قیادت کی تربیت
2. مہارتی ورکرس کی تربیت
3. سماجی اہلیت کا فروغ
4. قومی ترقی کے لئے منصوبہ
5. قومی یکجہتی کا فروغ
6. جذباتی یکجہتی کا فروغ
7. انسانی فطرت سے متعلق بصیرت پیدا کرنا۔
8. قومی نظم کا فروغ

تعلیم کی قسمیں (Types of Education) :

1. باضابطہ تعلیم (Formal Education)
2. بے ضابطہ تعلیم (Informal Education)
3. غیر رسمی تعلیم یا مسلسل تعلیم کا ذریعہ

تقابل

باضابطہ تعلیم (Formal Education)	بےضابطہ تعلیم (Informal Education)
1. یہ تعلیم ایک منصوبہ کے تحت دی جاتی ہے جو مختلف مقاصد کو سامنے رکھ کر مقررہ وقت اور مقررہ طریقے سے دی جاتی ہے۔	1. یہ تعلیم بچہ کی پیدائش سے ہی شروع ہو جاتی ہے حالانکہ اس کے لئے کوئی منصوبہ نہیں بنایا جاتا اور نہ کوئی ادارہ اس کے لئے قائم کیا جاتا ہے۔
2. اسکول، کالج، کتب خانے، عجائب گھر اور آرٹ گیلریاں باضابطہ تعلیم کے اہم ذرائع ہیں۔	2. یہ تعلیم ہر جگہ اور ہر وقت کسی نہ کسی شکل میں چلتی رہتی ہے۔ گھر، خاندان، پڑوس، ریاست، مذہب، معاشرہ، ریڈیو، ٹی۔وی، اخبار اور رسالہ، پیر گروپ وغیرہ اس قسم کی تعلیم کا ذریعہ ہیں۔
3. یہاں سال بھر کے لئے نصاب اور اسباق ترتیب دیئے جاتے ہیں۔	3. یہاں نہ کوئی نصاب ہوتا ہے اور نہ کوئی اسباق ترتیب دیئے جاتے ہیں۔
4. تعلیم دینے اور اس کے حصول کا احساس معلم اور طالب علم دونوں کو ہوتا ہے۔	4. بےضابطہ تعلیم میں یہ احساس نہیں پایا جاتا ہے۔
5. یہ نظام، حکومت یا انتظامی کمیٹی کے ذریعہ چلایا جاتا ہے۔	5. یہاں نہ کوئی انتظامی کمیٹی ہوتی ہے نہ کوئی منظّم جماعت۔
6. حکومت کی جانب سے نگرانی و معائنہ بھی کیا جاتا ہے۔	6. یہاں نہ کوئی نگرانی ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی معائنہ ہوتا ہے۔
7. تعلیم کے ساتھ ساتھ مسلسل جانچ کی جاتی ہے اور ترقی رپورٹ کے ذریعہ سرپرست کو مسلسل آگاہ کیا جاتا ہے۔	7. یہاں کوئی جانچ نہیں کی جاتی ہے اور نہ کوئی ترقی رپورٹ کے ذریعہ سرپرست کو مسلسل آگاہ کیا جاتا ہے۔

3. غیر رسمی تعلیم: ایسی تعلیم جو رسمی تعلیم کی کمیوں کو پورا کرنے کے لئے دی جاتی ہے وہ غیر رسمی تعلیم کہلاتی ہے۔ یہ حقیقت میں باضابطہ تعلیم ہے مگر وہ بےضابطہ طریقے سے دی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر بچہ کسی وجہ سے اسکول میں صبح سے شام تک نہیں پڑھ سکتا تو اس کے لئے غیر رسمی تعلیم فراہم کی جاسکتی ہے۔

☆ Dropout کی شرح کو کم کرنے کے لئے، خواندگی کے فیصد کو بڑھانے کے لئے حکومت نے اس قسم کی تعلیم کو پیش کیا ہے۔

☆ اس طریقہ تعلیم میں اغراض و مقاصد، منصوبہ سبق ترتیب دیے جاتے ہیں۔

☆ یہاں اوقات، طلبہ کی سہولت کے لحاظ سے تبدیل کئے جاسکتے ہیں۔

غیر رسمی تعلیم کے ذرائع:

1. ایجوکیشن گیارنٹی
2. سمر اسکول اسکیم
3. برج اسکول (Bridge school)
4. آلٹرنیٹ اسکول
5. تعلیم بالغان کے مراکز
6. قومی اوپن اسکول
7. نائٹ اسکول
8. ٹیلی اسکول
9. ریڈیو، ٹی۔وی پر نشر کئے جانے والے پروگرام

تعلیم کا عمل (Process of Education):

☆ تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس میں کسی مقررہ مقاصد کے ساتھ اچھے نتائج کو حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

☆ بچہ کی تعلیم و تربیت ایک حرکیاتی عمل ہے۔ تجربہ اس کی بنیاد ہے۔ تعلیمی نصاب کے تحت جو پڑھایا جاتا ہے وہ صرف معلومات نہیں ہے بلکہ

نئی مہارتیں، نئے تصورات اور مختلف اقدار کو پیش کرنے کی کوشش ہے۔

☆ تعلیم کو ایک عمل تصور کیا جائے تو اس میں

- معلم/اساتذہ (Teahcers)
- طلباوطالبات (Students)
- موادِ مضمون یا اسباق (Syllabus) اہم نکات ہوتے ہیں۔

1. ایک قطبی عمل (Unipolar Process) :

☆ یہ ایک قدیم طریقہ ہے۔

☆ یہاں پڑھائی بے حد اہمیت رکھتی ہے۔اس عمل میں استاد مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ یہاں طالب علم، علم حاصل کرسکتا ہے لیکن اس کی تفہیم نہیں ہوسکتی۔

☆ اس عمل میں طالب علم Passive ہوتے ہیں۔

2. دو قطبی عمل (Bipolar Process) :

☆ اس طریقہ عمل کی وضاحت جان آڈمس نے اپنی کتاب "Evolution of Education Theory" میں کی ہے۔

☆ کسی بھی سرگرمی کی کامیابی کا انحصار دو شخصیتوں یعنی شاگرد اور استاد پر ہوتا ہے۔

☆ تدریسی واکتسابی عمل میں طلبا اور استاد دونوں مستعدی کے ساتھ حصہ لیتے ہیں۔

☆ ''مقناطیس کی طرح تعلیم کے بھی دو قطب ہوتے ہیں۔'' (راسس)

3. سہ قطبی (Tripolar Process) :

☆ اس طریقہ عمل کی وضاحت ''جان ڈیوی'' نے کی۔

☆ تدریسی واکتسابی عمل میں استاذ، شاگرد کے ساتھ ساتھ ماحول (موادِ مضمون) بھی کلیدی ہوتا ہے۔

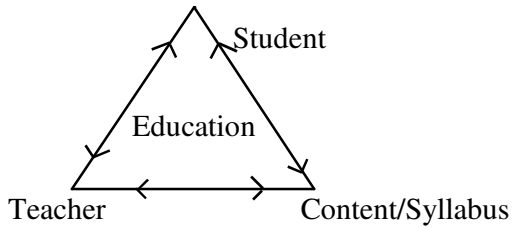

2.3 ابتدائی تعلیم کا ہمہ گیر پھیلاؤ

(Universalisation of Elementary Education)

قدیم زمانہ میں ہمہ گیر تحتانوی تعلیم کا کوئی تصور نہیں تھا تاہم مشرق و مغرب میں چند ایجنسیوں نے جو مذہب میں دلچسپی رکھتے تھے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے تحتانوی تعلیم کی ابتدا کی۔ برہمنی دور میں ایک خاص طبقہ کے لوگوں کے لئے تعلیم دی جاتی تھی، دوسرے طبقوں کو اس سے محروم رکھا جاتا تھا، بدھ مت کے دور میں تعلیم ہمہ گیر طرز کی تھی، لیکن اس کا دائرہ محدود تھا، مسلم دور حکومت میں تعلیم مفت دی جاتی تھی، نہ تو یہ لازمی تھی اور نہ ہمہ گیر انگریزی دور حکومت میں تعلیم زیادہ ترقی نہ پاسکی جس کے حسب ذیل وجوہات ہیں:

- ☆ ہندوستانیوں کا انگریزی تعلیم سے نفرت کرنا۔
- ☆ انگریزی کے ذریعہ اعلیٰ تعلیم پر ہی زور دیا جانا۔
- ☆ مقامی طرز تعلیم یا زبانوں کو نظر انداز کرنا۔
- ☆ غربت اور پست معیار زندگی۔
- ☆ مالیہ کی کمی۔
- ☆ انگریزی تعلیم کو مغربی پودا Western Plant سمجھا جاتا تھا اور جسے مشرقی سرزمین پر پروان چڑھانا مناسب نہیں سمجھا جاتا تھا۔
- ☆ یہ احساس کہ انگریزی حکومت اپنی بھلائی اور تیزی کے لئے انگریزی تعلیم رائج کرنا چاہتی ہے۔
- ☆ مغربی تعلیم کے ذریعہ انگریزی حکومت عیسائیت کی تبلیغ کرنا چاہتی ہے۔

تحتانوی تعلیم کی آفاقیت:

- ☆ ہندوستان میں آزادی کے بعد سے تعلیم کی ترقی کے لئے بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اور دستور ہند کے دفعہ 45 میں ترمیم کر کے 1977ء میں تعلیم کو ہندوستانی قومی تعلیم قرار دیا گیا اور 6 تا 14 سال عمر کے تمام بچوں کو مفت و لازمی تعلیم سے آراستہ کرنا حکومت کا مقصد تھا۔
- ☆ دستور ہند کی روشنی میں ہندوستان کے ہر شہری کو تعلیم کے حصول کے لیے مساویانہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ دستور کے دفعہ 45 کے تحت مفت اور لازمی تعلیم کی ضمانت ہر ایک کو دی گئی۔
- ☆ اس کے باوجود ہر گوشے میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا ہمارے ملک میں یکساں طور پر تعلیمی مواقع فراہم کئے گئے ہیں؟ یکساں تعلیمی مواقع سے مراد سب کے لیے ایک ہی تعلیم نہیں بلکہ تمام افراد کو اُن کی صلاحیت اور دلچسپی کے لحاظ سے تعلیم حاصل کرنے میں دشواری نہ ہو۔
- ☆ تعلیم کی راہ میں امیری، غریبی، رنگ و نسل، ذات پات اور مذہب بھی حائل نہ ہوں۔
- ☆ یہ شکایت ہے کہ ہمارے ملک میں یکساں تعلیمی مواقع نہیں ہیں۔ جیسے شہروں میں امیروں کے لئے خانگی مدارس ہیں جب کہ غریب بچے سرکاری مدارس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جہاں کسی قسم کی کوئی سہولت نہیں ہوتی۔
- ☆ ہمارے ملک میں مردوں سے زیادہ عورتوں میں ناخواندگی عام ہے۔
- ☆ اقلیتوں میں بھی ان کی مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے مواقع فراہم نہیں ہیں۔
- ☆ اس لئے یکساں تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے لئے تحتانوی سطح پر حکومت کی جانب سے کئی اسکیم اور پروگرامس روبعمل لائے جائیں۔

آفاقی تحتانوی تعلیم پر اثر انداز ہونے والے عوامل:

1. مناسب وسائل کی کمی
2. آبادی میں غیر معمولی اضافہ
3. لڑکیوں کی حصول تعلیم میں جھجک
4. پسماندہ بچوں کی غیر معمولی تعداد
5. عام غربت
6. والدین کی عام جہالت
7. تضیع اور انجماد
8. سماج کے کمزور طلبا کی مدرسہ میں کم شرکت
9. نصاب کا موثر نہ ہونا
10. مدرسوں کی عمارتوں کا غیر دلکش ہونا
11. معائنہ کاروں کا موثر معائنہ اور تعلیمی رہبری میں خوبیوں کا نہ ہونا۔

UEE پر اثر انداز ہونے والے عوامل:

وسیع پیمانے پر مدرسوں کی سہولتیں: ملک میں مدرسوں کی سہولتیں مہیا کی جائیں' زیادہ سے زیادہ قائم کئے جائیں' تاکہ کسی بچہ کو مدرسہ جانے میں تکلیف نہ ہو' مدرسہ اتنی دور پر ہو کہ بچہ مدرسہ کو آسانی سے پیدل جا سکے' اس کے تحت ہر گاؤں میں جس کی آبادی 300 یا اس سے کم افراد پر مشتمل ہو مدرسہ کی سہولت فراہم کی جائے' اس طرح کی سہولت سے تعلیم کے پھیلاؤ میں آسانی ہوگی۔

ہمہ گیر پیمانہ پر طلباء کی شرکت: ہر بچہ جس کی عمر 5 سال سے متجاوز ہو مدرسہ میں شریک کروایا جائے اس کے لئے مناسب تشہیر کی جائے' تحتانوی تعلیم کی اہمیت والدین اور عوام پر اجاگر کی جائے، لازمی تحتانوی تعلیم کے لحاظ سے جس بچہ کی مدرسہ جانے کی عمر ہو اور والدین مدرسہ نہ روانہ کریں تو ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے۔

ہمہ گیر پیمانے پر طلبا کو تحتانوی تعلیم کی تکمیل کی پابندی: تحتانوی تعلیم کا اہم مسئلہ یہ ہے کہ طلبا و طالبات کی نہ کسی وجہہ دو تین سال تک تعلیم پا کر مدرسہ جانا ترک کر دیتے ہیں' اس کے لئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ طلباء و طالبات تعلیم ترک نہ کرنے پائیں' اس طرح کے اقدامات کرنے کی صورت میں تحتانوی تعلیم کا وسیع پھیلاؤ ممکن ہے اور ساتھ ہی مقرر کردہ نشانہ Target تکمیل کیا جا سکتا ہے۔

کوٹھاری کمیشن نے مفت لازمی تعلیم پر زور دینے کے لئے تین عوامل کی طرف اشارہ کیا ہے جو حسب ذیل ہیں:

Universal Retention (3) Universal Enrolment (2) Universal Provision (1)

(1) Universal Provision: اس ضمن میں کوٹھاری کمیشن نے یہ سفارش کی کہ ہر بچے کو اس کی ضرورت کے مطابق مفت لازمی تعلیم کا انتظام ہونا چاہئے' اور ہر بچے کو یہ سہولت دینی ہوگی کہ تحتانوی تعلیم کے لئے اس کے گھر سے مدرسے کا فاصلہ زیادہ سے زیادہ ایک کلومیٹر ہو اور ثانوی مدرسے کا فاصلہ زیادہ سے زیادہ تین کلومیٹر ہو لہٰذا ملک میں سنگل ٹیچر اسکول کا قیام لایا جائے۔

(2) Universal Enrolment: کوٹھاری کمیشن نے مدرسوں میں داخلوں کو ممکن بنانے کے لئے دیہی اور پسماندہ علاقوں میں مدرسوں کی ضرورت کی طرف اشارہ کیا ہے اور ایسے بچے جن کی عمر 5 سال اور 6 سال کی ہو ان کے داخلوں کو یقینی بنایا جائے اور اس کے علاوہ ایسے طلبا جو تحتانوی سطح سے ثانوی سطح پر منتقل ہو رہے ہوں ان کے داخلوں کو بھی یقینی بنایا جائے۔

(3) Universal Retention داخلوں کے بعد مدرسے میں طلباء کی موجودگی کو یقینی بنانا اور مدرسے میں آمادگی کا جذبہ پیدا کرنا اور تضیع۔انجماد Wastage Stagnation کی شرح کو کم کرنا ہی Retention کے اضافے کا باعث بنتا ہے۔

UEE پر مندرجہ بالا عنوانات کے علاوہ حسب ذیل عنوانات بھی اثر انداز ہوتے ہیں: آبادی: جہاں دستور کے نفاذ کے وقت یہ خیال تھا کہ پانچ سو ساٹھ لاکھ (560,00,000) طلباء کے داخلے کے نشانے کو حاصل کئے ہیں' مگر پھر بھی ہم اپنے مقاصد میں ناکام ہے اس کی اہم وجہہ ہے بڑھتی ہوئی آبادی جہاں مدرسوں کی تعداد میں اضافہ کیا جاتا ہے وہیں آبادی کی شرح میں اس سے کئی گنا اضافہ ہوتا ہے۔

لازمی تعلیم قرار دینے کے لئے روکاوٹیں: ملک میں تمام بچوں کے داخلوں کو یقینی بنانے کے لئے کہیں بھی (کسی بھی ریاست میں) ایسا قانون نہیں نافذ کیا گیا جس کے تحت ہر ایک کو تعلیم لازمی قرار دی جائے اور اگر اس کی نافرمانی کی جائے تو سزا دی جائے اس کے علاوہ اولیائے طلباء کی عدم دلچسپی اور عوام کی تعلیم کے مقاصد سے ناواقفیت بھی ایک اہم وجہہ ہے۔

Enrolment کی کمی کی وجوہات:

- ☆ دیہی اور شہری علاقوں میں تعلیمی مواقع میں فرق پایا جانا
- ☆ لڑکوں اور لڑکیوں کے داخلہ میں فرق
- ☆ Wastage اور Stagnation
- ☆ معاشی بحران
- ☆ اولیائے طلباء کی عدم دلچسپی
- ☆ تحتانوی تعلیم کے انتظام کے لئے قومی سطح پر کوئی منظّم یا یکساں نظام کی کمی (صحیح پالیسیوں کا نہ ہونا)
- ☆ غیر متعلق مقاصد
- ☆ مجہول نصاب
- ☆ امدادی سامان کی کمی
- ☆ کمزور انتظامیہ
- ☆ تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی

Enrolment میں اضافہ کے اقدامات:

- ☆ Multiple Entry ایک ایسے نظام کو ترتیب دینا جس کے ذریعہ طلبا کا داخلہ کسی بھی نقطہ پر ممکن ہوں۔
- ☆ جز وقتی تدریس (Part Time Classes)
- ☆ ترغیبات کی ضرورت
- ☆ تعلیم میں معیار (Quality) اور مقدار (Quantity) کی ضرورت
- ☆ نصاب کی از سر نو تدوین
- ☆ اساتذہ کے رتبے کا خیال
- ☆ عمارت اور انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا
- ☆ تنظیمی قواعد میں تبدیلی لانا
- ☆ مقامی رضا کارانہ اداروں کی مدد حاصل کرنا اور موقعوں کا حصول
- ☆ بہتر جانچ

تعلیمی مساوات کے لیے ریاستی حکومت کے اقدامات

1. تعلیم ترک کرنے والے طلبا کو روکنے کے لئے 1971ء میں Non-detention Scheme شروع کی گئی۔
2. 75% آبادی کے لئے تین کلومیٹر فاصلے کے اندر اعلیٰ تحتانوی مدرسہ کی سہولت حاصل ہے۔
3. 1979-89 کے درمیان تعلیم سے جوڑنے کے پروگرام کے تحت غیر رسمی تعلیمی مراکز کو کھولا گیا۔
4. 1984ء میں APPEP اسکیم کو شروع کیا گیا۔
5. 1987ء میں OBB اسکیم کو شروع کیا گیا۔
6. تمام ضلعوں میں DPEP اسکیم زیر عمل ہے۔
7. دیہاتی طلبا کے فائدے کے لئے Semi Residential Schools کا قیام عمل میں آیا۔ اوّل تا پنجم تک پڑھنے والے طلبا کے لیے مفت کتابیں فراہم کی جاتی ہیں اور ہر ماہ فی کس 3 کلو چاول بھی مفت دیے جاتے ہیں۔ اس کو بدل کر 2002ء سے دوپہر کے کھانے کی اسکیم (Mid Day Meal Scheme) شروع کی گئی۔
8. جسمانی معذور طلبا کے لیے مراکز کا قیام عمل میں لایا گیا۔
9. تعلیم کو عام کرنے کی غرض سے Open-School اور Open-University شروع کئے گئے۔
10. ضلعی تعلیمی پراجکٹ (DPEP) کے معیاد ختم ہونے کے بعد 2003 سے سروا شکشا ابھیان (SSA) شروع کیا گیا۔

مذکورہ بالا اقدامات کے علاوہ ریاستی حکومت نے اور بھی اقدامات کئے ہیں تا کہ تحتانوی تعلیم کو عام کیا جا سکے۔
تحتانوی تعلیم کی آفاقیت کے لئے مختلف اسکیموں اور پروگرامس کو شروع کیا گیا۔ اب ہم ان اسکیموں اور پروگرامس سے متعلق تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔

1. آپریشن بلاک بورڈ (OBB) Operation Black Board - 1987
2. آندھراپردیش تحتانوی تعلیم پراجکٹ (APPEP) Andhra Pradesh Primary Education Project (1984-85)
3. ضلعی تحتانوی تعلیم پراجکٹ (DPEP) District Primary Education Project
(ملک میں 1994 ۔ ریاست آندھراپردیش میں پہلا مرحلہ 1996 ۔ ساری ریاست میں 1997)
4. سروا شکشا ابھیان (SSA) Sarva Shiksha Abhiyan ۔ 2003
5. اوپن اسکول (Open Schools)
6. دوپہر کے کھانے کی اسکیم (MDM) Mid Day Meals Scheme
7. تعلیمی ٹیلی ویژن (ETV) Educational Telivision ۔ ملک بھر میں 1982 ۔ ریاست بھر میں 1985
8. آندھراپردیش اسکول ہیلت پراجکٹ (APSHP) Andhra Pradesh School Health Project ۔ 1998

1. آپریشن بلاک بورڈ (Operation Black Board)

☆ تحتانوی تعلیم کی ترقی کے سلسلے میں قومی تعلیمی پالیسی 1986ء اور پروگرام آف ایکشن (POA) میں کئی اسکیموں کی سفارش کی گئی۔ ان میں سے ایک اسکیم کا علامتی نام "OBB" رکھا گیا۔

☆ OBB کے نام سے ملک بھر میں شہرت حاصل کرنے والا یہ پروگرام وسائل کے تئیں معلم کے اختیارات میں کافی ترقی کا باعث بنا۔

☆ OBB اسکیم تین اجزاء پر مشتمل ہے۔

1. معقول حد تک دو بڑے کمروں کی فراہمی جن کا استعمال ہر موسم میں ممکن ہو۔ اس کے ساتھ ایک کشادہ برآمدہ ہو۔ لڑکے اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ بیت الخلاء کی سہولت ہو۔
2. ہر پرائمری اسکول میں کم سے کم دو استاد ہوں اور جہاں تک ممکن ہو ان میں ایک خاتون (Female Teacher) ہو۔
3. تعلیم اور تعلّم کا ضروری سامان مہیا ہو۔

اس کے بعد آگے چل کر یعنی آئندہ سالوں میں

☆ ہر مدرسہ میں جماعتوں کی تعداد کی بنیاد پر زائد کمرہ جماعتوں کے لیے مخصوص گرانٹس (Special Grants) مختص کئے گئے۔

☆ جماعتوں کی تعداد کی بنیاد پر زائد اساتذہ کا تقرر عمل میں لایا گیا جس سے معیاری تعلیم کا حصول یقنی ہوا۔

اس اسکیم کے ذریعہ سربراہ کئے گئے اشیاء کی فہرست اس طرح ہے۔

☆ درسی کتابیں ☆ ریاضی کٹ ☆ سائنس کٹ ☆ لغت (ڈکشنریاں)
☆ نقشے، تصاویر ☆ کہانی کتابیں ☆ حوالہ جاتی کتابیں ☆ آلاتِ موسیقی

☆ کھیل کود کا سامان ☆ پینے کے پانی کے برتن ☆ کہانی کارڈس میگزین ☆ Tool Kits وغیرہ

☆ OBB اسکیم کے ذریعہ ہمارے ملک میں آفاقی تحتانوی تعلیم کی عمل آوری بے حد آسان ہے۔

☆ معاشی بوجھ کی بناء پر اس اسکیم کو 88-1987 میں شروع کر کے تین مرحلوں میں یعنی 89-1988 ' 90-1989 سال میں (جملہ تین سال میں) ملک بھر میں روبعمل لایا گیا۔

☆ 1987 اور 1988 کے دوران تمام ریاستوں کے صرف 20% کمیونٹی ڈیولپمنٹ بلاکوں اور میونسپل علاقوں کو اس میں شامل کیا گیا۔ اور دوسرے 30% بلاک اور میونسپل حدود 89-1988 میں پورے کئے گئے اور باقی 50 فیصد 90-1989 میں مکمل کیا گیا۔

☆ اس اسکیم کے تحت تقریباً 80,000 اساتذہ کا تحتانوی مدارس میں اور 85 ہزار اساتذہ کا اعلیٰ تحتانوی مدارس میں تقرر ہوا۔

☆ تقریباً 2 لاکھ سے زائد کمرہ جماعتیں (Additional Classrooms) تعمیر کروائے گئے۔

☆ یہ اسکیم 03-2002 سال سے DPEP اور SSA میں شامل ہوگئی۔

☆ 1986ء کی قومی تعلیمی پالیسی کو موثر طور پر عمل میں لانے کے لئے سرکار ہند نے اپنے اوپر ایک بہت بڑی ذمہ داری لی ہے۔ خصوصاً ان اسکیموں کے بارے میں جن کا مقصد بلند معیاری تعلیم کو فروغ دینا ہے۔ OBB کی بہتر طور پر عمل آوری کے لئے مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے ذمہ داریوں کو آپس میں بانٹ لیا۔

☆ OBB اسکیم کے تحت تعمیر کیا جانے والا ہر کمرہ 30 مربع میٹر رقبہ کا ہونا چاہئے اور برآمدہ تقریباً 9.8 تا 10 فٹ چوڑا ہو۔

اوپن اسکول (Open School):

نیشنل اوپن اسکول نظام کو 1990 میں شروع کیا گیا' ابتداء میں اس اسکیم کو چار اضلاع نیلور' چتور' نظام آباد اور وشاکھا پٹنم میں متعارف کروایا گیا' ہر ضلع کے 100 تا 150 گاؤں میں اوپن اسکول کے منٹرس کھولے گئے اور ہر سنٹر میں 25 طلباء کو داخلہ دلوایا گیا' اوپن اسکول کو قائم کرنے کا مقصد قبل از تعلیم ترک مدرسہ (Dropout) طلباء کو اوپن اسکول میں داخلہ دے کر پھر سے انہیں رسمی مدرسوں میں شریک کروانا' اس اسکیم کا اہم مقصد یہ ہے ایسے طلباء جو 12 سال کی عمر مکمل کر چکے ہوں اور کچھ پڑھنا لکھنا جانتے ہیں' وہ اس اوپن اسکول اسکیم میں شرکت کر کے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ سکیں۔

تلنگانہ اوپن اسکول سوسائٹی (TOSS)

OBE-- Open Basic Education

S1-- 3rd Pass or 4th Dropout or Neo Literater

S2-- Equal to 6th

S3-- Equal to 7th

S4-- Equal to 8th

S5-- Equal to 9th

S6-- Equal to 10th

اوپن اسکول ''تعارف'' :

1. کسی وجہ سے تعلیم ترک کردینے والے بچوں کو دوبارہ حصول علم کا موقع فراہم کرنے اور ناخواندگی کو دور کرنے کی غرض سے اوپن اسکول اسکیم کا آغاز کیا گیا۔
2. حکومت آندھرا پردیش نے اپنے حکم نامہ GO 965 مورخہ 27/مئی 1992 کے ذریعہ ریاست میں اوپن اسکول کے درجات 1,2,3 کو پانچویں، چھٹی اور ساتویں جماعت کے مماثل قرار دیا اور ان طلبا کو انگریزی میں کامیابی سے مستثنیٰ قرار دیا تھا لیکن 2000ء میں انگریزی کو بھی نصاب میں شامل کردیا گیا اور برج کورس میں ہندی پڑھنے سے بھی مستثنیٰ قرار دیا گیا۔
3. اوپن اسکول طریقہ تعلیم میں درجات 1,2,3 کامیاب کرنے کے بعد طلبا باضابطہ تعلیم کے مدارس (Formal Schools) میں چھٹی، ساتویں، آٹھویں جماعتوں میں داخلہ لے سکتے ہیں یا پھر اوپن اسکول طریقہ تعلیم کے ذریعہ ہی اپنی تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔
4. حکومت آندھرا پردیش نے حکم نامہ G.O 485 مورخہ 8/اگست 2001 کے ذریعہ اوپن اسکول طریقہ تعلیم سے درجات 4,5,6 مکمل کرنے والے طلبا کو آٹھویں، نویں، دسویں جماعت کے مماثل قرار دیا ہے اور انھیں رسمی تعلیمی اداروں میں داخلہ کی اجازت دی ہے۔
5. اوپن اسکول کے طلبا دسویں جماعت کامیاب کرنے کے بعد سند حاصل کرکے انٹرمیڈیٹ میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ اوپن اسکول طریقہ سے آئندہ بھی تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔

مقاصد: ترک تعلیم کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پانا، ناخواندگی کو دور کرنا اور اس طرح انہیں حصول علم کا موقع فراہم کرتے ہوئے باصلاحیت اور ترقی یافتہ بنانا اوپن اسکول طریقہ تعلیم کا اہم مقصد ہے۔ اس طریقہ تعلیم میں بالواسطہ تعلیم کا موقع فراہم کیا جاتا ہے اور طلبا کو مطالعاتی مواد اور کتابیں گھروں پر سربراہ کی جاتی ہیں تاکہ وہ اپنی مصروفیات کے ساتھ ساتھ گھر پر ہی تعلیم جاری رکھ سکیں اور علم حاصل کرکے ایک اچھا بلند مرتبہ شہری بن سکیں۔

افادیت: جو بچے حصول علم کی خواہش کے باوجود کسی مجبوری کی وجہ سے رسمی طریقہ تعلیم کے ذریعہ اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے انہیں تعلیم کا موقع فراہم کرنے کے لئے مرکزی اور ریاستی حکومت نے غیر رسمی تعلیم کا آغاز کیا چنانچہ ایسے بچے اوپن اسکول طریقہ تعلیم سے استفادہ کررہے ہیں۔ تحتانوی اور وسطانوی سطح پر ایسی تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت کے علاوہ وزارت فروغ انسانی وسائل حکومت ہند نے بھی دلی میں National Open School قائم کیا ہے جس میں مراسلاتی طرز تعلیم کا انتظام ہے۔

اوپن اسکول میں تعلیم کی مدت 5 سال ہے۔ اس دوران طلبا اپنی سہولت اور صلاحیت کے مطابق تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ ریاست میں اُردو میڈیم تعلیم کے غیر رسمی تعلیم کے مراکز چھ ہزار سے زیادہ ہیں اس کے علاوہ تلگو، ہندی، مراٹھی اور کنڑی ذریعہ تعلیم کے مراکز بھی ہیں۔ اس طرح تلنگانہ میں اوپن اسکول اور اوپن یونیورسٹی کے ذریعہ غیر رسمی طریقہ تعلیم کو فروغ دیا جارہا ہے۔ اور اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہورہے ہیں۔

اوپن اسکول میں داخلہ کے لئے اہلیت: ہر مرکز میں کم از کم 30-25 طلبا ہوں جن میں 30% غیر رسمی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہوں اور 30% تعلیم بالغان میں تعلیم حاصل کئے ہوئے ہوں۔ 12 سال کی عمر کے طلبا جو پانچویں، چھٹی اور ساتویں جماعت سے تعلیم ترک کئے ہوئے ہوں۔

تعلیمی مراکز: ایسے مقامات جہاں پرائمری مدارس نہ ہوں وہاں اوپن اسکول کے مراکز قائم کئے جاتے ہیں۔ جن میں Preparatory اور Bridge کورسس کا انتظام ہوتا ہے اور ہر طالب علم سے صرف 10 روپے امتحانی فیس لی جاتی ہے اور امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں۔ دیہاتوں میں فروغ تعلیم مراکز کے پروگرام کو جانچنے، عملی مشکلات کو دور کرنے اور معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے District Resource Centre (DRC) قائم کئے گئے ہیں۔

تعلیمی اوقات: طلبا اور مدرس یعنی کونسلر اپنی اپنی سہولت، فرصت اور مقامی ماحول کے لحاظ سے تعلیمی اوقات متعین کرتے ہیں جیسے اتوار یا کوئی اور دن۔ حاضری کو اہمیت نہیں دی جاتی۔

اوپن اسکول کے لئے ٹیچر کونسلر کا انتخاب: رسمی اور غیر رسمی تعلیم یافتہ اور بارھویں جماعت تک تعلیم یافتہ مقامی افراد اور وظیفہ یاب اساتذہ اوپن اسکول کے لئے ٹیچر کونسلر بننے کے اہل ہیں۔ تعلیم یافتہ بے روزگار مرد و خواتین کونسلر بننے کے اہل ہیں۔ رسمی تعلیم کے موظف اساتذہ کو ترجیح دی جاتی ہے۔

کونسلر کے فرائض: اوپن اسکول قواعد کے مطابق طلبا کو ان کے معیار کے لحاظ سے داخلہ دیا جاتا ہے۔ انہیں مطالعاتی مواد، تعلیمی اشیاء فراہم کئے جاتے ہیں۔ تعلیمی کیلنڈر کے مطابق شخصی رابطہ پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ تعطیلات کے دنوں میں کوچنگ کا انتظام کیا جاتا ہے اور طلبا کو Internal Assignment بھی دیئے جاتے ہیں۔ تمام سرگرمیوں کی اطلاع متعلقہ DEO کو دی جاتی ہے اور DEO کے ذریعہ کونسلرس کو تنخواہیں ادا کی جاتی ہیں۔

نگرانی اور جانچ:

1. ضلعی سطح پر اوپن اسکول کی سرگرمیوں کی جانچ کی جاتی ہے اور تفصیلات مرکزی دفتر کو روانہ کئے جاتے ہیں۔
2. ضلع کلکٹر اس کمیٹی کا صدر ہوتا ہے اور DEO اور DRO دیہاتوں میں قائم شدہ اوپن اسکول کے حسابات کی تنقیح، منصوبہ بندی اور جانچ کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔
3. DEO کے منتخب کردہ Co-ordinators ہر ماہ 20 اوپن اسکول کا جائزہ لے کر نمونہ IV کے ذریعہ DEO کو اس کی اطلاع دیتے ہیں۔
4. DEO نگرانی کاروں کے ذریعہ حاصل کردہ رپورٹ کا جائزہ لے کر نمونہ VIII کے ذریعہ اعلیٰ عہدیداروں کو رپورٹ روانہ کرتے ہیں۔

اس طرح تمام متعلقہ افسران اوپن اسکول پروگرام کی نگرانی اور تجزیہ کے ذریعہ کارکردگی کو بہتر بنانے، عملی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

6. دوپہر کے کھانے کی اسکیم (Mid Day Meals Scheme)

☆ 1953ء میں سب سے پہلے حکومت اُتر پردیش نے اس پروگرام کو متعارف کیا۔

☆ 1982ء میں ریاست تامل ناڈو نے اس پروگرام کو شروع کیا۔

☆ 15/اگست 1995ء میں مرکزی حکومت نے "National Programme of Nutritional Support to Primary Education" پروگرام کو شروع کیا۔

☆ ملک بھر کے تمام مدارس میں Mid Day Meals Scheme کو یکم جنوری 2005ء سے شروع کرنے کا حکم نامہ سپریم کورٹ نے نومبر 2004ء کو دیا۔

☆ اس اسکیم کے ذریعہ ہندوستان میں 120 ملین طلبہ اور 1.27 ملین مدارس میں طلباء و طالبات کو تغذیہ بخش غذا دی جارہی ہے۔

مقاصد:

☆ لڑکے اور لڑکیوں کے لئے متوازن غذا، تغذیہ بخش غذا فراہم کرنا۔

☆ طلباء و طالبات کے اندراج میں اضافہ، اگلی جماعتوں میں Promote کرنا۔

☆ Dropouts کی تعداد میں پوری طریقے سے کمی لانا۔

Unit-III

تعلیم کے سماجی ابعاد

Sociological Dimensions of Education

3.1 جمہوریت اور تعلیم (Democracy and Education)

☆ جمہوریت کے لغوی معنی عوامی حکومت کے ہیں۔ جس میں عوام حاکر بھی ہوتے ہیں اور محکوم بھی ہوتے ہیں۔

☆ ابراہم لنکن کے مطابق جمہوریت کی تعریف اس طرح ہے۔

Democracy — of the poople / by the people / for the people

☆ رادھا کرشنن کمیشن کے مطابق ''جمہوریت صرف ایک سیاسی تشکیل نہیں ہے بلکہ یہ ایک طرز زندگی ہے جو بلالحاظ ذات، مذہب، جنس اور معاش، ہر فرد کے لئے مساوی حقوق اور مساوی آزادی مہیا کرتی ہے۔''

جمہوریت کے کلیدی اصول:

- Liberty of the Individual — انفرادی آزادی
- Fundamental Rights — بنیادی حقوق
- Equality — مساوات
- Rule of Law — اصول انصاف
- Popular Sovereignty — خودمختار (اقتدار اعلیٰ)
- Popularity — کثرت
- **Tolerance** — بُردباری، نرم مزاجی
- Dialogue
- Faith in Change
- Majority Decision

Democratic Education Characters (جمہوریت تعلیمی خصوصیات)

- Universal Education — تعلیم کی آفاقیت (آفاقی تعلیم)
- Equal Opportunities — یکساں مواقع
- Free Education — مفت تعلیم
- De-Centralisation — مقامی اقتدار قائم کرنا

Democracy - Aims of Education (جمہوریت تعلیم کے مقاصد)

- Development of Vocational Skills پیشہ وارانہ مہارتوں میں ترقی
- Development of Personality شخصیت سازی
- Development of Democratic Citizenship جمہوری شہری بنانا
- Development of Leadership قائدانہ صلاحیت میں ترقی

Democratic Education Curriculum (جمہوری تعلیم۔کریکولم۔نصاب)

- Plurality
- Variety
- Flexibility
- Criticism
- Culture Specific
- Broadnessin thoughts
- Rationalate
- Conciousness

مساوات۔انصاف (Euqality - Equity) :

☆ سماجی انصاف کے حصول کے لئے ☆ ملک، قوم اور عوم کی یکجہتی کے لئے

☆ قدرتی وسائل کا صحیح استعمال ☆ بامعنی اقدار سے لیس زندگی گذارنے کا موقع فراہم ہونا چاہئے۔

☆ آزادی حاصل کر کے ہمیں 65 سال ہو چکے ہیں اور دستور نافذ العمل ہو کر 62 سال کا عرصہ مکمل ہو چکا ہے۔ دراصل دستور کے دفعہ 45 کے تحت 14 سال کے اندرون تمام لڑکے لڑکیاں 1960 تک ہی خواندہ ہو جانا چاہئے تھا۔

یکساں تعلیمی مواقعوں میں عدم مساوات کی وجوہات:

☆ ایسے علاقے جہاں پر تحتانوی، وسطانوی، فوقانوی مدارس اور کالجس نہیں وہاں پر رہنے والے طلبا کے لئے بہت کم تعلیمی مواقع ہوتے ہیں۔

☆ علاقوں/ مقاموں کے درمیان تعلیمی مواقعوں میں فرق کا پایا جانا۔

☆ مسلسل غربت کی وجہ سے غریب افراد تعلیمی مواقعوں سے فائدہ نہیں اُٹھا پا رہے ہیں۔

☆ مختلف اسکولوں اور کالجس کے درمین تعلیمی معیارات میں پایا جانے والا فرق۔

☆ شہری علاقوں کے بچوں کو ماحول سے مدد ملتی ہے جب کہ دیہی علاقے میں یہ دیکھا نہیں جاتا۔

☆ لڑکیوں اور لڑکوں کی تعلیمی معاملات میں اختیار کئے جانے والے مختلف پس منظر اور رویے۔

☆ اعلیٰ طبقات اور پچھڑے ہوئے طبقات کے درمیان تعلیمی اعتبار سے نسلوں سے چلنے والا فرق۔

دیگر وجوہات:

☆ معاشی عدم مساوات ☆ رہائشی مکانات میں فرق

☆ تعلیمی ترقی میں عدم مساوات ☆ تعلیمی معیارات میں عدم مساوات

☆ خاندان میں ناخواندہ افراد کا کثرت سے پایا جانا ☆ خاندان کی غربت

☆ خاندان کی تہذیب ☆ لڑکیوں کے علیحدہ مدارس کا نہ ہونا۔

☆ تعلیم کو خانگیانے کا عمل ☆ مدارس کا دلکش نہ نہ ہونا، بنیادی سہولتیں نہ ہونا۔

☆ خواتین اساتذہ کا زیادہ تعداد میں نہ ہونا۔ ☆ تعلیمی میدان/تعلیمی شعبہ کے لیے معول بجٹ کا نہ ہونا۔

☆ بچہ مزدوری پر کنٹرول نہ ہونا۔ ☆ آبادی میں اضافہ۔

☆ جس طرح منصوبے ترتیب دیئے گئے ہیں اس کے عین مطابق عمل آوری نہ ہونا۔

تعلیم میں معیار (Quality in Education)

☆ معیاری تعلیم کے حصول کے لئے کئی کمیٹیوں اور کمیشنوں نے سفارشات کی ہیں۔ آیئے چند اہم کمیٹیوں کا اعادہ کرتے ہیں۔

ایجوکیشن کمیشن (کوٹھاری کمیشن) کے سفارشات:

☆ پورے تعلیمی نظام کا سروے کروایا جائے۔

☆ ایک قومی نظام تعلیم کے لئے سفارشات کرے۔

☆ معیاری تعلیم کو بلند کرنے کے لئے۔

☆ عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے۔

☆ پورے ملک میں مدارس کا قیام عمل میں لانا اور ہر ایک کے دسترس میں مدارس کا رہنا۔

☆ پچھڑے ہوئے طبقات کے طلبا کے لئے ہاسٹل (Hostels) قائم کرنا۔

☆ مدرسہ آنے اور جانے کے لئے سواری کا انتظام کرنا۔

☆ مرکزی اور ریاستی حکومتیں یکساں تعلیمی مواقع فراہ کرنے کی کوشش کرنا۔

☆ غریب طلبا کے لیے مدارس میں دوپہر کے کھانے کی سہولت مہیا کرنا۔

☆ غریب طلبا کے لیے مدرسہ کی سطح پر مفت درسی کتابیں، TLM ، کپڑے دیئے جائیں۔

☆ اسکالرشپ دینے میں مالی اور سماجی مساوات کو مدِنظر رکھا جائے۔

☆ ہریجن، گریجن، پچھڑے طبقات کے بچوں کے لئے، خواتین کے لئے خصوصی سہولتیں مہیا کرنا چاہئے۔

☆ فوقانوی مدارس میں Question Bnaks دسترس میں رکھیں۔

☆ یونیورسٹیوں میں قابلیت ولیاقت رکھنے والے طلبا کو اسکالرشپس دیئے جائیں۔

☆ قبائلی مدارس میں انھیں کی زبان والے اساتذہ سے تقرر کیا جائے۔

قومی تعلیمی پالیسی۔1986 کے سفارشات:

☆ علاقوں کے درمیان، تعلیمی ترقی کے درمیان پائے گئے فرق کو مٹایا جائے۔ پچھڑے ہوئے مقامات کے لئے خصوصی سہولتیں مہیا کرنا چاہئے۔

☆ قومی یکجہتی، جذباتی یکجہتی کے حوصلہ افزائی کے لئے سادہ مدارس تشکیل دیئے جائیں۔

☆ تمام سرکاری مدارس صلاحیت وقابلیت کی بنیاد پر ہی طلبا کو شریک کریں۔

☆ تعلیم نسوان کو زیادہ اہمیت دی جائے۔ یہ سماجی انصاف کے تحت ضروری ہے۔

☆ پچھڑے طبقات بچے خاص کر گریجن (قبائلی) طلبا کے تئیں زیادہ دلچسپی لی جائے۔

☆ معذورین کے لئے، ذہنی طور پر پسماندہ بچوں کے لئے خصوصی تعلیمی سہولتیں مہیا کی جائیں۔

POA-2992 کی ہدایتیں:

☆ کریکولم اور تعلیمی منصوبے لڑکے اور لڑکیوں دونوں کے موافق تیار کئے جائیں۔

☆ تحتانوی مدارس میں خاتون اساتذہ کی اکثریت ہونا چاہئے اور انھیں کا تقرر ہونا چاہئے۔

☆ اقلیتی تعلیم کے تئیں خاص دلچسپی مرکوز کرنا۔

☆ معذورین کے لئے خصوصی تعلیمی سہولتیں مہیا کرنا۔

☆ مدارس کی عدم موجودگی کے مقام پر رضا کارانہ مدارس قائم کئے جائیں۔

☆ آپریشن بلاک بورڈ (OBB) پر عمل آوری۔

☆ ضلعی سطح پر Navodaya مدارس کا قیام 8ویں پنج سالہ منصوبہ کے تحت عمل میں لایا جائے۔

☆ ST'SC لڑکیوں کے لئے اعلیٰ تعلیم کے مواقع میسر کرنا اور خصوصی سہولتوں کا انتظام۔

☆ خواندگی کے فیصد میں پچھڑے (پسماندہ) ریاستوں کے لئے خصوصی سہولیات کا انتظام۔

آندھرا پردیش میں لیئے گئے اقدامات:

☆ OBB اسکیم پر عمل آوری۔

☆ DPEP پروگرام پر عمل آوری۔

☆ حیدرآباد میں ''ٹیلی اسکول'' پروگرام کا آغاز۔

☆ گاؤں کی سطح پر تعلیمی کمیٹیاں' گرام پنچایت/منڈل سطح پر تعلیمی کمیٹیوں کا قیام' ریاستی سطح پر (Act 13/98) پر عمل آوری۔

☆ ترکِ مدرسہ کئے ہوئے بچوں کو دوبارہ مدرس میں لانے کے لئے "Back to School" پروگرام۔

☆ آندھرا پردیش میں ''اسکول ہیلتھ'' پروگرام۔

☆ ''چلو مدرسہ چلیں'' (اندراج کو بڑھانے کے لئے) پروگرام۔

☆ ہر 1 کلومیٹر کے فاصلے پر تحتانوی مدرسہ اور ہر 3 کلومیٹر کے فاصلے پر اعلیٰ تحتانوی مدرسہ ضرور رہے۔

☆ تحتانوی مدارس کے طلبا کے لئے مفت درسی کتابوں کی سربراہی۔

☆ پوچم پلّی مقام پر دیہی یونیورسٹی کا قیام۔

☆ غریب طلبا کو حاضری کی بنیاد پر تحتانوی مدارس میں 3 کلو چاول کی سربراہی۔

یکساں تعلیمی مواقع (Equality of Educational Opportunities) :

☆ خواتین کو بچپن ہی سے مردوں کے برابر نہیں دیکھا جارہا ہے۔عوام اور سماج میں پائے جانے والے عدم مساوات کے ذریعے قائم ہونے والے غلط رسم ورواج' سماجی برائیاں' توہم پرستی کی وجہ سے سماجی اور معاشی اعتبار سے خواتین کو برابر کا درجہ نہیں دیا جارہا ہے۔ان کے ساتھ انصاف نہیں کیا جارہا ہے۔

☆ تہذیب وتمدن اور ثقافت کی اساس پر خواتین کو یکساں تعلیمی مواقع فراہم نہیں کیئے جارہے ہیں۔

☆ آبادی کے لحاظ سے مرد وخواتین تقریباً برابر ہونے کے باوجود خواندگی کے فیصد ونسبت میں عدم مساوات پائی گئی۔

☆ 1951ء میں خواندگی کا فیصد صرف 7.3% تھا جب کہ 1991ء تک اس کا فیصد 32.17% ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تعلیم کے اعتبار سے ہمارے ملک میں یکساں مواقع میسر نہیں ہیں۔

تعلیمی اعتبار سے خواتین میں عدم مساوات کی وجوہات:

☆ رسم ورواج، توہم پرستی، فرسودہ خیالات۔

☆ مردم شماری 2011 کے مطابق خواتین میں خواندگی کا فیصد 65.46% اور 34.64% ناخواندہ ہیں۔

☆ تہذیب وتمدن کے لحاظ سے عورت کا مقام ''گھر'' ہے۔ (یہ تصور عام ہو چکا ہے)

☆ سن بلوغت کو پہنچنے کے بعد لڑکیوں کو مدارس نہ بھیجنے کا تصور۔

☆ اکثر وبیشتر افراد کا تو سوال یہ ہے کہ پڑھ لکھ کر لڑکیاں آخر کیا کریں گی؟

☆ اکثر وبیشتر افراد کا یہ بھی خیال ہے کہ خوب پڑھا لکھا کر ''پھر جہیز دینا ہی پڑتا ہے'' اس لئے تعلیم پر فضول خرچ کیوں کیا جائے۔

☆ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے خواتین ٹیچرس کا ہونا لازمی ہے لیکن خاطر خواہ خواتین ٹیچرس کا نہ ہونا۔

☆ لڑکیوں کے لئے خصوصی مدارس کا نہ ہونا۔ ان کے لئے خصوصی منصوبہ نہ ہونا۔

☆ خواتین کی سوچ وفکر میں تبدیلی نہ آنا۔

مذکورہ بالا کے علاوہ اور بھی کئی وجوہات شامل ہیں جس کی وجہ سے تعلیم نسواں، عدم مساوات کا شکار ہے۔

تعلیم نسواں کے لئے فوائد:

☆ ایک بہترین مقولہ ہے کہ ''فرد کی تعلیم فرد کی تعلیم۔ عورت کی تعلیم سارے کنبہ کی تعلیم''۔

☆ ہر بچہ کی پہلی درس گاہ ماں کی گود ہوتی ہے اس لئے اگر ماں خواندہ ہو تو وہ بچوں کی پرورش بہتر انداز میں کر سکتی ہے، بچوں کی شخصیت سازی کر سکتی ہے۔ اچھے اخلاق وکردار کا مالک بنا سکتی ہے۔

☆ خاندان میں اخلاقی نشوونما ترقی پاتے ہیں۔

☆ سماج میں ایک بہتر مقام، رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ سماجی برائیوں کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ سماج میں شعور بیدار کر سکتے ہیں۔

<u>لڑکیوں اور خواتین کے تعلیم میں یکساں مواقع فراہم کرنے کے لئے ریاستی، مرکزی حکومتیں حکومت کے لئے اقدامات</u>

مرکزی حکومت کے پروگرام:

☆ OBB کے تحت خواتین اساتذہ کا تقرر ہو۔

☆ تعلیم نسواں کا فیصد کم رکھنے والے اضلاع میں ضلعی تعلیمی اسکیم عمل میں لائی جائے۔

☆ درسی کتاب میں ''صنفی امتیاز'' ظاہر کرنے والے اسباق کو نکال دیا جائے۔

☆ ماقبل تحتانوی تعلیم کو مستحکم بنانے کے لئے 'Angan Wadi' اور 'Bala Wadi' کا قیام عمل میں لا کر لڑکیوں کی تعلیم عام کی جائے۔

ریاستی حکومت کے لئے گئے اقدامات:

☆ DPEP پر عمل آوری۔

☆ تمام مدارس میں ایک تہائی حصہ خواتین، لڑکیوں کے لئے مختص کرنا۔

☆ لڑکیوں کے لئے خصوصی تعلیمی مدارس، Polytechnic کالجس کا قیام۔

☆ "Padmavati Mahila University" کا قیام عمل میں آیا۔

☆ تمام میدانوں/شعبوں میں سرکاری، مقامی اداروں میں خواتین کے لئے ایک تہائی حصہ مختص کیا گیا۔

☆ تحتانوی سطح پر لڑکیوں کے لئے مفت درسی کتابیں تقسیم کی جارہی ہیں۔

☆ مدارس میں پینے کا پانی اور بیت الخلاء کا انتظام۔

☆ ''کم عمری میں شادی'' ممنوع قرار دیا گیا۔

☆ جز وقتی مدارس کا قیام۔

☆ غیر رسمی تعلیمی مراکز قائم کئے گئے۔

ہریجن اور گریجن طبقات کے لئے یکساں تعلیمی مواقع:

ہمارے ملک کی آبادی کا 16.5% درج فہرست ذات ہے۔ جب کہ درجِ قبائل (گریجن) 6.5% ہیں۔ لیکن خواندگی میں ان کا فیصد بے حد کم ہے۔ 1991 مردم شماری کے مطابق آندھرا پردیش ریاست میں S.C اور S.T کی خواندگی اس طرح ہے۔

1991 مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں خواندگی کا فیصد

ذات	مرد	خواتین	میزان
تمام	52.74	32.17	42.84
S.C	39.91	13.76	26.88
S.T	30.65	8.19	19.42

1991 مردشماری کے مطابق ریاست آندھرا پردیش میں خواندگی کا فیصد

ذات	مرد	خواتین	میزان
تمام	55.13	32.72	44.09
S.C	41.88	20.92	31.59
S.T	25.75	8.68	17.16

☆ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ S.C طبقہ میں خواندگی کا فیصد کم ہے۔ اور ان کے مقابل میں S.T میں خواندگی کا فیصد بہت کم ہے اور خاص کر خواتین میں خواندگی کا فیصد بہت بہت کم پایا گیا۔ یہ صورتحال نہ صرف آندھرا پردیش کی ہے بلکہ ہر ریاست کی یہی صورتحال ہے۔

درج فہرست طبقات کے لئے:

☆ مدارس S.C طلبا کے دسترس میں رہے۔ نئے مدارس کو "SC" محلّہ کے قریب میں تعمیر کیا جائے۔

☆ 6 تا 14 سال عمر والے SC بچوں کی نشاندہی کر کے مدرسہ جانے کی حوصلہ افزائی کریں۔

☆ قبل دسویں جماعت تک کی وظائف کی اسکیم کے تحت بھنگی یا چمڑا اتارنے والے اور چمڑا تیار کرنے والے خاندانوں کے بچوں کو گھریلو آمدنی کا لحاظ کئے بغیر درج وسائل سے وظائف دیئے جائیں گے۔

☆ SC طلباء میں "Retention" کی شرح کو کم کرنا۔

☆ SC طلباء کے لئے امدادی کورسس فراہم کئے جائیں۔

☆ SC طلباء کے لئے اقامتی مدرسے (Residential Schools) قائم کرنا۔

☆ موافق اور مناسب جگہ SC طلبا کے لئے ماقبل تحتانوی مدارس کھولنا۔

☆ پیشہ وارانہ تعلیم کو اہمیت دی جائے۔

درج فہرست قبائل کے لئے:

☆ درج فہرست قبائل علاقوں میں مدارس کھولنا۔

☆ ابتدائی جماعتوں کے لئے خاص مواد تیار کیا جائے۔

☆ مفت درسی کتابیں، یونیفارم اور دیگر ضروری اشیاء دینا۔

☆ اساتذہ کا تقرر درج قبائل ذاتوں سے ہی ہونا چاہئے۔

☆ Post-Metric سطح کی تعلیم کے لئے خصوصی تحفظات Reservation، وظائف۔

☆ پیشہ وارانہ تعلیم کو اہمیت دی جائے۔

☆ خصوصی اقامتی مدارس، امدادی کورسس اور انعامات وغیرہ کی سہولتیں دی جائیں۔

☆ درج فہرست قبائل کے رسم و رواج کی ترقی کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

☆ NREP، RIEPP اسکیم کے ذریعہ اخراجات کے لئے معاشی وسائل مہیا کرنا۔

معذورین کے لئے تعلیم میں یکساں مواقع:

Krick کے مطابق ''جو بچے اوسط معیار سے ذہنی، طبعی، جسمانی اور سماجی خصوصیات سے انحراف کرتے ہیں، استثنائی بچے کہلاتے ہیں۔

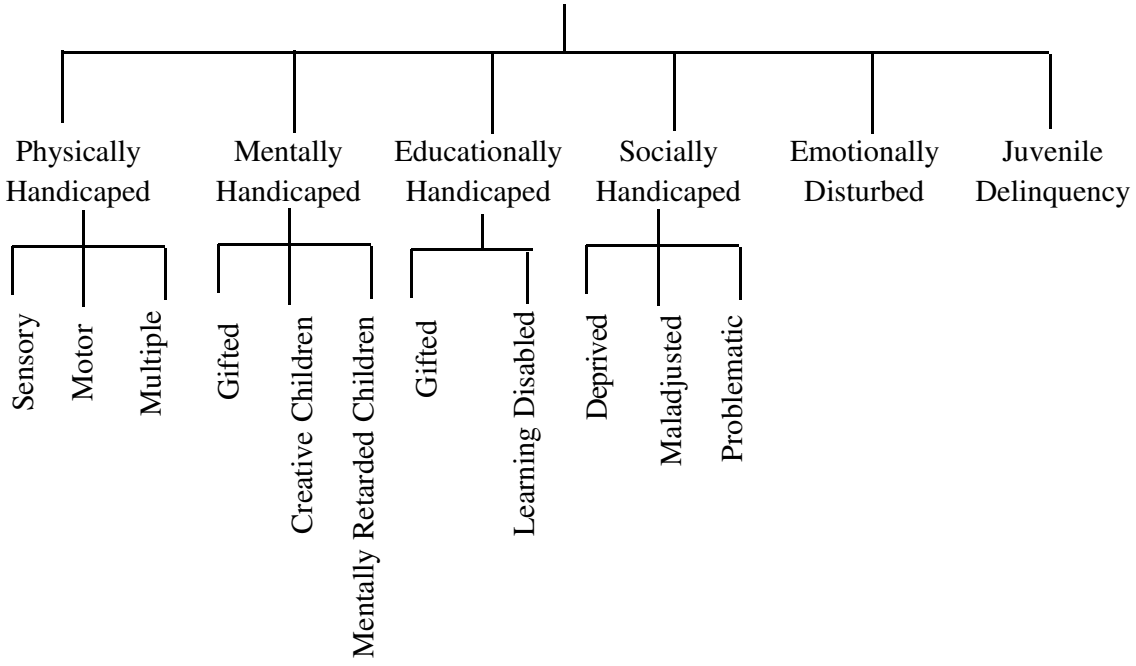

معذورین کے لئے تشکیل کردہ تعلیمی طریقہ:

معذورین کی درس و تدریس کے لئے اختیار کئے جانے والے طریقوں سے متعلق مختلف کمیٹیوں اور کمیشنوں نے سفارشات پیش کی ہیں۔ جن میں چند اہم کمیٹیاں یہ ہیں:

- Working Groups Recommendations during the International Year of Disabled Persons - 1981.
- National Policy on Education 1986 for Handicaped.
- Ramamurthy Committee 1991.
- Programme of Action 1992.
- Integrated Education for Disabled Children 1992.
- United Nations Standard Rules 1994.

رام مورتی کمیٹی کے سفارشات (1990)

معذورین سے متعلق رام مورتی کمیٹی (1990) کے سفارشات:

☆ معذورین کے مسائل سے عوام کو واقف کروانا۔

☆ ایسے خاندان جن کے گھر میں معذور بچے ہوتے ہیں ان خاندانوں کو ضروری مراعات سے نوازنا۔

☆ معذورین کی طریقہ تعلیم آسان ہونی چاہیے۔

☆ ان بچوں کو خود مکتفی بنانے کے لئے پیشہ وارانہ تعلیم دی جائے۔

☆ بینائی سے محروم بچوں کو Dehradun میں تیار کردہ ''انڈین بریلی'' طریقہ تعلیم کو رائج کرنا۔

☆ معذورین کے ضروریات کے مطابق منصوبہ کو ترتیب دیا جائے۔

☆ ذہنی معذورین بچوں کے لئے خصوصی ورکشاپس منعقد کئے جائیں۔

☆ بی۔ایڈ اور ٹی۔ٹی۔سی کورسیس میں معذورین کی تعلیم سے متعلق یونٹ رکھا جائے اور ان کے لئے طریقہ تعلیم سے بھی روشناس کروایا جائے۔

☆ ضلعی سطح پر تربیتی اداروں (DIET) میں معذورین کی تدریس کے لئے ایک لکچرر رکھا جائے۔

☆ معذورین کے لئے Escort Allowance ہر ماہ 75 روپے دیئے جائیں۔ اساتذہ اور طلبا کی نسبت 1 : 8 کی نسبت میں ہونا چاہئے۔

اقلیتی طبقات کے لئے یکساں تعلیمی مواقع:

☆ دستوری دفعات 29 ' 30 اور (A) 350 کے تحت اقلیتی طبقات کو تحفظات عطا کئے ہیں۔

☆ **دفعہ 29:** اس دفعہ کے تحت ہندوستان کا کوئی بھی باشندہ یا قوم اس کی اپنی زبان اور تہذیب کو بچانے اور آگے بڑھانے کا پورا اختیار رکھتی ہے۔

☆ **دفعہ 30:** اس دفعہ کے تحت حکومت مذہبی یا لسانی بنیادوں پر اداروں کو امداد دینے میں امتیاز نہیں برتے گی۔

☆ **دفعہ (A) 350 :** تحتانوی سطح پر صرف مادری زبان ہی ذریعہ تعلیم ہونا چاہئے۔

☆ ہمارے ہندوستان میں جملہ آبادی کا تقریباً 18% اقلیتی طبقات سے وابستہ ہے۔ جن میں مسلمان، عیسائی، جین، سکھ، پارسی، شامل ہیں۔

تعلیم یا تعلیم کی ترقی سے متعلق دستور کے مختلف دفعات

دفعہ	اہمیت
دفعہ۔14	قانون کے سامنے سب مساوی ہیں۔ (حق مساوات)
دفعہ - 15	ذات، مذہب، قوم، جنس اور علاقائی امتیاز کے بغیر سب کو تعلیم دینے کی ضمانت دی گئی۔
دفعہ - 16	یکساں مواقع کی ضمانت دی گئی۔
دفعہ - 17	چھوت چھات کا خاتمہ۔ (چھوت چھات کو جرم قرار دیا گیا)
دفعہ (A) 21	6 تا 14 سال عمر رکھنے والے تمام بچوں کو مفت ولازمی تعلیم فراہم کرنا۔
دفعہ - 24	14 سال سے کم عمر بچوں کو مزدور بنانا جرم قرار دیا گیا۔
دفعہ - 25	ہر فرد اپنی خواہش کی بناء پر کسی بھی مذہب کو اختیار کرسکتا ہے۔
دفعہ - 29	ہندوستان کا کوئی بھی باشندہ یا قوم اس کی اپنی زبان اور تہذیب کو بچانے اور آگے بڑھانے کا پورا اختیار رکھتی ہے۔
دفعہ - (1)30	حکومت مذہبی یا لسانی بنیادوں پر اداروں کو امداد دینے میں امتیاز نہیں برتے گی۔
دفعہ - 32	اگر بنیادی حقوق پامال ہورہے ہیں تو ''قانون چارہ جوئی'' کا حق حاصل ہے۔
دفعہ - 45	مفت ولازمی تعلیم مہیا کرنے کی ضمانت (6 تا 14 سال عمر والے تمام شہریوں کے لئے)
دفعہ - 46	SC، ST، پچھڑے طبقات کے افراد کے لئے معاشی ترقی اور تعلیمی ترقی کے لئے خصوصی توجہ۔ مرکوز کرنا اور سماجی ناانصافی، لوٹ مار سے تحفظ دلانا۔
دفعہ - 337	''اینگلوانڈین'' یونیورسٹیوں کی ترقی کے لئے خصوصی گرانٹس فراہم کرنا۔
دفعہ (A) 350	تحتانوی سطح پر ذریعہ تعلیم صرف مادری زبان میں ہی ہو۔
دفعہ - 351	ہندی زبان کو فروغ دیا جائے گا تاکہ قومی زبان کو فروغ حاصل ہوسکے۔

3.2 صنفی امتیاز (Gender Differences)

☆ حیاتی طور پر جسمانی مسافت عورت اور مرد کے درمیان فرق کا تعین کرتی ہے۔ اسی کو جنس (Sex) کہتے ہیں۔ کروموزومس، تولیدی اعضاء، بال، ہارمون وغیرہ سے جنس کا تعین ہوتا ہے۔ جنھیں ہم نر اور مادہ (Male, Female) کہتے ہیں۔

☆ لیکن صنف (Gender) کو سماجی اور تہذیبی اعتبار سے عورت، مرد کے کردار سے متعلق نکات، خیالات اور نظریات کے مدِنظر غور وفکر کرنا چاہئے۔

☆ مختلف سماجوں میں لڑکوں کو بعض خصوصیات کا مظاہرہ کرنے کی ہمت افزائی کرتے ہیں۔ اسی طرح لڑکیوں کو بھی بعض موقعوں پر فوقیت دی جاتی ہے۔

☆ خواتین کو بچپن ہی سے مردوں کے برابر نہیں دیکھا جارہا ہے۔ عوام اور سماج میں پائے جانے والے عدم مساوات کے ذریعہ فروغ پانے والے غلط رسم ورواج، سماجی برائیاں، توہم پرستی کی وجہ سے سماجی اور معاشی اعتبار سے خواتین کو برابر کا درجہ نہیں دیا جارہا ہے۔ ان کے ساتھ انصاف نہیں کیا جارہا ہے۔

☆ جدید دور جنسی (Sex) مساوات نہیں چاہتا ہے۔ یعنی اگر مردوں کو بچے پیدا کرنے کے لئے کہا جائے تو وہ بہت ہی بے معنی ہوگا۔ یہ مانگ صرف مساوات کا مذاق اڑانے سے متعلق ہے۔ لیکن دور جدید جنسی امتیاز کا انکار کرتا ہے اور صرف ''صنفی مساوات'' (Gender-Equality) چاہتا ہے۔ چونکہ عدم مساوات پر مبنی امتیازی روایات پر عمل آوری ہے۔ خاندان غیر مستحکم ہو رہے ہیں۔ یہ عوامل سماجی ترقی اور جدیدیت کے عمل میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ جدیدیت کے معنی ملازمین اور آمدنی ہی نہیں ہے بلکہ اپنے رویے و برتاؤ اور تہذیب میں تبدیلی دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا' کسی پر بھی زور زبردستی نہ کرنا' از خود قوانین پر عمل کرنا اور ذمہ داریوں کو نبھانا' کسی فرد کے لئے آزادی کی ضرورت اور اس کے حدود کا فہم حاصل کرنا ہے۔

صنفی امتیاز۔ تعریف:

☆ خواتین کم درجہ اور مرد حضرات زیادہ درجہ رکھتے ہیں' اس کا مظاہرہ کرنا ہی صنفی امتیاز کہلاتا ہے۔

☆ سماجی سرگرمیوں میں مردوں کو اہمیت دینا اور خواتین پر روک تھام یا پابندی عائد کرنا ہی صنفی امتیاز ہے۔

☆ مرد و خواتین کو بچپن ہی سے پرورش کے طریقے میں اختیار کئے جانے والے فرق یا امتیاز کو ہی صنفی امتیاز کہا جاتا ہے۔

☆ آج کے مسابقتی دور میں خواتین' مردوں کے برابر کام کرنے کے باوجود انھیں نہیں سراہا جا رہا ہے۔ یہ عمل بھی ''صنفی امتیاز'' ہے۔

ضافی معلومات:

☆ غریب ناخواندہ خاندانوں میں اکثر و بیشتر لڑکیوں کی شادی کم عمری میں ہو رہی ہے۔ ریاست آندھرا پردیش میں لڑکیوں کی شادی کی اوسط عمر 15.9% سال ہے۔

☆ صرف 5% فیصد لڑکیاں والدین کی مرضی کے خلاف اپنی مرضی سے شوہر کا انتخاب کر رہی ہے جب کہ باقی 95% لڑکیاں والدین کی مرضی پر سر تسلیم خم کر رہی ہیں۔

☆ قرضوں کا 15% حصہ شادی بیاہ کے لئے لیا جا رہا ہے۔

☆ لڑکی کی شادی بیاہ کا خرچ' لڑکے کے خرچ کا دگنا ہوتا ہے۔

☆ گذشتہ 30 سالوں میں جہیز کی لعنت 700 گنا بڑھ گئی ہے۔

☆ 24% افراد کا کہنا ہے کہ جہیز میں کار/موٹر سائیکل' فریج' ٹی وی' کا دینا لازمی ہے۔ جب کہ 43% افراد کا کہنا ہے کہ ان میں سے چند اشیا خط غربت سے نیچے رہنے والے 16% افراد کا بھی ماننا ہے کہ ان میں سے کم از کم ایک چیز دے رہے ہیں۔

☆ صرف 9% والدین لڑکیوں کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ 11% فرد اپنی لڑکیوں سے مالی امداد کی توقع رکھتے ہیں۔

☆ قیمتی اشیا کی خریداری کے دوران 70% خواتین سے رائے طلب کی جائے تو ان میں سے 11% خواتین قوت فیصلہ کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

☆ صرف 18% خواتین کے نام بنک اکاونٹ بنانے کے لئے خاندان سے لئے جا رہے ہیں (مشترکہ اکاونٹ کی غرض سے)۔

☆ صرف 15% خواتین کے نام پر گھر کے اور جائیداد کے دستاویزات ہیں۔

☆ دولت مند خاندان اور شہری علاقے کے خواندہ خاندانوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کے ذاتی اکاؤنٹ ہیں۔

☆ 73% فیصد خواتین، شوہر کی اجازت سے ہی مرکز صحت جاسکتے ہیں۔ 34% فیصد خود سے نہیں جاسکتے یا تنہا نہیں جاسکتے۔

☆ 60% گریجویٹ خواتین بھی شوہر کی اجازت لے کر ہی دواخانہ جاتی ہیں۔

☆ 85% خواتین کا کہنا ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں کو مساوی مواقع فراہم کئے جائیں جب کہ 3% خواتین کا ماننا ہے کہ لڑکوں سے زیادہ لڑکیوں کو تعلیم دی جائے۔

☆ 40% خواتین بلا اجازت گھر سے باہر جانے پر ظلم کا شکار ہورہی ہیں۔

☆ 50% خواتین مطلوبہ جہیز نہ لانے پر، بچوں کی مناسب پرورش نہ کرنے پر مزید ارپکوان نہ کرنے پر ظلم کا شکار ہورہی ہیں۔

☆ ہندوستان میں 60% خواتین 18 سال سے کم عمر میں ہی شادی کررہے ہیں۔

☆ آندھرا پردیش میں 77% کمسن لڑکیوں کی شادیاں ہورہی ہیں۔ اوسط شادی کی عمر لڑکیوں کے لئے آندھرا پردیش میں 15.9% ہے جب کہ ملک میں اس کا اوسط 17.4 سال ہے۔ ان میں 13% لڑکیاں سن بلوغت پر پہونچنے سے قبل ہی شادی کررہے ہیں۔

☆ جہیز اور شادی بیاہ کے اخراجات قبائلی افراد میں بہت کم ہیں۔ ان میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا خرچ برابر ہے۔ اعلیٰ طبقہ، پسماندہ طبقہ اور مسلمانوں میں شادی بیاہ و جہیز کے اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

☆ تمام سماجی طبقات میں خواندگی فروغ پائی ہے۔ تعلیم میں معیار ایک بڑا سوال ہی ہے۔ خصوصی طور پر دلت، گریجن اور مسلم طبقات کے لڑکیاں بہت پسماندہ ہیں۔ تعلیم تیزی کے ساتھ خانگی ہورہی ہے۔ 15 تا 49 سال کے عمر والوں میں 9% مرد اور 5% خواتین ڈگری حاصل کئے ہیں۔ 5% مرد اور 3% خواتین انگریزی زبان روانی سے بول سکتی ہیں۔ 7% مرد اور 4.1% خواتین کمپیوٹر سے واقف ہیں۔ تعلیم پر بہت سے امور اثر انداز ہوتے ہیں۔

سیاسی میدان میں امتیازی سلوک:

☆ ہمارے ملک میں خواتین کو حکومت کرنے کا حق رضیہ سلطان کی صورت میں نظر آتا ہے۔ کئی خواتین نے خود حکومت کی ہے لیکن ناگما (Nagamma) خاتون حکومت چلاتی ہے۔

☆ جدید دور میں انگریزوں کے خلاف آزادی کی تحریک میں حصہ لے کر خواتین راست طور پر سیاست میں شراکت دار بنیں۔ اس تحریک میں نہ صرف اعلیٰ طبقات کی خواتین نے ہی حصہ لیا بلکہ تمام طبقوں کی کئی خواتین بڑی مستعدی و چستی کے ساتھ غلامی کے خلاف آواز اٹھائیں اور جنگ کی ہیں۔

☆ ہمارے ملک میں 50 کے دہے سے خواتین کو مقامی اداروں (گرام پنچایت) میں تقرر کیا جارہا تھا۔ لیکن ابتدائی تقرر صرف برائے نام تھا۔ اس کے بعد پنچایتی، مقامی اداروں کے انتخاب میں دو نشستیں مختص کی گئیں۔

☆ ملک کے سیاسی اداروں میں خواتین کا حصہ 10 تا 35 فیصد ہے۔

☆ 73 اور 74 ویں ترمیم کے ذریعہ 33% نشستیں خواتین کے لئے تحفظات فراہم کرنے سے سیاست کی شراکت داری ایک دم بڑھ گئی ہے۔ اب یہ 50% فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ اس کے باوجود ہمارے ملک کی 44% خواتین اس حق کے بارے میں لاعلم ہیں۔

خواتین کو بااختیار بنانا۔اصولِ انصاف:

حکومت کی جانب سے لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیمی ترقی کے لئے حسب ذیل نکات پر بحث ومباحثہ ہوا۔ وہ اس طرح ہیں:

☆ سماج میں لڑکیوں کی تعلیم سے متعلق غلط فہمی کو دور کرنا۔

☆ تعلیم نسوان کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور سماج میں شعور بیدار کرنا۔

☆ تین تا پانچ سال عمر والی لڑکیوں کے لئے ماقبل تحتانوی مدارس یا آنگن واڑی یا ECE مراکز کا قیام' تحتانوی مدارس کے احاطہ میں کیا جائے تاکہ چھوٹے بچوں کی گھر پر حفاظت کی ذمہ داری سے سبکدوش کروا کر مدرسہ میں جاری رکھنا۔

☆ ایسے مقامات جہاں تعلیم نسوان کا فیصد بہت کم پایا جاتا ہے ان مقامات پر SSA کے مختلف تعلیمی سرگرمیوں کو روبعمل لانا۔

☆ کریکولم/اسباق میں ''صنفی امتیازات'' سے جڑے موضوعات/عنوانات کو خارج کرنا۔

☆ اساتذہ کے تربیتی پروگرام میں ایسے نکات/موضوعات شامل کرنا جس سے لڑکیوں کے تئیں اساتذہ کے برتاؤ میں نکھار پیدا ہو۔

☆ ماقبل تحتانوی مدارس میں لڑکیوں کے اندراج میں اضافہ کرنا اس کے لئے خاطر خواہ لائحہ عمل اختیار کر کے اولیائے طلباء میں ہمت افزائی پیدا کرنا۔

☆ پچھڑے ہوئے طبقات سے وابستہ لڑکیوں کے لئے Hostels قائم کرنا/اقامتی مدارس قائم کرنا۔

☆ تحتانوی مدارس میں خاص کر خواتین ٹیچرس کا تقرر یقینی بنانا۔

☆ فوقانوی مدارس میں اساتذہ کی معقول جائیداد پُر کرنا۔

☆ تمام خواتین کے لئے تعلیم بالغان کی سہولت میسر کرنا۔

☆ لڑکیوں میں ''معاون حیات مہارتوں'' سے آگہی دلانا۔

IV. بچے کی نشوونما اور اکتساب

CHILD DEVELOPMENT AND LEARNING

4.1 طلبہ کے مطالعہ کا طریقہ کار

Methods of Child Study

I- جدید طریقے

i) Introspection ii) Observation iii) Interview iv) Experimental Method v) Case Study vi) Differential Method

II- قیاسی طریقہ

A) Speculative (or) Arm-Chair Method

B) Anecdotal Method: قصہ واقعات پر مبنی آزمائشی طریقہ

Introspection: مطالعہ کا سب سے قدیم طریقہ

☆ اس طریقہ کا موجد (آگسٹین) St. Augustine ہے۔

Intra = Self 'Spectrum = to read خود کا رمشاہدہ

☆ شعوری طور پر خود کے مطالعہ کو Introspection کہتے ہیں۔

☆ اس طریقہ کی آزمائش میں Subjectivity کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے۔

☆ خود کے جذبات، احساسات، خواہشات کا جاننے کا بہتر طریقہ ہے۔

خامیاں: یہ چھوٹے بچوں، جانوروں اور ذہنی معذور بچوں کیلئے غیر مفید آزمائشی طریقہ ہے۔

Observation: Functionalism تفاعلات کے ماننے والے اس طریقہ آزمائش کی تائید کرتے ہیں۔

Observation means looking outside

☆ سائنٹفک طریقہ سے دوسروں کی آزمائش کی جاسکتی ہے۔

خامی: Abnormal بچوں کے آزمائش کیلئے غیر مفید طریقہ ہے۔

Experimental Method

☆ Controlled Observation is called Experiment

☆ یہ بہت ہی سائنٹفک اور objective طریقہ آزمائش ہے۔

☆ اس میں دو اشخاص حصہ لیتے ہیں (i) Experimenter (ii) Subject

☆ زندہ (جاندار) اجسام پر تجربات کر سکتے ہیں۔

☆ طبی میدان میں عام طور پر استعمال ہونے والا آزمائشی طریقہ ہے۔

☆ فرد کی موضوعیت Subjectivities پر زیادہ اہمیت دینے والا آزمائشی طریقہ ہے۔

Differential Method

☆ یہ آزمائشی طریقہ کی وہ قسم ہے جس میں انفرادی اختلافات پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔

☆ اس طریقہ کا دوسرا نام Statistical Method ہے۔

4.2 نشوونما کے اصول اور ان کے تعلیمی اطلاقات

Principles of Development & their Educational Implications

☆ نمو و نشوونما مندرجہ ذیل اصولوں کے تحت واقع ہوتی ہے۔

اس کے جملہ گیارہ (11) اصول ہیں:

1. اصول مسلسل نشوونما Principle of continuity
2. نمو و نشوونما کی غیر مستقل شرح Rate of Growth and Development is not constant
3. اصول انفرادی تفاوت Principle of Individual differences
4. طرز نشوونما یکساں Uniformity Pattern
5. نشوونما عام جوابی اقدامات سے مخصوص جوابی اقدامات کی طرف فروغ پاتی ہے

Development proceed from genere to specific responses.

6. اصول انضمام Principle of Integration
7. اصول باہمی تعلق Principle of Interrelation
8. نشوونما کی پیشین گوئی ممکن ہے Development is predictable
9. نشوونما کی سمت Development direction
10. نشوونما گردشی ہوتی ہے نہ کہ سیدھی لکیر کی شکل میں Development is spiral, Not linear
11. بچہ کی نشوونما میں توارث اور ماحول مشترکہ ذمہ دار ہیں

Growth and Development is a joint product of heridity and environment

1. اصول مسلسل نشوونما Principle of continuity

☆ اس اصول کے تحت اکتساب (Learning) (سیکھنے) کا عمل رحم مادر سے لے کر موت تک جاری رہتا ہے۔

☆ بچہ میں چند چیزیں رحم مادر میں ہی منتقل ہوتی ہیں اور چند بچپن اور جوانی وغیرہ میں سیکھتا ہے۔

☆ لیکن یہ سیکھنے کا عمل موت تک جاری رہتا ہے۔

2. نمو و نشوونما کی غیر مستقل شرح Rate of Growth and Development is not constant

☆ سیکھنے یعنی اکتساب کی شرح ہمیشہ ایک جیسی نہیں ہوتی بلکہ یہ زندگی کے مختلف ادوار میں مختلف ہوتی ہے۔ کبھی شرح تیز ہوتی ہے اور کبھی آہستہ ۔

☆ پیدائش کے فوری بعد بچوں میں سیکھنے کی شرح تیز ہوتی ہے۔ دوسال کی عمر میں عموماً اس شرح میں کسی قدر کمی واقع ہوتی ہے۔ دوبارہ پانچ (5) سال کی عمر میں اس شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ لڑکے اور لڑکیوں میں شرح زندگی کے مختلف ادوار میں مختلف ہوتی ہے

3. اصول انفرادی تفاوت Principle of Individual differences

☆ نمو و نشو نما میں کسی بچہ کی ابتداء میں اس کی رفتار تیز ہوتی ہے اور بعد میں یہ رفتار آہستہ ہوتی ہے۔ لیکن کسی دوسرے بچہ میں ابتداء میں اس کی رفتار آہستہ ہوتی ہے۔ اور بعد میں تیز ہوتی ہے۔

☆ یعنی نمو و نشو نما ہر فرد میں یکساں نہیں ہوتی بلکہ یہ سب میں مختلف ہوتی ہے۔

4. طرز نشو نما یکساں Uniformity Pattern

☆ ہر فرد میں نشو نما مختلف ہونے کے باوجود کسی ایک ہی جماعت کے تمام طلباء میں اکتساب کے عمل میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

☆ کسی ایک ہی جماعت کے تمام طلباء میں انفرادی تفاوت کے باوجود ایک جیسا اکتساب ہوتا ہے۔ تمام طلباء ایک ہی نصاب سیکھتے ہیں۔ ان طلباء کے سیکھنے کے لئے درکار وقت میں انفرادی تفاوت کی وجہ سے فرق پایا جاتا ہے لیکن پھر بھی یکسانیت ہوتی ہے۔

5. نشو نما عام جوابی اقدامات سے مخصوص جوابی اقدامات کی طرف فروغ پاتی ہے

Development proceed from genere to specific responses.

☆ بچے ابتداء میں کسی بھی چیز کو صحیح طور پر سمجھ نہیں پاتے ہیں لیکن بعد میں سمجھ جاتے ہیں۔

☆ مثلاً: بچے پیدائش کے وقت جو ہاتھ پیر ہلاتے ہیں وہ بے معنی ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں تقریباً چار (4) ماہ کی عمر میں بچے مٹھی بناتے ہیں اور اشیاء کو پکڑتے ہیں یعنی یہ مٹھی میں اشیاء کو پکڑنا سیکھ جاتے ہیں پیدائش کے فوری بعد پیروں کی حرکت بھی بے معنی ہوتی ہے۔ گردن اور کمر میں کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ تقریباً 40 دن کے بعد گردن میں ٹھہراؤ آتا ہے اور 6 ماہ کے بعد بچہ اپنے کمر اور پیروں کو استعمال کر کے الٹا ہوتا ہے اور پھر آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے یعنی رینگنے (Crawling) کی کوشش کرتا ہے اور پھر بعد میں چل کر ماں کے پاس جاتا ہے۔

☆ بچوں کو 15 تا 18 ماہ کی عمر میں یا 24 ماہ کی عمر میں پنسل (Pencil) اور کاغذ (Paper) دیا جائے تب بچے کاغذ پر پنسل سے بے معنی لکیریں (خطوط) اتارتے ہیں اور بعد میں جب ان کو حروف (Alphabet) لکھنا سکھایا جاتا ہے تب یہ لکھنے لگتے ہیں۔

☆ ابتداء میں بچوں کی نظر بھی نہیں ٹھہرتی لیکن بعد میں یہ اشیاء کا غور سے مشاہدہ کرتے ہیں۔

☆ ابتداء میں ہاتھ پیر کی بے معنی حرکت - عام جوابی اقدامات

☆ بعد میں اشیاء کو مٹھی میں پکڑنا رینگنا اور جلنا - مخصوص جوابی اقدامات

☆ ابتداء میں نظر کا نہیں ٹھہرنا - عام جوابی اقدامات

☆ بعد میں نظر کا ٹھہرنا اور اشیاء کا غور سے مشاہدہ - مخصوص جوابی اقدامات

6. اصول انضمام Principle of Integration

☆ نشونما کل سے جز کی طرف اور جز سے کل کی طرف فروغ پاتی ہے۔ یہ ایک دوسرے میں انضمام پذیر ہیں۔ مثلاً - اگر ایک بچہ سائیکل چلانا سیکھتا ہے تب اس بچہ کو بعد میں موٹر سائیکل چلانا سیکھنے میں آسانی ہوگی۔

☆ اسی طرح جب کوئی شخص موٹر سائیکل چلانے سے واقف ہے تب اس شخص کو کار چلانا سیکھنے میں آسانی ہوگی۔

☆ اسی طرح اگر بچے کے گھر کے ماحول میں سائیکل یا موٹر سائیکل چلانا نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کار، ڈرائیور کے ساتھ موجود ہے تب بچہ ضرورت پڑھنے پر خود سے کار چلانا سیکھ سکتا ہے۔

یہ دونوں مثالیں بالترتیب جز سے کُل کی طرف اور کل سے جز کی طرف ہیں۔ اور یہ یک دوسرے میں انضمام پذیر ہیں۔

7. اصول باہمی تعلق Principle of Interrelation

☆ اس اصول کے تحت کسی بھی بچہ کی طبعی حالت اس کی ذہنی حالت پر اثر انداز ہوتی ہے۔

☆ طبعی (جسمانی)، ذہنی (دماغی) اور سماجی پہلو آپس میں ایکدوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

☆ علم نفسیات کے مطابق یہ کہاوت سو فیصد سچ ہے کہ ''ایک صحت مند جسم میں صحت مند دماغ پایا جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہر صحت مند جسم کے اندر صرف صحت مند دماغ ہی پایا جاتا ہے۔ بلکہ صحت مند جسم کے باوجود بھی کمزور دماغ ہوسکتا ہے اور کمزور جسم کے باوجود بھی صحت مند دماغ ہوسکتا ہے۔

☆ اسی طرح سماجی پیلو یعنی گھر کا ماحول' خاندان کا ماحول اور محلے کا ماحول بھی ذہنی پہلو سے مربوط ہے۔ یعنی تمام سماجی ماحول کے اثرات ذہن کی نشونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

☆ طبعی نمو اور سماجی اثرات ذہن کی نشونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی فرد ذہین ہو یعنی IQ زیادہ ہو تب وہ اپنے لئے سماج میں بہتر فیصلے لے سکتا ہے۔

8. نشونما کی پیشین گوئی ممکن ہے Development is predictable

☆ عموماً مدرسین اپنے طلباء کے تعلق سے پیشین گوئی کرتے ہیں یہ دراصل ان کی نشونما اور ماضی کو دیکھ کر ممکن ہے۔

☆ کیونکہ والدین اپنے بچوں کے تعلق سے اپنے دل و دماغ میں ایک نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ اسی لئے وہ انکے تعلق سے پیشین گوئی کرتے وقت جانبدار ہوتے ہیں اسی وجہ سے اکثر و بیشتر والدین کی پیشین گوئی صحیح ثابت نہیں ہوتی۔

☆ لیکن اساتذہ بہ نسبت والدین کے غیر جانبدار ہوتے ہیں اور اپنے ماضی کے تجربات کی بنیاد پر پیشین گوئی کرتے ہیں اسی لئے ان کی پیشین گوئی اکثر و بیشتر صحیح ثابت ہوتی ہے۔ لیکن یہاں یہ بات معلومات ہونا ضروری ہے کہ استاد حقیقت میں استاد ہو اور اس کے ذہن میں تمام تصورات صاف و شفاف ہوں۔ ایک ناکام استاد کی پیشین گوئی صحیح نہیں ہوتی۔

☆ دراصل حقیقی استاد پیدا ہوتا ہے نہ کہ بنتا ہے۔ آج دنیا میں موجود تمام تدریسی کورس تدریسی صلاحیت میں اضافہ کرتے ہیں نہ کہ تدریسی صلاحیت کو پیدا کر سکتے ہیں۔ یعنی کسی فرد میں اندرونی طور پر اگر تدریسی صلاحیت موجود نہ ہو تو وہ ایک کامیاب مدرس ہرگز نہیں بن سکتا۔

9. نشونما کی سمت Development direction

1. سر سے پاؤں کی جانب
2. درمیان سے شروع ہوکر تمام جانب پھیلتی ہے۔
3. معلوم سے نامعلوم کی جانب

10. نشونما گردشی ہوتی ہے نہ کہ سیدھی لکیر کی شکل میں Development is spiral, Not linear

☆ نشونما سیدھی سادھی نہیں ہے بلکہ پیچیدہ ہے۔

☆ نشونما میں طبعی نمو کے اثرات ذہنی نمو پر بھی سکتے ہیں۔

☆ نشونما کو اگر ہم خطی گراف (Line graph) سے مجھنا چاہیں تب

X ⟶ نشونما

✓ 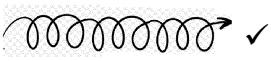 نشونما

☆ نشونما کی رفتار کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتی ہے۔ کبھی سیدھی اور کبھی الٹی ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ نشونما ایک پیچیدہ عمل ہے۔

11. بچہ کی نشونما میں توارث اور ماحول مشترکہ ذمہ دار ہیں

(Growth and Development is a joint product of heridity and environment)

☆ بچہ کے نمو اور نشونما پر توارث اور ماحول راست طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

☆ والدین کی جسامت اور ذہانت کا اثر بچہ کی جسامت و ذہانت پر دکھائی دیتا ہے۔

☆ کسی خاندان کے کھان پان کا اثر اس گھر کے بچوں کے طبعی نمو پر ہوتا ہے۔

☆ اگر مضبوط اور متوازن غذا فراہم کی جاتی ہو تب بچوں کی ہر زاویہ سے نشونما ہونے کے امکانات قوی رہتے ہیں۔

☆ اسی طرح بچوں پر ماحول کا اثر بھی راست طور پر ہوتا ہے۔ ماحول میں

- گھر کا ماحول
- خاندان کا ماحول
- رشتہ داروں کا ماحول ہے
- اسکول کا ماحول
- پڑوسیوں کا ماحول
- محلّہ کا ماحول

☆ موروثیت اور ماحول کے زیر اثر بچوں کی نشونما ہوتی ہے۔

☆ موروثیت میں منفی پہلو اور مثبت پہلو دونوں شامل ہیں۔

☆ اسی طرح ماحول کے اثر میں بھی اچھے ماحول اور خراب ماحول دونوں کے اثرات ہوں گے۔

4.3 نشونما کے ابعاد کے مراحل
(Stages and Dimentions of Development)

☆ نشونما کا تصور پیچیدہ ہے۔

☆ نشونما کے مندرجہ ذیل ابعاد ہیں

I. طبعی Physical

II. تحریکی Motor

III. ادراکی Cognitive

IV. جذباتی Emotional

V. سماجی Social

VI. اخلاقی Moral

VII. لسانی Language

☆ نشونما کے تمام اشکال یا زاویئے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔یعنی نشونما کے ایک ابعاد کا تعلق دوسرے ابعاد سے ہوتا ہے۔

مثلاً: اگر طبعی ابعاد بہتر ہوں تب تحریکی اور ادراکی ابعاد کے بہتر ہونے کے امکانات بھی قوی ہوجاتے ہیں۔

☆ نشونما کے مختلف زاویوں کو سمجھانے کے لئے مختلف نظریات ہیں۔

مثلاً:

1. جین پیاجٹ کا اور کی نشونما کا نظریہ Jean Piaget's Cognitive Development Theory
2. ارکسن کا سماجی نشونما کا نظریہ Erikson's Social Development Theory
3. کولبرگ کا اخلاقی نشونما کا نظریہ "Kolberg's Moral Development Theory.

☆ نشونما کے ابعاد کے عنوان کے اصل جو ذیلی عنوانات ہیں جن کا احاطہ ضروری ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

I. طبعی نشونما Physical Development

II. تحریکی نشونما Motor Development

III. اورا کی نشونما Cognitive Development

IV. جذباتی نشونما Emotional Development

V. سماجی نشونما Social Development

VI. اخلاقی نشونما Moral Development

VII. لسانی نشونما Language Development

I. طبعی نشونما (Physical Development)

☆ 15 تا 20 سال کی عمر تک قد وقامت اور وزن میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

☆ پیدائش کے وقت کے کبیر سر اور صغیر دھڑ سے طبعی نشونما صغیر سر اور کبیر دھڑ کی طرف ہوتی ہے۔

☆ طبعی نشونما کی شرح غیر مستقل ہے۔

☆ طفل یا شیر خوارگی کے زمانہ میں طبعی نشونما کی شرح یا رفتار بہت تیز ہوتی ہے

☆ ابتدائی 4 ماہ کی عمر میں وزن پیدائش کے وقت کے وزن سے دوگنا ہوجاتا ہے۔

☆ 12 ماہ کی عمر تک وزن پیدائش کے وقت کے وزن سے تین گنا ہوجاتا ہے۔

☆ پیدائش کے وقت کے مقابلہ میں چار گنا وزن ہونے کے لئے 6 تا 7 سال درکار ہوتے ہیں۔

☆ پیدائش کے وقت سر (Head) کا سائیز تقریباً بڑے آدمی کے سر کے برابر ہوتا ہے۔ جبکہ دھڑ اور جوارح (ہاتھ پیر) بڑے آدمی کے مقابلہ میں بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔

☆ طبعی نشونما بلکہ مکمل نشونما کی شرح میں موروثی عامل کا اہم کردار ہوتا ہے۔

بالغ An Adult:

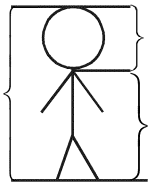

ساڑھے پانچ فٹ
(5'6")
(66")
(165*cm*)

$8.25"(\frac{1}{8})(12.5\%)\ (20.625cm)$

$57.75"(\frac{7}{8})(87.5\%)\ (144.375cm)$

نومولود New born:

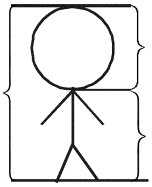

ایک فٹ آٹھ انچ
(1'8")
(20")
(50.8*cm*)

$4.5"(\simeq \frac{1}{4})(22\%)\ (\simeq 11.43cm)$

$15.5"(\simeq \frac{3}{4})(78.5\%)\ (39.37cm)$

☆ کمزور ہاضمہ اور مسلسل بیماریوں کا آنا یا زخم کا آنا کسی بچہ کی نارمل نشونما میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

☆ مناسب ماحول اور بہت زیادہ غذا بھی کسی بچہ کی قومی اور طویل قد وقامت والی نشونما کی پابند نہیں۔

☆ عموماً پیدائش کے وقت طویل بچہ بڑا ہوکر بھی طویل نکلتا ہے۔

☆ Malnutrition کی وجہ سے بھی طبعی نشونما میں کمی واقع ہوتی ہے۔

☆ کمزور حالات کی وجہ سے سن بلوغ میں تاخیر ہوتی ہے۔

☆ نشونما کا طبعی نشونما سے قریبی رشتہ ہے۔

☆ اگر طبعی نشونما صحیح ہو تو جسم کی مکمل نشونما ہوتی ہے۔

☆ عموماً بچوں کے زیادہ صحت مند یعنی موٹے رہنے کو نارمل طبعی نشونما سمجھا جاتا ہے۔لیکن درحقیقت اس کی وجہ سے دوسری نشونما میں رکاوٹ یا کمی ہوسکتی ہے۔

☆ صحت مند ذہانت کے لئے صحت مند جسامت زیادہ کارگر ہوتی ہے۔

II. تحریکی نشونما (Motor Development):

☆ پیدائش سے لے کر ایک سال کی عمر تک کئی ایک غیر شعوری حرکات غائب ہوجاتی ہیں۔

☆ طبعی نشونما کی طرح تحریکی پیش قیاسی کی جاسکتی ہے۔

☆ بچہ کے مختلف حرکات سلسلہ وار مراحل میں طئے ہوتے ہیں۔

☆ بچہ 6 تا8 ماہ کی عمر میں رینگتا ہے۔

☆ 8 تا10 ماہ کی عمر میں سہارے کو پکڑ کر کھڑا ہوجاتا ہے اور رینگنے میں تیز روی پیدا ہوتی ہے۔

☆ 10 تا12 ماہ کی عمر میں آزادطور پر یعنی بغیر کسی سہارے کے چلنے لگتا ہے۔

☆ کان کی لوکی کا سامنے والا حصہ پیچھے سے سامنے کی جانب نمو پاتا ہے یہ تحریکی نشونما کے لئے اہم ہے۔

☆ کان کی لوکی کا پچھلا حصہ تحریکی افعال کو کنٹرول کرتا ہے۔اس کو Portional development کہا جاتا ہے۔اگر بچہ کو تحریکی نشونما کے مواقع نہیں ملتے ہیں تب اس میں تاخیر واقع ہوسکتی ہے۔

☆ کلچر کی تفاوتیں بھی تحریکی مہارتوں کے اکتساب کی ہمت افزائی کرتی ہیں۔

☆ مثال: (1) بایاں ہاتھ صرف صفائی کے کام میں استعمال کرنا اور باقی سب کام داہنے ہاتھ سے کرنا۔

(2) سرکس (Circus) میں کام کرنے والے خاندان (family) کے بچوں کا بچپن سے ہی جمناسٹک (Gymnastic) کے کرتب سیکھنا اور اس میں مہارت حاصل کرنا۔

(3) والدین کے پیشے والے کام آسانی سے سیکھنا اور کرنا۔

III. ادراکی نشونما (Cognitive Development)

☆ ادراک دراصل تمام دماغی صلاحیتوں کے لئے استعمال ہونے والی اصطلاح ہے۔

☆ اس میں سیکھنا' یادرکھنا' معلومات کو تاویل کرنا اور مسائل کو حل کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

☆ بچپن میں سیکھنے اور معلومات کو ذخیرہ اندوز کرنے کا عمل بہت تیزی سے ہوتا ہے۔

☆ بچپن میں یادداشت طویل اور مستقل ہوتی ہے۔

☆ اسی لئے پہاڑے یاد کرنے اور قرآن حفظ کرنے جیسے کام بچپن میں کروانے پر پختہ ہوتے ہیں۔

☆ دماغی افعال دراصل ادراکی مواقع پیدا کرتے ہیں۔۔

☆ ادراکی نشونما میں انفرادی تفاوت ہوتی ہے۔

☆ ایک ہی جماعت کے تمام طلباء میں ادراکی نشونما میں یکسانیت کے باوجود انفرادی تفاوت پائی جاتی ہے۔

☆ لڑکے اور لڑکیوں کی ادراکی نشونما میں فرق پایا جاتا ہے۔

IV, V. جذباتی اور سماجی نشونما Emotional and Social Development

☆ نو پیدا شدہ بچوں میں خوف کا تجربہ نہیں ہوتا۔

☆ نو پیدا شدہ بچے کسی شخص کی گود میں رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

☆ 6 تا 10 ہفتوں کے درمیان بچہ پہلی مرتبہ مسکراتا ہے اس مسکراہٹ کو سماجی مسکراہٹ (Social smile) کہتے ہیں۔

☆ 8 تا 12 ماہ کی عمر کے درمیان بچہ میں پہلی مرتبہ مختلف دھمکیوں کی وجہ سے خوف پیدا ہوتا ہے۔

☆ 10 تا 12 ماہ کی عمر سے بچے صرف پہچان والے لوگوں کی گود میں ہی جانا پسند کرتے ہیں۔ یعنی غیر پہچان والے لوگوں کی گود میں جانا پسند نہیں کرتے۔

☆ درمیانی لڑکپن میں بچوں میں اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ دوستی کرنے کی خاصیت پیدا ہوتی ہے۔

☆ عنفوان شباب میں مخالف جنس کے ساتھ رومانی اور تخیلی محبت کی خاصیت پیدا ہوتی ہے۔

☆ لڑکپن اور عنفوان شباب میں بہت زیادہ غصہ کی خاصیت پائی جاتی ہے۔

☆ عنفوان شباب میں مخالف جنس کے ساتھ کشش نارمل ہے لیکن اس کشش کا حد سے تجاوز کرنا یا کشش نہ پیدا ہونا غیر نارمل ہے۔

VI. اخلاقی نشونما (Moral Development)

☆ اخلاق کے معنی کسی شخص یا گروپ کے خواص بیان کرتا ہے۔

☆ اگر کسی شخص کا طرز عمل اور چال چلن وغیرہ اچھے ہوں تب اس شخص کو اچھے اخلاق والا مانا جاتا ہے۔

☆ اس کے برعکس اگر کسی شخص کا طرز عمل اور چال چلن وغیرہ خراب ہو تب اس شخص کو خراب اخلاق والا مانا جاتا ہے۔

☆ بچہ کے نفسیاتی میدان کو مسلسل حدود کے اندر لانا ہی دراصل اخلاقی نشونما ہے۔

☆ چھوٹے بچوں خود ضبط (Self Concious) اور خود احترام (Self respect) کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

☆ بچپن میں بچے اپنے آپ کو دریافت نہیں کر پاتے اور ان میں خود تصور (Self concept) نہیں ہوتا۔ یہ اخلاقی نشونما کا سب سے نچلے درجہ ہے۔

☆ بچوں میں جسمانی تکلیف ہی ان کے چال چلن کی جانچ کا طریقہ ہے۔

☆ مثلاً ایک چھوٹا بچہ جب کپڑوں میں ہی ضرورت سے فارغ ہو جاتا ہے اور اس کے جسم کو گیلا پن لگنے لگتا ہے جس کی وجہ سے جسم کو تکلیف ہوتی ہے تب بچہ رونے لگتا ہے۔ اس کا مطلب بچہ میں تکلیف کا احساس ہے اور گندگی کا بھی انجانی احساس ہے۔ لیکن کسی دوسرے بچے میں ایسا کوئی احساس نہیں ہے۔ تب ہم دو بچوں میں فرق محسوس کر سکتے ہیں۔

☆ انعام اور سزا بچہ کے اخلاقی نشونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

☆ بچہ اپنے گروپ کے لئے بچپن میں بہت وفادار ہوتا ہے۔

☆ عنفوان شباب (Adolescence) میں بچہ میں خود ضبط (Self concious) اور خود احترام (Self respect) پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں بچہ میں اخلاقی بالیدگی یعنی اخلاقی نشونما پیدا ہوتی ہے۔

VII. لسانی نشوونما (Language Development)

☆ بچے الفاظ سیکھنے سے پہلے بلکہ بہت پہلے ہی دوسروں کی زبان سمجھنے لگتے ہیں۔

☆ بچوں میں پہلا مرحلہ غوں غاں کرنے کا ہوتا ہے۔ یہ Babbling Stage ہے۔ جس میں بے سونچی سمجھی آوازیں نکلتی ہیں جس کے کوئی معنی نہیں ہوتے۔

☆ ایک سال کی عمر میں بچہ سب سے پہلے ماں، دا، نا چا اور فا وغیرہ جیسے الفاظ سیکھتا ہے۔

☆ 2 سال میں 250 الفاظ سیکھتا ہے۔

☆ 6 سال میں 2500 الفاظ سیکھتا ہے۔

☆ بچے کے الفاظ کا ذخیرہ بہت تیزی سے بڑھتا ہے۔ اور یہ خاندان کی سماجی اور معاشی حیثیت اور رتبہ پر بھی منحصر ہے۔

☆ مدرسہ کا ماحول اور ساتھیوں کا گروپ بھی الفاظ کی ذخیرہ اندوزی کا ذمہ دار ہے۔

☆ اگر بچہ دولسانی ماحول میں ہے تب یہ ضروری ہے کہ اس کو دونوں زبانیں الگ الگ ذرائع سے ملیں۔

☆ اگر بچہ کثیر لسانی ماحول میں ہے تب مختلف زبانیں الگ الگ ذرائع سے ملتی ہوں اور بچے کو تمام زبانوں کو اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کرنے کی ضرورت پیش آتی ہو (مثلاً گھر میں اردو زبان، مدرسہ میں انگریزی زبان، محلّہ میں تلگو زبان اور بازار میں ٹمل زبان ہو) اور بچہ ذہین بھی ہو تب وہ تمام زبانیں سیکھ سکتا ہے۔

☆ لڑکپن میں الفاظ کی بہت زیادہ ذخیرہ اندوزی ہوتی ہے۔ مثلاً

(1) مجلسی آداب کے الفاظ
(2) رنگوں کے نام
(3) پیسے و روپئے
(4) گنتی
(5) وقت کے الفاظ
(6) راض کے الفاظ یعنی بھید کے الفاظ
(7) مشہور الفاظ و جملے

☆ عنفوان شباب میں بچوں میں نئے اصطلاحات فروغ پانے میں یعنی بچے نئے اصطلاحات سیکھتے ہیں

☆ شاعری کا لطف معلوم ہوتا ہے۔

☆ بچپن میں ہی ہوائی قلعہ والی زبان Bombastic language بنانا سیکھتے ہیں۔

☆ اگر زبان (لسان) سیکھنے کے لئے مواقع کی کمی ہوتی ہے یا ان صلاحیتوں اور خاصیتوں کے لئے کم مواقع ہوتے ہیں تب بچے عموماً بات چیت میں کمزور ہوتے ہیں اور ان میں خود ضبط اور جھجک ہوتی ہے۔

☆ بچے کو جتنا زیادہ پڑھنے، جملے بنانے اور لکھنے کا ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔ بچے اتنے ہی زیادہ الفاظ کا ذخیرہ کر سکتے ہیں۔

اکتساب LEARNING

☆ Learning = علم، ہنر، تعلیم، آموزش، فضیلت، علمیت یا سیکھنا۔

☆ ہر فرد کی زندگی میں سیکھنا اکتساب کا ایک اہم مقام ہے۔

☆ بچہ گھر کے اور مدرسہ کے ماحول سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔

☆ یہ ساری زندگی چلنے والا عمل ہے۔ جس سے سیکھنے والے کو معلومات، رویہ اور مہارتیں حاصل ہوتی ہیں۔

☆ انسان قدرت کا مشاہدہ کر کے، دنیا کو دیکھ کر اور تجربے کر کے سیکھتا ہے۔

☆ ہر مضمون کا ایک اندرونی نظم وضبط ہوتا ہے۔ جب بچہ کا برتاؤ بدلتا ہے تب ہم اس پر زیادہ توجہ نہیں دیتے صرف ہم بچہ کو کرو یا مت کرو کا حکم دیتے ہیں۔ نہ کے بچے کے ماحول کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ کوئی فرد تجربات کے نتیجہ میں سادہ برتاؤ حاصل کرتا ہے۔

☆ خود بخود عمل، بے سوچا سمجھا عمل، انعکاس، فطری مہارت، مسلسل اظہارات جو کہ احساسات اور جذبات کے ساتھ ہوں یہ سادہ خواص ہیں۔ یہ عمل اکتساب کی بنیادیں ہیں۔

☆ ابتدائی حیوانات میں اصل output مقرر ہے۔ جب کہ اعلیٰ حیوانات میں اور خصوصاً انسان میں اصل output تجربات کی بنیاد پر تبدیل پذیر ہے۔

اکتساب کی تعریفیں۔

☆ حالات کے تحت ہونے والی رویہ کی ہر تبدیلی کو اکتساب کہا جاتا ہے۔ Morphy Gardener

☆ اکتساب تجربات کے ذریعہ رویہ میں تبدیلی ہے۔ Henry P. Smith.

اکتساب نیا رویہ اختیار کرنا یا تجربات کے ذریعہ قدیم رویہ میں کمزوری یا مضبوطی کا واقع ہونا ہے۔

اکتساب کے اصول (Principles of Learning)

☆ اکتساب آفاقی ہے۔ ہر جاندار سیکھتا ہے۔

☆ اکتساب ایک مسلسل عمل ہے یہ مہد سے لحد تک جاری رہتا ہے۔

☆ کسی فرد میں اکتساب کے بغیر بالیدگی کا عمل واقع نہیں ہوتا۔

☆ یہ کسی فرد کو زندگی کے مراحل میں ساکن اور سخت رہنے نہیں دیتا بلکہ اس کو متحرک اور لچکدار بناتا ہے۔

☆ اکتساب نتیجہ حاصل کرنے اور منزل تک پہنچنے کی سمت دیتا ہے۔

☆ اکتساب دونوں سطحوں یعنی شعوری اور لاشعوری سطح پر ہوتا ہے۔

☆ مناسب جسمانی اور ذہنی نشوونما سے ہی اکتساب ممکن ہے۔

☆ اکتساب کسی فرد کے ادراکی یا Affective اور Psychomoter رویہ کو تبدیل کرتا ہے۔

☆ اکتساب سیکھنے والے کو ماحول کے ساتھ نئے ٹیکنیک فراہم کرتا ہے۔

☆ اکتساب نئے ماحول میں نئے تعلقات پیدا کرتا ہے۔

اکتساب پر اثر انداز ہونے والے عوامل

FACTORS INFLUENCING LEARNING

I. شخصی عوامل Personal Factors

1. سیکھنے والے کی عمر Learners Age
2. بلوغت Maturation
3. جذباتی حالت Emotional Condition
4. ضرورتیں Necessities
5. دلچسپی Interest
6. محرکہ Motivation
7. قابلیتیں Capabilities
8. رجحان Attitude

II. ماحولیاتی عوامل Environmental Factors

1. سماجی عوامل Social Factors
   - (A) گھریلو عوامل Home Factors
   - (B) مدرسہ کے عوامل School Factors
2. کلچر کے عوامل Cultural Factors
3. سیکھنے کا مواد Learning Content
4. والدین سے تعلقات Relationship with Parents
5. معلم سے تعلقات Relationship with Teachers
6. ساتھیوں کے ساتھ تعلقات Relationship with Peers
7. اکتساب پر میڈیا کا اثر Affect of Media on Learning
8. میڈیا کے منفی اثرات Negative Impacts of Media

اکتساب اور اس کے اطلاقات تک رسائی

Approaches to Learning & Their Applicability

کرداریت Behaviorism

اس کے تحت (3) تین نظریات آتے ہیں۔

1. Theory of Operant Conditioning - B.F. Skinner. عملی مشروطیت کا نظریہ
2. Theory of Classical conditioning - Ivan Pavlov کلاسیکل مشروطیت کا نظریہ (معیاری مشروطیت کا نظریہ)
3. Trial and Error Learning - EL. Thorndike. سعی وخطا سے اکتساب

1. عملی مشروطیت کا نظریہ Theory of Operant Conditioning

☆ اس کو B.F. Skinner نے پیش کیا۔

☆ اس کو نظریہ کمک (Theory of Reinforcement) بھی کہا جاتا ہے۔

☆ اس نے چوہےاور کبوتر پر تجربات کئے۔

☆ تجربات کے لئے اسکنر نے ایک ڈبہ (Box) بنایا۔جس کواسکنر کا ڈبہ (Skinner Box) کا نام دیا۔

☆ اس ڈبہ میں ایک ایسا بٹن لگایا کہ جس پر دباؤ پڑھنے سے غذا کی تھوڑی مقدار پلیٹ میں گرتی ہے۔

☆ اس ڈبہ میں ایک بھوکے چوہے کو چھوڑا گیا ابتداء میں یہ چوہا غذا کے حصول کے لئے کافی بھاگ دوڑ اور محنت کیا۔

☆ جب اتفاقاً چوہے کا دباؤ بٹن پر پڑھتا ہے تو اس سے پلیٹ میں تھوڑی سی غذا گرتی ہے۔

☆ بھوکا چوہا اس غذا کی تھوڑی سی مقدار کو کھالیتا ہے۔

☆ چوہا کئی مرتبہ اس عمل کو دہراتا گیا۔

☆ ہر مرتبہ چوہے کی بھاگ دوڑ میں کمی آتی گئی اور آخر میں چوہا بغیر کسی بھاگ دوڑ کے سیدھے بٹن پر دباؤ ڈالنے لگا۔

☆ یعنی چوہے کی غیر ضروری حرکتوں میں ہر مرتبہ کمی واقع ہوتی گئی۔

☆ اس طرح یہ تجربہ کبوتر کے ساتھ بھی دہرایا گیا۔

☆ یعنی کبوتر جب بھی بٹن پر چونچ مارتا اس کو غذا ملتی۔

☆ کبوتر کا بٹن پر چونچ مارنا یا چوہے کا بٹن پر دباؤ ڈالنا ایک محرک (Stimulus) ہے اور جس کے بدلے میں ردعمل (Response) ملتا ہے۔اور جو غذا ملتی ہے اس کو انعام یا کمک (Reintencement) کہا جاتا ہے۔

☆ اس طرح جانداروں کا عمل مشروط ہے یعنی غذا کا حصول ترغیبی عمل سے مشروط ہے۔اسی لئے اس کو اصول عملی مشروطیت (Principle of operent conditioning) کہا جاتا ہے۔

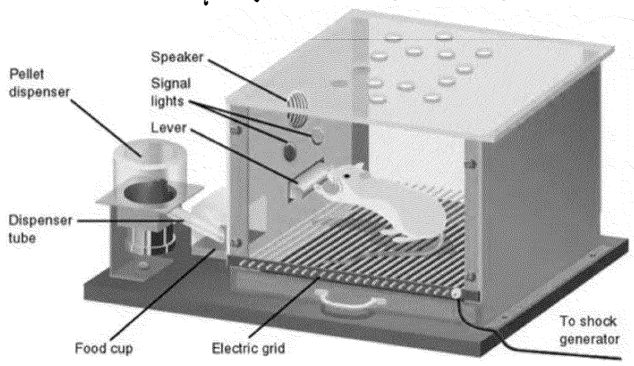

☆ اس عمل میں محرکہ ردعمل (Stimulus-Response) (S-R) ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔

☆ انعام یا کمک کی تعریف اس کے اثر سے کی جاتی ہے۔کوئی بھی محرکہ (stimulus) جو کہ ردعمل (response) کے امکانات کو بڑھاتا ہے یعنی انعام یا کمک (reinforcer) ہے۔

☆ اسکنر کے مطابق انعام کا طریقہ کار ماحول میں فطری ہے۔

☆ مصنوعی حالات کسی مخصوص ردعمل کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔جو کہ ردعمل کو مثبت یا منفی انعام کے طور پر برقرار رکھتے ہیں۔

☆ برتاؤ میں برقراری، بھوکے شخص کو غذا کا ملنا، قوت رتبہ، مزدور کی اجرت، اکثر ایک خاص برتاؤ یا ردعمل کو برقرار رکھتے ہیں۔ یہ سب مثبت انعام کی مثالیں ہیں۔

عمل مشروطیت کے اصول Principles of Operant Conditioning

I. وضع گری (Shaping)

II. تعمیم (Generalisation)

A. تعمیم محرک (Stimulus Generalization)

B. تعمیم ردعمل (Response Generalization)

III. مسدودی (Extinction)

IV. فوری بازیابی (Spontaneous Recovery)

تعلیمی مضمرات (Educational Implications)

1. مطالعہ کے طرز عمل کو مشروط بناتا ہے۔
2. مشروطیت اور کمرہ جماعت کا طرز عمل
3. مسائلی طرز عمل

Stimulus → Response → Reward (Reinforcement)

	Something "Bad" (rewarding)	Something "Good" (rewarding)
Giving (positive)	Positive Punishment (behavior is weakened)	Positive Reinforcement (behavior is strengthened)
Taking Away (negative)	Negative Reinforcement (behavior is strengthened)	Negative Punishment (behavior is weakened)

2. معیاری مشروطیت کا نظریہ Theory of Classical Conditioning

☆ اس نظریہ کو ایک روسی حیاتیات داں ایوان پاولو (Ivan Palov) نے 1897ء میں پیش کیا۔

☆ اس کو اس کام کے لئے 1904ء میں نوبل انعام سے نوازا گیا۔ دراصل اس نے یہ تحقیق ہاضمی عمل پر کی۔

☆ اس کو دلچسپی تھی کہ کس طرح کتے میں لعاب خارج ہوتا جبکہ ابھی غذا اسکو نہیں دی گئی۔

☆ اس نے ردعمل کو ایک محرکہ (Stimulus) سے دوسرے محرکہ (Stimulus) میں تبدیل کیا۔ یعنی ایک محرکہ سے جو نتیجہ حاصل ہو رہا تھا اسی نتیجہ کو پاولو نے دوسرے محرکہ سے حاصل کیا۔

☆ اس نے کتے کے لعابی غدود میں ایک نلی داخل کی تا کہ کتے کو غذا فراہم کرنے پر خارج ہونے والے لعاب کی مقدار کی پیمائش کی جا سکے۔

☆ پہلے کتے کو غذا دی جاتی تھی تب غذا کو دیکھتے ہی کتے کے منہ سے لعاب خارج ہوتا تھا۔

☆ کتے کے سامنے گھنٹی بجانے پر اسکے منہ سے لعاب خارج نہیں ہوتا۔

☆ پہلے گھنٹی بجائی جاتی اور اس کے فوراً بعد غذا دی جاتی جسکی وجہ سے کتے کے منہ سے لعاب خارج ہوتا ہے۔

☆ بعد میں صرف کتے کے سامنے گھنٹی بجانے پر بھی اسکے منہ سے لعاب خارج ہوتا ہے۔

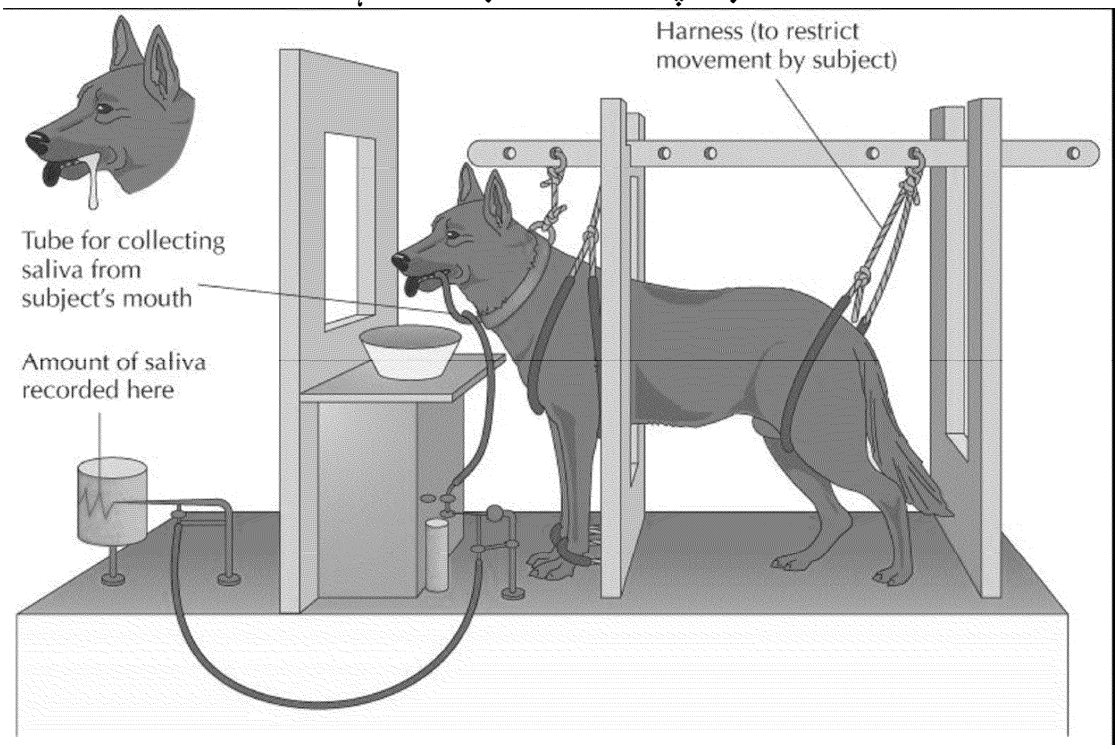

☆ پہلے محرکہ (Stimulus) غذا تھی جبکہ ردعمل (Response) لعاب کا اخراج تھا۔

☆ لیکن بعد میں محرک (Stimulus) گھنٹی کا بجانا ہو گیا اور ردعمل (Response) لعاب کا اخراج ہے۔

☆ شروع میں گھنٹی کے بجانے سے لعاب خارج نہیں ہوتا تھا لیکن گھٹی کے بجانے کے فوراً بعد غذا فراہم کی جاتی اور بار بار اس عمل

کو دہرایا جاتا تب صرف گھنٹی کے بجانے سے بھی لعاب خارج ہوتا ہے۔

☆ پہلے غذا (Food) ایک غیر مشروط محرکہ (Unconditioned stimulus) (UCS) تھا جسکا ردعمل (Response) لعاب کا اخراج ہے جو کہ غیر مشروط ردعمل (Undoncitioned Response) (UCR) ہے۔

☆ مشروط لفظ شرط سے اخذ کیا گیا ہے یعنی غیر مشروط کے معنی بلا کسی شرط کے ہیں۔

☆ غذا کسی شرط پر نہیں بلکہ بلا کسی شرط کے دی جاتی ہے تب لعاب کا اخراج ایک ردعمل (Response) کے طور پر ہوتا ہے۔

☆ جبکہ B.F. Skinner کے عمل مشروط کے نظریہ میں غذا بٹن کے دبانے پر حاصل ہوتی ہے یعنی یہاں غذا کے لئے بٹن کا دبانا شرط ہے۔ اسی لئے یہ عمل مشروطیت ہے۔

☆ کتے کے لعاب کا اخراج کا ردعمل دوسرا عنصر ہے۔ جو کہ غیر مشروط ردعمل (Unconditioned Response) (UCR) ہے جو غیر مشروط محرکہ (Unconditioned stimulus) (UCS) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

☆ پہلے گھنٹی کی آواز ایک تعدیلی محرکہ (Neutral stimulus) (NS) تھا یعنی اس پر لعاب خارج نہیں ہوتا تھا۔

☆ جب کہ بعد میں یہی گھنٹی کی آواز مشروط محرکہ (Conditioned stimulus) (CR) میں تبدیل ہوگئی جس کے ردعمل (Response) کے طور پر لعاب خارج ہوتا ہے۔

☆ ابتداء میں گھنٹی کے بجنے کی آواز پر کتا اس جانب دیکھتا یا آواز کی جانب اپنے کان کھڑے کرتا لیکن اس کے منہ میں لعاب نہیں آتا تھا۔

☆ لیکن بعد میں گھنٹی کی آواز مشروط محرکہ (Condibined Stimule) (CS) کے نتیجہ میں مشروط ردعمل (Conditioned Response) (CR) ہوتا ہے جو کہ لعاب کا اخراج ہے۔

مشروطیت سے قبل Before Conditioning

Conditioned stimulus (Bell) - No response of salivation

لعاب کے اخراج کا ردعمل غیر موجود - مشروط محرکہ (گھنٹی)

Unconditioned Stimulus (Food) - Unconditioned Response (Salivation)

غیر مشروط ردعمل (لعاب کا اخراج) غیر مشروط محرکہ (غذا)

مشروطیت کے دوران (During Contditioning)

Conditioned stimulus (bell) - Unconditioned

غیر مشروط مشروط محرکہ (گھنٹی)

Uncondition stimulus (Food) - Response (Slavation)

ردعمل (لعاب کا اخراج) غیر مشروط محرکہ (غذا)

مشروطیت کے بعد (After Conditioning)

Conditioned stimulus (Bell) - Conditioned response (Salivation)

مشروط ردعمل (لعاب کا اخراج) مشروط محرکہ (گھنٹی)

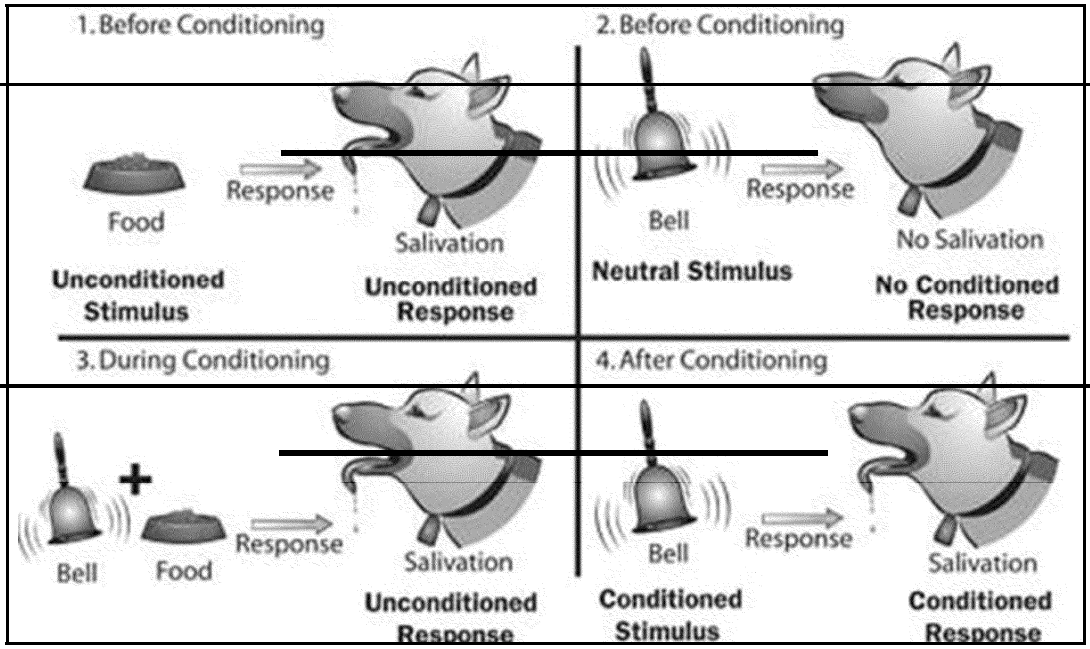

سعی وخطا کا طریقہ Trial & Error Method

☆ حیوانات کے اکتساب سے مربوط پہلی نفسیاتی تحقیق E.L. Thorndika نے کی۔

☆ یہ ایک تغیری نظریہ ہے جس کے تجربات کے خواص میں ایک طرف مربوطیت کی بنیادیں (Associative Foundation) ہیں اور دوسری طرف برتاؤ والی پہنچ ہے۔

☆ اس کو بند کا نظریہ (Bond Theory) اور محرکہ - ردعمل کا نظریہ (Stimulus-Response theory) بھی کہتے ہیں۔

☆ تھارن ڈائک کے مطابق ابتدائی حیوانات اور انسان میں اکتساب کی خاص شکل سعی وخطا کا طریقہ (Trial & Error method) ہے۔

☆ مثلاً کوئی انسان سیکل چلانا سیکھنے کے دوران بہت غلطیاں کرتا ہے اسی طرح موسیقی آلہ چلانا سیکھنے کے دوران بھی غلطیاں کرتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ غلطیوں میں کمی آتی ہے اور کام میں مہارت حاصل ہوتی ہے۔ اکتساب کا یہ عمل سعی وخطا (Trial & Error) کہلاتا ہے۔

☆ اس تجربہ میں تھارن ڈائیک نے مختلف قسم کے مشکل مسئلہ کے پنجرے (Puzzle boxes) بنائے جس میں حیوان کو کامیاب حل کے لئے مختلف قسم کی ہنرمندی کی ضرورت ہو۔

☆ تجربہ میں تھارن ڈائیک نے ایک بھوکی بلی کو پنجرہ میں رکھا جب کہ ایک مچھلی کو ٹکڑے کو پنجرہ کے باہر رکھا۔ تا کہ بلی مکمل طور پر عمل کی طرف تحریک پائے۔ پنجرہ کے دروازہ کا کھلنا ایک بٹن (Latch) کے دبانے پر ہی ممکن ہو۔

☆ بھوکی بلی بیچین ہو اٹھی اور یہ پنجرہ سے باہر آنے کے لیے ہر قسم کی حرکت کی مثلاً پنجوں سے مارنا' جال کترنا' پنجرہ کے مختلف حصوں کو ہلانا وغیرہ۔

☆ تھارن ڈائیک کے مطابق بلی کے یہ بے ترتیب حرکات دراصل سعی وخطا کے طریقہ سے اکتساب کا ابتدائی مرحلہ ہے۔

☆ کچھ وقت کے بعد بلی بالاتفاق بٹن (Lath) دباتی ہے جس کی وجہ سے پنجرہ کا دروازہ کھلتا ہے اور بلی پنجرہ سے باہر آ کر مچھلی کا ٹکڑا کھاتی ہے۔

☆ بلی کو پھر دوبارہ پنجرہ میں ڈالا جاتا ہے اور مچھلی کا ایک اور ٹکرا باہر رکھا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بلی پھر بے ترتیب حرکات کرتی ہے اور پھر اتفاق سے بٹن دینے پر بلی باہر آتی ہے۔

☆ اس تجربہ کو بار بار دہرانے پر بے ترتیب حرکات میں کمی آتی ہے اور آخر میں بلی ایک مرحلہ پر بغیر کسی بے ترتیب حرکت کے سیدھے بٹن دباتی ہے۔

تھارن ڈائیک کے اکتسابی اصول Thorndikes law of learning

اصول آمادگی 1. Law of readiness

اصول ورزش 2. Law of exercise

اصول تاثیر. 3. Law of effect

1. اصول آمادگی Law of readiness

☆ منزل کی طرف والے برتاؤ میں مزاحمت یا مداخلت محرومی یا مایوسی کا باعث بنتی ہے اور کسی کو نہ چاہتے ہوئے بھی اگر کچھ کام کرنا پڑتا ہے تب یہ بھی محرومی و مایوسی کا باعث بنتی ہے۔

(i) جب کوئی کسی کام کے لئے تیار ہے تب ایسا کرنا اطمینان بخش ہے۔

(ii) جب کوئی کسی کام کے لئے تیار ہے تب ایسا نہیں کرنا پریشان کن ہے۔

(iii) جب کوئی کسی کام کے لئے تیار نہیں ہے اور اس پر کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جا رہے تب یہ بھی پریشان کن ہے۔

2. اصول ورزش Law of exercise

☆ کسی حد تک ہی صحیح لیکن ہم کرنے سے سیکھتے ہیں اور نہیں کرنے سے بھولتے ہیں۔

(i) محرکہ اور ردعمل کے درمیان رابطہ مضبوط ہوتا ہے جب اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ قانون استعمال (Law of use) ہے۔

(iii) محرکہ اور ردعمل کے درمیان رابطہ کمزور ہوتا ہے جب اس کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ یہ قانون عدم استعمال (Law of disuse) ہے۔

3. اصول تاثیر Law of effect

☆ اگر ردعمل اطمینان بخش حالت میں داخل ہوتا ہے تب ان کے درمیان موجود رابطہ کی طاقت میں بہت حد تک اضافہ ہوتا ہے۔
جبکہ اگر پریشان کن حالت میں داخل ہوتا ہے تب ان کے درمیان موجود رابطہ کی طاقت میں بہت حد تک کمی واقع ہوتی ہے۔

تعمیریت Constructivism

☆ اکتساب ایک چست اور تعمیری عمل ہے۔

☆ سیکھنے والا اطلاعات کی تعمیر کرتا ہے۔

☆ لوگ شعوری نمائندگی کے حقیقی مقاصد کو چستی سے تعمیر کرتے ہیں۔

☆ تعمیریت خصوصاً اس کی سماجی حالت میں یہ بتلاتی ہے کہ سیکھنے والا ایک تعمیری مدرس کے ساتھ ملکر چستی اور فراخ حوصلگی سیکھتا ہے۔
اس کے تحت دو (2) نظریات آتے ہیں۔

(1) پیاجے کا نظریہ (Piajets theory) (2) وائی گاٹسکی کا نظریہ (Vygotsky Theory)

1. پیاجے کا نظریہ Piajets theory

☆ یہ ایک فلاسفر تھا اور اس کا تعلق سوئیز رلینڈ سے ہے۔

☆ یہ ماحولیات کا سائنسدان تھا اور اس کے ادراکی بالیدگی کے کام کی وجہ سے اس کو کافی شہرت ملی۔

☆ اس نے اکتسابی نظریات پیش کئے جو کہ اس کے مطابق معلومات کی نشونما (Generic epistomology) ہیں۔

☆ پیاجے کا تعمیری نظریہ اکتساب کے نصاب پر اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ استاد کو ایک نصابی پلان تیار کرنا ہوتا ہے جو کہ اس کے شاگردوں کے منطقی اور تصوری نشونما کو بڑھاتا ہے۔

☆ استاد اس بات پر ضرور زور دینا چاہئے کہ بچوں کی تعلیم میں کھیل کا ماحول جڑا ہوا ہو۔

☆ پیاجے کی تعمیریت کا نظریہ اس بات پر بحث کرتا ہے کہ ان کی پرانی معلومات کی بنیاد پر اس کے معنی بناتے ہیں۔

☆ اس کے نظریہ کی دو (2) کلید ہیں (i) انجذاب Assimilation (ii) مطابقت Accommodation

☆ انجذاب کی وجہ سے کوئی فرد نئے تجربات کو پرانے تجربات کی بنیاد پر مشترک کرتا ہے۔ اور جانچتا ہے کہ اس میں سے کیا اہم ہے۔

☆ دوسری طرف مطابقت (Accommodation) دنیا کو دوبارہ ترتیب دینا ہے جو کہ اس میں موجود ذہنی صلاحیت پر ہے۔

☆ پیاجے کا نظریہ اس بات پر روشنی نہیں ڈالتا کہ اکتساب پر کیا اثرات ہیں بلکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے دراصل اکتساب کس طرح ہوتا ہے۔

☆ اس نظریہ کے مطابق استاد کا رول بہت اہم ہے استاد کو لکچر دینے کے بجائے طلباء کے لئے سہولت پیدا کرنے والا (Fecilitator) ہونا چاہئے اور طلباء اپنے طور پر سمجھتے ہیں تو انہیں مدد فراہم کرنا چاہئے۔

☆ اس طریقہ میں بچہ اپنی خودی سے سیکھتا ہے نہ کہ استاد یا اس کے لکچر سے۔

☆ استاد بولنے کے بجائے طلباء سے پوچھنا چاہئے اساتذہ مسلسل بچوں سے گفتگو میں رہنا چاہئے۔

☆ **ایک حکمت عملی یہ ہے کہ** استاد طلبہ کے گروپ تشکیل دینا چاہئے تاکہ طلباء ایکدوسرے کے ساتھ مل کر باھم کام کریں۔اور ایک دوسرے کے سوالات کے جواب دینا چاہیے؟

☆ **دوسری حکمت عملی یہ ہے کہ** ایک ذہین طالب علم کو کسی ایک مضمون پر ماہر بنانا چاہئے۔اور وہ جماعت کو سمجھانا چاہئے۔

☆ بالآخر یہ جوڑیوں میں یا گروپ میں کام کرنا چاہئے۔اور پھر اپنی تیاری کرتے ہوئے عنوانات' جماعت کو سمجھانا چاہئے۔

2. وائی گاٹسکی کا نظریہ Vygotsky Theory

☆ وائی گاٹسکی کا نظریہ ادراکی نشونما میں سماجی تعلقات کے کردار پر زور دیتا ہے۔

☆ یہ سوچتا ہے کہ صحیح معنوں میں معنویت کے لئے کمیونٹی اہم رول ادا کرتی ہے۔

☆ اس کے مطابق بچوں کی نشونما کا طریقہ کار اکتساب سے ہے۔

☆ دراصل سماجی اکتساب کا طریقہ کار ہی نشونما ہے۔

☆ اس نے 30-1920ء کے درمیان ادراکی نشونما کے لئے ایک سماج و کلچر کے طریقہ کار کو ترغیب دیا۔

☆ لیکن یہ صرف 38 سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔اس کا بہت سا کام ادھورا ہے۔

☆ آج اس کے کئی ایک نظریات کو روسی زبان سے دوسری زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

☆ اس کے مطابق سماج اور کلچر کے بغیر کسی فرد کی آزادانہ طور پر نشونما ممکن نہیں ہے۔

گیسٹالٹ Gestalt

☆ لفظ گیسٹالٹ کے معنی کامل معنی خیز (Meaningful whole) کے ہیں۔

☆ یہاں whole کا مطلب تمام حصوں کے مجموعہ سے اعلیٰ ہے۔

☆ پہلی مرتبہ Gestalt کی اصطلاح کو Christian Von Ehrenfels نے استعمال کیا۔

☆ 1890ء میں اس نے Gestalt Qualities کے نام سے کتاب لکھی۔

☆ Max Wertheimer اسی کا ایک طالب علم ہے۔

☆ ابتدائی بیسویں صدی کے نفسیات دان و نظریات داں جیسے ''کرٹ کوفکا'' "Max weraeiman" اور "Wolfgang Kahlar" نے گیسٹالٹ سوچ کو معیار حرکت دیا۔

☆☆☆

4.4 نشونما کا علم

(Understanding Development)

جین پیاجے: ادراکی نشونما (Jean Piaget: Cognitive Development)

☆ عصبی سائینس اور نفسیات (Neuro Science and Psychology) میں ادراکی نشونما (cognitive development) کافی اہم ہے۔اس سے بچہ کی معلومات کی ذخیرہ اندوزی اوراس کے عمل کی نشونما پر روشنی پڑتی ہے۔

☆ جین پیاجے کی اور کی نشونما میں دریافت اوراورا کی مہارتیں شامل ہیں۔اس کے علاوہ وضاحت شدہ ذرائع اورلسانی اکتساب شامل ہیں۔ پیاجے نے اپنے تجربہ میں تفصیلی طور پر یہ واضح کیا ہے کہ کسی طرح بچے کے ذہن میں دنیا کی وضاحت ہوتی ہے۔ پیاجے کے کئی ایک نظریات خارج کئے جا چکے ہیں لیکن اس کے باوجود اورا کی نشونما کے عمومی خواص قابل قبول ہیں۔

☆ مثلاً

(1) شیرخوارگی (Infany) میں (دودھ پینے کی عمر میں) اشیاء کے تصور کے مستقل ہونے کا عمل (Object Permanence)

(2) مدرسہ کی عمر کے بچوں میں تحفظ (Conservation) کا احساس۔

☆ بنیادی طور پر جین پیاجے ایک حیاتیات داں تھا اس نے خصوصاً Mollusks کا مطالعہ کیا۔

جس میں (1) گھونگا (Snail)

(2) سیپی (Clam) وغیرہ شامل ہیں۔

☆ کیونکہ اس نے عملی سائینس (Practical science) کے سونچ کے عمل کے گہرے نظریات پیش کئے ہیں اسی لئے یہ ذہنی نشونما) سونچ کی نشونما (Cognitive development) میں مشہور ہوا ہے۔

☆ اس نے اپنے کام کو Generic Epistemology کا نام دیا جو کہ معلومات کی نشونما Knowledge development کا مطالعہ ہے۔اس نے مشاہدہ کیا کہ ایک بچہ کس طرح اپنی پسندیدہ شے کو چھینتا (Grab) ہے اس سے جھن جھن آواز (Rattle Sound) پیدا کرتا ہے اوراس کو زور سے اپنے منہ میں ڈھکیلتا (Thrust) ہے۔

☆ اسی طرح جب بچے کی نظر اپنے اپنے باپ کی قیمتی گھڑی پر پڑتی ہے تب وہ اس کے ساتھ بھی یہی عمل دہراتا ہے۔یعنی Grab and Thrust۔ یہ نئی شئے کی منصوبہ بندی ہے۔یعنی Scheme to the new object.

☆ یہ دراصل انجذاب (Assimilation) ہے۔بچہ نئی شئے کو پرانے منصوبہ (Old schema) کے تحت جذب (Assimilate) کرتا ہے۔

☆ معلومات کو جذب کرنا اوران کو حاصل کرنے کے دو پہلو ہیں۔

☆ جین پیاجے کے ادراکی نشونما (Cognitive development) کے چار مدارج (four stages) ہیں۔

1. حس وحرکت کا درجہ (Sensory Motor Stage)

2. ماقبل اقدام کا درجہ (Pre-operational stage)

3. حقیقی اقدام کا درجہ (Concrete operational stage)

4. رسمی اقدام کا درجہ (Formal operational stage)

1. حس وحرکت کا درجہ (Sensory Motor stage)

☆ صفر (0) تا دو (2) سال کے درمیان کا دور ہے۔

☆ اس درجہ میں معلومات حسیات (Sences) اور جسمانی حرکتوں کی بنیاد پر حاصل کی جاتی ہیں۔

☆ اس عمر میں نظر سے دور ذہن سے دور یعنی Out of the sight then out of the mind ہے۔

2. ماقبل اقدام کا درجہ (Pre-operational stage)

☆ یہ 2 تا 7 سال کے درمیان کا دور ہے۔

☆ اس دور میں جسمانی حرکات سے زیادہ ذہنی اقدامات کی ضرورت ہے۔

☆ ان اقدامات کو پیاجے "operations" کہتا ہے۔

☆ اسی لیے اس درجہ کی Pre-operational stage کہا جاتا ہے۔

☆ اس درجہ میں بچے تحفظ شئے (Conservation of matter) سمجھنے میں ناکام ہیں۔

☆ مثال

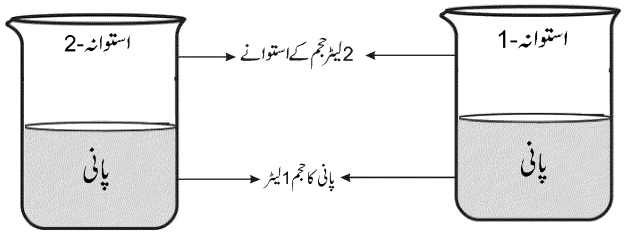

بچے کے مطابق دونوں استوانوں میں پانی برابر ہے۔

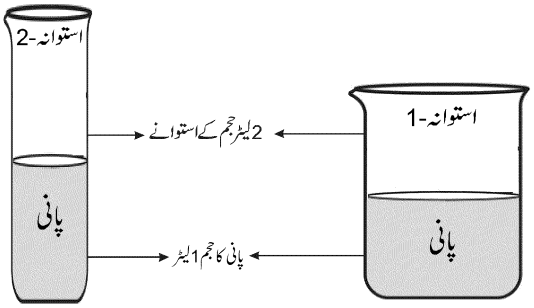

بچے کے مطابق استوانہ۔2 میں پانی زیادہ ہے یہ نسبت استوانہ۔1 کے۔

☆ یعنی بچہ بیک وقت پانی کی سطح کی بلندی اور پانی کی مقدار پر توجہ دینے سے قاصر ہے۔

☆ اس درجہ میں بچے خود پرست (Ego centric) ہوتے ہیں۔ دوسروں کے تجربات کو اپنے نظریہ سے دیکھتے ہیں۔

3. حقیقی اقدام کا درجہ (Concrete operational stage)

☆ یہ 7 تا 11 سال کے درمیان کا دور ہے۔

☆ اس دور میں لکھت' Drawing اور بات چیت کے الفاظ سمجھتا ہے زبان کے علاوہ اشارات وعلامات کو بھی سمجھتا ہے۔

☆ اہم خصوصیات

(1) مادی دنیا کی منطقی شناخت ہوتی ہے۔

(2) عناصر کو تبدیل کر سکنے کا احساس ہوتا ہے۔

☆ اس دور میں بچہ ایک سے زائد ابعاد پر توجہ دے سکتا ہے

مثلاً: (1) شناخت (Identity)

(2) تلافی (Compensation)

(3) لوٹانا (Reversibility) وغیرہ

☆ اس دور میں بچہ کی اشیاء کی درجہ بندی کر سکتا ہے؟

مثلاً (1) کھانے کی اشیاء و پینے کی اشیاء (2) حیوانات

(3) نباتات (4) استعمال کی اشیاء وغیرہ

☆ بچہ اشیاء کو ترتیب دے سکتا ہے یا تسلسل میں لا سکتا ہے۔

4. رسمی اقدام کا درجہ (Formal Operational stage)

☆ یہ 11 تا 15 سال کے درمیان کا دور ہے۔

☆ اس درجہ میں بچہ پیش نظر حالات کے لئے ایک منظّم طریقہ پر مختلف امکانات کی تخلیق کر سکتا ہے۔

☆ سائینسی توجیہات کے ساتھ سوچ پیدا ہوتی ہے۔ فرضی سونچ کی اہلیت پیدا ہوتی ہے۔

☆ اس دور میں اگر 15 سال کی عمر کے بچہ سے سوال کیا جائے کہ بتلاؤ کونسا طویل یا صغیر اور زیادہ وزن والا یا کم وزن والا رقاصہ (Pendulum) تیز یا آہستہ جھولتا ہے۔

☆ نتیجہ:۔ یہ رسمی اقدام کے درجہ کا نارمل بچہ اس سوال کا جواب دینے کے قابل ہونا چاہئے۔

☆ چھوٹا رقاصہ تیز جھولتا ہے۔

☆ بڑا رقاصہ آہستہ جھولتا ہے۔

☆ رقاصہ کے جھولنے پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف طول کا اثر ہوتا ہے۔

☆ اسی لئے اس درجہ کے اختتام پر یعنی 15 یا 16 سال کی عمر میں بچہ Board Exam دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ مثلاً SSC (School Secondary Certificate)

کوہلبرگ: اخلاقی نشونما Kohlberg: Moral Development

☆ کوہلبرگ کا اخلاقی نشونما کا نظریہ اور پیاجے کا ادراکی نشونما کا نظریہ عنفوان شباب میں بر پوشی کرتا ہے۔

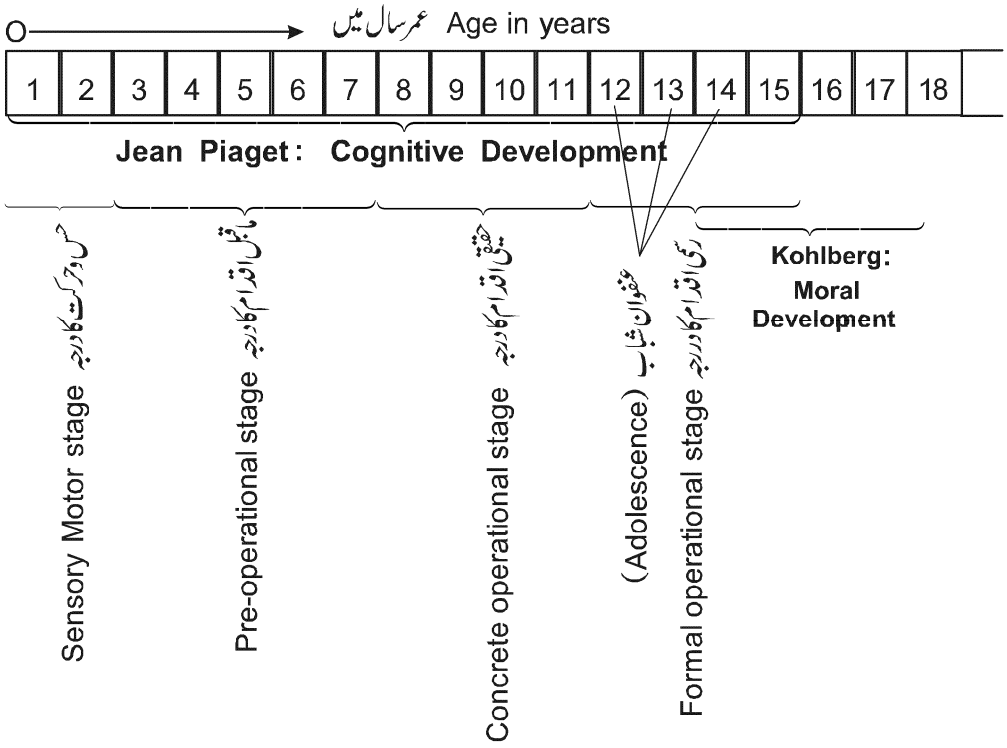

☆ کولبرگ نے اخلاقی نشونما کو تین (3) مراحل (Steps) میں پیش کیا ہے۔ اور ہر مرحلہ میں دو مدارج (Stages) ہیں۔

☆ اس طرح اس نظریہ میں جملہ 6 مدارج (Stages) ہیں۔

☆ کولبرگ کے اخلاقی نشونما 3 مراحل (Steps) حسب ذیل ہیں:

I. ماقبل رواجی اخلاقیات Pre-conventional Morality

II. رواجی اخلاقیات Conventional Morality

III. مابعد رواجی اخلاقیات Post conventional Morality

☆ کولبرگ کے اخلاقی نشونما کے نظریہ میں ہر مرحلہ کے دو مدارج یعنی جملہ 6 مدارج (Stages) حسب ذیل ہیں:

1. سزا اور فرمانبرداری Punishment & Obedience
2. انفرادیت/آلاتی مقصد اور تبدیلی

Instrumental/Individualism purpose and exchange

3. بین شخصی امید کردہ تعلقات اور تصدیق

Inter personal expectations relationship and confirmity.

4. قانون اور حکم کی سماجی پہلو

Social conscience orientation Law and order orientation

5. سماجی تعلقات-انفرادی حقوق Social contracts - Individual rights.

6. آفاقی اخلاقی اصول Universal ethical principles

مرحلہ-1-Step

I. ماقبل رواجی اخلاقیات (Preconventional Morality)

درجہ-1-Stage	درجہ-2-Stage
سزااور فرمانبرداری Punishment and Obedience.	انفرادیت/آلاتی مقصداور رتبدیلی Individualism Instrumental purpose & exchange
☆ اس درجہ میں بچہ صحیح اور غلط اچھااور خراب میں فرق کرتا ہے۔ ☆ یہ اخلاقیات دوسروں کے زیر اثر سزا سے بچنے اور انعام یا اچھا بدلہ پانے کے لئے ہوتے ہیں۔ ☆ سزا کے خوف سے کیا چیز یا کام غلط ہے بچہ اس کا فیصلہ کرسکتا ہے۔	☆ اس درجہ میں بچہ بھی فیصلہ کرسکتا ہے۔ ☆ فرمانبرداری اس لئے کرتا ہے کہ بڑوں کے اعلیٰ اختیارات ہوتے ہیں۔ ☆ بچے انفرادی طور پر اصولوں کی اس وقت پابندی کرتے ہیں جب وہ اس میں Interest رکھتے ہیں۔

مرحلہ-2-Step

II. رواجی اخلاقیات (Conventional Morality)

درجہ-3-Stage	درجہ-4-Stage
بین شخصی امید کردہ تعلقات اور تصدیق International expectations and relationships and confirmity	قانون اور حکم کے سماجی پہلو Social conscience orientation law and order orientation

☆ یہاں بھی بچوں کی اخلاقیات بڑوں کی پسند اور ناپسند پر منحصر ہیں۔

☆ اخلاق کی نشونما سماج میں استعمال اصولوں پر منحصر ہیں۔

☆ یہاں یہ بات اہم ہے کہ بچہ کس خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

III. مابعدرواجی اخلاقیات (Poast-conventional Morality)

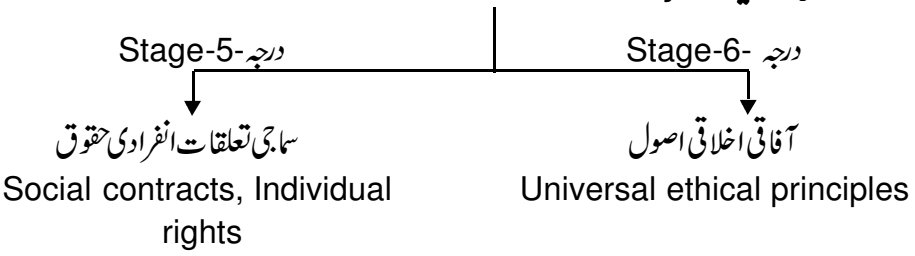

☆ اس مرحلہ میں بچوں میں حقیقی اخلاقیات کی نشونما ہوتی ہے۔

☆ بچوں میں خود سے فیصلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

☆ یہاں بچے اشیاء یا باتوں کو ان کے اخلاقیات کے پیمانے میں فٹ ہونے کی بنیاد پر قدر کرتے ہیں۔

☆ اس مرحلہ میں بچے اس بات سے واقف ہو جاتے. ہیں کہ دنیا میں مختلف نظریات اور قدریں ہیں۔

☆ یہاں بچہ بڑی تعداد میں یعنی زیادہ تر اچھائیوں کو حاصل کرتا ہے۔

☆ اس مرحلہ میں بالغ بچے ہوتے ہیں اسی لئے یہ خود اختیار اخلاقی اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔

☆ یہاں اصول سے زیادہ ضمیر کی اہمیت ہوتی ہے۔ معنی ضمیر کو اصولوں پر سبقت ہوتی ہے۔

☆ اس درجہ میں جب اصول اور ضمیر کا ٹکراؤ ہوتا ہے سب بچے ضمیر کی آواز پر عمل کرتے ہیں۔

☆ ان تمام مراحل و مدارج میں بچوں کے اخلاقیات کی نشونما گھر اور خاندان کے حالات اور ان سب سے زیادہ باجنیات پر بھی منحصر ہوتے ہیں۔

نوم چومسکی: لسانی نشونما

Noam Chomsky: Language development

☆ نوم چومسکی نہ ہی نفسیات دان (Psychologist) اور نہ ہی نفسیاتی امراض کا معالج (Psychiatrist) تھا۔

☆ لیکن علم نفسیات (Psychology) زبان دانی (Linguistics) اور کئی ایک میدان میں اس نے اپنا اثر چھوڑا۔

☆ بیسویں صدی میں نظریاتی زبان دانی پر اس نے بہت اثر چھوڑا ہے۔

☆ نوم چومسکی 7 دسمبر 1928ء کو مشرقی آکلینڈ کے شہر فلے ڈیلفیا - پنسلوانیا میں پیدا ہوا۔

☆ اس نے اپنی زندگی کا ابتدائی دور کثیر زبانی اور کثیر کلچر کے ماحول میں گزارا۔

☆ Logical structures of Linguistics Theory کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں اس نے Transformational Grammir کا تعارف کروایا۔

☆ اس کے نظریہ میں الفاظ کا سلسلہ ہے۔

☆ اس نے 1979 میں Pisa کے لکچر میں Principles and Parameters (P&P) پیش کیا جس کی بعد میں Lectures on Government Binding (LGB) کے نام سے طباعت ہوئی۔

☆ نوم چومسکی کے مطابق اگر کسی بچہ میں زبان کو سیکھنے کی اندر سے ہی صلاحیت ہوتو بچہ اس زبان کو بہت آسانی سے اور تیزی کے ساتھ سیکھے گا۔

☆ ترکیب کلام (Syntax) کی طرف چومسکی کی پیشکش کو Generative grammer کا نام دیا گیا۔ جو کہ کافی شہرت حاصل کیا۔

☆ چومسکی بچو کی پر تکلف، رسمی اور ظاہری (Formal) زبان کی تفتیش (Investigation) میں کافی مشہور ہوا۔

☆ اس نے رسمی زبان (Formal language) کی درجہ بندی پیدائشی قوت (Generartive power) کی بنیاد پر کی۔

☆ چومسکی کے مطابق زبان کو سیکھنے کی اندرونی معلومات (Innate Knowledge to aquire language) ہی آفاقی قواعد (Universal Grammer) ہے۔

☆ Principles and Parameters (P&P) کو بعد میں Lectures on Governament Bincline (LG) کے نام سے طبع کیا گیا۔ اس میں قواعد کے اصول بتائے گئے۔ جو کے اندرونی (Innate) اور مقرر (Fixed) ہوتے ہیں دنیا کی مختلف زبانوں میں فرق دماغ میں موجود مختلف سمتوں (Parameters) کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

☆ Principles and Parameters Approach کو بعد میں ترکیب کلام کی ساخت Symctactic) (structure کے نام سے دوبارہ پیش کیا گیا۔ رسمی قواعد (formal Grammer) کی بعد میں جماعت اور گروپ میں تقسیم اس کو ظاہر کرنے کی قوت (Expressive Power) کی بنیاد پر کی گئی۔

☆ چومسکی کے مطابق زبان دانی (Linguistic) ایک دراصل اورا کی نفسیات (Cognitive Psychology) کی شاخ ہے۔

☆ نفسیانی زبان دانی (Psycho Linguistics) میں چومسکی کا بہت زیادہ کام ہے۔

☆ چومسکی نے Verbal Behaviour کے B.F. Skimmer پر ایک تنقید لکھی۔

کارل روجر: خودنشونما Carl Roger: Development of self

☆ کارل روج Client centered therapy کا باپ ہے۔

(Carl Roger is father of client centered therapy)

☆ یہ اپنے شخصیت کی نشونما (Personality Development) کے نظریہ کے لئے کافی مشہور ہوا۔

☆ بچوں کے ناجائیز استحصال (Child abuse) کے شخصیت کی نشونما پر منفی اثرات کو تفصیل سے پیش کیا ہے اس نے بچوں کے ناجائیز استعمال پر کام کرتے وقت انسانیت کے تصور کو نمو دیا۔

☆ روجر نفسیاتی علاج (Psycho therapy) کی دنیا کو بدلنے کی کوشش کی۔

☆ روجر کے مطابق نفسیاتی مریضوں میں خودشناسی (Self realisation) پیدا کرنا ضروری ہے۔

☆ روجر نے بے باکی سے اس بات کا دعویٰ کیا کہ نفسیاتی تحلیل کے تجربات اور برتاؤ کے معالج (Behavioral therapist) کو چاہیے کے وہ! مریضوں میں خودشناسی (self realization) .خودنمو(self growth)اور خودعملی جامہ پہننے(self actualization)جیسے خواص کو پیدا کریں۔لیکن عموماً معالج مریضوں کوخود پرنہیں بلکہ معالج پر منحصر کردیتے ہیں۔

☆ روجر نے کہا کہ معالج مریض کوخود سے مسئلہ کے حل کی طرف راغب کرنے کے حالات پیدا کرنا چاہئے۔

☆ یہ اپنے شخصیت کی نشونما کے نظریہ (Personality Development Theory)کے لئے کافی مشہور ہوا۔

☆ کال روجر نے اپنے نظریہ میں غیرشعوری عمل (Reflex action of any action)ہوتا ہے۔

☆ مثال: اگر ہمارا ہاتھ غلطی سے گرم برتن پکڑ لیتا ہے تو فوراً اس برتن کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔

گرم برتن کو پکڑنا - عمل ہے

فوراً چھوڑ دینا - غیرشعوری ردعمل ہے۔

☆ یعنی روجر کے مطابق کوئی بھی نفسیاتی مریض کسی عمل پر غیرشعوری طور پر اس کا ردعمل ظاہر کرنا چاہئے۔اور اس نفسیاتی مریض کو ردِعمل کے اظہار کا پیدا کرنا نفسیاتی معالج کی ذمہ داری ہے۔

☆ کال دوجہر کی طرح ہی ماسلو(Maslow)بھی انسانیت کا نفسیات داں (Humanistic Psychologist) ہے۔ جس نے محرکہ(Motivation)کا نظریہ بھی پیش کیا۔

☆ کسی شخص کوخودعملی جامہ پہنانے' (Self actualisation) کی حالت میں لانے کے لئے یا آنے کے لئے اس کی مناسبت،موافقت اور مطابقت کے حالات ہونا چاہیے۔

☆ کسی بھی شخص کوخودنمونہ(Self ideal) بننے کے لئے دوسروں کے لئے مناسبت' موافقت اور' مطابقت والی شخصیت کا حامل ہونا چاہئے۔

☆ خودعملی جامہ پہنتے(Self actualization)کے اہم تعین کرنے والی چیز لڑکپن کے تجربات ہیں۔

☆ خودعملی جامہ پہنانے کے نمایاں حالات دراصل خودنمونہ(Self ideals)اور خودحقیقت(Self real)کے درمیان پائے جاتے ہیں۔

☆ لڑکپن کے مثبت اور منفی تجربات دونوں ہی خودعملی جامہ پہنے(Self actualisation)کے حالات پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

☆ مثبت تجربات (Positive experiences)سے مثبت حالات اور مثبت سونچ (Positive conditions and thoughts) پیدا ہوتے ہیں۔اس سے بچوں کی مثبت نشونما ہوتی ہے۔

☆ اس کے لئے ضروری ہے کہ بچے میں موروثی طور پر پہلے سے مثبت پن(Positivity)ہو یا پھر بچے کے ماحول میں مثبت پن(Positivity)ہو نہ کہ منفی پن(Negativity)ہو۔

☆ اگر بچے کے حالات مثبت ہوں اور اس کی سونچ مثبت ہو تب بچہ منفی تجربات سے بھی مثبت پہلو نکال کر اس کو سیکھتا ہے۔

☆ اسی طرح اگر بچے کے حالات منفی ہوں لیکن اس کی سونچ مثبت ہو (موروثی طور پر یا پچھلے تجربات کی وجہ سے) تب بھی بچہ منفی حالات سے بھی مثبت پہلو نکال کر سیکھتا ہے۔

☆ اگر بچے کے حالات منفی ہوں اور سونچ بھی منفی ہو تب بچہ مثبت تجربات سے بھی منفی پہلو نکالتا ہے۔

☆ ہم اپنے تعلق سے جو سونچتے ہیں وہ دراصل خود احترام (Self esteem) اور خود خوبی (Salt worth) ہیں

☆ حقیقی خود احترام کے لئے سب سے پہلے کسی بھی شخص یا بچے کو خود تصور (Self concept) ہونا ضروری ہے۔

☆ خود تصور کے لئے کسی بھی شخص یا بچے کو یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ:

- ☆ خود کی خوبیاں
- ☆ خود کی خامیاں
- ☆ خود کے طاقتیں
- ☆ خود کی کمزوریاں

خود قابل قدر یا خود اعتمادی (Self worth or Self esteem):

☆ ہم کیا سونچتے ہیں خود کے بارے میں؟ روجر کے مطابق خود قابل قدر کے احساسات بچوں میں ابتدائی بچپن میں ہی پیدا ہوتے ہیں جب وہ اپنے ماں باپ سے بات چیت کرتا ہے۔

خود خیالی (Self image)

☆ ہم اپنے آپ کو کیسے دیکھتے ہیں۔ یہ ایک بہتر نفسیاتی صحت کے لئے بہت اہم ہے۔ خود خیالی میں ہمارے جسم کا خیال بھی شامل ہے۔ ظاہری خود خیالی سے اندر کی شخصیت بھی شامل ہوتی ہے۔

☆ کوئی بھی شخص کس طرح اپنے بارے میں سونچتا ہے' احساس کرتا ہے اور برتاؤ ظاہر کرتا ہے ان تمام کا تعلق خود خیالی سے ہے۔

خود تصور (Self-concept)

☆ کوئی بھی فرد خود کے بارے میں کیا سونچتا ہے یہ خود تصور کہلاتا ہے۔

☆ خود تصور مثبت (Positive) یا منفی (Negative) بھی ہوسکتا ہے۔

☆ کوئی بھی شخص اپنے ظاہر اور باطن کے متعلق حقیقی یا حقیقت پر مبنی تصور رکھتا ہے تب یہ مثبت خود تصور ہے۔

☆ اگر کوئی بھی شخص اپنے ظاہر اور باطن کے متعلق غیر حقیقی تصور رکھتا ہے یعنی تصور حقیقت پر مبنی نہیں ہے تب یہ منفی خود تصور ہے۔

☆ مثبت خود تصور والا فرد سماج کے لئے نقصاندہ نہیں ہے۔

☆ منفی خود تصور والا شخص سماج کے لئے نقصاندہ ہے۔

☆ کسی بھی باشعور فرد میں خود تصور کا ہونا ضروری و لازمی ہے اور یہ رہتا بھی ہے۔

مثالی خود (Ideal selt):

☆ کسی بھی فرد یا شخص کے لئے مثالی خود وہ فرد یا شخص ہوتا ہے جس کی طرح ہم بننا چاہتے ہیں۔

مثال:

(1) جماعت (Class) کے کمزور طلبا دے کے مثالی خود عموماً جماعت (Class) کے ذہین طلباء ہوتے ہیں۔

(2) اکثر طالب علموں کے مثالی خود کوئی استاذ ہوتے ہیں۔

(3) خاندان ورشتہ داروں میں کوئی مشہور آدمی یا شخص خاندان کے دوسرے افراد کے لئے مثالی خود ہوتے ہیں۔

☆ مثالی خود زندگی میں ہماری منزل اور مقصد پر مشتمل ہوتا ہے۔اور یہ متحرک (Dynamic) ہوتا ہے یعنی ہمیشہ تبدیل شدہ ہوتا ہے۔

☆ بچپن کا مثالی خود (Ideal self) عنفوان شباب کے اور جوانی کے مثالی خود مختلف ہوتے ہیں۔

☆ یہ ضروری نہیں کہ کسی فرد کا مثالی خود (Ideal self) کوئی مثبت شخصیت ہی ہو بلکہ منفی شخصیت بھی ہوسکتا ہے۔

☆ کارل روجر کے مطابق بچے کے دو بنیادی ضرورتیں (Needs) ہیں:

(1) دوسروں سے مثبت خود حوالے (regards)

(2) خود قابل قدر (Self worth)

☆ خود قابل قدر (Self worth) دراصل ہم خود کے بارے میں کیا سوچتے ہیں اور کیا احساس ارکھتے ہیں وہ ہے اور یہ نظریہ ایک بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ نفسیاتی صحت کے لئے کافی اہم ہے۔اس سے ہم زندگی کے مختلف منازل اور مقاصد حاصل کر سکتے ہیں اور بالآخر خود حقیقت پسندی (Self actualization) کو بھی پاسکتے ہیں۔

☆ خود قابل قدر کا تسلسل بہت زیادہ سے بہت کم کی طرف دیکھا گیا ہے۔یعنی کسی کو خود کے بارے میں بہت زیادہ احساس ہوتا ہے جو کہ ایک بہتر سماج کے لئے ضروری ہے اور کسی کو خود کے بارے میں بہت کم احساس ہوتا ہے جو کہ ایک بہتر سماج کے لئے نقصاندہ ہے۔

☆ اگر کسی فرد کو خود قابل قدر (Self worth) کا احساس بہت زیادہ ہے تب وہ خود کے لئے مثبت احساسات کا حامل ہوتا ہے اور آزمائیشوں (Challenges) کا سامنا کرسکتا ہے۔ناکامیوں اور ناخوشیوں کو قبول کرسکتا ہے۔اور دوسروں کے ساتھ کھلا ہوتا ہے۔

☆ اگر کسی فرد کو خود قابل قدر (Self worth) کا احساس بہت کم ہے تب وہ خود کے لئے مثبت احساسات کا حامل نہیں ہوتا اور آزمائیشوں کا سامنا نہیں کرسکتا۔ناکامیوں اور ناخوشیوں (Unhappinesses) کو قبول نہیں کرسکتا اور دوسروں کے ساتھ کھلا نہیں ہوتا۔

خود حقیقت پسندی (Self Actualization)

☆ کسی فرد کے ہنر اور صلاحیتوں کی تکمیل یا احساس کو خود حقیقت پسندی کہا جاتا ہے۔خصوصاً ایک ایسا دھکا یا ضرورت جو سب میں موجود ہو۔

☆ کسی فرد کا اپنی مکمل صلاحیتوں کا تکمیل پانا کسی فرد کے ہنر اور صلاحیتوں کا بام عروج کو پہنچنا خود حقیقت پسندی کہلاتا ہے۔

☆ کسی بھی فرد کی زندگی میں کوئی دوسرا فرد عموماً مثالی خود ہوتا ہے۔لیکن کوئی بھی فرد جو کہ خود حقیقت پسندی کے مقام کو پہنچتا ہے

اس کے لئے کوئی دوسرا فرد مثالی خود (Ideal self) نہیں ہوتا بلکہ وہ خود دوسروں کے لئے مثالی خود (Ideal self) بن جاتا ہے۔

☆ خود حقیقت پسندی (Salt actualization) کے معنی واضح طور پر بے لوث، مکمل توجہ کے ساتھ اور کل انجذاب کے ساتھ مکمل تجربات حاصل کرنا ہے۔ اس کا مطلب عنفوان شباب کے خود احساس شعوری کے بغیر حاصل کردہ تجربات ہیں۔

☆ خود حقیقت پسندی ایک جاری (Ongoing) عمل ہے۔ اس میں حوصلہ افزائی کی آواز کو سنا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے خود ابھار کی اجازت ہوتی ہے یا دوسرے معنوں میں خود ابھار کا راستہ ہموار ہوتا ہے۔

☆ جب شک میں ہو تو خود حقیقت پسندی کے لئے ایمانداری سے کام لیں۔ ذمہ داری کا احساس رہے۔ کوئی بھی عقلمندی سے زندگی کو چن نہیں سکتا جب تک سننے کی ہمت نہیں کرتا۔

☆ خود حقیقت پسندی زندگی کا ایک آخری مرحلہ ہے اور یہ کسی بھی وقت کسی بھی فرد کے صلاحیتوں کی حقیقت کاری ہے۔ اس کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ کوئی بعید از قیاس کام کیا جا رہا ہے

☆ خود حقیقت پسندی کے لئے تجربات کے عروج عارضی لمحات ہیں۔ ان لمحات کو نہ ہی خریدا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کی ضمانت دی جا سکتی ہے اور نہ ہی ان کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔

☆ خود حقیقت پسندی کے مقام کو اس مثلث کے ذریعہ سمجھا جا سکتا ہے۔

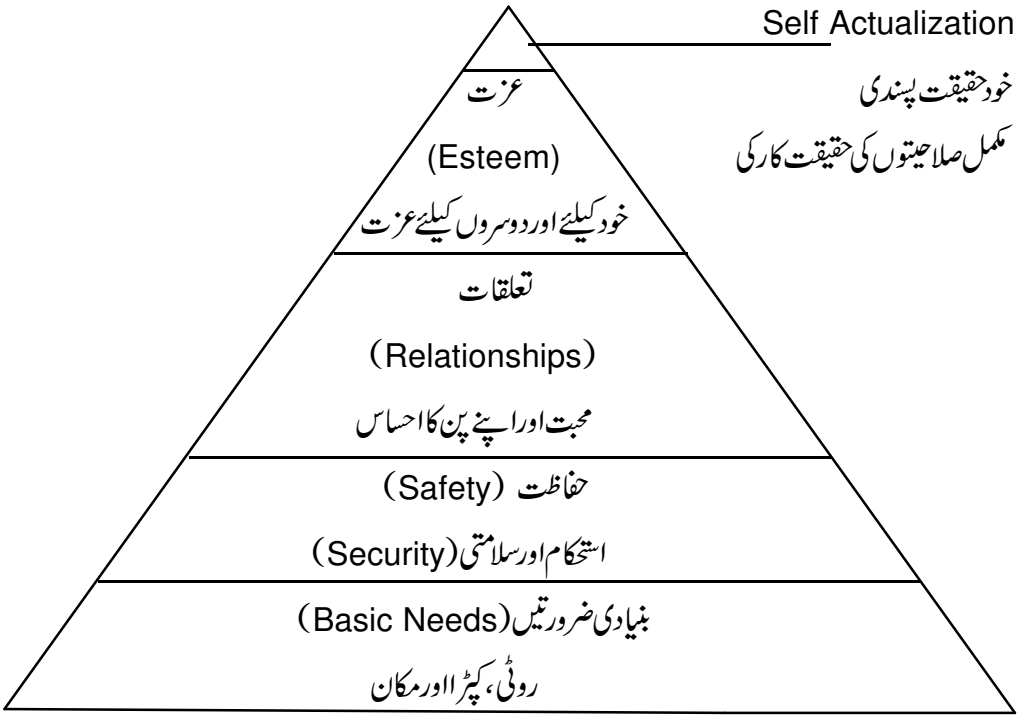

☆ جو لوگ خود حقیقت پسندی والے مرحلے میں ہوتے ہیں ان کے لئے کوئی مثال نہیں بلکہ وہ دوسروں کے لئے مثال ہیں۔

مثالیں

(1) اداکاری کی دنیا میں عامر خان، شاہ رخ خان اور امیتابھ بچن کے لئے کوئی مثال نہیں بلکہ وہ اس اداکاری کی دنیا میں آنے والوں کے لئے مثال ہیں۔

(2) دولت مندی اور تجارت کی دنیا میں انیل امبانی کے لئے کوئی مثال نہیں بلکہ وہ خود دوسروں کے لئے مثال ہیں۔
(3) دنیا کے امیر ترین لوگوں کی لسٹ میں بل گیٹ کے لئے کوئی مثال نہیں بلکہ وہ دوسروں کے لئے مثال ہیں۔
(4) وقت کے کوئی بھی بڑے عالم دین کے لئے کوئی دوسرے مثال نہیں بلکہ وہ خود دوسروں کے لئے مثال ہیں۔

☆ خود حقیقت پسندی کے لئے خود خیالی یعنی خود تصویر (Self image) اور مثالی خود (Ideal self) میں زیادہ فرق نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان دونوں تصورات میں بر پوشی ہونی چاہئے۔

☆ خود خیالی (Self-image) اور مثالی خود (Ideal self) کے تصورات کے درمیان جتنی زیادہ بر پوشی ہوگی وہاں اتنی ہی زیادہ خود حقیقت پسندی کے امکانات ہوں گے۔

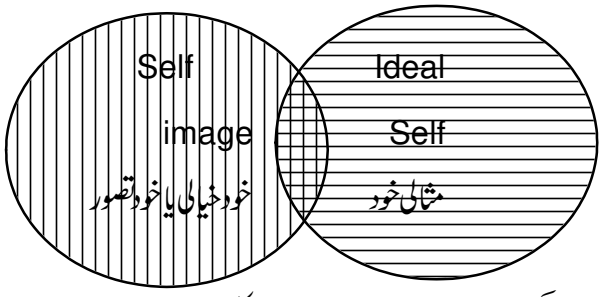

☆ دونوں تصوررت کا بر پوشی والا حصہ کم ہے۔ یہاں خود حقیقت پسندی مشکل ہے یا خود حقیقت پسندی کے امکانات کم ہیں۔

☆ خود خیالی (Self-image) اور مثالی خود (Ideal Slef) کے تصورات کے درمیان زیادہ بر پوشی زیادہ خود حقیقت پسندی کی ضامن ہے۔

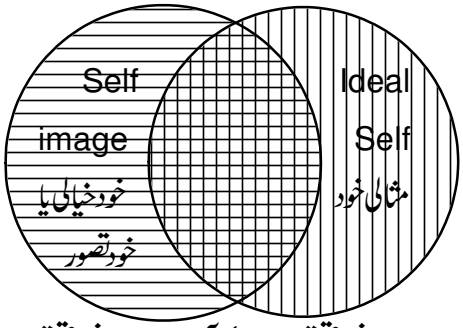

☆ دونوں تصورات کا بر پوشی والا حصہ زیادہ ہے۔ یہاں خود حقیقت پسندی آسان ہے یا خود حقیقت پسندی کے امکانات قوی ہیں۔ ایسا شخص خود حقیقت پسندی کے مقام تک پہنچ سکتا ہے۔

☆ کسی شخص کا مثالی خود اور حقیقی تجربات ہمیشہ ایک ہی اور ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔ یہ اس شخص کے تجربات جو کہ زندگی میں ہوتے رہتے ہیں پر منحصر ہیں۔

☆ اس طرح کسی شخص کے مثالی خود اور حقیقی تجربات کے درمیان فرق پایا جا سکتا ہے۔ یہ عدم مطابقت (Incongruence) کہلاتا ہے۔

☆ اگر کسی شخص کا مثالی خود (Ideal self) اور زندگی میں ہونے والے حقیقی تجربات ایک جیسے ایک دوسرے سے مشابہ ہوں اور کسی شخص کا مثالی خود (Ideal self) و حقیقی تجربات (actual experiences) فرق نہ پایا جاتا ہو تو مطابقت (Congruence) کہلاتا ہے۔

☆ تمام لوگوں میں کسی قدر عدم مطابقت (Incongruence) پایا جاتا ہے اور بہت کم لوگوں میں مکمل مطابقت والی حالت پائی جاتی ہے۔

☆ مطابقت کی نشونما غیر مشروط (Unconditional) مثبت حوالوں پر منحصر ہے۔

☆ کال روجر کے مطابق کسی شخص کو خود حقیقت پسندی (self actualization) کے مقام کو پہنچنے کے لئے مطابقت (Congruence) والی حالت میں ہونا ضروری ہے۔

☆ کال روجر کے مطابق ہمارے خود تصور (Self image) سے جو احساسات، تجربات اور برتاؤ کے طریقے متواتر ہیں اور جو کے مثالی خود (Ideal Self) جس کی طرح ہم بننا چاہتے ہیں کی عکاسی کرتے ہیں۔

☆ ہمارا خود تصور (Self image) اور مثالی خود (Ideal Self) جتنا ایک دوسرے کے قریب ہوں اور زیادہ متواتر یا مطابق ہوں تو ہمارا خود قابل قدر (Self worth) احساس اعظم ترین ہوگا۔

☆ ہم اپنے آپ کو خود تصور کے راستے پر دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

چند ہمہ جوابی سوالات

1. موکل مرکوز علاج (Client Centered therapy) کا باپ _____ ہے۔

(A) Erikson (B) کال روجر (C) Freud (D) یہ تمام

2. مندرجہ ذیل میں سے کونسا موکل مرکوز مشاورت Client centered Counseling) کا اہم مقصد ہے؟

(A) تکلیف سے نکالنا (B) نفسیاتی تجزیہ کے لئے

(C) نفسیاتی متحرک کے لئے (D) خود حقیقت پسندی کے لئے

3. کال روجر کی کتاب _____ ہے۔

(A) تعلیم پر (B) موکل مرکوز علاج پر

(C) سکھنے والے پر (D) شخص کے بننے پر

4. فرائڈ نے "Free association" کے طریقے کو استعمال کیا اسی طرح کال روجر نے استعمال کیا۔

(A) Free disassociation (B) مفت افشا

(C) احساس (D) انعکاس (Reflection)

5. کال روجر کے مطابق خود اعتمادی پر خود حقیقت پسندی کو ذیل کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(A) مراقبہ (Meditation) (B) ثالثی (Mediation)

(C) مشروط مثبت حوالے (Conditional Positive regards)

(D) غیر مشروط مثبت حوالے. (Unconditional positive regards)

6. روجر نے کونسی اصطلاح کے بجائے موکل (Ctient) کی اصطلاح کو استعمال کیا؟

(A) سیکھنے والا (Learner) (B) حاصل کرنے والا (Achiever)

(C) مریض (Patient) (D) مشیر (Counselor)

7. کال روجر کے علاوہ اور کونسا نفسیات داں انسانیت پسند نفسیات دان ہے؟

(A) ماسلو (Maslow) (B) اسکنر (Skinner)

(C) J.B. Watson (D) Ion Pavlov

8. روجر کے مطابق خود حقیقت پسندی کے مقام کو پہنچنے کے لئے کسی بھی فرد کو اس حالت میں ہونا چاہئے۔

(A) سالمی (Integrity) (B) خودمدافعت (self defence)

(C) خودافسوس (self pity) (D) مطابقت (Congruences)

9. خودمثالی (Ideal sele) کی اصطلاح اس بات کا حوالہ دیتی ہے

(A) حقیقی برتاؤ (Actual behavior) (B) خودتصور (Self image)

(C) شخص جو کہ مطابق (congruent) ہونے والا شخص بننا چاہتا ہے۔

(D) مطابق ہونے والا شخص خود جو کہ خوداعتمادی حاصل کرنا چاہتا ہو۔

10. مندرجہ ذیل میں سے کونسی خاصیت خودعزت رکھنے والے شخص کی خاصیت نہیں ہوگی؟

(A) خوداعتماد (Self confidence) (B) مثبت احساسات (Positive feelings)

(C) ناکامیوں کو نہیں قبول کرنا (D) لوگوں کے ساتھ کھلے رہنا

11. اہم اپنے بارے میں _____ سوچتے ہیں۔

(A) خودافسوس (B) خودقابل قدر (C) خودتصور (D) مثالی خود

جوابات

C	10	C	9	D	8	B	7	C	6	D	5	D	4	D	3	D	2	B	1
																		A	11

ارکسن: شخصیت کی نشوونما

Erikson: Development of Personality

☆ لفظ Personality ایک لاطینی لفظ persona سے بنایا گیا ہے۔ جس کے معنی نقاب (Mask) کے ہیں۔

☆ زمانہ قدیم میں نقاب (Mask) ایک اداکار اسٹیج پر اداکاری کے وقت استعمال کرتا تھا۔

☆ شخصیت (Personality) دراصل برتاؤ کی خاص خصوصیات اور اس کی روش ہے۔ جو کہ شخص (Person) کے اندرونی اور بیرونی خواص کو ظاہر کرتی ہے۔

☆ اندرونی خواص (1) محرکہ (Motration) (2) جذبات (Emotion) (3) ارادے (Intentions) ہیں۔

☆ بیرونی خواص (1) لباس (Dress) (2) بات چیت (Talking) (3) جسمانی افعال (Body functions) (4) عادات (Habits) (5) طرز عمل (Style) اور (6) اظہارات (Expressions) ہیں۔

☆ بیرونی خواص کا راست مشاہدہ کیا جاسکتا ہے جبکہ اندرونی خواص ردعمل کے کھلے طرز سے معلوم ہوتے ہیں۔

☆ کسی فرد کی شخصیت کا خیال اس کے مشاہدہ سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ شخصیت کا تصور کسی فرد کے طرز عمل، ردعمل اور خصوصیات سے اخذ کیا جاتا ہے۔

☆ شخصیت کو تین مختلف طریقوں سے اخذ کیا جاسکتا ہے

(1) پہلا طریقہ شعوری ہے جو کہ کسی فرد کے ردعمل کے طرز سے قائم ہونے والے شعوری اثرات پر منحصر ہے۔اس کا نتیجہ مشہور جانچنے کی ترکیب جیسے کشش (attract) کرنا تسلط یا غلبہ (Control) حاصل کرنا کمزور یا جراتمند (weak or strong) وغیرہ ہے۔

(2) شخصیت کا دوسرا تصور کسی فرد کے کھلے ردعمل کی بیرونی کیفیت پر منحصر ہے۔اس میں ایک پریشانی یہ ہے کہ کھلے ردعمل مختلف افراد میں مختلف معنوں کے لئے ہوئے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی جانچ گہرائی تک ہونی چاہئے۔

(3) شخصیت کا تیسرا تصور کسی شخص کے خصوصیات کا اندرونی طرز ہے۔

☆ ہماری شخصیت ہم کو سب سے انوکھا، لاثانی اور بے نظیر بنا دیتی ہے۔

☆ لیکن کیسے شخصیت کی نشونما (Development) ہوتی ہے؟ کیسے ہم یا کوئی بھی شخص ایسا بن گیا جو کہ آج ہے؟

☆ ان سوالات کے جواب کے لئے کئی مشہور نفسیات داں اپنے اپنے نظریات پیش کئے۔ان نظریات میں انھوں نے شخصیت کی نشونما کی راہ میں آنے والے مراحل اور درجات کو سمجھایا۔

☆ مندرجہ ذیل نظریات بشمول اور اکی، اخلاقی اور سماجی نشونما کے نظریات شخصیت کی نشونما کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔

رویّے ATTITUDES

☆ رویہ دراصل جانچ ہے جو کہ لوگ دوسروں کے لئے/اشیاء پر/مواقع پر/خیال پر کرتے ہیں۔

☆ رویہ مثبت یا منفی ہوسکتا ہے۔

☆ واضح رویہ (Explicit Attitude) دراصل شعوری یقین ہے جو کہ فیصلہ اور برتاؤ میں رہنمائی کرسکتا ہے۔

☆ مضمر رویہ (Implicit Attitude) دراصل لاشعوری یقین ہے جو کہ فیصلہ اور برتاؤ پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔

☆ رویہ دو قسم کا ہوسکتا ہے یعنی مثبت رویہ اور منفی رویہ۔

رویہ (Attitude)

مثبت رویہ (Positive Attitude). **منفی رویہ (Negative Attitude)**

کسی شخص یا چیز یا موقع یا خیال کے تعلق سے مثبت جانچ کسی شخص یا چیز یا موقع یا خیال کے تعلق سے منفی جانچ دراصل مثبت رویہ ہے۔ دراصل منفی رویہ ہے۔

☆ رویہ کی درجہ بندی ایک دوسرے انداز میں مزید دو طریقوں میں کی جاسکتی ہے۔یعنی واضح رویہ اور مضمر (غیر واضح) رویہ۔

رویہ (Attitude)

واضح رویہ(Explicit Altitude)

- یہ شعوری یقین(Concious belief) ہے جو کہ فیصلہ اور برتاؤ میں رہنمائی کرتا ہے۔

مضمر(غیر واضح)رویہ(Implicit Attitude)

- یہ لاشعوری یقین (Unconcious belief) ہے جو کہ فیصلہ اور برتاؤ پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔

☆ رویہ کے تین اجزا(Component) ہیں۔

1. ادراکی (Cognitive)
2. جذباتی (Emotional)
3. برتاؤ والا (Behavioral)

مثال: احمد کو یقین ہے کہ سگریٹ نوشی صحت کے لئے نقصان رساں ہے۔ جب لوگ اس کے سامنے سگریٹ نوشی کرتے ہیں تب وہ بے آرام محسوس کرتا ہے اور وہ اس مقام سے دور ہو جاتا ہے۔

رویہ کے ابعاد (Dimensions of Attitude)

☆ نفسیاتی تحقیق دانوں کے مطابق رویہ کے تین (3) ابعاد ہیں۔

1. طاقت Strength
2. رسائی Accessibility
3. ابہام (ایک سے زائد سوچ) Ambivalence

1. رویہ کی طاقت (Strength of Attitude)

طاقتور رویہ دراصل اثر انداز ہونیوالا برتاؤ ہے۔ یعنی کسی شخص (فرد) یا شئے کے مطابق آپ کا مضبوط رویہ ہو جو کہ مثبت یا منفی بھی ہوسکتا ہے۔

2. رویہ کی رسائی (Attitude Accessibility)

رویہ کی رسائی سے مراد آسانی سے جو کہ کسی فرد (یا) شئے کے تعلق سے فوری طور پر ذہن میں آتی ہو۔ عموماً آسان رسائی والا رویہ طاقتور ہوتا ہے۔

3. رویہ کا ابہام (Attitude Ambivalence)

☆ رویہ کے ابہام سے مراد مثبت و منفی تناسب سے قائم ہونے والا رویہ ہے۔ کسی رویہ کا ابہام اس وقت اعظم ترین ہو جاتا ہے جب مثبت و منفی جانچ کے تناسب میں مساوی توازن قائم ہو جاتا ہے۔

رویہ(Attitude): کسی فرد یا شے کی پسند یا ناپسند کے درجہ کے اظہار کے لئے قیاسی تعمیر ہی دراصل اس فرد یا شئے کے متعلق رویہ (Attitude) ہے۔

☆ رویہ کسی فرد کے مثبت یا منفی خیالات ہیں جو کہ کسی دوسرے فرد یا شئے یا جگہ یا موقع کے متعلق ہو۔

رویے فیصلہ ہیں (Attitudes are judgements)

☆ رویے ABC ماڈل پر نمو پاتے ہیں

A = Affect

B = Behaviour and

C = Cognition.

☆ رویے دراصل ہمارا ذہنی فیصلہ ہیں جو کہ کسی فرد یا شئے کے متعلق ہیں۔

☆ اثر دار تاثر یا ردعمل دراصل جذباتی تاثر ہے جو کہ کسی فرد کے کسی شئے کے متعلق ترجیح یا فوقیت کے درجات ہیں۔

☆ برتاؤ کا ارادہ کسی فرد کی خیالی علامت ہے۔

☆ اور اکی تاثر یا ردعمل کسی فرد کا دوسرے فرد یا شئے کے متعلق یقین کی ادراکی جانچ ہے۔

☆ اکثر رویے یا تو راست تجربات سے یا ماحول کے مشاہداتی اکتساب سے قائم ہوتے ہیں۔

رویوں کا قیام (Atitude formatson)

☆ شخصیت کی طرح رویے بھی قائم ہوتے ہیں جس کو رویوں کا قیام کہا جاتا ہے یا رویہ سازی بھی کہا جاتا ہے۔

☆ رویے تبدیل بھی ہو سکتے ہیں۔

☆ رویوں کے قائم ہونے میں موروثیت کا اہم کردار ہوتا ہے۔

☆ رویوں کے قیام میں یقین کا بھی اہم کردار ہوتا ہے۔

☆ بات چیت (Communication) کے ذریعہ رویہ میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے جو کہ خیالی غلط فہمیوں کے دور ہونے سے ہوتی ہے۔

☆ رویے اور برتاؤ (Attitudes & Behaviour) ایک دوسرے کے راست متناسب ہیں۔

☆ رویہ کا برتاؤ پر اور برتاؤ کا رویہ پر راست اثر ہوتا ہے۔

☆ رویوں کی تبدیلی میں سماج سے زیادہ جذباتی عامل کا اثر ہوتا ہے۔

☆ روزمرہ کی زندگی میں اور روزانہ کے ماحول میں ادا کئے جانے والے کردار کا اثر بھی راست طور پر رویے پر ہوتا ہے۔

☆ رویوں کے قائم ہونے میں ماحول کا اور حالات کا اہم کردار ہوتا ہے۔

☆ بعض اوقات قائم شدہ رویوں کے تبدیل ہونے میں بھی بہت زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔

☆ رویوں کے قائم ہونے میں زندگی میں ادا کئے جانے والے کردار کا بھی اہم حصہ ہوتا ہے۔

☆ مندرجہ بالا نکات کو سمجھانے کے لئے فلپ زمبارڈو (Philip Zimbardo) نام کے ایک نفسیات دان (Psychologist) نے ایک تجربہ کیا۔ اس نے اس تجربہ کا نام ''قید خانے کا مطالعہ'' (Prison study) رکھا۔

☆ اس نفسیات داں نے اپنے تمام طلباء کو دو گروپ میں تقسیم کیا۔

1. گروپ -1- قید خانے کے محافظ (Prison Security Guards)
2. گروپ -2- قیدی (Prisorners)

☆ طلباء کے ان دونوں گروپ کو اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہوئے ایک مکان میں کچھ عرصہ کے لئے رہنا تھا۔

☆ دو دن کے بعد ان دونوں گروپ کے کردار میں ایسی شدت پیدا ہونے لگی کے قید خانے کے محافظ والا گروپ ہمیشہ قیدیوں والے گروپ کو حقیقی مجرم قیدیوں جیسا برتاؤ کرنے لگا۔

☆ قیدیوں کا کردار ادا کرنے والے طلباء کا گروپ ہمیشہ ڈری ہوئی اور سہمی ہوئی حالت میں رہنے لگا۔

☆ ان دونوں گروپ کے رویہ میں ایسی طاقت اور اثر پیدا ہوا کہ اس نفسیات داں Zimbardo کو وقت سے پہلے صرف 6 دن کے بعد اس مطالعہ کو ختم کرنا پڑا۔

☆ مثلاً: (1) اگر گھر میں والد اپنی بیوی کے ساتھ بچوں کے سامنے بدتمیزی والا رویہ اختیار کرتے ہیں اور مسلسل اسی رویہ پر قائم رہتے ہیں تب بچے بھی ایک وقت کے بعد اپنی والدہ کے ساتھ اسی طرح کا بدتمیزی والا رویہ اپناتے ہیں۔

(2) اگر والدین اپنے تمام فرزندان میں سے کسی ایک فرزند کو زیادہ ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالتے ہیں اور گھر کی ہر ذمہ داری سونپتے ہیں تب اس کے دوسرے بھائی بھی ہر ذمہ داری اسی بھائی پر ڈھٹائی کے ساتھ ڈالتے ہیں اور ذمہ داری کی تکمیل میں تاخیر یا کسی قسم کی کوتاہی ہو تب وہ اس کے ساتھ بدتمیزی والا رویہ اختیار کرتے ہیں۔

(3) عموماً ہندوستانی سماج میں گھر کی بڑی بہو کو گھر کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے اور تمام ذمہ داریوں کا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے۔ ان ذمہ داریوں کی تکمیل میں تاخیر یا کوتاہی پر اسی بڑی بہو سے سوال کیا جاتا ہے۔ اگر بڑی بہو قابل نہ ہو تو کسی قابل بہو کو اس کا قائم مقام بنا دیا جاتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

1. جز (Component) جو کہ رویہ میں شامل نہیں ہے۔

(A) ادراکی (Cognitive) (B) موثر (Affective)

(C) جذباتی (Emotional) (D) برتاؤ والا (Behavioral)

2. مندرجہ ذیل میں سے صحیح بیان (Correct Statement) کی نشاندہی کیجئے

(A) رویہ مثبت و منفی ہو سکتا ہے۔

(B) واضح رویہ (Explicit Attitide) شعوری یقین ہے جو کہ فیصلہ سازی اور برتاؤ میں رہنمائی کرتا ہے۔

(C) مضمر رویہ (Implicit Attitude) لاشعوری یقین ہے جو کہ فیصلہ سازی اور برتاؤ پر اثر انداز ہوتا ہے۔

(D) مندرجہ بالا تمام

3. رسائی جس کی وجہ سے رویہ ذہن میں آتا ہے اور اثر انداز ہوتا ہے۔

(A) رویہ کی طاقت (Attitude Strength)

(B) رویہ کا ابہام (Attitude Ambivalence)

(C) رویہ کی رسائی (Attitude Accessibility)

(D) رویہ کی کمزوری (Attitude Weakness)

4. مندرجہ ذیل میں سے غلط بیان (Wrong Statement) کی نشاندہی کیجئے

(A) بہت زیادہ رسائی والا رویہ طاقتور ہوتا ہے۔

(B) کسی رویہ کے ابہام کا مطلب مثبت و منفی جانچ کے درمیان کا تناسب ہے جو کہ عادت بناتا ہے۔

(C) کسی رویہ کا ابہام جیسے جیسے مثبت و منفی جانچ زیادہ سے زیادہ غیر مساوی ہوتے ہیں میں اضافہ ہوتا ہے

(D) طاقتور رویہ وہ ہے جو کہ ذہن میں مضبوط ہو اور برتاؤ پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہو۔

5. مندرجہ ذیل میں سے کونسا تجربہ کے فعل کی طرح تبدیل ہوسکتا ہے

(A) شخصیت (Personality) (B) ذہانت (Intelligence)

(C) دلچسپی (Interest) (D) رویہ (Attitude)

جوابات

D	5	C	4	C	3	D	2	B	1

4.5 بچوں کی نشوونما کے طریقے اور نقطہ نظر

METHODS & APPROACHES OF CHILD DEVELOPMENT

نفسیات داں نے سیکھنے والے کے ذہن اور شخصیت کو سمجھنے کے لئے کئی ایک طریقے پیش کئے ان میں چند ایک طبی (Clinical) ہیں۔ مثلاً مشاہدہ (Observation)، کیس کا مطالعہ (Case study) اور انٹرویو (Interview) وغیرہ۔ ہم ان میں سے چند ایک پر یہاں روشنی ڈالیں۔ جیسے

1. دماغ کے علاج کا طریقہ (Introspection)
2. مشاہدہ کا طریقہ (Observation)
4. کیس کا مطالعہ کا طریقہ (Case study)

I. دماغ کے علاج کا طریقہ (Intrespechon Method)

خود کے خیالات (Ideas) و احساسات (Feelings) کی جانچ جو کہ احتیاط کے ساتھ گہری سوچ کا عمل دماغ کے علاج کا طریقہ (Introspection Method) کہلاتا ہے۔ یہ کسی فرد کی سوچ جذبات اور اعمال کی جانچ کے لئے خودی سے گہرائی سے کی جانے والی تحقیق ہے۔ یہ دراصل خود کا مشاہدہ ہے۔ یہاں لفظ Intro کے معنی Within (اپنے آپ میں) اور spection کے معنی Looking (دیکھنا) کے ہیں۔ یہ اپنے آپ کا مطالعہ ہے خصوصاً اپنا برتاؤ، اپنا رویہ، اپنے جذبات، اپنی سوچ اور اپنے سوچنے طریقے وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اس طریقہ سے اپنے آپ کی عکاسی اور کھوج ہوتی ہے اور اپنے دماغ میں پائی جانے والی غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔ اسی لئے اس کو دماغ کے علاج کا طریقہ کہا جاتا ہے۔ دماغ کے علاج کے طریقہ میں خود نگرانی، روزانہ کی کارکردگی کا مراقبہ اور ذہن سازی شامل ہے۔ یہ اکیلے میں بیٹھ کر اپنے آپ کے اندر جھانکنا ہے۔ دماغ کے علاج کا طریقہ سائنسی نفسیات کا ایک قدیم طریقہ ہے۔ اس کو 1800ء میں سب سے پہلے Wilhelm Wundt نے پیش کیا۔ یہ طریقہ اپنے اندر کی سوچ اور جذبات کو دیکھنے کی معروضیت کی طرف توجہ مرکوز کرتا ہے۔ علم نفسیات میں دماغ کے علاج

کا طریقہ تجرباتی نفسیات کے دوسرے نظریات کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ یہ ایک رسمی عمل ہے جو کئی لوگوں کے ذہنی علاج کے سفر کے دوران بہت مددگار رہے اور یہ خود کے ذہن کی ساختی تحقیق کا آلا ہے۔

علم نفسیات میں دماغی علاج کے طریقہ کے طریقہ:

1. خودعکاسی (Self reflection): خود کی ذہنی جگہ پر توجہ مرکوز کرنا۔
2. دماغ کے علاج کے مراحل

تجزیہ (Analysis) سوال (Questions) محرکہ (Stimulas)

دماغ کے علاج کے فوائد:

1. موثر لاگت ہے یعنی پیسے خرچ نہیں ہوئے۔
2. سادہ طریقہ ہے۔

نقائص (Limitations)

1. یہ طریقہ ناقابل تصدیق ہے۔
2. کم قابل اعتماد

ماحول (Environment)

اس کو ایسے ماحول میں کیا جانا چاہئے جہاں کم سے کم ذہنی خلفشار (distraction) ہو اپنے دماغ کے علاج کے طریقہ کے نتائج کو لکھنا چاہئے ۔۔

II. مشاہدہ (Observation):

قدرتی مشاہدہ ایک تحقیقی طریقہ ہے جس میں برتاؤ کے مختلف پہلوؤں کو احتیاط سے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ مشاہدہ دراصل قدرتی ترتیبات میں قدرتی طور پر ہونے والے واقعات پر لوگوں کے ردعمل کا مطالعہ ہے۔

مشاہدہ کے طریقے میں تحقیق کے ڈاٹا کو جمع کیا جاتا ہے۔ اس میں شریک فرد کو دیکھنا اور اس کے متعلقہ رویہ ریکارڈ کرنا شامل ہے۔

Albert Bandura ایک نفسیات داں اور اکتساب کا نظریات داں ہے جس نے سب سے پہلے سماجی اکتساب کے نظریہ کو پیش کیا۔ پہلے مشاہداتی اکتساب کو نوٹ کرنے کا سہرا اسی کے سر جاتا ہے۔ مشاہدہ نفسیاتی جانچ پڑتال کا ایک طاقتور آلہ ہے جو کہ جان بوجھ کر کیا جاتا ہے اور بامقصد ہوتا ہے۔

مشاہدہ کے مراحل (Stages of Deservation)

اس کے چار مراحل ہیں۔

1. انتخاب (Selection)
2. سازبندی (Recording)
3. تجزیہ (Analysis)
4. تشریح (Interpretation)

1. **انتخاب(Selection)** : مشاہدہ کے ایک خاص پہلو کا انتخاب کرنا چاہئے۔
2. **سازبندی(Recording)**: مشاہدہ کئے گئے پہلو کو مستقبل میں حوالہ کے طور پر استعمال کرنے کے لیئے اس کو لکھت میں یا کسی اور انداز سے ریکارڈ کرلیا جانا چاہئے۔
3. **تجزیہ(Analysis)**: مشاہدہ کئے گئے تمام پہلوؤں کی ساخت کو تفصیل سے جانچ پڑتال کرنا چاہئے۔
4. **تشریح(Interpretation)**: مشاہدہ کئے گئے تمام پہلوؤں اور فراہم شدہ پیمائشات کو سمجھانا۔

مشاہدہ کے اقسام

1. قدرتی (Naturalist)
2. پابندشدہ (Controlled)
3. ساختی اور غیر ساختی (Structured and Unstructured)
4. شریک اور غیر شریک (Participant and Non-participant)

1. قدرتی مشاہدہ(Naturalistic Diservation):

☆ اس میں لوگوں کو ان عام ماحول میں مشاہد ہکیا جاتا ہے۔

☆ عموماً یہ طریقہ کار جانوروں کے برتاؤ کے مطالعہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ اس سے نئے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

☆ اس میں مکمل صورتحال کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

☆ بہت زیادہ بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

☆ لیکن قدرتی ماحول میں تمام قسم کے برتاؤ کا مشاہدہ نہیں کیا جاسکتا۔

☆ برتاؤ کی کئی ایک مثالیں دوبارہ دہرائی نہیں جاتیں۔

2. پابندشدہ مشاہدہ (Controlled observation)

☆ اس مشاہدہ کو تجربہ خانہ میں انجام دیا جاتا ہے۔

☆ مشاہدہ کرنے والا یہ طئے کرتا ہے کہ مشاہدہ کہاں، کس وقت اور کن حالات میں کیا جاتا ہے۔

☆ معیاری طریقہ کار استعمال کئے جاتے ہیں۔

☆ دوسرے محققین اس مشاہدہ کا مطالعہ کرکے آسانی سے اس کی نقل کرسکتے ہیں۔

☆ مختلف متغیرات پر مشاہدہ کنندہ کا اختیار رہ سکتا ہے۔

☆ کم وقت لینے والا طریقہ ہے بمقابلہ قدرتی مشاہدہ کے۔

☆ مشاہدہ دہندہ کو جب یہ معلوم ہوجائے کہ اس کا مشاہدہ کیا جارہا ہے تب وہ اس کے قدرتی رویہ سے ہٹ کر دوسرا رویہ ظاہر کرتا ہے۔

3. ساختی مشاہدہ(Structured Observation)

☆ اس کو منظّم مشاہد (Systematic Observation) بھی کہا جاتا ہے۔

☆ اس میں محققین کوڈنگ اسکیم (coding scheme) استعمال کرتے ہیں ہے۔

☆ یہ ڈاٹا کو حاصل کرنے کا طریقہ ہے جس میں محقق راست طور پر ملوث ہوئے بغیر ڈانا کو یکجا کرتا ہے

☆ نمونہ لینے (sampling) پر بہت گرفت ہوتی ہے۔

☆ غلطی کی پہچان و پیائش ہوتی ہے۔

☆ یہ طریقہ عمومیت کی مضبوط اجازت دیتا ہے۔

☆ اور یہ جائیزہ لیتا ہے کہ یہ طریقہ کہاں تک درست ہے اور اس پر کس حد تک اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

☆ اس طریقہ میں مبصر یعنی مشاہدہ کرنے والا (observers) اور مشاہدہ ہونے والا (observee) کے درمیان زبان اور کلچر کا فرق غلط نتائج لا سکتا ہے۔

☆ اس طریقہ میں لوگ غیر فطری طور پر اس طرح کا برتاؤ کرتے ہیں کہ انھیں معلوم ہے کہ ان کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔

4. غیر ساختی مشاہدہ (Unstructured Observation)

☆ اس میں محقق جس کا مشاہدہ کر رہا ہے اس کا جو برتاؤ دیکھتا ہے اس کو ریکارڈ کرتا ہے۔

☆ اس مشاہدہ میں سیر حاصل متعلق ڈاٹا حاصل ہوتا ہے۔

☆ یہ طریقہ کار ریکارڈنگ کے سامان کے بغیر مشکل ہے۔

مثال:- بچوں کو اپنے لئے کھلونوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے یا باغیچہ میں کھیلتے ہوئے ریکارڈ کرنا۔

5. شریک مشاہدہ (Participant Observation)

☆ ایسا مشاہدہ جس میں مشاہدہ کرنے والا خود سرگرمی (Activity) میں جس کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے اس کے ساتھ ملوث ہونا۔

☆ اس مشاہدہ میں جس کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے اس کو اس بات کی اطلاع ہو بھی سکتی ہے اور نہیں بھی ہو سکتی ہے۔

☆ ایسا شریک مشاہدہ جس میں زیر مشاہدہ کو اطلاع ہو ظاہر شریک مشاہدہ (Overt participant observation) کہا جاتا ہے۔

☆ ایسا شریک مشاہدہ جس میں زیر مشاہدہ کو اطلاع نہیں ہو تب غیر ظاہر یعنی خفیہ شریک مشاہدہ (Non-overt participant observation) کہا جاتا ہے۔

☆ ظاہر شریک مشاہدہ میں محقق کو گروپ کے ساتھ ایماندار ہونا چاہئے۔

☆ غیر قانونی سرگرمیوں کی معلومات حاصل کرنے کے لئے خفیہ شریک مشاہدہ اپنایا جاتا ہے۔

☆ اگر زیر مشاہدہ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے تب وہ مشاہدہ نندہ کے اثر سے آزاد رہتا ہے۔

☆ شریک مشاہدہ میں مقصد سے ہٹ کر جانبدار ہونے کے امکانات رہتے ہیں۔

☆ اگر محقق بھیدی ہے تب یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی تحقیق کو بہت خفیہ رکھے۔

☆ محقق ہونے والے حالات کے زیر اثر آ سکتا ہے۔

6. غیر شریک مشاہدہ (Non-participant Observation)

☆ غیر شریک مشاہدہ میں مشاہدہ کرنے والا سرگرمی میں ملوث ہوئے بغیر باہر سے صرف گروپ کے ساتھ رہ کر مشاہدہ کر سکتا ہے۔

☆ سرگرمی میں شریک لوگوں کا رجحان بہت حد تک حقیقت پر مبنی ہوتا ہے۔

☆ محقق کا حالات پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

☆ مشاہدہ کرنے والا یہ محسوس نہیں کرتا کہ کیا ہو رہا ہے۔

☆ شریک لوگوں پر اثر انداز ہوئے بغیر نتیجہ اخذ کر مشکل ہے۔

☆ مشاہدہ دراصل ڈاٹا کو جمع کرنے کا اہم طریقہ ہے۔

III. تجرباتی طریقہ(Experimental Method)

علم نفسیات میں تجرباتی طریقہ دراصل انسانوں اور حیوانات کی مختلف سرگرمیوں کی کوششیں ہیں اور ذہنی عمل کے توڑ جوڑ والے متغیرات کی فعال تنظیم جو کہ برتاؤ کو جنم دیتی ہے۔ یہ بنیادی طور پر قوانین کے دریافت کے متعلق ہوتے ہیں جو کہ رشتوں کے جوڑ توڑ کو بیان کرتے ہیں۔

تجرباتی طریقہ میں رشتوں کے درمیان وجہ اور اثر کو قائم کرنے والے جوڑ توڑ کے متغیرات شامل ہیں۔ اس طریقہ کی اہم خصوصیات میں بے ترتیب امیدواروں کو پابند و تجرباتی گروپس میں مختص کرتا ہے۔

تجربہ دراصل ایک مفروضہ کو سائنسی طریقہ سے آزمانا ہے۔ تجربہ میں ایک آزادانہ متغیر کو جوڑ توڑ کرتے ہیں اور ایک منحصر متغیر کی پیمائش کرتے ہیں اور اگر کوئی خارجی متغیرات ہوں تو ان کو پابند کیا جاتا ہے۔ تجربہ یا مقصد ہونا چاہیے۔ محقق کی رائے تجربہ کے نتائج ہے اثر انداز نہیں ہونا چاہئے۔ تجربہ کی وجہ سے ڈاٹا مزید درست اور غیر جانبدار بن جاتا ہے۔

تجربہ تین (3) قسم کے ہوتے ہیں

1. لیبارٹری کا تجربہ(Lab Experiment)
2. فیلڈ کا تجربہ (Field Experiment)
3. قدرتی تجربہ(Natural Experiment)

1. لیبارٹری کا تجربہ(Lab Experiment)

☆ علم نفسیات میں لیبارٹری تجربہ ایک تحقیقی طریقہ ہے جس میں تجربہ کرنے والا (محقق)(Experimenter) ایک یا ایک سے زائد آزاد متغیرات کو توڑ جوڑ کر کے پابند حالات میں اس کے اثرات کی پیمائش منحصر متغیرات پر کرتا ہے۔

☆ لیبارٹری کا تجربہ بہت زیادہ پابند حالات میں منعقد کیا جاتا ہے۔ جہاں صحیح پیمائشات ممکن ہوں۔

☆ محقق معیاری طریقہ کار استعمال کرتا ہے۔ جس میں وقت، امیدوار اور حالات کی پابندی ہوتی ہے۔

☆ ہر آزاد متغیر گروپ کو امیدوار بے ترتیب مختص کئے جاتے ہیں۔

☆ اس طریقہ کی آسانی سے نقل کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اس میں ایک معیاری طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ اس طریقہ میں بیرونی اور آزاد متغیرات پر قابو ہوتا ہے۔

☆ یہ طریقہ وجہ اور اثر کے درمیان رشتہ بناتا ہے۔ تجربہ کے مصنوعی ترتیبات کی وجہ سے غیر قدرتی برتاؤ پیدا کرتا ہے جو کہ حقیقی زندگی کی عکاسی نہیں کرتا۔

2. فیلڈ کا تجربہ (Field Experiment)

☆ علم نفسیات میں فیلڈ کا تجربہ ایک تحقیقی طریقہ ہے جو کہ حقیقی قدرتی دنیا میں واقع ہوتا ہے۔اس میں بھی لیبارٹری تجربہ کی طرح ہی تجربہ کرنے والا (محقق)(Experimenter) ایک یا ایک سے زائد آزاد متغیرات کو توڑ جوڑ کر کے پابند حالات میں اس کے اثرات کی پیائش منحصر متغیرات پر کرتا ہے۔

☆ فیلڈ کے تجربہ میں امیدواروں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کا مطالعہ کیا جارہا ہے۔

☆ محقق کو بیرونی متغیرات (Variables) پر کم قابو ہوتا ہے۔

☆ اکثر فیلڈ کے تجربہ کا طریقہ سماجی مظاہر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جیسے

1. بے نفسی (Altruism)
2. اطاعت (Obedience)
3. قائل کرنا (Persuation) وغیرہ

☆ اس طریقہ کو حقیقی دنیا کی ترتیبات میں مداخلتوں کے اثر کے مطالعہ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔جیسے

1. تعلیمی پروگرام
2. عوامی صحت کی مہم

☆ فیلڈ کے تجربہ کے طریقہ میں برتاؤ حقیقی زندگی کی عکاسی کرتا ہے جو کہ اس کے قدرتی ترتیبات کی وجہ سے ہے۔

☆ لیب کے تجربہ کے مقابلہ میں یہ تجربہ ماحولیاتی طور پر زیادہ درست ہوتا ہے۔

☆ کیونکہ امیدواروں کو معلوم نہیں ہے کہ ان کا مطالعہ کیا جارہا ہے اسی لئے نتائج پر امیدواروں کا اثر نہیں کے برابر ہوتا ہے۔

☆ بیرونی متغیرات پر محقق کا قابو نہیں کے برابر ہوتا ہے۔

☆ دوسرا محقق ایک فیلڈ تجربہ کے طریقہ کو دوسرے فیلڈ تجربہ میں من وعن نقل نہیں کرسکتا۔

3. قدرتی تجربہ(Natural Experiment):

☆ علم نفسیات میں قدرتی تجربہ ایک تحقیقی طریقہ ہے جس میں تجربہ کرنے والا (محقق)(Experimenter) بغیر کسی متغیر کے جوڑ توڑ کئے قدرتی طور پر واقع ہونے والے حالات کا منحصر متغیرات پر مشاہدہ کرتا ہے۔

☆ قدرتی تجربات کو امیدواروں کے دن کے ماحول میں منعقد کیا جاتا ہے۔

☆ کیونکہ یہ تجربہ حقیقی زندگی میں قدرتی طور پر ہورہا ہے اسی لئے آزاد متغیرات پر محقق کا کوئی قابو نہیں رہتا۔

☆ ایسے نفسیاتی مظاہر جن کا تجربہ خانہ میں تجربہ غیر اخلاقی ہو۔ان کے مطالعہ کے لئے قدرتی تجربہ کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔مثلاً

1. قدرتی آفات کے اثر کا مطالعہ
2. سماجی انقلابات کے اثرات کا مطالعہ

☆ کوئی محقق اس بات کا مطالعہ کرتا ہے کہ تعلیمی امانت میں اضافہ کی پالیسی لائی جانے سے پہلے اور پالیسی لائے جانے کے بعد طلباء کی تعلیمی کامیابیوں کا تقابل۔

☆ قدرتی تجربہ میں برتاؤ حقیقی زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔ کیونکہ یہ برتاؤ حقیقی ترتیبات میں بنتا ہے۔

☆ ماحولیاتی طور پر یہ بہت درست ہے۔

☆ اس میں زیادہ وقت درکار ہوتا ہے اور خرچہ بھی بہت آتا ہے۔

☆ بیرونی متغیرات پر کوئی قابو نہیں رہتا۔

IV. کیس کا مطالعہ (Case Study) :

کیس کا مطالعہ دراصل کسی شخص یا اشخاص یا واقعہ کا تفصیل و گہرائی سے مطالعہ ہے۔ کیس کے مطالعہ میں جس کا مطالعہ کیا جا رہا ہے اس کی زندگی کا پہلو اور زندگی کی مکمل تفصیل کا تجزیہ کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ اس کے برتاؤ کے نمونہ کو تلاش کیا جاتا ہے تاکہ اس کے برتاؤ کے اسباب معلوم کئے جا سکیں۔ کیس کے مطالعہ کے طریقہ کار کو مختلف میدانوں میں استعمال کیا جاتا ہے مثلاً نفسیات ، طب، تعلیم، بشریات (Anthropology)، سیاسیات اور سماجی کا مشامل ہیں۔

کیس کے مطالعہ کے طریقہ کار ہم کسی شخص یا گروپ کے بارے میں اتنا سیکھ جاتے ہیں کہ اس کے مختلف مراحل کو ہم دوسرے کیسوں پر عمومی طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے کیس کا مطالعہ کا طریقہ اتنا مخصوص ہوتا ہے اس سے اسی عمومیت ایک مرحلہ تک ہی ہو سکتی ہے۔

کیس کے مطالعہ کی توجہ کسی فرد واحد یا گروپ تک ہی محدود ہوتی ہے اس میں فارمائٹ (Format) ہوتا ہے جو کہ اسی کی پیروی کرتا ہے۔ اگر کیس کے مطالعہ کے طریقہ کار کو عقل مندی سے استعمال کیا جائے تو یہ تحقیق کے لئے ایک بہترین آلہ ہے۔ کئی موقعوں پر جہاں تجربہ کا طریقہ مشکل یا ناممکن تھا وہاں کیس کے مطالعہ کے طریقہ کو بہترین انداز میں استعمال کر کے ثمر آور نتائج اخذ کئے گئے۔

منفرد موقعوں پر کسی خاص فرد یا اشخاص پر تحقیق کا مواد جمع کرنے کے لئے یہ طریقہ بہت مددگار ثابت. ہوا ہے۔ لیکن ہمیں بہت محتاط رہنا ضروری ہے کہ اس میں جانبداری نہ ہو۔ کیس کے مطالعہ کے طریقہ کار کے کچھ طاقتیں اور کچھ کمزوریاں رہی ہیں۔ کیس کے مطالعہ کے لئے اس طریقہ کو اپنانے سے پہلے ہم کو اس کی خوبیوں و خامیوں کا اندازہ ہونا چاہئے۔

کیس کے مطالعہ کے طریقہ کے فوائد:

☆ اس طریقہ کار کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایسے کیس جس کا انعقاد لیب (Lab) میں ممکن نہ ہو اس کو محقق اس طریقہ کو اپنا کر تحقیقاتکر سکتا ہے۔

☆ اگر کسی چیز کا اطلاق عمل میں آچکا ہے تب اس طریقہ کار کو اپنا کر کیا ہوا' کب ہوا' کیسے ہوا اور کیوں ہوا معلوم کیا جا سکتا ہے۔

☆ محقق کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ معلومات کو جمع کرنے میں یہ حکمت عملی کیوں اپنائی گئی ہے اس دوسری حکمت عملی کے مقابلہ میں۔

☆ محقق ایک مفروضہ بناتا ہے جس کی وجہ سے تجرباتی تحقیق دریافت کی جا سکتی ہے۔

کیس کے مطالعہ کے طریقہ کار کے نقائص:

☆ ایک بڑی آبادی پر اس کی عمومیت ممکن نہیں۔

☆ اسباب واثرات کو نہیں سمجھا سکتا۔

☆ سائنسی اعتبار سے یہ سخت نہیں ہے۔

☆ اس میں جانبداری ممکن ہے۔

☆☆☆

Unit-V

معلم کو بااختیار بنانا (Professional Development of Teachers)

5.1 معنٰی (Meaning)

☆ "Empowerment" انگریزی لفظ ہے اس کے لغوی معنی ہیں 'give authority or power to' اور 'give strength and confidence to'، یعنی اختیار دینا، مجاز کرنا، تقویت پہنچانا اور اعتماد پیدا کرنا۔

☆ استعدادوں مہارتوں میں فروغ، صلاحیتوں کو اُجاگر کرنا، معیار کے قابل بننا وغیرہ اس لفظ کے معنی ومفہوم ہوتے ہیں۔

☆ ماہر تعلیم Goodmann کے مطابق Empoverment رکھنے والے معلم، مواد کے تجزیہ کے ساتھ ساتھ تخلیقیت، طریقے اور وسائل کا استعمال کرتے ہوئے طلباء میں غور وفکر اور تجسّس کو پروان چڑھاتے ہیں۔

☆ Longman کی تالیف کردہ "Contemporary English" انگریزی لغت (1998) نے اس تصور Empowerment کی وضاحت اس طرح کی ہے کہ "To give some one more control over their own life or situation"

تدریس ایک پاک وصاف پیشہ خدمت ہی نہیں بلکہ ذمہ داریوں سے بھرپور ہوتا ہے، اور قربانیوں والا پیشہ ہے، معلم اپنی معلومات اور صلاحیت کو تدریس کے دوران استعمال کر کے ہی اس پیشہ سے انصاف کرسکتا ہے، معلم یہ نہ سوچے کے صرف ملازمت یا زندگی گزارنے کے لئے یہ پیشہ سے مربوط ہوا ہے، معلم کو چاہئے کہ وہ اپنی معلومات میں ہمیشہ اضافہ کرتا ہے، اور استعداد بڑھاتا رہے، اس طرح کی تدریس، مہارت کے فروغ اور معلومات کے بڑھانے کو اختیارات کہتے ہیں۔

بااختیار بنانے کی ضرورت (Need for Empowerment): پیشہ معلّمی ایک باوقار پیشہ ہے، جس میں سماجی خدمات شامل ہیں، اس پیشہ کو بہتر طور پر انجام دینے پر ہی بہتر سماج کی تعمیر ممکن ہے اور تب ہی اس پیشہ سے انصاف ہوسکتا ہے، اساتذہ کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ معلومات میں اضافہ کرتے رہیں اور اپنی قابلیت بڑھاتے رہیں اور طلباء کو زیادہ سے زیادہ معلومات کا اکتساب کروانے کی کوشش کرتے رہیں۔

معلم بااختیار رہنے کے لئے ذیل کی باتوں پر عبور ہونا ضروری ہے:

تعلیمی نظام میں ''معلم'' ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے اور سماج میں بھی اس کو ایک افضل مقام حاصل ہے۔ معلم بطور رہنما، گائڈ، رہبر ہوتے ہوئے طلباء کو بہتر شہری بناتا ہے اس کے لئے اس کو

☆ مواد مضمون میں مہارت ہو

☆ مختلف تدریسی گر اور تدریسی طریقوں سے واقف ہو

☆ درسی واکتسابی مشاغل کے ذریعہ کمرہ جماعت میں خوشگوار ماحول بنانے کا اہل ہو

☆ پڑھائے جانے والے اسباق کی اچھی طرح منصوبہ بندی کرسکتا ہو

☆ طلبا سے بہتر تعلقات کو اپناتے ہوئے ان کی ترقی کی ذمہ داری قبول کرنا ضروری ہے۔

☆ تعلیمی نظام کے تئیں معلم، فرائض منصبی اور جذبہ ایثار رکھتے ہوئے اپنے فرائض کو انجام دے۔

☆ معلم نہ صرف طلبا سے ہی بہتر تعلقات کو اپنائے بلکہ صدر مدرس، ساتھی اساتذہ، بچوں کے والدین، سماج کے دیگر افراد سے بھی بہتر تعلقات بنائے رکھے۔

5.2 اساتذہ کو بااختیار بنانے میں معاون عوامل (Intervention for Empowerment)

معلم کے اختیارات (Empowerment) پر بالخصوص 4 نکات اثر انداز ہوتے ہیں۔

1. معلم کے باطنی اور ظاہری اوصاف (معلم کی مکمل شخصیت)
2. قبل از ملازمت اور مابعد ملازمت تربیتی پروگرام
3. تعلیمی منصوبہ بندی کے کلیدی مقاصد
4. طلبہ کی جانچ

تدریسی واکتسابی عمل کے لئے ہر معلم تدریسی واکتسابی اشیاء تیار کرلے اور اس کے استعمال سے بخوبی واقف ہوں۔ ہر معلم میں تربیت دینے کی صلاحیت ہونی چاہئے اور تعلیمی سہولتیں فراہم کرنے والا ہونا چاہئے۔

ماقبل خدمت (Pre-Sevice) اور برسرخدمت (Inservice) ٹریننگ پروگرام معلم کے پیشہ وارانہ قابلیت اور صلاحیت کو فروغ دینے کا ضامن ہونا چاہئے۔ ہر معلم کو چاہئے کہ وہ اپنے سے تجربہ کار اور Senior اساتذہ سے تبادلہ خیال کرے۔ جس کی مدد سے نئے طرز کے تدریسی طریقوں پر عمل پیرا ہو سکے۔

اساتذہ کو بااختیار بنانے والی اعانتیں (Interventions for Empowerment):

کسی بھی شعبہ کے ترقی کے لئے چند سہولتوں مراعات اور حکمت عملی کی ضرورت ہوتی ہے:

- ☆ تعلیمی شعبہ میں طویل مدتی منصوبوں کے ساتھ ساتھ مختصر مدتی منصوبوں کی تشکیل ۔
- ☆ وقت کے مناسبت سے مسائل کو حل کرنے کی حکمت Strategies میں تبدیلی کی جائے۔
- ☆ مختلف پروگراموں کے ذریعہ مدت معینہ میں مقاصد کے حصول کی حکمت عملی۔
- ☆ مختلف سرگرمیوں کے ذریعہ عطیہ دہندوں رضا کار تنظیموں دولت مند لوگوں اور دوسرے شعبوں کے دانشوروں کی مدد سے تعلیمی میدان میں کس طرح ترقی کی جاسکتی ہے بتلائیں۔

5.3 اساتذہ کے لئے پیشہ وارانہ ضابطہ اخلاق (Professional Code of Conduct for Teacher)

کسی بھی پیشہ کے لئے ضابطہ اخلاق ہوتے ہیں کچھ پیشوں کے لئے اس کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے چند پیشوں کے لئے ان کی خاص ضرورت ہوتی ہے، سماجی ضرورتوں کی تکمیل کرنے والے نوجوان اپنے مقاصد اور توقعات کے ساتھ مختلف پیشوں میں داخل ہو رہے ہیں۔

یہ کام اس وقت ممکن ہے کہ اساتذہ سچائی کا پیکر ہوں، تعلیم کے شعبہ پر اثر انداز ہونے والے ہر عمل کا جائزہ لے کر ان میں خرابیوں کا جائزہ لیں، وجوہات کا پتہ لگائیں اس عظیم ذمہ داری کو کمرہ جماعت دینا معلم کے ذمہ ہے، چنانچہ اس عظیم ذمہ داری کو سنبھالنے والے استاد کے لئے ضابطہ اخلاق کا ہونا ضروری ہے۔

جواب دہی (Accountability): استاد یعنی صرف اسباق کو پڑھانا ان کی تکمیل کر کے امتحانات کے بعد نتائج کو حاصل کرنا ہی اس کا مقصد نہیں بلکہ طلباء کو ان کی خواہش کے مطابق منتخب پیشوں کے لئے تیار کرنا، والدین کی توقعات اور خواہشوں کے مطابق طلباء کو تیار کرنا اور انہیں مستقبل

کے لئے تیار کرنے کی ذمہ داری بھی استاذ ہی پر ہوتی ہے اور اس کے لئے وہ جواب دہ ہوتا ہے۔

☆ ہر پیشہ کے لئے ایک اصولِ اخلاق یا علم اخلاق (Ethics code) کا ہونا ضروری ہے۔

☆ یہ اصول خود نظم وضبط خود سے کام کرنا جیسے صفات کی عکاسی کرتا ہے۔

☆ یہ اصول پیشہ وارانہ صلاحیتوں قابلیتوں اور مثالیت کو برقرار رکھنے میں مددگار رہوتا ہے۔

والدین یا سرپرستوں سے معلم کا رشتہ:

☆ والدین سرپرستوں سے دوستانہ تعلقات استوار کرنا۔

☆ والدین سرپرستوں سے بچوں کی معاشی سماجی تعلیمی مسائل دریافت کر کے ان کے حل کے لیے کوشش کرنا۔

☆ بچوں کی خامیوں کو دور کرنے اور ان کی اصلاح کے لیے والدین سرپرستوں کو مناسب مشوروں سے نوازنا۔

☆ والدین سرپرستوں سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرتے ہوئے طلباء کی ترقی کو یقینی بنانا۔

اساتذہ اور سماجی تعلقات:

☆ اساتذہ سماج میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ وہ طلباء کے اخلاق خیالات مستقبل کے افعال اور عادتوں پر نظر رکھتے ہوئے حسب ضرورت ان کی اصلاح کریں۔

☆ سماج میں پائے جانے والے مختلف ذات پات مذہب زبان بول چال رنگ ونسل کے درمیان توازن برقرار رکھنا۔

☆ مدرسہ کے تئیں سماج کے تئیں ریاست اور ملک کے تئیں فرماں بردار رہنا اور عزت کرنا۔

مدرس اور صدر مدرس کا رشتہ/ مدرس کا دوسرے اساتذہ کے ساتھ رشتہ:

☆ مدرس دوسرے اساتذہ کے ساتھ ساتھ صدر مدرس سے بھی خوشگوار تعلقات رکھے۔

☆ اساتذہ کو چاہئے کہ مدرسہ اور سماج کی ترقی کے لئے صدر مدرس کی جانب سے دی گئی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

☆ برسر خدمت تربیتوں سمینار سمپوزیم کانفرس وغیرہ میں شرکت کر کے پیشہ وارانہ صلاحیتوں میں فروغ حاصل کرنا۔

☆ نصابی ہم نصابی سرگرمیوں کی عمل آوری میں مدرسہ کے اندر و باہر ساتھی اساتذہ اور صدر مدرس کا ساتھ دینا۔

☆ مدرسہ کے نظم ونسق میں صدر مدرس کی ہر طرح سے مدد کرنا۔

☆ انتظامیہ کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کرنا۔

اساتذہ کی تنظیموں کے ساتھ معلم کا رشتہ:

☆ اساتذہ کی تنظیم میں بطور ممبر شریک ہو کر پیشہ وارانہ قائدانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانا۔ اساتذہ تنظیم میں نمائندگی کرنے کو ایک ذمہ داری کے طور پر محسوس کرنا۔

☆ اساتذہ کے تنظیم کے اصول نشستوں اور رسالوں میں شرکت کر کے تنظیم کو مستحکم بنانے میں کلیدی رول ادا کرنا۔

معلم اور طلبا کا رشتہ:

☆ وقت مقررہ پر مدرسہ میں حاضر رہنا۔

☆ تدریس سے قبل ہی سبق کو تیار کر کے پڑھانا' تمام بچوں کو ایک نظر سے دیکھنا۔

☆ بچوں کے جذباتی' ذہنی' اخلاقی' جسمانی' سماجی نشوونما میں کلیدی رول ادا کرنا۔

☆ بچوں کا ہم راز بننا اور خیال رہے کہ بچوں کے راز کو راز ہی رکھنا دوسروں کے سامنے تذکرہ نہ کرنا۔

☆ بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنا۔

☆ ذات' مذہب' جنس' طبقہ' زبان کی تفریق کئے بغیر سب کو ایک نظر سے دیکھنا' سب کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنا۔

معلم۔ پیشہ وارانہ ترقی:

☆ K.S. Narayanan کے مطابق اچھے معلم میں A, B, C, D خصوصیات ہونی چاہئے۔

A	-	Accessibility	(رسائی' پہنچ)
B	-	Brilliance	(ذہانت)
C	-	Communication Skills	(ترسیلی اظہار)
D	-	Devotion to Duty	(جذبہ ایثار)

اچھے معلم میں رہنے والی 'C' 5 خصوصیات:

C	-	Content	(اطمینان)
C	-	Communication	(ترسیل)
C	-	Competence	(استعداد/صلاحیت)
C	-	Commitment	(پابندی)
C	-	Concern	(تعلق خاطر)
T	-	Truthful, Tactful, Trustful, Trained	
E	-	Efficient, Elegant, Equitable	
A	-	Active, Administrator, Admirable	
C	-	Character, Commitment, Calliber	
H	-	Honest, Helpful	
E	-	Enthusiam, Energetic	
R	-	Regular, Responsible, Royal	

قومی تعلیمی پالیسی اور اساتذہ کے ضابطہ اخلاق:

1984 میں یونیسکو نے اساتذہ کے پیشہ سے متعلق اصول وضوابط کو ترتیب دیا ہے اس کے مطابق کردار سازی پیشہ کی عزت اور اہمیت اور ذمہ داریوں کو قبول کرنے کے لئے استاد کو ہی ذمہ دار قرار دیا ہے' اس کو فروغ دینے کے لئے اساتذہ کو تنظیمی کوشش کرنا چاہئے۔

1986 کی قومی تعلیمی پالیسی نے بھی ان حقائق کو پیش نظر رکھ کر اساتذہ کے لئے چند اصول مرتب کئے ہیں' ان قواعد کی تشکیل اور عمل آوری کے لئے قومی سطحی پر اساتذہ کو NCERT کے اصول وضوابط کے تحت کام کرنا چاہئے' جو حسب ذیل ہیں:

☆ تعلیم ہمہ جہتی ترقی مکمل شخصیت کے لئے تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کے لئے تعمیری صلاحیتوں کی تربیت' معاشی' لسانی' اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے مددگار ثابت ہوتی ہے، معلم اس بات کو مدنظر رکھے۔

☆ معلم کو چاہئے کہ بچہ کی ذات پات مذہب' معاشی' اخلاقی' سماجی' ذہنی فرق کے بغیر تعلیم بچہ کا حق ہے یہ سمجھ کر تعلیم دے۔

☆ حکومت کے مہیا کردہ فنڈس اور ضروری تعلیمی درسی آلات کو آزادانہ طور پر استعمال کرتے ہوئے بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دے۔

☆ تعلیم کی ذریعہ طلباء میں قومی تبدیلی جذبہ حب الوطنی تہذیبی فروغ یکجہتی اور مساوات' تحفظ ان خوبیوں کو اپنانے کا عہد کرتے ہوئے ان ان احساسات کو طلباء میں فروغ دے۔

☆ ملک کی دستوری خصوصیات کے مطابق جمہوریت مساوات سیکولرزم وغیرہ جیسے خیالات پر پابند رہتے ہوئے طلباء کو ان خوبیوں کی تربیت دے۔

☆ معلم کو چاہئے کہ درس کے دوران عالمی امن' بین الاقوامی تعلقات' باہمی مفاہمت اور ایک دوسرے کا تحفظ کرنے کا پابند بنائے۔

☆ تدریس کو ایک باوقار پیشہ سمجھے اور اس کی عمل آوری کے لئے' معلومات مہارت انفرادی گروہی ذمہ داریوں قبول کرے۔

☆ مقاصد کی تکمیل کے لئے بااعتماد طور پر پیشہ ورانہ اصول وضوابط کا پابند رہے تعلیم کو بلند مقام پر لے جانے کے لئے اپنے آپ کو پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کا پابند بنائے۔

5.4 معلم۔محرکہ (Teacher Motivation)

☆ کسی کے اعمال یا رویہ کے پیچھے کارفرما وجوہات اور جوش وولولہ کو محرکہ کہتے ہیں۔

☆ محرکہ کی وجہ سے دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور مقصد کو حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔اور جو مقصد حاصل ہوتا ہے اس سے انفرادی طور پر انسان مطمئن ہوجاتا ہے اور یہی دلچسپی دوسرے افعال کو انجام دینے میں وجہ تحریک بنتی ہے۔

معلم میں محرکہ پیدا کرنے والے عوامل (Factors Effecting Teacher Motivation) :

☆ محرکہ پیدا کرنے والے عوامل: (1) داخلی عوامل (Internal Factors) (2) خارجی عوامل (External Factors)

(1) داخلی عوامل (Internal Factors) :

☆ جسمانی صحت' خوشحال زندگی اساتذہ کو ذہنی سکون بخشتے ہیں۔اس کے ذریعہ معلم اپنے فرائض منصبی کو مستعدی کے ساتھ انجام دیتا ہے۔

☆ صحت مند زندگی کے لئے' خاندان (گھر کے) گذارے کے لئے اساتذہ کو بہتر (اچھی) تنخواہیں دینی چاہئے۔

☆ مدرسہ میں بنیادی سہولتیں مثلاً' کشادہ کمرہ جماعت' سرسبز وشاداب مدرسہ کا ماحول' معقول طلبا کی تعداد وغیرہ عوامل اساتذہ کی ذمہ داریوں کو پوری ایمانداری کے ساتھ ادا کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

☆ ساتھی اساتذہ کا تعاون ضروری ہے۔

یہ تمام محرکہ پیدا کرنے والے اندرونی عوامل ہیں۔

(2) خارجی عوامل (External Factors):

☆ چونکہ بیرونی تبدیلی محرکہ کی وجہ بنتی ہے اس لئے ایک مقررہ وقت کے بعد ترقی Promotion ملنے پر اساتذہ مستعدی کے ساتھ اپنے

افعال انجام دیتے ہیں ۔ اس کے لئے معلم کو اپنی تعلیمی صلاحیت و لیاقت کو بڑھانے کے لئے اور پیشہ ورانہ قابلیت Professional Qualification کو بڑھانے کے لئے مواقع فراہم کئے جانے چاہئے۔

☆ شناخت اور انعام ہر کام کے لئے اہم رول ادا کرتے ہیں۔آج بھی دیہاتوں میں اساتذہ لوگوں کا دل جیتنے اور ان کی شخصیت سازی میں نمایاں رول کی وجہ اپنا سکّہ جمانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔اس لئے موجودہ دور میں قابلیت رکھنے والے لیاقت وصلاحیت رکھنے والے ہنر رکھنے والے اساتذہ کی منڈل سطح/ ریاستی سطح/قومی سطح پر نشاندہی کر کے ایوارڈ یا انعام یا اعزاز سے نوازا جائے۔

5.5 برسرخدمت معلم کی تربیت (Inservice Teacher Education Need Scope)

☆ معلم کا پیشہ اختیار کئے ہوئے اساتذہ بدلتے وقت اور حالات کے تناظر میں تعلیمی میدان میں درپیش تبدیلیوں کے مطابق تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں میں نیا پن، تخلیقیت کو اپناتے ہوئے اور جدید تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے طلباء کی ضروریات پورا کرنے اور ان کی خواہشات کی تکمیل کے لئے جو آمادہ رہتا ہے وہی معلم کامیاب معلم کہلاتا ہے۔اس کے لئے وقتاً فوقتاً تربیتی پروگرامس میں حصہ لینا ضروری ہوتا ہے۔

☆ 1986 کی نئی تعلیمی پالیسی میں بھی اساتذہ کی برسرخدمت تربیتی پروگرام کی (Inservice Trainings) اہمیت کو واضح کیا ہے۔

☆ مختلف ماہرین کے کمیشن رپورٹ میں بھی اس بات کی وضاحت کی گئی کہ اساتذہ کو Inservice Training پروگرامس میں حصہ لیتے رہنا چاہئے تب ہی ان کی پیشہ وارنہ قابلیتوں میں اور صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا جس سے ان کے اختیارات کو تقویت ملے گی۔

برسرخدمت اساتذہ کے لئے ٹریننگ کی ضرورت:

1. اساتذہ کے فہم اور مہارتوں کو پروان چڑھانے کے لئے۔
2. اساتذہ اور ان کی انفرادی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے۔
3. سماج میں نئے طور طریقے اس میں بدلاؤ کو معلوم کرنے اور سمجھنے کے ساتھ ہی ساتھ بچوں کے مسائل کو حل کرنے کے قابل بنانے کی ترغیب دینے والے نکات۔
4. پیشہ میں انفرادیت، صلاحیت پیدا کرنے اور تعلیمی قابلیت کو بڑھانے کے لئے۔

معلم کو پیشہ وارانہ ٹریننگ دینے والے ادارے:

1. ڈائیٹ (DIET) : ضلعی سطح پر۔
2. MRC : منڈل سطح پر۔
3. RVM / SIT / SCERT : ریاستی سطح پر
4. CTE / CCRT / NCERT : قومی سطح پر

برسرخدمت اساتذہ کو ٹریننگ دینے کے طریقے حسب ذیل ہیں:

☆ ورک شاپ (Workshp) کے ذریعہ۔

☆ سمینار (Seminar) کے ذریعہ۔

☆ طباعت (Publication) کے ذریعہ۔

☆ سائنس کلب (Science Club) کے ذریعہ۔

☆ مراسلاتی کورس (Correspondence Course) کے ذریعہ۔

☆ جزوقتی جماعتوں (Refresher Classes) کے ذریعہ۔

☆ معلوماتی لکچر (Extension Lecture) کے ذریعہ۔

☆ سرمائی اور گرمائی تعطیلات میں خصوصی پروگراموں کے ذریعہ۔

☆ منصوبے (Projects) کے ذریعہ۔

☆ ٹیچر اراکین (Teacher Pannels) کے ذریعہ ٹریننگ دی جاتی ہے۔

5.6 قومی/ریاستی سطح پر اساتذہ کی تعلیم وتربیت کے ادارے

Central Advisory Board of Education (CABE):

تعلیم کا مرکزی مشاورتی ادارہ 1921 میں تشکیل پایا اور 1935 سے کام کرنا شروع کیا' اس میں سارے ملک کے تعلیمی مسائل پر بحث ہوتی ہے' سال میں ایک مرتبہ میٹنگ ہوتی ہے یہ ادارہ مرکزی حکومت کو تعلیمی پالیسی بنانے میں مدد دیتا ہے اور تعلیمی پروگرام کی جانچ میں بھی مدد دیتا ہے یہ ادارہ ریاستی حکومتوں کے نمائندوں ماہرین تعلیم اور دیگر ماہرین کا نمائندہ بورڈ ہوتا ہے' یہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے خیالوں کو پیش نظر رکھ کر کام کرتا ہے۔

اس ادارے سے وابسطہ Central Board of Education ہوتا ہے جو تعلیم میں تازہ ترین معلومات جمع کرتا ہے' اور تعلیم میں ملک کی ترقی کا جائزہ لیتا ہے' اور اس بارے میں رپورٹ شائع کرتا ہے' یہ ادارہ Quarterly Education نامی رسالہ بھی شائع کرتا ہے۔

National Council for Teacher Education (NCTE):

نیشنل کونسل فار ٹیچر ایجوکیشن 1973 میں قائم کیا گیا ہے' اس کا صدر دفتر نئی دہلی میں ہے اور علاقائی دفاتر بنگلور' بھوپال' بھوبنیشور اور جئے پور میں موجود ہے اس ادارہ کو قائم کرنے کا مقصد اساتذہ کی تربیت کو معیاری بنانا ہے' اس ادارے کے اہم افعال حسب ذیل ہیں:

☆ اساتذہ کی تربیت کا مناسب معیار قائم رکھنا

☆ اساتذہ کی تربیت کے لئے نصاب کو تیار کرنا

☆ اساتذہ کی تربیتی اداروں کی نگرانی اور مختلف سہولیات کو فراہم کرنا

☆ حکومت کو اساتذہ کی تعلیم وتربیت کے تعلق سے مشورے دینا

☆ اساتذہ کی تربیت کے ریاستی اور مرکزی منصوبوں کی ترقی کا جائزہ لینا

☆ اساتذہ کی تربیت کے لئے مختلف تربیتی پروگراموں کا انعقاد کرنا

Central Institute of Education Technology (CIET): درس و تدریس کے عمل میں ٹکنالوجی کے استعمال اور پورے ملک میں تعلیم کو عام کرنے کی غرض سے مئی 1984 میں اس ادارے کا قیام عمل میں آیا' اس ادارے کو قائم کرنے کا مقصد درس وتدریس کو معیاری اور بہتر بنانے کے لئے تدریسی عمل میں جدید ٹکنالوجی جیسے ٹیلی ویژن' ریڈیو' کمپیوٹر وغیرہ کا استعمال ہے' ریاستی سطح پر CIET کے معاون اداروں کے طور پر آندھراپردیش' بہار' مہاراشٹرا اور اترپردیش میں SIET کو قائم کیا گیا ہے۔ اور یہ ریاستیں INSAT کی مدد سے تعلیمی پروگراموں کو ٹیلی ویژن پر دکھاتے ہیں' اس کے علاوہ ان اداروں کی جانب سے اساتذہ کے لئے ورکشاپ مقرر کئے جاتے ہیں' جس میں تعلیمی اسباق کو تیار کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ CIET میں چھوٹے بچوں کے لئے کم لاگتی فلمیں بھی تیار کی جاتی ہے۔

National Council of Educational Research and Training (NCERT): NCERT کا قیام سپٹمبر 1961 کو ہوا اس کا صدر دفتر دہلی میں ہے' یہ ایک قومی ادارہ ہے جو ہندوستان میں تعلیم کی دیکھ بھال اور تعلیم کا بندوبست کرتا ہے' اس ادارے میں مختلف شعبہ جات قائم ہے' اس ادارہ کا اہم کام نصاب کی تدوین کتابوں کی تیاری یکساں تعلیمی ڈھانچہ کے علاوہ ٹرینگ کالجس کا قیام اور اساتذہ کی مہارتوں کو بڑھاوا دینے کے لئے سیمینار' ورکشاپ تربیتی پروگراموں وغیرہ منعقد کرنا ہے۔ NCERT کی جانب سے چار ٹریننگ کالجس بنگلور' اجمیر' بھوپال' اور بھوبنیشور میں قائم کئے گئے ہیں' جہاں پر B.Ed اور M.Ed کی تعلیم دی جاتی ہے، جن کو Regional College of Education(RCE) کہا جاتا ہے۔

Central Institute for Education Planning and Administration (CIEPA): یہ ادارہ 1962 میں قائم ہوا یہ مرکزی حکومت کی جانب سے قائم کردہ ادارہ ہے اور اس کا آفس دہلی میں واقع ہے یہ تعلیمی میدان میں منصوبہ نظم ونسق کے بارے میں کام کرتا ہے اس کے اہم کام حسب ذیل ہیں:

1. تعلیمی منصوبہ بنانے والے (Education Administration) 'ناظم (Director) مہتمم (DEO) اور ناظر (Dy.lO's) کو تربیت دیتا ہے۔
2. تحقیق کرنا۔
3. نئے خیالات نئے طریقے تدریس کو روبہ عمل لانا۔
4. ہر سال Diploma کورس چلانا۔
5. نئے تقرر کردہ DEO'S ' SCERT کے وہ آفیسر جو تعلیمی منصوبہ اور نظم ونسق سے متعلق ہوں اور وہ آفیسر جو Planning Management DIET برانچ سے تعلق رکھتے ہیں ان کو تربیت دیتا ہے۔

State Council of Educational Research and Training (SCERT): ریاست میں تعلیمی سرگرمیوں کو مستحکم کرنے اور معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے حکومت آندھراپردیش نے 1976 میں SCERT کا قیام عمل میں لایا اور اس میں مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے' مثلاً تعلیمی بنیادیں' سائنس کی تعلیم' سمعی وبصری آلات کے ذریعہ تعلیم' نصاب' درسی کتب UNICEF' آبادی کی تعلیم' تعین قدر' غیر رسمی تعلیم' پیشہ ورانہ تعلیم۔

(SCERT) کے اہم اغراض ومقاصد:

☆ کمرہ جماعت میں تدریس کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے تحتانوی' ثانوی سطح کے اساتذہ کی صلاحیت میں اضافہ کے لئے دوران

ملازمت اساتذہ کی تربیت کی منصوبہ بندی اور عمل آوری۔

☆ تدریسی طریقہ کار اور تعلیمی مسائل جیسے ترک مدرسہ وغیرہ پر غور وخوص اور مناسب تدابیر۔

☆ DIET کے ذریعہ تعلیمی اداروں اور اساتذہ کی تعلیمی رہنمائی۔

☆ مطبوعات کے ذریعہ اختراعی طریقہ تدریس، تعین قدر میں معاون مواد، سائنس کی تعلیم، مدرسہ کی عمارت، تعلیمی منصوبہ بندی، تعلیمی مواد، یونٹ منصوبہ، ابتدائی تعلیم کو سب کے لئے قابل دسترس بنانا۔

☆ تعلیم مواد کی جدید کاری اور جدید تکنیک کو متعارف کروانے کے لئے قومی اور بین الاقوامی پروگراموں سے اشتراک کرنا۔

: English and Foreign Language University (EFLU)

☆ یہ ادارہ حیدرآباد میں ہے۔ اس ادارہ کو یونیورسٹی کا درجہ حاصل ہے۔

☆ انگریزی زبان کی تدریس کے ساتھ دیگر غیر ملکی زبانوں سے تعلق رکھنے والے پروگرام ترتیب دے کر اساتذہ تک انھیں پہنچاتا ہے۔

☆ انگریزی درسی کتابیں، رسالے، کتابچہ وغیرہ اس ادارہ کے تحت طبع کئے جاتے ہیں۔ اس ادارہ کا موجودہ نام "EFLU" ہے۔

: State Institute of Education Technolgy (SIET)

☆ مرکزی سطح پر CIET کی طرح ریاستی سطح پر SIET تعلیم کی آفاقیت کے لئے کام کرتا ہے۔

☆ ہماری ریاست میں اس ادارہ کا قیام 1985ء میں ہوا۔

☆ یہ ادارہ لڑکے اور لڑکیوں کے لئے مختلف پروگرام ترتیب دے کر سمعی و بصری شکل میں ''ٹیلی اسکول'' کے نام سے دوردرشن کے ذریعہ نشر کرتا ہے۔

: State Resource Centre (SRC)

☆ تعلیم نسوان کے لئے درکار تعلیمی منصوبہ کو ترتیب دیتا ہے۔

☆ تعلیم بالغان کے پروگرام اور قومی خواندگی پروگرام کو واضح طور پر ترتیب دینا۔

☆ شہر حیدرآباد کے ''آندھرا مہیلا سبھا'' کوچہ میں اس ادارہ کو شروع کیا گیا جس کا اہم مقصد مکمل خواندگی کا حصول ہے۔

☆ اس ادارہ کو خواندگی مرکز (Literacy Centre) بھی کہتے ہیں۔

☆ تعلیم بالغان سے متعلق تصانیف پامفلیٹ اور رہنمایانہ ہدایات کا کتابچہ وغیرہ کے ساتھ ساتھ ماہرین اور عملہ کو خصوصی ترتیب فراہم کرتا ہے۔ بالخصوص یہ ادارہ خواتین کی تعلیم پر زور دیتا ہے۔

: Regional Institute of Education (RIE)

☆ NCERT کی جانب سے پورے ملک میں اس کے 5 ادارے ہیں۔ جنوبی ہند میں ''میسور'' کو مرکز بنا کر اس ادارہ کو قائم کیا گیا۔ یہ ادارہ بی۔ ایڈ اور ایم۔ ایڈ کے کورسیس کے اہتمام کے علاوہ جنوبی ہند میں برسرخدمت اساتذہ کے لئے خصوصی تربیتی پروگرام ' Refresher Courses منعقد کرتا ہے۔

ضلعی تعلیمی وتربیتی ادارہ : District Institute of Education and Training (DIET)

اساتذہ کے جو پروگرام تھے ان میں اصلاحات اور بہتری لانے کی غرض سے 90-1980 میں ضلع کی سطح پر DIET کا احیاء عمل میں آیا

یہ ادارہ تین اہم کام انجام دیتا ہے۔

☆ اساتذہ کے لئے قبل از ملازمت اور دوران ملازمت کے لئے پیشہ وارانہ تربیت دینا۔

☆ مدارس میں بنیادی سہولیات کی فراہمی میں مدد دینا۔

☆ تحقیق وتدوین کا کام انجام دینا۔

☆ اس ادرے کے 7 مختلف شعبہ ہیں جو حسب ذیل ہیں:

PSTE (1) DRU (2) P&M (3) IFIIC (4) ET (5)

CMDE (6) WE (7)

DIET کے اہم کام حسب ذیل ہیں:

☆ ضلعی سطح پر ایلمنٹری ایجوکیشن کے متعلق منصوبہ بندی کرنا۔

☆ اسکول کیلنڈر کی تیاری۔

☆ اسکول کے متعلق تفصیلات جیسے اساتذہ طلباء دیگر اسٹاف اور بنیادی سہولیات کے بارے میں اعداد شمار کرنا۔

☆ ٹیچرس HM's اور MEO's کو دوران ملازمت تربیت دینا۔

☆ جہاں پر LAB موجود ہوں وہاں جدید تعلیمی درسی طریقوں کے تجربے کرنا۔

☆ ضلع میں ایسے مدارس جن کا تعلیمی معیار پست ہے ان کو راست نگرانی میں لے کر ان کے معیار کو بہتر بنانا۔

☆ ایلیمنٹری مدارس اور اساتذہ کے تربیتی اداروں کے لئے تربیتی مواد تیار کرنا' اساتذہ کو نئے تدریسی طریقوں سے واقف کروانا۔

☆ مدارس کی Supervision اور نگرانی کرنا۔

☆ اساتذہ کو مشکل مواد اور دوسرے عنوانات پر تربیت دینا۔

☆ بچہ مزدوری کے خاتمہ کے لئے اساتذہ کی مدد کرنا۔

☆ مدرسوں میں بچوں کا اندراج کرانے میں مدد دینا۔

☆ جمود اور رضائیگی کو دور کرنے میں مدد دینا۔

☆ یہ ادارہ تعلیمی ڈھانچہ کو پورا کرنے میں قومی سطح پر جو تعلیمی ڈھانچہ بنایا جاتا ہے اس پر عمل کرنے اور اساتذہ کو پیشہ وارانہ ٹرینگ دینے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

☆ یہ ادارہ ضلعی سطح پر ہر مضمون کے اساتذہ کو پیشہ وارانہ مہارتوں کو اجاگر کرنے اور جدید تعلیمی طریقوں سے سرفراز کرنے اور TLM کو بنانے اور اس کو استعمال کرنے کی ٹرینگ فراہم کرتا ہے۔

☆ یہ ضلعی سطح پر تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرنے میں ایک اہم ادارہ سمجھا جاتا ہے۔

☆ تحتانوی اور وسطانوی مدارس' غیر رسمی تعلیم کے مدارس' تعلیم بالغان کے مدارس کے پروگرام میں اپنا رول ادا کرتا ہے۔

: Mandal Resource Centre (MRC)

☆ SSA کے جز کے طور پر اس مرکز کو 2003ء میں قائم کیا گیا۔

☆ یہ منڈل سطح پر، MEO کی زیرنگرانی منڈل سطح کے ماہرین مضمون اور MRP کے تعاون سے چلایا جانے والا ادارہ/مرکز ہے۔

☆ یہ مرکز مدرسہ کی بہتر کارکردگی کے لئے منڈل کی سطح پر، Teacher Centre سطح پر، School Complex سطح پر مختلف پروگرام چلانا اور نمونہ منصوبہ سبق پیش کرنا اور جانچ کے طریقہ کار پر تربیت دیتا ہے۔

☆ یہ ادارہ منڈل کی سطح پر تحتانوی مدارس کے سرگرمیوں کو مستحکم اور موثر عمل آوری کے لئے درکار پروگراموں کو ترتیب دیتے ہوئے معلم کے اختیارات کو بڑھاوا دینے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

اہم قومی/ریاستی ادارے

ادارے کا نام	قیام کا سال
National Council of Teacher Education (NCTE)	1993
National Council of Educational Research and Training (NCERT)	1961
State Council of Educational Research and Training (SCERT)	1976
Central Institute of Education Technology (CIET)	1982
District Institute of Education and Training (DIET)	1986
Mandal Resource Centre (MRC)	2003

فی الوقت ہماری ریاست میں موجود اہم اساتذہ کی تنظیمیں:

1) U.T.F. - United Teachers Fedration

2) S.T.U - State Teachers Union

3) P.R.T.U - Progressive Recognized Teachers Union

5.7 مدرسہ میں رکھے جانے والے ضروری رجسٹرس
MAINTENANCE OF RECORDS & REGISTERS

'GOMs NO 38 Edn کے مطابق حسب ذیل رجسٹرس ہر مدرسہ میں ہونے چاہئے۔

☆ ہر مدرسہ کی کارکردگی و ترقی کو جاننے کے لئے، ہر پروگرام کے اغراض و مقاصد کو جاننے کے لئے اور اسی طرح مدرسہ کے بہتر نتائج کو جاننے کے لئے چند ریکارڈس اور رجسٹرس کی ضرورت ہوتی ہے۔

صدر مدرس کی جانب سے اہتمام کئے جانے والے اسکول ریکارڈس و رجسٹرس کے اقسام:

اسکول کے ریکارڈس، رجسٹرس کو ذیل کی طرح تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

A) General Concern

1)	School Calendar	2)	Log Book
3)	Visitors Book	4)	Service Register
5)	Withdrawal Register	6)	Casual Leave Register
7)	Staff Duty Register	8)	Staff Metting Register
9)	Committee Minutes Book	10)	Staff Meeting Minutes Book

B) Financial Concern

1)	Acquittence Roll	2)	Contingency Register
3)	Cash Book	4)	Fee Collection Register
5)	Bills Register	6)	Government Grants File
7)	Scholarship Registers	8)	Donation Register
9)	Student Fund Register	10)	T.A. Bills
11)	Day Wise Net Cash Book		

C) Educational Concern

1)	Pupils Attendance Register	2)	Teacher's Attendance Register
3)	Class Wise Time Table	4)	Teacher Wise Time Table
5)	Examination Marks Register	6)	Teachers Free Period Time Table
7)	Home Work Register	8)	Teachers Dairy
9)	School Dairy	10)	Notice Register
11)	3R's	12)	LEP
13)	CCE	14)	JBAR
15)	CL	16)	MDM
17)	IRI	18)	SMC
19)	VER	20)	Port Folio
21)	Anecdots	22)	Iron and Folic Aid
23)	Albendozole	24)	Harti Haram
25)	FLN		

D) Equipment Concern

1)	School Furniture, School TLM Stock Book		
2)	Stationary Issue Register	3)	Stationary Stock Register
4)	Library Issue Register	5)	Magazene, Newspaper Register
6)	Laboratory Material Register	7)	Stores Register

صدر مدرس کی نگرانی میں رکھے جانے والے اہم ریکارڈس ورجسٹرس کی تفصیلات:

1)	Admission Register	2)	Log Book
3)	Pupils Attendance Register	4)	Teachers Attendance Register
5)	Service Book	6)	School Cash Book
7)	Ledger	8)	Stock Register
9)	Visitors Book	10)	Cummulative Record

مدرسہ کے ضروری ریکارڈس اور رجسٹرس:

اسکول کی اداری منصوبہ بندی (School Institute Planning) : تعلیمی سال کے آغاز میں اسکول کے متعلق اسکول کے اندر ہونے والے پروگرام نصاب امتحانات تفصیلات اور تدریس کے متعلق ضروری مواد کی تیاری ان کارڈس میں کی جاتی ہے۔

داخلہ رجسٹر (Admission Register): مدرسہ میں داخلہ لینے والے بچوں کی مکمل تفصیلات کو اس رجسٹر میں اندراج کیا جاتا ہے' ہر طالب علم کو ایک داخلہ نمبر دے کر طالب عالم کا نام والد والدہ کا نام تاریخ پیدائش اسکول میں داخلہ کی تاریخ جماعت کونسے اسکول سے آیا شناختی نشانات ذریعہ تعلیم زبان اول اور دوم والدین کا پیشہ پتہ ان سب کو داخلہ رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے۔

اسکول کے تمام رجسٹر میں یہ سب سے اہم رجسٹر ہوتا ہے' اور یہ مستقل یعنی ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہیں۔

طلبہ کے حاضری کے رجسٹر (Pupil Attendance Register): بچوں کی حاضری سے متعلق اندارج کے لئے اس کو رکھا جاتا ہے اس میں داخلہ نمبر' رول نمبر بچہ کا نام والد کا نام تاریخ پیدائش ہوتی ہے' اور روزانہ حاضری کے خانے بنے ہوتے ہیں' مہینے کے آخری میں کل حاضری کے دنوں کے لئے اسکول کے ایام کار کے لئے طالب علم کے لحاظ سے درج کرنے کی سہولت ہوتی ہے۔

اساتذہ کی حاضری کا رجسٹر (Teacher Attendance Register): خاص طور پر ٹیچرس کے لئے رکھے گئے اس رجسٹر میں ہر مدرس اسکول میں داخل ہوتے ہی صبح اور دوپہر میں علحدہ دستخط کرنا چاہئے' مدرسہ کی لی ہوئی رخصت کو بھی اس میں درج کرنا چاہئے۔

اسٹاک رجسٹر (Stock Register): عام طور پر لائبریری کی کتابوں فرنیچر لیبارٹری کھیل کود کے سامان درسی امدادی سامان کے لئے علحدہ علحدہ اسٹاک رجسٹر ہوتے ہیں ان میں اشیا کا نام ان کے نمبر تاریخ خریدی رسید نمبر اور قیمت درج ہوتی ہے' اور کس کے ذریعہ سے خریدی گئی ہے لکھا ہوتا ہے ان میں خرچ ہوئی چیزوں اور باقی بچی چیزوں کی تفصیلات ہوتی ہے ہر سال مارچ کے مہینہ میں اسٹاک کی جانچ کر کے رجسٹر کی تنقیح کی جاتی ہے اور تصدیق کی جاتی ہے۔

کیش بک (Cash Book): اسکول کو ملنے والے مالیہ اور رقم کا اندراج اس رجسٹر میں ہوتا ہے' اساتذہ کے تنخواہوں وغیرہ کے بارے میں اس میں تفصیلات ہوتی ہے اس میں روزآنہ آمدنی اور خرچ کا حساب بتاتے ہوئے باقی رقم کو بینک میں جمع کرنا چاہئے۔

سروس بک (Service Book): ہر معلم کے پیشہ کے متعلق تمام معلومات جیسے تاریخ تقرر آرڈر مستقل پرموشن اسکیل انٹر یمنٹ رخصت وغیرہ کو درج کیا جاتا ہے' پہلے صفحہ پر ملازمت میں داخل ہونے کی تاریخ' تاریخ پیدائش تعلیمی قابلیت وغیرہ کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے ان کے علاوہ Paybills رجسٹر تنخواہوں کی تقسیم کا رجسٹر Inward اور Outward رجسٹر طلباء کے مارکس رجسٹر اور لانگ بک وغیرہ رہتے ہیں سروس بک کے اہتمام کی ذمہ داری MEO کی ہوتی ہے۔

مشقی سوالات

1. قانون حق تعلیم کے مطابق بنیادی حقوق میں حق تعلیم کی کس دستوری ترمیم کے ذریعہ نشاندہی کی گئی

1. 86 2. 68 3. 89 4. 98

2. حق تحتانوی تعلیم (تحتانوی تعلیم کا حق) کو کس آرٹکل (دفعہ) میں شامل کیا گیا

1. 19 A 2. 20 A 3. 21 A 4. 51 A

3. اساتذہ کوتحفظِ ملازمت، زائدتنخواہیں دینے سفارش کس کمیشن نے کی

1. لیش پال کمیشن 2. چٹوپادھیا کمیشن 3. کوٹھاری کمیشن 4. NPE - 1986

4. اساتذہ کی تعلیم (Teacher Education) سے متعلق انتظامی فیصلے لینے والا ادارہ

1. NCERT 2. MHRD 3. NCTE 4. CIET

5. قومی سطح پر Science Fairs منعقد کرنے والا ادارہ

1. NCERT 2. MHRD 3. NCTE 4. CIET

6. جنوبی ہند کا Regional Institute of Education ادارہ کہاں پر ہے

1. بنگلور 2. میسور 3. حیدرآباد 4. چینائی

7. ریاستی محکمہ تعلیم کو تعلیمی و تعلیم سے جڑے امور پر مشورہ دینے والا ادارہ

1. DIET 2. SRC 3. RIE 4. SCERT

8. OBB پروگرام کا اس سال آغاز ہوا

1. 1987 2. 1984 3. 1978 4. 1998

9. SSA کا قیام ریاست میں اس سال ہوا

1. 1989 2. 2000 3. 2003 4. 1986

10. NCERT کا قیام اس سال ہوا

1. 1968 2. 1961 3. 1964 4. 1986

11. ریاست میں DIET (ڈائیٹ) کا قیام اس سال ہوا

1. 1964 2. 1968 3. 1986 4. 1987

12. منڈل سطح پر MRC کا نظم اس سال سے ہوا

1. 2000 2. 2001 8 2002 4. 2003

13. ذیل میں یہ قومی سطح کا ادارہ نہیں ہے

1. NCTE 2. NCERT 8 DIET 4. CIET

جوابات KEY

1	**1**	3	**1**	5	**3**	7	**2**	9	**3**	11	**2**	13	**1**	15	**3**	17	**2**	19	**4**
2	**3**	4	**2**	6	**1**	8	**2**	10	**1**	12	**4**	14	**1**	16	**1**	18	**3**	20	**3**

5.8 قومی درسیاتی خاکہ۔2005

(NATIONAL CURRICULUM FRAME WORK - 2005)

☆ گذشتہ چھ دہائیوں سے سب کو تعلیم فراہم کرنے کی غرض سے ہمارے ملک میں کئی ایک اسکیمات اور پروگرام روبعمل لائے گئے ہیں اس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

☆ اس کے باوجود کئی ایک مسائل سامنے آرہے ہیں جیسے بچہ مزدوری، مدرسہ سے باہر بچوں کا پایا جانا، تعلیمی معیار کا فقدان، جوابدہی کا نہ ہونا، میکانکی طرز کا تدریسی واکتسابی عمل، معیار کے نام پر زائد معلومات ٹھونستے ہوئے وزنی نصابی کتب، تعلیمی دباؤ، ذہنی الجھن، نشانات اور رینک تک محدود جانچ کا طریقہ کار، زوال پذیر اقدار، تعلیم میں روز بہ روز بڑھتا ہوا تجارتی رجحان، متمول اور غریب طبقہ کے درمیان حصول تعلیم میں پایا جانے والا فرق، بنیادی سہولتوں کی کمی وغیرہ۔

☆ خاص کر سرکاری مدارس میں پڑھنے والے بچوں کی تعداد کا گھٹ جانا، معلومات کو محض یاد رکھنا ہی حصول علم سمجھنا، قبائل، اقلیتی طبقات اور لڑکیوں کا سماج کے دیگر طبقات کے ساتھ مل کر تعلیم حاصل کرنا جیسے زائد مسائل بھی ہمارے سامنے موجود ہیں۔

☆ اس طرح کے حالات پر قابو پانے کی غرض سے مرکزی حکومت نے NCERT کو حکم دیا کہ ایک اجلاس منعقد کر کے اس پر تفصیلی جائزہ لیا جائے اس ضمن میں NCERT نے 14 تا 19 جولائی 2004ء کو اجلاس منعقد کر کے NCF-2005 سے متعلق فیصلہ لیا۔

☆ پروفیسر یشپال کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

☆ اس کمیٹی کے سفارشات کو ہی قومی درسیاتی خاکہ -2005 (NCF-2005) کہا گیا۔

☆ اس میں جملہ 5 باب (Chapters) ہیں۔

☆ بغیر بوجھ کے اکتساب (Learning without Burden) 1993 رپورٹ کی بنیاد پر اسکولی تعلیم کے لیے قومی درسیاتی خاکہ -2005 کو متعارف کیا گیا۔

NCF-2005 کے 4 رہنمایانہ اُصول ہیں

1. باہر کی زندگی کو کمرہ جماعت (مدرسہ) سے مربوط کرتے ہوئے معلومات بہم پہنچانا یعنی سیکھی ہوئی معلومات کو روزمرہ زندگی میں اطلاق کرنا۔
2. رٹنے رٹانے کے عمل کو خیر باد کہتے ہوئے بامعنی انداز میں اکتساب مہیا کرنا۔
3. نصاب کو درسی کتاب تک محدود نہ کرتے ہوئے تشکیل علم Construction of Knowledge فراہم کرنا۔
4. جانچ کے طریقہ کار کو سہل بنانا، نظام امتحانات میں تبدیلی لانا۔

NCF-2005 کے اہم نکات

☆ اس کے تحت تحتانوی تعلیم 1 تا 8 سال تک (یعنی جماعت اول سے جماعت ہشتم تک) لازمی طور پر عمل آوری کریں۔

☆ تعلیم کو دستوری حق کا درجہ دیا جائے۔

☆ آٹھ سالہ تعلیم کو بے حد کلیدی تصور کریں، اس تعلیم کے تحت تشکیل علم، استدلالی ثبوت، سماجی مہارتوں کو اہمیت دی جائے۔

☆ سہ لسانی فارمولے کے ساتھ ساتھ Multi Lingual فارمولہ کی ضرورت کو محسوس کریں۔

☆ طلباء میں مجرد تصورات، ریاضی کی تئیں سوچنے کی مہارت کو فروغ دیں۔

☆ ماحولیاتی مطالعہ کو مختلف نکات سے مربوط کرتے ہوئے طلباء کی ہمہ پہلو نشو ونما کے لیے کوشاں رہیں۔

☆ آرٹ (فنی تعلیم)، کھیل کود، دستکاری، ورزشی تعلیم وغیرہ سیکھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔

☆ ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام کریں۔

دستورِ ہند۔ بنیادی حقوق

1. حقوق مساوات (قانون کی نظر میں سب یکساں ہیں) (14-18)
2. اظہارِ خیال کی آزادی (19-22)
3. لوٹ مار سے حفاظت کا حق (23-24)
4. مذہبی آزادی کا حق (25-28)
5. اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ (29-30)
6. دستوری ترمیم کا حق (32)

(بلا روک ٹوک جائیداد بنانے کا حق (دفعہ 31) کو 1978ء میں 44ویں دستوری ترمیم کے ذریعہ حذف کر دیا گیا۔

5.1.1 پس منظر (Perspective)

☆ متعدد طبقات والے ہمارے سماج میں ایک قومی نظام تعلیم کو مستحکم بنانا۔

☆ ''بغیر بوجھ کے اکتساب'' (Learning without burden) میں بتائے گئے نکات کی اساس پر کریکولم کا بوجھ کم کرنا۔

☆ کریکولم پر نظر ثانی کے لیے مناسب نظم ونسق (انتظامیہ) میں تبدیلی۔

☆ ہمارے دستور کے تمہیدی کلمات' سماجی انصاف' مساوات' سیکولر جیسے اقدار کی بنیاد پر کریکولم کی تشکیل۔

☆ سب کے لیے معیاری تعلیم فراہم کرنے کا تیقن دلوانا۔

☆ جمہوری طریقے' اقدار' خواتین اور مرد کے درمیان مساوات' درج فہرست ذاتیں (SC) اور درج فہرست قبائل (ST) کے مسائل' معذورین کی ضروریات' معاشی' سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے قابل افراد صلاحیتوں کی نشاندہی کر کے ان تمام کو ذمہ دار شہری بنانا۔

5.1.2 اکتساب۔علم (Learning - Knowledge)

☆ **بچوں کو طبعی طور پر اکتساب میں رکاوٹ پیدا کرنے والے نکات:**

1. مدرسہ رہائشی علاقہ سے دور رہنا جس کی وجہ سے بچے مدرسہ تک پیدل چلتے ہوئے جانا۔
2. اسکول بیاگ کا صحیح نہ ہونا۔
3. اقل ترین بنیادی سہولیات کا نہ ہونا۔
4. غیر اطمینان/ غیر آرام دہ فرنیچر کا ہونا۔
5. کھیل کود کے لئے نظام الاوقات میں جگہ نہ ہونا۔
6. لڑکیوں کے لیے علیٰحدہ بیت الخلاء کا نظم نہ ہونا۔
7. بچوں کو جسمانی سزا دینا۔ ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔
8. بیٹھنے کے لیے معقول جگہ کا نہ پایا جانا وغیرہ۔

اکتساب کو کس طرح موثر بنایا جاسکتا ہے:

☆ بچوں سے متعلق اور اکتساب سے متعلق مکمل آگہی حاصل کرنا۔

☆ بچوں کی نشوونما کے لیے اکتساب کس حد تک معاون ہونا ہے اس کی مکمل جانکاری حاصل کرنا ۔

☆ اکتساب میں پچھڑے ہوئے بچوں کی نشاندہی کر کے درکار اور ضروری لائحہ عمل تعین کرنا۔

☆ تشکیل علم اور تخلیقی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لیے یا انہیں تیز تر کرنے کے لیے بچوں کی شراکت داری کو یقینی بنانا۔

☆ تجرباتی طریقوں کی مدد سے اکتساب کو موثر بنانا۔
☆ بچوں کو سوچنے کا، تجسس کا، سوالات کرنے کا مناسب موقع فراہم کرنا۔
☆ مواد مضمون کے معلومات کے ساتھ ساتھ مشاہدہ، شراکت داری، انکشاف، تجزیہ، تنقیدی رویے پر توجہ مرکوز کرنا۔
☆ کریکولم کی عمل آوری میں سماجی، ثقافتی حقائق کے لیے جگہ مختص کرنا۔
☆ مواد مضمون میں، تدریسی حکمت عملیوں میں مقامی معلومات اور بچوں کے تجربات کو ملحوظ رکھتے ہوئے درس وتدریس انجام دینا۔
☆ بچوں میں غور وفکر کا اُبھارنے والے سوالات کرنا۔
☆ بچوں کی ہمت افزائی کرنا، سوالات پوچھنے کا موقع دینا، جوابات دینے کا بھی موقع دینا، تبادلہ خیال کرنے کا موقع فراہم کرنا۔

کریکولم اور تعلیمی منصوبہ میں ''معلومات'' بڑھانے کے اُصول:

1. سماجی حقائق، قدرتی ماحول ومناظر کے تئیں تنقیدی رجحان وسوچ کو بڑھانے کے قابل علم (معلومات) مہیا کرنا۔
2. مختلف مضامین کے درمیان تعلقات/ رشتہ جوڑتے ہوئے علم میں اضافہ کرنا اور باہمی تعلقات کو علم (معلومات) کی بنیاد پر مستحکم بنانا۔
3. حقیقی نوعیت اور اس کے لیے ضروری تحقیق کی اہمیت کو سمجھنے کے قابل علم کی تشکیل (تشکیل علم) ہونا۔
4. قوت تخلیل کو ترقی دے کر، قیاس آرائی کے زاویہ نگاہ کی ہمت افزائی کرنا۔

5.1.3 Curriculum Areas, School and Classroom Environment

زبان (لسان):

☆ لسانی استعدادیں جیسے سننا، پڑھنا، بولنا، لکھنا وغیرہ کسی بھی مضمون کے لیے کلیدی ہوتی ہیں تحتانوی جماعتوں سے لیکر ثانوی جماعتوں تک تشکیل علم میں زبان (لسان) کے رول کی نشاندہی کرنا بے حد ضروری ہے۔
☆ مادری زبان میں تعلیم دینے کو افضل ذریعہ مانتے ہوئے، دولسانی (Bilingual) فارمولے کو اپنانے کی کوشش ضروری ہے (یہ قبائلی زبانوں کے لیے بھی لاگو ہوتا ہے)۔
☆ مادری زبان کی بنیاد اگر مضبوط ہو تب ہی انگلش بھی اچھی طرح سیکھ سکتے ہیں۔
☆ لڑکے اور لڑکیوں کو گھر سے ہی کثیر لسانی تعلیم مہیا ہو۔
☆ ہندی نہ بولی جانے والی ریاستوں میں بھی لڑکے اور لڑکیاں ہندی زبان سیکھیں۔
☆ جدید ہندوستان کی ثقافت وتمدن کو زبان ہی بڑھاوا دیتی ہے۔
☆ فوقانوی سطح پر قدیم غیر ملکی زبانوں کا مطالعہ شروع کرنا چاہیے۔
☆ انگریزی زبان کو کبھی بھی انفرادی زبان یا تنہا زبان نہ سمجھیں۔
☆ کسی بھی لسان (زبان) سے اس کے تہذیب وتمدن کی عکاسی ہوتی ہے اس لئے ممکنہ حد تک کئی زبانیں سیکھنی چاہیے۔

مطالعہ/ پڑھنے کے ابتدائی مرحلے میں اختیار کئے جانے والے اصول:

☆ کمرہ جماعت میں چارٹس، مشاغل کے اہتمام کے معلومات وغیرہ طبع شدہ اشیاء اکٹھا کرنا۔
☆ درسی کتاب کو حرکات وسکنات اور تمثیلی انداز میں پڑھنے کی قابلیت بچوں میں پروان چڑھانا۔
☆ بچوں کے تجربات لکھوا کر انہیں پڑھوائیں۔
☆ کہانیاں، نظمیں، گیت، اسباق وغیرہ بچوں سے پڑھوائیں۔

ریاضی:

☆ ریاضی کے علم سے کہیں زیادہ ضابطے، میکانکی طریقے، ریاضیاتی عمل (منطقی سوچ، مجرد تصورات کو سمجھنا اور اس کا حل) ریاضی کی تدریس میں اہم خصوصیات ہوتی ہیں۔

☆ منطقی طور پر سوچنے کے لیے، مجرد تصورات کی تعریف پیش کرنے کے لیے، مسائل کے حل کے لیے مناسب طریقوں سے بچوں کی مہارتوں کو بڑھانا چاہیے۔ ریاضی کی معیاری تعلیم حاصل کرنا ہر بچہ کا حق ہوتا ہے۔

مدرسہ کی سطح پر ریاضی کی تعلیم میں درپیش چند مسائل:

☆ بعض بچوں کو مضمون ریاضی سے تھوڑا خوف ہوتا ہے۔

☆ ڈر و خوف کی وجہ سے ریاضی کے سیکھنے میں ممکنہ حد تک دوری اختیار کرتے ہیں۔

☆ ریاضی کا تعلیمی منصوبہ فطین بچوں کے موافق ہے۔

☆ اساتذہ میں بھی ریاضی کے تئیں خود اعتمادی کا کم ہونا۔

ریاضی کے تعلیمی (تدریسی) اُصول:

☆ ریاضی سیکھنے کا عمل، بچوں میں خوف و ہراس نہیں بلکہ خوشی پیدا کرنے والا ہو۔

☆ بچوں میں یہ احساس/تصور پیدا کیا جائے کہ ریاضی، گفتگو کرنے، مباحثہ کرنے اور مل کر کام کرنے کا عمل ہے۔

☆ بچے خود سے بامعنی مسئلے ترتیب دے کر انہیں حل کر پائیں۔

☆ اساتذہ طلباء کو ریاضی اس یقین سے پڑھائیں کہ ہر طالب علم ریاضی کو مکمل اعتماد کے ساتھ سیکھ رہا ہے۔

علم سائنس:

☆ سائنس سے متعلق موضوعات بچوں کی عمر اور ان کی ذہنی سطح کے مطابق ہونا چاہیے۔

☆ بچوں میں تجسس، تشنگی، تخلیقی صلاحیتوں کو اُبھارنے والے طریقوں اور ترتیب کو سمجھنے کے طور پر سائنس کی تدریس ہونی چاہیے اس کا تعلق مقامی ماحول سے بھی ہونا اشد ضروری ہے۔

☆ کریکولم میں ''ماحول کا شعور'' بھی شامل ہونا چاہیے۔

☆ سائنس کی تعلیم اس طرح ہونی چاہیے کہ وہ کام کی دنیا میں داخلے کے لیے مناسب علم و مہارت کو مہیا کر سکے۔

☆ علم سائنس کا ماحول سے قریبی تعلق ہونا چاہیے۔

کمپیوٹر تعلیم:

☆ جدید سماج کی تعمیر کے لیے کمپیوٹر کی تعلیم نہایت ضروری ہے۔

☆ ابتدائی جماعتوں سے ہی ''کمپیوٹر کی تعلیم'' بطور سبق ہونا چاہیے۔

سماجی علوم:

☆ آزادانہ طور پر سوچنے کے لیے، سماجی نکات کے تئیں تنقیدی ردِعمل ظاہر کے لیے مناسب اخلاقی، ذہنی قوت کو بخشنے والی تعلیم سماجی علم کی ہونی چاہیے۔

☆ خواتین اور مرد کے درمیان انصاف، انسانی حقوق، درج فہرست ذاتیں و قبائل اور اقلیتی طبقات کے تئیں جذبہ احساس رکھنا، جیسے قومی نکات کو مدِنظر رکھنا چاہیے۔

☆ شہریات کو ''علم سیاسیات'' کی شکل میں دیکھنا۔

☆ تاریخ اس طرح ہونی چاہیے کہ بچے اس سے کچھ مثبت اثر لے سکیں۔

☆ ایک اچھا شہری بنانا بھی کلیدی ہوتا ہے۔

☆ سماجی علم، سیکولر جذبہ کوفروغ دے۔

☆ ہندوستانی تاریخ۔تہذیب وتمدن کوفروغ دے۔

☆ شہری کے حقوق۔فرائض معلوم کروائے۔

کام اور تعلیم:

☆ تحتانوی سطح پر تمام مضامین میں ''کام اور تعلیم'' کے لیے جگہ ہو۔

☆ اسکول سے باہر کام کا موقع فراہم کرنے والے اداروں/ایجنسیوں کی نشاندہی کریں۔

☆ پیشہ وارانہ تربیت کے لیے 10 تا 12 سال کی کام کی اساس پر تعلیم کو بنیاد بنانا چاہیے۔

اس کے لیے:

☆ مختلف میقات میں مکمل ہونے والے آسان وسہل کورسیس ہونے چاہیے۔

☆ یہ گاؤں، کلسٹر کی سطح سے ضلعی سطح تک دسترس میں ہونے چاہیے۔

☆ مدرسہ سے باہر رہنے والے ادارے/ایجنسیوں کے لیے مقامی اقتدار کی شناخت ملنی چاہیے۔

فنی تعلیم:

☆ فنون لطیفہ کو کریکولم میں شامل کرنا چاہیے یہ ہر سطح پر بطور مضمون ہونا چاہیے۔

مثال: رقص، مصوری، کٹھ پتلی کھیل، ڈرامہ نگاری وغیرہ۔

☆ فنون لطیفہ کے حصہ میں حسن، تخلیقی انداز میں دستی کام کو کریکولم میں شامل کرنا چاہیے۔

امن کی تعلیم:

☆ مناسب مشغلوں کے ذریعہ اسکولی تعلیم کے اختتام تک تمام مضامین کے تحت امن کے پیغام وقدر کو سکھایا جائے۔

☆ اس کو ٹیچر ٹریننگ کورس میں بھی شامل کیا جائے۔

☆ اس تعلیم کا اہم مقصد امن۔عدم تشدد کا پیغام ہے۔

☆ امن کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اخلاقی نشوونما کا فروغ ہونا چاہیے۔

☆ امن کی تعلیم کے حصول کے لیے اقدار، رجحانات اور مہارتوں کو فروغ دینا چاہیے۔

صحت۔ورزش کی تعلیم:

☆ بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے ورزش کی تعلیم اور صحت ضروری ہے۔

☆ اس کے ذریعہ بچے کو مدرسہ میں جاری رکھا جاسکتا ہے۔

☆ بالغ افراد کے صحت کی ضروریات اور مسائل کا حل ورزش کی تعلیم سے ملتا ہے۔

☆ ورزش کی تعلیم میں یوگا تعلیم کو شامل کیا جائے۔

☆ مکمل صحت کے لیے محفوظ پینے کا پانی مہیا کرنا چاہیے۔

☆ لڑکے اور لڑکیوں کی جسمانی وذہنی تبدیلی کو تعلیم صحت پورا کرتی ہے۔

☆ تعلیم صحت HIV-AIDS سے آگہی دلاتی ہے۔

مدرسہ اور کمرہ جماعت کا ماحول:

☆ مدرسہ کی روزانہ سرگرمیوں اوراساتذہ کی کارکردگی میں بہتری لانے کے لیے مدرسے میں بنیادی سہولیات مہیا کرنا چاہیے۔

☆ کمرہ جماعت میں درپیش مسائل کا بچے ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے قابل ہونا چاہیے ایسے مواقع بچوں کوفراہم کرنا چاہیے۔

☆ اساتذہ کی قابلیتوں اورصلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے کتب خانے' امدادی مراکز کے طور پر کام کرتے ہیں۔

☆ اساتذہ اور بچوں کے تناسب کو برقرار رکھنا چاہیے (Teacher - Pupil ratio)۔

☆ اسکول کیلنڈر کی تیاری کو decentralize کرنا' پیشہ وارانہ کام کرنے کے لیے اکتسابی ماحول مہیا کرنے کے لیے' معلم کو اختیارات دینے چاہیے۔

☆ سیکھنے کا خوشگوار ماحول فراہم کرنا چاہیے۔

☆ کمرہ جماعت کو دلکش اور موثر انداز میں ترتیب دینا چاہیے۔

☆ مقامی ماحول کا پورا استعمال کرتے ہوئے بچوں کو عملی کام میں منہمک کرنا چاہیے۔

☆ بچوں کے حواس خمسہ کی مدد سے تعلیم دینی چاہیے۔

5.1.4 قدر پیمائی (Assessment - Evaluation)

☆ ہندوستانی تعلیمی نظام میں جانچ سے مراد امتحان لینا ہے اور امتحان کا تعلق دباؤ اور ڈر وخوف سے ہوتا ہے۔

☆ کمرہ جماعت میں درسی کتب' سبق کی تدریس' تدریسی واکتسابی اشیاء' ان کا معیار چاہے کچھ بھی ہو تعلیم کا عمل طالب علم کی جانچ پر ہی مکمل ہوتا ہے۔

☆ یہ ہمارا تصور بن گیا ہے کہ جانچ سے مراد صرف اور صرف امتحانات کے لیے تیار ہونا ہے جس کی وجہ سے طلباء میں سوالات کرنے کی مہارت' جوابات دینے کی فکر وخواہش اور انکشافات ہماری جماعتوں سے معدوم ہورہی ہیں۔

☆ جانچ سے مراد بچوں کو ذہین اور کند ذہن میں امتیاز کرنا نہیں ہے بلکہ یہ ان کی خوبیوں اور کمزوریوں کو جاننے کے لیے اور تدریسی واکتسابی عمل میں تبدیلیاں لانے کے لیے ہونی چاہیے۔

جانچ کی ضرورت:

☆ روزانہ تدریس واکتسابی عمل کے ذریعہ بچوں میں مطلوبہ اکتساب کا حصول ہوا ہے یا نہیں فوری اندازہ لگایا جائے۔ جس کے تحت یونٹ اور ٹرمنل امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں اس طرح بچوں کے فہم کا اندازہ لگاتے ہوئے مناسب مدد کی جاتی ہے۔

☆ جانچ کے ذریعہ بچوں کی سطح کا اندازہ لگا کر مناسب تدریسی واکتسابی عمل اختیار کیا جاتا ہے اس کے لیے مسلسل جامع جانچ کا اہتمام کیا جائے۔

جانچ اس طرح نہیں ہونی چاہیے:

☆ جانچ کے عمل سے بچوں میں ڈر وخوف کا ماحول نہیں پایا جانا چاہیے۔

☆ رٹو حافظہ (Rote Memory) کی ہمت افزائی نہیں ہونی چاہیے۔

☆ صرف سال میں ایک دفعہ نہیں ہونی چاہیے۔

☆ یہ صرف نشانات کو ظاہر کرنے والا نہیں ہونا چاہیے۔

جانچ کیسی ہونی چاہیے/ جانچ اس طرح ہونی چاہیے

☆ بچوں کے اکتسابی سطح کا تعین ہو۔

☆ بچوں کی ہمت افزائی کرنے والا اور انہیں بڑھاوا دینے والا ہو۔

☆ یہ مسلسل جامع ہونی چاہیے۔

☆ بچوں کی صلاحیتوں وقابلیتوں کواُجاگر کرنے والی ہو۔

☆ بحرکیف جانچ "SURAT" کی طرح ہونی چاہیے۔

S - simple, U - Un-noticed, R - Regular, A - Activity Based, T - Transparent

☆ موجودہ طریقہ کے ذریعہ جانچ بچوں کے اکتسابی استعداد، مہارتوں، ردِعمل کا اندازہ لگائے بغیر حافظہ کی بنیاد پر لکھے گئے استعداد کا ہی امتحان ہوتا ہے۔ تدریسی واکتسابی عمل کے اثر کا بھی اندازہ نہیں لگایا جارہا ہے۔ امتحانات صرف بچوں کو مدِنظر رکھ کر منعقد کئے جارہے ہیں اس لیے NCF-05 سے جانچ پر خصوصی توجہ مرکوز کرتے ہوئے چند ہدایات دیئے گئے ہیں۔

NCF-2005 کی جانب سے جانچ کے لیے دی گئی ہدایتیں:

☆ جانچ مسلسل ہونی چاہیے۔

☆ ایک ہی جواب والے سوالات بجائے Open Ended اور کئی طریقوں سے حل کئے جانے والے سوالات بھی جانچ میں موجود رہنا چاہیے۔

☆ طریقہ جانچ بچے کی استعداد کے فروغ کے مطابق ہواس کے لیے مناسب منصوبہ تیار کریں۔

☆ کاغذ اور قلم کے ذریعہ انعقاد کئے جانے والے امتحانات کے ساتھ ساتھ بچوں کی روزمرہ زندگی سے متعلق مشاغل دیتے ہوئے جانچ کی جانی چاہیے۔ انفرادی مشاہدات کا اندراج کریں اور تجزیہ کریں۔

☆ امتحانات کے طریقہ کار میں حتمی جواب کو ہی ملحوظ نہ رکھا جائے بلکہ جواب لکھنے کے طریقہ کار کا بھی جائزہ لیا جائے ۔

جانچ کیوں کرنی چاہیے؟

☆ کیا بچے اپنی صلاحیت کے مطابق سیکھ پارہے ہیں یا نہیں، جاننے کے لیے۔

☆ ہمارے معینہ تعلیمی مقاصد بچوں میں متوقع تبدیلیاں لانے کے لیے مددگار ہیں یا نہیں، جاننے کے لیے۔

☆ بچوں کی انفرادی ترقی کے لیے اساتذہ، اولیائے طلباء وسماج کو واقف کروانے کے لیے۔

☆ مقاصد کے حصول میں کیا تدریسی واکتسابی عمل موثر ثابت ہورہے ہیں یا نہیں جاننے کے لیے۔

☆ انفرادی اختلافات کی بنیاد پر بچوں کو زائد معلومات مہیا کرنے کے لیے۔

جانچ کن موقعوں پر کی جانی چاہیے؟

☆ گروہی مشاغل کے دروان۔

☆ انفرادی طور پر تفویض کردہ کام کے دوران۔

☆ ساتھیوں سے گفتگو کے دوران۔

☆ تجربات کے دوران۔

☆ مختلف مشغلوں کے دوران ۔

☆ کھیل کے دوران۔

☆ سبق سے پہلے، درمیان اور مابعد سبق۔

5.1.5 Systemic Reforms

☆ انتظامی اصلاحات کے موقع پر معیار کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ استعداد میں فروغ پاتے ہوئے' کمزوریوں کی دور کرتے ہوئے خود سے اصلاحات لانے چاہیے۔

☆ اس کا آغاز مدرسہ کی سطح سے ہوتے ہوئے زینہ بہ زینہ ترقی پاتے ہوئے اعلیٰ سطح تک وسعت پانا چاہیے۔

☆ لسانی مہارتوں میں کمال حاصل کرنے کے لیے اساتذہ کو تربیتی پروگرامس رکھے جائیں۔

☆ اساتذہ کو موقع فراہم کیا جائے کہ وہ اپنی تعلیمی ڈگریوں کو حاصل کر سکے۔ جیسے گریجویٹ کورسس P.G. کورسس' M.Ed., B.Ed. M.Phil. وغیرہ۔

☆ عوام کی شراکت داری سے ترقی کے حصول کے لیے پنچایت راج نظام کو مستحکم بنایا جائے۔

☆ بچوں سے گفتگو کرنے کا موقع ہونا چاہیے ان کے علم اور بھروسہ کا امتحان لینا چاہیے اس کے لیے تعلیم کو وسیع معنی سے دیکھنا چاہیے۔ بچوں کو مخصوص جگہ پر/ وصورتحال پر رکھ کر حالات کا جائزہ لینا چاہیے۔

NCF-2005 کے مطابق اوقاتِ گھر کا کام (ہوم ورک)

1. **تحتانوی مدارس یا ابتدائی سطح پر۔**

☆ دوسری جماعت تک کسی بھی قسم کا گھر کا کام (ہوم ورک) نہ دیا جائے۔

☆ تیسری جماعت سے ہفتہ میں دو گھنٹے گھر کا کام دیا جائے۔

2. **الیمنٹری یا وسطانوی سطح پر۔**

☆ ہر روز ایک گھنٹہ کا گھر کا کام یا ہفتہ میں 5 تا 6 گھنٹے گھر کا کام دیا جائے۔

3. **فوقانیہ سطح پر۔**

☆ ہر روز دو گھنٹے کا گھر کا کام یا ہفتہ میں 10 تا 12 گھنٹے گھر کا کام دیا جائے۔

اصلاحات کے لیے اساتذہ بھی خود سے آمادہ ہونا چاہیے:

☆ بچوں کے سوالات بغور سماعت کرنا چاہیے اگر جوابات درست طور پر جانتے ہوں تو جوابات دینا چاہیے ورنہ دریافت کر کے جوابات دینے کی کوشش کرنا چاہیے۔

☆ اساتذہ بچوں کے محافظ ہونا چاہیے۔ بچوں کو پیار و محبت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے اور بچوں سے شفقت رکھنا چاہیے ۔

☆ معلم تاحیات متعلم ہونا چاہیے۔

☆ انفرادی فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے تحت پڑھانا چاہیے۔

☆ معلم یہ تصور ہرگز نہ کرے کہ صرف درسی کتاب ہی اکتساب کا ذریعہ ہے۔

☆ سماجی' تہذیبی' سیاسی نگاہ سے بچوں کو سمجھنا چاہیے۔

☆ سماج کا ذمہ دار شہری بنے اور بین الاقوامی مفاہمت کے لیے معلم ہمیشہ کوشاں رہے۔

☆ راست تجربات کو تدریس کا ذریعہ مانتے ہوئے بچوں میں اس کا شوق و ذوق پیدا کرنا۔

☆ درسیاتی خاکہ' درسی کتاب' انتظامی اُمور کا تجزیہ کرنا چاہیے۔

اہم اصلاحات:

☆ معلم مرکوز طریقہ تدریس سے طفل مرکوز طریقہ تدریس کو اپنانا۔

☆ Convergent thinking ایک نقطہ کی مائل ہونے کی جگہ divergent thinking مختلف نقاط پر غور کرنا۔

☆ کمرہ جماعت کے چار دیواری میں سیکھنے کے بجائے وسیع سماجی پس منظر میں سیکھنے کا موقع فراہم کرنا۔

☆ انکشافات' تحقیقات کی بناء پر سیکھنا' نہ کہ مطالعہ کی بناء پر سیکھنا۔

☆ معلم کی رہنمائی و رہبری میں خود سے تجربات کرتے ہوئے وسائل کا استعمال کرتے ہوئے بچے خود سے سیکھنا۔

امتحانات میں اصلاحات:

☆ معلومات کی جانکاری کی جگہ مسائل کے حل کے طریقہ کار اور تفہیم کی بنیاد پر سوالیہ پرچہ ہونا چاہیے۔

☆ کم وقتی (short period of time) امتحانات ہونا چاہیے۔

☆ بچوں کے متعلقہ مدارس میں یا ان کے قریبی مدارس میں ہی امتحانات منعقد کرنا چاہیے۔

☆ کسی بھی صورتحال میں امتحانات ملتوی نہیں کرنا چاہیے۔

☆ امتحانات میں کامیاب (Pass)' ناکامیاب (Fail) اصطلاحات کا استعمال نہیں ہونا چاہیے۔

☆ ریاضی' انگریزی (English)' جیسے مضامین میں دو سطح یا semester پر امتحانات ہونے چاہئیں۔

☆ ہر مدرسہ میں رہنمائی و مشاورتی امداد کا ذریعہ ہونا چاہیے یہ بچوں کے ذہنی تناؤ و دباؤ کو کم کرتے ہیں۔

☆ اختراعی سوچ کے لیے انکشافی تجربات کے لیے experinces کو بانٹنے کا موقع دینا چاہیے۔

مشقی سوالات

1. قومی درسیاتی خاکہ کو کس نے پیش کیا

1) محکمہ تعلیمات 2) وزیر فروغ انسانی وسائل (MHRD) 3) NCERT 4) NCTE

2. قومی درسیاتی خاکہ -2005 رپورٹ کا اہم موضوع

1) Learning without Burden 2) Learning with Joy

3) Learning with Happiness 4) Learn and Enjoy

3. تعلیم کو مشترکہ فہرست میں اس سال سے رکھا گیا

1) 1966 2) 1976 3) 1986 4) 1996

4. معلم کے جائیداد کو پُر کرنے پر کس کمیٹی/کمیشن نے زور دیا

1) چٹوپادیایہ کمیشن (Chatopadyaya Commission) 2) یشپال کمیٹی

3) کوٹھاری کمیشن 4) POA-92 لائحہ عمل

5. NCF-2005 کی صدارت کس نے کی

1) کوٹھاری 2) دوے 3) یشپال 4) ایشور بھائی پٹیل

6. ششم تا ہشتم جماعت پڑھنے والے طلباء کے لیے زیادہ سے زیادہ اتنے کلومیٹر کے فاصلے پر مدرسہ ہونا چاہیے

1) 1 کلومیٹر 2) 3 کلومیٹر 3) 4 کلومیٹر 4) 5 کلومیٹر

7. معلم کا منصوبہ سبق کس طرح ہونا چاہیے

1) طلباء میں غور وفکر کو اُبھارنے والا 2) اسباق کی تکمیل کرنے والا

3) پیچیدہ ہونا چاہیے 4) کوئی بھی نہیں

8. Syllabus کے معاملے میں اہم خامی

1) کم ہونا 2) زیادہ ہونا 3) تبدیلی (اصلاح) کا نہ ہونا 4) کوئی بھی نہیں

9. ابتدائی سطح یا تحتانوی سطح پر مادری زبان میں ہی ذریعہ تعلیم ہو' سفارش کرنے والا دستوری دفعہ

1) 349A 2) 350A 3) 251A 4) 352A

10. جماعت اول تا ہشتم کی تعلیم کو دستور نے اس حق سے نوازا

1) عام حق 2) بنیادی حق 3) اظہارِ خیال کی آزادی کا حق 4) کوی بھی نہیں

11. روزانہ طلباء اوسطاً اتنے گھنٹے مدرسہ میں رہتے ہیں

1) 5 گھنٹے 2) 6 گھنٹے 3) 7 گھنٹے 4) 4 گھنٹے

12. کریکولم کو ریاستی سطح پر تشکیل دے کر تمام مدارس میں ایک ہی طریقے پر عمل آوری کی جائے' کس کمیٹی نے اس کی سفارش کی

1) کوٹھاری کمیشن 2) مدالیار کمیٹی 3) یشپال کمیٹی 4) ایشور بھائی پٹیل کمیٹی

13. درسی کتابوں میں کسی بھی قسم کی غلطیاں سرزد نہ ہوں' کس کی سفارش ہے

1) کوٹھاری کمیشن 2) مدالیار کمیشن 3) یشپال کمیٹی 4) ایشور بھائی پٹیل کمیٹی

14. چٹوپادیایہ کمیٹی (Chatopadyaya Committee) کا قیام اس سال عمل میں آیا۔

1) 1981 2) 1982 3) 1983 4) 1986

15. ہر مدرسہ خود کا سالانہ منصوبہ (Year Plan) ترتیب دے لینا چاہیے یہ کس کی سفارش تھی

1) کوٹھاری کمیشن 2) مدالیار کمیشن 3) یشپال کمیٹی 4) ایشور بھائی پٹیل کمیٹی

16. قومی درسیاتی خاکہ NCF 2005 کے مطابق ثانوی اور اعلیٰ ثانوی مدارج کے طلبا کو اتنے گھنٹے فی ہفتہ ہوم ورک دینا چاہئے

1) 6-8 گھنٹے 2) 13-15 3) 14-16 4) 10-12

17. قومی درسیاتی خاکہ NCF 2005 کے مطابق ثانوی مدارس میں طلبا کو لائبریری میں مطالعہ کے لئے فی ہفتہ اتنا وقت دیا جانا چاہئے۔

1) ایک گھنٹہ 2) دو گھنٹے 3) تین گھنٹے 4) کوئی وقت نہیں

جوابات KEY

1	**2**	3	**2**	5	**3**	7	**1**	9	**2**	11	**2**	13	**2**	15	**1**	17	**1**
2	**1**	4	**1**	6	**2**	8	**3**	10	**2**	12	**1**	14	**3**	16	**4**		

Unit - VI

معاصر ہندوستان میں تعلیمی افکار Educational Concerns in Contemporary India

6.1 ماحولیاتی تعلیم (Environmental Education)

☆ ماحول "Environment" ایک جامع لفظ ہے اس لئے اس کے کئی معنیٰ ہیں۔ آیئے ان میں چند معنوں پر غور کریں۔

1. **Etymological Meaning:** ماحول کو انگریزی میں Environment کہتے ہیں۔ دراصل انگریزی لفظ "Environment" فرانسیسی زبان کا لفظ "Environor" سے ماخوذ ہے۔ فرانسیسی زبان میں "Environor" کے معنیٰ ''اطراف و اکناف'' ہے۔ یعنی Etymological (اشتقاقی) معنوی اعتبار سے ہمارے اطراف و اکناف سے جڑا ماحول ہے۔
2. **عام معنی (General Meaning):** ہمارے اطراف پائے جانے والے جاندار، بے جان اجسام یا اشیاء کو ماحول کہا جاسکتا ہے۔ یعنی اطراف و اکناف میں پائے جانے والے مختلف جانور، حشرات، پہاڑ، درخت، جنگل، دریا، وغیرہ تمام ماحول کا حصہ ہیں۔

A. ماحولیاتی تعلیم۔ تعریفیں:

Enviromental Education
- of the Environment,
- by the Environment,
- for the Environment

☆ یعنی اس سے مراد ماحول کے بارے میں ماحول کے متعلق اور ماحول کے لئے دی جانے والی تعلیم ہی ماحولیاتی تعلیم ہے۔

☆ انسان کا فطری اور سماجی ماحول کے درمیان ردعمل ہی ماحولیاتی تعلیم ہے۔

ماحولیاتی تعلیم۔ اہمیت:

☆ دنیا سے متعلق ماحولیاتی آلودگی سے ہونے والے نقصانات سے آگہی دلانا اور خاص کر حسب ذیل 4 موضوعات/ مسائل کے بارے میں تفصیلاً سمجھانا۔

1. اوزن پرت کی تصویریں۔ 2. Green Hosue Effect
3. آلودگی (Pollution) 4. آبادی میں اضافہ

B. ماحولیاتی تعلیم کی فطرت معنی اور وسعت: بل گریڈ (1975) کے مجلس میں ماحولیاتی تعلیم کی فطرت سے متعلق اہم نکات:

1. اساتذہ کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ ماحولیاتی تعلیم کو Inner-Disciplinary Approach اور Balanced Perspective کے طور پر پیش کرسکیں۔ اور اس کے لئے اساتذہ کو مناسب تربیت بھی دی جائے۔
2. مقامی، قومی، بین الاقوامی سطح پر ماحولیاتی مسائل پر جائزہ لینا چاہئے۔ اور طلباء میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ وہ ان مسائل کے یکسوئی حل کے لئے خود احتسابی (Introspection) کرتے رہیں۔
3. تاریخی پس منظر کا جائزہ لے کر تنقیدی سوچ کو پروان چڑھانے کے قابل بنانا۔
4. ماحول کی ترقی و نشوونما کے ضمن میں مناسب مصنوبہ تشکیل دینا۔
5. تدریس، مطالعہ کے لئے مختلف طریقہ کار اور تجربات سے استفادہ حاصل کرنا۔

وسعت (Scope): ماحولیاتی تعلیم کی وسعت بہت وسیع ہے۔ اس میں کئی معلومات پوشیدہ ہیں وہ یہ ہیں۔

☆ ماحول میں آبادی سے متعلق معلومات۔

☆ تکنیکی ترقی۔

☆ ہوا، پانی، مٹی کے فوائد اور استعمالات سے آگہی۔

☆ عالمی امن، بین الاقوامی مفاہمت، ماحولیاتی آلودگی، تدابیر میں تعلیم کا رول۔

☆ عالمی امن، بین الاقوامی مفاہمت، بھائی چارگی، عدم تشدد وغیرہ کی تفہیم میں دنیا کا رول۔

☆ Centralised & Decentralised ماحولیاتی تعلیم۔

مقاصد:

☆ **علم (معلومات):** ماحول اور اس سے جڑے مسائل سے واقفیت حاصل کرنا۔

☆ **فہم (Understanding):** ماحول اور اس سے جڑے مسائل کے بارے میں تفہیم حاصل کرنا۔

☆ **رجحانات/رویے:** ماحول کے تئیں مناسب رجحان اور رویے رکھنا۔

☆ **مہارتیں:** ماحول سے جڑے مسائل کے حل کے لیے موزوں راستہ تلاش کرنا، اور حل کے لیے تحقیق کرنا۔

☆ ماحول کے تئیں ہر شہری کو ذمہ دار بنانا۔

☆ انسان کا انسان کے ساتھ رشتہ اور انسان کا فطرت کے ساتھ رشتہ کیا ہوتا ہے اس کی تفہیم دلوانا۔

☆ Global Warming کے وجوہات اور خطرات سے آگہی دلوانا۔

☆ مقامی ماحول کو صاف ستھرا رکھنا، ساتھ ہی ساتھ دوسروں کو ترغیب دلوانا۔

☆ ہر سطح کے بچے کو اور ہر درجہ کے بچے کو اس تعلیم کی اہمیت سے واقفیت دلوانا۔

☆ National Green Corp (NGC) کا قیام عمل میں لانا۔

: Concept & Need of Sustainable Development

☆ ترقی کی راہ میں غیر موافق حالات کی وجہ سے

☆ غربت اور عدم ترقی کی وجہ سے ترقی پر بوجھ پڑتا ہے اور اس کو سہارا دینا ضروری ہے۔

☆ ماحول میں غیر موافق حالات میں مناسب معیار کے نہ ہونے سے ہونے والے مسائل۔

1. آبادی میں اضافہ، جس کی وجہ سے موافق اور غیر موافق حالات رونما ہوتے ہیں۔
2. ماحولیاتی آلودگی
3. ساحلی علاقوں پر شدید نقصانات۔
4. صنعتیں، ترقی میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔

☆ مناسب معیارات سے ماحول میں ترقی کے لئے موجودہ مسائل۔

1. پانی کی سربراہی، صفائی۔
2. برقی پیداوار، صنعتوں کی پیداوار۔
3. غذائی پیداوار۔

: Role of Teacher, School and NGOs in Development and Protection of Environment

حکومت کا رول: ہندوستان کے سابق وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی نے ماحول کی اہمیت کو جان کر 1972ء میں "National Council of Environmental Planning Co-ordination" کا آغاز کیا۔

☆ بعد میں 1980ء میں Tiwari Committee کو قائم کیا گیا۔

☆ اس کمیٹی کے سفارشات کے پیش نظر 1980ء میں ماحولیاتی ڈویژن (Environmental Division) قائم کیا گیا۔

☆ 1985ء میں اس ڈویژن کو Ministry of Environmental Forest میں ضم کیا گیا۔

☆ اکثر و بیشتر ریاستی حکومتوں نے بھی ریاستی ماحولیاتی ڈویژن قائم کئے اور آلودگی کی روک تھام کئے جانے والے ادارے بھی قائم کئے ہیں۔

NGOs کا رول: 1989ء میں جاری کئے گئے رپورٹ سے پتہ چلا کہ "World Life Fund for Nature" میں تقریباً 850 NGOs ادارے ماحول کی حفاظت کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

☆ اس کے علاوہ رضا کارانہ تنظیمیں اپنے مقام پر عوام میں شعور بیدار کر رہے ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے کئی پروگرام کا انتخاب کیا ہے۔ جیسے پامفلیٹ، ہورڈنگس، رسالے، سمینار، سمپوزیم، Guest Lectures, Debates۔

: International Environmental Bodies

1. Earth Scan
2. Environmental Protection Agency
3. Earth Watch Programme
4. Project Earth
5. Man and Biosphere Programme

: Short List of Non Governmental Organisations of India

1. All India Environmental Society - Dehradun
2. Association of Consumers Action on Safety and Health (ACASH, Mumbai)
3. Eco-Society - Indore
4. Peoples Environmental Protection Society - Visakhapatnam
5. Action for Water Developemnt, Mysore Society - Bangalore.

آلودگی کی روک تھام۔ قوانین:

- 1847 - Indian Fisheries Act
- 1912 - Bombay Smoke Nuisancce Act
- 1949 - A.P. Development Planning Act
- 1977 - Save Water Act
- 1980 - Forest Protection Act
- 1986 - Enviornmental Protection Act

ماحولیاتی ترقی اور تحفظ میں معلم کا رول:

☆ ماحولیاتی تعلیم کی تدریس میں معلم مختلف اقسام کے طریقہ تدریس کو اپناتے ہوئے، بحث و مباحثہ، عمل اور ردعمل کے ذریعہ فعال رول ادا کرتا ہے۔

☆ گروہی مشاغل کا اہتمام کرتے ہوئے بچوں میں انکشاف، تحقیق اور تجسس کو فروغ دیتا ہے۔

☆ بطور رابطہ کار مواد مضمون کے مطالعہ میں اور سوالات پوچھنے میں حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

☆ معلم کے جدید رول اور سابقہ رول کی وضاحت ذیل کی طرح بتائی جاری ہے۔

سابقہ (روایتی) طریقہ:

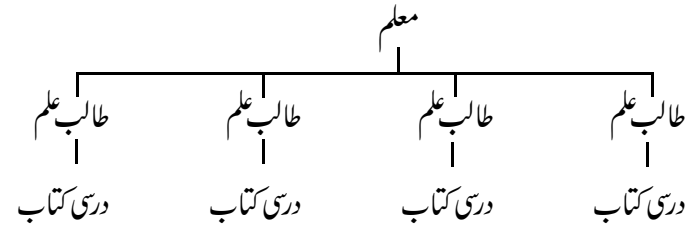

☆ جدید (فعال) طریقہ: معلم مختلف کردار ادا کرتے ہوئے بچوں کو مشاہدہ کرنے، بحث ومباحثہ کرنے، تجربات کرنے، مختلف مشغلوں کا اہتمام کرنے کے قابل بناتا ہے۔

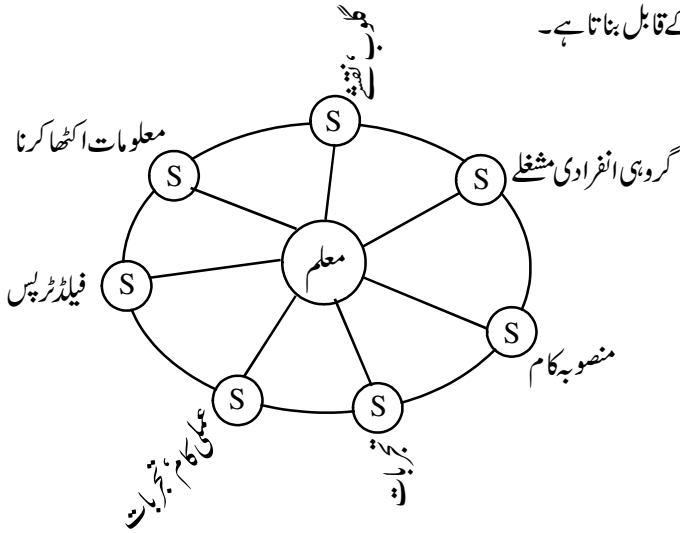

☆ **یوم ماحولیات کا اہتمام:** ہر سال ہم جون کی 5 تاریخ کو عالمی یوم ماحولیات مناتے ہیں۔ اس موقع پر مدرسہ کی سطح، گاؤں کی سطح یا دیگر مقاموں کی سطح پر حسب ذیل پروگرام منعقد کرنا چاہئے۔

☆ باغ بانی ☆ درخت لگانا

☆ مٹی کی زرخیزی کو بڑھانا ☆ باغات کا اور چمن کی Visit کرنا

☆ فیلڈ ٹرپس جانا ☆ تجربات کے لیے درکار وسائل اکٹھا کرنا۔

تجربات کے لئے درکار اشیاء:

1.	Water Analysis Kit	2.	Soil Analysis Kit
3.	Air Analysis Kit	4.	CB Disc (پانی میں نور کا فاصلہ معلوم کرنے کے لیے)
5.	Under Water Photo meter	6.	pH Meter
7.	Evaporating Dish	8.	Filter Paper

6.2 تعلیم آبادی (Population Education)

تعلیم آبادی کے مقاصد:

☆ شرح آبادی، شرح اموات، آبادی میں اضافہ وغیرہ نکات کو وضاحت کرنے والے علوم کو ترقی دینا۔

☆ آبادی میں اضافہ کے وجوہات پر ''نوجوان نسل'' کو روشناس کروانا۔

☆ خاندان کے کنبہ میں کس طرح کمی لائی جاسکتی ہے یا خاندان کے کنبہ پر کس طرح قابو پایا جاسکتا ہے۔اس کی تفصیلات سے طلباء کو آگہی دلانا۔

☆ طلباء میں اس بات کا احساس بیدار کرنا کہ چھوٹے/مختصر خاندان کے افراد خوشحال، تندرست، صحت مند زندگی گزار سکتے ہیں۔

☆ آبادی میں اضافہ سے ہونے والے نقصانات سے واقفیت دلانا۔

☆ آبادی میں اضافہ قوم کی ترقی، عالمی امن کے درمیان تعلق کی تفہیم کرانا۔

☆ آبادی میں کثرت سے اضافہ، ماحول پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے اس کی تفہیم کرانا۔

تعلیم آبادی کی نوعیت/فطرت (Nature of Population Education) :

☆ **Problem Awareness:** آبادی میں اضافہ سے ہونے والے خطرات، نقصانات کے بارے میں طلباء، سماج اور عوام میں بیداری لانا ضروری ہے۔آبادی پر کس طرح کنٹرول کیا جاسکتا ہے اس کی ضرورت کیوں آن پڑی ہے جیسے نکانات کی اہمیت وضرورت کو محسوس کرنا۔

☆ **Knowledge & Understanding of Population:** آبادی بڑھنے کی وجوہات، عوامل، حقائق سے متعلق عوام میں بیداری لانا اس کی فطرت ہے۔آبادی میں اضافہ کے مقاصد کو بچوں اور عوام میں وضاحت کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ **Appreciation and Attitude:** تعلیم آبادی حقائق کے پس منظر و تناظر میں ''آبادی میں اضافہ'' مسئلے کے ستائش کرتی ہے۔اور آبادی پر کنٹرول کرنے کا رویہ ظاہر کرتی ہے۔

☆ **Interest, Development of States:** آبادی پر کنٹرول، خاندان کی فلاح و بہبود کے لیے معاون دلچسپیوں اور موزوں مہارتوں میں ترقی حاصل کرنے کے لیے طلباء میں ہمت افزائی کے لیے تعلیم آبادی کوشاں رہتی ہے۔

☆ **Developing Relationship:** آبادی میں اضافہ کے نتائج صرف گھر، خاندان، مقام کو مدنظر رکھ کر نہ دیکھا جائے بلکہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر اس کا احاطہ کیا جائے۔آبادی پر کنٹرول ضروری ہے۔کیونکہ ان دونوں سطح پر آبادی کا راست تعلق ہوتا ہے۔

تعلیم آبادی کی وسعت(Scope of Population Education):

ہمارے ملک کی آبادی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تعلیم آبادی کریکولم میں حسب ذیل موضوعات شامل کئے جاسکتے ہیں۔

☆ جملہ آبادی میں ضافہ
☆ دیہی، شہری علاقوں میں شرح آبادی
☆ شرح پیدائش واموات
☆ شیر خوار/بچپن کی عمر میں اموات کی شرح
☆ نوجوان آبادی کی شرح
☆ کثیر آبادی والے علاقے
☆ مرد وخواتین میں نسبت
☆ آبادی میں اضافہ، عوام کی صحت

☆ معیاری زندگی پر بڑھتی ہوئی آبادی کا اثر ☆ جنسی طور پر پھیلنے والے امراض (HIV/AIDS)، نشہ آور ادویات کا استعمال
☆ آبادی کا تخمینہ ☆ خاندان اور جنسی مساوات

A. تعلیم آبادی کی اہمیت (Significance of Population Education)

☆ جواہر لعل نہرو نے ایک دفعہ اس طرح کہا! ''ہندوستان کی آبادی کا مسئلہ ایک کا نہیں بلکہ 400 ملین کا مسئلہ ہے۔ لیکن آج یہ مسئلہ 1.027 بلین افراد کا مسئلہ بن چکا ہے۔ یہ ایک Atom bomb، دہشت ناک مسئلہ کی شکل اختیار کر لیا ہے۔''
☆ ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے ناخواندہ، غریب، بے روزگار، جرائم پیشہ، بیمار افراد میں بے انتہاء اضافہ ہو چکا ہے۔
☆ دنیا میں "Super Power" طاقت والا ملک بننے کی ہماری کوشش (ہندوستان کی) ناکام ہوتے جا رہی ہے۔ اس کی اہم وجہ صرف اور صرف آبادی میں اضافہ ہے۔
☆ اس لیے آبادی پر کنٹرول کرنے کے لیے ہمیں کئی راستے تلاش کرنے چاہئے۔
☆ ان میں سے ایک ''تعلیم آبادی'' کا شعور بیدار کرنا ہے۔
☆ "Family Planning" اسکیم کو کامیاب بنانے کے لیے تعلیم آبادی کلیدی رول ادا کرتی ہے۔
☆ بڑھتی ہوئی آبادی ملک کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ اس لیے ترقی یافتہ ممالک نے "Family Planning" اسکیم کو عمل میں لایا ہے۔
☆ ان ممالک میں چین، تھائی لینڈ، جنوبی کوریا، انڈونیشیاء وغیرہ شامل ہیں۔
☆ 1976ء میں ''ہندوستانی آبادی نظام'' نے اس بات پر زور دیا کہ ''تعلیم آبادی'' کو ہر شعبہ میں عام کیا جائے۔

B. آبادی۔ صورتحال:

☆ بڑھتی ہوئی آبادی کے کئی وجوہات ہیں۔
☆ شرح پیدائش اور شرح اموات میں فرق (اموات کی شرح سے پیدائشی شرح زیادہ ہے)
☆ بچپن (کم عمری) میں شادیاں (کم عمری میں شادی کی وجہ سے زیادہ بچے پیدا کر رہے ہیں)۔
☆ Child Deaths (طب میں ترقی کی وجہ سے Child Deaths کم ہو گئے ہیں اور اکثر افراد کا ماننا ہے کہ ایک لوتی اولاد اگر مر جائے تو وارث کون رہے گا اس لئے زیادہ بچوں کو پیدا کرنا چاہئے تاکہ اگر کوئی انتقال کر جاتا ہے تو باقی ہمارے ساتھ رہیں گے)
☆ **معاشی/مالی بدحالی:** اکثر عوام کا ماننا ہے کہ لڑکا گھر کی ذمہ داری نبھاتا ہے اس لیے ہر کوئی لڑکے کے انتظار میں بچے پیدا کر رہے ہیں۔
☆ **سماجی وجوہات:** (ہندو مذہب کے مطابق والد کے انتقال پر لڑکا ہی آگ دیتا ہے اس لیے لڑکا پیدا ہونے تک بچے پیدا کرتے رہیں، اور مسلمان طبقہ میں "Family Planning" گناہ تصور کیا جاتا ہے)
☆ **حمل کو روکنے والے ادویات/آلات کا دستیاب نہ ہونا:** دل بہلانے والے (Entertainment) پروگرام کی سہولتیں دستیاب نہ ہونا (خاص کر دیہی علاقوں میں دل بہلانے والے پروگرام یا وسائل کی عدم دستیابی میں جنسی ملاپ ہی ایک واحد ذریعہ ہوا کرتا تھا)

بڑھتی آبادی کے مضر اثرات/نتائج:

☆ معاشی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔
☆ غربت میں اضافہ ہوتا ہے۔
☆ بے روزگاری میں اضافہ ہوتا ہے۔
☆ معاشی وسائل کے ترقی میں کمی واقع ہوتی ہے۔
☆ قومی آمدنی، فی کس آمدنی میں گراوٹ آجاتی ہے۔
☆ قدرتی وسائل میں کمی واقع ہوتی ہے۔

☆ غذائی پیداوار پر اثر پڑتا ہے۔ ☆ امراض میں اضافہ ہونے لگتا ہے اور نئے امراض جنم لیتے ہیں۔
☆ ماحول کی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ ☆ ناخواندگی میں اضافہ۔
☆ کثافت آبادی (خاص شہری علاقو میں) میں اضافہ۔ ☆ پانی کی قلت۔
☆ غذائی اجناس کی قلت۔ ☆ قدرتی عطیات میں کمی۔

:Population Education - Massage

چھوٹا خاندان: خاندان میں اگر شوہر، بیوی، ایک یا دو بچے ہوں تو وہ چھوٹا خاندان کہلاتا ہے۔

شادی کی عمر: حکومت ہند نے شادی کی عمر خواتین کے لیے 18 سال اور مردوں کے لیے 21 سال کی عمر طئے کی ہے۔

HIV/AIDS سے متعلق شعور بیدار کرنا:

☆ عنفوانِ شباب کی عمر رکھنے والے بچوں کو ''جنسی صحت کی تعلیم'' دی جائے۔
☆ زندگی کے معیار کو بہتر بنانا۔ (یعنی آئندہ کے لیے زندگی خوشگوار رہے)
☆ آبادی کے لحاظ سے 1921ء کو حدِ فاصل کا عظیم سال کہا جاتا ہے۔

6.3 تعلیم بالغان (Adolescence Education)

☆ یہ انسانی نشوونما کا سب سے اہم دور ہوتا ہے اس مرحلہ میں جسمانی، ذہنی، جذباتی، سماجی نشوونما میں بہت تیزی دکھائی دیتی ہے۔
☆ لفظ Adolescene لاطینی لفظ Adolescere سے اخذ کیا گیا۔ اس کے معنی پختگی حاصل کرنا ہیں یا

Adolescere = to grow into Maturity

☆ ''فرد کے جسمانی، ذہنی، جنسی، سماجی، جذباتی مسائل کا مقابلہ کرتے ہوئے مطابقت کے ذریعہ حل پانے کا مرحلہ ہی Adolescence دور ہے۔'' Kohlan
☆ Piaget کے مطابق: یہ عظیم خیالوں کی عمر اور نظریوں کی شروعات ہے اور ساتھ ہی ساتھ سچائی کو سادہ طریقے سے تسلیم کرنے کی عمر ہوتی ہے۔

خصوصیات:

☆ یہ نشوونما کا بہت اہم دور ہے۔ ☆ تبدیلیاں ظاہر ہونے کا دور ہے۔
☆ مسائل اور تناؤ سے جڑا دور۔ ☆ پہچان، شناخت کے لیے تحقیق کرنے کا دور۔
☆ حقائق سے مختلف خواہشات رکھنے کا دور۔ ☆ بالغ افراد کی تیاری کا دور۔
☆ تذبذب، تجسس سے جڑا دور۔ ☆ Herowership کا دور۔

جسمانی نشوونما:

☆ عام طور پر لڑکیوں میں سن بلوغ کا دور 11 تا 12 سال میں اور لڑکوں میں 12 تا 13 سال سے شروع ہوتا ہے۔
☆ جسمانی ساخت میں بہت سی تبدیلیاں ظاہر ہوتی ہے جو زیادہ تر اندرونی تبدیلیوں سے جڑی ہوتی ہیں۔
☆ عضلات، ہڈیاں مکمل طور پر نشوونما پا کر 15 سال کی عمر تک قد کا 90% حصہ طئے کر لیتے ہیں۔

☆ اس دور میں خوبصورتی کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔

☆ بنیادی جنسی خصوصیات واضح طور پر دکھائی دیتی ہے۔

☆ اکثر لڑکیاں بددلی یا افسردگی (Depression) کا شکار ہوتی ہیں۔

ذہنی نشوونما:

☆ ذہنی نشوونما میں بہت تیزی دکھائی دیتی ہے۔

☆ منطقی سوچ، مجرد تصورات کی تفہیم، پوری توجہ کیساتھ حصہ لیتے ہوئے استدلالی ثبوت اور تخلیقی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔

☆ مسائل کے تئیں غور وفکر کر کے تحقیقی حل تلاش کرتے ہیں۔

☆ قوت تخلیل کو تقویت ملنے کی وجہ سے شاعر، مصنف، ادیب پیدا ہوتے ہیں۔

☆ غیر سماجی افعال، دن میں خواب دیکھنا وغیرہ سے وقت کو برباد کرنے کا موقع زیادہ ہوتا ہے۔

جذباتی نشوونما:

☆ جذباتی نشوونما کی انتہاء نہیں ہوتی۔ شدید دباؤ کی وجہ سے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔

☆ اس دور میں دکھائی دینے والا جذباتی پہلو ''پیار۔محبت'' ہے۔

مثلاً افراد سے لگاؤ محبت، اشیاء سے لگاؤ محبت، دوستوں سے لگاؤ محبت، خوبصورتی سے لگاؤ.....

☆ مستقبل کو روشناس بنانے کا مرحلہ ہے۔ روزگار کے ذرائع تلاش کرنے کی فکر زیادہ دکھائی دیتی ہے۔

☆ اس دور میں اپنی پہچان بنانے کے لیے یا اپنی شناخت کروانے کے لیے بغاوت کرنا، ناراضگی ظاہر کرنا، قربانی دینا جیسے جذبات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

سماجی نشوونما:

☆ اس دور میں ہم عمر ساتھیوں کے ساتھ زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔ اس لیے رویے، رجحانات، دلچسپیاں، خواہشات، الفاظ کی ادائیگی، Dressing، وغیرہ ان کے برتاؤ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

☆ نئی جوڑیاں تشکیل دیتے ہیں۔

☆ اکثر لڑکوں کا گروپ بڑی تعداد میں ہوتا ہے لیکن ان میں پختہ/مضبوط رشتے نہیں دیکھے جاتے۔

☆ لڑکیوں کے گروپ میں تعداد کم ہوتی ہے لیکن ان کے درمیان رشتہ بہت مضبوط ہوتا ہے۔

☆ ہر معاملے میں آزاد خیالات رکھتے ہیں۔ انفرادی شناخت کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ مثلاً دوستوں کا انتخاب، قائدانہ فیصلے وغیرہ۔

اخلاقی نشوونما:

☆ اخلاقی اعتبار سے نشوونما میں تیز ترقی نہیں دیکھی جاتی لیکن بعض بچے اخلاقی اعتبار سے اچھے ہوتے ہیں۔

☆ اچھے اخلاقی صفات کو اپنانے کی فکر ظاہر کرتے ہیں۔

☆ اس دور میں ایسی تعلیم مہیا کی جائے کہ بچے اپنے اخلاق کو سنوار سکیں۔

☆ موقع ومحل کی مناسبت سے ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اقدار کو حاصل کرنے کی فکر ظاہر کرتے ہیں۔

☆ بہتر اخلاقی اُصول کو اپنانا۔

☆ اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے برتاؤ میں تبدیلی لانا۔

لسانی نشوونما:

☆ اس دور کے بچوں میں 40,000 سے زائد الفاظ کی پہچان ہوتی ہے۔

☆ الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنے کی مہارت رکھتے ہیں۔

☆ مجرد الفاظ سیکھ کر، جملہ بندی کرنے کی قابلیت میں بہتری لائیں گے۔

☆ اشعار، رسالے، تصانیف، کے ذریعہ جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔

☆ دوسروں کے کلمات میں تنقیدی پہلو اور ہمت افزائی پہلو کی نشاندہی کریں گے۔

تعلیمی اہمیت:

☆ اس دور میں خاص کر رہبری اور مشاورت کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔

☆ اس دور کے بچوں کو اس طرح رہبری فرمائیں یا ایسی تعلیم بہم پہنچائیں کہ جس سے بچے اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کرتے ہوئے ترقی پاسکیں۔

☆ ان کی لسانی مہارتوں کو سراہنے سے وہ شاعر، مصنف، فلاسفر، مقرر بن کر اُبھر سکتے ہیں۔

عنفوانِ شباب دور کے بچوں کو رہبری، رہنمائی ومشاورت کس میں کی جائے:

☆ HIV/AIDS

☆ متوازن غذا (Balanced Diet)

☆ وائرس اور اس کے انسانی جسم پر اثرات۔

☆ انسانی جسم میں وائرس کے داخلے کے راستے۔

☆ انسانی تولیدی نظام (نر تولیدی نظام/ مادہ تولیدی نظام)

☆ بیض ریزی اور حیض (Ovulation & Menstruation)

☆ حاملہ خواتین میں ہونے والی تبدیلیاں۔

☆ جنسی تعلیم۔

☆ جنسی امراض۔ روک تھام۔ احتیاطی تدابیر۔

☆ Drugs۔ نشہ آور ادویات۔ احتیاط

HIV/AIDS تعریف: ایڈس یعنی ایکوائرڈ امینوڈیفیشینسی سینڈروم ایک وائرس سے ہوتا ہے۔ جس کو ہیومن امینوڈیفیشینسی وائرس HIV کہتے ہیں۔

تاریخ: 1981ء میں پہلا کیس ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پہچانا گیا۔ 1986ء میں ہندوستان میں پہلا کیس ریاست ٹاملناڈو میں معلوم ہوا۔ 1987ء میں آندھرا پردیش میں پہلے کیس کا پتہ چلا۔

انسانی جسم میں وائرس کے داخلے کے راستے:

1. **جنسی ملاپ:** جب کوئی ایک شریک متاثرہ ہو۔ 2. **خون:** جب متاثرہ خون کسی کو دیا جائے۔
3. **سوئیاں اور انجکشن:** جب غیر اسٹرالائز انجکشن اور سوئیاں استعمال کی جائیں۔
4. **ماں سے بچے کو:** جب ماں AIDS سے متاثر ہو تو اس سے پیدا ہونے والے بچے کو بھی یہ بیماری ہوگی۔

انسانی جسم میں HIV وائرس کہاں پایا جاتا ہے؟

HIV وائرس انسانی جسم میں پائے جانے والے تمام مایعات میں پایا جاتا ہے لیکن حسب ذیل مادوں میں اس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

1. خون 2. منویہ 3. مادہ جنسی مائعات

حسب ذیل طریقوں سے HIV وائرس کا داخلہ انسانی جسم میں نہیں ہوتا۔

1. ہاتھ پکڑنے 2. ساتھ رہنے 3. کھیلنے 4. ٹائلٹ کے مشترکہ استعمال
5. گلے ملنے 6. کپڑے اور غذا کے مشترکہ استعمال 7. چھینکنے 8. کھانسنے
9. مچھر کے کاٹنے

6.3.1 معاون حیات مہارتیں (Life Skills)

روزمرہ زندگی کی ضروریات اور مسائل کا موثر طور پر سامنا کرنے کے لیے مطلوبہ یا درکار استعدادیں، صلاحیتیں، مطابقت پیدا کرنے کی صفت اور بہتر ردعمل کے اظہار سے متعلق مہارتیں ہی معاون حیات مہارتیں ہیں۔

معاون حیات مہارتوں کی تعلیم۔استعمالات:

☆ روزمرہ زندگی کے لیے درکار گُر، تکنیک، طریقے اور افعال سیکھتے ہیں۔

☆ ہمارے حقوق کا ہم تحفظ کرتے ہوئے شخصیت میں نکھار لاتے ہوئے دوسروں کا احترام وعزت کرنا۔

☆ اس تعلیم کی وجہ سے افراد ان کے معلومات (علم)، رجحانات، رویے، اقدار میں اضافہ کرتے ہوئے عقل و دانش اور تخلیقیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

☆ معاون حیات مہارتوں کی تعلیم کے ذریعہ خود اعتمادی اور بھروسہ کو تقویت ملتی ہے اور اپنی شخصیت کے تئیں مکمل آگہی حاصل ہوتی ہے۔

☆ مختلف طریقوں، گُر، تکنیک کو انفرادی و اجتماعی طور پر سیکھنے کا موقع نصیب ہوتا ہے۔

☆ معاون حیات مہارتوں کی تعلیم کی وجہ سے بہتر یا موزوں مہارتوں کو حاصل کر کے سماج میں دوسروں سے بہتر تعلقات قائم کرتے ہیں۔

☆ زندگی کا مقابلہ کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔

معاون حیات مہارتیں یہ ہیں:

1. خود آگہی/خود توقیری Self Awareness
2. تنقیدی سوچ Critical Thinking
3. تخلیقی سوچ Creative Thinking
4. فیصلہ سازی Decision Making
5. مسئلے کا حل Problem Solving
6. موثر ترسیل Effective Communication
7. بین شخصی مہارتیں Inter Personal Skills
8. ہم احساسی Empothy
9. جذبات اور احساسات پر قابو رکھنا Coping with Emotions
10. دباؤ اور تناؤ سے نمٹنا Handling Pressure

سلسلہ نشان	معاون حیات مہارتیں	پہلی (ابتدائی) سطح (First Stage)	دوسری سطح (Second Stage)	تیسری سطح (Third Stage)
.1	خود آگہی/خود توقیری	ایک مخصوص فرد کی طرح اپنے آپ کو پہچاننا۔	ضبط نفس' اپنے آپ پر قابو پانا	حقوق وفرائض کے متعلق آگہی
.2	تنقیدی سوچ	تنقیدی سوچ کی نہج سے متعلق عمل کی نشاندہی کرنا (یعنی کس طرح تنقیدی سوچ پیدا کرنا چاہئے)	ہماری طرف سے لئے جانے والے فیصلے کا انتخاب اور اس کے حل کے بارے میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کرنا	Media کا اثر (تمباکو نوشی' شراب جیسے غلط عادتوں کے تئیں اپنا رویہ تبدیل کرنا)
.3	تخلیقی سوچ	تخلیقی سوچ کی مہارت کو فروغ دینا	ہم جن امور/افعال کے عادی ہیں۔اس میں نئے تصورات کو جوڑتے ہوئے پیش کرنا۔	بدلتے سماجی حالات کے مطابق تخلیقی طرز انداز میں سوچنا
.4	فیصلہ سازی	فیصلہ سازی کے لیے اختیار کئے جانے والے Steps (مدارج) کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔	(دلیر) سخت فیصلے لینے کے قابل بننا	زندگی سے متعلق اہم منصوبے کو تشکیل دے کر اس میں بہتر منصوبہ کا انتخاب کرنا۔
.5	مسئلے کا حل	مسئلے کے حل کے لئے درکار مدارج (Steps) پر عمل کرنا۔	پیچیدہ (مشکل) مسائل اور گھبراہٹ پریشان صورتحال کا حل تلاش کرنا	پیچیدہ/مشکل حالات کا حل نکالنا
.6	موثر ترسیل	تحریری' علامتوں کے ذریعہ بنیادی ترسیل کا طریقہ سیکھنا	ہم ساتھی طلبا سے ان کے احساسات اور جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اظہار کرنا/ترسیل کرنا	غیر صحتمندانہ جنسی تعلقات سے گریز کرنا' واضح اور موثر انداز میں ترسیلی مہارت حاصل کرنا۔
.7	بین شخصی مہارتیں	ساتھیوں' افراد خاندان سے رہنے والے تعلقات کی قدر کرنا	نئے تعلقات/رشتہ داری قائم کرنا۔قطع تعلقات سے گریز کرنا اور قطع تعلقات سے ہونے والی تکلیف برداشت کرنا	حسب ضرورت/ضرورت محسوس ہونے پر دوسروں سے مشورے اور امداد طلب کرنا۔
.8	ہم احساسی	اس بات کا احساس اجاگر ہونا کہ ہر فرد ایک جیسا نہیں ہوتا اور مختلف فطرت واقسام کے لوگ رہتے ہیں اور سب ہمارے جیسے نہیں ہو سکتے۔	جو ہم سے مختلف ہوتے ہیں یا ان کے خیالات ہم جیسے نہیں ہوتے' ویسے افراد کو ہم سے دور نہیں کرنا چاہئے۔	جو افراد مختلف خیالات رکھتے ہیں یا ہم سے علیحدہ ہوتے ہیں' ان سے دوستانہ تعلقات رکھنا' (اگر AIDS کا شکار ہو تو اس کے ساتھ انسانیت سے پیش آنا)
.9	جذبات اور احساسات پر قابو رکھنا	مختلف اقسام کے جذبات کی نشاندہی کرنا	جذبات کے ذریعہ ہم میں ہونے والی تبدیلی یا برتاؤ کا انداز کس طرح ہوتا ہے' اس کی جانکاری رکھنا	جذبات کے تحت ہونے والی تکلیف پر صبر کرنا
.10	دباؤ اور تناؤ سے نمٹنا	دباؤ اور تناؤ کے وجوہات تلاش کرنا	دباؤ اور تناؤ کے موقع پر کس طرح صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنا چاہئے' ان طریقوں سے واقفیت حاصل کرنا	ناموافق حالات کا سامنا کرنا' اس کے لئے ضروری لائحہ عمل اختیار کرنا اور ضروری مہارت حاصل کرنا۔

6.4 شمولیتی/مشمولی تعلیم (Inclusive Education)

اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام بچے اپنی صلاحیتوں اور کمزوریوں کے باوجود تعلیم کے اصل دھارے سے جڑ جائیں۔

خصوصی تعلیم (Special Education) کی تعریف: ایک ایسی تعلیم جو استثنائی بچوں کے لئے خصوصی طور پر دی جاتی ہے ''خصوصی تعلیم'' کہلاتی ہے۔

"The Education Programme Specially designed for exceptional children is called Special Education".

یعنی اس کا مطلب: شدید اور زیادہ شدید خامی معذور بچوں کو عام بچوں/طلباء سے علحدہ کر کے خصوصی مدارس میں خاص طور پر مخصوص طریقوں کے ذریعہ دی جانے والی تعلیم ہی Special Education ہے۔

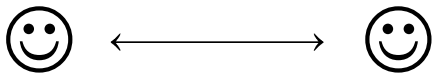

پوری طرح علیحدہ کر کے دی جانے والی تعلیم

Integrated Education:

☆ جزوی (یا ہلکا) خامی معذور بچوں کا انتخاب کر کے عام مدارس میں داخلہ دلوا کر دی جانے والی درس و تدریس یا تعلیم کو "Integrated Education" کہتے ہیں۔



دونوں کو ایک ساتھ بٹھا کر دی جانے والی تعلیم

☆ حکومتِ ہند نے پہلی بار 1974ء میں "Integration Education of Disabled Children" لفظ کا استعمال کیا

مجموعی تعلیم (Inclusive Education): ہر بچے کو مخصوص ضروریات کے حامل (CWSN) بچے کے طور پر نشاندہی کر کے مخصوص متعلم کے طور پر نشاندہی کر کے (ان کی ذہنی، جذباتی، سماجی، لسانی، جسمانی) مختلف سطح کے بچوں کو ان کے قریبی عام مدارس کی تعلیم کو فراہم کرنے کے عمل کو مشمولی/شمولیتی تعلیم کہتے ہیں۔



شمولیتی

☆ حکومت ہند نے 1995ء میں "Person With Disabled Act"(PWDACT) قانون نافذ کیا۔

☆ M.L. Dunn کے مطابق مخصوص (Special) بچوں کی درجہ بندی (12) اقسام میں ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں:

1. Gifted Children
2. Talented Children
3. Educable Mentally Retarded
4. Socially Maladjusted
5. Emotionally Disturbed
6. Speech Defects
7. Deaf
8. Partially deaf
9. Visually Defective
10. Parcially Visually Defective
11. Physically Handicapped
12. Acutely Unhealthy

A. Conceptual Clarificatin and Definition: تصورات کی بنیاد پر ہم معذورین کی درجہ بندی مندرجہ ذیل اقسام میں کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

1. ذہنی طور پر معذور (Mental Retardation) (MR)
2. اکتسابی نقص کے حامل بچے (Learning Disability) (LD)
3. سماعتی نقص (Hearing Impairment) (HI)
4. بصارتی نقص کے حامل بچے (Visual Impairment) (VI)
5. جسمانی نقائص کے حامل بچے (Orthopaedic Impairment) (OI)
6. کثیر معذورین (Multiple Handicapped)

☆ 6-14 سال کی عمر کے ان تمام معذور بچوں کی جانچ کے لئے الگ الگ سوالنامے تیار کئے گئے ہیں۔ جس کی بناء پر ان کی شرح معذوریت کا تعین کیا جاتا ہے۔

مجموعی تعلیم کی تعریف:

Inclusive education means that all students in a school, regardless of their strengths or needs in any area, become part of the school community. They are included in the feeling of belonging among other students, teachers and support staff. The schools have a duty to educate children with disabilities in general education classrooms.

کثیر معذورین بچے (Multiple Handicaped)

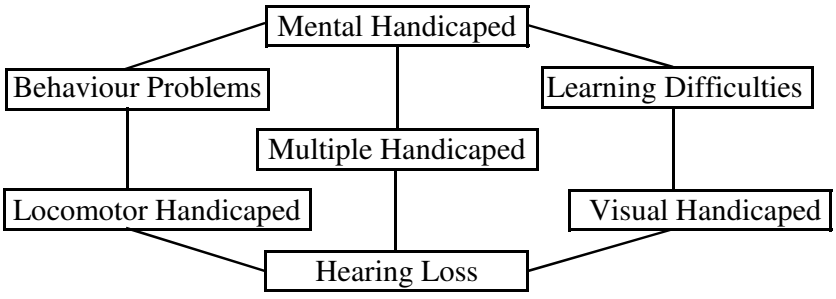

ذہنی طور پر معذور (MR)	اکتسابی نقص کے حامل (LD)	سماعتی نقص کے حامل (HI)	بصارتی نقص کے حامل (VI)	جسمانی نقائص کے حامل (OI)
(1)	(2)	(3)	(4)	(5)
تعریف: ☆ سماج میں خود سے زندگی گذارنے کے لئے درکار (معاون) ذہنی قوت / صلاحیت کا نہ ہونا ہی ذہنی طور پر معذور کہلاتا ہے۔ ☆ انسانی نشوونما کے مدارج میں ہونے والے ذہنی افعال میں اگر غیر متوازن حالت دکھائی دے جس کی وجہ سے نشوونما، اکتساب، سماجی ہم آہنگی میں رونما نقائص یا خامی ہی ذہنی معذور کہلاتا ہے۔'' (American Association of mental defficiency) ☆ اقسام۔وجوہات 1. Down's Syndrome 2. Phenyle Ketonuria (PKU) - Cretinism - Thyroid defficiency 1. Cranial Anomalies a) Micro cephaly b) Macro cephaly c) Hydro cehpalus	تعریف: ☆ عصبی نظام کے غیر منظّم کارکردگی کی وجہ سے سننے، لکھنے، پڑھنے، غور وفکر کرنے، سوچنے، ریاضی کی صلاحیتوں کے حصول میں اور ان کے اطلاق میں پیچھے رہنا ہی ''اکتسابی نقص'' کہلاتا ہے۔ National Integrated Organisation) ☆ Teaching Principles Stages in concept learning - اکتساب میں پیچھے رہتے ہیں۔ - جذبات میں مستقل پن نہیں رہتا۔ - الفاظ اور الفاظ کی آوازوں کی شناخت نہیں ہوتی۔ - توجہ مرکوز نہیں کر سکتے۔ - اپنے احساسات، خیالات کا اظہار نہیں کرتے۔ - افعال اچھی طرح انجام نہیں دیتے۔ - اعداد کو باہم بدل کر کے ظاہر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ مثلاً 45 کے بجائے 54	تعریف: ☆ صاف سنائی دینے والے کان میں d.BHL یا اس سے زیادہ نقص موجود ہو تو انھیں سماعتی نقص کے حامل بچے کہتے ہیں۔(PWD-Act-1995) (Person with Disabled Act-1995) ☆ Teaching Principles Stages in concept learning - احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں۔ - ان میں خوف، عدم تحفظ کا ردعمل زیادہ ہوتا ہے۔ - تحریری صلاحیتوں میں پیچھے رہتے ہیں۔ - محبت، الفت اور ستائش پر جلدی ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ - جذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکتے۔	تعریف: ☆ نابینا یا اندھاپن سے مراد بصارت میں نقص پایا جانا یا دیکھنے کی صلاحیت کا نہ ہونا ہے۔ 1. مکمل طور پر بصارت میں نقص پایا جاتا ہے۔ 2. 20/200 یا 6/60 سے کم ہونا (Vision) 3. زاویہ نگاہ 20 یا اس سے کم پایا جانا۔ ☆ Teaching Principles Stages in concept earning - اشیا کو دیکھے بغیر ان سے ٹکرانا۔ - پڑھتے اور لکھتے وقت چند الفاظ چھوڑ دینا - شب کوری (Night Blindness) - دوسروں کی ہدایات پر اپنے کام انجام دینا - آنکھوں میں تکلیف۔ - بغیر کسی وجہ کے آنکھ سے پانی کا خارج ہونا - نور (Light) کی جانب راست طور پر نہ دیکھنا، اس طرف توجہ مبذول نہ کرنا۔	تعریف: ☆ پیدائش سے ہی کسی ایک جسمانی عضو کا نہ ہونا یا کسی بیماری کی وجہ سے معذور بن جانا یا حادثات کی وجہ سے ہڈیوں کا ٹوٹ جانا وغیرہ حرکی نقائص یا جسمانی نقائص کہلاتے ہیں۔ ☆ Teaching Principles Stages in concept learning - عضلات میں ہم آہنگی نہ ہونا۔ - سر/گردن کو اوپر کی جانب نہ اُٹھانا۔ - حرکت میں تکلیف پیش آنا۔ - غذا لینے میں تکلیف (ہاتھ اٹھا کر کھانے میں تکلیف) - حواس خمسہ کی شکایت یا ان سے جڑے مسائل۔ - عضلات کا سخت پڑنا۔

(1)

☆ اقسام۔درجہ بندی:

1. احمق (Idiots)
   - ذہنی خارج قسمت IQ تقریباً 20-25 ہوتا ہے۔
2. Morbid
   - ذہنی خارج قسمت 20-25 کے درمیان ہوتا ہے۔
3. Slow-Learners
   - ان کا ذہنی خارج قسمت تقریباً 50-70 کے درمیان ہوتا ہے۔

(2)

☆ اقسام۔درجہ بندی:

1. بولنا۔لسانی نکات سے متعلق نقائص
   - الفاظ کے تلفظ میں مسئلہ
   - دوسروں کی گفتگو کو سمجھنے سے قاصر
   - صحیح اور درست الفاظ کے انتخاب میں دشواری۔
2. پڑھنے سے متعلق نقائص
   - الفاظ کی نشاندہی نہیں کر سکتے۔
   - پڑھی ہوئی عبارت کو سمجھ نہیں پانا
   - چند الفاظ کو چھوڑ کر آگے بڑھنا
   - الفاظ کے تلف میں مسئلہ پیش آنا
3. لکھنے سے متعلق نقائص
   - حروف اور الفاظ لکھنے میں دقت محسوس کرنا۔
   - بہت سست لکھتے ہیں۔
   - نامکمل لکھتے ہیں۔
   - املا میں غلطی، قواعد میں غلطی
   - خوش خط تحریر نہ ہونا۔
4. ریاضی امور سے متعلق نقائص
   - اعداد کی صحیح نشاندہی نہ ہونا، صحیح نہ لکھنا
   - امور اربع کے علامتوں کا صحیح استعمال نہ کرنا۔
   - ریاضی کے تصورات سے عدم واقفیت

(3)

☆ اقسام۔درجہ بندی:

1. سماعتی نقص۔عمر کے لحاظ سے
   - پیدائشی نقص
   - سابقہ پیدائش سماعتی نقص
2. کان میں نقص۔بلحاظ مقام
   - اس میں اندرونی کان/ درمیانی کان/ دونوں میں نقص پایا جاسکتا ہے۔
   - آپریشن کے ذریعہ نقص کو دور کیا جاسکتا ہے۔
   - اس میں اندرونی کان/ درمیانی کان سے دماغ تک عصبی راستے میں کوئی نقص پایا جاتا ہے۔ یہ آپریشن سے بھی کم نہیں ہوتا۔
3. آواز میں نقص۔بلحاظ فطرت
   - بتدریج آواز کم سنائی دینے لگتی ہے۔
   - sensory neural آواز میں نقص
4. آواز میں نقص۔بلحاظ عمر سطح

(4)

☆ اقسام۔درجہ بندی:

درجہ بندی	Stage	Vision Calarity
1. Normal Vision	A) نقص نہ رکھنے والے	0.8 یا اس سے زیادہ 5/6، 6/7.5، 20/25 سے زیادہ
	B) Slight loss	0.8 یا اس سے زیادہ 5/6، 6/7.5، 20/25 یا اس سے بھی کم
2. Low Vision	A) Moderate	0.3 یا کم 5/15، 6/19، 6/20 سے کم
	B) Severe	0.12 یا کم 5/15، 6/48، 20/60 یا کم
3. Blindness	A)Profound	0.05 یا کم 5/100 سے کم 20.40 یا کم
	B) Near Total	0.02 یا کم 5/300 سے کم 1/60، 30/200 یا کم

(5)

☆ اقسام۔درجہ بندی:

1. ایتھوٹوسِن
   - جسمانی اعضاء ان کے قابو میں نہیں رہتے۔
   - جسمانی عضو کے نقص سے متاثر ہوتے ہیں۔
   - اس مرض سے مبتلا بچوں میں ہاتھ، پیر، کندھے، منہ وغیرہ حصوں میں غیر ارادی حرکت پائی جاتی ہے۔
2. اسپالسئی سئی
   - ان میں حرکات وسکنات بہت سست پائے جاتے ہیں۔
3. ہڈیوں میں بے ترتیب بناوٹ
4. دیگر نقائص
   - اس میں کسی ایک ہاتھ پیر یا کسی عضو کا نہ ہونا ہے۔

(1)	(2)	(3)	(4)	(5)
☆ نشاندہی۔اندازہ - خصوصیات 5 سال میں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ - توجہ کم دینا۔ - Short term حافظہ زیادہ دیر تک یاد نہیں رکھ پانا۔ - ایک ہی موضوع کا بار بار پڑھنا۔ - حواس خمسہ کا صحیح استعمال نہ کر پانا۔ - مسئلے کے حل کی مہارت نہ ہونا۔ - ذہنی طور پر غور وفکر کرنا یا سوچنا جیسے اعمال کا انجام نہ دینا۔ - اکتساب/تدریس کے دوارن توجہ مرکوز نہ کرنا۔ - بار بار ایک چیز کے بارے میں پوچھنا/دریافت کرنا۔ - دوران تدریس خلل پیدکرنا	☆ نشاندہی۔اندازہ - اکتسابی عمل کی نشاندہی کرنا ایک جامع عمل ہے۔ - اکتسابی نقائص کی نشاندی کرنے سے ان کا اندازہ لگانے سے طالب علم کے لئے معاون منصوبہ تیار کیا جاسکتا ہے۔ کِرک نامی سائنسداں نے نشاندہی کے تین طریقے بتائے ہیں: 1. تشخیص کے ذریعہ 2. خاندان، اسکول، ماحول کے مطالعہ کے ذریعہ۔ 3. ''برتاؤ کا مطالعہ'' کے ذریعہ۔ مذکورہ بالا طریقوں کی بنا پر اکتسابی نقص کے حامل بچوں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔	☆ نشاندہی۔اندازہ - اس نقص کی نشاندہی پیدائش سے ہی نہیں کی جاسکتی۔ - چھوٹے چھوٹے آوازوں کی پہچان نہیں کر سکتے۔ - بعض اوقات سُنے ہوئے الفاظ کا مطلب غلط سمجھتے ہیں یا نکالتے ہیں۔ - سننے کے باوجود بھی مناسب تفہیم نہیں کر پاتے۔ - آواز کہاں سے آرہی ہے اس کی بھی نشاندہی نہیں کر سکتے۔	☆ نشاندہی۔اندازہ - آنکھ سے بے ساختہ پانی خارج ہوتا ہے۔ - اکثر بچے آنکھ ملتے رہتے ہیں۔ - کسی بھی چھوٹے کام کو کرنے سے، پڑھنے سے، لکھنے سے فوری سر کا درد شروع ہوجاتا ہے۔ - ہمیشہ چکر آنا، سر کو غیر ضروری جانبی طرف حرکت دلانا۔ - Hand Eye coordination کا نہ ہونا۔	☆ نشاندہی۔اندازہ - اولیائے طلبا (والدین) اساتذہ اور ڈاکٹر (therapist) کے مشاہدہ کے ذریعہ ان نقائص کے حامل بچوں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ - جیسے ہی خامی/نقص کی نشاندہی ہوجائے فوراً Therapy شروع کروائی جائے۔ - ابتدائی جانچ کے ذریعہ بچوں کی اعصابی وعضلاتی حرکت کا پتہ چلتا ہے۔

(5)	(4)	(3)	(2)	(1)
طریقہ تدریس Method of Teaching	طریقہ تدریس Method of Teaching	طریقہ تدریس Method of Teaching	طریقہ تدریس Method of Teaching	طریقہ تدریس Method of Teaching
	1. بریلی طریقہ	1. Lip Reading 2. Audio Training 3. Sign Language 4. Finger Spelling	1. Behavioural Method 2. Development Method 3. Physhological Method 4. Multi sensor Training Method V - Visual A - Auditery K - Kinesthetic T - Tactile (VAKT - Method)	1. Shaping 2. Chaining 3. Prompting 4. Cueing 5. Fading 6. Environmental Changes 7. Imitation 8. Discrimination 9. Generalisation 10. Dual Teaching Method

اکتسابی نقص رکھنے والے بچے (Children with Learning Disabilities)

☆ ایسے بچوں کے اہم مسائل میں Learning Poblems ہوتے ہیں۔

قسم/نوعیت	مسائل	وجوہات
1. Speech Langugage Disabiliation		
a) Disphasis الفاظ ادائیگی نقص	دوسروں کے ادا کردہ الفاظ کو سمجھنے میں دوبارہ ازخود کہتے ہیں (یا) دہرانے میں دشواری ہوتی ہے۔	a) دماغ کمزور (Brain Injury) a) Maldevelopment of the Brain
b) Aphasia	زبان (لسان) کے الفاظ لکھنے میں، اشاروں کی شناخت اور اس کے استعمال میں دشواری	
c) فتور سماعت الفاظ Auditory Aphasia	سماعت کی کمزوری رکھنے والے بچے۔ دوسروں کے ادا کردہ الفاظ کو سمجھنے میں دشواری	
2. Reading Disabilites		
a) فہم عبارت نقص Dyslexia	ایسے بچے صحیح طور پر نہیں پڑھتے۔ خاموش خوانی، بلند خوانی اور فہم کے ساتھ پڑھنے میں دشواریاں پائی جاتی ہیں۔	Brain Area میں نشو ونما نہیں ہونا۔ - متوازن غذا کی قلت - خون میں شکر کی مقدار کی کمی - غذا میں پروٹین، وٹامن، کاربوہائیڈریٹس کی قلت یا عدم دستیابی - توارثی خصوصیات - بصارتی سماعتی کمزوری Deficit on Visual Verbal Association
b) فقدان قوت مطالعہ Alexia	طبع شدہ تحریر کو پڑھنے، لکھنے میں دشواری	- do -
قسم/نوعیت	مسائل	وجوہات
3. Writing Disabilities	لکھنے میں، دیکھ کر لکھنے میں، الفاظ و اعداد، اعداد لکھنے میں دشواریاں۔ Motor Coordination میں مسائل	Act of visual Motor Coordination حافظہ پر اثر Memory Motor Patterns
b) فقدان قوت تحریر Agarphia	لکھنے میں مکمل دشواری	فعولن دماغ Brain Disfunction

c) Re-Visualisation Problem	دیکھ کر لکھنے میں، الفاظ کو دیکھ کر جوں کا توں لکھنے میں دشواری	Visual Memory Deficit
4. Arithmetic Disabilities	ریاضی سے جڑے تصورات، عددی تصور، اعداد کے اظہار میں لکھنے اور پڑھنے میں دشواریاں مثلاً 18 کو 81 لکھنا۔ 302 کو 32 لکھنا	
a) Dyscalculia	امور اربع کو حل کرنے میں دشواری	

6.5 خانگیانہ اور عالمیانہ (Privatization and Globalization)

خانگیانہ (Privatization) :

☆ خانگیانہ کا عمل سماج کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ عالمی ممالک مشترکہ معاشی نظام کو ترتیب دے کر اس کو ہر شعبہ میں پھیلا رہے ہیں۔ ہر شعبہ میں آج خانگیانہ کا عمل عام ہو چکا ہے۔ اسی طرح تعلیمی نظام میں بھی خانگیانہ کی شاخیں مضبوط ہوتی جا رہی ہیں۔

☆ سرکاری انتظامیہ کے ذریعہ انجام دیئے جانے والے خدمات کو خانگی افراد یا انتظامیہ چلاتے ہیں اسی کو خانگیانہ یا Privatization کہا جاتا ہے۔ اس میں حکومت چند خدمات کو خانگی انتظامیہ کے سپرد کرتی ہے اور ان کے ذریعہ کام لیتی ہے۔

☆ خانگیانہ دو اقسام کا ہوتا ہے:

1. خانگی ادارے خود مختار ہو کر مختلف خدمات سے متعلق عمل کے لئے سرمایہ لگا کر پیداوار دیتے ہیں۔
2. حکومت کی اجازت کی تقلید کرتے ہوئے حکومت کی جانب سے خدمات انجام دیتے ہیں۔

ہندوستان میں اعلیٰ تعین کو خانگیانہ (Privatization)

☆ اعلیٰ تعلیم (ثانوی تعلیم) میں جو تبدیلیاں ہم دیکھ رہے ہیں اس کا آغاز 1990 سے ہوا۔ ایک عشرہ تک حکومت نے یہ کوشش کی کہ کم سے کم سرمایہ لگا کر اعلیٰ تعلیم کو خانگیایا جائے۔ اس کے لئے کئی ایک اسکیمیں بھی متعارف کی گئیں۔

☆ اس طرح 1990 سے اعلیٰ تعلیم سے متعلق بجٹ بھی کم مختص کیا جانے لگا۔

ہندوستان میں ثانوی تعلیم کو خانگیانے کی وجوہات

☆ حکومت کے پاس معیاری ثانوی تعلیم فراہم کرنے کے لئے درکار مالی وسائل کا فقدان۔

☆ ضرورت کی سطح کے مطابق ثانوی محکمہ تعلیم نہیں دیے گئے۔ کیونکہ

1. آبادی پر قابو نہ پانا۔
2. ثانوی تعلیم کے لیے ضروری رقم کا بجٹ میں مختص نہ کرنا۔
3. اشیائے ضروریات میں اضافہ

☆ انتظامیہ کے اندرونی معاملات میں ہم آہنگی نہ ہونا۔

☆ موجودہ ثانوی تعلیم انتظامیہ میں مناسب انسانی وسائل فراہم نہ کرنا۔

☆ تمام خانگی کو آپریٹیو شعبوں میں درکار معیاری انسانی وسائل دینا، صحیح معائنہ، صحیح کنٹرول پر منحصر ہوتا ہے۔ سرکاری شعبہ میں یہ تمام ہونے

کے باوجود بھی تساہلی' کاہلی برتی گئی۔

☆ اعلیٰ تعلیم خانگی طور پر دستیاب ہونے کی وجہ سے ریاست آندھراپردیش میں کئی B.Ed ادارے قائم ہوئے ہیں۔صرف آندھراپردیش ہی میں 300 بی۔ایڈ کالجس موجود ہیں۔

☆ یہاں سے فراغت کے بعد بچے کم تنخواہ پر خانگی مدارس میں پڑھا رہے ہیں۔ جہاں پر وسائل کا فقدان ہوتا ہے اور اساتذہ کی مالی حالت کو مستحکم بھی نہیں بنایا جاسکتا۔لیکن اس کے برخلاف انتظامیہ صرف مال کو اکٹھا کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ان کا اوّلین مقصد صرف روپیہ کمانا ہوتا ہے۔

☆ دوسرے ممالک کے مقابل میں ہمارے ملک میں اساتذہ کو کم تنخواہیں دیتے ہیں جس سے ان کی مالی حالت اوسط درجہ کی ہوتی ہے۔

اعلیٰ تعلیم کے خانگیانے سے مستقبل کا پس منظر:

☆ خانگیانے کے عمل کی وجہ سے مستقبل میں کئی کالجس اور یونیورسٹیاں قائم ہوں گے۔

☆ سابق میں جو Campus موجود تھے ان کو (Bric Universities) برک جامعہ کہا جاتا تھا۔

☆ عملی جامعات (Virtual Universities) کو Click Universities کہا جاتا ہے۔

☆ مذکورہ بالا دونوں کا اجماع ہی Click and Bric Universities ہے۔

تعلیم کو خانگیانے کے فوائد:

☆ تحتانوی سطح پر سرمایہ بہت کم مختص کیا جاتا تھا۔اعلیٰ تعلیم کو خانگیانے کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم کے لئے مختص کردہ بجٹ کو تحتانوی تعلیم کی جانب موڑ دیا گیا۔

☆ انتظامیہ عملہ میں کمی لانے کا ذریعہ ہوگا۔

☆ تعلیمی ادارے دباؤ سے پرے آزادانہ طور پر افعال انجام دینے کا موقع ملے گا۔

☆ اساتذہ' جذبہ ایثار اور فرائض منصبی سے کام کرنے لگیں گے۔

☆ تمام اساتذہ مل کر مدرسہ کی سطح پر معیاری تعلیم فراہم کرکے' بہترین نتائج کے حصول کے لئے کوشاں رہیں گے۔اچھے نتائج کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

☆ مختلف شعبوں/میدانوں میں درکار اعلیٰ سطح کے معیار سے لیس انسانی فروغ وسائل دسترس میں ہوں گے۔

تعلیم خانگیانے سے اس کے نقصانات:

☆ تعلیم ایک تجارت کی شکل اختیار کرلے گی۔

☆ مذہب' ذات' طبقہ کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔

☆ غریب افراد یا غرباء میں خواندگی فیصد کم ہوتا جارہا ہے۔ناخواندگی کے فیصد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

☆ Merit کی اہمیت کے بغیر ہی ڈگریوں کی سند مل رہی ہے۔

☆ طلبا میں ذاتی فائدے کا عنصر پروان چڑھ رہا ہے۔جب کہ قومیت کے تصور میں کمی واقع ہورہی ہے۔

☆ طلبا اور اساتذہ انتظامیہ کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن گئے ہیں جس کے نتیجہ میں انکی ترقی کا انحصار انتظامیہ پر ہوگیا ہے۔

☆ امتحانات اچھے نتائج یا Pass Percentage کے لئے انتظامیہ غلط راستے اختیار کررہے ہیں اور Malpractice بدعنوانیوں کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔

عالمیانہ (Globalization)

☆ عالمی ممالک کا ایک دوسرے پر انحصار ہونا' دنیا کے مختلف ادارے اور تنظیمیں عالمی سطح پر پھیلے ہوئے ہونا' دنیا کو ''عالمی گاؤں'' (Global Village) کے مانند بنادیا ہے۔

☆ اس عمل کے ذریعہ حکومتوں کے درمیان' ممالک کے درمیان سرمایہ داری آسان ہوگئی ہے۔جس کی بنا پر اشیاء کی تیاری' پیداوار' تکنیکی تبادلے اور معلومات کو ایک دوسرے تک پہنچانا عام ہو چکا ہے۔

عالمیانہ (Globalization) سے مراد:

☆ علم یا معلومات' محنت کرنے کی طاقت' تکنیکی اطلاعات وغیرہ کا بین الاقوامی حدود پار کرنا ہی عالمیانہ (Globalization) کہلاتا ہے۔

☆ "Human Development Report (1999) کے مطابق پوری دُنیا کے عوام کے درمیان دوری' وقت میں کمی اور حدود کے درمیان فرق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک دوسرے پر انحصار ہونا ہی عالمیانہ ہے۔

☆ Walters - 1985 کے مطابق عالمیانہ ایک سماجی عمل ہے۔سماج میں جغرافیائی' سماجی اور ثقافتی موضوعات کے درمیان تفریق کے بغیر دوستانہ تعلقات قائم کرنا ہے۔

☆ WTO کے ذریعہ ہی ''عالمیانہ'' کے تصور کو تقویت ملی ہے۔

☆ یہ ادارہ 1955ء میں قائم ہوا ہے ۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک معاہدہ طئے پایا تھا جس کو General Agreement on Tarrif and Trade (GATT) کہتے ہیں۔GATT کے بعد ہی WTO کو متعارف کیا گیا۔

☆ WTO ۔ World Trade Organization

☆ WTO میں جملہ 144 ممالک بطور اراکین ہیں۔ ان ممالک کے ذریعہ ہی عالمی سطح پر 90% فیصد تجارت چل رہی ہے۔

☆ مزید 30 ممالک اس معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے آمادہ ہیں اور مسلسل کوشش کررہے ہیں۔

☆ WTO کا اہم مقصد یہ ہے کہ تجارت کو منصفانہ' آزادانہ' واضح انداز میں کیا جائے۔

عالمیانہ (Globalization) کے خصوصیات

☆ ترقی پذیر و ترقی یافتہ ممالک کے درمیان دوری کم ہوتی ہے۔ہم خیال اور ہم رائے پروان چڑھنے سے نئی تہذیب و تمدن کا جنم ہوتا ہے۔

☆ ترقی یافتہ ممالک کے نفع فیصد میں اضافہ ہوتے جارہا ہے۔

☆ بین الاقوامی مالی ادارے مختلف ممالک کو قرض دیتے ہیں۔

☆ تکنیکی معلومات/سائنٹفک معلومات عالمی سطح پر ایک ہی جیسے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیشہ ہم بازار میں نئی الٹرا نک اشیاء کو قریب پاتے ہیں۔

☆ ان عالمی ممالک کے درمیان یکجہتی اور اتحاد پروان چڑھتا ہے۔جس کے کئی ثمر آور نتائج مستقبل میں برآمد ہوتے رہیں گے۔

تعلیمی مقاصد:

☆ انسانی وسائل فروغ پاتے ہیں۔ ☆ بین الاقوامی سطح پر پیشہ وارانہ مہارتوں میں فروغ حاصل ہوتا ہے۔

☆ انفرادی مہارتوں کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔

تعلیمی منصوبہ:

☆ مقامی/ علاقائی زبان کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔اوران زبانوں کومختلف کورسیس کے ذریعہ مختلف سطحوں پر متعارف کیا جاتا ہے۔

☆ عالمیانہ کی وجہ سے ترقی پانے ممالک میں بول چال کی زبان کواہمیت ملتی ہے۔

☆ مہارتوں پرمبنی تعلیم فراہم کرنے کے لئے مناسب تعلیمی منصوبہ کوترجیح دی جاتی ہے۔

علم کی وسعت (معلومات کا پھیلاؤ):

☆ کمپیوٹراورانٹرنٹ کے ذریعہ انقلابی معلومات دستیاب ہیں۔ان کے اضافہ سے معلومات ایک ملک سے دوسرے ملک تک آسانی سے وسعت پارہے ہیں۔

☆ ٹکنالوجی کی ترقی سے قبل Virtual Class rooms کا تصورتھا۔لیکن یہ تصوراب اس طرح بدل چکا ہے۔

☆ Video Conferencing ☆ Use of Digital Libraries ☆ Tele Teaching

6.6 اقداری تعلیم Value Education

☆ لازمی اقدار کے زوال کے سبب معاشرے میں بڑھتی ہوئی تشویش اور مایوسی نے یہ بات واضح کردی ہے کہ سماجی واخلاقی اقدار کے فروغ کے لئے نصاب کی ازسرنوترتیب اورترمیم کرکے تعلیم کوایک طاقتوراورموثر وسیلہ بنانا ضروری ہے۔اس حقیقت کوقومی تعلیمی پالیسی۔1986 میں ہی محسوس کیا گیا تھا۔

☆ مختلف کمیٹیوں اورکمیشنوں نے بھی ملک کی آزادی کے بعد سے رائج نظام تعلیم کی مختلف ضروریات کا بغورجائزہ لینے کے بعد اقدار کی حامل تعلیم کی ضرورت کی بھرپورتائید کی ہےاوراس کی ضرورت پرزوردیا ہے۔

☆ تعلیم ایک منظّم سماجی نظام کی حیثیت سے اخلاقی روحانی اور جمالیاتی اقدارکوفروغ دینے میں اہم ترین رول انجام دیتی ہے۔

☆ قدر یا اقدار صحیح معنوں میں سیکھنے والوں کے خیالات' احساسات' اعمال' عادات واطوار میں خوشگوار زندگی سے متعلق ہمارے تصور کے تعلق سے خوشگوارتبدیلیوں کے نظام کا نام ہے۔

☆ بچوں میں صفائی' وقت کی پابندی' حق گوئی' سچائی' ایمانداری' خدمت گذاروغیرہ اقدارکوعادات کے طور پرفروغ دیا جاسکتا ہے۔

☆ انسان کی سوچ' گفتگو' برتاؤ کے ردّعمل میں ظاہر ہونے والی ایمانداری ہی کو''قدر'' کہتے ہیں۔

☆ انسان کی ''زندگی کا مقصد'' ہی قدر ہے۔

☆ اچھےاوربُرے کے درمیان تمیز کرنا ہی ''قدر'' کہلاتا ہے۔

اقداراورتعلیم کا تعلق:

☆ تعلیم اوراقدار کے درمیان تعلق اسی طرح کا ہے جس طرح کہ قول اورعمل کے درمیان ہوتا ہے۔

☆ دراصل تعلیمی مقاصد ہی اقدار ہوتے ہیں۔ (Brabeckar)

☆ تعلیم کے مختلف مقاصد اور منازل ہیں جیسے انسانی ذرائع کا فروغ، تخلیقاتِ انسانی سے وابستگی، سماجی انصاف، حب الوطنی، سائنسی مزاج، ذہن وضمیر کی آزادی، سوشلزم، سیکولرزم، جمہوریت پسندی وغیرہ۔ یہ تمام اقدار ہی تو ہیں۔

اقدار کی حامل تعلیم اور اس کی ضرورت:

☆ زندگی کے ہر شعبہ میں جرم، تشدد، تضادات اور مشکلات کا دور دورہ ہے۔ تنگ نظری اور تعصّبات کی وجہ سے ترقی رُک جاتی ہے اور سماج میں مساوات کے فروغ کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔

☆ نسل، فرقہ، زبان اور علاقے پر مبنی یہ انداز فکر ہم لوگوں کو نہ صرف خانوں میں تقسیم کر رہا ہے بلکہ ایک یکساں قومی اور بین الاقوامی انداز فکر کی تشکیل کی راہ میں رکاوٹیں بھی کھڑی کر رہا ہے۔

☆ ان تمام مسائل کو محدود اور تنگ کر دینے کے اقدامات کے ذریعہ خواہ وہ تعلیمی ہو یا غیر سماجی، اس پر اساتذہ دور اندیشی سے طلبا میں فہم کو اجاگر کرنے کے لئے اپنا مثبت رول ادا کرنا چاہئے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسی تعلیم وتربیت فراہم کی جائے جس سے بچوں میں بہتر اقدار پروان چڑھ سکیں۔ ہر مضمون کے تحت اقدار کو شامل کرتے ہوئے درس وتدریس انجام دینا چاہئے۔ لہٰذا تعلیم ہی وہ ہتھیار ہے یا وسیلہ ہے جس سے بچوں میں اقدار فروغ پاتے ہیں۔

اقدار۔ بنیاد۔ شواہد

☆ رسم ورواج اور روایت (Customs and Traditions)

☆ مذہب (Religion) ☆ علم فلسفہ (Philosophy Literature)

☆ اقدار کی حامل تعلیم اپنی جامعیت میں اقدار کے شدید احساس، صحیح اقدار کے انتخاب سے گہرا رشتہ رکھتی ہے اور ان کا تعلق زندگی کے اعلیٰ نمونوں سے متعلق متصور ہوتا ہے۔

☆ اقدار کا فروغ ماحولیاتی اشیاء جیسے پیچیدہ نظام کے زیر اثر ہوتا ہے۔ تعلیم سماج کے ایک ذیلی نظام کے طور پر صرف موجودہ سماجی نظام و ضبط کی عکاسی کرتی ہے لیکن بحران کے دوران بہتر نظام اقدار کی تشکیل پر زور دیتا ہے۔ جس سے ایک عام ہندوستانی کی پہچان کو تقویت مل سکے۔ قومی تشخص کے لئے عوامی نصاب میں تاریخ، ہندوستان کی تحریک آزادی، آئینی مراعات اور دیگر اسباق کو شامل کیا جائے گا۔ نصاب کے عناصر موضوع کے دائرہ عمل کو طئے کریں گے اور انھیں ایسی شکل دی جائے گی کہ وہ درجہ ذیل اقدار کو فروغ دے سکیں۔

1. ہندوستانی کا تہذیبی ورثہ
2. جمہوریت اور سوشلزم
3. ماحول کا تحفظ
4. سماجی رکاوٹوں کا خاتمہ
5. چھوٹے کنبے کے اصولوں کو اپنانا
6. سائنسی مزاج
7. اپنی تہذیبی روایات کا احترام
8. عورت اور مرد میں مساوات
9. خدمت کا جذبہ وغیرہ

☆ Horne نے اقدار کی وضاحت کے ساتھ ساتھ اقدار کے Hierarchy کو پیش کیا ہے وہ

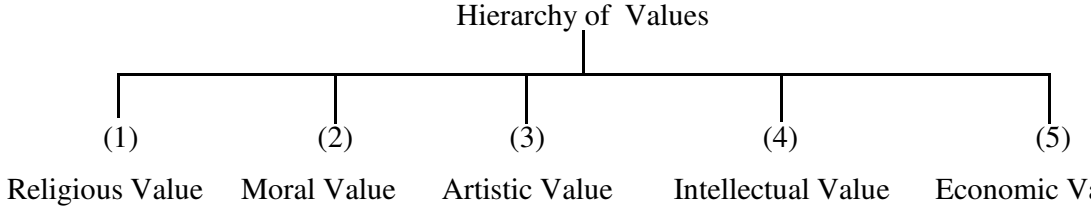

☆ اقدار کی درجہ بندی ہم اس طرح بھی کر سکتے ہیں:

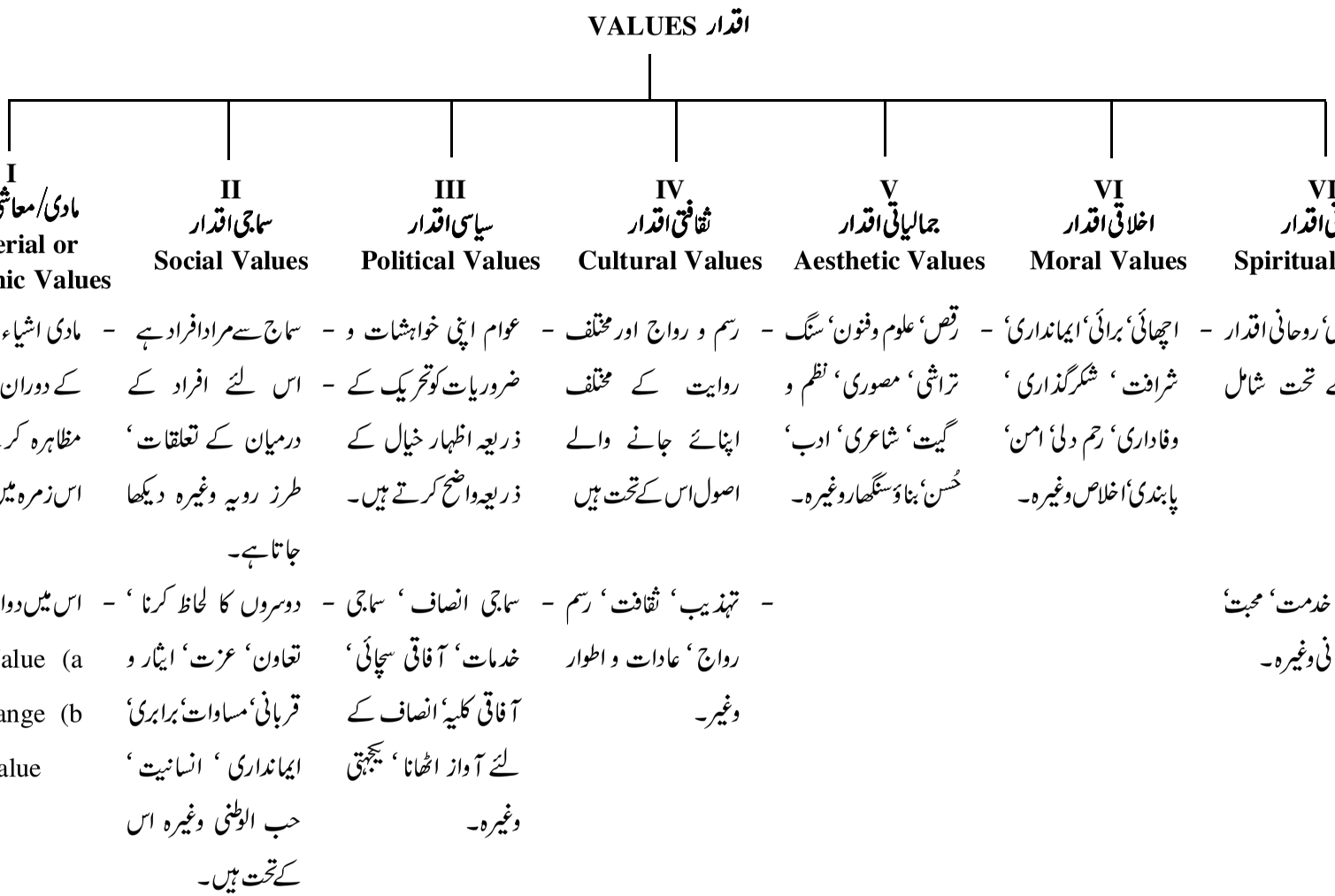

VALUES اقدار

I مادی/معاشی اقدار Material or Economic Values	II سماجی اقدار Social Values	III سیاسی اقدار Political Values	IV ثقافتی اقدار Cultural Values	V جمالیاتی اقدار Aesthetic Values	VI اخلاقی اقدار Moral Values	VII روحانی اقدار Spiritual Values
- مادی اشیاء کے استعمال کے دوران جن اقدار کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ اس زمرہ میں آتا ہے۔	- سماج سے مراد افراد ہے - اس لئے افراد کے درمیان کے تعلقات، طرز رویہ وغیرہ دیکھا جاتا ہے۔	- عوام اپنی خواہشات و ضروریات کو تحریک کے ذریعہ اظہار خیال کے ذریعہ واضح کرتے ہیں۔	- رسم و رواج اور مختلف روایت کے مختلف اپنائے جانے والے اصول اس کے تحت ہیں	- رقص، علوم وفنون، سنگ تراشی، مصوری، نظم و گیت، شاعری، ادب، حُسن، بناؤ سنگھار وغیرہ۔	- اچھائی، برائی، ایمانداری، شرافت، شکرگذاری، وفاداری، رحم دلی، امن، پابندی، اخلاص وغیرہ۔	- دینی، مذہبی، روحانی اقدار اس کے تحت شامل ہیں۔
- اس میں دو اقسام ہیں: a) Use Value b) Exchange Value	- دوسروں کا لحاظ کرنا، تعاون، عزت، ایثار و قربانی، مساوات، برابری، ایمانداری، انسانیت، حب الوطنی وغیرہ اس کے تحت ہیں۔	- سماجی انصاف، سماجی خدمات، آفاقی سچائی، آفاقی کلیہ، انصاف کے لئے آواز اٹھانا، یکجہتی وغیرہ۔	- تہذیب، ثقافت، رسم رواج، عادات و اطوار وغیر۔			- رحم دلی، خدمت، محبت، ایثار و قربانی وغیرہ۔

☆ قومی تعلیمی پالیسی ۔1986 نے اقداری تعلیم کی اہمیت وضرورت سے متعلق واقفیت کراتے ہوئے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ Common Core Curriculam میں کس قسم کے اقدار سے مربوط تعلیم ہونی چاہئے اور واضح بھی کر دیا کہ حسب ذیل اقدار کو نصاب (کریکولم) سے مربوط کیا جائے گا۔

1. ہندوستان کی مشترکہ جمہوریت اور سیکولرزم (India's Common Democracy and Secularism)
2. انسانی مساوات، جمہوریت اور سوشلزم (Equalitarianism Freedom Struggle)
3. آئینی فرائض وذمہ داریاں (Constitutional Obligations)
4. تحریک آزادی ہند کی تاریخ (جدوجہد آزادی کی تاریخ) (History of India's Freedom Struggle)
5. سائنسی مزاج اور سائنٹفک رجحان کو پروان چڑھانا (Inculcation of Scientific Temper)
6. سماجی بندشوں کا خاتمہ (Removal of Social Barriers)
7. ماحول کا تحفظ (Protection of Environment)
8. قومی یکجہتی کے تصور کو فروغ دینے کے لئے مناسب نصابی مواد (Nurture National Sol entity)
9. مرد وخواتین کی برابری (Equality of Sexes)
10. مختصر (چھوٹے) خاندان کے اصول پر عمل (Observance of Small Family Norm)

اقدار کی حامل تعلیم میں معلم کا رول:

☆ مدرسے میں محبت، خلوص، اعتماد اور تحفظ کا ماحول پیدا کرنا چاہئے اور اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بچے خوف سے جھوٹ بولتے ہیں۔ لہٰذا ان میں صداقت اور سچائی کو پروان چڑھانا چاہئے۔

☆ اساتذہ کو چاہئے کہ وہ اقداری تعلیم کو ٹھوس واقعات سے مربوط کریں۔ وعظ خوانی کرنا بہتر نہیں ہے۔ سوائے ایسے مواقع پر جب اس کے لئے خاص حالات ہوں۔

☆ اقداری تعلیم کو مختلف النوع ثقافتی مشاغل سے مربوط کرنا چاہئے۔ بچوں کو زندگی سے سیکھنا چاہئے۔

☆ معلم اس بات کو نہ بھولے کہ جو بھی مضمون وہ پڑھا رہا ہے اس سے بچوں میں غیر محسوس طریقے سے اقداری تعلیم پروان چڑھے۔ اقدار کی تعلیم تدریس کا ایک وسیلہ ہے۔ خواہ معلم اس سے باخبر ہو یا بے خبر۔ معلم طلبا کو مضمون کلی طور پر سمجھاتا ہے۔ یعنی معلومات منطقی ساخت کے طریقے اور ذہن کی خصوصیات کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

☆ معلم کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ وہ اپنی پوری شخصیت سے بچوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی لئے معلم کو چاہئے کہ وہ اپنی شخصیت کی تعمیر کرے۔

☆ معلم بچوں کو نصیحت کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اس پر عمل نہ کرے اور دوسروں کو عمل کرنے پر مجبور کرے۔ وہ بھی عمل کرے اور طلبا کو عمل کرنے پر مجبور کرے۔

☆ معلم کا دیانت دارانہ رویہ ہی طلبا پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر معلم وقت کا پابند، مہربان اور ذمہ دار ہو تو بچے بھی معلم کی پیروی کریں گے۔

6.7 تعلیم صحت (Health Education)

☆ جسمانی، ذہنی، سماجی طور پر کسی شخص کا خوشحال رہنا ہی صحت کہلاتا ہے۔

☆ مختلف کاربوہائیڈریٹس، وٹامن، معدنیات، پروٹینس سے جڑے غذائی اشیاء لینے سے انسان صحت مند رہتا ہے۔ یعنی تغذیہ بخش غذا کے استعمال سے صحت مند رہتا ہے۔

☆ انسان کی ترقی ونشونما کا انحصار صحت پر ہوتا ہے۔

☆ سائنٹفک ترقی اور سائنس کی ترقی کی عدم موجودگی میں اکثر لوگ متعدی بیماریوں کا شکار ہوکر مر جاتے ہیں۔

☆ تغذیہ بخش غذاؤں کے عدم استعمال سے اکثر لوگ Mal-Nutrition کا شکار ہوتے ہیں۔

☆ ہم تمام بخوبی جانتے ہیں کہ تندرستی ہزار نعمت ہے۔

☆ علم سائنس کے ترقی کے بعد بہت سے ادویات کی ایجاد ہوئی۔

☆ Alexander Fleming نے 1929ء میں پنیسلین انجکشن دریافت کیا۔

☆ 1985ء میں دو مارک نامی سائنسداں نے ''سلفا'' دوا ایجاد کیا۔

☆ 1944ء میں "Waxmann" سائنسداں نے "Spyptomysene" دوا ایجاد کیا۔

☆ کاربوہائیڈریٹس کی مقدار زیادہ تر چاول، گیہوں، دال اور شکر میں پائی جاتی ہے۔

☆ تیل، گھی اور اس سے متعلقہ اشیاء میں چربی کی مقدار زیادہ پائی جاتی ہے۔

☆ دال، انڈے، دودھ، گوشت، مچھلی وغیرہ میں حیاتین (وٹامن) کی مقدار بکثرت ہوتی ہے۔

☆ ترکاریوں، پتہ والی ترکاریوں اور دالوں میں معدنیات کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

☆ تغذیہ بخش غذا کے عدم استعمال سے وٹامن اور پروٹین کی کمی کی وجہ سے چند بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔

☆ وٹامن A کی کمی سے آنکھ سے جڑی بیماریاں۔

☆ وٹامن B کی کمی سے جلدی بیماریاں۔

☆ وٹامن C کی کمی سے مسوڑوں اور جلد سے جڑی بیماریاں۔

☆ وٹامن E کی کمی سے ازدواجی زندگی سے جڑی بیماریاں۔

☆ کیلشیم کی کمی سے دانت، ہڈیوں سے متعلق بیماریاں۔

☆ لوہا (Iron) کی کمی سے خون میں کمی

☆ متوازن غذا کے عدم استعمال سے نشوونما میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

☆ دالیں، دودھ، انڈے، گوشت، مچھلی وغیرہ نشوونما میں معاون ومددگار رہوتے ہیں۔

☆ پتے والی ترکاریاں، ترکاریاں، دودھ، مچھلی کے استعمال سے ہڈیوں کی بناوٹ میں پختگی (مضبوطی) ہوتی ہے۔

☆ صحت مند جلد کے لیے پتے والی ترکاریاں، ترکاریاں، پھل کا استعمال زیادہ کرنا چاہئے۔

☆ بصارت سے جڑی بیماریوں سے بچنے کے لیے دودھ، انڈے، پپئی، پتہ والی ترکاریوں کا استعمال غذا میں ضرور بہ ضرور کرنا چاہئے۔

☆ کیلشیم اور فاسفورس سے ہڈیاں مضبوط ہوتے ہیں۔

☆ خون میں ہیموگلوبن کے مقدار میں اضافہ کے لیے لوہا (Iron) ضروری ہے۔

☆ دماغ کا صحیح افعال انجام دینے کے لیے آیوڈین ضروری ہے۔

☆ پروٹینس کی وجہ سے جسم کی نشوونما بہتر ہوتی ہے۔

☆ وٹامن سے جلد، آنکھ صحت مند رہتے ہیں۔

☆ وہ کیمیائی اشیاء جو توانائی کو پیدا کرنے، نشوونما اور جسمانی تغیر کے لئے ضروری ہوتی ہیں مقویات (Nutrients) کہلاتی ہیں یہ کاربوہائیڈریٹس، لحمیے (پروٹینس)، چربیاں، حیاتین، اور معدنیات ہیں۔

☆ مقوبات کا حاصل کرنا تغذیہ (Nutrition) کہلاتا ہے۔

☆ کاربوہائیڈریٹس کو شکر بھی کہا جاتا ہے۔

☆ ہڈیوں، دانتوں کے بننے، خون کا انجماد، عضلات کا سکڑاؤ، عصبی نظام اور دیگر حیاتی سرگرمیوں کے لیے کیلشیم ضروری ہوتا ہے۔

☆ ایسی غذا جس میں تمام مطلوبہ مقویات مناسب اور مطلوبہ مقدار میں موجود رہتی ہیں متوازن غذا کہلاتی ہے۔ متوازن غذا کو استعمال کرنا، ضروری ہوتا ہے۔

معدنیات: انسانی جسم میں 50 سے زائد معدنیات پائی جاتی ہیں یہ نشوونما، درستگی اور ولوجی دباؤ کی برقراری اور دیگر حیاتی عمل کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔

☆ سوڈیم، پوٹاشیم، کیلشیم، میگنیشیم، کلورائیڈ اور فاسفورس جسم کے چند کبیر معدنیات ہیں۔

☆ میکنیز، مالبڈیم، Selenium، جست، تانبہ اور فلورین جسم میں پائے جانیوالے قلیل عناصر ہیں۔

☆ **کیلشیم:** کیلشیم جسم کے لئے ضروری ایک کبیر عنصر ہے۔ ایک بالغ انسان کے جسم کا یہ تقریباً 1.5 سے 2% فیصد وزن بناتا ہے۔ زیادہ تر کیلشیم ہڈیوں میں موجود رہتا ہے۔

☆ یہ دودھ، دودھ کی مصنوعات اور سبز پتے والی ترکاریوں وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے۔

لوہا (Iron): لوہا ہیموگلوبن کا اہم حصہ ہوتا ہے۔ یہ پھیپھڑوں سے بافتوں تک آکسیجن لے جانے میں مدد دیتا ہے۔

☆ جسم میں لوہے کا تقریباً 60 تا 70% فیصد خون میں موجود رہتا ہے۔

☆ لوہا، جگر، گوست، مچھلی، اجناس، جوزوں (Nuts)، سبز پتے والی ترکاریوں اور خشک میووں میں دستیاب رہتا ہے۔

آئیوڈین (Iodine): آئیوڈین، ورقی ہارمون کی تیاری کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

☆ آئیوڈین کی کمی کے نتیجے میں زیریں درقیت (Hypo-thyrodism) اور درقی غدود (Thyroid Gland) بڑھ جاتے ہیں۔ (وہ حالت گلہڑ Goitre) کہلاتی ہے۔

☆ سمندری مچھلیاں آئیوڈین کی بہترین ذرائع ہیں۔

فلورین (Fluorine): فلورین، ہڈیوں کو موزوں تیاری اور دانتوں پر مینا کاری (Enamel) کے لیے فاسفورس ضروری ہوتا ہے۔

پانی (Water) : پانی زندگی کا نہایت اہم جز ہے۔

☆ جسم کو تین ذرائع سے پانی حاصل ہوتا رہتا ہے۔

i) پینے کا پانی ii) غذا میں ذخیرہ شدہ پانی iii) تحولی پانی (Metabolic Water)

مرد۔عورتوں اور بچوں کی متوازن غذا کے اجزاء

غذا کی قسم	بالغ مرد			بالغ عورتیں			لڑکے	لڑکیاں
	ہلکا کام	معتدل	بھاری کام	نشستہ کام	معتدل	بھاری کام	10 تا 12 سال	10 تا 12 سال
اجناس Cereals	460	520	670	410	440	575	420	380
دالیں Pulses	40	50	60	40	45	50	45	45
پتے والی ترکاریاں	40	40	40	100	100	50	50	50
دوسری ترکاریاں	60	70	80	40	40	100	50	50
جڑیں اور بصلے	50	60	80	40	40	100	50	50
دودھ	150	200	250	100	150	200	250	250
تیل اور چربیاں	40	45	65	20	25	40	40	35
شکر اور گڑ	30	35	55	20	20	40	45	45

نوٹ: تمام مقداریں گرامس میں دی گئی ہیں۔ غیر سبزی خور اگر روزانہ ایک انڈا یا 30 گرام گوشت یا مچھلی اور اضافہ 5 گرام تیل یا چربیاں استعمال کرتے ہیں تو وہ 50% دالوں کے استعمال کو کم کر سکتے ہیں۔ حاملہ عورتوں کی غذائی ضروریات عام عورتوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔

6.8 Educational Technology, Information and Commuinication Technology (ICT)

اہم نکات

ICT کا تعارف

☆ ICT کی توسیعی شکل (Information and Communication Technology) ہے۔اس کا استعمال اکتسابی سرگرمیوں میں کیا جاسکتا ہے۔

☆ معلومات ارسال کرنے محفوظ کرنے، قابو میں رکھنے اور وسعت دینے کی قابلیت رکھنے والے ٹکنالوجی کے مختلف ذرائعوں کے مجموعے کو ICT کہتے ہیں۔

ICT کے آلات:

☆ بچوں میں تفریح کے علاوہ معلومات کو فراہم کرنے میں ہمیں ICT کے چار اہم آلات مددگار ہوتے ہیں۔(1) ٹیلی ویژن (2) موبائیل/ ٹیاب (3) ریڈیو کم ٹیپ ریکارڈر (4) کمپیوٹر ان میں ہم دو طرح کی نشریات/ ترسیلات کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ وہ (1) براہ راست نشریات (Live) (2) قبل از وقت ریکارڈ کی گئی نشریات (Pre-recorded)

☆ **(1) براہ راست نشریات/ترسیلات (Live):** یہ موقع واردات سے براہ راست نشر کیے جاتے ہیں۔ مثلاً: یوم آزادی کے اجلاس، مذاکرے، مختلف اجلاس، سونامی، زلزلے، سیلاب وغیرہ کو ہم ٹیلی ویژن پر براہ راست دیکھ سکتے ہیں۔

آفاقی تعلیمی وسائل (Open Educational Resources-OERS)

☆ دستی آلات (Hand held Devices)، انٹرنٹ استعمال کرنے کے مہذبانہ انداز اور طور طریقے (Netiquettes)

آفاقی تعلیمی وسائل (OERS):

☆ مواقعوں کی فراہمی کے ذریعہ بامعنی مشمولی تعلیم فراہم کی جائے۔-NCF2005

☆ آفاقی تعلیم وسائل (OERs) اکتسابی وسائل کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ یہ بغیر کسی خرچ کے مفت دستیاب ہونے والے ڈیجیٹل وسائل ہیں۔ یہ ہمیں مختلف شکل میں دستیاب ہوتے ہیں۔ ٹیکسٹ اور سمعی و بصری اشتراک کی شکل میں ہم انہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً: کورس میٹیریل ای۔بکس، سافٹ ویئر وغیرہ۔

☆ 2001ء میں وکی پیڈیا (www.wikipedia.org) کے ذریعہ عالمی سطح پر OERS کا آغاز ہوا ہے۔ بعد ازاں امریکہ کے چوسیٹس کا تکنیکی ادارہ (MIT) مختلف کورس سے متعلق اسباق کو مفت فراہم کر رہا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی IGNOU اور NPTEL ادارے کئی کورس OERS کے ذریعہ منعقد کر رہے ہیں۔

OERs کے فوائد:

☆ اکتسابی وسائل کو بغیر کسی خرچ کے متعدد مرتبہ استعمال کیا جاتا ہے۔

Re-Distribute, Remix, Re-vise, ReUse

چند OER ویب سائیٹس:

- www.khanacademy.org یہاں قبل از وقت ترتیب دیے گئے اسباق دستیاب ہوتے ہیں۔
- ان ویب سائیٹس میں کورس میٹیریل، مختلف کورس مفت حاصل کر سکتے ہیں۔
- www.nroer, metastudio.org, www.tessafrica.org
- www.courseara.org, www.nptel.iitk.ac.in
- اساتذہ کے لیے کارآمد ویب سائٹ www.karnatakaeducation.org.in (KOER)
- شراکت داری کے ذریعہ وسائل تیار کر کے فراہم کرنے والا ویب سائٹ: www.wikipedia.org
- چند سافٹ ویئرس (OERs) : Xmind Software، PhET Simulations وغیرہ

دستی آلے (Hand held Devices):

☆ ہاتھوں میں سمانے اور استعمال کے قابل آلات کو دستی آلے کہا جاتا ہے۔ مثلاً: موبائیل فونس، ٹیاب، آئی پوڈ وغیرہ۔ ویڈیو، آڈیو، ملٹی میڈیا کے ذریعہ موثر اور بامعنی تدریس کا اہتمام کر سکتے ہیں۔

ICT سے متعلق قومی، ریاستی حکمت عملیاں:

اسکولی تعلیم میں قومی طریقہ کار برائے ICT (NPICTSE-2012)

مرکزی حکومت کی جانب سے اسکولی تعلیم میں ICT سے متعلق درج ذیل نکات بتلائے گئے ہیں۔

ویژن(Vision):

☆ آج کے اس مسابقتی دور کا سامنا کرنے، ملک کے سماجی و معاشی استحکام کے حصول کے لیے نوجوانوں کو مناسب تعلیم فراہم کرتے ہوئے بہترین سماج کے معماروں کو تیار کرنا۔

مشن(Mission):

دستیاب(availibility)، معیار(quantity) اور صلاحیت(ability) جیسے عوامل کو اسکولی نظام میں فروغ دینے کے لیے ICT وسائل اور مشاغل کا استعمال کرنا۔

ICT-ریاستی حکمت عملی(AP):

اہم نکات:

☆ بہتر زندگی، معیاری تعلیم اور اچھی صحت کے ذریعہ ریاست کو عالمی سطح پر اونچا مقام عطا کرنا۔

☆ بہتر حکمرانی (Good Governance) کے ذریعہ IT، الکٹرانکس کی مدد سے تعلیمی و زرعی میدانوں میں ترقی حاصل کرتے ہوئے ملازمت کے مواقع فراہم کرنا۔

☆ ICT کے ذریعہ اساتذہ کو تعلیمی مہارتیں فراہم کرنا۔

☆ ڈیجیٹل وسائل کا استعمال کرتے ہوئے اسکولوں میں مؤثر تعلیم فراہم کرنے کے مناسب اقدامات اپنانا۔

ICT پر مبنی اکتسابی سرگرمیاں - اکتسابی ماحول فراہم کرنا۔

☆ **سوچیے:** ICT پر مبنی کمرۂ جماعت تشکیل دینے کے لیے کس قسم کی سہولتیں درکار ہوں گی؟

☆ کئی اسکولوں کو EDUSAT ٹرمنلس، DTH کی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ جس سے Mana TV، دوردرشن وغیرہ چینلس کے ذریعہ براہ راست اور بالراست طور پر اسباق کی تدریس کی جاتی ہے۔ ان وسائل کا صد فیصد طلباء کی دسترس میں لانا بے حد ضروری ہے۔

☆ CAL پروگرام کے تحت اسکولوں کو کمپیوٹرس فراہم کیے گئے ہیں۔ ہر CAL اسکول کو اس کے اطراف واکناف پائے جانے والے تحتانیہ اسکولوں (200 طلباء سے تجاوز نہ کرتے ہوئے) سے منسلک کیا گیا ہے۔ اس کے استعمال کے لیے مناسب منصوبہ بندی کرتے ہوئے عمل آوری کی جائے۔

☆ CAL کے تحت دیے گئے 64 CDS اور ان میں موجود اسباق کو مضمون واری ترتیب دے کر بچوں کو بتایا جائے۔ (فی الحال یہ 12 مکمل CDs کی شکل میں دستیاب ہیں)

☆ انٹرنٹ سے منسلک ہو کر آن لائین کے ذریعہ کی جانے والی تدریس کو Virtual Class Room کہتے ہیں۔ اس کے ذریعہ ویڈیو پر مبنی کورس، آڈیو، انیمیٹیڈ کورس مہیا کئے جاتے ہیں۔

☆ ماہرین مضمون کے استعمال کردہ یا تیار کردہ PPTS، ویڈیوس، آڈیوس، گرافکس وغیرہ مواد کا استعمال کرتے ہوئے اساتذہ کمرہ جماعت میں اپنی تدریس کو موثر بنا سکتے ہیں۔

☆ اسمارٹ بورڈس یا LCD پروجکٹرس کا استعمال کرتے ہوئے بچوں کو راست تجربات فراہم کر سکتے ہیں۔ اسمارٹ بورڈ سے مراد LCD اسکرین کی جدا ایک سفید بورڈ پایا جاتا ہے جس کو راست طور پر چھو کر آپریٹ کر سکتے ہیں۔ تعلیمی کھیلوں کے ذریعہ بھی اکتساب کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

5.1 ٹکنالوجی برائے معلومات وترسیل (ICT)-وسائل:

☆ ICTوسائل کودواہم حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔وہ

(1)ہارڈویئروسائل (2)سافٹ ویئروسائل

ہارڈویئروسائل:

☆ **کمپیوٹراورانٹرنٹ:** تدریسی واکتسابی عمل میں انہیں اہم مقام حاصل ہے۔ان کے ذریعہ Presentation، Demonstration، Manipulation کے علاوہ Simulation، Tutorial، Virtual Laboratories، Virtual Graphical Representations کیا جاسکتا ہے۔

☆ **پروجیکٹرس:** کسی تصویر یا ویڈیو کی جسامت کو بڑھا کر اسکرین پر ظاہر کرنے کے لیے ان کا استعمال کیا جاتا ہے۔یہ کئی قسم کے ہوتے ہیں۔

(a) اوپیک پروجیکٹر

(b) اوور ہیڈ پروجیکٹر

(c) سلائیڈ پروجیکٹر

(d) LCD (Liquid Crystal Display) پروجیکٹر

(e) DLP (Digital Light Processing) پروجیکٹر

(f) **ڈیجیٹل پروجیکٹر:** اس کو ویڈیو پروجیکٹر بھی کہا جاتا ہے۔اس کے ذریعہ سہ ابعادی ویڈیوس دیکھ سکتے ہیں۔

سافٹ ویئروسائل

1. **آڈیوسافٹ ویئر:** اس قسم کے سافٹ ویئر ریکارڈ کرنے، سماعت کرنے، ایڈیٹ کرنے بڑا ک مکس کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ان میں چند سافٹ ویئر مفت دیستاب ہیں۔ مثلاً: سونی کریٹیو سافٹ ویئر، ویو پاڈ ایڈیشن، مکسڈ پاڈ وغیرہ۔
2. **ویڈیوسافٹ ویئر:** اس قسم کے سافٹ ویئر ریکارڈ کرنے، ویڈیو دیکھنے، آڈیو اور ویڈیوس کو مکس کرنے کے لیے مددگار ہوتے ہیں۔ مائیکروسافٹ، ایپل وغیرہ آپریٹنگ سسٹم میں ویڈیو سافٹ ویئرس پائے جاتے ہیں۔ایڈوانسڈ ویڈیو سافٹ ویئر کو خریدنا پڑتا ہے۔ مثلاً: VLC ویڈیو پلیئر، MX پلیئر، ونڈوس مووی میکر، اڈوب فوٹوشاپ، پری میک ویڈیو ڈاؤن لوڈر وغیرہ۔
3. **ملٹی میڈیا سافٹ ویئر:** اس قسم کے سافٹ ویئر میں آڈیو، ویڈیو، انیمیشن وغیرہ معلومات مجموعی طور پر پائے جاتے ہیں۔اس کے استعمال کے لیے مائی میڈیا کمپیوٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔عام کمپیوٹر کے اجزاء کے ساتھ ساتھ کیمرہ، اسپیکرس، انٹرنٹ ملٹی میڈیا سافٹ ویئر کا ہونا لازمی ہے۔ ملٹی میڈیا کے چند فائنکس آپریٹنگ سسٹم میں پائے جاتے ہیں، بقیہ سافٹ ویئر اپنی ضرورت کے لحاظ سے ڈاؤن لوڈ کرنا ہوگا۔فارمیٹ فیکٹری، ایڈوب فلاش، بلورے (Blue Ray) وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔
4. **ایڈیٹنگ سافٹ ویئر:** آڈیو، ویڈیو گرافکس کو حسب ضرورت کمپیوٹر کی مدد سے ردو بدل کرنے میں مددگار سافٹ ویئر ہی ایڈیٹنگ سافٹ ویئر کہلاتا ہے۔مثلاً: ویو پاڈ، ویڈیا پیاڈ، ڈراپائیڈ، ونڈوس مووی میکر وغیرہ۔

5. **ویب ایپلیکیشن سافٹ ویئر:** ویب براؤزر کے استعمال میں مددگار کلائیٹ سرور سافٹ ویئر ایپلیکیشن ہی ویب ایپلیکیشن سافٹ ویئر کہلاتا ہے۔

مثلاً: جاوا، فلاش، ویب 2.0

6. **انٹرنٹ سافٹ ویئر:** انٹرنٹ کے ذریعہ ICT کی رسائی کمرہ جماعت ہوتی ہے۔ دنیا کے کئی کمپیوٹرس کا باہمی ارتباط انٹرنٹ کہلاتا ہے۔ انٹرنٹ کی سہولت کے لیے کمپیوٹر، موڈیم، ٹیلی فون، براؤزر سافٹ ویئر، انٹرنٹ سرویس پرووائیڈر کی رکنیت ضروری ہے۔ انٹرنٹ کے ذریعہ حاصل ہونے والے خدمات

WWW (1) Email (2) FTP (3) New Groups (4) Search Engine (5)

IRC (6) (Internal Relay Chat) E-Commerce (7) وغیرہ۔

ٹیلی کانفرنسنگ (Tele Conferencing)

☆ دو یا دو سے زیادہ مقامات پر موجود افراد کے مابین باہمی ردعمل کے ذریعہ الکٹرانک شکل میں ترسیل کیے جانے والے تبادلہ خیال کو ٹیلی کانفرنسنگ کہتے ہیں۔

☆ ٹیلی کانفرنسنگ کے ذریعہ بحث و مباحثے، بیانات، ماہرین مضمون اور ریسورس پرسنس سے گفتگو کی جاتی ہے۔ طلباء مواد کا راست طور پر حاصل نے کے ساتھ ساتھ اپنے شکوک وشبہات کو بروقت ازالہ کرنے میں ٹیلی کانفرنسنگ کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

6.9 آئینی شقیں، عام اور معذور افراد کے لیے اہم دفعات اور ان کے فعال مضمرات

(Constitutional Provisions, Important Articles and their functional implications for General & Disabled Populations)

☆ کسی بھی ملک کی ترقی کا انحصار اس ملک کی معاشی ترقی، سیاسی استحکام، اس ملک کی حکومت اور مرتب کئے گئے دستور پر ہوتا ہے۔ ہندوستان جیسے جمہوری ملک میں مستحکم حکومت قائم کرنے اور دستور کو نافذ العمل کرنے کے لیے تعلیم یافتہ معاشرہ بہت ضروری ہے۔

☆ بغیر تعلیم کے ملک کی ترقی ناممکن ہے۔ ناخواندہ انسان ہر کام کے لئے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی لئے دستور ہند میں تعلیم کو عام کرنے کے لئے مختلف دفعات میں مفت و لازمی تعلیم کو خاص مقام دیا گیا ہے۔

تعلیمی آئینی شقیں (عام) (Educational Constitutional Provisions - General)

دفعہ	ضمانت	تعلیم کے تحت اہمیت
دفعہ۔41	- کام، تعلیم کے حصول کے حق کے ذریعہ عوام کو بعض مواقعوں پر امداد حاصل کرنے کی ضمانت دی گئی ہے۔	- ہر بچہ کو تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔
دفعہ۔45	- 6 تا 14 سال عمر رکھنے والے تمام بچوں کو ذات، طبقہ، مذہب، جنس کی تفریق کے بغیر مفت و لازمی تعلیم مہیا کرنے کی ضمانت دی گئی ہے۔	- 14 سال کے اندرون عمر والے تمام بچوں کو مفت و لازمی تعلیم مہیا کی جائے۔ یہ بچے کا حق ہوتا ہے۔

تعلیمی آئینی شقیں (معذور افراد) (Educational Constitutional Provisions - Disabled People)

دفعہ	ضمانت	تعلیم کے تحت اہمیت
دفعہ۔21(A)	- 6 تا 14 سال عمر رکھنے والے تمام بچوں کو مفت و لازمی تعلیم فراہم کرنے کی کوشش میں کوئی بھی فرد تعلیم سے جڑے اس حق اور آزادی میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔	- ہر بچہ آزادانہ طور پر تعلیم حاصل کرنا۔
دفعہ۔23	- بچوں سے جبراً مزدوری کروانا یا اس کے متبادل کسی بھی کام کو سونپنا ممنوع ہے۔ (بچہ کو بندھوا مزدوری سے تحفظ کا حق حاصل ہے)۔	- بچوں سے کسی بھی قسم کا کام لئے بغیر تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دلانا۔

دستوری دفعات:

Article 14 حق مساوات: قانون کی نظر میں مساوات، مذہب، نسل، ذات یا جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر امتیاز کی ممانعت۔ مملکت کسی شخص کو بھارت کے علاقہ میں قانون کی نظر میں یا قوانین کے مساویانہ تحفظ سے محروم نہیں کرے گی۔

Article 15 (1)

1. مملکت محض مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنا پر شہری کے خلاف امتیاز نہیں کرے گی۔
2. کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بناء پر۔

(الف) دکانوں عام ریستوران، ہوٹلوں یا عام تفریح گاہوں میں داخلے کے لئے۔

(ب) کلی یا جزوی طور سے مملکتی فنڈ سے قائم یا عوام کے استعمال کے لئے وقف کنوؤں، تالابوں، اشنان گھاٹوں، سڑکوں اور عام آمدورفت کے مقامات کے استعمال کے نا قابل نہ ہونا یا اس پر کوئی ذمہ داری یا پابندی یا پھر شرط نہ ہوگی۔

Article 16 سرکاری ملازمت کے لیے مساوی مواقع:

1. تمام شہریوں کے لئے مملکت کے تحت کسی عہدہ پر ملازمت یا تقرر سے متعلق مساوی مواقع حاصل رہیں گے۔
2. کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، نسب، مقام پیدائش، بود و باش یا ان میں سے کسی کی بنا پر مملکت کے تحت کسی ملازمت یا عہدے کے لیے نہ تو نا قابل ہوگا اور نہ اس کے خلاف امتیازی برتاؤ کیا جائے گا۔

Article 17 چھوت چھات کا خاتمہ: چھوٹ چھات کا خاتمہ کیا جاتا ہے، اور کسی بھی شکل میں اس پر عمل کرنے کی ممانعت کی جاتی ہے، چھوت چھات کی بناء پر نا اہل قرار دینا بموجب قانون قابل سزا جرم ہوگا۔

Article 19 آزادی تقریر وغیرہ سے متعلق بعض حقوق کا تحفظ:

1. تمام شہریوں کو حق حاصل ہوگا۔

(الف) تقریر اور اظہار کی آزادی کا

(ب) امن پسندانہ طریقہ سے اور بغیر ہتھیاروں کے جمع ہونے کا۔

2. انجمنیں یا یونین قائم کرنے کا۔

3. بھارت کے سارے علاقہ میں آزادانہ نقل وحرکت کرنے کا۔

4. بھارت کے علاقہ کے کسی بھی حصہ میں بودوباش کرنے اور بس جانے کا۔

5. کسی پیشے کے اختیار کرنے یا کسی کام ڈھونڈنے، تجارت یا کاروبار چلانے کا۔

Article 23 انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت :

1. انسانوں کی تجارت اور دوسرے ایسے ہی اقسام کی جبری خدمت کی ممانعت کی جاتی ہے اور اس حکم کی کوئی خلاف ورزی جرم ہوگی جس کی قانون کے مطابق سزادی جاسکتی ہے۔

2. اس دفعہ کا کوئی امر مملکت کی اغراض عامہ کے لئے جبری خدمت لینے میں مانع نہ ہوگا اور ایسی خدمت لینے میں مملکت محض مذہب، نسل، ذات یا طبقہ یا ان میں سے کسی کی بناء پر امتیاز نہ برتے گی۔

Article 24 بچوں کو کارخانوں وغیرہ میں مامور کرنے کی ممانعت:

چودہ سال سے کم عمر کا کوئی بچہ کسی کارخانہ یا کان میں کام کرنے کے لئے مامور نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی دوسرے خطرناک کام پر لگایا جائے گا۔

Article 25 مذہبی آزادی کا حق :

آزادی ضمیر اور مذہب کو قبول کرنے اور پیروی اور تبلیغ کی آزادی۔

1. تمام اشخاص کو آزادی ضمیر اور آزادی سے مذہب قبول کرنے اس کی پیروی اور اس کی تبلیغ کرنے کا مساوی حق ہے بشرطیکہ امن عامہ، اخلاق عامہ، صحت عامہ متاثر نہ ہوں۔

Article 26 مذہبی امور کے انتظام کی آزادی :

اس شرط کے ساتھ کہ امن عامہ اخلاق عامہ اور صحت عامہ متاثر نہ ہوں ہر ایک مذہبی فرقے یا اس کے کسی طبقے کو حق ہوگا۔

1. مذہبی اور خیراتی اغراض کے لئے ادارے قائم کرنے اور چلانے کا۔

2. اپنے مذہبی امور کا انتظام خود کرنے کا۔

3. منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے مالک ہونے اور اس کو حاصل کرنے کا۔

4. ایسی جائیداد کا قانون کے بموجب انتظام کرنے کا۔

Article 28 کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں جو بالکل مملکتی فنڈ سے چلایا جاتا ہو کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

Article 29 اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ :

بھارت کے علاقہ میں یا اس کے کسی حصہ میں رہنے والے شہریوں کے کسی طبقہ کو جس کی اپنی الگ جداگانہ زبان رسم الخط یا ثقافت ہو اس کے تحفظ کا حق ہوگا۔

Article 30 اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے اور انتظام کرنے کا حق :

تمام اقلیتوں کو خواہ مذہب کی بناء پر ہوں یا زبان کی، اپنی پسند کے ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہوگا۔

Article 41 بعض صورتوں میں کام، تعلیم اور سرکاری امداد کا حق :

مملکت اپنی معاشی گنجائش و ترقی کی حدود میں کام پانے تعلیم حاصل کرنے نیز بے روزگاری، پیرانی سالی، بیماری، معذوری اور ناروا حاجت کی دوسری صورتوں میں سرکاری امداد پانے کا حق حاصل کرنے کی ضمانت دینے کے لئے موثر توضیح کرے گی۔

Article 45 بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم :

مملکت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کی مدت کے اندر سب بچوں کو چودہ سال کی عمر پوری کرنے تک مفت اور لازمی تعلیم دینے کی توضیح کرنے کی کوشش کرے گی۔

Article 46 درج فہرست قبیلوں اور درج فہرست ذاتوں اور دوسرے کمزور طبقوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کا فروغ :

مملکت خاص توجہہ کے ساتھ عوام کے زیادہ طبقوں اور خاص طور سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کو فروغ دے گی اور ان کو سماجی ناانصافی اور ہر قسم کے استحصال سے بچائے گی۔

Article 51 (A) 6 تا 14 سال عمر کے تمام بچوں کو مدرسہ بھیجنے کی ذمہ داری والدین پر ہے۔

Article 343 یونین کی سرکاری زبان :

یونین کی سرکاری زبان دیوناگری رسم الخط میں ہندی ہوگی۔ یونین کی سرکاری اغراض کے لئے استعمال کئے جانے والے ہندسوں کی شکل بھارتی ہندسوں کی بین الاقوامی شکل ہوگی۔

Article 350 شکایتوں کے ازالہ کی درخواستوں میں استعمال ہونے والی زبان :

ہر شخص کو کسی شکایت کے ازالہ کے لئے یونین یا کسی ریاست کے کسی عہدہ دار یا حاکم کو ان زبانوں میں سے کسی زبان میں جو یونین یا اس ریاست میں جیسی کہ صورت ہو استعمال ہوں عرض داشت پیش کرنے کا حق ہوگا۔

Article 350 (A) ابتدائی درجہ میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی سہولتیں :

ہر ریاست اور اس ریاست کے اندر ہر مقامی حاکم کی کوشش ہوگی کہ لسانی اقلیتی ذمروں سے تعلق رکھنے والے بچوں کو تعلیم کے ابتدائی درجہ میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی کافی سہولتیں مہیا کرے اور صدر کسی ریاست کو ایسی ہدایتیں اجرا کر سکے گا جو ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے وہ ضروری یا مناسب سمجھے۔

Fundamental Rights and Duties of Citizens, Right of Children to Free and Compulsory Education Act, 2009, Child Rights, Human Rights, PWD Act, 2016 and other Provisions pertaining to Education

6.9.1 قانون/حقوق

قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم ایکٹ - 2009

☆ اس میں 7 باب اور 38 سیکشن ہیں۔

☆ اس قانون کو قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم اگست 2009 کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

☆ 20/جولائی 2009 کو ہندوستانی پارلیمنٹ نے اس قانون کو نافذ کیا۔

☆ 26/اگست 2009 کو صدر جمہوریہ ہند نے منظوری دی ہے۔

☆ مرکزی حکومت کی جانب سے سرکاری جریدہ (گزٹ) میں شائع کردہ تاریخ یکم/اپریل 2010ء سے یہ قانون نافذ العمل ہے۔

☆ سوائے ریاست جموں وکشمیر کے اس قانون کو تمام ملک میں نافذ کیا گیا ہے۔

پس منظر:

☆ دستور ہند کے دفعہ 45 کے تحت سن 1960ء میں ہی چھ تا چودہ (6-14) سال کے تمام بچوں کو مفت ولازمی تعلیم فراہم کرنے کا حکم دیا گیا۔

☆ 2002 میں منعقدہ 86 ویں دستوری ترمیم میں دستورِ ہند کے دفعہ 21(A) کے تحت 6-14 سال کے تمام بچوں کو مفت ولازمی تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا گیا۔

☆ دفعہ 51 کے ذیلی دفعہ A2(K) کے تحت ہر والد یا والدہ اپنے بچے یا زیر سرپرست لڑکے یا لڑکی کو 14 سال کی عمر تک تعلیم کے حصول کے مواقع فراہم کرنا چاہئے۔

☆ دفعہ 45 کے تحت دستور نے 6 سالہ عمر تک ہر بچے کی حفاظت کرنا اور ماقبل تحتانوی تعلیم مہیا کرنے کی سفارش کی ہے۔

☆ قانون حق تعلیم 2009 میں پیش کردہ نکات ہندوستانی دستور کے دفعات 29 اور 30 کے اُصول کے تحت ہیں۔

باب (1)

☆ قانون حق تعلیم 2009 کے تعارف کے ساتھ جملہ 7 باب اور ایک شیڈیول پر مشتمل ہے۔

قانون حق تعلیم 2009 کی تعریفیں:

☆ طفل یا بچوں سے مراد 6-14 سالہ عمر کے لڑکے اور لڑکیاں ہے۔

☆ پرائمری ایجوکیشن (تحتانوی تعلیم) سے مراد جماعت اول تا ہشتم (1-8) ہے۔

☆ متعلقہ حکومت سے مراد:

- مرکزی حکومت سے لے کر وہ مدارس جو اس کے انتظامیہ/سرپرست یا کنٹرول مدارس' ایسے مرکزی زیر انتظامی علاقے جہاں پر اسمبلی کے بغیر ہوں۔
- ایسے مرکزی زیر انتظامی علاقے جہاں پر اسمبلی موجود ہوتی ہے وہاں پر متعلقہ مرکزی زیر انتظامیا علاقہ/حکومت
- جس ریاست میں مدرسہ ہوتا ہے وہاں کی ریاستی حکومت
- مقامی حکومت سے مراد مجلس بلدیہ یا میونسپل کونسل یا ضلع پریشد شہری/گرام پنچایت (پنچایت چاہے کوئی بھی نام سے منسوب ہو)

☆ ناموافق حالات میں زندگی گذارنے والے طبقات میں پائے جانے والے بچوں سے مراد:

- درج فہرست (SC) - درج فہرست قبائل (ST) - سماجی وتعلیمی طور پر پچھڑے طبقات
- متعلقہ حکومت کی جانب سے صراحت کردہ مختلف مقامات کے بچے۔

☆ کمزور طبقات سے وابستہ بچوں سے مراد متعلقہ حکومت کے تعین کردہ اقل ترین آمدنی سے بھی کم سالانہ آمدنی والے والدین/سرپرستوں سے وابستہ بچے۔

☆ قومی کمیشن برائے تحفظِ حقوقِ اطفال سے مراد حقوق اطفال کے تحفظ کے لیے کمیشن کا قانون 2005 کے سیکشن 3 کے مطابق قائم کیا گیا۔
- قومی کمیشن برائے حقوق اطفال - مرکزی سطح پر قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال۔
- ریاستی سطح پر قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال۔

☆ ''کیپٹیشن فیس'' سے مراد مدرسہ کی جانب سے اعلان کردہ رقم کے علاوہ دوسری شکل میں دیے جانے والے چندہ، عطیہ اور دیگر رقومات۔

☆ ''مدرسہ'' کا مطلب:۔
- متعلقہ یا مقامی حکومت کے زیر اہتمام قائم کردہ مدارس۔
- امدادی مدارس (Aided School)
- غیر امدادی مدارس (Unaided schools)۔
- مخصوص زمرہ سے متعلق مدرسہ (Kendriya Vidyalaya, Navodaya Sainik)۔

باب (2) حق برائے مفت ولازمی تعلیم (قانون حق تعلیم)

☆ چھ تا چودہ (6-14) سال کے عمر والے تمام بچوں کو قرب وجوار کے مدارس میں تحتانوی تعلیم (1-8) کے مکمل کرنے تک مفت ولازمی تعلیم کے حصول کا حق حاصل ہے۔

☆ کسی بھی قسم کی فیس، چارجس یا کوئی بھی رقم وصول کرنا ممنوع ہے۔

☆ بچوں کو ان کی عمر کی مناسبت سے موزوں جماعت میں داخلہ دیا جائے۔

☆ چودہ (14) سال کی عمر مکمل کر لینے کے بعد بھی اگر تعلیم کی تکمیل نہ ہوئی ہو تب بھی مفت تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔

☆ تبادلہ کے لیے صداقت نامہ متعلقہ مدرسہ کا صدر مدرس/ انچارج فوری جاری کرے (تاخیر یا رکاوٹ ہونے پر قانونی چارہ جوئی کا شکار ہو سکتے ہیں)۔

☆ Transfer Certificate (ٹی۔سی) نہ ہونے پر بھی تعلیمی سال کے کسی بھی وقت طالب علم کو داخلہ دینے سے محروم نہ کیا جائے (یعنی کسی بھی وقت طالب علم کو داخلہ دینے سے انکار نہیں کر سکتے)۔

باب (3) متعلقہ حکومت، مقامی حکومت اور والدین کے فرائض

☆ اطراف واکناف کے حدود میں اگر مدرسہ نہ ہو تو یہ قانون لاگو ہونے کے 3 سال کے اندر متعلقہ حکومت/ مقامی حکومت مدرسہ کو قائم کرتے ہیں۔

☆ اس قانون کے امور کو روبہ عمل میں لانے کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومت کی ذمہ داری بالترتیب 65:35 ہوتی ہے۔

☆ اس قانون کے امور کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری خرچ (وقت واحد میں) کا ہر سال مرکزی حکومت ہی تخمینہ کرتی ہے۔ اور طئے شدہ مالیہ ریاستی حکومتوں کو مرکزی حکومت "Grant in Aid" کے طور پر دیتی ہے۔

☆ سیکشن 29 میں بتائے گئے اکیڈیمک اتھاریٹی کی مدد سے قومی نصاب کا درمیانی خاکہ تیار کرنا، اساتذہ کے لیے معیاری تربیت تشکیل دے کر اس پر عمل آوری کرنا وغیرہ کی ذمہ داری مرکزی حکومت ہی کی ہوتی ہے۔ جیسے:
- قومی نصاب کا درسیاتی خاکہ ترتیب دینا۔ - اساتذہ کی تربیت کے لیے درکار معیارات تشکیل دینا۔
- نئے انکشافات، تحقیقات، منصوبہ کی تیاری۔

ریاستی حکومت کی ذمہ داریاں

☆ 6 تا 14 سال کی عمر والے تمام بچوں کو مفت ولازمی تحتانوی تعلیم مہیا کرانا۔

☆ مدرسہ کی عمارت، تدریسی عملہ، تدریسی اشیاء کے ساتھ ساتھ بنیادی سہولتیں مہیا کرانا۔

☆ تحتانوی تعلیم (8-1) کے لیے نصاب، مختلف کورسس کو بروقت متعارف کروانا۔

☆ اساتذہ کو تربیتی سہولتیں مہیا کرانا۔

☆ اطراف واکناف کے علاقے میں مدرسہ دسترس میں ہو، اس بات کو یقینی بنانا۔

☆ کمزور طبقات کے بچوں کے لیے کسی قسم کی رکاوٹ حائل نہ ہو اور وہ کسی قسم کے امتیاز کا شکار نہ ہوں، اس بات کو یقینی بنانا۔

☆ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر بچہ اپنی تحتانوی تعلیم کو مکمل کر سکے۔

☆ معیاری تحتانوی تعلیم کو دسترس میں رکھنا۔

مقامی حکومت کی ذمہ داریاں:

☆ 6 تا 14 سال عمر رکھنے والے تمام بچوں کے ریکارڈ کا نظم کرنا۔

☆ تعلیمی کیلنڈر کا تعین کرنا۔

☆ مدارس کی کارکردگی کی نگرانی کرنا۔

☆ تین (3) سال عمر پوری کرنے والے بچے اور 6 سال عمر آنے تک ان بچوں کو مفت ماقبل تحتانوی تعلیم مہیا کرنے کی ذمہ داری مقامی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

☆ اطراف واکناف کے علاقے میں ہی مدارس قائم کرنا۔

☆ تمام لڑکے اور لڑکیاں مدرسہ میں داخلہ لے کر مدرسہ کو روزآنہ حاضر ہوتے ہوئے اس بات کو یقینی بنانا کہ وہ اپنی تعلیم مکمل کر سکیں۔

☆ مدرسہ کی عمارت، تدریسی عملہ، تدریسی اشیاء کے ساتھ ساتھ بنیادی سہولتیں مہیا کرنا۔

☆ تحتانوی تعلیم کے نصاب اور مختلف کورسس کو بروقت متعارف کروانا۔

☆ ایسے خاندان کے بچوں کو جو نقلِ مقام کرتے ہیں اُن کے داخلوں کو یقینی بنانا۔

والدین کی ذمہ داریاں:

☆ 6 تا 14 سال عمر رکھنے والے بچوں کو اپنے اطراف واکناف کے علاقے کے تحتانوی مدارس میں داخلہ دلوانے کی ذمہ داری اولیائے طلباء (والدین) کی ہوتی ہے۔

باب (4) مدارس اور اساتذہ کی ذمہ داریاں

☆ درج فہرست (SC)، درج فہرست قبائل (ST) اور BC گروہ سے تعلق رکھنے والے بچوں کو جماعت اول کے طالب علموں کی تعداد میں 25% داخلہ دے کر مفت ولازمی تعلیم فراہم کی جائے۔

☆ ''کیپٹیشن فیس'' وصول کرنے پر اس کے اس گناہ جرمانہ کی سزا عائد کی جاسکتی ہے۔

☆ Admission Test (داخلہ ٹسٹ) ممنوع قرار دیا گیا ہے (پہلی مرتبہ غلطی سرزد ہونے پر 25,000 روپے اس کے بعد ہر مرتبہ غلطی کرنے پر 50,000 روپے جرمانہ ہوگا)

☆ پیدائشی صداقت نامہ نہ ہونے پر داخلہ سے انکار نہ کیا جائے۔ مدرسہ میں داخلہ پانے والے بچوں کو تحتانوی تعلیم کی تکمیل تک کسی ایک جماعت میں مسلسل برقرار نہ رکھیں اور نہ ہی مدرسہ سے نکال دیں۔

☆ مسلمہ حیثیت حاصل کیے بغیر اگر کوئی مدرسہ قائم کرتا ہے یا چلاتا ہے یا مسلمہ حیثیت ختم ہونے کے بعد بھی اگر وہ مدرسہ چلاتا ہے تب اس کو ایک لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا جائے گا اور خلاف ورزی مزید جاری رہتی ہے تو روزانہ 10,000 روپے جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

☆ قانون کے نافذ ہونے کی تاریخ سے تین (3) سال کے اندر ذاتی خرچ سے تمام شرائط کی تکمیل کرتے ہوئے ہر مدرسہ مسلمہ حیثیت حاصل کرے۔

☆ اسکول انتظامیہ کمیٹی قائم کرنا چاہئے اس تنظیم کے نمائندوں میں 50% خواتین رہنا چاہئے اس تنظیم کے اراکین عوامی نمائندے، طلبہ کے والدین، اساتذہ ہونا چاہئے۔

☆ مرکزی حکومت کے اعلان کے ذریعہ اختیارات دیئے گئے، اکیڈیمک ادارے کے متعین کردہ اقل ترین قابلیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اساتذہ کے تقررات عمل میں لائیں۔

☆ اساتذہ کی مخلوعہ جائیداد 10% سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔

☆ کسی بھی معلم کو غیر تدریسی سرگرمیوں میں شامل نہیں کرنا چاہئے۔ (سوائے مردم شماری، انتخابات کے فرائض، آفات سماوی کے وقت راحت کاری کی خدمات کے لیے)۔

☆ کوئی بھی معلم اپنے آپ کو خانگی ٹیوشن اور خانگی تدریسی سرگرمیوں میں مصروف نہ رکھے۔

باب (5) نصاب اور تحتانوی سطح تک تعلیم کی تکمیل

☆ متعلقہ حکومت کے اعلان کے ذریعہ اختیار دیئے گئے اکیڈیمک ادارے تحتانوی سطح تک تعلیم کا نصاب اور اس کی جانچ کے طریقہ کو طئے کرتے ہیں۔

☆ نصاب ذیل میں بتائے گئے نکات کے عین مطابق ہونا چاہئے۔

1. دستور میں بتائے گئے اقدار کے مطابق۔
2. طلبہ کی ہمہ جہتی ترقی ہونی چاہئے (Cognitive, Affective & Psychomotor domain)۔
3. طلبہ میں علم، استعداد اور قابلیتوں کو فروغ دینا چاہئے۔
4. طفل مرکوز طریقہ تعلیم۔
5. طرز تعلیم عملی اور مادری زبان میں ہونا چاہئے۔
6. ڈر، خوف وخطر اور تکلیف سے آزادی دے کر طلبہ کے نظریات کا آزادانہ اظہار ہونا چاہئے۔
7. مسلسل جانچ جانچ (CCE) ہونی چاہئے۔

☆ تحتانوی سطح کی تکمیل تک کسی بھی قسم کے بورڈ امتحانات نہیں ہوں گے۔

☆ طلبہ کے تحتانوی تعلیم کے مکمل ہونے کے بعد معنون کیے گئے اُصول اور طریقہ کار کے مطابق صداقت نامہ جاری کریں۔

باب (6) حقوق اطفال کا تحفظ

☆ قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال 2005 کے سیکشن 3 کے مطابق مرکزی سطح پر مشاورتی کونسل کا قیام عمل میں لایا جائے جس میں اراکین کی تعداد 15 سے زائد نہ ہو۔اس کمیشن کو قائم کرنے کی ذمہ داری مرکزی حکومت پر ہوتی ہے۔

☆ ریاستی سطح پر مشاورتی کونسل کا قیام عمل میں لایا جائے جس میں اراکین کی تعداد 15 سے زائد نہ ہواور اس کمیشن یا کونسل کو قائم کرنے کی ذمہ داری ریاستی حکومت پر ہوتی ہے۔

باب (7) مختلف نکات

☆ اس ایکٹ کے تحت مرکزی حکومت کی جانب سے پیش کردہ قوانین کو سیکشن 20 ،23 کے مطابق جاری کردہ اعلانات کے فوراً بعد پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اجلاس کے دوران پیش کرتے ہوئے 30 دن تک رکھا جائے ۔ دونوں ایوانوں کی منظوری کے بعد ہی موقع و حالات کے اعتبار سے عمل آوری کی جاتی ہے۔

☆ اس ایکٹ کے تحت ریاستی حکومت کی جانب سے بنایا گیا ہر ایک قانون یا اعلان مجلس قانون سازی کی منظوری کے ساتھ عمل میں لایا جائے

☆ مقامی حکومتیں بھی اس ایکٹ کی عمل آوری کے لیے سرگرمیاں ترتیب دے سکتے ہیں۔

☆ اس ایکٹ کے تحت قابل سزا جرائم سے متعلق مقدمہ دائر کرنے کے لیے قبل از وقت منظوری حاصل کرنا چاہئے۔

قانون حق تعلیم - 2009

☆ مدرسہ کے قوانین ومعیارات

جماعت اول تا پنجم اساتذہ کی تعداد:

بچوں/طلباء کی تعداد	اساتذہ کی تعداد
60 بچوں تک	2
61 تا 90	3
91 تا 120	4
121 تا 200	5

☆ طلباء کی تعداد اگر 150 سے زائد ہو تب 1+5 (پانچ اساتذہ + ایک صدر مدرس)

☆ طلباء کی تعداد اگر 200 سے زائد ہو تب اساتذہ اور طلباء کی تعداد بالترتیب 1:40 نسبت میں ہو (صدر مدرس کے علاوہ)۔

جماعت ششم تا ہشتم اساتذہ کی تعداد:

☆ ہر 35 طلبہ کے لیے کم از کم ایک معلم۔

☆ جنرل سائنس، ریاضی، سماجی علم، زبانوں (Languages) کے لیے اساتذہ۔

☆ طلبہ کی تعداد اگر 100 سے زائد ہو تو مستقل صدر مدرس + پارٹ ٹائم اساتذہ (مصوری، کام کی تعلیم/ پیشہ وارانہ تعلیم/تعلیم، صحت اور ورزش)

☆ بنیادی سہولیات: ہر معلم کے لیے کم از کم ایک کمرہ + آفس + گودام + صدر مدرس کا کمرہ

☆ Ramp (ریمپ) کی سہولت ☆ لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے علاحدہ بیت الخلاء

☆ محفوظ پینے کے پانی کی سہولت ☆ اساتذہ کے لیے ایک ہفتہ میں کام کے گھنٹے۔تدریس کے لیے(45) گھنٹے

☆ کھیل کا میدان ☆ .T.L.M کی تیاری کے لیے زائد گھنٹے

تعلیمی سال میں اقل ترین ایام کار/تدریسی گھنٹے:

☆ اول تا پنجم جماعت کے لیے200 ایام کار/800 تدریسی گھنٹے

☆ ششم تا ہشتم جماعت کے لیے220 ایام کار/1000 تدریسی گھنٹے

سیکشن	اہمیت
.1	اس کو قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم اگست 2009 کے نام سے پکارا جاتا ہے۔
.2	اس قانون کے مختلف تصورات کی تعریفیں پیش کی گئی ہیں۔
.3	6 تا 14 سال عمر والے تمام بچوں کو مفت ولازمی تعلیم کے حصول کا حق حاصل ہے۔
.4	بچوں کو اُن کی عمر کی مناسبت سے موزوں جماعت میں داخلہ دیا جائے۔
.5	طلباء دیگر مدرسہ میں تبادلہ کے خواہش کرنے کا حق رکھتے ہیں۔
.6	یہ قانون لاگو ہونے کے 3 سال کے اندر مدرسہ کو قائم کریں۔
.7	اس قانون کی عمل آوری کے لیے امداد (grants) فراہم کرنے کی ذمہ داری مرکزی وریاستی حکومت کی ہوتی ہے۔
.8	ریاستی حکومت کی ذمہ داریاں۔
.9	مقامی حکومت کی ذمہ داریاں۔
.10	6 تا 14 سال عمر کے بچوں کو مدارس میں داخلہ دلانے کی ذمہ داری والدین کی ہوتی ہے۔
.11	ماقبل اسکولی تعلیم مہیا کرنے کی ذمہ داری مقامی حکومت کی ہوتی ہے۔
.12	مفت ولازمی تعلیم کے تئیں مدارس کی ذمہ داریاں۔
.13	کسی بھی قسم کے فیس وصول نہ کی جائے۔کسی بھی قسم کا انتخابی طریقہ اختیار نہ کیا جائے۔
.14	پیدائشی صداقت نامہ نہ ہونے پر داخلہ سے انکار نہ کیا جائے۔
.15	تعلیمی سال کے کسی بھی مدت میں داخلہ کرا سکتے ہیں۔
.16	کسی ایک جماعت میں مسلسل برقرار نہ رکھیں اور مدرسہ سے نکال نہ دیں۔
.17	بچوں کو جسمانی سزا، ذہنی ہراسانی کا شکار نہ بنائیں۔
.18	مسلمہ حیثیت حاصل کئے بغیر مدارس قائم نہ کریں۔
.19	مدرسوں سے متعلق اُصول وشرائط۔
.20	شیڈیول کو تبدیل کرنے کی ذمہ داری متعلقہ حکومت کو حاصل ہے۔

.21	اسکول انتظامیہ تنظیم (مدرسہ کا انتظامیہ تنظیم)۔
.22	مدرسہ کی ترقی کا منصوبہ۔
.23	معلم/اساتذہ کے تقرر کے لیے اقل ترین قابلیت۔
.24	معلم کے فرائض وذمہ داریاں۔مسائل کا حل۔
.25	طلبہ اور ٹیچر کی نسبت۔
.26	ٹیچروں کی مخلوعہ جائیداد پُر کرنا۔
.27	کسی بھی معلم کو غیر تدریسی سرگرمیوں میں شامل نہ کیا جائے۔
.28	معلم (اساتذہ) خانگی ٹیوشن دینے سے گریز کریں۔
.29	نصاب اور جانچ کے طریقے۔
.30	تحتانوی تعلیم (1-8) کے مکمل ہونے کے فوری بعد صداقت نامہ جاری کریں۔
.31	تعلیم کے تئیں حقوق اطفال کا تحفظ۔
.32	شکایتوں پر فیصلہ لینا۔
.33	قومی مشاورتی کونسل۔
.34	ریاستی مشاورتی کونسل۔
.35	احکامات جاری کرنے کے عہدیدار۔
.36	قابل سزا جرائم سے متعلق مقدمہ دائر کرنے کے لیے عہدیدار سے قبل از وقت منظوری۔
.37	نیک نیتی سے کئے جانے والے اقدامات کا تحفظ۔
.38	اس ایکٹ سے تعلق رکھنے والے اُمور کی عمل آوری کے لیے اصول وقوانین مرتب کرنے کی ذمہ داری متعلقہ حکومت کی ہوتی ہے۔

6.9.2 قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم ایکٹ۔آندھراپردیش کے اصول وضوابط - 2010

(Andhra Pradesh Right of Children to Free and Compulsory Education Rules - 2010)

☆ اسماء قانون۔قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم ایکٹ۔ریاست آندھراپردیش کے اُصول وضوابط-2010

☆ یکم اپریل 2010ء سے یہ قانون نافذ العمل ہے۔

☆ تعریفیں: (یہاں '-' سے مراد یا معنی یا مطلب کو ظاہر کرتا ہے)

☆ آنگن واڑی: Department of Women Child Development

☆ بچے۔ 6 تا 14 سال عمر والے لڑکے اور لڑکیاں

☆ ناموافق حالات میں زندگی گذارنے والے طبقات میں پائے جانے والے بچے

- (SC) درج فہرست - (ST) درج فہرست - یتیم بچے - یسیر بچے
- مخصوص ضروریات کے حامل بچے - HIV متاثرہ بچے - کمزور یا پچھڑے طبقات سے وابستہ بچے
- BC پسماندہ طبقات - اقلیت (Minorities)
- دیگر طبقات کے بچے جن کے والدین کی سالانہ آمدنی -/60,000 روپے سے کم ہو۔

☆ کلکٹر - Revenue Officer

☆ کارپوریٹرس۔گریٹر حیدرآباد اور آندھراپردیش کے دائرہ کار میں موجود میونسپل کارپوریشن

☆ کونسلرس۔وارڈ کے منتخبہ اراکین

☆ ضلعی۔ریاست کے ریونیو اضلاع

☆ ضلع تعلیمی آفسر (D.E.O.)۔ضلعی سطح پر الیمنٹری (1-8) تعلیم سے تعلق رکھنے والے سرگرمیوں کو روبہ عمل لانے والا افسر

☆ ECE۔3 تا 5 سال عمر والے بچوں کو ماقبل تحتانوی تعلیم مہیا کرنے والے ادارے (Early Childhood Care Centres)

☆ الیمنٹری اسکول۔جماعت اول تا ہشتم تک کا مدرسہ۔

☆ مفت تعلیم - مفت درسی کتابیں - نوٹ بکس - یونیفارم - دوپہر کا کھانا

☆ راست یا بالراست خرچ وصول کئے بغیر الیمنٹری تعلیم فراہم کرنا۔

☆ گرام پنچایت: آندھرادیش پنچایت راج قانون۔1994 کے تحت قائم ادارہ۔

☆ مقامی تنظمیں یا ادارے: منڈل پریشد، ضلع پریشد، میونسپالیٹی (بلدیہ)، میونسپل کارپوریشن تنظمیں یا ادارے۔

☆ منڈل تعلیمی آفسر (M.E.O.) منڈل کی سطح پر الیمنٹری تعلیم کی عمل آوری کے لیے ذمہ دار عہدیدار۔

☆ منڈل ریسورس پرسن (M.R.P.) کسی مدارس کے مجمع (Cluster) یں تعلیمی سرگرمیوں کی دیکھ بھال اور بہتر عمل آوری کے لیے وسائل رکھنے والا ٹیچر۔

☆ مدرسہ کے فاصلے کے حدود

☆ تحتانوی مدرسہ۔ہر 1 کلومیٹر کے احاطہ میں ہو

☆ وسطانوی/فوقانیہ مدرسہ۔ہر 3 کلومیٹر کے حاطہ میں ہو

☆ تحتانوی مدرسہ۔جماعت اول تا پنجم تک کا مدرسہ

☆ سرپنچ۔گرام پنچایت کے لیے منتخبہ نمائندہ

☆ School Mapping۔جغرافیائی فاصلے اور سماجی رکاوٹوں پر قابو پانے کے لیے مدرسہ کے مقام کو بتلانے والا تفصیلی نمونہ

☆ ریاست۔آندھراپردیش

☆ ریاستی حکومت۔حکومتِ آندھراپردیش

☆ اکیڈیمک اتھاریٹی۔ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، آندھراپردیش، حیدرآباد (SECRT, A.P., Hyd.)

☆ قانون پر عمل آوری کرنے والی اتھاریٹی (Commissioner and Director of School Education)

☆ SPD (State Project Director) - SPD, Sarva Shiksha Abhiyan

قانون کے مطابق تعلیم/ مدارس میں سہولتیں

☆ جماعت اول تا پنجم ہر 1 کلومیٹر کی دوری پر ہونا چاہئے۔

☆ جماعت ششم تا ہشتم ہر 3 کلومیٹر کی دوری پر ہونا چاہئے۔

☆ موجودہ تحتانوی مدارس (1-5) کی سطح کو وسعت دیتے ہوئے (6-8) ششم تا ہشتم بنانا۔

☆ اعلیٰ تحتانیہ مدارس (1-7) کی سطح کو وسعت دیتے ہوئے جماعت ہشتم قائم کرنا۔

☆ ایسے رہائشی علاقے جہاں پر مدارس بچوں کی دسترس سے دور ہیں ویسے بچوں کے لیے مفت سواریوں کا انتظام، رہائشی انتظام، دیگر سہولیات فراہم کرنے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے المینٹری/ فوقانیہ تعلیم مہیا کروائیں (اس کی ذمہ داری SMC قبول کرے)

(SMC: Schoool Management Committee)۔

☆ بچوں کی تعداد کی بنیاد پر سیکشن/ مزید مدارس کا قیام عمل میں لائے۔

☆ معذورین بچوں کے لیے، ان کے والدین/ سرپرستوں کے لیے متبادل مالی امداد بہم پہنچاتے ہوئے مدارس تک ان کی رسائی آسان کرنا یا Home Based Education فراہم کرنا۔

ریاستی مقامی حکومت کی ذمہ داریاں:

- مفت درسی کتابیں - یونیفارم - ساتذہ کے لیے تربیتی پروگرام - نوٹ بکس

☆ مخصوص ضروریات کے حامل طلباء کے والدین، اساتذہ اور SMC کے اراکین کو تربیت دینا

اہمیتی تختہ/ ترجیحی تختہ:

یتیم و یسیر، HIV متاثرہ بچے، معذورین بچے	-	5%
درج فہرست ذاتیں (SC)	-	10%
درج فہرست قبائل (ST)	-	4%
پسماندہ طبقات (BC)	-	6%
	میزان	25%

: School Management Committee

☆ SMC کی میقات - 2 سال

☆ تحتانوی مدارس میں جملہ اراکین کی تعداد - 27

☆ جماعت اول تا چہارم پڑھنے والے طلباء کے والد/ والدہ/ سرپرست 24 یعنی ہر جماعت سے 6 اراکین

اس طرح 4 جماعتوں سے 6 x 4 = 24

اس کے علاوہ

☆ عوامی نمائندہ - 1

☆ خواتین کی تنظیموں سے منتخبہ نمائندہ - 1

☆ مدرسہ کے صدر مدرس (کنوینر) - 1

☆ اعلیٰ تحتانوی مدارس میں جملہ اراکین کی تعداد - 39

☆ جماعت اول تا ششم پڑھنے والے طلباء کے والد/ والدہ/سرپرست	- 36
یعنی ہر جماعت سے 6 اراکین اس طرح 6 جماعتوں سے 6 x 6 = 36	
☆ عوامی نمائندہ	- 1
☆ خواتین کی تنظیموں سے منتخبہ نمائندہ	- 1
☆ مدرسہ کے صدر مدرس (کنوینر)	- 1

☆ SMC چیرمن

☆ دیہی مقام - سرپنچ

☆ شہری مقام - کونسلر/کارپوریٹر

☆ SMC نائب چیرمن - اراکین سے انتخاب کیا جاتا ہے۔

☆ مقامی عوامی نمائندوں کو ووٹ دینے کا حق نہیں ہوتا

☆ SMC کا اجلاس مہینہ میں ایک دفعہ ضرور بہ ضرور ہونا چاہئے (کم از کم ایک دفعہ)

مدرسہ کی ترقی کے لیے منصوبہ کی تیاری:

☆ SMC کی ذمہ داری ہے کہ ہر سال ماہ نومبر میں گرام سبھا کا اہتمام کر کے اس میں مدرسہ کی ترقی کے لیے منصوبہ تیار کریں۔ اس منصوبہ پر چیرمن/ نائب چیرمن اور کنوینر کی دستخط کے ساتھ Financial Year کے اختتام سے قبل ریاستی حکومت/ متعلقہ حکومت تک پہنچائیں۔

منصوبہ کے نکات:

☆ مدرسہ میں پڑھنے والے طلباء کی تعداد اور ان کی تفصیلات (ہر سال جماعت واری)

☆ جماعت اول تا ہشتم تک زائد (Additional) اساتذہ کی تعداد

☆ زائد انفراسٹرکچر (طبعی سہولیات)، تدریسی آلات، سائنس کے آلات کی تفصیلات

☆ مخصوص تربیت کے لیے ضروری گرانٹس

☆ مفت درسی کتابیں

☆ یونیفارم

اساتذہ کی ذمہ داریاں:

☆ تربیتی پروگراموں میں شرکت کرنا/ حصہ لینا

☆ منصوبہ سبق کی تیاری

☆ نصاب، تربیتی کتابچہ، درسی کتابوں کی تدوین میں حصہ لینا

اساتذہ کے مشکلات کو دور کرنے کی ذمہ داری:

☆ مدرسہ کی سطح پر۔ SMC

☆ منڈل کی سطح پر۔ MPDO (چیرمن) MEO (کنوینر)

☆ ضلعی سطح پر۔ ضلع کلکٹر (چیرمن)، ضلع پریشد کے CEO، DM & HO، کمشنر/میونسپل عہدیدار، DEO (کنوینر)

6.9.3 حقوقِ اطفال (Child Rights)

☆ 1924ء میں نانا جاتی تنظیم نے پہلی بار حقوقِ اطفال کا اعلان کیا۔

☆ اس اعلان نامہ میں بچوں کو غلام بنانا' بچہ مزدوری نظام' بچوں کو ذہنی ہراسانی کا شکار بنانا جیسے اُمور پر روک تھام لگانے کا فیصلہ کیا گیا۔

☆ 20 نومبر 1950ء کو اقوام متحدہ نے حقوق اطفال کا اعلان کیا ہے۔ اس اعلان میں جملہ 10 نکات شامل ہیں۔

1. لڑکے اور لڑکیوں کے لیے قوم' صنف' رنگ' لسان' مذہب' سیاسی یا قومی یا سماجی جائیدادی' پیدائشی دیگر صورتحال کے تفرق کے بغیر تمام حقوق قابل قبول ہیں۔
2. بچے اُن کے مخصوص تحفظات سے مستفید ہونا چاہئے اور آزادانہ' عزت افزاء ماحول میں صحتمندانہ' فطری' جسمانی' ذہنی' اخلاقی' روحانی اور سماجی اعتبار سے ترقی حاصل کرنے یا دیگر صورتوں کے ذریعہ مواقع فراہم کئے جائیں۔
3. لڑکے اور لڑکیاں پیدائش سے ہی نام اور قومیت کی اہلیت رکھتے ہیں۔
4. تمام بچے سماجی تحفظ کے فوائد سے مستفید ہونا چاہئے اور صحت کے فروغ اور ترقی کے لیے اہل ہیں۔
5. جسمانی' ذہنی یا سماجی طور پر پچھڑے بچوں سے خصوصی لگاؤ' تعلیم' تحفظات فراہم کئے جائیں۔
6. مکمل اور ہمہ جہتی شخصیت کی ترقی کے لیے بچوں سے لگاؤ' اُنسیت اور ان کو سمجھنا چاہیے۔ وہ جہاں بھی پرورش پاتے ہیں وہاں پر حفاظت کے ساتھ ساتھ ماں باپ کا پیار اور ذمہ داریوں سے لیس اخلاقی' طبعی ماحول مہیا کرنا چاہیے۔
7. تمام بچے کم از کم تحتانوی سطح تک مفت اور لازمی تعلیم کے حصول کے اہل ہیں۔
8. کسی بھی صورت میں تحفظ اور امداد پانے والوں میں بچوں کو ترجیح دیں۔
9. مختلف اقسام کی عدم توجہی وحشت اور لوٹ مار سے بچوں کا تحفظ کریں۔ بچوں کو کسی بھی قسم کی غیر قانونی منتقلی کا شکار نہ بنائیں۔
10. قوم' مذہب اور دیگر صنفی امتیاز رکھنے والے طریقوں سے بچوں کا تحفظ کریں۔

☆ U.N.O. نے آفاقی اطفال کا اعلان 20/نومبر 1959ء میں کیا۔

حقوق اطفال۔ اقسام

☆ حقوق اطفال 4 قسم کے ہوتے ہیں

1. جینے کا حق/ زندہ رہنے کا حق (Right to Survival)
2. تحفظ پانے کا حق/حق تحفظ (Right to Protection)
3. ترقی کا حق (Right to Development)
4. شرکت/ حصہ داری کا حق (Right to Participation)

جینے کا حق/ زندہ رہنے کا حق: اچھی تعلیم حاصل کرنا' صحت مند زندگی گذارنا' محفوظ پینے کا پانی حاصل کرنا' جینے کے لیے صحت مند ماحول' والدین کے ساتھ رہنا' شناخت/ پہچان رکھنا' اکیلا پن' آزادی سے جینا' عزت سے جینا' آرام وسکون چاہنا' جیسے حقوق اس کے تحت حاصل ہیں۔

اہم معلومات:

☆ دفعہ (6): ہر لڑکا/لڑکی کو جینے کا حق حاصل ہے۔

☆ دفعہ (7): نام درج کروانے' قومیت' والدین کے نام معلوم کرنے کا حق۔

☆ دفعہ (20): گھر سے بے گھر ہونے والے بچے مخصوص تحفظ کا حق رکھتے ہیں۔

☆ دفعہ (21): Adopt (گود لینا) کا حق۔

☆ دفعہ (23): حق صحت۔

حق تحفظ/تحفظ پانے کا حق: صنفی، ذاتی مذہبی، علاقائی، رنگ و نسل کا امتیاز، لوٹ مار، زبردستی، جیسی ہراسانی جیسے بے عزتی سے تحفظ پانے کا حق رکھتے ہیں اس کے علاوہ قدرتی آفات سماوی، متعدی بیماریوں، سزا، کام، نشہ آور ادویات، ظلم و ستم اور حادثات سے تحفظ کا حق رکھتے ہیں۔

☆ دفعہ (19): بچوں کی جسمانی و ذہنی ہراسانی، بے عزتی کا شکار وغیرہ سے تحفظ کا حق۔

☆ دفعہ (20): گھر سے بے گھر ہونے والے بچے مخصوص تحفظ کا حق رکھتے ہیں۔

☆ دفعہ (32): معاشی لوٹ مار کے استحصال سے بچنے کا حق، کسی بھی خطرناک کام سے حفاظت کا حق۔

☆ دفعہ (33): جنسی اذیت، لوٹ مار سے تحفظ کا حق۔

☆ دفعہ (34): غیر قانونی منتقلی میں حصہ دار بننے سے حفاظت کا حق۔

☆ دفعہ (38): مخصوص صورتحال میں مخصوص حق۔

ترقی کا حق: 4/ڈسمبر 1986ء کو اقوام متحدہ نے ترقی کے حق کا اعلان کیا ہے بچے جسمانی، ذہنی، سماجی، ثقافتی، پیشہ ور، روحانی اور اخلاقی طور پر ترقی کرنا۔ ستائش حاصل کرنا، آزادانہ سوچنا، سماجی مساوات جیسے حقوق رکھتے ہیں۔

☆ دفعہ (1): 18 سال سے کم عمر رکھنے والے تمام بچوں میں شمار ہوتے ہیں یعنی وہ بچے ہی ہیں اور ترقی کا حق، انسانی حق ہے۔

☆ دفعہ (2): ترقی کے نتائج سے مستفید ہونے کا حق۔

☆ دفعہ (27): معیاری زندگی گذارنے کا حق۔

☆ دفعہ (28): تعلیم کا حق۔

شرکت/حصہ داری کا حق: بچے کھیل کود، گیت، ثقافتی پروگرام، انجمنوں کی تشکیل جیسے کاموں میں شرکت یا حصہ لینے کا حق رکھتے ہیں۔ اظہارِ خیال کی آزادی، دوستانہ ماحول میں زندگی، دوسروں کی رائے کا احترام کرنا بھی اسی سے متعلق ہے۔

☆ دفعہ (12): اظہارِ خیال کا حق (موقع و محل کی مناسبت سے)

☆ دفعہ (13): رائے دینے کا حق (مشورے دینا)

☆ دفعہ (14): آزادانہ سوچ، مذہب رکھنے کا حق

☆ دفعہ (15): امن کا مظاہرہ کرتے ہوئے تنظیم قائم کرنے کا حق

☆ دفعہ (17): معلومات کے جاننے کا حق

☆ C.R.C. کا مخفف (Child Rights Convention)

CHILD RIGHT CONVENTION (1989)

☆ اقوام متحدہ نے 1979 سال کو ''حقوق اطفال کا سال'' کے نام سے اعلان کیا ہے۔

☆ 1979 میں پولینڈ میں حقوق اطفال پر ایک مسودہ تیار کیا گیا اس مسودہ کو ہی C.R.C. کے نام سے جانا جاتا ہے۔

☆ C.R.C. کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 20/نومبر 1989ء کو منظور کیا ہے۔

☆ عالمی سطح پر 20/نومبر کو ''حقوق اطفال کے تحفظ کا دن'' منایا جاتا ہے۔

☆ C.R.C. یکم/ستمبر 1990ء سے نافذ العمل ہے۔

☆ 31/ڈسمبر 1995ء تک 185 ممالک نے CRC معاہدہ کو منظور کرتے ہوئے دستخط کئے ہیں۔ جبکہ ہندوستانی حکومت نے 11/ڈسمبر 1992 کو دستخط کر کے اس مسودہ کو جاری کیا ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ امریکہ اور صومالیہ نے آج تک بھی اس پر دستخط نہیں کئے ہیں۔

☆ اب تک جملہ 192 ممالک CRC مسودہ پر دستخط کر چکے ہیں۔

☆ CRC54 شیڈیول اور تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

پہلی جلد (حصہ) میں:

☆ اس میں 1 تا 4 تک شیڈیول ہیں۔

☆ 18 سال سے اندرون عمر والے تمام بچوں کو انسانی حقوق کے دائرہ کار میں لاتے ہوئے اختیار کئے جانے والے لائحہ عمل کا تذکرہ کیا ہے۔

دوسری جلد (حصہ):

☆ اس میں 42 تا 45 تک کے شیڈیول رکھے گئے ہیں۔

☆ CRC معاہدہ کو منظور کرنے والے ممالک کی ذمہ داریوں سے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔

تیسری جلد (حصہ):

☆ اس میں سے 46 تا 54 تک کے شیڈیول رکھے گئے ہیں۔

☆ CRC پر عمل آوری میں اقوام متحدہ کا رول/ ذمہ داری، سکریٹری جنرل کے فرائض کا بھی تذکرہ ہے۔

حقوق اطفال۔ دستورِ ہند

1. **دفعہ (A)21:** 6 تا 14 سال عمر کے تمام بچوں کو مفت و لازمی تحتانوی تعلیم کا حق۔
2. **دفعہ 24:** 14 سال تک کسی بھی خطرہ سے جڑے کاموں میں حصہ نہ لینے دیں۔
3. **دفعہ (E)39:** کسی بھی حقوق کے بے جا استعمال سے تحفظ کا حق، جبری مزدوری سے تحفظ۔
4. **دفعہ (F)39:** صحت مندانہ آزادی کے فروغ کے لیے مساوی مواقع، سہولتوں کا حق، لوٹ مار، طبعی و اخلاقی استحصال کے خلاف بچپن اور جوانی کے تحفظ کا حق۔
5. **دفعہ 46:** سماجی ناانصافی تمام اقسام کے لوٹ مار سے تحفظ کا حق۔
6. **دفعہ 23:** غیر قانونی منتقلی، بندھوا مزدوری سے تحفظ کا حق۔
7. **دفعہ 14:** حق مساوات۔
8. **دفعہ 15:** مذہبی، قومی، ذاتی، صنفی امتیازات سے بچنے کا حق۔
9. **دفعہ (3)15:** خواتین اور بچوں کے لیے خصوصی انتظامات۔

6.9.4 حقوق انسان - Human Rights

☆ انسان پیدائشی آزاد ہوتا ہے ہر فرد کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے فیصلے خود کرے، سماج میں اس کا اپنا ایک مقام ہو، عزت و شہرت ہو اور حفاظت سے زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔

☆ 1215ء میں برطانیہ کے بادشاہ جیمس اول (James-I) نے انسانی حقوق کا اعلان کیا۔ اس کو "Magnakarta" سے موسوم کیا گیا۔

☆ فطری حقوق کے اصول کو جان لاک نے پیش کیا۔

☆ روسو اپنی تصنیف "Peoples of Social Contract" اور تھامس فائن نے اپنی تصنیف "The Rights of Man" میں انسانی حقوق سے متعلق وضاحت کی ہے۔

☆ 1789ء میں فرانس کے انقلاب کے موقع پر انسانی حقوق کی اہمیت لازمی قرار دی گئی۔

☆ 1946ء میں اقوام متحدہ نے کمیشن برائے انسانی حقوق کا قیام عمل میں لایا۔

☆ 10/ڈسمبر 1948ء کو اقوام متحدہ نے عالمی حقوق انسانی کا اعلان کیا۔

☆ 1993ء میں جنیوا کے مقام پر اقوام متحدہ نے ''انسانی حقوق'' کے اجلاس کو منعقد کیا۔

☆ 1995ء تا 2000 تک کی درمیانی مدت (سال) کو اقوام متحدہ نے ''انسانی حقوق کا عشرہ'' قرار دیا۔

U.N.O. نے انسانی حقوق کے تین حصے کئے ہیں۔

1. سیاسی حقوق
2. معاشی۔سماجی حقوق
3. فطری حقوق

☆ حقوق انسانی ''وہ حقوق ہیں جو فرد سے کسی بھی حالت میں چھینے یا مسترد نہیں کیے جا سکتے''

انسانی حقوق ۔دستور ہند

ہم ہندوستانی عوام پوری متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ ہندوستان کو ایک خودمختار' سوشلسٹ' سیکولر' عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے یہ حاصل ہے۔

☆ سماجی' معاشی اور سیاسی انصاف

☆ اظہار خیال' عقیدہ' دین اور عبادت کی آزادی

☆ مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع

☆ اور ان سب میں اُخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔ اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج 26/نومبر 1949ء کو اس آئین کو ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں' وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

خردہ تدریس MICRO TEACHING

☆ مائکرو ٹیچنگ کا تصور Stanford University سے اخذ کیا گیا ہے جسکو 1963 میں Dusight Allen نے متعارف کیا۔

☆ ہندوستان میں مائکرو ٹیچنگ کو 1967 میں D.D. Tiwari نے احمد آباد میں متعارف کیا۔

☆ مائکرو ٹیچنگ ایک موٹر ٹکنک ہے جو معلم کے مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد دیتی ہے۔ یا دیگر صنعتوں میں خردہ تدریس کا مقصد تدریسی مہارتوں کا تجزیہ واختراع ہوتا ہے۔

☆ اسکو Scaled Down Teaching Approach مختصر تدریسی رسائی بھی کہا جاتا ہے۔

REDUCING کم کرنا

☆ مائکرو ٹیچنگ میں کمرہ جماعت کا سائز تخفیف کیا جاتا ہے۔یعنی 5 تا 10 طلباء ہی ہوتے ہیں۔

☆ کلاس کا وقفہ دوران Time Duration 5 تا 10 منٹ ہی ہوتا ہے۔

☆ عنوان کی جسامت: کمرہ جماعت کی پیچیدگیاں ہوتی ہیں۔

☆ یہ معلم کے برتاؤ میں تبدیلی پیدا کرنے میں معاون ہوتی ہے۔

Step of Micro Teaching

مائکرو ٹیچنگ میں مختلف مراحل شامل ہوتے ہیں۔

مرحلہ 1: مہارت کی وضاحت Skill Deffining

مرحلہ 2: ماہرین کا مظاہرہ Demonstration by Experts

مرحلہ 3: خردہ سبق کے منصوبہ کی تیاری Preparing Micro Lesson Plan

مرحلہ 4: چھوٹے گروہوں میں تدریس Teaching in Small Groups

PWD ACT کے اہم سوالات

1. PWD Act کا پھیلاؤ کیا ہے؟

ج: Person with Disability (PWD)

2. PWD Act کس کے تحت ہوتا ہے؟

ج: Ministry of Social Justice and Empowerment

3. PWD Act کب شروع کیا گیا؟

ج: 1995

4. PWD Act میں کس سال ترمیم کی گئی؟

ج: سال 2016 میں

5. Persons with Disabilites Act 2016 کب سے نافذ کیا گیا؟

ج: 15 جون 2017 سے

6. PWD Act 2016 کس Act کے تحت تبدیل کیا گیا؟

ج: PWD Act 1995

7. PWD Act 1995 کا اہم مقصد؟

ج: معذور افراد Disabled Person کو بھی یکساں مواقع equal opportunities کے حقوق کا تحفظ Protection of Rights اور انکی مکمل شراکت داری Full Participation ہے۔

8. PWD Act 1995 میں کتنے معذورین Disables کو شامل کیا گیا تھا۔

7 Disabilites کو شامل کیا گیا۔

9. PWD Act 2016 میں کتنے معذورین Disabilites کو شامل کیا ہے۔

ج: 21 Disabilities کو شامل کیا گیا۔

10. PWD Act 2016 میں شامل کیا گیا ایک اہم قانون (Act) کونسا ہے۔

ج: ہر وہ معذور بچہ جسکی عمر 6 تا 18 سال کے درمیان ہے وہ حق برائے مفت اور لازمی تعلیم Right to Free Education مفت تعلیم حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے۔

11. PWD Act 2016 اس کے رہنمایانہ اصول پر تیار کیا گیا ہے؟

ج: UNCRPD کے رہنمایانہ اصول

12. UNCRPD کا وسعت Full Form کیا ہے۔

United National Convention on the Rights of persons with Disabilities.

13. PWD Act 2016 کا نمایاں حق کونسا ہے؟

ج: Right to Equality and Opportunity یکساں مساوات اور مواقع کا حق

14. PWD Act 1995 کے تحت لفظ "Disability" کا مطلب

ج: اندھاپن	Blindness
ضعف بصارت یا شکار یا دھیمی نظر والا	Low Vision
جذام یا کوڑھ سے ٹھیک ہوا شخص	Leprosy Cured
سماعت کی خرابی	Hearing Impairment
اعضاء کی معذوری	Locomoter Disabiltiy
دماغی پسماندہ	Mental Retardation
ذہنی بیماری	Mental illness

15. PWD Act 1995 کے حوالہ سے کم سے کم معذوری کا فیصد اتنا ہونا چاہئے جس سے وہ اس ایکٹ سے فائدہ اٹھا سکیں؟

ج: 40%

16. Person with Disabilities Act 2016 میں کتنے معذورین کا نشانہ طئے کیا گیا؟

ج: 70-100 Million تقریباً معذورین کو فائدہ پہنچانے کا نشانہ طئے کیا گیا۔

17. PWD Act 2016 کا سب سے اہم اور خصوصی پہلو کونسا ہے۔

ج: سرکاری ملازمت میں معذورین کے تحفظ کے کوٹہ کو 3% سے بڑھا کر 4% کیا گیا۔

18. PWD Act 2016 کی خلاف ورزی کرنے پر کیا ہوگا۔

ج: قابل سزا Punishable ہوگا۔

تعلیم حاصل کرنے کا حق RIGHT TO EDUCTION ACT کے اہم سوالات وجوابات

1. دستور کی کونسی ترمیم اور کونسے دفعہ Article کے تحت "مفت اور لازمی تعلیم "Fre & Compulsory Education" مہیا کی گئی ہے؟

ج: دستور کی 86 ویں ترمیم کے ذریعہ اور دفعہ 21-A کے ذریعہ

2. مفت اور لازمی تعلیم کا بنیادی حق (Fundamental Right) کس عمر کے بچوں کو دیا گیا ہے؟

ج: 6-14 سال کے عمر کے بچوں کو

3. Article 21-A اور RTE Act کب سے نافذ العمل کیا گیا ہے؟

ج: یکم اپریل 2010 سے

4. RTE اس کی اجازت نہیں دیتا؟

ج: جسمانی سزا اور ذہنی اذیت

5. حسب ذیل میں یہ تشکیلی جانچ Formative Assesment موزوں پیمانہ نہیں ہے۔

ج: Term Test

6. مشاہداتی اکتساب Observation learning کا تصور دینے والا؟

ج: بنڈورا Banduar

مشقی سوالات

1. ماحول کی درجہ بندی میں ذیل کے کن نکات کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے

1. قدرتی ماحول 2. سماجی ماحول 3. ثقافتی ماحول 4. یہ تمام

2. ذیل میں کون سا سماجی ماحول کا عنصر ہے

1. زمین 2. گھر 3. رسم ورواج 4. دریا

3. ماحول کا تعارف، تفہیم، مواد مضمون کا فہم پہنچانا اس سطح کا مقصد ہے

1. تحتانوی سطح 2. ثانوی سطح 3. فوقانوی سطح 4. کالج کی سطح

4. حکومت آندھرا پردیش نے "Clean & Green" پروگرام اس سال شروع کیا

1. 10/جون 1998 2. 10/جولائی 1998 3. 10/اگست 1998 4. 10/ستمبر 1998

5. مدارس میں ماحول سے متعلق پروگرام یہ ہیں

1. NGC 2. Environmental Club 3. (1) اور (2) 4. کوئی بھی نہیں

6. ہمارے ملک میں "Air Pollution" کو کنٹرول کرنے کے لئے قانون اس سال نافذ العمل ہوا

1. 1974 2. 1972 3. 1981 4. 1986

7. Environmental Protection ایکٹ کا اصول اس سال ترتیب دیا گیا

1. 1974 2. 1977 3. 1981 4. 1986

8. عالمی یوم ماحولیات (World Environment Day) منایا جاتا ہے

1. جون 5 2. ستمبر 16 3. جولائی 11 4. اپریل 22

9. International Ozone Layer Protection Day منایا جاتا ہے

1. جون 5 2. ستمبر 16 3. جولائی 11 4. اپریل 22

10. عالمی یوم آبادی (World Population Day) منایا جاتا ہے

1. جون 5 2. ستمبر 16 3. جولائی 11 4. اپریل 22

11. World earth Day منایا جاتا ہے

1. جون 5 2. ستمبر 16 3. جولائی 11 4. اپریل 22

12. قومی تعلیمی کمیٹیوں میں کس کمیٹی نے کریکولم میں 10 کلیدی عناصر (Ten Core Elements) ماحول کے تحفظ کے ضمن میں پیش کی

1. کوٹھاری کمیشن 2. ایشور بھائی پٹیل کمیٹی 3. قومی تعلیمی پالیسی۔1986 4. POA - 1992

13. یکساں تعلیمی مواقع بہم پہنچانے کے لئے Tution Fee کو رد کر کے مفت و لازمی تعلیم فراہم کرنے کی سفارش اس کمیٹی نے کی ہے

1. کوٹھاری کمیشن 2. ایشور بھائی پٹیل کمیٹی 3. قومی تعلیمی پالیسی۔1986 4. POA - 1992

14. 'تحتانوی سطح پر مفت درسی کتابیں سربراہ کرنے کے ذریعہ پچھڑے طبقات کے بچوں کے لیے بھی یکساں تعلیمی مواقع بہم پہنچائے جاتے ہیں' یہ کس کمیٹی کا قول ہے

1. کوٹھاری کمیشن 2. ایشور بھائی پٹیل کمیٹی 3. قومی تعلیمی پالیسی۔1986 4. POA - 1992

15. SC'ST طبقات کی تعلیمی ترقی کے لئے حکومت ''خصوصی احتیاطیں/اقدامات لے'' کس دفعہ کے تحت کہا جاتا ہے

1. دفعہ 45 2. دفعہ 46 3. 16واں شیڈول 4. 20 واں شیڈول

16. مدارس کا قیام عمل میں لاتے وقت SC اور ST رہائشی علاقوں کا احاطہ کریں۔ یہ کس کمیٹی کا قول ہے۔

1. کوٹھاری کمیشن 2. ایشور بھائی پٹیل کمیٹی 3. قومی تعلیمی پالیسی۔1986 4. POA - 1992

17. "An enquiry into the nature and causes of wealth of nations" کس کی تصنیف ہے

1. Adam Smith 2. Marshal 3. Robins 4. امرتیہ سین

18. اعداد کو بدلتے ہوئے (الٹ پلٹ کر) پڑھنا ان کی خامی ہے

1. بصارتی نقص کے حامل 2. سماعتی نقص کے حامل
3. جسمانی معذور 4. اکتسابی نقص کے حامل

19. دو یا دو سے زائد نقائص اس قسم کا نقص ہے

1. بصارتی 2. سماعتی 3. جسمانی 4. کثیر معذورین

20. IQ ذہنی خارج قسمت 25-20 رکھنے والے کہلاتے ہیں

1. Idiots 2. Morbid 3. Slow learners 4. Gifted

21. "Dys lexia" دراصل اس سے متعلق نقص ہے

1. بولنا۔زبان 2. پڑھنا 3. لکھنا 4. ریاضی

22. "Dys Graphia" دراصل اس سے متعلق نقص ہے

1. بولنا۔زبان 2. پڑھنا 3. لکھنا 4. ریاضی

23. "Dys Calculia" دراصل اس سے متعلق نقص ہے

1. بولنا۔زبان 2. پڑھنا 3. لکھنا 4. ریاضی

24. ایک بچے کی خامی/نقص کی نشاندہی کرنے میں ان کا رول کلیدی ہوتا ہے

1. بچوں کے والدین 2. اساتذہ (معلم) 3. ڈاکٹرس 4. یہ تمام

25. Universalization Formula or Principle کی بنیاد پر کام کرنے والا نمونہ تعلیم

1. Resource Model 2. Home Based Education Model
3. Dual Teaching Modal 4. Distance Learning Model

26. معلم، خود بچے کے گھر جا کر ترتیب دینے والا تدریسی پروگرام

1. Home Based Education Model 2. Alternative Model School
3. Resource Model 4. Distance Learning Model

27. بصارتی نقص والوں کے لئے ذیل میں کونسا تدریسی اشیاء کا طریقہ کار آمد ہوتا ہے

1. محدب و مقعر عدسہ 2. دوربین 3. 2D, 3D, TLM 4. یہ تمام

28. ماقبل تحتانوی تعلیم (Pre-Primary Education) میں کریکولم کا یہ حصہ ہونا چاہئے

1. زبان 2. لسانی مطالعہ 3. کھیل کود کے مشغلے 4. یہ تمام

29. ہندوستان میں "Family Planning Scheme" کا آغاز اس سال ہوا

1. 1952 2. 1950 3. 1951 4. 1954

30. بڑھتی آبادی کے وجوہات ہیں

1. سماجی وجوہات 2. کم عمری میں شادیاں 3. چھوٹے بچوں کی اموات 4. یہ تمام

31. ''بچے کو گھر پر ہی تعلیم دی جائے'' یہ کس کا قول تھا

1. فروبیل 2. جان لاک 3. پسٹالوزی 4. والف لنٹن

32. ''اکولسی مر'' یہ کس زبان کا لفظ ہے

1. یونانی 2. لاطینی 3. فرانسیسی 4. انگلش

33. ''Adolescence یہ ایک دور ہے جس میں بوجھ، گھٹن، جھگڑے فسادات دیکھے جاتے ہیں''۔ یہ کس کا قول ہے

1. Stanley Hall 2. John Lock 3. Kohler 4. Froebel

34. پنسلن انجکشن کو کس نے دریافت کیا

1. بال الیّک 2. الگزانڈر فلیمنگ 3. دومارک 4. واکس من

35. کاربوہائیڈریٹس کی مقدار اس میں ہوتی ہے

1. دھان (چاول) 2. گیہوں 3. گڈے والی ترکاریاں 4. یہ تمام

36. تیل اور چربی والی اشیاء میں یہ دستیاب ہوتا ہے

1. کاربوہائیڈریٹس 2. پروٹین 3. چربیاں 4. معدنیات

37. لوہا (Iron) کی کمی سے ہونے والی بیماری

1. Anaemia 2. شب کوری (Night blindness)

3. جلدی بیماریاں 4. جنسی امراض

38. کیلشیم، فاسفورس کی کمی سے..... یہ بیماریاں لاحق ہوتی ہیں

1. آنکھ سے جڑی 2. جلد سے جڑی 3. ہڈیوں سے جڑی 4. قلب سے جڑی

39. جسمانی نشوونما کے لئے یہ معاون و مددگار ہوتے ہیں

1. دالیں 2. دودھ 3. انڈے 4. یہ تمام

40. صحت مند جلد کے لئے غذا میں ان کا استعمال ضروری ہے

1. پتے والی ترکاریاں 2. دیگر ترکاریاں 3. پھل 4. یہ تمام

41. پانی میں حل پذیر حیاتین (وٹامن) یہ ہیں

1. وٹامن۔بی کامپلکس 2. وٹامن سی 3. (1) اور (2) 4. کوئی بھی نہیں

42. 2001 کی مردم شماری کے مطابق سب سے کم خواتین کی شرح خواندگی رکھنے والی ریاست ہے

1. آندھرا پردیش 2. آسام 3. بہار 4. مدھیہ پردیش

43. 2001 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں خواتین کی خواندگی کا فیصد ہے

1. 53.2% 2. 53.4% 3. 53.67% 4. 53.5%

44. 2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں خواندگی کا فیصد

1. 82.14% 2. 74.04% 3. 65.46% 4. 78.04%

45. مردم شماری 2001 کے مطابق آندھراپردیش میں خواتین کی خواندگی کا فیصد

1. 51.17% 2. 51.81% 3. 51.35% 4. 68%

46. مردم شماری2001 کے مطابق آندھراپردیش میں مردوخواتین کی نسبت

1. 100 : 978 2. 1000 : 970 3. 1000 : 968 4. 1000 : 940

47. مردم شماری2011 کے مطابق ہندوستان میں مردوخواتین کی نسبت

1. 1000 : 950 2. 1000 : 914 3. 1000 : 980 4. 1000 : 971

48. تعلیمی میدان میں گیاٹ(GATT) کے تحت اتنے ممالک بطورارکان ہیں

1. 49 2. 47 3. 46 4. 45

49. WTO کا قیام اس سال عمل میں آیا۔

1. 1995 2. 1990 3. 1991 4. 1996

50. SSA کواس سال تشکیل دیا گیا

1. اکتوبر1997 2. اکتوبر1998 3. ستمبر1997 4. ستمبر1998

51. آندھراپردیش میں SSA پراس سال سے عمل ہورہا ہے

1. 2000 2. 2001 3. 2002 4. 2003

52. ضلعی سطح پر "NPEGEL" کو یہ منعقدکرت ہیں

1. Clustor HM 2. Teacher
3. DEO 4. Girl Child Development Officer

53. بین الاقوامی یوم خواندگی منایا جاتا ہے

1. ستمبر8 2. ستمبر9 3. اکتوبر 8 4. اکتوبر 5

54. ''ساکشر بھارت'' پروگرام اس سال شروع کیا گیا

1. ستمبر2009 2. اکتوبر2009 3. ستمبر2008 4. اکتوبر 2008

55. 1953 میں "MID DAY MEALS" پروگرام کوشروع کرنے والی پہلی ریاست

1. آندھراپردیش 2. مدھیہ پردیش 3. اترپردیش 4. اروناچل پردیش

56. Modernization جدیدکاری کے تعلق سے ان میں سے کونسا بیان زیادہ درست ہے؟

1. سماجی تبدیلی جدیدکاری کا نتیجہ ہے
2. جدیدکاری سماجی تبدیلی کا نتیجہ ہے
3. سماجی تبدیلی کے عناصر میں سے ایک عنصر جدیدکاری ہے
4. سماجی تبدیلی اور جدیدکاری ایک ہی چیز ہے

57. RMSAاسکیم کے تعلق سے یہ بیان صحیح نہیں ہے

1. موجودہ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی مدارس کی سرگرمیوں میں توسیع
2. خوردمنصوبہ بندی کی بنیاد پر اساتذہ اور سہولتوں کے ساتھ اپر پرائمری اسکول کو ثانوی اسکول کا درجہ دینا
3. حسب ضرورت ثانوی اسکول کو اعلیٰ ثانوی اسکول کی حیثیت سے ترقی دینا
4. سرکار کے زیرانتظام نئے مدارس منظور کرنا

جوابات KEY

1	**4**	7	**4**	13	**1**	19	**4**	25	**3**	31	**2**	37	**1**	43	**3**	49	**1**	55	**3**
2	**2**	8	**1**	14	**1**	20	**1**	26	**1**	32	**2**	38	**3**	44	**2**	50	**2**	56	**2**
3	**1**	9	**2**	15	**2**	21	**2**	27	**4**	33	**1**	39	**4**	45	**1**	51	**4**	57	**4**
4	**4**	10	**3**	16	**4**	22	**3**	28	**3**	34	**2**	40	**4**	46	**1**	52	**4**		
5	**3**	11	**4**	17	**1**	23	**4**	29	**1**	35	**4**	41	**3**	47	**4**	53	**1**		
6	**3**	12	**3**	18	**2**	24	**4**	30	**4**	36	**3**	42	**3**	48	**1**	54	**1**		

تدریسی رجحانات (TEACHING APTITUDE)

☆ تدریس کے عام معنی ''علم کا بانٹنا'' ہے۔

☆ تدریسی رجحان کے معنی ''علم کے بانٹنے میں دلچسپی'' ہیں۔

☆ پڑھانا ایک ہنر یا ہنرمندی یا فن (Art) ہے۔

☆ ہنر ہمیشہ محرک یعنی حرکت دینے والا ہوتا ہے۔

☆ تدریس ہمیشہ نشوونما کے رُخ پر ڈالنے والی یعنی Growth Oriented ہوتی ہے۔

☆ تدریس دراصل تین عناصر پر مشتمل ہے۔

1- اُستاد Teacher 2- طالب علم Student 3- مضمون Subject

☆ ان میں سے کسی ایک بھی عنصر کی غیر موجودگی سے پڑھانے کا عمل انجام نہیں دیا جاسکتا۔

☆ موثر انداز میں پڑھانے کے لئے تینوں عناصر اہم ہیں۔

اُستاد (Teacher)

ایک استاد میں پڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل خواص وصلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے۔

☆ بچوں کی فطرت کی معلومات
☆ مضمون کی معلومات
☆ استاد کے اثر کی معلومات
☆ استاد کے پڑھانے کے عمل کے اثر کی معلومات
☆ پڑھانے کے طریقہ کار Teaching Method کی معلومات
☆ مضمون کو طلباء کے سامنے پیش کرنے کی معلومات
☆ پڑھانے کے طریقوں کے اقسام کی معلومات

☆ **پڑھانے کے عام اصولوں کی معلومات**

☆ عملی کام اصول
☆ محرکہ کا اصول
☆ زندگی سے تقابل یا لازم وملزوم کا اصول
☆ دلچسپی کا اصول
☆ تعین کردہ مقاصد کا اصول
☆ انتخاب کا اصول
☆ لائحہ عمل کا اصول
☆ انفرادی غیر مماثلتیں
☆ تفریح کا اصول

☆ **پڑھانے کے ضابطوں کی معلومات**

☆ معلوم سے نامعلوم کی طرف
☆ آسان سے مشکل کی طرف
☆ سادہ سے پیچیدہ کی طرف
☆ عام سے خاص کی طرف
☆ مکمل سے ایک حصہ کی طرف
☆ غیر یقینی سے یقینی کی طرف

☆ **ظاہر** (Overt) **سے پوشیدہ** (Convert) **کی طرف**

☆ خاص سے عام کی طرف
☆ تجزیہ سے تالیف کی طرف
☆ نفسیات سے وجوہات کی طرف
☆ تجزیہ سے وجہ کی طرف
☆ استقرائی طریقہ (Inductive Method)
☆ معلوم سے نامعلوم کی طرف
☆ استخراجی طریقہ (Deductive Method)
☆ نامعلوم سے معلوم کی طرف

☆ **استاد کی انفرادی خاصیتیں**

☆ اچھی صحت
☆ متحرک پن
☆ جوش اور ولولہ
☆ سادہ لیکن بہترین لباس
☆ انصاف اور غیر جانب داری
☆ خوشی سے پُر
☆ ہمدردی
☆ صبر اور وقت کا جذبہ
☆ ولولہ اور مثبت رویہ
☆ پہلے قدم اٹھانے کی صلاحیت
☆ لیڈرشپ کی صلاحیت
☆ جماعت کے اچھے اخلاق

-2 **طالب علم** (Student)

☆ طالب علم ایک سادہ تختی کے مانند ہوتا ہے
☆ طالب علم معصوم اور پارسا ہوتا ہے
☆ جذب کرنے والا (Receptive) ہوتا ہے
☆ بچہ آزاد فطرت کا ہوتا ہے
☆ ہر بچہ میں کچھ انفرادی خواص ہوتے ہیں
☆ ہر طالب علم کی مختلف ذہنی صلاحیت ہوتی ہے
☆ سب کے شوق مختلف ہوتے ہیں
☆ مختلف ہوشیاری کے مدارج ہوتے ہیں

-3 **مضمون** (Subject)

☆ مضمون ہمیشہ طلباء کے ذہنی سطح سے میل کھاتا ہوا ہونا چاہئے۔
☆ مضمون طلباء کے شوق اور ان کے رجحان کے لحاظ سے تیار کیا ہوا یا تبدیل کیا ہوا ہونا چاہئے۔
☆ طلباء کی آسانی کے لئے مضمون کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنا چاہئے۔
☆ مضمون سے متعلق مثالوں کو استعمال کرنا چاہئے۔
☆ مضمون سے متعلق طلباء سے عملی کام کروانا چاہئے۔

اہم نکات (Important Points)

☆ تدریسی رجحان سے مراد پڑھانے کے کام کو نیا رخ دینے میں دلچسپی ہے۔
☆ تدریسی رجحان سے مراد پڑھانے کے طریقہ کار اور اصولوں کا عمدگی سے اطلاق ہے نہ کہ محض ایک ڈپلوما یا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہے۔
☆ رویہ، دلچسپی، ہوشیاری اور طبعی اعتبار سے ہر طالب علم ایک مختلف اکائی ہے۔

☆ جماعت میں ہر طالب علم کے مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان مسائل کے حل کو حاصل کرنے کے لئے پڑھانے کا کام کسی قدر مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں

☆ ایک اچھا استاد اپنی معلومات اور تجربہ کی بنیاد پر جماعت کے تمام طلباء کے مختلف قسم کے مسائل کو حل کرتا ہے۔

☆ طلباء کے مسائل کو حل کرنے کا فہم اور تصور استاد کی Teaching Skill کہلاتی ہے۔

☆ تدریسی رجحان کے دائرہ کار کے مطابق استاد مسائل کو حاصل کرتا ہے۔ اسی لئے تدریسی رجحان کا دائرہ لامحدود ہے۔

☆ ایک استاد میں تدریسی رجحان کے درجہ کی پیائش کے لئے مندرجہ ذیل نکات دیکھے جاسکتے ہیں۔

☆ استاد اور طلباء کے درمیان رشتہ کی بنیاد ☆ کم ذہن طلباء کے مسائل کی طرف استاد کا نظریہ

☆ زیادہ ذہن طلباء کی ضرورتوں کی تکمیل کا طریقہ

☆ ہوم ورک کن طلباء کو دینا چاہئیے۔ کتنا دینا چاہئیے تکمیل یا غیر تکمیل پر ردّعمل

☆ استاد اور والدین کے تعلقات ☆ استاد اور دوسرے اساتذہ کے تعلقات

☆ محرکہ پیدا کرنے کے مختلف طریقے اور ان کے استعمالات

☆ پڑھانے کے طریقے کے فوائد اور نقائص ☆ پڑھانے کے اصولوں کے فوائد

☆ تعلیمی مواد کا استعمال ☆ تختہ سیاہ کا موثر استعمال

☆ تدریسی پلان کی تیاری ☆ تدریسی مقاصد کا حصول

☆ سوال جواب طریقہ تدریس پڑھانے کا ایک اہم موثر طریقہ ہے۔

☆ سوال جواب کے طریقہ سے طلباء میں تحریک پیدا کی جاسکتی ہے۔

☆ طلباء میں مضمون کے متعلق دلچسپی پیدا کی جاتی ہے۔

☆ اس طریقہ سے طلباء کے معلومات کے درجہ سے مضمون کو جوڑا جاتا ہے۔

☆ طلباء کے جواب کو سن کر ان کی مشکلات معلوم کی جاسکتی ہے۔

☆ اس طریقہ سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ استاد کے ذریعہ پڑھایا گیا مضمون طلباء میں کس حد تک جذب ہوا ہے۔

☆ تقابلی، تجزیاتی اور تالیفی صلاحیتوں کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

☆ استاد میں حقیقی اور صحیح پیشکش کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔

☆ طلباء کے ذہن کو چست رکھتا ہے۔

☆ طلباء کے ذہن کو لکچرر کی طرف ہی رکھا جاسکتا ہے۔

☆ مسائل کو حل کرنے کے لئے طلباء میں چستی عادت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

☆ اس طریقہ میں استاد صرف ایک سونچ کے سوالات پوچھنا چاہئے نہ کہ مختلف سونچوں کے۔

☆ سوال کا پہلے سے طئے شدہ مقصد ہونا چاہئے۔

☆ سوال سیدھا اور مختصر ہونا چاہئے۔

☆ سوالات سلسلہ وار ہونے چاہئے۔

☆ سوالات طلباء کے ذہن اور صلاحیتوں کے لحاظ سے ہونے چاہئے۔

☆ سوالات طلباء میں سوچ پیدا کرنے والے ہونے چاہئے

☆ سوالات جماعت کے تمام طلباء سے پوچھے جائیں۔

☆ سوالات سادہ زبان میں ہونے چاہئے۔

☆ ایک سوال کے دوہرے کئی معنی نہیں ہونے چاہئے۔

☆ سوالات طلباء کے سیکھنے کے درجہ کی پیائش کرنی چاہئے۔ ☆ استاد کے پاس سوال کا جواب ہونا چاہئے۔

☆ سوال کا جواب جملہ یا لفظ ہونا چاہئیے نہ کہ 'ہاں' یا 'نا' ہیں۔ ☆ سوالات خالص زبان میں ہونے چاہئے

☆ Progress Card سے بچوں کے امتحان میں حاصل نمبرات معلوم ہوتے ہیں۔

☆ بھولنے کی وجہ یاد کرنے اور دہرانے میں طویل وقفہ ہے۔

☆ واحد معلم مدرسہ (Single Teacher School) میں ایک سے زائد جماعتیں استاد کا مسئلہ ہے۔

☆ مدرسہ کے Time Table میں مشکل مضامین کے گھنٹے صبح میں ہونے چاہئے۔

☆ Playway Method کا بانی فروبل ہے۔

☆ Stagnation کا مطلب فیل ہونے پر اس جماعت میں ایک اور سال پڑھانا ہے۔

☆ Non Detention Policy کو آندھرا پردیش میں 1971ء میں لاگو کیا گیا۔

☆ آندھرا پردیش میں ٹیچر کو وظیفہ کی عمر 58 سال ہے۔

☆ 1964ء میں کوٹھاری کمیشن نے قومی تعلیمی پالیسی پر زور دیا۔

☆ UGC کا مخفف University Grants Commission ہے۔

☆ ماہر تعلیم Words Worth کے مطابق Child is father of the nation ہے۔

☆ ہندوستان میں پیشہ وارانہ تعلیم Vocational Course کے بانی M.K. Gandhi ہے۔

☆ کنڈن گارٹن طریقہ تعلیم کا بانی فروبل ہے۔

☆ ذہانت کی پیائش کا موجد الفریڈ بنے ہے۔

☆ بچوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے کہانیاں بولنا چاہئے۔

☆ اکتساب کے قانون کا موجد تھارن ڈائیک ہے۔

☆ مدرسہ تحتانیہ میں نظم پڑھانے کا مقصد لطف اندوزی ہے۔

☆ ہندوستانی قانون کے مطابق 6 سے 14 سال تک کی عمر تک مفت اور لازمی تعلم ہے۔

☆ ECCE کا مخفف Early Childhood Care and Education

☆ ہندوستان میں خواندگی کا فیصد 74.04 ہے۔

تدریسی رجحانات PEDAGOGICAL APTITUDE

1. Progress Card بچوں کو اس ترقی کے بارے میں بتلاتے ہیں
(1) امتحان میں حاصل نمبرات (2) ہمہ جہتی ترقی (3) جسمانی ترقی

2. بھولنے کی وجہ
(1) یاد کرنے اور دہرانے کا لمبا وقفہ (2) رٹنے کی وجہ (3) دوسروں کو دیکھ کر سیکھنا

3. واحد معلم مدرسہ Single Teacher School میں ٹیچر کے مسائل
(1) ایک سے زائد جماعتیں (2) گھر سے مدرسہ کی دوری (3) بچوں کی عدم دلچسپی

4. مدرسہ کے Time Table میں
(1) مشکل مضامین کے گھنٹے صبح میں ہونا چاہئے (2) زیادہ گھنٹے حساب کے لئے ہونا چاہئے
(3) زیادہ گھنٹے مادری زبان کے لئے ہونا چاہئے (4) کھیل کود کے لئے زیادہ گھنٹے ہونا چاہئے

5. CAPF کا مخفف Comprehensive Access to Primary Education

6. آندھرا پردیش کی تشکیل
(1) 1956 (2) 1957 (3) 1954 (4) 1951

7. Play way Method کا بانی
(1) فوربل (2) تھارن ڈائیک (3) مانٹسوری (4) H.G. Wells

8. Stagnation کا مطلب
(1) فیل ہونے پر اسی جماعت میں ایک اور سال تک پڑھنا (2) دوسری جماعت میں ترقی دینا
(3) اسی جماعت میں دوبارہ داخلہ دینا (4) ان میں کوئی نہیں

9. آندھرا پردیش میں Non Dentention Policy کو لاگو کیا گیا
(1) 1971 (2) 1972 (3) 1974 (4) 1973

10. آندھرا پردیش میں عورتوں کے لئے مختص ریزورویشن
(1) 33% (2) 30% (3) 23% (4) 15%

11. بنیادی تعلیم (Basic Education) کے بانی
(1) رادھا کشن (2) گاندھی جی (3) سردار پٹیل (4) نہرو

12. ٹیچر کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوشی کی عمر
(1) 56 سال (2) 60 سال (3) 58 سال (4) 55 سال

13. 1964ء میں قومی تعلیمی پالیسی کی ضرورت پر زور دینے والا
(1) مدلیار کمیشن (2) کوٹھاری کمیشن (3) رادھا کشن کمیشن (4) جین کمیشن

14. Teacher's Day منایا جاتا ہے
(1) 5/ستمبر (2) 4/ستمبر (3) 21/ستمبر (4) یکم/نومبر

15. U.G.C کا مخفف
(1) Upper Grade Course (2) Upper Primary Girls Course
(3) University Grants Commission (4) Union Grants Commission

16. Child is Father of the Nation کہنے والا ماہر تعلیم
(1) John Dewey (2) Words Worth (3) Wood Worth (4) Montesory

17. پیشہ وارانہ تعلیم (Vocational Education) کا بانی
(1) M.K. Gandhi (2) سروجنی نائیڈو (3) سردار پٹیل (4) رادھا کرشنن

18. تعلیمی مرحلوں میں انعام طلباء کے لئے
(1) ہمت افزائی (2) خوشی کے لئے (3) بچوں کے فائدے کے لئے (4) کامیابی پر

19. کنڈر گارٹن K.G طریقہ تعلیم کا بانی
(1) مارکوس (2) یرلاک (3) فروبیل (4) تھارن ڈائیک

20. ذہانت کی پیمائش کا موجد
(1) ڈالٹن (2) الفریڈ بنے (3) ہربرٹ سورن سین (4) فروبیل

21. بچوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے
(1) کہانیاں بولنا (2) سبق کو بار بار دہرانا (3) گھر کا کام دینا (4) یہ تمام

22. اکتساب کے قانون کا موجد
(1) اگسٹاٹ (2) کوہلر (3) تھارن ڈائیک (4) ڈالٹن

23. مدرسہ تحتانیہ میں نظم پڑھانے کا مقصد
(1) لطف اندوزی (2) لحن سے پڑھانا (3) نظم کو دیکھ کر لکھنا (4) خوشدلی سے پڑھانا

24. مفت اور لازمی تعلیم (Free and compulsary Education) کتنے سال تک کے طلباء کے لئے ہے
(1) 7 سے 15 سال (2) 8 سے 14 سال (3) 6 سے 14 سال (4) 5 سے 15 سال

25. E.C.C.E کا مخفف
(1) Early Childhood Course in Education (2) Early Childhood care and Education
(3) Elementary Course in Child Education (4) ان میں کوئی نہیں

26. ہندوستان میں خواندگی کا فیصد

(1) 55.5% (2) 54.2% (3) 65.38% (4) 75.85%

27. Dropout ترک مدرسہ

(1) لڑکیوں میں زیادہ ہے (2) لڑکوں میں زیادہ ہے

(3) لڑکے اور لڑکیوں دونوں میں زیادہ ہے (4) کوئی Dropout نہیں

28. منڈل نے اپنے تجربات کے لئے جس پودے کا انتخاب کیا

(1) سیم کا پودا (2) بٹانے (مٹر) کا پودا (3) گل مہندی کا پودا (4) ٹماٹر کا پودا

29. سرکاری مدرسہ میں بچے کو شریک کرانے کی لازمی عمر

(1) 5+ (2) 3+ (3) 4+ (4) 6+

30. تعلیمی مشغلے کی مثال

(1) تعلیمی تفریح (2) کمرہ جماعت میں پڑھانا (3) ذہین طلباء پر توجہ دینا (4) کمزور طلباء کو نظر انداز کرنا

31. School Phobia سے مراد

(1) اسکول کے بغیر تعلیم (2) اسکول سے نفرت (3) اسکول کا خوف (4) اسکول سے محبت

32. کسی بچے کے بارے میں معلومات جمع کرنے کا بہترین ذریعہ ہونا چاہئے

(1) اس بچے سے دوستی (2) مشاہدہ کرنا (3) ٹیچر کے ذریعہ (4) ماں باپ کے ذریعہ

33. قومی تعلیمی پالیسی اس سن میں بنائی گئی

(1) 1986 (2) 1982 (3) 1988 (4) 1980

34. منڈل کی سطح پر تعلیمی امور کی دیکھ بھال کرنے والا افسر

(1) D.D.O (2) M.E.O (3) M.R.O (4) D.E.O

35. مدرسہ میں تعلیمی کمیٹی کا کام

(1) بچوں کو پڑھانا (2) کتابیں دلوانا

(3) مدرسہ کی ضرورت کی تکمیل کرنا (4) اساتذہ کو پڑھانا

36. Co-Education سے مراد

(1) لڑکے اور لڑکیوں کو ایک ساتھ پڑھانا (2) لڑکیوں کے لئے علیحدہ اسکول بنانا

(3) لڑکے اور لڑکیوں کے لئے الگ الگ اسکول ہونا (4) لڑکے اور لڑکیوں کو الگ الگ اوقات میں پڑھانا

37. طفل مرکوز تعلیم سے مراد

(1) امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے پڑھانا (2) بچوں کی دلچسپیوں کے پیش نظر پڑھانا

(3) ہنر سیکھانا (4) ایک اچھا شہری بنانا

38. رنگین کھلونوں کو جوڑنا، رنگوں کو جمع کرنا، تصاویر جوڑنا وغیرہ کے طریقہ کار کو کہتے ہیں

(1) مکرر اکتساب (2) پروگرامڈ اکتساب (3) خودکار اکتساب (4) یہ تمام

39. Bloom ایک

(1) ڈاکٹر تھا (2) فلسفی تھا (3) ماہر تعلیم تھا (4) ماہر ریاضی تھا

40. طلباء میں انفرادی فرق کی وجوہات

(1) موروثیت (2) ماحول (3) موروثیت اور ماحول (4) ان میں سے کوئی نہیں

41. ذرائع ابلاغ (Mass Communication) کی مثال

(1) ریڈیو (2) کمپیوٹر (3) ٹیلی فون (4) ٹیلی ویژن

42. موجودہ دور میں ٹیچر اور طالب علم کا تعلق

(1) طلبا کو اچھی تعلیم دینا (2) ان کی سہولت کا باعث بننا (3) سختی سے پڑھانا (4) معیاری پرچہ سوالات بنانا

43. ماحولی مطالعہ نمبر II سے مراد

(1) سماجی علم (2) حساب (3) سائنس (4) جغرافیہ

44. طلباء کو سزا دینے پر

(1) وقت پر اسکول آتے ہیں (2) وہ باغی ہو جاتے ہیں (3) پڑھنے میں توجہ دیتے ہیں (4) (1) اور (3) دونوں

45. Abnormal طالب علم کی مثال

(1) خلاف معمول کام کرنا (2) جماعت میں گڑبڑ کرنا (3) کلاس سے بھاگ جانا (4) مخصوص مضمون میں دلچسپی لینا

46. Peer Group سے مراد

(1) اپنی عمر سے بڑے لوگوں میں رہنا (2) اپنی عمر سے چھوٹے لوگوں میں رہنا
(3) ہم عمر اور ہم خیال لوگوں کا گروپ (4) تمام دوستوں سے الگ گروپ بنانا

47. تعلیم کا مقصد بچوں میں

(1) معلومات فراہم کرنا (2) بچوں کی صلاحیتوں کو ابھارنا
(3) اچھی نوکری حاصل کرنا (4) اچھے نمبرات سے کامیاب ہونا

48. ورزش کے ذریعہ حاصل نشوونما

(1) دماغی نشوونما (2) جسمانی نشوونما (3) جذباتی نشوونما (4) حیاتی نشوونما

49. بچوں میں نمو (Growth)

(1) تاعمر جاری رہتا ہے (2) عمر کے ایک حصے میں رک جاتا ہے
(3) کبھی رکتا ہے اور پھر سے شروع ہوتا ہے (4) ان میں کوئی نہیں

50. نفسیات کا مضمون

(1) کردار کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے (2) جسمانی ترقی میں مدد دیتا ہے

(3) طلباء کی جسمانی بیماریاں جاننے میں مدد دیتا ہے (4) طلباء کی ذہنی صلاحیت جاننے میں مدد دیتا ہے

51. کمرہ جماعت میں Indiscipline پیدا ہونے کی وجہ

(1) طلباء کی بہتات (2) معیار سے اونچا نصاب (3) کمرہ جماعت میں روشنی کی کمی (4) یہ تمام

52. اچھے مثالی ٹیچر کی پہچان

(1) طلباء کی صلاحیتوں کو پیش نظر رکھ کر پڑھانا ہے (2) وقت پر مدرسہ آنا ہے

(3) وقت پر نصاب کی تکمیل کرنا ہے (4) طلباء کو اچھے نمبرات دینا ہے

53. نفسیات کا لفظ Psychology اس زبان سے لیا گیا

(1) جرمنی (2) ایرانی (3) ہندوستانی (4) یونانی

54. نفسیات کا مضمون کہلاتا ہے

(1) دماغ کا مطالعہ (2) شعور کا مطالعہ (3) کردار کا مطالعہ (4) یادداشت کا مطالعہ

55. پہلی اور دوسری جماعت کی کتابوں میں تم کیا شامل کروگے

(1) تصاویر کے ساتھ جلی حروف (2) بغیر تصاویر کے جلی حروف (3) رنگین تصاویر کے ساتھ جلی حروف (4) اپنا مضمون

56. آندھرا پردیش کے مدارس میں ان جماعتوں میں طلباء مدرسہ نہیں چھوڑتے

(1) ساتویں اور دسویں جماعت (2) پانچویں اور چھٹی جماعت (3) ساتویں اور آٹھویں جماعت (4) نویں اور دسویں جماعت

57. 2011ء کی مردم شماری کے تحت آندھرا پردیش میں سب سے زیادہ آبادی والا ضلع

(1) انت پور (2) مشرقی گوداوری (3) کرشنا (4) محبوب نگر

58. کپڑوں پر روشنائی کے دھبوں کو نکالنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

(1) بوراکس (2) بنزین (3) Hypo کا مائع (4) کاربن ڈائی آکسائیڈ

59. بحیثیت مدرس تحتانوی مدرسہ کی کسی کلاس میں کسی بچے کو روتے دیکھ کر تم اس کو کس طرح خوش کروگے

(1) روتے بچوں کو کلاس سے باہر نکال کر (2) روتے بچے کے والدین کو بلا کر انھیں اس کے قریب بٹھا کر

(3) مختلف کھلونوں کو دے کر کھیلنے کو کہا جائے گا (4) کھلونوں کی مدد سے کہانیاں سنا کر

60. میں ٹیچر بن گیا تو اس کو فوقیت دوں گا

(1) وقت پر نصاب کی تکمیل (2) نصاب اور ہم نصابی مشغلوں کی تکمیل

(3) عوام سے ربط (4) مدرسہ کی ضرورتوں کی تکمیل

61. میں اس ٹیچر کی عزت کرتا ہوں جو

(1) گھر کا کام (Home Work) نہ کرنے پر سزا دے (2) کمرہ جماعت میں میرے شبہات (Doubt) کو دور کرے

(3) خال وقتوں میں مجھے کھیلنے کی اجازت دے (4) تدریسی مشغلوں میں مجھے حصہ لینے کا موقع دے

62. مدرسوں میں ٹیچر اور اولیائے طلباء کی میٹنگس (Meetings) کا مقصد

(1) طلباء کی فطرتوں کو سمجھنا (2) طلبا کو اچھی طرح اسباق پڑھانا

(3) اساتذہ کے مسائل کو سمجھنا (4) اولیائے طلباء کے مسائل کا حل کرنا

63. اردو زبان کی کتاب کو پڑھنے کا شوق آپ طلبا میں کس طرح پیدا کروگے

(1) اسباق کو کہانیوں کی مدد سے پڑھا کر (2) اردوں کے اسباق Audio-Tape کی مدد سے پڑھا کر

(3) اسباق کو حادثوں کی مدد سے پڑھا کر (4) اسباق کو مشغلوں کی مدد سے پڑھا کر

64. اگر آپ ٹیچر بن جائیں تو ''کھیل کا گھنٹہ'' کب رکھو گے

(1) صبح کا پہلا گھنٹہ (2) صبح کا تیسرا گھنٹہ (3) دوپہر کا پہلا گھنٹہ (4) دوپہر کا آخری گھنٹہ

65. آج کل طلباء کا کتابوں کا بستہ بہت وزن ہوتا ہے اس مسئلہ کو آپ کس طرح حل کروگے

(1) طلباء کو صرف پڑھانے کی کتابیں ہی لانے کو کہنا (2) مدرسہ میں کتابوں کی فراہمی کا انتظام کرنا اور صرف کاپیاں لانے کو کہنا

(3) روزانہ ایک ہی مضمون پر ھانے والا Time-Table بنانا (4) ہوم ورک دے کر

66. اسکول جانے کی عمر میں طلباء مدرسہ میں شرکت نہیں کرتے اس کے لئے آپ کیا کروگے

(1) اولیائے طلباء کی میٹنگ رکھوں گا (2) مقامی لیڈروں کی میٹنگ رکھ کر مدرسہ میں شریک کروانے کی کوشش کروں گا

(3) افسران بالا کو لکھ کر (4) بچوں کو مدرسہ لانے کے لئے کسی آدمی کو رکھ کر

67. حساب میں کمزور طلباء کو آپ کس طرح پڑھاؤ گے

(1) والدین کو ہدایت دینا کہ وہ اپنے بچوں کو ٹیوشن پڑھائیں

(2) میں ایک حساب کرا کے باقی حساب گھر سے کر کے لانے کو کہوں گا (3) کمرہ جماعت میں خود تمام سوالات کروں گا

(4) میں ایک حساب خود کر کے باقی حسابات کمرہ جماعت میں ہی بچوں کو کرنے کے لئے کہوں گا

68. طلباء میں مذہبی رواداری کے خیالات کو ابھارنے کے لئے آپ مدرسہ میں کیا کروگے

(1) مدرسہ میں ہر مذہب کے تہواروں کا انعقاد (2) مدرسہ میں اپنے مذہب کا پرچار کرنے کی اجازت دینا

(3) مدرسہ میں مذہبی لوگوں کے تقاریر رکھ کر (4) مدرسہ میں روزانہ مذہبی کتابیں پڑھا کر

69. طلباء میں ایک ''اچھا شہری'' بننے کا جذبہ اس مضمون کے ذریعہ ابھارا جاسکتا ہے

(1) سائنس کے ذریعہ (2) حساب کے ذریعہ (3) سماجی علم کے ذریعہ (4) انگریزی کے ذریعہ

70. EFA سے مراد

(1) Education for all (2) Escort for all

(3) Elementry Federal Association (4) ان میں سے کوئی نہیں

71. میں بحیثیت ٹیچر اس طرح کرنا پسند کرتا ہوں

(1) کمرہ جماعت میں کھڑے رہ کر پڑھانے کو (2) کمرہ جماعت میں کمزور طلباء کو چھڑی کے ذریعہ سزا دے کر

(3) کمرہ جماعت میں باہر دوسرے اساتذہ سے باتیں کرتے رہنے کو (4) کمرہ جماعت میں سو جانے

72. بھارت دیش کے قومی جھنڈے کی لمبائی، چوڑائی کی نسبت تناسب

(1) 5:3 (2) 3:4 (3) 3:2 (4) 2:1

73. بچے کی ابتدائی تعلیم ہونی چاہئے

(1) انگریزی میں (2) ہندی میں (3) اردو میں (4) مادری زبان میں

74. سکنڈری ایجوکیشن کمیشن کے صدر تھے

(1) این ڈی کوٹھاری (2) ڈاکٹر رادھا کرشنن (3) کرشنا ساہی (4) ابوالکلام آزاد

75. سمعی و بصری آلہ کی مثال ہے

(1) ٹیلی ویژن (2) ٹیپ ریکارڈ (3) مائیکرو اسکوپ (4) سلائیڈ پروجیکٹر

76. شیر خوارگی کی عمر ہوتی ہے

(1) 1 تا 10 سال (2) 1 تا 11 سال (3) 1 تا 4 سال (4) 1 تا 5 سال

77. پری پرائمری تعلیم (Pre Primary Education) کی مثال

(1) K.G (2) تحتانوی (3) آنگن واڑی (4) پرائمری

78. MLL زبان.....اور مطالعہ ماحول میں ہے

(1) سماجی علم (2) اردو (3) سائنس (4) ریاضی

79. ضلع کے تعلیمی آفیسر کو کہا جاتا ہے

(1) P.O (2) M.E.O (3) M.D.O (4) D.E.O

80. 1964ء میں اس کمیشن کو قائم کیا گیا

(1) کوٹھاری کمیشن (2) سکنڈری کمیشن (3) ایشور بائی کمیشن (4) نیو نیورسٹی گرانٹس کمیشن

81. ایک مدرسہ کو سال میں اتنے دن کام کرنا چاہئے

(1) 180 دن (2) 220 دن (3) 200 دن (4) 240 دن

82. APPEP اس ملک کے تعاون سے شروع کیا گیا

(1) امریکہ (2) جاپان (3) برطانیہ (4) فرانس

83. اسکاوٹ اور گائیڈ کو قائم کرنے والا

(1) بڈن پاول (2) شیکسپیئر (3) راجیو گاندھی (4) ونوبا بھاوے

84. تعلیم بالغان کا اہم مقصد

(1) بے روزگاری کو دور کرنا (2) ناخواندگی کو دور کرنا (3) دستخط کرنے کے قابل بنانا (4) اچھا شہری بنانا

85. تعلیم نسواں کو عملی طور پر اس سن میں رائج کیا گیا

1989 (1) 1964 (2) 1992 (3) 1956 (4)

86. اسکول کامپلکس کا مقصد ہے

(1) تعلیمی معیار میں بہتری (2) اساتذہ کی کمی کو دور کرنا (3) نصاب کی تکمیل (4) ہم نصابی مشاغل

87. ہماری ریاست میں تعلیمی درجات ہیں

10+3+2 (1) 10+2+3 (2) 10+1+4 (3) 2+10+3 (4)

88. S.U.P.W کو تعلیمی میدان میں رائج کرنے والا کمیشن

(1) مدلیار کمیشن (2) ایشور پٹیل کمیشن (3) کوٹھاری کمیشن (4) رادھا کرشن کمیشن

89. 2,4,3,9,4,1,6,5 .....

16 (1) 18(2) 49 (3) 25 (4)

90. مرکزی حکومت کی جانب سے ریاست میں شروع کئے گئے اسکول

(1) ضلع پریشد اسکول (2) نوودیا ودیالیہ (3) ودیا بھون (4) کیندریہ ودیالیہ

91. اساتذہ کو ٹریننگ دینے والا ضلعی ادارہ

DIET (1) SIET (2) SCERT (3) NCERT (4)

92. بچوں پر کتابوں کا بوجھ کم کرنے کے لئے سفارش کی

(1) یشپال کمیٹی (2) رادھا کرشن کمیٹی (3) مدلیار کمیٹی (4) ان میں کوئی نہیں

93. تلنگانہ SCERT کا دفتر واقع ہے

(1) دہلی (2) بنگلور (3) حیدرآباد (4) چینائی

94. O.B.B سے مراد

Oh bi bi (1) Operation Black Board (2)

Oversead British Broad Casting (3) (4) ان میں سے کوئی نہیں

95. معلم کا پہلا مقصد ہے

(1) راہنمائی (2) رجحانات کا فروغ (3) معلومات بہم پہونچانا (4) مشاغل

96. Educare کا مطلب ہے

(1) جاننا (2) پڑھنا (3) سونچنا (4) محبت کرنا

97. ایک استاد کے لئے سب سے زیادہ اہم ہے

(1) جماعتی نظم وضبط (2) مضمون (3) طلباء (4) تدریس کے لئے وقت

98. جوابی بیاضات کی جانچ کو قابل اعتبار بنانے کے لئے استاد کو چاہئے کہ

(1) سخت ہو (2) نرم ہو (3) بامقصد ہو (4) مستعد ہو

99. تدریس ہوتی ہے

(1) فطری (2) توارثی (3) حاصل کی ہوئی (4) اچانک

100. مدرس کا اہم فریضہ

(1) نصاب کو مکمل کرنا (2) نوٹس دینا (3) طلبا کو سیکھنے میں مدد دینا (4) رویوں کو پروان چڑھانا

جوابات KEY

1	**1**	11	**2**	21	**1**	31	**3**	41	**1**	51	**4**	61	**4**	71	**1**	81	**2**	91	**1**
2	**1**	12	**3**	22	**3**	32	**2**	42	**2**	52	**1**	62	**1**	72	**3**	82	**3**	92	**1**
3	**1**	13	**2**	23	**1**	33	**1**	43	**3**	53	**4**	63	**1**	73	**4**	83	**1**	93	**3**
4	**1**	14	**1**	24	**3**	34	**2**	44	**2**	54	**3**	64	**4**	74	**2**	84	**2**	94	**2**
5	**1**	15	**3**	25	**2**	35	**3**	45	**1**	55	**2**	65	**2**	75	**1**	85	**3**	95	**3**
6	**1**	16	**2**	26	**3**	36	**1**	46	**3**	56	**1**	66	**2**	76	**3**	86	**1**	96	**2**
7	**1**	17	**1**	27	**1**	37	**2**	47	**2**	57	**2**	67	**2**	77	**3**	87	**2**	97	**4**
8	**1**	18	**1**	28	**2**	38	**3**	48	**2**	58	**3**	68	**1**	78	**4**	88	**2**	98	**4**
9	**1**	19	**3**	29	**1**	39	**3**	49	**2**	59	**4**	69	**3**	79	**4**	89	**4**	99	**1**
10	**1**	20	**2**	30	**1**	40	**3**	50	**1**	60	**2**	70	**1**	80	**1**	90	**2**	100	**3**

101. تعلیمی سرگرمیوں میں مرکزی حیثیت رکھنے والے
(1) اساتذہ (2) اولیائے طلباء (3) طلباء (4) صدرمدرس

102. طلباء میں انفرادی فرق کی اہم وجہ
(1) اکتساب (2) عادتیں (3) ذہانتی سطح (4) معلومات

103. اکتساب کے معنی
(a) پڑھنا (2) لکھنا (3) معلومات حاصل کرنا (4) سیکھنا

104. اکتساب ہے
(1) رویہ میں مستقل تبدیلی (2) رویہ میں نسبتاً مستقل تبدیلی
(3) Behavioral Pattern میں تبدیلی (4) صرف حقائق حاصل کرنا

105. "Philosophy" نامی لفظ اس زبان سے اخذ کیا گیا ہے
(1) لاطینی (2) یونانی (3) فرانسیسی (4) عربی

106. "Education" نامی اصطلاح اس زبان سے لی گئی ہے
(1) یونانی (2) فرانسیسی (3) لاطینی (4) چینی

107. "Education" نامی لفظ یونانی زبان کے لفظ "Educate" اور Educere سے اخذ کیا گیا ہے۔ "Educere" کے معنی
(1) پڑھنا (2) لکھنا (3) رہنمائی (4) سیکھنا

108. یونانی زبان میں Philo کے معنی
(1) رہنمائی کرنا (2) محبت (3) نفرت (4) سیکھنا

109. "The dynamic side of Philosophy" کسے کہتے ہیں
(1) معلومات (2) طلبا کی سوچ (3) قابلیت (4) تعلیم

110. ذہنی ارتقا عام طور پر انحصار کرتا ہے
(1) ذہانت (2) تحفظ (3) Recognition (4) Recall

111. موجودہ تعلیمی نظام میں معلم کا رول ہے
(1) رہنمائی (2) جانچ کرنے والا (3) ماہر نفسیات (4) ہمہ رخی رول

112. ابتدائی مرحلے میں بچے سیکھتے ہیں بذریعہ
(1) مشق کرکے (2) بذریعہ بصیرت (3) نقالی سے (4) وجوہات بتلاکر

113. تدریس کا مطلب ہے
(1) غیر اصول پرستی (2) معلومات (3) باہمی تفاعل (4) اکتساب (حصول)

114. فن تعلیم (Pedogogy) کا مطلب ہے
(1) زبان کی معلومات (2) فنون لطیفہ کی معلومات (3) علم اکتساب (4) علم تدریس

115. طلباء کو جسمانی سزا دینی چاہئے

(1) زیادہ تر (2) ہمیشہ (3) کبھی کبھی (4) ہرگز نہیں

116. حسب ذیل میں مکمل ماہر فطرت ہے

(1) گاندھی جی (2) راجہ رام موہن رائے (3) روسو (4) پلاٹو

117. مدرسہ سے باہر معلم کام کرتا ہے

(1) مدرسہ کا ماہر نفسیات (2) مدرسہ کا منتظم (3) کمیونٹی لیڈر (4) کونسلر

118. تدریس ہوتی ہے

(1) توارثی (2) حاصل کی ہوئی (3) چند کے لئے تحفہ (4) فطری

119. مدرسہ کی تعلیم کے لئے سمعی و بصری آلات کو تیار کرنے والے

(1) U.G.C (2) UNICEF (3) S.I.E.T (4) E.M.R.C

120. حسب ذیل میں یہ کتاب قدیم تعلیم پر اثر انداز ہوئی

(1) ریپبلک (2) ایمیلی (Emile) (3) بائبل (4) داس کیا پٹیل

121. ایمیلی (Emile) کا مصنف

(1) روسو (2) جان ڈیوی (3) گاندھی جی (4) نہرو

122. مدرس کو اس طرح ہونا چاہئے

(1) Co-operativde (2) Helpful (3) Honest (4) Tactful

123. تدریس میں سب سے اہم کام یہ ہے

(1) منصوبہ تیار کرنا (2) امتحانی پرچوں کی جانچ (3) تدریسی آلات حاصل کرنا (4) طلبا کو منقسم کرنا

124. آدمی کی زندگی کا سب سے کٹھن دور

(1) شیر خوارگی (2) ابتدائی بچپن (3) بچپن (4) شباب

125. آزاد ہندوستان میں تعلیم سے تعلق رکھنے والے سبھی چیزوں پر نظر ثانی کرنے والا کمیشن

(1) مدلیار کمیشن (2) رادھا کرشن کمیشن (3) کوٹھاری کمیشن (4) چٹوپادھیائے کمیشن

126. ''مدرسہ ایک سماج کی حیثیت رکھتا ہے اور تعلیم ایک سماجی کام ہے'' کہنے والے

(1) بلوم (2) ڈیوی (3) پیٹی (4) روم

127. تعلیم میں ''حفظان صحت'' کو پہلا مقام دینے والے

(1) جان ڈیوی (2) جان لال (3) روسو (4) گاندھی

128. مادری زبان میں ہی تعلیم دلوانے کے لئے زور دینے والے

(1) گاندھی جی (2) روسو (3) فروبیل (4) راھا کرشن

129. ردعمل کے لئے ضروری ہے

(1) عمل (2) خواہش (3) محرکہ (4) ڈر

130. کسی ایک کام میں سیکھی ہوئی صلاحیت کو دوسرے کام میں استعمال کرنا کہلاتا ہے

(1) شخصیت خصوصیت (2) تبادلہ اکتساب (3) ذہانتی خصوصیت (4) ان میں کوئی نہیں

131. مدرسہ ہے معلم کے لئے' کھیت ہے____ کے لئے

(1) طالب علم (2) پرندے (3) جانوروں (4) کسان

132. خط کے لئے جس طرح ٹیلی گرام ہے' ریل کے لئے _____ ہے

(1) گھوڑا (2) ٹیلی فون (3) بس (4) ہوائی جہاز

133. دیئے گئے سلسلہ میں آنے والے دو اعداد ہوں گے 27,60,33 ,18,60,22,64 ,13,82,15,75,

(1) 52,42 (2) 57,40 (3) 40,57 (4) 42,52

134. ..... ,8,16,19,38,41 کے بعد آنے والا عدد

(1) 44 (2) 80 (3) 82 (4) 90

135. ,5,15,20,60,65 دوسرا عدد ہے

(1) 196 (2) 185 (3) 189 (4) 195

136. قومی یکجہتی کے جذبہ کو پروان چڑھانے کے لئے اسکول کا کام

(1) طلباء کی آزادی (2) مثالی پارلیمنٹ (3) مثالی عدالت (4) اسکول یونیفارم

137. پرانے زمانے کے مدرسہ کے طالب علم کا اہم کام تھا

(1) سماجی کھیل (2) پڑھنا (3) ٹی وی دیکھنا (4) اصولوں کی پابندی

138. محرکہ Motivation پیدا کرنے کے لئے سب سے اچھا طریقہ

(1) سزا دینا (2) تعریف کرنا (3) ٹوکنا (4) یہ سب

139. بچوں کے اکتسابی تجربات کو بتانے والی کتاب (Discovery of the Child) کے مصنف ہیں

(1) فروبیل (2) مانٹیسوری (3) ٹیگور (4) جان ڈیوی

140. اکتساب/آموزش کے لئے یہ بہت ضروری ہے

(1) آب وہوا (2) ماحول (3) حافظہ (4) محرکہ

141. بچوں کی سماجی نشو ونما میں مدد دینے والوں میں اہم یہ لوگ ہیں

(1) بڑے (2) Peer Group (3) بہت چھوٹے بچے (4) 1 اور 2

142. تعلیمی نصاب کو اخذ کرنے والے

(1) عہدیدار (2) تعلیمی منصوبائی مصنف (3) اساتذہ (4) سماج

143. پیشہ تدریس تمام پیشوں میں بہت افضل ہے کیوں کہ

(1) یہ سماجی خدمات بہم پہنچاتا ہے (2) یہ اچھے شہریوں کو تیار کرتا ہے

(3) یہ ملک کی معماری کرتا ہے (4) یہ سماج کی رہنمائی کرتا ہے

144. ''تعلیمی تفریح'' کا اہم مقصد

(1) مختلف مقامات کا نظارہ کرنا (2) خوشی حاصل کرنا (3) معلومات حاصل کرنا (4) لوگوں کے متعلق جاننا

145. مدرسہ کا اہم مقصد ہوتا ہے

(1) طلباء کو امتحانات کے لئے تیار کرنا (2) اسباق کی تدریس

(3) طلباء کو نوکریوں کے لئے تیار کرنا (4) طلباء کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے مددگار ثابت ہونا

146. ایک اچھا استاد ہمیشہ

(1) اپنی معلومات میں اضافہ کے لئے کوشاں رہتا ہے (2) اپنی معلومات پر اکتفا کرتا ہے

(3) پرانی چیزوں کو بھول کر نئی چیزوں کو معلوم کرتا ہے (4) پرانی چیزوں کا ہی درس دیتا ہے

147. طلباء کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے

(1) اساتذہ کا پیار و شفقت (2) مفت کتابوں کی سربراہی (3) دوپہر کے کھانے کا انتظام (4) نظم وضبط

148. سماجی علم کی تدریس طلباء کو بناتی ہے

(1) لیڈر (2) اچھے شہری (3) ڈکٹیٹر (4) ماہر معاشیات

149. تعلیم بالغان کا اہم مقصد

(1) سماج میں تبدیلی لانا (2) بالغوں میں خواندگی پیدا کرنا

(3) زندگی کے حالات کو سدھارنا (4) ووٹ کے حق کا صحیح استعمال کروانا

150. کمرہ جماعت میں طالب علم کے پوچھے گئے سوالات کے جوابات اگر معلوم نہ ہوں تب وہ معلم

(1) طالب علم کو دوبارہ سوالات کرنے سے باز رکھنے کے لئے اسے مایوس کرنا (2) طالب علم کو سزا دینا

(3) طالب علم کو ٹوکنا اور خاموش سننے کے لئے کہنا (4) جوابات کو معلوم کر لینے کے بعد دوسرے پیریڈ میں کہنے کا وعدہ کرنا

151. تعلیم ہمیشہ فائدہ مند ہوتی ہے۔ اگر

(1) تعلیم سے نوکری ملتی ہو (2) آدمی کو خواندہ بناتی ہو

(3) اس کی زندگی اور کام کے قابل ہو (4) آدمی اپنے حقوق کے بارے میں روشناس ہوتا ہو

152. کوئی طالب علم ''غنڈہ'' ہوتو اس کو معلم

(1) مدرسہ سے نکال دینا چاہئے (2) سزا دینا چاہئے

(3) اس کے مسائل کو سمجھ کر اس کی مدد کرنا چاہئے (4) اس کی جماعت کے لیڈر سے بات کرنا چاہئے

153. گیت، رقص اور کھیل کا ماحول اس سطح پر موزوں ہے

(1) تحتانوی سطح (2) نچلی فوقانوی سطح (3) اونچی فوقانوی سطح (4) جامعاتی سطح

154. سقراطی طریقہ کا مطلب ہوتا ہے

(1) مکالماتی طریقہ (2) لکچر طریقہ (3) سمینار طریقہ (4) تفویض کا طریقہ

155. A.G.N.... کے سلسلہ کا دوسرا حرف ہوگا

T (1) S (2) V (3) U (4)

156. بچے "COMICS" کی کتابیں پڑھتے ہیں اس لئے کہ

(1) بچوں کو ان سے خوشی محسوس ہوتی ہے (2) اس کی قیمت بہت کم ہوتی ہے

(3) ان میں خوبصورت تصاویر ہوتی ہیں (4) ان کتابوں سے نصیحت ملتی ہے

157. میں سنتا ہوں، میں _____ ہوں

(1) یاد رکھتا ہوں (2) بھول جاتا ہوں (3) جانتا ہوں (4) پہچانتا ہوں

158. معلم کو سوشل (سماجی) ہونا چاہئے

(1) بعض اوقات (2) کبھی کبھی (3) ہمیشہ (4) زیادہ تر

159. روایتی (دقیانوسی) طریقہ تدریس ہے

(1) Chalk talk طریقہ (2) مظاہراتی طریقہ (3) Heuristic طریقہ (4) منصوبائی یا پراجکٹ طریقہ

160. جدید نفسیات کے باپ کہلاتے ہیں

(1) Johann Friedrich (2) Rousseau (3) Plato (4) Aristotle

161. ''سیوا گرام'' کو شروع کرنے والے

(1) ٹیگور (2) گاندھی (3) آروبندو (4) نہرو

162. ''شانتی نکیتن'' کے بانی

(1) گاندھی (2) آروبندو (3) ٹیگور (4) ولبھ بھائی پٹیل

163. ہماری ریاست میں تعلیم بالغان کو اس سال شروع کیا گیا

(1) 1978 (2) 1987 (3) 1967 (4) 1976

164. دستور کے اس آرٹیکل کے رو سے 5 تا 14 سال کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم دی جانی چاہئے

(1) 42 (2) 45 (3) 41 (4) 40

165. Nursery School کے شروع کرنے والے

(1) Frobel (2) Macmillan (3) John Dewey (4) Rousseau

166. ''جمہوریت اور تعلیم'' نامی کتاب کے مصنف

(1) ٹیگور (2) گاندھی (3) جان ڈیوی (4) فروبیل

167. اساتذہ کے تربیتی ادارہ کو سب سے پہلے کب شروع کیا گیا

(1) 1733 (2) 1881 (3) 1933 (4) 1781

168. اساتذہ کے تربیتی ادارہ کو سب سے پہلے کس نے شروع کیا

(1) ٹیگور (2) کاروے (3) آروبندو (4) ارسطو

169. اساتذہ کے تربیتی ادارہ کو سب سے پہلے کہاں شروع کیا گیا

(1) شری رام پور کلکتہ (2) احمد آباد (3) بھوپال (4) بھوبنیشور

170. Jean Jaques Rousseau کی کتاب Emile کی کس سنہ میں اشاعت عمل میں آئی

(1) 1762 (2) 1726 (3) 1672 (4) 1862

171. "Naturalism" کے بانی

(1) روسو (2) ہابس (3) بینتھم (4) ہیگل

172. طریقہ تدریس (Teaching Method) اس پر منحصر ہوتا ہے

(1) معلم پر (2) سبق اور اس کا رمرکزی خیال (3) نظام الاوقات (4) کمرہ جماعت

173. ریاستی خواندگی مشن کا چیرمین ہوتا ہے

(1) وزیر تعلیم (2) وزیر اعلیٰ (3) گورنر (4) یہ سب

174. صدر مدرس کا سب سے اہم فریضہ ہوتا ہے

(1) مدرسہ کا نظم ونسق (2) مدرسہ کو موثر انداز میں چلانا (3) اساتذہ کو کنٹرول کرنا (4) ان میں کوئی نہیں

175. نصاب Curriculum اس طرح ہونا چاہئے

(1) معلم پر مرکوز (2) طفل مرکوز (3) اولیائے طلباء پر مرکوز (4) ان میں سے کوئی نہیں

176. ایک معلم کو حسب ذیل کی یہ معلومات ہونا ضروری ہے

(1) سماجیات (2) بچوں کی نفسیات (3) سیاست (4) جمہوریت

177. مدرسہ کی تعلیم کو یہ نام دیا جاتا ہے

(1) غیر رسمی تعلیم (2) رسمی تعلیم (3) تعلیم بالغان (4) یہ سب

178. منصوبائی طریقہ (Project Mothod) کو پیش کرنے والے

(1) Kill Patrik (2) Amrstrong (3) Rosseau (4) Washburn

179. بابائے نفسیات (Psychology) ہے

(1) Wont (2) فرائڈ (3) روسو (4) بلوم

180. بچہ پیدا ہونے کے ساتھ ہی ہم اس سے کیا چاہتے ہیں

(1) ہاتھ ہلانا (2) ہنسنا (3) رونا (4) ہاتھ پیر ہلانا

181. خوشی کے موقعوں پر بھی بالکل خاموش رہنے والے کہلاتے ہیں

(1) Entroverts (2) Introverts (3) Ambhiverts (4) ان میں کوئی نہیں

182. غلطیاں کرتے ہوئے اس کی تصحیح کرتے ہوئے سیکھنے والا طریقہ کہلاتا ہے

(1) خودکار مشاہداتی طریقہ (2) مشاہداتی طریقہ (3) سعی وخطا کا طریقہ (4) عام طریقہ

183. انسان کی جسمانی خصوصیات سے قریبی تعلق رکھنے والا جانور

(1) بندر (2) چمپانزی (3) لومڑی (4) مینڈک

184. دماغ کو ID' Ego اور Super Ego میں منقسم کرنے والا

(1) ارسطو (2) سگمنڈ فرائڈ (3) سی جی یانگ (4) شیلڈن

185. "Cumulative Records" کی ضرورت کی نشاندہی کرنے والا کمیشن

(1) کوٹھاری کمیشن (2) قومی تعلیمی پالیسی (3) 1952-43 تعلیمی کمیشن (4) ایشور بھائی پٹیل کمیشن

186. شخصیت کی خصوصیات پر راست اثر کھنے والا غدود

(1) ایڈرینل (2) تھائیرائیڈ (3) لبلبی رس (4) پیراتھائیرائیڈ

187. Master of Glands کہلاتے ہیں

(1) ایڈرینل (2) پٹیوٹیری (3) تھائیرائیڈ (4) Pancrease

188. حافظہ کا ہمیشہ پیچھا کرنے والی شئے

(1) Retention (2) توجہ (3) بھول (4) یہ تمام

189. حافظہ کو جانچنے کے لئے استعمال ہونے والا آلہ

(1) ٹاچسٹواسکوپ (2) اسکیتا اسکوپ (3) مائنو اسکوپ (4) لاکٹومیٹر

190. عام طور پر طلبا میں توجہ کی بھٹکنے کی وجہ

(1) دلچسپی کا ماند پڑنا (2) محرکہ کا ماند پڑنا (3) دماغی بحران سے دوچار (4) یہ تمام

191. ذہانت پر اثر انداز ہونے والا سب سے اہم عامل

(1) موروثیت (2) ماحول (3) تربیت (4) قوت تخلیق

192. آندھراپردیش کی حکومت تحتانوی مدارس میں ''سمعی وبصری'' طریقہ کارکوکب سے روبہ عمل لائی ہے

(1) 1964-65 (2) 1986-87 (3) 1971-72 (4) 1952-53

193. کمزورطلبا کا ذہانتی خارج قسمت (I.Q)

(1) 90 تا 110 (2) 80 تا 90 (3) 50 تا 70 (4) 50 سے کم

194. اوسط ذہانت والے طلبا کا ذہانتی خارج قسمت (I.Q)

(1) 140 سے زیادہ (2) 70 تا 99 (3) 90 تا 109 (4) 110 تا 119

195. خداداد صلاحیت کے حامل بچوں (Gifted Children) کا ذہانتی خارج قسمت

(1) 90 تا 110 (2) 80 تا 90 (3) 110 تا 119 (4) 140 سے زیادہ

196. زمین گول ہے۔ سبق کو پڑھانے کے لئے حسب ذیل میں اس کو استعمال کرنا بہتر ہے

(1) فٹبال (2) گلوب (3) اٹلس (4) دنیا کا نقشہ

197. دنیا کے نقشہ میں پہاڑوں کو بتلانے کے لئے کونسا رنگ استعمال کیا جاتا ہے

(1) ہرا (2) کالا (3) نیلا (4) چاکلیٹی

198. دنیا کے نقشہ میں پانی کو بتلانے کے لئے کونسا رنگ استعمال کیا جاتا ہے

(1) ہرا (2) نیلا (3) کالا (4) چاکلیٹی

199. انکشافی طریقہ (Heuristic Method) کو پیش کرنے والے

(1) جان ڈیوی (2) کلپاٹرک (3) آرم اسٹرانگ (4) روسو

200. ''تعلیم سے میری مراد آدمی کے جسم، دماغ اور روح کی ہمہ جہت ترقی ہے'' یہ کس کا قول ہے

(1) رابندرناتھ ٹیگور (2) مہاتما گاندھی (3) اربندوگھوش (4) ذاکرحسین

201. "Education is the creation of a sound mind in a sound body" یہ مشہور مقولہ کس نے کہا

(1) ارسطو (2) سقراط (3) افلاطون (4) گاندھی جی

202. تعلیم کا مطلب

(1) معلومات فراہم کرنا (2) مہارتوں کو تربیت دینا (3) سماجی وجذباتی نشوونما کو فروغ دینا (4) یہ تمام

203. تعلیم کی ابتداء ہوتی ہے

(1) جب بچہ اسکول میں داخل ہوتا ہے (2) بسم اللہ کی تقریب کے بعد

(3) بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی (4) بچہ کے سن شعور کو پہنچنے کے بعد

204. تعلیم

(1) ایک مسلسل عمل ہے (2) ایک مشکل کام ہے (3) ایک پیچیدہ عمل ہے (4) (1) اور (3) دونوں

205. Teaching

(1) ایک آرٹ ہے (2) سائنس ہے (3) آرٹ اور سائنس دونوں (4) نہ آرٹ ہے نہ سائنس

206. ٹیچر کی ذمہ داری ہے

(1) طلباء کو دیانت داری سے تعلیم دے (2) طلباء پر اپنا رعب قائم رکھے

(3) طلباء سے ہوم ورک کرائے (4) نہ صرف تعلیم دے بلکہ طلباء کی مکمل شخصیت کو پروان چڑھانے میں اپنا گرانقدر حصہ ادا کرے

207. تدریسی رجحانات (Teaching Aptitude) کا مطلب ہے

(1) معلم کے فرائض سے آگاہی (2) معلم بننے کے لئے شخصیت کے ضروری صفات (traits) کی نشاندہی

(3) تعلیم کے تئیں معلم کا نظریہ (4) اوپر دیئے گئے تمام

208. قدیم ہندوستان میں معلم کو مانا جاتا ہے

(1) خدا کا اوتار (2) بزرگ شخصیت (3) طلباء کا دوست اور رہنما (4) عوام کا دشمن

209. موجودہ دور میں معلم کو مانا جاتا ہے

(1) ایک نزاعی شخصیت (2) طلباء کا دوست اور رہنما (3) کمرشیل فنکار (4) ان میں کوئی نہیں

210. شانتی نکیتن کس نے قائم کیا

(1) مہاتما گاندھی (2) سوامی وویکانندا (3) رابندر ناتھ ٹیگور (4) ین ٹی راماراؤ

211. موجودہ دور میں جماعت میں مرکزی حیثیت کسے حاصل ہے

(1) استاد کو (2) کلاس لیڈر کو (3) ذہین طالب علم کو (4) طالب علم کو

212. یہ طریقہ طلباء کے حافظہ کی نشوونما میں مددگار رہے

(1) استاد کی مہارت (2) طریقہ تدریس (3) رٹ کر پڑھنا (4) مضمون کو سمجھنا

213. تعلیم بذریعہ کھیل کو کس نے رائج کیا

(1) فروبل (2) کلپاٹرک (3) مانٹے سوری (4) کاڈویل کوک

214. کنڈرگارٹن سسٹم کے بانی کون ہیں

(1) فروبل (2) کلپاٹرک (3) مانٹے سوری (4) روسو

215. ہندوستان میں سب سے پہلے آفاقی تعلیم (Universal Education) کو رائج کیا

(1) برہمنوں نے (2) بدھ مت نے (3) انگریزوں نے (4) مسلمانوں نے

216. تعلیمی معیارات کا انحصار اس پر ہوتا ہے

(1) اسکول کا ماحول (2) استاد کی تدریسی صلاحیت (3) طلباء کا ذوق و رجحانات (4) متعلقہ افسران کی نگرانی

217. "Aptitude Test" کا مقصد ہوتا ہے

(1) کسی بھی پیشہ کے لئے صحیح اور موزوں شخص کا انتخاب (2) مہارتوں کی جانچ

(3) معلومات کی جانچ (4) صلاحیتوں کی جانچ

218. کسی فلسفی نے معلم کو ایک مالی (Gardener) سے تعبیر کیا

(1) فروبل (2) کلپاٹرک (3) مہاتما گاندھی (4) جواہر لال نہرو

219. پیشہ تدریس کے لئے کون سے علم سے واقفیت نہایت ضروری ہے

(1) فلاسفی (2) نفسیات (3) سائنس (4) ریاضی

220. مشہور فلسفی سقراط کا تدریسی طریقہ تھا

(1) زبانی لکچر (2) تحریری نوٹس (3) سوالات وجوابات کا پیرایہ (4) اشاروں سے سمجھانا

221. روسو نے اپنی کتاب ''ایمیلی'' کب شائع کی

1856 (1) 1762 (2) 1980 (3) 1991 (4)

222. سامبرمتی آشرم کے قائم کرنے والے

(1) مہاتما گاندھی (2) وویکانندا (3) راجہ رام موہن رائے (4) سوامی وویکانند سرسوتی

223. کس فلسفی کے بقول انسان خدا کی بہترین مخلوق ہے

(1) برنارڈ شا (2) مہاتما گاندھی (3) اربندو گھوش (4) پسٹالوزی

224. کس نے کہا کہ ''سچائی ہی خدا ہے''

(1) برنارڈ شا (2) مہاتما گاندھی (3) ٹیگور (4) سردار پٹیل

225. ''قوم کا معمار'' کسے کہا جاتا ہے

(1) وزیر اعظم کو (2) صدر جمہوریہ کو (3) مہاتما گاندھی کو (4) معلم کو

226. وسیع پس منظر میں تعلیم کا مطلب ہوتا ہے

(1) تاحیات مسلسل عمل (2) ایک محدود عمل (3) مخصوص پیشہ سے وابستہ علم (4) کچھ بھی نہیں

227. ''روسو'' کا تعلق اس ملک سے ہے

(1) امریکہ (2) فرانس (3) اٹلی (4) جرمنی

228. ''روسو'' کو مانا جاتا ہے

(1) مفکر تعلیم (2) ماہر نفسیات (3) مشہور مصنف (4) سیاسی لیڈر

229. کس فلسفی نے مدرسہ کو گھر سے تعبیر کیا جہاں طلباء اپنے والدین تک کو بھول جاتے ہیں

(1) روسو (2) کلپاٹرک (3) پسٹالوزی (4) فروبل

230. ایک معلم کو طلباء سے

(1) دور رہنا چاہئے (2) خوف کھانا چاہئے (3) قربت اور پہنچ میں رہنا چاہئے (4) کچھ نہیں

231. ایک معلم طلباء کے لئے

(1) پولیس کی طرح ہونا چاہئے (2) قابل تقلید نمونہ ہونا چاہئے (3) ڈسپلن شکن شخص ہونا چاہئے (4) کچھ نہیں

232. معلم کو طلباء کے ساتھ نہیں کرنا چاہئے

(1) گالی گلوچ (2) جسمانی سزا (3) محبت اور شفقت (4) (1) اور (2) دونوں

233. ویدک دور میں اسکول کو کہا جاتا تھا

(1) مدرسہ (2) آشرم (3) گروکل (4) کچھ نہیں

234. کون سا معلم طلباء کا مرکز توجہ ہوتا ہے

(1) سبجکٹ ٹیچر (2) اعلیٰ ڈگریوں کا حامل استاد

(3) فعال، خوش مزاج اور حوصلہ بڑھانے والا استاد (4) بدمزاج ٹیچر

235. انسان

(1) ایک سماجی حیوان ہے (2) رحم دل مخلوق ہے (3) تعلیم یافتہ حیوان ہے (4) یہ تمام

236. ''حب الوطنی کے فروغ کے لئے تعلیم بہت ضروری ہے۔'' یہ کس کا قول ہے

(1) گاندھی جی (2) سروجنی نائیڈو (3) کوتلیا (4) کالی داس

237. ہندوستان میں ابتداء میں نرسری اسکول کس طبقہ کے لئے کھولے گئے

(1) امیر و دولت مند (2) غریب طبقہ (3) اوسط طبقہ (4) تمام کے لئے

238. کن ممالک میں نرسری اسکول سب سے پہلے قائم ہوئے

(1) ایشیائی ممالک (2) عرب ممالک (3) مغربی ممالک (4) مشرقی ممالک

239. تدریس اچھی ہونی چاہئے

(1) کمیت کے لحاظ سے (2) معیار کے لحاظ سے (3) پیشہ کے لحاظ سے (4) محنت کے لحاظ سے

240. جدید معلم طالب علم کے لئے

(1) خدا ہوتا ہے (2) ڈکٹیٹر ہوتا ہے (3) دوست و رہنما ہوتا ہے (4) باس (Boss) ہوتا ہے

241. لازمی بنیادی تعلیم (Compulsory Primary Educatilon) کے لئے عمر کی حد کیا ہے

(1) 6-11 (2) 5-11 (3) 6-12 (4) 5-12

242. ریاستی سطح پر تعلیمی ریسرچ کا ادارہ

(1) U.G.C (2) N.C.E.R.T (3) S.C.E.R.T (4) UNICEF

243. ٹیلی ویژن کے تعلیمی پروگرام _____ حصہ ہیں

(1) رسمی تعلیم کا (2) غیر رسمی تعلیم (3) تعلیم بالغان کا (4) تعلیم نسوان کا

244. بنیادی تعلیم (Basic Education) کے بانی کون ہیں

(1) مہاتما گاندھی (2) مولانا آزاد (3) پروفیسر ہمایوں کبیر (4) ڈاکٹر رادھا کرشنن

245. وہ کون سے صدر جمہوریہ ہند ہیں جنہوں نے اپنی عملی زندگی کا آغاز بحیثیت معلم کیا

(1) کرشنا کانت (2) ڈاکٹر فخر الدین علی احمد (3) شنکر دیال شرما (4) ڈاکٹر رادھا کرشنن

246. "The School and Society" کے مصنف کون ہیں

(1) ڈیوے (2) پسٹالوزی (3) فروبل (4) آڈم

247. NAEP کس کا مخفف ہے

(1) National Adult Education Programme (2) Nature and Education Plan

(3) Non-Adult Eligible Person (4) کوئی بھی نہیں

248. NAEP کا کب آغاز ہوا

(1) 1978 (2) 1980 (3) 1975 (4) 1995

249. ''گرودیو'' کس کا لقب ہے

(1) ٹیگور (2) رادھا کرشنن (3) لال بہادر شاستری (4) سردار پٹیل

250. ریاست تلنگانہ میں جملہ شرح خواندگی ہے

(1) 66.46% (2) 74.95% (3) 74.04% (4) 71.20%

☆☆☆

KEY جوابات

101	**3**	111	**4**	121	**1**	131	**4**	141	**2**	151	**4**	161	**2**	171	**1**	181	**2**	191	**1**
102	**3**	112	**3**	122	**4**	132	**4**	142	**4**	152	**3**	162	**3**	172	**2**	182	**3**	192	**2**
103	**4**	113	**2**	123	**1**	133	**2**	143	**3**	153	**2**	163	**1**	173	**1**	183	**2**	193	**2**
104	**2**	114	**4**	124	**4**	134	**3**	144	**3**	154	**1**	164	**2**	174	**2**	184	**2**	194	**3**
105	**2**	115	**4**	125	**3**	135	**4**	145	**4**	155	**4**	165	**1**	175	**2**	185	**3**	195	**4**
106	**1**	116	**3**	126	**2**	136	**4**	146	**1**	156	**1**	166	**3**	176	**2**	186	**2**	196	**2**
107	**3**	117	**3**	127	**2**	137	**1**	147	**1**	157	**2**	167	**1**	177	**2**	187	**2**	197	**4**
108	**2**	118	**2**	128	**1**	138	**2**	148	**2**	158	**3**	168	**2**	178	**1**	188	**3**	198	**2**
109	**4**	119	**3**	129	**3**	139	**4**	149	**2**	159	**1**	169	**1**	179	**1**	189	**1**	199	**3**
110	**1**	120	**2**	130	**2**	140	**4**	150	**4**	160	**1**	170	**1**	180	**3**	190	**4**	200	**2**

201	**1**	211	**4**	221	**2**	231	**2**	241	**1**
202	**4**	212	**3**	222	**1**	232	**4**	242	**3**
203	**3**	213	**3**	223	**1**	233	**3**	243	**2**
204	**4**	214	**1**	224	**2**	234	**3**	244	**1**
205	**3**	215	**2**	225	**4**	235	**1**	245	**4**
206	**4**	216	**1**	226	**1**	236	**3**	246	**1**
207	**4**	217	**1**	227	**2**	237	**1**	247	**1**
208	**1**	218	**1**	228	**1**	238	**3**	248	**1**
209	**2**	219	**2**	229	**3**	239	**2**	249	**1**
210	**3**	220	**3**	230	**3**	240	**3**	250	**1**

سماجی علم

SOCIAL STUDIES

جغرافیہ

1. نقشہ: نقشوں کا تجزیہ، مختلف اقسام کے نقشے اور گلوب بہ حیثیت زمین کا نمونہ

- لفظ Geography یونانی الفاظ Geo اور Graphy کا مجموعہ ہے جس کے معنی زمین کا مطالعہ ہے۔
- جغرافیہ کی تعریف مختلف انداز سے کی گئی ہے۔ ہمبولٹ کے مطابق جغرافیہ قدرت کا مطالعہ کرنے والی وہ سائنس ہے جس میں زمین پر پائی جانے والی ساری مادی اشیاء کا بیان شامل ہے۔
- جغرافیہ دنیا کی سطح کا مطالعہ ہے اور جغرافیہ انسان اور ماحول کے تعلق کا مطالعہ ہے۔
- جغرافیہ کو مستند سائنس کی حیثیت مل چکی ہے۔ جس میں کرہ ارض کی مختلف طبعی اور کلچرل خصوصیات کی ترتیب و تنظیم کی تشریح و تعبیر کی جاتی ہے۔
- جغرافیہ کے مطالعے کے مختلف طریقے ہیں۔
- تسلسلی نہج (Systematic Apprach): جغرافیہ کے تسلسلی مطالعہ کا مطلب ہوتا ہے کہ خاص طبعی اور بشری مظاہرات کا مطالعہ، جس سے کرہ ارض کی ساخت و ترتیب کا پتہ چلتا ہے۔ تسلسلی مطالعہ کو چار خاص شاخوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(1) طبعی جغرافیہ (Physical Geography): طبعی کا تعلق کرہ ارض کے پورے نظام سے ہوتا ہے۔ یعنی اس میں ماحولیاتی نظام، خاکی کرہ، آبی کرہ، فضائی کرہ اور حیاتی کرہ وغیرہ کو شامل کیا جاتا ہے۔

(2) حیاتی جغرافیہ میں مختلف طرح کے جنگلوں گھاس کے میدانوں، چرند، پرند، پیڑ، پودوں کی زندگی گزارنے کا ماحول اور ان کی فلاح و بہبود پر پڑنے والے اثرات کے مطالعہ کو شامل کیا جاتا ہے۔

(3) بشری جغرافیہ (Human Geography): اس میں کلچر، سماجی محرکات، اقتصادی، معاشی اور سماجی زندگی اور زمان و مکان کا بیان شامل ہوتا ہے۔

(4) جغرافیائی طریقہ کار اور تکنک میں فیلڈ سروے، تشریحی نقشے، جغرافیائی اطلاعاتی نظام سے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

- ہم نقشہ پر کسی طبعی شئے کو ظاہر کرنے کے لئے علامتوں کا استعمال کرتے ہیں۔
- نقشہ میں ہم مختلف رنگوں کو استعمال کرتے ہوئے بلند مقامات کو ظاہر کر سکتے ہیں۔
- زمین پر بلند مقامات کی پیمائش سطح سمندر کی مدد سے کی جاتی ہے۔
- دنیا میں پائے جانے والے تمام سمندروں کی سطح (اوپری سطح) مساوی ہوتی ہے چونکہ تمام سمندر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔
- **حائطی لکیریں (Contour Lines):-** حائطی لکیر وہ لکیر ہے جو یکساں بلندی والے مقامات کو ملاتے ہوئے کھینچی جاتی ہے۔ نی
- حائطی لکیریں بے ترتیب ہوتی ہیں جن کا دارومدار زمین کی ہیت پر ہوتا ہے۔ یہ ایک دوسرے کو قطع نہیں کرتے۔
- دو حائطی لکیروں کے درمیان کا فاصلہ زمینی منظر پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر زمین کا ڈھلان بلند ہو تو حائطی لکیریں قریب ہوں گے۔ اگر زمین پست ہو تو حائطی لکیریں ایک دوسرے سے دور ہوں گے۔
- نقشے ہمیں قطعہ زمین کی خصوصیات کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں جیسے کس مقام پر پہاڑ ہیں اور کس مقام پر وادیاں ہیں وغیرہ۔
- جب سڑک یا باندھ کی تعمیر کی جاتی ہے تو بلند مقامات کو بتانے والے نقشے بہت کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ اگر ہم کو اتار چڑھاؤ والے خطوں میں پائے جانے والے دو مقامات کے درمیان سڑک تعمیر کرنا ہے تو کس راستے سے سڑک کی تعمیر کریں فیصلہ کرنے میں یہ نقشے مددگار ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب باندھ کی تعمیر کی جاتی ہے تو یہ جاننا ضروری ہوتا ہے کہ زمین کا کتنا علاقہ زیر آب آنے والا ہے۔

- سطح سمندر پر بلند اور پست مدوجذر واقع ہوتے ہیں جو کبھی مستقل نہیں رہتے۔اس عمل کے نتیجہ میں سطح سمندر کی بلندی میں کمی بیشی واقع ہوتی ہے۔ان بلندیوں میں ہم کس کو سطح سمندر کی بلندی یا صفر میٹر کی بلندی کہیں گے۔اس مسئلہ کے حل کے لئے سمندر کی سطح کو ہم وقفہ وقفہ سے احتیاط کے ساتھ پیائش کر کے اس کا اوسط لیں گے۔
- سائنسدانوں نے ان بلند اور پست مدوجذر کا ایک لمبے عرصے تک مشاہدہ کرنے کے بعد انہوں نے ایک اوسط حساب لگایا جسے سمندری سطح کا اوسط (Mean Sea Level) یا (MSL) کہتے ہیں۔
- عرض بلد اور طول بلد کے منظّم مواصلات سے سطح زمین پر کسی بھی محل وقع کو معلوم کرنا پروجکشن (Projection) : کہلاتا ہے۔
- علامتیں طبعی خصوصیات کا اظہار کرتی ہیں۔
- ایسا شخص جس نے زمین کی طبعی خصوصیات اور انسانی سماج کا گہرا مطالعہ کیا ہوں ماہر جغرافیہ کہلاتا ہے۔
- الادریسی کے اتارے گئے نقشہ میں جنوب کو اوپری جانب اور شمال کو نچلی جانب ظاہر کیا گیا ہے کیونکہ الادریسی کا ماننا تھا کہ جنوبی سمت اوپری جانب اور شمالی سمت نچلی جانب ہوتی ہے۔
- چونکہ الادریسی کا تعلق سعودی عربیہ سے تھا اس لئے اس نے ملک سعودی عرب کو نقشہ میں وسط میں بتلایا ہے۔
- چین کے Da Ming Hun Yi Tu نے نقشہ کو 1389ء میں تیار کیا تھا۔یہ نقشہ موجودہ نقشہ سے یکسر مختلف ہے۔اس لئے میں ہندوستان، عرب اور آفریقہ کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی ہے۔
- قدیم زمانے میں نقشہ بحری سفر کرنے والوں کی نگرانی میں تیار کئے جاتے تھے۔
- ملاح اور بحری سفر کرنے والے سفر کرنے کے سبب نقشہ پر عبور رکھتے تھے۔
- بحری سفر کرنے والے نقشہ سازوں کو پہاڑی، میدانی، نشیبی علاقوں وغیرہ کی تفصیلی معلومات فراہم کرتے تھے۔
- قدیم زمانے میں سمریوں، یونانیوں اور دیگر نے اپنے ملک کو نقشہ کے وسط میں ظاہر کیا کرتے تھے کیونکہ وہ اپنے ملک کو وسط کی اساس مانتے ہوئے دیگر ممالک کے خاکے تیا کرتے ہوئے نقشہ اتارتے تھے تاکہ انھیں سفر میں سہولت مہیاء رہے۔
- ادریسی نے نقشہ میں جنوب کو اوپر ظاہر کیا تھا لیکن یونانیوں نے یہ ثابت کیا کہ شمال اوپر ہوتا ہے اور جنوب نیچے پایا جاتا ہے۔اس لئے ادریسی کے نقشہ میں ظاہر کردہ سمت کو غلط اور یونانیوں کی جانب سے پیش کردہ سمت کو صحیح مانا جاتا ہے۔
- نوآبادیاتی طاقتوں نے تفصیلی نقشوں کی تیاری پر کثیر رقم اس لئے صرف کی تاکہ وہ نوآبادیات پر سیاسی، معاشی اور فوجی کنٹرول قائم کرسکیں اور ان نقشوں کی مدد سے قدرتی وسائل کی تلاش کرتے ہوئے اس سے کثیر منافع حاصل کر پائے۔
- David Living Stone (1813-1873): اسکاٹ لینڈ میں پیدائش ہوئی۔برطانیہ میں تعلیم حاصل کی۔اس نے آفریقہ کا تفصیلی دورہ کیا۔اس کی کفالت لندن مشنری سوسائٹی نے کی اور اس کا مقصد تجارت اور عیسائیت کا فروغ تھا۔
- Sir Henry Morton Stanley (1841-1904): اس کا تعلق برطانیہ سے تھا۔اس کی کفالت نیویارک ہیرالڈ نے کی اور اس کا مقصد David Stone کے مشن کو مزید آگے بڑھانا تھا۔

- Ronald Amundsen(1872-1928): اس کا تعلق ناروے سے تھا۔اس کی کفالت بلجیم انٹارتیک اسپیڈیریشن نے کی ۔اس کا مقصد جنوبی کرہ کی دریافت تھا۔
- Alfonsa-De-Albuquerque: اس کا تعلق پرتگال سے تھا اور اس کی کفالت پرتگالی بادشاہ مینوول اول نے کی۔ اس کا مقصد پرتگالی نوآبادیات کی بحر ہند تک رسائی تھا۔
- دوران جنگ نقشوں کی ضرورت اور مانگ بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ بحری، بری اور فضائی فوج کو پالیسیوں کی تشکیل کے لئے ،حکمت عملیوں کو تدوین کرنے کے لئے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ان نقشوں کا استعمال لازمی ہوجاتا ہے۔
- 1802 میں Willian Lambton نے ایک جغرافیائی سروے شروع کیا جو دنیا کا ایک مشہور جغرافیائی سروے شمار ہوتا ہے۔
- سروے کا آغاز جنوب میں چینائی سے ہوتا ہوا ہمالیہ پر ختم ہوا تا کہ طول بلد کی لمبائی اور مختلف مقامات کی اونچائی کی پیائش ہوسکے۔اس سروے کو سر جارج ایورسٹ نے مکمل کیا۔جس کے ذریعہ سے یہ ثابت ہوا کہ دنیا کی سب سے اونچی چوٹی ایورسٹ ہے۔(اس چوٹی کا نام جارج ایورسٹ کے نام پر رکھا گیا ہے) جنہوں نے پہلی مرتبہ سائنٹفک طرز پر چوٹی کی پیائش کی۔
- سروے کی شروعات چینائی سے ہوئی کیونکہ تمام بلندیوں کی پیائش سطح سمندر سے کی جاتی ہے۔
- قدیم یونانیوں نے نقشوں کی تیاری عرض بلد اور طول بلد کی مدد سے کی۔ جدید دور میں نقشوں کی تیاری کے لئے سٹیلائٹ کا استعمال کیا جارہا ہے۔
- برطانوی نقشے: برطانیہ نے نقشے نوآبادیات کے پھیلاؤ اور قدرتی وسائل کے استحصال کے لئے تیار کئے۔
- گلوب زمین کا نمونہ ہوتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) دنیا کی فتح کا خواہشمند تھا۔

(1) راجہ پورس (2) لوئی (3) فلپ (4) سکندر

(2) الادریسی نے کس سال دنیا کا نقشہ تیار کیا تھا۔

(1) 1164 (2) 1154 (4) 1174 (4) 1150

(3) انھوں نے طول بلد اور عرض بلد کے مطابق نقشہ تیار کئے۔

(1) عربی (2) چینی (3) یونانی (4) مصری

(4) ارتفاعی خطوط Contour Lines زمین کے ڈھلان اور کس کی بلندی کو ظاہر کرتے ہیں۔

(1) سطح سمندر (2) سطح زمین (3) پہاڑ (4) میدان

(5) Da Ming Hun Yi Tu نے اس سال نقشہ تیار کیا تھا۔

(1) 1164 (2) 1389 (3) 1174 (4) 1150

1. جوڑ ملایئے

(1)	Da Ming Hun Yi Tu		(a)	عراقی
(2)	الادریسی		(b)	یونان
(3)	Gerardus Mercator		(c)	چینی
(4)	سکندرِ اعظم		(d)	عربی
(5)	بابلین		(e)	بابائے نقشہ کشی

جوابات

I. 4 (1) 2 (2) 3 (3) 1 (4) 2 (5)

II. c (1) d (2) e (3) b (4) a (5)

2. نظامِ شمسی اور زمین

- سورج کے بشمول آٹھ سیارے، 48 ثانوی سیارے اور بے شمار چھوٹے سیاروں کو مجموعی طور پر نظامِ شمسی کہتے ہیں۔
- نظامِ شمسی میں سورج مرکز میں مستحکم رہتا ہے اور تمام چھوٹے اور بڑے سیارے اور ثانوی سیارے اس کے اطراف گردش کرتے رہتے ہیں۔
- نظامِ شمسی کے آٹھ سیارے عطارد، زہرہ، زمین، مریخ، مشتری، زحل، یورانس، نپ چون ہیں۔
- سورج اور زمین کے درمیان کا فاصلہ 149.4 کروڑ کلومیٹر ہے۔
- سورج کی سطح کا درجہ حرارت 6000 سلسیس اور اس کے مرکز کا 10 لاکھ سلسیس ہے۔
- نظامِ شمسی کا ابتداء کے بارے میں چیمر لین اور ملٹن کے پیش کردہ مفروضہ Plantasined Hypomesis (شہاب کا مفروضہ) کو قبول کیا گیا۔
- ہزاروں ستارے مل کر شہاب ثاقب بناتے ہیں۔
- زمین کی محوری گردش کی وجہ سے دن اور رات بنتے ہیں۔
- سورج کی شعاعیں 21 مارچ کو خط استواء پر 21 جون کو خط سرطان پر، 23 ستمبر کو دوبارہ پھر خط استواء پر اور 22 ڈسمبر کو خط جدی پر سیدھی پڑتی ہیں۔
- زمین کے ہر 32 میٹر کے اندرونی حصہ کی حرارت میں 1 سنٹی گریڈ کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔
- خط استواء سب سے طویل عرض بلد ہے۔

زمین

- زمین سورج سے قریب ترین تیسرا سیارہ ہے اور وسعت میں پانچواں مقام رکھتا ہے۔ زمین نظامِ شمسی میں زہرہ اور مریخ کے درمیان واقع ہے۔ تمام سیاروں میں بلند ترین کثافت رکھتی ہے۔
- زمین کے ابعاد

(1) سورج سے اوسط فاصلہ (مداری) (14,95,97,900 کیلومیٹر)

(2) سورج کے اطراف سالانہ گردش کی مدت (مداری)- (365دن 5 گھنٹے 48 منٹ اور 45.51 سکنڈ)

(3) محوری گردش کے لئے درکار وقت (23 گھنٹے 56 منٹ 4 سکنڈ)

(4) خط استوا کا قطر (12,756 کلومیٹر)

(5) قطبی قطر (12,714 کلومیٹر)

(6) زمین کی ضخامت (5.880×10^{-21})

(7) زمین کا حجم 10,83,20,88,40,000

(8) خط استوائی محیط (40,075.03 کلومیٹر)

(9) قطبی محیط (40.007.89 کلومیٹر)

(10) زمین کا رقبہ (51,01,00,500 مربع کلومیٹر)

(11) خشکی کا رقبہ (14,89,50,800 مربع کلومیٹر)

(12) تری کا رقبہ (پانی کا) (36,11,49,700 مربع کلومیٹر)

چاند اور سورج گرہن

چاند اور سورج کے گرہن کا عمل اس طرح ہوتا ہے کہ جب چاند زمین اور سورج کے درمیانی خط کے عین درمیان آجاتا ہے تو گرہن لگتا ہے۔ اگر ایسا بدر کو ہو تو زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے۔ تب چاند (Lunar) گرہن لگتا ہے اور اگر اماوس کو ہو تو چاند کا سایہ زمین پر پڑتا ہے تب ہمیں سورج پورا یا ادھورا کٹا ہوا نظر آتا ہے۔ اسے سورج گرہن (Solar Eclips) کہتے ہیں۔ مگر گرہن صرف بدر یا اماوس کو ہی نہیں ہوتے بلکہ گرہن پورا ہو یا ادھورا یا کچھ حصے کا (Partial) بھی ہوسکتا ہے۔ ایسا زمین اور چاند کے مرکزوں کے درمیان 5 ڈگری کا جھکاؤ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

نظام شمسی اور سیاروں کے متعلق معلومات
سورج کے اطراف مداری گردش

نمبر شمار	سیاروں کے نام		سورج سے فاصلہ Rms میں	سورج کے اطراف مداری گردش
(1)	عطارد	Mercury	5,79,09,100	88دن
(2)	زہرہ	Venus	10,82,08,900	225دن
(3)	زمین	Earth	14,95,97,900	365.25 دن
(4)	مریخ	Mars	22,79,40,500	687دن
(5)	مشتری	Jupitor	77,83,33,000	12 سال
(6)	زحل	Saturn	1,42,69,78,000	30سال
(7)	یورانس	Uranus	2,87,09,91,000	84سال
(8)	نیپچون	Neptune	4,49,70,70,000	165 سال

- انسان اس زمین پر دیگر کئی ملین جانوروں' نباتات اور خوردبینی اجسام کے ساتھ رہتا ہے۔ انسانوں کی آمد اس زمین پر تقریباً ایک لاکھ سال پہلے ہوئی۔
- دیگر جانداروں کی بہ نسبت انسان ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہا کہ زمین کو زندگی گذارنے کے لئے ایک بہترین مقام بنائے۔ انسان مسلسل اپنے آپ میں اور اپنے اطراف واکناف میں تبدیلی لانے کوشاں رہا۔
- عظیم عمل کے دوران انسانوں اور زمین کے دیگر باشندوں کے ساتھ ساتھ خود انسانوں میں تصادم ہونے لگا۔
- ناجائز استعمال کا مطلب جنگلات' دریاؤں' پہاڑوں' جانوروں اور یہاں تک کہ خود انسانوں کی تباہی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ماحولیاتی بحران' جیسے عالمی حدت میں اضافہ اور مٹی' پانی اور ہوا میں زہریلی آلودگی کے مسائل پیدا ہونگے۔
- **ہماری کائنات' سورج اور زمین:** ہزاروں سال سے انسان آسمان کی طرف دیکھتا آرہا ہے اور اس میں چمکنے والے اجسام کے بارے میں سمجھنے کی کوشش کرتا آرہا ہے۔ یعنی تارے جو غیر تغیر پزیر حالت میں رہتے ہیں۔
- سورج' سیارے اور چاند جو تغیر پزیر حالت میں رہتے ہیں۔ یہ سب کیا ہیں اور یہ کس طرح سے ہم سے جڑے ہوئے ہیں؟ یہ کس طرح سے ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ بہت سے لوگ ان اجسام کا باریک بینی سے مطالعہ کرتے ہیں۔ ان کی حرکات وسکنات کو قلمبند کرتے ہیں۔ ان کے حرکات اور کام کرنے سے متعلق خاکے تیار کرتے ہیں۔
- ابتداء میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ زمین مضبوطی سے جمی ہوئی اور ساکن حالت میں ہے جبکہ دیگر اجسام اس کے اطراف گھومتے ہیں۔ وہ یہ بھی سوچتے تھے کہ زمین تارے اور سورج ہمیشہ سے ایسے ہی ہیں اور ہمیشہ ایسے ہی رہینگے۔ (بناء کسی تبدیلی کے)
- تقریباً 500 سال پہلے سائنسدانوں نے ایک نئے خیال کو پیش کیا کہ زمین کا مرکز نہیں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ زمین سورج کے اطراف گردش کرتی ہے اور سورج بھی گردش کرتا ہے۔ آسمان میں موجود بے شمار تارے درحقیقت کئی سورج ہیں۔ پچھلے سو سالوں کے دوران سائنسدانوں نے یہ بھی ثابت کیا کہ تارے پیدا ہوتے ہیں' بڑھتے ہیں اور ختم بھی ہوجاتے ہیں۔
- سائنسدانوں نے یہ ثابت کیا کہ تارے درحقیقت ایک بہت بڑے گروہوں کے حصے میں جس سے کہکشاں کہا جاتا ہے۔ کائنات میں اس طرح کی کئی ملین کہکشاں موجود ہیں۔
- ایک نظریئے کہ مطابق کائنات کی ازخود ابتداء تقریباً 13.7 بلین سال پہلے بیگ بینگ "Big Bang" سے ہوا۔ اور کئی بلین سال بعد اس کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ اس طرح سے کہکشاں وجود میں آئے۔ اور کہکشاں میں تارے اور تاروں کے اطراف گردش کرتے سیارے وجود میں آیا۔
- ہماری زندگی میں چیزیں تیزی سے حرکت کرتی ہیں اور ہر لمحہ چیزیں تبدیل ہوتی ہیں تاہم اس طرح کی فلکیاتی تبدیلیاں کئی ہزار سالوں میں بعض اوقات کئی ملین سالوں میں واقع ہوتی ہیں۔
- مختصر یہ ہے کہ سورج اور زمین انتہائی وسیع کائنات کا ایک حصہ ہے جس میں مسلسل حرکت اور تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ زمین اور اس پر زندگی ان تبدیلیوں کی پیداوار ہیں اور یہ تبدیلیاں ان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- **زمین بحیثیت سیاری رکن:** نظام شمسی کے تمام سیارے کی طرح زمین اپنے محور پر گردش کرتے ہوئے سورج کے اطراف مداری گردش کرتی ہے۔ مدار زمین کے لیے سورج کے اطراف گھومنے کا راستہ ہے۔ یہ مدار یکساں اور مسطح ہے جو کہ مدار کا مسطح کہلاتا ہے۔

- اصل میں زمین کا مدار نیم دائروی ہے۔اور سورج سے زمین کے سب سے زیادہ دوری کا فاصلہ(152 ملین کلومیٹر) اور قریب ترین فاصلہ(147 ملین کلومیٹر) کے درمیان بہت ہی کم فرق ہے۔
- زمین سورج کے اطراف 1,07,200 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اس رفتار سے زمین اپنی محوری گردش مکمل کرنے کے لیئے 1/4 365 دن لگاتی ہے۔ہم اس کو ایک مکمل سال کہتے ہیں۔
- زمین کے مختلف حصے سورج سے توانائی حاصل کرتے ہیں۔اور زمین کی سورج کے اطراف گردش کے نتیجہ میں موسم گرما اور سرما جیسے موسم واقع ہوتے ہیں۔
- **زمین کا جنگلہ (Earth Grid)**: آپ عرض بلد کے بارے میں ایک اچھے اٹلس یا آن لائن Google Earth کے ذریعہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔
- یہاں ایک مثال دی جارہی ہے کہ کس طرح سے عرض بلد اور طول بلد کے بارے میں اٹلس سے معلومات حاصل کی جائیں یہ معلومات اٹلس کے پیچھے حصہ میں حروف تہجی اعتبار سے مقامات کی ایک فہرست کے طور پر ہوتی ہیں۔جس طرح سے لغت (Dictionery) میں الفاظ حروف تہجی کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ **مثال**:Kobe کے عرض بلد اور طول بلد کی معلومات کی تلاش کیجیے۔
- گلوب پر عرض بلد اور طول بلد کے لکیروں کا جال ہوتا ہے۔اس کو Grid یا جنگلہ کہتے ہیں۔اس جنگلہ کی مدد سے ہم مقامات کی نشاندہی کر سکتے ہیں اور انکے بارے میں پڑھ سکتے ہیں کہ وہ مقامات کتنے سرد یا گرم ہوتے ہیں۔کس سمت جاننے سے ہم ان مقامات تک پہنچ سکتے ہیں، اور کس لمحہ میں وہاں کیا وقت ہے معلوم کر سکتے ہیں۔
- **عرض بلد**: فقی دائرہ نما لکیر جو کہ زمین کے دونوں قطب، قطب شمالی اور قطب جنوبی سے مساوی فاصلہ پر کھینچی گئی ہے۔خط استواء کہلاتی ہے۔کیونکہ یہ لکیر زمین کو دو نصف مساوی حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔یہ خط '0' درجہ عرض بلد بھی کہلاتا ہے۔
- جیومٹری میں زاویوں کی طرح عرض بلد کو ڈگری (0^0) منٹ (') اور سکنڈ (") میں ظاہر کیا جاتا ہے۔آپ اکثر اٹلس میں منٹ اور سکنڈ کے زاویے نہیں پائیں گے
- خط استواء سے دونوں قطبین کی جانب متوازی خطوط کھینچے گئے ہیں۔ ہر لکیر کو عرض بلد کہا جاتا ہے۔لفظ Latitude لاطینی زبان کے لفظ Latitudo سے نکلا ہے۔جس کے معنی Width یا چوڑائی کے ہیں۔۔یہ لکیریں ہمیں نقشہ کی چوڑائی بتلاتی ہیں۔
- عرض بلد کی قدر 0° درجہ (خط استواء) سے لیکر 90° درجہ شمالی (قطب شمالی) اور 90° درجہ جنوب (قطب جنوبی) ہے ہر عرض بلد کو اس کے سمت کے اعتبار سے شمال کے لیے N یا جنوب کے لیے S سے ظاہر کیا جاتا ہے۔
- خط استواء کو بتلانے کے لیے شمال یا جنوب کی سمت ظاہر نہیں کی جاتی۔چند عرض بلد کو مخصوص نام دیئے گئے ہیں۔ یہ عرض بلد سورج کی کرنوں کے زمین پر گرنے سے تعلق رکھتی ہیں۔
- خط استواء سب سے طویل عرض بلد ہے جب دیگر تمام عرض بلد خط استواء کے شمال یا جنوب میں جاتے جاتے چھوٹے ہوتے جاتے ہیں۔یہاں تک کہ قطبین پر 90° شمال اور 90° جنوب میں محض ایک نقطہ بن جاتے ہیں۔
- خط استواء اور قطب شمالی کے درمیان واقع زمین کا آدھا حصہ شمالی نصف کرہ کہلاتا ہے۔خط استواء اور قطب جنوبی کا حصہ جنوبی نصف کرہ کہلاتا ہے قطب شمالی سے لیکر قطب جنوبی تک 180° عرض بلد ہیں (خط استواء کو چھوڑ کر)

- **طول بلد، نقشوں کی لمبائی:** طول بلد کو انگریزی میں Longitudes کہتے ہیں۔ اس کے معنی لانبائی کے ہیں۔ یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے طول بلد سے ہمیں نقشہ کی لمبائی یا اونچائی معلوم ہوتی ہے۔ طول بلد دائرہ نما نہیں ہیں بلکہ یہ نصف دائرہ کی شکل میں ایک قطب سے دوسرے قطب تک ہوتے ہیں۔ ہر طول بلد، تمام عرض بلدوں کو قطع کرتے ہیں۔
- انگلینڈ کے مقام گرین وچ میں موجود فلکیاتی رصدگاہ کے مقام سے گزرنے والے طول بلد کو 0° درجہ طول بلد کہا جاتا ہے اس طول بلد کو خط نصف النہار یا گرین وچ نصف نہار بھی کہا جاتا ہے۔
- بہت سے ممالک نے اپنے علاقوں سے گذرنے والے طول بلد کو 0° درجہ طول بلد مقرر کی کوشش کی۔ آخر کار انگلینڈ کے مقام گرین وچ سے گذرنے والے طول بلد کو 0° درجہ طول بلد قرار دیا گیا چونکہ اس وقت دنیا کے بڑے حصے ان کی حکومت قائم تھی اس لیے تمام نے اس کو قبول کیا۔
- جملہ طول بلد 360 ہیں۔ ہم ان کو دو اہم حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ 0° درجہ سے لیکر 180° مشرق کی جانب کو مشرقی طول بلد کہتے ہیں اور 0° درجہ سے لیکر 180° مغرب کی جانب کو مغربی طول بلد کہتے ہیں۔
- 0° اور 180° درجہ طول بلد کو کسی بھی سمت سے ظاہر نہیں کیا جاتا جب کہ دیگر طول بلد کو سمتوں سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً $28^o E$ درجہ کو 28° مشرقی طول بلد، اسی طرح $127^o W$ درجہ کو 127° مغربی طول بلد کہا جاتا ہے۔
- ہر طول البلد (عرض بلد کی طرح) زاویوں کو (^{0}) منٹ (') اور سکنڈ میں (") میں ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ 180° طول بلد جو 0^0 کے طول بلد کے راست مخالف ہوتا ہے اسے مخالف۔ خط نصف النہار کہتے ہیں۔
- تمام مشرقی طول بلد ملکر مشرقی نصف کرہ بناتے ہیں اور تمام مغربی طول بلد ملکر مغربی نصف کرہ بناتے ہیں۔
- آخری میں یہ بات ذہن نشین رکھنے کی ہے کہ عرض بلد یا طول بلد صرف خیالی لکیریں ہیں۔
- عرض بلد کو متوازی خطوط بھی کہتے ہیں۔ چونکہ وہ ایک دوسرے کے متوازی ہیں!
- طول بلد کو خط نصف النہار بھی کہتے ہیں انگریزی لفظ Meridianus سے لیا گیا ہے (خط نصف نہار) کو لاطینی زبان کے لفظ Meridian جس کے معنی دوپہر کے ہیں جب کہ سورج برابر سر کے اوپر (دوپہر) دیئے گئے طول پر ہوتا ہے اس لیے طول بلد سے وقت سے متعلق ہے۔
- **ٹائم زون:** دنیا کو 24 مختلف وقت کے زمروں (Time Zone) میں تقسیم کیا گیا جو کہ گرین وچ سے شروع ہوتے ہوئے مشرق اور مغرب کی جانب جاتے ہیں۔
- ہر ایک ٹائم زون کا فاصلہ 15° طول بلد ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ٹائم زون کا اس کے بعد والے ٹائم زون کے وقت میں 1 گھنٹے کا فرق پایا جاتا ہے (15° عرض بلد × 4 منٹ ہر 1 عرض بلد کے لئے = 60 منٹ)
- اگر آپ گرین وچ سے مشرق کی جانب جائینگے تو آپ وقت میں اضافہ کرینگے۔ اور اگر گرین وچ سے مغرب کی جانب جائینگے تو آپ وقت میں کمی ہوتی جائیگی۔
- 0° درجہ طول بلد پر پیر کا دن دوپہر کے 12:00 بجے رہے ہیں تو اس کے مخالف طول بلد (مخالف نصف النہار) پر رات کے 12:00 کا وقت ہوگا۔ جب کہ 180° مغربی طول بلد پر منگل کا دن کی ابتدائی ساعت ہوگی۔ اسی طرح سے مشرقی جانب پیر کی آخری ساعت ہوگی۔

- یہ نکتہ غور طلب ہے کہ اگر آپ مقررہ ٹائم زون کو مان کر چلیں تو بعض ممالک میں ایک سے زائد ٹائیم زونس ہیں جو کہ 1 گھنٹے سے بھی کم فرق کے ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہندوستان میں $\frac{1}{2}$ گھنٹے کے فرق کے دو ٹائم زونس ہو سکتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کے مشرقی حصوں اور مغربی علاقے کے وقت کے درمیان $\frac{1}{2}$ گھنٹے کا فرق ہوگا۔
- ایسے حالات میں کچھ ممالک اپنے ملک میں سے گذرنے والے کسی ایک طول بلد کو وقت کے لیے مقرر کرتے ہیں۔ اور تمام ملک کے لیے اس وقت مان لیا جاتا ہے کہ یہ وقت اس ملک کا معیاری وقت کہلاتا ہے۔ ہر ملک میں ٹائم زون کو الگ الگ نام دیتے ہیں۔
- ہندوستان نے ہندوستانی معیاری وقت Indian Standard Time' پاکستان نے پاکستانی معیاری وقت' اسی طرح دوسرے ممالک نے بھی الگ الگ نام دیے۔
- اس کے فوائد خاص طور پر ہندوستان میں مثال کے طور پر آپ جہاں کہیں پر ہو وقت مساوی ہوتا ہے جن ممالک میں زائد طول بلد ہوں ' وہاں وقت مقرر کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے۔ ایسے ممالک اپنی سہولت کے لیئے ٹائم زون میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ جو کے عام طور پر 1 گھنٹے کے فرق کے ٹائم زونس ہوتے ہیں۔
- زمین اپنے محور پر گردش کرتی ہے۔ اور طول بلد خیالی لکیریں ہیں۔ جب ہم مشرق سے مغرب یا مغرب سے مشرق کی طرف سفر کرتے ہیں تو وقت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔
- اگر آپ مغرب سے مشرق سفر کرتے ہیں تب ہر ایک طول البلد عبور کرنے پر چار منٹ کے وقت میں اضافہ ہوتا ہے لیکن اگر آپ جب مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتے ہیں تب ہر ایک طول بلد عبور کرنے پر چار منٹ کم ہونگے اس سے EGA اور WLS (EGA: East Gain Add)' WLS: West Lost Subtract) کہتے ہیں۔

3. زمین کا ارتقاء۔ زمین کی اندرونی ساخت

- انگریزی لفظ ''ارتھ'' قدیم انگریزی لفظ 'Eorthe'' سے اخذ کیا گیا ہے 'Earth' کے معنی میدان' مٹی' خشکی کے ہیں۔ (ڈکشنری آن لائن ڈاٹ کام) ہندوستانی زبانوں میں زمین کے لیے مختلف الفاظ ہیں۔
- سنسکرت میں کئی الفاظ جیسے بھومی' پرتھوی' دھرانی وغیرہ، کئی ہندوستانی زبانوں میں سنسکرت کے ان الفاظ کو استعمال کیا ہے۔
- **زمین کا ارتقاء:** آج تک بھی سائنسدانوں کے لیے یہ موضوع زیر بحث چلا آرہا ہے کہ زمین کس طرح وجود میں آئی۔ بہت سے سائنسدانوں کا خیال ہے کہ تقریباً $4\frac{1}{2}$ بلین سال پہلے زمین بننا شروع ہوئی۔
- زمین موجودہ شکل حاصل کرنے مختلف مراحل (ادوار) سے گزری۔ زمین ابتداء میں گرد و غبار' ابر آلود گیند کی شکل میں اور پھر پگھلنے کے مرحلے سے گذری۔ اُس وقت زمین بہت زیادہ گرم تھی اور خلاء سے پتھروں' دیگر خلائی اجسام کی مسلسل بارش جیسی گولہ باری زمین پر ہوا کرتی تھی۔ اس طرح زمین کی جسامت میں اضافہ ہوتا گیا۔
- زمین اتنی زیادہ گرم تھی کہ وہ مائع کی حالت میں پگھل گئی۔ جب آپ کسی گاڑھے Soup (یخنی) کو جوش دیتے ہیں تو آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ Soup میں موجود وزنی اجزاء اس کے تہہ میں جم جاتے ہیں جب کہ ہلکے اجزام اس کے سطح پر تیرنے لگتے ہیں۔ یہ ہلکے اجزاء جب ٹھنڈے ہوتے ہیں تو ایک قسم کی پرت بناتے ہیں۔ (جیسے بالائی)

- اس طرح وزنی اجزاء پگھلا ہوا مرکزہ ہلکے اجزاء اوپر کی سطح پر آ کر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور آہستہ سے اوپر کی پرت میں موجود ہلکے اور ٹھنڈا اجزاء پگھلے ہوئے حصے کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔
- جیسے جیسے زمین کی اندرونی ساخت مسلسل ٹھنڈی ہوتی گئی زمین سکڑ گئی اور زمین کی اوپری سطح تہہ دار Wrinkled ہو کر پہاڑ اور Basins (نشیبی علاقے جو بعد میں بحر اعظم میں تبدیل ہوئے) کی شکل اختیار کر گئی۔
- زمین کی فضاء مختلف گیسوں اور آبی بخارات کا مجموعہ ہے۔ان میں سے بہت سی گیس زندگی گذارنے کے لیے نامناسب تھیں۔ان گیسوں میں آکسیجن گیس شامل نہیں تھی۔جو زندگی کے وجود کے لیے ضروری ہے۔
- موجودہ فضاء جس میں ہم سانس لیتے ہیں نمو کے لیے ایک لمبا عرصہ لگا۔مسلسل بارش کی وجہ سے زمین کے نشیبی علاقے پانی سے بھر گئے جو بعد میں سمندر کہلائے۔
- زمین کی آدھی سے زیادہ تاریخ میں وہ بنجر اور بغیر زندگی کے رہی۔آخر کار زندگی کی شروعات بحر اعظموں میں ہوئی۔یہ آہستہ آہستہ نمو پاتے ہوئے مختلف نباتات اور جانداروں بشمول انسانوں کی شکل اختیار کی۔یہ عمل کئی ملین سالوں پر محیط رہا۔
- **زمین کے اندرورنی ساخت:** زمین کی اندرونی ساخت کو سمجھنے کے لیے ہمیں سائنسی تحقیق اور حقائق کا تجزیہ کرنے کے لیے کئی کئی سال لگے۔اسکی اہم وجہ یہ ہے کہ ہم نے جو گہری کانیں کھودی وہ چند کلومیٹر سے زیادہ گہری نہ تھیں۔جب کہ زمین کا نصف قطر یا زمین کا اندرونی مرکز کا فاصلہ تقریباً 6000 کلومیٹر ہے۔
- زمین تین اہم پرتوں سے بنی ہے۔۔

1. اوپری پرت یا قشرہ (Crust) 2. میانہ پرت (Mantle) 3. مرکزی کرہ (Core)

- 1۔**اوپری پرت:** ہم زمین کے اوپر کی سطح پر زندگی گذارتے ہیں۔اس کو اوپری کی پرت کہتے ہیں۔آپ نے پچھلے حصہ میں اس پرت کے بننے کے بارے میں پڑھا ہے۔یہ پرت زمین کے اندر 30 سے 100 کلومیٹر تک پائی جاتی ہے۔یہ پرت زیادہ تر مختلف اقسام کے چٹانوں پر مشتمل ہے۔
- **2۔درمیانی پرت (Mantle):** اس پرت کی موٹائی تقریباً 100-2900 کلومیٹر ہے۔Mantle کی اوپری سطح سخت حالت میں نہیں ہوتی ہے۔جس کے اوپر زمین کی اوپری پرت (Crust) تیرتی ہے۔یہ پرت درحقیقت Silicates نامی کیمیکل پر مشتمل ہے
- **3۔مرکزی کرہ (Core):** اس پرت کی موٹائی 2900 تا 6376 کلومیٹر ہے۔اس پرت میں بھاری مقدار میں لوہا اور نکل پایا جاتا ہے۔اس پرت کو دو ذیلی حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔
- **بیرونی مرکزی کرہ یا Outer Core:** یہ پرت تقریباً 2900 تا 5100 کلومیٹر تک ہوتی ہے۔جس میں نکل اور لوہا جیسی دھاتیں مائع حالت میں پائی جاتی ہیں۔
- **اندرونی مرکزی کرہ یا Inner Core:** زمین کی ٹھوس اندرونی مرکزی کرہ کی موٹائی 5,100 سے 6376 کلومیٹر تک ہے یہ پرت ٹھوس لوہے کے اجزاء سے ملکر بنتی ہے جس میں بھاری مقدار میں سونے کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔
- دلچسپ بات یہ ہے کہ Mantle کی اندرونی سطح آتشفانوں اور بڑے شگافوں (Fissures) کے ذریعہ بحر اعظموں کے سطح پر آ کر ٹھنڈے ہوتے ہیں تو وہ زمین کی اوپری پرت Crust بن جاتی ہے۔

- دنیا کے کئی خطوں میں زمین کی اوپری پرت Crust کے حصے Mantle میں شامل ہوکر دوبارہ پگھل جاتے ہیں۔ زمین کے پرتوں کے بننے اور بگڑنے کے مسلسل عمل سے ہم پر یہ حقائق واضح ہوتے ہیں کہ ہماری زمین اب بھی بہت زیادہ فعال ہے زمین کی جس پرت پر ہم زندگی گذارتے ہیں اس میں زلزلوں، آتشفشانوں، زمین کا سرکاؤ اور پہاڑوں کا وجود میں آنا یہ سب زمین کے اندر جاری رہنے والے عوامل کا نتیجہ ہے۔
- زمین کے حجم میں زمین کی اوپری پرت صرف ایک فیصد ہے جبکہ Mantle 16% ہے اور Core 83% ہے۔ اگر ہم زمین کو پورا ایک انڈا فرض کریں تب زمین کی اوپری پرت Crust کی موٹائی انڈے کے چھلکے کی موٹائی کے برابر ہے۔
- **زمین کے اوپری سطح Crust کی حرکت:** 20ویں صدی کے ابتداء میں، جرمن ماہر موسمیات اور ماہر طبیعات الارض الفرڈ ویگنر نے براعظمی ہٹاؤ کے نظریے کو پیش کیا۔ جس میں براعظموں اور بحر اعظموں کی موجودہ ترتیب کی ضاحت اور کچھ حد تک تشریح کی گئی۔
- اس کے مفروضے کے مطابق 220 ملین سال پہلے ایک عظیم الشان براعظم موجود تھا جس نے اسے Pangaea (یونانی ''مکمل زمین'') قرار دیا اور پھر وہ بعد میں کئی بڑے بڑے حصوں میں بکھر گیا۔
- اس نے یہ بتلایا کہ زمین کے بڑے بڑے حصے حرکت کرتے ہوئے ایک دوسرے سے دور چلے گئے۔ کئی ملین سال بعد ان میں سے چند براعظموں میں تصادم عمل میں آیا وہ اب بھی برابر حرکت کرتے رہتے ہیں۔
- Pangaea ایک مفروضے پر مبنی براعظم ہے اس نظریے میں Mesozoi دور سے لے کر موجودہ دور کے براعظموں کے وجود کی پیش کیا گیا۔ Wagener کے مفروضے کے مطابق بڑے براعظم کے ٹوٹنے پر یہ وجود میں آئے۔
- 1. Laurensia (موجودہ شمالی امریکہ، گرین لینڈ، اور یوریشیاء کا پورا علاقہ ہندوستانی کا شمالی حصہ) اور
- 2. Gondwana-land (موجودہ جنوبی امریکہ، افریقہ، مڈغاسکر، ہندوستان، عرب، ملیشیاء، ایسٹ انیڈیز، آسٹریلیا اور انتارتیکا
- یہ دونوں حصوں کو ایک لانبے کم گہرے سمندر (جس سے Tethys سمندر کہا جاتا ہے) نے جدا کر دیا تھا
- براعظموں کو کرہ ارض پر موجودہ اشکال اور مقامات حاصل کرنے کے لئے کئی ملین سال کا عرصہ لگا۔ آج بھی بہت سے براعظم آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو ڈھکیلتے رہتے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) سورج ہے۔

(1) سیارہ (2) سیارچہ (3) ستارہ (4) یہ تمام

(2) سورج سے زمین تک روشنی کو پہنچنے کے لئے درکار منٹ ہوتے ہیں۔

(1) 8 منٹ (2) 6 منٹ (3) 10 منٹ (4) 12 منٹ

(3) سورج سے فاصلہ کے اعتبار سے زمین کا مقام سیاروں میں کونسا ہے۔

(1) تیسرا (2) پانچواں (3) ساتواں (4) دوسرا

(4) چاند کس کا ثانوی سیارہ ہے۔

(1) عطارد (2) پلوٹو (3) زہرہ (4) زمین

(5) زمین اور چاند کا درمیانی فاصلہ ہے۔

(1) 482,200 کلومیٹر (2) 382,200 کلومیٹر (3) 380,200 کلومیٹر (4) 380,000 کلومیٹر

(6) نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ ہے۔

(1) مشتری (2) زحل (3) زمین (4) یورانس

(7) رقبہ کے لحاظ سے زمین کا مقام سیاروں میں ہے۔

(1) دوسرا (2) تیسرا (3) پانچواں (4) چھٹا

(8) سال کبیسہ ہوتا ہے۔

(1) 366دن (2) 365دن (3) 364دن (4) 360دن

(9) مساوی ایام (Equnoxes) ان تواریخ میں ہوتا ہے۔

(1) 21مارچ اور 23 ستمبر (2) 21مارچ اور 25 ستمبر

(3) 20مارچ اور 25 ستمبر (4) ان میں سے کوئی نہیں

(10) سال کبیسہ میں فبروری کا مہینہ ہوتا ہے۔

(1) 28دن (2) 29دن (3) 30دن (4) 31دن

(11) چاند ہے۔

(1) سیارہ (2) سیارچہ (3) ستارہ (4) یہ تمام

(12) سوئیس کے مطابق زمین کتنے پرتوں پر مشتمل ہے۔

(1) چار (2) تین (3) دو (4) پانچ

(13) زمین ہے۔

(1) سیارہ (2) سیارچہ (3) ستارہ (4) یہ تمام

(14) کونسا خط زمین کو درمیان سے دو نصف کروں میں تقسیم کرتا ہے۔

(1) خط جدی (2) خط استواء (3) خط سرطان (4) ان میں سے کوئی نہیں

(15) خط استواء کی دونوں جانب کھینچی گئی ہر ڈگری کی لکیر کو کہتے ہیں۔

(1) عرض بلد (2) طول بلد (3) خط جدی (4) گرین وچ

(16) ہر ایک درجہ کے فاصلہ پر جملہ کتنے طول بلد ہوتے ہیں۔

(1) 350 (2) 180 (3) 360 (4) 90

(17) جب زمین درمیان میں آ کر سورج کی کرنوں کو چاند پر گرنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے تو اس سے ہوتا ہے۔

(1) سورج گرہن (2) چاند گرہن (3) شمس گرہن (4) ان میں سے کوئی نہیں

(18) چاند کی گردش کا مدار زمین سے کتنے زاویہ پر ہوتا ہے۔

(1) 6.9 (2) 5.9 (3) 7.9 (4) 4.9

(19) جب سورج کی کرنوں کو زمین تک پہنچنے کے درمیان چاند دخل انداز ہوتا ہے تب کیا واقع ہوتا ہے۔

(1) سورج گرہن (2) چاند گرہن (3) قمر گرہن (4) ان میں سے کوئی نہیں۔

جوابات

1) **3**	2) **1**	3) **1**	4) **4**	5) **2**	6) **1**	7) **3**	8) **1**	9) **1**	10) **2**
11) **2**	12) **2**	13) 1	14) **2**	15) **1**	16) **3**	17) **2**	18) **3**	19) **1**	

کثیر جوابی سوالات

(1) ان میں سے کونسی ماحولیاتی بحران کی مثال نہیں ہے۔

(1) عالمی حدت (2) ہوائی آلودگی (3) سیارچوں کا ٹکراؤ (4) سمندر کی آبی سطح میں اضافہ

(2) ان میں سب سے عظیم ہے۔

(1) کہکشاں (2) Milky Way (3) سورج (4) کائنات

(3) کائنات کا ارتقاء تقریباً کتنے سال قبل ہوا۔

(1) 18.7 بلین سال (2) 13.7 بلین سال (3) 16.7 بلین سال (4) 15.7 بلین سال

(4) زمین کے لئے سورج کے اطراف گھومنے کا راستہ ہے۔

(1) محور (2) مدار (3) قطعہ (4) کہکشاں

(5) Earth کس زبان کا لفظ ہے۔

(1) فرانسیسی (2) جرمن (3) ڈچ (4) انگریزی

(6) زمین سورج کے اطراف کتنے کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے۔

(1) 1,07,200 (2) 6200 (3) 152 ملین (4) 1,02700

(7) زمین کو اپنی محوری گردش مکمل کرتی ہے۔

(1) 28 دن (2) 30 دن (c) 360 دن (d) 365 1/4 دن

(8) اس کے نتیجہ میں زمین پر موسم وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

(1) زمین کی روزآنہ محوری گردش (2) چاند کی زمین کے اطراف ماہانہ گردش

(3) زمین کی سورج کے اطراف گردش (4) زمین کی محوری گردش کا اپنے مدار پر ایک جانب جھکاؤ

(9) تقریباً کتنے سال قبل زمین بننا شروع ہوئی۔

(1) ہندوستان (2) 4 1/2 بلین (3) 1,07,200 (4) 6 بلین

(10) سب سے پہلے کس کا وجود عمل میں آیا۔

(1) انسان (2) نباتات (3) حیوانات (4) سمندری انواع

(11) زمین کا نصف قطر ہے۔

(1) 1,07,200 کلومیٹر (2) 9000 کلومیٹر (3) 8848 کلومیٹر (4) 6000 کلومیٹر

(12) زمین کی اوپری پرت کہلاتی ہے۔

(1) قشرCrust (2) Mantle (3) مرکزی کرہCore (4) اندرونی کرہ

(13) زمین کی کونسی پرت کی موٹائی زیادہ ہے۔

(1) قشرCrust (2) Mantle (3) مرکزی کرہCore (4) اندرونی کرہ

(14) زمین کوکونسی پرت پتلی ہے۔

(1) قشرCrust (2) Mantle (3) مرکزی کرہ (4) اندرونی کرہ

(15) زمین کی کونسی پرت میں Silicon ہے۔

(1) مرکزی کرہ (2) Mantle (3) قشرCrust (4) اندرونی کرہ

(16) زمین کی کونسی پرت میں لوہا اور نکل پایا جاتا ہے۔

(1) مرکزی کرہ (2) Mantle (3) قشرCrust (4) اندرونی کرہ

(17) زمین کی کس پرت میں سونا پایا جاتا ہے۔

(1) مرکزی کرہ (2) Mantle (3) قشرCrust (4) اندرونی کرہ

(18) براعظمی ہٹاؤ کے نظریہ کو پیش کیا۔

(1) الفرڈ نوبل (2) الفرڈ ویگنر (3) جان ڈالٹن (4) گیلی لیو

(19) اس کی مدد سے ہم مقامات اور محل وقوع معلوم کر سکتے ہیں۔

(1) عرض بلد (2) طول بلد (3) جنگلہ (4) خط استواء

(20) عرض بلد ہیں۔

(1) دائرے (2) خطوط مستقیم (3) نیم دائرے (4) خطوط منحنی

(21) طول بلد ہیں۔

(1) دائرے (2) نیم دائرے (3) خطوط مستقیم (4) خطوط منحنی

(22) کونسے عرض بلد کو خط سرطان کہتے ہیں۔

(1) 0 عرض بلد (2) 23 1/2 جنوب (3) 23 1/2 شمال (4) 66 1/2 شمال

(23) کتنے ڈگری عرض بلد کو خط جدی کہتے ہیں۔

(1) 23 1/2 جنوب (2) 0 عرض بلد (3) 23 1/2 شمال (4) 66 1/2 شمال

(24) 0 ڈگری نصف النہار کو کہتے ہیں۔

(1) گرین وچ نصف النہار (2) مخالف نصف الہنار (3) UTC (4) خط استواء

(25) ایک منٹ میں کتنے سکنڈ ہوتے ہیں۔

(1) 55 (2) 60 (3) 50 (4) 30

(26) زمین کو 1 طول بلد کا فاصلہ طئے کرنے کتنا وقت درکار ہے۔

(1) 24 گھنٹے (2) ایک گھنٹہ (3) 4 منٹ (4) 4 گھنٹے

(27) زمین کو اتنے وقت کے زمروں Time Zone میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(1) 36 گھنٹے (2) 24 گھنٹے (3) 30 گھنٹے (4) 60 گھنٹے

(28) اگر لندن میں دن کے 2 بج رہے ہیں تب ہندوستان میں کیا وقت ہوگا۔

(1) صبح کے 9 بجے (2) صبح کے 8-30 بجے (3) رات کے 7-30 بجے (4) رات کے 9-30 بجے

(29) اگر گرین وچ پر اتوار کی رات کے 12 بج رہے ہیں تب ہندوستان میں کیا وقت ہوگا۔

(1) پیر کی صبح 5-30 بجے (2) اتوار کی صبح 5-30 بجے (3) اتوار کی شام 6-30 بجے (4) پیر کی صبح 5-30 بجے

(30) لفظ Meridian جس کے معنی کے ہیں۔

(1) شام (2) صبح (3) دوپہر (4) یہ تمام

جوابات

1-3	2-4	3-2	4-2	5-4	6-1	7-4	8-4	9-2	10-4
11-4	12-1	13-3	14-1	15-2	16-1	17-4	18-2	19-3	20-1
21-2	22-3	23-1	24-1	25-2	26-3	27-2	28-3	29-1	30-3

4. بڑے زمینی اشکال

- پہاڑ، سطح مرتفع والے پہاڑ اور ہموار میدان کرہ ارض کے بڑے زمینی اشکال ہیں۔
- پہاڑ زمینی مناظر میں عظیم وضع قطع والے ہوتے ہیں۔
- پہاڑ تمام براعظموں میں پائے جاتے ہیں۔
- ہمالیہ ایشیاء میں، آلپس یوروپ میں، راکیز شمالی امریکہ میں، انڈیز جنوبی امریکہ میں اور اٹلس آفریقہ میں ہیں۔
- کئی پہاڑ زنجیروں کی شکل میں زمین کے بڑے حصے کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں جیسے ہمالیہ اور انڈیز اور راکی۔
- پہاڑ چار قسم کے ہوتے ہیں۔
- پہاڑ کی چار قسمیں تہہ دار پہاڑ، بلاک پہاڑ، باقیاتی پہاڑ اور آتش فشاں پہاڑ ہیں۔
- تہہ دار پہاڑ (Folded Mountains) بہت اونچے اور پرکشش ہوتے ہیں۔
- ہمالیہ، آلپس، انڈیز، راکی تہہ دار پہاڑ کی مثالیں ہیں۔
- بلاک پہاڑ (Black Mountains) زیادہ اونچے نہیں ہوتے ہیں اور سطح مرتفع والے پہاڑوں کے کناروں پر پائے جاتے ہیں۔
- مشرقی افریقہ کے ڈراگیز، برگ پہاڑ، فرانس کے کوہ سگیس پہاڑ بلاک پہاڑ کی مثالیں ہیں۔
- باقیاتی پہاڑ (Resdual Mountain) کروڑوں سال پہلے جو بہت اونچے تھے ان کے باقیات کے طور پر یہ پہاڑ پائے جاتے ہیں۔

- راجستھان میں اراولی پہاڑ سلسلہ اور جنوبی ہند میں مشرقی گھاٹ اس کی بہترین مثالیں ہیں
- بعض اوقات زمین کے اندرونی حصے سے پگھلے ہوئے پتھر لاوا کی شکل میں باہر آنے کی وجہ سے آتش فشانی پہاڑ (Valcanic Mountains) وجود میں آتے ہیں۔
- وسطی آفریقہ کا کلی منجارو، اٹلی کا ماؤنٹ وسیوس (Vesuvisu) اور جاپان کا ماؤنٹ فیوجی یا ما آتش فشانی پہاڑوں کی مثالیں ہیں۔
- پہاڑ انسان کے لئے وسائلی علاقے ہیں۔ان سے دریا نکلتے ہیں اور جہاں پر چراگاہیں، صحت اور تفریحی مقامات ملتے ہیں۔
- معدنیات اور جنگلاتی پیداوار حاصل ہوتی ہے اور سرد ہواؤں سے بھی پہاڑ بچاتے ہیں جیسے کہ ہمالیہ پہاڑ۔
- سطح مرتفع والے پہاڑ وہ زمینی اشکال ہیں جو اوپری حصوں میں نسبتاً ہموار سطح رکھتے ہیں لیکن چند میں غیر ہموار سطح بھی ہوتی ہے۔
- سطح مرتفع والے پہاڑ تین قسم کے ہوتے ہیں۔
- باقیاتی سطح مرتفع Residual Plateaus، لاوا سے بنے سطح مرتفع Lava Plateaus اور بین کوہستانی سطح مرتفع Inter Mountain Plateaus۔
- باقیاتی پہاڑ کی مثال سطح مرتفع دکن اور اس کے مشرقی اور جنوبی حصے، کینڈین سطح مرتفع، عربین سطح مرتفع ہیں۔
- دکن کا مغربی حصہ جو گجرات، مہاراشٹرا اور شمالی کرناٹک میں واقع ہے۔ یہ لاوا سطح مرتفع کی مثالیں ہیں۔
- دیگر آتش فشانی سطح مرتفع کولمبیاء میں اور متحدہ امریکہ کے مغرب مس واقع سنیک ندی کی وادیوں میں ملتی ہیں۔
- بین کوہستانی سطح مرتفع اونچے پہاڑوں سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں۔
- تبت کا سطح مرتفع جو ہمالیہ کے شمال میں واقع ہے اور بولیو کا سطح مرتفع جو جنوبی امریکہ میں واقع ہے اس قسم کے پہاڑوں کی بہترین مثالیں ہیں۔
- بلند پہاڑوں کے مقابلے میں سطح مرتفع والی پہاڑیوں میں آبادی زیادہ ہوتی ہے۔
- لاوا سے بنے سطح مرتفع کی زمین زرخیز ہوتی ہے۔
- کئی باقیاتی سطح مرتفع میں کارآمد معدنیات جیسے نکل، پلاٹینیم، سونا وغیرہ پائے جاتے ہیں۔
- جنوبی آفریقہ اور آسٹریلیا میں سونے کی کانیں پائی جاتی ہے۔
- ہندوستان میں کرناٹک کے کولار میں سونے کی کانیں ہیں۔
- زمین کے تقریباً مسطح خطے جن کی بلندی سطح مرتفع پہاڑوں سے بہت ہی کم اور نشیبی ڈھلانیں معمولی ہوتی ہیں۔ ہموار میدانی علاقے کہلاتے ہیں۔
- کئی مقامات پر ہموار میدانی علاقے سمندر تک پھیلے ہوئے ہیں۔
- دریائی ہموار میدانوں میں ہندوستان کا گنگا، جمنا کا ہموار میدانی علاقہ ایک اچھی مثال ہے۔
- دنیا کے بیشتر بڑے شہر ہموار میدانی علاقوں میں فروغ پائے ہیں۔
- ہندوستان میں دریائے گنگا کا میدان، مصر میں دریائے نیل کا میدان اور عراق میں دریائے میسوپٹومیا کا میدان۔
- دنیا میں عام طور پر دو قسم کے ہموار میدانی علاقے ہوتے ہیں۔

- زمینی کٹاؤ سے بنے ہموار میدان اور سیلابی ہموار میدان۔
- زمینی کٹاؤ سے بنے ہموار میدان کی مثالیں کینڈا میں خلیج ہڈسن کے اطراف کا ہموار میدان اور یورپ میں فن لینڈ کا ہموار میدان اس کی مثالیں ہیں۔
- سیلابی ہموار میدان کی مثالیں ہندوستان اور بنگلہ دیش میں دریائے گنگا کے ہموار میدان میں بڑے گنجان آبادی والے علاقے ہیں۔
- اس کے علاوہ اس کی دیگر مثالیں چین میں دریائے ہوانگ ہو اور یانگسی کیانگ کے علاقے ہیں۔
- مصر میں دریائے نیل کے علاقے بھی سیلابی ہموار میدان کے زمرے میں آتے ہیں۔
- دریا سمندر میں گرنے سے پہلے اپنے ساتھ لائی ہوئی زرخیز مٹی سے جو ایک بڑا تکون بناتا ہے اس کو ڈیلٹا کہتے ہیں۔
- اس تکون کو یونانی لفظ ڈیلٹا سے منسوب کرتے ہوئے ڈیلٹا کا نام دیا گیا ہے۔
- ڈیلٹا کی زمین عمدہ فصلوں کی پیداوار کے لئے موزوں ہوتی ہے۔
- دنیا کے بڑے بڑے شہر دریاؤں کے قریب ہموار میدانوں میں پائے جاتے ہیں۔
- وہ مقامات جہاں دریا سمندر میں مل جاتے ہیں وہاں بندرگاہی شہر وجود میں آتے ہیں۔
- جن ہموار میدانی علاقوں میں بارش نہیں ہوتی ہے وہ علاقے ریگستان بن جاتے ہیں۔
- اس کی مثالیں ہندوستان کا تھار ریگستان، آسٹریلیا کا عظیم ریگستان Great Desert ہے جہاں آبادی بہت کم پائی جاتی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) فرانس کے کوہ واسگیس پہاڑ اس کی مثال ہیں۔

(1) باقیاتی پہاڑ (2) بلاک پہاڑ (3) آتش فشاں پہاڑ (4) یہ تمام

(2) پہاڑوں کی قسمیں ہوتی ہیں۔

5 (1) 7 (2) 4 (3) 3 (4)

(3) آلپس پہار مثال ہیں۔

(1) باقیاتی پہاڑ (2) بلاک پہاڑ (3) آتش فشاں پہاڑ (4) تہہ دار پہاڑ

(4) ماؤنٹ وسیوویس (Vesuvius) واقع ہیں۔

(1) اٹلی (2) ہندوستان (3) جاپان (4) وسطی آفریقہ

(5) سنیک ندی کی وادیاں اس سطح مرتفع کی مثالیں ہیں۔

(1) باقیاتی سطح مرتفع (2) لاوا سے بنا سطح مرتفع (3) بین کوہستانی سطح مرتفع (4) ان میں سے کوئی نہیں

(6) ڈیلٹا کونسی زبان کا لفظ ہے۔

(1) انگریزی (2) فرانسیسی (3) یونانی (4) رومی

(7) بولیویا کا سطح مرتفع مثال ہے۔

(1) باقیاتی سطح مرتفع (2) لاوا سے بنا سطح مرتفع (3) بین کوہستانی سطح مرتفع (4) ان میں سے کوئی نہیں

(8) ہندوستان کی کونسی ریاست میں کولا رسونے کا کانیں ہیں۔

(1) کرناٹک (2) آندھر پردیش (3) گجرات (4) راجستھان

(9) سطح مرتفع والے پہاڑوں کی قسمیں ہوتی ہیں۔

5 (1) 3(2) 4 (3) 2 (4)

(10) وہ مقامات جہاں دریا سمندر میں مل جاتے ہیں وہاں کونسے شہر وجود میں آتے ہیں۔

(1) طیران گاہی شہر (2) بندرگاہی شہر (3) میٹروپولیٹین شہر (4) میگا شہر

جوابات

1-2	2-3	3-4	4-1	5-2	6-3	7-3	8-1	9-2	10-2

5. موسم اور آب وہوا

- کسی علاقہ میں ایک مخصوص مدت کے دوران پائے جانے والے فضائی حالات کو موسم کہا جاتا ہے۔ یہ موسمی حالات اکثر تھوڑے سے وقفہ میں بھی بدلتے رہتے ہیں۔
- ایک بڑے علاقہ میں ایسے حالات عمومی طور پر کئی سالوں تک پائے جائے تو اسے آب وہوا کہتے ہیں۔ سال در سال تیس سالوں سے زیادہ کے عام حالات کو آب وہوا سمجھا جاتا ہے۔
- کلیموگراف ایک مقام کے اوسط زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرات اور بارش بتاتا ہے۔
- ہندوستان کے درجہ حرارت میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ شمالی حصہ ہمالیہ سے گھرا ہوا ہے جبکہ جنوبی جزیرہ نما سمندروں سے گھرا ہوا ہے۔ چند مقامات ساحل سے دور ہیں۔ وہ جزیرے ہیں۔ چند مقامات زیادہ بلند ہیں جبکہ دوسرے میدان ہیں۔
- آب وہوا پر اثر انداز ہونے والے عناصر آب وہوائی کنٹرولس کہلاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

1۔عرض بلد۔2۔خشکی۔تری کا تعلق 3۔خدوخال 4۔اوپری ہوا کا بہاؤ

- جیسے جیسے خط استواء سے دور ہوتے جائیں گے سالانہ اوسط درجہ حرارت گرتا جائے گا۔ اس وجہ سے ہم زمین پر خطوں کو اس طرح تقسیم کر سکتے ہیں: منطقہ حارہ' وہ خطے جو خط استواء کے قریب ہیں، * قطبی' وہ خطے جو قطبین کے قریب ہیں۔، * معتدل' وہ خطے جو ان دونوں شدید خطوں کے درمیان میں ہیں۔
- ہندوستان میں جنوبی حصہ منطقہ حارہ کی پٹی میں استواء کے قریب واقع ہے۔ اس لئے یہ خطہ شمالی حصہ سے زیادہ اوسط درجہ حرارت رکھتا ہے۔ کنیا کماری کی آب وہوا کا بھوپال یا دہلی سے بالکل الگ ہونے کی ایک وجہ ہے۔
- ہندوستان ایک وسیع وعریض ملک ہے جو مکمل طور پر شمالی نصف کرہ میں واقع ہے۔ ملک کا تقریباً تمام تر زمین حصہ $8^{\circ}.4'$ درجہ شمال اور $36^{\circ}.6'$ درجہ شمال طول البلد اور $68^{\circ}.7'$ درجہ جنوب اور $97^{\circ}.25'$ درجہ مشرقی عرض البلد کے درمیان ہے۔
- جنوبی ہندوستان کا ایک بڑا حصہ اس کے طویل ساحل کی وجہ سے سمندر کے معتدل اثر کے تحت آتا ہے جس سے دن اور رات کے درجہ حرارت میں موسم سرما اور گرما میں زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ اسے یکساں آب وہوا سے جانا جاتا ہے۔

- شمالی نصف کرہ ذیلی منطقہ حارہ کی زیادہ دباؤ والی پٹی دائمی ہوائیں اٹھاتی ہیں۔ یہ ہوائیں استوائی خط کی کم دباؤ والی پٹی کی طرف چلتے ہوئے مغرب کی جانب پلٹتی ہیں تجارتی ہوائیں کہلاتی ہیں۔
- جرمن لفظ: ٹریڈ تجارت کا مطلب راستہ کے ہیں اور استقلال کے ساتھ ایک ہی جانب دائمی چلتی ہیں۔ بھارت خشک شمال۔ مشرقی تجارتی ہواؤں کی پٹی میں واقع ہے۔
- بھارت کی آب وہوا اوپرائی دھاروں کی حرکت سے بھی جو Jet Streams سے جانے جاتے ہیں متاثر ہوتی ہے۔ یہ اوپری فضاء (12,000 میٹر سے زیادہ) میں تیز رفتار چلنے والی ہوائی دھاروں کی تنگ پٹی ہے۔ رفتا میں فرق 110 کلومیٹر فی گھنٹہ موسم گرما میں اور موسم سرما میں 184 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتا ہے۔ مشرقی تیز رفتار دھارے 25No تک بڑھتے ہیں۔ تیز رفتار دھارے قریبی فضاء کو ٹھنڈا بناتے ہیں۔ مشرقی تیز رفتار دھاروں کا یہ ٹھنڈا اثر اس عرض بلد 25o شمال میں بادلوں سے بارش کا سبب بنتے ہیں۔

فضائی کرہ:

- ہوا جس میں ہم سانس لیتے ہیں اس میں آکسیجن ہوتی ہے۔ ہم اسکے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ جب ہم سانس چھوڑتے ہیں تو کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں۔ فضائی کرہ دیگر اسباب کی بناء پر بھی زندگی کو ممکن بناتا ہے۔
- پودے شعاعی ترکیب کے لیے کاربن ڈائی آکسائیڈ' سورج کی روشنی اور پانی استعمال کرتے ہیں۔ اور ہم آخر کار ان سے لذیذ میوے' ترکاریاں' اجناس وغیرہ پاتے ہیں۔ یہ ہمیں پروٹین' کاربو ہائیڈریٹس' شکر' چربی' معدنیات' اور دیگر مقوی بخش غذائیں فراہم کرتے ہیں۔ جو ہمیں زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے۔
- ہوائیں ہی ہوئی ہیں جو وسط سمندروں سے براعظموں کو پانی بارش کی شکل میں پہنچاتی ہیں۔
- فضاء کرہ کے بغیر ہم ٹھنڈی مانسونی ہواؤں' خوشبودار پھولوں کی مہک اور موسیقی کی صداؤں کا مزہ لے نہیں پاتے۔ ہم خوبصورت پتنگیں اڑا نہیں سکتے تھے۔ چڑیاں اُڑ نہیں سکتی یا آسمان میں اونچی اڑان نہیں بھر پائیں۔
- فضائی کرہ ایک گیسوں کا سمندر ہے جو زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کا مطلب ہم سب گیسوں کے سمندر میں تیر رہے ہیں (جیسے مچھلیاں پانی کے سمندر میں تیرتی ہیں) جب ہم زمین کی جسامت سے تقابل کرتے ہیں تو فضائی کرہ ایک بہت ہی باریک غلاف ہے۔ جو زمین کو گھیرے ہوتے ہیں۔
- فضائی کرہ تقریباً 1000 کیلومیٹر موٹا ہے۔ اقوام متحدہ امریکہ کے خلائی ایجنسی (NASA) کی توضیح کے مطابق زمین کی جسامت ایک باسکٹ بال کی طرح ہے تو فضائی کرہ اس کے اطراف لپیٹی ہوئی پلاسٹک شیٹ کی طرح ہوگی۔
- گیسوں پر مشتمل ہونے کے ناطے فضائی کرہ گیسوں کی تمام خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے یہ سکڑتا اور پھیلتا ہے۔ اور اسکی کوئی ساخت نہیں ہوتی۔ (چھوٹی جگہ میں زیادہ سے زیادہ گیس بھری جاسکتی ہے۔
- فضائی کرہ میں کئی گیسیس ہیں لیکن آکسیجن (تقریباً 21% بہ اعتبار حجم) اور نائٹروجن (تقریباً 78% بہ اعتبار حجم) نمایاں ہیں۔ دوسری گیسوں کا تناسب بہت کم ہے۔ جن میں argon' neon ' کاربن ڈائی آکسائیڈ (تقریباً 0.3% بہ اعتبار حجم)' methane' امونیا' Ozone وغیرہ۔
- پورے فضائی کرہ میں آبی بخارات کی مقدار تقریباً 0.4% لیکن یہ مقدار زیادہ تر سطح سے قریب ہوتی ہے۔ (سطح زمین سے 6 کلومیٹر اوپر تک) جی ہاں آبی بخارات گیس ہے! نہیں آسمان میں آپ جو بادل دیکھتے ہیں وہ آبی بخارات نہیں ہیں۔ وہ پانی کے چھوٹے قطرے (Droplets) ہیں۔

- فضاء میں گیسوں کے علاوہ ملائم گرد کے اجزاء ہیں۔ جو ذرات کہلاتے ہیں۔ ذرات قدرتی طریقوں سے بھی آسکتے ہیں (مثال کے طور پر صحرا میں ریت کے طوفان اور جنگل میں لگی قدرتی آگ) اور انسانی عمل سے بھی (مثلاً جنگلوں کو جلانا' پٹرول جلانا اور صنعتی اخراج) یہ ذرات فضائی حالات کو تبدیل کر سکتے ہیں۔
- **فضائی کرہ کی ساخت Structure of the atmosphere**: فضائی کرہ میں بھی مختلف پرتیں ہیں جو مختلف اجزاء پر مشتمل ہیں۔
- سائنسدان اس بارے میں غباروں اور سٹیلائٹس وغیرہ کے ذریعہ معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ کیمیائی ترکیب کی بنیاد پر فضائی کرہ دو وسیع پرتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 1۔ Homosphere 2۔ Heterosphere
- **Homosphere**: 90 کلومیٹر کی اونچائی تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں تین حراری Thermal پرتیں پائی جاتی ہیں۔ ٹرافوسفیر' اسٹرٹوسفیر' میزوسفیر' گیسوں جیسے نائٹروجن' آکسیجن' آرگن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی ترکیب میں یکسانیت اس کی خاص خصوصیت ہے۔
- **Heteroshpere**: فضائی کرہ میں 90 کلومیٹر سے اونچی پرت heterosphere کہلاتی ہے۔ چونکہ اسکی ترکیب غیر یکساں یا مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے Hetrosphere کہا جاتا ہے۔ اس کی دو حراری پرتیں ہیں۔ تھرموسفیر اور ایکزوسفیر کثافت اور درجہ حرارت کی بنیاد پر فضائی کرہ کو 5 مختلف پرتوں میں تقسیم کیا گیا ہے
- **1۔ Troposhere**: ٹروپوسفیر فضائی کرہ کی سب سے نچلی پرت ہے اسکی اوسط بلندی 13 کلومیٹر ہے۔ جو قطبین کے قریب کم و بیش 8 کلومیٹر اور خط استواء پر تقریباً 18 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ ٹروپوسفیر کی پرت خط استواء پر موٹی رہتی ہے۔ کیونکہ انتقال حرارت سے پیدا ہونے والی ہوا کی گردش حرارت کو بڑی بلندیوں پر منتقل کرتی ہے۔
- جو فضائی کرہ کی جملہ گیسوں کی کمیت کے تقریباً 75% حصے اور عملاً تمام نمی اور گرد کے ذرات پر مشتمل ہے۔ موسم کی مکمل اصطلاح دراصل اس کرہ میں ہے۔ اس پرت میں جیسے جیسے بلندی پر جائیں گے درجہ حرارت کم ہونے لگتا ہے۔ جو عام طور پر شرح ہبوط حرارت Normal Lapse rate کہلاتا ہے۔ تکثیف' تبخیر بارش' طوفان وغیرہ۔ اس پرت میں عمل میں آتے ہیں۔
- **2۔ بالائی کرہ ہوائی Strotosphere**: یہ پرت 50 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ پرت بادلوں اور موسم کے حالات سے مکمل آزاد ہے جو ہوائی جہازوں کو اڑنے کے لئے حالات نہایت سازگار بناتی ہے Stratosphere کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ اس میں اوزون پرت Ozone layer پائی جاتی ہے جیسے جیسے بلندی میں اضافہ ہوتا ہے حرارت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔
- **3۔ Metsosphere**: یہ پرت 80 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس پرت میں (Meteorites) حجر شہابی خلاء سے داخل ہوتے ہی جلنے لگتے ہیں۔ بلندی میں اضافے کے ساتھ درجہ حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے۔
- **4۔ Thermosphere**: جو 400 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس پرت میں بلندی میں اضافہ کے ساتھ درجہ حرارت تیزی سے بڑھتا ہے۔ اس میں برقی سے چارج کئے ہوئے ذرات پائے جاتے ہیں۔ جنہیں ions برقیرے کہتے ہیں۔ جو ریڈیائی لہریں زمین سے ارسال کی جاتی ہیں ان برق پاروں کے ذریعہ واپس زمین پر منعکس ہوتی ہیں۔ اسے Inosphere بھی کہتے ہیں۔
- **5۔ Exosphere**: یہ فضائی کرہ کی سب سے اوپری پرت ہے یہ بلند ترین پرت ہے جس کے بارے میں بہت کم جانکاری ہے
- **ہوا کا دباؤ**: ہمارے اطراف جو ہوا ہے گیس کے سالموں (بہت چھوٹے ذرات) پر مشتمل ہے۔ یہ سالمے ہمیشہ ایک دوسرے کو یا جو شئے ان کے راستے میں آتی ہے ڈھکیلتے رہتے ہیں۔ اس دھکیلنے کے زیر اثر اکٹھا کسی شئے پر زور ڈالنے کو بطور ہوا کا دباؤ بیان کیا جاتا ہے۔ یوں ہوا زوردار دباؤ نہ صرف اوپر بلکہ نیچے اور بازو سے کسی شئے پر ڈالتی ہے۔

- اس لیئے ماہرین جغرافیہ کہتے ہیں، جب ہوا گرم ہوتی ہے تو ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے اور جب ٹھنڈی ہوتی ہے تو ہوا کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ سادہ جملے میں اگر ایک بڑھتا ہے تو دوسرا گھٹتا ہے جسے معکوس تعلق کہتے ہیں۔
- جب گرم ہوا بلند ہو جاتی ہے تب زمین سے حاصل کی ہوئی توانائی (گرمی کی شکل میں) کھونا شروع کرتی ہے۔ جب توانائی کم ہوتی ہے تو سالمے دھیمے اور سست بن جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے قریب آجاتے ہیں۔
- ہوا سرد اور کثیف بنتی جاتی ہے۔ کثیف ہوا کشش کی بناء پر واپس زمین پر گرنا شروع ہوتی ہے۔ اب اُن کے پاس کشش سے مزید مقابلہ کرنے توانائی ناکافی ہوتی ہے! جہاں یہ ٹھنڈی ہوا اترتی ہے ہوا کا دباؤ بڑھتا ہے۔
- **Pressure Belts دباؤ کی پٹیاں:** سطح زمین یکساں گرم نہیں ہوتی۔ زمین سمندر سے جلد گرم ہوتی ہے۔ اندرونی زمین جو سمندر سے دور ہوتی ہے تیزی سے گرم ہوتی ہے۔ بہ نسبت زمین کے جو سمندر کے قریب ہے۔ تو سطح زمین سے اوپر کی ہوا بہت جلدی گرم ہوتی ہے۔ پانی گرم ہونے زیادہ وقت لیتا ہے۔ لہٰذا ہوا جو پانی کے اوپر ہو بہت آہستہ گرم ہوتی ہے۔
- تاہم جب ٹھنڈا ہونے کی بات آتی ہے تو زمین تیزی سے ٹھنڈی ہوتی ہے اور اس کے مقابلے میں پانی آہستہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے مقابلے اسطرح گرم اور ٹھنڈا ہونے کا عمل مختلف جگہوں میں مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے ایک مقام سے دوسرے مقام پر دباؤ میں بھی تبدیلی آتی ہے۔
- منطقہ حارہ کے عرض بلد بہت شدید مقدار میں اشعاع حرارت Solar rediation پاکر گرم تر ہوتے ہیں بہ نسبت معتدل یا قطبی عرض بلد سے جو کم شدت کی اشعاع حرارت پاتے ہیں لہٰذا منطقہ حارہ بقیہ دنیا سے گرم ہوتے ہیں۔ اس لئے دنیا میں درجہ حرارت میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ دباؤ میں تبدیلی ہوتی ہے۔
- جیسا کہ پانی اونچے مقام سے نچلے مقام کو حرکت کرتا ہے۔ اور حرارت گرم اشیاء سے ٹھنڈی اشیاء کی طرف حرکت کرتی ہے۔ ہوا زیادہ دباؤ والے علاقوں سے کم دباؤ کی طرف حرکت کرتی ہے۔ جب ہوا اس طرح حرکت کرتی ہے تو ہم اسے باد wind کہتے ہیں۔
- اگر یہ دھیمی رفتار سے چلے تو اور ہم اس میں ہم آرام دہ محسوس کرتے ہیں تو ہم اسے نسیم Breeze کہتے ہیں۔ اگر یہ ہوا مختصر اور تیزی ے ساتھ پھٹ کر آتی ہے تو ہم اسے Gust جھکڑ کہتے ہیں۔
- اگر یہ بہت تیزی سے حرکت کر کے اطراف کی چیزوں کو پھونک مارتی ہے۔ اسے آندھی کہتے ہیں۔ آندھرا پردیش کے ساحل پر ہم Cyclones کو دیکھتے رہتے ہیں جو بہت تیز رفتار ہوائیں ہوتی ہیں۔
- ہوائیں دنیا میں ہر جگہ چلتی ہیں۔ خط استواء پر زیادہ درجہ حرارت فضائی کرہ کو گرم کرتا ہے۔ اور گرم ہوائیں اُٹھتی ہیں۔ جو سطح زمین پر خط استواء کے گرد پر کم دباؤ پیدا کرتی ہے۔ یہ کم دباؤ والی پٹی (یہ زمین کے گرد پٹی جیسی ہوتی ہے) جو خط استواء کی کم دباؤ والی پٹی یا بین منطقہ حارہ کا سیلانی خطہ Inter Tropical Convergence Zone جس کا مخفف (ITCZ) ہے۔
- جیسے یہ ہوا اُٹھتی ہے یہ ٹھنڈی ہو کر اترنا شروع ہوتی ہے۔ لیکن یہ واپس اسی راستے پر نہیں آسکتی جس راستے پر یہ اوپر گئی تھی۔ جیسا یہ فضائی کرہ کی اوپری بلندیوں پر پہنچتی ہے۔ استوائی خطے سے دور شمالی اور جنوبی نصف کرہ کی جانب پھیل جاتی ہے۔
- جیسے یہ پھیلتی ہے اترنا بھی شروع کرتی ہے۔ جو سرد تر، کثیف تر ہوتی ہے اس لئے واپس زمین پر ڈوبنا شروع کرتی ہے۔ جہاں یہ اترتی ہے ہمیں پتہ چلتا ہے دباؤ زیادہ ہے۔ یہ پٹی Sub Trophical High Pressure Belt زیادہ دباؤ والی منطقہ حارہ کی پٹی کہلاتی ہے

- NP ہوا جب نیچے آ چکی ہو تو سطح زمین ٹکرا کر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک حصہ دوبارہ خط استواء کے کم دباؤ والے علاقے کی طرف دوڑتا ہے جب وہ وہاں پہنچتی ہے تو دوبارہ گرم ہوتی ہے اور اوپر اٹھتے ہے۔ اسطرح ہواؤں کا استوائی چکر مسلسل چلتے رہتا ہے۔
- ہوا کا دوسرا حصہ اگلے بلند تر عرض بلد کی جانب دھکیلا جاتا ہے۔ جہاں دباؤ کم تر ہوتا ہے ہم یہاں حوالہ کی غرض سے ان ہواؤں کا نام دیتے ہیں۔ A (یاد رہے کہ A ان ہواؤں کا باضابطہ نام نہیں ہے۔ ہم اسے یہاں سہولت کے لئے استعمال کر رہے ہیں)
- شمالی اور جنوبی قطبین کے علاقوں میں ہوا اتنی سرد ہوتی ہے کہ جہاں ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے (قطبی زیادہ دباؤ کی پٹی) بہ نسبت آرکٹک (شمال میں) اور انتارتک منطقے کے (جنوب میں) (قطبی کم دباؤ والی ضمنی پٹی) لہذا قطبی ہوائیں ان کم دباؤ والے علاقوں کی طرف دوڑتی ہے جہاں وہ A نامی ہواؤں سے ملتے ہیں۔
- ہوائیں شمال سے جنوب یا جنوب سے شمال منطقہ معتدلہ سے منطقہ حارہ کی طرف سیدھی حرکت کرتی ہیں۔ (یاد رہے منطقہ معتدلہ خطِ استواء کی دونوں جانب شمال اور جنوب میں واقع ہے) لیکن اصل میں ہوائیں شمال نصف کرہ کی قدرے سیدھی جانب (مشرق کی طرف) اور بائیں جانب (مغرب کی طرف) جنوبی نصف کرہ میں حرکت کرتی ہیں۔
- یہ اس لئے کہ زمین کی اس کے محور ہے۔ اس اثر کو Coriolise Effect کہتے ہیں جو خط استواء کے قریب صفر اثر اور قطبین کے قریب آعظم ترین اثر رکھتے ہیں۔
- اس طرح فضائی کرہ ہمیشہ دنیا کے اطراف گردش کرتا ہے۔ دنیا کے اطراف موسم اور آب وہوا کی ترتیب میں ہوائیں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ ہواؤں نے تاریخ میں بھی اہم رول ادا کیا ہے۔
- مثال کے طور پر واسکوڈی گاما نے ہندوستان کے لئے بحری راستہ ہواؤں کی مدد سے اپنے جہاز چلا کر دریافت کیا۔ وہ بڑی مقدار میں کالی مرچ اور دار چینی وغیرہ کی حمل ونقل وتجارت پرتگال کو اسی بنا پر کر سکا۔ اس طرح یہ ہوائیں بھی پرتگالیوں کے گوا پر اقتدار کے قیام میں اہمیت کی حامل تھیں۔
- **ہواؤں کی درجہ بندی Classification of Winds:** ہواؤں کی رفتار، انکی خصوصیات، انکی سمت اور ان کی چال کے تحت ان کو تین قسموں میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔

1۔ دائمی ہوائیں Planetery Winds: دائمی ہوائیں سال تمام چلتی ہیں۔

2۔ موسمی ہوائیں Seasonal Winds: ان کا چلنا علاقوں یا موسموں تک محدود ہے۔

3۔ مقامی ہوائیں Local Winds: علاقے تک محدود ہیں۔

- **دائمی ہوائیں Planetary Winds:** وہ ہوائیں جو عالمی دباؤں کی پٹیوں اوپر مستقل، مسلسل اور پابندی سے چلتی ہیں دائمی ہوائیں Planetary Wind کہلاتی ہیں۔ یہ تین قسم کی ہیں۔ تجارتی ہوائیں (Trade Winds)، مغربی ہوائیں (Westerlies) اور قطبی ہوائیں (Polar Winds) تجارتی ہوائیں منطقہ حارہ میں مغربی ہوائیں منطقہ معتدلہ میں اور قطبی ہوائیں قطبی پٹی میں چلتی ہیں۔
- تجارتی ہوائیں مشرقی سمت سے یعنی مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کرتی ہیں شمال مشرقی تجارتی ہوائیں شمال نصف کرہ میں چلتی ہیں۔ اور جنوب مشرقی تجارتی ہوائیں جنوبی نصف کرہ میں چلتی ہیں۔

- مغربی ہوائیں مغرب سے مشرق کی طرف چلتی ہیں۔اسی لئے انہیں مغربی ہوائیں کہتے ہیں۔۔جنوبی مغربی ہوائیں شمالی نصف کرہ میں اور شمالی مغربی ہوائیں جنوبی نصف کرہ میں چلتی ہیں۔قطبی خطوں میں مشرقی ہوائیں چلتی ہیں۔
- آپ نے نوٹ کیا ہوگا ہوا کا دباؤ اور چلنے کا نظام دراصل آبی کرہ اور خاکی کرہ کا فضائی کرہ پر اثر ہوتا ہے۔یہ ہوائیں دنیا کے گرد حرارت اور نمی کو منتقل کرنے میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔اسی لئے دنیا کا کوئی بھی خطہ نہ انتہائی سردی اور نہ انتہائی گرمی حاصل کرتا ہے۔تاکہ زندگی کی بقا ہو۔
- اگر آب و ہوا کا وجود نہ ہوتا (جیسا کہ چاند پر) دن میں منطقہ حارہ میں ناقابل برداشت گرمی ہوتی یا قطبی علاقوں میں رات کے وقت اتنی ہی شدت کی سردی ہوتی تاہم یہ ہوائیں گرمی اور نمی کو یکساں تقسیم نہیں کرتے۔جس کی بناء پر ہم زمین کے کچھ حصے بالکل گرم اور کچھ حصے سرد تر کچھ حصوں میں زیادہ بارش اور کچھ میں صحراء دیکھتے ہیں۔
- **موسمی ہوائیں Sesional Winds:** ہندوستان میں جو بارش ہوتی ہے بنیادی طور پر موسمی ہواوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ملک کے تمام عوامل مانسون سے تعلق رکھتے ہیں۔لفظ مانسون عربی زبان کے لفظ موسم سے اخذ کیا گیا ہے۔
- مانسون کا وجود سمندر اور زمین کے ٹھنڈے ہونے میں فرق کی بناء پر ہے۔گرمائی مانسون کا فروغ شمال مغربی ہندوستان میں ہوتا ہے۔ جبکہ جنوبی مشرقی تجارتی ہوائیں خط استواء پار کرتی ہیں۔
- زمین کا گردش اثر Coriolis Effect کے نتیجے میں جزیرہ نما ہند اور متصل ممالک میں جنوب مغربی مانسون بنتا ہے۔موسم سرما میں مخالف دباؤ کی پٹیاں یعنی شمال مشرقی تجارتی ہوائیں خط استواء پار کرتی ہیں۔ Coriolis Effect اثر کے نتیجے میں شمال اور شمال مشرقی آسٹریلیا میں جنوب مغربی مانسون بنتا ہے۔
- **مقامی ہوائیں Local Winds:** یہ ہوائیں مقامی طور پر درجہ حرارت اور دباؤ میں فرق کی وجہ سے چلتی ہیں۔اور چھوٹے سے علاقے کو متاثر کرتی ہے گرم مقامی ہوائیں علاقے کے درجہ حرارت میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ٹھنڈی مقامی ہوائیں بعض وقت علاقے کے درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے لاتی ہیں۔یہ مقامی ہوائیں ٹروپوسفیر کے نچلے پرتوں پر چلتی ہیں۔
- پہاڑ اور وادیوں کی ہوائیں نسیم بحری اور نسیم بری مقامی ہواؤں کی قسموں میں سے زیریں ہوائی کرہ کا گرم یا ٹھنڈے ہونے کی وجہ سے جو دباؤ بتدریج کمی یا زیادتی (دباؤ میں تبدیلی) قائم ہوتی ہے تو یہ مقامی ہوائیں ردعمل ظاہر کرتی ہیں۔
- **1۔ Chinook :** یہ ہوائیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ' کینڈا' اور شمالی امریکہ کے علاقے میں واقع کوہ راکیز Rockey Mountains سے چلتی ہیں۔کئی لوگوں کا ایقان ہے کہ لفظ Chinook کے معنی برف خور Snoweater ہین (اصل میں یہ امریکہ کے متوطن قبیلے کا نام ہے جسے Chinook کہتے ہیں) یہ لوگ اس خطے میں رہتے ہیں جہاں یہ ہوائیں چلتی ہیں۔
- یہ زیادہ تر سرما کے دوران گھانس کے میدانوں کو برف سے صاف رکھتی ہیں۔ایسی مماثل ہوائیں جو یوروپ میں چلتی ہیں۔ Foehn کہلاتی ہیں۔جو آلپس Alps کے شمال ڈھلان پر سے چلتی ہیں یہ برف کو پگھلاتی ہیں موسم کو خوشگوار بناتی ہیں اور انگوروں کو جلد پکنے میں مدد کرتی ہیں۔
- **2۔LOO لو:** یہ گرم ہوائیں ہیں جو مئی اور جون کے مہینوں میں شمالی ہند کے میدانوں میں مغرب سے مشرق کی طرف چلتی ہیں۔عظیم درجہ حرارت کی بنا پر یہ لوگوں کو لُو سے متاثر کرتی ہیں۔

- صحرائے عرب میں Simmon' جاپان میں Yoma' نیوزی لینڈ میں Nor wester' گرم ہواوں کی دیگر چند مثالیں ہیں۔
- **1۔Mistral:** بہت مشہور سرد ہوا مسٹرل ہے۔ جو فرانس کے اوپر آلپس سے بحرہ روم کی طرف چلتی ہیں اس کا گذر وادی رہوم سے ہوتا ہے یہ بہت ہی سرد اور خشک ہوا ہے۔
- **2۔ Puna:** یہ Andes خطے کی سرد مقامی ہوا ہے۔
- **3۔ Pampero:** یہ سرد قطبی ہوائیں ہیں جو جنوبی امریکہ کے Pampas بمپاس خطے میں تیزی سے چلتی ہیں۔
- **موسم اور آب وہوا Weather and Climate:** جغرافیہ کی دو اہم اصطلاحیں ہیں۔ یہ ہماری زندگیوں کو مختلف طریقوں سے ڈھالتی ہیں۔ اور کئی لوگ ان اصطلاحوں میں الجھ جاتے ہیں۔
- اکثر لوگ موسم کے بجائے آب وہوا اور آب وہوا کے بجائے موسم کا استعمال کرتے ہیں
- گیسوں اور زرات کا آمیزہ فضائی کرہ Atmosphere کہلاتا ہے۔ یہ جامد نہیں بلکہ بے حد حرکیاتی ہے۔ یہ اوپر نیچے افقی اور تمام سمتوں میں حرکت کرتا ہے۔ حرکت سے اسکی خصوصیات میں تغیر ہوتا ہے۔ یہ گرم سرد تر' خشک یا نم ہوسکتا ہے۔
- جب آپ فضائی کرہ کے مختصر مدت کے حالات (جو زیادہ تر دس دن سے زیادہ ہیں ہوتے ہیں) بیان کرتے ہیں تو وہ علاقے کا موسم ہوتا ہے۔ موسم روزانہ تبدیل ہوسکتا ہے یا ایک ہی دن میں تبدیل ہوسکتا ہے۔
- آب وہوا Climate سے مراد علاقوں میں طویل مدت کے اوسط فضائی کیفیات کا ہیں۔ آب وہوا کی کیفیات دہوں پر محیط فضائی اعداد و شمار اور ان کے اوسط کی معلومات پر مبنی ہوتے ہیں۔ آب وہوا ہمیں سال کی مقررہ مدت کی کیفیات بناتی ہیں نہ کہ مخصوص ایام کی۔
- Atmosphere فضائی کرہ a) درجہ حرارت b) دباؤ c) ہوا d) رطوبت اور e) ترسیب کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ سب موسم Weather کے عناصر ہیں جنہیں ہم آب وہوا Climate کو بیان کرنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے یہ آب وہوا کے عناصر بھی ہیں۔
- **رطوبت اور ترسیب Humudity and Percepitation:** فضائی کرہ میں پانی کے بخارات ایک اہم عنصر ہے۔ زیادہ تر مقامات پر فضائی کرہ میں پانی کے بخارات کی مقدار میں وقت کے ساتھ موسمی ترتیب میں تغیر و تبدیلی آتی ہے۔
- کئی مقامات پر سرما خشک اور سرد ہوتا ہے ایسے مقامات میں ہماری جلد کھجلی اور خشکی محسوس کرتی ہے اور پھٹ سکتی ہے۔ آپ شاید پھٹے ہونٹوں کا شکار رہ چکے ہونگے۔ جس کے لئے آپ Lip Balm' ویسیلین Vasceline اور کسی قسم کا تیل استعمال کر چکے ہوں۔
- یہ آبی بخارات ہی ہیں جو زیادہ درجہ حرارت سے ملکر آپ کو حبس اور پسینہ کا احساس دلانے کا سبب بنتے ہیں۔ جب ایسا ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ ''بہت مرطوب'' ہے یا رطوبت زیادہ ہے۔ لیکن تمام مقامات اس معاملے میں یکساں نہیں ہیں۔
- کچھ مقامات بہت خشک ہوتے ہیں (مثال کے طور پر صحراء)۔ فضائی کرہ میں نمی (آبی بخارات) آبی اجسام سے بذریعہ تبخیر اور نباتات سے بذریعہ اخراج حاصل ہوتی ہے۔ رطوبت سے مراد ہوا میں پانی کے بخارات کی مقدار ہے۔ زیادہ رطوبت میں ہمارا پسینہ ہمیں ٹھنڈک نہیں دیتا کیونکہ یہ بخارات نہیں بن پاتا۔ کم رطوبت میں ہم بہت پیاس محسوس کرتے ہیں۔
- ہم رطوبت کو راست بیان نہیں کرتے بلکہ متناسب رطوبت کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ متناسب رطوبت Relative Humidity دو چیزوں کے درمیان تناسب ہے۔

1۔مقررہ درجہ حرارت اور دباؤ پر آبی بخارات کی زیادہ سے زیادہ مقدار جس کو ہوا سہارا دے سکتی ہے۔

2۔کسی مقررہ وقت پر آبی بخارات کی وہ مقدار جو واقعتاً موجود ہے۔

- مثال کے طور پر 20 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت پر ہوا 80 گرام آبی بخارات فی کیوبک میٹر سہار سکتی ہے۔اگر آبی بخارات کی موجودگی کی اصل مقدار صرف 40 گرام ہے تو تناسب رطوبت 50% ہوگی۔درجہ حرارت میں اضافہ اور آبی بخارات میں کمی سے تناسب رطوبت میں کمی ہوتی ہے۔وہ سطح درجہ حرارت جو سطح سیری Saturation Level کو پہنچتا ہے۔نکتہ اوس یا Dew Point کہلاتا ہے۔
- اگر فضائی کرہ 100% متناسب رطوبت رکھے تو یہ سطح سیری Saturation Level کہلاتا ہے۔
- **Condensation تکثیف:** تکثیف ضد ہے تبخیر کی۔جیسا کہ اس میں آبی بخارات پانی کے چھوٹے چھوٹے قطروں یا برف کے قلموں میں تبدیل ہوتے ہیں۔جب تناسب رطوبت 100% سے بڑھتی ہے تو فضائی کرہ میں موجود زائد آبی بخارات تکثیف پا کر پانی کے چھوٹے قطرے بنتے ہیں۔مثال کے طور پر 20 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت پر ہوا 49 گرام آبی بخارات فی کیوبک میٹر پر مشتمل ہوتی ہے۔اور 10 ڈگری سیلسیس پر ٹھنڈی ہوتی ہے۔جو صرف 40 گرام آبی بخارات سطح سیری پر رکھ سکتی ہے۔
- زائد 9 گرام آبی بخارات تکثیف پاتے ہیں عمل تکثیف صرف اسی وقت ہوسکتا ہے جب فضائی کرہ میں چھوٹے ذرات موجود ہوں۔ تکثیف سطح اتصال Contact Surface پر بھی ہوسکتی ہے۔
- فضائی کرہ میں گرد کے ذرات آبی بخارات پانی کے سالموں کو اپنی طرف کشش کرتے ہین جس کے سبب (تکثیف مزید گاڑھا پن) آبی بخارات پانی کے چھوٹے چھوٹے قطروں میں تکثیف پاتے ہیں۔یہ چھوٹے چھوٹے قطرے لاکھ دس لاکھ مل کر مختلف قسم کے بادلوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔
- اگر بادل کافی سرد ہوں تو ان میں برف کے قلم پائے جاتے ہیں۔بادلوں کو ان کے اشکال اور بلندیوں کی بناء پر ان کی مختلف قسموں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔مثلاً Cirrus Clouds (جو بلندی پر پائے جاتے ہیں) Cumulus Clouds (درمیانی سطح پر) Strnatus clouds (نچلی سطح پر) Nimbus (بارش رکھنے والے افقی بادل) پائے جاتے ہیں۔
- عمل تکثیف کے ساتھ ہی پانی کے چھوٹے قطرے بھاری ہو کہ زمین پر بطور ترسیب گرتے ہیں (لاطینی لفظ Praecipiatatio کا مطلب سرے کا بل شاقول پر گرنا) مثلاً بارش برف' ژالہ وغیرہ کی شکل میں۔اگر یہ پانی کے چھوٹے قطرے سطح زمین سے قریب تر تکثیف پاتے ہیں تو ہلکے ہوجاتے ہیں تو کہر یا دھند حاصل ہوتی ہے۔
- **ترسیب کے اشکال Forms of Precipiation:** بارش ترسیب کی سب سے عام مثال ہے۔جب نقطہ انجماد سے کم درجہ حرارت پر تکثیف عمل میں آتی ہے۔تو آبی بخارات راست طور پر برف کی قلموں میں تبدیل ہوتے ہیں۔اور برف کے گالوں کی شکل میں زمین پر گرتے ہیں۔اس قسم کی ترسیب برف باری کہلاتی ہے برفباری وسطی اور اونچے، مقامات اور پہاڑی خطوں میں بالکل عام ہے۔
- جب بارش سطح زمین سے قریب سرد پرت سے گرتی ہے پانی کے قطرے برف میں منجمد ہوکر نیچے گرتے ہیں اس قسم کی ترسیب Sleet کہلاتی ہے۔

- جب فضائی کرہ میں طاقتور عمودی بحری روائیں پیدا ہوتی ہیں۔تو اونچے مقامات میں کم درجہ حرارت پر تکثیف ہوتی ہے۔ برف کی قلمیں بتدریج بڑی ہوتی ہیں لیکن بڑھتی رووٗں کی بنا پر نیچے نہیں گرتیں۔آخر کار برف کی قلموں کے قطر کی ساخت میں کچھ سمر اضافہ ہوتا ہے اور ٹھوس شکل مین نیچے گرتے ہیں اس قسم کی ترسیب ژالہ باری کہلاتی ہے۔ژالہ باری سے فصلوں اور عمارتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔
- **بارش کے اقسام Types of Rainfall:** نقطہ آغاز کی بنیاد پر بارش کی تین قسموں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔
- **گرجتی برسات Convectional Rainfall:** اس قسم کی بارش اس وقت ہوتی ہے جب مرطوب ہوا گرم سطح زمین کی وجہ سے اپنے اطراف کی ہوا کی بہ نسبت گرم ہوجاتی ہے تو اوپر کی جانب اٹھتی ہے وہاں ٹھنڈی ہوکر پھیلتی ہے۔
- اپنی رطوبت کا کچھ حصہ گرجتی برسات نشیبی عرض بلد میں عام ہے اس طرح دن کے گرم ترین حصے کے فوری بعد مختصر زوردار پھواروں کی شکل میں بارش ہوتی ہے۔یہ بارش گرما میں برآعظموں کے اندرونی حصوں میں ہوتی ہے۔یہ بارش بجلی کی کڑک اور چمک کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔
- **طبعی برسات Oragraphic Rainfall:** طبعی برسات کو کبھی Orogenic rainfall بھی کہتے ہیں لفظ Ores لاطینی لفظ ہے۔جس کے معنی پہاڑ کے ہیں۔مرطوب ہوا جب اُٹھ کر پہاڑوں پر یا بلندی پر اپنا راستہ بناتی ہے یہ بارش ہوتی ہے۔
- اس طرح کئی پہاڑی سلسلے ہوا کی سمت بھاری ترسیب حاصل کرتے ہیں جبکہ بارش سے محروم حصے Leeword sides میں ہوا کم چلتی ہے جہاں کم بارش ہوتی ہے ایسی صورتحال زیادہ تر ہندوستان کے مغربی ساحل پر پیدا ہوتی ہے۔
- بحرہ عرب کی مرطوب ہوا کو مغربی گھاٹ کی وجہ سے اوپر کم اُٹھتی ہے نتیجتاً پھیل کر اور ٹھنڈی ہوکر بارش ہوتی ہے۔
- مغربی گھاٹ کی دوسری جانب اترتی ہوا رطوبت سے محروم رہتی ہے۔لہٰذا سطح مرتفع دکن کے مرکزی حصے میں بارش نہیں برساتی اس طرح یہ خطہ خشک رہتا ہے۔ جسے بارش کا سائبانی خطہ rainshadow region کہتے ہیں۔
- **سائیکلونی بارش Cyclonic rainfall:** اس قسم کی بارش ہوا کے کم دباؤ یا سائیکلون کے گذرگاہ سے جڑی ہوتی ہے۔Cyclones دو قسم کے ہیں۔منطقہ حارہ کے سائیکلون اور منطقہ معتدلہ کے سائیکلون لفظ Cyclone لاطینی زبان کے لفظ Kyklon سے لیا گیا ہے۔جس کے معنی گردش کے ہیں۔
- منطقہ حارہ کے سائیکلون اصل میں گرم اور منطقہ حارہ کی بھنوری گردش پر مبنی ہوتے ہیں۔جس کا نصف قطر چھوٹا (کچھ سینکڑوں کیلومیٹر) اور اکثر دائرہ کی شکل کا ہوتا ہے۔اس کا اقل ترین سطحی دباؤ (900mb سے کم) اور ہواؤں کی اعظم ترین رفتار 33 میٹر فی سکنڈ ہوتی ہے۔
- جو گرم سمندر کی سطح (26^0 ڈگری سیلس سے 27^0 ڈگری سیلسیس) پر فروغ پاتی ہیں اور زمین کی طرف چلتی ہیں۔سائیکلون کی حرکت سے یہ ہوائیں اوپر اُٹھتی ہیں۔یہ ہوائیں بھاری بارش برساتی ہیں۔معتدل سائیکلون بارش اسوقت ہوتی ہے۔
- جب سرد خشک کثیف ہوا کی بھاری مقدار گرم نم اور بلند ہوا کی مقدار کی طرف مائل ہوتی ہے۔گرم ہوا ہلکی ہونے سے کثیف سرد ہلکی ہوا اسے اوپر اٹھاتی ہے جس کے نتیجے میں بارش ہوتی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) فضائی کرہ میں آکسیجن کی مقدار ہے۔

(1) 78% (2) 21% (3) 0.3% (4) 33%

(2) فضائی کرہ میں کس گیس کی مقدار سب سے زیادہ ہے۔

(1) آکسیجن (2) کاربن ڈائی آکسائیڈ (3) نائٹروجن (4) آرگان

(3) کاربن ڈائی آکسائیڈ کا تناسب فضائی کرہ میں ہے۔

(1) 33% (2) 3.3% (3) 0.3% (4) 0.03%

(4) پورے فضائی کرہ میں آبی بخارات کا فیصد ہے۔

(1) 0.4% (2) 0.04% (3) 4% (4) 4.4%

(5) بادلوں سے آزاد یہ پرت ہے۔

(1) Heterosphere (2) Thermosphere (3) Homesphere (4) Tropsphere

(6) فضائی کرہ کی سب سے نچلی پرت ہے۔

(1) Strosophere (2) Mesosphere (3) Troposphere (4) Exosphere

(7) گیسوں اور زرات کا آمیزہ کہلاتا ہے۔

(1) خاکی کرہ (2) فضائی کرہ (3) حیاتی کرہ (4) آبی کرہ

(8) لفظ Ores ہے۔

(1) انگریزی (2) یونانی (3) لاطینی (4) فرنچ

(9) فضائی کرہ کی سب سے اونچی پرت ہے۔

(1) Stratosphere (2) Mesosphere (3) Troposphere (4) Exosphere

(10) اس پرت میں اوزون پرت پائی جاتی ہے۔

(1) Stratosphere (2) Mesosphere (3) Troposphere (4) Exosphere

(11) لفظ Ores کے معنٰی ہے۔

(1) سمندر (2) پہاڑ (3) زمین (4) آسمان

(12) Coriolis effect کا اثر کس کے قریب 0 ڈگری ہوتا ہے۔

(1) خط سرطان (2) خط جدی (3) خط استواء (4) قطبین

(13) اعظم ترین Coriolis effect کس کے قریب ہوتا ہے۔

(1) خط سرطان (2) خط جدی (3) خط استواء (4) قطبین

(14) دباؤ اور ہوا کے نظام میں اس کے اثرات ہوتے ہیں۔

(1) فضائی کرہ (2) آبی کرہ (3) خاکی کرہ (4) یہ تینوں

(15) Foehn گرم ہوائیں اس کے شمالی ڈھلان پر سے چلتی ہیں۔

(1) Rockeys (2) Andes (3) Alps (4) Himaliyas

(16) لفظ ''موسم'' کو کونسے زبان سے اخذ کیا گیا ہے۔

(1) انگریزی (2) عربی (3) فرانسسی (4) یونانی

(17) انسانی جلد میں روکھا پن، خراش اور کھجلی محسوس کی جاتی ہے۔

(1) موسم گرما (2) موسم سرما (3) موسم بارش (4) یہ تمام

(18) واسکوڈی گاما نے اپنی کشتیوں کیلئے ہوائی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ملک کی دریافت کی۔

(1) امریکہ (2) ہندوستان (3) ویسٹ انڈیز (4) مصر

(19) کونسے کرہ میں برقی چارج آئنس پائے جاتے ہیں۔

Exosphere (4) Thermosphere (3) Mesosphere (2) Stratosphere (1)

(20) صحرائے عرب میں Simmon، جاپان میں Yoma، نیوزی لینڈ میں Nor wester مثالیں ہیں۔

(1) سرد ہوائیں (2) معتدل ہوائیں (3) گرم ہوائیں (4) ان میں سے کوئی نہیں

جوابات

1-2	2-3	3-4	4-1	5-3	6-3	7-2	8-3	9-4	10-1
11-2	12-3	13-2	14-4	15-3	16-2	17-1	18-2	19-3	20-3

6. آتش فشاں

- **آتش فشاں:**

آتش فشاں پہاڑ کا نام	مقام
1. Etna	سسلی (روم)
2. Cotopaxy	Ecuador
3. Vesuvius	اٹلی
4. Fujyama	جاپان
5. بیرن آئی لینڈ کے آتش فشاں	جزیرہ انڈومان (ہندوستان)

- آتش فشاں پہاڑ تین قسم کے ہوتے ہیں۔
  1. زندہ آتش فشاں (Active or Living Volcanos)
  2. خوابیدہ آتش فشاں (Dormant or Sleeping Volcanos)
  3. مردہ یا بجھے ہوئے آتش فشاں (Extint or Dead Volcanos)
- جاپان کا جنوبی فیوجی یاما، ہوائی جزیرہ، کولا خوابیدہ آتش فشاں کی مثالیں ہیں۔
- مردہ آتش فشاں کی مثال آفریقہ کے تنزانیہ میں کوہ کیلی مانجرو (Kilimanjaro) ہے۔
- بحرالکاہل کے اطراف کی پٹی (The Circum Pacific Belt) کا علاقہ بحرالکاہل کا آتشی دائرہ (Pacific Ring of Fire) بھی کہلاتا ہے۔ اس پٹی میں فیوجی یا Kotopoxy اور فلپائن کے Mayon مشہور آتش فشاں ہیں۔

دنیا کے اہم آتش فشاں

اسٹورم بولی	=	سسیلی
یم ٹی پیلی	=	جزائر غرب الہند
ماؤنٹ ویسوولیس	=	اٹلی
جاپان	=	فیوجیاما
کوٹاپاکس	=	اسکوڈار
مایان	=	فلپائن
بیارین، نارکوڈم	=	ہندوستان
کیلی منجارو	=	کینیا

7. زلزلے

- سطح زمین کی اچانک نقل وحرکت کو زلزلہ کہتے ہیں۔ یہ دراصل زمین کے بالائی حصے یا قشرہ ارض (Earth Crust) کا ہلنا ہے۔
- Mentle کے اندرونی حصہ میں حدت اور لاوا کی موجودگی کے سبب ایک زبردست قوت پیدا ہوتی ہے جس کو Tectonic Forces کہتے ہیں۔
- زمین کے اندر جس نقطہ سے زلزلہ کی ابتداء ہوتی ہے وہ زلزلہ کا مبدا (Focus) کہلاتا ہے۔
- سطح زمین پر ٹھیک اپنے مبدا کے اوپر نقطہ سے زلزلے پھیلتے ہیں وہ Epiccentre کہلاتا ہے یعنی مرکز زلزلہ۔
- زلزلہ پیما (Seismograph) ایک آلہ ہے جو زلزلوں کا چلانے اور انہیں ریکارڈ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
- زلزلوں کی تین موجیں ہوتی ہیں۔
- بنیادی لہریں (Primary Waves)، ثانوی لہریں (Secondary Waves) اور طویل موجیں (Long Waves)۔
- بنیادی لہریں ثانوی لہروں سے 1.7 گنا زیادہ تیز ہوتی ہیں اور زلزلہ پیمائی کے سنٹر تک پہنچتی ہیں۔
- بنیادی لہریں کسی بھی جگہ سے گزر سکتی ہیں جبکہ ثانوی موجیں پانی سے نہیں گزر سکتی۔
- جب بنیادی لہریں اور ثانوی لہریں سطح زمین پر پہنچتی ہیں تب طویل لہروں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔
- جو علم زلزلوں سے بحث کرتا ہے علم زلزلہ Seismology کہلاتا ہے۔
- سونامی کی اصطلاح جاپانی لفظ ''سو'' سے ماخوذ ہے جس کے معنٰی بندرگاہ کے ہیں۔ ''نامی'' کا مطلب موجیں ہیں۔
- زلزلوں جولامکھی کے پھٹ پڑنے، پانی کے نیچے زمین کھسکنے سے خوفناک موجیں یعنی سونامیاں پیدا ہوتی ہیں جو ساحلی علاقوں کو برباد کردیتی ہیں۔
- ایک سنامی کئی موجوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ پہلی لہر بہت طویل نہیں ہوتی۔ پہلی لہر کے بعد آنے والی سنامی کی موجوں کا خطرہ کئی گھنٹوں تک برقرار رہتا ہے۔
- سنامی ساحلی میدان میں فی گھنٹہ 50 کلومیٹر کی رفتار سے آگے بڑھتی ہیں۔ ایک عام شخص کے دوڑنے سے بھی زیادہ سونامی کی لہریں ہوتی ہیں۔
- قحط سالی میں بنیادی طور پر تباہی کے حالات بارش نہ ہونے کے سبب پیدا ہوتے ہیں۔

- بارش کی کمی کو موسمیاتی قحط سالی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
- ایک برس کی مدت میں معتدل بارش ہوتی ہے۔
- بارش کے موسم میں طویل وقفہ پایا جائے تو فصلیں بار آور نہیں ہوتیں۔اسے زرعی قحط سے موسوم کیا جاتا ہے۔
- بعض علاقو میں جغرافیائی صورتحال کے سبب کم بارش ہوتی ہے۔ان علاقوں کو قحط سالی کی جانب گامزن علاقے کہا جاتا ہے
- جیسے کہ رائلسیما اور تلنگانہ کے علاقوں میں ہر پانچ سال کے عرصہ میں قحط سالی دو مرتبہ پیدا ہوتی ہے۔
- حکومت قحط زدہ علاقوں میں مربوط واٹرشیڈ کے انتظام کا پروگرام (IWMP) کو روبہ عمل لا رہی ہے۔

سیلاب اور طوفان:

- شدید بارش کی وجہ سے ان وادیوں میں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور چھوٹی جھاڑیاں یا بڑے درخت اگانے کا موقع نہیں رہتا یہ بغیر درخت والے علاقے ہیں۔دریاؤں کے ساحلی علاقے جو کہ ''سیلابی میدان'' کہلاتے ہیں تمام بڑی ندیوں میں ایسے سیلابی میدان پائے جاتے ہیں۔
- حالیہ عرصہ میں ہمارے ملک میں سیلاب ایک بڑا مسئلہ بن گئے ہیں۔ہر سال موسم برسات میں ملک کا کچھ حصہ سیلاب سے متاثر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام،فصلوں اور مویشیوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔
- زمین پر درختوں (درخت،جھاڑیوں،گھاس) وغیرہ کو اُگا کر بارش کے پانی کے بہاؤ کی رفتار کو کم کر سکتے ہیں۔ بہاؤ کی رفتار کو کم کرنے سے پانی کو زمین میں جذب ہونے کا موقع ملتا ہے۔
- سیلاب دریاؤں کے پانی کی مقدار میں اچانک اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔ پودے پانی کو دریا میں بہنے سے روکتے ہیں جس کی وجہ سے اچانک سیلاب سے حفاظت ہوتی ہے۔
- پودے سیلاب کو دوسری طرح سے بھی روکتے ہیں۔ یہ بارش کے پانی سے زمین کے کٹاؤ کو بھی روکتے ہیں۔اگر پودے نہ ہوں تو بارش کے پانی سے زمین کا کٹاؤ ہو جاتا ہے اور زمین کی اوپری سطح کی ذرخیز مٹی کثیر مقدار میں پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہہ جاتی ہے۔
- یہ مٹی دریاؤں کی تہہ میں جم جاتی ہے۔جس کی وجہ سے دریاؤں کی گہرائی میں کمی واقع ہوتی ہے اور جس کے نتیجہ میں دریا میں بہنے والے پانی کی مقدار میں کمی ہوتی ہے۔اور تھوڑی سی بارش سے بھی دریاؤں میں سیلاب آ جاتا ہے اور بربادی وتباہی کا سبب بنتا ہے۔
- اگر زمین کی سطح پر پودے موجود ہوں تو زمینی کٹاؤ کو بڑی مقدار میں روکا جاسکتا ہے۔
- طوفان اور سیلاب کے دوران درپیش مسائل:-ہماری ریاست طویل ساحل والی ہے جو اکثر شدید نقصاندہ طوفان کا سامنا کرتی ہے جب تیز ہوائیں سمندروں سے چلتی ہیں تو زوردار بارش زمین کو دہلا دیتی ہے اور بلند سمندری موجیں سمندر کو غیر محفوظ بناتی ہیں جس سے ساحلی علاقوں میں بہت نقصان پہنچتا ہے یہ کیفیت ماہ جون اور ڈسمبر کے درمیان ہوتی ہے۔
- طوفان کا واقع ہونا ایک قدرتی عمل ہے۔جس پر انسانوں کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ان آفات سماوی کا زیادہ یا کم اثر ہمارے سماج کے نظم اور تیاری پر منحصر ہے۔مثلاً اکثر سیلاب/طوفان آنے والے ساحلی علاقوں میں زندگی بسر کرنے والے عوام میں اس مصیبت سے بچنے کے تدابیر کا فقدان ہے۔
- ساحلی علاقوں میں رہنے والے مچھیروں کی جھونپڑیاں طوفان کے اثرات سے بکھر جاتی ہیں۔کنکریٹ سے بنی عمارتوں میں زندگی گذارانے

والے عوام ضروری غذا، پانی اور ساز وسامان وغیرہ کچھ دنوں کے لئے محفوظ کر لیتے ہیں اس طرح کے آفات سماوی سے اکثر غریب عوام ہی بہت زیادہ مصیبتوں کا شکار ہوتے ہیں۔

8. زمین کے عبوری حصے (NATURAL REALMS OF THE EARTH)

- **1۔خاکی کرہ (Lithosphere):** یہ زمین کا اوپری ٹھوس یا سخت حصہ ہوتا ہے۔ یہ چٹانوں اور نمکیات سے بنا ہوا ہوتا ہے اور مٹی کی موٹی تہہ سے ڈھکا ہوتا ہے۔ (یونانی زبان میں لیتھو کا مطلب پتھر یا چٹان ہے اور Sphariaکا مطلب کرہ یا گولہ ہے) یہ حصہ اتنا نرم نہیں ہوتا جیسا کہ آپ گلوب میں دیکھتے ہیں۔
- بلکہ اس پر بلند و بالا پہاڑ، سطح مرتفع یا بلند زمین، گہری وادیاں اور بہت ہی گہرے Basins جو پانی سے بھرے ہوتے ہیں (سمندر) ان میں کئی ایک خصوصیات پانی اور ہوا کی وجہ سے تشکیل پاتی ہیں۔ اس کا کچھ حصہ دھول وغیرہ کی شکل میں ہوا میں مل جاتا ہے۔
- سورج کی شعاعوں کی وجہ سے جب Lithosphere گرم یا ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو یہ پانی اور ہوا پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ ہمارے علاوہ دیگر جاندار بھی اس پرت پر زندگی بسر کرتے ہیں ہم اس سخت پرت میں دستیاب چٹانوں اور مٹی و دیگر اشیاء کو کئی ایک طرح سے استعمال کرتے ہیں۔
- **2۔آبی کرہ (Hydrosphere):** پانی کے عبوری حصے آبی کرہ کہلاتے ہیں۔ یہ لفظ یونانی زبان ہوڈر (Hudor) سے ماخوذ ہے۔ پانی کا کچھ حصہ زمین کی گہرائی میں چٹانوں کے درمیان (زیر زمین پانی یا معدنی پانی) موجود ہوتا ہے یہ کرہ پانی کے مختلف وسائل اور مختلف اقسام کے آبی ذرائع جیسے ندیاں، جھیلیں، سمندر اور بحر آعظموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔
- **3۔فضائی کرہ Atmosphere:** ہوا کی وہ پتلی سی پرت جو زمین کو گھیرے ہوئے ہے Atmosphere کہلاتی ہے۔ (یہ یونانی لفظ Atmos مطلب آبی بخارات سے ماخوذ ہے) یہ کرہ کئی گیسوں مثلاً آکسیجن، نائٹروجن، کاربن ڈائی آکسائیڈ، آبی بخارات وغیرہ اور دھول کے ذرات مشتمل ہوتا ہے۔
- **4۔حیاتی کرہ Biosphere:** اس کرہ میں زندگی موجود ہوتی ہے جس میں فضائی کرۂ کی بلندی یا گہرے سمندروں میں زندگی گزارنے والے بیکٹر یا بھی شامل ہوتے ہیں۔ (یونانی زبان سے ماخوذ Bios کے معنی زندگی کے ہیں) آپ نے اب تک محسوس کیا ہوگا کہ کہ زندگی کے لئے دیگر تینوں حصے زمین، پانی اور ہوا ضروری ہیں۔

آبی کرہ (HYDROSPHERE)

- آبی چکر مختلف شکلوں جیسے ٹھوس، مایع گیسی شکلوں میں جاری رہتا ہے۔ یہ آبی چکر عمل سمندروں، آب و ہوا، سطح زمین، زیر زمین اور تمام جانداروں کے درمیان پانی کی منتقلی سے بھی متعلق ہے۔
- آبی چکر کبھی حسابی طریقے سے اس طرح ظاہر کیا جاتا ہے۔

RF=Ro+ET جہاں RF (Rainfal) میں تمام قسم کی ترسیب شامل ہے۔ Run off=RO ہے اور Evapo =ET transpiration اخراج بخارات ہیں۔

- آبی دور کے چھ مدارج ہیں۔
- **تبخیر Evaporation:**

پانی سطح زمین سے فضاء میں تبخیر کے ذریعے منتقل ہوتا ہے۔یعنی یہ ایسا مرحلہ جس کے ذریعہ پانی مایع سے گیس میں تبدیل ہوتا ہے۔سورج کی گرمی سطح زمین کے پانی کو بخارات بن کر اُڑنے کے لئے توانائی فراہم کرتی ہے۔ زمین، جھیلیں، دریائیں اور سمندروں سے آبی بخارات اٹھتے ہیں اور پودے بھی Transpiration کے ذریعہ ہوا میں پانی خارج کرتے ہیں۔

- **حمل ونقل Transport**

فضاء میں پانی کی حرکت خصوصاً سمندر کے اوپر سے زمین کے اوپر تک بادلوں کی شکل میں، حمل ونقل کہلاتی ہے۔اوپری سطح کی ہواؤں، زمینی سطح پر چلنے والی ہواؤں اور دیگر میکانزم کے ذریعے بادل ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرتے ہیں۔

- **تکثیف Condensation**

فضاء میں منتقل شدہ پانی کے بخارات تکثیف پاکر چھوٹے قطرے یا بادل کی شکل اختیار کرتے ہیں۔

- **ترسیب (Percipitation)**

پانی کا آب وہوا سے سطح زمین پر منتقل ہونے کا ابتدائی میکانزم ترسیب ہے۔جب بادل زمین کی اوپر سرد ہوا سے ٹکراتے ہیں زتو بارش اولہ یا برف کی شکل میں زمین (یا سمندر) پر واپس آتے ہیں۔

- **بہاؤ Runoff:**

زیادہ تر پانی جو زمین پر آتا ہے پہاڑوں کے نشیب میں روانی کے ساتھ یہ جاتا ہے۔کچھ حصہ زمین میں جذب ہوکر زیر زمین پانی سے مل جاتا ہے۔بقیہ پانی دریاوں کے ذریعے واپس سمندر میں چلا جاتا ہے جہاں اسکی تبخیر ہوتی ہے۔

- **زیر زمین پانی: (Ground water)**

مخصوص حالات میں زیر زمین پانی فواری کنووں میں اوپر کی جانب بھی بہہ سکتا ہے۔زیر زمین پانی کا بہاؤ Runoff سے دھیما ہوتا ہے۔ آبی دور سمندر، آب وہوا اور زمین کے مابین پانی کی سادہ گردش نہیں ہے۔بلکہ اس میں متعدد ضمنی ادوار کام کرتے ہیں۔

- **آبی ذرائع:** پانی کا 97.25% سمندری کھارا پانی ہے۔اور صرف 2.75% پانی تازہ ہے۔تازہ پانی کا اعظم ترین حصہ یعنی (68.7%) انتارتیکا آرکٹک اور پہاڑی علاقوں میں برف اور برف کے غلاف کی شکل میں موجود ہے۔29.9% زیر زمین تازہ پانی موجود ہے۔
- جملہ تازہ پانی کا 0.26% زمین پر جھیلوں، آبی ذخیروں اور دریائی نظام میں پایا جاتا ہے جو ہماری معاشی ضروریات کے لئے آسانی سے دستیاب ہے اور آبی ماحولیاتی نظام کے لئے بے حد اہم ہے۔
- **سمندر:** بحر آعظم اور سمندر بحر اعظموں زمین کی پہلے درجے کی خصوصیات ہیں۔بھاری آبی اجسام بحر آعظم کہلاتے ہیں۔ماہرین جغرافیہ نے زمین کے سمندری حصہ کو پانچ براعظمون میں تقسیم کیا ہے۔ان کے نام بحرالکاہل، بحراوقیانوس، بحرہند، بحرمنجمد جنوبی (بحرانتارتیک) اور بحر قطب شمالی۔
- لفظ سمندر اکثر بحر آعظم کے ساتھ ادل بدل کر استعمال کیا جاتا ہے۔لیکن صحیح معنی میں سمندر ایک کھارے پانی کا حصہ ہے۔جو جزوی یا مکمل

طور پر خشکی سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔

ذخیرہ آب	جملہ پانی کا فی صد
بحرآعظم	97.25%
گلیشرس اور برفانی تودہ	2.05%
زیرزمین پانی	0.68%
جھیلیں	0.01%
زمین کی نمی	0.005%
آب وہوا	0.001%
دریائیں	0.0001%
حیاتیاتی کرہ	0.00004%

- عظیم سمندروں کی تقسیم برآعظموں، مختلف مجمع الجزائر اور دیگر معیارات کے ذریعہ نمایاں کی گئی ہے۔ مزید معلومات کے لئے حسب ذیل جدول دیکھئے۔ نوٹ کیجئے یہ جدول رقبے اور سائز کے اعتبار سے گھٹتی ہوئی ترتیب میں ہے۔

درجہ	بحراعظم	تفصیل
1	بحرالکاہل	ایشیاء اور اوشیانیا (آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، پاپوا نیوگانیہ کو امریکہ سے جدا کرتا ہے
2	بحراوقیانوس	امریکہ کو یوروپ اور افریقہ سے جدا کرتا ہے
3	بحرہند	جنوبی ایشیا میں بہتے ہوئے آفریقہ اور آسٹریلیا کو جدا کرتا ہے
4	بحرانتارتک (بحرجنوبی)	کبھی بحرالکاہل سے بحراوقیانوس اور بحرہند کی توسیع سمجھا جاتا تھا انتارتیکا کے اطراف ہے
5	بحرمنجمد شمالی (آرکٹک)	کبھی اوقیانوس کا سمندر سمجھا جاتا تھا جو آرکٹک دائرہ کے زیادہ تر حصہ پر پھیلا ہوا ہے اور جنوبی امریکہ اور یوریشیاء میں بہتا ہے

روایتی سمندری مطالعاتی تحقیق کا آغاز برطانوی مہم Challenger سے ہی ہوا جو پہلی کامیاب عالمی عمیق سمندری مہم تھی۔

- **بحراعظم کے نشیب وفراز:** بحری طاس کی سطح زمین کی طرح سمندری فرش میں بھی مشابہہ ہیں پہاڑی چوٹی، سطح مرتفع، گہری وادیاں، اور میدان پائے جاتے ہیں سمندری فرش کو عام طور پر 4 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- **1۔ براعظمی کنارہ (Contenental Shelf):** 200 میٹر تک گہرائی سے سمندری رقبے کے 7.6% حصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ زمین اور سمندر کے بیچ کا سرحدی علاقہ ہے۔
- سب سے بڑا براعظمی کنارہ سائبریائی کنارہ ہے جو بحرمنجمد شمالی میں واقع ہے جسکی چوڑائی 1500 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔
- براعظمی کنارے نہایت اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ:

- مچھلیوں کے ذخائر اس علاقے میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔
- چٹانی پٹرول اور قدرتی گیس یہاں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔
- یہاں بندرگاہوں کی تعمیر ممکن ہے

- **2۔ براعظمی کا ڈھلان:** براعظمی کا ڈھلان پیچیدہ نشیب وفراز کے ساتھ 200 سے 3000 میٹر تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ جو 15% سمندری رقبے پر کا احاطہ کرتا ہے براعظمی کے ڈھلان کی سرحد براعظموں کی نشاندہی کرتی ہے۔
- سمندری وادیوں کا مشاہدہ اس علاقے میں کیا جا سکتا ہے۔ جو دریاؤں اور گلیشیر وں کے کٹاؤ کے عمل کی وجہ سے بنتے ہیں۔
- **3۔ گہرے سمندری میدان (Abyssal Plain):** یہ میدان سمندری طاس کے کم ڈھلان والے علاقے ہوتے ہیں۔ یہ دنیا کے ہموار ترین اور ملائم ترین خطے ہیں۔ یہ 3000 سے 6000 میٹر کی گہرائی میں پائے جاتے ہیں۔ سمندری فرش کا 762% حصہ گھیرے ہوئے ہیں۔
- **4۔ عمیق سمندری میدان یا خندق Trenches:** یہ سمندری خندقیں وسیع وعریض سمندروں میں 6000 فٹ گہرائی تک ڈوبی ہوئی ہیں۔ ہماری توقع کے برخلاف زیادہ تر گہری خندقیں سمندروں کے بیچ میں واقع نہیں ہیں بلکہ براعظموں کے قریب پائی جاتی ہیں۔ تبھی تو یہ Plate کی حرکات کے مطالعہ میں بے حد اہم ہیں۔ اب تک 57 خندقوں کی تحقیق کی جا چکی ہے

سلسلہ نشان	خندق کا نام	بحر اعظم	گہرائی (میٹروں میں)
1	چیلنجر یا ماریانہ	بحرالکاہل	11,022
2	Navesیا Puertorico	بحراوقیانوس	10,475
3	Java	بحر ہند	7,450

- Isobaths سمندری تہہ کو زیر سطح مساوی عمودی فاصلے پر جوڑنے والا خط ہے جو کبھی سمندر کی گہرائی ظاہر کرنے والا خط کہلاتا تھا۔
- **سمندر کا کھارا پن:** 1000 گرام سمندری پانی میں تحلیل شدہ نمک کی مقدار (گراموں میں) جو عام طور پر حصے فی ہزار (0%) یا PPT کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ عام طور پر کہا جائے تو سمندروں کا کھارا پن 0/35% ہے جو 1000 پانی کے حصوں کا 35 واں حصہ ہے۔
- تمام سمندروں کے پانی میں تحلیل شدہ معدنی مادوں کی بھاری مقدار پائی جاتی ہے۔ جس میں صرف سوڈیم کلورائیڈ یا عام نمک کی مقدار 77.8% فیصد ہوتی ہے۔
- دریائی پانی میں 0/2% سوڈیم کلورائیڈ پایا جاتا ہے۔
- سمندری لہریں بھی کھارے پن کی تبدیلیوں میں مدد ومعاون ہوتی ہیں۔

آبی اجسام میں عظیم ترین کھارا پن	آبی اجسام میں اقل ترین کھارا پن
1۔ ویان جھیل-ترکی 0/330%	1۔ بالٹک سمندر 0/3-15%
2۔ بحر مردار-اسرائیل 0/238%	2۔ خلیج ہڈسن 0/3.15%
3۔ گریٹ سالٹ لیک-امریکہ 0/220%	

- **Isohaline:** ایک خط ہے جو سمندر میں موجود کھارے پن کی کو جوڑتا ہے۔ Isohaline کہلاتا ہے۔

- **سمندری درجہ حرارت:** سمندری حرارت پر عرض بلد، سمندری لہریں، ہوائیں، زمین کی غیر مساویانہ تقسیم، اور موسموں کی تبدیلی اثر انداز ہوتی ہیں۔ عام طور پر سمندری درجہ حرارت 2 ڈگری سلسیس تا 29 ڈگری سیلسیس کے درمیان ہوتا ہے۔
- **درجہ حرارت کی عمودی تقسیم:** جیسے جیسے کوئی سمندر میں گہرائی میں جائے گا پہلے کلومیٹر پر تیزی کے ساتھ درجہ حرارت میں کمی واقع ہوگی پھر وہی برقرار رہے گا۔ اسکے بعد 5 کلومیٹر کی گہرائی تک درجہ حرارت میں یکساں کمی ہوتی ہے۔ اسکے بعد سمندر کے نچلے حصے میں درجہ حرارت 2° ڈگری سلسیس برقرار رہتا ہے۔
- **سمندری لہریں:** سمندری پانی کی وہ عام حرکت جو طویل فاصلے تک ایک واضح سمت میں ہو سمندری لہریں کہلاتی ہیں۔ سمندری لہروں کو سمندری دریائیں بھی کہا جاتا تھا۔
- Inland Seas میں ریکارڈ شدہ اعظم ترین درجہ حرارت سب سے زیادہ درجہ حرارت 38° بحر احمر میں ہوتا ہے۔
- حرارت کی بنیاد پر سمندری لہروں کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ جیسے سرد لہریں اور گرم لہریں عام طور پر گرم لہروں کا بہاؤ قطبین کی جانب ہوتا ہے جبکہ سرد لہریں خط استواء کی جانب بہتی ہیں۔
- رفتار اور ہلکے بہاؤ کی بنیاد پر سمندری موج کی درجہ بندی ہوسکتی ہے۔ سمندری پانی کی لہر جو تیزی سے بہتی ہے اسے ریلا Stream کہتے ہیں۔ آہستہ بہنے والی لہر کو Drift یا رو کہتے ہیں۔
- 1۔ **سمندری لہروں کی وجوہات: Centrifugal Force مرکز گریز قوت:**
- مرکز گریز قوت قطبین کے مقابلے میں خط استواء پر زیادہ ہوتی ہیں۔ کیونکہ دوران گردش بڑے چکر ے خط استواء سے ملتے ہیں ان قوتوں کی تبدیلی خط استوائی پانی کو قطبین کی جانب ڈھکیلتی ہیں۔
- **2۔ ہواؤں کا اثر:** ہوا کا دباؤ اور حرکت لہروں کی فرضی سمت تبدیل کرتے ہیں۔ ہواؤں کے روانی سے ٹکراؤ کے باعث سمندر کا پانی ہوا کی سمت کھینچا چلا جاتا ہے۔ اس طرح 50 میل فی گھنٹہ کی رفتار کی ہوا 0.75 میل فی گھنٹہ کی رفتار والی موج پیدا کرسکتی ہے۔
- **3۔ ترسیب کا اثر:** استوائی خطوں میں کثیر بارش سے سطح سمندر اونچی ہوجاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں پانی خط استواء سے شمال اور جنوب کی سمت حرکت کرتا ہے۔
- **4۔ شمسی توانائی کا اثر:** پانی جب شمسی توانائی سے گرم ہوتا ہے تو پھیل جاتا ہے۔ جس سے استوا کے قریب سمندری پانی کی سطح وسطی عرض بلد کے مقابلے 8 سنٹی میٹر اونچی ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے درجہ حرارت میں ہلکا اضافہ پانی کو ڈھلان کی جانب اترنے پر مائل کرتا ہے۔
- کھاراپن، کثافت، کا فرق، برف کا پگھلنا بھی سمندری لہروں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

خالص پانی کی رسائی	
68.7%	برف کی شکل میں
29.9%	زیر زمین پانی
1.4%	دریائیں، جھیلیں، آبی ذخائر
100.0%	جملہ

کثیر جوابی سوالات

(1) ایک دورانی ذریعہ ہے۔

(1) پانی (2) ہوا (3) کوئلہ (4) آندھی

(2) پودے ہوا میں آبی بخارات چھوڑتے ہیں۔ یہ عمل کہلاتا ہے۔

(1) ترسیب (2) تکثیف (3) اخراج (4) تبخیر

(3) پانی کے بخارات تکثیف پا کر چھوٹے قطرے یا بادل کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اس عمل کو کہتے ہیں۔

(1) ترسیب (2) تکثیف (3) اخراج (4) تبخیر

(4) عام طور پر کہا جائے تو سمندروں کا کھاراپن 0/ ہے۔

(1) 2.5 (2) 0.003 (3) 3.0 (4) ان میں سے کوئی نہیں

(5) جملہ تازہ پانی کا کتنا فیصد زمین پر جھیلوں، آبی، ذخائر اور دریائی نظام میں پایا جاتا ہے۔

(1) 0.50% (2) ي0.30 (3) 0.26% (4) ان میں سے کوئی نہیں۔

(6) یہ بحر اعظم ایشیاء اور اوشیانا کو جدا کرتا ہے۔

(1) بحر الکاہل (2) بحر ہند (3) بحر اوقیانوس (4) بحر انتارتک

(7) کونسا بحر اعظم امریکہ اور یورپ کو جدا کرتا ہے۔

(1) بحر الکاہل (2) بحر اوقیانوس (3) بحر ہند (4) بحر انتارتک

(8) چٹانی پٹرول اور قدرتی گیس یہاں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

(1) بحر اعظمی ڈھلان (2) براعظمی کنارہ (3) سمندری میدان (4) سمندری گہرائی

(9) نمک Salt کا کیمیائی نام ہے۔

(1) ہائیڈروجن کلورائیڈ (2) سوڈیم کلورائیڈ (3) پوٹاسیم کلورائیڈ (4) المونیم کلورائیڈ

(10) کس کو 0/000 یا PPT کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔

(1) سمندری کھاراپن (2) سمندری کثافت (3) سمندری حرارت (4) سمندری کا فضائی دباؤ

(11) سمندر کا اوسط کھاراپن ہے۔

(1) 3/5% (2) 35% (3) 30.5% (4) 30%

(12) سب سے بڑا براعظمی کنارہ سائبریائی کنارہ ہے جو بحر منجمد شمالی میں واقع ہے جسکی چوڑائی کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔

(1) 1800 (2) 1400 (3) 1500 (4) 1600

(13) دریائی پانی کے کتنے حصے میں سوڈیم کلوروائیڈ پایا جاتا ہے۔

(1) 22% (2) 2% (3) 35% (4) 28%

(14) عظیم ترین کھارا پن پایا جاتا ہے۔

(1) بحر مردار (2) خلیج ہڈسن (3) بالٹک سمندر (4) ویان جھیل

(15) اقل ترین کھارا پن پایا جاتا ہے۔

(1) بحر مردار (2) خلیج ہڈسن (3) بالٹک سمندر (4) ویان جھیل

(16) ایک خط جو سمندر میں موجود کھارے پن کی یکساں مقدار کے نکات کو جوڑتا ہے۔

(1) Isobar (2) Isoytes (3) Isohaline (4) Isobaths

(17) پانی کے عظیم حصے کہلاتے ہیں۔

(1) آبشار (2) دریا (3) سمندر (4) بحر اعظم

(18) جنوبی بحر اعظم ہے۔

(1) انٹارکٹک (2) آرکٹک (3) بحر ہند (4) بحر اوقیانوس

(19) بحر اعظموں میں نارمل درجہ حرارت ہوتا ہے۔

(1) -2 to $29^{\circ}c$ (2) 2 to $29^{\circ}c$ (3) 2 to $-29^{\circ}c$ (4) $38^{\circ}c$

(20) سمندر کے نچلے حصے میں درجہ حرارت کتنے ڈگری برقرار رہتا ہے۔

(1) 29 ڈگری سلسیس (2) 2- ڈگری سلسیس (3) 1.8 ڈگری سلسیس (4) 38 ڈگری سلسیس

جوابات

1-1	2-3	3-2	4-2	5-3	6-2	7-2	8-2	9-2	10-1
11-2	12-3	13-2	14-4	15-2	16-3	17-4	18-1	19-2	20-4

حیاتی کرہ (BIOSPHERE)

- ہماری دنیا ایک ایسا سیارہ ہے جہاں پر زندگی کامیابی کے ساتھ پنپتی ہے۔اس پر زندگی بے حساب انداز میں پائی جاتی ہے۔
- خوردبینی جراثیم سے لیکر بڑے بڑے پیپل کے درخت اور جاندار جیسے ہاتھی، شیر اور بلو وھیل اور حضرت انسان، درحقیقت دنیا مختلف اجزاء جیسے زمین، ہوا اور پانی اور مناسب درجہ حرارت جو کہ سورج سے مناسب دوری ہونے کی وجہ سے ہے۔
- خاکی کرہ، فضائی کرہ اور آبی کرہ۔کئی ماہرین جغرافیہ کے مطابق زندگی نے خود اپنے طور پر ایک علاحدہ کرہ تشکیل دیا جس کو جماداتی کرہ کہتے ہیں۔
- زندگی کی تمام صورتیں (حالتیں) مکمل طور پر ہوا، پانی، زمین اور سورج کی کرنوں سے جوڑے ہوئے ہیں یہ اپنے غذائی ضروریات ان سے حاصل کرتے ہیں اور گھوم پھر کر ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- زندگی کی مختلف صورتیں نہ صرف ان تین کروں سے تعلق رکھتی ہیں بلکہ ایک دوسرے سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔یہ تمام ایک پیچیدہ غذائی زنجیر کا حصہ ہیں۔ایک قسم کی زندگی دوسرے قسم کی زندگی کے لیے غذا بنتی ہے۔زندگی کی مختلف شکلیں Symbiotic ہیں۔یہ بنیادی اجزاء کا ایک دوسرے کو تبادلہ کرتے ہوئے زندہ رہتے ہیں۔

- پودے غذا کے بنیادی پیدا کنندا گان ہیں۔سورج کی شعاعوں سے غذا پیدا کرتے ہیں۔پودے اپنے آپ زندگی کے لئے ضروری غذاء مٹی سے حاصل کرتے ہیں۔خاص کر نامیاتی مرکبات جو دوسرے پودوں اور جانداروں کے گلے اور سڑے سے بنتی ہیں۔
- یہ پودے مٹی میں پائی جانے والی نائٹروجن جو جراثیم کی وجہ سے ہوتی ہے حاصل کرتے ہیں۔پودوں کے اطراف فراہم کردہ غذا کو جاندار کھاتے ہیں۔جنھیں عام طور پر چرند Herbivorous کہتے ہیں۔
- پودے کھانے والے جاندار جیسے ہرن، ہاتھی، مویشی، بکریاں وغیرہ Carnivorous گوشت خور جاندار جیسے کتے، بلیاں، مچھلیاں، پرندے، شیر وغیرہ۔پرندوں کو اپنی غذا بناتے ہیں۔اس طرح سے وہ بلراست پودوں پر انحصار کرتے ہیں۔
- بیکٹر یا اور فنجی مردہ جانداروں اور دوسری کو نامیاتی مرکبات میں تبدیل کر دیتے ہیں۔جس کو پودے اپنی نشوونما کے لیئے حاصل کرتے ہیں۔اس طرح سے زندگی کا یہ چکر چلتا رہتا ہے۔
- بہت سی صنعتیں کیمیکل اور دھاتوں کا استعمال کرتی ہیں جن کو وہ نالوں یا دریاؤں میں بہا دیتی ہیں۔اس کی وجہ سے پانی میں ان کمیکل کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے دھاتیں جیسے مرکیوری Mercury (پارہ) کو پانی میں موجود خوردبینی اجسام کھاتے ہیں جن کو بعد میں بہت بڑی تعداد میں مچھلیاں کھاتی ہیں
- جب انسان ان مچھلیوں کو بطور غذا استعمال کرتا ہے تو ان مچھلیوں کے ساتھ ایک بڑی مقدار میں مرکیوری کو حاصل کرتا ہے جو کے انسانی صحت کے لیئے نقصاندہ ہے۔
- گدھ بطور غذا مردہ جانداروں جیسے بیل، گائے وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔تقریباً 20 سال پہلے تک بھی ہم گاؤں اور قصبوں میں گدھوں کو مردہ جانوروں کی لاشوں کو کھاتے ہوئے دکھائی دینا ایک عام بات تھی۔تاہم لوگ اس بات کو نوٹ کرنے لگے کہ گدھ غائب ہونا شروع ہوگئے اور بہت کم دکھائی دینے لگے تحقیق سے ثابت یہ ہوا کہ کسان اپنے بیمار مویشیوں کو بطور دوا مخصوص کیمیکل Diclofenac کا استعمال کراتے ہیں۔
- جب یہ مویشی مرجاتے ہیں تو اُن کے گوشت میں یہ کیمیکل پایا جاتا ہے جب اس گوشت کو گدھ کھاتے ہیں تو Diclofenac کیمیکل ان کے گردوں کو ناکارہ بنا دیتا ہے جس کی وجہ سے گدھ ایک ہفتہ کے اندر اندر مرجاتے ہیں اس طرح سے گدھ ناپید ہونے کے قریب آ گئے ہیں۔
- **قدرتی نباتات:** عام طور پر قدرتی نباتات کو تین بڑے حصوں میں درجہ بندی کرتے ہیں۔ان علاقوں کے جنگلات جہاں مناسب بارش اور سورج نکلتا ہے ان علاقوں کے گھانس کے میدان جہاں معتدل بارش ہوتی ہے۔اور جھاڑ کھنڈ کے علاقے، سرد خطوط میں ہمیں ٹنڈرا کے چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں اور کائی اور ع Licheas۔
- **منطقہ حارہ کے سدا بہار جنگلات:** ان جنگلات کو منطقہ حارہ کے بارش کے جنگلات بھی کہا جاتا ہے۔یہ گھنے جنگلات خط استواء کے قریب اور منطقہ حارہ کے نزدیک پائے جاتے ہیں یہ خطے گرم ہوتے ہیں اور یہاں سال بھر بارش ہوتی رہتی ہے۔یہاں پر موسم (مخصوص طور پر) گرما نہیں پایا جاتا۔
- یہاں کے درختوں کے پتے کبھی نہیں سوکھتے ہیں اس وجہ سے یہ سدا بہار کہلاتے ہیں۔ان جنگلات میں درخت نزدیک نزدیک اور گھنے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سورج کی کرنیں دن کے اوقات میں زمین پر نہیں پڑتی۔

- یہاں عام طور پر سخت لکڑی کے درخت جیسے روز ووڈ Rose Wood' ایبونی Ebony' مہاگنی Mahogany' پائے جاتے ہیں۔
- **منطقہ حارہ کے پت جھڑ کے جنگلات:** منطقہ حارہ کے پت جھڑ کے جنگلات مانسونی جنگلات ہیں جو کہ ہندوستان کے ایک بڑے حصہ' آسٹریلیا شمالی حصہ اور امریکہ کے مرکزی حصے میں پائے جاتے ہیں۔ ان خطوں میں موسمی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں کے درخت سایہ دار ہوتے ہیں جس سے موسم گرما میں پانی کو بچائے رکھتے ہیں۔
- یہاں کے جنگلات میں سخت لکڑی کے درخت جیسے سال (Sal)' ساگوان' نیم اور شیشم قابل ذکر ہیں۔ ان درختوں کی لکڑی سے چوبینہ' حمل ونقل اور تعمیری کاموں کے لیئے استعمال کی جاتی ہے۔ شیر' ببر' ہاتھی' لنگور' اور بندر ان خطوں کے عام جانور ہیں۔
- **منطقہ معتدلہ کے سدابہار جنگلات**
- منطقہ معتدلہ کے سدابہار جنگلات خط استواء ساحلی خطے میں پائے جاتے ہیں۔ یہ عموماً براعظموں کے مشرقی پٹی میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً جنوبی مشرقی متحدہ امریکہ' جنوبی چین اور جنوب مشرقی برازیل' یہاں نرم اور سخت لکڑی کے درخت پائے جاتے ہیں جیسے اکا Oat' باٹن یوکلپٹس (Eucalptus) وغیرہ۔
- **منطقہ معتدلہ کے پٹ جھڑ کے جنگلات:** جیسے جیسے ہم خط استواء سے آگے کسی جانب بڑھیں گے وہاں ہمیں منطقہ معتدلہ کے پت جھڑ کے جنگلات ملیں گے۔ خاکہ (6.11) یہ جنگلات متحدہ امریکہ' چین' نیوزی لینڈ' چلی اور مغربی یوروپ کے ساحلی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔
- خشک موسم میں یہ درخت اپنے پتوں سے سایہ کرتے ہیں۔ عام طور پر ان جنگلات میں Oak' آئش (ash)' بیچ (beech)) درخت پائے جاتے ہیں۔ ہرن' لومڑی' بھیڑیئے یہاں کے عام جانور ہیں۔ پرندے جیسے Monals' چکور (Pheasauts) بھی پائے جاتے ہیں۔
- **بحر روم کے خطے میں موجود نباتات:** براعظموں کا شمال مشرقی پٹی منطقہ معتدلہ کے جنگلات اور منطقہ معتدلہ کے پت جھڑ کے جنگلات سے گھیرا ہوا ہے۔ مگر براعظموں کی مغرب اور جنوب مغربی پٹی کا علاقہ مختلف ہے۔
- یہ بحر رومی خطے کے نباتات ہیں۔ (خاکہ بحری رومی خطے کا تاکستان (Vineyard) بحر رومی درخت گرما میں اپنے موٹے متولی نما اور موم سے کرے ہوئے پتوں کی مدد سے کم رطوبت خارج کرنے میں مدد دیتے ہیں) یہ زیادہ تر بحر روم کے اطراف کے علاقے یوروپ' آفریقہ اور ایشاء پائے جاتے ہیں۔ اس قسم کے نباتات اصل بحر رومی خطے کے باہر علاقوں Califonia امریکہ' جنوب مغربی آفریقہ' جنوب مغربی امریکہ' جنوب مشرقی آسٹریلیا پائے جاتے ہیں۔
- ان خطوں میں موسم گرما سخت اور خشک' ہلکی بارش والے اور موسم سرما ہوتے ہیں۔ یہاں پر ترش پھل جیسے سنتروں' انجیر' زیتون اور انگور کی عام طور پر کاشت کی جاتی ہے۔ یہاں کے باشندے قدرتی نباتات کو نکال کر اپنی پسند کی کاشت کرتے ہیں۔ ان خطوں میں جنگلی جانور نا کے برابر ہیں۔
- **صنوبر کے جنگلات:** صنوبری جنگلات زمین کے شمالی نصف میں 50% تا 70% درجہ عرض بلد کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ (خاکہ صنوبری جنگلات اور برف سے ڈھکے ہوئے صنوبر کے جنگلات) ان کو ٹائگا بھی کہا جاتا ہے۔ ان جنگلات کو بلند عرض بلد میں بھی دیکھا جاتا ہے ۔
- یہ درخت ہمالیہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ درخت لمبے اور ان کی لکڑی نرم اور یہ سدابہار رہتے ہیں۔ اس درخت کی لکڑی بہت کام میں آتی ہے۔ اس لکڑی کے گودے سے پیپر' نیوز پیپر' بنایا جاتا ہے اس کی نرم لکڑی سے دیا سلائی کی کاڑی اور باندھنے کے ڈبے Packing Bags بھی بنانے کے کام میں آتی ہے۔

- ان جنگلات کے اہم درخت چیر Chair' بائن Pine' Ceder ہیں۔ یہاں پر سلور فوا کس Silver Fox' Mink اور قطبی ریچھ عام طور پر پائے جاتے ہیں۔
- **گھانس کے میدان**
- **منطقہ حارہ** کے گھانس کے میدان: خط استواء کو دونوں جانب' منطقہ حارہ تک پھیلے ہوئے ہیں (خاکہ) یہ اس قسم کی گھانس مناسب سے کم بارش کے علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔
- گھانس کی لمبائی 3 سے 4 میٹر تک ہوتی ہے۔ یہاں کی گھانس بہت لالمبی ہوتی ہے۔ افریقہ کے سوانا گھانس کے میدان اس کی ایک مثال ہے عام طور پر یہاں ہاتھی' زیبرا' ژراف' چیتا پائے جاتے ہیں۔
- **منطقہ معتدلہ کے گھانس کے میدان:**
- یہ گھانس کے میدان عرض بلد کے وسطی علاقے اور براعظموں کے اندرونی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ عموماً یہاں کی گھانس پست قد او رتغذیہ بخش ہوتی ہے۔ یہاں کے جانوروں میں جنگلی بھینس' ارنا بھینسا اور بارہ سینگھا شامل ہیں۔
- **Thorny Bushes**:
- یہ ریگستانی خطوں میں پائے جاتے ہیں۔ منطقہ حارہ کے ریگستان' برآعظموں جنوبی سرحدی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے نباتات کمیاب ہیں۔ کیونکہ یہاں پر تیز گرمی اور بارش بمشکل برستی ہے۔
- **ٹنڈرا:** جب آپ قطبین تک جائینگے تو اس جگہ کو انتہائی ٹھنڈا پائیں گے۔ یہاں پر قدرتی نباتات بہت کم پائے جاتے ہیں۔ یہاں پر صرف ماسس (Mosses) کائی (licheus) اور چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں (Shurbs) پائے جاتے ہیں۔
- گرما کی مختصر سی مدت میں ان کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس کو ٹنڈرا کے گھانس کا علاقہ کہتے ہیں۔ اس قسم کے نباتات قطبین کے علاقے یوروپ' ایشیاء اور شمالی امریکہ میں پائے جاتے ہیں یہاں کے جانوروں کی کھال موٹی اور اس پر فر (Fur) اون نما کھال ہوتی ہے جو کہ ان کو سرد موسم سے بچاتی ہے۔ یہاں کے جانوروں میں Seal دریائی گھوڑے' سانبھر' آرکٹک کا الو' قطبی ریچھ اور قطبی لومڑیاں پائے جاتے ہیں۔
- بارش کے پانی کو جمع کرنے کے لئے انسانوں نے تالاب بنائے' کھیتوں کو پانی مہیا کرنے کے لیے کنال بنائے اور ندیوں دریاؤں پر ڈیم (باندھ) بنائے۔
- انسان نے دور دراز مقامات کو جانے کے لئے سڑکوں کی تعمیر کی اور بحراعظموں اور سمندروں میں اس نے بادبانی (کشتیاں چلائی) اس طرح سے انسانی سماج نے نہ صرف تمام براعظموں پر (سوائے انتارتیکا) بلکہ تمام سمندروں بشمول بحراعظموں پر اپنے قدم جمائے۔
- بتدریج انسانی آبادی میں بہت زیادہ اضافے سے انسانوں نے اس زمین پر اپنا تسلط قائم کیا۔ ایک انداز کے مطابق 10000 ق م میں جبکہ زراعت کرنے کی شروعات ہوئی اس وقت دنیا کی مکمل آبادی 40 لاکھ تھی۔
- 1750 میں یہ 50 کروڑ' 17 ویں صدی میں 100 کروڑ' 1950ء کے دوران 250 کروڑ اور 2010 کے دوران یہ 7 بلین آبادی تک پہونچ گئی۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ 2100ء تک 100 بلین آبادی ہو جائیگی۔
- جدید صنعتیں اور نظام حمل ونقل بے حدوحساب توانائی کا استعمال کرتے ہیں۔ جو کہ بنیادی طور پر کوئلے اور پٹرولیم (جنہیں Fossil Fuels کہا جاتا ہے جو کہ درختوں کے لاکھوں سال قبل زمین میں دفن ہونے سے بنتا ہے) سے حاصل شدہ ہوتے ہیں۔

- Fossil Fuels کے جلنے سے بھاری مقدار میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر کیمیکل جیسے نائٹروجن آکسائیڈ' سلفر ڈائی آکسائیڈ' جلد اڑنے والے نامیاتی مرکبات اور بھاری دھاتیں وغیرہ خارج ہوتیں ہیں۔
- سلفیورک ایسڈ' کاربونیک ایسڈ' اور نائٹرک ایسڈ کے خارج ہونے کا موجب بنتی ہیں۔ایسڈ کی بارش (Acid Rain) کا موجب بنتی ہیں۔ایسڈ کی بارش ہونے کی وجہ ایسڈ کے ذرات کا فضاء میں شامل ہوجانا ہے۔
- Fossil Fuels جب جلتے ہیں تو جو صنعتیں بہت زیادہ مقدار میں ناکارہ مادے مختلف صورتوں جیسے ٹھوس' مائع اور گیس کی شکل میں خارج کرتی ہیں۔یہ ناکارہ مادے ہوا پانی (دریاؤں اور زیر زمین پائے جانے والے دونوں قسم کے پانی کو) اور مٹی کو زہر آلود کردیتے ہیں۔
- آلودگی کے مجموعی اثرات بتدریج ہمارے ماحول کو زہر آلود کررہے ہیں۔ایک اہم اثر جو ساری دنیا کی آب وہوا پر کررہا ہے عالمی حدت کہتے ہیں۔
- **عالمی حدت**
- کچھ حرارت زمین سورج سے حاصل کرتی ہیں اس میں سے کچھ مقدار آسمان میں واپس کردیتی ہے۔اور اس طرح سے وہ زمین مناسب درجہ حرارت کو برقرار رکھتی ہے۔
- اس کے بدلے اگر وہ زیادہ مقدار میں حرارت حاصل کرکے کم سے کم مقدار میں حرارت کو خارج کرے تو' ایک وقت ایسا آئیگا کہ زمین گرم سے گرم تر ہوجائیگی عالمی حدت میں یہ ہی ہوگا کہ جو حرارت زمین حاصل کرکے اس میں سے کچھ مقدار فضاء میں خارج کرئیگی لیکن وہ واپس آسمان میں خارج نہیں ہوسکے گی۔
- چند گیس حرارت کو جذب کرتی ہیں جو کہ زمین کی جانب سے آسمان میں خارج کردہ ہوتی ہیں۔اور اس طرح سے مناسب درجہ حرارت قائم رہتا ہے یہ میکانزم کو Green House Effect کہا جاتا ہے "Green House Effect" کو آسان اصطلاح میں فضاء' جو سورج کی شعاعوں کو کسی حدت آسانی سے آنے اور مشکل سے حرارت کو خارج کرتے ہیں۔
- کاربن ڈائی آکسائیڈ (Co2) 'میتھین (CH4) کلوروفلوروکاربن (CFC)' نائٹرو آکسائیڈ (N2O) جب وہ سطح سے Long wave radiation کو جذب کرتے ہیں۔یہ گرم ذرات بعد میں ہوا کے ذرات سے متصادم ہوتے ہیں۔
- اسطرح سے وہ باقی کو گرم کرتے ہیں۔ایک بار جب یہ جذب کی ہوئی گیس گرم ہوتی ہے وہ بھی حرارت خارج کرتی ہیں۔اس میں چند ریڈیشن خلاء میں غائب ہوجاتے ہیں۔مگر تھوڑے سے راست زمین کو واپس ہوجاتے ہیں۔
- یہ زائد شعاعوں کے اخراج کو زمین کی اوپری سطح پر Green House Effect کو پیدا کرتی ہیں۔Green House Effect کو تھوڑی سے وقت میں ایک کانچ کے گھر میں پیدا کریں اور کچھ دوری سے شعاعوں کو اس میں سے گذاریں تو وہ انفرا ریڈ Infera Red شعاعوں کو نکلنے نہیں دینگے۔بغیر Green House Effect زمین کا درجہ حرارت 320oC سے کم ہوتا ہے۔
- کمی اور Green House Effect میں اضافہ کی وجہ سے زمین پر درجہ حرارت میں اچانک اضافہ ہوتا ہے۔ Green House Effect کی ارتکاز سے زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ اس کو عالمی حدت (Global Warming) کہا جاتا ہے۔

بڑی گرین ہاؤز گیس	
گیاس کا نام	ذرائع/وجوہات
کاربن ڈائی آکسائیڈ (Co2)	Combation‘Fossil Fuel‘جنگلات کی کٹائی
میتھین CH4	Bio Mass کے جلنے‘ گڈھوں کو کوڑا کرکٹ سے بھرنے‘ دھان کے کھیت‘ کوئلے کی کانیں‘ قدرتی گیسوں کا اخراج
کلوروفلوروکاربن	Aerasols‘فریج‘ایرکنڈیشنر‘صنعتی محلول
نائٹروس آکسائیڈ (N2o)	کیمیائی کھاد کا استعمال‘Fossil Fuel کاربن

- عالمی حدت سے زمین کی حفاظت کے لئے ڈسمبر 1997ء میں اقوام متحدہ نے جاپان کے ایک شہر KYOTO میں ایک کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا۔ اس کانفرنس میں شامل ممالک کو Green House Effect کا احساس ہوا اور ایک معاہدہ پر دستخط کئے جس کو KYOTO PROTOCOL کہا جاتا ہے۔
- اس کا ایک اہم مقصد 1990 تک Green House Effect کے اخراج میں کمی لانا۔ 1997ء تک 5.2% کم سے بھی کم ۔اس معاہدہ کے مطابق 2012-2008 تک اس مقصد کو حاصل کر لینا چاہیئے ۔
- ساحل پر موجود صنعتوں اور آلودگی کا شکار ندیوں سے ساحلی دلدلی علاقے اور اس کے ساتھ سمندری زندگی بھی متاثر ہوتی ہے۔ کھلے سمندروں میں (Tankers) سے تیل کا اخراج سمندری زندگی پر بڑا اثر ڈالتا ہے
- یہ اس طرح تیل کا اخراج بہت بڑے حصے کو آلودہ کرنے کا سبب بنتا ہے یہ تیل لہروں اور دھاروں کی وجہ سے پھیلتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) سورج کی روشنی جب خط استواء پر کتنے درجہ پر پڑتی ہے تب قطبین پر ترچھی پڑتی ہیں۔

(1) 80ڈگری (2)90ڈگری (3) 60ڈگری (4)30ڈگری

(2) سطح سمندر سے جیسے جیسے مقام کی بلدنی میں اضافہ ہوتا ہے ویسے ہی اوسط درجہ حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ فی کیلومیٹر بلندی پر ڈگری سیلسیس میں کمی واقع ہوتی ہے۔

(1) 8ڈگری (2)10ڈگری (3)5ڈگری (4)6ڈگری

(3) اس مقام پر درجہ حرارت سب زیادہ 57.8ڈگری ریکارڈ کیا گیا تھا۔

(1) جدہ (2) عزیزیہ (3) لندن (4) نیروبی

(4) دہلی سطح سمندر سے تقریباً کتنے میٹر بلندی پر واقع ہے۔

30 (1) 20(2) 40(3) 50(4)

(5) حسب ذیل میں سے توانائی کا اہم ذریعہ ہے۔

(1) زمین (2) سورج (3) چاند (4) ان میں سے کوئی نہیں

(6) حسب ذیل میں سے کونسا شہر سرد ہوتا ہے۔

(1) شملہ (2) دہلی (3) ممبئی (4) کولکتہ

(7) لیبیاء اس براعظم میں واقع ہے۔

(1) یورپ (2) آفریقہ (3) ایشیاء (4) آسٹریلیا

(8) پانی کتنے ڈگری سلسیس پر ابلتا ہے۔

(1) 10 (2) 100 (3) 1000 (4) 10,000

(9) درج ذیل شہروں میں کونسا شہر خط استواء کے قریب واقع ہے۔

(1) شنگھائی (2) والڈی وسٹوک (3) ملبورن (4) سنگاپور

(10) آپ جیسے جیسے سطح زمین سے اوپر کی جانب جائیں گے گرمی ہوجائیگی۔

(1) کم (2) زیادہ (3) برابر (4) ان میں سے کوئی نہیں

جوابات

1-2	2-4	3-2	4-2	5-4	6-2	7-2	8-1	9-4	10-2

9. زیرزمین پانی: زیرزمین پانی کا استعمال۔ تلنگانہ میں زیرزمین پانی

10. جنگلات کی تقسیم اور تلنگانہ۔ قبائیلوں کے جنگلات کے لئے استعمالات

زیرزمین پانی:

- ہزاروں سالوں سے ہمارے آباواجداد تالابوں کی تعمیر کے ذریعہ بارش کے بہتے پانی کا ذخیرہ کرنے کی کوشش کرتے آرہے ہیں۔ اس ضمن میں قدیم پتھر (megaliths) کے دور سے ہی تالاب بنواکر آب پاشی کے لئے ان تالابوں کا پانی استعمال کرنے کے شواہد ہمیں آج بھی ملتے ہیں۔
- عام طور پر کسی بڑے نالے یہ ندی کے بہاؤ کی راہ میں مناسب مقام کا انتخاب کرکے اس مقام پر پتھر اور مٹی کی مدد سے پانی کے بہاؤ کو روکنے کے لیئے پُشتہ تعمیر کیا جاتا تھا۔
- پُشتہ کی ایک جانب ذخیرہ کیا ہوا پانی تالاب، کنٹہ یا جھیل میں تبدیل ہوجاتا تھا۔
- بارش کا پانی، نالے، ندیوں، دریاؤں میں بہنے کے علاوہ آہستہ سے زمین میں جذب ہوتا جاتا ہے۔ یہ جذب شدہ پانی زمین کے اندر پائی جانے والی ریت، پتھر اور پتھروں کی تہہ کے درمیان پہنچ کر جمع ہوجاتا ہے۔ اس جمع شدہ پانی کو ہم زیرزمین پانی کہتے ہیں۔

- اس پانی کو ہم کنوؤں اور بورویل کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں۔ ایسے پتھر یا چٹانیں جن میں شگاف یا چھوٹے چھوٹے سراخ ہوتے ہیں اور جن میں پانی وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے۔انھیں ہم مسام دار چٹانیں (Pervious Rocks) کہتے ہیں۔
- بعض گارے کی چٹانیں جیسے گرانائیٹ ،کڑپہ چونے کا پتھر (kadpa limestone) وغیرہ بہت ہی سخت ہوتے ہیں اور جن میں مسامات نہیں پائے جاتے۔ان میں پانی جذب نہیں ہوتا۔زمینی پانی عام طور پر ان چٹانوں یا پتھروں کے اوپری حصہ پر جمع رہتا ہے۔ کیوں کہ پانی ان چٹانوں یا پتھروں میں جذب نہیں ہوسکتا ہے۔لہٰذا اُنہیں ہم غیر مسام دار چٹانیں impervious rocks کہتے ہیں۔
- ہماری ریاست میں موجود اکثر زیر زمین چٹانیں اسی قسم کی ہیں۔ہماری ریاست کا ایک چھوٹا سا حصہ جو دریاؤں کے کنارے پر واقع ہے اس حصے میں ریت مٹی اور سنگریزوں کی گہری پرتیں پائی جاتی ہیں۔جن میں پانی بھی جمع رہتا ہے۔
- پانی کی وہ پرتیں جن میں زیر زمین چٹانوں کے درمیان پانی جمع رہتا ہے (Aquifer) کہلاتی ہیں۔اس پرت کی موٹائی اس علاقے میں دستیاب زیر زمین پانی کا تعین کرتی ہے۔
- 50 تا 100 میٹر گہرائی میں موجود ان چٹانوں میں شگاف پائے جاتے ہیں۔ان خالی شگافوں میں بھی پانی کی وافر مقدار پائی جاتی ہے جو بارش کے موسم میں جذب ہوکر جمع ہوتی ہے۔
- عام طور کھودے گئے کھلے کنویں صرف اوپری پرتوں میں موجود پانی کو حاصل کرنے میں مددگار رہوتے ہیں۔جبکہ ڈرل مشینوں کے ذریعہ کھودے جانے والے بورویل گہرے شگافوں میں موجود جمع شدہ پانی حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔
- اکثر منڈلوں میں پائے جانے والے سخت چٹانیں گرانائیٹ نہیں ہوتے ہیں۔لیکن ضلع کڑپہ میں موجود چونے کے پتھر کی قسم والی چٹانیں زیادہ سخت ہوتی ہیں۔
- ہمارے ملک کے کچھ علاقوں میں صرف تین تا چار مہینے بارش ہوتی ہے۔باقی مہینوں میں ہم زیر زمین پانی کے ذرائع پر ہی انحصار کررہے ہیں۔ندی، کنووں، کُنٹے وغیرہ اسی زیر زمین آبی ذرائع پر ہی انحصار کررہے ہیں۔
- زیر زمین آب ترقی اسکیم'' (Water Shed Development Project) کہتے ہیں اس پروجیکٹ کا مقصد نالوں کے منبع کہلانے والے پہاڑوں کی ڈھلوان سطح پر شجر کاری کرنا،گھاس کی افزائش کرنا،چھوٹے بند تعمیر کرنا ہے جس سے بارش کے پانی کے بہاؤ کی رفتار کو کم کرتے ہوئے پانی کی زیادہ مقدار کو زیر زمین پہنچانے کے اقدامات کرنا ہے۔
- بڑے نالوں پر تعمیر کیے جانے والے چھوٹے چھوٹے چک ڈیم بھی پانی کو زیادہ وقت تک ذخیرہ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ تمام اقدامات زیر زمین پانی کی مقدار میں اضافہ کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔
- زیر زمین آب میں عام طور پر کئی معدنیات پائے جاتے ہیں۔یہ پانی بعض اوقات کھارا یا نمکین ہوتا ہے اور بعض مرتبہ میٹھا ہوتا ہے۔
- زیر زمین پانی میں پائے جانے والے ذائقے کے اس فرق کی اہم وجہ اس میں شامل یا حل ہونے والے معدنیات ہیں۔یہ معدنیات زمین کی گہرائی میں موجود چٹانی پرتوں اور مٹی کی پرتوں سے شامل ہوتے ہیں۔اس لئے پانی کے ذائقہ کا دارومدار اس علاقے میں پائے جانے والی معدنیات پر ہوتا ہے۔
- ہماری ریاست کے کئی منڈلوں میں پائے جانے والے زیر زمین پانی میں نمک،فلورائڈ،کلورائیڈ،سوڈیم،لوہا،نائیٹریٹ وغیرہ معدنیاتی اجزاء بہت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔اگر ایسے پانی کا استعمال پینے کے لئے کیا جائے تو یہ صحت کے لئے مضر ہے۔

- دریاؤں میں پائے جانے والے پانی کی طرح ہی زیرزمین پانی بھی عوام کی مشترکہ ملکیت ہے۔اس سے مراد جس زمین، علاقہ میں زیر زمین پانی کا ذخیرہ موجود ہے اس پر زمین کے مالک کا حق نہیں ہے۔ بلکہ یہ مشترکہ ملکیت ہے لیکن ان دنوں زمینوں کے مالک زیرزمین پانی کو اپنا حق سمجھتے ہوئے استعمال کررہے ہیں۔

تلنگانہ میں زیرزمین پانی کا استعمال اور مشن کاکتیہ

- تلنگانہ میں آبی ذرائع کو چار زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔i) کنال ii) کنوئیں iii) تالاب iv) اور دیگر وسائل۔

تلنگانہ کی نئی ریاست نے بڑے اور چھوٹے آبی پراجکٹس کی اہمیت محسوس کی اور اس بات کی سنجیدگی سے کوشش کررہی ہے کہ ریاست کی پائدار انداز میں ترقی ہونے کے لئے دریاؤں اور تالابوں کے پانی کے تحفظ کے اقدامات کئے جاسکیں۔اس مقصد کے حصول کے لئے مجوزہ اور جاری بڑے، اوسط اور چھوٹے آبپاشی پراجکٹس کے کاموں میں تیزی لانے کے اقدامات کئے جارہے ہیں۔اس سے تلنگانہ کو حاصل ہونے والے پانی کو مکمل طور پر استعمال کرنے میں مدد ملے گی۔بشمول سیلابی پانی گوداوری اور کرشنا دریاؤں کے پانی کی بھرپور مقدار میں استعمال کی شرح بالترتیب 933.70 ٹی ایم سی اور 298 ٹی ایم سی ہوگی۔

- **بورویل یا کنوؤں کے ذریعے آبپاشی (Well Irrigation)**

کنوؤں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ایک عمومی باؤلیاں دوسرے ٹیوب ویل یا بورویل۔تلنگانہ میں ٹیوب ویل آبپاشی کا اہم ذریعہ ہے کیوں کہ یہاں زیرزمین کافی مقدار میں پانی دستیاب ہے۔اور کنالوں کی آبپاشی کے ذریعے بھی زیرزمین پانی کی انجذابیت بڑھتی رہتی ہے۔زرعی ترقیاتی بنک اور دیگر بنکوں کی جانب سے کسانوں کو خشک علاقوں میں زمین کی گہرائی سے پانی نکالنے ٹیوب ویل کی کھدائی کے لئے طویل مدتی قرضے دئے جاتے ہیں۔ ٹیوب ویل کے ذریعے آبپاشی بہت مہنگی ہوتی ہے کیون کہ ٹیوب ویل لگانے اور اسے چلانے میں بھاری مصارف عائد ہوتے ہیں۔ 61-1960 میں ٹیوب ویل کے ذریعے 19.01% آبپاشی ہوتی تھی۔اور یہ 14-2013 تک بڑھ کر 73.83 ہوگئی۔فی الوقت 21 لاکھ ایکر اراضی ٹیوب ویل کے ذریعے آبپاشی کے تحت آتی ہے۔

- **تالابوں کے ذریعے آبپاشی (Tank Irrigation)**

تالابوں کی دو اقسام کی جاسکتی ہیں۔ایک قدرتی دوسرے انسانوں کے بنائے ہوئے۔تالاب بارش کے پانی سے بھر جاتے ہیں اور آبپاشی کے لئے فائدہ مند ہوتے ہیں۔تلنگانہ میں 46,000 کے لگ بھگ پانی کا ذخیرہ کرنے کے تالاب ہیں جو بڑے تالابوں سے لے کر چھوٹے کنٹوں تک ہیں۔ان میں پانی کی انجذابیت کے تالاب بھی شامل ہیں۔پانی کا ذخیرہ کرنے کے یہ تالاب آبپاشی اور دیگر گھریلو اور کاروباری ضروریات کی تکمیل کا اہم ذریعہ ہیں۔اور 1956 میں آندھراپردیش کے قیام سے تالابوں کو نظرانداز کردیا جارہا تھا۔حالانکہ تلنگانہ سے گوداوری اور کرشنا دریائیں آندھراپردیش تک بہتی ہیں۔تاہم بہت سا سیلابی پانی سمندر میں جاگرتا ہے۔تلنگانہ میں پانی کو بہتر طور پر استعمال کرنے کے اہم پراجکٹ نہیں ہیں۔اور فاضل پانی کو سمندر میں جاگرنے سے بچانے اور اسے محفوظ کرنے کے وسائل بھی نہیں ہیں۔

- **مشن کاکتیہ (Mission Kakatiya)**: حکومت تلنگانہ نے ''مشن کاکتیہ'' کے نام سے ایک نئی اسکیم متعارف کرائی ہے۔اس اسکیم کا بنیادی نعرہ ''اپنا گاؤں اپنا تالاب'' ہے۔ یہ چھوٹی آبپاشی اسکیموں کو دوبارہ متعارف کرانے کی ایک کوشش ہے جسے تلنگانہ علاقے میں سابقہ آندھراپردیش حکومت کی جانب سے نظرانداز کردیا گیا تھا۔

- تلنگانہ سطح مرتفع دکن سطح مرتفع کا ایک حصہ ہے جو مشرقی گھاٹ کے دونوں جانب پایا جاتا ہے۔ مشرقی گھاٹ ضلع کھمم کے مشرقی سرحد پر پائے جاتے ہیں۔ تلنگانہ کے پہاڑی علاقے مشرقی گھاٹ کا حصہ ہیں جو عادل آباد کریم نگر، رنگا ریڈی، اور محبوب نگر کی پہاڑی پر مشتمل ہے۔
- ان پہاڑیوں پر زندگی گزارنے والے مختلف قبائلی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے سوارا، کونڈا دورا، گونڈ، منے دورا، موکھا دورا، اور کویا۔ یہ قبیلے اپنی خصوصی طرز زندگی رکھتے ہیں۔
- ان میں اکثر قبائیلی اپنی زندگی گزارنے کے لیے جنگلاتی دولت اور شکار پر انحصار کرتے ہیں۔ اس علاقے اور جنگلاتی دولت کے بارے میں ان کی معلومات بہت گہری اور وسیع ہیں۔ لیکن فی الحال یہ قبائلی اپنی زندگیوں میں کئی مسائل کا شکار ہیں۔
- واجیڑ امنڈل کے گوداوری ندی کے ساحل پر پینو گولوگاؤں واقع ہے۔ یہاں پر کویا قبائلی بستے ہیں۔ کویا سے مراد پہاڑوں پر بسنے والے اچھے لوگ'' یہ کویا زبان میں گفتگو کرتے ہیں۔
- یہ لوگ پڑوسی ریاستوں اوڈیشا، چھتیس گڑھ، آندھرا پردیش کی پہاڑیوں پر پھیلے ہوئے ہیں، بہت سارے کویا ان پہاڑیوں سے نقل مقام کر کے عادل آباد، کریم نگر، ورنگل اور مشرقی گوداوری کے کچھ حصوں میں بس گئے۔ یہ لوگ کویا زبان نہیں بول سکتے۔ انہوں نے تلگو زبان کو اپنالیا۔
- یہ گاؤں پہاڑیوں (Guttlau) سے گھرا ہوا ہے۔ جن کے نام اس طرح ہیں۔ چھتیس گڑھ کے شمال میں کرے گٹا، یا نلا گٹا، جنوب میں ونکا ماڈی گٹا، مشرق میں کلوکنٹلا گٹا، اور مغرب میں چنا کمّری نکا، پدا کمری نکا ہیں۔ اوپر کے نقشے میں ان پہاڑیوں کی نشاندہی کیجیے۔
- واجیڑ امنڈل کے شمال میں نلا گٹا، سے بہنے والی نلمنا دیوی ندی، گوداوری ندی کے ملنے کے مقام پر ہے۔ ہم نے واجیڑ اسے گُمڑی دوڈے گاؤں پہنچا جو پہاڑوں کے دامن میں ہے۔ یہاں سے ایک پیدل راستہ پہاڑیوں پر جاتا ہے۔ یہ راستہ بہت زیادہ ڈھلوان تنگ اور چکنا تھا۔ راستے میں ہم نے چیکو پلی کے قریب مشہور آبشار بوگتھا دیکھا۔ جیسے جیسے ہم اوپر کی جانب بڑھتے چلے گئے گھنے جنگل، درخت کاٹ کر صاف کیے گئے زمینی خطے دیکھے اس طرح کی زمینات پہاڑی پر کہیں کہیں واقع ہیں۔ ڈھلوان پر موجود یہ لال مٹی کی زمینات اتنی زرخیز نہیں تھیں یہ زمینات بہت زیادہ پتھریلی ہیں۔ اس طرح پانچ، چھ گھنٹے سفر کرنے کے بعد ہم پینو گولوگاؤں پہنچے۔ یہ گاؤں منڈل مستقر سے 20 کیلومیٹر دوری پر واقع ہے۔

پوڈو (Podu)

- کویا قبیلہ کے افراد ایک خاص طریقہ کاشتکاری کرتے ہیں جسے پوڈو کہا جاتا ہے۔ پوڈو طریقہ کاشتکاری پہاڑی علاقوں میں مستعمل قدیم طریقہ زراعت ہے۔ اسے ''متبادل کاشتکاری'' یا ''جھم کاشتکاری'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا رواج زیادہ تر ریاست چھتیس گڑھ اور شمال مشرقی ریاست اروناچل پردیش میں دکھائی دیتا ہے۔
- ہر گاؤں میں ایک علاقہ یا پہاڑی مختص ہے جہاں یہ کاشتکاری کرسکتے ہیں اس علاقے میں وہ لوگ جنگل کے کچھ حصے کو چلا کر صاف کرتے ہیں چند سال تک اس پر کاشت کرتے ہیں اس کے بعد وہ اس علاقے کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تاکہ وہاں دوبارہ درخت اگ سکیں۔ اس دوران وہ اسی علاقے کے کسی اور مقام پر جا کر اسے صاف کرتے ہیں۔ اور وہاں چند سال کے لیے کاشتکاری کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ کاشتکاری کے لیے زمین بدلتے رہتے ہیں۔ اور کئی سال بعد اسی خطے پر واپس لوٹتے ہیں۔
- پہاڑی ڈھلانوں پر ہل استعمال نہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے مٹی کی اوپری پرت سرک جاتی ہے اور مٹی غیر زرخیز ہو جاتی ہے۔

یہاں کی اہم فصل جوار، مکئی، بصلے، خوردا جناس، دالیں مثلاً تور، مونگ، ترکاریاں، مثلاً بینگن، تل، ہری مرچ وغیرہ اگائی جاتی ہیں۔ یہ لوگ بغیر آبپاشی کے مخلوط فصلیں اُگاتے ہیں جو مکمل طور پر بارش پر منحصر ہوتی ہیں۔ یہ فصلیں تقریباً چھ ماہ تک ان لوگوں کی غذائی ضروریات کی تکمیل کرتی ہیں۔ یہ قبیلے کھیتوں کی جنگلی جانوروں اور پرندوں سے حفاظت کی خاطر مچان بنا کر فصل کی کٹائی تک، جو دسمبر میں ہوتی ہے۔ فصلوں کی حفاظت ونگرانی کرتے ہیں۔

- صاف کی گئی زمین پر تین چار سال کاشت کرنے کے بعد اسے مزید تین تا پانچ سال کے لیے ترک کر دیا جاتا ہے اور کسی اور قطعہ پر کاشت کی جاتی ہے۔
- کونڈا ریڈی قبیلے کی خواتین اور بچے کاشتکاری کے دوران اور کٹائی کے وقت کے مہینوں کے علاوہ دیگر اوقات میں جنگلات کی پیداوار کو اکٹھا کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے اکٹھا کی جانے والی دو اہم اشیاء شہد اور بمبو کے تنے ہیں۔ وہ لوگ بڑے بڑے درختوں سے شہد کو جمع کرتے ہیں۔ ان درختوں پر چڑھنے کے لیے بمبو کی سیڑھی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ چھوٹے بمبو کے تنے جو Kari Kommulu کہلاتے ہیں۔ بمبو کے درختوں کی نوک سے حاصل کیئے جاتے ہیں۔ ان کے اوپری چھلکے کو نکالنے کے بعد انہیں پکایا جاتا ہے اور یہ ایک لذیذ غذا سمجھی جاتی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) پانی کے تحفظ کے لئے حکومتِ تلنگانہ نے کس اسکیم کا آغاز کیا ہے؟

(1) مشن بھاگیرتا (2) مشن کاکتیہ (3) پانی بچاؤ اسکیم (4) یہ تمام

(2) 'اپنا گاؤں اپنا تالاب' یہ نعرہ کس مشن ہے؟

(1) مشن بھاگیرتا (2) مشن کاکتیہ (3) پانی بچاؤ اسکیم (4) یہ تمام

(3) کویا لوگ کہاں رہتے ہیں؟

(1) ساحلی سمندر (2) پہاڑ (3) شہر (4) دیہات

(4) کویا لوگ کس زبان میں گفتگو کرتے ہیں؟

(1) تلگو (2) اردو (3) کویا (4) ہندی

(5) کویا قبیلے کے لوگ کس قسم کی کاشتکاری کرتے ہیں؟

(1) مستقل کاشتکاری (2) پوڈو کاشتکاری (3) توسیعی کاشتکاری (4) ان تمام قسم کی

(6) کس قسم کی کاشتکاری کو متبادل کاشتکاری' یا ''جھم کاشتکاری'' کہا جاتا ہے؟

(1) مستقل کاشتکاری (2) پوڈو کاشتکاری (3) توسیعی کاشتکاری (4) ان تمام قسم کی

(7) چھوٹے بمبو کے تنے کیا کہلاتے ہیں؟

(1) Qasi Kommulu (2) Kari Kommulu (3) Kari Kattalu (4) ان میں سے کوئی نہیں

جوابات

1-2	2-2	3-2	4-3	5-2	6-2	7-2

11. دنیا کے بڑے قدرتی خطے

(Major Natural Regiions of the World)

استوائی خطہ

- استوائی خطہ خط استواء کے دونوں جانب 10 شمالی اور 10 جنوبی عرض بلد کے درمیان متی کی شکل میں پھیلا ہوا ہے۔
- استوائی خطے میں تین براعظموں کے حصے جنوبی امریکہ میں امیزان کا طاس جس میں برازیل، پیرو، بولیویا، ایکوے ڈور، وینیز یلا، سوری نام فرنچ گیانا، وسطی امریکہ کا مشرقی حصہ اور ویسٹ انڈیز شامل ہیں۔
- استوائی خطے کو سدا بہار جنگلات والا خطہ بھی کہا جاتا ہے۔
- آفریقہ میں کانگو کا طاس، استوائی گیانا، کانگو، وسفی آفریقہ ریپبلک، مدغاسکر اور آئیوری کوسٹ شامل ہیں۔
- ایشیاء میں ملیشیاء، سنگاپور، سری لنکا، انڈونیشیاء، فلپائن، مینوگیانا، برونی اور کئی جزائر واقع ہیں۔
- دنیا کے سب سے زیادہ گنجان جنگلات استوائی خطے میں پائے جاتے ہیں جنھیں Seluas کہتے ہیں۔
- جنگلات کی پیداوار میں گوند، دوائیں قدرتی ربر، چھالیہ، چھلی، Chicle چھال (چیونگم بنتا ہے۔) اہم ہیں۔
- آفریقہ کا دریائی گھوڑا اس علاقے میں مشہور ہے۔
- استوائی خطے میں کئی قبائل رہتے ہیں جیسے امیزان کے طاس میں انڈین، کانگو کے طاس میں پگمیز، ملیشیاء کے جنگلات میں ساکائی، سماترا میں Kabas وغیرہ۔
- استوائی خطہ میں ربر کی کاشت بڑے پیمانے پر کی جاتی ہے۔ دنیا کا 90% ربر یہ علاقہ پیدا کرتے ہے۔
- استوائی خطہ میں میکسکو میں گندھک زیادہ پیدا ہوتا ہے۔
- استوائی خطے کے مشہور شہر سنگاپور، اسپین، جکارتا، کوالالمپور اور جارج ٹاؤن ہیں۔

گرم خط استوائی

- گرم خط استوائی علاقے خط استواء کے دونوں جانب 15 ڈگری تا 30 ڈگری عرض بلد کے درمیان براعظموں کے مغربی حصے میں پھیلے ہوئے ہیں۔
- گرم خط استوائی علاقے میں منطقہ حارہ کا سب سے بڑا ریگستان سہارا واقع ہے جو رقبہ میں متحدہ امریکہ کا دگنا ہے۔
- یہ آفریقہ میں ریت کی شکل میں پھیلا ہوا ہے اور اس میں مغربی سہار، مالی، سوڈان، مراقش، الجیریا، لیبیاء، مصر، سماترا شامل ہیں۔
- تھار ریگستان میں وادی سندھ کے علاقے جو پاکستان اور بھارت (راجستھان کا علاقہ) شامل ہیں۔
- آسٹریلیا کا ریگستانی علاقہ منطقہ حارہ کا سب سے بڑا ریگستان ہے اور آسٹریلیا کے 40% حصہ پر پھیلا ہوا ہے۔
- اس کے علاوہ کالاہاری ریگستان، اٹاکاما ریگستان، سوموران ریگستان اس علاقے میں پائے جاتے ہیں۔
- ریگستان میں شدت کا موسم ہوتا ہے اور تیز ہواؤں سے گرد کا طوفان بنتا ہے۔

- بارش جیسے ہی ختم ہوتی ہے تھوڑے عرصہ کے لئے چھوٹی چھوٹی ندیاں بنتی ہیں جن کو واڑی کہا جاتا ہے۔
- ریگستان میں چشمے اور کنویں پائے جاتے ہیں جن میں پینے کا پانی ہوتا ہے جن کو نخلستان کہتے ہیں۔
- بعض بڑی دریاؤں کا منبع ریگستان کے باہر ہے۔ان دریاؤں کو Exotic Rivers کہتے ہیں۔
- Exotic River کی مثالیں افریقہ میں دریائے سین، ایشیاء میں دریائے سندھ، شمالی امریکہ میں Coloredo، جنوبی امریکہ میں کانگو اور آسٹریلیا میں ڈارلنگ ندی واقع ہیں۔
- ریگستانی نباتات زیادہ تر Xerophytes ہوتے ہیں۔
- اونٹ کو ریگستان کا جہاز کہتے ہیں۔
- ریگستانی علاقوں میں کھجور کے درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔
- اس علاقے میں کالاہاری کا ریگستان ہیروں کے لئے اور آسٹریلیا کا ریگستان سونے کی وجہ سے اہمیت رکھتا ہے۔
- اس علاقے میں کیلی فورنیا میں ہوائی جہاز بنائے جاتے ہیں۔
- اسکندریہ اور پورٹ سعید اہم بندرگاہ ہے۔قاہرہ دریا کے نیل کے ڈیلٹا پر واقع ہے۔
- مسلمانوں کا مقدس شہر مکہ مکرمہ اسی علاقے میں واقع ہے۔

سوانا یا منطقہ حارہ کے گھاس کے میدان

- سوانا کے میدان ایک طرف استوائی خط اور دوسری طرف ریگستانی خطے کے درمیان عبوری پل کی شکل میں خط اسواء کے دونوں جانب 5 اور 20 ڈگری عرض بلد کے درمیان واقع ہیں۔
- سوانا کے میدان جنوبی امریکہ میں کمپاس کہلاتے ہیں۔شمال میں انھیں Lionas کہا جاتا ہے۔
- موسم گرما کی ہوا گرم اور خشک اور گرد آلود ہوتی ہے۔
- سرما کا موسم ٹھنڈا اور خشک ہوتا ہے۔سالانہ بارش 25 سنٹی میٹر سے 15 سنتی میٹر تیک ہوتی ہے۔
- ہوائیں مونٹ Waialealo جزائر پر بارش سالانہ 123504 سنٹی میٹر ہوتی ہے جو دنیا کا سب سے مرطوب علاقہ ہے
- بعض علاقوں میں Tse Tse مکھیوں سے وباء پھیلی ہوتی ہے۔
- سوانا کے خطہ میں کیوبا کو شکر کا کٹورہ کہتے ہیں۔
- دنیا میں سب سے زیادہ شکر کی پیداوار اسی علاقے میں ہوتی ہے۔
- کیوبا دنیا میں سگار کے لئے بھی مشہور ہے جسے کیوبن ہوانا کہتے ہیں۔
- آفریقہ کی بنسبت جنوبی امریکہ میں تجارتی پیمانے پر چراگاہیں زیادہ ہس۔
- سوانا کے خطہ کا Quebracho درخت جنوبی امریکہ میں پایا جاتا ہے، دنیا کا سب سے زیادہ Tanin کا ذریعہ ہے۔
- سوانا کے اہم شہر ہوانا، گنگسٹن، لاگوس، اکرہ، ہناما، براسیلیا اور ہونولولو ہیں۔

منطقہ معتدلہ کے گھاس کے میدان

- منطقہ معتدلہ کے گھاس کے میدانوں کو اندورنی نشیبی علاقے یا وسطی عرض بلد کے گھس کے میدان یا اسٹیپس کہتے ہیں۔
- منطقہ معتدلہ کے علاقے خط استواء کے شمال وجنوب میں 35 ڈگری تا 55 ڈگری درجہ عرض بلد کے درمیان پھیلے ہیں۔
- ان علقوں کے مختلف نام ہیں۔شمالی امریکہ میں انھیں اسٹیپس، یوریشیاء میں اسٹیپز ،جنوبی امریکہ میں کمپاس، آسٹریلیا میں Dawns اور جنوبی افریقہ میں Veldts کہتے ہیں۔
- متحدہ امریکہ میں کولوریڈو سطح مرتفع جو 333003 مربع کیلو کا رقبہ گھیرے ہوئے ہے اور جو دنیا کی رنگینیوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے Great Canyon of the Colarado کہلاتا ہے۔
- منطقہ معتدلہ میں آبادی کم پائی جاتی ہے۔
- منطقہ معتدلہ کی اہم پیداوار گہیوں ہے۔
- چین، شمالی امریکہ اور آسٹریلیا گہیوں کے گودام کہلاتے ہیں۔

قطبی علاقہ

- 66.5° c درجے شمالی عرض بلد قطبی دائرہ کہلاتا ہے۔
- ٹنڈرا کے علاقے میں انتہائی کم روشنی حاصل ہوتی ہے۔اور یہاں پر ایک مخصوص قسم کے نباتات اگتے ہیں جسے ٹنڈرا کے نباتات کہتے ہیں۔
- برف کی بڑی چٹانیں ٹوٹ کر بہتے ہوئے سمندر میں جاملتی ہیں اسے برفی تودے کہتے ہیں۔
- ٹنڈرا کے علاقے میں بسنے والوں لوگوں کو اسکیموس کہا جاتا ہے۔
- چھوٹی کشتیاں جسے لکڑیوں سے بنایا جاتا ہے اور ان پر جانوروں کی کھال منڈھ دی جاتی ہے۔
- اسکیموس کی رہائش گاہ اگلو کہلاتی ہے۔
- ٹنڈرا پر سورج تقریباً فبروری اور مارچ میں طلوع ہونا شروع ہوتا ہے۔شروع شروع میں سورج ایک آدھ گھنٹہ چمکتا ہے' اور پھر غروب ہوجاتا ہے' اور اس کے بعد دھیرے دھیرے بڑھتا ہوا 2 گھنٹے' 6 گھنٹے' 8 گھنٹے' 16 گھنٹے اور آخر میں 24 گھنٹے چمکتا ہے۔
- اس کے بعد تقریباً 3 مہینے مئی سے جولائی تک سورج غروب ہی نہیں ہوتا اور سورج 24 گھنٹے چمکتا رہتا ہے۔
- لیکن سورج ایک دم سر پر نہیں آتا۔یہ افق سے تھوڑا اوپر منڈلاتا ہے۔(افق یعنی وہ جگہ جہاں زمین آسمان سے ملتی نظر آتی ہے) کیونکہ سورج آسمان پر بلند نہیں ہوتا اس لیے کبھی بھی زیادہ گرمی نہیں رہتی۔
- یہاں تک کے گرما کے مہینوں میں بھی سردی رہتی ہے' لیکن سرما کے بہ نسبت سردی کم رہتی ہے۔نسبتاً گرم موسم کی وجہ سے کچھ برف پگھلتی ہے' وہ ندیاں جو موسم سرما میں منجمد ہوجاتی ہیں پگھل کر بہنے لگتی ہیں۔جھیلیں بھر جاتی ہیں' اور برف کی بڑی چٹانیں ٹوٹ کر بہتے ہوئے سمندر میں جاملتی ہیں' یہ برف کے تودے کہلاتے ہیں۔
- وہ زمین جو سرما میں منجمد اور ویران تھی گرما میں پھر رنگوں سے زندہ ہوجاتی ہے۔

- ٹنڈرا کا علاقہ موسم سرما نومبر، ڈسمبر اور جنوری میں تقریباً تاریک رہتا ہے کیونکہ ان علاقوں میں سورج طلوع ہی نہیں ہوتا ہے۔
- اسی اثناء میں برف کی سفیدی اور برفی تودے کے عکس کے سبب ایک مخصوص روشنی دکھائی دیتی ہے جسے Aurora Borealis کہتے ہیں۔اس سے ٹنڈرا کے لوگ روشنی حاصل کرتے ہیں۔
- ٹنڈرا کے علاقے میں موسموں میں کوئی فرق نہیں پایا جاتا ہے۔انھیں صرف برائے نام گرمی ملتی ہے۔یہ لوگ مختلف فصلوں کی پیداوار بھی نہیں کر سکتے ہیں۔انھیں ذائقہ دار اشیاء بھی دستیاب نہیں ہوتی ہیں۔
- وھیل کی پسلیوں اور لکڑی سے گنبد نما گھر بنائے جاتے ہیں۔
- یہ لوگ برف کے بند بلاکوں سے گنبد تیار کرتے ہیں۔
- موسم سرما میں اکثر اسکیموس جانوروں کے کھال سے بنے خیموں میں رہتے ہیں' مغربی الاسکا میں لکڑی کے فریم پر سمندری گھوڑے کی کھال کے بہت بڑے سرمائی خیمے لگائے جاتے ہیں۔الاسکا کے شمالی ساحل پر وھیل کی پسلیوں اور لکڑی کے گنبد نما گھر بنائے جاتے ہیں۔
- برف کے مکانات صرف مشرقی اور وسطی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔برف کے بند بلاکوں سے گنبد تیار کئے جاتے ہیں۔مختصر داخلی راستوں والے برف کے چھوٹے مکانات سفر کے دوران استعمال کیے جاتے ہیں۔
- آئس لینڈ کے Viking پہلے یوروپی ہیں جنہیں اسکیموس نے دیکھا انہوں نے گرین لینڈ میں بود و باش اختیار کی۔آئس لینڈ اور اسکیمو کا رابطہ تقریباً 1200ء میں شروع ہوا اور تقریباً 1400ء تک جاری رہا۔
- دوسرے یوروپی 78-1576 کے بعد اسکیموس کے علاقوں میں دور دور تک آنے لگے برطانوی ملاح مارٹن فراس بیشر جزیرہ بافن کے دور کے بعد ڈنمارک' ناروے اور برطانوی ہم جدوں نے چین کا شمال مغربی راستہ دریافت کرنے کی خاطر شمالی سمندر میں دور تک سفر 1728 تک روسی باشندے شمالی الاسکا اور سائبریا تک پہنچ گئے۔یوروپین اقوام سے مزید رابطہ اس وقت ہوا جب سیاحوں کے بحرالکاہل اور بحراقیاس سے شمال مغربی راستہ معلوم کرنے کی کوشش کی۔
- لیکن قطب شمالی کے جزائر کے اسکیموس کے کچھ گروپ کا 19ویں صدی کے آخر تک بھی باہر کے لوگوں سے زیادہ رابطہ نہیں رہا۔
- 1850 کے بعد یوروپیوں' امریکی وھیلر (وھیل کے شکاری) اور فر کے تاجروں کی آمد سے بہت تبدیلیاں ہوئیں۔اسکیموس وھیلرس کیلئے کام کرتے اور انہیں چرم فروخت کرتے تھے' اس کے بدلے میں بیرونی باشندے مادی ہتھیار اور رائفل مہیا کرتے تھے۔
- بیرونی باشندے اپنے ساتھ نئی بیماریاں لائے جس کا اسکیموس کے پاس علاج تھا اور نہ قوت مدافعت۔یہ چیچک' تپ دق' انفلوئنزا' کالی کھانسی' نمونیا' ممس (غدود) کھرے کے دانے (Scarlet fever) ڈپھتریا (خناق) وغیرہ خطرناک بیماریاں تھیں۔
- 18ویں صدی کے آخر تک بڑی تعداد میں یوروپی باشندے سال بھر قطبی خطے میں رہنے لگے اور یہ بیماریاں بہت زیدہ پھیل گئیں۔
- اسکیموس اور غیر ملکوں کے درمیان روابط کی ترتیب عروج و زوال سے عبارت تھی۔بیرونی باشندوں کی لہر مختصر عرصے کیلئے دولت' تعلیم اور روزگار جیسی سہولتیں لے آئی۔اس کے بعد کا دور غربت اور بدحالی کا رہا۔
- وھیل کے شکار کا دور (1859 تا 1910) چرم کی جدید رہا۔تجارت (1925 تا 1950)' ملٹری اور دفاعی اڈے (وسط 1950) شہری مراکز کی تعمیر (وسط 1960) اور تیل کی دریافت اور ترقی (1970)۔یہ ادوار ترقی کے عروج کے ادوار تھے۔

- قدیم دور کے لوگ جانوروں کی کھال سے بنے ہوئے کپڑے زیب تن کرتے تھے اور ہڈی، ہاتھی دانت، لکڑی اور نرم پتھر سے اوزار اور ہتھیار بناتے ہوئے ان کو شکار کے لئے استعمال کرتے تھے۔
- گرما میں اکثر اسکیموس جانوروں کے کھال سے بنے خیموں میں رہتے ہیں' مغربی الاسکا میں لکڑی کے فریم پر سمندری گھوڑے کی کھال کے بہت بڑے سرمائی خیمے لگائے جاتے ہیں
- الاسکا کے شمالی ساحل پر وھیل کی پسلیوں اور لکڑی کے گنبد نما گھر بنائے جاتے ہیں۔ یہ گنبد نما مکانات نشیبی میدانوں میں بنائے جاتے ہیں۔ برف کے مکانات صرف مشرقی اور وسطی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ برف کے بند بلاکوں سے گنبد تیار کئے جاتے ہیں۔
- اگر ایک روز دن بھر (24 گھنٹے) سورج غروب نہیں ہوتا ہے تب ہم گھر کے تمام کھڑکیوں اور دروازوں کو بند کردیں گے تاکہ اندھیرا ہوجائے اور ہم سوپائے اور باقی دن ہم کام کریں گے۔
- اگر دوسرا دن سورج نظر ہی نہیں آئے تب ہم متبادل روشنی کے انتظامات جیسے کہ Flood Light کا استعمال عام کریں گے لیکن یہ صرف ایک دن یا چند ایام کے لئے ممکن ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ٹنڈرا کے معنٰی ہیں۔

(1) سرد (2) گرم (3) بہت سرد (4) بہت گرم

(2) جہاں زمین اور آسمان ملتی نظر آتی ہے۔ اسے کہتے ہیں۔

(1) پہاڑ (2) چوٹی (3) افق (4) آکاش

(3) 66.5° c درجے شمالی عرض بلد قطبی دائرہ کہلاتا ہے۔

(1) خط استوا (2) قطبی دائرہ (3) قطب جنوبی (4) نصف کرہ

(4) اسکیموسب سے پہلے کتنے سال قبل آئے۔

(1) 6000 سال (2) 7000 سال (3) 5000 سال (4) 8000 سال

(5) اسکیموس کیسے گروپس کی شکل میں رہتے ہیں۔

(1) چھوٹے (2) بڑے (3) اوسط (4) ان میں سے کوئی نہیں

(6) اگلو کے معنٰی ہیں۔

(1) بندرگاہ (2) رہائش گاہ (3) گنبد (4) یہ تمام

(7) اسکیمو برف کے بند بلاکوں سے بناتے ہیں۔

(1) پہاڑ (2) گنبد (3) غار (4) باؤلی

(8) آئس لینڈ اور اسکیمو کا رابطہ شروع ہوا۔

(1) 1204ء (2) 1200ء (3) 1203 (4) 1206ء

(9) 1728 تک کونسے باشندے شمالی الاسکا اور سائبریا پہنچ گئے۔

(1) پرتگالی (2) روسی (3) ہندوستانی (4) چینی

(10) کونسے سال کے بعد یوروپیوں، امریکی وھیلر (وھیل کے شکاری) اور فر کے تاجروں کی آمد سے بہت تبدیلیاں ہوئیں۔

(1) 1200ء (2) 1860ء (3) 1850ء (4) 1900ء

جوابات

1-3	2-3	3-2	4-3	5-1	6-2	7-2	8-2	9-2	10-3

12. براعظم

ایشیاء :

- ایشیاء دنیا کا عظیم ترین براعظم ہے۔
- ایشیاء میں 0 درجہ عرض بلد خط استواء جنوب مشرقی جانب گزرتا ہے۔
- ایشیاء کے مشرق میں بحرالکاہل، مغرب میں یورام پہاڑی سلسلہ، بحرکیسپن، شمال میں بحرارکٹک اور جنوب میں بحرہند واقع ہے۔
- ایشیاء کا رقبہ 44.25 ملین مربع میٹر (44,250,000) کلومیٹر ہے۔
- ایشیاء کا رقبہ دنیا کے 29.81% حصہ پر مشتمل ہے۔
- ہندوستان کا جغرافیائی رقبہ 3.28 ملین مربع کلومیٹر ہے۔
- رقبہ کے لحاظ سے ایشیاء کا سب سے بڑا ملک روس ہے۔
- روس کا رقبہ 17.01 ملین مربع کلومیٹر ہے۔
- ایشیاء کا سب سے چھوٹا ملک مالدیپ ہے جس کا رقبہ 300 مربع کلومیٹر ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ایشیاء کی سب سے بڑی جھیل کونسی ہے؟

(1) کیسپن (2) بیکل (3) وکٹوریہ (4) ان میں سے کوئی نہیں

(2) ایشیاء کی سب سے گہری جھیل ہے

(1) کیسپن (2) وکٹوریہ (3) بیکل (4) لاپسن

(3) ایشیاء کا سب سے لمبا جزیرہ ہے

(1) لکشدیپ (2) برونی (3) جاپان (4) نکوبار

(4) ایشیاء کا سب سے بڑا آبشار ہے

(1) کھورلوورس (2) والگا (3) ٹیبل فاؤنٹین (4) ان میں سے کوئی نہیں

(5) ایشیاء کا اوسط درجہ حرارت ہے

(1) 20 سنٹی گریڈ (2) 25 سنٹی گریڈ (3) 35 سنٹی گریڈ (4) 30 سنٹی گریڈ

(6) ہندوستان میں دنیا کی سب سے زیادہ بارش 1141 سنٹی گریڈ کہاں ہوتی ہے۔

(1) سہسرام (2) چیراپونجی (3) میگھالیہ (4) پانڈیچیری

(7) ایشیاء میں سب سے کم بارش کہاں ہوتی ہے؟

(1) صحرائے عرب صحرائے شام (2) تہاراورعرب کے ریگستان (3) منگولیا کے صحرا (4) ان میں سے کوئی نہیں

(8) ایشیاء کی آب وہوا ہے۔

(1) براعظمی (2) بحرروی (3) بین براعظمی (4) ریگستانی

(9) ایشیاء کے ٹنڈرا کے علاقہ کا اہم جانور ہے

(1) گائے (2) خرگوش (3) ہرن (4) شیر

(10) ٹائیگا کے جنوبی گھانس کے میدان کہلاتے ہیں

(1) اسٹیپس (2) پمپاس (3) سورنا (4) ان میں سے کوئی نہیں

(11) شمالی ایشیاء مشتمل ہے

(1) صنوبر کے جنگلات (2) ٹنڈرا (3) زرخیز زمین (4) سدابہار جنگلات

(12) ان جنگلات سے لکڑی کا گودا حاصل ہوتا ہے۔

(1) سدابہار جنگلات (2) ٹائیگاس (3) اسٹیپس (4) خطِ استوائی جنگلات

(13) مشرقی ایشیاء کے جنگلات ہیں

(1) معتدل جنگلات (2) بحری جنگلات (3) خط استوائی جنگلات (4) صنوبر کے جنگلات

(14) دنیا میں سب سے زیادہ آبادی والا براعظم ہے۔

(1) یوروپ (2) آفریقہ (3) جنوبی امریکہ (4) ایشیاء

(15) ایشیاء میں سب سے زیادہ کثافت والا ملک ہے

(1) ہندوستان (2) پاکستان (3) بنگلہ دیش (4) چین

(16) ایشیاء میں سب سے کم کثافت والا ملک ہے

(1) نیپال (2) منگولیا (3) تبت (4) ایران

(17) طلوع آفتاب کی زمین کونسا ملک ہے

(1) جاپان (2) بھوٹان (3) چین (4) ہندوستان

(18) یہ تجارتی فصل ہے

(1) کھجور (2) چاول (3) کپاس (4) راگی

(19) کس ملک کولوہے کی کچدھات میں پہلا مقام حاصل ہے۔

(1) روس (2) چین (3) جاپان (4) انڈونیشیاء

(20) چین دنیا کا کتنا فیصد لوہا پیدا کرتا ہے

(1) 21% (2) 11% (3) 12% (4) 15%

جوابات

1-1	4-1	7-2	10-1	13-1	16-3	19-1			
2-3	5-4	8-1	11-1	14-4	17-1	20-2			
3-2	6-1	9-3	12-2	15-3	18-3				

براعظم افریقہ

کثیر جوابی سوالات

(1) کس براعظم کو تاریک براعظم کہتے ہیں۔

(1) یوروپ (2) ایشیاء (3) افریقہ (4) آسٹریلیا

(2) دنیا کا سب سے بڑا ریگستان ہے۔

(1) سہارا (2) تھار (3) عرب (4) ان میں سے کوئی نہیں

(3) افریقہ زمین کے اتنے حصہ پر محیط ہے۔

(1) 1/5 (2) 1/4 (3) 1/2 (4) 3/4

(4) دنیا کی سب سے لمبی دریا کونسی ہے؟

(1) دریائے کانگو (2) دریائے زمبیزی (3) دریائے نیل (4) دریائے نائجر

(5) کس ملک کو دریائے نیل کا تحفہ کہتے ہیں۔

(1) مصر (2) ترکی (3) عراق (4) ایران

(6) کلہاری ریگستان کونسے براعظم میں واقع ہے۔

(1) آفریقہ (2) یوروپ (3) ایشیاء (4) جنوبی امریکہ

(7) براعظم افریقہ کا ساحل سمندر کتنا طویل ہے؟

(1) 20ہزار کلومیٹر (2) 25ہزار کلومیٹر (3) 30ہزار کلومیٹر (4) 35ہزار کلومیٹر

(8) براعظم افریقہ میں شدید بارش دریائے کانگو کے طاس میں کتنی ہوتی ہے؟

(1) 150 سنٹی میٹر (2) 250 سنٹی میٹر (3) 160 سنٹی میٹر (4) 140 سنٹی میٹر

(9) براعظم افریقہ کا اوسط درجہ حرارت ہے۔

(1) $20^{o}C$ (2) $30^{o}C$ (3) $25^{o}C$ (4) $40^{o}C$

(10) خط استوائی خطے میں پایا جانے والا جانور ہے۔

(1) گوریلا (2) دریائی گھوڑا (3) بندر (4) کینگرو

(11) (1) پھلوں کے باغات اُگانے کے لئے موزوں آب وہوا ہے۔

(1) خط استواء کی خطّے کی آب وہوا (2) صحرا کی آب وہوا (3) بحر رومی آب وہوا (4) ان میں سے کوئی نہیں

(12) 2004ء کی مردم شماری کے مطابق افریقہ کی آبادی ہے۔

(1) 1885 ملین (2) 1895 ملین (3) 1985 ملین (4) 1890 ملین

(13) افریقہ کے کونسے علاقے میں سونے کی کانیں پائی جاتی ہیں؟

(1) کیپ ٹاون (2) جوہانسبرگ (3) قطر (4) ان میں سے کوئی نہیں

(14) براعظم افریقہ کا زیادہ آبادی والا ملک ہے

(1) مصر (2) نائجیریا (3) سوڈان (4) ان میں سے کوئی نہیں

(15) زائر کا قدیم نام تھا

(1) مراقش کانگو (2) لیبیا کانگو (3) کیمرون کانگو (4) بلجیم کانگو

(16) افریقہ کا سب سے بڑا شہر ہے

(1) قاہرہ (2) اسکندریہ (3) جوہانسبرگ (4) لاگوس

(17) ابوالہول اسفینکس سے مراد

(1) سرجانور کا دھڑ انسان (2) تراشا ہوا مجسمہ جس کا سر ببر کا اور دھڑ انسان کا

(3) پتھر کا تراشا ہوا مجسمہ جس کا سر انسان کا اور دھڑ ببر کا (4) ان میں کوئی نہیں

(18) ٹیبل ماونٹین افریقہ کے کس شہر میں واقع ہے

(1) کیپ ٹاؤن (2) قاہرہ (3) ڈاکر (4) رباط

(19) براعظم افریقہ میں یورانیم اور پلاٹینم کے ذخائر ان علاقوں میں موجود ہیں

(1) جنوبی افریقہ، زائر (2) جنوبی افریقہ، مصر (3) زائر، کینیا (4) گھانا، زائر

(20) افریقہ میں سب سے بہترین ریلوے کا جال یہاں ہے۔

(1) جمہوری جنوبی افریقہ (2) شمالی جنوبی افریقہ (3) مشرقی جمہوری افریقہ (4) ان میں کوئی نہیں

جوابات

1-3	2-2	3-1	4-3	5-1	6-1	7-3	8-1	9-1	10-1
11-3	12-1	13-2	14-2	15-4	16-1	17-3	18-1	19-1	20-1

شمالی امریکہ وجنوبی امریکہ

- شمالی امریکہ مغربی نصف کرہ عرض کے شمال میں واقع ہے۔
- شمالی امریکہ کے مشرق میں بحراوقیانوس اور مغرب میں بحرالکاہل ہے۔
- بحرارکٹک کا دائرہ 66 ڈگری عرض بلد شمالی امریکہ کے شمالی حصہ سے گذرتا ہے۔
- شمالی امریکہ کے بیرنگ اسٹریٹ ایشیاء سے علیحدہ کرتا ہے۔
- اٹلی کے مشہور سیاح امریگووسپوکی یاد میں یہ براعظم امریکہ کے نام سے مشہور ہے۔
- شمالی امریکہ کی بے شمار دریائیں کارڈلرس پہاڑوں سے نکلتی ہیں۔
- عظیم کینیان تمام کلوریڈو میں وسیع ترین ہے جو کہ ساری دنیا میں اپنی خوبصورتی کے لئے شہرت رکھتا ہے۔
- لیک سوپیر میں تازہ پانی کی سب سے بڑی جھیل ہے۔
- شمالی امریکہ میں ٹنڈرا کے جنوب میں کونیفرس کے جنگلات کی پٹی ہے۔
- میکسیکو کے منطقہ حارہ کے جنگلات میں پام اور مہاگنی کے درخت اُگتے ہیں۔
- جنوبی امریکہ مثلث نما ہے اور اس کا رقبہ 17,818,000 مربع کلومیٹر ہے۔
- دریائے امیزان دنیا بھر میں عظیم ترین مقدار میں پانی بہاتی ہے۔
- دریائے امیزان کا منبع انڈیز میں جو بحراوقیانوس میں جا کر ملتا ہے۔
- صحراٹا کاما جنوبی امریکہ میں واقع ہے۔
- دریائے امیزان کی آب وہوا بحرہ رومی ہوتی ہے۔
- برازیل میں عظیم لوہے کے ذخائر اور چلی میں تانبہ کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) دنیا کا تیسرا عظیم براعظم کونسا ہے۔

(1) جنوبی امریکہ (2) شمالی امریکہ (3) یوروپ (4) آسٹریلیا

(2) شمالی امریکہ بھارت سے کتنے گنا بڑا ہے۔

(1) 10 گنا (2) 9 گنا (3) 8 گنا (4) 12 گنا

(3) شمالی امریکہ کی سب سے بلند چوٹی ہے۔

(1) ماونٹ میکنیلی (2) ماونٹ ایورسٹ (3) ماونٹ بلانک (4) ان میں سے کوئی نہیں

(4) جنوبی امریکہ کے وسطی اور جنوبی علاقہ میں کونسی دریا کا وسیع اور ہموار طاس ملتا ہے۔

(1) گوبی (2) تہار (3) سہارا (4) مسی سپی

(5) لیک ایرک اور لیک اونٹیریو کے درمیان کونسا عظیم آبشار واقع ہے۔

(1) وکٹوریہ (2) نیاگرا آبشار (3) سپیریر (4) ان میں سے کوئی نہیں

(6) جزائر شرق الہند کونسے براعظم میں واقع ہے۔

(1) یوروپ (2) افریقہ (3) جنوبی امریکہ (4) شمالی امریکہ

(7) میکسیکو کی مستقل پیداوار ہے۔

(1) گیہوں (2) چاول (3) گنا (4) مکئی

(8) شمالی امریکہ دنیا کے لئے درکار گیہوں کا کتنا حصہ پیدا کرتا ہے۔

(1) پانچواں (2) چوتھا (3) چھٹا (4) دوسرا

(9) شمالی امریکہ کس کا مسکن ہے۔

(1) جوٹ (2) گیہوں (3) تمباکو (4) ان میں سے کوئی نہیں

(10) شمالی امریکہ دنیا کا کتنا فیصد تمباکو پیدا کرتا ہے۔

(1) 30فیصد (2) 40فیصد (3) 20فیصد (4) 35فیصد

(11) کونسے براعظم میں دنیا کی نصف چاندی دستیاب ہوتی ہے۔

(1) جنوبی امریکہ (2) شمالی امریکہ (3) یوروپ (4) ایشیاء

(12) کونسا براعظم دنیا کا ایک تہائی جست اور تین چوتھائی نکل پیدا کرتا ہے۔

(1) شمالی امریکہ (2) ایشیاء (3) یوروپ (4) جنوبی امریکہ

(13) متحدہ امریکہ کو کونسے اشیاء بنانے میں اولین مقام حاصل ہے۔

(1) ریل کے اجزاء (2) ہوائی جہاز (3) الکٹرانک (4) ان میں سے کوئی نہیں

(14) شمالی امریکہ کا عظیم حقیقی مرکز ہے۔

(1) میکسیکو (2) لاس انجیلس (3) مانٹریال (4) شکاگو

(15) بحراوقیانوس اور بحرالکاہل کو کونسی نہر ملاتی ہے۔

(1) نہر پناما (2) نہر سوئز (3) نہر صوفیہ (4) ان میں سے کوئی نہیں

(16) خط استواء جنوبی امریکہ کے کونسے حصے سے گذرتا ہے۔

(1) مغربی (2) شمالی (3) جنوبی (4) مشرقی

(17) دنیا کا سب سے بلند پہاڑ انڈس اس براعظم میں واقع ہے۔

(1) شمالی امریکہ (2) جنوبی امریکہ (3) آسٹریلیا (4) ایشیاء

(18) دنیا کا سب سے بلند آبشار ہے۔

(1) انجل (2) نیاگرا (3) وکٹوریہ (4) ان میں سے کوئی نہیں

(19) ''بارش کے بعد سورنا نکلتا ہے'' والی کہاوت کس براعظم سے منسوب ہے۔

(1) شمالی امریکہ (2) آسٹریلیا (3) یوروپ (4) جنوبی امریکہ

(20) پرندوں کا براعظم کہتے ہیں

(1) شمالی امریکہ (2) آسٹریلیا (3) یوروپ (4) جنوبی امریکہ

(21) براعظم جنوبی امریکہ میں کتنے اقسام کے پرندے پائے جاتے ہیں۔

(1) 1400 (2) 1500 (3) 1550 (4) 1600

(22) جنوبی امریکہ کی جملہ آبادی ہے۔

(1) 230 ملین (2) 240 ملین (3) 340 ملین (4) 100 ملین

(23) جنوبی امریکہ میں ارجنٹینا کس کی پیداوار میں سرفہرست ہے۔

(1) گیہوں (2) جوار (3) مکئی (4) بارلی

(24) اٹاکاما کے صحرا میں کس کے ذخائر ہیں۔

(1) باکسائیٹ (2) پارہ (3) نائٹریس (4) ان میں سے کوئی نہیں

(25) گوشت کی تیاری میں دنیا بھر میں کونسا ملک سرفہرست ہے۔

(2) ارجنٹینا (2) چلی (3) برازیل (4) ان میں سے کوئی نہیں

(26) کونسے ملک میں سب سے بلند ریلوے لائن ہیں۔

(1) چلی (2) برازیل (3) ارجنٹینا (4) ان میں سے کوئی نہیں

(27) برازیل دنیا میں یہ درآمد کرنے میں سرفہرست ہے۔

(1) مکئی (2) کافی (3) تمباکو (4) جوٹ

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-4	5-2	6-4	7-4	8-1	9-3	10-1
11-2	12-1	13-3	14-3	15-1	16-2	17-2	18-1	19-3	20-4
21-2	22-1	23-1	24-3	25-1	26-1	27-1			

آسٹریلیا اور انتارتیکا

- آسٹریلیا جنوبی نصف کرہ میں 10 جنوبی عرض بلد سے 45 جنوبی عرض بلد اور 110 مشرقی طول بلد سے 955 مشرقی طول بلد کے درمیان واقع ہے۔
- خط جدی 1/2 33 جنوب آسٹریلیا کے وسط سے گذرتا ہے۔
- براعظم آسٹریلیا کے مشرق میں بحرالکاہل، شمال اور مغرب میں بحرہند اور جنوب میں بحرمنجمد جنوبی سے گھرا ہوا ہے۔
- آبنائے باس جزیرہ تسمانیہ کو آسٹریلیا سے جدا کرتا ہے۔
- آبنائے فارس Torres strait نیوگنی کو آسٹریلیا سے جدا کرتا ہے۔
- آسٹریلیا کے پہاڑوں میں سے سب سے بلند چوٹی کی اونچائی 2234 میٹر ہے۔ اور یہ چوٹی گریٹ ڈیوائڈنگ کے بلند حصوں میں واقع

ہےاور پہاڑی سلسلہ کوآسٹریلیائی آلپس کہتے ہیں۔

- جھیل ایری (Labeeyre) اور ٹارینس (Tarrers) کھارے پانی کی جھیلیں ہیں۔
- براعظم آسٹریلیا میں ہر سال 22 ڈسمبر کو خط جدی پر سورج سر کے اوپر ہوتا ہے۔
- کوئز لینڈ کے اونچے علاقوں میں نیشکر پیدا کی جاتی ہے۔
- آسٹریلیا دنیا کا سب سے بڑا خام جست اور تانبہ پیدا کرنے والا ملک ہے۔
- دنیا میں یورانیم پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک آسٹریلیا ہے۔
- پیری بندرگاہ خلیج سن سر کے قریب واقع ہے۔ جہاں پر جست اور چاندی دھاتوں کے کارخانے ہیں۔
- انتارتیکا جنوبی نصف کرہ میں 1/2 66 مشرق سے 90 مشرق عرض بلد کے درمیان قطب جنوبی کے اطراف واقع ہے۔
- براعظم انتارتیکا دنیا کا سرد ترین اور سب سے اونچا خشک ترین براعظم ہے۔
- براعظم انتارتیکا برفیلے کنارے (Ice shelves) پائے جاتے ہیں۔
- براعظم انتارتیکا میں سب سے بلند ترین مقام وِنس سامیفا (Vin sonmays) ہے جس کی اونچائی 5140 میٹر ہے۔
- انتارتیکا کے اطراف طاقتور مغربی ہوائیں Clockeris (گھڑی کی سوئیوں کی سمت) میں چلتی ہے۔
- دنیا کا سب سے کم تر (اقل ترین) درجہ حرارت منفی 88.3 سنٹی گریڈ 24 اگسٹ 1960 کو ریکارڈ کیا گیا۔
- 9 ڈسمبر 1960 کو برفیلی ہوائیں Blizares نے Mausow کے مقام پر زمین پر ٹھیرے ہوئے ایک ہوائی جہاز کو تباہ کر دیا۔
- انتارتیکا میں چھ مہینے رات اور چھ مہینے دن ہوتے ہیں۔
- انتارتیکا میں ہندوستان نے دکشن گنگوتری Dakshin Gangotri ایک مستقل تحقیقی اسٹیشن قائم کیا۔
- انتارتیکا Tree less continent (بغیر درخت والا براعظم) ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) تمام براعظموں میں سب سے چھوٹا براعظم ہے۔

(1) آسٹریلیا (2) جنوبی امریکہ (3) شمالی امریکہ (4) افریقہ

(2) آسٹریلیا کا رقبہ ہے۔

(1) 17.7 ملین مربع کلومیٹر (2) 7.7 ملین مربع کلومیٹر

(3) 8.7 ملین مربع کلومیٹر (4) 20 ملین مربع کلومیٹر

(3) آسٹریلیا کو کس سال دریافت کیا گیا۔

(1) 1788 (2) 1789 (3) 1790 (4) 1800

(4) آسٹریلیا کو کس نے دریافت کیا۔

(1) ولیم جیمس (2) کولمبس (3) جیمس کک (4) ان میں سے کوئی نہیں

(5) جزیرہ تسمانیہ کونسے براعظم میں واقع ہے۔

(1) ایشیاء (2) یوروپ (3) آسٹریلیا (4) افریقہ

(6) آسٹریلیا کا سب سے مشہور دریا ہے۔

(1) مسوری (2) مرم بیج (3) لاپسن (4) ڈارلنگ

(7) فواری کنویں زیادہ تر اس براعظم میں ہوتے ہیں

(1) افریقہ (2) آسٹریلیا (3) یوروپ (4) جنوبی امریکہ

(8) آسٹریلیا کے گھانس کے میدان کہلاتے ہیں۔

(1) ڈاؤسنس (2) اسٹیپس (3) سورنا (4) گھانا

(9) تسمانیہ میں کونسے پھل کی کاشت بڑے پیمانے پر ہوتی ہے۔

(1) جام (2) آم (3) سیتا پھل (4) سیب

(10) دنیا میں اس براعظم میں سب سے زیادہ اون نکالا جاتا ہے۔

(1) آسٹریلیا (2) افریقہ (3) ایشیاء (4) یوروپ

(11) 1851ء میں ریاست وکٹوریہ کے کونسے شہر میں بلارٹ نے سونے کی کان دریافت کی

(1) سڈنی (2) ملبورن (3) پرتھ (4) ان میں سے کوئی نہیں

(12) آسٹریلیا میں سونے کی کثرت کے سبب اس سال سے ترقی ہوئی۔

(1) 1850 (2) 1860 (3) 1750 (4) 1880

(13) آسٹریلیا میں کتنے فیصد لوگ ساحل کے قریب آباد ہیں۔

(1) 90 (2) 80 (3) 95 (4) 75

(14) آسٹریلیا کونسا براعظم کہلاتا ہے۔

(1) خالی براعظم (2) تاریک براعظم (3) کثافت والا براعظم (4) ان میں سے کوئی نہیں

(15) براعظم آسٹریلیا کا کتنا حصہ صحرائی علاقے پر مشتمل ہے۔

(1) ایک چوتھائی (2) دو چوتھائی (3) تین چوتھائی (4) چار چوتھائی

(16) پورٹ جیکسن کونسے شہر میں واقع ہے۔

(1) سڈنی (2) برسبین (3) پرتھ (4) ملبورن

(17) بندرگاہ نیوکس میں اس کے انبار ہیں۔

(1) اسبسطاس (2) ابرق (3) سونا (4) کوئلہ

(18) آسٹریلیا کے کونسے شہر میں 30 لاکھ سے زائد لوگ رہتے ہیں

(1) سڈنی (2) کنبرا (3) ایڈیلڈ (4) ہوبرٹ

(19) آسٹریلیا کا قومی جانور ہے۔

(1) شیر (2) ببر (3) ہاتھی (4) کنگارو

(20) جزیرہ تسمانیہ کا صدر مقام ہے۔

(1) کنبرا (2) پرتھ (3) سڈنی (4) ہوبرٹ

(21) دنیا کا پانچواں بڑا براعظم ہے

(1) جنوبی امریکہ (2) شمالی امریکہ (3) انتارتیکا (4) افریقہ

(22) سب سے زیادہ طوفانوں سے بھرپور براعظم ہے۔

(1) ایشیاء (2) یوروپ (3) افریقہ (4) انتارتیکا

(23) براعظم انتارتیکا کا کتنا حصہ مستقل طور پر برف کی دبیز اور بڑی چادر سے ڈھکا ہوا ہے۔

(1) 98% (2) 88% (3) 95% (4) 92%

(24) دنیا کا سب سے بڑا Ice Berg جنوبی بحرالکاہل میں اس سال دیکھا گیا۔

(1) 1958 (2) 1956 (3) 1960 (4) 1966

(25) انتارتیکا کے مشہور پرندے ہیں۔

(1) Kiwi (2) Penguien (3) Kvill (4) ان میں سے کوئی نہیں

جوابات

1-1	2-1	3-1	4-3	5-3	6-1	7-2	8-1	9-4	10-1
11-2	12-1	13-1	14-1	15-1	16-1	17-4	18-1	19-4	20-4
21-3	22-4	23-1	24-2	25-2					

یوروپ:

- تقریباً 500 سال قبل یوروپی لوگوں نے امریکہ کا بحری راستہ دریافت کیا اور کئی ملین یورپی افراد نے نقل مقام کرتے ہوئے براعظم امریکہ میں سکونت اختیار کی۔
- زمانہ قدیم میں یوروپی لوگ دوسرے براعظموں مثلاً امریکہ یا آسٹریلیا کے متعلق ناواقف تھے۔ وہ صرف یوروپ اور مغربی ایشیاء کے علاقوں شمالی آفریقہ سے واقف تھے۔
- یہ تمام علاقے بحرروم Mediterranean کے اطراف واقع ہیں۔ اس لئے یوروپی افراد کا خیال تھا کہ یہ سمندر دُنیا کے وسط میں واقع ہے۔ اسی لیے اسے یہ نام دیا گیا۔ اور تبھی سے اس سمندر کا نام بحرروم Mediterranan Sea ہے۔
- یوروپ میں کئی برف پوش پہاڑ ہیں۔ آلپس یورپ کا اہم پہاڑی سلسلہ ہے۔ یہ سال تمام برف سے ڈھکا ہوا رہتا ہے۔
- بحرکیسپین اور بحراسود کے درمیان واقع کاؤکیسین پہاڑ یوروپ کی جنوبی سرحد بناتے ہیں۔ وہ نہایت بلند اور سال تمام برف پوش رہتے ہیں۔

- یوروپ میں کوئی وسیع سطح مرتفع نہیں ہے۔بعض ممالک جیسے فرانس جرمنی اور اسپین میں چھوٹے سطح مرتفع پائے جاتے ہیں۔یوروپ میں کئی وسیع میدان ہیں۔
- مشرقی یوروپ تمام ایک وسیع میدان ہے جومختلف ممالک جیسے روس، یوکرین، پولینڈ، بیلا روس وغیرہ کے عرض میں پھیلا ہوا ہے۔موسم سرما میں یہ میدانی علاقے زبردست برف باری اور ناقابل برداشت سردی کا سامنا کرتے ہیں۔
- جب موسم گرما میں برف پگھلتی ہے تو کئی چھوٹی نہریں بہنے لگتی ہیں۔یہ تمام مل کر نہایت طاقتور دریا بناتے ہیں۔دریائے ڈنیپر اور والگا جو کہ یوروپ کی طویل ترین دریا ہیں، انہی میدانوں سے وجود میں آتی ہیں۔
- یوروپی دریا نہ صرف کھیتوں کی آبیاری کرتے ہیں بلکہ یہ اہم آبی گذرگاہیں بھی ہیں۔یہ آبی گذرگاہیں افراد واشیاء کے حمل ونقل اور جہازوں کیلئے مسلسل استعمال ہونے والا مصروف ترین راستہ بھی ہے
- چونکہ یہ دریا کئی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں اس لیے یہ بین الاقوامی تجارت اور حمل ونقل کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ان میں سب سے اہم دریائے راہین Rahine ہے جو کئی ممالک سے گذرتے ہوئے بحرشمالی سے جاملتی ہے۔
- کئی بڑے اہم صنعتی اور معدنیاتی شہر سمندر کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی تجارت سے جڑے ہیں۔
- دریائے راہین کے مقابلے دریائے والگا بحرکیسپین سے جاملتی ہے۔جو کہ ایک وسیع جھیل ہے۔کھلے سمندر تک حمل ونقل اس دریائی راستہ کے ذریعہ ناممکن ہے۔اسی لیے دریائے والگا کے کنارے بسے شہر آبی راستوں کے ذریعہ بین الاقوامی تجارت سے نہیں جڑے ہیں۔
- یوروپی ساحل کئی جگہ سے نوکدار ہے اور کٹا پھٹا ہے۔کئی مقامات پر سمندر نے زمین کو گہرائی تک کاٹ دیا ہے جیسے کہ بحر بالٹک اور ایسا لگتا ہے کہ زمین دور تک سمندر میں پھیلی ہوئی ہے۔جیسے کہ اٹلی۔
- اٹلی تین طرف سے سمندر سے گھرا ہے۔ایسا زمینی خطہ جو تین طرف پانی سے گھرا ہو اور چوتھی طرف زمین سے جڑا ہو اُسے جزیرہ نما کہتے ہیں۔ناروے اور سویڈن جزیرہ نماء کا حصہ ہیں۔
- بعض یوروپی ممالک سمندر سے گھرے ہیں۔یہ تین طرف سے نہیں بلکہ چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہیں۔یہ ممالک جزائر ہیں۔مثال کے طور پر ملک برطانیہ جزیرے کی مثال ہے۔
- متعدد خلیجوں وکھاڑیوں کی موجودگی بحری راستوں کے لیے سہولت بخش ہے۔
- خلیج اور کھاڑیاں وہ سمندری حصے ہوتے ہیں جو تین طرف سے زمین سے گھرے ہوتے ہیں۔
- خلیج میں زمین کا خط منحنی اندر کی جانب مڑا ہوتا ہے اور اس کا دہانہ عموماً چوڑا ہوتا ہے جیسے کہ خلیج بنگال۔
- کھاڑی سمندر سے جڑی اور تنگ دہانہ والی ہوتی ہے۔نقشہ 4 میں دیکھئے پورا بحر بالٹک ایک بڑی کھاڑی ہے۔
- کیونکہ خلیج اور کھاڑیاں اونچی سمندری موجوں اور طوفانوں سے محفوظ ہوتی ہیں اس لیے یہ بندرگاہوں کی تعمیر کے لیے نہایت کارآمد ہیں۔جہاں جہاز محفوظ طور پر لنگرانداز ہوتے ہوئے باربردار کا مال لادو اُتار سکتے ہیں۔
- گہری کھاڑیاں اور خلیج بندرگاہوں کی تعمیر کے لیے ترجیحی ہوتے ہیں کیونکہ ان میں بڑے جہاز لنگرانداز ہوسکتے ہیں۔جہازوں کو ٹھہرانے کیلئے گہرے پانی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اسکا کنارہ سطح سمندر کو نہ چھولے۔

- ہندوستان کے مقابلہ میں یوروپ کا موسم سرد ہے۔موسم سرما میں اس کے زیادہ تر ممالک میں برف باری ہوتی ہے اوران کا موسم گرما بھی ہمارے ملک کی طرح گرم نہیں ہے۔
- خط استواء کے قریبی علاقے سال تمام گرم رہتے ہیں۔جیسے جیسے ہم خط استواء کے شمال یا جنوب میں آگے بڑھتے جائیں گے موسم سرد سے سرد تر ہوتا جائے گا۔حقیقتاً قطبین سال تمام برف سے ڈھکے ہوتے ہیں۔
- خط استواء کے علاوہ کئی دوسرے عوامل بھی یوروپ کے موسم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔بحراوقیانوس اوراس سے آنے والی ہواؤں کے اس ٹکراؤ کا اثر دور دراز زمینی علاقوں کے مقابلے بحراوقیانوس کے قریبی علاقوں میں زیادہ محسوس ہوتا ہے۔
- موسم سرما میں مغربی یوروپ نہایت سرد ہوتا ہے مگر مشرقی یورپ سرد ترین ہوتا ہے۔پولینڈ اور روس جیسے ممالک شدید سرد ہوتے ہیں جبکہ فرانس اور برطانیہ نسبتاً گرم ہیں۔روس کا موسم سرما، اتنا سرد ہوتا ہے کہ دریا اور قریبی سمندر برف سے جم جاتے ہیں۔
- **مغربی ہوائیں** :وہ ہوائیں ہیں جو سال بھر بحراوقیانوس سے یوروپ کی جانب چلتی ہیں۔چونکہ یہ ہوائیں مغرب کی جانب سے چلتی ہیں اس لیے انہیں مغربی ہوائیں کہا جاتا ہے۔
- (دراصل یہ ہوائیں جنوب مغرب سے شمال مشرق کی جانب اُٹھتی ہیں) یہ ہوائیں زمینی ہواؤں کے مقابلے میں گرم اور مرطوب ہوتی ہیں۔یہ سال بھر اٹھنے والی گرم ومرطوب ہوائیں مغربی یوروپ کے موسم پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- **گرم بحری روئیں: Warm Ocean Current**:سمندری پانی ساکت نہیں ہے۔یہ براعظموں کے درمیان ایک مقام سے دوسرے مقام تک بہتے رہتا ہے۔یہ بحری روئیں ہیں جو سمندر میں ہزاروں کیلومیٹر ایسے ہی بہتی ہیں جیسے زمین پر دریا۔
- ایسی ہی بحری روئیں بحراوقیانوں میں بھی پائی جاتی ہیں ان روؤں کی شروعات خط استواء کے قریب ہوتی ہے جہاں کا پانی تمام سال گرم رہتا ہے۔
- یہ روئیں مغربی جانب سے شمالی امریکہ تک بہتی ہیں۔یہ شمال میں امریکہ کے مشرقی ساحل کے ساتھ مغربی ہواؤں کے زیر اثر بہتی ہوئی یوروپ کی جانب بڑھ جاتی ہیں۔
- شمال مشرق میں بڑھتے ہوئے یہ یوروپ کے مغربی ساحل سے ٹکرا جاتی ہیں۔اس رو کو امریکہ میں Gulf Stream خلیجی رو (لہر) کہتے ہیں جبکہ یوروپ میں اسے North Atlantic Drift شمالی اٹلانٹک سست لہریں کہا جاتا ہے۔
- خلیجی روؤں کی وجہ سے شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل اور یوروپ کے مغربی ساحل کا پانی موسم سرما میں منجمد نہیں ہوتا اسی لیے موسم سرما میں بھی ان ساحلی بندرگاہوں تک جہازوں کا پہنچنا ممکن ہے۔
- سال تمام بہنے والی مغربی ہوائیں اپنے ساتھ شمالی ومغربی یوروپ کو وافر مقدار میں رطوبت لاتی ہیں۔چونکہ یہ ہوائیں سمندر کی جانب سے چلتی ہیں اپنے ساتھ رطوبت لاتی اور مسلسل بارش کا ذریعہ بنتی ہیں۔اسی لیے شمالی ومغربی یوروپ میں سال تمام (مینہ) بارش ہوتی ہے۔جبکہ ہمارے ملک میں برسات صرف چند مہینوں میں ہی ہوتی ہے۔
- مغربی یوروپ میں سال بھر بوندا باندی ہوتی رہتی ہے۔عموماً آسمان ابر آلود رہتا ہے۔جبکہ ہندوستان میں ہم بوندا باندی کا انتظار کرتے ہیں اور مغربی یورپ میں لوگ گرم روشن دنوں کا انتظار کرتے ہیں۔
- مغربی یوروپ کو خلیجی روؤں سے اور بھی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔یہ گرم روئیں مچھلیوں کی پرورش کے لیے کافی بہتر ہیں۔کیونکہ یہاں وافر مقدار میں مچھلیوں کے غذائی گودام ہیں۔

- برطانیہ کے قریب بحر شمالی(North Sea) میں مچھلی پکڑنے کی صنعت نے بہت ترقی کی ہے۔ بحرشمالی کا یہ حصہ Dogger Bank کہلاتا ہے۔مچھلی یوروپی غذاؤں کا اہم جز ہے۔اور مچھلی پکڑنا یورپ کی اہم صنعت ہے۔
- جنوبی یوروپی ممالک کے جنوب میں بحرروم واقع ہونے کی وجہ سے انہیں بحرومی ممالک کہا جاتا ہے۔بحرروم سے متصل زمین کی آب وہوا منفرد ہے جو بحرومی آب وہوا کہلاتی ہے۔
- بحرومی ممالک یوروپ کے انتہائی جنوب میں واقع ہونے کی وجہ سے یہاں موسم سرما بے انتہا سرد نہیں ہوتا اور موسم گرما گرم ہوتا ہے۔ مغربی یوروپ کی نسبت یہاں سال بھر برسات نہیں ہوتی۔مغربی ہوائیں موسم سرما میں ہی چلتی ہیں۔ یہ ہوائیں بحرومی ممالک میں برسات کا موجب ہوتی ہیں۔
- آب و ہوا رسیلے پھلوں کی افزائش کے لیے بہتر ہے اسی لیے بحرومی آب وہوا والے خطے پھلوں کے لیے مشہور ہے۔ مثلاً زیتون،انجیر،انگور،سنگترے وغیرہ کی جنوبی یورپ میں بہ کثرت افزائش کی جاتی ہے۔
- یوروپ کے میدان اور دریائی وادیاں نہایت زرخیز ہیں۔ یہاں سال بھر برسات ہونے کی وجہ سے دریا کبھی کسی موسم میں خشک نہیں ہوتے۔نتیجتاً یہ میدان زراعت کے لیے موزوں ہیں۔
- یورپ کا بڑا حصہ کوہستانی ہونے کی وجہ سے زراعت کے لیے موزوں نہیں ہے۔مثلاً 3% فیصد زمین ناروے میں اور 30% فیصد برطانیہ اور 40% فیصد جرمنی میں قابل کاشت زمین پائی جاتی ہے۔
- ہمارے ملک ہندوستان میں 55% فیصد زمین قابل کاشت ہے۔
- ہالینڈ میں زمین کی شدید قلت ہونے کی وجہ سے ہالینڈ کے لوگوں (ڈچ) نے سمندر کو پیچھے ڈھکیل کر بند باندھ کر زمین کے چھوٹے ٹکڑوں کو قابل کاشت بنایا جنہیں Dykes پشتہ کہا جاتا ہے۔قابل کاشت بنائی گئی زمین (Polder) آب برآمدہ خطہ کہلاتی ہے۔
- یوروپی میدانوں کی اہم فصل گیہوں ہے۔وسیع پیمانہ پر فرانس جرمنی روس، یوکرین، پولینڈ، اٹلی، یونان وغیرہ میں گیہوں کی پیداوار ہوتی ہے۔
- جنوبی یورپ میں پھلوں کی افزائش نمایاں مقام رکھتی ہے۔پھل جیسے انگور، شراب کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں۔
- بحرومی ممالک جیسے پرتگال، اسپین، اٹلی اور جنوبی فرانس ان کی شراب کے لیے مشہور ہیں۔Barley جو Oats جئ rye رائی، چقندر، آلو وغیرہ یورپ کی اہم فصلیں ہیں۔جرمنی، یوکرین اور روس میں چقندر کے ذریعہ شکر تیار کی جاتی ہے۔
- مغربی یوروپ کا کوئی بھی حصہ سمندر سے زیادہ دور نہیں ہے۔نسبتاً براعظم ایشیاء کے کئی ممالک سمندر سے کئی ہزار کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔
- سمندر کے کنارے ہزاروں آبادیاں ہیں جہاں لوگ سینکڑوں سال سے بحری سفر کے ذریعہ زندگی گذارتے ہیں۔کئی صدیوں پر محیط سمندری سفر کا تجربہ مہارت اور جرأت کے لیے یوروپی ملاح مشہور ہوگئے۔انہوں نے کشتی اور جہاز سازی میں مہارت حاصل کی۔
- ابتداء میں یہ گہرے سمندر میں مچھلیاں پکڑنے کے لیے بنائے گئے۔ بتدریج مچھلی پکڑنے کے ساتھ ساتھ یہ جہاز بین الاقوامی تجارت کے لیے بھی استعمال ہونے لگے۔
- زمانۂ قدیم سے ہی یوروپی لوگوں کے تجارتی تعلقات ہندوستان و دیگر ایشیائی ممالک جیسے انڈونیشیا اور چین سے قائم تھے۔ان ممالک سے یوروپ کئی چیزیں حاصل کرتا تھا جیسے کپاس، ریشمی کپڑے، جواہرات، ہاتھی دانت اور مسالے جیسے لونگ، کالی مرچ اور دارچینی جو یورپ میں نہیں ملتی۔

- یوروپ کے لوگ یہ سب سونا اور چاندی کے عوض حاصل کرتے تھے۔ جو وہ یوروپ سے درآمد کرتے تھے۔
- تقریباً 500 سال قبل مغربی یوروپ کے ملاحوں اور تاجروں نے ہندوستان پہنچنے کے لیے نئے راستہ کی تلاش شروع کی۔ کیونکہ دونوں ہی راستے عرب ممالک سے ہوکر گذرتے تھے جو اکثر و بیشتر یوروپی لوگوں سے جنگ میں مصرف رہتے تھے۔
- اس کے علاوہ بحر روم کا تجارتی علاقہ پر اطالوی تاجروں کی اجارہ داری قائم تھی اور وہ دوسرے ممالک کے تاجروں کو بحر روم میں داخل ہونے نہیں دیتے تھے۔ اسی لیے دوسرے ممالک کے ملاحوں نے ہندوستان پہنچنے کے لیے ایسے راستہ کی تلاش شروع کی جو بحر روم یا عرب ممالک سے نہ گذرتا ہو۔
- اطالوی ملاح Christopher Columbus کرسٹوفر کولمبس نے سونچا اگر زمین گول ہے تو مغربی سمت سے بھی ہندوستان پہنچنا ممکن ہے۔ اگر ہم مغربی سمت میں Atlantic Ocean بحر اوقیانوس میں سفر کریں تو جلد یا دیر سے ہم چین اور ہندوستان پہنچ ہی جائیں گے۔
- 1492ء میں کولمبس نے 3 جہازوں کے ساتھ بحر اوقیانوس میں سفر شروع کیا تین مہینوں کے سفر کے بعد زمین دکھائی دی۔ کولمبس سمجھا کہ وہ ہندوستان پہنچ گیا ہے۔ دراصل وہ ہندوستان سے بہت دور ایسے ملک پہنچا جسے ہم آج West Indies کہتے ہیں۔
- یہ امریکہ کے قریب مجموعہ جزائر ہے۔ دراصل کولمبس کے پہنچنے سے پہلے یورپ کے لوگ امریکہ کو نہیں جانتے تھے اتفاقاً وہ امریکہ کو دریافت کئے۔ جلد ہی یوروپی لوگوں کو احساس ہوا کہ کولمبس ہندوستان نہیں بلکہ ایک نا معلوم براعظم کو پہنچ گیا۔ اس کے بعد کئی یورپین بغرض تجارت وفتوحات اور بسنے کے لیے امریکہ پہنچے۔
- کولمبس کے بعد یوروپی باشندوں نے کئی بحری راستے دریافت کئے۔ اب وہ نہ صرف امریکہ بلکہ افریقہ ہندوستان، آسٹریلیا اور دیگر حصوں میں بھی سفر کرتے تھے۔ وہ ان ممالک سے تجارت کے ذریعہ بے پایاں دولت اکٹھا کرتے جو یوروپ کی صنعتی ترقی میں استعمال ہوتی تھی۔

فرانس:

- فرانس مغربی یوروپ کا ایک بڑا ملک ہے۔ اس کا دارالحکومت پیرس ہے جو دُنیا بھر میں اپنی خوبصورتی کے لیے مشہور ہے۔
- وسیع کشادہ سڑکیں جس کی دونوں طرف پھولوں کے غنچے، درختوں کی قطاریں، فوارے، رنگین روشنیوں، چوراہوں پر موجود خوبصورت مجسمے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔
- پیرس دریائے سین کے دونوں کناروں پر پھیلا ہوا ہے۔ ایفل ٹاور سے آپ پیرس کا مکمل نظارہ کر سکتے ہیں۔
- جدید جمہوریت کے نقیب فرانسیسی انقلاب کی صد (100) سالہ تقاریب کی خوشی میں ایفل ٹاور کو 1889ء میں اسٹیل سے تعمیر کیا گیا۔
- فرانسیسی لوگوں نے بادشاہی نظام کو ٹھکرایا اور آزادی، مساوات Equality اور بھائی چارہ Brotherhood کے اصولوں کو قائم کرنا پسند کیا۔
- فرانسیسی اپنے فیشن، رجحان سازی، نقش ونگار اور لذیذ غذاؤں کی تیاری کے لیے مشہور ہیں۔ فرانس الپس سے لیکر بحر اوقیانوس اور سرد شمال سے گرم بحر روم تک پھیلا ہونے کی وجہ سے کافی متنوع ہے۔
- فرانس کے درمیان موجود سطح مرتفع Massif Central کہلاتا ہے۔
- یوروپ ہمارے ملک کی طرح گرم نہیں ہے اس میں طویل اور شدید موسم سرما ہوتا ہے۔ حالانکہ فرانس براعظم کے مغرب میں واقع ہونے کی وجہ سے شدید سرما کا سامنا نہیں کرتا جیسے کہ مغربی یوروپی ممالک پولینڈ اور فرانس کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔

- کیونکہ اسے بحراوقیانوس سے آنے والی گرم ہوائیں ملتی ہیں۔ جیسے جیسے ہم ساحلی علاقہ سے براعظم میں اندر کی جانب بڑھیں گے تو موسم سرد سے سرد تر ہوتا جائے گا۔
- سال بھر چلنے والی مرطوب مغربی ہواؤں کی وجہ سے فرانس میں تمام سال مینہ برستا ہے۔ دن کا کچھ حصہ روشن و چمکدار ہوتا ہے کچھ ہی دیر بعد بادل آ کر بارش ہوتی ہے۔
- ہمارے ملک میں تین موسم ہیں سرما، گرما اور برسات، حالانکہ کئی یوروپی ممالک منجملہ فرانس کے چار موسم ہوتے ہیں۔ وہ ہیں سرما، بہار، گرما اور خزاں۔ زراعت کے ساتھ ساتھ زمین کا منظر بھی موسم کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ د
- **موسم سرما :** ماہ نومبر سے ٹھنڈ پڑنے لگتی ہے اور ڈسمبر آتے آتے موسم بے انتہا سرد ہو جاتا ہے۔ برف باری شروع ہو جاتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں برف باری شدید ہوتی ہے اور میدانوں میں کم ہوتی ہے۔ سورج کبھی کبھار نکلتا ہے۔
- صبح سورج دیر سے طلوع ہوتا ہے۔ تقریباً نو یا دس بجے اور چار بجے دوپہر میں غروب ہو جاتا ہے۔ بادلوں سے گھرا آسمان اسے اور تاریک کر دیتا ہے۔
- فرانس میں چوڑے پتے والے درخت پائے جاتے ہیں جن کے پتے موسم سرما میں جھڑ جاتے ہیں۔ اور بغیر پتوں کے درخت باقی رہ جاتے ہیں۔
- حد سے زیادہ سردی ہونے کی وجہ سے پالتو جانوروں کو باہر نہیں رکھا جا سکتا۔ انہیں ان کی کوٹھیوں میں رکھ کر وہیں پر چارہ دینا ہوتا ہے۔
- موسم سرما کے لیے کسان جانوروں کی غذا کے لیے گھاس پھوس کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ موسم سرما میں فصلیں نہ ہونے کی وجہ سے زمین بنجر پڑی رہتی ہے۔
- **بہار** : مارچ کی آمد کے ساتھ ہی زمینی منظر بدلنے لگتا ہے۔ دن طویل اور راتیں مختصر ہو جاتی ہیں۔ برف پگھلنے کے ساتھ ہی درختوں پر نئی کونپلیں نظر آتی ہیں۔ ہر طرف سبزہ اور رنگ برنگے پھولوں کی بہار ہوتی ہے۔ چراگاہوں میں سرسبز و شاداب گھاس اُگتی ہے۔
- موسم بہار میں ہی کھیتوں میں ہل چلایا جاتا ہے اور بیج بوئے جاتے ہے۔ گیہوں (Wheat) جو (Barley)، رائی (Musturd) مکئی Corn چقندر (Sugar Beat) اور جئی (Oats) اہم فصلیں ہیں۔
- گیہوں فرانس کی سب سے اہم فصل ہے۔ فرانس کے جن علاقوں میں زیادہ برف باری نہیں ہوتی سرما کے آغاز پر برف پگھلنے کے ساتھ ہی گیہوں کی بوائی کی جاتی ہے۔
- دوسری اہم فصل دیو گندم یا جودار Rye ہے اس جنس کے بیج لمبے ہوتے ہیں یہ ڈبل روٹی بنانے اور بطور جانوروں کی غذا کے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ شراب کی تیاری میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔
- فرانس کی آب و ہوا میں گنا نہیں اُگتا لیکن چقندر اُگتا ہے۔ جو شکر سازی کے کام آتا ہے۔ اس کا کچرا جانوروں کے چارے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تمام فصلیں موسم بہار میں بوئی جاتی ہیں اور موسم گرما تک پوری طرح پک کر تیار ہو جاتی ہیں۔
- **موسم گرما :** فرانس میں موسم گرما ماہ جون تا اگست ہوتا ہے۔ زیادہ برسات نہیں ہوتی اور سورج چمکتا رہتا ہے۔ دن طویل ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک سے بھی نسبتاً طویل یعنی صبح چار بجے سورج طلوع ہوتا ہے اور رات آٹھ بجے غروب ہوتا ہے۔

- تاہم (پھر بھی) یہ علاقے زیادہ گرم نہیں ہوتے۔فرانس کا موسم گرما ہمارے ملک کے موسم سرما جتنا ہی گرم ہوتا ہے۔
- فرانس میں گرما زراعت کا موسم ہے۔اس موسم میں فصلیں پک کر تیار ہو جاتی ہیں۔کبھی کبھار ہونے والی برسات کافی ہونے کی وجہ سے آب پاشی کی ضرورت نہیں ہے۔موسم گرما کے اختتام پر فصل کٹائی کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔
- مشرقی اور جنوبی فرانس کی سب سے اہم پیداوار انگور ہے۔تاک خانوں (Vine Yards) میں انگور کی بیل میں پتے اور پھول آتے ہیں اور گرما کے اختتام تک انگور پک کر تیار ہو جاتے ہیں۔
- فرانس میں کئی اقسام کے انگور اُگائے جاتے ہیں۔یہ زیادہ تر شراب کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں۔انگور کا رس نکال کر خمیر اُٹھنے تک چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ شراب حاصل کر سکیں۔فرانس کی شراب دنیا بھر میں مشہور ہے۔
- ہمارے ملک میں زراعت دو موسموں میں کی جاتی ہے۔ربی-Rabi اور خریف Kharif (سرما اور برسات) اس لیے سال بھر میں آٹھ تا دس ماہ میں فصلیں اُگانا ممکن ہے۔
- دوسری جانب فرانس اور دوسرے یورپی ممالک میں زراعت چھ تا سات ماہ میں ہی ممکن ہے۔
- **خزاں:** ماہ ستمبر اور اکتوبر میں آب و ہوا پھر سے تبدیل ہو جاتی ہے۔درختوں کے پتے سرخ اور زرد ہو کر جھڑنے لگتے ہیں تمام زرعی عمل تھم جاتا ہے۔
- موسم سرما میں پالتو جانوروں کو کھلانے کے لیے گھاس کاٹ کر سکھائی جاتی ہے۔انگور اور دوسرے پھل شراب جام اور شربت تیار کرنے کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے محفوظ کر لیے جاتے ہیں۔
- فرانس کے **پھل**: انگور کے علاوہ فرانس میں اسٹابری، چیری، خوبانی، آلو بخارہ، شفتالو (آڑو) اور سیب بھی اُگائے جاتے ہیں۔یہ پھل بڑے پیمانے پر پھلوں کے باغ میں اُگائے جاتے ہیں۔
- ہمارے ملک میں بھی نینی تال اور شملہ کے قریب ہمالیائی علاقوں میں پھلوں کے باغات میں پھلوں کی پیداوار کی جاتی ہے۔عموماً یہاں سرد مقامات پر ہی پھل اُگائے جاتے ہیں۔ہماری ریاست کی طرح گرم آب و ہوا کے علاقوں میں ہم آم، موز، امرود وغیرہ اُگاتے ہیں۔یہ فرانس جیسے سرد ممالک میں نہیں اُگتے۔
- جنوبی فرانس شمال سے نسبتاً گرم ہوتا ہے۔اس لیے جن فصلوں کی پیداوار شمال میں نہیں ہوتی وہ یہاں بہتر طور پر اُگتے ہیں۔جنوب میں زیتون (افراط) کثرت سے اُگائے جاتے ہیں خاص طور پر ساحلی علاقوں کے قریب یہ درخت پتھریلی ڈھلوانوں پر اُگتے ہیں۔○ دودھ مکھن، پنیر اور گوشت فرانسیسی غذا کے اہم اجزاء ہیں۔دودھ سے بنی اشیاء کے لیے جانوروں کی پرورش کی جاتی ہے۔دودھ سے پنیر نکال کر بڑے بڑے ٹکڑوں میں گڑ کی طرح جمنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔پنیر فرانسیسی پکوان کا اہم جز ہے۔
- فرانسیسی باشندے بڑی مقدار میں دودھ ملائی، مکھن کا استعمال کرتے ہیں۔سطح مرتفع اور پہاڑی علاقوں میں بھیڑ بکریوں کی پرورش گوشت اور اون حاصل کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔
- فرانس میں زیادہ تر زراعت بڑے کھیتوں میں کی جاتی ہے ان میں سے زیادہ تر کا رقبہ 50 تا 100 ایکڑ ہوتا ہے۔عموماً کسان اپنے گھر کھیتوں میں ہی بناتے ہیں۔اسی لیے فرانس میں بڑے گاؤں نہیں ہیں (Farm Houses) مزارع کا گھر عام طور پر بہت بڑے ہوتے ہیں جن میں ہر مقصد کے لیے مختلف کمرے ہوتے ہیں۔
- مویشیوں کیلئے باڑے، اناج رکھنے کے لیے گودام، مرغیوں اور سوّر کے لیے ڈربے (خنزیر خانہ) زراعت کا حصہ ہیں۔

- یورپ کے دوسرے ممالک کی طرح فرانس میں کسی بھی دوسری صنعتوں کی طرح زراعت کو بھی تجارتی ادارہ مانا جاتا ہے۔ کسان اپنی تمام پیداوار فروخت کر کے بازار سے اپنی ضروریات کی چیزیں حاصل کرتے ہیں۔ وہ زرعی مہارت کے ساتھ مخلوط نسل کے بیج، کیمیائی کھاد اور جراثیم کش وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔
- جرمنی اور برطانیہ کے مقابلے میں فرانس میں وسیع معدنیاتی ذخائر نہیں ہیں۔ حالانکہ کوئلہ اور لوہے کی کچھ دھات دستیاب ہے۔
- توانائی کے ذرائع کی قلت کو دور کرنے کے لیے فرانس نے نیوکلیائی توانائی کا استعمال کیا۔ آج فرانس کی 80% فیصد بجلی نیوکلیائی توانائی سے تیار کی جاتی ہے۔ فرانس میں 61 تابکاری تعمل ساز (Nuclear Reactors) ہیں جو بجلی تیار کرتے ہیں۔
- حالانکہ نیوکلیائی توانائی کے استعمال سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تابکاری فضلہ پیدا کرتے ہیں جو انسانی صحت اور جانوروں اور پیڑ پودوں کے لیے ضرر رساں ہیں۔ نتیجتاً فرانس کی حکومت نے فیصلہ کیا کہ نیوکلیائی توانائی کے ذریعہ پیدا ہونے والی بجلی کی پیداوار میں اضافہ نہیں کرے گی۔ اسی لیے فرانس کو توانائی کے دوسرے ذرائع میں اضافہ کرنا پڑا۔
- پہلے سے ہی فرانس برق آبی-Hydro Electricity کی صلاحیت کا بھرپور استعمال کر رہا ہے۔ اس لیے فرانس کو سمندری لہروں سے حاصل ہونے والی توانائی شمسی توانائی اور Biogas کے ممکنہ استعمال پر غور کرنا پڑا۔

افریقہ:

- ہندوستان کے مغرب میں ایک بڑا براعظم واقع ہے۔ اس براعظم میں وسیع صحراء، گھنے جنگلات، طویل و عریض دریا متعدد جھیلیں اور گھاس کے میدان ہیں جو میلوں دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ براعظم افریقہ ہے۔
- دُنیا کی سب سے بڑی سونے اور ہیرے کی کانیں یہیں واقع ہیں۔ اس براعظم کا نام آفریقہ ہے۔ شاید آپ کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ افریقہ انسانی تہذیب وتمدن کا گہوارہ ہے۔
- انسانی ارتقاء سب سے پہلے افریقہ میں ہوئی اور اس کے بعد دوسرے براعظموں میں پھیل گئی۔
- افریقہ میں دریائے نیل کی وادی اور دریائے کانگو کے علاوہ یہاں اس سطح مرتفع پر متعدد پہاڑ بھی ہیں۔
- افریقہ میں سب سے اونچی چوٹی Kalimanjaro کیلی منجارو ہے جو تنزانیہ Tanzania میں واقع ہے۔
- افریقہ کی سب سے بڑی جھیل وکٹوریہ ہے۔ یہ دنیا میں سب سے بڑی تازہ پانی کی جھیل ہے۔ دریائے نیل اسی جھیل سے شروع ہوئی ہے۔
- وہ علاقہ جہاں اس دریا کا منبع ہے وہاں اتنی شدید بارش ہوتی ہے کہ جس سے دریا میں اتنا پانی بھر جاتا ہے کہ یہ صحرا سے گذر کر بحرۂ روم میں ملنے کے لیے کافی ہے۔ دریائے نیل پورے مصر میں بہتی ہے زیادہ تر مصر صحراء ہے۔
- دریائے نیل نے ہی اس صحراء میں تہذیب وتمدن کو پروان چڑھایا۔ مصری تہذیب وتمدن کئی ہزار سال پرانا ہے۔ ہزاروں سال سے مصر کی زراعت کے لیے دریائے نیل کا پانی استعمال کیا جا رہا ہے۔
- گلوب میں افریقہ کو دیکھیں تو خط استواء کو بیچ سے گذرتا ہوا پائیں گے۔ اس لیے افریقہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ شمالی اور جنوبی:
- خط سرطان اور خط جدی کے درمیانی علاقہ میں شدید گرمی ہوتی ہے۔ دراصل یہ دُنیا کا گرم ترین علاقہ ہے۔ یہاں موسم سرما (بہت کم) بہ مشکل ہوتا ہے۔ یہ خطہ منطقہ حارہ (Tropic Region) بھی کہلاتا ہے۔
- برسات اور گرم آب وہوا کی وجہ سے یہاں گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

- افریقہ کے جنوب میں ایک اور خشک علاقہ ہے جسے صحرائے کالاہاری Kalahari کہتے ہیں۔
- دوسرے براعظموں کے لوگ بہت زمانے تک افریقہ سے (ناواقف) لاعلم تھے۔ یورپی باشندے افریقہ کے شمالی ساحلی علاقوں سے ہی واقف تھے۔ جبکہ ہندوستانی اور عرب تاجر (تجار) مشرقی ساحل سے واقفیت رکھتے تھے۔
- براہِ افریقہ تقریباً 500 سال قبل یورپی باشندوں نے بحری راستہ کے ذریعہ ہندوستان پہنچنے کی کوشش شروع کی۔ بحراوقیانوس کو پار کر کے وہ سینٹ ماڈیریا اور ازوریس کے جزائر پر رُکے وہ ان جزائر کے جنوب میں سفر سے خائف (ہراساں) تھے۔ ان کا خیال تھا کہ جنوب میں مزید اتنی گرمی ہوگی کہ سمندر اُبل رہا ہوگا
- 1498ء میں پرتگالی ملاح واسکوڈی گاما آفریقہ کے انتہائی جنوبی کنارے کے اطراف سفر کرتے ہوئے ہندوستان پہنچا۔
- سولہویں صدی میں کئی یورپی باشندے امریکہ ہجرت کر گئے وہاں زراعت کرنے لگے۔ امریکہ میں زمین کی فراوانی تھی مگر کھیتوں میں کام کرنے کے لیے افرادی قوت ناکافی تھی۔
- افرادی قوت کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے امریکہ نے افریقہ سے غلاموں کی تجارت شروع کی۔
- ساحلی علاقہ گوینا (Guinea) کے ساتھ ساتھ مشرقی آفریقہ سے آفریقیوں کو پکڑ کر قید کر کے غلام بنایا جاتا ان قیدیوں کو ساحلی علاقوں میں یورپی باشندوں کو فروحت کر دیا جاتا۔ آفریقہ کے قبائلی سردار غلاموں کے تبادلہ میں بندوقیں، فولادی اشیاء، شراب اور کپڑے حاصل کرتے۔
- غلاموں پر بے انتہاء ظلم وستم کیا جاتا۔ ساحل پر پہنچنے تک ان میں سے کئی غلاموں کی موت واقع ہوجاتی۔ جہاز غلاموں سے بھرے ہوتے۔ غذا اور ادویات کا مناسب انتظام نہ ہوتا، اُن دنوں امریکہ پہنچنے کے لیے کئی دن درکار ہوتے تھے۔ بیماریوں اور تغذیہ کی کمی کی وجہ سے بچ نہیں پاتے۔
- امریکہ میں بھی ان سے غیر انسانی سلوک روا رکھا گیا اور سزائیں دی گئیں۔ سخت محنت مشقت کے باوجود انہیں مناسب غذا یا رہائش فراہم نہیں کی جاتی۔ اس طرح سے کئی ملین آفریقیوں کو غلام بنا کر شمالی وجنوبی امریکہ اور قریبی جزائر کو لے جایا گیا۔
- غلام بنانے کے بعد لاکھوں افراد کی موت واقع ہوگئی۔ سولھویں اور سترہویں صدی میں کئی تجارتی ادارے بردہ فروشی (غلاموں کی تجارت) کرتے تھے۔ انیسویں صدی میں بتدریج بردہ فروشی ختم ہوگئی۔ اور 1860ء میں غلاموں کو امریکہ کے آزاد شہری قرار دیا گیا۔

نائیجیریا:

- نائیجیریا براعظم افریقہ کے مغربی سمت میں واقع ہے۔ نائجیر یا جو ہندوستان کی طرح ایک برطانوی نوآبادی تھا جو ایک طویل جدوجہد کے بعد آزاد ہوا۔
- خط استواء کے قریب نائجیر یا کے جنوبی علاقہ میں استوائی آب وہوا پائی جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس علاقے میں سال تمام ایک ہی موسم ہوتا ہے۔ یعنی یہاں کا موسم ہمیشہ گرم رہتا ہے اور بارش ہوتی ہے اس کے نتیجے میں ساحل سمندر پر گھنے جنگلات اُگتے ہیں۔
- لاگوس-Lagos اسی علاقہ میں واقع ہے جو نائجیر یا کا صدر مقام ہے۔ تاہم جنوبی نائجیر یا کے شمالی علاقوں میں معتدل موسم سرما بھی ہوتا ہے اور یہاں پر مئی تا اکٹوبر تک بارش ہوتی ہے۔ لاگوس کی طرح یہاں بارش سال تمام نہیں ہوتی۔
- نائجیر یا کے جنوبی علاقے میں جو درخت پائے جاتے ہیں وہ شمالی نائجیر یا میں نہیں پائے جاتے، حقیقتاً شمال مشرقی علاقوں میں کسی بھی قسم کے درخت نہیں پائے جاتے۔

- ہندوستان کے ساحلی علاقوں میں بھی چیرنگ جنگلات Mangrove Forest پائے جاتے ہیں۔مغربی بنگال میں دریائے گنگا کے طاس میں پائے جانے والے سندربن کے جنگلات ہندوستان میں اہم چیرنگ جنگلات Mangrove Forest ہیں۔سندری ان جنگلات کا ایک عجیب وغریب درخت ہے۔
- جہاں کھارے پانی کے دلدل ختم ہوتے ہیں وہاں سے گھنے استوائی جنگلات شروع ہوتے ہیں ان جنگلوں میں اونچے درخت،بیلیں جیسے مہاگنی،ایبونی-Ebony،ربڑ،ساپیلی Sapele،اُوبیچ-Obeche،افریقی اخروٹ،آئیل پام Oil Palm،وغیرہ پائے جاتے ہیں۔
- چونکہ یہاں کا موسم کبھی خشک نہیں ہوتا یہاں کے درخت سدابہار ہوتے ہیں۔ان کے پتے کبھی نہیں جھڑتے۔رفیہ پام-Raffia Palm اس جنگلاتی پٹی کا ایک اوراہم درخت ہے۔اس کے پھل سے خوردنی تیل نکالا جاتا ہے۔اس تمام پٹی میں ناریل کے درخت بھی پائے جاتے ہیں۔
- استوائی جنگلات، چرنگ جنگلات Mangrove Forest کے بعد 160-80 کلومیٹر کی پٹی میں پھیلے ہوئے ہیں۔
- نائیجیریا میں بڑے پہاڑ نہیں ہیں۔وہاں صرف چھوٹے پہاڑ ہوتے ہیں۔
- نائیجیر کے ساحلی میدان ڈیلٹا کے حدود سے باہر پھیلے ہوئے ہیں یہ میدان تقریباً 120 میٹر اونچائی پر واقع ہیں۔
- نائیجیریا کی عوام مختلف قبائل مثلاً ایبو-Ibo،فیلانی-Fulani ،ایروبا-Yeroba،ہوسا-Hausa وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔
- یہاں کے عوام کی غذا ''یام-(Yam)'' ایک قسم کی نشاستہ والی موٹی جڑ، کساوا-Casva (کڑوا کساوا) ایک قسم کی جڑ، گنیا کارن-Guinea Corn
- چاول اور پھلیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔کساوا ایک قسم کا ریش دار میٹھا رتالو کی طرح گڈے والی ترکاری ہوتی ہے۔یہ ان کی غذا میں بڑے پیمانہ پر شامل ہے۔
- نائیجیریا میں کسان محض اپنے خاندان کی ضروریات کی تکمیل کی حد تک زراعت کرتے ہیں۔اپنی زمین کی ناگرکشی کے لیے وہ پھاوڑے کا استعمال کرتے ہیں۔ہل جوتنے میں بیل اور گھوڑے کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔لہٰذا پیداوار بھی بہت کم ہوتی ہے۔
- جنوبی نائیجیریا میں کوکو کے علاوہ ربر کے باغات بھی پائے جاتے ہیں۔خوردنی تیل والے درخت بھی پائے جاتے ہیں ان درختوں کے پھل سے تیل نکالا جاتا ہے۔
- پام،کوکو،اور ربر کی تجارت سے ہونے والے نفع کا بیشتر حصہ برطانیہ کو جاتا تھا، نائجیریا کی عوام وہاں صرف زرعی مزدور کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔یہاں تک کہ ہندوستان میں بھی برطانوی دورِحکومت میں چائے اور کافی کے باغات تجارتی غرض سے لگائے جانے لگے۔
- نائیجیریا 1960ء تک برطانیہ کے زیرتسلط رہا۔تب کہیں اسے آزادی نصیب ہوئی۔اس کے بعد پلانٹیشن اور پلانٹیشن کی پیداوار کی تجارت بتدریج نائیجیریائی باشندوں کے قبضہ میں آئی اور وہ اس سے نفع حاصل کرنے کے قابل ہوگئے۔
- شمالی نائیجیریا میں مونگ پھلی کی پیداوار بھی بکثرت ہوتی ہے۔برطانوی باشندوں نے مونگ پھلی کو متعارف کروایا۔کیونکہ یہاں کی زمین اور آب وہوا اس کی فصل کے لیے موزوں تھے۔کانو-Kano اور کیڈونا-Kadona میں مونگ پھلی سے تیل نکالنے کے کارخانے قائم کئے گئے۔
- معدنی تیل نائجیریا کا ایک اہم قدرتی وسیلہ ہے۔

- 1958ء سے نائجیر یا سے معدنی تیل برآمد کیا جارہا ہے۔تیل کی تخلیص کے کارخانے ہارکورٹ-Harcourt اور واری پورٹ-Variport میں قائم کئے گئے۔ایک ایسا ہی کارخانہ وسطی نائجیر یا میں کڈونا شہر-Kadona City میں بھی قائم کیا گیا۔
- نائجیر یا قدرتی وسائل اور زرعی حیثیت سے مالا مال ہے۔مگر وہ ان وسائل کا بھرپور فائدہ اُٹھانے کے قابل نہیں ہے۔مزید برآں کہ ان میں زیادہ تر وسائل بیرونی کمپنیوں کے ہاتھ میں ہیں۔موجودہ دور میں نائجیر یا کے عوام بتدریج اپنی صنعتیں قائم کررہے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) سمندر کے کنارے کہلاتے ہیں۔

(1) پہاڑ (2) سطح مرتفع (3) ساحل (4) میدان

(2) بارش کی پیمائش کرنے والے آلہ کو کہتے ہیں۔

(1) بادپیما (2) بارش پیما (3) زلزلہ پیما (4) بارمیٹر

(3) زمین پر حقیقی فاصلہ اور نقشہ پر بتلائے گئے فاصلے کے درمیان تناسب کو پر ظاہر کیا جاتا ہے۔

(1) پیمانہ (2) نقشہ (3) گلوب (4) ان میں سے کوئی نہیں

(4) ایسے نقشے جس میں زمین کی قدرتی خصوصیات پہاڑوں، وادیاں، سمندر، میدان اور سطح مرتفع ظاہر کیا جاتا ہے۔

(1) سیاسی نقشہ (2) تاریخی نقشہ (3) طبعی نقشہ (4) انتظامی نقشہ

(5) اودا (Blue) رنگ کس کو ظاہر کرتا ہے۔

(1) پہاڑ (2) زمین (3) پانی کے حصے (4) میدان

(6) سمندری سطح کے اوسط کو کہتے ہیں۔

(1) MSL (2) MCL (3) SLM (4) LNS

(7) نقشوں کی کتاب کہلاتی ہے۔

(1) گلوب (2) انسائیکلوپیڈیا (3) اٹلس (4) دنیا

(8) 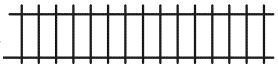 یہ علامت ظاہر کرتی ہے۔

(1) فٹ پاتھ (2) ریلوے (3) کنواں (4) شہر

(9) .....وہ لکیر ہے جو یکساں بلندی والے مقامات کو ملاتے ہوئے کھینچی جاتی ہے۔

(1) Isobar (2) نشیبی لکھیر (3) حائطی لکھیر (4) افقی لکھیر

(10) MSL سے مراد ہے۔

(1) Median Sea Level (2) Minimum Sea Level

(3) Mean Sea Level (4) Maximum Sea Level

(11) زمین کا نمونہ ہے۔

(1) اٹلس (2) پیمانہ (3) گلوب (4) نقشہ

(12) تلنگانہ کا صدر مقام ہے

(1) حیدرآباد (2) ورنگل (3) نظام آباد (4) کریم نگر

(13) 1 سمر = ...کیلومیٹر ہوتا ہے۔

(1) 300 (2) 100 (3) 150 (4) 200

(14) زمین کا کتنے فیصد حصہ پانی سے گھرا ہوا ہے۔

(1) 75% (2) 71% (3) 61% (4) 68%

(15) پانی کا آبی بخارات میں تبدیل ہونا کہلاتا ہے۔

(1) ترسیب (2) رطوبت (3) تبخیر (4) آبی دور

(16) کرشنا ندی بہتی ہے۔

(1) شمال (2) جنوب (3) مغرب (4) مشرق

(17) موجودہ تلنگانہ میں اضلاع کی تعداد ہے

(1) 20 (2) 23 (3) 31 (4) 10

(18) قحط کس سبب آتے ہیں۔

(1) شدید بارش (2) بارش کا نہ ہونا (3) 150 میٹر سے زائد بارش کا ہونا (4) سیلاب کا آنا

(19) کونسے ضلع میں Sand Stones پائے جاتے ہیں۔

(1) حیدرآباد (2) کھمم (3) عادل آباد (4) مشرقی گوداوری

(20) حسین ساگر واقع ہے۔

(1) نلگنڈہ (2) حیدرآباد (3) رنگاریڈی (4) میدک

(21) ہر سال نصف میٹر سے کتنے میٹر تک زیر زمین سطح آب کی گہرائی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(1) 4 میٹر (2) 3 میٹر (3) 2 میٹر (4) 1 میٹر

(22) ایک Water sheed کتنی زمین کا احاطہ کرتی ہے۔

(1) تقریباً 2000 ہکٹرس (2) تقریباً 3000 ہکٹرس (3) تقریباً 4000 ہکٹرس (4) تقریباً 1000 ہکٹرس

(23) زیادہ Tube پائے جاتے ہیں۔

(1) اتر پردیش (2) مدھیہ پردیش (3) آندھرا پردیش (4) ٹاملناڈو

(24) تالاب زیادہ ہیں۔

(1) شمالی ہندوستان (2) مشرقی ریاستیں (3) راجستھان (4) دکن سطح مرتفع

(25) کنواں فائدہ مند ہوتا ہے۔

(1) چندلوگوں کیلئے (2) تمام گاؤں والوں کے لئے (3) گاؤں کے امیروں کیلئے (4) غریب کے لئے

(26) موجودہ نسل نے آباواجداد سے قیمتی ورثہ کے طور پر حاصل کیا۔

(1) زمین (2) سونا (3) پانی (4) جنگلات

(27) بحراعظم کے پانی کو جدا کرتے ہیں۔

(1) ممالک (2) براعظم (3) پانی (4) موجیں

(28) بھاؤناپاڈوگاؤں کس ضلع میں واقع ہے۔

(1) پرکاشم (2) گنٹور (3) کرشنا (4) سریکاکولم

(29) موٹر بوٹ کی قیمت تقریباً کتنے لاکھ ہوتی ہے۔

(1) 5لاکھ (2) 4لاکھ (3) 6لاکھ (4) 2لاکھ

(30) دلال مچھیروں سے کتنا گنا زیادہ پیسے کماتے ہیں۔

(1) دوگنا (2) چارگنا (3) پانچ گنا (4) چھ گنا

(31) مچھیروں کی بیویوں کو کہتے ہیں۔

(1) ٹیراکئے (2) مچھیرین (3) بیراکٹے (4) ٹیراکٹے

(32) کراپٹا سمندر میں کتنے کیلومیٹر جاتے ہیں۔

(1) 9 کیلومیٹر (2) 10 کیلومیٹر (3)20 کیلومیٹر (4) 5 کیلومیٹر

(33) یہ ضلع آندھراپردیش کے ساحل پر واقع نہیں ہے۔

(1) مشرقی گوداوری (2) وشاکھاپٹنم (3) محبوب نگر (4) ان میں سے کوئی نہیں

(34) زمین ایک.....کے طور پر مانی جاتی ہے۔

(1) سمندر (2) آبی سیارہ (3) آبی سیارچہ (4)ان میں سے کوئی نہیں

(35) جب پانی سطح سے اوپر اٹھتا ہے اور گرتا ہے تب یہ کہلاتے ہیں۔

(1) ترسیب (2) لہریں (3) موجیں (4) تبخیر

(36) سمندر میں پانی ایک مقام سے دوسرے مقام تک بڑھاوے کی شکل میں بہتا ہے۔انھیں کہتے ہیں۔

(1) ترسیب (2) لہریں (3) موجیں (4) تبخیر

(37) روزانہ سمندر میں پانی کا ایک خاص ''لے'' ترتیب میں اور پر اٹھتا اور گرنا کے عمل کو.....کہتے ہیں۔

(1) ترسیب (2) لہریں (3) موجیں (4) مدوجزر

(38) دلال مچھلیوں کو میں رکھتے ہیں۔

(1) Cold Containers (2) Hot Containers (3) Tiffin Boxes (4)Tracks

(39) صنعتی انقلاب سب سے پہلے کس براعظم میں شروع ہوا۔

(1) آفریقہ (2) ایشیاء (3) یورپ (4) آسٹریلیا

(40) کونسے سال صنعتی انقلاب برطانیہ میں شروع ہوا۔

(1) 1850 (2) 1750 (3) 1760 (4) 1650 ء

(41) مغربی یورپ واقع ہے۔

(1) بحراوقیانوس (2) بحرروم (3) یورال پہاڑیاں (4) آرکٹک سمندر

(42) یورپ کے سب سے اہم پہاڑی سلسلے ہیں۔

(1) آلپسی پہاڑیاں (2) یورال پہاڑیاں (3) پائریسنس پہاڑی (4) Caucasus پہاڑیاں

(43) چاروں جانب پانی گھیرا ہوتب کہلاتا ہے۔

(1) جزیرہ (2) جزیرہ نما (3) خلیج (4) سمندر

(44) Dogger Bank کی اہم صنعت ہے۔

(1) مچھلی پکڑنا (2) زراعت صنعت (3) کپڑے کی صنعت (4) مویشی پالنا

(45) کولمبس کونسے ملک کا ملاح تھا۔

(1) امریکہ (2) برطانیہ (3) روس (4) اٹلی

(46) یورپ کا سب سے بڑا ملک ہے۔

(1) آسٹریا (2) برطانیہ (3) روس (4) جرمنی

(47) نائیجریا کب تک برطانیہ کے زیرتسلط رہا۔

(1) 1950 (2) 1955 (3) 1960 (4) 1970

(48) نائیجریا کے کونسے قبیلہ کا اہم پیشہ افزائش مویشی ہیں۔

(1) Ibo (2) Fulani (3) The Yorub (4) The Hausr

(49) نائیجریا کے میدان تقریباً 120 میٹر اونچائی پر واقع ہے۔

(1) دریا کے وادیاں (2) سطح مرتفع (3) ڈیلٹا (4) ساحلی میدان

(50) ماسف وسط (Massif) واقع ہے۔

(1) نائیجریا (2) فرانس (3) امریکہ (4) برطانیہ

جوابات

1-3	2-2	3-1	4-3	5-3	6-1	7-3	8-2	9-3	10-3
11-3	12-2	13-4	14-2	15-3	16-4	17-4	18-2	19-2	20-2
21-3	22-4	23-1	24-4	25-1	26-3	27-4	28-2	29-4	30-2
31-3	32-3	33-3	34-2	35-3	36-2	37-4	38-1	39-3	40-3
41-1	42-3	43-1	44-4	45-4	46-3	47-3	48-2	49-4	50-2

13 دنیا کی آبادی

جدول: 1951-2011 کے درمیان عالمی آبادی

سال	آبادی (کروڑوں میں)
1830	100
1930	280
1960	300
1974	400
1987	500
1999	600
2011	700

دنیا کے 10 اونچے کثیر آبادی ممالک

نیچے کا جدول دنیا کے 10 اونچے کثیر آباد ممالک کی فہرست کو ظاہر کرتا ہے۔

سلسلہ نمبر	ملک	آبادی (کروڑوں میں تقریباً)	عالمی آبادی کا فیصد (تقریباً)
1	چین	134	18.9
2	ہندوستان	121	17.5
3	امریکہ	31	4.43
4	انڈونیشیا	23	3.53
5	برازیل	19	2.82
6	پاکستان	17	2.62
7	نائجیریا	16	2.54
8	بنگلہ دیش	15	2.18
9	رومیا	14	2.02
10	جاپان	12	1.76

آبادی

- سماجی علم میں آبادی ایک نہایت ہی اہم عنصر ہے۔
- ہندوستان میں کام کرنے والے افراد کا 92% حصہ غیر منظّم شعبہ میں ہے۔
- مردم شماری (Census) کے ذریعہ ہمیں ملک کی آبادی کے متعلق تفصیلات حاصل ہوتی ہیں۔
- مردم شماری سے مراد دی گئی آبادی کے افراد سے متعلق تفصیلات کو ترتیب کے ساتھ اکٹھا کرنا اور اس کا اندراج کرنا ہے۔
- دس سال میں ایک بار ہندوستان میں رہنے والے تمام لوگوں کی تفصیلات اکٹھا کی جاتی ہیں۔
- مردم شماری کو جمع کروانے اور ریکارڈ کرنے کا انتظام The Registrar General & Census Commission of India کے ذمہ ہے۔
- آبادی کے Age Structure سے مراد ملک کے مرد و خواتین کی وہ تعداد ہے جو مختلف عمر کے گروپوں میں ظاہر کی جاتی ہے۔
- عموماً کسی ملک کی آبادی کو تین بڑے زمروں میں درجہ بند کیا جاسکتا ہے۔
- **(1) بچے (عموماً 15 سال سے کم عمر والے):** خاندان والے ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور دوسروں کی طرح انہیں بھی غذا، لباس، تعلیم، طبی نگرانی اور پرورش اور ترقی پانے کے دیگر مواقع ضروری ہیں۔ البتہ یہ بچے اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے آمدنی نہیں کماتے۔ یہ کوئی بہتر بات نہیں کہ معاشی حالات کی وجہ سے بچوں کو کام کرنے پر مجبور کیا جائے۔

(2) کام کرنے والے افراد (59-15 سال): اس گروپ میں عموماً سماج کے کام کرنے والے افراد شامل ہوتے ہیں۔ حیاتیاتی اعتبار سے بھی وہ افزائش نسل کے قابل ہوتے ہیں۔ اس گروپ کے اکثر افراد بہترین آمدنی اور روزگار کا تحفظ چاہتے ہیں۔ بچے اور عمر رسیدہ افراد ان کی کمائی پر منحصر ہوتے ہیں۔

(3) معمر افراد (59 سال سے زائد عمر): ملازمت کرنے والے یا منظّم شعبے میں کام کرنے والے لوگ اس عمر میں وظیفہ حاصل کرتے ہیں۔ البتہ زرعی مزدوروں، گھریلو کام کرنے والوں، تعمیراتی کامگاروں اور دیگر لوگوں کی اکثریت جسمانی طور پر جب تک تندرست ہوتے ہیں کام کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ جب یہ لوگ کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے ان کو اپنے خاندان پر انحصار کرنا پڑتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ صحت کے مسائل کی بناء پر دوسرے گروپ والوں کے مقابلے میں ان کے طبی اخراجات زیادہ ہوجاتے ہیں۔

- آبادی میں فی ہزار مردوں (مزکر) میں عورتوں (مونث) کی تعداد جنسی تناسب ہے۔ کسی سماج میں مردوں اور عورتوں کے مابین مساوات کو معلوم کرنے کے لیے یہ اہم سماجی اشاریہ ہے۔
- ہندوستان میں بعض علاقے جیسے کہ کیرلا میں جنس کا تناسب مثبت نظر آتا ہے۔
- شرح خواندگی 2011 کی مردم شماری کے مطابق کوئی فرد جو 7 سال یا اس سے زیادہ عمر کا ہو اور وہ کسی زبان کو لکھ پڑھ اور سمجھ سکتا ہو تو وہ خواندہ تصور کیا جائے گا۔ خواندگی سماجی و معاشی ترقی کے لیے ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔
- آزادی کے وقت 1947 میں ہمارے ملک کی 12% آبادی خواندہ تھی۔
- 2001 میں یہ 64.84% تھی۔ جو بڑھ کر 2011 میں 74.04% ہوگئی۔
- البتہ 2011 کی مردم شماری سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مردوں (82.14%) اور عورتوں (65.46%) کی خواندگی کی شرح میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔

- ہندوستان میں مردم شماری کے دوران انہیں چار گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- کاشتکاروں سے مراد کسان ہیں جو اپنی ذاتی زمین یا کرایہ کی زمین پر کاشتکاری کرتے ہیں یا کاشتکاری کا انتظام کرتے ہیں۔
- زرعی مزدور وہ لوگ ہوتے ہیں جو رقم یا جنس کے بدلے دوسروں کی زمین یا کھیت میں کام کرتے ہیں۔
- گھریلو صنعتوں کے کامگاروں سے مراد وہ افراد ہیں جو گھریلو سطح پر کسی شئے کی تیاری یا درستگی کے کام کرتے ہیں۔مثلاً دھان کوٹنا، بیڑی بنانا، برتن سازی، رنگ سازی، جوتوں کی مرمت، دیا سلائی بنانا یا گڑیاں بنانا وغیرہ کے کام۔
- دیگر کامگاروں میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو کارخانوں میں کام کرتے ہیں، تجارت کرتے ہیں، جز وقتی مزدوری وغیرہ کرتے ہیں اور دیگر تمام کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔
- آبادی حرکیاتی ہوتی ہے۔آبادی کے اعداد وشمار، تقسیم اور ترکیب مسلسل تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ دراصل تین امور کے مابین تعامل کی وجہ سے ہوتا ہے۔(1) پیدائش (2) اموات (3) ہجرت (نقل مکانی)
- آبادی کے سائز میں تبدیلی کا مطلب کسی ملک یا علاقے کے باشندوں کی تعداد میں مخصوص مدت مثلاً گذشتہ دس سال میں ہونے والی تبدیلی ہے۔ایسی تبدیلی کو دو طرح سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔(1) حقیقی تعداد کی شکل میں یا (2) فیصد کی شکل میں۔
- آبادی میں ہر دس سال میں جو تعداد شامل ہوتی ہے وہی اس دہائی میں ہونے والا اضافہ ہوتا ہے۔
- آبادی کا پتہ چلانے کے لیے قدیم آبادی مثلاً (مثلا 1991 کی) کی تعداد کو موجودہ آبادی (مثلاً 2011 کی) کی تعداد میں تفریق کرنا پڑتا ہے۔اگر نتیجہ مثبت عدد میں ہو تو اس کا مطلب آبادی میں اضافہ ہے اور اگر یہ منفی عدد ہو تو آبادی میں کمی اس عدد کے برابر ہوئی ہے۔

  آبادی میں تبدیلی (حقیقی تعداد) = (بعد کی تاریخ میں آبادی) - (پہلے کی تاریخ میں آبادی)
- آبادی میں اضافہ کی شرح یا رفتار ایک نہایت اہم عنصر ہے۔اس کا مطالعہ فیصد فی سال میں کیا جاتا ہے۔مثلاً اضافہ کی شرح 2% فی سال کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دئے گئے سال میں ہر 100 افراد کے مقابل 2 افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ مرکب سود کی طرح کارگرد ہوتا ہے۔اسے سالانہ اضافہ کی شرح کہتے ہیں۔اس لحاظ سے ہندوستان کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔
- 1960ء میں ہندوستان میں تولید کی شرح 5.6 تھی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس وقت فی عورت کو اوسطاً 5 یا چھ بچے ہوتے تھے۔
- فی الوقت ہندوستان میں شرح تولید 2.7 ہے جبکہ یہ شرح آندھرا پردیش میں 1.9 ہے۔
- آبادی میں تبدیلی کا تیسرا عنصر مہاجرت یا نقل مکانی ہے۔
- مہاجرت سے مراد لوگوں کا مختلف علاقوں سے دوسرے علاقوں کو منتقل ہونا ہے۔مہاجرت داخلی بھی ہوسکتی ہے یعنی ایک ملک کے اندر، یا بین الاقوامی ہوسکتی ہے یعنی مختلف ملکوں کے مابین۔
- داخلی مہاجرت آبادی کے سائز کو تبدیل نہیں کرتی۔البتہ ملک کے اندر آبادی کی تقسیم پر اثر انداز ہوتی ہے۔مہاجرت آبادی کی تقسیم اور ترکیب میں تبدیلی میں کافی اہم رول ادا کرتی ہے۔
- 1960ء میں ہندوستان میں تولید کی شرح 5.6 تھی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس وقت فی عورت کو اوسطاً 5 یا چھ بچے ہوتے تھے۔سماجی اقدار، بچوں کے لیے دستیاب مواقع اور تحفظ کے پیش نظر خاندان کے افراد بچوں کی تعداد سے متعلق فیصلہ لیتے ہیں۔
- کثافت آبادی کی مدد سے آبادی کے تقسیم کی صحیح تصویر سامنے آتی ہے۔
- 2011ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں کثافت آبادی 332 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔

- کثافت آبادی سے مراد رقبہ کی کسی اکائی میں افراد کی تعداد ہے۔
- ہندوستان دنیا کے کثیر آبادی والے ملکوں میں سے ایک ہے۔
- 2011ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں کثافت آبادی 332 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔
- ریاست واری دیکھا جائے تو ہر ریاست کی کثافت آبادی مختلف ہوسکتی ہے۔جیسا کہ مغربی بنگال میں کثافت سب سے زیادہ (904 افراد فی مربع کلومیٹر) ہے اور اروناچل پردیش میں سب سے کم (13 افراد فی مربع کلومیٹر) ہے۔
- آسام اور جزیرہ نما بھارت کی اکثر ریاستوں میں اوسط کثافت آبادی پائی جاتی ہے۔
- پہاڑی خطے، کٹی پھٹی پتھریلی زمینات، اوسط تا کم تر بارش، بنجر اور غیر زرخیز مٹی وغیرہ وہ عناصر ہیں جو ان علاقوں میں کثافت آبادی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- شمالی ہند کے میدانوں اور جنوب میں کیرلا میں ہموار میدانی خطے، زرخیز مٹی اور کثرت بارش کی وجہ سے کثافت آبادی بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔
- جس طریقے سے ہم اپنے آپ کو اور اپنے بسنے کی جگہوں کو ترتیب دیتے ہیں یا منظّم کرتے ہیں اس کو ہم بستی کہتے ہیں۔
- تقریباً 1.8 لاکھ سال تک انسان گروہوں کی شکل میں شکاری اور غذا جمع کرنے والے کی حیثیت میں زندگی گذارتے رہے۔
- انہوں نے زراعت کی سرگرمی کو اختیار نہیں کیا۔لیکن غذا کی رسد میں کمی بیشی کی وجہ سے بعض گروہ غذا کی پیداوار یعنی زراعت کرنے لگے۔ اس کا آغاز لگ بھگ 10,000 سال پہلے ہوا۔
- فی الحال دہلی ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے جسکی آبادی 1,60,00,000 سے زیادہ ہے۔ 1951ء میں اسکی آبادی 20,00,000 تھی۔پچھلے 60 برسوں میں یہ آٹھ گنا بڑھ گئی ہے۔
- آبادی میں اضافہ کی سب سے بڑی وجہ لوگوں کا مختلف علاقوں سے آکر یہاں بس جانا ہے۔اس کی بناء پر شہر کی ترکیب اور بستیوں کی ساخت میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔
- شاکھا پٹنم کی ایک طویل تاریخ بھی ہے۔ ماقبل نوآبادیاتی دور میں اس پر کئی خاندانوں نے حکمرانی کی۔ 19 ویں صدی عیسوی میں اس شہر کے لئے انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان بحری لڑائی ہوئی۔
- ہر شہر کا عموماً ایک ماسٹر پلان ہوتا ہے جس میں مختلف اقسام کے علاقوں کا منصوبہ اور مقام کی نشان دہی کی جاتی ہے۔کسی بھی شہر میں رہائشی علاقے، بازار، اسکولس، صنعتی علاقے، دفاتر کے علاقے، باغات اور تفریحی مقامات اور دیگر مقامات پائے جاتے ہیں۔
- ایک بڑے گاؤں یا چھوٹے سے قصبہ میں ایک پرائمری ہیلت سنٹر (PHC) پایا جاتا ہے۔ایک PHC میں لوگوں کی چھوٹی موٹی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے جیسے سردی، کھانسی، زکام، چھوٹے موٹے زخم وغیرہ۔
- ہندوستان میں 350 ملین یعنی ایک تہائی آبادی شہروں اور قصبات میں پائی جاتی ہے۔لوگوں کا غیر زرعی کاموں میں مشغول ہونا، شہروں اور قصبات میں زندگی گذارنے کے لئے وہاں منتقل ہونا شہریانہ (Urbanisation) کہلاتا ہے
- 1950ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی کا قابل لحاظ حصہ 5.6 لاکھ دیہاتوں میں آباد تھے اور صرف 5 شہر ایسے تھے جن کی آبادی 1 ملین سے زائد تھی اور ایک لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہروں کی تعداد 40 تھی۔موجودہ دور میں گاؤں کی تعداد بڑھ کر 6.4 لاکھ تک اور ان گاؤں میں موجود آبادی 850 ملین تک جا پہنچی۔
- تین شہر ممبئی، دہلی اور کولکتہ ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کی آبادی 10 ملین سے زیادہ ہے۔اور 50 سے زیادہ شہر ایسے ہیں جن کی آبادی ایک ملین سے زیادہ ہے۔

- کئی ممالک میں بشمول ہندوستان ایک نئی قسم کی بستیاں وجود میں آرہی ہیں۔ یہ بستیاں بڑی بڑی طیران گاہوں کے اطراف بسائی جارہی ہیں۔اسی لئے ان کو Aerotropolis یعنی طیران گاہی شہر کا نام دیا گیا ہے۔
- طیران گاہی شہر (Aerotropolis - Jet-age city) ہندوستان میں ترقی پانے والے طیران گاہی شہروں میں بنگلور انٹرنیشنل ایرپورٹ، اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایرپورٹ (دہلی)، راجیو گاندھی انٹرنیشنل ایرپورٹ (حیدرآباد) شامل ہیں۔
- دنیا کے مختلف مقامات پر فروغ پانے والے طیران گاہی شہروں میں سورنا بھومی انٹرنیشنل ایرپورٹ (بنکاک، تھائی لینڈ)، دبئی انٹرنیشنل ایرپورٹ (دبئی، متحدہ عرب امارات)، قاہرہ انٹرنیشنل ایرپورٹ (قاہرہ، مصر) اور لندن ہیتھرو ایرپورٹ (لندن، برطانیہ) اہم ہیں۔
- سن 1921 سے کاشت کاری سے متعلق زمین میں اور کاشت کاری کے رقبے میں کچھ بھی توسیع نہیں ہوئی۔

نوٹ: یہاں پر بتائے گئے کاشت کاری کے اعداد و شمار میں کسان جس زمین پر کاشت کاری کرتے ہیں وہ ان کی اپنی یا پھر کرایے کی

- جس طریقے سے ہم اپنے آپ کو اور اپنے بسنے کی جگہوں کو ترتیب دیتے ہیں یا منظّم کرتے ہیں اس کو ہم بستی کہتے ہیں۔
- تقریباً 1.8 لاکھ سال تک انسان گروہوں کی شکل میں شکاری اور غذا جمع کرنے والے کی حیثیت میں زندگی گذارتے رہے۔
- انہوں نے زراعت کی سرگرمی کو اختیار نہیں کیا۔لیکن غذا کی رسد میں کمی بیشی کی وجہ سے بعض گروہ غذا کی پیداوار یعنی زراعت کرنے لگے۔ اس کا آغاز لگ بھگ 10,000 سال پہلے ہوا۔
- فی الحال دہلی ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے جسکی آبادی 1,60,00,000 سے زیادہ ہے۔ 1951ء میں اسکی آبادی 20,00,000 تھی۔پچھلے 60 برسوں میں یہ آٹھ گنا بڑھ گئی ہے۔
- آبادی میں اضافہ کی سب سے بڑی وجہ لوگوں کا مختلف علاقوں سے آکر یہاں بس جانا ہے۔اس کی بناء پر شہر کی ترکیب اور بستیوں کی ساخت میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔
- شاکھا پٹنم کی ایک طویل تاریخ بھی ہے۔ ماقبل نوآبادیاتی دور میں اس پر کئی خاندانوں نے حکمرانی کی۔ 19 ویں صدی عیسوی میں اس شہر کے لئے انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان بحری لڑائی ہوئی۔
- ہر شہر کا عموماً ایک ماسٹر پلان ہوتا ہے جس میں مختلف اقسام کے علاقوں کا منصوبہ اور مقام کی نشان دہی کی جاتی ہے۔کسی بھی شہر میں رہائشی علاقے، بازار، اسکولس، صنعتی علاقے، دفاتر کے علاقے، باغات اور تفریحی مقامات اور دیگر مقامات پائے جاتے ہیں۔
- ایک بڑے گاؤں یا چھوٹے سے قصبہ میں ایک پرائمری ہیلت سنٹر (PHC) پایا جاتا ہے۔ایک PHC میں لوگوں کی چھوٹی موٹی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے جیسے سردی، کھانسی، زکام، چھوٹے موٹے زخم وغیرہ۔
- ہندوستان میں 350 ملین یعنی ایک تہائی آبادی شہروں اور قصبات میں پائی جاتی ہے۔لوگوں کا غیر زرعی کاموں میں مشغول ہونا، شہروں اور قصبات میں زندگی گذارنے کے لئے وہاں منتقل ہونا شہریانہ (Urbanisation) کہلاتا ہے
- 1950ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی کا قابل لحاظ حصہ 5.6 لاکھ دیہاتوں میں آباد تھے اور صرف 5 شہر ایسے تھے جن کی آبادی 1 ملین سے زائد تھی اور ایک لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہروں کی تعداد 40 تھی۔موجودہ دور میں گاؤں کی تعداد بڑھ کر 6.4 لاکھ تک اور ان گاؤں میں موجود آبادی 850 ملین تک جا پہنچی۔

- تین شہر ممبئی، دہلی اور کولکتہ ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کی آبادی 10 ملین سے زیادہ ہے۔ اور 50 سے زیادہ شہر ایسے ہیں جن کی آبادی ایک ملین سے زیادہ ہے۔
- کئی ممالک میں بشمول ہندوستان ایک نئی قسم کی بستیاں وجود میں آرہی ہیں۔ یہ بستیاں بڑی بڑی طیران گاہوں کے اطراف بسائی جارہی ہیں۔ اسی لئے ان کو Aerotropolis یعنی طیران گاہی شہر کا نام دیا گیا ہے۔
- طیران گاہی شہر (Aerotropolis - Jet-age city) ہندوستان میں ترقی پانے والے طیران گاہی شہروں میں بنگلور انٹرنیشنل ایر پورٹ، اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایر پورٹ (دہلی)، راجیو گاندھی انٹرنیشنل ایر پورٹ (حیدرآباد) شامل ہیں۔
- دنیا کے مختلف مقامات پر فروغ پانے والے طیران گاہی شہروں میں سورنا بھومی انٹرنیشنل ایر پورٹ (بنکاک، تھائی لینڈ)، دبئی انٹرنیشنل ایر پورٹ (دبئی، متحدہ عرب امارات)، قاہرہ انٹرنیشنل ایر پورٹ (قاہرہ، مصر) اور لندن ہیتھرو ایر پورٹ (لندن، برطانیہ) اہم ہیں۔

ہندوستان میں آبادی

- ہندوستان میں آبادی میں اضافے کے تین اہم یا عام اسباب ہوتے ہیں۔
  (1) اونچی شرح پیدائش (2) نسبتاً کم شرح اموات اور (3) مہاجرت (Immigration)
- ہندوستان میں مہاجرت کے سبب آبادی میں اضافہ نہیں ہوا۔ ہندوستان میں آبادی میں اضافہ شرح اموات میں تیزی سے کمی اور حسب سابق اونچی شرح پیدائش کے سبب ہوا۔ لہٰذا ہندوستان کے آبادی کے مسئلے کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے ہم کو ملک میں شرح اموات میں کمی کے اسباب کی تحقیق کرنا ہوگا اور دوسرا اونچی شرح پیدائش جاری رہنے کے وجوہات کا پتہ چلانا ہوگا۔
- سماجی علم میں آبادی ایک نہایت ہی اہم عنصر ہے۔
- مردم شماری (Census) کے ذریعہ ہمیں ملک کی آبادی کے متعلق تفصیلات حاصل ہوتی ہیں۔ مردم شماری سے مراد دی گئی آبادی کے افراد سے متعلق تفصیلات کو ترتیب کے ساتھ اکٹھا کرنا اور اس کا اندراج کرنا ہے۔
- دس سال میں ایک بار ہندوستان میں رہنے والے تمام لوگوں کی تفصیلات اکٹھا کی جاتی ہیں۔ وہ لوگ جو یہ سروے کرتے ہیں تفصیلات اکٹھا کرنے کے لیے ہر گاؤں، ہر شہر اور ہر قصبے کے ایک ایک گھر کو جاتے ہیں اور ہر گھر میں رہنے والے افراد کی تفصیلات جمع کرتے ہیں۔ اس مردم شماری کی مدد سے ہمیں کئی معلومات حاصل ہوجاتی ہیں۔ مثلاً لوگوں کی عمریں، ان کے پیشے یا روزگار، مکان کی تفصیلات، تعلیم، مذہب اور جنس وغیرہ۔ ان تفصیلات کو جمع کروانے اور ریکارڈ کرنے کا انتظام The Registrar General & Census Commission of India کے ذمہ ہے۔
- **Age Structure (عمر کے اعتبار سے بناوٹ):** آبادی کے Age Structure سے مراد ملک کے مرد و خواتین کی وہ تعداد ہے جو مختلف عمر کے گروپوں میں ظاہر کی جاتی ہے۔ یہ آبادی کی سب سے بنیادی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ کسی فرد کی عمر اس بات کو ظاہر کرنے میں مدد دیتی ہے کہ اس کی ضروریات کیا ہیں؟ اس میں کام کرنے کی اہلیت کتنی ہے؟ کیا وہ دوسروں پر انحصار کرتا ہے وغیرہ۔ اسی طرح آبادی میں بچوں کی تعداد اور فی صد، کام کرنے والے افراد کی تعداد اور معمر افراد کی تعداد وغیرہ آبادی کے سماجی و معاشی ساخت کا تعین کرنے والے قابل ذکر عناصر ہیں۔
- **جنسی تناسب:** آبادی میں فی ہزار مردوں (مزکر) میں عورتوں (مونث) کی تعداد جنسی تناسب ہے۔ کسی سماج میں مردوں اور عورتوں کے

مابین مساوات کو معلوم کرنے کے لیے یہ اہم سماجی اشاریہ ہے۔

- ہندوستان میں عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلے میں مسلسل کم نظر آرہی ہے۔۔
- میڈیکل ریسرچ بتلاتی ہے کہ مماثل حالات فراہم کیے جائیں تو لڑکیاں، لڑکوں سے بہتر نشوونما پاسکتی ہیں۔اس لیے اگر لڑکیوں کے ساتھ امتیاز نہ ہوتا تو لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے زیادہ یا برابر ہونی چاہیے تھی۔
- مردم شماری کے سروے سے ہمیں ایک اور اشاریہ حاصل ہوتا ہے۔وہ یہ کہ ہندوستان میں 100 لڑکوں کے مقابل 103 لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔مگر جب بچوں کی اموات کی شرح دیکھی جاتی ہے تو لڑکوں کے مقابل لڑکیوں کی اموات زیادہ دکھائی دیتی ہیں۔
- اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ 5-0 کے عمر کے گروپ میں باز ماندہ لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے کم ہے۔یہ صرف اسی وقت ہوسکتا ہے جب لڑکیوں کے ساتھ توجہ اور تغذیہ کے معاملے میں امتیاز برتا جائے ورنہ باز ماندگی کے طبعی وفطری حالات لڑکیوں کے حق میں بہتر ہوتے ہیں۔
- شرح خواندگی 2011 کی مردم شماری کے مطابق کوئی فرد جو 7 سال یا اس سے زیادہ عمر کا ہو اور وہ کسی زبان کو لکھ پڑھ اور سمجھ سکتا ہو تو وہ خواندہ تصور کیا جائے گا۔خواندگی سماجی ومعاشی ترقی کے لیے ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔
- آزادی کے وقت 1947 میں ہمارے ملک کی 12% آبادی خواندہ تھی۔ 2001 میں یہ 64.84% تھی۔ جو بڑھ کر 2011 میں 74.04% ہوگئی۔البتہ 2011 کی مردم شماری سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مردوں (82.14%) اور عورتوں (65.46%) کی خواندگی کی شرح میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔
- ابتداء میں بتایا گیا تھا کہ 59-15 سال کے درمیان والے افراد کی آبادی کام کرنے والے افراد کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ پورا سال بھی کام کرسکتے ہیں یا سال کے کچھ حصے میں کام کرنے والے بھی ہوسکتے ہیں۔ یہ روزگار اور کام کی دستیابی پر منحصر ہوتا ہے۔

آبادی کے سائز میں تبدیلی ہونا

- آبادی حرکیاتی ہوتی ہے۔آبادی کے اعداد وشمار، تقسیم اور ترکیب مسلسل تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ دراصل تین امور کے مابین تعامل کی وجہ سے ہوتا ہے۔(1) پیدائش (2) اموات (3) ہجرت (نقل مکانی)
- آبادی کے سائز میں تبدیلی کا مطلب کسی ملک یا علاقے کے باشندوں کی تعداد میں مخصوص مدت مثلاً گذشتہ دس سال میں ہونے والی تبدیلی ہے۔ایسی تبدیلی کو دو طرح سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔(1) حقیقی تعداد کی شکل میں یا (2) فیصد کی شکل میں۔
- آبادی میں ہر دس سال میں جو تعداد شامل ہوتی ہے وہی اس دہائی میں ہونے والا اضافہ ہوتا ہے۔اس کا پتہ چلانے کے لیے قدیم آبادی مثلاً (مثلاً 1991 کی) کی تعداد کو موجودہ آبادی (مثلاً 2011 کی) کی تعداد میں تفریق کرنا پڑتا ہے۔اگر نتیجہ مثبت عدد میں ہو تو اس کا مطلب آبادی میں اضافہ ہے اور اگر یہ منفی عدد ہو تو آبادی میں کمی اس عدد کے برابر ہوئی ہے۔
- آبادی میں تبدیلی (حقیقی تعداد) = (بعد کی تاریخ میں آبادی) - (پہلے کی تاریخ میں آبادی)
- کسی علاقہ میں آبادی میں تبدیلی = (تعداد پیدائش + اس علاقے میں باہر سے آکر بسنے والوں کی تعداد) - (تعداد اموات + اس علاقہ سے باہر مہاجرت کرنے والوں کی تعداد) مثبت عدد کا مطلب اس عدد کے برابر آبادی میں اضافہ ہے اور منفی عدد کا مطلب اس عدد کے بقدر آبادی میں کمی ہے۔
- آبادی میں اضافہ کی شرح یا رفتار ایک نہایت اہم عنصر ہے۔اس کا مطالعہ فیصد فی سال میں کیا جاتا ہے۔مثلاً اضافہ کی شرح 2% فی سال کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دئے گئے سال میں ہر 100 افراد کے مقابل 2 افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ مرکب سود کی طرح کارگر ہوتا ہے۔اسے سالانہ اضافہ کی شرح کہتے ہیں۔اس لحاظ سے ہندوستان کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔

- ہندوستان کی آبادی میں ہونے والے مسلسل اضافہ کے اسباب کا جائزہ لینے کے لیے ہمیں شرح اموات اور شرح پیدائش کو دیکھنا پڑتا ہے۔ ہندوستان میں شرح اموات میں تیزے سے کمی ہوئی ہے۔لیکن حالیہ عرصے تک شرح پیدائش میں کمی نہیں دیکھی گئی
- 1900 کے بعد سے اور خصوصاً آزادی کے بعد قحط سالی کے اثرات، راحت کاری کے کاموں، راشن کی دکانوں اور جمہوریت میں فعال عوامی نمائندگی کی بنا پر کم ہوگئے ہیں۔اسی طرح مختلف وباؤں جیسے ہیضہ، طاعون اور کسی قدر ملیریا پر بھی قابو پالیا گیا ہے۔آلودہ پانی، تنگ مکانات اور کچرے کی عدم نکاسی وغیرہ مختلف بیماریوں کے اسباب تھے۔ان مسائل پر قابو پاتے ہوئے صفائی کے انتظامات کئے گئے۔
- صاف پانی اور غذا کی سربراہی کو یقینی بناتے ہوئے دیگر کئی اقدامات بھی کئے گئے۔اس کے علاوہ طبی ترقی خاص کر Antibiotics اور Vaccines نے صحت عامہ کے تحفظ میں پانا مثبت رول نبھایا ہے۔اسی لیے 1900ء کے بلمقابل شرح اموات تیزی سے گھٹ گئی ہے۔ شرح اموات میں کمی کے متوازی پیدائش کی اونچی شرح نے آبادی میں اضافہ کیا ہے۔
- 1960ء میں ہندوستان میں تولید کی شرح 5.6 تھی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس وقت فی عورت کو اوسطاً 5 یا چھ بچے ہوتے تھے۔سماجی اقدار، بچوں کے لیے دستیاب مواقع اور تحفظ کے پیش نظر خاندان کے افراد بچوں کی تعداد سے متعلق فیصلہ لیتے ہیں۔اس نقطہ نظر میں تبدیلیاں ہوتی رہیں ہیں۔
- فی الوقت ہندوستان میں شرح تولید 2.7 ہے جبکہ یہ شرح آندھرا پردیش میں 1.9 ہے۔
- آبادی میں تبدیلی کا تیسرا عنصر مہاجرت یا نقل مکانی ہے۔مہاجرت سے مراد لوگوں کا مختلف علاقوں سے دوسرے علاقوں کو منتقل ہونا ہے۔ مہاجرت داخلی بھی ہوسکتی ہے یعنی ایک ملک کے اندر، یا بین الاقوامی ہوسکتی ہے یعنی مختلف ملکوں کے مابین۔داخلی مہاجرت آبادی کے سائز کو تبدیل نہیں کرتی۔
- البتہ ملک کے اندر آبادی کی تقسیم پر اثر انداز ہوتی ہے۔مہاجرت آبادی کی تقسیم اور ترکیب میں تبدیلی میں کافی اہم رول ادا کرتی ہے۔
- **کثافت آبادی** : کثافت آبادی سے مراد رقبہ کی کسی اکائی میں افراد کی تعداد ہے۔
- ہندوستان دنیا کے کثیر آبادی والے ملکوں میں سے ایک ہے۔
- 2011ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں کثافت آبادی 332 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔
- ریاست واری دیکھا جائے تو ہر ریاست کی کثافت آبادی مختلف ہوسکتی ہے۔جیسا کہ مغربی بنگال میں کثافت سب سے زیادہ (904 افراد فی مربع کلومیٹر) ہے اور اروناچل پردیش میں سب سے کم (13 افراد فی مربع کلومیٹر) ہے۔آسام اور جزیرہ نما بھارت کی اکثر ریاستوں میں اوسط کثافت آبادی پائی جاتی ہے۔
- پہاڑی خطے، کٹی پھٹی پتھریلی زمینات، اوسط تا کم تر بارش، بنجر اور غیر زرخیز مٹی وغیرہ وہ عناصر ہیں جو ان علاقوں میں کثافت آبادی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔شمالی ہند کے میدانوں اور جنوب میں کیرلا میں ہموار میدانی خطے، زرخیز مٹی اور کثرت بارش کی وجہ سے کثافت آبادی بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔
- **آبادی کی پالیسی:** 1952ء میں سرکاری سطح پر خاندانی منصوبہ بندی پروگرام کو شروع کرنے والا ہندوستان، دنیا کا پہلا ملک تھا کہ مخصوص مدت کے دوران بڑھتی ہوئی آبادی کو روکا جائے۔
- قومی آبادیاتی پالیسی کے 6/اپریل 1976ء کے اعلان تک خاندانی منصوبہ بندی پروگرام رضا کارانہ تھا حکومت کا رول عوام کو خاندانی منصوبہ بندی کو قبولیت کیلئے ترغیب دینا تھا۔کلینک سہولتیں اور دیگر سہولتیں فراہم کرنا ہوتا تھا۔

- 1976 میں حکومت نے اس طرز عمل کو بدل ڈالا۔ ترقی اور خاندانی منصوبہ بندی دونوں کی یکساں موجودگی کے نظریہ کو مسترد کرتے ہوئے یہ اعلان کیا گیا کہ آبادی میں تیزی سے اضافے سے معاشی ترقی میں روکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔ اور اس طرح سے اس مسئلے پر قابو پانے کیلئے بہت زیادہ مثبت طرز عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔
- قومی آبادیاتی پالیسی 2010 - 2000 نے فوری وسط مدتی اور طویل مدتی مقاصد کا خاکہ کھینچا ہے۔
- قومی آبادیاتی پالیسی 2010 - 2000 مندرجہ ذیل عناصر کو پیش کرتی ہے۔
- زچہ شرح اموات Maternal Mortality Rate کو فی لاکھ زندہ پیدائش پر 100 سے کم کرنا۔
- طفلی شرح اموات Infant mortality Rate کو فی لاکھ زندہ پیدائش پر 30 سے کم کرنا۔
- دور کی جانے والی بیماریاں سے بچوں کو محفوظ رکھنے کے لئے ٹیکہ دینا۔
- زچگی صرف دواخانوں میں کروانا اور اس میں صد فیصد کامیابی حاصل کرنا۔
- متعدی امراض پر قابو پانا، ایڈس (AIDS) کے مرض کی معلومات سہل حصول اور احتیاط۔
- دو بچوں والی چھوٹی فیملی کو ترغیب دینا۔
- محفوظ اسقاط حمل کی سہولتوں میں اضافہ کرنا۔
- کم سنی کی شادی پر پابندی۔
- لڑکیوں کی شادی کی عمر کو 18 سال سے بڑھا کر 20 سال سے زائد عمر کر دینا۔

قومی آبادی پالیسی 2010 - 2000 کے ضمن میں قومی آبادیاتی کمیشن قائم کیا گیا۔ یہ کمیشن قومی آبادیاتی پالیسی پر عمل آوری کرے گا۔

کثیر جوابی سوالات

1. جس طریقے سے ہم اپنے آپ کو اور اپنے بسنے کی جگہوں کو ترتیب دیتے ہیں یا منظّم کرتے ہیں اس کو ہم یہ کہتے ہیں۔

(a) بستی (b) طرز زندگی (c) معیار زندگی (d) کوئی بھی نہیں

2. یہ شہر ہندوستان پر حکومت کرنے والی کئی سلطنتوں کا صدر مقام تھا۔

(a) چینائی (b) دلی (c) کولکتہ (d) بھوبنیشور

3. بستیوں میں اضافہ کے ساتھ ساتھ وہ مزید _____ ہوگئے۔

(a) پیچیدہ (b) لچکدار (c) عملی (d) کوئی نہیں

4. یہ بندرگاہی شہر ہے۔

(a) ورنگل (b) وجے واڑہ (c) وشاکھاپٹنم (d) کریم نگر

5. ابتدائی لوگ ایسے تھے۔

(a) خواندہ (b) مکین (c) خانہ بدوش (d) کوئی نہیں

6. بھیم بید کا غار یہاں ہے۔

(a) نالندہ (b) مدھیہ پردیش (c) پشکر (d) کوئی نہیں

7. بعض مقامات پر سالانہ میلے لگتے ہیں جو دراصل بڑے بازار ہوتے ہیں جہاں یہ امور انجام پاتے ہیں۔

(a) تفریحی وثقافتی (b) روایتی (c) عام (d) کوئی نہیں

8. جگہ سے مراد اس جگہ کی۔

(a) خصوصیات (b) نقشہ نویسی (c) تعمیر (d) کوئی نہیں

9. DDA سے مراد ۔

(a) دامودر ڈیویلپمنٹ اتھاریٹی (b) دامودر ڈیویژن اتھاریٹی

(c) ڈیری ڈیویژن اتھاریٹی (d) دہلی ڈیویلپمنٹ اتھاریٹی

10. صرف اتنا ہی اضافہ دیہاتوں سے شہروں کو مہاجرت سے ہوتا ہے۔

2/5(a) 1/5(b) 3/5(c) 4/5(d)

جوابات

1-a	2-b	3-a	4-c	5-c	6-b	7-a	8-a	9-d	10-b

کثیر جوابی سوالات

(1) سماجی علم میں یہ ایک نہایت ہی اہم عنصر ہے۔

(1) آبادی (2) عالمیانہ (3) خانگیانہ (4) سرمایہ کاری

(2) ہندوستان میں کام کرنے والے افراد کا اتنا فیصد حصّہ غیر منظّم شعبہ میں ہے۔

92%(1) 75%(2) 96%(3) 74%(4)

(3) دی گئی آبادی کے افراد سے متعلق تفصیلات کو ترتیب کے ساتھ اکھٹا کرنا اور اس کا اندراج کرنا ہے۔

(1) رجسٹریشن (2) رائے شماری (3) مردم شماری (4) کوئی بھی نہیں

(4) بچوں کی حد عمر اتنی ہے۔

(1) 15 سال سے کم (2)14 سال سے کم (3)13 سال سے کم (4)12 سال سے کم

(5) آبادی میں ___ مردوں میں عورتوں کی تعداد جنسی تناسب ہے۔

(1) 1000 (2) 100 (3) 10000 (4) 1000000

(6) مردم شماری اشاریہ کے مطابق ہندوستان میں 100 لڑکوں کے مقابل اتنی لڑکیاں پیدا ہوتی ہے۔

(1) 103 (2) 100 (3) 95 (4) 90

(7) ہندوستان میں اس کی شرح میں تیزی سے کمی ہوئی ہے۔

(1) پیدائش (2) اموات (3) ترقی (4) کوئی نہیں

(8) 2011ء کے مطابق ہندوستان میں خواندگی کی شرح ہے۔

(1) 74.04% (2) 73% (3) 75.04% (4)76%

(9) اندرون نقل مکانی سے ان میں منتقلی ہے۔

(1) اندرون ریاست (2) اندرون ملک (3) اندرون ضلع (4) اندررون منڈل

(10) عموماً کسی ملک کی آبادی کی زمروں میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

1 (1) 3 (2) 4 (3) 2 (4)

جوابات

1-1	2-2	3-3	4-1	5-1	6-1	7-2	8-1	9-2	10-2

14. ہندوستان کا جغرافیہ

- ہندوستان ایک وسیع وعریض ملک ہے جو مکمل طور پر شمالی نصف کرہ میں واقع ہے۔ ملک کا تقریباً تمام تر زمین حصہ 8°.4′ درجہ شمال اور 36°.6′ درجہ شمال عرض البلد اور 68°.7′ درجہ جنوب اور 97°.25′ درجہ مشرقی طول البلد کے درمیان ہے۔
- ہندوستان کے لئے درمیانی طول البلد $82^{o}30'$ مشرق کو معیاری نصف النہار کے طور پر لیا گیا جو الہٰ آباد سے گذرتا ہے۔ اسے ہندوستان کے معیاری وقت (IST) کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے جو گرین وچ معیاری وقت (GMT) سے 5 1/2 آگے ہے۔
- ہندوستان کا زمینی خطہ گونڈوانہ لینڈ کا ایک حصہ ہے جس کا وجود ارضیاتی ترتیب اور کئی دوسرے طریقہ کار جیسے موسمیانہ، کٹاؤ اور Deposition کے نتیجہ میں عمل میں آیا۔
- دنیا کے زمینی اشکال دو بڑے دیوہیکل براعظموں انگارالینڈ (Laurasia) اور گونڈوانہ لینڈ سے وجود میں آئے۔
- جزیرہ نما ہند گونڈوانہ لینڈ کا حصہ تھا۔
- برصغیر سطح مرتفع شمالی کناروں سے الگ کے بعد ایک بڑا دریائی طاس (Basin) کا قیام عمل میں آیا۔
- برصغیر کا سطح مرتفع زمینی سطح کے سب سے قدیم زمینی حصوں میں ایک ہے۔

ہندوستان کے زمینی خطوں کو مندرجہ ذیل گروپوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ ہمالیہ 2۔ گنگا۔سندھ کا میدان 3۔ برصغیر کا سطح مرتفع

4۔ ساحلی میدان 5۔ ریگستان 6۔ جزائر

- ہمالیائی سلسلے مغرب سے مشرق کی سمت ایک کمان کی شکل میں تقریباً 2400 کیلومیٹر فاصلہ پر پھیلے ہوئے ہیں۔
- ہمالیائی سلسلے کی چوڑائی مغربی خطوں میں 500 کلومیٹر اور درمیانی ومشرقی خطوں میں 200 کیلومیٹر ہے۔
- ہمالیہ تین متوازی سلسلوں پر مشتمل ہے۔
- انتہائی شمالی سلسلہ عظیم ہمالیہ یا ہیمادری سے جانا جاتا ہے۔
- عظیم ہمالیہ تسلسل کے ساتھ بلندترین پہاڑی چوٹیوں پر مشتمل ہے جس کی اوسط بلندی سطح سمندر سے تقریباً 6100 میٹر ہے۔
- عظیم ہمالیہ کے جنوب میں پایا جانے والا سلسلہ ذیلی ہمالیہ کہلاتا ہے
- ذیلی ہمالیائی سلسلوں کی بلندی 3700 میٹرس سے 4500 میٹر ہوتی ہے۔

- ذیلی ہمالیائی سلسلہ مشہور وادی کشمیر، کانگرا اور کلو جو ہماچل پردیش میں ہے پر مشتمل ہے۔
- یہ خطہ کئی پہاڑی اسٹیشنوں جیسے شملہ، مسوری، نینی تال، رانی کیت وغیرہ کیلئے مشہور ہے۔ اور سدا بہار جنگلات سے گھرا ہوا ہے۔
- ہمالیہ سلسلہ کو بلندی کے پانچ سطحوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- سکم میں تنگ ڈھلوان والی وادیاں۔
- ہمالیہ پر Tesrace Farming (پہاڑی سطحوں پر کاشتکاری) اور Pebbles کا جائزہ۔
- ہمالیہ کا انتہائی جنوبی حصہ شیوالک ہیں۔
- شیوالک 10 سے 50 کیلومیٹر چوڑے اور 900 سے 1100 میٹر کی بلندی کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔
- جموں علاقہ میں جموں کی پہاڑیاں، اروناچل پردیش میں مشمی پہاڑیاں، آسام میں کچار Cachar وغیرہ۔ یہ حصے سیلاب سے لائی ہوئی مٹی اور سنگریزوں پر مشتمل ہیں۔
- ذیلی ہمالیہ اور شیوالک کے درمیان واقع وادیاں ڈون DUNS کہلاتے ہیں۔
- دہرہ دون، کوٹلی دون اور ہٹلی دون چند مشہور دون ہیں۔
- برہمپترا کی وادی ہمالیہ کی انتہائی مشرقی سرحد ہے۔
- اروناچل پردیش میں دیہانگ وادی کے آگے ہمالیہ جنوب کی جانب موڑ لے کر ہندوستان کی مشرقی سرحد بناتے ہیں اور شمال مشرقی ریاستوں سے گذرتے ہیں۔ یہ حصے پورآنچل Purvanchal کے نام سے جانے جاتے ہیں اور زیادہ تر تلچھٹ سنگریختہ سے تشکیل پائے ہیں۔
- مقامی طور پر Purvanchal پہاڑیاں Patkai hills، ناگا پہاڑیاں، منی پور پہاڑیاں، خاصی اور میزو پہاڑیاں سے جانے جاتے ہیں۔
- ہمالیائی دریائیں گلیشیئرس کی وجہ سے ہمیشہ بہتی ہیں۔ اور اپنے ساتھ کافی مقدار میں کیچڑ اور گار لاتے ہیں اور ان میدانوں کو کافی زرخیز بناتے ہیں۔
- تینوں ہمالیائی دریاؤں، سندھ، گنگا اور برہمپترا اور ان کی معاون ندیوں کے باہمی تال میل کے نتیجہ میں عظیم شمالی میدان وجود میں آئے۔
- مغربی حصہ جو دریائے سندھ اور اس کی معاون ندیوں جہلم، چناب، راوی، بیاس اور ستلج جو ہمالیہ سے نکلتی ہیں سے وجود میں آیا۔
- دریائے سندھ کا زیادہ حصہ پاکستان میں واقع ہے۔
- وسطی گنگا کا علاقہ دریائے گھاگر سے تیسا Teesa تک پھیلا ہوا ہے۔
- وسطی حصہ زیادہ تر اتر پردیش، بہار اور ہریانہ کا کچھ حصہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال میں پھیلا ہوا ہے۔
- وسطی حصہ میں دریائے گنگا، جمنا اور ان کی معاون ندیاں سون اور کاسی وغیرہ بہتی ہیں۔
- میدان کے مشرقی حصہ میں زیادہ تر آسام کی برہمپترا وادی کا حصہ شامل ہے۔ اس کی تشکیل و بناوٹ کے لئے دریائے برہمپترا ذمہ دار ہے۔
- متعدد چھوٹے دریا بھابر خطے میں زیر زمین بہتے ہوئے نشیبی علاقوں میں زمین کے اوپر دوبارہ نمودار ہو کر بھابر خطے میں دلدل والا خطہ کہلاتا ہے۔
- بھارت کا سطح مرتفع جزیرہ نمائی سطح مرتفع کی حیثیت سے بھی جانا جاتا ہے۔
- یہ قدیم بلوریں، سخت آتشی اور اپنی شکل بدلتی چٹانوں سے بنا ہے۔
- بھارت کے سطح مرتفع میں بڑی مقدار میں دھاتی اور غیر دھاتی معدنی وسائل دستیاب ہیں۔

- یہاں وسیع اور کم گہری وادیاں ہیں جن کے اطراف پہاڑ پائے جاتے ہیں۔
- سطح مرتفع مشرق کی جانب کسی قدر جھکا ہوا ہے۔اس کے مشرقی کنارے پر مشرقی گھاٹ اور مغربی کنارے پر مغربی گھاٹ ہیں۔
- سطح مرتفع کی انتہائی جنوب میں کنیا کماری ہے۔
- برصغیر کا سطح مرتفع دو بڑے حصوں وسطی بلند حصے (مالوہ سطح مرتفع) اور سطح مرتفع دکن پر مشتمل ہے۔ ہندوستان کے طبعی نقشہ میں گنگا کے میدان کے جنوب اور دریائے نرمدا کے شمال میں وسطی بلند خطے ہیں۔
- یہاں کے نمایاں سطح مرتفع میں مغربی جانب مالوہ سطح مرتفع اور مشرق کی جانب چھوٹا ناگپور سطح مرتفع ہیں۔
- وسری فصل کی آبپاشی کے لئے گہرے Tube Wells اور تالابوں پر انحصار ہوتا ہے۔
- چھوٹا ناگپور سطح مرتفع معدنی وسائل سے مالا مال ہے۔
- برصغیر سطح مرتفع کا ایک حصہ جو نرمدا کے جنوب میں واقع ہے جو مثلث نما زمینی خطہ ہے سطح مرتفع دکن کہلاتا ہے۔
- ست پُرا سلسلہ سطح مرتفع دکن کے شمالی کنارے کو بناتا ہے۔
- مہادیو، Kaimur سلسلہ اور میکل سلسلہ کا کچھ حصہ مشرقی کنارے ہیں۔
- مغربی گھاٹ، مشرقی گھاٹ اور نیلگری علی الترتیب مغربی، مشرقی اور جنوبی سرحدیں بناتے ہیں۔
- مغربی گھاٹ مغربی ساحل کی طرف متوازی ہیں۔
- مغربی گھاٹ مشرقی گھاٹ سے زیادہ بلند ہیں۔
- سطح مرتفع دکن کا علاقہ مغرب سے مشرق کی جانب ڈھلان ہے۔
- مغربی گھاٹ 1600 کیلومیٹر تک پھیلے ہوئے ہیں۔
- گدالور کے قریب نیلگری پہاڑیاں مغربی گھاٹ سے ملتے ہیں اور تقریباً 2000 میٹر کی بلندی تک اٹھتے ہیں۔
- مشہور پہاڑی اسٹیشن اوداگامنڈلم جو عام طور پر اوٹی کے نام سے جانی جاتی ہیں نیلگری میں واقع ہے۔
- ڈوڈابیٹا (2637 میٹر) بلند ترین چوٹی ہے۔
- انائی ملائی، پلانی (ٹاملناڈو) اور کارڈامم (کیرالا) پہاڑیاں مغربی گھاٹ میں شامل ہیں۔
- انائی ملائے پہاڑی کی انائی مڑی (2695) جنوبی ہندوستان کی بلند ترین پہاڑی چوٹی ہے۔
- مشرقی گھاٹ شمال میں مہاندی وادی سے جنوب میں نیلگری تک پھیلے ہوئے ہیں۔
- مشرقی گھاٹ میں تسلسل نہیں ہے۔
- دریائیں جو مغربی گھاٹ سے نکلتی ہیں جیسے گوداوری اور کرشنا سطح مرتفع کو پار کرتے ہوئے خلیج بنگال میں جا ملتے ہیں۔
- مشرقی گھاٹ کی اوسط بلندی کہیں کہیں 900 میٹر سے زیادہ ہے۔
- نلاملا، ویلی کنڈہ، پالکنڈہ، اور شیشا چلم مشرقی گھاٹ کے چند پہاڑی خطے ہیں۔
- برصغیر سطح مرتفع کی عجیب انوکھی جغرافیائی خصوصیت کالی مئی ہے جو آتش فشاں کا نتیجہ ہے۔
- تھار ریگستان اراولی پہاڑیوں کے سائبانی خطے میں واقع ہے

- اور بہت ہی کم مقدار میں بارش یعنی سالانہ 100 تا 150 ملی میٹر بارش حاصل کرتا ہے۔
- ریگستان لہراتے ہوئے ریت کے میدانوں اور بکھرے ہوئے چٹانوں پر مشتمل ہے۔
- اس قسم کے ریگستان زیادہ تر مغربی راجستھان میں ہے۔
- اس علاقہ میں لونی، ہی واحد دریا ہے۔
- جزیرہ نما سطح مرتفع کا جنوبی حصہ مشرق میں خلیج بنگال اور مغرب میں بحر عرب کے ساتھ تنگ ساحلی پٹی سے گھرا ہوا ہے۔
- مغربی ساحل کچھ کارن سے شروع ہوتا ہے اور کنیا کماری پر ختم ہوتا ہے۔
- یہ میدان ناہموار پھیلے پہاڑی سلسلوں سے منسلک زمین کا خطہ ہے۔
- اسے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ کونکن ساحل: یہ شمالی حصہ ہے جو مہاراشٹرا اور گوا تک ہے۔

2۔ Canara ساحل: یہ درمیانی حصہ ہے جس میں کرناٹک کا ساحلی میدان شامل ہے۔

3۔ مالابار ساحل: یہ جنوبی حصہ زیادہ تر ریاست کیرالا میں ہے۔

- خلیج بنگال کے میدان زیادہ چوڑے اور مسطح ہیں۔
- خلیج بنگال کے میدان اڑیسہ میں مہاندی سے ٹاملناڈو میں کاویری ڈیلٹا تک پھیلے ہوئے ہیں۔
- یہ میدان مہاندی، گودواری، کرشنا اور کاویری دریاؤں سے بنے ہیں اور بہت ہی زرخیز ہیں۔
- یہ ساحلی میدان مقامی طور پر مختلف ناموں سے جانے جاتے ہیں۔
- اُتکل ساحل (اڈیشہ) سرکار ساحل (آندھرا پردیش) کارومنڈل ساحل (ٹاملناڈو) شمالی میدانوں کی طرح یہ ڈیلٹا بھی زرعی طور پر ترقی یافتہ ہیں۔
- ساحلی منطقے مچھلی وسائل سے بھی مالا مال ہیں۔
- جھیلیں جیسے چلکا اڑیسہ میں کولیرو اور پلی کٹ (آندھرا پردیش) میں ساحلی میدان کی دیگر اہم خصوصیات ہیں۔
- جزیروں کے دو گروپ پائے جاتے ہیں۔
- انڈومان اور نکوبار جزائر جو خلیج بنگال میں ہیں اور لکشادیپ جزائر بحیرۂ عرب میں پھیلے ہوئے ہیں۔
- انڈومان اور نکوبار جزائر میانمار کے پہاڑ Arkan Yama کے غرقاب پہاڑی سلسلوں کے بلند حصے ہیں۔
- انڈومان اور نکوبار جزائر میں Narkon Dam اور Barren جزیرے آتش فشاں ہیں۔
- ہندوستان کے جنوب بعید کی پٹی جو نکوبار جزیرہ میں پائی جاتی ہے جو 2004 کے سنامی میں غرقاب ہوگئی اندرا پوائنٹ کہلاتی ہے۔
- لکشادیپ جزائر مونگا سے بنے ہوئے ہیں اس کا جغرافیائی رقبہ 32 کلومیٹر ہے۔
- جزیروں کا گروپ مختلف النوع حیوانات اور نباتات کے لئے مشہور ہے۔
- بعض علاقے ہمالیہ سے بہنے والی طاقتور دریاؤں کی وجہ سے زرخیز ہیں اور بعض پر موسمی دریاؤں پر منحصر ہیں۔ جو مغربی گھاٹ اور اسکے جنگلات سے نکلتی ہیں۔ کئی مقامات، وادیوں میں اور دیگر مقامات پہاڑوں پر واقع ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ہندوستان میں مونگے کی چٹانیں اس علاقے میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

(a) لکشادیپ (b) انڈومان ونکوبار (c) دونوں میں (d) ان میں سے کوئی نہیں

(2) دنیا کا سب سے بڑا ڈیلٹا ہے۔

(a) گنگا (b) مہاندی (c) سندربن (d) گوداوری

(3) ماؤنٹ ایورسٹ کی بلندی کتنے میٹر ہے۔

8,611(a) 8,848(b) 8,586(c) 8,091(d)

(4) ہندوستان کے مشرقی پہاڑی سلسلے کہلاتے ہیں۔

(a) ہماچل (b) اترآنچل (c) پورانچل (d) اراولی

(5) مشرقی گھاٹ کی سب سے اونچی پہاڑی چوٹی ہے۔

(a) انامڑی K2(b) (c) مہاندراگری (d) کاسی

(6) ہندوستان کے اس ریاست میں سب سے پہلے سورج طلوع ہوتا ہے۔

(a) گجرات (b) مدھیہ پردیش (c) اروناچل پردیش (d) اترپردیش

(7) ہندوستان کا معیاری وقت گرین وچ معیاری وقت سے کتنا آگے ہے۔

(a) 5 گھنٹے (b) 6 گھنٹے (c) 6 1/2 گھنٹے (d) 5 1/2 گھنٹے

(8) اگر لندن میں دن کے 2 بج رہے ہیں تب ہندوستان میں کیا وقت ہوگا۔

(a) صبح کے 9 بجے (b) صبح کے 8-30 بجے (c) رات کے 8-30 بجے (d) رات کے 9-30 بجے

(9) وادی سندھ کے بیشتر بائسن اس ملک میں پائے جاتے ہیں۔

(a) ہندوستان (b) پاکستان (c) افغانستان (d) چین

(10) ڈوڈ بیٹا چوٹی بلند ہے۔

(a) 1660 میٹر (b) 2690 میٹر (c) 1737 میٹر (d) 2637 میٹر

جوابات

1-a	2-c	3-b	4-c	5-c	6-c	7-d	8-b	9-b	10-d

ہندوستانی دریائیں

- ہندوستان کا نکاسی نظام تین طبعی جغرافیائی اکائیوں کے ارتقا سے ہم آہنگ ہوکر تشکیل پایا۔
- (1) ہمالیہ پہاڑ (2) جزیرہ نما کے سطح مرتفع اور (3) دریائے سندھ اور گنگا کا میدان۔

(1) ہمالیائی دریا:The Himalayan Rivers: ہمالیائی دریا تین اہم بنیادی نظاموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ دریائے سندھ، دریائے گنگا اور دریائے برہم پترا۔ یہ تمام دریا ایک ہی علاقہ سے مخترع ہوتے ہیں اور چند کیلومیٹر کے اندر آبی تقسیم کے ذریعہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ پہلے یہ پہاڑوں کے بنیادی محور کے متوازی بہتے ہیں۔ پھر اچانک جنوبی سمت جھک کر عظیم پہاڑی سلسلہ کو قطع کرتے ہوئے شمالی ہند کے میدانوں تک پہنچتے ہیں۔ اس عمل کے دوران وہ گہری ''V'' شکل کی وادیاں بناتے ہیں۔ دریائے سندھ اور برہماپترا اسکی بہترین مثالیں ہیں۔ ہمالیائی دریا سدا بہار ہوتے ہیں کیونکہ ان دریاؤں کو برسات کے علاوہ پگھلتے ہوئے برف سے پانی حاصل ہوتا ہے۔

- **دریائے سندھ کا نظام Indus System:**

مانسروور جھیل کے قریب تبت میں کیلاش پہاڑی سلسلہ کی شمالی ڈھلانوں سے دریا سندھ مسخترع ہوتی ہے۔ یہ براہ راست تبت سے شمال مغربی راستہ اختیار کرتی ہوئی ہندوستانی علاقہ جموں وکشمیر میں داخل ہوتی ہے۔ ہندوستان میں دریائے سندھ کی معاون ندیاں جہلم، چناب، راوی، بیاس اور ستلج ہیں۔ یہ ہندوستان میں جموں وکشمیر کے علاوہ پنجاب اور ہماچل پردیش کا احاطہ کرتی ہیں۔

- **دریائے گنگا کا نظام The Ganga System**: دریائے گنگا کا بہاؤ دو خاص دریاؤں سے بنا ہے۔ پہلا اہم ذریعہ گنگوتری گلیشر (برفانی تودہ) ہے۔ جیسے بھاگیرتھی کہا جاتا ہے۔ دوسرا بدرینا تھ کے شمال مغرب میں ستوپنتھ (Satopanth) گلیشر جیسے الکھنندا کہا جاتا ہے۔ بھاگیرتھی اور الکھنندا دونوں دیوپریاگ کے مقام پر ملکر دریا گنگا کی تشکیل کرتے ہیں جو کہ ہری دوار کی پہاڑی سے برآمد ہوتی ہے۔ دریائے گنگا متعدد معاون ندیوں سے جڑی ہوئی ہے۔ ان میں اکثر ہمالیائی پہاڑی سلسلہ سے مخترع ہوتے ہیں لیکن ان میں سے چند کا موجذ جزیرہ نما سطح مرتفع میں ہے۔

- **دریائے برہم پتر کا نظام**: تبت میں مانسروور کے قریب کیلاش پہاڑی سلسلہ کے چمایانگ ڈنگ Chema Yung dung گلیشر کا دہانہ دریائے برہم پتر کا منبع ہے جو تسانگ پو بھی کہلاتی ہے۔ یہ جنوبی تبت سے مشرقی سمت بہتی ہے۔ لوٹسی زنگ (Lhotse Dzong) کے قریب یہ تقریباً 640 km کیلومیٹر تک جہاز رانی کے قابل وسیع وکشادہ نہر میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ یہ عظیم حلقہ بناتے ہوئے جنوب مغرب سے اروناچل پردیش سے ہندوستان میں داخل ہوتی ہے۔ پہلے سیانگ اور بعد میں ڈیبانگ نام دیا جاتا ہے۔ وادی آسام میں ظہور پذیری کے وقت اس سے دو معاون ندیاں دیبانگ اور لوہت جُڑ جاتی ہیں۔ یہاں سے برہم پتر کے طور پر جانی جاتی ہے۔

- **جزیرہ نما ہند کے دریا Peninsular Rivers** : مغربی گھاٹ، جزیرہ نما کے اہم دریاؤں کی آبی تقسیم کرتا ہے۔ جو خلیج بنگال میں اپنے آبی ذخائر کا اخراج کرتی ہیں اور چھوٹی ندیاں بحرہ عرب میں شامل ہوجاتی ہیں۔ جزیرہ نما کے زیادہ تر بڑے دریا سوائے نرمدا اور تاپی کے مغرب سے مشرق کی سمت بہتے ہیں۔ جزیرہ نما کے شمال سے مخترع ہونے والی دریائیں چمبل، سندھ، بیٹوا، کین اور سون دریائے گنگا کے نظام کا حصہ ہیں۔ جزیرہ نما کے دوسرے اہم دریا مہاندی، گوداوری، کرشنا اور کاویری ہیں۔ جزیرہ نما کے دریاؤں کی اہم خصوصیت محصوص راستہ، دریاؤں کے بیچ وخم کی غیر موجودگی اور دریاؤں کا موسمی بہاؤ ہے۔ اسکا منع (سطح مرتفع ٹریمبک) مہاراشٹرا میں ناسک کے قریب سے نمودار پر اپنے ذخیرہ آب کا اخراج خلیج بنگال میں کرتی ہے۔

- **دروں ریزرش (دروں بہاؤ)**:۔ کسی بھی علاقہ کیدروں ریزش = ترسیب + سطحی بہاؤ + زمینی پانی کا بہاؤ
- بہاؤ کی سطح میں دریا۔ ندیاں۔ نہریں۔ آبی سطح پر بہنے والے دوسرے بہاؤ پر مشتمل ہے۔ زمینی سطح پر بہنے والے پانی کا اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن یہ ممکن ہوسکتا ہے۔ یہ ترسیب، شبنم، ژالہ یا برف، بارش پر مشتمل ہوتی ہے۔ کسی علاقہ کی ترسیب کا اندازہ لگانے کیلئے ہم کئی سالوں کا

اوسط لیتے ہیں کیونکہ ہر سال ترسیب مختلف ہوتی ہے۔

- پانی کا بھاپ بہنا عمل تبخیر کہلاتا ہے۔ زمین کی سطح پر کئی آبی ذرائع موجود ہیں جیسے سمندر، دریا اور جھیل وغیرہ۔ ان آبی ذرائع سے پانی مسلسل بخارات میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ جہاں نمی پانی جاتی ہے۔ وہاں تبخیر کا عمل ہوتا ہے۔
- جاندار اجسام عمل تنفس کے دوران فضاء میں پانی خارج کرتے ہیں اسے Transpiration یا سریان کہتے ہیں۔ عمل سریان اور عمل تبخیر سے فضاء میں جمع ہونے والا پانی اخراج بخارات Evapotranspiration کہلاتا ہے۔
- گھریلو مقاصد اور جانوروں کیلئے پانی کا استعمال:- پینے، پکانے، دھونے، صفائی وغیرہ جیسے گھریلو مقاصد کے علاوہ جانوروں کیلئے بھی پانی بیحد ضروری ہے۔ پانی کی حصول یابی کو بڑھانے کیلئے اس جز کی منصوبہ بندی ضروری ہے تاکہ بلالحاظ آمدنی، پانی کی کم از کم مقدار سب کو حاصل ہو۔
- تنگبھدرا طاس کے دو حصے ہیں (1) کرناٹک میں بالائی اور وسطی طاس (2) زیریں طاس آندھرا پردیش میں واقع ہے۔
- کئی دہائیوں کے بعد تنگبھدرا ڈیم کے پانی ذخیرہ اندوزی کی گنجائش بتدریج گھٹ رہی ہے۔ تقریباً 50 سال پہلے خزانہ آب کی گنجائش 3,766 ملین کیوبک میٹر تھی۔ اب دھول، ملبہ، زمینی کٹاؤ، کان کنی کی وجہ سے گارے، کیچڑ کے انبار کی وجہ سے تالاب کی ذخیرہ اندوزی کی گنجائش 849 ملین کیوبک میٹر پانی تک کم ہوگئی ہے۔ ایک مطالعہ کے مطابق لوہے کی کچدھات کی کان کنی کیلئے اصولوں پر مناسب عمل آوری نہیں ہورہی ہے۔
- کودرمکھ کے مقام پر لوہے کی کچدھات اور سندور میں میگنیز کی کان کنی نے جس کی وجہ زمینی کٹاؤ اور کئی چھوٹے ذخائر آب میں تہہ نشین مادے قدیم تالابوں اور تنگبھدرا کے ذخائر آب نے قریبی علاقوں پر شدید اثر ڈالا ہے۔ اور تعرف کیلئے تنگبھدرا کے پانی کو آندھرا پردیش اور کرناٹک کے مابین تنازعہ پایا جاتا ہے۔
- پانی ایک قدرتی وسیلہ ہے۔ اس کی ذخیرہ اندوزی کیلئے پانی کے مخالف بہاؤ کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دریا کے رُخ پر رہنے والے لوگوں کو پانی دستیاب ہے۔ پانی وافر مقدار میں ہے۔
- ریاستی حکومتوں کے درمیان پانی میثاق کی بنیاد پر تقسیم ہوتی ہے۔ پانی تک رسائی متعینہ شرط ہے۔ ایسا زرعی علاقہ جہاں 80% آبادی کا گذر بسر زراعت پر منحصر ہو۔
- پچھلے دو دہائیوں کے دوران چھوٹے شہروں اور صنعتی علاقوں کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ جس سے پانی طلب اور پیچیدہ ہوگئی ہے جہاں صنعتوں میں اضافہ اور شہری علاقوں کے بڑھنے سے چند افراد کی معیاری زندگی بہتر ہوتی ہے وہیں یہی سرگرمیاں آلودگی کا باعث بنی۔
- 1984 میں عوامی احتجاج کے بعد Molasses کے اخراج کے متعلق جو مچھلیوں کو بڑے پیمانے پر ختم کررہی تھی قوانین وضع کئے گئے۔ صنعتیں صرف صاف کیے ہوئے مادہ کی ہی نکاسی کرسکتے ہیں۔ ان قوانین پر سختی سے عمل آوری نہیں کی گئی۔ نتیجتاً دریائی نظام میں شدید آلودگی برقرار ہے۔
- گاؤں کی مکمل ترقی اور فاصل آب کیلئے حکومت مہاراشٹرا نے آدرش گرام یوجنا شروع کی جس کے تحت ''ہیوارے جازار'' کو منتخب کیا۔ مہاراشٹرا کے ضلع احمدنگر میں ہیوارے بازار واقع ہے۔ یہ سیہاوری پہاڑی سلسلہ کے مشرقی جانب واقع ہے جو شمال سے لے کر جنوب تک پھیلے ہوئے ہیں جو ساحلی علاقہ کونکن کو مہاراشٹرا سے علیحدہ کرتے ہیں۔ تقریباً 400 mm سالانہ برسات کے ساتھ احمدنگر ایک قحط زدہ ضلع ہے۔

- ہیوارے بازار میں عوامی زینات اور نجی گھاس کے میدانوں میں زمین اور پانی کے تحفظ کے پروگرام پر عمل آوری کی گئی۔ غیر منقطع حدودِ خندق پہاڑیوں کے نشیب میں کھودے گئے تا کہ زمینی کٹاؤ کو روک سکیں۔ افزائش آب اور گھاس کے پیداوار کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ متعدد افزائش آب کے ڈھانچہ تعمیر کئے گئے۔
- جب مہاراشٹرا میں آدرش گرام یوجنا شروع کی گئی تب گاؤں کے انتخاب کیلئے چند شرائط پیش کئے گئے۔ سب سے اہم چاد بندھی (چار ممانعتیں) رالیگاؤں سدھی تجربات کے طور پر مشہور ہوئے۔ چار ممانعتیں ''خُرد ہ بندی'' (درختوں کو کاٹنے پر پابندی) ''چرائے بندی'' (مفت چراگاہ پر پابندی) نس بندی (خاندانی منصوبہ بندی) اور نشہ بندی (شراب نوشی پر پابندی) تھیں۔ لوگ شرم دان (رضا کارانہ جسمانی مشقت) کیلئے بھی تیار ہو گئے۔ سوائے بے زمین لوگوں کے، جنہیں اس اس چھوٹ سے دی گئی۔
- پانی کو مشترکہ وسیلہ کے طور پر تسلیم کرنے کیلئے جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے قوانین اور ضابطے۔ پینے کا پانی پہلی ترجیح اور انسانی حق ہے۔ اس لئے پنچایتی راج اداروں کو زمینی پانی کے استعمال پر کنٹرول کرنا چاہئے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ہمالیائی دریا ہے۔

(a) گنڈک (b) موسیٰ (c) کوسَنا (d) بھیما

(2) ہمالیائی دریا _____ شکل کی وادیاں بناتے ہیں۔

(a) M کی شکل (b) V کی شکل (c) T کی شکل (d) P کی شکل

(3) بھاگیہ رتی اور الکھ اس مقام پر ملکر دریائے گنگا کی تشکیل کرتے ہیں۔

(a) دیو پریاگ (b) ردراپریاگ (c) وشنو پریاگ (d) دیوی پریاگ

(4) پانی کا آبی بخارات میں تبدیل ہونا یہ کہلاتا ہے۔

(a) تکثیف (b) تسخیر (c) ترتیب (d) رطوبت

(5) تنگھبدرا اس کی معاون دریا ہے۔

(a) کرشنا (b) گوداوری (c) گنگا (d) کاویری

(6) ہندوستان کے شمال میں واقع ہے۔

(a) تبّت (b) سری لنکا (c) بنگلہ دیش (d) میانمار

(7) کرناٹک اور متحدہ آندھرا پردیش کے مابین تنازعہ عموماً اس سے مربوط ہے۔

(a) برقی (b) زراعت (c) پانی (d) کوئی بھی نہیں

(8) پچھلے 20 سالوں میں اس رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔

(a) شہریانہ (b) دیہانہ (c) عالمیانہ (d) کوئی بھی نہیں

(9) رضا کارانہ جسمانی مشقت کہلاتی ہے۔

(a) نس بندی (b) شرم دان (c) بھودان (d) چرایے بندی

(10) دیبانگ اس کی معاون ندی ہے۔

(a) دیہانگ (b) ماہی (c) لونی (d) برہم پترا

جوابات

1-a	2-b	3-a	4-b	5-a	6-a	7-c	8-1a	9-b	10-d

ہمارے ملک کو جغرافیائی اعتبار سے 6 خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وہ

.1	مشرقی ہندوستان	بہار، جھارکھنڈ، اڑیسہ اور مغربی بنگال۔
.2	مغربی ہندوستان	گجرات، گوا، مہاراشٹرا اور راجستھان۔
.3	شمالی ہندوستان	جموں وکشمیر، ہماچل پردیش، اترانچل، اترپردیش، پنجاب، ہریانہ اور دہلی۔
.4	جنوبی ہندوستان	تلنگانہ، آندھراپردیش، تمل ناڈو، کرناٹک اور کیرالا۔
.5	شمال مشرقی ریاستیں	اروناچل پردیش، آسام، میگھالیہ، تریپورہ، میزورم، منی پور، ناگالینڈ اور سکم۔
.6	وسطی ہندوستان	مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ۔

ہندوستان کی آبادی

- ہندوستان کی آبادی 2011 مردم شماری کے مطابق 1,21,05,69,573 ہے۔
- ہندوستان کی دیہی آبادی 83,34,63,448 ہے۔
- ہندوستان کی شہری آبادی 37,71,06,125 ہے۔
- ہندستان میں سب سے زیادہ آبادی ریاست اترپردیش میں 19,98,12,341 ہے۔
- ہندوستان میں 2011 کے مطابق کثافت کی آبادی 382 ہے۔
- جنسی تناسب 1000 :943 ہے۔
- سب سے زیادہ جنسی تناسب والی ریاست کیرالا 1000:1084 ہے۔
- سب سے کم جنسی تناسب والی ریاست ہریانہ 1000: 879 ہے۔
- ہندوستان میں خواندگی کا فیصد 201173.0 ہے۔
- مردوں میں خواندگی کا فیصد 80.9 ہے۔
- عورتوں میں خواندگی کا فیصد 64.6 ہے۔
- ہندوستان میں دیہی خواندگی کا فیصد 67.8 ہے۔
- ہندوستان میں شہری خواندگی کا فیصد 84.1 ہے۔
- ہندوستان میں سب سے زیادہ خواندگی والی ریاست کیرالا 94.0% ہے۔
- ہندوستان میں سب سے کم خواندگی والی ریاست بہار 61.8% ہے۔

ہندوستان کا موسم اور آب وہوا

- کسی علاقہ میں ایک مخصوص مدت کے دوران پائے جانے والے فضائی حالات کو موسم کہا جاتا ہے۔ یہ موسمی حالات اکثر تھوڑے سے وقفہ میں بھی بدلتے رہتے ہیں۔

- ایک بڑے علاقہ میں ایسے حالات عمومی طور پر کئی سالوں تک پائے جائے تو اسے آب وہوا کہتے ہیں۔سال درسال تیس سالوں سے زیادہ کے عام حالات کو آب وہوا سمجھا جاتا ہے۔
- کلیموگراف ایک مقام کے اوسط زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرات اور بارش بتاتا ہے۔
- ہندوستان کے درجہ حرارت میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔شمالی حصہ ہمالیہ سے گھرا ہوا ہے جبکہ جنوبی جزیرہ نما سمندروں سے گھرا ہوا ہے۔چند مقامات ساحل سے دور ہیں۔وہ جزیرے ہیں۔چند مقامات زیادہ بلند ہیں جبکہ دوسرے میدان ہیں۔
- آب وہوا پر اثر انداز ہونے والے عناصر آب وہوائی کنٹرولس کہلاتے ہیں۔وہ یہ ہیں۔

1۔عرض بلد 2۔خشکی۔تری کا تعلق 3۔خدوخال 4۔اوپری ہوا کا بہاؤ

- جیسے جیسے خط استواء سے دور ہوتے جائیں گے سالانہ اوسط درجہ حرارت گرتا جائے گا۔اس وجہ سے ہم زمین پر خطوں کو اس طرح تقسیم کر سکتے ہیں۔
- منطقہ حارہ، وہ خطے جو خط استواء کے قریب ہیں، * قطبی، وہ خطے جو قطبین کے قریب ہیں۔، *معتدل، وہ خطے جو ان دونوں شدید خطوں کے درمیان میں ہیں۔
- ہندوستان میں جنوبی حصہ منطقہ حارہ کی پٹی میں استواء کے قریب واقع ہے۔اس لئے یہ خطہ شمالی حصہ سے زیادہ اوسط درجہ حرارت رکھتا ہے۔کنیا کماری کی آب وہوا کا بھوپال یا دہلی سے بالکل الگ ہونے کی ایک وجہ ہے۔
- ہندوستان ایک وسیع وعریض ملک ہے جو مکمل طور پر شمالی نصف کرہ میں واقع ہے۔ملک کا تقریباً تمام تر زمین حصہ 8°.4′ درجہ شمال اور 36°.6′ درجہ شمال طول البلد اور 68°.7′ درجہ جنوب اور 97°.25′ درجہ مشرقی عرض البلد کے درمیان ہے۔
- جنوبی ہندوستان کا ایک بڑا حصہ اس کے طویل ساحل کی وجہ سے سمندر کے معتدل اثر کے تحت آتا ہے جس سے دن اور رات کے درجہ حرارت میں موسم سرما اور گرما میں زیادہ فرق نہیں ہوتا۔اسے یکساں آب وہوا سے جانا جاتا ہے۔
- شمالی نصف کرہ ذیلی منطقہ حارہ کی زیادہ دباؤ والی پٹی دائمی ہوائیں اٹھاتی ہیں۔یہ ہوائیں استوائی خط کی کم دباؤ والی پٹی کی طرف چلتے ہوئے مغرب کی جانب پلٹتی ہیں تجارتی ہوائیں کہلاتی ہیں۔
- جرمن لفظ: ٹریڈ/تجارت کا مطلب راستہ کے ہیں اور استقلال کے ساتھ ایک ہی جانب دائمی چلتی ہیں۔بھارت خشک شمال۔مشرقی تجارتی ہواؤں کی پٹی میں واقع ہے۔
- بھارت کی آب وہوا اوپرائی دھاروں کی حرکت سے بھی جو Jet Streams سے جانے جاتے ہیں متاثر ہوتی ہے۔یہ اوپری فضاء (12,000 میٹر سے زیادہ) میں تیز رفتار چلنے والی ہوائی دھاروں کی تنگ پٹی ہے۔رفتا میں فرق 110 کلومیٹر فی گھنٹہ موسم گرما میں اور موسم سرما میں 184 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتا ہے۔مشرقی تیز رفتار دھارے 25No تک بڑھتے ہیں۔تیز رفتار دھارے قریبی فضاء کو ٹھنڈا بناتے ہیں۔مشرقی تیز رفتار دھاروں کا یہ ٹھنڈا اثر اس عرض بلد 25o شمال میں بادلوں سے بارش کا سبب بنتے ہیں۔
- بھارت میں درجہ حرارت وسط نومبر سے گھٹتا جاتا ہے اور یہ سرموسم فروری تک جاری رہتا ہے۔جنوری ہمیشہ سرد ترین مہینہ ہوتا ہے دن میں بعض اوقات ملک کے کئی حصوں میں درجہ حرارت 10o سنٹی گریڈ تک گر جاتا ہے۔تاہم موسم سرما شمالی ہندوستان میں زیادہ ہوتا ہے۔جنوبی ہندوستان خاص طور پر ساحلی علاقے معتدل آب وہوا 20o سنٹی گریڈ درجہ حرارت کے ساتھ لطف اندوز ہوتے ہیں۔
- گرم موسم کے دوران جب ہم جنوبی حصہ سے شمالی حصہ کی جانب بڑھتے ہیں اوسط درجہ حرارت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔
- بھارت کے شمالی میدان میں اپریل میں شروع ہو کر درجہ حرارت بڑھتا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37o سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ ملک کے کئی حصوں میں خاص طور پر شمال۔مغربی میدانوں اور وسطی ہندوستان میں مئی کے درمیان تک

41o سنٹی گریڈ سے 42o سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ تاہم اقل ترین درجہ حرارت 20o سنٹی گریڈ سے کم نہیں ہوتا۔شمالی میدان میں خشک اور گرم ہوا محسوس کی جاتی ہے۔ جسے ''لو'' کہتے ہیں۔

- بھارت کی آب وہوا مانسونی ہواؤں سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ پرانے زمانے میں ہندوستان آنے والے سیاحوں نے مستقل طور پر وقتاً فوقتاً پلٹنے والی ہواؤں کی طرف توجہ کی۔ وہ ان بادلوں کو ہندوستانی ساحل کی طرف سفر کے لئے استعمال کیا۔عرب تاجروں نے اس موسمی پلٹنے والی ہواؤں کو ''مانسون'' کا نام دیا۔
- مانسون منطقائی علاقہ میں تقریباً20o شمال اور 20o جنوب کے درمیان تشکیل پاتے ہیں۔
- بارش کی مقدار مغربی گھاٹ کی وجہ سے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ شمال مشرقی ہندوستان میں بلند پہاڑی چوٹیوں کی وجہ بہت زیادہ ہوتی ہے۔تاہم ٹاملناڈو کا ساحل (کارومنڈل) اس موسم میں زیادہ تر خشک رہتا ہے جیسا کہ یہ بحیرہ عرب کی شاخ جو خلیج بنگال کی شاخ کے متوازی ہوتا ہے۔
- ہندوستان کی روایت میں سال کو چھ دو ماہی موسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ موسموں کا چکر جسے شمال اور وسطی بھارت کے لوگ اپناتے ہیں انکے عملی تجربوں اور عرصہ دارز سے چلے آرہے موسمی طریقوں کی بنیاد پر ہے۔
- فضائی کرہ شمسی توانائی کو جو زمین تک پہنچتی ہے مکمل طور پر دوبارہ خلاء میں محفوظ ہونے سے روکتا ہے۔ یہ عالمی حدت کہلاتا ہے۔اسی لیے موجودہ عالمی حدت کا رجحان AGW (Anthropogenic Global Warming) کہلاتا ہے۔ Antheropogenic کا مطلب انسانی سبب سے ہے۔
- حالیہ عرصہ میں سائنسدانوں نے انتہائی شمالی عرض بلد کے منجمد ٹنڈرا (جو زیادہ تر شمالی روس میں پھیلا ہوا ہے) کے نیچے بڑی مقدار میں Methane میتھین کو دریافت کیا۔ عالمی درجہ حرارت میں اضافہ سے ٹنڈرا میں برف زیادہ پگھل رہا ہے۔Methane جو برف کے نیچے پھنسی ہوتی ہے فضاء میں داخل ہوکر عالمی درجہ حرارت کو بڑھاتی ہے۔جس کی وجہ سے اور زیادہ برف پگھلنے لگتی ہے اور زیادہ میتھین خارج ہوتی ہے اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ گرین ہاؤز گیس میں میتھین کاربن ڈائی آکسائیڈ سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔
- بین الاقوامی جدوجہد ہے کہ تمام ممالک گرین ہاؤز گیسوں کے اخراج کو کم کرنے کی کوشش کریں لیکن یہ ابھی تک حاصل نہ ہوسکا۔ایک بین الاقوامی تنظیم Inter Governmental Panel on Climate Change (IPCC) کہا جاتا ہے۔اس مسئلہ کے حل کیلئے تشکیل دی گئی ہے۔ یہ تنظیم دنیا کے ممالک کے مابین AGW کی کمی پر معاہدہ کے کئی کانفرنسوں کا انعقاد عمل میں لاتی ہے تاکہ آب وہوا کی تبدیلی کے عمل میں کمی کی کوشش کریں۔لیکن یہ ابھی تک کامیاب نہ ہوسکی۔
- 2013 میں وارسا (پولینڈ) میں IPCC کانفرنس جدید کوشش تھی۔
- مشرقی کولکتہ کے نوناد نگا میں رہنے والے تقریباً200 بے گھر خاندان جو پچھلے چند سالوں سے زندگی گذار رہے تھے۔
- کولکتہ میٹروڈیولپمنٹ اتھاریٹی (KMDA) کی جانب تخلیہ کروایا گیا۔کئی خاندان عظیم طوفان آئیلا کی 2009ء میں تباہ کاریوں کے بعد کولکتہ میں کام کی تلاش میں آئے تھے۔

ہندوستان کی مٹی اور اقسام

- سطح زمین پر پائی جانے والی پتلی سی پرت مٹی کہلاتی ہے۔مٹی عام طور پر چٹانوں کے ٹوٹے پھوٹے ریزوں سے بنتی ہے اور مٹی حیوانات اور نباتات کے بچے ہوئے حصوں جیسے سوکھے پتے، گھاس پھوس اور دیگر ذرات سے مل کر بنتی ہے۔

- مٹی کی اہمیت بہت زیادہ اہمیت ہے۔خوراک ،لباس اور گھر انسان کی بنیادی ضروریات ہیں۔ یہ تمام ضروریات مٹی سے ہی پوری ہوتی ہیں۔خوراک کے لئے اناج، پھل اور سبزیاں مٹی سے بالواسطہ طور پر حاصل ہوتے ہیں۔
- دودھ دینے والے جانور گائے ،بھینس وغیرہ اور رگوشت دینے والے جانور بھیڑ، بکری وغیرہ گھاس اور پودے کھا کر بڑے ہوتے ہیں۔ یہ گھاس اور پودے مٹی میں اگتے ہیں۔ ہمارے کپڑے کپاس، جوٹ وغیرہ کے ریشے مٹی میں پیدا ہوتے ہیں۔مٹی صرف زراعت کی ہی نہیں بلکہ صنعت کی بھی بنیاد ہے۔کئی صنعتیں کچے مال کے لئے مٹی پر انحصار کرتی ہیں۔

1. سیلابی مٹی : اس قسم کی مٹی دریاؤں اور تالابوں سے لائے ہوئے کیچڑ سے بنتی ہیں جو بڑی زرخیز ہوتی ہے۔اس مٹی میں پوٹاشیم اور فاسفورس ترشے کی مقدار شامل ہوتی ہے۔سیلابی زرخیز مٹی میں دھان، گیہوں، گنا، دالیں اور پٹ سن وغیرہ جیسی اہم فصلیں اگائی جاتی ہیں۔اس قسم کی مٹی پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش، بہار، آسام، مغربی بنگال، مشرقی اور مغربی ساحل میں پائی جاتی ہے۔

2. کالی یا کپاس کی مٹی: اس قسم کی مٹی کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ یہ مٹی کپاس، تمباکو اور مونگ پھلی کی فصلوں کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ایسی مٹی ریاست مہاراشٹرا، گجرات، کرناٹک، آندھراپردیش، مدھیہ پردیش، ٹامل ناڈو اور راجستھان میں پائی جاتی ہے۔

3.لال مٹی: اس قسم کی مٹی میں پوٹاشیم اور لوہے کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ یہ مٹی زیادہ زرخیز نہیں ہوتی ہے۔ پانی کی مناسب مقدار فراہم کر کے اس مٹی میں دھان، راگی، تمباکو، کپاس، جوار اور ترکاریوں کی کاشت کی جاسکتی ہے۔لال مٹی مدھیہ پردیش، ٹامل ناڈو اور راجستھان، اڑیسہ اور آسام میں پائی جاتی ہے۔

4. ریتیلی مٹی :اس مٹی میں نمک اور چونے کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔اس قسم کی مٹی جوار، راگی اور دیگر مختلف قسم کی جوار کی کاشت کے لئے مناسب ہوتی ہے۔ ہندوستان کی ریاستوں ہریانہ پنجاب، گجرات اور مغربی راجستھان میں اس قسم کی مٹی پائی جاتی ہے۔

- سطح زمین پر پائی جانے والی پتلی سی پرت مٹی کہلاتی ہے۔ مٹی عام طور پر چٹانوں کے ٹوٹے پھوٹے ریزوں سے بنتی ہے اور مٹی حیوانات اور نباتات کے بچے ہوئے حصوں جیسے سوکھے پتے، گھاس پھوس اور دیگر ذرات سے مل کر بنتی ہے۔

ہندوستان کی معدنیات

- معدنیات زمین سے حاصل کئے جانے والے قدرتی وسائل ہوتے ہیں۔لوہا، پٹرولیم، باکسائیٹ، کوئلہ اور سونا وغیرہ ہمارے ملک کی اہم معدنیات ہیں۔ معدنیات کو تین اقسام میں تقسیم کی جاتا ہے۔

1. دھاتی معدنیات 2. غیر دھاتی معدنیات 3. ایندھنی معدنیات

- **1. دھاتی معدنیات:** سونا، لوہا اور باکسائیٹ اہم دھاتی معدنیات ہیں۔
- سونا: سونا ایک قیمتی دھات ہے۔یہ زیورات بنانے میں کام آتا ہے۔سونا کولار (کرناٹک)، اننت پور (آندھراپردیش)، کوئمبتور (ٹاملناڈو)، کوجی کوڈ (کیرالا)، سینگ بھوم (جھارکھنڈ) کی کانوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔
- لوہا :لوہے کا استعمال گھروں کی تعمیر، مشین اور اوزار بنانے میں کیا جاتا ہے۔لوہے کے بے شمار استعمالات ہیں۔لوہا ریاست بہار اور اڑیسہ میں کثیر تعداد میں پایا جاتا ہے۔لوہے کو چین اور جاپان کو برآمد کیا جاتا ہے۔
- باکسائیٹ: باکسائیٹ سے المونیم دھات حاصل کی جاتی ہے۔باکسائیٹ ریاست اڑیشہ، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، مہاراشٹرا اور ٹاملناڈو میں پایا جاتا ہے۔باکسائیٹ کو ہمارے ملک سے اٹلی اور برطانیہ کو برآمد کیا جاتا ہے۔
- **2. غیر دھاتی معدنیات:**
- ابرق، جپسم وغیرہ غیر دھاتی معدنیات ہیں جو ہمارے ملک میں پائی جاتی ہیں۔ابرق تیار کرنے والے ممالک میں ہندوستان کو پہلا مقام حاصل ہے۔ یہ برقی اور الکٹرانک اشیاء تیار کرنے والی صنعتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

- ابرق کی کثیر مقدار آندھراپردیش اور بہار میں کثیر تعداد میں پائی جاتی ہے۔جپسم سمنٹ ار کیمیائی کھاد تیار کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔راجستھان میں یہ وافر مقدار میں پائی جاتی ہے۔
- **ایندھنی معدنیات:** کوئلہ اور پٹرولیم ایندھن معدنیات ہیں جو ہمارے ملک میں دستیاب ہوتے ہیں۔کوئلہ کا استعمال بھاب کے انجنوں اور ایسی صنعتوں میں کیا جاتا ہے جس میں حرارت کے ذریعہ برقی تیار کی جاتی ہے۔ریاست چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ اور آندھراپردیش میں کوئلہ کی کثیر مقدار پائی جاتی ہے۔
- پٹرولیم دوسری ایندھنی معدنیات ہے۔پٹرولیم کی تخلیص کرنے پر ہمیں پٹرول، ڈیزل اور مٹی کا تیل حاصل ہوتا ہے۔جو موٹر گاڑیوں میں ایندھن کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔پٹرولیم ممبئی، آسام، گجرات اور آندھراپردیش کے طاس سے حاصل کیا جاتا ہے۔

ہندوستان کی زراعت اور فصلیں

- ہندوستان زرعی ملک ہے۔ہمارے ملک کی آبادی کا تقریباً 64% حصہ زراعت کے شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ساری دنیا میں بھارت زرعی پیداوار میں مخصوص مقام رکھتا ہے اور بعض زرعی اشیاء کی پیداوار میں ہندوستان کو پہلا مقام حاصل ہے۔ہندوستان میں دو اہم زراعتی موسم ہیں
- خریف اور ربیع۔خریف کا موسم مئی جون کے آخری دنوں میں مانسون سے پہلے ہونے والی بارش کے بعد شروع ہوتا ہے۔فصلوں کی کٹائی اکتوبر، نومبر کے مہینے میں کیجاتی ہے۔اس موسم کی اہم فصلیں چاول، باجرہ، مونگ پھلی، جوٹ اور کپاس ہیں۔
- ربیع کا موسم نومبر میں شروع ہوتا ہے کیونکہ اس وقت تک کاشت کی زمین نئی فصلوں کے لئے نمی بچائے رکھتی ہے۔ربیع فصلیں مارچ ،اپریل کے درمیان کاٹی جاتی ہیں۔ربیع کی اہم فصلیں گیہوں، چنے اور سرسوں ہیں۔

اہم زرعی فصلوں دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ 1. اناج کی فصلیں 2. نقدی یا تجارتی فصلیں

- **کاشتکاری کی قیمتیں۔** زراعت ہمارے ملک کی قدیم معاشی سرگرمی ہے۔حالیہ سالوں میں زراعت کی پیداوار کے طریقے طبعی ماحول ‘ٹکنالوجی اور سماجی وثقافتی عوامل کی ضروریات کے سبب تبدیل ہورہے ہیں۔گزارے کی کاشتکاری اور تجارتی کاشتکاری کے درمیان فرق پایا جاتا ہے۔موجودہ دور میں ہندوستان کے مختلف علاقوں میں حسب ذیل طریقوں سے کاشت کاری کی جارہی ہے۔
- **1۔ Simple Subsistence Farming:** چھوٹے زمین کے حصے پر روایتی اوزار کدال‘ سبل اور بیج بونے کی لکڑی کی مدد سے خاندان یا قبیلہ کے مزدور کاشت کاری کرتے ہیں۔اس قسم کی کاشت کاری مانسون‘ زمین کی قطراتی زرخیزی اور فصل کے اضافہ میں مناسب ماحول کے حالات پر منحصر ہوتی ہے۔یہ کٹائی کرنے اور جلانے کی زراعت (Slash and burn Agriculture) ہے۔
- **2۔ Intensive Subsistence Farming:** اس طریقے کو کثافت والی آبادی میں اپنایا جاتا ہے۔اس میں زیادہ تعداد میں مزدور کام کرتے ہیں۔زیادہ پیداوار کے لئے حیاتی کیمیا (بائیوکیمیکل) اور آبپاشی کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- **تجارتی کاشت کاری Commercial Farming:** اس کاشتکاری کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس طریقہ میں جدید آلات مثلاً زیادہ پیداواری قسموں کے بیج (High Yielding Variety (HYV) کیمیائی کھادیں اور کیڑے مار ادویہ زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔
- زراعتی تجارت کی پیداوار ایک مقام سے دوسرے مقام پر مختلف ہوتی ہے۔مثلاً: چاول ہریانہ اور پنجاب کی تجارتی فصل ہے لیکن اڑیسہ میں یہ گذارے کی فصل ہے۔پلانٹیشن بھی ایک تجارتی کاشت کاری ہے، اس طریقے میں ایک ہی پیداوار کو وسیع زمین پر اگایا جاتا ہے۔
- ہندوستان کی چائے‘ کافی‘ ربر‘ گنا‘ موز اہم پلانٹیشن فصلیں ہیں۔چائے آسام اور شمالی بنگال اور کافی کرناٹک کی اہم پلانٹیشن فصلیں ہیں۔
- **فصلوں کی ہیت Cropping Pattern :** کاشتکاری کا انحصار موسموں اور قدرتی وسائل جیسے زمین، پانی، اور سورج کی روشنی پر ہوتا ہے درجہ حرارت اور تپش کے حالات بھی اہم ہوتے ہیں۔چند فصلوں کی کاشت کاری صرف مخصوص موسموں میں ہی کی جاسکتی ہے جبکہ پانی کی دستیابی اور دیگر آلات کی موجودگی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے۔اس لیئے کسی بھی علاقے میں مختلف موسموں میں مختلف فصلوں کو اگایا جاتا ہے۔

- ہندوستان میں پیداوار کے تین اہم موسم ہیں۔ ربیع' خریف اور زائد۔
- ربیع فصلوں کو موسم سرما کے دوران اکٹوبر تا ڈسمبر میں بویا جاتا ہے اور موسم گرما میں اپریل تا جون کٹائی کی جاتی ہے۔
- ربیع کی اہم فصلیں گیہوں' بارلی' مٹر' چنے اور سرسوں ہیں۔ مغرب سے آنے والے طوفان' موسم سرما میں عمل ترسیب کا ہونا ان فصلوں کی پیداواریں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ سبز انقلاب کے رونما ہونے کی وجہ سے پنجاب' ہریانہ' مغربی اتر پردیش اور راجستھان کے چند علاقوں میں سب بالا صراحت کردہ ربیع فصلوں کی پیداواریں کافی اضافہ ہوا ہے۔
- خریف فصلیں مانسون کے آغاز کے وقت ملک کے مختلف حصوں میں اگائی جاتی ہیں۔ اور اس کی کٹائی ستمبر یا اکتوبر میں کی جاتی ہے۔ ان موسموں میں اگائی جانے والی اہم فصلیں دھان' مکئی' جوار' باجرہ' مسور کی دال' تور کی دال' اُڑد کی دال' کپاس جوٹ' مونگ پھلی اور سویابین ہیں۔
- ربیع اور خریف موسم کے دوران ایک مختصر سے وقفہ کا موسم گرما ہی ہوتا ہے۔ جو Zayed Season کہلاتا ہے اس موسم کی اہم پیداوار تربوز' خربوز' ککڑی' ترکاریاں اور گھانس کی فصلیں ہیں۔
- اہم فصلیں: مختلف قسم کی غذائی اور غیر غذائی فصلیں اگنے کے لئے ملک کے مختلف علاقوں میں زمین کے فرق' آب وہوا اور زراعتی پیداواری طریقوں پر منحصر ہوتی ہے۔ ہندوستان میں اگائی جانے والی اہم فصلیں چاول' گیہوں' اجناس' دالیں' چائے' کافی' گنا' تیل کے بیج' کپاس' اور جوٹ وغیرہ ہیں۔
- **چاول:** یہ ہندوستان کی اکثریتی لوگوں کی غذائی پیداوار ہے۔ چاول کی پیدوار میں چین کے بعد ہمارا ملک دوسرا مقام رکھتا ہے۔ یہ خریف کی فصل ہے اس فصل کے لئے 25oC سے زائد درجہ حرارت' اعظم ترین تپش' سالانہ 100CM سے زائد بارش درکار ہوتی ہے۔
- کم بارش کے علاقوں میں اس کی پیداوار آبپاشی سے کی جاتی ہے۔ چاول کی پیداوار ہندوستان کے شمال' شمال مشرقی میدانوں ساحلی علاقوں اور ڈیلٹا کے خطوں میں کی جاتی ہے۔ نہری آبپاشی اور بورویل کی کثیف ترسیل کی ترقی کی وجہ سے کم بارش والے ریاستوں پنجاب' ہریانہ' مغربی اتر پردیش اور راجستھان کے علاقوں میں چاول کی پیداوار ممکن ہو پارہی ہے۔
- **گیہوں:** یہ دوسری اہم فصل ہے۔ یہ شمال اور شمال مغربی ہندوستان کی اہم غذائی فصل ہے۔ اس فصل کو اگنے کے لئے ٹھنڈا موسم اور کٹائی کے قابل بننے کے لیئے سورج کی تیز روشنی درکار ہوتی ہے۔ اس فصل کو 50cm تا 75cm سالانہ بارش کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ہندوستان میں دو اہم گیہوں کی پیداوار کے خطے ہیں۔ شمال ومغرب میں گنگا' ستلج کے میدان اور کالی مٹی والے دکن کے علاقے۔ گیہوں کی سکثیر پیداوار کرنے والی ریاستیں پنجاب' ہریانہ' اتر پردیش' بہار' راجستھان' اور مدھیہ پردیش کے علاقے ہیں۔
- **مکئی: Maize:** یہ ایسی فصل ہے جس کی پیداوار (غذائی اور گھانس دونوں کے استعمال کے لئے کی جاتی ہے۔ یہ خریف کی فصل ہے اور اس کو 21oC تا 27oC کا درجہ حرارت اور بہتر چکنی مٹی درکار ہوتی ہے۔
- چند ریاستوں جیسے بہار میں ربیع کے موسم میں بھی اسکی پیداوار کی جاتی ہے جدید آلات' HYV بیجس' کھاد اور آبپاشی مکئی کی زیادہ پیداوار میں معاون ہوتے ہیں۔ مکئی کی پیداوار کی اہم ریاستیں کرناٹک' اتر پردیش' بہار' آندھرا پردیش' اور مدھیہ پردیش ہیں۔
- **اجناس (Millets):** جوار' باجرہ اور راگی ہندوستان میں اگائی جانے والی اہم اجناس ہیں۔ اس سے Coarse grains کہتے ہیں۔ اس کی تغذیہ ہی کافی اہمیت ہے۔ راگی میں وافر مقدار میں لوہا' کیلشیم' دیگر جزوی مقوی اجزاء پائے جاتے ہیں۔
- ہندوستان میں جوار (تیسری اہم غذائی فصل علاقے اور پیداوار کے لحاظ سے ہے۔ یہ بارشی فصل ہے یہ کالی مٹی میں اگتی ہے۔ اور اس کو کم آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ جوار کی پیداوار مہاراشٹرا ہی ہوتی ہے۔ اس کے بعد کرناٹک آندھرا پردیش اور مدھیہ پردیش ہی بالترتیب جوار کی پیداوار کی جاتی ہے۔

- باجرہ کی پیداوار ریتلی مٹی اور کالی مٹی ہی کی جاتی ہے۔ راجستھان ہی سب سے زیادہ باجرہ کی پیداوار کی جاتی ہے اس کے بعد اتر پردیش، مہاراشٹرا، گجرات، اور ہریانہ ہی باجرہ کی پیداوار کی جاتی ہے۔
- راگی خشک علاقوں کی فصل ہے جو کہ سرخ، کالی، ریتیلی اور چکنی مٹی میں اچھی طرح اگتی ہے۔ کرناٹک وائی کی پیداوار سرفہرست ہے اس کے بعد رائی کی پیداوار میں ٹاملناڈو کو دوسرا مقام حاصل ہے۔
- **دالیں Pulses:** دالوں کی پیداوار اور صرفہ ہی ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے یہ سبز خور غذا کے اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔ ہندوستان ہی جن اہم دالوں کی پیداوار کی جاتی ہے اس میں مسور کی دال، چنے کی دال، اڑت کی دال، تور دال اور مٹر شامل ہیں۔
- دالوں کی پیداوار کے لئے کم نمی والی مٹی درکار ہوتی ہے۔ اور یہ خشک موسموں کے حالات میں باقی رہتی ہے تور کی دال کے علاوہ تمام دالیں مٹی کو ہوا سے نائٹروجن حاصل کر کے زرخیز بناتے ہیں۔ اس لیئے ان فصلوں کو دوسری فصلوں سے تبدیل کیا جاتا ہے۔ دالوں کی کثیر پیداوار مدھیہ پردیش، اتر پردیش، راجستھان، مہاراشٹرا اور کرناٹک میں ہوتی ہے۔
- **اجناس کے علاوہ دیگر غذائی فصلیں: گنا sugar Cane:** یہ ایک منطقی (منطقہ حارہ) اور ذیلی منطقہ کی فصل ہے۔ اس کی بہتر پیداوار کے لئے گرم اور زیادہ تپش والی آب وہوا کے ساتھ 21oC تا 27oC اور سالانہ بارش 75cm تا 100cm کے دوران ہوتی ہے۔
- کم بارش والے علاقوں میں آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ دستی مزدوروں سے بوئی اور کاٹی جاتی ہے۔
- ہندوستان مین برازیل کے بعد دنیا میں گنے کی پیداوار کی جاتی ہے۔ یہ شکر، گڑ، کھانڈ اساری، اور Woalsses کا ذریعہ ہے۔ گنے کی پیداوار کی اہم ریاستیں، اتر پردیش، مہاراشٹرا، کرناٹک، ٹاملناڈو، آندھراپردیش، بہار، پنجاب اور ہریانہ ہیں۔
- **تیل کے بیج Oil Seeds:** ہندوستان دنیا میں سب سے زیادہ تیل کے بیج کی پیداوار کرنے والا ملک ہے۔ مختلف قسم کے تیل کے بیج کی پیداوار فصلوں کے 12 فیصد حصہ پر ہوتی ہے۔
- ان تیل کے بیج میں چند کا استعمال صابن کی پیداوار، کاسمٹک اور مرہم دواؤں میں خام اشیاء کے طور پر کیا جاتا ہے۔ مونگ پھلی خریف کی فصل ہے۔ اور نصف سے زیادہ تیل کے بیج ہندوستان میں اس کی پیداوار سے حاصل کئے جاتے ہیں۔
- آندھراپردیش میں سب سے زیادہ مونگ پھلی کی پیداوار ہوتی ہے۔ اس کے بعد ٹاملناڈو، کرناٹک، گجرات، اور مہاراشٹرا کا مقام مونگ پھلی کی پیداوار ہی ہے۔ اسی (Linseed) اور سرسوں ربیع فصل ہے۔
- تل شمالی ہندوستان میں خریف اور جنوبی ہندوستان میں ربیع فصل ہے۔ ارنڈی بیجوں کی پیداوار ربیع اور خریف دونوں میں کی جاتی ہے۔
- **چائے TEA:** چائے کی پیداوار / شجر دار (Plantation) زراعت کی مثال ہے۔ یہ ہندوستان کی اہم فصل ہے۔ جس کو برطانوی حکمرانوں سے مشروبات کے طور پر روشناس کروایا تھا۔
- موجودہ دور ہی ہندوستان خود چائے کی پیداوار کرتا ہے۔ چائے کے پودے منطقی اور ذیلی منطقی کے آب وہوائی خطے میں اگائے جاتے ہیں۔ اس کے لئے گہری اور زرخیز وتراب مٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔
- اس صنعت کے لئے سال تمام دھول سے پاک وصاف مٹی درکار ہوتی ہے چائے کے پتوں کے نمو کے لئے اس پر مسلسل پانی کا چھڑکاؤ کرنا ضروری ہے۔ اسکی پیداوار کے لئے کثیر ماہر مزدوروں کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ چائے کی پیداوار نازگی کو برقرار رکھنے کے لئے چائے کے باغات میں ہی کی جاتی ہے۔

- چائے کی پیداوار کی اہم ریاستیں آسام، دارجلنگ کے پہاڑی علاقے چلیا گری اضلاع، مغربی بنگال، ٹاملناڈو اور کیرالا ہے۔ ہندوستان چائے کی پیداوار اور برآمد کرنے والا دنیا کا اہم ملک ہے۔
- **کافی:** ہندوستان دنیا کی 4 فیصد کافی کی پیداوار کرتا ہے۔ ہندوستانی کافی دنیا میں معیار اور ذائقہ کے لئے پہنچانی جاتی ہے۔ عربیہ کی قسم یمن سے ہمارے ملک میں پیداوار کے لئے لائی گئی تھی۔ اس قس کی چائے کی دنیا بھر میں کافی مانگ ہے۔
- کافی کی کاشت کا آغاز بابو بودان پہاریوں یں کیا گیا۔ کافی کی کاشت کرناٹک کے نیلگیری کے علاقے، کیرالا اور ٹاملناڈو میں کی جاتی ہے۔
- **باغبانی کی فصلیں Horticulture Crops:** ہندوستان دنیا میں پھلوں اور ترکاریوں کی پیداوار میں سرفہرست ہے۔
- مہاراشٹرا، آندھراپردیش اور مغربی بنگال کے آم ناگپور اور چیراپونجی (میگھالیہ) کے سنترے، کیرالا، میزورم، مہاراشٹرا کے موز، اتر پردیش اور بہار کے جام، میگھالیہ کے انناس، آندھراپردیش اور مہاراشٹرا کے انگور، کشمیر اور ہماچل پردیش کے سیب، ناشپاتی، خوبانی اور اخروٹ کی دنیا میں کافی مانگ ہے۔
- ہندوستان دنیا کی تقریباً 13% ترکاریوں کی پیداوار کرتا ہے۔ پھول گوبھی، پیاز، پتہ گوبھی، مٹر، ٹماٹر، بیگن اور آلو دکی پیداوار کا اہم ملک ہے۔
- **غذائی اجناس (Food Crops): ربر:** یہ ایک استوائی فصل ہے، لیکن مخصوص حالات میں اس کی پیداوار منطقی اور ذیلی منطقی علاقوں میں ہوتی ہے۔ اس پیداوار کے لیئے معتدل آب وہوا کے ساتھ 200cm سے زائد بارش اور 25oC سے زائد درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے
- ربر اہم صنعتی خام مال ہے اس کی پیداوار کثیر تعداد میں کیرالا، ٹاملناڈو، کرناٹک اور انڈومان نکوبار کے جزیروں کے علاوہ میگھالیہ کے گارو پہاڑیون میں کی جاتی ہے۔ قدرتی ربر کی پیداوار کے لئے دنیا میں ہندوستان کو پانچواں مقام حاصل ہے۔
- **ریشہ دار فصلیں Fibre Crops:** کپاس، جوٹ، جٹیش، Hemp، اور قدرتی ریشم چار اہم ریشہ دار فصلیں ہندوستان میں اگائی جاتی ہیں۔ پہلے کے تین فصلوں کی پیداوار اس میں کی جاتی ہے۔ جبکہ چوتھی فصل کو ریشم کے کیڑوں کے خول (Cocoons) سے حاصل کیا جاتا ہے۔
- ریشم کے کیڑے یہ خول شہتوت کے پتوں کو کھا کر بناتے ہیں۔ ریشم کے کیڑے کے پالنے کو Sericulture کہتے ہیں۔
- **کپاس (Cotton):** ہندوستان کو کپاس کے پودوں کا حقیقی گھر جانا جاتا ہے۔ کپاس کپڑے کی صنعت کا اہم خام مال ہے۔ کپاس کی پیداوار سطح مرتفع دکن کالی مٹی والے علاقوں میں بہتر انداز ہی ہوتی ہے۔
- اس کی پیداوار کے لئے زیادہ درجہ حرارت، ہلکی بارش اور سال میں 210 دن منجمد ایام اور سورج کی تیز روشنی ضروری ہے۔ یہ ایک خریف فصل ہے جو 6 تا 8 مہینے میں کٹائی کے لئے تیار ہوجاتی ہے۔ اسکی کثیر پیداوار مہاراشٹرا، گجرات، مدھیہ پردیش، کرناٹک، آندھراپردیش، ٹاملناڈو، پنجاب، ہریانہ اور اترپردیش میں ہوتی ہے۔
- **جوٹ:** جوٹ سنہرے ریشے (Golden Fibr): کہلاتے ہیں۔ جوٹ کی پیداوار سیلابی زرخیز مٹی جو کہ سیلابی میدانوں میں پائی جاتی ہے۔ اور ہر سال بدلتی ہے۔ بہتر انداز میں ہوتی ہے۔ جوٹ کو نمو کے وقت اعظم ترین درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔
- مغربی بنگال بہار، آسام، اڈیشہ اور میگھالیہ جوٹ کی کثیر مقدار پیدا کرنے والی ریاستیں ہیں۔ جوٹ کا استعمال Gunny bags، چٹائی، رسیاں، اون، قالین اودیگر اشیاء کی تیاری میں کیا جاتا ہے۔ اس کی زیادہ قیمت کی وجہ سے بازار میں اس کا استعمال بتدریج ختم ہورہا ہے۔ اور اس کی جگہ Synmetic Fibre اور نائیلان کا استعمال کیا جارہا ہے۔

سلسلہ نشان	فصل	2011 کے مطابق غذائی اجناس کی پیداوار میں اہم ریاستوں کا حصہ (جملہ فیصد میں فی حصہ)
1	دھان	مغربی بنگال(16%) پنجاب(13%) اتر پردیش(12%) متحدہ آندھرا پردیش(12%) اڈیشہ(8%)
2	گیہوں	اتر پردیش(34%) پنجاب(19%) ہریانہ(13%) مدھیہ پردیش(10%) راجستھان(9%)
3	اجناس ودیگر اناج	مہاراشٹرا(19%)، کرناٹک(18%)، راجستھان(12%)، آندھرا پردیش(10%)، اتر پردیش(9%)
4	مکئی	کرناٹک(18%)، آندھرا پردیش
5	دالیں	مدھیہ پردیش(29.4)' مہاراشٹرا(16.2) اتر پردیش(13.0) آندھرا پردیش(9.8) کرناٹک(7.6)
6	گنا	اتر پردیش(40.1) مہاراشٹرا (22.0) کرناٹک(10.4) ٹاملناڈو(10.2)
7	تیل کے بیج	مدھیہ پردیش(30.7) راجستھان(17.7) گجرات(12.5) مہاراشٹرا(11.3) اور آندھرا پردیش(6.0)
8	روئی	گجرات(33.3) مہاراشٹرا(24.4) آندھرا پردیش(13.4) پنجاب(8.4) ہریانہ(8.0)

- **زراعت برائے غذائی طمانیت Food Security and Sustainable agriculture**
- اگر حکومت مناسب زراعتی انفراسٹکچر اور قرض کی فراہمی کو یقینی بنائیں اور جدید ٹکنالوجی کو فروغ دیں تو ہر ایک ضلع اور منڈل کو غذائی اجناس کی پیداوار کے لئے خود کفیل بنایا جاسکتا ہے۔
- صرف چاول اور گیہوں کی پیداوار پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے مخصوص علاقوں میں اگنے والی غذائی فصلوں کی پیداوار کو فروغ دینا چاہیئے ضروری انفراسٹکچر کی فراہمی سے کہ آبپاشی کی سہولیات ترغیب برقی کی دستیابی وغیرہ سے خانگی شعبہ کی سرمایہ کاری اس شعبہ میں ہوسکتی ہے۔غذائی اجناس پر زیادہ توجہ مرکوز کرتے ہوئے آزاد تجارت کو فروغ دیا جائے۔
- ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کے برخلاف غذا کی اجناس کی پیداوار ہی کمی ہندوستان کے لئے مستقبل میں غذائی طمانیت پر ایک بڑا سوال پیدا کرتی ہے۔زمین پر غیر زرعی مکانات کی تعمیر اور غیر زراعتی سرگرمیوں کے درمیان مسابقت کے سبب پیداوار کے لئے زمین میں کمی واقع ہورہی ہے۔کھاد، کیڑے مار ادویہ جو ایک مخصوص مدت تک کرشماتی نتائج دیتے تھے۔
- لیکن یہ چیزیں زمین کی زرخیزی کے خاتمہ کا سبب بن رہی ہیں پانی کی قلت کے سبب آبپاشی کے مسائل پیدا ہورہے ہیں۔غیر مناسب پانی کے انتظامیہ سے پانی کیچڑ بن رہا ہے اور ضائع ہورہا ہے۔
- کم پانی والی ریاستوں جہاں پر کاشت کاری کے لیے پانی درکار رہوتا ہے کسانوں کو مفت برقی کی سربراہی کرنی چاہیئے۔جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوگی اور یہ زیرزمین پانی اور جھرنوں سے مستفید ہونے کا کسانوں کو موقع فراہم کرتا ہے۔(مثلا پنجاب میں چاول مہاراشٹرا میں گنا) زیرزمین پانی کے جھرنوں میں پانی کی کمی کی وجہ سے کئی کنویں اور بورویل خشک ہورہے ہیں۔
- **ہندوستانی معیشیت کے لئے زراعت کیوں اہم ہے۔**
- قوم کی غذائی طمانیت زراعت پر منحصر ہوتی ہے۔اور اس شعبہ سے ہی قوم کو غذا کی یقینی طمانیت ملتی ہے۔صنعتوں کے لئے مختلف قسم کے خام مال کی کاشت کھیتوں میں کی جاتی ہے، گیہوں، چاول اور دیگر غذائی اجناس کی کاشت کسان کرتے ہیں۔
- زراعت ہی کروڑوں لوگوں کے گذر بسر کا ذریعہ ہے اور یہ وسیع پیمانے پر لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے۔
- ہندوستان کے جملہ مزدوروں میں نصف سے زائد مزدور زراعت یا اس سے متعلقہ سرگرمیوں میں کام کرتے ہیں۔مرد اور عورتوں کے درمیان عورتوں کو زراعت میں وسیع مواقع ہیں۔تقریباً 70 فیصد کام کرنے والی عورتیں زراعت سے منسلک ہیں۔

- دو قسم کے لوگ کاشتکاری میں مشغول ہوتے ہیں۔ پہلے زراعتی مزدور اور دوسرے کاشتکار وہ کسان ہیں جن کے پاس قلیل زمین ہوتی ہے۔ اور وہ دوسروں کی زمین کاشتکاری کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
- زراعتی مزدور وہ مزدور ہوتے ہیں جن کے پاس زمین نہیں ہوتی ہے اور وہ دوسروں کی زمین پر کام کرتے ہیں۔ کاشتکار خود روزگار ہوتے ہیں۔ جبکہ زراعتی مزدور دوسروں کی زمین پر کام کے لیئے انحصار کرتے ہیں۔ وہ اپنی گذر بسر کے لئے دوسرے کام بھی تلاش کرتے ہیں۔
- 1950ء میں 70 فیصد کھیتوں میں کام کرنے والے کاشتکار تھے۔ 50 سال بعد کاشتکاروں کا فیصد 55 ہوگیا زراعتی مزدور کا فیصد بڑھ گیا۔
- وقت کے لحاظ سے آبادی میں اضافہ ہوا اور فی الحال ہم حقیقی اعداد و شمار کو دیکھ سکتے ہیں۔ 1951ء میں زراعتی شعبہ میں کام کرنے والے لوگوں کی تعداد 97 ملین تھی۔ جو بڑھ کر 2001ء میں 234 ملین ہوگئی۔ زراعتی مزدور دیہی علاقوں میں گذر بسر کے مواقع تلاش کرنے لگے۔
- حقیقت یہ ہے کہ ان کے پاس کاشتکاری کے لئے زمین نہیں ہے یا پھر بہت ہی قلیل ہے۔ ان کے لئے کونسے روزگار کے مواقع دستیاب ہیں۔ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے۔
- ہندوستان میں کسان مختلف قسم کی کاشتکاری کرتے ہیں۔ اس کو وسیع پیمانے پر دو حصوں زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ غذائی اجناس Food Grains، غیر غذائی اجناس Non-Food Grains۔ غذائی اجناس میں اناج جیسے چاول گیہوں، جوار، باجرہ، مکئی، راگی، بارلی اور دوسرے اجناس دالیں، چنے، لال دالیں اور دوسری دالیں شامل ہیں۔
- غیر غذائی اجناس مونگ پھلی، تل، Rip Seeds، سرسوں، السی Linseed، ارنڈی کے بیج اور سورج مکھی ہیں۔ یہ تمام ملا کر بنیادی غذا اور اناج اور دیگر حیاتین تیار کرتے ہیں۔
- ہمارے ملک کو دو چیلنجس درپیش ہیں۔ پہلا مناسب مقدار میں اناج کی پیداوار کرنا دوسرا اس بات کو یقینی بنانا کہ لوگ تغذیہ سے محروم نہ رہے۔ جبکہ اناج موجود ہوں۔
- غیر غذائی اناج ریشے Fibres جیسے کپاس، جوٹ، Mesta، اور sannhemp شجر دار فصلیں جیسے چائے، کافی اور ربر ہیں۔ ہندوستانی کسان زیادہ تر قلیل زمین رکھتے ہیں۔
- 1950ء تا 1965ء، 1966ء تا 1990ء اور مابعد 1991ء ہر مرحلہ ہندوستانی زراعت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔
- **پہلا مرحلہ: آبپاشی میں اضافہ اور باندھوں (ڈیم) کی تعمیرات:** 1950ء اور 1965 کے دوران ہندوستانی حکومت نے آبپاشی اور برقی کے پراجکٹس میں کثیر سرمایہ کاری کی۔ یہ امید تھی کہ اس سے فصلوں کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ اور غذائی قلت کے مسائل حل ہونگے۔
- آبپاشی کے لئے بڑے ڈیموں اور برقی پیداوار کے لئے بھاکر اننگل (پنجاب) دامودر وادی (مغربی بنگال)، ہیراکڈ (اڈیشہ)، ناگرجنا ساگر (آندھراپردیش) گاندھی ساگر (مدھیہ پردیش) تعمیر کیئے گئے۔
- اس سے آبپاشی کے علاقے اور کاشتکاری میں ترقی ہوئی اور فصلوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ اس مرحلہ میں حکومت سے امداد باہمی سوسائیٹیوں کے قیام کو فروغ دیا۔ اور زراعتی توسیعی عہدیداروں (Agriculture extention officers) کے تقررات کیئے تاکہ کسانوں کو فنی مدد ملیں۔
- مختلف قسم کے اقدامات بالخصوص چھوٹے کسانوں کے لئے منڈل و بلاک سطح کی پالیساں سماجی ترقی پروگرام (Community development programme) کے تحت کئے گئے۔
- **دوسرا مرحلہ:** حکومت نے ہندوستانی مٹی کے لئے ہندوستان و دیگر ممالک کے تحقیق اداروں کی ایجاد کردہ نئے بیجوں کو روشناس کروایا۔ اس سے زراعت کی ترقی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ نئے بیج High Yielding Variety کہلاتے ہیں۔

- کیمیائی کھاد، مشنری، نئے ٹریکٹر اور دیگر آبپاشی کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ دیہی علاقوں میں مختلف قسم کے امدادی بنکوں کا قیام عمل میں لایا گیا تا کہ وہ کسانوں کو قرض مہیا کریں۔ اور انہوں نے جدید کاشتکاری کے لئے خام مال، جیسے کھاد، کیڑے مار ادویہ اور مشین وغیرہ کی خریداری کی۔
- **High Yielding Varieties** :اونچی پیداواری قسموں کے بیج (HYV) اور جدید زراعتی ٹکنالوجی کی کلید ہیں HYV بیجیں اس وقت اچھی طرح اگتی ہیں جب کھادیں اور پانی استعمال ہوں۔ ان میں اناج وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اور کم قد کے ہوتے ہیں۔ کم عرصہ میں تقریباً فصلیں پختہ ہو جاتے ہیں۔
- قلیل عرصہ میں فصلوں کے پکنے سے دوگنی کاشتکاری کی جاسکتی ہے۔ کسان اپنی زمینات کو سال میں ایک سے زائد مرتبہ استعمال کر سکتے ہیں۔
- اس پالیسی پر ابتداء سب پنجاب، ہریانہ، مغربی اتر پردیش، آندھرا پردیش اور ٹاملناڈو کے چند اضلاع میں عمل آواری کی گئی۔ HYV بیجوں کو وافر مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی استعمال پہلے سے ہی آبپاشی والے علاقے میں کیا جاتا ہے۔
- گیہوں کی نئی قسمیں پنجاب، ہریانہ، اور اتر پردیش ہی اُگانی گئی جبکہ چاول کی نئی قسمیں آندھرا پردیش اور ٹاملناڈو میں اگائی گئی تھی،
- **سبز انقلاب کے اثرات: پیداوار میں اضافہ:** ہمارے ملک میں وسیع علاقوں پر HYV کے پھیلاؤ اور نئی فصلوں کے آغاز سے پیداوار میں کافی اضافہ ہوا اور ہندوستان غذائی اجناس میں خود مکتفی بن گیا۔
- غذائی اجناس کی پیداوار ہی اضافہ کی وجہ سے ہمیں دیگر ممالک سے ان کی درآمد کی ضرورت نہیں رہی۔ فی الحال غذائی اشیاء کا ہندوستان کے برآمدات میں 3 فیصد حصہ ہے۔ غذائی اجناس میں گذشتہ پانچ دہوں میں چار گنا اضافہ اور اس کی پیداوار 51 ٹن سے 242 ٹن تک پہنچ گئی۔
- حکومت نئے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا FCI کے تعاون سے غذائی اجناس کی بڑی مقدار میں ذخیرہ اندوزی کی ہے۔ اس کا استعمال ملک میں ناگہانی اور قحط کے حالات کے وقت کیا جاسکتا ہے۔ حاصل شدہ غذائی اجناس کو نا قابل رسائی علاقوں میں مہیا کیا جاسکتا ہے۔
- حاصل شدہ غذائی اجناس کو نا قابل رسائی علاقوں میں مہیا کیا جاسکتا ہے۔ 1967ء میں حکومت کے پاس صرف 19 لاکھ ٹن غذا ذخیرہ کی ہوئی تھی لیکن یہ 11-2010 کے دوران 220 لاکھ ٹن ہوگئی۔ جملہ غذائی اجناس میں 1/10 حصہ ہندوستان میں پیدا کیا جاتا ہے۔
- سبز انقلاب سے کسانوں کو ایک ہی قسم کی زمین پر غذائی اور غیر غذائی اجناس میں اونچی پیداوار کے لئے مدد ملی۔ کاشتکاری کے لیئے زمین میں کوئی زیادہ اضافہ نہیں ہوا۔
- 1960ء میں ایک کسان ایک ایکر زمین پر 287 کیلوگرام غذائی اجناس دھان یا گیہوں کی کاشتکاری کرتے تھے۔ لیکن آج وہی کسان فی ایکر اسی زمین پر 800 کیلوگرام کاشتکاری کرتے ہیں۔
- **ماحولیاتی اثرات:** عدم توازن سبز انقلاب سے ماحولیاتی عدم توازن پیدا ہوا پہلے ہی بنایا جاچکا ہے کہ اس کا آغاز شمالی پنجاب، ہریانہ اور اتر پردیش کے علاقوں میں ہوا
- **تیسرا مرحلہ 1990 تا اب تک۔ مابعد زراعتی انقلاب:** 1967ء تا 1991ء کے دوران ہندوستانی کسانوں نے اپنی پیداوار اندرون ملک کے بازار اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے توسط سے حکومت کو فروخت کی ہے۔ عوام ملک کے بازاروں پر غذائی اشیاء کی خریداری کے لئے منحصر تھے۔
- بیرونی پیداواری اشیاء کی تجارت کی اجازت نہیں تھی۔ تقریباً پیداواری اشیاء بالخصوص غذائی اجناس کی برآمد پر پابندی تھی۔ درآمدات کی اجازت نہیں تھی۔ صرف حکومت ہی اختیار تھا کہ وہ غذا کی قلت کے موقع پر اسے درآمد کر سکے۔

- حکومت کسانوں کی مدد سے کاشتکاری کے آلات کی فراہمی اور اقل ترین امدادی قیمت (MSP) سے پیداواری اشیاء کو خرید کر کرتی ہے۔ اس طرح ہندوستانی کسان اندرون ملک کے بازاروں میں اشیاء کو فروخت کرتے ہیں اور حکومت کے تعاون پر منحصر ہوتے ہوئے کاشتکاری سے واجبی آمدنی کماتے ہیں۔
- **پیداواری اشیاء میں بیرونی تجارت:** حکومت نے 1991ء سے قبل بہت سے حفاظتی اقدامات کیے جس سے ہندوستانی زراعت کی پالیسوں میں اہم تبدیلیاں ہوئی۔ ہندوستانی پیداواری اشیاء کی برآمدات اور برآمدات میں پہلے کے مقابلے میں کافی اضافہ ہوا۔ یہ ترقی یافتہ ممالک کے دباؤ کے سبب بھی تھی۔
- صرف ہندوستان میں ہی کاشتکاری کے پالیسیوں کی تبدیلی علحدہ طور پر نہیں ہوئی بلکہ کم آمدنی والے ایشیاء، آفریقہ اور جنوبی امریکہ کے ممالک بھی ایسی پالیسیوں میں تبدیلی کرتے ہیں۔ یہ اس لیئے ممکن ہوا کہ ترقی یافتہ ممالک نے ان پر بیرونی تجارت سے دباؤ ڈالا۔
- ترقی یافتہ ممالک اپنی فاضل پیداواری اشیاء کو کم آمدنی والے ممالک میں فروخت کرنا چاہتے ہیں جہاں پر وسیع پیمانے پر خریدار ہوتے ہیں۔
- بیرونی تجارت پالیسیوں میں تبدیلیوں کی وجہ سے بہت سے فصلوں کی تجارت کی جاسکتی ہے۔ کسان اب ترکاریوں اور پھلوں، شکر اور گڑ کو درآمد کرتے ہیں۔ ایسے ہی کپاس، ربر، دالوں، تیل کے بیج، کی برآمد ہوسکی لیکن کسان غذائی اجناس کو برآمد نہیں کر سکتے کیونکہ اناج غذا کا اہم جز ہے۔
- ترقی یافتہ ممالک ہندوستان پر مسلسل دباؤ کیئے ہوئے ہیں کہ ان ممالک کی پیداواری فصلوں کو ہندوستان میں کثیر تعداد میں درآمد کریں۔ بیرونی تجارت کسانوں کی آمدنی میں کمی وزیادتی کا بہت زیادہ سبب بن سکتی ہے۔
- MSP قیمت وہ ہے جس پر اگر کسان چاہیے تو اپنے اجناس کو حکومت کو فروخت کرسکتا ہے۔ حکومت نے MSP کا تعین کیا تا کہ کسانوں کو پیداواری لاگت اور کم سے کم منافع کا حصول ہوں ارتاجر کسانوں پر زبردستی اقل ترین قیمتوں پر ان کے اجناس کو فروخت کرنے کے لیئے دباؤ نہیں ڈال سکتے ہیں۔
- حکومت نے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (FCI) کا قیام کسانوں سے اجناس خریدنے اور ذخیرہ کرنے کے لئے کیا ہے۔ یہ ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور راشن کی دکانوں اور دوسرے حکومتی اسکیمات جیسے اسکولوں میں دوپہر کے کھانے کو یہ اجناس مہیا کرتے ہیں۔
- 1991ء سے قبل حکومت نے کسانوں کو بہت سے طریقوں سے مدد کی تب کسانوں نے سبز انقلاب میں حصہ لیا اور جدید کاشتکاری کے طریقے شروع کئے حالیہ برسوں میں حکومت کا تعاون اتنا زیادہ سرگرم نہ رہا مثلاً حکومت نے آبپاشی کے پراجکٹس کا آغاز کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اکثر کسانوں کو خشک زمین علاقوں میں کاشتکاری کے لئے بارش پر منحصر ہونا پڑا۔

ریاست تلنگانہ سے متعلق اہم معلومات

- تلنگانہ کی ریاستی علامت کاکتیہ تورانم اور چار مینار ہے۔
- تلنگانہ کی ریاستی علامت کاکتیہ تورانم اور چار مینار کو کوکشمن ایلے نے ڈیزائین کیا۔
- تلنگانہ کا ریاستی پرندہ پالا پٹا (Indian Roller) Palapitta ہے؟
- تلنگانہ کا ریاستی جانور جنکا ہرن Jinka (Deer) ہے
- تلنگانہ کا ریاستی پھول Tangedy Pavvu (Cassia Auroculata) ہے۔

- تلنگانہ کا ریاستی پھل آم ہے۔
- تلنگانہ کا ریاستی درخت Jammi Chettu (Prosopis Cineraria) ہے
- تلنگانہ کی ریاستی دریا گوداوری ہے۔
- تلنگانہ کا ریاستی کھیل کبڈی ہے۔
- تلنگانہ کا ریاستی نغمہ Jaya Jaya He Telangana ہے۔
- تلنگانہ کے ریاستی نغمہ کو اینڈی سری نے تحریر کیا۔
- انگلش اینڈ فارین لینگویج یونیورسٹی 1958ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- اچاریہ این جی رنگا یونیورسٹی 1964ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- اچاریہ این جی رنگا یونیورسٹی کا موجودہ نام پروفیسر جے شنکر یونیورسٹی ہے۔
- حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی 1974ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- کاکتیہ یونیورسٹی 1976ء میں قائم کی گئی۔
- کاکتیہ یونیورسٹی ورنگل میں قائم کی گئی۔
- ڈاکٹر بی آر امبیڈکر یونیورسٹی 1982ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- سری پوٹی سری راملو تلگو یونیورسٹی 1985ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- جواہر لال نہرو ٹکنالوجیکل یونیورسٹی 1972ء میں حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- نلسار لا یونیورسٹی 1998ء میں میں قائم کی گئی۔
- نلسار لا یونیورسٹی حیدرآباد میں قائم کی گئی۔
- تلنگانہ یونیورسٹی 2006ء میں میں قائم کی گئی۔
- تلنگانہ یونیورسٹی نظام آباد میں قائم کی گئی۔
- مہاتما گاندھی یونیورسٹی 2007ء میں قائم کی گئی۔
- مہاتما گاندھی یونیورسٹی نلگنڈہ میں قائم کی گئی۔
- پالمور یونیورسٹی 2008ء میں قائم کی گئی۔
- پالمور یونیورسٹی محبوب نگر میں قائم کی گئی۔
- ستواہن یونیورسٹی 2008ء میں قائم کی گئی۔
- ستواہن یونیورسٹی کریم نگر میں قائم کی گئی۔

تلنگانہ کا جغرافیہ معہ جدید اضلاع

- تلنگانہ 50° 15° تا 51° 19° شمالی عرض بلد اور 15° 77° تا 19° 81° مشرقی طول البلد کے درمیان واقع ہے۔
- تلنگانہ کا جغرافیائی رقبہ 1,12,077 مربع کیلومیٹر ہے۔
- علاقے کے اعتبار سے ہندوستان میں تلنگانہ کو 12 واں مقام حاصل ہے۔
- تلنگانہ ہندوستان کی 29 ویں ریاست ہے۔

- تلنگانہ سطح سمندر سے 600 - 480 میٹر کے درمیان واقع ہے۔
- تلنگانہ کے شمال میں مہاراشٹرا واقع ہے۔
- تلنگانہ کے جنوب میں آندھراپردیش واقع ہے۔
- تلنگانہ کے مشرق میں چھتیس گڑھ اور آندھراپردیش واقع ہے۔
- تلنگانہ کے مغرب میں کرناٹک اور مہاراشٹرا واقع ہے۔
- تلنگانہ کے شمال میں گوداوری اور پرانہیتا دریائیں ہیں۔
- تلنگانہ کے جنوب میں کرشنا اور تنگھبدرا واقع ہے۔
- تلنگانہ کے مشرق میں کنڈیکل پہاڑیاں ہیں۔
- تلنگانہ میں محفوظ جنگلات (Reserved Forest)21,024 مربع کیلومیٹر ہیں۔
- تحفظی جنگلات (Protectived Forest): 7468 مربع کیلومیٹر ہیں۔
- جنگلات کے اعتبار سے ریاست تلنگانہ کو ہندوستان میں بارہواں (12) مقام حاصل ہے۔
- جنوبی ہند کی سب سے لانبی دریا گوداوری ہے۔
- گوداوری کو دکن گنگا کہا جاتا ہے۔
- گوداوری کا مبدا مغربی گھاٹ میں ناسک میں ہے۔(ٹریمبرم۔مہاراشٹرا)
- گوداوری تلنگانہ میں باسر میں داخل ہوتی ہے۔
- دریائے گوداوری مشرقی گوداوری کے ضلع میں ڈھوالیشورم (انتاروڑی) میں خلیج بنگال میں شامل ہوجاتی ہے۔
- دریا گوداوری کی معاون ندیاں مانجرا، پرانہیتا، اندراوتی، سابری ہیں۔
- دریائے کرشنا کا مبدا مغربی گھاٹ کے علاقے مہابلیشور (مہاراشٹرا) ہے۔
- دریائے کرشنا ریاست تلنگانہ میں تنگڑی (مکتھل ضلع محبوب نگر) میں داخل ہوتی ہے۔
- کرشنادریا Hamsaladeevi کے مقام پر خلیج بنگال سے ملتی ہے۔
- کرشنادریا کی لانبائی 1400 کیلومیٹر ہے۔
- کرشنا کی معاون ندیاں تنگھبدرا، ڈنڈی، پالیرو، پنچاگنگا، موسی، بھیما منیرو ہیں۔
- موسیٰ (Musi) کا مبدا انت گری پہاڑیاں وقارآباد ہے۔
- موسیٰ دریا ضلع حیدرآباد سے بہتے ہوئے ضلع نلگنڈہ میں وڈی پلی کے مقام پر دریائے کرشنا سے ملتی ہے۔
- تلنگانہ میں جملہ اضلاع کی تعداد 31 ہے۔
- تلنگانہ میں جملہ آبادی مردم شماری 2011ء کے مطابق 3,50,03,674 ہے۔(بحوالہ: تلنگانہ ریجنل جغرافی، تلگوا کیڈیمی تلنگانہ)
- تلنگانہ میں مردوں کی آبادی 1,76,11,633 ہے۔
- تلنگانہ میں عورتوں کی آبادی 1,73,9,041 ہے۔
- تلنگانہ میں خواندگی کا فیصد 66.46 ہے۔
- تلنگانہ میں مردوں کی خواندگی کا فیصد 74.95 ہے۔
- تلنگانہ میں عورتوں کی خواندگی کا فیصد 57.92 ہے۔

- تلنگانہ میں جنسی تناسب فی ہزار مرد کیلئے 988 خواتین۔
- رقبہ کے اعتبار سے تلنگانہ کا سب سے بڑا ضلع بھدرادری کتہ گوڑم ہے۔
- رقبہ کے اعتبار سے تلنگانہ کا سب سے چھوٹا ضلع حیدرآباد ہے۔

کثیر جوابی سوالات

1. ریاست تلنگانہ کی کثافت آبادی ہے

(1) 309 (2) 207 (3) 201 (4) 350

2. ریاست تلنگانہ کے کونسے ضلع میں 11 ملین ٹن یورانیم کے ذخائر ہیں

(1) محبوب نگر (2) میدک (3) نلگنڈہ (4) ورنگل

3. تلنگانہ کے کس ضلع میں ست پلی کانیں ہیں

(1) عادل آباد (2) کھمم (3) نگلنڈہ (4) نظام آباد

4. ریاست تلنگانہ میں جنگلاتی علاقہ کا فیصد ہے

(1) 24% (2) 32% (3) 28% (4) 26%

5. پوڈو طریقہ کاشتکاری کو کہتے ہیں

(1) جدید کاشتکاری (2) متبادل کاشتکاری (3) زرعی کاشتکاری (4) یہ تمام

6. پینو گولو کس ضلع میں واقع ہے

(1) حیدرآباد (2) عادل آباد (3) ورنگل (4) کھمم

7. کوبا قبیلہ کونسی کاشتکاری کرتے ہیں

(1) جھم کاشتکاری (2) جدید کاشتکاری (3) زرعی کاشتکاری (4) ان میں سے کوئی نہیں

8. ڈوکور واقع ہے

(1) پہاڑ (2) سمندر (3) سطح مرتفع (4) ٹیلے

9. پینو گولو واقع ہے

(1) وادی (2) پہاڑ (3) سطح مرتفع (4) سمندر

10. تلنگانہ کی سب سے اونچی آبشار کنٹالا واقع ہے

(1) عادل آباد (2) نظام آباد (3) ورنگل (4) کریم نگر

11. دریائے کرشنا تلنگانہ میں کسی مقام سے داخلی ہوتی ہے

(1) باسر (2) وقار آباد (3) تنگڑی (4) پینو گولو

12. دریائے گوداوری تلنگانہ کے کس مقام سے داخل ہوتی ہے

(1) تنگڑی (2) باسر (3) ڈوکور (4) وقار آباد

13. موسیٰ ندی کا مبدا ہے

(1) شیشا چلم پہاڑی (2) نلاملا پہاڑی (3) انت گری پہاڑیاں (4) دیورکنڈہ پہاڑیاں

14. ضلع کھمم کی تشکیل ہوئی

1948 (1) 1956(2) 1953 (3) 1960 (4)

15. راما گوڑم تھرمل پراجکٹ کس ضلع میں ہے

(1) ورنگل (2) کھمم (3) کریم نگر (4) میدک

16. تلنگانہ میں سب سے زیادہ جنگلات کا علاقہ ہے

(1) محبوب نگر (2) ورنگل (3) عادل آباد (4) کھمم

17. پروفیسر جے شنکر کے نام پر ضلع کونسے ضلع میں بنایا گیا۔

(1) نظام آباد (2) حیدرآباد (3) عادل آباد (4) ورنگل

18. علاقہ کے اعتبار سے ہندوستان میں تلنگانہ کو کونسا مقام حاصل ہے

(1) دسواں (2) گیارھواں (3) بارھواں (4) نواں

19. کاغذ پر نقشہ اتارتے وقت اوپری جانب سمت ہوتی ہے

(1) مغرب (2) شمال (3) جنوب (4) مشرق

20. ریاست تلنگانہ میں اضلاع کی تعداد ہے

10 (1) 23 (2) 33 (3) 13 (4)

جوابات

1-2	2-3	3-2	4-1	5-2	6-4	7-1	8-3	9-2	10-1
11-3	12-2	13-3	14-3	15-3	16-4	17-4	18-3	19-2	20-3

تاریخ

1. تاریخ کا مطالعہ۔ماقبل تاریخ 2. کانسے کا دور
3. لوہے کا دور ہندوستان میں ابتدائی لوہے کا سماج ❖ قدیم چینی تہذیب ❖ ایرانی اور رومی تہذیب ❖ عیسائیت
❖ وادی سندھ کی تہذیب ❖ آریائی تہذیب ❖ ابتدائی اور مابعد ویدک تہذیب ❖ ابتدائی آفریقی و یورپی تہذیب

موجودہ انسان کے ابتدائی باقیات

ایتھوپیا۔اوموکش	1,95,000یا1,60,000 سال قبل
جنوبی آفریقہ۔سرحدی غار،ڈائی کیلڈرس۔کلاسیز دریا کا علاقہ	1,20,000 تا50,000
مراقش۔دارلسطان	65,000 تا50,000 سال
اسرائیل۔قفس السکل	1,00,000 تا80,000 سال
آسٹریلیا۔منگوجھیل	45,000 تا35,000 سال
بروئی۔نیاہ غار	40000 سال
فرانس۔گروسیگنسن ایڈس	35,000 سال

- انسانی ارتقائی مدارج کو درج ذیل مدارج میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(1) آسٹروپتھکس (Austrophythicus) (2) راماپتھیکس (Ramaphytjhicus)
(3) ہوموایرکٹس (Homoerectus) (4) نیان ڈیٹرال میان (Nean derthal man)

یہ تمام انواع انسانی مخلوق سے ملتی جلتی تھی۔یہ 4,000 اور 1,40,000 سالوں کے درمیان پائی گئی۔

ہومیوساپین (Homo sapeins): اس کو Cro-maghons بھی کہتے ہیں۔یہ انواع بیس ہزار سال قبل پائی گئی۔یہ جدید انسان کے کے آباءواجداد کہلائے جانے لگے۔

پتھر کے دور کی تہذیب کا مطالعہ تین مراحل میں کیا جاسکتا ہے۔

(1) **قدیم پتھر کا زمانہ (Paleolithic Age):** (10,000 سے 2,50,000 قبل مسیح)۔اس دور میں انسان صرف غذا اکھٹا کرتا تھا۔ پتھر کے بنائے گئے اوزار کا استعمال کرتا تھا اور غاروں میں رہا کرتا تھا۔

(2) **درمیانی پتھر کا زمانہ (Mesolithic Age):** یہ زمانہ قدیم پتھروں کے زمانہ اور جدید پتھروں کے زمانہ کے بیچ کا زمانہ ہے۔اس دور میں لوگ آگ سے واقف ہونے لگے اور انسان چھوٹی کمیونٹی میں رہنے لگا۔

(3) **جدید پتھر کا زمانہ (Neolithic Age):** اس دور میں اوزاروں اور ہتھیاروں کے معیار میں اضافہ ہوا۔انسان زراعت اور مویشیوں کی پرورش کرنے لگا۔علم کیمیاء اور طبعیات کی بنیاد ڈالی گئی۔کپڑا سوتنے، کپاس اگانے اور مٹی کے برتن کو سینکنے کو سیکھا۔

- **کانسے کا دور:** کانسے کے دور سے ایک نئے عہد کا آغاز ہوتا ہے۔فن تحریر اور ہتھیاروں کی ایجاد سے سماجی ومعاشی گروہوں کو فروغ ملا۔لوگ مختلف پیشہ ورانہ گروہوں میں رہنے لگے۔آبادی میں اضافہ سے ثقافت کو فروغ ملا اور قوانین بنائے گئے۔دھاتوں کے استعمال سے معاشی ترقی ہوئی اور اس دور میں سماجی انقلاب رونما ہوا۔
- **ابتدائی لوہے کا دور:** ایک ہزار برس قبل مسیح میں لوہے کی ٹکنالوجی کے استعمال سے سیاسی اور سماجی زندگی میں تبدیلی رونما ہوئی۔زراعت اور تجارت میں ترقی ہوئی۔سماجی نظام کی شروعات ہوئی اور نئے سیاسی نظام کا آغاز ہوا شہری زندگی وجود میں آئی اور نئی زبانوں کو فروغ ملا۔یونان ،چین اور ہندوستان میں نئے فلسفیانہ خیالات کا ظہور ہوا۔زراعت کے لئے اوزاروں اور ہل چلانے کی وجہہ سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔لوہے کی آگہی سے ترقی ہوئی۔
- فونیشیاء کے باشندوں نے لکھنے کے لئے رسم الخط کو ایجاد کیا اور اس سے عبرانی ،عربی اور ایرانی زبانوں کو فروغ ملا۔سونے اور چاندی کے سکے وجود میں آئے۔چین میں جاگیرداریت ، ہند۔گنگا کے میدانوں میں شاہی طرز حکومت ، پہاڑی علاقوں میں جمہوری حکومتیں قائم کی گئی۔جغرافیہ،فلکیات اور سیاسیات پر لکھا گیا۔سائنسی انداز فکر کو فروغ ملا۔

ہندوستان میں ابتدائی لوہے کا سماج: ہند۔آریائی باشندوں کی آمد کے بعد گنگا کی وادی میں لوہے کا استعمال عام ہوگیا۔ویدوں ،پرانوں، بدھ مت کے ادبمیں اس دور کی زندگی کا خاکہ کھینچا گیا۔برہمنوں کو سماج میں باعزت مقام حاصل تھا۔کشتریوں کا طبقہ جنگجو تھا۔ویش لوگ زراعت اور تجارت اور شودران تینوں طبقات کی خدمات انجام دیتے تھے۔کاشی ،کوشیلا کے علاقوں میں کورو، پنچالہ میں طاقتور تھے۔

- اس دور میں تجارت بحرہ روم کے ساحل تک مصنوعات جانے لگیں۔سکے استعمال کئے گئے۔مزدوروں کی تنظیمیں قائم کی گئی۔

مگدھ سلطنت قائم کی گئی اور مگدھ کی ریاست نے لوہے اور تانبے کی معدنیات پر اپنا تسلط قائم کیا۔بدھ مت اور جین مت کا قیام عمل میں آیا۔ مگدھ کے موریا حکمرانوں نے سرکاری انتظامیہ قائم کی ااور اشوک نے ''دھرما'' کے تصور کو روشناس کروایا۔

- **قدیم چینی تہذیب:** براعظم ایشیاء کے مشرق میں چین سب سے بڑا ملک ہے اس ملک کے باشندے ہوانگ ہو(Hwang Ho) دریا میں مسلسل طغیانیاں آنے کی وجہ سے مصائب وآلام کا شکار ہوتے رہے۔ہزار ہا لوگ بے گھر ہوگئے۔
- قدیم چین کے باشندے جو کانسے اور تانبے کو استعمال کرتے تھے وہ لوہے کا استعمال بھی کرنے لگے۔کانسے اور تانبے کیا ستعمال سے قدیم چینی تہذیب کا آغاز ہوا جسے شانگ تہذیب سے موسوم کیا جاتا ہے اس کی شروعات کم وبیش 1850 ءقبل مسیح کے قریب ہوئی۔
- شانگوں کے زوال کے بعد کران حکمرانوں نے اپنی نئی تہذیب کا آغاز کیا۔انھوں نے ہان کو اپنی راجدھانی بنائی۔
- سانگ سیو Tsang Tsue کی تعلیمات سے متاثر ہوکر وہ متحد ہوگئے۔اس دور میں چینی تہذیب مشرق میں بحرانکاہل اور جنوب میں یانگ زی Yang Ze دریا تک پھیل گئی۔
- چاؤ کے بعد چنگ سلطنت کے دور کا آغاز ہوا۔چنگ حکمرانوں نے چین پر حکومت کی۔اس دور میں طاقتور اور منظّم حکومت قائم کی گئی۔مشہور چینی شہنشاہ شی ہوانگ جی(Shi Hwahungji) نے سلطنت کی شمالی سرحدوں کو محفوظ رکھنے کے لئے عظیم دیوار چین تعمیر کی۔ ینگ حکمرانوں کے آخری دور میں چینی سلطنت مغربی علاقوں تک پھیل گئی اور اس طرح اس کا ہندوستانی اور مغربی تہذیبوں سے رابطہ قائم ہوا۔
- چینی باشندے مٹی سے دلکش برتن تیار کرتے تھے اور سونے اور چاندی کے زیورات تیار کرتے تھے۔وہ قیمتی سبز پتھروں یشب سے حیرت انگیز آوازیں پیدا کرتے تھے۔وہ کانچ کے ٹکڑوں کو متناسب چوکھٹ میں لگاتے تھے۔

- قدیم چین میں کنفیوشس اور لاو سے دونوں نے اپنی تعلیمات کا پرچار کیا۔ جسے کنفیوشیس ازم اور ٹاواازم کہا گیا۔ ٹاواازم میں سیدھی سادی زندگی اور بے لوث رویہ کی تلقین کی گئی۔
- لاو سے 604 قبل مسیح پیدا ہوا۔ اس نے اپنے خیالات Tano Chi King میں پیش کئے۔ کنفیوشس کا جنم 551 قبل مسیح میں ہوا۔ وہ 479 قبل مسیح تک زندہ رہا۔ وہ مہاویر اور بدھ مت کا ہمعصر تھا۔ کنفیوشس نے اپنی پنچ چنگ (Punch Jing) سے سماجی ترقی کی تلقین کی۔ لاو سے بعد میں بدھ مت چین میں داخل ہوا۔
- قدیم چینی باشندوں نے دنیا کی سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے اجسام فلکی ستاروں کی گردش کے بارے میں لکھا۔ انھوں نے سورج گرہن اور چاند گرہن کو جغرافیائی مظہر سے تعبیر کیا۔ پانی کی گھڑی بھی ایجاد کی۔ انھوں نے حساب میں اشاریہ کے طریقہ کو استعمال کیا۔ وہ حساب میں ''صفر'' کے استعمال سے واقف نہیں تھے۔
- چینیوں نے زمین کے زلزلوں کو معلوم کرنے کے لئے زلزلہ کا علم (Seismo Graphy) کو ترقی دی۔ مقناطیس کی کشش، پتنگوں کی فضا میں اڑان، چھتریوں کی تیاری وغیرہ چینی باشندوں کے اہم کارنامے ہیں۔ چینیوں نے پہلی بار مسابقتی امتحانات کے ذریعہ سرکاری ملازمین کے تقرر کے طریقہ کو روشناس کرایا۔ انھیں Mandamins سے موسوم کیا جاتا تھا۔
- **ایرانی تہذیب:** ہند۔ یوروپی زبانیں بولنے والے قبائل 1400ء میں ایران میں داخل ہوئے اور ایرانی تمدن کی بنیاد ڈالی۔ یہ لوگ لوہے کے استعمال سے واقف تھے۔ یہ قبائیل چھٹی صدی ق م تک مقامی باشندوں سے گھل مل گئے اور Akaneid سلطنت قائم کی۔ اس سلطنت کا عظیم حکمران ڈیریس Darius تھا۔ اس نے ایک نئے دارالحکومت پرسوپولیس (Per So Polis) کی تعمیر کی اور ایرانی آرٹ اور فن تعمیر میں روح پھونکی۔
- ڈیریس سوم کے دور میں سکندر اعظم نے اس سلطنت کا کا تمہ کر دیا اور یونانی برتری کو قائم کر دیا۔ تیسری قبل مسیح میں ساسانی سلطنت قائم کی گئی جو پانچویں صدی عیسوی تک برقرار رہی لیکن روم بزنطینی کی جنگوں اور ہنوں کے حملوں کی وجہ سے اس سلطنت کا خاتمہ ہو گیا اور عربوں نے 651ء میں ایران پر قبضہ کر لیا۔
- زرتشت نے ساتویں صدی قبل مسیح میں اپنی تعلیمات کو کتابی شکل دی۔ اسے ژند پاژند کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں یزداں (نیکی کا خدا) اور اہرمن (بدی کا خدا) کے درمیان ہونے والی آویزش کو بیان کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے پارسی لوگ زرتشت مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔
- قدیم ایران کا آرٹ اور فن تعمیر حیرت انگیز تھا۔ اس کی مثالیں پرسی پولیس (Persi Polis) کے شہر میں پائی جاتی ہیں۔ اکامیڈ کے دور میں آرمیک کو سرکاری زبان کی حیثیت سے استعمال کیا گیا۔ ساتویں صدی عیسوی میں عربوں نے ایران کو فتح کیا، خسرو عظیم شہنشاہ تھا۔ عربوں کی سرپرستی میں ایران کا پرشکوہ کلچر ساری دنیا میں پھیل گیا اور عرب اس کے تہذیبی سفیر بن گئے۔
- **یونانی تہذیب:** ڈانل بے (Danlbe) منطقہ کے ہند۔ یورپی باشندے AEGON سمندر کے ساحل پر سکونت پذیر ہو گئے وہ یونانی نژاد تھے۔ یونان کی قدیم تہذیب دیومالائی کہانیوں پر مشتمل ہے۔ یونانی شہری ریاستوں میں ایتھیز، اسپارٹا، کورنتھ، تھیبس اہم ریاستیں تھیں۔ ایتھیز کی قیادت میں یونانی شہری ریاستوں نے "Dellas" انجمن تشکیل دی۔ اس کا مقصد ایرانی حملوں کا مقابلہ کر کے اپنی آزادی کو برقرار رکھنا تھا۔
- پری کلس کی رہنمائی میں ایتھیز نے آرٹ کو ترقی دی اسے تاریخ میں پری کلس کے سنہری دور سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مقدونیہ کے بادشاہ فلپ نے 338 قبل مسیح میں ریاستوں کو فتح کیا اور متحد کیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا سکندر اعظم جانشین بنا۔ سکندر اعظم نے ایشیائے کوچک، شام، مصر، ایران، بیکٹریا، سارڈینیا اور ہندوستان کے کچھ علاقے فتح کیئے۔

- ہندوستان میں سکندر نے جہلم کے علاقے کے حکمراں پورس کو گھمسان لڑائی میں شکست دی۔ لوٹتے ہوئے سکندر کا انتقال بابل کے ہو گیا۔
- قدیم یونانی باشندے مختلف دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے۔ Zeus دیوتا کی پرستش کے سلسلے میں جو مقابلے منعقد کئے جاتے تھے اسے موجودہ دور کے اولمپک کھیلوں کا آغاز ہوا۔ ایلیڈ اور اوڈے سی ادب کی دنیا کے شاہکار تصور کئے جاتے تھے۔
- ہیروڈوٹس (Herodotus) کو تاریخ نویسی کا باوا آدم خیال کیا جاتا ہے۔ اس نے یونانیوں اور ایرانیوں کے مابین جنگوں کے بارے میں تحریر کیا تھا۔ پلوٹارچ نے یونان کی عظیم شخصیتوں کی زندگی کے بارے میں اپنی کتاب (Plutarchis Lives) لکھی۔
- سقراط، افلاطون اور ارسطو یونان کے مشہور فلسفی تھے۔ سقراط نے سچائی کو جاننے کے لئے تعقل پسندی کی تبلیغ کی۔ افلاطون نے ''جمہوریہ'' لکھی اور ارسطو نے علم طب اور فلکیات کے بارے میں لکھا۔
- قدیم یونانیوں نے سائنس، ریاضی کے بارے میں لکھا اور تجربات بھی کئے، اقلیدس اور فیثا غورث نے جیومیٹری کے میدان میں تبدیلیاں لائی۔ بقراط کو جدید طب کا باوا آدم مانا جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ ہر بیماری کا ایک سبب ہوتا ہے۔ بطلیموس نے اعلان کیا کہ زمین کائنات کا مرکز ہے۔ ہپارکس نے زمین اور چاند کے درمیان کے فاصلہ کی کامیابی کے ساتھ پیائش کی۔
- **رومی تہذیب:** اطالیہ بحرہ روم میں جزیرہ نما شہر ہے۔ تبر (Tiber) اس ملک کا ایک اہم دریا ہے۔ اس کے کنارے روم کا شہر بسایا گیا وہ آگے چل کر تہذیب کا مرکز بن گیا۔ رومی اولن کا لباس پہنا کرتے تھے۔ رومی مشتری سیارہ (بارش کا دیوتا)، مریخ سیارہ (کامیابی کا دیوتا) کی پوجا کرتے تھے۔ دنیا کے بہت سے ممالک نے رومی قانونی نظام کو اپنایا۔ انیکا میڈ اور مدراس ہندوستان کے اہم سمندری تجارتی مراکز تھے۔
- رومیوں نے جمہوریہ طرز کی حکومت قائم کی۔ سرکاری معاملات میں سینٹ اور اسمبلی کا کردار اہم تھا۔ لاطینی زبان کی سرپرستی کی۔
- موجودہ انگریزی کیلنڈر کے مہینوں کے نام رومی شہنشاہوں کے نام پر رکھے گئے۔
- **یہودیت۔ یہودی تہذیب:** یہودیت اور عیسائیت کا ظہور فلسطین کی سرزمین پر ہوا۔ یہودیت یہودیوں اور عبرانی باشندوں کا مذہب تھا۔ وہ لوگ جو حضرت ابراہیمؑ کی رہنمائی میں مسوپٹومیا میں قیام پذیر ہوئے انھوں نے یہودیت کو قبول کیا۔
- 1700 ق م میں فلسطین کے باشندے ایک بھانک قحط کا شکار ہو گئے۔ انھوں مصر ہجرت کی اور مصر کے بادشاہوں نے ان پر ظلم کیا۔ اس لئے وہ دوبارہ 1300 قبل مسیح میں فلسطین واپس لوٹ آئے۔ حضرت موسیٰؑ نے ان کی رہبری فرمائی۔
- حضرت موسیٰؑ نے اپنے دس اصولوں کے ذریعہ مذہبی شعور پیدا کیا۔ حضرت موسیٰؑ نے ایک خدا کے تصور کو پیش کیا اسے یہوا یا جہوا سے موسوم کیا گیا۔
- **عیسائیت:** حضرت عیسیٰؑ کی والدہ حضرت بی بی مریمؑ تھی۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بیت الحلم میں ہوئی۔ انھوں نے پاک وصاف زندگی بسر کرنے کی تلقین کی۔ چند دولت مند افراد نے آپ کی شکایت فلسطین کے رومی گورنر پونٹین پلیٹ سے کی۔ اس نے سزائے موت دی اور انھیں صلیب پر چڑھانے کا حکم دیا گیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو جس دن صلیب پر چڑھایا گیا اسے مبارک جمعہ کہا جاتا ہے۔
- حضرت عیسیٰؑ کی یوم ولادت کو کرسمس منایا جاتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ہوموکس زبان کا لفظ ہے۔

(1) یونانی (2) لاطینی (3) انگریزی (4) جاپانی

(2) کس چینی شہنشاہ نے سلطنت کی شمالی سرحدوں کو محفوظ رکھنے کے لئے عظیم دیوار چین تعمیر کی۔

(1) ہوانگ ہو (2) Tsang Tsue (3) سن یاٹ سن (4) شی ہوانگ جی

(3) کس چینی شہنشاہ نے سلطنت کی شمالی سرحدوں کو محفوظ رکھنے کے لئے عظیم دیوار چین تعمیر کی۔

(1) ہوانگ ہو (2) Tsang Tsue (3) سن یاٹ سن (4) شی ہوانگ جی

(4) کسے تاریخ کا بابائے آدم کہتے ہیں؟

(1) ارسطو (2) ہیروڈوٹس (3) اگسٹس (4) افلاطون

(5) حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کہاں ہوئی؟

(1) سعودی عرب (2) مصر (3) بیت الحلم (4) عراق

جوابات

1-2	2-4	3-4	4-2	5-3

4. جاگیردرانہ نظام، رومی سلطنت، اسلام کا عروج، چین اور جاپان

5. قدیم ہندوستانی تہذیب۔ ہڑپائی تہذیب۔ آریائی تہذیب۔ ابتدائی و مابعد ویدک تہذیب

- **جاگیردارانہ نظام کا تعارف:** جاگیردارانہ نظام کے لفظ کو مورخین نے دور وسطیٰ کے یوروپ میں معاشی، قانونی، سیاسی و سماجی تعلقات کے اظہار کے لیے استعمال کیا۔ یہ جرمن زبان کے لفظ فیوڈ Feud سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں 'زمین کا ایک ٹکڑا'۔ یہ لفظ فرانس، انگلستان اور جنوبی اٹلی کے سماج کی عکاسی کرتا ہے۔ معاشی نکتہ نظر سے جاگیرداری نظام دراصل مالک اور کسان کے درمیان زرعی پیداوار سے متعلق رابطہ کو ظاہر کرتا ہے۔

481	کلووی فرانکس کے بادشاہ بن گئے۔
486	کلووی اور فرانکس نے شمالی گول (Northern Gaul) کی فتوحات شروع کیں
496	کلووی اور نرانکس نے کرسچین مذہب کو اپنالیا۔
714	چارلس مارٹل بحیثیت محل کا میئر۔
751	مارٹل کے بیٹے پیپن (Pepin) نے فرانکس حکمران کو برطرف کر کے خود حکمرانی سنبھالی اور ایک سلطنت قائم کی۔ کامیاب جنگوں سے اس کی سلطنت کا رقبہ دوگنا ہو گیا۔
768	پیپن کا جانشین اُس کا بیٹا چارلی میگن یا چارلس اعظم تھا۔
800	پوپ لیوسوم نے چارلی میگن کو مقدس رومی شہنشاہ کا تاج عطا کیا۔
840	آگے چل کر کروکنگس نے ناروے سے حملے شروع کیے۔

- مقدس رومی سلطنت میں فرانسیسی بادشاہ چارلی میگن(814-742) کے دورحکومت میں ہی جاگیردارانہ نظام کی جڑیں پھیلنا شروع ہوئیں۔اور گیارہویں صدی تک یوروپ کے بہت بڑے حصہ میں جاگیردارانہ نظام مستحکم ہوگیا۔
- **فرانس کیا ہے؟** فرانکس جو جرمنی کا ایک قبیلہ تھا اُس نے اپنا نام گول (رومی سلطنت کا ایک صوبہ) کو دیا اور اس سے فرانس کا نام پڑا۔چھٹی صدی سے یہ علاقہ فرانکس یا فرانسیسی بادشاہوں کی زیر حکمرانی آ گیا جو عیسائی تھے۔
- **مقدس رومی شہنشاہ کون ہے؟** فرانس کے تعلقات کلیسا سے بہت گہرے تھے۔یہ تعلقات تب اور زیادہ مضبوط ہوئے جب 800ء میں پوپ نے شہنشاہ چارلی میگن کو مقدس رومی حکمران کا خطاب دیا۔

تین طبقے

فرانسیسی پادری	پہلا طبقہ	اہل کلیسا (کلرقی)	مراعات والا طبقہ
فرانسیسی امراء	دوسرا طبقہ	شرفاء	مراعات والا طبقہ
فرانسیسی کسان	تیسرا طبقہ	کسان لوگ	غیر مراعات یافتہ طبقہ

- کیتھولک چرچ کے اپنے قوانین تھے۔ان کی ذاتی زمینات بھی تھیں جن پر یہ محصول وصول کرتے تھے۔یہ زمینات بادشاہ کی طرف سے چرچ کو وقف کردی گئی تھیں۔آگے چل کر یہ چرچ طاقتور اداروں میں تبدیل ہوگئے اور انھیں بادشاہ کی مدد کی بھی ضرورت نہیں رہی۔مغربی چرچ کا صدر پوپ کہلاتا تھا اور روم میں قیام کرتا تھا۔عام عیسائیوں کی رہنمائی کے لیے پادری اور مذہبی عالم ہوتے تھے۔
- ان کی بھی ذاتی جاگیریں ہوا کرتی تھیں۔اور یہ سماج کے پہلے طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔عیسائی عوام ہر اتوار کو ایک جگہ جمع ہوکر پادری سے وعظ سنتے اور عبادات کرتے تھے۔غلاموں اور خواتین کو پادری بننے کی ممانعت تھی۔جو شخص پادری کا عہدہ سنبھالتا وہ شادی نہیں کرسکتا تھا۔کسان سال بھر جتنا پیدا کرتا اُس کا دس فیصد حصہ چرچ کے حوالے کرنا پڑتا تھا۔یہ محصول تتھی Tithe کہلاتا تھا۔امیر لوگ جو چندہ دیتے وہ بھی چرچ کے استعمال میں آتا تھا۔
- **راہب (Monks)**: عیسائیوں کی تنظمیں خانقاہ کہلاتی تھیں۔1529ء میں اٹلی میں سینٹ بینیڈکٹ (St.Bendict) نے اور 910 میں بُرگنڈی Burgundy میں کلونی (Cluny) نے یہ خانقاہیں قائم کیں۔جو لوگ مذہب سے گہری وابستگی رکھتے تھے وہ تنہائی پسند تھے۔اور راہب (Monk) کہلاتے تھے۔
- یہ اس بات کا عہد کرنے کہ اپنی زندگی کو عبادات، تعلیمات کے لیے وقف کردیں گے اور محنت کشی یعنی کھیتی باڑی کرکے زندگی گزار دیں گے۔اس کے برعکس پادری بننے کے لیے مرد اور خواتین دونوں کو موقع دیا گیا۔مرد راہن کہلائے اور خواتین نن کہلائیں۔اور پادری کی طرح راہب اور نن شادی نہیں کرتے تھے۔یہ خانقاہیں لاتعداد عمارتوں، اداروں کی شکل میں قائم ہوئیں جن سے کئی اسکول، کالج اور دواخانے منسلک تھے۔انھوں نے فنون کی ترقی میں بھی تعاون کیا۔
- خانقاہ یعنی Monastery یونانی لفظ مونوس 'Monos' سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں ایسا شخص جو اکیلے رہتا ہو'
- سماج میں امراء کو اہم مقام حاصل تھا کیونکہ زمینات ان ہی کی تحویل میں ہوا کرتی تھیں۔جس کے نتیجہ میں لگانداری کا رواج شروع ہوا۔یہ لگان دار فرانس کے شہنشاہ اور عوام کے درمیان رابطہ کی کڑی تھے۔بڑے زمیندار جو امراء کہلاتے تھے۔بادشاہ کو لگان ادا کرتے تھے۔جبکہ کسان زمینداروں کو لگان کی ادائیگی کرتے تھے۔امراء بادشاہ کو اپنا آقا (مالک) مانتے تھے۔ان میں یہ معاہدہ ہوا کہ بادشاہ اُن لگانداروں کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا جو اُس سے وفادار ہوتے تھے۔

- **جاگیردارانہ ریاستیں:** جاگیردار کی ذاتی حویلی ہوا کرتی تھی۔ یہ پورے گاؤں پر حکمرانی کرتا تھا بعض جاگیرداروں کی تحویل میں صدہا گاؤں ہوتے تھے جہاں کسان بستے تھے۔ایک چھوٹی سی جاگیر میں کم ازکم ایک درجن خاندان بستے تھے جبکہ بڑی ریاست میں زیادہ سے زیادہ پچاس یا ساٹھ خاندان بستے تھے۔ بنیادی ضرورت کی ہر چیز گاؤں میں میسر تھی۔کھیتوں میں اناج اگایا جاتا تھا۔لوہار اور بڑھئی جاگیردار کی ضرورت کی اشیاء تیار کرتے اور اُس کے ہتھیاروں کی مرمت بھی کرتے تھے۔ جب کہ سنگتراش عمارتوں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ یہ ریاستیں زیادہ تر جنگلی علاقوں پر مشتمل تھیں۔
- **منصبدار (Knights):** نویں صدی سے یوروپ میں مقامی جنگیں شروع ہوئیں۔جس کے نتیجے میں ایک نیا گروپ تشکیل پایا جو منصبدار یا Knights کہلائے۔ یہ منصبدار زمیندار سے تعلق رکھتے تھے۔زمیندار منصبدار کو زمین کا ایک ٹکڑا عطا کرتا تھا جو پرگنہ (Fief) کہلاتا تھا۔اور نائٹ کی حفاظت کا ذمہ بھی لیتا تھا۔ یہ فف موروثی ہوتا تھا۔ یہ زمین کا 1000 اور 2000 ایکڑ یا اُس سے زیادہ حصہ بھی ہوا کرتا تھا جس میں منصبدار کا گھر اور اس کے افراد خاندان بستے تھے۔اور یہاں پانی کی مل اور شراب کے کارخانے ہوا کرتے تھے۔
- جاگیردار کے خطبے میں فف کی زمینات پر کسانوں کے ذریعہ کاشتکاری کی جاتی تھی جس کے بدلے میں منصبدار زمیندار کو باقاعدہ معاوضہ ادا کرتا تھا۔اور ضرورت پڑنے پر اپنی فوجی خدمات دینے کا وعدہ کرتا تھا۔ایک منصبدار ایک سے زیادہ جاگیرداروں کی خدمات انجام دے سکتا تھا لیکن اُس کی وفاداری صرف اپنے زمیندار کے ساتھ ہوتی تھی۔
- **تیسرا طبقہ: کسان، آزاد اور بندھوا مزدور:** دور وسطیٰ میں یوروپ میں آبادی زیادہ تر عام لوگوں پر مشتمل تھی۔ کاشتکار دو قسم کے ہوتے تھے (a) آزاد کسان (b) صرف (خدمت گار)
- **آزاد کسان:** یہ لوگ زمیندار سے زمین کرایہ پر لے کر اُس پر کاشت کرتے تھے بدلے میں انھیں زمیندار کی فوجی خدمات انجام دینی پڑتی تھی (ہر سال کم ازکم چالیس دنوں کے لیے) ہر ہفتہ تین یا چار دن انھیں زمیندار کی ریاست میں کام کرنا پڑتا تھا۔اس کے بدلے مزدور کو جو اجرت ملتی وہ زمیندار کو واپس لوٹا دی جاتی تھی۔اس کے علاوہ دوسرے کام جیسے خندقیں کھودنا، جلانے کے لیے لکڑیاں جمع کرنا، فصیل تیار کرنا، سڑکوں اور عمارتوں کی مرمت ان کے ذمہ تھی۔
- عورتوں اور بچوں کو بھی زمیندار کی خدمات انجام دینی پڑتی تھی جیسے تاگا کاتنا، کپڑا تیار کرنا، موم بتیاں بنانا اور زمیندار کے لیے انگوروں کا رس نکالنا وغیرہ۔تائیلی Taille نام کا محصول بھی بادشاہ کی جانب سے کسانوں سے وصول کیا جاتا تھا (اس محصول سے اہل کلیسا اور امراء مستثنیٰ تھے)۔

سیاسی تغیرات

1066	فارمنس نے اینگلو سیکزوں کو شکست دی اور انگلینڈ فتح کرلیا۔
1100	بڑے گرجا فرانس میں تعمیر ہونے لگے۔
1315-18	یوروپ کا عظیم قحط۔
1348-50	کالی موت
1338-1461	فرانس اور انگلستان کے درمیان صد سالہ جنگ۔
1381	کسانوں کی بغاوتیں۔

رومی سلطنت

- رومی سلطنت ایک بڑے علاقہ پر پھیلی ہوئی تھی جس میں زیادہ تر یوروپ، زرخیز اسلامی سلطنت کا بڑا حصہ اور شمالی آفریقہ شامل تھے اس باب میں ہم طاقت جو رومی سلطنت کی تقدیر بنی، سماجی گروپس، تہذیبی اور لسانی معاشی حالات کا مطالعہ کریں گے۔
- قدیم دور میں یوروپ کے بڑے حصّے، ترکی اور مصر پر ایک لمبے عرصہ تک رومی سلطنت کا کنٹرول تھا بڑے شہر جیسے روم اور اسکندریہ عروج پر تھے۔ یونان اور روم میں سنگ تراشی، مصوری، فن تعمیر کے ساتھ ادب، فلسفہ اور سائنس ترقی پر تھے۔ 400ء کے بعد جب رومی سلطنت کو زوال آیا تو مغربی یوروپ میں کوئی بڑی سلطنت موجود نہ تھی۔ قدیم رومی طرز تعمیر کو ستونوں، کمانوں، گنبدوں کی تعمیر میں استعمال کیا جاتا تھا۔
- رومیوں کے شاہی طرز کو کلاسیکل کہا جاتا تھا ان میں سے کئی نقوش کی 16 ویں صدی میں جدید دور کے جانشینوں نے نقل کی۔ رومی سلطنت بہت بڑی تھی جو تین براعظموں پر پھیلی ہوئی تھی۔ سکندر کی سلطنت ٹوٹنے کے بعد روم دوسری صدی ق م میں تمام شمالی آفریقہ اور مشرقی بحر روم پر اپنا کنٹرول قائم کیا۔
- روم کی ابتدائی تاریخ پر جغرافیائی عوامل کے بہت گہرے اثرات تھے شمال میں آپس کی پہاڑیاں اڈریائک کو گھیرے ہوئے سمندر اور بحر روم اٹلی کے قدرتی محافظ بنے ہلکی آب وہوا اور زرخیز زمین زراعت کے فروغ کا ثبوت تھے۔ اٹلی کے وسطی میدان دریائے ٹائیبر کے جنوب میں ہیں۔ عوام لاطینی زبان استعمال کرتے تھے اُن کا تعلق لاطینی قبائیلوں ایزوسا کان یونانی اور شمال میں بربری گال سے تھا 509 ق م میں روم میں جمہوریہ قائم ہوئی۔
- رومی جمہوریہ آمرانہ خصوصیات کی حامل تھی اُمراء سیاسی، سماجی اور معاشی مراعات سے لطف اندوز ہوتے تھے سب سے اہم سیاسی عنصر سینیٹ تھی عام آدمیوں کا تعلق نچلے طبقہ سے تھا دو طبقوں یعنی اُمراء اور عام آدمیوں کے ملاپ نے رومی جمہوریہ کو حقیقی جمہوریہ بنا دیا۔ 270 ق م تک روم اٹلی کی مالکہ بن گئی۔ آہستہ آہستہ روم بحر رومی دنیا کا مالک بن گیا اس کے تاجر خوشحال بن گئے 146 ق م تک مقدونیہ اور یونان روم کے صوبے بن گئے۔ لیکن خانہ جنگی کی وجہ سے جولیس سیریز کو مطلق العنانی کی راہ ہموار ہوئی۔
- **تین براعظموں میں رومی سلطنت:** جولیس سیزر گال (موجودہ فرانس، بلجیم) اور برطانیہ فتح کیا مصر کی ملکہ کی سیلوپترا روم کی حلیف بن چکی تھی رومی سلطنت ایک بڑے رقبہ پر پھیلی ہوئی تھی جس میں یوروپ کا بڑا حصہ، زرخیز اسلامی سلطنت (مغربی ایشیاء) اور شمالی آفریقہ شامل تھے۔
- رومی سلطنت کئی علاقوں اور تہذیبوں کا گہوارہ تھی وہ حکومت کے مشترکہ نظام کے تحت مقررہ حدود میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ یونانی اور لاطینی زیادہ بولی جانے والی زبانیں تھیں اس کے علاوہ کئی زبانیں بولی جاتی تھیں۔ سلطنت میں رہنے والے تمام عوام کو واحد شہریت حاصل تھی چاہے وہ کسی بھی علاقے میں رہتے ہوں یا کوئی بھی زبان بولتے ہوں اس بات سے حکمراں بے پرواہ تھے۔
- **جولیس سیزر:** جولیس سیزر دنیا کا مشہور فاتح تھا وہ 102 ق م میں روم کے ایک دولتمند خاندان میں پیدا ہوا وہ اینٹوسینس کا شاگرد تھا سیزر نے غیر معمولی بہادری اور عقلمندی کا مظاہرہ کیا۔ وہ خاندانی ملٹری کمانڈر تھا۔ وہ عدالتی عہدیدار، بڑا پادری اور اسپین کے گورنر کے فرائض انجام دیا۔ روم کے تین جنرلوں میں جو حکومت کے رکن تھے پمپے، جولیس سیزر اور کروسیس میں جولیس سیزر کافی مشہور تھا اگرچیکہ وہ روم کا حقیقی مقتدا تھا۔ جولیس سیزر جمہوری روایتوں اور حکومت کا احترام کرتا تھا۔ مصر کی ملکہ قلوپطرہ اس کی شریک حیات تھی سیزر کو قلوپطرہ سے ایک لڑکا بھی تھا۔

- اسپین اور آفریقہ میں بغاوتوں کے خاتمہ کے بعد اُس نے اصلاحات کا سلسلہ شروع کیا اس کی اصلاحات میں زراعت کو فروغ، ٹیکسوں میں کمی، رشوت ستانی کا خاتمہ اور ظالم گورنروں کا اخراج، گال اور سسلی کے عوام کو شہری حقوق کی منظوری عوامی زینات کی تقسیم، رفاعامہ کے کاموں کا آغاز نظام سکوں کا فروغ اور جولین کیلنڈر کو متعارف کیا۔
- اس کے پاس کئی منصوبے تھے جیسے قانون کا نفاذ، کتب خانے کی تعمیر شروع کیا لیکن وہ اس کو مکمل نہ کر سکا اس کے چند دشمن جس کا رہنما بروٹس تھا (جو جولیس سیزر کی شہرت سے حسد کرتا تھا) نے 44 ق م میں اس کا قتل کر دیا۔
- جولیس سیزر کے قتل نے روم میں خانہ جنگی برپا کر دیا اکٹون جولیس سیزر کا بڑا بھتیجہ اور مارک انٹونی نے مل کر سیزر کے قاتلوں کو کچل دیئے۔ وہ دوسری سر شخصی (سر موریٹ) لیس لی ہیڈس (جو روم کا بڑا سیاستداں تھا) کے ساتھ شامل ہو گئے۔ وہ بروٹس اور کیاسیس کو شکست دیئے جو اہم سازشی تھے۔
- رومن سلطنت تین حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ صوبہ جس میں مصر شامل تھا مارک انٹونی کے کنٹرول میں آیا مغربی صوبہ پر اکٹون کی حکمرانی رہی۔ سسلی، آفریقہ لیسی ڈس کے کنٹرول میں تھے۔ مارکس انٹونی مصر کی ملکہ قلوپطرہ کے پیار میں دیوانہ ہو گیا اور سلطنت کے کاموں سے لاپرواہ ہو گیا لہٰذا اکٹووین اپنی فوج کے ساتھ اکٹویم کی بحری جنگ میں انٹونی کو شکست دیا انٹونی نے خودکشی کر لی ملکہ قلوپطرہ نے بھی زہر پی کر خودکشی کر لی۔ مصر روم کا صوبہ بن گیا۔ لیسی ڈس بھی اکٹوین سے شکست کھا گیا۔ اکٹوین آگسٹس اور پرفیمپس کے خطاب کے ساتھ غیر متنازعہ مالک بن گیا (BCE 27)
- آگیٹس کا دور روم کی تاریخ کا سنہری دور کہلاتا ہے وہ امن اور خوشحالی کے لیے مشہور تھا حکمران مشکل وقت میں غریب رعایا کو غذائی اجناس مفت فراہم کر کے خوش کرتا تھا اور تفریح کا بھی مفت انتظام تھا غریب عوام کو افاع عامہ کے کاموں میں روزگار مہیا کیا جاتا تھا ان کو عمارتوں، سڑکوں، پلوں، تماشا گاہ اور فواروں کی تعمیر میں لیا جاتا تھا ان میں بہت نمایاں کلوسیم بہت بڑا تماشا گاہ تھا (جس میں 50,000 تا 60,000 لوگوں کی گنجائش تھی) اور کاراکلا غسل خانے تھے اس کی حکمرانی میں روم تجارت و کامرس کے لیے بحر رومی دنیا کا مرکز بن گیا۔
- **زوال:** آگسٹس کے جانشین چند نااہل اور کمزور تھے فوج میں ڈسپلن اور قابل لیڈر کی کمی تھی عوام بہت زیادہ ٹیکسوں کی شدت برداشت کرنے کے قابل نہ تھے رومی سلطنت کے زوال کے اور کئی اسباب تھے۔
- **روم کی میراث** : رومی یونان سے مذہبی منصوبے، فلاسفی، آرٹ، فن تعمیر، سائنس کے نظریات قبول کئے۔ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا نظم قانون، محصول کے اُصول، شہری حقوق صحت اور صفائی کا نظام رفاہ عامہ کے کام جیسے سڑکیں، جھرنے، تھیٹر، غسل خانے اور پُلیں وغیرہ کی تعمیر شامل ہے۔
- **ہاکسی رومانیہ (رومن امن)** : رومیوں کا سب سے آخری امدادی کام قانون کے میدان میں تھا۔ اُن کا قانون آج بھی تقریباً دنیا کے تمام مہذب قوموں پر اپنا گہرا اثر ڈالے ہوئے ہے پہلا تحریری کوڈ 12 کی شکل میں 150 ق م میں آیا۔ جو کانسہ کے 12 تختیوں پر لکھوایا گیا اور فورم (مارکیٹ کی جگہ) میں لگایا گیا۔

- ججوں کا کردار اور مجسٹریٹ کے فیصلے غیر تحریری قانون میں رکھے گئے۔ روم کا شہنشاہ جسٹن نے قانون کے کوڈ کو مکمل کروا کر ایک عظیم کارنامہ انجام دیا بعد میں اس کا نام جسٹائن کوڈ رکھا گیا۔ رومی قانون کے لحاظ سے انصاف انسانیت کی خصوصیت ہے جسے کئی مہذب قوموں نے اپنایا۔ رومی قانون ملزم کو یہ موقع دیتا ہے کہ وہ خود مقدمہ کا دفاع کر سکتا ہے۔ اس کا جرم ثابت ہوئے بغیر شک کی بنیاد پر سزا نہ دیتا تھا۔
- **فلسفہ** :فلسفہ کی میدان میں روم کے پاس عظیم مفکر جو زاہدانہ یا اپیقوری لذم کو بیان کئے لوسر سیٹس (Lucretius) اپیقوازم کی حمایت کیا۔ ماہرانہ فلاسفروں میں بہت نمایاں Seneca of Rome ‘Panaetius of Rhodes اور شہنشاہ مراقش Marcus Aureleius (author of Mediliations) موجود تھے۔
- **ادب** :رومی علم کے شوقین تھے لسانی قواعد اور منطق پڑھائے جاتے تھے مضامین جیسے علم نجوم، ریاضی، طب بھی شامل تھے آگسٹس کے دور میں لاطینی ادب اونچائی پر پہنچ چکا تھا جولیس سیزر، سسرو، ورجل یموریس، لیوی، سلیٹ اور Juvenal Tacitus, Ovid پلوٹرک Seneca اس دور کے قابل ادیب تھے۔
- **سائنس** :گیلیلیو رومی سلطنت کا مشہور طبیب تھا اُس نے تشریح الاعضاء، علم الاعضاء پر 500 سے زائد کتابیں لکھیں۔ جراحی کی سائنس بھی جانی گئی۔ Pliny نے پہلے نیچرل ہسٹوریا (Natural Histoy) جو تمام سائنس کا اختصار تھا لکھا۔ جولین کیلنڈر کو Sosigenes اسکندریہ کا ماہر نجوم نے تیار کیا۔

اسلام کا عروج

- اسلام کا عروج جزیرہ نما عرب سے تقریباً 1400 سال قبل ہوا اور بڑھتا ہوا مصر اور افغانستان تک پھیل گیا۔ اسلامی تاریخ (600 تا 1200) کے کئی ذرائع ہیں جیسے تواریخ، سوانح حیات، قرآن کی تفسیر وغیرہ۔
- **پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی (570ء تا 632ء)**

حضرت محمدؐ کی پیدائش 570ء میں مکہ معظّمہ میں ہوئی۔ آپؐ کا تعلق قبیلہ قریش کے بنو ہاشم خاندان سے تھا۔ آپؐ کے بچپن ہی میں آپؐ کے والدین کا انتقال ہو چکا تھا۔ نوجوانی کا بڑا حصہ آپؐ نے تجارت کی غرض سے جنوبی عرب اور شام جانے والے قافلوں کے ساتھ گذرا۔ آپؐ نے بہت سا وقت مذہبی مراقبہ میں گذرا۔ عمر کے چالیسویں سال آپؐ پر وحی نازل ہوئی۔ تب سے آپؐ اللہ کے پیغمبر (رسول) کہلائے۔ آپؐ نے اعلان کر دیا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں۔

- اسلام کے معنی اللہ سے امن و سلامتی مانگنا۔ اس مذہب میں عبادت کے آسان طریقے بتائے گئے ہیں جیسے روزانہ عبادات (صلواۃ) اور اخلاقی اصول جیسے اللہ کی راہ میں خیرات کرنا، چوری نہ کرنا، جنھوں نے ان اصولوں کو اپنایا وہ مسلمان کہلانے لگے۔ بہت سے مکہ والوں نے آپؐ کی تعلیمات کی مخالفت کی۔ آپؐ نے اللہ کے حکم سے 622ء میں مدینہ کو ہجرت کی ہجرت کا سال اسلامی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے اور یہ ہجری کہلاتا ہے (مسلم جنتری کا سال) آپؐ کے 632ء میں دنیا سے پردہ کرنے تک سارا عرب آپؐ کی قابل رہنمائی میں عملی طور پر متحد ہو گیا۔ اور ان میں آپؐ کی تعلیمات کو پھیلانے کا جوش و ولولہ پیدا ہو گیا تھا۔
- **اسلامی جنتری:** ہجری تاریخ کو (ھ) سے تفسیر کیا جاتا ہے۔ 622ء سے پہلا ہجری سال شروع ہوتا ہے۔ ہجری سال میں قمری مہینے ہوتے ہیں۔

- **پیغمبر اسلام محمد صلعم پیغمبر اسلام کی تعلیمات:** مذہب اسلام کی تعلیمات کا نچوڑ ہمیں مقدس کتاب قرآن میں ملتا ہے (قرآن کے معنی عربی زبان میں خوش الحانی سے پڑھنا یا کلام سنانا ہے) آپؐ نے بت پرستی کی مخالفت کی۔ آپؐ کی تعلیم تھی تمام انسان جو اللہ پر یقین رکھتے ہوں وہ آپس میں بھائی کی طرح ہیں۔ اللہ کی نظر میں تمام مساوی ہیں۔ تمام مسلمان کلمہ طیبہ پڑھیں یعنی لا الہ اللہ محمد رسول اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں) یہ کلمہ کہلاتا ہے۔

- مسلمانوں کو دن میں پانچ بار نماز پڑھنا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ماننے والے عبادت کے لیے روزانہ مسجد کو جاتے ہیں اور قرآن کی تفسیر بھی سنتے ہیں۔ ہر مسلمان کو رمضان کے مہینے میں صبح سورج نکلنے سے سورج غروب ہونے تک روزہ رکھنا ہوتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو خیرات دینا پڑتا ہے جس کو زکوۃ کہتے ہیں۔ ایک سچے مسلمان کو حسب استطاعت اپنی زندگی میں کم از کم ایک بار مقدس مقام مکہ معظّمہ کو جانا ہوتا ہے۔ اس زیارت کو حج کہتے ہیں۔

- **اسلام کا پھیلاؤ:** نہایت مختصر عرصہ میں حضرت محمدؐ نے عرب کے بہت بڑے علاقے کو اس نئے عقیدے پر چلنے والی اسلامی ریاست کے طور پر متحد کر دیا۔ آپؐ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد یعنی 632ء میں عرب کے بڑوں نے پیغمبر کے رفیق حضرت ابوبکر صدیقؓ کو (632 تا 634) جانشین کیا۔ یہ پہلے خلیفہ کہلائے (حضرت محمد صلعم کے جانشین، مذہبی ریاست کے صدر) آپؐ کے مختصر عرصہ حکومت میں اسلام پڑوسی ریاست شام تک پھیل گیا۔

- اگلے خلیفہ تھے حضرت عمر فاروقؓ (634 تا 644) جنھوں نے حقیقت میں ایک عظیم اسلامی سلطنت کو قائم کیا۔ آپ کے دور حکومت میں عراق، ایران، مصر، شام، مدینہ کی عملداری میں آ گئے۔

- عربوں کی فتوحات کی وجہ تھی جنگی حکمت عملی، مذہبی جوش و جذبہ اور مخالفین کی کمزوریاں۔ آگے چل حضرت عثمان غنیؓ (644 تا 656) تیسرے خلیفہ بنے۔ آپ نے وسطی ایشیاء تک اسلامی حکومت کو توسیع دی۔ حضرت محمدؐ کے وصال کے ایک دہے کے اندر عرب کی اسلامی ریاست نے اپنا تسلط بہت بڑے علاقے یعنی دریائے نیل اور دریائے آکسس (Oxcus) تک قائم کر لیا۔ یہ علاقے آج بھی مسلمانوں کے تسلط میں ہیں۔

- مصر کی فتح کے بعد اسلامی ریاست مشرق میں میسوپوٹامیہ اور ایران تک پھیل گئی۔ اگلے سو سالوں میں عربوں نے شمالی آفریقہ اور اسپین کو فتح کر لیا۔ مشرق میں اُنھوں نے سندھ کو فتح کر لیا۔ (712) اُنھوں نے دو مرتبہ قسطنطنیہ۔ یہ فرانس میں ناکام رہے۔ (673 اور 717) فتح کرنے کی کوشش کی لیکن اس میں ناکام رہے۔ عربوں نے سسلی اور اٹلی کا جنوبی حصہ فتح کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ آگے چل کر اسلام مشرقی آفریقہ ملایہ، انڈونیشیا، مغربی چین کے چند حصوں اور ہندوستان تک پھیل گیا۔ مسلم تاجروں اور مبلغین نے بھی آفریقہ اور ایشیاء کے کئی ممالک میں اسلام پھیلانے میں کامیابی حاصل کی۔ مسلمانوں کے فتح کیے گئے علاقوں میں رہنے والے غیر مسلموں کی جائیدادوں اور مذہبی حقوق کی حفاظت محصول لیتے ہوئے کی گئی (خراج اور جزیہ) مسلمانوں نے یہودیوں اور عیسائیوں کی حفاظت (ذمی) کی ذمہ داری لی اور انھیں بڑے پیمانے پر مذہبی آزادی دی گئی اور چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ تھے۔

- **صلیبی جنگیں:** دور وسطی کے اسلامی معاشرہ میں عیسائی (کرسچن) اہل کتاب کہلائے کیونکہ ان کے پاس اُن کی مقدس کتاب (انجیل) تھی۔ عیسائی جب بحیثیت تاجر، زائر، سفیر اور سیاح کے اسلامی ریاستوں میں داخل ہوتے تو انھیں امان دی جاتی تھی اور یہ علاقے ماضی

میں بازنطینی سلطنت کے حصے تھے اور فلسطین کی مقدس سرزمین سے تعلق رکھتے تھے۔ بیت المقدس کو عربوں نے 628ء میں فتح کر لیا تھا۔

- لیکن یہ عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش، آپ کو سولی چڑھانے کا مقام اور حشر کا میدان کے طور پر مشہور ہے۔ اسی لیے عیسائی زائرین کو یہاں کی زیارت کی آزادی دی گئی۔ لیکن گیارھویں صدی کے وسط تک حالات بدل چکے تھے۔ یوروپی عیسائیوں اور عرب ریاستوں کے درمیان اختلافات شروع ہو چکے تھے۔
- مسلمانوں کے تسلط سے مقدس سرزمین کو آزادی دلانے کے لیے عیسائیوں نے گیارھویں صدی کے اواخر سے تیرھویں صدی کے اواخر تک جو جنگیں کیں وہ صلیبی جنگیں کہلائیں۔ پوپ نے عیسائیوں کو رسمی طور پر کراس کا نشان دے کر جنگ میں شامل لڑنے کی قسم دلائی۔
- **پہلی صلیبی جنگ (99 سے 1098ء)** : سلجوق ترک جو اسلام قبول کئے تھے وہ عیسائی زائرین کے ساتھ مخالفانہ سلوک کرنے لگے۔ پوپ اربن دوم ان واقعات سے بہت پریشان ہوا اور پورے یوروپ کے عیسائیوں کو حکم دیا کہ ترکوں سے لڑائی کرو اور بیت المقدس کو حاصل کرو۔
- تب اس جنگ میں عیسائی، امراء، نواب، پادری اور مجرم شریک ہوئے اور یہ جنگ صلیبی جنگ کہلائی۔ پہلی جنگ میں فرانس اور اٹلی کے سپاہیوں نے شام میں اینٹیوک شہر (Antioch) کو فتح کر لیا۔ اور خطرناک جنگ میں بہت المقدس کو 1099ء میں حاصل کر لیا گیا۔
- **دوسری صلیبی جنگ (1145 سے 1149)** : جب عیسائی آپسی لڑائیوں میں مصروف ہوئے تو ترکوں پر ان کی نا اتفاقی ظاہر ہوئی۔ اس بات کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ترکوں نے 1144ء میں عیسائیوں کی اہم چوکی ایڈیسا Edessa پر قبضہ کر لیا۔ تب پوپ ایوگینس (Pope Eugenius) نے دوسری صلیبی جنگ کا اعلان کر دیا۔ لیکن حکمران صلاح الدین نے 1187ء میں بیت المقدس پر فتح پالی اور بیت المقدس مسلمانوں کا شہر بن گیا۔
- **تیسری صلیبی جنگ (1189 سے 1891)** : بیت المقدس کا ہاتھ سے چھن جانا مغربی عیسائی دنیا کے لیے ایک المناک واقعہ تھا اور اس طرح تیسری صلیبی جنگ شروع ہوگئی۔ یہ جنگ اُس وقت بہت اہم ہوگئی جب اس میں یوروپ کے طاقتور بادشاہ اور اُن کے مشترکہ دشمن صلاح الدین کے آمنے سامنے آئے۔ صلاح الدین مصر کی عظیم شخصیت تھے انھوں نے تمام مغربی ایشیاء کو متحد کیا۔ ابتداء سے ہی انگلینڈ کا شیر دل بادشاہ رچرڈ، فرانس کا بادشاہ فلپ آگسٹس اور جرمنی کا بادشاہ فریڈاک بابوسا ایک دوسرے سے سخت نفرت کرتے تھے چنانچہ بیت المقدس کو فتح نہیں کر سکے۔ آخر کار صلاح الدین نے رچرڈ کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کیے جس کے مطابق عیسائیوں کو مقدس مقامات کی زیارت کی اجازت دی گئی۔
- **چوتھی صلیبی جنگ (1202)** : چوتھی صلیبی جنگ جو 1202ء میں ہوئی وہ عیسائیوں کے لیے باعث شرم ثابت ہوئی کیونکہ اس جنگ میں عیسائیوں نے نا صرف اپنے دشمنوں سے جنگ کی بلکہ آپسی لڑائیوں میں بھی الجھ گئے۔
- **بچوں کی اور دوسری صلیبی جنگیں (1217, 1228, 1270)** : پانچویں صلیبی جنگ بچوں کی صلیبی جنگ کہلائی۔ چوتھی صلیبی جنگ کو دیکھتے ہوئے یہ سوچا گیا کہ بچے بڑوں کی طرح خود غرض نہیں ہونگے۔ اور انھیں مقدس سرزمین کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ چنانچہ تقریباً 30,000 بچوں کی رہنمائی میں ایک جرمن نوجوان نیکولس مقدس سرزمین کی طرف بڑھا۔ کئی بچے راستے ہی میں بھوک اور بیماریوں سے ختم ہوگئے اس کے بعد دو اور صلیبی جنگیں ہوئیں لیکن کوئی بھی جنگ بیت المقدس کو حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ آخر میں مصری بادشاہوں نے صلیبی جنگیں کرنے والے عیسائیوں کو 1299ء میں پورے فلسطین سے نکال باہر کیا۔

- اسلام مسلسل ہر طرف پھیلتا رہا۔ بازنطینی سلطنت زوال پذیر ہوگئی۔ اور قسطنطنیہ پر سلطنت عثمانیہ کے ترکوں نے 1453ء میں قبضہ کرلیا۔ جب یوروپ میں مغربی اشیاء کی مانگ بڑھی تو یوروپی تاجروں نے مشرق کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کیے۔ وینس، جینوا، پسیا، برنی، فرانکفرٹ، فلنڈرس اور وارِوک تجارت کے عظیم مراکز بن گئے۔ صلیبی جنگوں کا ایک اہم نتیجہ جاگیردارانہ نظام کا زوال تھا۔
- جس طرح رومی سلطنت وسیع وعریض رقبہ اور انواع اور مختلف لوگوں کے لیے مشہور ہے اسی طرح عرب یا اسلامی سلطنت بھی کئی افراد جو کہ اسپین، شمالی امریکہ، مشرق وسطی اور جنوبی ایشیاء سے تعلق رکھتے تھے۔ تمام شامل تھے۔ مسلمانوں نے روشن خیال بادشاہوں کو متعارف کیا۔ اُس دور کے سب سے مشہور حکمران ہارون رشید اور ان کے بیٹے مامون رشید تھے۔ خلفاء نے نا صرف مذہب کے پھیلانے میں سخت محنت کی بلکہ انھوں نے ان میں مساوات اور آفاقی بھائی چارہ بھی پیدا کیا۔ ہارون رشید نا صرف غریبوں کے تحفظ کے لیے کئی اصلاحات کیں بلکہ ٹھکرائے ہوؤں کی دلجوئی بھی کی۔ انھوں نے علوم وفنون، ادب، سائنس اور تجارت کی عربوں کی قائم کردہ اسلامی مملکت میں مسلمانوں نے علوم کے قابل فخر عظیم مراکز قائم کیے۔ جیسے بغداد، قاہرہ، دمشق، کارزووا، سیولی اور بارسیلونا میں جامعات قائم ہوئیں۔
- یوروپیوں نے عربوں سے ریاضی کے نکات جیسے صفر اور الجبرا کی مساوات، ریاضی میں مماس نسبت کو سیکھا۔ علم طبعیات میں سادہ رقاص کے اصولوں کو معلوم کیا۔ بصرہ کے الحسن نے آنکھوں سے متعلق ایک کتاب لکھی۔ (جس کا بعد میں لاطینی میں آپٹیکا تھیورس Optica) Thesaurus کے نام سے ترجمہ کیا گیا۔

چین اور جاپان

- 19 ویں صدی کی ابتداء سے مشرقی ایشیاء پر چین کا غلبہ رہا چین اور جاپان میں جغرافیائی اور تہذیبی مشابہت پائی جاتی ہے۔ تہذیب کے فروغ میں چین کا اہم کردار رہا۔ وہ خود ایک تہذیب، ثقافت، مذہب، فلسفہ، آرٹ، ادب اور قدرتی ذرائع رکھتا ہے۔
- چین ایک بڑا براعظمی ملک ہے اس کا جغرافیائی رقبہ 1,036,000,000Sq ہیکڑ ہے جس میں کئی موسمیاتی حصے بنے ہوئے ہیں۔ پیلی دریا (سوانگ ہو) یانگ سی دریا (دنیا کی تیسری لمبی دریا) اور پیرل دریا، ملک کے بڑے حصے پر پہاڑیاں ہیں۔
- **چین کی سلطنتیں:** 1450 تا 1050 ق م کے دوران چین پر شنگ سلاطین کی حکمرانی تھی اس دور میں تہذیب وجود میں آئی۔ شخصی حکومت، مذہب، پروسیلین اور سلک کی صنعتیں فروغ پائیں۔ 1050 تا 256 ق م تک چین پر چار سلاطین کی حکمرانی رہی اُس دور میں چین کا جاگیرداری نظام سیاسی طور پر غیر مستحکم تھا اس عرصہ میں چین کا ادب، آرٹ، ثقافت فروغ پائے۔ چن خاندان چین پر حکومت کرنے والا آخری خاندان تھا جس نے 221-207 عیسوی کے درمیان حکومت کی۔ عظیم دیوار چین (The Great wall of China) اسی دور میں تعمیر کی گئی۔
- **فلسفیوں کا عہد:** Lao-Tse لاؤ سے: یہ چین کا عظیم فلاسفر تھا۔ Lao-Tse کے معنی قدیم فلاسفر کے ہیں۔ اس کا اصل نام "Le " تھا۔ اس نے لائبرین کی حیثیت سے چاؤ دور میں کام کیا۔ اُس نے ایک کتاب Tao-Te-Ching لکھی جس کے معنی چین کی گندی سیاست ہے۔ اس نے "Tao" نظریہ کا اعلان کیا جس کے معنی Theway راستہ ہے۔
- **کنفیوشیس:** دنیا کا عظیم فلاسفر کنفیوشیس تھا یہ نام یوروپین الفاظ k ungtu-tze" سے نکلا۔ وہ Lu ریاست کے Chufu علاقے میں 551 ق م میں پیدا ہوا تھا وہ 22 سال کی عمر میں پیشہ تدریس سے منسلک ہوا۔ 501 ق م میں Lu ریاست کا وزیر اعظم بنا۔ اس کا انتقال

479 ق م 72 سال کی عمر میں ہوا،اس نے پانچ شاہکار کتابیں لکھیں جو پانچ چنگ کہلائی وہ1. Li-chig ‘2 .I-Ching ‘3. Shu-ching.5Chun ching.4‘Shi-ching ہیں۔

- **چین میں قومیت:** جدید چین کی تاریخ اس سوال کے اردگرد گھومتی ہے کہ کس طرح خودمختاری دوبارہ حاصل کی جائے اور بیرونی قابضین کے اہانت آمیز رویہ کا خاتمہ کرتے ہوئے ملک، مساوات اور ترقی حاصل کی جائے۔عوامی شخصیتیں جیسے سن یات سین جو کہ پہلے آزاد مملکت چین کے پہلے صدر تھے جاپان اور مغرب کے نظریات سے متاثر ہوئے۔کمیونسٹ پارٹی آف چین چاہتی تھی کہ عہد قدیم سے جاری عدم مساوات کے سلسلہ کو ختم کر دیا جائے اور بیرونی قابضین کو ملک سے نکال دیا جائے۔
- **افیون کی تجارت:** چین کی اشیاء کی مانگ جیسے چائے سلک اور پروسیلن تجارتی توازن کا مسئلہ پیدا کئے مغربی اشیاء کے لیے چین میں مارکیٹ نہیں تھی۔ایسٹ انڈیا کمپنی نے ایک رعایت حاصل کی افیون جو ہندوستان میں پیدا ہوتی تھی وہ افیون چین میں فروخت کریں اور چاندی حاصل کریں اس کے بدلے کنٹین میں چاندی دیں کمپنی اُس چاندی سے چائے سلک اور پروسیلن خرید کر برطانیہ میں فروخت کرے گی یہ مثلثی تجارت تھی جو برطانیہ ہندوستان اور چین کے درمیان تھی اس افیون کی وجہ سے دو افیون کی جنگیں 42-1839 اور 60-1856 واقع ہوئیں۔
- مصلحین جیسے کانگ پوری اور لیان کوئچ نے جدید انتظامی نظام کو بہتر بنانے کے لیے نئی پالیسیوں کو رائج کئے۔فوج اور تعلیمی نظام میں تنظیم جدید کی گئی۔دستوری حکومت کے قیام کے لیے مقامی اداروں کو قائم کیا گیا۔چین کو نوآبادیوں سے بچانے کی ضرورت محسوس کئے۔ذی فہم اشخاص نے روایتی سوچ میں تبدیلی ضروری سمجھے۔کنفیوشیس کی تعلیمات کے اثر سے چین کے رویہ میں تبدیلی آئی وہ اپنا رجحان نئے نظریات کی جانب کئے۔جدید مضامین میں عوام کو تیار کرنے کے لیے طلباء کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے جاپان، برطانیہ اور فرانس بھیجا گیا وہ نئے نظریات کو حاصل کئے۔اور جمہوریہ چلانے والے بن گئے۔
- **جمہوریہ کا قیام:** 1911 میں منچو خاندان کو بے دخل کیا گیا اور جمہوریہ قائم ہوا۔سن یاٹ سن (1866-1925) کی ماتحتی میں جو جدید چین کا بانی کہلاتا ہے۔اُس کا تعلق غریب گھرانے سے تھا اُس نے مشنری اسکول میں تعلیم حاصل کی جہاں وہ جمہوریت اور عیسائیت سے واقف ہوا۔اُس نے تین اصول بنائے قومیت، جمہوریت، شوشلزم۔سیاسی اور سماجی حالات غیر مستحکم تھے 4 رمئی 1919ء کو برطانیہ کے خلاف بیجنگ میں ایک برہمی جلوس شروع ہوا یہ جلوس ایک تحریک بن گیا جس نے ماڈرن سائنس سے چین کی حفاظت، جمہوریت، قومیت، ذرائعوں پر کنٹرول، عدم مساوات کا خاتمہ اور غربت کی کمی کا نعرہ دیا۔
- سن یاٹ سن کے نظریات کو منگ ٹگ فلسفہ کے بنیادی نظریات بن گئے جس نے چار اہم ضرورتوں کی نشاندہی کی۔کپڑے، غذا، مکان، حمل ونقل۔سن یاٹ سن کی وفات کے بعد شیانگ کشیک (1975-1807) کو کومنگ ٹنگ کی ذمہ داری سونپی گئی۔کومنگ ٹنگ سماجی بنیاد صنعتوں کا فروغ تھا جو جدید ترقی کا مرکز بن گیا۔شنگھائی صرف ایک شہر صنعتوں کے لیے تھا۔سماجی اور ثقافتی تبدیلیوں کو پھیلانے میں یونیورسٹیاں مدد کیں (پیکنگ یونیورسٹی 1902ء میں قائم ہوئی) نئی سوچ کی وجہ سے جرنل ازم کو بھی فروغ ہوا۔انہوں نے پڑھنے والوں اور اس کے ساتھ ساتھ لیڈروں کو بھی نئے نظریات سوچ سے واقف کروائے۔

- **چین میں کمیونسٹ پارٹی کا عروج:** جب جاپان نے چین پر 1937 میں حملہ کیا تو کومنگ ٹنگ پسپا ہو گیا لمبی اور تھکا دینے والی جنگ نے چین کو کمزور کر دیا۔ 49-1945 کے درمیان قیمتیں ہر مہینہ 30% بڑھیں دیہی چین نے بھی بحران کا مقابلہ کیا جیسے ماحولیات، زمین خالی کرنا، جنگلات کی کٹائی سیلاب اور دوسری سماجی معاشی وجہ استحصال زمین، لگان کا نظام، قرض، قدیم ٹکنالوجی اور کمزور مواصلات تھے۔
- چین کی کمیونسٹ پارٹی 1921 میں قائم ہوئی۔ موزے تنگ (1976-1893) جس نے چین کی کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہو کر کاشتکاروں پر انقلابی پروگرام منعقد کئے CCP ایک طاقتور سیاسی فورس بنی۔ ایک طاقتور کاشتکاروں کی کونسل منظّم کی گئی تھی جس کے ذریعہ زمین کی ضبطی اور دوبارہ تقسیم کی گئی ماڈزے ایک آزاد حکومت اور فوج کی ضرورت کے لیے دباؤ ڈالا وہ خواتین کے مسائل جانتا تھا۔ دیہی خواتین کے اداروں نے ضرورت مندوں کی مدد کی۔ نئی شادی کے قانون کا نفاذ عمل میں آیا۔ جنگ کے مشکل دنوں میں کمیونسٹ اور کومنگر ٹنگ متحدہ کام کرے لیکن چنگ کے خاتمہ کے بعد کمیونسٹ خود طاقت حاصل کئے کومنگ ٹنگ شکست کھائے۔
- **نئی جمہوریت:** 65-1949 پیوپلز ریپبلک آف چین 1949 میں قائم ہوئی اس کی بنیاد نئی جمہوری اُصولوں پر تھی۔ معشیت کے پیچیدہ علاقے حکومت کے کنٹرول میں تھے خانگی اداروں اور زمین پر مالکانہ حقوق آہستہ آہستہ ختم ہو گئے یہ پروگرام 1953 میں ختم ہوا ملک کو تیزی سے صنعتیانے کے لیے اُبھارنے یکدم آگے بڑھانے ایک بڑی تحریک 1958 میں چلائی گئی عوام کو اسٹیل کی بھٹیاں اُن کے صحن میں لگانے کے لیے اُبھارا گیا دیہی علاقوں میں چھبیس ہزار سے زیادہ انقلابی مجالس پنچائتیں تشکیل دی گئیں۔
- ماؤ عوام کو پارٹی کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے متحرک کیا۔ اس سے متعلقہ کو وہ سوشلسٹ آدمی جو پانچوں سے محبت کرنا، باپ، زمین، عوام، لیبر، سائنس اور عوامی جائیداد۔ عوامی انجمنیں کسانوں، عورتوں طلباء اور دوسرے گروپس کے لیے قائم کی گئیں۔
- **اصلاحات:** ثقافتی انقلاب نے سیاسی ساز باز کا راستہ اپنایا 1978ء میں پارٹی نے اپنے مقصد کا اعلان چار جدیدیت سے کیا۔ سائنس کا فروغ، صنعتیں، زراعت، دفاع، رائے شماری کی اجازت دی گئی۔ اس نئے آزادانہ ماحول میں نئے نظریات کا پرجوش دھماکہ تھا۔ 5 ڈسمبر 1978 میں دیواری پوسٹری پانچواں جدیدیت کا اعلان نامہ میں جمہوریت کے بغیر دوسری جدیدیت بے کار کہا گیا۔ 1989 میں 4 مئی کی تحریک کی ساتویں سالگرہ کے موقع پر کئی ذی فہم اشخاص کو روایتی عقیدہ کو ختم کرنے بڑے پیمانے پر کھلی بات چیت کے لیے بلایا گیا۔ مشقی طلباء Tinan men Square بیجنگ میں سختی سے کچل دیے گئے۔ اس بات کی ساری دنیا نے مخالفت کی۔ پارٹی کا غالبانہ نظریہ جس کی طرف داری کی گئی کی بنیاد طاقتور سیاسی کنٹرول، معاشی آزادی اور اتحاد جو دنیا کی مارکیٹ میں تھا۔
- تنقید کاروں نے کہا کہ سماجی گروپس، علاقہ مرد اور عورتوں کے درمیان عدم مساوات سماج میں مسائل پیدا کر رہی ہے آخر کار یہ جان گئے کہ مغرب کی نقل کرنے کے بجائے کنفیوشزازم کے روایتی نظریات پر خود عمل پیرا ہو کر چین ایک جدید سماج کو بنا سکتا ہے۔

جاپان

- شہنشاہ کیٹو سے حکمرانی کرتا تھا 12 صدی عیسوی تک بادشاہ ڈیموؤں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی تھا تب سے ہی بادشاہ برائے نام رہا۔ شوگن کی حکمرانی شروع ہوئی 1867-1603 ٹوکوگاوا خاندان کے ممبر شوگن کا عہدہ حاصل کئے ملک 250 سے زائد حصوں میں تقسیم تھا اُن پر جاگیردار حکمرانی کرتے تھے جو ڈیمو کہلائے۔

- سولہویں صدی کے آخری حصے میں مستقبل کی ترقی کے تین نمونوں میں تبدیلی کی گئی پہلا کسان ہتھیار چھوڑ دیں صرف سمورائی ہی تلوار اُٹھائیں دوسرا ڈیمبو کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے صوبوں کے صدر مقام میں قیام کریں۔انھیں اعلیٰ درجہ کی خودمختاری دی گئی۔تیسرا اراضیات کے سروے کی وجہ سے زمیندار اور ٹیکس ادا کرنے والوں کی شناخت ہوئی۔مستحکم مالگزاری کے نظام کے لیے پیداوار کی درجہ بندی کی گئی۔
- ڈیمئیو کے صدر مقام بڑے ہوئے تا کہ ساتویں صدی کے وسط تک جاپان دنیا کا گنجان آبادی والا علاقہ بن جائے۔اس نے تجارتی معیشت میں اضافہ کے لئے راہ ہموار کی اور مالی کریڈٹ نظام کو رائج کیا۔ایک شخص کی قابلیت کو اس کے مرتبے پر فوقیت دی جانے لگی۔جاپان rids سمجھا گیا کیونکہ وہ چین سے سامان عیش وآرام جیسے ریشم اور ہندوستان سے کپڑا درآمد کرتا تھا۔انہوں نے کیوٹو میں نشی جن (Nirshijin) میں ریشم کی صنعت کی ترقی کے لئے اقدامات کئے تا کہ درآمدات کو کم کیا جا سکے۔دیگر تبدیلیوں میں اسٹاک مارکٹ قائم کرتے ہوئے رقم کا زیادہ استعمال کرنا تھا۔
- **میجی بحالی (The Meji Restration)**:1853 میں USA نے جاپان کو کموڈور میاتھیو پیری کو روانہ کیا کہ وہ حکومت سے ایک معاہدہ پر دستخط کا مطالبہ کرے جو تجارت اور کھلے سفارتی تعلقات کی اجازت دے۔جاپان چین کے راستے میں تھا جس کو ایک بڑی مارکٹ سمجھتا تھا۔مذیدان کے جہازوں کو Pacific سمندر میں ایندھن بھرنے کے لئے ایک مقام کی ضرورت تھی۔اس وقت جاپان اور ہالینڈ سے تجارت کی صرف ایک ہی تاریخ تھی۔پیری کی آمد سے جاپانی سیاست پر اہم اثر پڑا
- 1863 کی ایک تحریک میں شوگن کو جبری طور پر اقتدار سے بے دخل کیا گیا اور اس کی جگہ حکمران ایڈو (Edo) کو لایا گیا۔صدر مقام کا نام ٹوکیو رکھا گیا جس کے معنی ''مشرقی صدر مقام'' ہے۔حکومت نے اپنی پالیسیوں کا اعلان ایک نعرے ''فوکوکیوہی'' (امیر ملک طاقتور فوج) کے ساتھ کیا۔انہوں نے محسوس کیا کہ انہیں اپنی معیشت کو ترقی دینا ہے اور ایک طاقتور فوج تیار کرنا ہے اور ملک کو امیر بنانا ہے۔اسی دوران نئی حکومت نے بادشاہی نظام کے قیام کے لئے کام کیا عہدیداروں کو یوروپی بادشاہت کے مطالعے کے لیے روانہ کیا گیا کیونکہ وہ اپنے ہاں بھی ایسی ہی طرز حکومت چاہتے تھے۔
- 1870 کے دہے سے ایک نیا اسکولی نظام تیار ہونا شروع ہوا۔لڑکوں اور لڑکیوں کو اسکولی تعلیم 1910 تک لازمی اور آفاقی قرار دی گئی۔نصاب کو مغربی نمونوں کی بنیاد پر تیار کیا گیا لیکن 1870 کے دہے تک جدید نظریات کے ساتھ ساتھ ملک سے وفاداری اور جاپانی تاریخ کے مطالعہ پر زور دیا گیا۔وزارت تعلیم کا کنٹرول نصاب،نصابی کتابوں کے انتخاب اور ٹیچرز ٹریننگ پر ہوتا تھا۔اخلاقی تعلیم دی جاتی،وفاداری اور ایسے شہری بننے کی ترغیب دی جاتی تھی۔

قدیم ہندوستانی تہذیب۔ہڑپائی تہذیب۔آریائی تہذیب۔ابتدائی ومابعد ویدک تہذیب

- ہڑپا تہذیب سب سے پہلے 1921ء میں ہڑپا کے مقام پر دریافت ہوئی۔یہ پاکستان کے مغربی پنجاب کا ایک شہر ہے۔آثار قدیمہ کی دریافتوں کے مطابق ہڑپا تہذیب 2600 قبل مسیح اور 1900 قبل مسیح کے درمیان پھلی پھولی۔یہ وادی سندھ کی تہذیب بھی کہلاتی ہے۔
- کیونکہ ابتداء میں زیادہ تر ٹھکانے وادی سندھ اور اس کی معاون ندیوں کے کنارے دریافت ہوئے۔لیکن اب ہم اسے ہڑپا تمدن کا نام دیتے ہیں کیونکہ ہڑپا ہی وہ پہلا مقام ہے جس نے اس تہذیب کی موجودگی پر روشنی ڈالی۔حال ہی میں آثار قدیمہ کے ماہرین کی کھدائیوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ یہ تہذیب وادی سندھ سے باہر بھی پھیلی ہوئی ہے اسی لئے یہ ہڑپا کی تہذیب کہلائی۔

- یہ ہندوستان کی پہلی شہری تہذیب ہے اور دنیا کی قدیم تہذیبوں جیسے مصر اور میسوپوٹامیہ (عراق) کی تہذیبوں کی ہم عصر ہے۔
- ہڑپا کی تہذیب پنجاب، ہریانہ، سندھ، بلوچستان، گجرات، راجستھان اور مغربی اتر پردیش کے حصوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی حدود شمال میں روبار (پنجاب) سے بھگت راؤ (گجرات) سے مشرق میں عالمگیر پور (U.P) تک پھیلی ہوئی تھی۔
- حالیہ کھدوائیوں کے مطابق اس کی حدود انتہائی شمال میں مانڈا (جموں وکشمیر) اور انتہائی جنوب میں دیاماباد (مہاراشٹرا) تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اور یہ 1,2,99,600 مربع کلومیٹر کے علاقے میں پھیلی ہوئی تھی۔ جو ملک پاکستان سے بھی وسیع ہے اور مصر اور میسوپوٹامیہ سے بھی بڑا علاقہ ہے۔
- ہڑپا کی کھدوائیوں میں دو اہم شہر برآمد ہوئے ایک ہڑپا جو پنجاب میں ہے اور دوسرا موہنجوداڑو (یعنی مردہ کا ٹیلہ) جو سندھ میں ہے۔ یہ دونوں شہر اس وقت پاکستان میں ہیں۔ ایک شہر چہنوداڑو جو موہنجوداڑو سے 130 کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ چوتھا شہر لوتھال گجرات میں واقع ہے۔ پانچواں شہر کالی بنگن ہے جس کے معنی کالی چوڑیوں کے ہیں۔ یہ شمالی راجستھان میں واقع ہے۔ اور چھٹا شہر ہریانہ کے سہار ضلع میں ہے جس کا نام بانوالی ہے۔
- دوسرے اہم شہر ہیں پنجاب میں روبار، راکھی گڑھی، ہریانہ میں میتھا تھال، گجرات میں دھولا ویرا (Dholavira) اور سرکوٹاڈا (Surkotada)، مہاراشٹرا میں دائم آباد، مکران کے ساحل پر سٹکاجینڈر (Sutkagendur) پاکستان، ایران سرحد کے قریب، اور مغربی اتر پردیش میں عالمگیر پور۔
- **تہذیب وثقافت کے تین ادوار**

ہڑپا تہذیب کا پورا دور تین مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1. **ابتدائی دور (4000ق۔م سے 2600ق۔م):** اس دور کی اہم خصوصیات میں مٹی کے استعمال کے ذریعہ شہری منصوبہ بندی، ابتدائی تجارت، فنون لطیفہ اور ہنرمندی۔
2. **ترقی یافتہ دور (2600ق۔م سے 1900ق۔م):** اس دور میں ترقی یافتہ شہر اور پکی اینٹوں کے گھر، اندرون ملک و بیرون ملک تجارت، اور کئی قسم کی ہنرمندی میں ترقی ہوئی۔
3. **آخری دور (1900ق۔م سے 1750ق۔م):** یہ زوال کا دور تھا جس میں شہر خالی ہونے لگے اور تجارت تباہ ہونے لگی جس کی وجہ سے بڑے بڑے خاص شہروں کو بتدریج زوال آنے لگا۔

- **ہڑپا رسم الخط:** میسوپوٹامیہ اور مصر کے لوگوں کی طرح ہڑپا کے لوگوں نے بھی لکھنے کا فن ایجاد کیا۔ 1853ء میں پہلی مرتبہ ہڑپا کی تحریر کا اندازہ کیا گیا اور 1923ء میں ان تحریروں کو مکمل طور پر دریافت کیا گیا۔ لیکن تب تک بھی ان تحریروں کو سمجھا نہیں جا سکا۔
- **شہری منصوبہ بندی:** ہڑپا تہذیب کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ ہڑپا شہری آبادی پر مشتمل ہے۔ شہروں کا آباد ہونا اسی وقت ممکن ہے جب زراعت اور کھیتی باڑی سیر حاصل ہو۔ موہنجوداڑو، ہڑپا، چینوداڑو، لوتھل اور دوسرے شہر تاریخ ہند میں شہری آبادی کی شروعات ہیں۔
- ہڑپا شہروں کی ایک اور غیر معمولی خصوصیت ہے وہاں کا ڈرینج کا نظام۔ یہ لوگ ڈرینج نظام کی تکنیک سے واقف تھے۔ تمام شہروں کے ہر چھوٹے بڑے گھر میں آنگن اور حمام موجود تھے اور مکانات میں استعمال شدہ پانی نالیوں کی مدد سے خارج کیا جاتا تھا۔ اور یہ نالیاں بڑی سڑک کے کنارے موجود نالیوں میں ملا دی جاتی تھیں۔ یہ نالیاں اینٹ کی بنی ہوئی تھیں جن میں سے بعض ڈھکی تو بعض کھلی ہوئی تھیں۔
- **بڑا غسل خانہ:** موہنجوداڑو کی عوامی عمارتوں میں اہم عمارت کشادہ حمام ہے۔ یہ ایک چوکور عمارت ہے جو درمیان میں کھلی اور چاروں طرف سے عمارتوں میں گھری ہوئی تھی۔ یہ اینٹوں کی تکنیک کی بہترین مثال ہے۔ اس حوض کی لمبائی 11.8 میٹر، چوڑائی 7.01 میٹر اور گہرائی 3.4 میٹر ہے

- موہنجوداڑو میں سب سے بڑی عمارت گودام کی ہے جو 45.71 میٹر لمبا اور 15.23 میٹر چوڑا تھا جبکہ ہڑپہ کی قلعہ بند عمارتوں میں چھ گودام دریافت ہوئے ہیں۔ ہمیں اینٹوں کا نبا بڑا چبوترہ بھی ملا جو دو لائنوں میں بٹا ہوا تھا جس میں چھ گودام تھے۔
- **سیاسی تنظیم:** مملکت کے حکمرانوں کے بارے میں اہم نظریات:
- یہ ایک وحدانی مملکت تھی کیونکہ یہاں کی منصوبہ بندی، پکی اینٹوں کی تیاری، ناپ تول کا نظام، شہروں کے قریب خام مال کی سہولت یہ سب وحدانی مملکت کی مثالیں ہیں۔
- یہاں پر کئی مملکتیں تھیں، موہنجوداڑو کے لئے ایک حکمراں تو ہڑپا شہر کے لئے دوسرا حکمراں تھا۔
- ہڑپہ سماج میں کوئی بھی حکمراں موجود نہیں تھا۔ عوام مساوات پر قائم تھے۔
- سماج اور معیشت: کھدوائیوں کے دوران برآمد ہونے والے انسانی ڈھانچوں کے نمونوں کی جانچ سے انھیں چار نسلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 1. پروٹو۔آسٹرولائیڈ 2. رومی 3. منگول 4. الپائن۔ پروفیسر باشم کے خیال میں سب سے پہلے پروٹو آسٹرولائیڈ کے لوگ یہاں آباد تھے۔ جو رفتہ رفتہ رومی لوگوں سے گھل مل گئے۔ جن سے مختلف تہذیبوں کی خصوصیات ظاہر ہوئیں اور پھر یہ رومی بتدریج دوسرے علاقوں میں پھیلے اور مقامی لوگوں میں گھل مل گئے اور اس طرح دراوڑی قوم وجود میں آئی۔
- وادی سندھ کے مذہب اور تمدن کی کئی خصوصیات ایسی ہیں جن کے مطابق وادی سندھ کے لوگ دراوڑی نسل کے کہلائے۔ چند مورخین نے انھیں ترک۔ ایرانی بھی کہا جو ہوئی یعنی دراوڑی زبان بولتے تھے۔
- ان کی اہم پیداوار گیہوں، بارلی، مٹر، تل، سرسوں (رائی) تھی۔ لوتھل اور رنگا پور میں چاول کی کاشت کا ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ وہاں سے مٹی کے برتنوں میں دفن دھان کے چھلکے ملے ہیں۔ غذائی اجناس کے بیج ہڑپا اور موہنجوداڑو کے گوداموں میں ذخیرہ کئے جاتے تھے۔ غالباً یہ اجناس کسانوں سے بطور ٹیکس وصول کئے جاتے تھے اور ایمرجنسی کے زمانے میں انھیں استعمال کیا جاتا تھا۔ سندھ کے لوگ ہندوستان کے پہلے باشندے تھے جنھوں نے کپاس کی پیداوار کی۔ بنے ہوئے کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی موہنجوداڑو کی کھدوائیوں میں ملا۔ اناج کے علاوہ مچھلی، جانوروں کا گوشت بھی ان کی غذا میں شامل تھا۔
- **ہڑپا کی تجارت:** ہڑپا کے لوگوں کی تجارت راجستھان، افغانستان اور ایران سے تھی۔ اُن کے تجارتی تعلقات دریائے دجلہ و فرات کے علاقے سے بھی تھے۔ کیونکہ ہڑپا کی کئی مہریں میسوپوٹامیہ میں دریافت ہوئیں۔
- میسوپوٹامیہ کے تاریخی ریکارڈ کے مطابق 2350 ق۔م سے ان کی تجارت میلوہا (Meluha) سے ہوتی تھی۔ میسوپوٹامیہ کے لوگ ہڑپا کو میلوہا کہتے تھے۔ ان کی تحریروں کے مطابق میسوپوٹامیہ اور میلوہا کے درمیان دو بڑے تجارتی مراکز تھے جو دلمن اور مکن (Makan) کہلاتے تھے۔
- **مہریں:** ہڑپا کے لوگ مختلف قسم کی مہریں بھی بناتے تھے۔ مختلف علاقوں سے تقریباً دو ہزار مہریں برآمد ہوئیں۔ یہ عام طور پر مربع شکل کی ہوتی تھیں۔ جو نرم پتھر (ابرق) سے بنی ہوتی تھیں۔ ان مہروں پر چند تحریریں بھی موجود ہیں۔ لیکن ان تحریروں کو ابھی تک پڑھا یا سمجھا نہیں جاسکا۔ ایک سینگ والے دیوتا کی شکل کئی مہروں پر ملتی ہے۔ ایک مہر پر اس دیوتا کو چبوترے پر بیٹھا ہوا دکھلایا گیا ہے۔ اور اس کو گھیرے ہوئے چار جانور ہاتھی، شیر، گینڈا اور بھینس موجود ہیں۔ مختلف مورخین اسے قدیم دیوتا پشوپتی سے تشبیہ دیتے ہیں لیکن بعض مورخین اس سے اختلاف رکھتے ہیں۔
- **ہڑپا تہذیب کا زوال:** 1953ء میں سر مورٹیمر وھیلر (Sir Mortimer Wheeler) نے وادی سندھ کی تہذیب کے زوال کی وجہ آریاؤں کے حملوں کو بتایا ہے۔ جس کی شہادت کے لئے اس نے ان 37 ڈھانچوں کا ذکر کیا ہے جو موہنجوداڑو کے مختلف علاقوں میں ملے ہیں۔ اور شاید رگ وید میں انہی جنگوں اور قلعوں کا ذکر ہے۔

- لیکن دوسرے مورخین نے وھیلر کے اس خیال کی مخالفت کی ہے کیونکہ جو ڈھانچہ ملے ہیں وہ شہر کے باہر ملے ہیں نہ کہ قلعہ بند فصیلوں کے پاس ۔ 1994ء میں ان ڈھانچوں کا تجزیہ کرنے کے بعد کینتھ کینڈی (Kenneth Kennedy) نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ان کھوپڑیوں پر جو نشان ہیں وہ رگڑ کھانے یا پرانے ہونے سے بنے ہیں تشدد یا جنگ سے نہیں بنے ہیں۔ موجودہ مورخین کا خیال ہے کہ وادی سندھ کا زوال دراصل سیلاب آنے اور مصر، میسوپوٹامیہ سے تجارت میں زوال آنے سے آیا۔
- ہڑپا کے لوگ ریاضی میں بھی ماہر تھے۔ وہ اعداد اور اعشاریہ سے واقف تھے جس کی وجہ سے آگے چل کر ویدک دور میں ریاضی میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ ہڑپہ تہذیب کی خصوصیات جیسے پکے برتن، پکی اینٹیں، زیور، صنعتیں وغیرہ کو بعد کی تہذیبوں نے بھی اپنایا۔ انھوں نے وسط ایشیاء اور مغربی ایشیاء سے تیز رفتار سمندری تجارت کی بنیاد رکھی۔ اس طرح ہڑپا تہذیب ہی دوسری تہذیبوں کو مہذب بنا سکی کیونکہ اس کی کئی خصوصیات کی آمیزش سے ہی بعد کی تہذیبوں کی بنیاد پڑی۔

ہڑپا تہذیب کے دریافت شدہ اہم علاقے

سال	علاقے	دریاؤں کے پاس	دریافت کنندگان
1921	ہڑپہ	راوی	دیارام ساہنی
1922	موہنجودارو	سندھ	آر۔ڈی۔بنرجی
1935	چنہو دارو	سندھ	ایم۔جی مجمدار
1935	کوٹ۔ڈجی	سندھ	جووی
1953	کالی بنگن	گھگر	اے۔گھوش
1953	روبار	ستلج	وائی۔ڈی۔شرما
1954	لوتھل	بھوگاوا	ایس۔آر۔راؤ
1964	سرکوٹڈا	کچھ	جگپتی جوشی
1973	بانوالی	سرسوتی	آر۔اس۔بسٹ

- **ویدک دور، سماج، معیشت اور تمدن:** ہندوستان کی تاریخ میں ویدک دور ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ویدک دور ہندوستان میں 1500 ق۔م سے 600 ق۔م تک چلا۔ اس دور میں لوگوں کے رہن سہن میں کئی تبدیلیاں آئیں۔ ویدک دور کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1. ابتدائی ویدک دور 1500 ق۔م تا 1000 ق۔م 2. مابعد ویدک دور 1000 ق۔م تا 600 ق۔م

- آریاؤں کے ہندوستانی ذیلی براعظم کو ہجرت کرنے کے بارے میں مورخین میں نمایاں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اس دور میں چار ویدیں یعنی مذہبی کتابیں لکھی گئیں۔ جس کے تحت اس دور کو ویدک دور کہا گیا۔ یہ چار مقدس کتابیں تھیں۔ رگ وید، سام وید، یجر وید اور اتھر وید۔
- لفظ ''آریا'' سنسکرت زبان سے لیا گیا ہے جس کے معنی پروقار باعزت عالی مرتبہ کے ہیں۔
- آریاؤں کا حقیقی وطن شاید وسط ایشیاء میں جنوبی روس تھا جہاں سے یہ پھیلنا شروع ہوئے۔ یہاں سے ایک گروہ شمال مغربی ہندوستان کو آیا اور یہ انڈو۔آرین کہلایا۔ یہ ماننے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جنوبی سائبیریا کا تمدن دو ملین قبل مسیح میں پھیلا۔ لوگ یہاں سے شمالی ہندوکش کو جانے لگے اور وہاں سے وہ ہندوستان میں داخل ہوئے۔

- **ویدک ادب: وید:** ویدلفظ ود سے ماخوذ ہے جس سے مراد علم ہے۔ دوسرے الفاظ میں وید کے معنی برتر علم کے ہیں۔ ویدک ادب چار ویدوں رگ وید، سام وید، یجر وید اور اتھر وید پر مشتمل ہے۔ چاروں ویدوں میں سب سے قدیم رگ وید ہے۔ اس میں 1028 منتر (بھجن، اشلوک) ہیں۔ یہ ترانے مختلف دیوتاؤں کی تعریف میں گائے جاتے تھے۔
- یجر وید میں قربانی کے وقت کے طریقے واصول بتائے گئے ہیں۔ سام وید میں قربانی کے وقت گائے جانے والے شلوک درج ہیں۔ اسے منتروں کی کتاب بھی کہا جاتا ہے اور اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ آریا موسیقی کے شیدائی تھے۔
- اتھر وید میں مذہبی رسوم کی تفصیل درج ہے۔ ویدوں کے علاوہ دوسری مقدس کتابیں برہمنا، آرانیا کا اور اپنشد ہیں۔ برہمنا ویدوں میں بیان کئے گئے منتروں کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ یہ نثر میں لکھے گئے ہیں۔ اور مذہبی رسوم کی شکل میں ہیں۔
- آرنیا کاس کو ''جنگل کی کتاب'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں تصوف، دستور، رسم ورواج اور قربانیوں کا ذکر ملتا ہے۔ اپنشد (قریب بیٹھنا) فلسفہ کی کتابیں ہیں جو روح، وجود، کائنات کا مقصد اور قدرت کے اسرار پر بحث کرتی ہیں۔ آرنیا کا اور اپنشد دونوں برہمنا کے ضمیمے ہیں۔
- ویدانگا: چھ ویدانگا سکشا، کلپا، ویاکرنا، نروکتا، چاندا اور جوتشا ہیں۔ سکشا تلفظ سے متعلق ہے۔ کلپا رسوم سے، ویاکرنا قواعد سے، نروکتا کسی علاقے یا چیز (تاریخ) کی حقیقت سے چندرمئیر سے اور جوتشا فلکیات سے متعلق ہے۔ چھ ویدانگا زمیں کلپا سب سے اہم ہے۔
- سوترا ادب میں تین سوترا یعنی سراوتا سوترا جس میں قربانیوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ گربھا سوترا میں اہل خانہ کے فرائض اور ان کے ذمہ مذہبی رسومات بتائی گئی ہیں۔ دھرما سوترا میں ذات پات پر مشتمل قواعد وضوابط اور سماجی فرائض کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ انسانوں کے مرتب کردہ ہیں۔
- **درشنا:** ہندوستانی فلسفہ کے چھ مکاتب فکر ہیں جو شاددرشن کہلاتے ہیں۔ یہ ہیں نیایا، ویشیشیکا، سنکھیا، یوگا، پروا اور اترا میمسا۔ یہ تمام زندگی کی حقیقتوں کو بیان کرتے ہیں اور ظاہری مذہبی رسوم کی مخالفت کرتے ہیں۔ نیایا درسنا کو گوتما نے لکھا ہے۔ ویشیشیکا درسنا کو کناد اشی، سنکھیا درشنا کو کپیلا، یوگا درشنا کو پتانجلی، سپروامی ممسا کو جیمنی اور اترا میمسا کی تدوین بھدرایانا نے کی۔
- اپاویدا اپاوید اچار ہیں:

1. دھنوروید (جنگوں کے طریقہ کار) 2. گندھاروا وید (موسیقی) 3. شلپا وید (سنگ تراشی) 4. آیوروید (زندگی کا علم)

ویدک دور (1500ق۔م تا 1000ق۔م)

- **سپتا سندھو:** دریائے سندھ: ابتدائی ویدک آریا سپتا سندھو کے علاقے میں رہتے تھے جس کے معنی سات دریاؤں کا علاقہ۔ یہ علاقہ جنوبی ایشیاء کے شمال مغربی حصہ اور یمنا ندی تک پھیلا ہوا ہے یہاں سات دریائیں تھیں۔
- سندھ، جہلم، چناب، راوی، بیاس، ستلج اور سرسوتی۔ اس علاقے میں رگ وید کے لوگ سکونت اختیار کئے، جنگیں کیں اور جانوروں کے ریوڑ پر کنٹرول کر کے جانوروں کو پالتو بنائے۔ آگے چل کر مابعد ویدک دور میں وہ بتدریج مشرق کی جانب پھیلے اور مشرقی یوپی (کوشلہ) اور شمالی بہار (ودیہا) پر قبضہ کئے۔
- **دس حکمرانوں کی جنگ:** آریا دو طرف سے مخالفتوں میں گھرے ہوئے تھے پہلے تو وہ وہاں کے علاقائی لوگوں سے (جو درسا یا داسیو کہلائے) جنگیں لڑنے میں مصروف رہے۔ دوسرے وہ خود آپسی لڑائیوں میں مشغول تھے ان جنگوں میں بعض وقت وہ غیر آریاؤں کی بھی مدد لیتے تھے۔ بھرت اور ترتسو (Tritsu) حکمران قبیلے تھے۔ جن کو پنڈت وششتھا کا تعاون حاصل تھا۔ ملک کا نام بھارت ورشا اسی قبیلہ بھرت سے لیا گیا ہے۔ اور سب سے پہلے رگ وید میں بھی اس کا ذکر ہے۔

- بھارت قبیلہ کے حکمرانوں کی دس بادشاہوں نے مخالفت کی ان میں سے پانچ بادشاہ آریا قبیلہ کے تھے اور باقی پانچ غیر آریا تھے۔ یہ جنگ ''دس بادشاہوں کی جنگ'' کہلائی۔ یہ جنگ پروشنی (دریائے راوی) کے کنارے لڑی گئی۔ بھرت قبیلہ کے سوداس حکمراں اس جنگ میں کامیاب ہوئے۔ بعدازاں بھرتا نے پروس قبیلہ سے ہاتھ ملالیا اور اتحاد قائم کرکے ''کوروس'' کہلائے مابعد ویدک دور میں کروس طاقتور حکمراں تھے۔

- **ابتدائی ویدک دور کا سیاسی نظام:** رگ ویدک آریاؤں نے قبیلے قائم کئے اور قبیلہ کے سردار کو راجن کہا جاتا تھا۔ راجن کی مدد کے لئے دو اسمبلیاں سبھا اور سمیتی سیوا کرتی تھیں۔ یہ اسمبلیاں قبیلہ کے نظم ونسق میں حصہ لیتی تھیں۔ راجن ان کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا تھا۔ اے۔ ایل۔ باشم (A.L. Basham) کے خیال میں سبھا میں قبیلہ کے بزرگ ممبر ہوا کرتے تھے۔ جبکہ سمیتی میں پورے قبیلے کے لوگ شامل تھے۔ ☆ جن قبائل میں موروثی صدر نہیں ہوا کرتے تھے وہاں قبائلی کونسل راست حکومت کرتی تھی۔ راجن کی اہم ذمہ داری تھی قبیلہ کی حفاظت۔ اس کی مدد کے لئے پروہت اور سیناپتی ہوتے تھے۔ پروہت جنگ میں کامیابی' امن اور خوشحالی کے لئے مذہبی رسوم' پوجا پاٹ انجام دیتا تھا۔ جبکہ سنیانی فوج کا سپہ سالار اعظم ہوتا تھا۔

- **ابتدائی ویدک معیشت:** ویدک دور میں شہری تہذیب نہیں پائی جاتی تھی' اور نہ پتھروں اینٹوں کے گھر تھے۔ لیکن وہ ماہرانہ صلاحیتیں رکھتے تھے۔ خاص کر کانسہ بنانے کے کام میں وہ بہت مہارت رکھتے تھے۔ جبکہ اوزار اور ہتھیار بنانے میں ہڑپا تہذیب سے بھی زیادہ مہارت رکھتے تھے۔ ☆ کانسہ کا کام بڑھئی' رتھ بنانے والوں کا رگ وید میں بار بار ذکر آیا ہے۔ انھیں خاص اہمیت دی جاتی تھی۔ رگ وید کی تدوین کے زمانے میں لوہا پگھلانے کا فن اناطولیہ سے باہر کسی کو نہیں آتا تھا جبکہ ہتی (Hittite) بادشاہ اسے راز میں رکھنا چاہتے تھے۔ دو ملین قبل مسیح کے آخر میں دنیا کو لوہے کے استعمال سے واقفیت حاصل ہوئی۔ اس طرح غیر متوقع طور پر ہندوستان ابتداء میں ہی لوہے کے استعمال سے واقف ہو چکا تھا۔

- آریاؤں کی معیشت مخلوط معیشت تھی۔ یعنی پالتو جانور اور زراعت۔ مویشی بھی معیشت میں اہم رول ادا کئے۔ رگ وید میں جنگ کے لئے لفظ' گاوستھی'' یا گایوں کی تلاش تھا۔ مویشیوں کو خرید وفروخت کے لئے معیاری اکائی مانا جاتا تھا۔ (ایک انسان کی زندگی کی قیمت سو گائے کے برابر ہوتی تھی) گھوڑا بھی آریاؤں کی زندگی میں اہم رول ادا کیا۔ رگ ویدک لوگوں کو زراعت کی بہت اچھی معلومات تھیں۔ رگ وید کے پہلے حصہ میں ہل کا ذکر آیا ہے۔

- **ابتدائی ویدک سماج:** ویدک سماج بدری تھا اور سماج کی سب سے چھوٹی اکائی خاندان تھا۔ صدر خاندان کو گریہاپتی کہا جاتا تھا۔ ایک شادی کا رواج تھا لیکن امراء ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے تھے۔

- ورنا کا لفظ رنگ کے لئے استعمال کیا گیا غالباً آریا گورے رنگ کے تھے اور مقامی لوگ کالے رنگ کے تھے۔ درسا اور داسیو جو کہ آریاؤں سے شکست کھا گئے تھے ان سے غلاموں اور شودروں کا سلوک ہوتا تھا۔ آگے چل کر قبیلہ والا سماج تین ذاتوں میں بٹ گیا۔ جنگ باز پجاری اور عوام۔ چوتھی ذات تھی شودر جو رگ ویدک دور کے آخر میں وجود میں آئے۔ ان کے بارے میں رگ وید کے دسویں باب میں ذکر کیا گیا ہے۔ ویدک دور میں یہ تقسیم پیشہ کی بنیاد پر کی گئی لیکن یہ نظام کٹر نہیں تھا۔ ہم اس وقت کے ایک خاندان کے فرد کے الفاظ یہاں بیان کرتے ہیں۔ ''میں ایک شاعر ہوں میرا باپ حکیم ہے اور میری ماں مکئی پیستی ہے۔ ہمارے پیشے الگ الگ ہیں لیکن ہم سب ساتھ رہتے ہیں۔''

- **ابتدائی ویدک مذہب - رگ ویدک دور کے دیوتا:** ویدک دور کے لوگ آپسی جنگوں میں مصروف رہتے تھے۔ اور اندرا کی بحیثیت دیوتا پرستش کرتے تھے۔ کیونکہ اندرا جنگ اور دولت کا دیوتا تھا۔ ماروت جو طوفان کا دیوتا تھا وہ اندرا کو جنگوں میں مدد کرتا تھا۔ اگنی یعنی آگ کا

دیوتا گھر گھر کا دیوتا تھا اور دیوتاؤں اور انسانوں کے مابین ایک تعلق تھا۔ ورنا ایک اہم دیوی تھی جو کائناتی اصولوں کو چلاتی تھی اور رِتا (Rita) کہلاتی تھی۔ یہ قبیلے کے لئے اہم دیوی تھی۔

- سوما کا تعلق پودوں اور جڑی بوٹیوں سے تھا۔ سوما ایک ایسا پودا بھی تھا جس سے نشیلا شربت بنایا جاتا تھا۔ یہ مشروب قربانیاں انجام دینے کے وقت پی جاتی تھی۔ رگ وید میں آدیتی، پرتھوی اور اوشا نامی دیویوں کا ذکر کیا گیا ہے۔
- ان تمام دیوی دیوتاؤں سے یگنا یعنی قربانی کے وقت گڑگڑا کر مہربان ہونے کی مدد طلب کی جاتی تھی۔ یہ قربانیاں قبیلہ کے صدر کی طرف سے منظّم کی جاتی تھیں اور ان کو پجاری انجام دیتے تھے۔ تب دیوتا ان کی درخواست کو قبول کرتے اور بدلے میں قربانی دینے والے کی جنگ میں کامیابی، جانوروں میں برکت اور عمر میں برکت دیتے تھے۔
- پجاریوں کو پوجا پاٹ کے فرائض انجام دینے کے بدلے میں دان اور دکشنا کے طور پر بہت سے تحائف دئے جاتے تھے۔ ویدک لوگ کوئی مندر تعمیر نہیں کروائے۔
- **مابعد ویدک تہذیب:** مابعد ویدک زمانہ میں آریا شمالی ہند کے مشرقی علاقوں تک پھیل گئے۔ ستاپتا برہمنا میں آریاؤں کے مشرقی گنگا کے علاقوں میں پھیلنے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ مابعد ویدک ادب میں کئی قبیلوں اور سلطنتوں کا ذکر ملتا ہے۔ مابعد ویدک دور رزمیہ دور بھی کہلاتا ہے۔ کیونکہ دو بڑی رزمیہ نظمیں رامائن اور مہابھارت اسی دور میں لکھی گئیں۔
- اس دور میں بڑی بڑی سلطنتیں قائم ہوئیں۔ ابتداء میں کوروا اور پنچالہ سلطنتیں عروج پر آئیں۔ کوروا اور پنچالہ کے لوگوں کا اثر دہلی تک پھیل گیا۔ انھوں نے اپنا پایہ تخت ہستناپور کو بنایا۔ بھرتہ کی جنگ کے لئے کورو قبیلہ کی تاریخ بہت اہم ہے۔ کیوں کہ یہ جنگ رزمیہ نظم مہابھارت کا مرکزی خیال ہے۔ غالباً یہ جنگ 950 ق۔م کے آس پاس لڑی گئی۔ کوروا اور پانڈوؤں کے درمیان یہ جنگ لڑی گئی۔ یہ دونوں بھی کرو قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس جنگ کے نتیجہ میں پورے کرو قبیلے کا خاتمہ ہوگیا۔
- کروا اور پنچالہ کے زوال کے بعد دوسری مملکتیں کوسلہ، کاشی اور ودیہا عروج پر آئیں۔ کاشی کا مشہور حکمراں اجات شترو تھا۔ اور جنکا ودیہا کا حکمراں تھا۔ جس کا صدر مقام میتھیلا تھا۔ اس کے دربار کا مشہور مفکر یجنا والکیہ تھا۔ اس کے علاوہ مگدھ، انگا اور ونگا غالباً مشرقی قبیلہ واری مملکتیں تھیں بعد کی کتابوں میں ہندوستان کی تقسیم تین حصوں میں کی گئی وہ تھے آریاورت (شمالی ہندوستان) مدھیہ پردیش (وسطی ہندوستان اور دکشنا پتھ (جنوبی ہندوستان)۔
- **مابعد ویدک سماج:** سماج چار طبقات برہمن، چھتری، ویش، شودر میں منقسم تھا۔ ذات پات کا نظام قائم تھا۔ دو اعلیٰ ذاتیں برہمن اور چھتری کو بہت سی مراعات حاصل تھیں جبکہ ویش اور شودر کو کوئی اہمیت حاصل نہیں تھی۔ اس دور میں پیشہ کی بنیاد پر کئی ذیلی ذاتیں بھی وجود میں آئیں۔
- آشرم نظام بھی مابعد ویدک دور میں شروع ہوا۔ اور خاندان میں باپ کے اختیارات میں اضافہ ہوا۔ عورتوں کی حالت میں کوئی سدھار نہیں آیا۔ یہ اب بھی مردوں کے بدلے میں کمتر اور ثانوی درجہ رکھتی تھیں۔ عورتیں سیاسی حقوق جیسے اسمبلیوں میں شرکت سے بھی محروم ہوگئیں۔ بچپن کی شادی عام تھی۔ ایتریا برہمنا کے مطابق بیٹی مفلسی کی وجہ سمجھی جاتی تھی۔ اونچے طبقے کی کئی عورتوں کو بہت سی مراعات حاصل تھیں۔
- **آشرم**

آشرم کا نظام مابعد ویدک دور میں متعارف ہوا۔ اس دور میں انسانی زندگی کے چار مدارج بتلائے گئے ہیں جس میں ہر درجہ 25 برس کا ہوتا تھا، الگ الگ ذمہ داریاں اٹھانی پڑتی تھیں۔

.1	برہمچاری	شاگرد 25 سال کی عمر تک
.2	گرہستا	گھریلو زندگی 25 سال سے 50 سال کی عمر تک
.3	وناپرستا	ترکِ دنیا 50 سال کی عمر سے 75 سال کی عمر تک
.4	سنیاسا	سادھو بن کر خانہ بدوشی کی زندگی گذارنا 75 سال کی عمر سے مرنے تک

کثیر جوابی سوالات

.1 زمانہ قبل تاریخ انسان کا دور

(1) 5 لاکھ سال ق۔م (2) 10 لاکھ سال ق۔م (3) 15 لاکھ سال ق۔م (4) 20 لاکھ سال ق۔م

.2 Paleolithic سے مراد

(1) جدید پتھر کا دور (2) مابعد پتھر کا دور (3) قدیم پتھر کا دور (4) دھاتی پتھر کا دور

.3 وہ ایجاد جو مابعد پتھر کے دور کے دوران ہوئی

(1) کمہار کا پہیہ (2) تجارت (3) دھات کا استعمال (4) آگ

.4 دھات کا دور شروع ہوا

(1) 5000 ق۔م (2) 6000 ق۔م (3) 7000 ق۔م (4) 8000 ق۔م

.5 ہندوستان میں پتھر کے قدیم دور کے اوزار اس وادی میں پائے گئے

(1) گوداوری (2) کرشنا (3) گنگا (4) سندھ

.6 یہ ایک رزمیہ نظم ہے

(1) رامائن (2) تری پٹیکا (3) تری رتنا (4) وید

.7 اولین کتبوں کو لگانے ولا

(1) سمدر گپت (2) اشوک (3) کنشک (4) چندر گپت

.8 حسب ذیل میں کونسا ذریعہ آثار قدیمہ نہیں ہے

(1) مٹی کے برتن (2) کتبے (3) سکے (4) کتابیں

.9 امیر خسرو کی لکھی گئی کتاب

(1) فیروز شاہی (2) کتاب الہند (3) تغلق نامہ (4) سی۔یو۔کی

.10 محمود غزنوی کے درباری عالم

(1) فاہیان (2) اٹسنگ (3) ہیون سانگ (4) البرونی

.11 ہندوستان کی شمالی جانب کی سرحد ہے

(1) ہمالیائی پہاڑ (2) خلیج بنگال (3) بحر عرب (4) بحر ہند

.12 ہندوستان کی منفرد خصوصیت ہے

(1) کثرت میں وحدت (2) وحدت میں کثرت (3) خصوصیت میں وحدت (4) زبانوں میں وحدت

13. دنیا میں بولی جانے والی 30 اہم زبانوں میں سے ہندوستان میں بولی جانے والی زبانیں ہیں

(1) 10 (2) 11 (3) 9 (4) 12

14. ہندوستان میں ہندوں کا فیصد ہے

(1) 12% (2) 82% (3) 92% (4) 102%

15. انسان نے سب سے پہلے کس دھات کا استعمال کیا

(1) لوہا (2) چاندی (3) سونا (4) تانبا

16. انسان نے اس دور میں آگ جلانے میں کامیابی حاصل کی

(1) قدیم پتھر کا دور (2) جدید پتھر کا دور (3) درمیانی پتھر کا دور (4) لوہے کا دور

17. تمام قدیم تہذیبوں نے یہاں جنم لیا

(1) پہاڑوں کے دامن میں (2) شہروں میں (3) سمندر کے کنارے (4) دریا کی وادیوں میں

18. ''کمہار کے پہیہ کی ایجاد کی وجہ سے پیداوار اور حمل و نقل کے میدان میں ایک بڑا انقلاب رونما ہوا'' یہ کس کا قول ہے

(1) سرجان مارشل (2) گورڈن چائلڈ (3) موٹیمر وھیل (4) آر۔ڈی۔بنرجی

19. کس دور میں انسان ایک سماجی مخلوق بن گیا

(1) قدیم پتھر کا دور (2) درمیانی پتھر کا دور (3) جدید پتھر کا دور (4) ان میں کوئی نہیں

20. دنیا میں سب سے پہلے غذائی اجناس کی کاشت کس مقام پر کی گئی

(1) جیریکو (2) روس (3) چین (4) جاپان

21. ''میسوپوٹامیا'' کس زبان کا لفظ ہے

(1) لاطینی (2) یونانی (3) اردو (4) عربی

22. سمیری دور (بابل کی قدیم غیر سامی تہذیب) کی اہم عمارت کونسی ہے

(1) ممیس (2) عظیم دیوار چین (3) Ziggurats (4) کرنارک مندر

23. کونسی تہذیب سب سے پہلی خواندہ تہذیب کہلاتی تھی

(1) مصر (2) میسوپوٹامیا (3) چین (4) سندھ

24. اس دور میں بابل، مصر اور یونان میں تجارت ہوتی تھی

(1) جدید پتھر کا دور (2) قدیم پتھر کا دور (3) درمیانی پتھر کا دور (4) دھاتی دور

25. یہ دور انسان کے سائنسی ارتقا کا پہلا مرحلہ تھا

(1) جدید پتھر کا دور (2) کانسے کا دور (3) قدیم پتھر کا دور (4) ماقبل تاریخ دور

26. قدیم چینیوں کا اہم پیشہ تھا

(1) زراعت (2) تجارت (3) مچھلی پالن (4) نجاری

27. عظیم دیوار چین کی لمبائی ___ کلومیٹر

(1) دو ہزار (2) دو ہزار چار سو (3) تین ہزار (4) ایک ہزار

28. علم زلزلہ Seismography کو نقطہ کمال تک پہنچایا

(1) ایرانی (2) یونانی (3) ہندوستانی (4) چینی

29. یونان کی عظیم شاعرہ

(1) واسپو (2) واسیو (3) ایلیڈ (4) اوڈلیسی

30. انسانی جسم میں دوران خون کے بارے میں بتلانے والا

(1) بیلیس (2) سینکانے (3) جالینوس (4) یولنیس

31. کتاب جمہوریت The Democracy کا مصنف

(1) سقراط (2) بقراط (3) ارسطو (4) افلاطون

32. کنفیوشیس کی تصنیف یہ ہے

(1) لاواجی کنگ (2) پنچ جنگ (3) لاوتنگ (4) زنگ سنک

33. ناگرجنا کونڈہ اس ریاست میں ہے

(1) اڑیسہ (2) آندھراپردیش (3) اترپردیش (4) مدھیہ پردیش

34. تاریخ کی پہلی کتاب ''راجاترنگنی'' کا مصنف ہے

(1) کوتلیا (2) کلہانا (3) امرسنہا (4) البیرونی

35. پہلی ڈکشنری ''امراکوسم'' کا مصنف ہے

(1) کوتلیا (2) کلہانا (3) امرسنہا (4) البیرونی

36. ہرش وردھنا کے دربار میں آنے والا سیاح

(1) فاہیان (2) ہیون سانگ (3) اِتسنگ (4) المسعودی

37. ہمارے ملک میں موجود بودھ اداروں کا ذکر اس مورخ نے کیا

(1) البیرونی (2) المسعودی (3) عبدالرزاق (4) اتسنگ

38. نانا گھاٹ اور ناسک کتبوں کا تعلق اس دور سے ہے

(1) موریا (2) ستواہنا (3) گپتا (4) ہرش

39. الہ آباد کتبہ کا تعلق اس سے ہے

(1) سمدرگپت (2) اشوک (3) کنشک (4) چندرگپت

40. تاریخ فیروز شاہی کا مصنف ہے

(1) امیرخسرو (2) ضیاءالدین برنی (3) نکولوکونتے (4) عبدالرزاق

جوابات KEY

1	**3**	6	**2**	11	**1**	16	**3**	21	**2**	26	**1**	31	**3**	36	**2**
2	**3**	7	**2**	12	**2**	17	**4**	22	**3**	27	**2**	32	**2**	37	**2**
3	**3**	8	**2**	13	**3**	18	**2**	23	**2**	28	**4**	33	**2**	38	**1**
4	**1**	9	**3**	14	**2**	19	**2**	24	**1**	29	**1**	34	**2**	39	**2**
5	**2**	10	**4**	15	**4**	20	**1**	25	**2**	30	**3**	35	**3**	40	**1**

6. چھٹویں صدی میں بدھ مت اور جین مت

- چھٹی صدی قبل مسیح تک قبائلی سماج چار ذاتوں برہمن، شتری، ویش، شودر میں بٹ گیا تھا۔ یہ ترتیب وار اہمیت کے حامل تھے۔ ذات پات کا نظام وجود میں آچکا تھا۔ رگ وید کی نظم پروشا سکتا میں برہمنوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ پروشا سکتا میں چار ذاتوں کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ اور یہ مانا گیا ہے کہ یہ چار ذاتیں پرجاپتی کے جسم سے ظاہر ہوئیں جیسے: برہمن۔ سر سے، شتری۔ سینہ سے، ویش۔ زانو سے اور شودر۔ پاؤں سے
- ہر ایک کو اس کی ذات کے مطابق اپنی ذمہ داریاں انجام دینا پڑتا تھا جس کو دھرم کہا جاتا تھا۔ بادشاہ کو ذات پات کے نظام کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری تھی۔ بعض وقت عوام پوری طرح اس نظام کی پابندی نہیں کرتے تھے، تب برہمن دھرم شاستر اور دھرما سوترا کے قانون کے مطابق اس نظام کو عوام پر لاگو کرتے تھے۔ اسی لئے بادشاہ کی ذمہ داری ہوتی تھی کہ ''دستا سکشنا سستھا رکشنا'' جس کے معنی اچھے لوگوں کی حفاظت کی جائے گی، غلط لوگوں کو انصاف اور فوجی طاقت کے ذریعہ سزا دی جائے گی۔
- سماجی درجوں میں مذہبی احکامات کے مطابق برہمن کو سب سے اونچا مقام عطا کیا گیا، شودروں کو بہت کم درجہ دیا گیا۔ دوسرا برہمنی عمل جو کہ 1000 ق۔م سے رائج ہے وہ ہے ''گوترا'' جس کا مطلب ''عوام'' ہے۔
- سنسکرت کی کتابوں میں لفظ کلا (Kula) خاندانوں کیلئے استعمال ہوتا تھا اور ومشا (Vamsha) کا لفظ شجرہ یا نسب کے لئے۔
- **ذاتوں کے اختلافات**

مندرجہ ذیل جدول مختلف ذاتوں کو تفویض کی گئی ذمہ داریوں کو بتلاتا ہے۔

ذات	روزگار
برہمن	ویدوں کو پڑھنا اور پڑھانا، مختلف قربانیاں انجام دینا اور تحائف لینا اور دینا۔
شتری	جنگوں میں مصروف رہنا، عوام کی حفاظت کرنا، انصاف قائم کرنا، ویدیں پڑھنا، قربانیاں انجام دینا، تحائف دینا۔
ویش	وید پڑھنا، قربانیاں انجام دینا، تحائف بنانا، زراعت، تجارت میں مصروف ہونا۔
شودر	مندرجہ بالا تینوں اعلیٰ ذاتوں کی خدمت کرنا۔

- **اجی ویکا:** اجیویکا تقدیر پر ایمان لانے والے لوگ تھے۔ اس مسلک کا بانی مکالی گوسالہ تھا۔ یہ مذہب پر یقین نہیں رکھتا تھا یعنی وہ نا قابل عمل چیزوں پر عمل کرتا تھا جیسے وہ بے لباس پھرتا تھا اور شراب پیتا تھا۔ اور مذہبی فریضہ کے طور پر گانے اور ناچنے کو اہمیت دیتا تھا۔ اسی لیے اس کو ماننے والے بہت کم تھے۔ اس مسلک کے لوگوں کا فلسفہ تھا کہ آدمی کی زندگی اس کے پچھلے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ ان کے خیال کے مطابق کوئی بھی جاندار کو جب تک اس میں روح ہے طویل عرصہ تک جینا پڑتا ہے۔
- آدمی کے اعمال اس سلسلہ کو ختم نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس سلسلہ پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں انسان کی زندگی کے تمام مراحل قسمت میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور انھیں کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ اجیویکاؤں نے راہبوں کی جماعت تیار کی اور وہ قسمت پر یقین رکھتے تھے۔ مکالی گھوسالہ کے پیشرو ہرانا کسپا ہیں۔ گوسالہ نے ہندومت کو نہیں مانا یہاں تک کہ وہ ہندومت کے بنیادی اصولوں جیسے کرما کے نظریہ سے بھی انکار کر دیا۔ اجیویکا کو ماننے والے دو اور اساتذہ تھے اجیتا کیسا کمبالی اور بوکودھا کدا ینا۔

- **لوکایاتا (یا) چرواکا:** پالی اور سنسکرت زبان میں لوکا کے معنی دنیا کے ہیں اس میں لوگ بھی شامل ہیں۔لوکایاتا وہ لوگ ہیں جو دنیا کو کل کائنات تصور کرتے ہیں۔لوکا آیتا روایت کا موجد بری ہس پتا کو سمجھا جاتا ہے۔جو دیوتاؤں کا افسانوی معلم تھا۔لوکا آیتا کے ماننے والے دہریے تھے اور اُن کا ایقان مادہ پرستی پر تھا۔انہوں نے منطق کا استعمال کیا اور روح کے وجود سے انکار کیا۔اُن کا مشہور و معروف استاد چاروک تھا۔اس کے نام کی مناسبت سے وہ چاروکا کہلاتے ہیں۔لوکایاتا کے مادیت کے نظریہ نے آگے چل کر قدرتی سائنس کو جنم دیا۔

جین مت

- جین مت کا ماخذ ابھی تک اسرار و رموز میں پوشیدہ ہے۔جب کہ رگ وید کے منتروں میں دو جین تراتھنکروں رشبھ اور ارشٹا نیمی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔جین مت کے مطابق ان کے چوبیس تراتھنکر گذرے ہیں جو چھتری طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ان تراتھنکروں کی تعلیمات ہی اس مذہب کے اصول ہیں۔
- پرتوناتھ تئیسویں 23ویں تراتھنکر تھے۔اور آخری چوبیسویں تراتھنکر وردھمن مہاویر تھے۔تراتھنکر دراصل جین قبیلہ کے صدر کو کہتے تھے۔اس کے علاوہ یہ جینا(Jina) ''فاتح'' بھی کہلائے۔بہت سے تراتھنکر صرف نام اور نشانی کی مدد سے جانے جاتے تھے۔

چودھویں صدی کے جین مت کے مخطوطہ کا ایک ورق

	تیرتھنکاروں کے نام	علامتیں
.1	رشبھ	بیل
.2	اجیتا	ہاتھی
.3	سمبھاوا	گھوڑا
.4	ابھی نندن	بے دم کا بندر
.5	سومتی	بگلا
.6	پدماپربھا	لال کنول
.7	سوپرسوا	سواستک
.8	چندراپربھا	چاند
.9	سوویدھی	ڈالفن مچھلی
.10	ستالا	سینہ
.11	سری یمسا	گینڈا
.12	واسوپوجیا	بھینس
.13	وملا	خنزیر
.14	اننتا	باز
.15	دھرما	بجلی کوندے کی لپک

.16	سانتی (ہستناپور کا بادشاہ)	بارہ سنگھا
.17	کنتھو	بکری
.18	آرا	مچھلی
.19	ملی (میتھیلہ کے حکمران کی بیٹی)	جگ
.20	سوراتا	کچھوا
.21	نامی	نیلا کنول
.22	ارشٹا نیمی یا نیمی (کرشنا کا بھائی)	گھونگھا
.23	پرسوا	پھن والا سانپ
.24	مہاویر	ببر

- **مہاویر کی زندگی اور تعلیمات:** وردھمن جو بعد میں مہاویر کہلائے (540ق۔م تا468ق۔م) ویشالی کے قریب کندہ گرام نالی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ان کے باپ سدھارتا ویشالی کے چھتری طبقہ کے جناتریکا قبیلہ کے صدر تھے۔ان کی ماں کا نام تریشالہ تھا جو ویشالی کے حکمراں چیتک کی بہن تھیں۔وردھمن (مہاویر)30 سال کی عمر میں سادھو بن گئے۔
- بارہ سال تک ریاضتیں کرنے کے بعد 42 سال کی عمر میں انھیں مشرقی ہند کے جمبھیکا گراما کے پاس ساگوان کے درخت کے نیچے عرفان حاصل ہوا۔انھوں نے 30 سال تک اپنی تعلیمات کی اشاعت کی اور 72 سال کی عمر میں بہار میں راج گریہا کے قریب باواپوری میں وفات پائے۔
- **پانچ بنیادی اصول**

جین مت میں ابتدائی روایتی اصول شامل نہیں تھے۔

1. عدم تشدد (اہنسا)
2. جھوٹ سے پرہیز (ستیہ)
3. چوری سے گریز (استیہ)
4. جائیداد نہ رکھنا (اہاری گرہا)
5. شادی نہ کرنا (برہمچاریہ) یہ اصول مہاویر نے متعارف کئے ہیں۔

- **تین جواہر (رتن)**

☆صحیح عقیدہ ☆ صحیح علم ☆ صحیح عمل

- **مہاویر کی تعلیمات:** مہاویر دوئی کے فلسفہ میں یقین رکھتے تھے۔اُس کے مطابق کرم (اعمال) اور روح دونوں زندہ رہنے والے عناصر ہیں۔اعمال کا سلسلہ ختم ہوسکتا ہے لیکن روح ارتقائی اور ابدی ہے جو پچھلے جنموں کی خطاؤں اور خواہشات کے عمل کی وجہ سے غلامی میں جکڑی رہتی ہے۔
- مہاویر نے اپنے ماننے والوں کے لئے مذہبی اصول بنائے۔ان کے گیارہ اہم مرید تھے جو گندھاراس کہلاتے تھے۔مہاویر کی وفات کے بعد ان کا صرف ایک ہی چیلہ آریا سدھرمن جین مت کا تیرتھن کار بنا۔مہاویر کی وفات کے بعد جین مت دو فرقوں ڈگمبر ا (برہنہ رہنے والے) اور سویتمبرا (سفید کپڑے پہننے والے) میں تقسیم ہوگیا۔

- **جین مت کا فلسفہ:** جین مت میں ترک دنیا پر زور دیا گیا ہے۔جین مت نے خدا کے وجود سے انکار کر دیا۔ان کے مطابق ساری کائنات میں صرف مادیت ہے یا پھر روح ہے۔زندہ رہنے کا مقصد روح کو پاک کرنا ہے۔جسم سے پاک روح نکلنا ہی عین سعادت ہے۔یہ لوگ اس بات میں یقین رکھتے ہیں کہ روح کو صاف رکھنے کے لئے متوازن زندگی گذارنی چاہئے۔
- **جین مت کی مجالس**

سلسلہ نشان	مقام	صدارت	عہد	اہمیت
1. پہلی مجلس	پاٹلی پتر	استولا باہو	پانچویں صدی ق۔م	چودہ پروا کی گمشدگی کے عوض بارہ انگاؤں کی تدوین کی گئی۔
2. دوسری مجلس	وُلبھی	سوئتمبر	تیسری صدی ق۔م	دیوردھی کے بارہ انگاؤں اور کشاماس رامانا کے بارہ ذیلی انگاؤں کی تدوین کی گئی۔

- جین مت کا ادب: جین ادب کو تین شاخوں میں تقسیم کیا جاتا ہے مذہبی کتابیں' فلسفہ اور غیر مذہبی کتابیں۔جین مت کے بہت سے مسودات ہمیں گجرات اور راجستھان کے مقبروں میں ملے ہیں۔اہم ادبی کاموں میں انگا' اپنگا' پراکرنا' چیدا' سوترا اور ملاسوترا ہیں۔

بدھ مت

- سدھارتھ گوتم نے بدھ مت کی بنیاد رکھی۔وہ 563 ق۔م میں لمبنی (موجودہ نیپال) میں پیدا ہوئے۔ان کی ماں کا نام مایا دیوی تھا جو پڑوس کے قبیلہ کولیا کی شہزادی تھیں۔ان کے والد سدودھن ساکیہ قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔یشودھرا ان کی بیوی تھی اور بیٹا راہل تھا۔ سدھارتھ کی زندگی کے چار واقعات نے ان کو دنیاوی غموں کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا۔
- **چار واقعات:** 1. ضعیف العمر شخص کا مشاہدہ 2. بیمار آدمی کو حیرت سے دیکھا
  3. ایک شخص کی میت کو جاتے ہوئے دیکھا 4. ایک درویش کا مشاہدہ
- 29 سال کی عمر میں سدھارتھ بھی مہاویر کی ہی طرح گھر چھوڑ کر نکل گئے۔تقریباً سات سال تک گھومتے رہے اور 35 سال کی عمر میں بودھ گیا کے مقام پر پیپل کی چھاؤں میں انھیں عرفان حاصل ہوا تو وہ عرفان یافتہ (بدھ) کہلانے لگے۔
- انھوں نے اپنا پہلا خطبہ سارناتھ میں ہرنوں والے باغ میں دیا۔وہ اپنی ساری زندگی تعلیمات دینے میں گزارے اور اسّی سال کی عمر میں 483 ق۔م میں مشرقی اتر پردیش کے گاؤں کوسی نگر میں وفات پائے۔
- گوتم بدھ کی تعلیمات: گوتم نے روحانی ترقی کے طریقوں کی وکالت کی اور ویدوں کے احکامات' جانوروں کی قربانیوں' فضول مذہبی رسومات کی سختی سے مخالفت کی۔ذات پات کے نظام اور برہمنوں کی بالادستی کو مسترد کر دیا۔اور خدا کے بارے میں خاموشی اختیار کی۔
- **چار اصولوں کی اشاعت:**

(1) گوتم بدھ نے چار اہم سچائیوں کی تعلیم دی۔ (2) دنیا دکھوں سے بھری پڑی ہے (دکھا)
(3) ہر پریشانی کی ایک وجہ ہے (سمودیا) (4) اور وہ وجہ ہے خواہشات (نرودھا)
خواہشات کو ختم کرنے کے لئے ایک آٹھ رخی راستہ ہے۔

- **آٹھ رخی راستہ**

گوتم بدھ نے انسانی غموں سے نجات پانے کے لئے اشٹھانگا مارگ (آٹھ اصول) کا راستہ بتایا ہے:

1. صحیح فکر 2. صحیح نصب العین 3. صحیح گفتگو 4. صحیح عمل
5. صحیح کردار 6. صحیح فیصلہ 7. صحیح علم 8. صحیح غور و فکر

- گوتم بدھ نے اپنے ماننے والوں کے لیے چند سماجی اصول بھی روشناس کئے:
  1. دوسروں کی ملکیت کی جانب حرص وہوس کی نظر سے مت دیکھو۔
  2. تشدد سے گریز۔
  3. نشیلی اشیا سے پرہیز۔
  4. جھوٹ سے کنارہ کشی۔
  5. بدعنوانیوں میں ملوث ہونے سے اجتناب۔
- **بدھ مت کا ادب:** ادب میں تری تیا کا اہم ہیں وہ ہیں ونئے تیا کا' ستا تیا کا اور ابھی دھ تیا کا۔ جاتکاؤں میں گوتم بدھ کی ابتدائی زندگی کے واقعات درج ہیں۔

بدھ مت کی مجالس

نشان سلسلہ	مقام	صدارت	عہد	مقصد
1. مجلس	راج گریہا	مہا کسپا	483ق۔م	بدھ مت کی تعلیمات کی تقدیس کا تحفظ اور ستہ' ونایا پتا کا کے مسائل کا حل آنند پال نے نہیں کیا۔
2. مجلس	ویشالی	سبا کمی	383ق۔م	درویشوں اور راسخ العقیدہ اعمال کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعہ کا خاتمہ۔ راسخ العقیدہ اور غیر راسخ العقیدہ طبقہ میں خلیج پیدا ہوگئی۔
3. مجلس	پاٹلی پتر	موگل ہٹہ	250ق۔م	مخالفین کے اقتدار کے حصول کی کوششوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے اختلافات کی یکسوئی۔ مخالفین کی نکتہ چینی کو نظر انداز کرتے ہوئے ابھی دھمہ تسا کی کوشش۔
4. مجلس	کشمیر	واسومترا	100ء	بدھ مت کے 18 فرقوں کے درمیان اختلافات کی یکسوئی۔ مہایانہ (بڑا چکر) ہنایانہ (چھوٹا چکر) کے درمیان خلیج پیدا ہوئی۔

- **بدھ مت کا فن تعمیر:** ہندوستان میں سب سے پہلے بنائی گئی انسانی شبیہ گوتم بدھ کی تھی جس کی پوجا شروع ہوئی۔ بدھ گیا' سانچی اور مدھیہ پردیش میں بھرہوت کے مقام پر گوتم بدھ کی زندگی کے مختلف ادوار کے واقعات کو پیش کیا گیا ہے۔ امراوتی بدھ مت آرٹ کا دوسرا اہم مقام ہے۔ اجنتا کے غار دیواری نقاشی کے لئے بے حد مشہور ہیں۔
- بدھ مذہب نے گندھارا آرٹ کے لئے راہ ہموار کی۔

1. کثیر جوابی سوالات

(1) جین مت کی پہلی مجلس (اجلاس) منعقد کی گئی۔

(1) ویشالی (2) پاٹلی پتر (3) کشمیر (4) کوشی نگر

(2) جین مت کتنے طبقوں میں تقسیم ہوا۔

(1) تین (2) چار (3) دو (4) پانچ

(3) سیوتیمبر طبقہ کے لوگ پہنتے ہیں۔

(1) کالے کپڑے (2) سبز کپڑے (3) سفید کپڑے (4) لال کپڑے

(4) جین مت کی مقدس کتاب کہلاتی ہے۔

(1)انگاس (2)تری پاٹیکا (3) گیتا (4)انجیل

(5) مہاویر کے کتنے مرید اہم تھے جو گندھارا کہلاتے تھے۔

(1) 12 (2) 11 (3) 10 (4) 12

(6) کتنے سال کی عمر میں گوتم بدھ گھر چھوڑ کر نکل گئے۔

(1) 29سال (2) 19سال (3) 30 سال (4) 32سال

(7) گوتم بدھ نے اپنا پہلا خطبہ دیا۔

(1) سارناتھ (2)بدھ گیا (3) کوسی نگر (4)لمبنی

(8) بدھ مت کی مقدس کتاب کہلاتی ہے۔

(1)انگاس (2)تری پاٹیکا (3) گیتا (4)انجیل

(9) جاٹا کاؤں میں کس کی زندگی کے متعلق کے واقعات اس میں درج ہیں۔

(1)مہاویر (2)اشوک (3) گوتم بدھ (4)چندر گپت موریا

(10) بدھ مت کی تیسری بدھ کونسل کہاں منعقد کی گئی تھی۔

(1)راج گریہا (2)ویشالی (3) کشمیر (4)پاٹلی پتر

جوابات

1-2	2-3	3-3	4-1	5-2	6-1	7-1	8-2	9-3	10-4

7. ہندوستان 200 قبل مسیح تا 300 قبل مسیح، موریا، آندھرا ستواہن، ایرانی اور یونانیوں کی آمد، مگدھ، سنگم اور کشان

8. ہندوستان 300 قبل مسیح تا 800 قبل مسیح۔ گپت، پشیا بھوتی سلطنت (ہرش وردھن)

اہم ماخذات

a. موریائی تاریخ

1. کوشلیہ کی ارتھ شاستر
2. میگاستھنیز کی ''انڈیکا''
3. وشاکھادتا کی ''مدرارا کھشسا''
4. پرانا' بدھ مت کا ادب (جٹاکا قصے) تاریخی کتب' تبتی ذرائع اور جین ادب

b. کشانس

1. اشواگھوش کی ''بدھا چریتا''، ''سری پٹاپرا کرنا'' اور ''وجراسوچی''
2. آچاریہ ناگرجنا کی ''سہورولیکھا'' 3. واسومترا کی ''مہاوبھاشا سوترا''

c. گپت

1. فاہیان کی ''فو۔کیو۔کی''۔ 2. پرانا جیسے وایو پرانا ''مٹیا پرانا''
3. وشاکھادتا کی ''دیوی چندرا گپتم''

4. کالی داس کی ''ابھیگنا ناشکنتلا''، وکرامور وسیم''، ''میگھا سندیشم''، ''رگھووم شم'' اور ''کمار اسمبھو م''5. سدرا کا کی ''مرچھا کٹی کم''

d. پشپا بھوتی

1. ہیون سانگ کی سی۔یو۔کی 2. بانا کی ہرش چرتیا 3. ہرشا کی ''ناگاندہ''، ''رتناولی'' اور ''پریادرشیکا''

موریائی دور

- **چندر گپت (321-297ق۔م):** چندر گپت نے 25 سال کی کم عمری ہی میں آخری نند حکمراں (دھنسا نند) کو بے دخل کیا اور 321 ق۔م میں پاٹلی پتر (نندوں کا صدر مقام اور بعد میں موریاؤں کا صدر مقام) پر قبضہ کوٹلیہ کی مدد سے کیا۔ کوٹلیہ' چانکیہ یا وشنو گپتا کے نام سے بھی مشہور ہے۔
- ایک مہیب جنگ 305 ق۔م میں چندر گپت اور سلیوکس کے درمیان لڑی گئی۔ سلیوکس کو شکست دی گئی۔ سلیوکس اور چندر گپت کے درمیان ایک معاہدہ ہوا۔ اس کے مطابق سلیوکس کی بیٹی ہیلینا (Helena) کی شادی چندر گپت سے ہوئی۔ اس کے عوض سلیوکس کو 500 ہاتھی حاصل ہوئے۔ سلیوکس نے میگاستھینز کو سفیر کے طور پر چندر گپت کے دربار کو بھیجا۔ جین ادب کے مطابق' چندر گپت نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں جین مت قبول کیا اور اپنے بیٹے ''بندوسارا'' کے حق میں تخت چھوڑ دیا۔
- **بندوسارا (297-273ق۔م):** یونانیوں میں ''بندوسارا'' امتروچیٹس (Amitrochates) کے نام سے جانا جاتا تھا (یہ سنسکرت لفظ ''امترا گھاٹا'' یا دشمنوں کو قتل کرنے والا ہے)۔ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی فوجوں کو دکن کی طرف لے گیا اور اپنے کنٹرول کو ہندوستان میں جنوب میں میسور تک توسیع دی۔
- **اشوک (273-232ق۔م):** 1837ء میں جیمس پرنسیپ (James Prinsep) نے ایک برہمی تحریر میں ایک بادشاہ کا حوالہ دیا جس کا نام Devanampiya Piyadassi (دیوتاؤں کا چہیتا) تھا۔ دستیاب ذرائع سے (بدھ مت ادب) معلوم ہوتا ہے کہ بندوسارا کی موت پر یا اس سے کچھ عرصے پہلے شہزادوں میں تخت کے لئے لڑائی شروع ہوئی۔ اس میں اشوک بھی ملوث رہا اور اس نے اپنے ان بھائیوں کو راستے سے ہٹایا جو اس کی مخالفت کر رہے تھے۔
- جانشینی کی یہ لڑائی 4 سال تک (269-273ق۔م) چلتی رہی اور تخت حاصل ہونے کے بعد ہی اشوک نے اپنی تاجپوشی 269ق۔م میں رسمی طور پر کی۔ اشوک کے دور کا اہم واقعہ کلنگ (261ق۔م) کے ساتھ اس کی کامیاب جنگ تھی۔ اس جنگ کی ہولناکیوں کو خود اشوک نے بیان کیا اور وہ ایک بدھ مت کا راہب ''اپا گپتا'' کے اثر سے بدھ مت قبول کیا۔

☆ کشان: کشان وسطی ایشیاء کے پانچ یوچی قبیلے میں سے ایک تھے۔ وہ شمال۔مغربی ہند میں پارتھیان کی جگہ لئے اور وادی سندھ کے نچلے حصے میں گنگا کے اوپری اور درمیان میدانوں میں پھیلے۔ کشان کی دو سلطنتیں تھیں۔

- کڈ فیس (Khadphises) کی سلطنت اس کے بعد کنشک کی سلطنت۔ تمام کشان حکمرانوں میں کنشک مشہور تھا' اس نے ''ساکا دور'' 78 عیسوی میں شروع کیا (وکرم دور 58ق۔م میں اجین کے راجہ وکرمادتیہ کی ساکاؤں پر فتح کے ساتھ شروع ہوا) وہ مہایانہ فرقہ کا سرپرست تھا۔

گپت عہد

- **چندر گپت۔I (چندر گپت اول):** چندر گپت اول اس سلطنت کا پہلا اہم حکمراں تھا۔ اس نے ''مہاراجہ دھیراجا'' کا لقب اختیار کیا۔ تحریروں اور چندر گپت اول کے سنہری سکوں سے ظاہر ہے کہ چندر گپت اول نے لچھوی شہزادی کمارادیوی سے رشتہ ازدواج قائم کیا۔ اس شادی کے نتیجے میں چندر گپت اول کو ملک کے دوسرے حکمرانوں میں بلند مقام اور شہرت حاصل ہوئی۔

- **سمدر گپت (335-375 عیسوی):** چندر گپت اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا سمدر گپت 335 عیسوی میں اس کا جانشین بنا۔ سمدر گپت کی جانشینی کے تفصیلی حالات الہ آباد کے ستون کے کتبے پر ملتے ہیں جو الہ آباد پرشستی کہلاتا ہے۔ اور یہ ستون کا کتبہ سمدر گپت کے تاریخی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ سمدر گپت کی سلطنت اس کی فتوحات کی وجہ سے قابل لحاظ حد تک پھیلی۔ آریاورت کی تقریباً تمام ریاستیں سلطنت کے ساتھ الحاق کی گئیں۔ مدھیہ بھارت (وسطی بھارت) کے اٹاویکا ریاستیں اور جنوب۔ مغربی سرحد کی جمہوری ریاستوں نے اس کی برتری کو تسلیم کیا۔
- ہندوستان کے تمام بیرونی حکمراں اس کے تحت تھے۔ اس طرح سمندر گپت ملک کے بڑے حصے کو زیر کرنے میں کامیاب ہوا۔ اس طرح اس کی سلطنت شمال میں ہمالیہ سے لے کر جنوب میں دریائے نرمدا تک مشرق میں برہم پتر سے لے کر مغرب میں چمبل تک پھیلی ہوئی تھی۔
- اپنی شاندار فتوحات کے جشن کو منانے کے لئے سمدر گپت نے اشوامیدھا کی قربانی انجام دی۔
- **چندر گپت دوم (380-414 عیسوی) یا چندر گپت وکرمادتیہ:** چندر گپت دوم' گپت سلطنت کا دوسرا عظیم حکمراں ہندوستان کے قابل ترین حکمرانوں میں سے ایک تھا۔ وہ چندر گپت وکرمادتیہ کے طور پر بھی جانا جاتا تھا۔ وہ سمدر گپت کا بیٹا تھا۔ 375 عیسوی میں سمدر گپت کی وفات کے بعد چندر گپت کا بڑا بھائی راما گپت تخت نشیں ہوا۔ وہ ایک کمزور حکمراں تھا۔ 380ء میں چندر گپت نے اس کا قتل کیا اور اس طرح چندر گپت تخت نشین ہوا۔
- چندر گپت دوم نے سکہ سازی کا ایک نیا نظام رائج کیا۔ ہنرمندی سے بھرے ہوئے سکے گپت فن کے بہترین نمونے ہیں۔ ان کارناموں کی وجہ سے اس کا دور گپت دور کی شان وشوکت کی بلندیوں پر پہنچ چکا تھا۔
- **کمارا گپت (414-455):** چندر گپت وکرمادتیہ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا کمارا گپتا اول تخت نشین ہوا۔ اس نے تقریباً 40 سال تک' حکمرانی کی۔ اس کا دور حکومت سلطنت میں امن اور ترقی کے لئے مشہور رہا۔ آخری ایام میں سیاسی بے چینیاں پیدا ہوئیں۔
- **اسکند گپت (455ء۔467ء):** کمارا گپت اول کی موت کے بعد اس کا بیٹا اسکند گپت 455ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے طاقتور بیرونی حملے کے خلاف گپت سلطنت کا دفاع کیا اور محفوظ رکھا۔ اس کا دور سیاسی مشکلات سے بھرا دور رہا۔
- اسکند گپت کی وفات 467ء میں ہوئی۔ اس کی موت کے بعد گپت سلطنت کا زوال شروع ہوا کیونکہ اسکند گپت کے بعد اس کا کوئی بھی جانشین سلطنت کی عظمت کو برقرار نہ رکھ سکا۔
- **وشنو گپت:** سکے اور نالندہ کی مہریں بتلاتی ہیں کہ وشنو گپتا کمارا گپتا سوم کا بیٹا تھا اور وہ اپنے باپ کا جانشین بنا۔ شاید اس نے 550ء تک حکمرانی کی اور حقیقی معنوں میں وہ گپت سلطنت کا آخری حکمراں رہا۔ اس کے بعد گپت سلطنت بتدریج زوال پذیر ہوتی گئی اور ہندوستان کے تاریخی نقشہ سے غائب ہوگئی۔
- فاہیان' جو چینی زائر تھا چندر گپت وکرمادتیا کے دور میں ہندوستان آیا۔ وہ ایک بدھ مت کا راہب تھا۔ وہ بدھ کی سرزمین کو دیکھنے کا بے حد مشتاق تھا۔ بدھ مت قبول کرنے کے بعد اس نے تمام بدھ مت کی کتابوں کا مطالعہ کیا اس کو تشفی نہیں ہوئی۔ اس نے 399ء میں اپنا ملک چھوڑا اور بری راستے سے 405ء میں ہندوستان پہنچا۔
- **پشیا بھوتی خاندان:** گپت سلطنت کے زوال کے بعد ہندوستان میں سیاسی عدم اتحاد تھا۔ یہ ہندوستان پر ہنوں کے حملے کا لازمی نتیجہ تھا۔ سیاسی اتحاد جس کو گپت راجاؤں نے قائم کیا تھا ان کی آنکھوں کے سامنے ہی بکھر گیا۔
- گپت سلطنت کے ڈھیر پر کئی چھوٹی ریاستیں وجود میں آئیں۔ اور سیاسی غیر یقینی اور ملک میں بدانتظامی پیدا کی۔ یہ نئی ریاستیں ہمیشہ ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما رہتی تھیں جس سے ملک کے سیاسی حالات ابتر ہوگئے۔

- مدھوبن علاقہ میں پربھاکر وردھن پہلا راجہ تھا جس نے ''مہاراجہ دھیراجہ'' اور ''پرم بھٹارک'' کا لقب اختیار کیا۔ آر۔ کے مکرجی کے مطابق ''اسکی طاقت سارے شمالی ہند میں پھیلی ہوئی تھی'' بانا کی ''ہرشا چریتا'' نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے ''وہ ہن کی ہرن کے لئے ایک برتھا' سندھ کے راجہ کے لئے تیز بخار' گجرات کی نیند اڑا دینے والا' ہاتھی کے طاعون' گندھارا کا آقا' لتاؤں کی لاقانونیت کے لئے ایک لٹیرا' مالوہ کی شان وشوکت کے لئے ایک کلہاڑی تھا۔''
- **ہرش وردھن (606ء۔647ء):** پربھاکر وردھن کے دو بیٹے راجیا وردھن اور ہرش وردھن اور ایک بیٹی راجیہ سری تھی۔ ہرش وردھن' تھانیشور کے راجہ پربھاکر وردھن کا چھوٹا بیٹا تھا۔ جب راجہ نے آخری سانس لی' اس کا بڑا لڑکا راجیا وردھن ہنوں سے مقابلہ کے لئے گیا ہوا تھا۔
- جب اس نے اپنے باپ کی موت کی خبر سنی' وہ بہت زیادہ دکھی ہوا اور ترک دنیا کا فیصلہ کیا اور اپنے چھوٹے بھائی ہرش سے اقتدار کی باگ ڈور سنبھالنے کے لئے کہا۔
- لیکن اس دوران ان کا بہنوئی گراہاورمن مالوہ کے راجہ کے ہاتھوں مارا گیا اور ان کی بہن راجیہ شری کو قید کر دیا گیا۔ اس افسوسناک خبر کو سن کر راجیا وردھن نے ترک دنیا ہونے کا خیال ترک کر دیا اور اپنے بہنوئی کی موت کا بدلہ لینے اور قید سے اپنی بہن کو آزاد کرنے کے لئے مالوہ پر حملہ کیا۔ لیکن وہ گوڑا راجہ سسنکا کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس طرح اپنے بڑے بھائی کے بعد ہرش وردھن کو تھانیشور کے تخت پر جلوہ افروز ہوا۔
- ہرش کی پیدائش 590ء میں ہوئی۔ اس نے اچھی تعلیم حاصل کی اور ہتھیار چلانے کی تربیت حاصل کی۔ وہ جنگوں میں ماہر تھا۔ وہ 606ء میں تخت نشینی کے وقت کم عمر تھا پھر بھی اس نے حکومت کے معاملات کو ماہرانہ طور پر چلایا۔
- ہرش کے نزدیک بڑا مسئلہ اس کی بہن کی رہائی کا تھا۔ اس نے اپنے بھائی کے قاتل ''سسنکا'' کو سزا دینے کا فیصلہ کیا۔ اس نے بھاسکر اور من کے ساتھ ایک دوستانہ معاہدہ کیا اور اپنے دشمنوں کی طرف آگے بڑھا۔ اس نے گوڑا کے سسنکا کو قنوج سے بے دخل کیا۔ 606ء اور 612ء کے درمیان اس نے شمالی ہند کے اکثر حصوں (قنوج' گوڑا کے حصے' اڑیسہ اور متھیلا) کو اپنے کنٹرول میں لیا اور ''سیلادتیہ'' (Siladitya) لقب اختیار کیا۔
- اپنی پہلی مہم میں ہرش نے قنوج سے سسنکا کو بے دخل کیا جس نے ہرش کے بھائی کے قتل کے بعد اس پر قبضہ کیا تھا۔ اس کے بعد اس نے نہ صرف قنوج کو تھانیشور سے جوڑا بلکہ اس کو اپنا نیا صدر مقام بنایا اور اس طرح وہ شمالی ہند کا طاقتور راجہ بنا۔

نظم ونسق

- چندر گپت موریا ایک قابل منتظم بھی تھا۔ نظم ونسق کے میدان میں اس کی مدد کوٹلیہ (چانکیہ) کرتا تھا۔ چندر گپت کے جانشینوں نے بغیر کسی تبدیلی کے اس پر عمل کیا۔ اشوک نے کلنگ کی لڑائی کے بعد اپنی زندگی بدھ مت کے پھیلاؤ کے لئے وقف کر دی۔
- **مرکزی نظم ونسق: راجہ:** راجہ ریاست کے لئے مقتدر اعلیٰ تھا۔ اس کے اختیارات لامحدود تھے۔ وزرا اور دیگر عہدیداروں کا تقرر راجہ کرتا تھا۔ وہ فوج کا کمانڈر ان چیف (سربراہ اعلیٰ) بھی ہوتا تھا۔ ریاست کے معاملات میں وہ منتری پریشد (وزیروں کی مجلس) سے مشورے کرتا تھا۔ وہ دن رات عوام کی فلاح کے لئے کام کرتا تھا۔
- **وزیروں کی مجلس:** کوٹلیہ رقمطراز ہے ''منتری پریشد راجہ کی گاڑی کا دوسرا پہیہ ہوتی ہے۔ منتری پریشد یا مجلس وزراء کا تقرر بادشاہ کرتا تھا۔ یہ مجلس ریاست کے معاملات میں بادشاہ کی رہنمائی کرتی تھی۔ کوٹلیہ خود وزیر اعظم تھا اور دیگر 18 وزرا تھے۔ ہر وزیر متعلق محکمہ کا سربراہ ہوتا تھا۔ وہ اس طرح ہیں۔ 1. منتری۔ وزیر 2. سیناپتی۔ وزیر دفاع 3. پجاری 4. ولی عہد وغیرہ

- **صوبائی انتظام:** چندر گپت موریا کی سلطنت بڑی تھی ایک مرکز سے مناسب کنٹرول ممکن نہیں تھا۔اس لئے اس سلطنت کو انتظام سہولت کی خاطر چار صوبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ان صوبوں کے نام تھے۔

1. پراچیہ (مگدھ کا صوبہ) 2. اتراپتھ (شمال۔مغربی صوبہ) 3. اونتی پتھ (مغربی صوبہ) 4. دکھشنا پتھ (جنوبی صوبہ)

- **مقامی نظم ونسق:** چندر گپت موریا کے دور میں مقامی نظم ونسق بھی منظم تھا۔اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: میونسپل نظم ونسق (شہری نظم ونسق)، دیہی نظم ونسق۔
- **شہری نظم ونسق:** چندر گپت موریا کا شہری نظم ونسق تاریخ ہند میں اس کی مخصوص خصوصیات کی بنا پر منفرد مقام رکھتا ہے۔شہر کا سربراہ ''نگرادھیکشا'' کہلاتا تھا۔میگاستھینز کی ''انڈیکا'' اور کوٹلیہ کی ارتھ شاستر نے چندر گپت کے دور حکومت میں شہری انتظام سلطنت کے بارے میں روشنی ڈالی ہے۔
- ان کے مطابق شہروں کا انتظام 30 ارکان کی کونسل کرتی تھی۔انتظام میں بہتری کی خاطر کونسل کو مزید 5 مجلسوں میں تقسیم کیا گیا تھا ہر مجلس میں 5 ارکان ہوا کرتے تھے۔ان مجالس کے نام تھے:

a) صنعتی اور دستکاری مجلس b) غیر ملکی افراد کی مجلس c) مردم شماری کی مجلس d) اوزان اور پیمانہ جات کی مجلس
e) تیار کردہ سامان کی مجلس f) محصولات عائد کرنے کے لئے مجلس

- کوٹلیہ نے بتلایا کہ ہر ضلع کو انتظامی سہولت کی خاطر چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ہر حصے کا نگران ''استھانک'' کہلاتا تھا اور اسکی مدد کے لئے کئی جونیر عہدیدار ہوتے تھے۔
- **دیہی نظم ونسق:** موریاؤں کے دور حکومت میں دیہات انتظام کی سب سے چھوٹی اکائی تھی۔دیہات کا عہدیدار ''گرامنی'' ہوتا تھا۔ دس دیہاتوں کا سربراہ ''گوپا'' کہلاتا تھا۔ضلع کے ایک ربعہ کا سربراہ ''استھانک'' ہوتا تھا۔عوام کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے راجہ دیہاتوں کا سفر کرتا تھا۔
- **عدلیہ:** میگاستھینز اور کوٹلیہ کی ''ارتھ شاستر'' دونوں چندر گپت موریا کے عدالتی انتظام سے متعلق تفصیلات بتلاتے ہیں۔کوٹلیہ کے مطابق وہاں دو قسم کی عدالتیں تھیں:

(i) دھرماستھیا۔دیوانی عدالت ii) کنٹکشو دھم۔فوجداری عدالت

- دھرماستھیا کے جج ''ویاواہاریکا'' (Vyavaharika) کہلاتے تھے۔کنٹکشو دھم کے جج ''پرادیشتا'' (Paradishta) کہلاتے تھے۔شہر کے جج مہامتراس کہلاتے تھے اور اضلاع کے جج ''راجوکاس'' کہلاتے تھے۔وہاں دیہی عدالتیں بھی تھیں جن میں مصنف کے اختیارات دیہات کے بزرگ استعمال کرتے تھے ان کو ''پنچ'' کہا جاتا تھا۔
- **جاسوسی کا نظام:** چندر گپت موریا کے انتظام سلطنت کا اہم حصہ جاسوسی کا نظام تھا۔بادشاہ نے اس شعبہ کو بنیادی اہمیت دی۔ جاسوسوں کا تقرر بادشاہ کرتا تھا تاکہ سلطنت کے ہر کونے سے خبریں (اطلاعات) حاصل کر سکے۔ان کا اصل کام عہدیداروں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا اور ان سے متعلق بادشاہ کو خفیہ رپورٹ روانہ کرنا تھا۔کوٹلیہ کی ''ارتھ شاستر'' کے مطابق دو قسم کے جاسوس تھے۔

1. **سنتھک (Santhak):** ان کو چند مقامات پر متعین کر دیا جاتا تھا۔
2. **سنچارا (Sanchara):** ان جاسوسوں کو مختلف مقامات کا سفر کرنے اور خفیہ معلومات حاصل کرنے کہا جاتا تھا۔

- **دھرما مہاماترا:** اشوک نے عوام کے لئے ایک نیا ضابطہ اخلاق پیش کیا۔ وہ عوام کے اخلاق میں بہتری لانا چاہتا تھا۔ اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے اس نے ایک نیا عہدہ قائم کیا جو ''دھرما مہامترا'' کہلایا۔ وہ بلاشبہ چندر گپت موریا کے رائج کردہ نظم ونسق میں ایک تبدیلی تھی۔ 13 ویں چٹان کے کتبے میں اشوک کہتا ہے ''میں نے تمام مذاہب کے ماننے والوں کے لئے دھما مہا متراس کا تقرر کیا ہے۔ وہ تمام مذاہبی مقامات کی دیکھ بھال کریں گے''۔
- **کنشک کا انتظام سلطنت:** کنشک ایک عظیم ناظم تھا۔ اسکے نظم ونسق کی بنیاد کشترپ نظام پر تھی۔ اس نے اپنی وسیع سلطنت پر کنٹرول کرنے کے لئے مہا کشترپ اور کئی کشترپ کا تقرر کیا۔ انتظام سلطنت میں اس کی صلاحیتوں کی وجہ سے اس کی سلطنت میں کوئی بغاوت نہیں ہوئی۔ وہ پہلا حکمراں تھا جس نے اشوک کی وفات کے بعد سارے ہندوستان میں پھیلی بدنظمی اور احتجاج کے ماحول کو ختم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

گپت نظم ونسق

- **مرکزی نظم ونسق: راجہ:** بادشاہ مرکزی انتظام کا سربراہ اعلیٰ ہوتا تھا۔ وہ خدا کا نمائندہ تصور کیا جاتا تھا۔ الہ آباد کے ''پرشستی'' میں سمدر گپت کو دیوتا کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ بادشاہ تمام گورنروں اور دیگر فوجی اور سیول عہدیداروں کا تقرر کرتا تھا۔ یہ عہدیدار بادشاہ کو جواب دہ ہوتے تھے۔
- **وزراء:** بادشاہ کو انتظامی معاملات میں مدد کے لئے ایک مجلس وزراء ہوتی تھی۔ یہ وزراء ''منتری'' یا سچیو اکہلاتے تھے۔
- موریائی دور کے مقابلے 200 ق۔م اور 300 عیسوی کا درمیانی دور چھوٹی ریاستوں کا دور تھا ان میں سے کئی بیرونی تھے۔ اس طرح کئی مورخین اس دور کو ''سیاہ دور'' کہتے ہیں۔ لیکن جدید مورخین اس دور کو ''ہندوستان کا تجارتی دور'' تصور کرتے ہیں۔ اس دور میں تجارت میں ترقی ہوئی۔
- **موریا آرٹ:** ستون دو قسم کے پتھر سے بنائے گئے۔

(i) متھرا کے علاقے کے سرخ اور سفید پتھر اور (ii) سخت پتھر بھورے رنگ کے جن پر باریک سیاہ دھبے تھے' بنارس کے قریب چنار سے لائے گئے۔ پتھروں کو متھرا اور چنار سے مختلف کام کے مقامات پر لے جایا گیا جہاں کاریگران پتھروں کو کاٹتے اور تراشتے تھے۔ یہ کاریگر غالباً ٹکشیلا سے آئے تھے اور سنگ تراشی کے کام میں مہارت رکھتے تھے۔

- **اسٹوپا:** ایک استوپا گنبد نما عمارت ہے جو اینٹ یا پتھر سے بنی ہوتی ہے اور یہ گول بنیاد پر تعمیر کی جاتی ہے۔ اس کے اوپری حصے میں ایک چھوٹا ستون اور اس پر چھتری ہوتی ہے جو روحانی سربلندی کی علامت ہے۔ اشوک نے ایسے 84,000 استوپائیں سارے ہندوستان اور افغانستان میں تعمیر کروائیں۔
- **غار:** موریاؤں کا ایک اور اہم 'ورثہ' غار ہیں انہیں سخت چٹانوں کو کاٹ کر بنایا گیا ہے۔ ان کی اندرونی دیواروں کو اس طرح چکنا کیا گیا ہے کہ وہ آئینوں کی طرح چمکتی ہیں۔ یہ حیرت انگیز یادگاریں راہبوں (وہاراس) کی رہائش گاہیں تھیں اور اسمبلی ہال (چیتاس) کے طور پر بھی کام آتی تھیں۔
- متھرا سنگ تراشی کا مکتب جین مت سے متاثر ہے۔ عریاں آلتی پالتی مارے ہوئے تیرتھن کار جو ذکر میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو متھرا کے کاریگروں نے تراشا ہے۔ متھرا کے ابتدائی بدھ مت کے ستونوں کے نمونوں میں روحانیت نہیں تھی۔ لیکن بعد میں مذہبی احساسات کو اجاگر کیا گیا۔ا

- **امراوتی اسکول:** امراوتی کا عظیم استوپا چونے کے پتھر سے بنایا گیا جو ''گوتم بدھ'' کی زندگی کی تصویروں کو پیش کرتا ہے۔ اطراف کھڑے ہوئے گوتم کے مجسمے ہیں۔ یہ نقوش والی تصویریں ہندوستانی فن کے بہترین نمونے ہیں۔ یہ تصویریں گول فریم میں خوبصورتی سے سما جاتی ہیں خاموشی کے ساتھ اپنے مذہب کی ترجمانی کرتی ہیں۔ پتلی اور لمبی ٹانگوں والی تصویریں اچھی طرح سے اتاری گئی ہیں۔
- **گپت دور کی تہذیب:** ہندوستانی فن تاریخ میں گپتاؤں کا فن ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ نگرا اور ڈراوڑا طرز کو اپناتے ہوئے گپت آرٹ نے ہندوستان کی فن تعمیر کی تاریخ میں ایک تخلیقی دور کا آغاز کیا۔ اس کے مستقبل میں ترقی کے لامحدود امکانات ہیں۔
- **چٹان میں کاٹے گئے غار:** چٹان میں کٹے غار بڑی حد تک قدیم شکل کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ ایسے غار اجنتا اور ایلورہ (مہاراشٹرا) اور باگھ (مدھیہ پردیش) میں ملتے ہیں۔
- **ادبی سرگرمیاں:** ادبی نقطہ نظر سے' موریائی دور اپنی ترقی کے عروج پر تھا۔ اشوک کے کتبوں سے ظاہر ہے کہ اس دور میں دو طرح کی طرز تحریر برہمی اور خروشتی رائج تھی۔ اس دور میں کوٹلیہ کی ''ارتھ شاستر''، بھدرابا ہو کی ''کمپا سوترا'' بدھ مت کی کتاب ''کتھاواستو'' اور کئی ''دھرم سوترائیں'' اور ''گریہا سوترائیں'' لکھی گئیں۔
- کوٹلیہ کی ارتھ شاستر موریائی دور کی سب سے اہم کتاب ہے۔ یہ کتاب اس دور کی تمام ادبی نگارشات میں اہم مقام رکھتی ہے۔ اس کتاب کی مدد سے ہمیں موریائی نظم ونسق کے تعلق کافی معلومات ملتی ہیں۔
- کنشک فن اور ادب کا سرپرست تھا۔ اس کے دربار میں علماء کی سرپرستی کی جاتی تھی۔ اس کا نام کئی بدھ مت مصنّفین جیسے اشواگھوش' ناگرجنا' واسومترا اور چرک (چرکہ) کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ اشواگھوش اس کے دربار کی مشہور شخصیت تھی جس نے سنسکرت زبان میں کافی معیاری کتابیں لکھیں۔ بدھا چریتا' سودرنند' کاویا' سری پترا پریکرنا' اشواگھوش کی اہم تصانیف ہیں۔
- اس کی تصانیف کا مقابلہ ملٹن' کانٹ' والٹیر اور گوئٹے سے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ناگرجنا' واسومترا اور چرک نے بھی سنسکرت زبان میں کئی کتابیں لکھیں۔ اس طرح کنشک کی سرپرستی میں سنسکرت زبان نے خوب ترقی کی۔ وہ اشوک کی طرح ایک عظیم معمار تھا۔ اس نے دو شہروں کشمیر میں کنشکا پور اور ایک شہر پرشوپورہ کے بنیاد رکھی۔ اس کے دور میں گوتم کی زندگی سے متعلق خوبصورت مجسمے بنوائے گئے۔ کنشک کے دور کا اہم کارنامہ گندھارا آرٹ کا ارتقا ہے۔ یہ ہندوستانی اور یونانی فن تراشی کا حسین امتزاج تھا۔
- آرٹ کے اعتبار سے گپت دور ''سنہری دور'' کہلاتا ہے۔ تقریباً تمام مورخین اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ دور فنون لطیفہ کے میدان میں بلندی تک پہنچ چکا تھا۔ گپتاؤں کے دور میں فن تعمیر بڑی ترقی کر چکا تھا۔ اس دور کی عمارتیں' مندر' ستون اور استوپا خوبصورت تھے۔
- **ریاضی اور علم فلکیات:** گپت دور میں ریاضی اور علم فلکیات جیسے سائنسی علوم کامیابی کے ساتھ پروان چڑھے۔ صفر اور اس کے دہائی نظام کا ارتقاء اس دور کے ریاضی دانوں کا کارنامہ ہے۔ اس دور میں آریا بھٹ' وراہامیہارا اور برہما گپتا ماہر علم فلکیات وہ علم ریاضی تھے۔
- آریا بھٹ نے اپنی مشہور تصنیف ''سوریا سدھانتا'' (5ویں صدی عیسوی کے آخر سے 6ویں صدی عیسوی کی ابتداء تک) میں سورج گہن اور چاند گہن کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ زمین کے حجم کے بارے میں اس کا اندازہ جدید حساب سے نہایت قریب ہے۔ وہ پہلا ہندوستانی ماہر فلکیات ہے جس نے یہ دریافت کیا اور اعلان کیا کہ زمین اپنے محور کے اطراف گھومتی ہے۔ وہ ''آریا بھٹیم'' کا مصنف تھا۔ یہ تصنیف ریاضی' جیومٹری' الجبراء اور علم مثلث سے متعلق ہے۔

- وراہامیہارا کی بریہت سمہتا (چھٹی صدی عیسوی) علم فلکیات، طبعی جغرافیہ، حیاتیات اور تاریخ کا انسائیکلو پیڈیا (مخزن علوم) ہے۔ اس کی دوسری تصانیف پنچ سدھانتکا، بریہت جٹاکا وغیرہ ہیں۔
- برہما گپتا (چھٹی صدی کا آخری حصہ اور ساتویں صدی کا ابتدائی حصہ) ایک مشہور ماہر فلکیات اور ریاضی داں ہے جس نے بعد کے نیوٹن کے نظریہ کی پیش بندی کی اور کہا کہ ''تمام اشیاء قانون فطرت کی وجہ سے زمین پر گرتی ہیں، یہ زمین کی فطرت ہے کہ وہ اشیاء کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔'' اس کی کتابیں ''برہما پھوٹا سدھانتا'' اور ''کھنڈا کھڑیا کا'' ہیں۔
- وائی شیشیکا علم طبیعیات نے جوہری نظریہ کے بارے میں بتلایا۔

کثیر جوابی سوالات

1. موریا دور حکومت کے بعد شمالی ہند کو متحد کرنے والے
(1) گپتا (2) کشان (3) شُنگا (4) پشایا بھوتی

2. گپتا سلطنت کا بانی تھا
(1) چندر گپت اول (2) سمدر گپت (3) سری گپتا (4) چندر گپت دوم

3. گپتا دور کا لوہے کا ستون یہاں ہے
(1) لکھنو (2) پٹنہ (3) کلکتہ (4) دہلی

4. گپتا دور کا عظیم جراح تھا
(1) دھنونتری (2) چرک (3) سوسروتھا (4) ناگارجنا چاریہ

5. اشٹانگاس گرہا اس فن کی کتاب ہے
(1) شاعری (2) پُران (3) طب (4) رقص

6. یہ کالی داس کی تصنیف نہیں ہے
(1) میگھا سندیشم (2) ابھیجنانا (3) رگھووامسم (4) ہرش چرترا

7. داسا اوتارا مندر یہاں تھا
(1) دیوگڑھ (2) پٹنہ (3) وارناسی (4) سارناتھ

8. سنہری دور کا آغاز اس دور حکومت میں ہوا
(1) گپتا (2) موریا (3) ستواہنا (4) کشانا

9. ہرش چرتر کا مصنف تھا
(1) ہریش وردھنا (2) بانا (3) میور (4) بھرتروہری

10. اس چالوکیہ راجہ نے ہرش کو شکست دی
(1) پلاکیسن دوم (2) جیاچندرا (3) پرتھوی راج (4) کنشک

11. ہرش نے اس یونیورسٹی کو قائم کیا
(1) ناگرجنا کونڈا (2) ٹکسیلا (3) نالندہ (4) پریاگا

12. کتاب ''سوریاستاکا'' کا مصنف ہے

(1) میور (2) بانا (3) ہرش (4) بھرتری ہری

13. بہار کے دارالحکومت پٹنہ کا قدیم نام تھا

(1) سارناتھ (2) پاٹلی پتر (3) استھانیشور (4) پریاگ

14. پلّوا دورحکومت میں مشہور تعلیمی مرکز یہاں تھا

(1) کانچی (2) ٹکسیلا (3) نالندہ (4) ولبھی

15. پلّوا راجہ جس نے دراوڑی علاقہ میں غارنما مندر تعمیر کئے

(1) سمہاوشنو (2) مہندراورما (3) نرسمہاورمااول (4) ویراکروچاروما

16. نرسمہاورمااول کا درباری شاعر تھا

(1) بانا (2) میور (3) ہالا (4) بھاروی

17. گھاٹیکا Ghatika یہ مراکز ہیں

(1) تجارتی (2) تعلیمی (3) مذہبی (4) تفریحی

18. ہیون سانگ سیاح کا تعلق اس ملک سے تھا

(1) چین (2) جاپان (3) تبت (4) منگولیا

19. بادامی چالوکیہ خاندان کا مشہور شہنشاہ تھا

(1) پلاکیشن دوم (2) کبجاوشنووردھنا (3) جۓسمہا (4) بھیما

20. ان میں سے غلط جوڑ کی نشاندہی کیجئے

(1) مغربی چالوکیہ ..... بادامی (2) مشرقی چالوکیہ ..... وینگی

(3) کلیانی چالوکیہ ..... کلیانی (4) پلّوا ..... مدورائی

21. نتّیا نے اس کے دربار کو زینت بخشی

(1) راجاراجانریندرا (2) پلاکیشن دوم (3) مہندراورما (4) نرسمہاورما

22. یاسوورمانے اس کی شرح لکھی

(1) مہابھاشیم (2) اشتادھیائی (3) انڈیکا (4) رِگ وید

23. موریادورحکومت میں بھارت کے تعلقات اس ملک سے تھے

(1) شام (2) ایران (3) مصر (4) یہ تمام

24. یہاں ہندوستانی تہذیب آج بھی باقی ہے

(1) تھائی لینڈ (2) بالی (3) کمبوڈیا (4) چین

25. راجہ داہر یہاں کا حکمران تھا

(1) گجرات (2) پنجاب (3) سندھ (4) راجستھان

جوابات KEY

1	**1**	6	**4**	11	**3**	16	**4**	21	**1**
2	**3**	7	**1**	12	**1**	17	**2**	22	**1**
3	**4**	8	**1**	13	**2**	18	**1**	23	**4**
4	**3**	9	**2**	14	**1**	19	**1**	24	**2**
5	**3**	10	**1**	15	**2**	20	**4**	25	**3**

سنگم عہد

- سنگم عہد' ٹامل ادب کی تاریخ میں اس کے شاندار کارناموں کے لئے مشہور ہے۔ سنگم کی اصطلاح جین مت اور بدھ مت کے راہبوں کی رہبری کے لئے برتی گئی۔ ٹامل زبان میں اس کا مترادف ''کڈالی'' ہے۔ اس کے معنی ایک تنظیم کے ہیں۔ لہٰذا سنگم شعراء یا مدورائی کے عالموں کی ایک کونسل تھی۔ ٹامل ریاست میں لفظ ''سنگم'' کا پہلی مرتبہ حوالہ ایک مشہور شیومت کے سنت ''ترونا وکا داسو' نیا نار (اپار) نے اپنی تصنیف ''تری پٹورترونانندم'' میں کیا۔ وہ ابتدائی ساتویں صدی میں تھا۔
- ٹامل ملک کی تین آزاد ریاستیں چولا' چیرا اور پانڈیا کا حوالہ ملتا ہے۔ میگاستھینز کے سفرنامے ''انڈیکا'' میں بھی ان تین حکومتوں کا ذکر ملتا ہے۔ سنگم عہد کے ٹامل اہل قلم کی ادبی تصانیف میں بھی ان حکومتوں کا حوالہ ملتا ہے۔ چولا ریاست آرکاٹ سے ترچناپلی' کاویری ڈیلٹا اور متصلہ علاقہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس حکومت کا صدر مقام ''ارے پور'' تھا۔
- چیرا ریاست شمال میں کوچین اور جنوب میں ''ترودلووار'' تک پھیلی ہوئی تھی۔ اسکا صدر مقام وانجی تھا۔ پانڈیا راجاؤں نے پڈوکٹ سے کنیا کماری کے علاقے تک حکمرانی کی۔ اس کا صدر مقام مدورائی تھا۔
- چولا' چیرا اور پانڈیا ریاستوں کے حکمراں جنگجو تھے۔ وہ ٹامل مملکت پر اپنی برتری قائم کرنے کے لئے مسلسل جنگوں میں
- مصروف رہے۔ چولا حکمرانوں میں پہلا عظیم حکمراں کرن کالا چولا 190ء تھا۔ اس نے ''وینی'' اور ''وہائی اپازڈالائی'' کی جنگوں میں اپنے دشمنوں یعنی چیرا اور پانڈیاؤں کے خلاف فتوحات حاصل کیں۔ کری کالا چولا نے ایک نیا صدر مقام پوہار (کاویری پٹنم) تعمیر کیا۔
- چولا راجاؤں کی تاریخ میں کری کالا کے بعد کوئی واضح تفصیلات نہیں ملتیں۔
- پہلا چیرا راجہ اڈے یا جیرال 130ء تھا۔ وہ ایک جنگجو حکمراں تھا۔ اور ایک بڑی فوج رکھتا تھا۔ اس کے بیٹے نیڈون چیرال ''ادن'' نے ملابار کے ساحل پر ایک تاریخی بحری جنگ میں فتح حاصل کی اور کئی یاوانا تاجروں کو گرفتار کرلیا۔ اس نے ''ادھیر راجہ'' اور ''امایا ورمن'' (وہ جسکی سرحد ہمالیہ ہے) جیسے القابات حاصل کئے۔ اس کا صدر مقام ''مرندائی'' تھا۔ وہ اپنے ہمعصر چولا راجہ کے ساتھ ایک خوفناک جنگ میں ملوث رہا جس میں دونوں راجاؤں کی میدان جنگ میں موت ہوگئی اور ان کی رانیوں نے ہندو مذہب کے مطابق ستی کی رسم انجام دی۔
- اس دور کا عظیم ترین پانڈیائی راجہ نیڈون جیلیان تھا۔ اس نے ''تیلائی یالنگانم'' کی جنگ میں کامیابی حاصل کی۔ اس کی ستائش دو عظیم شعراء مانگاڈی مروان (پٹو پٹو۔ دس اڈس) اور نا کی دار نے کی۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنی نظموں میں اس حکمراں کی عظیم قابلیتوں کی تعریف کی ہے۔ اس نے اپنے ہمعصر حکمرانوں کو شکست دی اور ویدک قربانیاں انجام دیں۔ اس نے ''پرمیشورا'' کا لقب اختیار کیا۔ اس کا صدر مقام مدورائی سنگم عہد کا مرکز تھا۔

- سماج ذات پات کے نظام پر مبنی تھا۔ چار ذاتوں جیسے وانم، وری یانی، ٹوڈیم اور کدمبن میں سماج منقسم تھا۔ ذات پات کا نظام سخت نہیں تھا۔ سماج میں برہمنوں کو باعزت مقام حاصل تھا۔ امراء اور تاجر آرام دہ زندگی گذارتے تھے۔ ٹامل ریاستوں میں غلامی کے وجود کے شواہد ملتے ہیں۔ رقص، موسیقی اور شاعری عام تفریح کے ذرائع تھے۔ سماج میں خواتین کو باعزت مقام حاصل تھا۔
- ادبٹامل ادب کی تاریخ کا آغاز سنگم عہد کے ساتھ مانا جاتا ہے۔ قواعد پر تصنیف ''ٹولکاپیم'' کو ''تولکاپیار'' نے لکھا۔ ''تروولور'' مشہور کلاسیک 'کورال' کا مصنف تھا اور اس نے تمل عوام کی زندگی میں اہم رول انجام دیا۔ جین اور بدمت کے عالموں نے بھی سنگم عہد کے ارتقاء میں حصہ لیا۔
- ٹامل ریاست میں کانچی کے پلاوا کے آمد سے قبل دکن میں ساتاواہنا ایک اہم سیاسی طاقت بن کر ابھرے۔ انھوں نے تلگو، مرہٹی اور کنڑ زبان بولنے والے علاقوں پر حکومت کی۔ ستواہنوں نے پہلی صدی عیسوی سے تیسری صدی عیسوی تک حکومت کی۔ ستواہن حکمرانوں میں، اس حکومت کا بانی اور پہلا حکمراں ہری مکھا، ہالہ اور 23 واں حکمراں گوتمی پتر اسٹکرنی اپنی عظمت کے لیے مشہور ہے۔
- ستواہنوں نے جنوبی ہند میں ایک مضبوط سیاسی نظام، سماجی و معاشی استحکام اور مذہبی رواداری قائم کی۔ یہ دور ادب، آرٹ اور فن تعمیر کے عروج کا شاہد ہے۔ اس عہد میں بدھ مت کے مہایانہ فرقہ کا عروج عمل میں آیا۔ انھوں نے بیرون ہند، ہندوستانی ثقافت کو پھیلانے کی بنیاد رکھی۔ انھوں نے دکن اور جنوبی ہند کے اپنے جانشینوں، جن میں چیرا، پانڈیا، چولا، پلاوا، چالوکیہ اور راشٹر کوٹہ شامل ہیں کے لیے قابل قدر ثقافتی ورثہ چھوڑا ہے۔
- شاتاواہانہ عہد کے ادب اور کتبات سے اس دور کے نظام حکومت کے بارے میں مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ شاتاواہانوں نے بڑی حد تک معمولی تبدیلیوں کے ساتھ موریائی عہد کی موروثی بادشاہت کے طرز حکومت پر عمل کیا۔ ان کا نظم و نسق بہت سادہ تھا۔ راجہ، ریاست کا صدر ہوتا تھا۔ وہ قدیم مفکرین کے بنائے گئے اصولوں کا احترام کرتا تھا۔ راجہ کی مدد مجلس وزراء ہوتی تھی۔ انہوں نے ریاست کو صوبوں یا ''آہارا'' میں تقسیم کیا تھا۔ شاتاواہانوں کے کتبات میں پانچ آہاروں کا ذکر ملتا ہے۔ وہ یہ: گوورد ھنا آہارا (ناسک)، سوپارا آہارا (مغربی ساحل)، مامالا آہارا (پونے تا ستارہ)، ستواہنی آہارا (بیلاری) اور کپوراچار آہارا (گجرات)۔ یہ آہارائیں ''راشٹراس'' بھی کہلاتے تھے۔ اماتیہ اعلیٰ عہدیدار ہوتے تھے۔ وہ صوبائی گورنر، خزانہ اور عطیات کے لئے ذمہ دار ہوتے تھے۔ ''راجوکا''، ججوں اور منصفوں کے طور پر کام کرتے تھے۔
- شاتاواہانہ دور میں سماج چار طبقات میں منقسم تھا۔ مہارتھی، مہا بھوجا، مہا سینا پتی، سماج کے اعلیٰ طبقات تھے۔ وفاقی سردار، راشٹر یا اضلاع کے نگران ہوتے تھے۔ دوسرا طبقہ سرکاری اور غیر سرکاری عہدیداروں پر مشتمل تھا۔ سرکاری عہدیداروں میں اماتیہ، مہاماترا اس، بھنڈاگریکاس شامل تھے۔ غیر سرکاری طبقہ میں ینگامہ یا تاجر سرتھواہا یا تاجروں کے قافلہ کا سربراہ شامل تھا۔ لیکھاس یا محرر، ویدیا طبیب، ہلا کیا یا کاشتکار، سورن کارا یا سنار اور گندیکا تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ چوتھے طبقے میں ''لوہاوتیجا'' یا لوہار، وردھکی یا نجار اور وسا کایا مچھیرے شامل تھے۔ شاتاواہانہ دور میں خواتین کو باعزت مقام حاصل تھا۔
- شاتاواہانہ دور میں عوام کی اکثریت کا پیشہ زراعت تھا۔ کسانوں کو آب پاشی کی بہتر سہولتیں حاصل تھیں۔ اس دور میں بڑی تعداد میں دیہی صنعتیں جیسے کپڑا بننا، برتن سازی اور دھات بنانے کے کام کی تھیں۔ اندرونی اور بیرونی تجارت بھی ہوتی تھی۔ پیٹھان ناسک، وجئے پوری، دھنیا کٹک وغیرہ مشہور تجارتی مراکز تھے۔ روم کے تاجروں نے شاتاواہانہ سلطنت کے ساتھ تجارتی روابط قائم کئے۔
- اریتھین سی کی ''پیری پلس'' میں شاتاواہانہ سلطنت اور رومی سلطنت کے درمیان تجارت کی تفصیلات ملتی ہیں۔ شاتاواہانہ عہد میں ہندومت کے ساتھ بدھ مت کو بھی عوامی مقبولیت حاصل تھی۔ ناگرجنا کنڈہ، امراوتی، ناسک اور کنہیری، مشہور بدھ مت کے مراکز

تھے۔شاتاواہانہ حکمرانوں کے تحت پراکرت اور سنسکرت زبان نے کافی ترقی کی۔اس دور کی اہم تصانیف میں ''گادھا سپتاستی'' اور ''بریہت کتھا'' شامل ہیں۔

- شاتاواہانہ دور میں آرٹ اور فن تعمیر نے خوب ترقی کی۔آندھرا دیسا بدھی وہارائیں' چیتیا اور استوپا بڑی تعداد میں تعمیر کئے گئے۔استوپا دراصل تاریخی عمارتیں ہیں جو بدھ مت یا بدھ راہبوں کی باقیات پر تعمیر کی جاتی ہیں۔''چیتیا'' ایک عبادت گاہ تھی۔ا
- مراوتی کا استوپا آندھرا پردیش کے موجودہ گنٹور ضلع میں دریائے کرشنا کے کنارے واقع ہے۔یہ فن تعمیر اور سنگ تراشی کا عمدہ نمونہ ۳ ہے۔اس عہد کے مجسموں کو بڑی ہی نفاست سے تراشا گیا تھا اور انھیں رقص کرتے ہوئے بتلایا گیا ہے۔
- سری مکھا ساتاواہانا سلطنت کا بانی تھا۔
- ساتاواہانہ کے دو صدر مقام تھے۔پہلا صدر مقام دانیا کٹکم (امراوتی) اور دوسرا صدر مقام پراتھی ساٹاپورم (پھائی تھان) تھا۔
- شکرنی اول' پلوماوی' بالا' گوتمی پترا شکرانی اور یگنا سری ساتھا کرمی ساتاواہانہ کے عظیم حکمران تھے۔
- شکرنی اول نے دکن کے علاقے فتح کر کے اپنی سلطنت کی توسیع کی۔
- ہالا نے گاتھا پست ستی کو ترتیب دیا۔ساتاواہانا دور میں ہندو مذہب کو فروغ حاصل ہوا۔

کثیر جوابی سوالات

1. ایران کا قدیم نام

(1) پرشیا (2) میسوپوٹامیا (3) ہندوستان (4) شام

2. وہ شخص جس نے 550-530 ق م کے درمیان شمال مغربی ہند پر حملہ کیا

(1) سائیرس (2) ڈارس (3) سکندر (4) سیلوکس نکٹر

3. تکسلا کا وہ بادشاہ جس نے سکندر کے آگے ہتھیار ڈال دیا

(1) پورس (2) چندر گپت (3) اشوک (4) امبی

4. وہ ملکی راجہ جس نے سکندر سے بڑی جراءت کے ساتھ مقابلہ کیا

(1) اشوک (2) پورس (3) کنشک (4) ہرش

5. وہ سلطنت جسے مگدھ میں شامل کیا گیا

(1) کوشلہ (2) آونتی (3) وترا (4) پنچلا

6. پاٹلی پتر کی تعمیر کرنے والا

(1) بمبا سارا (2) اجات شترو (3) چندر گپت (4) سیوناگا

7. نندا وں کا آخری حکمران

(1) دھانانندا (2) مہاپدما نندا (3) چندر گپت (4) سیوناگا

8. نندا سلطنت کا خاتمہ کرنے والا

(1) چندر گپت موریہ (2) چندر گپت وکرمادتیہ (3) سمدر گپت (4) اشوک

9. اجات شترو کا دور حکومت

(1) 462 تا 493 ق م (2) 460 تا 490 ق م (3) 495 تا 499 ق م (4) 400 تا 500 ق م

10. موریہ سلطنت کا بانی تھا

(1) چندر گپت (2) بندوسارا (3) اجات شترو (4) اشوک

11. یونانی سپہ سالار جس نے موریہ سلطنت پر حملہ کیا تھا

(1) میگاستھنیز (2) کوپرنیکس (3) سیلوکس نکٹار (4) ڈینی ٹریس

12. وہ مقام جہاں پر چندر گپت کا انتقال ہوا

(1) کوسی (2) پاوپوری (3) پاٹلی پتر (4) سرون بگولہ

13. وہ جنگ جس کی وجہ سے اشوک رنجیدہ ہو گیا

(1) تکشیلا (2) کلنگ (3) ترائن (4) پانی پت

14. ہندوستان کے قومی نشان کو اس سے لیا گیا ہے

(1) سارناتھ استوپ (2) سانچی استوپ (3) امراوتی استوپ (4) برہوت استوپ

15. پانڈیاوں کا صدر مقام تھا

(1) وانجی (2) مدورائی (3) کانچی پورم (4) کنیا کماری

16. کاویری ندی پر ڈیم تعمیر کیا

(1) نیگا تاوان (2) ایلورہ (3) کریکلا (4) نیدینگلم

17. وہ کتاب جس میں سین گٹاون کی فتوحات کو بیان کیا گیا ہے

(1) ٹولکاپیم (2) منی میکلائی (3) شلپادیکرم (4) ماہی گیری

18. سنگم دور میں عوام کا اہم پیشہ تھا۔

(1) زراعت (2) شکار (3) تجارت (4) ماہی گیری

19. چولا، چیرا اور پانڈیا حکومتوں کو باہم ملا کر کہا جاتا تھا

(1) ٹاملاجم (2) آندھرائی علاقہ (3) آریہ ورتن (4) دکن کا علاقہ

20. کشانوں کی نسل

(1) منگولیائی (2) ایوجی (3) افغان (4) ساکا

21. ساکا دور کی شروعات کرنے والا

(1) کنشک (2) اشوک (3) سمدر گپت (4) ستکرنی

22. کنشک کا لقب ہے

(1) دیوانامپریا (2) دیواپترا (3) دکھشنا پاتھ (4) سکاری

23. یہ کنشک کا درباری عالم تھا

(1) دھن ونتری (2) چرک (3) وسوامنترا (4) ہالا

24. کشان دور میں اس فن کو فروغ حاصل ہوا

(1) گندھارا سنگتراشی (2) اجنتہ سنگتراشی (3) روم کی سنگتراشی (4) آئیل پینٹ

جوابات KEY

1	**1**	6	**2**	11	**3**	16	**3**	21	**1**
2	**3**	7	**1**	12	**4**	17	**3**	22	**2**
3	**4**	8	**1**	13	**2**	18	**1**	23	**3**
4	**2**	9	**1**	14	**1**	19	**1**	24	**1**
5	**2**	10	**1**	15	**2**	20	**2**		

9. دکن اور جنوبی ہند: چالوکیہ، پالاوا، چولا راشٹرکوٹ، یادو اور کاکتیہ

چالوکیہ

- چالوکیہ خاندان ان اہم خاندانوں میں شامل ہے جنھوں نے دکن اور جنوبی ہند کے بیشتر حصوں پر حکمرانی کی۔ چالوکیہ تین شاخوں میں منقسم تھے۔ بادامی یا وٹاپی کے چالوکیہ، کلیانی چالوکیہ اور وینگی چالوکیہ۔
- چالوکیہ کانچی کے پلاواؤں کے ہمعصر تھے۔ انہوں نے جنوبی ہند پر چھٹویں صدی عیسوی سے آٹھویں صدی عیسوی تک اور دوبارہ دسویں صدی عیسوی سے بارہویں صدی عیسوی تک حکومت کی۔
- جئے سمہا ولبھا، بادامی چالوکیہ ریاست کا پہلا حکمراں تھا۔ بادامی کے چالوکیہ راجاؤں نے دکشنا پتھ (وندھیا کی پہاڑیوں اور دریائے کرشنا کے درمیان کا علاقہ) پر حکومت کی۔ تاہم بادامی چالوکیہ کا پہلا خودمختار حکمراں پلاکیشن اول تھا۔ وہ 535ء میں بادامی کے تخت پر جلوہ افروز ہوا اور 566ء تک حکومت کی۔
- پلاکیشن دوم (609ء تا 642ء) بادامی چالوکیہ خاندان کا طاقتور حکمراں تھا۔ اس نے 609ء میں اقتدار سنبھالا۔ تخت نشینی کے بعد اسے کئی داخلی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ ان پر قابو پانے کے لئے اسے سخت جدوجہد کرنی پڑی۔ اس نے کادمباس اور گنگاؤں جیسے مخالفین کے خلاف جنگیں کیں۔ لتاؤں، ملاواؤں اور گجراؤں نے پلاکیشن کی اطاعت قبول کر لی۔
- پلاکیشن دوم نے پلاوا راجہ مہندرا ورمن سے مقابلہ کیا اور اسے شکست دی۔ وینگی کے علاقہ پر قبضہ کر لیا اور اپنے بھائی کبجا وشنوردھن کو اس علاقہ کا سربراہ مقرر کیا۔ بعد میں وینگی مشرقی چالوکیہ ریاست کا صدر مقام بنا۔ انہوں نے ساحلی آندھرا پر دو صدیوں سے زائد حکومت کی۔
- چالوکیہ ریاست مطلق العنان موروثی حکمرانی کے نظام پر مشتمل تھی۔ وہ بادشاہت کے الٰہیاتی نظریہ پر یقین رکھتے تھے۔ حکمراں ''سری پرتھوی ولبھا'' جیسے لقب کو اختیار کیا۔ وزراء کی باقاعدہ مجلس موجود نہیں تھی۔ شاہی خاندان کے وفادار افراد ہی تمام ریاستی نظم و نسق چلاتے تھے۔
- چالوکیاؤں کے پاس محصول کی وصولی کے لئے موثر انتظام تھا۔ جو لوگ مکانات اور اراضیات کے مالک تھے انہیں محصول ادا کرنا پڑتا تھا۔ چالوکیاؤں کے پاس طاقتور فوج تھی۔ اس فوج کا اندازہ پلاکیشن دوم اور ہرش وردھن کے درمیان ہوئی جنگ سے کیا جا سکتا ہے۔ پلاکیشن دوم نے ہرش وردھن کو شکست دی۔
- چالوکیا حکمراں آرٹ اور فن تعمیر کے سرپرست تھے۔ ان کی سرپرستی میں غاروں میں مصوری کے خوبصورت نمونے ملتے ہیں۔ بادامی، ایہول، پٹاڈاکل اور عالم پور میں پرشکوہ منادر تعمیر کیے گئے۔ یہ مندر سماجی، تہذیبی و ثقافتی سرگرمیوں کے مرکز بن گئے۔ ان میں خوبصورت مجسمے پائے جاتے ہیں۔

کانچی پورم کے پلاوا(557ء تا 796ء)

- کانچی پورم کے پلاوا' بادامی کے چالوکیہ اور مدورائی کے پانڈیا ہم عصر ہیں۔انہوں نے موجودہ ٹامل ناڈو' اور کناڈا بولنے والے علاقے پر حکومت کی۔ یہ تین حکمراں دریائے کاویری پر تسلط کے لئے مسلسل جنگوں میں ملوث رہتے تھے۔ یہ حکمراں ایک طویل سیاسی رقابت میں مبتلا رہے۔اس علاقے میں ثقافت کے فروغ کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔
- ٹامل مملکت سمہاوشنو کی قیادت میں ایک زبردست طاقت بن کر ابھری۔اس کے جانشینوں میں اس کا بیٹا مہندراورمن (600ء۔ 630ء) تھا۔ یہ جنگ اور امن میں بہتر تھا۔اس کی حکمرانی نے پلاوا' چالوکیہ اور پلاوا پانڈیا رقابت کو دیکھا۔610ء میں پلاکیشن دوم نے مہندراورمن کو وینگی کے صوبے سے بے دخل کر دیا۔مہندراورمن ابتداء میں جین مت کا پیرو تھا۔بعد میں اس نے شیومت اختیار کیا۔سنت اپارا کے دربار میں تھا۔وہ ایک شاعر' موسیقار اور فن تعمیر کا شیدائی تھا۔اس نے سنسکرت زبان میں ''مٹاولاسا پرایاسنہ'' لکھی۔
- اس نے ترچناپلی' ولم' مہندراواڑی اور ڈاوانور میں پتھر کے منادر تعمیر کروائے۔ستناواسل کے مقام پر غار میں بنائی گئی تصویر رقص کے فن کے عروج کو ظاہر کرتی ہے۔اس کے چند مشہور القاب مٹاولاسا' وچترا چٹا' چترا کرا پولی' گنا بھارا تھے۔
- **نرسمہاورمن اول(630ء تا 660ء):** وہ مہندراورمن کا بیٹا اور اس کا جانشین تھا۔اس نے اپنے ابتدائی دور میں پلاکیشن دوم کو مانی منگلم کی جنگ میں شکست دی اور اسے قتل کر دیا۔چالوکیاؤں کی راجدھانی ''بادامی'' یا ''وٹاپی'' کو تباہ و برباد کیا۔
- نرسمہاورمن کا دوسرا عظیم کارنامہ سنہالہ کے پناہ گزیں مانا وما کو اس کا کھویا ہوا تخت و تاج واپس دلانا تھا۔نرسمہاورمنے سیلون کو دو بحری افواج روانہ کیں اور مانا وما کو سیلون کے تخت پر بٹھایا۔نرسمہاورمنے چولاؤں اور پانڈیاؤں سے جنگ کی اور انہیں شکست دی۔
- چینی سیاح ہیون سانگ 642ء میں اس کے دربار میں حاضر ہوا۔ پلاوا حکمراں نے مہاملاپورم یا مہابلی پورم شہر بسایا۔اس کے دور میں کانچی' علم و ادب کا مرکز تھا۔سنسکرت کا شاعر ''بھراری'' اس کے دربار سے وابستہ تھا۔نرسمہاورمن کا خطاب ''مملا'' تھا۔نرسمہاورمن کے جانشینوں کا دور تاریخی اہمیت کا حامل نہیں تھا۔ان کے عہد میں پلاوا۔چالوکیہ کے درمیان رقابتیں جاری رہیں۔
- سماج کو ذات پات کے نظام پر منظّم کیا گیا تھا۔سماج میں خواتین کو باعزت مقام حاصل تھا۔لوگوں کا بنیادی پیشہ زراعت تھا۔صنعت و حرفت عروج پر تھی۔ پیشہ وارانہ انجمنیں' سرینی اور گلڈس سماج میں معاشی سرگرمیوں کی نگرانی کرتی تھیں۔مملا پورم اور ناگا پٹنم مشہور بندرگاہیں تھیں۔چین اور جنوبی ایشیائی ممالک سے تجارتی روابط قائم تھے۔
- پلاوا طرز تعمیر اور فن مجسمہ سازی ہندوستان کی تاریخ میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ درحقیقت جنوب ہند میں ہندوستانی فن تعمیر کا آغاز پلاواؤں سے ہوتا ہے۔ پلاواؤں نے پہلی مرتبہ عمارتوں کی تعمیر میں پتھر کا آزادانہ استعمال کیا۔کانچی اور مہابلی پورم پلاوا طرز تعمیر اور سنگ تراشی کے دو اہم مقامات ہیں۔
- مہندراورمن نے ثابت چٹانوں میں مندر تراشے۔اس طرز کے فن تعمیر کی مثال بھی مہابلی پورم میں وراہا اور درگا غار ہیں۔نرسمہاورمن نے مہابلی پورم میں مخروطی شکل کے سات مندر بنوائے' وہ سات رتھوں والے مندر کے نام سے موسوم ہیں۔کانچی میں کیلاش ناتھ کا مندر اور مہابلی پورم میں ساحلی مندر فن تعمیر کا بہترین نمونہ ہیں۔

راشٹرکوٹہ(752ء تا 997ء)

- ''راشٹرکوٹا'' دراصل ان اہم افسروں کو کہا جاتا تھا جو ''راشٹر'' کے نگران ہوتے تھے۔وہ بادامی کے چالوکیاؤں کے تحت جاگیردار تھے۔ آزاد راشٹرکوٹا سلطنت کا قیام 752ء میں ڈنتی درگا نے آخری بادامی چولوکیہ حکمراں کیرتی ورمن کو شکست دینے کے بعد عمل میں آیا۔ ڈنٹی درگا بے اولاد انتقال کر گیا۔اُس کے چچا کرشنا اول نے بادامی چالوکیہ حکومت کا خاتمہ کیا۔اور سرکاری طور پر خودمختاری کا اعلان

کر دیا۔ اس نے میسور کے گنگا اور وینگی کے چالوکیاؤں پر فتح حاصل کی۔ راشٹر کوٹا سلطنت کو دیگر حکمرانوں میں دھرووا (779ء تا 793ء)' گووندا کوم (793ء تا 814ء)' اموگا ورشا اول یا سردا (814ء تا 878ء) اور کرشنا دوم (939ء تا 965ء) گنگا' پلاوا' پالا' پر تیہارا کے خلاف ان کے کارناموں کے لئے مشہور ہیں۔

- اموگا ورشا (814ء تا 878ء) راشٹر کوٹا ریاست کا ایک طاقتور اور عالم حکمراں تھا۔ وہ گووندا سوم کا بیٹا تھا۔ اس نے اپنے سرداروں کی بغاوت کا خاتمہ کیا۔
- اموگا ورشا نے وینگی کے وجیادتیا سے ازدواجی رشتہ قائم کیا۔ اموگا ورشا نے گنگا راجو کو شکست دی۔ وہ ایک عظیم شاعر تھا اور اس نے علما کی سرپرستی کی۔ اس نے کنڑ ازبان میں قواعد پر ایک کتاب ''کوی راجہ مارگا'' لکھی۔ اس نے ایک صدر مقام مانیا کھتیا یا منکھیڈ تعمیر کروایا۔ اس کا جانشین اس کا بیٹا کرشنا دوم تھا۔ کرشنا دوم کے ساتھ راشٹر کوٹاؤں کی قسمت بدل گئی۔
- بالآخر راشٹر کوٹا سلطنت کا خاتمہ 974-975ء میں مشرقی چالوکیا حکمراں تیلا دوم نے کیا' اور کلیانی کے چالوکیا سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اس طرح دکن میں دسویں صدی کے اختتام پر راشٹر کوٹا اقتدار کا خاتمہ ہوا۔ راشٹر کوٹاؤں میں موروثی طرز حکومت تھی۔

تنجور کے چولا (850ء ۔ 1122ء)

- جنوبی ہند کی تاریخ میں تنجور کے چولاؤں نے سیاسی اور تہذیبی میدان میں اپنے منفرد کارناموں کی وجہ سے ایک خصوصی مقام حاصل کیا ہے۔ اشوک اعظم کے دوسرے اور تیرہویں چٹانی کتبہ میں چولاؤں کا حوالہ ملتا ہے۔ وجئے الایہ نے سال 850ء میں آزاد چولا حکومت کی بنیاد ڈالی۔ اس کی راجدھانی اودے پور تھی۔ وہ پلاؤں کے تحت منصب دار تھے۔ اس نے متاریار سرداروں سے تنجور حاصل کیا۔
- آدتیہ اول چولا سلطنت کا دوسرا بڑا حکمراں تھا۔ اس نے پلاوا خاندان کے اپاراجیتا ورمن کی عارضی حکمرانی کو مکمل کیا۔ اس کے بیٹا پریتھی کا اول' اپنی شاندار فتوحات کے لئے مشہور ہے۔ اس نے پانڈیوں کو شکست دی اور پانڈیوں سے مدورائی چھین لیا۔ اس فتح کے جشن کے طور پر اس نے ''مدورائی کنڈہ'' کا لقب اختیار کیا۔ اس نے راشٹر کوٹا راجہ کرشنا سوم کے ہاتھوں شکست کھائی۔ اس سے چولا ریاست میں طوائف الملوکی پھیل گئی۔
- راجہ راجہ (985ء تا 1014ء) پریتھی کا دوم کا بیٹا تھا۔ راجیندر چولا اول (1014ء تا 1044ء) اور راجہ ادھیر راجہ اول (1044ء تا 1052ء) ہمعصر حکمرانوں کے خلاف فوجی کامیابیوں کے لئے یاد رکھے جاتے ہیں۔ راجہ راجہ کی 985ء میں تخت نشینی نے تنجور چولا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ اس نے سب سے پہلے چیرا سلطنت پر حملہ کیا اور چیرا فوجوں کو شکست دی۔ اس نے پانڈیوں کی سلطنت پر حملہ کیا اور حکمراں امارا بھوجنگا کو شکست دی' اور چولا افواج نے مدورائی پر قبضہ کر لیا۔
- راجہ راجہ کے پاس طاقتور بحری فوج تھی۔ اس نے سیلون پر حملہ کیا اور شاندار کامیابی حاصل کی۔ سیلون کا شمالی حصہ چولاؤں کے قبضہ میں چلا گیا۔ اس کا نام ''مماڈی چولا منڈلم'' رکھا گیا۔ راجہ راجہ نے مشرقی چالوکیہ خاندان کے شکتی ورمن کی بڑھتی طاقت کو روکا۔ مشرقی چالوکیہ حکمراں وملادتیہ نے اپنی بیٹی ''کنڈوی'' کی شادی راجہ راجہ سے کی اور ازدواجی رشتہ قائم کیا۔ وہ ایک منتظم سلطنت بھی تھا۔ وہ مذہبی رواداری کے لئے مشہور تھا۔ اس نے تنجور میں مشہور ''بریدیشورا'' مندر تعمیر کروایا۔ یہ مندر اپنے شاندار فن تعمیر کے لئے مشہور ہے۔ آج بھی اس کا اونچا گوپورم دنیا کے مختلف حصوں سے سیاحوں کو بڑی تعداد میں راغب کرتا ہے۔ اس کا جانشین' اس کا بیٹا راجندر چولا تھا' جو 1014ء میں تخت نشین ہوا۔

- راجندر چولا اول یا گنگائی کونڈہ (1014ء تا 1044ء) چولا سلطنت کا ایک بڑا راجہ تھا۔ اس کی شاندار فوجی کامیابیوں کی وجہ سے اس نے جنوبی ہند میں بڑا نام کمایا۔ 1017ء میں اس نے سیلون کے خلاف اپنی فوج کی قیادت کی اور سیلون کے زیادہ تر علاقہ پر قبضہ کرلیا۔ اس نے مغربی چالوکیاؤں کے علاقوں پر حملہ کیا اور جئے سمہا دوم کو شکست دی۔ اس کی افواج نے گنگا اور پالا راجاؤں کے خلاف بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ ☆ راجندر چولا اول ایک منچلا حکمراں تھا۔ اس نے ایک نیا صدر مقام گنگائی کونڈہ چولا پورم (ترچناپلی) تعمیر کی۔ اس سے جنوب اور مشرقی ایشیائی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات میں مدد ملی۔ اس نے ایک بڑا تالاب بنوایا جو کولیرم اور ویلار ندیوں کے پانی سے بھرا جاتا تھا۔ اس کا قابل بیٹا راجہ دھراجہ اول (1044ء تا 1052ء) اس کا جانشین بنا۔
- اجہ ادھیراجہ کے دور میں بڑی تعداد میں داخلی اور خارجی مسائل چولا ریاست میں پیدا ہوئے۔ اس نے پہلے پانڈیوں اور کیرالا راجاؤں کو زیر کیا۔ اور اس نے اشوامیدھا قربانی انجام دی۔ اسکا مغربی چالوکیائی راجہ سومیشور اول سے تنازعہ تھا۔ سومیشور اول کے ساتھ لڑائی میں اس کی موت واقع ہوگئی۔
- چولا نظم ونسق منظّم، باقاعدہ اور کارکرد تھا۔ راجہ ریاست کا سربراہ ہوتا تھا۔ سارے اختیارات راجہ کے ہاتھ میں مرکوز ہوتے تھے۔ مرکزی حکومت سے وابستہ کوئی وزراء کی جماعت نہیں تھی۔ مملکت کے بعض اعلیٰ عہدہ داروں کو ''اوڈن کوئم'' کہا جاتا تھا۔
- نظم ونسق کی آخری اکائی دیہات تھا۔ کئی دیہات مل کر ایک کرم (Kurram) کہلاتے تھے۔ اور کئی کرم سے ایک ولاناڈو تشکیل پاتا تھا۔ ان کے اوپر منڈلم یا صوبہ ہوتا تھا۔ وائسرائے کی مدد کے لئے کئی عہدیدار اور سرکاری ملازمین ہوا کرتے تھے۔ مالگزاری کا اہم ذریعہ چولا دور میں زیر کاشت اراضیات اور کسانوں سے وصول کیا گیا محصول ہوتا تھا۔
- چولا انتظام مملکت کی سب سے نمایاں خصوصیت حکومت مقامی کی تشکیل و تنظیم ہے۔ حکومت مقامی کو جمہوری طرز پر مرتب کیا گیا تھا۔ دیہاتوں اور شہروں میں ابتدائی مجالس تھیں۔ بڑے شہروں میں نمائندگی کرنے والی مجالس بھی تھیں۔ ان مجالس کی دو قسمیں تھیں۔ انہیں 'ار' اور ''سبھا'' کہا جاتا تھا۔ ''ار'' عام نوعیت کی اسمبلی تھی سبھا صرف ''برہمادیہا'' دیہاتوں کے لئے مخصوص تھی۔
- دیہات کی مجلس اپنے فرائض اپنی کمیٹیوں کے ذریعہ انجام دیتی تھی۔ انہیں دریم کہا جاتا تھا۔ ان کمیٹیوں کا مجالس انتخاب کرتی تھیں۔

کثیر جوابی سوالات

1. وہ لوگ جو کرشنا ندی اور گوداوری کے درمیانی علاقوں میں رہتے تھے انہیں کہا جاتا تھا

(1) آریائی (2) آندھرائی (3) ٹامل (4) موریائی

2. ساتاواہنا کا پہلا صدر مقام تھا

(1) امراوتی (2) اسٹانیشورم (3) قنوج (4) پراتھشٹانا پورم

3. ساتاواہنا کا وہ راجہ جس کا لقب دکھشنا پتا پتی تھا

(1) ستکرنی اول (2) گوتم پتر اسٹکرنی (3) سموکھا (4) وسٹی پترا پولوموی

4. دیہی عہدیدار تھا

(1) وزیر (2) مہاماترا (3) راجہ (4) گرامیکا

جوابات KEY

1	**2**	2	**1**	3	**2**	4	**4**

کثیر جوابی سوالات

(1) چولاسلطنت کا بانی تھا۔

(1) سمہاوشنو (2)وجیالیا (3)راجندرا (4) کرشنا

(2) چولاؤں کا صدر مقام تھا۔

(1) کانچی (2) تنجور (3) بادامی (4)ایلورہ

(3) کونسے گپت حکمران نے مکمل سیلون پر قبضہ حاصل کیا تھا۔

(1) سمہاوشنو (2)وجیالیا (3)راجندرا (4)وشنوورد ھن

(4) کس حکمران نے نیا شہر کاویری پٹنم بسایا تھا۔

(1) نرسمہاورما (2) نندی ورما (3)راجندرا (4) کاری کلا

(5) چولاحکومت کا عظیم حکمران تھا۔

(1) سمہاوشنو (2)وجیالیا (3)راجندرا (4)راجہ راجہ اول

(6) راشٹرکوٹہ کس کے باجگزار تھے۔

(1) بادامی چالوکیہ (2) کلیانی چالوکیہ (3) وینگی چالوکیہ (4) کلچاری

(7) کونسے سال دنتی درگا نے راشٹرکوٹ سلطنت کی بنیاد ڈالی۔

(1)710ء (2) 753ء (3) 860ء (4) 881ء

(8) کس نے ایلورہ میں کیلاش ناتھ مندر تعمیر کروائی۔

(1) کرشناسوم (2) گونداسوم (3) کرشنااول (4)دھوروا

(9) کوی راجامارگم اور رتنامالیکا کس نے تحریر کئے۔

(1) اموگھاورشا (2) گونداسوم (3) کرشنااول (4)دھوروا

(10) راشٹرکوٹ سلطنت کا آخری حکمراں تھا۔

(1) گوپالا (2)تیلاپا (3) ماہی پالا (4)وکرمادتیہ

جوابات

1-2	2-2	3-3	4-4	5-4	6-1	7-2	8-3	9-1	10-2

10. ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد ترکی، غزنی کے حملے اور نتائج۔ مسلمانوں کی آمد کے اثرات

- عہد وسطیٰ میں ہندوستان پر عرب اور ترکی حملوں اور اِن کی کامیابیوں نے یہاں کے سماجی، اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی تبدیلیوں کی راہ ہموار کی۔ قطب الدین ایبک نے 1206ء میں دلی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ مورخین نے 1206ء تا 1526ء کے دور کو دلی سلطنت کا نام دیا ہے۔

ماخذات

- اِس عہد کے تاریخ کے مآخذوں کو دو اہم حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ 1. ابتدائی ماخذ 2. ثانوی ماخذ۔ ابتدائی ماخذوں میں دلی سلطنت کے ادبی کارنامے اہم معلومات فراہم کررہے ہیں۔ البیرونی اور ابن بطوطہ کے سفرنامے ہندوستانی آب وہوا' تمدن' سماج' معیشت اور ثقافت کے بارے میں مفید معلومات پر مشتمل ہیں۔

ادبی ماخذ اور سفرنامے

- **تحقیقاتِ ہند:** البیرونی (973ء تا 1093ء) کی پیدائش 973ء میں ''خوا'' (خوارزم، موجودہ ازبکستان) کے مقام پر ہوئی۔ وہ عربی اور سنسکرت کا عالم تھا۔ 1017ء میں محمود غزنوی نے Khiva پر حملہ کیا اور البیرونی کو قیدی بنا کر پایہ تخت کو لایا گیا۔ البیرونی نے اپنی علمیت سے محمود غزنوی کو متاثر کیا۔
- محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملوں میں البیرونی بھی شامل رہا۔ البیرونی نے ہندوستان آنے کے بعد سنسکرت سیکھی۔ یہ اپنے عہد کا ایک عظیم دانشمند تھا۔ اس نے پتانجلی کی قواعد کو عربی میں ترجمہ کیا۔ اس نے یونانی زبان بھی سیکھی اور Euclid کی ریاضی کی کتابوں کا ترجمہ کیا۔ البیرونی کے مشہور ادبی کارناموں میں کتاب الہند (عربی) مشہور ہے۔
- **ابن بطوطہ کی تخلیق رحلہ:** رحلہ (Rehla) کا مصنف ابوعبداللہ محمد عرف ابن بطوطہ تھا۔
- یہ عربی کا بڑا عالم تھا۔ اس کی پیدائش 1304ء افریقہ میں (مراقش) کے مقام پر ہوئی۔
- اس نے اکیس سال کی عمر 1325ء میں اپنے سمندری سفر کی شروعات کی اور افریقہ اور مغربی ایشیا کے کئی ممالک کا سفر طئے کرتے ہوئے وہ 1333ء میں سندھ کے راستہ سے ہندوستان پہنچا۔
- محمد بن تغلق کے دربار میں اس کی عزت افزائی کی گئی اور اسے قاضی کے عہدے پر مامور کیا گیا۔
- سلطان نے ابن بطوطہ کو 1342ء میں چین کا سفیر مقرر کیا اور اسے چین کے منگول حکمران کے دربار میں بھیجا۔
- ابن بطوطہ' مالابار' مالدیپ' سری لنکا' بنگال اور آسام سے ہوتا ہوا چین کے ساحلی شہر زیتون (Zaytun) پہونچا۔ اس نے 1354 میں ہندوستان واپسی سے قبل چین کے ایک بڑے علاقہ کا سفر کرتے ہوئے بیجنگ تک جا پہنچا۔
- **طبقاتِ ناصری:** منہاج الدین سراج (1193ء تا 1295ء) ایک عظیم ایرانی فلسفی تھا۔ اس کے ادبی مجموعہ کو ایلیٹ اور ڈوسن نے ترجمہ کیا اور اپنی تاریخ کے کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں شامل کیا۔ منہاج الدین کے والد سراج الدین' محمد غوری کے پاس ملازم تھے۔ منہاج الدین 1228ء میں سندھ پہنچا اور سلطان محمد غوری اس کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوا اور اسے مدرسہ فیروز میں استاذ کی حیثیت سے ملازمت دی گئی۔ 1228ء تا 1265ء کے دوران منہاج الدین' خاندان غلامان کے دور میں کئی ایک اہم عہدوں پر فائز رہا۔ طبقات ناصری میں ابتدائی ترکی حکومت اور خاندان غلامان کے عہد کی اہم معلومات ملتی ہیں اور اس کے علاوہ مختلف خلفاء' ایران کے حکمرانوں' وسط ایشیاء اور غزنی کے بارے میں تفصیلات بھی ملتی ہیں۔ جدید مورخین نے منہاج الدین سراج کے تاریخی مواد کو سراہا ہے۔
- **امیر خسرو کی تصانیف (1253ء تا 1325ء):** امیر خسرو دلی کے ایک نامور شاعر تھے۔ انھوں نے کئی تاریخی مثنویاں اور دیوان لکھے۔ انھوں نے عہد غلامان' خلجی اور تغلق دور کے چھ سلاطین کا دور دیکھا۔ انھوں نے قران السعدین' مفتاح الفتوح' نوسپہر' دول رانی یا عشقیہ اور تغلق نامہ لکھا۔ اِن تمام تصانیف میں عشقیہ بہت مشہور ہوئی۔ اس کتاب میں امیر خسرو نے گجرات کے حکمران کرن دیو کی

شہزادی ''دیول دیوی'' اور علاؤالدین خلجی کے شہزادے خضر خان کے درمیان معاشقہ کا ذکر ملتا ہے۔ تاریخ علائی میں علاؤالدین خلجی کی ابتدائی سولہ برس کی حکمرانی کی تفصیلات ہیں۔ اس میں علاؤالدین خلجی کی مارکٹ اصلاحات اور جنوبی ہند کی فتوحات کی تاریخی معلومات ملتی ہیں۔

- **تاریخ فیروز شاہی:** تاریخ فیروز شاہی کا مصنف ضیاءالدین برنی تھا۔ ضیاءالدین برنی کا تعلق ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ خاندان سے تھا۔ اس کے والد معید الملک اور چاچا علاوالملک، بلبن، جلال الدین خلجی، علاؤالدین خلجی اور محمد بن تغلق کے عہد میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ انگریزی مورخین ایلیٹ (Elliot) اور ڈوسن (Dowson) نے تاریخ فیروز شاہی کا انگریزی ترجمہ کیا۔ تاریخ فیروز شاہی میں عہد غلامان، خلجی اور تغلق کے سیاسی، معاشی حالات، سماجی زندگی اور عدلیہ کے نظام کی تفصیلات ملتی ہیں۔
- **فتوح السلاطین:** خواجہ عبداللہ ملک عصامی جو عصامی کے نام سے مشہور ہے اُس نے 1350ء میں فتوح السلاطین لکھی۔ وہ محمد بن تغلق کے ہم عصر تھے۔ انھوں اپنی کتاب میں محمد بن تغلق کے پایہ تخت کی منتقلی کے دوران عوام کی تکالیف کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ اور اِس کے دادا نے بھی سلطان کے حکم کی وجہ سے پریشانیوں کا سامنا کیا۔ جب حسن گنگو بہمنی نے 1347ء میں گلبرگہ میں اپنی آزاد حکومت قائم کی تو عصامی گلبرگہ منتقل ہوئے اور انہیں شاہی سرپرستی حاصل ہوئی۔
- عرب ہندوستان پر حملہ کرنے والے پہلے بیرونی حملہ آور تھے۔ عربوں کے ہندوستانی علاقہ سے عہد قدیم سے تجارتی روابط تھے۔ آمد اسلام کے بعد بھی یہ تجارتی روابط قائم رہے۔ آمد اسلام کے بعد عربوں میں آپسی اتحاد میں اضافہ ہوا۔ وہ کلمہ کی بنیاد پر متحد ہوگئے اور انھوں نے اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے کئی ممالک کا رخ کیا۔ انھوں نے شام، مصر، شمالی افریقہ اور اسپین کے علاقوں کو فتح کرلیا۔ انھوں نے افغانستان اور سندھ کے علاقوں کو فتح کرنے کی حکمت عملی تیار کی۔
- عربوں کی مشرقی فتوحات اور خصوصاً کابل کی فتح نے عربوں کو ہندوستان کی دہلیز تک پہونچا دیا تھا لیکن سب سے پہلا ہندوستانی حملہ اُس وقت ہوا جب کہ چند ہندوستانی بحری قزاقوں نے عربوں کے جہازوں کو جن میں مال اور اسباب کے ساتھ حاجی بھی سوار تھے ساحل سندھ کے قریب لوٹ لیا اور جہاز میں موجود لوگوں کو قید کرلیا۔ اُس وقت کے اسلامی خلیفہ ولید نے اپنے وائسرائے حجاج کو علاقہ سندھ میں قزاقوں کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ ان سمندری قزاقوں کو سندھ کے راجہ داہر کی سرپرستی حاصل تھی۔ حجاج نے سندھ پر حملہ کا حکم جاری کیا۔
- محمد بن قاسم سپہ سالار کی سرکردگی میں اسلامی لشکر نے 712ء میں سندھ پر چڑھائی کردی۔ محمد بن قاسم نے بہترین جنگی حکمت عملی سے باوجود مختصر فوج کے راجہ داہر کی کثیر فوج کو شکست دی اور راجہ داہر کو آلور کے مقام پر ہلاک کیا گیا۔ محمد بن قاسم نے آگے بڑھتے ہوئے ملتان پر قبضہ کرلیا۔ لیکن قاسم کی فتوحات کا سلسلہ یہیں ختم ہوگیا۔ خلیفہ کی جانب سے محمد بن قاسم کو واپس بلایا گیا۔
- **ترکی حملے:** سندھ پر عرب حملے مختصر عرصہ تک ہی محدود رہے۔ اس کے بعد کی کچھ صدیاں مسلم حملوں سے محفوظ رہیں۔ اس دوران خلافت جو کہ عالم اسلام کے لئے ایک عظیم سیاسی مرکز تھی آہستہ آہستہ کمزور ہوتی چلی گئی۔ خلافت پر ترکوں کا قبضہ ہو چکا تھا۔
- سلطان محمود غزنوی پہلا بیرونی حملہ آور تھا جس نے ہندوستان کے بہت وسیع علاقہ پر حملہ کیا لیکن اس نے ہندوستان میں مستقل حکومت قائم نہیں کی۔ اس نے صرف ہندوستان کی دولت حاصل کی۔ ہندوستان میں پہلے اسلامی مملکت کے قیام کا سہرا محمد غوری کے سر جاتا ہے۔
- **غزنوی حملے:** عام طور پر یامنی خاندان کو غزنوی خاندان کہا جاتا ہے۔ اِن کا تعلق ایرانی حکمرانوں کی نسل سے تھا۔ الپتگین نے 962ء میں غزنوی خاندان کی آزاد ریاست کی بنیاد رکھی۔ جس کا صدر مقام غزنی تھا۔ اس کے بعد اسکے جانشین سبتگین نے اپنی فتوحات اور نظم ونسق سے غزنی سلطنت کو مستحکم کیا۔

- سبکتگین نے پنجاب کے ہندو راجہ جئے چند سے جنگ کی۔ اس جنگ میں جئے چند کو شکست ہوئی۔ کابل کے اطراف کا علاقہ سبکتگین کے حوالے کرنا پڑا۔ ساتھ ہی ایک کثیر تاوان جنگ کی ادائیگی کے علاوہ مسلم اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کرنا پڑا۔ سبکتگین کا انتقال 979ء میں ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا محمود جانشین ہوا۔
- **سلطان محمود غزنوی (998ء تا 1030ء):** محمود کی پیدائش 971ء میں ہوئی۔ لڑکپن کے زمانے سے ہی اس میں سپاہیانہ صلاحیتیں اُجاگر ہوتی گئیں۔ 998ء میں وہ اپنے بھائی اسمٰعیل سے مختصر سی جدوجہد کے بعد اپنے والد کا تخت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ چند سالوں میں وہ اپنی شمالی سرحدوں کو مستحکم کیا اور سامانِ سلطنت کو تباہ کر دیا اور اپنی سلطنت کو ماورائے نہر تک وسعت دیا۔
- خلیفہ کی جانب سے اس کو سلطان کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا اور اُسے یمین الدولہ کے خطاب سے نوازا گیا۔ اپنی سلطنت کے معاملات طئے کرنے کے بعد محمود ہندوستان کی جانب متوجہ ہوا۔ محمود کے ہندوستان پر حملے کی دو بنیادی وجوہات تھیں: اول معاشی اور دوم مذہبی۔
- ہندوستان کی بے شمار دولت کی لالچ اور ہندوستان میں بت پرستی کے خاتمہ کی خاطر اس نے ہندوستان پر حملے کا منصوبہ بنایا۔ وہ ہندوستان پر ہر سال حملہ کرتا تھا۔ 1000ء تا 1026ء کے دوران اِس نے ہندوستان پر تقریباً سترہ حملے کئے۔
- **محمود کے حملے:** وہ 1001ء میں ہندوستان کی سرحد عبور کیا اور اس کے دوسرے ہی سال بھاٹنڈا کے راجہ جئے پال کو شکست دی اور قید کرلیا۔ جئے چند نے اپنی عزت نفس کی خاطر خودکشی کر لی۔ محمود غزنوی اس مہم کے دوران بہت سارا مال غنیمت حاصل کیا۔ اُس نے 1004ء میں بھیرا کے راجہ رائے کی سلطنت پر حملہ کیا اور اس نے 1005ء میں ملتان کے مسلمان حکمراں کے خلاف جنگ کی۔ اس کے چھٹویں حملے میں آنند پال اور اس کے اتحادیوں کو شکست ہوئی۔
- ساتویں اور گیارھویں تک کے حملے ناگرکوٹ، نارائن پور، کشمیر، تھانیشور اور متھورا کے خلاف کئے گئے۔ بارھواں حملہ قنوج کے راجہ جئے کے خلاف کیا گیا۔ اس حملے میں قنوج کو لوٹا گیا۔ تیرہویں حملے میں کالنجر کے چنڈیلا راجہ کو شکست دی گئی۔ چودھواں اور پندرھواں حملہ گوالیار اور کالنجار پر کیا گیا۔
- محمود غزنوی کا سب سے اہم حملہ 1025ء میں سومناتھ کے مندر پر ہوا۔ اس نے سومناتھ کے بت کو توڑ ڈالا اور مندر کی دولت کو لوٹ لیا۔ اس کا آخری حملہ 1027ء میں جاٹوں کے خلاف ہوا۔ اس کی سومناتھ سے واپسی کے دوران جاٹوں نے اس پر حملہ کیا تھا مسلسل جنگوں اور خرابی صحت کی وجہ سے محمود کا انتقال 1029ء میں ہوا۔
- **محمود غزنوی کے حملوں کے نتائج:** محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملوں کا مقصد مستقل طور پر ہندوستان کو فتح کرنا نہیں تھا بلکہ ہندوستان کی دولت کا حصول تھا۔ صرف پنجاب ہی غزنی سلطنت میں شامل ہوسکا۔ اس کے حملوں کے نتیجہ میں متھورا، قنوج، کاٹھیاواڑ کے منادر تباہ ہوگئے۔ اسلام ہندوستان کے وسط تک پہنچ گیا۔
- **محمد غوری (1173ء تا 1206ء):** غزنوی خاندان کے زوال کے بعد غوری خاندان کو عروج حاصل ہوا۔ غور ایک چھوٹی سی پہاڑی ریاست تھی۔ اس ریاست کا پہلا اہم حکمراں غیاث الدین محمد تھا۔ اس نے غزنی پر قبضہ کیا اور اپنے بھائی معزالدین کو گورنر کی حیثیت سے مقرر کیا۔ جو آگے چل کر محمد غوری کے نام سے مشہور ہوا۔
- **ترائن کی جنگیں (1191ء تا 1192ء):** شہاب الدین محمد غوری کی پنجاب کی فتح نے دلی اور اجمیر کے راجہ پرتھوی راج چوہان کو چونکا دیا۔ جب محمد غوری اپنی فوج کے ساتھ ہندوستان میں پیش قدمی کر رہا تھا۔ راجپوت اس حملہ آور کے مقابلے کے لئے ایک عظیم

وفاق بنا چکے تھے۔ اس وفاق کی رہنمائی پرتھوی راج کر رہا تھا۔ 1191ء میں تھانشیور کے قریب ترائن کے مقام پر اسلامی لشکر اور راجپوت فوج کا مقابلہ ہوا۔ محمد غوری کو شکست ہوئی اور اسے واپس لوٹنا پڑا۔

- 1192ء میں محمد غوری اسلامی لشکر کے ساتھ راجپوت فوج کو شکست دینے کے ارادے سے حملہ آور ہوا۔ ترائن کے میدان میں ایک اور جنگ لڑی گئی۔ راجپوتوں کو تباہ کن شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ پرتھوی راج کو گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔ محمد غوری نے دلی اور اجمیر کو فتح کر لیا اور ساتھ ہی سرسوتی۔ سامنا' کہران اور ہانسی بھی فتح کئے گئے۔ محمد غوری فتوحات کے بعد اپنے صدر مقام کو واپس لوٹ گیا۔
- محمد غوری جانتا تھا کہ اس کی ہندوستانی فتوحات اُس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتیں جب تک کہ راجپوتوں کا مکمل صفایا نہ کر دیا جائے۔ اُس نے قنوج کے راجہ جئے چند پر لشکر کشی کی۔ 1194ء میں چنداور کی جنگ میں جئے چند کو گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔ 1195ء میں محمد غوری نے بیانہ اور گوالیار فتح کر لیا۔
- مسلمانوں کی کامیابی اور خاص طور پر ترکوں کی کامیابی سے ہندوستان میں مسلم مملکت کا قیام عمل میں آیا اور ہندوستان میں اسلام کی جڑیں پھیل گئیں۔ محمد غوری کے انتقال کے بعد ہندوستانی فتوحات میں اس کے سپہ سالار قطب الدین ایبک نے خاندان غلامان کی بنیاد ڈالی۔ اس نے جدید طریقہ جنگ متعارف کروائے اور قنوج میں اصلاحات نافذ کیں۔ جس سے اس کی فوجی طاقت میں اضافہ ہوا۔

کثیر جوابی سوالات

1. عربوں نے سندھ کو فتح کیا

(1) 709ء (2) 710ء (3) 711ء (4) 712ء

2. عہد وسطی میں ان کی آمد نے ہندوستانی انتظامیہ' معیشت اور سماج پر گہرا اثر ڈالا

(1) یونانی (2) ایرانی (3) جاپانی (4) مسلم

3. اس راجا کے دور حکومت کے بعد شمالی ہند میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں وجود میں آئیں آئیں۔

(1) ہرش ورھنا (2) اشوک (3) کنشک (4) چندر گپت

4. جنوبی ہند میں طاقتور سلطنت قائم ہوئی

(1) بہمنی (2) وجیانگر (3) راشٹریہ کٹا (4) مغربی چالوکیہ

5. جنوبی ہند میں مسلمانوں کا داخلہ اور توسیع اس وقت عمل میں آیا

(1) عہد وسطی کا آخری دور (2) عہد وسطی کا ابتدائی دور (3) جدید دور (4) قبل مسیح

6. تنجور کا مندر تھا

(1) رامامندر (2) برہدیشور مندر (3) رامپا مندر (4) نٹراج مندر

7. ''بساپُرانا'' کا مصنف

(1) تکنا (2) تروتکا دیورا (3) ہالکرو کی سومناتھ (4) کمبن

8. مقامی حکومت خود اختیاری کا نظام انہوں نے متعارف کروایا

(1) پانڈیہ (2) چولا (3) چالوکیہ (4) کاکتیہ

9. تکنا سومیاجی کا تعلق اس دور سے تھا

(1) پانڈیہ (2) چولا (3) چالوکیہ (4) کاکتیہ

10. کھجوراہو مندروں کی تعمیر اس نے کی

(1) دنتے درگا (2) کرشنااول (3) دھروا (4) گووندا

11. عرب سیاح سلیمان نے اس راجا کی ستائش کی تھی

(1) دنتے درگا (2) کرشنااول (3) کرشناشوم (4) اموگھورشا

12. ایلورہ اوراجنتا کے مندروں کا تعلق اس دور سے ہے

(1) راجپوت (2) راشٹراکوٹا (3) چالوکیہ (4) پلّوا

13. کنڑ ازبان کا پہلا شاعر تھا

(1) پمپا (2) کرشنااول (3) اموگھورشا (4) گووندا

14. اس مسلم بادشاہ نے پرتھوی راج کو شکست دی

(1) محمودغزنوی (2) محمدغوری (3) علاوالدین خلجی (4) قطب الدین ایبک

15. کتاب کوی راجامرگم Kavirajamaram کا مصنف تھا

(1) دنتی درگا (2) کمبن (3) اموگھورشا (4) تکنا

جوابات KEY

1	**4**	2	**4**	3	**1**	4	**2**	5	**2**	6	**2**	7	**3**	8	**2**
9	**4**	10	**2**	11	**3**	12	**2**	13	**1**	14	**2**	15	3		

11. سلاطین دلی کی حکومت (1206ء تا 1526ء)

- 1206 ء تا 1526ء کا دور ہندوستان کی تاریخ میں دلی سلطنت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس دوران شمالی ہندوستان میں دلی پایہ تخت تھا۔ پانچ سلطنتوں (خاندانِ غلامان، خلجی خاندان، تغلق خاندان، سید خاندان اور لودھی خاندان) نے حکومت کی۔

اہم سلاطین اور اُن کے کارنامے

- **قطب الدین ایبک (1206ء تا 1210ء):** محمد غوری کی وفات کے بعد قطب الدین ایبک نے اپنی خودمختار بادشاہت کا اعلان کیا۔ وہ محمد غوری کا غلام تھا۔ وہ غیر معمولی صلاحیتوں کا حامل تھا اور اس نے بہت جلد اپنے آپ کو ایک بہادر سپاسی اور ایک کامیاب فوجی جنرل کے طور پر منوایا۔
- محمد غوری نے اسے ہندوستان کے مفتوحہ علاقوں کا وائسرائے مقرر کیا تھا۔ اس دوران اس نے میرٹھ، دلی، رنتھمبور، گجرات، بہار اور بنگال کو فتح کیا۔ تاریخ ہند میں وہ ایک عادل فرمانروا کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ اس نے رعایا کی خوشحالی اور ترقی کے لئے کام کیا۔ اس نے راستوں کو لٹیروں سے پاک کیا اور سلطنت میں امن وامان قائم کیا۔ اس نے اپنی سلطنت کو وسعت دینے کی پالیسی اختیار نہیں کی۔ اس کے بجائے اس نے مفتوحہ علاقوں کی حفاظت و ترقی پر توجہ دی۔ اسی لیے شمالی مغرب اور مشرق میں بنگال کے معاملات تشویشناک رہے۔

- اس کے علاوہ قطب الدین ایبک کو ایک آزاد حکمران کی حیثیت سے بہت کم وقت ملا۔ وہ چوگان کھیلنے کے دوران 1210ء میں گھوڑے سے گر پڑا اور اُس کی موت واقع ہوئی۔
- **قطب الدین ایبک** نے ہندوستان میں ترکی حکومت کی بنیاد رکھی۔ وہ بڑا متقی تھا۔اس نے اجمیر اور دلی میں دو مسجدیں بنوائیں۔ وہ ہندوؤں سے بھی اچھا برتاؤ کرتا تھا۔ سلطان کی غیر جانبداری اس بیان سے کی جاسکتی ہے کہ ''شیر اور بکری ایک ہی تالاب سے پانی پیتے تھے۔'' وہ رحم دِل اور سخی تھا۔ وہ لکھ بخش یعنی لاکھوں دینے والا کہلاتا تھا۔اگر چہ کہ اس نے اپنے کچھ کام ادھورے چھوڑے۔اس نے آزاد دلی سلطنت کے قیام کا راستہ ہموار کیا۔ اس کا لڑکا آرام شاہ اس کا جانشین بنا لیکن وہ صرف ایک سال تک ہی حکومت کر سکا۔
- **التمش (1211ء تا 1236ء)** :شمس الدین التمش دلی سلطنت کا حقیقی بانی تھا۔گو کہ التمش کا تعلق ترکوں کے البارری شاہی قبیلہ سے تھا۔ وہ قطب الدین ایبک کا غلام تھا۔اس نے اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے اقتدار حاصل کیا۔ وہ ایبک کا غلام' ایک جنگجو اور اچھا منتظم تھا۔بعد میں ایبک نے اسے اپنا داماد بنالیا۔ التمش کا تعلق وسط ایشیاء کے البارری قبیلہ سے تھا۔
- التمش نے پہلے یلدوز کے خلاف جنگ کی اور سے تھانیشور کے مقام پر شکست دی۔ اس باغی گورنر کو 1215ء میں سزائے موت دی گئی۔ قیاچہ کو زیر کرلیا گیا اور اسے ایک غیر اہم عہدہ پر مامور کر دیا گیا اور 1226ء میں خلجی سرداروں کو شکست دی گئی۔التمش نے اس کے بعد مانڈو' گوالیار اور مالوہ فتح کیا۔ اس طرح التمش کی سلطنت جنوب میں دریائے نرمدا تک پہنچ چکی تھی۔
- دلی سلطنت اپنے بہترین نظم ونسق کے لئے التمش کی مرحون منت ہے۔ وہ ہندوستان کا پہلا مسلمان حکمران تھا جس نے محکمہ مالگزاری کے انتظامات کی بنیاد ڈالی۔ اس نے سلطنت کو کئی اقطاعوں میں تقسیم کیا۔ان پر امراء کو مامور کیا۔ ہر اقطاع کے ذمہ نظم ونسق اور لگان کی وصولی تھا۔ امراء کو طاقتور بننے سے روکنے کی خاطر اس نے غلاموں کی جماعت بنائی جو چہلگانی یا ''چالیس امرا کی جماعت'' کہلاتی تھی۔التمش نے سیاسی اتحاد کے ذریعہ ایک مضبوط مرکزی حکومت قائم کی جو بالآخر عوام کو اندرونی اور بیرونی حملوں سے محفوظ رکھنے میں مددگار ثابت ہوئی۔
- التمش نے دلی کو اپنا دارالسلطنت بنایا۔اس نے شہر کو خوبصورت بنایا۔اس نے قطب مینار کی تعمیر مکمل کروائی۔ وہ ایک متقی مسلمان تھا۔ تمام مذہبی امور انجام دیتا تھا۔
- **رضیہ سلطان (1236ء تا 1240ء)**: رضیہ ایک قابل باپ کی لایق بیٹی تھی۔ وہ پہلی خاتون تھی جو دلی کے تخت پر بیٹھی۔سیاسی طور پر اس نے سلطان کی حیثیت سے مطلق العنان حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔اس نے اپنی برتری کو امراء اور صوبائی گورنروں سے منوایا۔یہی اس کی پریشانیوں کا بنیادی سبب تھا جو کہ بالآخر اس کے زوال کا سبب بنا۔
- رضیہ نے تخت وتاج کے وقار کی خاطر اپنی ذاتی زندگی میں تبدیلی لائی۔وہ دربار میں مردانہ لباس پہن کر آتی تھی۔ وہ گھوڑ سواری اور شکار کی شوقین تھی۔عوام سے ملاقات کرتی تھی۔اس کے اس عمل سے کچھ بنیاد پرست مسلمان سخت نالاں تھے۔رضیہ سلطان نے بھٹنڈا کے گورنر التّونیہ سے شادی کی۔
- **غیاث الدین بلبن (1266ء تا 1287ء)**: بلبن 1266ء میں دلی میں تخت نشین ہوا۔ اس کی پیدائش 1205ء میں البارری ترک خاندان میں ہوئی۔ اس کا باپ وسط ایشیاء کی ایک چھوٹی سی ریاست کا سردار تھا۔ غلاموں کے سوداگر اسے ہندوستان لائے۔ سلطان التمش نے اسے خرید لیا۔
- بلبن کی زندگی کی شروعات قنوج میں ایک سقہہ (پانی پلانے والا) کی حیثیت سے ہوئی۔ بعد میں اس نے ''چہلگانی'' میں جگہ پائی۔ رضیہ سلطان کے دور میں اسے شکار کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ بہت جلد اس نے ریواری اور ہانسی کے اضلاع حاصل کیے اور کامیابی کے ساتھ انتظام چلاتا رہا۔اس کا سب سے بڑا کارنامہ منگولوں کے خلاف تھا' جس کیلئے اُسے الغ خان کا خطاب دیا گیا۔

- اس کی کامیابیوں سے متاثر ہوکر نصیرالدین نے اس کو اپنا وزیراعلیٰ بنایا اور اس سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ نصیرالدین نے عملی طور پر ساری حکومت بلبن کے ہاتھ میں دے دی تھی 1246ء میں نصیرالدین کے انتقال کے بعد بغیر کسی مخالفت کے وہ دلی میں تخت نشین ہوا۔
- بلبن نے 1246ء تا 1252ء کے دوران پنجاب میں کھوکاؤں کی بغاوت کا خاتمہ کیا۔ دوآبے کے علاقہ کو اپنا مطیع کیا۔ میواراور رنتھمبور پر چڑھائی کی۔ گوالیار، چندیری اور مارواڑھ کے خلاف کامیاب مہمات کی قیادت کی۔ اس نے تمام بغاوتوں کا کامیابی سے خاتمہ کیا اور 1259ء اور 1260ء میں ہندوستان پر منگولوں کے حملوں کو ناکام بنایا۔
- دلی کا سلطان بننے کے بعد بلبن نے بادشاہ کے وقار اور شان وشوکت کو بحال کرنے کی کوشش کی۔ اس کا خیال تھا کہ چہلگانی کی بڑھتی ہوئی طاقت بادشاہ کے لیے خطرناک ہے۔ اس نے چہلگانی کو کمزور کرنے کے اقدامات کیے۔ اس نے سڑکیں تعمیر کروائیں اور پرخطر مقامات پر تعمیر کروائے اور حفاظتی فوجی دستے متعین کیے۔ داخلی انتظام بہتر طور پر منظّم کیا۔ نظم ونسق کے تمام محکمہ جات کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا۔
- اس نے اپنی سلطنت میں شراب کی تیاری اور اس کی تجارت پر پابندی لگادی۔ عدل وانصاف میں غیر جانبداری برتی جانے لگی۔ اس نے ایک بہترین اور کارکرد جاسوسی کا محکمہ قائم کیا۔
- **جلال الدین فیروز خلجی (1290ء تا 1296ء):** جلال الدین، خلجی خاندان کا بانی تھا۔ اُس کی عمر ستر سال کی تھی۔ وہ نیک دِل بادشاہ تھا۔ سلطان کی خارجہ پالیسی کمزور اور ناکام تھی۔ منگولوں نے 1292ء ہندوستان پر حملہ کیا۔ سلطان نے انھیں شکست دی۔ اِن میں سے کئی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا اور ہندوستان میں سکونت اختیار کرلی۔ انہیں نومسلم کے نام سے جانا جانے لگا۔ رنتھمبور کے خلاف سلطان کی مہم ناکام رہی۔ ☆ سلطان کی سادگی نے اس کے امراء کو بغاوت پر اکسایا۔ ان حالات میں جلال الدین کا بھتیجہا ور دامادعلاؤالدین خلجی نے تخت حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اُس نے دھوکہ سے جلال الدین خلجی کو ہلاک کیا اور خود 1296ء میں تخت نشین ہوا۔
- **علاؤالدین خلجی (1296ء تا 1316ء):** علاؤالدین، جلال الدین فیروز کا بھتیجہ اور داماد تھا۔ وہ بہادر، ذہین اور اولوالعزم تھا۔ 1292ء میں اسے کڑا مانکپور کا گورنر مقرر کیا گیا۔ بھیلسہ کی کامیاب مہم کے بعد اودھ کو اس کی نگرانی میں دے دیا گیا۔ وہ ایک بلند حوصلہ نوجوان تھا۔ اس نے دیوگری پر حملہ کیا۔ دیوگری کی دولت کی وجہ سے اس نے اپنے چچا کے خلاف سازش کی اور اسے راستے سے ہٹادیا۔ اس کے بعد اس نے دلی کی طرف کوچ کیا اور دلی کا سلطان بن گیا۔
- علاؤالدین پہلا سرکردہ سپاہی تھا جس کے عہد سے دلی میں شہنشاہیت کا دور شروع ہوا۔ اس کی مہمات شمالی ہند اور جنوبی ہند کی جانب مرکوز تھیں۔ اس نے گجرات پر 1297ء میں حملہ کیا اور اس کے حکمراں کرن دیو کو شکست دی۔ کرن دیو نے اپنے افراد خاندان کے ساتھ دیوگری کے رام چندر کے پاس پناہ لی۔ نومسلم جنہوں نے سلطان کے خلاف بغاوت کی تھی انھیں شکست دی گئی اور انھیں تہہ تیغ کیا گیا۔ علاؤالدین کا دوسرا حملہ رنتھمبور کے راجہ حمیر دیوا کے خلاف تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مہمیر دیو نے نومسلم باغیوں کو پناہ دی تھی۔ رنتھمبور پر پہلا حملہ ناکام رہا۔
- رنتھمبور کے دوسرے حملہ کی قیادت خود علاؤالدین نے کی تھی۔ اس نے رنتھمبور پر قبضہ کرلیا۔ ہمیر دیوا میدان جنگ میں مارا گیا۔ میوار کے دارالحکومت چتوڑ پر 1303ء میں قبضہ کرلیا گیا۔ چتوڑ کا نام تبدیل کرتے ہوئے خضرآباد رکھا گیا اور اسے اپنے بڑے خضرخان کے تحت رکھا گیا۔ 1305ء میں مانڈوا، اجین، دھارا اور چندیری پر قبضہ کیا گیا۔

- علاؤالدین پہلا مسلم حکمراں تھا جس نے جنوبی ہند کو فتح کرنے کی کوشش کی۔ جنوبی ہند کے سیاسی حالات بھی حملہ کے لیے سازگار تھے۔ یہاں سیاسی اتحاد کا فقدان تھا' علاؤالدین خلجی کے سپہ سالار ملک کافور نے اس حملہ کی قیادت کی۔ اس نے رامیشورم تک کے علاقوں کو تباہ کیا اور لوٹ لیا۔ دیوی گری کے حکمراں رامچند ردیو نے خراج دینا بند کر دیا تھا۔ علاؤالدین خلجی نے 1306ء میں اس پر فوج کشی کی۔ رامچند رکو شکست ہوئی اور سلطان کا باجگذار بن گیا۔
- 1308ء میں ورنگل پر حملہ کیا گیا۔ پرتاب دورا کو شکست دی گئی وہ خراج دینے پر راضی ہو گیا۔ دوار سمدر کے راجہ ویر بلالا سوم کو شکست دی گئی۔ وہ تاوان جنگ دینے پر راضی ہو گیا۔ پانڈیا ریاست کے صدر مقام مدورائی پر 1311ء میں حملہ کیا گیا اور سندرا پانڈیا کو شکست دی گئی۔ اس کے بعد ملک کافور نے فتوحات کے سلسلہ کو رامیشورم تک پہنچا دیا اور کثیر دولت کے ساتھ دلی واپس آیا۔ علاؤ الدین خلجی کی سلطنت 1312ء تک شمال میں ملتان اور لاہور سے جنوب میں دوار سمدر تک اور مشرق میں سونار گاؤں سے مغرب میں ٹھٹا اور گجرات تک پھیل چکی تھی۔
- علاؤالدین خلجی کے ابتدائی سال منگول حملوں سے متاثر رہے۔ 1297ء تا 1308ء کے دوران تقریباً سات منگلوں حملے ہوئے۔ اِن تمام حملوں کی سلطان نے موثر مزاحمت کی۔
- علاؤالدین خلجی نے ایک بڑی فوج تشکیل دی۔ سپاہیوں کی بھرتی اور ان کی تنخواہ مملکت کی ذمہ داری تھی۔ جاگیردارانہ نظام ختم کر دیا گیا۔ اُس نے عوام کو دھوکہ دہی سے محفوظ رکھنے کی خاطر گھوڑوں کو داغنے کا طریقہ متعارف کروایا۔ سپاہیوں کے حاضری کے رجسٹر بنائے گئے۔ جس میں سپاہیوں کی تفصیلات درج کی جاتی تھیں۔ سلطان نے قلعوں کو مضبوط کیا اور اِن پر بھروسہ مند سپاہیوں کو متعین کیا۔ اِس نے مارکٹ اصلاحات روشناس کیں۔
- سلطان کی مالگزاری اصلاحات کا مقصد سلطنت کی آمدنی میں اضافہ کرنا تھا۔ زمین کی مالگزاری آمدنی کا اصل ذریعہ تھی۔ ہندوؤں کو پیداوار کا 50% بطور ٹکس ادا کرنا پڑا تھا۔ اس کے علاوہ جزیہ' مکانات اور چراہ گاہوں سے بھی محصول وصول کیا جاتا تھا۔
- علاؤالدین کو عہد وسطیٰ کے عظیم حکمرانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس نے ہندوستان میں ترکی حکومت کو مستحکم کیا اور بہترین نظم ونسق متعارف کیا۔ وہ ناخواندہ تھا۔ اس نے علم وادب کی سرپرستی کی۔ مشہور شاعر وادیب امیر خسرو کا تعلق اس کے دربار سے تھا۔ علاؤالدین خوبصورت عمارتوں کا دلدادہ تھا۔ اس نے نئی دلی تعمیر کروائی جسے سیری کہا جاتا تھا۔ قطب مینار کے قریب دروازہ اور دلی میں اس نے ایک مسجد تعمیر کروائی ☆ علاؤالدین خلجی کے انتقال کے بعد سلطنت میں افراتفری پھیل گئی۔ کچھ عرصہ کے لیے ملک کافور نے تخت سنبھالا۔ اس کے بعد مبارک شاہ اور خسرو شاہ نے حکومت کی۔ آخرکار 1320ء میں غازی ملک نے خسرو کا قتل کر دیا اور اس نے تغلق سلطنت کی بنیاد ڈالی اس نے غیاث الدین تغلق کا لقب اختیار کیا۔
- **تغلق سلطنت (1320ء تا 1413ء):** تغلق سلطنت کا بانی غیاث الدین تغلق تھا۔ وہ بلبن کے ایک غلام اور جاٹ خاتون کا بیٹا تھا۔ وہ 1320ء میں تخت نشین ہوا۔ سب سے پہلے اس نے مستحکم نظم ونسق کی داغل بیل ڈالی۔ محکمہ پولیس اور عدلیہ میں اصلاحات کی گئیں۔ اس نے مالگزاری کا منظّم اور باقاعدہ طریقہ رائج کیا۔ فوج کو مستعد بنایا گیا۔
- توسیع سلطنت کے معاملہ میں وہ علاؤالدین خلجی کے نقش قدم پر گامزن رہا۔ اس کے بیٹے جونا خان نے ورنگل پر حملہ کیا۔ 1322ء میں پرتاب ردرا کے خلاف جنگ کی گئی جونا کام ثابت ہوئی۔ دوسرا حملہ 1323ء میں ہوا۔ اس حملہ میں پرتاب ردرا کو قید کیا گیا اور اورگلو کو سلطان پور کا نام دیا گیا۔
- غیاث الدین نے بنگال پر کامیاب حملہ کیا۔ اُس کا دلی واپسی پر پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ ایک بہت بڑا اسٹیج سجایا گیا اور کامیابی کا جشن منایا جارہا تھا۔ اس دوران اچانک شامیانہ منہدم ہو گیا اور غیاث الدین ملبہ میں دب کر فوت ہو گیا۔ اپنے باپ کی موت کے بعد جونا خان محمد بن تغلق کے نام سے تخت نشین ہوا۔

- **محمد بن تغلق (1325ء تا 1351ء):** محمد بن تغلق کے ہمعصر مورخین نے اسے قدرت کی غیر معمولی تخلیق قرار دیا ہے۔ اس کی شخصیت مجموعہ اضداد تھی۔ وہ ریاضی، علم فلکیات، منطق کا عالم تھا۔ اسے شاعری سے بھی لگاؤ تھا۔ وہ بڑا ذہین تھا اور حیرت انگیز حافظہ کا مالک تھا۔ اس کی شخصیت ہمہ جہت تھی۔ اس کی نجی زندگی پاکیزہ تھی۔ وہ متقی تھا۔ محمد بن تغلق دوسرے مذاہب کے ساتھ رواداری سے پیش آتا تھا۔ وہ انصاف پسند تھا۔ وہ شخصی طور پر عدلیہ کی کارکردگی پر نظر رکھتا تھا۔
- سلطان نے حکومت کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے گنگا جمنا کے دوآبے میں محصول میں اضافہ کیا۔ بدقسمتی سے اس دوران وہ علاقہ خشک سالی سے متاثر تھا۔ کئی کسان محصول ادا کرنے کے قابل نہ تھے۔ وہ زمینات چھوڑ کر دوسرے مقامات کو جانے لگے۔
- محمد بن تغلق کی خواہش تھی کہ دارالخلافہ سلطنت کے مرکزی حصہ میں ہو اور وہ منگول حملوں سے مستقل طور پر محفوظ رکھنے کی خاطر پائے تخت کو منتقل کرنے کا حکم صادر کیا۔ عوام کو دلی سے ساز و سامان کے ساتھ دیوگری منتقل ہونے کا حکم دیا۔ دیوگری کا نام دولت آباد رکھا گیا۔ طویل سفر کے دوران عوام کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی لوگ راستہ ہی میں فوت ہو گئے۔ جب سلطان کو اپنے منصوبہ کی ناکامی کا احساس ہوا تو اس نے عوام کو دلی واپس جانے کا حکم دیا۔
- محمد بن تغلق کو سکوں کا خالق کہا جاتا ہے۔ محمد بن تغلق کی ابتدائی اصلاحات میں کرنسی کی اصلاح شامل ہے۔ وہ اپنی فتوحات اور نظم و نسق کو مستحکم کرنے کے لیے مالی وسائل میں اضافہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے علامتی سکے متعارف کروائے۔ اس نے بڑے پیمانے پر تانبے کے سکّے ڈھالنے کا حکم دیا۔ وہ سکوں کے غیر قانونی طور پر ڈھالنے کے عمل کو روکنے میں ناکام رہا۔ جس کی وجہ سے ملک میں ہر طرف نقلی سکے عام ہو گئے اس طرح ان سکوں کی قدر و قیمت باقی نہیں رہی۔ تجارت مفلوج ہو کر رہ گئی۔ سلطان نے اپنی اسکیم کی ناکامی کو محسوس کیا اور اپنے جاری کردہ سکے واپس لینے کا حکم دیا اور اس کے عوض عوام کو سونے اور چاندی کے سکے دیئے گئے۔
- محمد بن تغلق نے اپنے ابتدائی دور میں 1327ء میں خراساں اور چین کے خلاف دو ناکام تباہ کن حملے کیے۔ ورنگل کو سلطنت میں شامل کیا گیا۔ دوارا، سمدرا کو تباہ کر دیا گیا اور مدورائی پر قبضہ کیا گیا۔ اس نے پنجاب کے کانگڑہ ضلع میں ناگرکوٹ کو فتح کیا۔ جب منگولوں نے ہندوستان پر حملہ اس نے تحفہ تحائف دے کر ان سے چھٹکارہ حاصل کیا۔ اس سے اس کی فوجی کمزوری کا پتہ چلتا ہے۔ اس کا انتقال 1351ء میں ہوا۔
- **فیروز شاہ تغلق (1351ء تا 1388ء):** محمد بن تغلق کی وفات کے بعد اس کا چچازاد بھائی فیروز 1351ء میں تخت نشین ہوا۔ فیروز شاہ کی تخت نشینی کے بعد ہندوستان کے حالات اس طرح سدھرنے لگے جس طرح ایک بیمار بخار اترنے کے بعد آہستہ آہستہ ٹھیک ہوتا ہے۔ وہ رعایا کے لیے ایک باپ کی حیثیت رکھتا تھا۔
- مورخین فیروز شاہ تغلق کی شخصیت اور کردار کے بارے میں مختلف رائے رکھتے ہیں۔ بعض مورخین اسے انصاف پسند، رحم دِل حکمراں قرار دیتے ہیں۔ دوسرا گروہ اسے سلطنت کے زوال کا ذمہ دار سمجھتا ہے۔ فیروز شاہ کا انتقال 1388ء میں ہوا۔ اس کے فوری بعد مختصر عرصہ میں چھ کٹ پتلی حکمراں ایک کے بعد ایک جانشین ہوئے۔ اس دوران دور دراز کے صوبے آزاد ہو گئے۔
- **سید سلطنت (1414ء تا 1451ء):** اس سلطنت کا بانی خضر خان تھا۔ وہ سید تھا۔ اس کے خاندان کا سلسلہ پیغمبرؐ اسلام سے ملتا تھا۔ تیمور نے خضر خان کو پنجاب میں اپنا گورنر بنایا تھا۔ خضر خان نے دلی کے غیر یقینی حالات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دلی کی طرف پیش قدمی کی اور دلی پر قبضہ کر لیا اور سید خاندان کی بنیاد ڈالی۔ اس خاندان نے 37 سال تک دلی پر حکومت کی۔

- خضر خان کے بعد اس کا بیٹا مبارک شاہ تخت نشین ہوا۔ اس کے عہد میں کوئی قابل ذکر ترقی نہیں ہوئی۔ دوسری جانب وہ ایک وزیر سرور الملک کی سازش کا شکار ہوا۔ اس کے بعد شہزادہ محمد کو سلطان بنایا گیا۔ لیکن تمام تر اختیارات وزیر کے ہاتھ ہی میں تھے۔ جب 1445ء میں سلطان محمد کا انتقال ہوا اس کا لڑکا علاؤالدین عالم شاہ سلطان بنا۔ عالم شاہ ایک کمزور حکمراں تھا۔ اس کی کمزوری کا فایدہ اٹھاتے ہوئے لاہور اور پنجاب کے گورنر بہلول لودھی نے دلی پر حملہ کیا۔ وزیر حامد خاں نے اس کی مدد کی۔ اس طرح دلی سلطنت کا تخت وتاج لودھی خاندان کے قبضے میں آ گیا۔ لودھی خاندان کا آغاز 1451ء میں ہوا۔

☆ **لودھی خاندان (1451ء تا 1526ء):** لودھی افغانی نسل کے تھے۔ لودھی خاندان کے تین حکمرانوں نے 75 سال تک حکومت کی۔ اس سلطنت کا بانی بہلول لودھی تھا۔ اس نے جونپور کے حکمراں کو شکست دی اور اس پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا سکندر جانشین ہوا۔ اس نے 1469ء تا 1517ء تک حکومت کی۔ وہ اس خاندان کا قابل ترین حکمراں تھا۔ اس نے توسیع پسندی کی جارحانہ پالیسی پر عمل کیا اور گوالیار اور بہار کے علاقے اپنے قبضہ میں لیا۔ اس نے اپنی سلطنت کے حدود کو بنگال تک پہنچا دیے۔

- تمام بغاوتوں کو بے دردی سے کچل دیا۔ 1504ء میں اس نے شہر آگرہ بسایا۔ اس طرح اس نے دارالخلافہ کو دلی سے آگرہ منتقل کیا۔ جاسوسوں کو مامور کیا گیا۔ غیر کارکرد عہدیداروں کو سخت سزائیں دی گئیں۔ وہ ایک سخی بادشاہ تھا۔ اس نے ہمیشہ غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھا۔ وہ فارسی کا بڑا عالم تھا۔
- اس خاندان کا تیسرا اور آخری حکمراں ابراہیم لودھی تھا۔ اس نے 1517ء تا 1526ء تک حکومت کی۔ یہ سکندر لودھی کا بیٹا تھا۔ اس میں ایک حکمراں کی فراست اور دوراندیشی نہیں تھی۔ اس کی کوتاہ نظری کی پالیسی اس کی بربادی کا سبب بنی اور آخر کار لودھی سلطنت کا خاتمہ عمل میں آیا۔ اس نے عوام کی محبت' امراء اور ریاست کے عہدیداروں کا اعتماد کھو دیا۔ پنجاب کا گورنر دولت خاں جو ابراہیم لودھی سے مطمئن نہیں تھا بابر کو ہندوستان پر حملہ کی دعوت دی۔
- ابراہیم لودھی کا چچا عالم خاں لودھی نے بھی بابر کو حملے کی دعوت دی۔ بابر خود بھی ہندوستان پر حملے کیلئے بے چین تھا۔ اس دعوت پر وہ زیادہ متحرک ہوا۔ بابر نے ہندوستان پر حملہ کیا اور ابراہیم لودھی کے خلاف جنگ کی۔ 21/اپریل 1526ء کو پہلی جنگ پانی پت ہوئی۔ ابراہیم لودھی کو شکست ہوئی اور وہ میدان جنگ میں مارا گیا۔ اس طرح لودھی خاندان کا خاتمہ ہوا اور دلی سلطنت بھی اختتام کو پہونچی۔ 1526ء سے مغل عہد کا آغاز ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہندوستان کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔
- اقطاع سے مراد صوبہ ہے۔ اقطاع کے صدر کو مختلف نام جیسے ناظم' مفتی یا ولی کہا جاتا تھا۔ وہ مرکزی حکومت کے تحت کام کرتے تھے۔ وہ ایک بڑی فوج رکھتے تھے۔ اقطاعوں میں مالگزاری کے افسر بھی مقرر تھے۔
- قطب مینار ایک دلکش عمارت ہے۔ فرگسان نے اسے دنیا کے تمام میناروں میں ایک مکمل مثالی مینار سے تعبیر کیا ہے۔ علاؤالدین خلجی نے مشہور علائی دروازہ اور مسجد نظام الدین اولیاء تعمیر کروائی۔ مشہور سری بھی علاؤالدین خلجی کی تعمیر کردہ ہے۔ غیاث الدین تغلق نے شہر تغلق آباد بسایا۔ ابن بطوطہ نے محل کی خوبصورتی کو سراہا۔ وہ لکھتا ہے کہ سلطان نے تعمیر میں سونے کی اینٹیں استعمال کیں۔ محمد بن تغلق نے دولت آباد کے قریب ایک نیا شہر ''جہاں پناہ'' کے نام سے تعمیر کروایا۔ نصیرالدین نے لال گنبد کی تعمیر کروائی۔ سکندر لودھی کے وزیر مبارک شاہ نے دلی میں موتی مسجد تعمیر کروائی۔
- اس طرح دلی سلطنت میں ایک نیا طرز تعمیر ''ہند اسلامی تعمیر'' کے نام سے وجود میں آیا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) سب سے پہلے کونسے علاقے کے مسلمانوں نے ہندوستان پر حملہ کیا۔

(1) عرب (2) ترک (3) افغان (4)ایرانی

(2) محمد بن قاسم کے حملہ کے وقت ہندوستان کا ہندو حکمران تھا۔

(1) ہالا (2) آنند پالا (3)داہر (4) کرشنا

(3) محمود غزنی نے ہندوستان پر 1000ء تا 1026ء کے دوران کتنے مرتبہ حملہ کیا۔

(1) 16 (2) 17 (3) 13 (4) 15

(4) دوسری جنگ ترائن لڑی گئی۔

(1) 1193ء (2) 1198ء (3) 1199ء (4) 1192ء

(5) محمد غوری نے 1195ء میں قبضہ کیا۔

(1) مارواڑ (2) بیانا و گوالیار (3) میوا (4)مارواڑ و بندیل کھڑ

(6) پہلی جنگ ترائن کس سال لڑی گئی۔

(1) 1193ء (2) 1198ء (3) 1191ء (4) 1192ء

(7) وہ راجپوت بادشاہ جو دوسری جنگ ترائن میں قتل کیا گیا۔

(1) ناگا بھٹا (2) پرتھوی راج چوہان (3) رانا پرتاب (4) جئے چندرا

(8) محمد غوری کا نام تھا۔

(1) محی الدین (2) معز الدین (3) معین الدین (4) مجیب الدین

(9) یمین الدولہ کا خطاب کس کو دیا گیا تھا۔

(1) محمد غوری (2) محمود غزنوی (3) محمد بن قاسم (4)ان میں سے کوئی نہیں

(10) محمد غوری کے انتقال کے بعد کس نے ہندوستان میں فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا۔

(1) فیروز تغلق (2)التمش (3) بلبن (4)قطب الدین ایبک

جوابات

1-1	2-3	3-2	4-4	5-2	6-3	7-4	8-2	9-2	10-4

12. جنوبی ہند کی حکومتیں۔کاکتیہ، وجئے نگر اور بہمنی سلطنت

وجیانگر حکمراں

- سنگما، سلوا، اور تلوا خاندانوں نے وجیانگر پر 1565ء تک حکمرانی کی۔آراویڈو راجاؤں نے سلطنت کی سابقہ شان وشوکت کی بحالی کے لئے کوشش کی لیکن ناکام ہوئے۔
- سنگما حکومت (1336-1485ء): پانچ بھائیوں میں ہری ہرا اول اور بکا اول زیادہ مشہور تھے۔ہوئی سالہ حکمراں کے غیاب سے ہوئی سالہ علاقہ کو اپنے کنٹرول میں لینے میں مدد ملی۔انہوں نے اپنی سلطنت میں مزید اضافہ سلطنت کے اس وسعت کے کام میں بکا کے بیٹے کمپانا نے اہم رول ادا کیا

- 1355ء میں ہری ہرا کی موت سے پہلے ہی سلطنت شمال میں کرشنا سے لے کر جنوب میں کاویری تک وسیع ہو چکی تھی اور مشرق او رمغرب کے ساحلوں کے درمیان کا علاقہ بھی شامل کر لیا گیا تھا۔ بہمنی حکمراوں نے شمال کی جانب بڑھنے سے روک دیا۔
- 1356ء میں بکا اول اس کے بھائی ہراہرا اول کا جانشین بنا۔ اس نے نظم ونسق کو مرکوز کیا۔ تمام صوبائی گورنروں کو اپنے زیر اثر کیا۔ اس نے ٹاملناڈو علقہ کو فتح کیا اور بہمنی سلطان محمد شاہ اول کے خلاف جنگ کی اور کرشنا اور تنگبھدرا دوآبہ کو حوالہ کرنے کے لئے سلطان کو مجبور کیا۔ تب ہی سے جنوب میں بہمنی اور وجیانگر ریاست کے درمیان اقتدار کی طویل کشمکش شروع ہوئی۔ بکا اول نے مدورائی کو فتح کیا اور اس کی سلطنت جنوب میں رامیشورم تک پھیل گئی۔
- دیوارایا دوم پرودھا دیوارایا کے نام سے جانا جاتا تھا۔ جو سنگما عہد کا مشہور حکمراں تھا۔ اس نے 1422ء سے 1446ء تک حکمرانی کی۔ اس نے کونڈاویڈو ریاست فتح کی اور کلنگ فوج کو شکست دی۔ اس نے مشرقی ساحلی علاقوں کے ساتھ ساتھ راجمندری پر بھی اپنے اقتدار کو قائم رکھا۔ اس نے سیلون، پلی کٹ، پیگو اور ٹینا سارم کے حکمرانوں سے زبردستی خراج وصول کیا۔
- **سالوا (1505ء۔1485ء):** 1485ء میں سالوا نرسمہا وجیانگر سلطنت پر متمکن ہوا۔ قلیل عرصہ میں اس نے جنوب میں بہت سارے علاقوں کو فتح کیا۔ اس نے بیجاپور کے سلطان سے مسلسل جنگیں لڑیں۔ اس نے گوا پر قبضہ کیا۔ اُس نے چول اور دبول کو فتح کیا۔ وجیانگر میں تجارت کے لے عرب سوداگروں کی ہمت افزائی کی۔ اس کو اڑیسہ کے گجپتیوں جیسے حریفوں سے نمٹنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔
- پروشتم گجپتی نے اودے گیری تک مشرقی ساحلی ریاستوں پر قبضہ کر لیا۔ 1491ء میں اودے گیری کی جنگ کے بعد نرسمہا چل بسا۔ نرسمہا نے نظم ونسق کو بہتر بنایا تھا اور شعراء اور دانشروں کی سرپرستی کی۔
- سالوا نرسمہا کا بااعتماد جنرل تلوا نرسانائیکا نے اس کے کمسن بیٹے (امادی نرسمہا) کی 1503ء میں اسکے مرنے تک رہنمائی اور خدمت کی۔ نرسانائیکا کا بیٹا ویرانرسمہا امادی نرسمہا کا محافظ بنا۔ 1505ء میں غاصبانہ طریقہ سے اقتدار حاصل کیا۔
- **تلوا خاندان (1570ء۔1505ء):** تلوا ویرانرسمہا اس سلسلہ کا بانی تھا۔ اس نے مرکزی اقتدار کو مضبوط کیا اور کھوئے ہوئے علاقوں کو دوبارہ حاصل کیا۔ وہ بہمنیوں اور گجپتیوں کے خلاف فاتح کے طور پر ابھرا۔ ویرانرسمہا کا دور حکومت پرامن نہیں تھا۔
- بیجاپور کے یوسف عادل شاہ نے وجیہ نگر علاقہ پر حملہ کیا اس حملہ کو پسپا کر دیا گیا۔ سری رنگا پٹنم اور اُمانور کے جنرلوں کی بغاوتوں کو کچلنے کے دوران اس کی موت واقع ہوگئی۔ اس کا بھائی کرشنا دیورایا اس کا جانشیں بنا۔
- **کرشنا دیورائے (1529ء۔1509ء):** کرشنا دیوارایا وجیانگر حکمرانوں میں عظیم ترین حکمراں تھا۔ وہ عظیم سیاسی مفکر، عالم اور ادب کا سرپرست تھا۔ کرشنا دیوارایا کئی مسائل کا سامنا کر چکا تھا۔ اُمّاتور کا گنگا راجا کا نافرمان ثابت ہوا۔ اڑیسہ کے گجپتیوں نے اپنی جارحانہ پالیسی جاری رکھی۔ بہمنی سلطانوں نے وجیانگر سلطنت پر مسلسل حملے جاری رکھے۔ پرتگالی مغربی ساحل پر اپنی تجارتی برتری کی کوشش کر رہے تھے۔
- کرشنا دیوارایا نے اپنے وزیر اعظم سالوا تمارا سو کی مدد سے ان تمام مسائل کا حل کامیابی کے ساتھ نکالا۔ راجہ نے ریاست میں نظم و ضبط کو دوبارہ بحال کرنے کے لئے دارالحکومت میں ایک سال قیام کیا۔ اس نے فوج کو دوبارہ منظّم کیا حکومت کے خزانے کو مستحکم کیا۔ 1510ء میں پرتگالیوں سے دوستانہ معاہدہ طئے پایا، پرتگالی وجیانگر حکمراں کو جنگی گھوڑے فراہم کرنے کے لئے راضی ہوگئے اس کے جواب میں کرشنا دیورائے نے بھٹکل میں قلعہ تعمیر کرنے کی اجازت دی اور گوا میں ان کو تجارت کی بھی اجازت دی۔
- **کرشنا دیورائے کے فوجی کارنامے:** ابتداء ہی سے کرشنا دیورائے نے مرکزی علاقے کے باغی جنرلوں پر قابو پایا۔ بعد میں اُمّتور کے گنگا راجہ کے خلاف پیش قدمی کی۔ اس کو شکست دیتے ہوئے سیوا سمدرم کے قلعہ کو فتح کیا۔ وہ سری رنگا پٹنم سے گزرتا ہوا وہ بیجاپور

کی سرحدوں پر پہنچا۔ بیجاپور کا سلطان یوسف عادل شاہ مارا گیا۔ کرشنا دیوارائے نے کوئل کنڈہ پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد رائچور اور دو آبہ پر چڑھائی کرتے ہوئے رائچور مڈگل اور اطراف کے علاقوں کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔ گجپتی کے علاقہ پر حملہ کیا۔ طویل جنگ کے بعد اودے گیری کو حاصل کیا۔

- کرشنا دیوارائے نے کنڈاویڈو پر حملہ کیا اور قبضہ کرلیا۔ تیسری مہم کے دوران اس نے اڑیسہ کے راجاؤں سے کونڈاپلی حاصل کیا۔ واپسی کے دوران کرشنا دیوارایا نے کھمم' ورنگل اور راجمندری فتح کیا۔ اس کی فاتح فوج نے کلنگ کی طرف پیش قدمی کی' اس کے دارالحکومت کٹک پر حملہ کیا۔ پرتاپ رودرا گجپتی امن معاہدہ کے لئے راضی ہوگیا۔ اور اپنی بیٹی کی کرشنا دیورائے سے شادی کردی۔
- رائچور کے علاقہ میں بیجاپور کے سلطان اسمٰعیل عادل شاہ کی شکست کرشنا دیوارائے کی ایک عظیم فتح تھی۔ عادل شاہ نے رائچور پر دوبارہ قبضہ کیا۔ لہٰذا دیوارایا نے رائچور پر دوبارہ حملہ کیا۔ 19 رمئی 1520ء کو رائچور میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ اسمٰعیل کو شکست ہوئی اور کرشنا دیوارائے نے رائچور کو دوبارہ حاصل کرلیا۔ ان فوجی مہمات کے نتیجہ میں سلطنت کی طاقت اور ترقی اپنے عروج پر پہنچی۔
- سلطنت جدید مدراس پریسیڈنسی بشمول میسور اور جزیرہ نما کے دیگر مقامی ریاستوں تک وسعت اختیار کرگئی۔ کرشنا دیوارائے بلگام پر حملہ کی تیاری میں مصروف تھا جو عادل شاہ کے تحت تھا' اس وقت وہ بیمار ہوگیا اور 1529ء میں اس کی موت واقع ہوئی۔
- کرشنا دیورائے ایک اچھا منتظم تھا۔ اس نے اپنے وزیراعظم سالوا تمارا سو (اپاجی) کی مدد سے انتظامی نظام کو دوبارہ منظم کیا۔
- کرشنا دیورائے ایک عظیم معمار اور اس کے ساتھ عالم اور اعلیٰ درجہ کا شاعر تھا۔ سنسکرت میں اوشاہری نائم اور تلگو میں اموکتا مالیادا اس کی اہم تصانیف ہیں۔ وہ تلگو ادب کا سرپرست تھا۔ وہ بجا طور پر آندھرا بھوجا کہلاتا تھا۔ اس کے دربار میں سنسکرت' تلگو اور کنڑ شعراء کی سرپرستی کی جاتی تھی۔ ان میں سے اہم ویاسا تیرتھا' ولبھا چیتنیا' کمارا سرسوتی وغیرہ اشٹھ دگاجاس کہلاتے تھے۔
- مانو چریترا کا مصنف الاسانی پدنا ان تمام میں عظیم تھا۔ نندی تمنا نے ہری جاتا پہرنا لکھی۔ پنگلی سورانا اور تنالی راما کرشنا دوسرے مشہور شاعر تھے۔ بلاشبہ یہ دور تلگو ادب کا سنہری دور کہلاتا ہے۔
- **تالی کوٹہ یا راکشاسی تنگڑی کی جنگ (1565ء):** دکن کے حکمرانوں کے خلاف راکشاسی تنگڑی جنگ میں رامارایا نے تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی اختیار کی۔
- گولکنڈہ' بیجاپور اور احمدنگر کے سلاطین کے درمیان ازدواجی رشتوں کی وجہ سے رامارایا کے خلاف دکن کے سلاطین متحد ہوئے' وجیانگر چھاؤنی پر حملہ کئے۔ رامارایا اور اس کی فوج' دکنی سلاطین کی فوج کو شکست دینے میں ناکام رہی۔ احمدنگر کے حسین نظام شاہ نے رامارایا کا سر قلم کردیا۔
- ہندوستان کی تاریخ میں تالی کوٹہ ایک فیصلہ کن جنگ تھی۔ وجیانگر کی سلطنت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوگیا۔ مسلم طاقتوں کی کامیابی نے ہندو سماج کو نقصان پہنچایا اور جنوبی ہند میں اسلام کو عروج حاصل ہوا۔ ساحل پر پرتگالیوں پر بھی اس کا اثر ہوا۔ جب وجیانگر کی حکومت اقتدار پر تھی وہ بیرونی تاجر کامیاب تھے' لیکن وجیانگر سلطنت کا زوال ہوا تو شہر ویران ہوگئے۔
- **اراویڈو خاندان (Aravidu Dynasty):** اراویڈو سلسلہ کا بانی ترملا اول تھا۔ وہ سدا سیوارایا کے ساتھ جنوب کی طرف فرار ہوگیا اور پینو کنڈا میں پناہ لی۔ 1570ء میں سدا سیوا نے ترملا کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے نام سے حکمرانی شروع کی۔ اراویڈو دور کا مشہور حکمراں وینکٹا 1585ء میں راجہ بنا۔ اس نے چندرا گیری کو پایہ تخت بنایا اور حکومت کی۔ اس کے جانشینوں کا مقام و مرتبہ مقامی راجاؤں کے برابر کردیا گیا۔ اراویڈو ریاست کے بعد کے حکمرانوں میں سے ایک نے 1639ء میں انگریزوں کو مدراس تحفہ میں دیا۔
- وجیانگر کے حکمراں ادب کے سرپرست تھے۔ جن میں کرشنا دیورائے جیسے عظیم عالم اور مصنف تھے۔ سنسکرت' تلگو' کنڑا اور ٹامل

زبانوں کو ان کی سرپرستی حاصل ہوئی۔ اس دور کے ویدانتا دیپکا' ویاس تیرتھا' بکتا پرنداراداسا' ولبھا' الاسانی پدنا' نندی تمنا' پنگلی سورانا' تنالی راما کرشنا' کمارا سرسوتی' اپیادکشتھر ا' ہری رائنا جیسے ممتاز عالم ادیب اور شاعر تھے۔

- کرنشا دیورایا نے سنسکرت میں ''اوشاپری نایم'' اور تلگو میں اموکتا مالیدا جیسی تصانیف لکھیں۔ اسے آندھرا بھوجا کا خطاب عطا کیا گیا۔ اس دور میں مذہب' فلسفہ' قواعد' ڈرامہ' رقص وموسیقی پر غیر معمولی کتابیں شائع ہوئیں۔

گلبرگہ کے بہمنی فرمانروا

- محمد بن تغلق کے اقتدار کے خلاف امیروں نے بغاوتیں کیں دیں' نتیجہ کے طور پر بہمنی سلطنت کا قیام عمل میں آیا۔ اُمرا آزاد سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے جس کا بادشاہ اسمٰعیل مکھ بنا۔ وہ حسن گنگو کے حق میں تخت نشینی سے دستبردار ہوگیا۔
- وہ سلطان علاء الدین کے طور پر تخت نشیں ہوا اور اس طرح 1347ء میں بہمنی سلطنت قائم ہوئی۔ مجموعی طور پر بہمنی سلطنت پر سلاطین نے حکمرانی کی۔
- **محمد شاہ اول (1358-1373):** محمد شاہ اول علاء الدین کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔ یہ ایک اچھا منتظم تھا۔ اس نے بغاوتوں کو کچل ڈالا' فوج کو بہتر بنایا۔ مرکزی اور صوبائی انتظامیہ کی اصلاح کی۔
- آٹھ وزراء کی ایک کونسل کو متعارف کیا وہ وجیانگر اور ورنگل کے حکمرانوں کے خلاف لڑا۔ اس نے ورنگل اور وجیانگر کے بکارایا کو شکست دی۔ اس کا وزیر سیف الدین اس کی مدد کیا کرتا تھا۔ اس نے 17 سال حکمرانی کی۔ اُس کا 1373ء میں انتقال ہوا۔ مجاہد شاد داؤد اور محمد شاہ سوم سلسلہ وار اس کے جانشیں تھے۔
- **محمد شاہ دوم (1378-1397):** محمد شاہ دوم اس سلسلہ کا پانچواں حکمراں تھا' پرامن حکمراں تھا۔ فلسفہ اور شاعری کا دلدادہ تھا۔ اس کی حکمرانی کے دوران ریاست جنگوں سے پاک تھی۔ اُس کے دور حکومت کے خاتمہ کے لئے ساگر پر بغاوت ہوئی وہ شاعر شیراز کا سرپرست تھا۔ 1397ء میں اس کی موت کے بعد اس کا بڑا لڑکا تخت نشیں ہوا۔
- **فیروز شاہ (1397-1422):** فیروز شاہ اس سلسلہ کا ایک عظیم حکمراں تھا۔ اس کے دور حکومت میں سلطنت میں خوشحالی تھی۔ وہ ایک حوصلہ مند سپاہی تھا۔ اس نے تلنگانہ اور وجیانگر کے خلاف جنگوں کی تجدید کی۔ ان جنگوں کے دوران فیروز شاہ فاتح کے طور پر ابھرا۔
- اس کا ازدواجی رشتہ تنازعہ کا خاتمہ نہیں کرسکا۔ 1419ء میں سلطان پانگل پر حملہ کرتے ہوئے دوبارہ جنگ شروع کی۔ سلطان کو شکست ہوئی۔ فیروز شاہ فن تعمیر کا شیدائی تھا۔ اس نے گلبرگہ کے قریب فیروز آباد بسایا اور گلبرگہ میں ایک شاندار مسجد تعمیر کی۔
- **محمد شاہ سوم (1463-1482):** محمد شاہ سوم نے تقریباً 20 سال حکمرانی کی۔ اس نے محمود گاواں کی خدمات سے استفادہ کیا جو ایک عظیم فوجی جنرل اور قابل منتظم تھا۔ اس نے سلطنت کی شان وشوکت کا احیاء کیا۔ اُس نے وسیع فتوحات کا بیڑہ اٹھایا۔ اس کا کانچی پورم پر حملہ بہت ہی اہمیت کا حامل تھا۔ جس سے اس کو 'غازی' کا لقب حاصل ہوا
- محمود گاواں نے بہمنی سلطنت کو 8 صوبوں میں تقسیم کیا جو گلبرگہ' بیجاپور' دولت آباد' جونار' ماہور' ورنگل اور بیدر تھے۔ وہ خودغرض امراء کی سازشوں کا شکار بنا۔ 1418ء میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ محمد شاہ' بہمنی دور کا عظیم بادشاہ تھا۔ اس کے دور حکومت میں سلطنت کا پھیلاؤ ہوا۔ اس نے کونکن کے ہندو حکمراں کو شکست دی' سنگامیشورا کے راجا سے کھالنا کا قلعہ فتح کیا۔ وجیانگر سلطنت سے گوا کو حاصل کیا تھا۔

- محمد شاہ سوم کا کمسن لڑکا محمد شاہ اس کا جانشین بنا اس کے دور حکومت میں درباری سازشیں عام ہو چکی تھیں۔ وہ امراء پر قابو نہیں رکھ سکا۔ سلطنت میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ احمد نگر اور بیجاپور آزاد ہو چکے تھے۔ بعد میں برار' گولکنڈہ اور بیدر نے اپنی خودمختاری کا اعلان کر دیا۔
- بہمی سلطنت 178 سال سے زیادہ عرصہ تک قائم رہی۔ اس سلطنت کی تاریخ درباری سازشوں' خانہ جنگی اور پڑوسی سلطنتوں کے خلاف جنگوں سے بھری تھی۔ محمود گاواں کی انتظامی اصلاحات اور آب پاشی کے کام کسی حد تک عوام کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئے۔ روسی تاجر نکیتن (Nikitan) کا مشاہدہ سلطنت کی شان وشوکت کی تصدیق کرتا ہے۔ گوالی گڑھ' نرالہ' پنہالہ کے قلعے جنگی نقطہ نظر سے اہم تھے۔ بیدر کا مدرسہ اس دور کے فن تعمیر کا ایک عجوبہ ہے۔
- دکن میں بہمنی سلطنت کی متواتر ریاستیں یعنی عادل شاہی (بیجاپور)' نظام شاہی (احمد نگر)' قطب شاہی (گولکنڈہ) برید شاہی اور عماد شاہی نے اپنی خودمختاری کا اعلان کیا۔ ان کی خودمختار حکمرانی میں دکنی تہذیب کو جلا ملی' اس کی حفاظت کی۔

کاکتیائی دور

- کاکتیاؤں نے 1000 سے 1323ء تک حکمرانی کی۔ ان کے 323 سالہ دور کو دو حصوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ پہلا دور 1000 سے 1157ء کے دوران وہ منصب داروں کی حیثیت سے حکمرانی کئے۔ دوسرا دور 1158 سے 1323ء آزاد حکمرانوں کی حیثیت سے حکومت کئے۔
- **رودرادیو (1158 - 1195ء):** ہنمکنڈہ کے ہزار ستون دیول کے کتبہ (1163ء) میں رودرادیو کو ایک آزاد حکمراں کی حیثیت سے بتلایا گیا وہ اپنے باپ پرولا دوم کے بعد جانشین ہوا۔ وہ ایک عظیم جنگجو راجہ تھا۔ اس نے ''دایا گجا کیری'' کا لقب اختیار کیا۔ اس نے اپنی سلطنت کو دریائے گوداوری کے کنارے تک پھیلایا۔
- ردرادیو ادب اور فن کا دیوتا تھا اس نے اپنے علاقے میں خوبصورت مندر بنوائے جو بھگوان شیو کی پرستش کیلئے تھے۔ اس نے ہنمکنڈہ میں مشہور ردریشورا مندر تعمیر کروایا جو عام طور پر ہزار ستون دیول کے نام سے مشہور ہے۔ اپنی راجدھانی انوما کنڈہ کے قریب اس نے ایک نیا شہر بسایا جو اُروگلو موجودہ ورنگل ہے۔ اس شہر کو ''ایکا شیلا نگر'' کے نام سے سنسکرت میں اُنٹی کنڈہ تلگو میں کہا جاتا ہے۔ رورد دیو نے سنسکرت میں ''نیتی سارا'' نامی کتاب لکھی۔
- **مہادیو (1195-1199ء):** ردرادیو لاولد تھا اس کے بعد اسکا چھوٹا بیٹا مہادیو جانشین ہوا اس نے صرف تین سال حکومت کی وہ بھی یادوؤں سے جنگ کرتے ہوئے مارا گیا۔ یادو حکمراں نے اس کے بیٹے گنپتی دیو کو قیدی بنالیا۔ کئی باجگذار راجہ بغاتوں پر آمادہ ہوئے۔ ان حالات میں وفادار سالار ''چرلہ ردرا'' نے بغاوتوں کا سدباب کیا اور سلطنت کو سنبھالا۔
- **گنپتی دیو (1199-1262ء):** گنپتی دیو کاکتیہ خاندان کا عظیم حکمراں تھا اس کے دور میں کاکتیہ خاندان کی شان وشوکت بلندی تک پہنچ گئی تھی۔ تخت نشینی کے فوری بعد اس نے اپنی توجہ ساحلی آندھرا کی جانب کی۔ اس نے اپنے جنرل ملیلا چونرا کو ایا خاندان کے پنّا چودا جو دِوی سیما کا حاکم تھا کے خلاف بھیجا۔ ملیلا چودا جزیرہ دِوی سیما پر قبضہ کیا۔ پنّا چودا اپنی شکست کے بعد اپنی دو لڑکیوں نرمبا اور پیرمبا کو گنپتی دیو کی زوجیت میں دیا۔ جس کے بعد گنپتی دیو پنا چودا کو اس کا علاقہ واپس کر دیا اور پنا چودا کے بیٹے جیپّا کو صدر مقام بلایا اور اُسے ہاتھیوں کا سربراہ مقرر کیا۔
- گنپتی دیو دھنیا کٹک (Kotas) کے معاصر چیف اور ینداداوالو (چالوکیہ) کے چیف سے ازدواجی تعلقات قائم کئے۔ اپنی بڑی لڑکی گنمپیا کو کوٹہ کے چیف اور چھوٹی لڑکی ردرمبا کو چالوکیہ چیف ویر بھدرا بنداداوالو کو دے کر شادی کی۔ ردر دیو اُردگلو قلعہ کی بنیاد ڈالا تھا لیکن اُسے گنپتی دیو نے مکمل کروایا اور اپنی راجدھانی کو انوما کنڈہ سے ورنگل منتقل کیا۔

- **ردر مادیوی (1289۔1262ء):** گنپتی دیو کو نرینہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اُس نے اپنی چھوٹی لڑکی ردر ما کو تخت کا وارث مقرر کیا۔ آندھرا پردیش پر حکومت کرنے والے عظیم حکمرانوں میں ردر مادیوی ایک تھی وہ سلطنت کو چلانے میں حرکیاتی کردار ادا کرتی۔
- وہ مردانہ لباس زیب تن کرتی تھی اُس نے گھوڑا سواری' تیر اندازی' تلوار بازی اور فوجی سائنس میں مہارت حاصل کی جو ایک حکمرا ں کے لیے ضروری تھیں۔ گنپتی دیو کے مرنے کے بعد یادو حکمراں مہادیو کاکتیہ سلطنت پر حملہ کیا لیکن کاکتیہ رانی نے نہ صرف انھیں پیچھے ڈھکیل دیا بلکہ اُن کا تعاقب کر کے اُنھیں پسپا کر دیا اور بیدر کے قلعہ پر کاکتیاؤں کا قبضہ ہو گیا۔
- ایکمر ناتھ کی ''پرتاب چترا'' کے مطابق ہری ہر دیوا اور مراری دیوا جو ردر ما کے سوتیلے بھائی تھے اس کے خلاف بعاوت کئے۔ لیکن اُس نے انھیں اپنے آپ کو حوالے کرنے پر آمادہ کیا اور بعد میں وہ قتل کر دیئے گئے۔ ردر مادیوی کے جنرلس جیسے گونا گانا ریڈی' ریچرلہ پرسادتیہ' کائستا جنگا دیوا' اندولوری' اَنیّا' ویرالا یلاسوری اس کی فتوحات میں اہم کردار ادا کئے۔ ردر مادیوی ایک لائق باپ کی لائق بیٹی تھی۔ اس لیے وہ گنپتی دیوا کے خطاب ترایا گجا کیری' کی صحیح حقدار تھی۔
- کائستہ چیف امبا دیو جو گنگا یا سہانی کا بھتیجہ تھا ردر مادیوی کے خلاف سن 1289ء میں بغاوت کیا۔ ان دونوں کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں ردر مادیوی کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اس بات کا ثبوت چندوپٹلہ (ضلع نلگنڈہ) کے کتبہ سے ملتا ہے جس میں مقامی دیوتا سومانا دھا دیوا کو ردر مادیوی کا ایک سپاہی پوولا ماڈی اور مادیوی اور اس کے جنرل ملکار جنا نائک کی بڑائی کے لئے چند تحفے پیش کرتے ہوئے بتلایا گیا ہے جو اس دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔
- **پرتاب ردرادوم (1323-1289):** ردر مادیوی کو کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی اس کا نواسہ پرتاب ردرا جو اس کی بڑی بیٹی سمادما کا بڑا لڑکا تھا اس کا جانشین بنا۔ اپنی تاج پوشی کے فوراً بعد اس نے تری پورنتا کم (موجودہ ضلع پرکاشم) نیلور اور ادونی کو تین جنگوں میں اُلجھا دیا۔ کائستا امبا دیو تری پورنتا کم سے گنڈی کوٹہ کو راہ فرار اختیار کی۔ نیلوا کے حکمراں کا قتل کر دیا گیا اور اس کی جگہ منما گونڈا گوپالہ کو تخت نشین کیا گیا۔ مغرب میں سیوناؤں کو شکست دیتے ہوئے ادونی اور رائچور دوآبہ کے علاقے کو کاکتیہ حکمرانی کے تحت لایا گیا۔
- **سمکا 'سارا کا (Sammakka, Sarakka):** 13ویں صدی عیسوی میں کاکتیہ حکمرانوں کے خلاف عوامی تحریکات شروع ہوئیں جو اپنی تہذیب اور سیاسی اقتدار کو بچانا چاہتی تھیں۔ سمکا اور سارا کا کے بارے میں کئی قصے اور کہانیاں مشہور ہوئیں۔
- پاگڈی ڈارا جو جس کا تعلق پچھڑے ذات سے تھا وہ کاکتیہ سلطنت کا ماتحت تھا۔ وہ میڈارم کے علاقہ پر حکمرانی کرتا تھا۔ اس کی بیوی سمکا تھی۔ اُسے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا اُن کے نام سارا کا' ناگلما اور جمپنا تھے۔ پاگڈی ڈی راجہ نے کاکتیہ سلطنت کو بیاج ادا نہیں کیا کیونکہ اس علاقہ میں چار سال سے قحط تھا۔ کاکتی پرتاب روڈا نے اپنی فوج کو اس کے خلاف روانہ کیا۔ اس لڑائی میں پگڈی ڈارا جو اس کی بیوی اس کی لڑکیاں سارا کا' ناگلما' اس کا داماد کوئندرا را جو ختم ہو گئے۔ جمپنا اس کا لڑکا بھی آخری وقت تک مقابلہ کیا آخر میں جمپنا گاؤ گوا (نہر) میں کود کر اپنی جان دے دی۔ سمکا اور اسارکا جو اپنے قبیلہ کی حفاظت کے لئے فوج سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنی جانیں گنوا بیٹھیں۔ ان کی یاد میں قبیلہ کے عوام میڈارم (ورنگل ضلع) میں جاترا بڑے پیمانے پر مناتے ہیں۔
- **نائنکار کا نظام:** نائنکار نظام کاکتیہ فوج کی اہم خصوصیت تھی۔ وہ چھوٹے علاقائی اکائی پر حکومت کرتے تھے۔ وہ سپاہیوں کی فراہمی امن وامان کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ نائک بنیادی طور پر فوجی سردار ہوتے تھے۔ وہ اپنے علاقہ میں کسانوں' کاریگروں اور تاجرو ں سے ٹیکس وصول کرتے تھے۔ کاکتیہ فوج میں 72 نائنکار تھے۔ وجئے نگر کے حکمراں بھی اس نظام کو جاری رکھے۔ اس نظام کو وہ امر نائنکار نظام کا نام دیا۔

قطب شاہی دور

- **مختصر سیاسی تاریخ**

سلسلہ نشان	سلطان کا نام	سن تخت نشینی	سن اختتام حکومت	تبصرہ
1	قلی قطب الملک	1518ء	1543ء	کرشنا دیورائے اور اچھونا رائے کا ہمعصر
2	جمشید قلی قطب شاہ	1543ء	1550ء	
3	سبحان قلی	1550ء	7ماہ	
4	ابراہیم قلی قطب شاہ	1550ء	1580ء	اکبر کا ہمعصر، تلگو زبان کا دلدادہ
5	محمد قلی قطب شاہ	1580ء	1612ء	شہر حیدرآباد بسایا گیا۔ چار مینار کی تعمیر عمل میں آئی۔
6	محمد قطب شاہ	1612ء	1626ء	گولکنڈہ پر مغلیہ حملوں کا آغاز ہوا۔
7	عبداللہ قطب شاہ	1626ء	1672ء	گولکنڈہ پر مغلیہ حملے تیز ہو گئے۔
8	ابوالحسن تانا شاہ	1672ء	1687ء	اورنگ زیب نے سلطنت گولکنڈہ فتح کر لیا۔ کنچنا گوپنا نے بھدراچلم رامپا مندر تعمیر کروائی۔

- **قلعہ گولکنڈہ:** قلعہ گولکنڈہ، عہد قطب شاہی کی آزاد اور خود مختار ریاست کی علامت ہے۔ یہ محمد قلی قطب شاہ کے بسائے شہر حیدرآباد سے 10 کلومیٹر کی دوری پر مغربی جانب موجود ہے۔ کچھ مورخین کے مطابق اسے ''منکل Mankal'' بھی کہا جاتا ہے۔ اسے 1143ء میں پہاڑ کی بلندی پر کاکتیاؤں کے عہد میں تعمیر کیا گیا تھا۔ 1363ء میں مسونوری کپیا کی شکست کے بعد بہمنی سلاطین کے قبضہ میں چلا گیا۔ 1518ء تک یہ سلاطین بہمنی کے قبضہ میں رہا۔ سلطان محمد شاہ بہمنی کے انتقال کے بعد 1518ء میں گولکنڈہ کے طرفدار قلی قطب الملک نے اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔ اور اس طرح گولکنڈہ قطب شاہی سلطنت کا پایہ تخت بنا۔ یہ 1682ء میں قطب شاہی سلطنت کے زوال تک پایہ تخت برقرار رہا۔ قطب شاہی سلاطین نے 1518ء سے 1680ء تک حکومت کی اور اس قلعہ کو نئی دیواروں اور محلات سے آراستہ کیا۔
- **حیدرآباد (1590ء تا 1591ء):** قلی قطب شاہ کے عہد میں شہر حیدرآباد کی تعمیر ایک اہم کارنامہ تھا۔ شہر حیدرآباد کے بسانے میں قلی قطب شاہ کے مقصد کے بارے میں مختلف مورخین کی مختلف رائے پائی جاتی ہے۔ سلطان نے موسیٰ ندی کے جنوبی کنارے پر شہر بنانے کا منصوبہ بنایا۔ شہر حیدرآباد بنانے کے منصوبہ میں اس کے آفیسر میر مومن استرآبادی نا قابل فراموش مدد کی۔ میر مومن 1518ء تا 1616ء کا تعلق ایران کے صوبہ گیلان میں بہت ہی باعزت سید و موسوی (استرابادی) خاندان سے تھا
- 1518ء میں یہ گولکنڈہ آئے۔ انھوں نے گولکنڈہ میں ایک استاد اور عالم کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ کئی مضامین پر انھیں عبور تھا۔ 1565ء میں انھوں نے قطب شاہی سلاطین کی توجہ حاصل کی اور انھیں مشیر کی حیثیت سے تقرر کیا گیا۔ 1585ء میں پیشوا کے عہدہ پر ترقی پائی۔ محمد قلی قطب شاہ کے اس عمل کی وجہ سے تاریخ قطب شاہی میں ایک نئے درخشاں باب کا آغاز ہوا۔ میر مومن نے گولکنڈہ سلطنت کو تمام شعبوں میں ترقی دلانے کے لیے اپنی دیرینہ صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے انتھک کوشش کی۔ انھوں نے ایران اور گولکنڈہ کے درمیان صحت مند دوستانہ تعلقات قائم کرنے میں مدد کی۔ میر مومن شہر حیدرآباد کے قیام میں بھرپور تعاون کیا۔ شہر کا پہلا جامع نقشہ انھوں نے ہی بنایا۔

آصف جاہی دور

- مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے 1687ء میں گولکنڈہ کو فتح کرلیا۔اس کے بعد یہ 1724ء تک مغل علمداری میں رہا۔
- نواب میر قمرالدین جو نظام الملک کے نام سے مشہور تھے اور دکن کے وائسرائے تھے انھوں نے اپنی آزادی کا اعلان کرتے ہوئے 1724ء میں حیدرآباد ریاست کو قائم کیا۔
- سات آصف جاہی فرمانروا جنہوں نے ریاست حیدرآباد پر 1724ء تا 1948ء تک حکومت کی۔وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نظام اول۔میر قمرالدین علی خان (1724ء تا 1748ء)
نظام دوم۔ نظام علی خان (1761ء تا 1803ء)
نظام سوم۔ سکندر جاہ (1803ء تا 1829ء)
نظام چہارم۔ ناصر الدولہ (1829ء تا 1857ء)
نظام پنجم۔ افضل الدولہ (1857ء تا 1868ء)
نظام ششم۔ میر محبوب علی خان (1868ء تا 1911ء)
نظام ہفتم۔ میر عثمان علی خان (1911ء تا 1948ء)

نظام الملک (میر قمرالدین) (1724ء تا 1748ء)

- میر قمرالدین جو نظام الملک کے خطاب سے شہرت رکھتے تھے۔انہوں نے حیدرآباد کی آزاد ریاست قائم کی۔
- مغل شہنشاہ اورنگ زیب نے انہیں چن خلیج خاں کا خطاب عطا کیا تھا۔جس کے معنٰی ''ماہر تلوار بازی لڑکا'' تھا۔
- اورنگ زیب کی وفات کے بعد فرخ سیر نے میر قمرالدین کو اودھ کا وائسرے مقرر کیا۔اور ''نظام الملک فتح جنگ'' کے خطاب سے نوازا۔اس طرح یہ پہلے نظام کہلائے۔
- چین خلیج خاں نے مغل بادشاہ محمد شاہ کو سید برداران سے لڑائی میں مدد کی۔جس کے صلے میں بادشاہ محمد شاہ نے چن خلیج خاں کو مختصر عرصہ کے لئے وزیر اعظم مقرر کیا۔میر قمرالدین خان نے شکار کے لئے بادشاہ سے اجازت طلب کی اور گجرات سے ہوتے ہوئے اورنگ آباد آ گئے۔
- وہاں پر مغل صوبیدار مبارز خان سے 1724ء میں ''شکر کھیڑا'' کے مقام پر لڑائی ہوئی۔اور اس میں آصفجاہ اول کو کامیابی ملی۔اور انہوں نے آصفجاہی سلطنت کی بنیاد رکھی۔اور یہ خاندان آصفجاہی خاندان کے نام سے مشہور ہوا۔نظام نے اپنے آپ کو چھ صوبوں یعنی بیدر، بیجاپور، برار، اورنگ آباد خاندیش، حیدرآباد کے حکمران ہونے کا اعلان کیا۔
- نظام الملک ایک اچھے شاعر بھی تھے۔''شاکر'' ان کا قلمی نام تھا۔وہ اہل صیف وقلم تھے۔21 مئی 1748ء میں وہ 78 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔
- نظام الملک کی وفات کے ساتھ ہی خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ان حالات کا فرانسیسیوں اور انگریزوں نے پورا فائدہ اٹھایا۔اقتدار کے حصول کے لئے بیٹے ناصر جنگ اور نواسے مظفر جنگ میں رسہ کشی کی شروعات ہوئی۔اور کرناٹک کی جنگیں چلیں۔انگریزوں نے ناصر جنگ کو تخت کا وارث مانا۔
- آصفیہ سلطنت کی باگ دوڑ حاصل کرنے کے لئے کرناٹک میں جنگیں ہوئیں اور معرکہ میں مظفر جنگ کو شکست فاش ہوئی۔لیکن مظفر جنگ نے تخت حاصل کرنے کے لئے فرانسیسیوں اور میسور کے راجہ کی مدد حاصل کی۔اور ان کی مدد سے ناصر جنگ کو ارکاٹ کی جنگ میں شکست دی۔اب مظفر جنگ فرانسیسیوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن کر فرانسیسی فوج کو حیدرآباد میں رکھنے پر مجبور ہوگئے تھے۔

❖ جب مظفر جنگ کرنول کے نواب کے ہاتھوں میدان جنگ میں مارے گئے۔تو فرانسیسی جنرل بسی نے مظفر جنگ کے ماموں صلابت جنگ کی حمایت کی اورانہیں تخت نشین کروایا۔ یہ آصفجاہی فرمانروا مغل بادشاہ سے نظام کا خطاب حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ مغل بادشاہ نے انہیں دکن کی صوبیداری کا عہدہ نہیں دیا تھا۔

نظام علی خان (1761ء تا 1803ء)

- نظام علی خاں نظام الملک کے چوتھے بیٹے تھے۔انہوں نے حیدرآباد کے معاملات میں فرانسیسی دخل اندازی کی مخالفت کی۔نظام علی نے اپنے بھائی صلابت جنگ کو عہدہ سے معزول کر کے حیدرآباد کے اقتدار کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لی۔
- رابرٹ کلائیو جو 1765ء میں بنگال کا گورنر بنا' مغل شہنشاہ شاہ عالم سے درخواست کی کہ شمالی سرکار کے علاقوں کو انگریزوں کے حوالے کرنے کا فرمان جاری کیا جائے۔
- چوتھی جنگ میسور کے خاتمہ کے بعد حکومت حیدرآباد کا اکتوبر 1800ء میں انگریزوں سے ایک معاہدہ طے پایا جو دفاعی اور جارحیت پسند معاہدہ تھا۔ یہ عہد معاونت کے نام سے مشہور ہوا۔
- عہد معاونت کی شرائط کے مطابق کمپنی کی فوجی طاقت حیدرآباد میں اور بڑھ گئی۔اس فوج کے اخراجات کیلئے نظام حیدرآباد نے میسور کی جنگ میں حاصل کئے گئے علاقے یعنی کرنول' ادونی' انت پور' بیلاری' رائے درگم' مدناپلی انگریزوں کے حوالے کر دیئے جو شمالی سرکار کے علاقے کہلاتے تھے۔ یہ موجودہ رائیل سیما کا علاقہ تھا۔نظام علی خان کی وفات 1803ء میں ہوئی اوران کے بیٹے سکندر جاہ تخت نشین ہوئے۔
- نظام علی خان کا طویل دور حکومت جو 1762ء سے 1803ء تک چلا۔ یہ دکن کی تاریخ کا بہت اہم دور تھا۔اس دور میں اسٹیٹ انڈیا کمپنی نے نظام پر مکمل بالادستی قائم کر لی اور تقریباً چھ معاہدوں کو قبول کرنے پر مجبور کیا۔1788ء' 1766ء اور 1800ء کے معاہدوں کے ذریعہ کمپنی نے سرکاری کے علاقے گنٹور اور حوالہ شدہ علاقے ایک کے بعد دیگر حاصل کر لئے۔

سکندر جاہ (1803ء تا 1829ء)

- نظام علی خان کی رحلت کے بعد ان کے بڑے لڑکے سکندر جاہ تخت نشین ہوئے۔ان کے دور میں انگریزوں نے اپنی طاقت اور بڑھادی۔
- حیدرآباد میں انگریز فوج کے اخراجات دن بہ دن بڑھتے گئے۔1811ء میں ایک جدید فوج تشکیل پائی جو رسل بریگیڈ یا حیدرآباد کی عارضی فوج (Hyderabad Contingent) کہلائی۔
- 1811ء میں یہ فوج مرہٹوں سے جنگ کے دوران بہت اہم رول ادا کی۔حیدرآباد عارضی فوج کے اخراجات نے نظام پر بھاری مالی بوجھ عائد کر دیا۔اس نازک صورتحال میں پالمرا اینڈ کمپنی نظام کی مدد کیلئے سامنے آئی۔
- **پالمر اینڈ کمپنی (Palmer and Company)**

پالمر کمپنی کو جنرل پالمر کے بیٹے ولیم پالمر نے قائم کیا۔ یہ 1799ء میں حیدرآباد آیا اور 1812ء میں نظام حیدرآباد کی فوج میں خدمات انجام دیں۔آخر اس نے ایک تجارتی کمپنی شروع کر دی جس کا نام پالمر اینڈ کمپنی تھا۔

- مارچ 1814ء میں پالمر کمپنی نے گورنر جنرل سے ریاست میں بینک قائم کرنے کی اجازت مانگی۔جس کی سفارش ریزیڈنٹ ہنری رسل نے بھی کی۔ چنانچہ کئی ریزیڈنسی کے عہدیدار بشمول نہری رسل اس کمپنی میں سرمایہ کاری کئے۔دیوان چندو لال نے کمپنی کے سود میں اضافہ کرنے کے لئے خاص کوشش کی۔ چنانچہ حکومت نے کمپنی سے 25% سود پر قرض لی۔

- 1820ء میں سرجارسن مینکاف Sir Charles Metcalfe بحیثیت ریزیڈنٹ حیدرآباد آیا تو اس کو یہ انکشاف ہوا کہ کس طرح پالمر کمپنی حکومت کا مالی استحصال کرتی رہی ہے۔اس نے فوری ان حالات کو سدھارنے کے لئے سخت اقدامات کئے جس کے نتیجہ میں پالمر کمپنی کو نظام اسّی (80) لاکھ روپئے ادا کرنا پڑا۔اور ایک سال کے اندر اندر یہ کمپنی دیوالیہ ہوگئی۔کمپنی کو بھاری نقصان ہونے کے صدمے سے 1867ء میں ولیم پالمر کا بھی انتقال ہوگیا۔
- مٹکاف کی اصلاحات کے نتیجہ میں حیدرآباد ریاست کی مالی ساخت میں کافی بہتری پیدا ہوئی۔لیکن اتنی ساری اصلاحات کا مارٹن کے ریزیڈنسی کے زمانے میں خاتمہ ہوگیا۔مارٹن رسل کے بعد بحیثیت ریزیڈنٹ حیدرآباد آیا تھا۔اُس نے حیدرآباد ریاست کو دوبارہ مالی بحران میں مبتلا کردیا۔
- سکندر جاہ نے برطانوی تسلط کی وجہ سے بڑے صبر آزما ایام گزارے۔
- سکندر جاہ کا انتقال 21 مئی 1829ء میں انتقال ہوا۔سکندرآباد کو انہیں کے نام سے موسوم کیا گیا۔

ناصرالدولہ (1829ء تا 1857ء)

- سکندر جاہ کے بیٹے میر فرخندہ علی خاں ناصرالدولہ بحیثیت چوتھے نظام کی حیثیت سے تخت نشین ہوئے۔
- اِن کے دور میں بہت سے برطانوی افسر سیول سروس کے عہدے پر فائز ہوئے۔1829ء میں ناصرالدولہ نے گورنر جنرل ولیم بنٹینگ سے خواہش کی برطانوی افسروں کو ہٹادیا جائے۔جس کو گورنر جنرل نے مان لیا۔
- ان کے زمانے میں کئی اصلاحات پر عمل درآمد ہوا اور مالگذاری نظام نئے اصولوں کے تحت متعارف ہوا۔گتہ داروں' دلالوں اور درمیانی آدمیوں سے کسانوں کو نجات ملی۔
- ریاست 16 ضلعوں میں تقسیم کی گئی۔تعلقدار ضلع کا صدر ہوا کرتا تھا اور ضلع میں شہری اور فوجداری انتظامات کا ذمہ دار ہوتا تھا۔
- ناصرالدولہ نے ریاست میں ستّی کے نظام پر امتناع عائد کیا۔ان کے دور حکومت میں دو اہم واقعات پیش آئے۔وہابی تحریک اور برار کی حوالگی۔

وہابی تحریک

- وہابی تحریک دراصل انگریزی سامراج کے خلاف ایک انقلابی تحریک تھی۔
1820ء تک یہ تحریک بنگال' شمال مغربی سرحد' متحدہ صوبوں اور جنوبی ہند میں مدراس تک پھیل گئی۔
- کہا جاتا ہے کہ یہ تحریک اصل میں سید احمد بریلوی اور ان کے رفقاء عقیدتمندوں نے پنجاب میں سکھوں کے تسلط کے خلاف چلائی۔
- 1831ء میں سید احمد کی شہادت کے بعد یہ تحریک ان کے ماننے والوں مولوی ولایت علی اور مولوی سلیم نے آگے بڑھائی۔ان حضرات نے دکن کا دورہ کیا اور اپنے سفیروں کے ذریعہ تحریک کو وسعت دینے کی کوشش کی۔
- انہوں نے مبارزالدولہ کا اعتماد حاصل کرتے ہوئے ہندوستانی سطح پر اپنی تحریک کا قائد مامور کیا۔انہیں رئیس المسلمین اور عمر بن عبدالعزیز کا خطاب عطا کیا گیا۔اور یہ تحریک حیدرآباد میں مبارزالدولہ کی قیادت میں آگے بڑھنے لگی۔
- کرنول کے نواب غلام رسول خاں نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا۔1815ء میں شہزادے مبارزالدولہ گرفتار ہوگئے۔اور 1820ء میں انہیں رہا کردیا گیا۔لیکن انہوں نے انگریزوں سے اپنی دائمی نفرت کو ختم نہیں کیا۔آخر کار شہزادے کو گرفتار کرکے گولکنڈہ میں محصور کردیا گیا۔جہاں 25/جون 1854ء کو انہوں نے وفات پائی۔
- انگریزوں نے کرنول کے نواب کو بھی معزول کردیا۔اور کرنول کو مدراس پریسیڈنسی میں ختم کرلیا گا۔
- ناصرالدولہ کی وفات 16/مئی 1857ء کو ہوئی۔

میر تہنیت علی خاں (افضل الدولہ)

- میر تہنیت علی خاں افضل الدولہ 11 / اکتوبر 1821ء میں پیدا ہوئے۔ یہ 18 / مئی 1857ء میں تخت نشین ہوئے۔ دہلی میں 17 / جولائی 1857ء میں فوجی بغاوت کا آغاز ہوا۔
- روہیلے حیدرآباد ریزیڈنسی پر حملہ آور ہوئے لیکن سالار جنگ اول نے اس حملہ کو ناکام بنادیا۔ بغاوت کے خاتمہ کے بعد انگریزوں نے افضل الدولہ کو مشورہ دیا کہ سکوں پر سے مغل شہنشاہ بہادر شاہ کا نام حذف کر کے خود کا نظام الملک آصفجاہ بہادر نقش کروائیں۔ اور اس کے دوسرے رخ پر جلوس میمن التغرب فرخندہ بنیاد' کندہ کروائیں۔ یہ سکے حیدرآباد میں ڈھالے گئے۔ ان سکوں کا نام حالی سکھ رکھا گیا۔
- اب نظام مغل صوبیدار نہیں رہے۔ بغاوت کے خاتمہ کے بعد ملکہ وکٹوریہ نے 31 / اگست 1861ء میں نظام کو عظیم سپہ سالار اور ستارہ ہند Grand Commander star of India کے خطاب سے نوازا۔
- 1860ء میں کئی اضلاع انگریزوں کو واپس کر دیئے گئے۔ نظام نے رائچور دوآبے کی زمین انگریزوں کو دیدی۔ کیونکہ بمبئی۔ مدراس جانے والی ریلوے لائن کو حیدرآباد ریاست میں رائچور دوآب سے گذرنا پڑتا تھا۔ یہ ریلوے لائن بعد میں واڑی تک ڈالی گئی۔
- ریلوے کی ابتداء سے ریاست حیدرآباد کی معاشی ترقی میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ افضل الدولہ کے دور میں سالار جنگ اول کی اصلاحات سے حیدرآباد نے افضل مسجد' افضل گنج پل اور افضل گنج بازار کی تعمیر کروائی۔ ان کا انتقال 42 سال کی عمر میں 26 فروری 1869ء میں ہوا۔ ان کے جانشین ان کے بیٹے میر محبوب علی خان ہوئے۔
- سالار جنگ نے حیدرآباد ریاست کے تین آصفجاہی حکمرانوں کے تحت بحیثیت دیوان (وزیراعظم) اپنی خدمات انجام دیں۔ وہ تھے ناصر الدولہ' افضل الدولہ اور میر محبوب علی خاں۔ سالار جنگ کا اصلی نام میر تاب علی خاں تھا۔

عہد آصف جاہی میں اہم اصلاحات

- سنگارینی کالریز، نظام شوگر فیکٹری، پراگا ٹولس، چارمینار، سگریٹ فیکٹری، وزیر سلطان تمباکو کمپنی، کارخانہ زندہ طلسمات
- ہندوستان کی سرکار نے 29 فروری 1864ء کو بڑی ریلوے لائین جو بمبئی سے مدراس بذریعہ گلبرگہ، واڑی، رائچور اور گوٹی سے ہوتی ہوئی مدراس پہنچتی تھی ٹھیک اُسی وقت اور ایک لائین گلبرگہ سے حیدرآباد تک ڈالنے کا فیصلہ کیا۔
- ایک معاہدہ انگریزی سرکار اور دیوان حیدرآباد کے درمیان ریلوے لائن کی تعمیر کے بارے میں ہوا جس کے مطابق ایک ریلوے لائن 110 میل لمبی جو واڑی سے سکندرآباد کو ملاتی تھی عوام کے لئے 18 اکٹوبر 1874ء کو کھولی گئی۔
- 1907ء میں حیدرآباد دکن ریلوے اسٹیشن جو عام طور پر نامپلی ریلوے اسٹیشن کے نام سے مشہور ہے۔ آصف جاہی حکمرانوں نے تعمیر کروایا۔
  - 1921ء میں نامپلی اسٹیشن سے پہلی بار مسافر ریل متعارف کی گئی۔
  - دوسرا اہم اسٹیشن کاچی گوڑہ 1916ء میں آصف جاہی حکمرانوں نے تعمیر کروایا۔ یہ اسٹیشن نظام گیارینڈ اسٹیٹ ریلویز (NSGR) کا مرکز تھا اور 1950ء تک رہا۔ اس اسٹیشن کے درمیان اور بازو کے حصّے کو گنبدوں سے مُزّین کیا گیا اور میناروں سے جوڑا گیا یہ اسٹیشن عہد وسطیٰ کا یوروپی طرز پر تعمیر کیا گیا۔
  - 1930ء تک حیدرآباد کی سرکار تمام لائنس کو اپنے کنٹرول میں کر کے اُس کا انتظام نظام اسٹیٹ ریلوے (NSR) بورڈ کے سپرد کردی وہ بورڈ حکومت کے کنٹرول میں آخری نظام ہفتم اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خاں کے دور تک رہی۔

- سڑکوں کے فوائد کو شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں سمجھا جانے لگا دیہاتوں کے درمیان اور علاقوں کے درمیان تجارت کی ترقی کا انحصار اچھی سڑکوں کی تعمیر تھا۔ پوری ریاست میں اچھی سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ موٹر سواریوں کا استعمال بھی بڑھ گیا 1932ء (1341F) تک شاہراہوں پر گاڑیاں خانگی ذاتی کمپنیاں چلانے لگیں۔
- حیدرآباد پہلی دیسی ریاست تھی جس کے اپنے ذاتی ہوائی راستے تھے جس کا مرکز بیگم پیٹ تھا۔ 1938ء کے فرمان کے مطابق دکن کے ہوائی راستے آصف جاہی دور میں شروع ہوئے اُس کی طیران گاہ بیگم پیٹ تھی۔ بعد میں ہوائی راستوں کو نظام اسٹیٹ ریلوے بورڈ کے کنٹرول کر دیا گیا۔
- 1930ء میں ریلویز 1932ء میں روڈ ٹرانسپورٹ 1938ء میں فضائیہ کو حیدرآباد کی سرکار نظام اسٹیٹ بورڈ کے تحت کر دی تھی جو آصف جاہی حکمرانی کے خاتمہ 1948ء تک اُن کے کنٹرول میں رہی۔
- 1869ء میں جب سالار جنگ اوّل مہتمم کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے تھے ریاست میں محکمہ ڈاک وتار کا قیام عمل میں آیا۔
- 1866ء میں پہلا چپچپا (چپکنے والا) ایک آنہ ڈاک ٹکٹ چھاپا گیا۔
- 1869ء میں نواب شاہ سوار جنگ حیدرآباد کے پہلے پوسٹ ماسٹر جنرل کی حیثیت سے مقرر ہوئے اور حیدرآباد میں پہلے ڈاک ٹکٹ کو متعارف کیا گیا۔
- ٹیلیفون کی خدمات شہر حیدرآباد میں 1885ء (1294F) میں متعارف کی گئیں۔ تنصیب کا کام بمبئی ٹیلیفون کمپنی نے انجام دیا۔ اُس کے اختتام تک حکومت نے سارا انتظام کیا۔ 1910ء تک ٹیلفون کی تنصیب کیلئے ہندوستان کی سرکار سے پہلے اجازت لینی ضروری تھی لیکن بعد میں ہندوستانی ریاستوں کو اس شرط سے چھوٹ دی گئی۔
- ابتداء میں صرف ایک ٹیلیفون ایکسچینج 16 لائنوں کے ساتھ بارہ دری شہر میں تھی تیز رفتار مواصلات کے لیے اس کا استعمال صرف سرکار کرتی تھی لیکن بعد میں اس کو عوام کے لیے کھولا گیا ٹیلیفون رابط کے لئے طلب میں اضافہ کی وجہ سے اور دو ایکسچینج ایک نارائن گوڑہ اور دوسرا سکندرآباد میں قائم کئے گئے۔
- 1926 اور 1927ء میں بڑی لائینیں تنصیب کی گئی جو شہر حیدرآباد کو اضلاع کے صدر مقام اور ریاست کے اہم شہروں سے ملاتی تھیں۔ 45-1922 کے درمیان 10 ٹیلیفون ایکسچینج اور 2,004 ٹیلفون رابطے تھے۔
- سالار جنگ اوّل (میر تراب علی خاں) 83-1853ء کی دیوانی میں حیدرآباد ریاست میں کئی اصلاحات لائے گئے۔
- حیدرآباد، گوداوری سے منجمد ریلوے لائن 1899ء کھولے جانے کی وجہ سے سوت اور اُس سے تعلق رکھنے والے گنّگ اور پرورنگ ملوں کو قائم کرنے میں مدد ملی۔ اس دوا میں ریشم، قالین اور دوسری چھوٹی صنعتوں کو فروغ ملا۔
- حیدرآباد دکن اسپننگ اور ویونگ ملس لمیٹیڈ 1877 محبوب شاہی گلبرگہ ملس (1884ء) اورانگ آباد ملس (1888) قائم ہوئے۔ علاوہ ازیں ریلوے لائن ڈورنکل سے سنگارینی کھولنے کی وجہ سے زیادہ کوئلہ نکالنے میں مدد ملی۔
- 1901ء تک مختلف قسم کی 68 بڑی صنعتیں قائم ہوئیں جس میں اوسط روزانہ 10 اور اُس سے زیادہ مزدوروں کو روزگار ملا۔
- صنعتی لیبارٹری کا 1919 میں قیام عمل میں آیا جو ریسرچ کا کام کرتی تھی۔ اس کے علاوہ علیٰحدہ علیٰحدہ محکمہ کامرس اینڈ انڈسٹری (سی آئی ڈی) کا 1918ء میں قیام عمل میں آیا۔

- ریاست حیدرآباد کی صنعتوں کی تاریخ میں 1929ء کے سال کی اہم پہچان ہے۔اس سال ریاست خود ایک کروڑ روپیہ کے کارپس فنڈ حصہ داری، دستاویزی قرض اور اقساط پر قرض کی شکل میں ITF انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ قائم کی۔
- سالار جنگ وزیراعظم کے دور میں اور اس کے بعد حکومت کئی نمائش منعقد کرتی اور حصہ لیتی تھی۔1930ء سے مستقل صنعتی نمائش حیدرآباد میں منعقد ہونے لگی۔''جامعہ عثمانیہ کی گرایجویٹ اسوسیشن'' جو حکومت کی امداد سے اس نمائش کو منعقد کئے اور ایک رسالہ ''ملکی صنعتیں'' کے نام جاری کئے۔بعد کے سالوں میں کاٹیج انڈسٹریز انسٹویٹ (CII) نے خود اپنا فروخت کا محکمہ قائم کر لیے۔

سنگارینی کالریز (1921ء):

سنگارینی گاؤں کھمم ضلع میں سب سے پہلے کوئلہ کی کانوں کا پتہ چلا۔اس لیے انھیں سنگارینی کے نام سے پکارا جانے لگا۔

- حیدرآباد دکن معدنی (Mining) کمپنی، لندن کی تجارتی فرم سنگارینی سے کوئلہ نکالنے لگے۔کمپنی کا انتظام سرکار کے کنٹرول میں تھا۔بعد میں ایک نئی کمپنی سنگارینی کالریز
- کمپنی (SCC) حکومت کی امداد سے کوئلہ کی کانوں کا ذمہ لی اور دوسری کانیں Sasti اور Poahi میں کھولی۔
- نظام شوگر فیکٹری (1937ء): یہ نظام آباد کے ضلع بودھن میں واقع ہے۔
- آلوین میٹل ورک: آلوین لمیٹیڈ کا قیام جنوری 1942ء میں آلوین میٹک ورک کے نام سے شروع ہوا۔یہ مشترکہ طور پر انڈسٹریل ڈیولپمنٹ ٹرسٹ آف نظام حیدرآباد کی حکومت اور Alladins Company M/S نے مل کر شروع کیا۔

پراگا ٹولس (Paraga Tools) :

یہ مئی 1943ء کو قائم ہوا۔پراگا ٹولس کارپوریشن لمیٹیڈ میں مشینوں کے اوزار بنائے جاتے تھے اس کا مرکز کاوڑی گوڑہ سکندرآباد تھا۔

- 1963 میں اس کا نیا نام پراگا ٹولس لمیٹیڈ رکھا گیا اور اسے محکمہ دفاع کے حوالے کیا گیا۔

سرسلک (1946ء):

تاریخی طور پر کاغذنگر، گونڈ سلطنت کا حصّہ تھا اس کا صدر مقام سرپور شہر تھا جو کوتھا پیٹھ کے نام سے بھی مشہور تھا۔

- کاغذنگر کے نئے شہر کا وجود ساتویں آصف جاہی فرمانروا کے دور میں ہوا۔کاغذنگر بعد میں سرپور پیپر ملس (SPM) ہوا۔
- سرپور پیپر ملس لمیٹیڈ اور پیپر کا گودا بنانے کی مِل ملک کی سب سے پہلی مل تھی جو سرپور، کاغذنگر، عادل آباد ضلع تلنگانہ میں واقع ہے اس کی پیداوار 1942ء سے شروع ہوئی۔

چارمینار سگریٹ فیکٹری (1925) اور وزیر سلطان تمبا کو کمپنی (1930):

- وزیر سلطان تمبا کو فیکٹری کو مرحوم M/s وزیر سلطان نے 1916 میں وٹھل واڑی میں شروع کئے۔بعد میں موکشا گنڈم ویشویشورا کے مشورہ پر وٹھل واڑی کی جگہ کو موجودہ حیدرآباد 1930ء میں VST منتقل کیا گیا جو مشیرآباد اعظم آباد کا علاقہ حیدرآباد شہر میں ہے۔
- کمپنی سگریٹوں کو بناتی اور کمپنی سگریٹوں کو چرماس، چارمینار، گولڈ مومنٹ کے نام سے بناتی اور تقسیم کرتی تھی۔1930ء میں موکشا گنڈم ویشوش رایّا کے مشورہ پر مشیرآباد۔اعظم آباد کا 200 ایکڑ کا علاقہ صنعتوں کیلئے مختص کیا گیا۔

کارخانہ زندہ طلسمات (1920ء):

کارخانہ زندہ طلسمات میں مشہور زندہ طلسمات، فاروقی منجن، زندہ بام تیار ہوتا ہے۔یہ ریاست حیدرآباد میں 1920ء مشہور حکیم مرحوم محمد معزالدین فاروقی نے متعارف کروایا۔

اہم کارنامے

- 1941ء میں اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خاں نے اپنا ذاتی بینک قائم کیا جو حیدرآباد اسٹیٹ بینک (اسٹیٹ بینک آف حیدرآباد) سنٹرل بینک کہلاتا ہے جو عثمانیہ سکّہ سے چلتا تھا جو حیدرآباد اسٹیٹ کی کرنسی تھی۔ یہ پہلی ریاست تھی جس کی علیٰحدہ کرنسی تھی۔ حیدرآباد کا روپیہ ہندوستان کے روپیوں سے الگ تھا۔ برطانوی ہندوستان میں حیدرآباد ہی ایسی ریاست تھی جہاں کے حکمراں کو اپنی کرنسی جاری کرنے کا حق تھا۔ 100 روپیہ کی نوٹ 1918ء میں جاری کی گئی۔
- پہلا انگریزی گرامر اسکول شہر حیدرآباد میں 1834ء میں (سینٹ گرامر اسکول) انگلینڈ کے چرچ کے پادری کے ہاتھوں شروع کیا گیا۔
- 1854ء میں سالار جنگ نے دارالعلوم اورینٹل کالج شہر حیدرآباد میں قائم کیا اور اُسے تعلیمی بورڈ کے ماتحت کر دیا۔ یہ تعلیمات عامہ کی طرف پہلا قدم تھا۔
- 1880ء میں چادرگھاٹ انگریزی ہائی اسکول کو اونچے درجہ میں لاکر سکنڈری کالج کر دیا اور اُسے حیدرآباد کالج کا نام دیا گیا جو 1887ء سے نظام کالج کہلایا۔
- 1884ء کا سال ریاست کی تاریخ میں تعلیمی میدان میں ایک نئے باب کا آغاز کرتا ہے اس سال اعلیٰ حضرت جناب میر محبوب علی خاں نظام ششم نے سید حُسین بلگرامی (عام طور پر نواب عماد الملک) کو تعلیم عامہ کا ناظم مقرر کیا۔
- 28/اگست 1918ء کو نظام ہفتم اعلیٰ حضرت جناب میر عثمان علی خاں نے ایک فرمان کے ذریعہ جامعہ عثمانیہ کے قیام کی منظوری دی جو 1400 ایکڑ کے موجودہ احاطہ پر ہے۔ اُس کے معمار نواب زین یار جنگ تھے۔ عظیم جامعہ عثمانیہ کی عمارت قدیم ہندو،
- عہد وسطیٰ کے مسلم اور جدید یوروپی طرز کا مرکب ہے۔ اُس زمانے میں یہ عمارت 36 لاکھ میں تعمیر کی گئی۔ اسی طرز تعمیر کے ڈیزائن کو لاء کالج، انجینئرنگ کالج اور سائنس بلاک کی تعمیر میں اپنایا گیا۔
- جامعہ عثمانیہ جامعہ تھی جس نے ہندوستانی زبان (اُردو) کو ذریعہ تعلیم اور انگریزی کو لازمی مضمون قرار دیا۔ اس کے علاوہ دینیات یا اخلاقیات اور دوسرے مضامین آرٹس اور سائنس میں رکھے گئے۔
- سٹی کالج کو 1921ء میں قائم کیا گیا اس کے سات سال بعد میڈیکل کالج، انجینئرنگ کالج اور ٹیچرس ٹریننگ کالج اور ورنگل انٹرمیڈیٹ کالج وجود میں آئے۔
- 1935ء تک نظام کالج، محبوب کالج، جو مدراس یونیورسٹی سے منسلک تھے کے علاوہ نو دوسرے کالجس جو جامعہ عثمانیہ سے منسلک تھے قائم ہوئے اور چند انٹرمیڈیٹ کالجس بھی جوڑے گئے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) اموکتامالیہ کا مصنف کون ہے؟

(1) ردرادیوا (2) چانکیہ (3) کرشنادیورائے (4) گنپتی دیوا

(2) جنگ تالی کوٹہ کب لڑی گئی؟

(1) 1562ء (2) 1570ء (3) 1568ء (4) 1565ء

(3) بہمنی سلطنت کی بنیاد کب ڈالی گئی؟

(1) 1352ء (2) 1347ء (3) 1368ء (4) 1447ء

(4) بہمنی سلطنت پر کتنے حکمرانوں نے حکومت کی؟

(1) 20 (2) 18 (3) 12 (4) 16

(5) کس نے ہزار ستون کا مندر تعمیر کروایا؟

(1) ردرادیوا (2) ردرمادیوی (3) کرشنادیورائے (4) گنپتی دیوا

(6) میڈارم جاترا کہاں منعقد کی جاتی ہے؟

(1) کریم نگر (2) ورنگل (3) محبوب نگر (4) عادل آباد

(7) شہر حیدرآباد کو کس نے بسایا؟

(1) ابراہیم قلی قطب شاہ (2) محمد قلی قطب شاہ (3) عبداللہ قطب شاہ (4) محمد قطب شاہ

(8) نظام ششم تھے۔

(1) میر عثمان علی خاں (2) میر محبوب علی خان (3) سکندر جاہ (4) نظام علی خان

جوابات

1-3	2-4	3-2	4-2	5-1	6-2	7-2	8-2

13. مغلیہ حکومت۔ بابر کی آمد کے وقت ہندوستان کے حالات، بابر ہمایوں، شیر شاہ، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں، اورنگ زیب، مغلیہ سلطنت کے زوال کے اسباب، مرہٹوں کا عروج، سکھوں کی تاریخ

○ ''مغل'' نام دراصل 'منگول' لفظ سے اخذ کیا گیا ہے جو بادشاہ کی شان وشوکت' رعب ودبدبہ کو ظاہر کرتا ہے یہ حکمرانوں کا نام نہیں تھا۔ یہ لوگ اپنے آپ کو تیموری کہتے تھے۔ 1526ء سے 1707ء کے دوران چھ عظیم مغل بادشاہ بابر' ہمایوں' اکبر' جہانگیر' شاہ جہاں اور اورنگ زیب گذرے ہیں۔ یوں تو مغل دور 1857ء تک چلا لیکن بعد کے حکمراں صرف یوں ہی برائے نام تھے۔ ابتدائی چھ بادشاہ عظیم مغل کہلائے۔

عظیم مغل بادشاہ	بعد کے مغل بادشاہ
1. ظہیرالدین محمد بابر 1526ء تا 1530ء	بہادر شاہ 1707ء تا 1712ء
2. نصیرالدین محمد ہمایوں 1530ء 1540ء	جہاندار شاہ 1712ء تا 1713ء
1555ء تا 1556ء	فرخ سیر 1713ء 1719ء
.	رفیع الدرجات 1713ء (3 مہینے)
.	رفیع الدولہ 1713ء (چار مہینے)
.	روشن اختر
* شیر شاہ ودیگر 1555 - 1540	محمد شاہ 1719ء تا 1748ء
3. ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر	احمد شاہ 1748ء 1754ء
1556ء تا 1605ء	عالمگیر شاہ 1754ء 1759ء
.	شاہ عالم دوم 1759ء تا 1806ء

4. نورالدین محمد جہانگیر 1605ء تا 1628ء
5. شہاب الدین محمد شاہجہاں 1627ء تا 1656ء
6. محی الدین محمد اورنگ زیب 1656ء 1707ء

اکبر دوم 1806ء تا 1837ء
بہادر شاہ دوم 1837ء تا 1857ء

- بابر کا اصل نام ظہیر الدین محمد بابر تھا۔ وہ فروری 1473ء میں پیدا ہوا۔ اس کا تعلق ماں کی طرف سے چنگیز خاں اور باپ کی جانب سے تیمور سے ملتا تھا۔ 'بابر' کے معنی فارسی میں شہر کے ہیں وہ وسط ایشیاء کے ایک ملک فرغنہ سے تعلق رکھتا تھا۔
- اُزبکوں کی دشمنی کی وجہ سے فرغنہ ہاتھ سے نکل گیا۔ اُس نے 1504ء میں کابل پر قبضہ کرلیا۔ اور آگے چل کر 1526ء میں پہلی جنگ پانی پت میں آگرہ کے حکمراں ابراہیم لودھی کو شکست دی۔ اُس نے ہندوستان میں رہنے کا ارادہ کرلیا اُس نے اپنی پوری توجہ یہاں مستحکم ہونے پر لگادی۔
- راجپوت جو ہندوستان میں ایک ہندو حکومت قائم کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے اُنہوں نے رانا سنگرام سنگھ جو میواڑ کا راجہ تھا اس کے ساتھ ملکر بابر پر حملہ کیا۔ یہ جنگ 'کانوا' کہلائی جو 1527ء میں ہوئی۔ اِس میں راجپوتوں کو شکست ہوئی۔ اِس جنگ نے بابر کو دہلی کا حقیقی فرمانروا بنادیا۔
- اس کے بعد بابر نے 1528ء میں چندیری کی جنگ میں میونسی رائے نامی راجپوت کو شکست دی۔ اور پھر ابراہیم لودھی کے بھائی محمد لودھی کو 1529ء میں گھاگرہ کی جنگ میں شکست دی۔ بابر 1529ء میں 48 سال کی عمر میں چل بسا۔
- **بابر کا جانشین نصیر الدین ہمایوں تھا (1530-40, 1555-56)**: ہمایوں کے معنی 'خوش قسمت' کے ہیں۔ ہمایوں نے حدود سلطنت میں اضافہ کیا۔ مگر افغان سردار شیر شاہ کے ہاتھوں اپنی سلطنت کھودی اور پندرہ سال کے بعد ایران کے شہنشاہ تھیمس کی مدد سے 1555ء میں پھر دہلی پر قبضہ کرلیا۔ لیکن دوسرے ہی سال 1556ء میں ہمایوں لائبریری کی سیڑھیوں سے گر کر انتقال کر گیا۔ ہمایوں کو مغلیہ تاریخ میں بدقسمت بادشاہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اُس کا انجام اس کے کردار کے مطابق ہوا۔
- **شیر شاہ (1540ء تا 1545ء)**: شیر شاہ کا اصلی نام فرید تھا۔ وہ سور خاندان سے تعلق رکھتا تھا وہ 1472ء میں پیدا ہوا۔ وہ اپنے والد کی جاگیر سہسرام کا گورنر' نگران کار بنا اور اپنے آپ کو ایک اچھا منتظم ثابت کیا۔ آگے چل کر وہ بہار کا گورنر بنا۔ اسی دوران اس نے ایک شیر سے تنہا مقابلہ کرتے ہوئے ہلاک کیا۔ اور شیر خاں' کا خطاب حاصل کیا۔
- شیر شاہ نے دہلی کے بادشاہ ہمایوں کو چوسہ اور قنوج کی جنگ میں شکست دی۔ اور 1540ء میں دلی کا بادشاہ بن بیٹھا۔ اور اپنا لقب ''شیر شاہ'' رکھا۔ ممتاز مؤرخ ترپاٹھی کے مطابق ''شیر شاہ تاریخ کی عظیم شخصیتوں میں سے ایک تھا جس نے اپنی سلطنت کو شان و شوکت کی بلندیوں پر پہنچادیا'' شیر شاہ اپنی فتوحات سے زیادہ اپنے بہترین نظم ونسق کے لئے مشہور ہے۔

شیر شاہ کا نظم ونسق

1. مرکزی حکومت کا سربراہ شیر شاہ تھا۔ تمام اختیارات اُسی کے ہاتھ میں تھے۔ وہ عوام کا خیر خواہ تھا۔
2. بادشاہ کی مدد کے لیے چار وزراء تھے۔
   a. دیوانِ وزرات b. دیوانِ عارض c. دیوانِ رسالت d. دیوانِ انشاء
3. صوبائی نظم ونسق جمہوری طرز پر غیر مرتکز تھا۔
   a. ہر سرکار میں ایک مقتدارِ شقدران تھا۔

b. پرگنہ کی سطح پر شقدار بڑا عہدیدار ہوتا تھا جس کی ماتحتی میں امین (نظم وضبط) اور فوتے دار (مالگزاری اور عدل وانصاف) ہوتے تھے۔
c. دیہات کا نظم ونسق وہاں کے بزرگوں کے ذمہ تھا جن کے تحت پٹواری، چوکیدار اور مقدم ہوتے تھے۔
4. شیر شاہ نے علاء الدین خلجی کے فوجی نظم ونسق کو اپنایا اور مستقل فوج اپنے کنٹرول میں رکھی۔

خصوصی توجہ

a. شیر شاہ فوجیوں کی بھرتی اور تنخواہیں مقرر کرنے میں خصوصی توجہ دیتا تھا۔
b. جاگیردارانہ نظام کو ختم کر کے سپاہیوں کو نقد تنخواہیں مقرر کیں۔
c. گھوڑوں کو داغنے کا نظام موجود تھا۔ شیر شاہ معائنہ کے بعد سپاہیوں کا تقرر کرتا تھا۔

1. زمینی اصلاحات

a. تمام زرعی اراضیات کی پیائش کی گئی۔ انہیں زرخیزی کے لحاظ سے اچھی متوسط اور خراب تین زمروں میں تقسیم کیا گیا۔ پیداوار کا ایک تہائی حصہ حکومت کی مالگزاری مقرر کیا گیا۔
b. کاشت کار مالگزاری نقد رقم یا جنس کی شکل میں ادا کر سکتا تھا۔
c. ٹیکس وصول کرنے کے لیے درمیانی آدمی کو ذمہ داری سونپی گئی۔
d. رعیت واری نظام کی بنیاد رکھی گئی۔
e. شیر شاہ نے کاشت کاروں کو زمین کے مالکانہ حقوق عطا کیے اور زمین کا پٹہ دیا جانے لگا۔

2. عدل وانصاف: عدل وانصاف کی عدالتِ عالیہ بادشاہ کے سپرد تھی۔

1. صدر قاضی عدلیہ کے محکمہ کا سربراہ تھا۔ اور انصاف کے کام میں بادشاہ کی مدد کرتا تھا۔
2. قاضی سرکار اور امین پرگنہ کی سطح پر انصاف کا کام انجام دیتے تھے۔
3. قوانین اور فرامین کی عمل آوری کے لئے صدر شقدر یعنی شقدار، شقدران اور گاؤں کے عہدیدار متعین تھے۔ شقدر پرگنہ اور گاؤں کے عہدے دار گاؤں کی سطح پر اپنے فرائض انجام دیتے تھے۔
4. شیر شاہ نے جاسوسی کے نظام کے ذریعہ عہدیداروں پر اپنا کنٹرول رکھا۔ اور رعایا کو انصاف دیا۔
5. اُس نے مخلوط دھاتوں سے بنے سِکوں کے نظام کو ختم کیا اور نئی کرنسی دام کو روشناس کیا۔ جو سونے، چاندی، اور تانبہ کی مساوی مقدار سے بنائے جاتے تھے۔ اُس نے ذرائع حمل ونقل کو بہتر بنانے کے لئے چار بڑی شاہراہیں تعمیر کروائیں۔

- **اکبر:** اکبر 23/نومبر 1542ء میں امرکوٹ کے مقام پر پیدا ہوا۔ اُس کے والد ہمایوں اور والدہ حمیدہ بانو تھیں۔ وہ چودہ (14) سال کی عمر میں جلال الدین محمد اکبر کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ اتالیق بیرم خان نے 14/فروری 1556ء میں اکبر کا ہندوستان کے شہنشاہ کی حیثیت سے اعلان کیا۔
- اکبر نے عادل شاہ کے وزیر ہیمو کو تاریخی جنگ ''دسری جنگ پانی پت'' میں 1556ء میں شکست دی۔ اس طرح یہ جنگ نہ صرف فیصلہ کن تھی وہ ہندوستان میں مغل سلطنت کے قیام میں مدد ومعاون ثابت ہوئی۔
- اس جنگ کے بعد اکبر نے بیرم خان کی سرپرستی میں گوالیار، جونپور، اجمیر اور مالوہ کو فتح کیا۔ اَب اکبر بیرم خان کی مداخلت گوارا نہیں کر رہا تھا چنانچہ اکبر نے 1560ء میں بیرم خان کو اس کے عہدے سے ہٹا دیا اور حج بیت اللہ کے لئے بھیج دیا۔

- بیرم خاں کو معزول کرنے کے بعد اکبر کا نصب العین تھا سارے ہندوستان کو فتوحات کے ذریعہ متحد کرنا اور ہندوستان کا مقتدر اعلیٰ بننا۔ اُس نے شمالی ہند کی کئی ریاستوں کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔ جس میں گونڈوانہ (1564ء)' گجرات (1512ء)' بنگال (1576ء)' بہار اور اڑیسہ (1595-1555ء) اور آخر میں میواڑ جو کے رانا اُودے سنگھ اور پرتاب سنگھ کے زیر نگیں تھا اُسے 1574ء میں فتح کرلیا۔ شمالی فتوحات کے بعد اکبر نے اپنی فتوحات کا رُخ جنوب کی طرف موڑا۔ احمد نگر کو (1600ء) میں اور خاندیش کو 1601ء میں فتح کیا۔
- ان تمام فتوحات کے نتیجے میں مغلیہ حدودِ سلطنت اکبر کے دور میں کشمیر سے بہار تک اور کابل سے بنگال تک وسیع ہوتی گئی۔ اکبر کی سلطنت پندرہ صوبوں پر مشتمل ہے۔
- **ابوالفضل:** ابوالفضل اکبر کا درباری عالم تھا۔ اُس نے ''آئین اکبری'' اور ''اکبر نامہ'' لکھا آئین اکبری تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ 1598ء میں مکمل ہوئی۔ وہ 5600 صفحات پر مشتمل ہے اور اکبر کے دور حکومت کا ایک بہترین ماخذ ہے۔
- آئین اکبری کی اہمیت کا اندازہ ہم اِس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اس کے تینوں حصے انگریزی زبان میں ترجمہ کیے گئے۔ اِس کا پہلا حصہ ہنری بلاچ مین (Henry Blochmann) نے اور دوسرے دو حصے ایچ.ایس. جاریٹ (H.S. Jarett)' نے ترجمہ کیے اور ان کو بنگال کی ایشیاٹک سوسائٹی نے شائع کیا۔
- **جہانگیر:** جہانگیر کا اصلی نام سلیم تھا۔ وہ اپنے والد اکبر کی وفات کے بعد 1605ء میں تخت نشین ہوا۔ تخت نشین ہونے کے ساتھ ہی اُس نے بارہ فرامین جاری کیے۔ وہ ایک رحمدل' انصاف پسند اور عوام کی بھلائی چاہنے والا بادشاہ تھا۔ وہ مکمل طور پر اپنے اُصولوں پر عمل نہیں کرسکا اور دنیاداری کے مشاغل میں مبتلا ہوگیا۔
- جہانگیر کے دور میں کئی اہم واقعات پیش آئے جیسے 1606ء میں خسرو کی بغاوت' اِسی سال گرو ارجن سنگھ کا قتل ہوا۔ 1615ء میں میوار کی فتح' 1620ء میں کانگرہ کی فتح اور یوروپیوں کی ہندوستان میں آمد' 1625ء میں خرم (شاہجہاں) کی بغاوت وغیرہ۔
- جہانگیر کی نور جہاں سے شادی اُس کے دور کا ایک اور اہم واقعہ ہے۔ مغل دور میں پہلی مرتبہ ایک خاتون کو حکومت چلانے کا موقع ملا۔ نور جہاں ایک تعلیم یافتہ' ذہین اور سمجھدار خاتون تھی۔ جہانگیر سے 1611ء میں شادی کے بعد اُس نے مغل تاریخ میں غیر معمولی کردار ادا کیا۔ اُس نے تمام اعلیٰ اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیے۔ دراصل وہ اقتدار کی خواہشمند تھی۔ اُس نے سکوں پر بادشاہ کی طرح اپنا نام بھی کندہ کروایا۔ جھروکہ میں نمودار ہوتی تھی۔ اُس نے اپنے باپ بھائی اور رشتہ داروں کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔
- **شاہجہاں (1628ء تا 1658ء):** شاہجہاں کا اصلی نام خرم تھا۔ وہ اپنے والد جہانگیر کے انتقال کے بعد نور جہاں کو خانہ جنگی میں شکست دے کر 1628ء میں تخت نشین ہوا۔ تخت نشین ہونے کے بعد شاہجہاں نے کئی بغاوتوں کو کامیابی سے کچلتے ہوئے احمد نگر' بیجا پور' گولکنڈہ' اور چند وسط ایشیائی علاقوں کو فتح کیا لیکن قندھار کو واپس حاصل نہیں کرسکا جس کو اس کے والد جہانگیر نے کھو دیا تھا۔
- اسی لیے مورخین کے شاہجہاں کے متعلق دو متضاد خیالات ہیں۔ مورخین جیسے ہنٹر (Hunter)' ایلفنسٹن (Elpinstine)' وغیرہ کا خیال ہے کہ شاہجہاں کا دور سنہرا دور تھا۔ اس دور میں امن وامان' بہترین نظم ونسق' معاشی خوشحالی' ادب اور آرٹ کی ترقی نے شاہجہاں کے دور کو شان وشوکت کی بلندیوں پر پہنچا دیا تھا۔
- دوسرا خیال ایس.آر. شرما اور وی.اے. اسمیتھ کے مطابق شاہجہاں کا دور مغل سلطنت کے زوال کی ابتداء تھی اس دور میں ملک میں سیاسی سازشوں کا جال بچھا ہوا تھا جو مغلوں کے لئے خطرے کی گھنٹی تھی۔

- **اورنگ زیب (1658ء تا 1707ء):** جب شاہجہاں آگرہ میں بیمار ہوا تو اس کے چاروں بیٹوں میں تخت کے لیے رسہ کشی شروع ہوئی۔ دارالشکوہ جو شاہجہاں کا سب سے بڑا اور چہیتا بیٹا تھا وہ تخت کا دعویدار تھا۔ اورنگ زیب جس نے مغل تخت حاصل کرنے کے لیے اہم رول ادا کیا۔
- اُس نے ظاہری طور پر تو یہ اعلان کر دیا کہ اُسے تخت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اُس نے در پردہ مراد کو دھوکا دیا جس کی وجہ سے 1658ء میں گوالیار کے قلعہ میں اُسے قتل کر دیا گیا۔ دوسری طرف اُس نے شجاع کو انہ آباد میں کھجور کے مقام پر 1659ء میں شکست دی۔ آخر میں سموگڑھ کی جنگ میں اورنگ زیب کے مخالف دارالشکوہ کو شکست دی گئی۔ بعد میں اُسے گرفتار کیا گیا اور دہلی کی گلیوں میں گھما کر قتل کر دیا گیا۔
- اورنگ زیب نے شاہجہاں کو آگرہ کے قلعہ میں قید کر دیا اور ہندوستان کا بادشاہ بن گیا اور اپنا لقب 'پادشاہ' اور 'غازی' رکھا۔
- عظیم مغلوں میں اورنگ زیب آخری عظیم بادشاہ گذرا ہے۔ اِسی کے دور میں مغلیہ سلطنت نہ صرف شہرت کی بلندیوں تک پہنچی۔ اِسی کے دور سے مغل سلطنت کا شیرازہ بکھرنے لگا۔
- اورنگ زیب کا غیر معمولی پچاس سالہ دور دو مساوی حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ابتدائی پچیس سالہ دور جو کہ 1658ء سے 1681ء تھا جس میں شمالی ہند کی طرف اُس نے توجہ دی اور تمام اہم شعبوں بشمول شہری، فوجی اُمور ترقی میں گہری دلچسپی لی۔ اِس دور میں اُس نے جنوبی ہند کو مکمل نظر انداز کر دیا۔ دوسرے دور میں سیاسی دلچسپی کا مرکز نگاہ دکن تھا۔ وہ 1681ء میں اپنے خاندان، دربار اور فوج کے ساتھ دکن منتقل ہو گیا۔
- تب شمالی ہند کا نظم ونسق پوری طرح اُس نے نظر انداز کر دیا۔ جس کی وجہ سے شمالی ہند میں بدنظمی اور لاقانونیت پھیل گئی۔ بادشاہ دکن کی مسلم سلطنتیں جیسے بیجاپور، اور گولکنڈہ کی طاقت کو آسانی سے دبا سکتا تھا لیکن اسی دوران مرہٹوں میں قومیت کے جذبات اُبھرنے لگے جس کی وجہ سے اس کی کوششیں ناکام ہوتی گئیں۔ اورنگ زیب کے لئے دکن کی پالیسی مسلسل پریشان کن رہی اور اس کے طویل دورِ حکومت، شاندار سلطنت کے قیام اور مکمل توجہ کے باوجود بھی مغل سلطنت کو تباہی سے دوچار ہونا پڑا۔
- **مغل نظم ونسق: مرکزی نظم ونسق:** مغل نظم ونسق میں بادشاہ کو مرکزی مقام حاصل تھا۔ تاہم روزمرہ کے معاملات میں اُس کی مدد کے لیے کئی وزراء تھے یہ تھے وکیل (وزیر اعظم)، وزیر (مالیہ)، میر بخشی (جنگی امور)، میر صدر (اوقاف)، اور صدر قاضی (عدل و انصاف)، وغیرہ۔ بادشاہ عدل کا سرچشمہ تھا۔
- **صوبائی نظم ونسق:** انتظامی سہولت کی خاطر سلطنت کو کئی صوبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر صوبہ کا ایک بڑا عہدیدار صوبیدار یا ناظم ہوتا تھا جو صوبائی سطح پر پورا انتظام سنبھالتا تھا۔ صوبیدار کی مدد کے لیے دیوان، قاضی، بخشی، وقائع نویس اور کوتوال ہوتے تھے۔ ہر صوبہ کئی سرکاروں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر سرکار کا صدر فوجدار ہوتا تھا عمل گذار، بخشی اور خزانچی اہم عہدیدار تھے۔ ہر سرکار پرگنوں میں تقسیم کی گئی۔ جس کا صدر شقدر رہوتا تھا۔ شقدر کی مدد کے لیے کئی عہدیدار ہوتے تھے۔ گاؤں نظم ونسق کی سب سے آخری اکائی تھا۔ جہاں پنچایت تمام معاملات کا فیصلہ کرتی تھی۔
- **جھروکہ کی رسم:** آگرہ کے قلعہ میں دیوانِ خاص میں جہانگیر نے 1605ء میں عدل کی زنجیر لگوائی تا کہ عوام کو انصاف مل سکے۔ عوام کی شکایات کو بادشاہ تک پہنچانے کا یہ ایک نیا طریقہ تھا۔ مغل شہنشاہ اور ملکہ رعایا کو جھروکہ سے اپنا دیدار کرواتے۔ خاص دربار میں عوام کو اپنے دیدار سے بہرہ ور کرتے تھے۔ اور ان کی شکایات سن کر فیصلہ صادر کرتے تھے۔
- سوائے اکبر کے تمام مغل بادشاہوں نے جاگیرداری نظام پر عمل کیا۔ اس نظام میں فوج جاگیرداروں کے کنٹرول میں رہا کرتی تھی۔ اکبر نے دو قسم کے فوجی نظام کو قائم کیا۔ ایک جو مستقل فوج کہلاتی تھی اور راست بادشاہ کے تحت ہوتی تھی۔ دوسری قسم کی فوج جو منصبدار کے تحت ہوتی تھی اسے منصبداری نظام کہا جاتا تھا۔

- اکبر اس نظام کا بانی تو نہیں تھا لیکن اس نے اس نظام کی خامیوں کو دور کرتے ہوئے منظّم طریقے سے اسے قائم کیا۔ منصب کے معنی عہدہ، وقار یا درجہ کے ہیں۔ منصب کو سنبھالنے والا منصب دار کہلاتا تھا۔ جس کا کام بادشاہ کو وقتِ ضرورت فوج فراہم کرنا اور اپنی خدمات فراہم کرنا ہوتا تھا۔
- قابل کاشت زمین کی پیائش کی گئی۔ اور ابتدائی زرخیزی کے لحاظ سے اُسے چار زمروں میں تقسیم کیا گیا۔ پولج، پروتی، چچھ اور بنجر زمین۔ زمین کی پیائش کے لئے ''گز الٰہی'' استعمال کیا گیا۔ اِن چاروں زمروں کو زرخیزی کے لحاظ سے پھر تین درجوں کے مطابق مالگذاری مقرر کی گئی۔ حکومت ایک تہائی حصہ مالگذاری وصول کرتی تھی۔ مالگذاری نقد یا جنس کی شکل میں ادا کی جاتی تھی۔ یہ نظام ''رعیت واری نظام'' بھی کہلاتا تھا۔
- بابر نے مقبرے اور تالاب تعمیر کروائے۔ اکبر نے کئی عمارتیں تعمیر کروائیں جس میں ہند۔ ایرانی طرز تعمیر کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ جامع مسجد جو فنِ تعمیر کا خوبصورت شاہکار ہے۔ اعتماد الدولہ کا مقبرہ، بیربل کا محل، آگرہ کا قلعہ، جہانگیر کا محل، دیوانِ عام، دیوانِ خاص، اور بلند دروازہ وغیرہ اہم عمارتیں ہیں جو اکبر کے دور میں تعمیر ہوئیں۔
- جہانگیر جس نے تعمیرات سے زیادہ مصوری میں دلچسپی لی۔ اسے باغات سے بھی گہری دلچسپی تھی۔ تعمیرات کے لیے سب سے زرین دور شاہجہاں تھا۔ اسی لیے شاہجہاں کے دور کو تعمیرات کا سنہرا دور کہا جاتا ہے۔ اُس نے آگرہ، دہلی، لاہور میں کئی سنگ مرمر کی عمارتیں تعمیر کروائیں۔ جن میں کروڑوں روپے لگائے گئے۔ ہندوستان کا موجودہ صدر مقام دہلی اُس دور میں ''شاہجہاں آباد'' کہلاتا تھا۔ دیوانِ عام، دیوانِ خاص، لال قلعہ، تاج محل، مسمّم برج، موتی مسجد، جیسی عمارتیں شاہجہاں کے دور میں تعمیر کی گئیں۔ اسی لیے شاہجہاں کو انجینئر بادشاہ کہا جاتا ہے۔
- استاد خلیل عیسٰی شاہجہاں کے دور میں معمار تعمیرات (Chief Architect) تھے۔
- ہندوستانی مصوری بھی اکبر کی سرپرستی میں پھلی پھولی۔ اکبر نے اس میں فارسی طرز اور اسلوب کے استعمال کی ترغیب دی۔ جہانگیر کے دور میں مصوری کو زیادہ اہمیت حاصل ہوئی۔ عبدالصمد جس کو ''شیریں قلم'' کا خطاب دیا گیا۔ ''دسونت، سبدن، اور اکبر کے دور میں ابوالحسن اور استاد منصور احمد جنہوں نے مصوری میں غیر معمولی کارنامے سے انجام دیئے۔ انہیں عہد کے تعجب خیز فن کاروں کا خطاب ملا۔

مرہٹوں کا عروج

- 16 ویں صدی میں مرہٹوں نے دکن کی تاریخ میں اہم کردار ادا کیا۔ اورنگ زیب کی وفات کے بعد مغل سلطنت میں افراتفری مچی ہوئی تھی۔ اور اس انتشار کا اثر دکن پر بھی پڑا۔ مغلوں کی سامراجیت نے مرہٹوں میں سیاسی شعور بیدار کیا۔ انہوں نے شیواجی کی سرکردگی میں اپنی آزاد حکومت کا اعلان کر دیا۔ اپنی طاقت کو بڑھاتے ہوئے مغلوں کو بھی شکست دینے کی کوشش کرنے لگے۔
- دکن کے جزیرہ نما میں مرہٹواڑہ، کے جغرافیائی حالات نے مرہٹوں کے عروج میں بہت اہم رول ادا کیا۔
- اس زمانے کے مشہور سماجی مصلحین تکارام، رام درس، وامنا پنڈت کی تعلیمات نے مرہٹوں کو مضبوط طاقت ور بنانے میں اہم حصہ ادا کیا۔ علاقائی اداب نے مرہٹوں میں برق رفتاری سے طاقتور قوم بننے کی لہر دوڑا دی۔
- دیسی ادب کے ذریعہ مرہٹوں کے شاندار ماضی کو اُجاگر کیا گیا جس سے انہیں ترغیب ملی اور انہیں اپنے ماضی پر فخر کرنے کا موقع ملا۔
- مرہٹے جو ابتداء میں دکنی سلاطین کے پاس ملازم تھے۔ نظم و نسق میں بہت اچھا تجربہ حاصل کیے اور خود اعتمادی سے آگے چل کر اچھے منتظم بنے۔ دشمنوں کے مقابلے میں ایک آزاد، مضبوط حکومت قائم کیے اور اپنی ریاست کی دشمنوں سے حفاظت بھی کیے۔
- دکن کے سیاسی انتشار نے بھی مرہٹوں کو ایک آزاد ریاست قائم کرنے میں مدد کی۔

- **شیواجی (1627ء تا 1680ء):** مرہٹہ ریاست کا معمار شیواجی تھا وہ 20/اپریل 1627ء میں شونیر میں پیدا ہوا۔ اس کی ماں جیجا بائی تھی۔ اس کا باپ شاہ جی بھونسلے تھا جو ابتداء میں احمد نگر کی ریاست میں اہم عہدہ پر فائز رہا اور بعد میں بیجاپور کے سلطان کے پاس ملازمت کی۔
- پونا کی جاگیر بنایا وہیں پر شیواجی کی پرورش ہوئی۔ شیواجی کی ماں مذہب پرست اور عقلمند بھی تھی۔ اُس نے شیواجی کو مذہب کی عظمت سے واقف کروایا۔ اس پر فخر کرنا بھی سکھایا اور دو ہستیوں نے شیواجی کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ ایک دادا اجی کانڈ دیو جس نے شیواجی میں تنظیمی صلاحیتیں پیدا کیں۔ اور دوسرا روحانی پیشوا سمر رام داس تھا جس نے شیواجی کو ہندو مذہب اور حب الوطنی کا سبق پڑھایا۔

صاحبِ اقتدار ہونا

- شیواجی نے حالات اور گردوپیش کا جائزہ لیا اور اپنے باپ کی جاگیر کو بھی سنبھالا۔ اس طرح اُسے نظم و نسق کا ذاتی تجربہ حاصل ہوا۔ پھر شیواجی نے اپنی فتوحات کا سلسلہ 1646ء میں اُنیس سال کی عمر میں شروع کیا۔ سب سے پہلے اُس نے بیجاپور کے تورن کے قلعے کو تسخیر کیا۔ اس کے بعد رائے گڑھ، چاکن، سنہا گڑھ، کونکان اور پورندر کے قلعوں کو فتح کیا۔ اُس نے رائے گڑھ کے مقام پر ایک قلعہ تعمیر کیا۔
- اسی کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ اسی دوران اس کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے بیجاپور کے سلطان نے شیواجی کے باپ کو گرفتار کرلیا۔ تب شیواجی نے بیجاپور پر حملے کو روک دیا۔ اور اپنے باپ کو بیجاپور کے سلطان کی قید سے چھڑا لیا۔ اور چھ سال تک (55-1649) اپنی فتوحات کا سلسلہ روک دیا۔
- شیواجی نے 1656ء میں جوالی قلعہ کے نگران کا رچندر راؤ مورے کو شکست دی۔ 1657ء تک اُس نے کلیان، بھیوانی اور کونڈانا کے مہاولی قلعوں کو فتح کرلیا۔ شیواجی کی بہادری کی شہرت اُس وقت دور دور تک پھیل گئی۔ جب اُس نے بیجاپور کے سپہ سالار افضل خان کا قتل کردیا۔ اُس واقعہ کے بعد اس کا اعتماد اور بڑھ گیا۔ اور اُس نے مغل علاقوں پر بھی حملے کرنے شروع کردیئے۔ ان حملوں کو روکنے اور شیواجی کی سرکوبی کے لیے۔
- اورنگ زیب نے ایک فوجی دستہ اپنے ماموں شائستہ خان کی رہنمائی میں روانہ کیا۔ لیکن شیواجی نے شائستہ خان کو بھی ہرا دیا۔ بعد میں رونگ زیب کے فوجی جنرل امبر کے راجہ جئے سنگھ سے معاہدہ پورندر کرنے پر مجبور ہوگیا۔
- **پورندر کا معاہدہ 1665ء**
  1. شیواجی کو اِس معاہدے کے تحت 23/قلعوں کو مغلوں کے حوالے کرنا پڑا۔
  2. اُس نے مغلوں سے عہد کیا کہ بیجاپور کے خلاف جنگوں میں اُن کی مدد کرے گا۔
  3. اُس نے اپنے بیٹے سمبھاجی کو پانچ ہزار سواروں کے ساتھ مغل دربار روانہ کرنے کا وعدہ کیا۔
  4. وہ مغلوں کو تیرہ سال میں چالیس لاکھ ادا کرنے پر راضی ہوا۔
  5. مغلوں نے بیجاپور کے چند علاقوں پر شیواجی کی برتری کو تسلیم کیا جس سے سالانہ پانچ لاکھ کی آمدنی ہوتی تھی۔
- مغل شہزادہ معظم نے شیواجی سے 1669ء میں ایک معاہدہ کیا جس کے تحت شیواجی کو راجہ کا خطاب دیا گیا۔ اور اس کے بیٹے شمبھاجی کو پنج ہزاری منصب عطا کیا گیا۔ شیواجی نے امن کے زمانے میں اپنا نظم و نسق قائم کیا اور اس میں عوام کی بھلائی کے لیے مختلف طریقے اپنائے۔

- شیواجی نے 1674ء میں آزاد ریاست کا اعلان کرتے ہوئے رائے گڑھ کو اپنا صدر مقام بنایا۔ اور 14/جون 1674ء میں چھتر پتی کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ اس کے بعد اُس نے کئی مغل علاقوں پر قبضہ کیا
- 1667ء میں اُس نے گولکنڈہ کے قطب شاہی حکمراں سے معاہدہ کیا۔ اس کے علاوہ کرناٹک میں جنجی 'ویلور اور تنجور کو بھی فتح کرلیا اور تنگبھدرا اور کاویری ندیوں کے درمیان کے علاقہ کا بلاشرکت غیر مالک بن بیٹھا۔ اس کی وفات 4/اپریل 1680ء میں ہوئی۔

اشٹھا پردھان

a. **پیشوا:** وزیر اعظم تھا۔ ریاست کے عمومی نظم ونسق کی دیکھ بھال کرتا تھا۔
b. **اماتیا:** وزیر مال تھا جو سرکاری حساب کتاب' آمدنی اور اخراجات دیکھتا تھا۔
c. **منتری:** دربار کا واقعہ نویس تھا اور شاہی دربار کی سرگرمیوں کو قلمبند کرتا تھا۔
d. **سچیوا:** وزیر داخلہ تھا۔ شاہی مراسلت اس کے ذمہ تھی۔
e. **سومنت:** وزیر خارجہ تھا اس کا کام دوسری ریاستوں سے خوشگوار تعلقات برقرار رکھنا۔ جنگ اور امن کے معاملات کی نگرانی کرنا تھا۔
f. **پنڈت راؤ:** خیرات' امداد اور مندروں کو اراضیات دیتا اور مذہبی اُمور انجام دیتا تھا۔
g. **سیناپتی:** فوج کا سپہ سالار اعظم تھا۔
h. **نیایادھیش:** عدلیہ کا سربراہ تھا اور ہندو قانون کے مطابق دیوانی اور فوجداری مقدمات کی سماعت کرتا تھا۔

- **صوبائی نظم ونسق:** شیواجی کی ریاست چار صوبوں میں تقسیم تھی۔ ہر صوبہ پر ایک وائسرائے یا گورنر مقرر تھا۔ ہر صوبہ کو کئی ضلعوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور ہر ضلع کو کئی دیہاتوں میں تقسیم کیا گیا تھا ہر گاؤں کی ایک پنچایت ہوتی تھی جس کا صدر پٹیل یا کلکرنی ہوتا تھا۔
- مغل علاقے جو مرہٹوں کے راست کنٹرول میں نہیں تھے ان علاقوں سے چوتھ وصول کیا جاتا تھا۔
- مالگزاری کے علاوہ چنگی کا محصول' سکہ سازی پر منافع' چوتھ اور سردیش مکھی وغیرہ دیگر آمدنی کے ذرائع تھے۔ چوتھ (ایک چوتھائی) ایک قسم کا فوجی ٹیکس تھا جو دوسری ریاستوں سے مرہٹوں کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے وصول کیا جاتا تھا۔ یہ کل آمدنی کا 1/4 حصہ ہوا کرتا تھا۔ سردیش مکھی بھی ایک مخصوص ٹیکس ہوتا تھا جو شیواجی کے اعزاز میں وصول کیا جاتا تھا۔ یہ آمدنی کا دسواں حصہ تھا۔
- **شیواجی کے جانشین:** شیواجی کی وفات پر 1680ء میں اُس کا بڑا بیٹا شمبھاجی تخت نشین ہوا۔ شمبھاجی بہادر تھا لیکن اس کی نااہلی کی وجہ سے وہ 1689ء میں اورنگ زیب سے مقابلہ میں شکست کھایا اور ہلاک ہوگیا۔ ش
- بالاجی وشوانا تھ جو پہلا پیشوا تھا اس کو مرہٹہ ریاست کا دوسرا بانی کہا جاتا ہے۔ جس نے مرہٹہ ریاست کو دوبارہ اس کی شہرت اور شان لوٹادی۔ بالاجی وشوانا تھ کی وفات کے بعد اسی کا بیٹا باجی راؤ اول 1720ء میں پیشوا بنا۔ باجی راؤ نے اپنی فوجی طاقت کے بل بوتے پر دریائے گوداوری اور کرشنا کے درمیانی علاقے پر اپنا تسلط جمایا۔ اُس نے ہندو پادشاہی کا تصور پیش کیا تھا۔ اس نے چند نیم وفاقی مرہٹہ ریاستیں قائم کیں۔ گجرات' مالوہ اور بندیل کھنڈ کو فتح کرلیا اور دہلی کی طرف پیش قدمی کی۔ اس سے قبل کہ وہ کچھ کرسکے اس کی غیر متوقع موت 1740ء میں واقع ہوگئی۔ اس وقت وہ 42 برس کا تھا۔

بالاجی باجی راؤ (1740-61)

- باجی راؤ کی موت کے بعد بالاجی راؤ پیشوا بنا۔ اس وقت اس کی عمر صرف 18 سال تھی۔ یہ نانا صاحب کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اس کا ماتحت سداشیو راؤ بھاؤ تھا۔ اس کے دور حکومت میں مرہٹہ ریاست کو بہت نام اور وسعت ملی۔ وہ ریاست ہندوستان کے ایک کونے

سے دوسرے کونے تک پھیل گئی تھی۔ اور وہ لوگ دوسری ریاستوں سے بھی چوتھ اور سردیش مکھی وصول کرنے لگے۔ اس دور کا سب سے اہم واقعہ تھا تیسری جنگ پانی پت جس میں مرہٹے افغان بادشاہ احمد شاہ ابدالی سے بُری طرح شکست کھا گئے۔

مغل تاریخ کے تابناک نقوش

1526	بابر نے پانی پت کے میدان میں ابراہیم لودھی کو شکست دی اور پہلا مغل بادشاہ بنا۔
1527	بابر نے راجپوت راجہ رانا سنگرام سنگھ کو شکست دی اور اپنی سلطنت کو مستحکم کیا
1530-40	ہمایوں کا ابتدائی دور
1540-55	ہمایوں کی شیر شاہ کے ہاتھوں شکست اور ایران میں جلاوطنی
1555-56	ہمایوں کا شیر شاہ کے دور میں ضبط کردہ علاقوں کو دوبارہ حاصل کرنا
1556-1605	اکبر کا دور حکومت
1605-1627	جہانگیر کا عہد
1627-1658	شاہ جہاں کا اقتدار
1658-1707	اورنگ زیب کی فرمانروائی
1739	نادر شاہ کا ہندوستان پر حملہ اور دہلی میں لوٹ مار
1761	تیسری جنگ پانی پت میں احمد شاہ ابدالی کی فتح اور مرہٹوں کی شکست
1765	بنگال کی دیوانی ایسٹ انڈیا کمپنی کے تحت
1857	آخری مغل شہنشاہ بہادر شاہ ظفر دوم کی انگریزوں کے ہاتھوں شکست اور رنگون کو جلاوطنی

- **گرونانک (1469ء تا 1538ء):** گرونانک کی آمد نے شمالی ہند میں بھکتی تحریک کو نئی طاقت بخشی۔ یہہ کبیر کے عہد میں جواں سال تھے۔ ان کی سرگرمیوں کا مرکز پنجاب تھا۔ ان کی تعلیمات بھی کبیر کی تعلیمات سے مشابہت رکھتی تھیں۔ ان کی پیدائش 1469ء میں تلونڈی کے مقام پر ہوئی۔ ان کے والدین کالورام اور ترپتا دیوی تھے۔ اُن کی شادی سُلا کھانی سے ہوئی۔ ان کے بیٹوں کے نام سری چنداور لکشمی چند تھے۔ ☆ گرونانک دلی سلطان کی حکومت میں ملازم تھے۔ اُنہیں 1594ء میں روشن ضمیری حاصل ہوئی۔ گرونانک بڑے عالم تھے۔ اُنہوں نے فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ ہندی اور پنجابی پر عبور تھا۔ ان کے تصورات کتابی شکل میں ''آدی گرنتھ'' میں ملتے ہیں۔ اُنہوں نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے کام کیا۔ اُنہوں نے غریبوں کے لئے کئی ایک لنگر خانے قائم کیے جہاں پر بھوکوں کو کھانا دیا جاتا تھا۔ گرونانک کے پیروؤں نے بعد میں ایک نیا مذہب سکھ مت قائم کیا۔
- **چیتنیا (Chaitanya) (1486ء تا 1533ء):** چیتنیا کو سری گورنگا بھی کہا جاتا ہے۔ وہ بنگال کے مشہور وشنو کو ماننے والے تھے۔ اُنہوں نے کیشوا بھارتی کی شاگردی میں 25 سال کی عمر میں راہبانیت اختیار کی۔ اُنہوں نے ''پوری'' سومناتھ ''دوارکا'' پندارپور، متھرا اور برنداون کا دورہ کرتے ہوئے وہاں کے لوگوں کی ثقافت کا مطالعہ کیا۔
- آخر کار اُنہوں نے اڑیسہ میں پوری کے مقام میں مستقل سکونت اختیار کی۔ یہہ کرشنا کے پجاری تھے۔ اُن کا کہنا تھا کہ رقص، موسیقی، نغمہ سرائی اور محبت سے خدا کے وجود کو پہچانا جاسکتا ہے۔ اُنہوں نے ذات پات کی مذمت کی اور عالمی بھائی چارگی پر زور دیا۔ اُنہوں نے بنگالی زبان میں ''شکشارشتک'' لکھی۔ اُنہوں نے گانے بجانے کو فروغ دیا۔ بھجن متعارف کروایا۔ اور برہمچاری کے خیال کو عام کیا۔
- **میرا بائی (1498ء تا 1546ء):** میرا بائی کا شمار ابتدائی سولہویں صدی کی خاتون بھکتی رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ وہ مرٹا

(Marta) کے رتن سنگھ راٹھور کی اکلوتی بیٹی تھی۔ اُن کی شادی 18 سال کی عمر میں 1516ء میں رانا سانگا کے بیٹے بھوج راج سے ہوئی۔ وہ بچپن ہی سے مذہبی مزاج کی حامل تھیں۔ اور آباء واجداد کی طرح کشن کی پرستش کرتی تھی۔ ان کے شوہر کی وفات کے بعد بنا ان کے سسرال والوں نے اُنھیں تکالیف دیں۔ ☆ آخر کار اُنہوں نے فیصلہ کرلیا کہ وہ اپنی زندگی کشن کی پرستش میں گذار دیں گی۔ اُنہوں نے برنداون میں سکونت اختیار کی اور مرتے دم تک وہیں رہیں۔ 1546ء میں اُنہوں نے کشن کی تعریف میں کئی ایک گیت لکھے۔ یہہ تمام گیت برج بھاشا (کچھ راجستھانی اور کچھ گجراتی) میں ہیں۔

- **تلسی داس (1532ء تا 1623ء):** وہ شمالی ہند کے ایک اور مشہور بھکتی تحریک کے رہنما تھے۔ وہ رام کے ماننے والے تھے۔ انہوں نے 1574ء رام چرتر مانس لکھی۔ اُنہوں گیتاولی اور ونایا پتریکا بھی لکھی۔ وہ رام کو اپنا دیوتا تصور کرتے تھے اور اُن کا ماننا تھا کہ بھکتی کے ذریعہ ہی رام تک پہنچا جاسکتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) بابر کی مزار کہاں واقع ہے۔

(1) دہلی (2) کابل (3) آگرہ (4) اورنگ آباد

(2) شیر شاہ کا اصلی نام تھا۔

(1) خسرو (2) فرید (3) عبداللہ (4) سلیم

(3) جنگ چوسہ کونسے سال لڑی گئی۔

(1) 1539ء (2) 1560ء (3) 1548ء (4) 1530ء

(4) جنگ کانوا میں بابر کے خلاف کونسا راجپوت قائد تھا۔

(1) امر سنگھ (2) اودے سنگھ (3) رانا سنگھ رام سنگھ (4) رنجیت سنگھ

(5) بابر کا تعلق والد کی جانب سے کس خاندان سے تھا۔

(1) غوری (2) غزنی (3) نادر شاہ (4) تیمور

(6) شیر شاہ نے اپنی سلطنت کو تقسیم کیا تھا۔

(1) سرکار س (2) پری گانس (3) ایقطا (4) ویشایاس

(7) جنگ قنوج لڑی گئی۔

(1) 1540ء (2) 1560ء (3) 1548ء (4) 1530ء

(8) وہ مغل حکمران جس کا انتقال لائبریری کی سیڑھیوں سے گرنے کے سبب ہوا۔

(1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) اورنگ زیب

(9) ''ہمایوں نامہ'' کو کس نے تحریر کیا۔

(1) ابوالفضل (2) امیر خسرو (3) گلبدن بیگم (4) برنی

(10) ''تزک بابری'' کس نے تحریر کی۔

(1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) فیروز شاہ

(11) شیر شاہ کے دور میں محکمہ مالیہ کا صدر ہوتا تھا۔

(1) دیوان عارض (2) دیوان انشاء (3) دیوان وزیر (4) دیوان رسالت

(12) اکبر کی پیدائش ہوئی۔

(1) امرکوٹ (2) کابل (3) لاہور (4) دہلی

(13) کس حکمران نے ''رعیت واری نظام'' کو روشناس کروایا۔

(1) اکبر (2) شیر شاہ (3) بابر (4) فیروز شاہ

(14) شیر شاہ نے درج ذیل میں کس کو روشناس کروایا۔

(1) ڈیم (2) چاندی کا سکہ (3) اشرفی (سونا) (4) یہ تمام

(15) ہمایوں کے مقبرہ کا معمار تھا۔

(1) میر قاسم (2) مرزا غیاث (3) فیروز (4) احمد لاہوری

(16) جہانگیر کا اصلی نام تھا۔

(1) خسرو (2) خرم (3) سلیم (4) بحر خاں

(17) جہانگیر نے کونسی کرنسی جاری کی تھی۔

(1) روپیہ (2) ڈیم (3) ٹنکا (4) نثار

(18) کس نے زائرین کے ٹیکس کا خاتمہ 1563ء میں کیا۔

(1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) اورنگ زیب

(19) منصبدار کی نگرانی کون کرتا تھا۔

(1) امیر (2) میر بخشی (3) میر قاسم (4) مشرف

(20) عبادت خانہ کی تعمیر کس نے کی۔

(1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) فیروز شاہ

(21) ''ضبط'' نظام کو کس نے روشناس کروایا۔

(1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) شیر شاہ

(22) کونسے مغل حکمران نے ''نوروز'' تہوار پر پابندی عائد کی۔

(1) اکبر (2) ہمایوں (3) اورنگ زیب (4) شیر شاہ

(23) اکبر نے دین الٰہی کی بنیاد کب ڈالی۔

(1) 1540ء (2) 1580ء (3) 1582ء (4) 1584ء

(24) اکبر کی درباری زبان تھی۔

(1) اردو (2) عربی (3) فارسی (4) ہندی

(25) کس حکمران نے منصبداری نظام کو 1571ء میں شروع کیا۔

(1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) شیر شاہ

(26) کس سکھ گرو کو اورنگ زیب نے موت کی سزا دی تھی۔

(1) گرو گوبند سنگھ (2) تیغ بہادر (3) ارجن سنگھ (4) گوند سنگھ

(27) دہلی کے لال قلعہ کو کس نے تعمیر کیا۔

(1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) شاہجہاں

(28) تاج محل کی تعمیر کس نے کی۔

(1) اکبر (2) ہمایوں (3) بابر (4) شاہجہاں

جوابات

1-2	2-2	3-1	4-3	5-4	6-1	7-1	8-2	9-3	10-3
11-3	12-1	13-2	14-4	15-2	16-3	17-4	18-1	19-2	20-1
21-4	22-3	23-3	24-3	25-1	26-2	27-4	28-4		

14. ہندوستان میں یورپیوں کی آمد۔ پرتگالی، ڈچ، فرانسیسی۔ جنگیں۔ برطانوی حکومت کا قیام، پہلی جنگ آزادی۔ گورنر جنرل اور وائسرائے۔ سماجی اور مذہبی تحریکات

- نوآبادیاتی نظام دراصل کسی دوسرے ملک پر اقتدار حاصل کرنے کے نظام کو کہا جاتا ہے۔ اس طرح فتح کردہ ملک کو نوآبادیاتی کہا جاتا ہے۔ یہ نوآبادیات مالی اور سیاسی مفادات کے حصول کے لئے قائم کی جاتی تھیں۔ یورپ میں صنعتی انقلاب سے کارخانوں میں خام مال کی شدید ضرورت پڑنے لگی۔ امریکی اور یوروپی فتوحات نے نئے نوآبادیاتی نظام کی بنیاد ڈالی
- 31/ڈسمبر 1600ء کو ملکہ الزبتھ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو 15 سال کے لئے مشرقی ممالک سے تجارت کی اجازت دی۔ اس طرح ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ اس دور میں ہندوستان میں اکبر بادشاہ کی حکومت تھی۔
- ہندوستان میں یوروپی کمپنیوں کی آمد کے وقت ہندوستان سیاسی اور معاشی طور پر مستحکم تھا۔ 1605ء میں شہنشاہ اکبر کی وفات اور پھر اکبر کے جانشین جہانگیر کی یوروپی کمپنیوں کو ہندوستانی تجارتی مرکز سورت میں تجارت کی اجازت سے تاریخ ہند میں نئے دور کا آغاز کیا۔
- **پرتگیزی:** پرتگیزی پہلے یوروپی تھے جنھوں نے ہندوستان میں سمندری راستہ سے آنے میں کامیابی حاصل کی۔ پرتگال کے حکمراں ڈام ہنری' جو ہنری ماہی گیر (ملاح) کے نام سے مشہور ہوا' ملاحوں کے لئے مدرسہ قائم کرنے میں دلچسپی لی۔ اس نے مہم پسندوں کی مالی مدد کی۔ برتھلومیو ڈیاز (Barthello Mew Diaz) جنوبی آفریقہ کے آخری جنوبی سرے تک پہنچنے میں کامیابی حاصل کی جسے راس امید (Cope of Good Hope) کہا جاتا ہے۔
- اور اس نے گجراتی ملاح عبدالمجید کی مدد سے 17/مئی 1498ء میں ہندوستان کے مغربی ساحل پر واقع کالی کٹ کی بندرگاہ پہنچا۔ اس واقعہ نے نہ صرف تاریخ ہند بلکہ تاریخ عالم میں ایک نئے باب کا آغاز کیا۔ واسکوڈی گاما کی آمد کی عربوں نے مخالفت کی لیکن کالی کٹ کے راجہ زمورن نے واسکوڈی گاما کا استقبال کیا۔ اس نے واسکوڈی گاما کو تجارت کی اجازت دیدی اور اس نے واسکوڈی گاما کی پرتگال سے لائی ہوئی اشیاء کے بدلے مسالہ جات اور ادویات حوالے کیں۔
- واسکوڈی گاما کو دئے گئے مسالہ جات کی قیمت واسکوڈی گاما کی مہم پر خرچ شدہ رقم کی 60 گنا زیادہ تھی۔ اسکے بعد پرتگال نے 1500ء میں Cabral کے ساتھ 12 سمندری جہاز اور 1200 سپاہی روانہ کئے۔ کیبرال کی عربوں سے لڑائی ہوئی اور اس طرح

عربوں سے زمورن کے بھی اختلافات ہوگئے۔ 1502ء میں واسکوڈی گاما نے ہندوستان کا دوبارہ سفر کیا۔ آہستہ آہستہ کوچین اور کنانور میں تجارتی مراکز قائم ہوگئے۔ فرانسس ڈی المائیڈا ہندوستان میں پہلا پرتگالی گورنر جنرل مقرر ہوا۔ اس نے 1509ء میں عربوں اور مصریوں کو شکست دی۔ المائیڈا کی سمندری پالیسی نے عربوں کی بحری طاقت کو کمزور کر دیا۔

- الفنسو البقرق (Alfenso de Albiqierque) نے ہندوستان میں پرتگالی بالادستی کی بنیاد ڈالی۔ یہ متحرک شخصیت کا مالک تھا۔ اس نے ہندوستان میں تجارت کے ذریعہ پرتگالی طاقت کو مضبوط کیا۔ اس نے ہندوستانی لڑکیوں کے ساتھ پرتگالیوں کی شادی کی ہمت افزائی کی۔ اور سنجیدگی سے اپنے آپ کو نوآبادیات اور قلعوں کی تعمیر میں مصروف رکھا۔ 1510ء میں بیجاپور کے سلطان کو شکست دے کر گوا فتح کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس طرح گوا پرتگالی تجارت کا مرکز بن گیا۔
- پرتگالیوں نے کالی مرچ اور دیگر مسالہ جات کی تجارت پر اپنی اجارہ داری قائم کی وہ ایشیائی تاجروں سے ٹیکس وصول کرنے لگے۔ اس کے جانشینوں نے دیؤ، من، بیسن اور بمبئی پر قبضہ کرلیا۔ لیکن سولہویں صدی میں دوسری یوروپی طاقتوں کی آمد سے پرتگالی تجارت کمزور پڑ گئی۔
- **ڈچ (ہالینڈ کے باشندے):** ہالینڈ کے باشندوں کو ڈچ کہا جاتا ہے۔ پرتگالیوں کے برخلاف یہ لوگ مشرقی ساحل سے ہندوستان میں داخل ہوئے۔ 1602ء میں ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی گئی۔ اس کمپنی میں دوسری چھوٹی تجارتی کمپنیوں کو ضم کر دیا گیا تھا۔ ابتداء میں ڈچ اپنی تجارت، جاوا، ملایا اور سماترا سے کرتے تھے۔ ان جزیروں کو مسالے والے جزیرے کہا جاتا تھا۔ وہ اپنا پہلا تجارتی مرکز مچھلی پٹنم میں قائم کئے۔
- 1610ء میں پولی کوٹ کے مقام پر ایک مضبوط قلعہ تعمیر کیا۔ ڈچ کے تجارتی مراکز 1616ء میں سورت، 1641ء میں بھیمنی پٹنم، 1653ء میں بنگال کے مقام چنسورا، 1658ء میں قاسم بازار اور پٹنہ میں قائم تھے۔ یوروپی تجارت کو مسالوں کے علاوہ دوسری اشیاء کی تجارت میں تبدیلی کا سہرا ڈچوں کے سر جاتا ہے۔ ڈچوں نے سب سے پہلے اپنی تجارت میں مسالوں کے علاوہ ہندوستانی پارچہ جات کو شامل کیا۔
- ڈنمارک کے باشندے: یہ لوگ ڈنمارک کے رہنے والے تھے۔ ہندوستان میں ڈچ کے بعد ڈنمارک کے باشندوں نے قدم رکھا۔ وہ اپنے ٹھکانے تنجور کے قریب ٹراونکور اور بنگال میں سری رام پور کے مقام پر قائم کر لیے۔ سری رام پوران کا صدر مقام تھا۔

برطانوی باشندے

- انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام 1600ء میں عمل میں آیا۔ یہ کمپنی دوسو بہادر مہم پسند برطانوی سوداگروں پر مشتمل تھی۔ اس کمپنی نے نہ صرف ہندوستانی تجارت پر اپنی اجارہ داری قائم کر لی تھی بلکہ اس نے آگے چل کر ہندوستان کے سیاسی اقتدار اعلیٰ پر بھی اپنا قبضہ جمالیا۔ اس وقت برطانیہ کی ملکہ الزبتھ نے کمپنی کو مشرقی ممالک میں تجارت کے اختیارات دئے تھے۔
- جیمس اول کے عہد میں 1608ء میں کیپٹن ہاکنس کو مغلیہ سلطنت میں تجارت کے لئے سفیر بنا کر بھیجا گیا۔ ہاکنس، پرتگالیوں کی مداخلت کی وجہ سے اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ سرتھامس رو 1615ء میں جہانگیر کے دربار میں حاضر ہوا اور اسے تجارت کی اجازت حاصل کرنے میں کامیابی ملی۔ جس کے نتیجہ میں 1616ء میں انگریزوں نے سورت کے مقام پر اپنا پہلا ٹھکانہ قائم کرلیا۔ قبل ازیں انگریزوں نے 1611ء میں مچھلی پٹنم میں گولکنڈہ کے سلطان سے اجازت حاصل کرتے ہوئے کارخانہ قائم کیا تھا۔
- 1639ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے فرانسس ڈے کو چندرگری کے راجہ سے شہر مدراس حاصل ہوا جو اب چینائی کہلاتا ہے۔ یہاں اس نے 1641ء میں سینٹ جارج قلعہ تعمیر کروایا۔ بمبئی جو اب ممبئی کہلاتا ہے پرتگالی ٹھکانہ تھا۔ یہ علاقہ پرتگالی شہزادی سے شادی کے بعد برطانوی حکمراں کو دیا گیا۔ بعد میں اس نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو بمبئی کرایہ پر دے دیا۔ جیرالڈ ربنیگر نے بمبئی کو ترقی دیتے ہوئے ایک بڑے تجارتی مرکز میں تبدیل کر دیا۔

- فرانسیسی باشندے: ہندوستان میں تجارت کی غرض سے آنے والی یوروپی اقوام میں سب سے آخری فرانسیسی تھے۔فرانسیسی بادشاہ لوئی چودھویں (XIV) کے وزیر اعلیٰ کولبرٹ نے 1664ء میں فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی۔ یہ حکومت کی طرف سے قائم کردہ کمپنی تھی۔فرانسیسیوں نے اپنا پہلا تجارتی مرکز 1668ء میں سورت کے مقام پر قائم کیا۔اس کے علاوہ 1669ء میں مچھلی پٹنم اور 1674ء میں پانڈیچری کے مقام پر تجارتی مراکز قائم ہوئے۔
- پانڈیچری ہندوستان میں فرانسیسیوں کا صدر مقام بن گیا۔1690ء میں دریائے ہگلی کے کنارے چندرانگور' 1723ء میں ساحل آندھرا پر یانم' 1725ء میں ملابار کے ساحل پر ماہی کے مقام پر اور 1739ء میں کارومنڈل کے ساحل پر کاریکل کے مقام پر فیاکٹریاں قائم کی گئیں۔
- 1701ء میں فرانسس مارٹن ہندوستان میں فرانسیسی ڈائرکٹر جنرل بنارس نے ہندوستان میں فرانسیسی تجارتی مراکز کی ترقی کے لئے خوب محنت کی۔اس کے بعد لینائر (Lenoir) اور ڈیوما نے فرانسیسی پرچم کو سربلند رکھا۔ان حالات میں 1742ء میں ڈوپلے ہندوستان میں فرانسیسی ڈائرکٹر جنرل بنا۔ڈوپلے کا عہد 1742ء تا 1755ء ہے۔
- یہ ہندوستان میں فرانسیسی سلطنت کا بانی تھا۔1742ء میں جب وہ پانڈیچری کا گورنر جنرل بنا اس نے حکومت کی نااہلی اور رشوت خوری کا خاتمہ کیا اور نظم ونسق کی اصلاح کی۔اس کی عقل مند بیوی انتظام سلطنت میں اس کی مدد کیا کرتی تھی۔اس کی بیوی ''بیگم زونا'' کے نام سے موسوم تھی۔
- **انگریزوں اور فرانسیسیوں کی رقابت۔کرناٹک کی جنگیں (1744ء تا 1761ء):** ڈچ' ڈنمارک کے باشندوں اور پرتگالیوں کی ہندوستان سے واپسی کے بعد برطانوی اور فرانسیسی تجارتی کمپنیوں کی آپسی رقابت انتہا تک پہنچ چکی تھی۔1740ء کے بعد فرنسیسی اور برطانوی لوگ اپنی بالادستی قائم کرنے کے لیے جنگوں کا سلسلہ شروع کر چکے تھے۔سابقہ مغل علاقوں میں تبدیل شدہ صورتحال نے بھی انھیں ایک دوسرے سے جنگ کرنے پر اکسایا۔ان میں سے کچھ تو مقامی حکمرانوں کے ساتھ تھے اور کچھ تو ان کی مدد حاصل کرتے ہوئے جنگیں کیں۔دوست علی کے بعد انورالدین آرکاٹ کا نواب مقرر ہوا۔وہ یوروپی کمپنیوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن گیا۔
- **پہلی جنگ کرناٹک:** یہ جنگ 1744ء سے 1748ء تک جاری رہی۔اس جنگ میں کرناٹک کے نواب انورالدین کو شکست سے دوچار ہونا پڑا۔جنگ کا اختتام 1748ء میں ایکس لا چاپل (Aix Lachapell) کے معاہدہ پر ہوا۔انورالدین اور فرانسیسیوں کی شکست کے بعد مدراس انگریزوں کے قبضہ میں چلا گیا۔
- **دوسری جنگ کرناٹک (1748ء تا 1756ء):** 1748ء میں دکن کے صوبیدار نظام الملک کے انتقال کے بعد جانشینی کی جنگ اُن کے لڑکے ناصر جنگ اور پوتے مظفر جنگ کے درمیان شروع ہوگئی۔اسی دوران دوست علی کے لڑکے چندا صاحب کو آزاد کر دیا گیا۔ دوست علی کے انتقال پر کرناٹک میں نوابی کے منصب کے لئے چندا صاحب اور انوارالدین میں رسہ کشی شروع ہوگئی۔
- اس مرحلہ پر مظفر جنگ اور چندا صاحب نے فرانسیسیوں سے مدد کی درخواست کی۔1749ء میں انبور (Ambor) کی جنگ میں مظفر جنگ اور فرانسیسیوں کی متحدہ فوجوں کے ہاتھوں انوارالدین کو شکست ہوئی اور وہ ہلاک ہوگیا۔دکن میں فرانسیسیوں کی بڑھتی ہوئی طاقت نے انگریزوں کو چوکنا کر دیا۔انگریزوں نے ناصر جنگ اور محمد علی (انورالدین کا لڑکا) کی تائید کی۔
- حالات نے کڈپہ اور کرنول کے نوابوں کو بھی مظفر کے خلاف انگریزوں کی مدد کرنے پر مجبور کر دیا۔آخر کار 1751ء میں مظفر کو اس کے اپنے ہی لوگوں نے قتل کر دیا۔بسّی نے صلابت جنگ کو دکن کا صوبیدار مقرر کیا۔آخر کار دوسری جنگ کرناٹک کا خاتمہ فرانسیسی گورنر ڈوپلے کے خلاف رابرٹ کلائیو کی کامیابی پر ہوا۔

- **تیسری جنگ کرناٹک (1756ءتا1763ء):** تیسری جنگ کرناٹک جو دراصل یوروپ میں انگلینڈ اور فرانس کے جنگ ہفت سالہ کا ردعمل تھا۔ اس تاریخی جنگ میں فرانسیسیوں کو شرمناک شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ 1760ء میں واندی واش کی جنگ میں سرآئر کورٹ کی سرکردگی میں انگریز فوج نے فرانسیسیوں کو بری طرح شکست دی۔ تیسری جنگ کرناٹک کا اختتام پیرس معاہدہ پر ہوا۔ فرانسیسیوں کی شکست کے ساتھ ہی ہندوستان میں فرانسیسیوں کی طاقت کا خاتمہ ہوگیا۔
- بنگال کی فتح: دکن اور کرناٹک کی شاندار کامیابیوں کے بعد انگریزوں نے صوبہ بنگال کو فتح کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس وقت بنگال پارچہ جات، ریشم اور شورہ کی پیداوار کے لئے مشہور تھا۔ جب انگریزوں نے فورٹ ولیم کو مضبوط کرنا شروع کیا تب نواب نے انہیں نہیں روکا۔
- **پلاسی کی جنگ 23/جون 1757ء:** پلاسی کے مقام پر لڑی گئی اس جنگ کے بعد ہندوستان میں برطانوی سلطنت کی بنیاد پڑی۔ رابرٹ کلائیو جو کلکتہ پر قبضہ کرلیا تھا وہ بنگال میں انگریزوں کی طاقت کو مستحکم کرنا چاہتا تھا۔ رابرٹ کلائیو جانتے ہوئے کہ سراج الدولہ کے فرانسیسیوں سے اچھے روابط ہیں اس نے چندرانا گور میں فرانسیسی ٹھکانوں پر حملہ کردیا۔
- چندرانا گور کے ہاتھ سے چلے جانے کے بعد بنگال میں فرانسیسی طاقت کا مکمل صفایا ہوگیا۔
- جنگ پلاسی کو تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ اس جنگ سے دیسی حکمرانوں کی کمزوری اور نااہلی عیاں ہوگئی۔ اس طرح ایسٹ انڈیا کمپنی نے بنگال کے نواب جو کہ ایک مغلیہ صوبہ دار بھی تھا کو شکست دیتے ہوئے اس نے نہ صرف بنگال بلکہ ہندوستان پر بھی اپنا اقتدار اعلیٰ قائم کیا۔ کلائیو کو 1758ء میں بنگال کا گورنر مقرر کیا گیا۔
- **بکسر کی جنگ 17/اکٹوبر 1764ء:** ایسٹ انڈیا کمپنی میر جعفر اور بنگال کو لوٹتی رہی۔ بنگال کا دیوالیہ نکل چکا تھا۔ بمبئی اور مدراس کے مراکز پر ہونے والے خرچ کا بوجھ بنگال پر تھا۔ میر جعفر کمپنی کے لالچی اور لامحدود مطالبات کی تکمیل نہ کرسکا۔
- بنگال کے نئے گورنر ونسرٹ نے میر جعفر کی جگہ اس کے داماد میر قاسم کو بنگال کا گورنر بنایا۔ اس نے بردوان، مدناپور، چٹگانگ اضلاع کمپنی کے حوالے کردیے۔ کمپنی کے عہدیداروں کو 29 لاکھ روپیہ بطور تحفہ دیے گئے۔ میر قاسم اس قابل تھا کہ وہ انتظام معاملات میں کمپنی کی مداخلت کا انکار کردے۔ اس نے مالی اور فوجی وسائل کے فروغ کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کئے۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ مالگزاری کے نظام کو درست کرسکے گا۔ اس نے کمپنی کے ملازمین کی خانگی تجارت پر بھی پابندی عائد کردی۔ اس نے یوروپی طرز پر اپنی فوج کو منظّم کیا۔
- اس نے کمپنی کو دی گئی وہ ساری رعایتیں بھی ختم کردیں جن کی وجہ سے ہندوستانی تاجروں کو دشواریوں کا سامنا تھا۔ ان تمام اقدامات کی وجہ سے کمپنی نے میر قاسم کو مسند سے ہٹا کر میر جعفر کو دوبارہ بنگال کا نواب بنادیا۔
- معزول شدہ میر قاسم نے مغل بادشاہ شاہ عالم اور اودھ کے نواب شجاع الدولہ سے مدد طلب کی۔ شاہ عالم، شجاع الدولہ اور میر قاسم کے سہ رخی اتحادی فوجوں کو 17/اکٹوبر 1764ء میں بکسر کے مقام پر سرمنرو کی سرکردگی میں انگریزی فوج نے شکست دی۔
- بکسر کی جنگ تاریخ میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس جنگ نے مغل حکمراں اور بنگال کے نواب مغل وزیر کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس جنگ کے اختتام پر 1765ء میں الہ آباد کا معاہدہ عمل میں آیا جس میں مغل حکمراں نے مالگزاری کی وصولی کے اختیارات کمپنی کے حوالے کردیے۔ اور دیوانی مقدمات کے فیصلے کے اختیارات بھی کمپنی کے سپرد کردیے گئے۔
- **اینگلو۔میسور جنگیں:** رابرٹ کلائیو کے عہد کے اختتام کے وقت ریاست میسور ہندوستان کی ایک اہم ریاست تھی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنی فتوحات کی تکمیل کرتے ہوئے میسور کو فتح کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان کے اس ارادہ نے انھیں چار جنگوں میں الجھادیا۔ یہ میسور کی جنگیں کہلاتی ہیں۔ ☆ نواب حیدر علی اور ان کے بہادر بیٹے ٹیپو سلطان نے انگریز گورنر جنرلوں کو چیلنج کیا۔ پہلی جنگ میسور 1767ء تا 1769ء تک جاری رہی۔ اس جنگ میں حیدر علی اور اس کی اتحادی فرانسیسی افواج کو ترنکوملائی کے مقام پر شکست ہوئی۔ حیدر علی نے اپنی فوج کو دوبارہ منظّم کیا اور انگریز فوجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آخر کار دونوں میں مدراس کے مقام پر ایک امن کا معاہدہ طئے پایا اور جنگ کے دوران حاصل شدہ علاقے فریقین کے حوالے کردیے گئے۔

- **دوسری جنگ میسور (1780ء تا1784ء) :** انگریزوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی' اس سے پھوٹ پڑی۔ جولائی 1780ء میں حیدر علی نے انگریز کرنل بیلی کی فوجوں پر 80,000 کی کثیر فوج سے اچانک حملہ کر دیا۔ جنگ کے اختتام سے قبل حیدر علی کا کینسر کے عارضہ کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔ ان کے لڑکے ٹیپو سلطان نے منگلور کے مقام پر انگریزوں سے ایک امن معاہدہ کیا۔ دونوں فریقین نے جنگ کے دوران مفتوحہ علاقوں کو واپس کر دینے پر رضامندی ظاہر کی۔
- میسور اور انگریزوں کے درمیان رقابت 1784ء کے بعد بھی جاری رہی۔ بنگلور کے معاہدہ نے صرف عارضی راحت دی۔ لارڈ کارنوالس نے فیصلہ کرلیا کہ وہ ٹیپو سلطان کی طاقت کو ختم کر دے گا۔ ٹیپو سلطان اور اس کی فوج کی مزاحمت بھی انگریزی فوجوں کو شکست نہ دے سکی۔ اس جنگ کا سری رنگا پٹنم کے معاہدہ پر اختتام ہوا۔ اس معاہدہ کے مطابق ٹیپو سلطان نے کرشنا اور پنا دریاؤں کے درمیانی علاقے انگریزوں کے حوالے کر دیے۔
- تیسری جنگ میسور میں ٹیپو سلطان کی شکست سے حکومت رو بہ زوال ہوگئی۔ آخر کار 1799ء میں لارڈ ویلزلے سے چوتھی جنگ میسور ہوئی اس جنگ میں ٹیپو سلطان بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ میسور پر انگریزوں کا قبضہ ہوگیا۔

گورنر جنرل کا عہد' ان کی اصلاحات' پالیسیاں

گورنر جنرلوں کی فہرست

نشان سلسلہ	گورنر جنرل	دور	کیفیت
.1	وارن ہیسٹنگ	1775ء تا1785ء	1772ء کا تنظیمی قانون
.2	لارڈ کارنوالس	1786ء تا1793ء	سیول سروسس کی شروعات
.3	سرجان شورے	1793ء تا1798ء	مجلس مالگزاری کی شروعات
.4	لارڈ ویلزلے	1798ء تا1803ء	عہد معاونت کی بنیاد
.5	لارڈ مینٹو	1807ء تا1813ء	ٹامل ناڈو میں ویلور کی بغاوت
.6	لارڈ ہٹنگ	1813ء تا1823ء	رعیت واری نظام کی شروعات
.7	لارڈ آرمیسٹ	1823ء تا1828ء	پہلی جنگ برما
.8	لارڈ ولیم بٹنگ (پہلا ہندوستان کا گورنر جنرل)	1828ء تا1835ء	انگریزی تعلیم کا آغاز
.9	لارڈ آکلینڈ	1835ء تا1842ء	پہلی افغان جنگ
.10	لارڈ ایلنبرو	1842ء تا1844ء	پہلی سکھوں کی جنگ
.11	لارڈ ہارڈنگ اول	1844ء تا1848ء	سکھوں سے جنگ
.12	لارڈ ڈلہوزی	1848ء تا1856ء	عوامی فلاحی اقدامات۔ ریلوے(1853) 'پوسٹ(1853)' اور ٹیلیگراف
.13	لارڈ کیننگ (آخری ہندوستان گورنر جنرل)	1856ء تا1857ء	1857ء کی فوجی بغاوت (غدر)

- **وارن ہیسٹنگ:** وارن ہیسٹنگ 1775ء میں بنگال کا پہلا گورنر جنرل مقرر ہوا۔ اس نے بنگال میں دوہری حکومت کا خاتمہ کیا۔ 1775ء سے 1857ء تک گورنر جنرلوں کے عہد میں ہندوستان میں کئی اصلاحات کی گئیں۔ ان اصلاحات کے نتیجے میں ملک میں سماجی، معاشی اور سیاسی میدان میں خاطر خواہ تبدیلی آئی۔
- **لارڈ کارنوالس (1786ء تا 1793ء)** :لارڈ کارنوالس کا 1786ء میں گورنر جنرل کی حیثیت سے تقرر کیا گیا۔ کارنوالس جس کا تعلق انگلینڈ کے جاگیردار خاندان سے تھا وہ قومی مہمات میں ایک اہم کارنامہ انجام دینا چاہتا تھا۔ امریکی جنگ آزادی میں اس نے اپنے ملک کی طرف سے شرکت کی تھی۔ جب وہ گورنر جنرل مقرر ہوا تو اس کو اس بات کی ہدایت دی گئی کہ وہ جنگوں میں ملوث نہ ہو۔ اس کو انتظامی اصلاحات کرنے کے احکامات دئے گئے۔
- مالگزاری کا بندوبست دوامی کا نظام لارڈ کارنوالس نے متعارف کیا۔ لارڈ کارنوالس کی تمام اصلاحات میں مالگزاری کا بندوبست دوامی سب سے اہم ہے۔ کارنوالس نے مالگزاری پر خاص توجہ دی۔ کمپنی کے کپڑے کے کاروبار کا انحصار ہندوستانی زراعت پر تھا۔ کارنوالس کے گورنر جنرل بننے سے قبل زمیندار، کسانوں سے مالگزاری وصول کرتے تھے اور اپنا حصہ نکالنے کے بعد وہ باقی رقم حکومت کے حوالے کرتے تھے۔
- کسانوں کی مالگزاری کی شرح اور زمینداروں کا حصہ، سالانہ ہوا کرتا تھا۔ حکومت کو اس بات کا علم نہیں ہوتا تھا کہ اسے سالانہ کتنا محصول ملنے والا ہے۔ اس کے علاوہ عہدیدار سال بھر محصول وصول کرنے اور اس کا حساب کرنے میں مشغول ہوتے تھے۔ پھر وہ انتظام سلطنت کے دیگر شعبوں پر توجہ نہیں دے سکتے تھے۔ کارنوالس نے ان انتظامی خامیوں کو دور کرنے کی خاطر بندوبست دوامی کا نظام متعارف کیا۔ اس نئی پالیسی کا علمبردار اس وقت کی مجلس مالگزاری کا صدر نشین سرجان شور تھا۔
- ضلع کلکٹر کے ذمہ معاشی، عدالتی اور پولیس کے اختیارات تھے۔ کارنوالس نے کلکٹر سے عدالتی اور پولیس کے اختیارات علیحدہ کر دیے۔ اس نے ضلع کلکٹر کو بھی عدلیہ کے دائرے میں لایا۔ اس نے دیوانی اور فوجداری عدالتوں کی درجہ بندی کی۔ منصف عدالتیں قائم کی گئیں۔ منصف عدالتوں میں ہندوستانیوں کو عہدوں پر مامور کیا گیا۔ ''قانون کی نگاہ میں سب مساوی ہیں'' کے نعرہ نے ہندوستانی سماج کے اعلیٰ اور کم تر طبقہ کی تفریق کو ختم کر دیا۔ کارنوالس کا نیا نظام عدلیہ ''کارنوالس کوڈ'' یا (قانون) کہلاتا تھا۔
- **لارڈ ولزلی (1798ء تا 1805ء):** لارڈ ولزلی نے عہد معاونت کی ابتداء کی تھی۔ پہلا ہندوستانی مقامی حکمراں جو عہد معاونت معاہدہ میں شامل ہوا وہ حیدرآباد کا فرمانروا نظام تھا۔ نظام نے اس معاہدہ کے تحت فوجی انتظام کے لئے کڑپہ، کرنول، انت پور اور بلاری کے اضلاع انگریزوں کے حوالے کئے۔ ان اضلاع کو حوالہ کردہ اضلاع (Ceded Districts) کہا جاتا تھا۔
- اودھ کے نواب سعادت علی نے بھی عہد معاونت قبول کیا۔ سعادت علی نے عہد معاونت کے بعد گورکھپور، روہیلکھنڈ اور گنگا جمنا دوآبے کے علاقے انگریزوں کے حوالے کر دیے۔ عہد معاونت کی وجہ سے ہندوستان میں برطانوی طاقت میں زبردست اضافہ ہوا۔ انگریزوں کو کئی فائدے ہوئے۔ اپنی ایک بڑی فوج دیسی حکمرانوں کے خرچ پر رکھی جانے لگی۔
- **لارڈ ولیم بینٹنگ (1828ء تا 1835ء):** لارڈ ولیم بینٹنگ کا عہد حکومت جدید تاریخ ہند میں ایک نئے باب کا اضافہ ہے۔ بینٹنگ سے قبل تعلیم ہندوستانی نصاب کے مطابق اور مقامی زبانوں میں ہی ہوا کرتی تھی۔ مغربی تعلیم کی تجویز 1811ء کی ابتداء میں لارڈ مینٹو نے پیش کی۔ 1813ء میں چارٹر قانون کے ذریعہ ہندوستان میں تعلیمی ترقی کے لیے ایک لاکھ روپیے مختص کئے گئے۔ اس جانب کوئی پیش رفت نہ ہوسکی اور رقم جوں کی توں رکھی رہی۔

- 1833ء کے چارٹر قانون سے اس رقم کو 10 لاکھ روپئے تک بڑھا دیا گیا۔ جب ولیم بینٹنگ رقم کے صرفہ کے لیے آمادہ ہوا تب مشرقی اور مغربی طرز فکر کے حامیوں کے درمیان بحث چھڑ گئی۔ مشرقی طرز فکر کے لوگ ہندوستانی زبانوں کے ذریعہ تعلیم دینے کے حق میں تھے جب کہ مغربی فکر کے لوگ انگریزی کے ذریعہ درس و تدریس کے حق میں تھے۔ ہندوستانی ترقی پسند جیسے راجہ رام موہن رائے مغربی طرز تعلیم کے حامی تھے۔ بینٹنگ نے کلکتہ میں ایک میڈیکل کالج قائم کیا۔
- **لارڈ ڈلہوزی (1848ء تا 1856ء):** ہندوستانی ریاستوں کو انگریزی مملکت میں شامل کرنے کے لئے لارڈ ڈلہوزی نے اصول الحاق متعارف کروایا۔ نظریہ الحاق کا بنیادی اصول یہ تھا کہ ایسی ریاستیں جہاں وارث کے طور پر نرینہ اولاد نہ ہو ایسی ریاستوں کے فرمانرواؤں کو متبنّیٰ لینے کے حق سے محروم کرتے ہوئے ان کی ریاستوں کو انگریزی مملکت میں شامل کرلیا۔ا
- لارڈ ڈلہوزی نے جہاں تک ممکن ہوسکا اصول الحاق پر عمل کیا۔ 1848ء میں ستارہ کا حکمراں اپا صاحب نرینہ اولاد کے بغیر مرگیا۔ ستارہ پر قبضہ کرلیا گیا۔ سنبھل پور کے حکمراں نے بھی اپنے پیچھے کوئی وارث نہیں چھوڑا۔ سنبھل پور بھی انگریزوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ اسی طرح 1850ء میں بھگت اور 1852ء میں اودے پور بھی برطانوی سلطنت میں شامل کئے گئے۔
- جب 1852ء میں ناگپور کا راجہ لاولد مرگیا اس کی بیوی نے ایک لڑکے کو گود لیا۔ ہندو دھرم کے مطابق یہ ایک جائز عمل تھا لیکن ڈلہوزی نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ اور اس علاقہ کو برطانوی سلطنت میں شامل کیا۔ 1853ء میں جھانسی کے گنگا دھر راؤ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے متبنّیٰ لڑکے کو تسلیم نہیں کیا گیا جھانسی کی ریاست کا برطانوی ریاست میں الحاق عمل میں آیا۔ جھانسی کی رانی سخت ناراض ہوگئی۔ وہ 1857ء کی بغاوت میں شامل ہوگئی۔
- 1857ء کی بغاوت کو غدر اور پہلی جنگ آزادی بھی کہتے ہیں۔
- 1857ء کی بغاوت کے کئی اسباب ہیں۔ ان کی سیاسی، معاشی، سماجی و مذہبی اور فوجی زمرہ بندی کی جاسکتی ہے۔
- ہندوستان پر انگریزوں کے تسلط کے بعد کئی ایک مقامی حکمراں اپنی سلطنتوں سے محروم ہوچکے تھے۔ انگریزوں نے اپنے اقتدار کی وسعت کے لئے عہد معاونت اور اصول الحاق جیسے قوانین نافذ کئے۔ ڈلہوزی نے اصول الحاق کے استعمال سے کئی ایک دیسی ریاستوں کو اپنی مملکت میں شامل کرلیا۔ جن میں ستارہ، جھانسی، ناگپور اور اودھ شامل ہیں۔
- یہ اعلان کیا گیا کہ مغل بادشاہ بہادر شاہ دوم کے بعد کوئی شہنشاہ کا لقب نہیں رہے گا۔ اودھ کے الحاق سے ہندوستانی مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے۔''
- کمپنی نے مالگزاری کے نظام کے مختلف طریقے رائج کیے جیسے بندوبست دوامی، رعیت واری نظام اور عمل داری طریقے، یہ تمام طریقے ہندوستانی معیشت کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوئے۔ برطانیہ میں صنعتی مانگ کو پورا کرنے کی خاطر تجارتی فصلوں کی حوصلہ افزائی کی گئی جس کی وجہ سے غذائی اجناس کی پیداوار میں بہت گراوٹ آئی اور قحط پڑ گیا۔
- دوسرا اہم سبب جس نے لوگوں کو انگریزی حکومت کے خلاف کردیا وہ یہ تھا کہ ہندوستانی عوام کو اس بات کا خدشہ تھا کہ انگریز اپنے اقتدار کے ذریعہ تمام ہندوؤں اور مسلمانوں کو عیسائی بنادیں گے۔ عیسائی مبلغین کئی مرتبہ اس بات کو دہرا چکے تھے کہ ہندوؤں کو عیسائی بنانا ان کی ذمہ داری ہے۔ وہ قدیم ہندو اور مسلم رسومات کے سخت مخالف تھے۔ مغربی تعلیم کے فروغ نے ہندوستانیوں میں یہ خوف پیدا کیا کہ مذہب کی تبدیلی کی سمت یہ ایک قدم ہے۔
- حکومت کے شروع کردہ چند سماجی و اصلاحی اقدامات جیسے ستی کا خاتمہ، بیواؤں کی دوبارہ شادی کے قانون سے عوام کے مذہبی جذبات

مشتعل ہوئے اوران کے شک وشبہ میں اضافہ ہوگیا۔ چند قدامت پسند ہندوؤں کا یہ بھی خیال تھا کہ ریلوے ٹیلیگراف اور دوسرے اصلاحی اقدامات دراصل قدیم ہندو تہذیب کو ختم کرنے کی ایک سازش ہے۔ مثلاً جب ریلوے نظام رائج ہوا تو لوگوں نے دیکھا کہ کوئی بھی شخص چاہے وہ کسی بھی ذات کا ہو ٹکٹ خریدنے پر ریل کے ڈبہ میں کہیں بھی بیٹھ سکتا تھا۔ اس سے اعلیٰ ذات کے ہندو سخت ناراض ہوگئے۔

- ہندوستانی سپاہیوں کو ''سپاہی'' اور برطانوی سپاہیوں کو ''فوجی'' کہا جاتا تھا۔ ہندوستانی سپاہیوں میں ہندو اور مسلمان شامل تھے۔ ہندوستانی سپاہیوں کو کم تر تصور کیا جاتا تھا اور ان کی بے عزتی کی جاتی تھی۔ ان میں امتیاز کیا جاتا تھا اور یہ امتیاز افریقہ کے سیاہ فام افراد کے ساتھ کئے جانے والے امتیاز کے مماثل تھا۔ ہندوستانی سپاہیوں کو کم تنخواہ دی جاتی تھی۔ انھیں کھانے اور رہنے کی مناسب سہولت نہیں تھی۔ ایک ہندوستانی سپاہی کو اعلیٰ ترین درجہ صوبیدار کا دیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ 1854ء میں سپاہیوں کی خطوط رسانی کی سہولت کو ختم کر دیا گیا۔
- ایسے اہم موڑ پر لارڈ کیننگ' لارڈ ڈلہوزی کا جانشین بنا۔ 1856ء میں عمومی خدمات شمولیت قانون کو نافذ کیا گیا۔ جس کے ذریعہ ہندوستانی سپاہیوں کو دنیا کے کسی بھی حصہ میں لڑنے کے لئے جانے کا حکم دیا جاسکتا تھا۔ انھیں اس پر عمل کرنا لازمی تھا۔ اس قانون سے ناراض سپاہیوں نے 1849' 1850 اور 1852ء میں چھوٹی چھوٹی بغاوتوں کے ذریعہ اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا۔
- سپاہیوں کے جذبات ایک عرصہ تک دبے رہے ان کا اظہار 1857ء کی بغاوت کی شکل میں ہوا۔ افغان اور کریمین کی جنگوں میں انگریزوں کی شکست نے انگریز فوج کے ناقابل شکست ہونے کی پول کھول دی اور ہندوستانی سپاہیوں کو انگریزوں کے خلاف صف آرا ہونے میں حوصلہ ملا۔
- **فی الفور سبب:** لارڈ کیننگ کی جانب سے چربی سے آلودہ کارتوس کی اجرائی: لارڈ کیننگ نے 1856ء میں انفیلڈ بندوقوں کو متعارف کروایا۔ ان میں چربی سے آلودہ کارتوس استعمال کی جاتی تھی۔ ان گولیوں کو بندوق کی نال میں ڈالنے سے پہلے دانتوں سے کاٹنا پڑتا تھا۔ یہ خیال تھا کہ ان گولیوں پر استعمال ہونے والی چربی گائے اور سور کی چربی سے تیار کی جاتی ہے۔
- ہندو اور مسلمان سپاہی بھڑک اٹھے۔ گائے ہندوؤں کے لیے مقدس اور سور کو اسلام میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ سپاہیوں کا خیال تھا کہ انگریز دانستہ ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے ان گولیوں کے استعمال سے انکار کر دیا۔ اور بغاوت پر آمادہ ہوگئے۔
- **بغاوت کے واقعات:** بغاوت کی شروعات 29/مارچ 1857 سے ہوئی۔ گورکھپور میں ایک ہندوستانی سپاہی منگل پانڈے نے ان کارتوسوں کے استعمال سے انکار کیا اور بغاوت کر دی۔ اس نے ایک انگریز عہدہ دار کو ہلاک کر ڈالا۔ منگل پانڈے کو 8/اپریل 1857ء کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ یہ 1857ء کی بغاوت کا پہلا بہادر سپاہی تھا۔ اصل بغاوت کی شروعات 10/مئی 1857ء کو ہوئی۔ میرٹھ کے مقام پر سپاہیوں نے بغاوت کر دی۔ وہ دہلی پہنچے اور مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو اپنا رہنما بنا کر اعلان کر دیے۔ بغاوت رفتہ رفتہ شمالی ہند کے دیگر علاقوں میں پھیلتی گئی۔
- سپاہیوں کی بغاوت کی رہنمائی نانا صاحب (کانپور)' بیگم حضرت محل (اودھ)' لکشمی بائی' گنگا دھر راؤ کی بیوہ (جھانسی) اور تانتیہ توپ کر رہے تھے۔ وہ لوگ اپنی حب الوطنی کے لئے مشہور ہیں۔ ان میں منصوبہ بندی اور فوج کی کمی تھی۔ یہ لوگ انگریزوں کے تربیت یافتہ اور قابل فوجی جنرل جیسے کیام بیل' روٹ رام لارنس' ہیوج روز اور ہالاک وغیرہ سے مقابلہ نہیں کر سکے۔ برطانوی افسروں نے پوری طاقت سے بغاوت کو کچل دیا۔
- **جھانسی کی لکشمی بائی:** منی کرنیکا جسے عام طور پر جھانسی کی لکشمی بائی سے یاد کیا جاتا ہے وہ 1857ء کے باغیوں میں ایک عظیم خاتون تھیں۔ وہ جھانسی کے حکمراں گنگا دھر راؤ کی بیوہ تھی۔ اس کے متبنّی لڑکے کو راج پاٹ سے محروم کیا گیا تھا۔ اس نے باغیوں میں

شمولیت اختیار کرلی۔ سر ہیوگ روز نے جھانسی پر حملہ کردیا۔ جھانسی لکشمی بائی نے اپنے سپاہیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کسی صورت میں ہمیں اپنی آزاد ریاست کو اپنے ہاتھوں سے جانے نہیں دینا چاہئے۔ اس نے بڑی بہادری سے انگریزوں کا مقابلہ کیا اور میدان جنگ میں لڑتے ہوئے 17/جون 1858ء کو اپنی جان قربان کردی۔

- **بغاوت کے نتائج**

1. برطانوی حکومت نے 1858ء کے پارلیمانی قانون کا اعلان کیا اور ہندوستان پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکمرانی کو منسوخ کردیا۔

- اکٹوبر 1858ء تک بغاوت کی سرکوبی کردی گئی۔ ملکہ کے اعلامیہ نے ہندوستانیوں کے ساتھ بہتر رویہ کا یقین دلایا۔ لارڈ کیننگ ہندوستان کا پہلا وائسرائے مقرر ہوگیا۔ 1858ء تا 1947ء کا دور ہندوستان میں وائسرائے کا دور تھا اس دوران ہندوستان کی سیاسی، سماجی اور معاشی میدان میں ترقی ہوئی۔
- انگریزوں کے برتاؤ سے ہندوستان میں 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کی تاسیس ہوئی۔ ہندوستان کے سب سے مشہور وائسرائے لارڈ رپن (1880ء تا 1884ء) کی آمد تک ہندوستانیوں میں جذبہ حب الوطنی جاگزیں ہوچکا تھا۔

ہندوستان میں برطانوی حکومت کا قیام (1858 تا 1947)

اہم واقعات					
.1	کالے سوراخ کا المیہ	1756	.13	تیسری جنگ میسور	1790-1792
.2	جنگ پلاسی (23 جون)	1757	.14	مستقل اراضیات کا بندوبست	1793
.3	تیسری جنگ پانی پت	1761	.15	چوتھی جنگ میسور	1799
.4	جنگ بکسر (22 اکٹوبر)	1764	.16	عہد معاونت	1802
.5	دیوانی کا حصول	1765	.17	دوسری انگریز مرہٹہ جنگ	1803
.6	بنگال میں دوہری حکومت	1765	.18	چارٹر ایکٹ	1813
.7	پہلی جنگ میسور	1767-1769	.19	تیسری انگریز مرہٹہ جنگ	1818
.8	وارن ہیسٹنگ (گورنر جنرل)	1773-1785	.20	ولیم بینٹنک (گورنر جنرل)	1828-1835
.9	ریگولیٹنگ ایکٹ	1773	.21	انڈین لا کمیشن	1833
.10	پہلی انگریز۔ مرہٹہ جنگ	1775-1785	.22	انگریزی تعلیم کا آغاز	1835
.11	دوسری جنگ میسور	1780=1782	.23	ڈلہوزی (گورنر جنرل)	1848-1856
.12	کارنوالس (گورنر جنرل)	1786-1793	.24	پہلی جنگ آزادی/ سپاہیوں کی بغاوت	1857

سماجی مصلحین

- جیوتی باپھولے اور ساوتری بائی پھولے نے خواتین کی تعلیم بالخصوص مظلوم خواتین کے لئے کام کیا اور ایک یتیم خانہ بیواؤں کے بچوں کے لئے شروع کیا۔ اُنہوں نے ستیہ شودھک سماج 1873ء میں اور 1882 میں ''دینا بندھو سار وجنو کا سبھا'' شروع کی اور اس کے ذریعہ اصلاحات جاری رکھیں۔
- پنڈتا راما بائی کی پیدائش ایک روایتی خاندان میں ہوئی۔ اُنہوں نے سنسکرت میں مہارت حاصل کی اور توہم پرستی کے خلاف نفرت صکر نے لگیں۔ اُن کی علمی قابلیت کی وجہ سے انھوں ''پنڈتا'' کا لقب عطا کیا گیا۔ اُنھوں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں اور بیرون

ملک کا سفر ہندو خواتین کو تعلیم یافتہ بنانے اور سماجی ناانصافیوں سے چھٹکارہ دلانے کے لئے کیا۔ اُنھوں نے پونا میں ''مہیلا آریا سماج'' بمبئی میں ''شاردا سدن'' شروع کیا اور اُن کو ہندوستان کی پہلی خاتون معلّمہ سمجھا جاتا ہے۔

- بنگال کے ہنری لوئیس ووین ڈیروزیو نے ایک تحریک چلائی تعلیم اور سماجی اصلاح کے لئے وقف کر دیا۔ وہ 1856ء میں ایک خاتون کی زندگی کے بنانے میں آلہ کار رہے جس کے ذریعے ہندو بیواؤں کی دوبارہ شادی کی قانونی رکاوٹوں کو دور کیا گیا۔
- سرسید احمد خاں ایک مشہور سماجی مصلح تھے۔ اُنہوں نے تعلیم کی اشاعت کیلئے کام کیا۔ خاص طور پر مسلمانوں میں تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کیلئے جدوجہد کی۔ 1875ء میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج قائم کیا۔ جو بعد میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تبدیل ہوا۔
- نریندر ناتھ دت جو بعد میں ویویکانند کہلائے۔ راما کرشنا مشن' سرسید احمد خاں قائم کیا جس کے ذریعے اُنہوں نے نوجوانوں میں جذبہ حب الوطنی پیدا کیا اور عوام کی جانب مائل کیا۔

کثیر جوابی سوالات

1. چارٹر ایکٹ اس سال منظور کیا گیا

(1) 1803 (2) 1813 (3) 1823 (4) 1833

2. انگریزوں نے بھارت میں ریلوے نظام کو متعارف کروایا

(1) 1843 (2) 1853 (3) 1857 (4) 1878

3. کلکتہ میں سیاہ سوراخ المیہ Black Hole Tragedy پیش آیا

(1) 1756 (2) 1766 (3) 1777 (4) 1793

4. اس سال تک انگریز بنگال' بہار اور اڑیسہ کے حقیقی حکمران بن گئے تھے

(1) 1765 (2) 1775 (3) 1785 (4) 1795

5. اس عہد میں میسور کی پہلی جنگ لڑی گئی

(1) 1765-67 (2) 1766-69 (3) 1767-68 (4) 1767-69

6. مراٹھا اور احمد شاہ ابدالی کے درمیان تیسری جنگ پانی پت اس سال لڑی گئی

(1) 1741 (2) 1751 (3) 1761 (4) 1771

7. ستی کی رسم کو منسوخ کرنے والا گورنر جنرل تھا

(1) ڈلہوزی (2) بینٹک (3) کارنوالس (4) وارن ہیسٹنگ

8. 1793ء میں مستقل مالگزاری نظام رائج کرنے والا گورنر جنرل

(1) کارنوالس (2) ولیم بینٹنک (3) رابرٹ کلائیو (4) ڈلہوزی

9. بھارت میں انگریزی زبان رائج کرنے والا گورنر جنرل

(1) وارن ہیسٹنگ (2) ولیم بینٹک (3) ڈلہوزی (4) کیننگ

10. بھارت میں سیول سروسس متعارف کروانے والا گورنر جنرل

(1) ولیم بینٹنک (2) ڈلہوزی (3) کارنوالس (4) مارکوئس ہیسٹنگ

11. جنگ بکسر لڑی گئی

(1) 1764 (2) 1765 (3) 1766 (4) 1767

12. جنگ پلاسی میں انہوں نے انگریزوں کا مقابلہ کیا

(1) سراج الدولہ (2) ٹیپو سلطان (3) حیدر علی (4) شاہ عالم

13. سپاہیوں کی بغاوت (غدر) اس سال واقع ہوئی

(1) 1720 (2) 1729 (3) 1827 (4) 1857

14. بھارت کا پہلا گورنر جنرل تھا

(1) کارنوالس (2) ولیم بینٹنگ (3) رابرڈ کلائیو (4) ڈلہوزی

15. جنوبی ہند میں انگریزوں کے خلاف بغاوت اس دوران پھوٹ پڑی

(1) 1795-1810 (2) 1795-1805 (3) 1798-1808 (4) 1798-1810

16. عیسائیت کی تبلیغ کے لئے عیسائی مشنریز بھارت میں پہلی بار اس سال داخل ہوئیں

(1) 1820 (2) 1818 (3) 1813 (4) 1810

17. منگل پانڈے کو پھانسی دی گئی

(1) 29 مئی 1857 (2) 19 مئی 1857 (3) 9 مئی 1857 (4) 9 اگست 1857

18. انگریزوں کے خلاف وہابی تحریک اس دور میں سرگرم رہی

(1) 1860-1868 (2) 1830-1857 (3) 1890=1897 (4) 1898-1899

19. بھارت اور برطانیہ کے درمیان ٹیلیگراف لائن ڈالی گئی

(1) 1875 (2) 1870 (3) 1970 (4) 1858

20. نہر سوئز کی اس سال کشادگی عمل میں آئی

(1) 1869 (2) 1969 (3) 1859 (4) 1947

21. برطانیہ میں منعقدہ گول میز کانفرنسوں کی تعداد

(1) 5 (2) 4 (3) 3 (4) 6

22. برما کو اس سال آزادی ملی

(1) 1942 (2) 1946 (3) 1947 (4) 1948

23. 1858 ایکٹ کے بموجب گورنر جنرل آف انڈیا کہلانے لگے

(1) سکریٹری آف اسٹیٹ (2) پارلیمنٹری آفیسر سکریٹری (3) وائسرے (4) برٹش ہوم منسٹر

24. بھارت کا پہلا وائسرے

(1) کرزن (2) رپن (3) کیننگ (4) ڈفرین

25. راجا رام موہن رائے کی موت کے بعد برہما سماج کا قائد

(1) رابندر ناتھ ٹیگور (2) دیویندر ناتھ ٹیگور (3) اروبندو گھوش (4) دیانند سرسوتی

26. ''ستیارتھ پرکاشکا'' کا مصنف

(1) راجا رام موہن رائے (2) دیانند سرسوتی (3) ایشور چندر ودیا ساگر (4) وویکانند

27. انہوں نے شکاگو میں منعقدہ مذاہب کی کانفرنس میں شرکت کی
(1) دیانند سرسوتی (2) راما کرشنا پرماہمسا (3) وویکانند (4) کیشو چندر سین

28. فائضی تحریک بنگال کے قائد تھے
(1) شریعت اللہ (2) نواب عبدالطیف (3) سرسید احمد خاں (4) محمد علی جناح

29. ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کا بانی تھا
(1) ولیمس (2) ولیمس جونس (3) پرنس ویلس (4) ولیم بنٹنک

30. راجارام موہن رائے کی سماجی اصلاحات میں سے ایک اہم اصلاح تھی
(1) بھارت میں انگریزی زبان متعارف کروانا (2) ویدوں کا بنگالی میں ترجمہ
(3) تعلیم نسواں کی ہمت افزائی (4) رسم ستی کی ممانعت کے لئے جدوجہد

31. آندھرا میں برہموسماج کی شاخ یہاں قائم کی گئی
(1) مچھلی پٹنم (2) وشاکھا پٹنم (3) کاکی ناڈا (4) گنٹور

32. آندھرا میں عقد بیوگان کی ہمت افزائی کرنے والے
(1) راجا آف پیٹاپورم (2) نارائنا گرو (3) کندکوری ویرشالنگم پنتلو (4) ٹنکٹوری پرکاشم پنتلو

33. قومی ترانہ ''جن گن من'' لکھنے والے
(1) بنگم چندر (2) ایشور چندر (3) رابندرناتھ ٹیگور (4) دیوبندرناتھ ٹیگو

34. رابندرناتھ ٹیگور کو نوبل انعام اس سال دیا گیا
(1) 1910 (2) 1912 (3) 1913 (4) 1920

35. دیانند سرسوتی نے آریا سماج قائم کیا
(1) 1872 (2) 1873 (3) 1874 (4) 1875

جوابات KEY

1	**2**	6	**3**	11	**1**	16	**3**	21	**3**	26	**2**	31	**3**
2	**2**	7	**2**	12	**1**	17	**3**	22	**4**	27	**3**	32	**3**
3	**1**	8	**1**	13	**4**	18	**2**	23	**3**	28	**3**	33	**3**
4	**1**	9	**2**	14	**2**	19	**2**	24	**3**	29	**2**	34	**3**
5	**4**	10	**3**	15	**2**	20	**1**	25	**2**	30	4	35	**4**

15. ہندوستان کا تہذیبی ورثہ۔فن اور فن تعمیر۔تعلیمی ترقی

- قطب مینار کی پہلی منزل کی بالکونی کو قطب الدین ایبک نے لگ بھگ 1199ء میں تعمیر کروایا۔
- بالکونی کے زیریں حصے میں بنائی گئی چھوٹی کمانوں اور نقش ونگار نیچے کے کندہ کی گئی تحریر کی دو پٹیوں پر عربی زبان میں تحریر کردہ ہیں۔
- قطب مینار کی بیرونی سطح دائروی اور زاویہ دار (پیچ دار) ہے۔ایسی سطحوں پر تحریروں کو کندہ کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ان کو ماہر ترین افراد ہی کندہ کر سکتے ہیں۔

- 800 سال قبل تعمیر کردہ عمارات میں صرف چند عمارتیں ہی پتھروں اور اینٹوں سے تعمیر کی گئی تھیں۔
- آٹھویں صدی عیسوی اور اٹھارویں صدی عیسوی کے درمیان حکمرانوں اور ان کے عہدیداروں نے دو قسم کی تعمیرات کرواتے تھے۔
- پہلی قسم کی عمارتوں میں قلعے، محلات، مقبرے وغیرہ ہوتے تھے۔ جو تحفظ اور آرام کی خاطر بنائے جاتے تھے۔ ان پرشکوہ عمارتوں میں آرام وآسائش کی تمام سہولیات فراہم کی جاتی تھیں۔
- دوسری قسم کی تعمیرات میں منادر، مساجد، تالاب، کنویں، سرائے، بازار وغیرہ۔ ان کو عوامی ضروریات کی تکمیل کے لئے تعمیر کروایا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ ان تعمیرات کی وجہ سے حکمرانوں کی مقبولیت عوام میں بڑھ جاتی تھی۔
- حکمرانوں کے علاوہ دیگر متمول تاجر، جاگیردار وغیرہ بھی اسطرح کی تعمیرات کرواتے تھے۔ اٹھارویں صدی عیسوی میں تعمیر کردہ عظیم فن سنگ تراشی کے حامل یہ تعمیرات ہی آج تک صحیح وسلامت باقی ہیں۔
- ساتویں صدی عیسوی اور دسویں صدی عیسوی کے درمیانی عرصے میں معماروں نے محلات میں کئی کمرے، دروازے اور کھڑکیاں بنانا شروع کیا۔ اس وقت بھی دو عمودی ستونوں پر آڑے ستون یا شہتیر رکھ کر چھت، دروازے یا کھڑکیاں بنائی جاتی تھیں۔ اس طرح کی تعمیر کو ''ٹرابیٹ'' یا ''کاربیلڈ'' طریقہ کہا جاتا تھا۔ آٹھویں صدی اور تیرھویں صدی عیسوی کے درمیانی عرصے میں ٹرابیٹ طریقے سے کئی منادر، مساجد اور محل تعمیر کئے گئے۔
- کندار یا مہادیو مندر جو شیو کے نام سے معنون ہے کی تعمیر چندیل راجہ دھنگ دیو نے کروائی۔ خوبصورت سجاوٹ سے آراستہ باب الداخلہ کے بعد وسیع مہامنڈپ ہے جہاں رقص بھی منعقد کئے جاتے تھے۔
- مندر کے مرکزی حصے کو گربھا گرہا کہا جاتا تھا جہاں ان کے اہم دیوتا کی مورتی رکھی جاتی تھی۔
- گربھا گرہا مندر کا وہ مقام تھا جہاں حکمران، انکے افراد خاندان اور رشتے دار ہی داخل ہوکر پوجا کر سکتے تھے۔ کھجوراہو کے مندروں کے کامپلکس میں کئی شاہی منادر ہیں جو صرف راجاؤں اور انکے خاندان کے لئے مخصوص ہیں یہاں عام لوگوں کا داخلہ ممنوع تھا۔ ان مندروں کو خوبصورت اور وسیع سنگتراشی کے نمونوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔
- تنجاوُر میں واقع راجہ راجیشور مندر اس دور کے تمام منادر میں سب سے اونچا بالائی حصہ (شکھر م) رکھتی ہے۔ اس دور میں اس طرح کی تعمیرات کرنا اتنا آسان نہ تھا۔ کیونکہ ان دنوں اتنے وزن اٹھانے کے لئے مشینیں نہیں تھیں۔
- 90 ٹن وزنی پتھروں کو مندر کے بالائی حصے پر پہنچانا آدمیوں کے بس کی بات نہیں تھی۔ اسی لئے معمار مندر کے بالائی حصے تک ایک ڈھلانی پل نما راستہ تعمیر کرواتے تھے۔ اور دو پہیوں والی گاڑی کی مدد سے پتھروں کو ڈھکیل کر اوپر پہنچاتے تھے۔ یہ راستہ مندر کے بالائی حصے سے تقریباً چار کلومیٹر دور سے شروع ہوتا تھا۔
- کیونکہ زیادہ عمودی راستہ ہو تو پتھر کو اوپر چڑھانا کافی دشوار ہوتا تھا۔ مندر کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد اس پل نما راستے کو ڈھا دیا جاتا تھا۔
- اس وقت کی تعمیرات میں تعمیراتی چونے کا زیادہ استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ بہت اعلیٰ معیار کی سمنٹ کی طرح ہوتا تھا۔ اس میں کنکر اور پتھر کے ٹکڑوں کو ملا کر کنکریٹ بنایا جاتا تھا۔ اسکے ذریعے بڑی سے بڑی عمارات بھی آسانی سے تعمیر کی جاسکتی تھیں۔
- چونے اور پتھر کے آمیزے کو کمان بنانے، گنبدیں بنانے کے لئے 1190ء سے عام طور سے استعمال کیا جانے لگا۔
- منادر اور مساجد بہت خوبصورت انداز میں تعمیر کئے جاتے ہیں کیونکہ وہ مقدس عبادت گاہیں ہیں۔ اور ان سے ان کے تعمیر کروانے والوں کی طاقت، دولت اور عقیدت کا اظہار ہوتا تھا۔ اسکی ایک بہترین مثال راجہ راجیشور مندر ہے۔

- راجا اور اسکے خاندان کے دوسرے افراد مندروں کے لئے نذرانے، ہیرے، جواہرات، زیورات وغیرہ وقف کرتے تھے تا کہ ان دیوتاؤں کی پرستش بڑے پیمانے پر کی جا سکے۔
- بارھویں صدی عیسوی تک یہ منادر بڑے بڑے اداروں میں تبدیل ہو گئے۔ جہاں سینکڑوں پیشہ ور فنکار، دستکار، فنون لطیفہ کے ماہرین، پجاری، منتظم اور خدام وغیرہ کو روزگار فراہم ہوتا تھا۔ منادر، گاؤں کی سطح پر بعض اوقات ٹیکس بھی وصول کرتے تھے اور تاجروں کو قرض دیتے تھے۔ ان مندروں کی سرپرستی میں جاترائیں، بازار، تقریبات منعقد کئے جاتے تھے۔
- مسلم بادشاہ اور سلاطین اپنے آپ کو خدا کے اوتار تو نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن ایرانی تاریخ میں سلطان کو ''ظل الٰہی'' قرار دیا گیا تھا۔
- لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جب کوئی عادل بادشاہ حکومت کرتا ہے تو ملک میں ہر چیز کی فراوانی ہوتی ہے۔ بارش وقت پر ہوتی ہے۔ جس سے تالاب اور آبی ذخائر سے پانی کی سربراہی آسان ہوتی ہے۔ سلطان التمش نے دہلی کے قریب ایک عظیم ذخیرۂ آب تعمیر کروایا۔ اسکو ''حوض سلطانی'' بھی کہا جاتا ہے۔ حکمرانوں نے عوام کی سہولت کی خاطر کئی تالاب اور آبی ذخائر تعمیر کروائے۔
- راجاؤں نے اپنی طاقت، دولت اور عقیدت کے اظہار کے لئے منادر تعمیر کروائے۔ اس لئے جب ایک بادشاہ دوسرے کی سلطنت پر حملہ کرتا تو ان مقدس تعمیرات کو بھی نشانہ بناتا تھا کیونکہ یہ عمارتیں اسکے دشمن کی طاقت اور وقار کی علامت ہوتی تھیں۔
- نویں صدی عیسوی کی ابتداء میں پانڈیا راجہ شری مارا شری ولبھا نے سری لنکا پر حملہ کیا اور وہاں کے راجہ سینا (851-831) کو ہرایا۔ اس کے بارے میں دھاکتی نامی بدھ راہب اور مورخ لکھتا ہے کہ ''.....اس نے تمام قیمتی اشیاء پر قبضہ کر لیا۔ سنہری محل میں موجود بدھ کی سونے کی مورتی اور دیگر بدھ مندروں میں موجود سونے کی مورتیوں کو اٹھا لے گیا.....''
- سری لنکا کے سنہالی راجہ کی اس شکست کے بدلے کے طور پر دوسرے سنہالی راجہ سینا دوم نے پانڈیا سلطنت کے دارالحکومت مدورائی پر فوج کشی کی۔ بدھ مورخ اس فوج کشی کو بدھ کی سونے کی مورتی لانے کی ایک جدوجہد کا نام دیا۔
- اسی طرح گیارھویں صدی کی ابتداء میں چولا راجہ راجندرا اول نے اپنے دارالحکومت میں ایک شیو مندر تعمیر کروائی اور اس میں اس نے شکست خوردہ حکمرانوں کے علاقوں سے چھینے گئی قیمتی اشیاء اور مورتیاں رکھیں۔
- ان میں چالوکیاؤں سے چھینا گیا ایک Sun-pedstal، مشرقی چالوکیاؤں سے حاصل کئے گئے گنیش اور درگا کی مورتیاں اور نندی کی ایک مورتی، اڑیسہ کے کلنگا کے راجہ سے حاصل کردہ بھیرو کی مورتی (شیو کا ایک روپ) اور آخر میں بنگال کے پالا حکمرانوں سے حاصل کیا گیا کالی کا مجسمہ شامل ہیں۔
- محمود غزنی چولا راجہ راجندر اول کا ہم عصر تھا۔ ہندوستان پر اپنے حملوں کے دوران اس نے بھی شکست خوردہ حکمرانوں کے علاقوں میں مندروں کو ڈھایا اور انکی دولت اور قیمتی مورتیوں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔
- اس وقت سلطان محمود غزنی کوئی مشہور بادشاہ نہیں تھا۔ مگر سومناتھ جیسی مشہور مندر کو تاراج کرنے کے بعد اسے تاریخ میں شہرت حاصل ہوئی۔ عہد وسطیٰ کے تقریباً تمام بادشاہوں نے اپنی شان و شوکت اور فوجی قوت کے مظاہرے کے لئے ہارے ہوئے حکمرانوں کے علاقوں میں مقدس مقامات پر حملے کئے اور لوٹ مار مچائی۔
- شہر وجئے نگر کو پورے جنوبی ہند کے صدر مقام کے طور پر وجئے نگر کے حکمرانوں رایا برادران نے ترقی دی۔ وہ چاہتے تھے کہ یہ شاہانہ طرز تعمیر کی جھلک شہر کی تمام اہم عمارتوں میں دکھائی دے۔
- ورو پاکشا مندر کو کئی صدیوں پہلے تعمیر کیا گیا تاہم وہاں موجود کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پہلی مورتی نویں صدی عیسوی میں نصب کی گئی۔
- وجئے نگر سلطنت کے قیام کے بعد اس میں توسیع کی گئی۔ مندر کے مرکزی حصے کے روبرو موجود ہال کو کرشنا دیورائے نے اپنی تخت نشینی کی یاد میں بنوایا۔ اس ہال میں خوبصورتی سے تراشے گئے ستون ہیں۔

- کرشنا دیورائے نے مشرقی حصے میں موجود گوپورم کی تعمیر بھی کروائی۔ان زائد تعمیرات کی وجہ سے مندر کی مرکزی عمارت کا رقبہ چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔
- مندر میں واقع وسیع وعریض ہالوں کو مختلف مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔بعض ہالوں میں دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں رکھ کر رقص وموسیقی اور ڈرامے کے پروگرام منعقد کئے جاتے تھے۔دیگر ہالوں کو دیوتاؤں کے بیاہ رچانے کے لئے مختص رکھا جاتا تھا۔
- وجئے نگر کے حکمرانوں نے ان مندروں کو ٹامل طرز تعمیر پر بنوایا مگر انہوں نے ان کے علاوہ کئی غیر مذہبی شاہی عمارات بھی تعمیر کروائی جن میں سلطنت دہلی کا طرز جھلکتا ہے۔مشہور لوٹس محل (انگریز سیاح اسی نام سے پکارتے تھے) شاہی حرم کا حمام اور فیل خانے وغیرہ اس طرز تعمیر کی مثالیں ہیں۔
- جنوبی ہند کے مندروں کے طرز تعمیر کے ساتھ کمانوں اور گنبدوں کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔اس کی زندہ مثال لوٹس محل ہے۔جو شاید راجا کے اہم اجلاسات منعقد کرنے کا مقام تھا۔
- وجئے نگر کی ایک اور اہم یادگار مہانومی دبا (Mahanavmi dibba) ہے۔جو ایک بلند و بالا شہ نشین (Platform) ہے جسکی بلندی 55 فیٹ ہے اور رقبہ 11000 فیٹ ہے۔
- گذشتہ دوسو سال کے عرصے میں اسکی اونچائی کو تین مرتبہ بڑھایا گیا۔اس شہ نشین کی دیواروں پر مختلف قسم کے نقش ونگار کندہ ہیں۔اس کے اوپر کوئی مکمل عمارت نہیں ہے۔
- بلکہ حسب موقع اس پر شامیانہ یا پنڈال نصب کیا جاتا تھا۔یہاں پر وجئے نگر کے حکمران اپنی نوراتری کی پوجا کرتے تھے۔اور دسہرا کے موقع پر دربار منعقد کرتے تھے جس میں تمام باجگذار سردار، نایا کاس، اور عہدیدار بادشاہ کو نذرانے پیش کرتے تھے۔اس دربار میں دوسری سلطنتوں کے سفیر اور بیرونی سیاح بھی شرکت کرتے تھے۔
- مغلیہ دور میں فن تعمیر نے بہت ترقی کی۔مغل شہنشاہ خود ادب، موسیقی اور تعمیرات کے شوقین تھے۔بابر نے اپنی آپ بیتی میں تحریر کیا ہے کہ اسے روایتی باغات کی تعمیر سے بہت دلچسپی ہے۔یہ باغ مستطیلی شکل کے ہوتے تھے جن کے اطراف چار دیواری تعمیر کی جاتی تھی۔اس باغ کو درمیان سے چار مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے پانی کی نہریں تعمیر کی جاتی تھیں۔
- چونکہ یہ باغ چار مساوی حصوں میں بٹے ہوئے ہوتے تھے اس لئے ان کو چہار باغ کہا جاتا تھا۔ایسے کئی چہار باغات کو اکبر، جہانگیر اور شاہ جہاں کے دور میں کشمیر، آگرہ اور دہلی میں تعمیر کروایا گیا۔
- شاہ جہاں کے دور حکومت میں فن تعمیر کے مختلف عناصر کے امتزاج کو اپناتے ہوئے ایک نئی طرز تعمیر کو شروع کیا گیا۔اس دور میں کئی عمارات تعمیر کی گئیں۔خصوصاً دہلی اور آگرہ میں۔دیوان عام اور دیوان خاص نامی شاہی درباروں کو منصوبہ بند طریقے سے تعمیر کیا گیا۔ان درباروں کو چہل ستون بھی کہا جاتا ہے جو ایک وسیع احاطے میں تعمیر کئے گئے ہیں۔
- شاہ جہاں کے شاہی دربار مساجد سے مشابہ نظر آتے ہیں۔وہ شہ نشین جہاں بادشاہ کا تخت رکھا جاتا تھا ''قبلہ'' سمجھا جاتا تھا۔جسطرح عبادات کے موقع پر مسلمان اپنا رخ قبلے کی طرف کرتے ہیں ایسے ہی دربار کے انعقاد کے وقت تخت کی طرف درباریوں کا رخ ہونا لازمی تھا۔ان تعمیری خصوصیات سے شاید یہ ظاہر کرنا بھی مقصود ہوگا کہ بادشاہ زمین پر خدا کا نائب ہوتا ہے۔
- شاہ جہاں کا تعمیر کردہ دہلی کا لال قلعہ بھی ایک اہم ترین عمارت ہے۔جو عدل شاہی اور حکومت اور اقتدار کے مرکز کی علامت نظر آتا ہے۔تخت شاہی کے عقب میں بالکنی میں مذہبی تصاویر، یونانی دیوتا آرفیس کی گٹار بجاتے ہوئے تصویر کندہ کی گئی ہے۔

- آرفیس کے بارے میں لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ آرفیس کی موسیقی سے جنگلی جانور بھی آپسی دشمنی کو بھول کر امن وامان کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے۔شاہ جہاں کی جانب سے تعمیر کردہ دربار سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ عدل شاہی کے مطابق امیر وغریب سب یکساں ہیں اور سب کو مل جل کر امن وامان کے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔
- شاہ جہاں کے دور کے ابتدائی حصے میں ملک کا صدر مقام آگرہ تھا۔ جہاں امراء حکومت نے دریائے جمنا کے کنارے اپنے عالیشان مکانات تعمیر کروائے۔ان کو چہار باغ کی طرز پر بنایا گیا تھا یعنی عمارت کے اطراف باغ لگائے جاتے تھے۔
- لیکن چہار باغات اور آگرہ کی ان عمارتوں میں فرق یہ تھا کہ عمارت باغ کے بیچوں بیچ تعمیر کرنے کے بجائے عمارت کے احاطے میں دریا کے قریبی رخ کی جانب تعمیر کی جاتی تھی۔انہیں مورخین نے River-front garden کا نام دیا ہے۔
- شاہ جہاں نے اپنے دور کی شہرۂ آفاق تعمیر تاج محل کی تعمیر بھی اسی River front garden کے طرز پر کروائی۔یہ عمارت دریائے جمنا کے کنارے ایک بلند چبوترے پر سفید سنگ مرمر سے بنائی گئی ہے۔اسکے جنوبی حصے میں باغ موجود ہے۔
- شاہ جہاں نے اپنا نیا صدر مقام دہلی کے قریب شاہجہان آباد کے نام سے بسایا۔ یہاں بھی شاہی محل کو دریا کے رخ پر بنایا گیا۔شاہی محل میں مخصوص افراد کی قیام گاہیں دریا کے رخ پر ہوتی تھیں مثلاً شاہ جہاں کے بڑے بیٹے داراشکوہ کی قیامگاہ۔ دیگر افراد کو دریائے جمنا سے دور شہر میں اپنے مکانات تعمیر کروانا پڑتا تھا

بھکتی تحریک اور ہندوستان میں نیا مذہبی رُجحان :

- :مابعد تیرھویں صدی جنوبی ہند میں بھکتی تحریک کی لہر اُٹھی۔ یہ وہ وقت تھا جب اسلام ہندومت تصوف بھکتی کے کئی دوسرے راستے بھکتی ناتھ پنتھ۔سدّھا اور یوگی ایک دوسرے کو متاثر کر رہے تھے۔
- نئے شہر اور نئی سلطنتیں وجود میں آرہی ہیں۔لوگ نئے پیشے اختیار کر رہے تھے اور اپنے آپ کے لئے نئے منصب وکردار تلاش کر رہے تھے۔خاص طور پر ہنرمند کاری گر کسان تاجر اور مزدور کثیر تعداد میں صوفی بزرگوں کو سننے آتے اور ان کے خیالات کو پھیلاتے۔ان میں سے چند نے کبیر اور بابا گرونانک کو پسند کیا اور دقیانوسی طریقوں اور ایقان کو مسترد کر دیا۔
- شعراء جیسے کہ بومیرا پوتنا۔انا ماچاریہ۔چیتنیا مہاپربھو۔تلسی داس اور سورداس نے پرجوش طریقے سے ان ایقان پر عمل کیا وہ چاہتے تھے کہ یہ تمام افراد کے لیے قابل حصول ہو۔
- پوتنّا جو ورنگل سے قریب بومیرا گاؤں میں کسان کی زندگی بسر کر رہے تھے انہوں نے مشہور مہابھارت کا تلگو ترجمہ کیا۔ پوتنّا کو سہل البیان شاعر-Sahaj Kavi فطری شاعر کہا جاتا ہے۔انہوں نے اپنے مذہبی عقائد کے جذبات کو سہل (سلیس) شاعری میں بیان کیا۔
- تھلا پکا انم آچاریہ (1408-1503) آندھراپردیش کے مقبول سادھو مصنف تھے۔ملک الشعراء کے طور پر تعظیم کی جاتی ہے۔نامیا نے تروپتی کے بھگوان وینکٹیشور کی عظمت بیان کرنے میں اپنی زندگی وقف کردی۔اس کی فی البدیہہ/ برجستہ شاعری بول چال کی زبان میں استعمال ہوتی ہے۔
- بہ نسبت مستند معیاری ادب کے جو گراندھیکا اسلوب (طرز) میں لکھا گیا ہے۔کہا جاتا ہے کہ انم آچاریہ چرترا مو میں انم ایا نے بھگوان وینکٹیشور پر بتیس ہزار کیرتن لکھے تھے۔
- ان کیرتنوں میں انہوں نے اخلاقیات دھرم اور انصاف راست بازی کے مضامین لکھے۔انکے دور میں وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اچھوت ذاتوں پر لگے سماجی رسوائی کی مخالفت کی۔Brahmam Okkate اور Prabrahmam Okatte، Kulajudainanemi

Ewadainanemi انہوں نے خوبصورت لیکن موثر الفاظ میں کہا کہ ''انسان اور بھگوان کے درمیان تعلق ایک جیسا ہی ہوتا ہے چاہے وہ کسی بھی نسل رنگ ذات یا معاشی رتبہ سے تعلق رکھتا ہو''۔

- **چیتنیا مہاپربھو(1486-1534)**: مشرقی ہندوستان (موجودہ بنگلہ دیش اور مغربی بنگال) کے وشنو سنتھ اور سماجی اصلاح کار تھے۔ چیتنیا پربھو ''وشنو بھکتی یوگا'' کے ممتاز علمبردار تھے۔ (معنیٰ بھگوان کرشنا کی محبت وعقیدت) جو بھگوت پران اور بھگوت گیتا فلسفہ کی بنیاد پر ہو۔ انہوں نے معاشرہ میں بھجن گانے اور عقیدت سے رقص کرنے کی تشہیر کی۔ وہ کرشنا کے مختلف روپ کی عبادت کرتے تھے۔ انہوں نے ''ہرے کرشنا'' منتر کو مقبول کیا۔
- کینچیر لا گوپنا-(1620-1680) المعروف بھکتا رام داس سترھویں صدی کا شری رام کا عقیدت منداور کرناٹک موسیقی کا موجد تھا۔ وہ تلگو زبان کے وگیگیا کاراؤں-Vaggeyakaras میں سے تھا (ایسا شخص جو نظم لکھتا اور اسکی طرز بناتا) انہیں بھدراچلم کے مقام پر بھگوان رام کا مشہور مندر تعمیر کرنے کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے رام کی عقیدت میں نظمیں لکھیں جنہیں رام داس کیرتنوں کے نام سے مقبولیت حاصل ہوئی۔ بھگوان رام پر لکھی گئی 108 نظموں کا مجموعہ کو مرتب کیا جسے دس راٹھی شاتکمو کہا جاتا ہے۔
- تلسی داس نے بھگوان کو رام کے روپ میں (سونچا) قیاس کیا۔ تلسی داس نے اودھی زبان میں رام چرترمانس لکھی (مشرقی اتر پردیش میں استعمال ہونے والی زبان۔ اودھی) جو اظہار عقیدت اور ادبی کام کے لیے اہمیت رکھتی ہے۔ ان کے ہم عصر آسام کے شنکر دیو تھے (پندرھویں صدی کے اختتام) انہوں نے بھگوان وشنو کی عقیدت پر زور دیا اور آسامی زبان میں نظمیں اور ڈرامے لکھے۔
- کبیر پندرھویں سولہویں صدی کے ایک بااثر سنتھ تھے۔ ان کی پرورش (وارانا سی) بنارس کے قریب مسلم جولاہا کپڑے بننے والے خاندان میں ہوئی۔ ان کی زندگی سے متعلق بہت کم قابل بھروسہ مواد دستیاب ہے ہمیں ان کے خیالات دوہوں کے وسیع مجموعے جنہیں ''سکھی'' -Sakhi اور (Pads) ''پڑھ'' کہتے ہیں سے ملتی ہیں جو زیادہ تر بھٹکتے پھرنے والے بھجن گا یکوں نے گائے ہیں۔ ان میں سے چند کو گرو گرنتھ صاحب پنچ وانی اور بیجک میں جمع کر کے محفوظ کر دیا گیا۔
- یقیناً کبیر اپنی تعلیمات میں اہم مذہبی طریقوں کو پرجوش انداز میں مسترد کرتے ہیں۔ ان کی تعلیمات اسلام اور ہندومت دونوں کے ظاہری عبادات کے طریقوں، مذہبی جماعتوں اور ذاتوں کی فوقیت کا کھلا مضحکہ اڑاتی ہیں۔ ان کی شاعری عام فہم ہندی زبان میں تھی جو عام لوگ سمجھ سکیں۔
- کبیر کا ایقان بے شکل وصورت کے سب سے افضل واعلیٰ خدا کی عبادت پر تھا اور انہوں نے تبلیغ کی کہ بھکتی یا عقیدت ہی نجات کا راستہ ہے۔ کبیر کے ماننے والوں میں ہندو مسلم دونوں شامل ہیں۔
- گرونانک 1469 تا1539ء کی پیدائش تلونڈی (پاکستان میں واقع نانکانہ صاحب) میں ہوئی۔ آپ دوردور تک گئے پھر پرتاپور (دریائے یوی پر واقع' ڈیرہ بابا نانک) پر ایک مرکز قائم کیا۔ آپ کے پیرو بلا لحاظ ذات، رنگ وجنس ایک جگہ مل کر کھانا کھاتے تھے۔ عام باورچی خانہ (لنگر) کہلاتا تھا۔ اس طرح گرونانک کی قائم کی ہوئی مذہبی جگہ دھرم شالہ کہلاتی ہے۔
- سولہویں صدی میں گرونانک کے ماننے والوں کی تعداد آپ کے جانشین کے دور میں بڑھ گئی۔ ان پیروں میں زیادہ تر تاجر، کسان، کاریگر اور دستکار تھے جو گرونانک کے تقاضے کے مطابق تھے۔ آپ کا تقاضہ تھا کہ پیروخانہ دار ہوں جو مفید اور پیداواری پیشے ورہوں تاکہ یہ لوگ پیروؤں کی قوم کے عام عطیہ میں اشتراک کر سکیں۔
- گرونانک کی اس تدبیر کا اس تحریک پر شروع ہی سے گہرا اثر رہا۔ آپ ہمیشہ ایک خدا کی عبادت کی تائید کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا حصول نجات کے لیے ذات، رنگ جنس بے معنی ہے۔

- گرونانک کے خیال میں نجات کسی مجہول خوشی کے احساس کا نام نہیں ہے بلکہ یہ سماجی ذمہ داری کے گہرے احساس کے ساتھ فعال زندگی گذارنا۔آپ نے نام،دان اورانسان کے الفاظ استعمال کئے جوان کی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ہندوستان میں کونسی صدی عیسوی کے بعدنئی نئی سلطنتیں وجود میں آئیں۔

(1) پانچویں صدی (2) ساتویں صدی (3) بارویں صدی (4) چھٹی صدی

(2) ابتداء میں راشٹرکوٹ خاندان کس کے باجگزار تھے؟

(1) کاکتیہ (2) چالوکیہ (3) چوہان (4) سلطان

(3) دنتی درگا بادشاہ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

(1) چوہان (2) کاکتیہ (3) راشٹرکوٹ (4) چالوکیہ

(4) Hiranya - Garbha نامی رسم کس بادشاہ نے ادا کی؟

(1) دنتی درگا (2) کرشنا (3) پرتھوی راج چوہان (4) ہرش چندرا

(5) گوالیار پرشاسی کونسی زبان میں تحریر کی گئی تھی؟

(1) پراکرت (2) برہمس (3) فارسی (4) سنسکرت

(6) گوالیارکونسی ریاست میں واقع ہے۔

(1) مدھیہ پردیش (2) اترپردیش (3) اروناچل پردیش (4) پنجاب

(7) بارہویں صدی عیسوی میں کلہانہ نامی مصنف نے سنسکرت میں کیا تحریر کی تھی؟

(1) نظم (2) غزل (3) کہانی (4) داستان

(8) کلیانہ کی نظم میں کس علاقے کے حکمرانوں کا تذکرہ کیا گیا تھا؟

(1) مغربی بنگال (2) کشمیر (3) مدھیہ پردیش (4) دہلی

(9) گرجاراپرتی ہارا،راشٹرکوٹ اور پالاسلطنتوں نے کس علاقے کو قبضے میں لینے کیلئے جنگیں کیں

(1) گوالیار (2) قنوج (3) ورنگل (4) سندھ

(10) راجہ راجہ اول کونسے حکمرانوں کا طاقتور بادشاہ تھا۔

(1) کاکتیہ (2) چوہان (3) چولا (4) راشٹرکوٹا

(11) کس کے زوال کے بعد کاکتیاؤں نے اپنی خودمختاری کا اعلان کیا۔

(1) مشرقی چالوکیہ (2) مغربی چالوکیہ (3) شمالی چالوکیہ (4) جنوبی چالوکیہ

(12) رتنادی(Rattadi) کے معنی ہیں۔

(1) ضلع کے صدر (2) ریاست کے صدر (3) ملک کے صدر (4) گاؤں کے صدر

(13) کیرتی تورنا کو تعمیر کیا۔

(1) کاکتیہ حکمراں (2) چالوکیہ حکمراں (3) دہلی سلطنت (4) راشٹرکوٹ

(14) اوراوروگلو (Orgvallu) کوموجودہ دور میں کہا جاتا ہے۔

(1) حیدرآباد (2) کاکیناڈا (3) گنٹور (4) ورنگل

(15) درباریوں نے اس حکمراں خاتون کا قتل کیا۔

(1) ردرمادیوی (2) چاندبی بی (3) رضیہ سلطانہ (4) جھانسی کی رانی

(16) کاکتیہ سلطنت کی زبان تھی۔

(1) ہندی (2) تلگو (3) ٹامل (4) کنٹر

(17) ہزارستون کا مندر (Thousand Pillar Temple) واقع ہے۔

(1) ایلورو (2) رگھوونتاپلی (3) ہنمکنڈہ (4) پراکالا

(18) کاکتیا دور میں شہروں کو تقسیم کیا گیا تھا۔

(1) Iqtas (2) Valnades (3) Panches (4) Vades

(19) مارکوپولو سیاح کا تعلق تھا۔

(1) برطانیہ (2) فرانس (3) اٹلی (4) ایران

(20) ردرمادیوی نے کتنے سال تک حکومت کی۔

(1) 20 سال (2) 15 سال (3) 27 سال (4) 22 سال

(21) وجے نگر کے معنی ہیں۔

(1) شکست کا شہر (2) فتوحات کا شہر (3) علم کا شہر (4) تجارت کا شہر

(22) وجے نگر کونسی دریا کے کنارے واقع ہے۔

(1) گوداوری (2) کرشنا (3) تنگھبدرا (4) پنا

(23) بہمن سلطنت کا صدر مقام تھا۔

(1) گولکنڈہ (2) بیجاپور (3) بیدر (4) گلبرگہ

(24) بہمنی سلطنت کتنے سلطنتوں میں منقسم ہوئی۔

(1) 5 (2) 4 (3) 8 (4) 3

(25) وجے نگر دور میں عرب سے درآمد کیئے گئے۔

(1) ہاتھی (2) گھوڑے (3) ہتھیار (4) تمام

(26) کرشنا دیورائے نے کس زبان کی سرپرستی کی۔

(1) تلگو (2) ٹامل (3) مراٹھی (4) کنڑ

(27) وجے نگر سلطنت کی بنیاد ڈالی گئی۔

(1) 1339 A .D (2) 1347 A.D (3) 1336 AD (4) 1346 A.D

(28) کونسے ایرانی تاجر نے وجے نگر سلطنت کا دورہ کیا تھا۔

(1) مارکوپولو (2) البیرونی (3) ابن بطوطہ (4) عبدالرزاق

(29) کرشنا دیورائے نے کتنے سال تک حکومت کی۔

(1) 40 سال (2) 25 سال (3) 20 سال (4) 30 سال

(30) آموکتامالیہ کو کس نے تحریر کیا۔

(1) الاسانی پدنا (2) کرشنا دیورائے (3) تمنا (4) ان تمام نے

(31) مغل حکمراں کہاں سے آئے۔

(1) پاکستان (2) کابل (3) وسط ایشیاء (4) ایران

(32) بابر نے کونسے سال کابل فتح کیا تھا۔

(1) 1505ء (2) 1504ء (3) 1514ء (4) 1520ء

(33) مغلیہ سلطنت کا بانی کون تھا۔

(1) اکبر (2) ہمایوں (3) شاہجہاں (4) بابر

(34) 1526 میں بابر نے کونسے مقام پر ابراہیم لودھی کو شکست دی؟

(1) پانی پت (2) سندھ (3) دہلی (4) پنجاب

(35) کونسا مغل شہنشاہ تیرہ سال کی عمر میں ہندوستان کا شہنشاہ بنا۔

(1) ہمایوں (2) اورنگ زیب (3) جہانگیر (4) اکبر

(36) ہندوستان کے جنگی میدانوں میں کس نے بندوقوں اور توپوں کو متعارف کیا۔

(1) بابر (2) ہمایوں (3) ابراہیم لودھی (4) شیر شاہ سوری

(37) اکبر نامہ کس نے تحریر کیا۔

(1) اکبر (2) ابوالفضل (3) جہانگیر (4) بیربل

(38) درمیانی لوگ (Intemendiations) کون تھے؟

(1) منصب دار (2) زمیندار (3) جاگیردار (4) نائک

(39) ابوالفضل نے کس کی تشکیل میں اکبر کی مدد کی۔

(1) ضبط (2) صلح کل (3) جاگیردار (4) زمیندارانہ نظام

(40) اکبر کا وزیر مال تھا۔

(1) ابوالفضل (2) راجہ ٹوڈرمل (3) بیربل (4) ملادوپیازہ

(41) مغلیہ سلطنت کا آخری طاقتور حکمران تھا۔

(1) اکبر (2) شاہ جہاں (3) اورنگ زیب (4) بہادر شاہ ظفر

(42) ہندوستان کے جدید بحری راستہ کو دریافت کیا گیا۔

(1) 1848 (2) 1984 (3) 1888 (4) 1498

(43) ایسٹ انڈیا کمپنی نے کونسے سال ہندوستان سے تجارت کرنے کا اختیار برطانوی شاہی فرمان سے حاصل کیا۔

(1) 1600ء (2) 1700 (3) 1604 (4) 1599

(44) ارکاٹ واقع تھا۔

(1) شمالی ٹاملناڈو (2) جنوبی ٹاملناڈو (3) بنگال (4) کرناٹک

(45) کونسی جنگ کے بعد انگریزوں نے ہندوستان میں حکومت کرنے کا آغاز کیا۔

(1) جنگ بکسر (2) جنگ پلاسی (3) جنگ تالی کوٹہ (4) 1859 کی غدر

(46) 1857ء کی جنگ کا آغاز کہاں سے ہوا۔

(1) میرٹھ (2) مالوہ (3) دہلی (4) کلکتہ

(47) بہادر شاہ ظفر کو روانہ کیا گیا۔

(1) یورپ (2) برما (3) نیپال (4) چین

(48) برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ کا اعلان نامہ جاری کیا گیا۔

(1) 1857ء (2) 1859ء (3) 1858ء (4) 1860ء

(49) قطب مینار میں کتنے منزل ہیں۔

(1) چار (2) پانچ (3) چھ (4) دو

(50) ''حوض سلطانی'' کی تعمیر کس نے کی۔

(1) شاہجہاں (2) تغلق (3) اکبر (4) سلطان التمش

جوابات KEY

1-2	2-2	3-3	4-1	5-4	6-1	7-1	8-2	9-2	10-3
11-2	12-4	13-1	14-4	15-3	16-2	17-3	18-4	19-3	20-3
21-2	22-3	23-4	24-1	25-2	26-1	27-3	28-4	29-3	30-2
31-3	32-2	33-4	34-1	35-4	36-1	37-2	38-2	39-2	40-2
41-3	42-4	43-1	44-1	45-2	46-1	47-2	48-3	49-2	50-4

16. ہندوستان 1858 تا 1947ء، سیاسی، معاشی اور سماجی حالات (برطانوی دور میں)، ہندوستانی دیسی ریاستوں کے لئے برطانوی پالیسی وغیرہ 17. 1858 تا 1947 میں سیاسی و معاشی تبدیلیاں 18. قومیت کا ظہور

- انڈین نیشنل کانگریس کا قیام ڈسمبر 1885ء میں ہوا۔ سارے ملک کے 72 وفود کا تعاون عمل میں آیا۔ اے۔ او۔ ہیوم ایک سیول عہدیدار نے انڈین نیشنل کانگریس کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔
- اے.او. ہیوم ایک اعتدال پسند اسکاٹش تھا وہ اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا۔ وہ انڈین سیول سرویس کا رکن تھا اس نے نظم و نسق میں کئی اعلیٰ عہدیداروں پر بڑی ماہروی کے ساتھ کام کیا۔
- اس نے حکومت ہند کے سیکریٹری کے طور پر 1870ء میں کام کیا۔ وہ ڈسمبر 1885ء میں بمبئی میں منعقد ہونے والے کانگریس کے اجلاس کی روح رواں رہا اور کئی برسوں تک اس کے معتمد عمومی کی حیثیت سے خدمت کے جذبے کے ساتھ فرائض انجام دیتا رہا۔
- نامور اعتدال پسند رہنماؤں میں سریندر ناتھ بنرجی، مدن موہن مالویہ، گوپال کرشنا گوکھلے، سر تیج بہادر سپرو اور دادا بھائی نوروجی تھے۔
- دادا بھائی نوروجی بمبئی کے ایک پارسی خاندان میں پیدا ہوئے۔ وہ انفینسٹون کالج (Elphinstone College) میں پہلے

ہندوستانی لکچرر تھے۔اُنہوں نے لندن میں 1867ء میں ایسٹ انڈیا اسوسی ایشن قائم کی۔اُنہوں نے ''راست گفتار'' کے طریقے کا آغاز کیا۔اُنہوں نے وسائل و دولت کی نکاسی کے تصور کو پیش کیا

- انتہاء پسندوں کے رہنما بال گنگا دھر تلک بین چندر یال' لالہ لجپت رائے تھے۔1907ء کے کانگریس کے سورت اجلاس میں دو گروپس کھلے عام لڑنے لگے اور دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔یہ واقعہ ''سورت پھوٹ'' کے نام سے مشہور ہے۔

ہندوستانی قومی تحریک کے مرحلے

- **وندے ماترم تحریک:** اس وقت کے گورنر جنرل لارڈ کرزن نے 1905ء میں بنگال کی تقسیم کا اعلان کیا۔اس کا سرکاری طور پر اعلان 4/ جولائی 1905ء کو ہوا اس پر عمل آوری 16/ اکٹوبر 1905ء میں ہوئی۔ بنگال کی عوام نے بنگال کی تقسیم کی مخالفت کی اس نے بنگالیوں' ہندوؤں اور مسلمانوں کو تقسیم کر دیا تھا۔اس اعلان کے ساتھ ہی بڑے پیمانے پر احتجاج شروع ہوا۔
- سودیشی تحریک کا رسمی اعلان 7/ اگست 1905ء کو کلکتہ میں ٹاؤن ہال کے ایک اجلاس میں مقاطعہ (بائیکاٹ) قرارداد کی منظوری کے ساتھ ہوا۔
- بنگال کی عوام نے 16/ اکٹوبر کو یوم ماتم اور فاقہ کشی سے موسوم کیا۔بنکم چندر چٹر جی کے لکھے گئے۔ناول آنند مٹھ' میں لکھا ہوا ترانہ ''وندے ماترم'' بڑے پیمانے پر گایا گیا۔وندے ماترم ملک کو ایک وحدت بنا کر اس کو سلام کرتا ہے اور اس کی ثنا خوانی کرتا ہے۔اس طرح یہ گیت احتجاجیوں کے لئے تحریک کا ذریعہ بنا۔وندے ماترم احتجاجیوں کے لئے ایک دعائیہ ترانہ نعرہ احتجاج بن گیا۔
- ہندوستانی قومی تحریک میں پہلی مرتبہ روایتی اور مشہور تہواروں کو عوام تک لے جایا گیا۔مہاراشٹرا میں گنپتی اور شیواجی کے تہوار تلک نے تحریک میں عوام کو اکٹھا کرنے اور اس کے متعلق ان کو باشعور بنانے کے لئے شروع کئے۔گاندھی جی نے دیکھا کہ 1908ء میں حقیقی بیداری تقسیم بنگال کے بعد آئی اور یہ دن سلطنت برطانیہ کی تقسیم کا دن تصور کیا جا سکتا ہے۔
- بالآخر نوآبادی حکومت کو تقسیم سے دستبردار ہونے کے لئے مجبور کیا گیا اور بنگال کو سابقہ بنگال بنایا گیا۔بنگال کے دانشوروں کی اہمیت کو گھٹانے کی کوشش میں صدر مقام کو 1911ء میں دہلی منتقل کیا گیا۔
- ہوم رول تحریک: پہلی عالمی جنگ کے بعد ہندوستانی جنہوں نے جنگ میں برطانیہ کی مدد کی تھی اس امید میں تھے کہ برطانیہ ہندوستان کو اس کی مدد کی وجہ سے حکومت خود مختاری دے گا۔خود مختاری کے لئے سیاسی تحریک دو ہوم رول تحریکیوں کا آغاز ہوا۔ایک کی قیادت اینی بیسنٹ (Annie Beasent) نے کی دوسرے کی قیادت بال گنگا دھر تلک نے کی۔
- بال گنگا دھر تلک جنہوں نے 1908-1914ء تک جیل کی سزا کاٹی۔اینی بیسنٹ اور تلک کی ہوم رول تحریک سے قومی تحریک کو ایک نئی جہت ملی۔تلک نے کانگریس میں رہتے ہوئے اپنی ہوم رول تحریک کے ذریعے جس کو انہوں نے 1916ء میں قائم کیا تھا ایک قسم کا احتجاجی سلسلہ قائم کیا۔اسی اثناء میں تھیوسافکل رہنما اینی بیسنٹ سیاسی اُفق پر نمودار ہوئیں۔اور ہندوستانیوں کی خود مختاری کے لئے ایک پرامن تحریک شروع کرنے کی تجویز پیش کی۔
- تلک کی تحریک مہاراشٹرا اور کرناٹک میں سرگرم تھی اینی بیسنٹ کی تحریک جس کا صدر مقام مدراس میں اڈیار تھا۔سارے ہندوستان میں اس کے کارکن تھے۔
- گاندھی جی۔ابتدائی جدوجہد: پور بندر' کاٹھیاواڑ میں مہاتما گاندھی پیدا ہوئے ان کی تعلیم راجکوٹ اور بھاؤنگر میں ہوئی۔وہ بعد میں انگلینڈ گئے اور 1891ء بیرسٹر بنے۔1893ء میں ہندوستان سے جنوبی آفریقہ ایک ہندوستانی فرم کے وکیل کی حیثیت سے گئے۔وہ جنوبی آفریقہ میں بیس برس تک رہے۔اُنہوں نے ہندوستانی کمیونٹی کی قیادت سفید فام حکومت کے جبر و استبداد کے خلاف کی۔

- گاندھی جی نے انڈین کانگریس قائم کیا۔''انڈین اوپنین'' کی ادارت کی۔اُنہوں نے 1906ء اور 1908ء میں اپنے نادر فلسفہ عدم تشدد ستیہ گرہ کا تجربہ جنوبی آفریقہ میں بسنے والے ایشیائی باشندوں کے حقوق پر پابندی کے خلاف کیا۔اپنی بار ہا قید کیا گیا اور ناروا سلوک کیا گیا۔انہوں نے 1913ء میں ہندوستانی کمیونٹی کے عظیم جلوس کی قیادت کی۔
- گاندھی جی ہندوستان میں 1915ء احمد آباد کے نزدیک سابرمتی میں ایک آشرم قائم کیا۔انہوں نے غریبوں اور بے بسوں کے ساتھ اپنی شناخت بتائی۔وہ ان کو اوپر اُٹھانا چاہتے تھے۔اُن کی قیادت کرنا چاہتے تھے۔1917
- میں اُنہوں نے اپنی پہلی ستیہ گرہ بہار کے ضلع چمپارن میں کسانوں کی شکایات کی تلافی کے لئے کی۔فوری بعد انہوں نے احمد آباد میں کارخانے کے مزدوروں کی ہڑتال کی رہنمائی کی اور کھیڑا ضلع میں ''محصول ادا نہیں کیا جائے گا کی مہم چلائی۔
- گاندھی جی نے ہندوستانی سیاست میں ستیہ گرہ کی تکنیک اور اصول متعارف کروائے۔ان کی حرکیاتی قیادت میں ''ستیہ گرہ'' ایک اہم سیاسی ہتھیار بنا۔گاندھی جی نے خود اسے ''خاموش مزاحمت'' کا نام دیا۔
- چمپارن ستیہ گرہ: چمپارن' بہار کا ایک ضلع تھا وہ نہایت پسماندہ تھا۔جہاں کسان جن میں اکثر نیل کی فصلوں پر منحصر رہتے تھے۔یہ فصلیں یوروپی کنٹرول میں تھیں۔کسانوں پر ظلم کیا جاتا' ان کو ان کی زمین کے کم از کم 3/20 ویں حصے پر نیل اُگانے کے لئے مجبور کیا جاتا اور ان قیمتوں پر فروخت کرنے کے لئے کہا جاتا جس کی قیمت کا تعین یوروپی افراد کرتے تھے۔
- چمپارن کے کسان جنوبی آفریقہ میں گاندھی جی کی مہم کے بارے میں سن چکے تھے اُنہوں نے مدد کے لئے ان کو دعوت دی۔گاندھی جی 1917ء میں چمپارن پہنچے۔انہوں نے بے پناہ غربت دیکھی جس میں ہندوستانی کسان رہ رہے تھے۔گاندھی جی کے احتجاج میں ہزاروں لوگ شریک ہوئے۔بالآخر چمپارن زرعی بل منظور ہوا اور یہ مہاتما گاندھی اور ان کے نئے ہتھیار ''ستیہ گرہ'' کی کامیابی تھی۔
- کھیڑا ستیہ گرہ: گاندھی جی دل و جان سے احمد آباد کے کارخانے کی ہڑتال میں مشغول ہوگئے۔اُنہوں نے برت رکھا اور مِل کے مالک نے اُجرتوں میں 35 فیصد اضافہ کے لئے راضی ہوگئے۔وہاں سے گاندھی جی گجرات میں کھیڑا گئے اور کسانوں کی مالگذاری کی معطّلی کی حمایت کی۔فصلیں 25% سے بھی کم ہوئی تھیں حکومت نے انکار کیا۔گاندھی جی کے ساتھ ولبھ بھائی پٹیل اور دیگر قائدین شامل ہوگئے۔حکومت کو بالآخر کسانوں کے مطالبات کو تسلیم کرنا پڑا۔اس طرح ستیہ گرہ کے ہتھیار نے ہندوستان میں حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے۔
- **رولٹ ستیہ گرہ:** پہلی عالمی جنگ کے اختتام کے بعد ہندوستانی عوام کی متفقہ رائے کو نظر انداز کرتے ہوئے۔حکومت نے مارچ 1919ء میں رولٹ قانون منظور کیا۔یہ ظالمانہ قانون مہاتما گاندھی کے لئے آزمائش تھا۔انہوں نے ستیہ گرہ کے ذریعہ اس کی مخالفت کا فیصلہ کیا۔گاندھی جی نے 6/اپریل 1919ء کو رولٹ قانون کے خلاف ملک گیر احتجاج شروع کیا۔گاندھی جی نے پہلی عالمی جنگ کے دوران انگریزوں کی جانب سے ان کو دیئے گئے ''قیصر ہند'' کے تمغے کو یکم اگست 1920ء کو واپس کر دیا۔دوسروں نے بھی اپنے خطابات واپس کر دیئے۔
- جلیان والا باغ قتل عام بیسویں صدی کے بدترین سیاسی جرائم میں سے ایک 1919ء میں پنجاب میں جلیان والے باغ کا قتل عام تھا۔گاندھی جی کی ملک گیر ہڑتال کی اپیل کے جواب میں 13/اپریل 1919ء کو امرتسر کے جلیان والا باغ میدان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔جنرل ڈائر (General Dyer) نے اس ہجوم کو مختصر نوٹس دیتے ہوئے مجمع پر گولیاں چلانے کا حکم دیا جس کے نتیجے میں ہزاروں لوگ مارے گئے۔ہندوستانی عوام کے پرزور احتجاج کے بعد برطانوی حکومت نے جلیان والا باغ المیہ کی جانچ کے لئے ہنٹر کمیشن کا تقرر کیا۔

- **خلافت تحریک:** پہلی عالمی جنگ کے اختتام کے بعد ''تحریک اتحاد اسلامی'' نے زور پکڑا اور ساری امتِ مسلمہ ترکی کی شکست پر برہم تھی۔ ترکی کا سلطان خلیفہ یا مسلمانوں کا سربراہ کہلاتا تھا اور ساری دنیا میں مسلمان اس کا احترام کرتے تھے۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے ترکی کے ساتھ برطانیہ کے رویے کو غداری قرار دیا اور ان میں برطانیہ کے خلاف برہمی کی آگ بھڑک اُٹھی۔
- محمد علی، شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد کی قیادت میں خلافت تحریک شروع کی گئی۔ اس کا مقصد سلطان کی عزت و ناموس کو بحال کرنا تھا۔ گاندھی جی نے اس تحریک میں ہندو مسلم اتحاد کے وسیع امکانات دیکھے اور برطانوی سامراجیت کے خلاف ایک متحدہ لڑائی کو دیکھا۔ خلافت تحریک کو کانگریس کی مکمل تائید رہی۔ ہڑتال اور احتجاجی جلسے مشترکہ طور پر منظّم کئے گئے۔ ہندو مسلم اتحاد کے روح پرور مناظر ملک کے مختلف طول و عرض میں دیکھے گئے۔
- عدم تعاون تحریک: 1919ء کے واقعات نے برطانوی حکومت کے خلاف عدم تعاون کے بیج بو دیئے تھے۔ پنجاب اور خلافت تحریک نے گاندھی جی کو مطمئن کر دیا تھا کہ اس شیطانی حکومت کے ساتھ کسی بی طرح کا تعاون ایک گناہ ہے۔
- خلافت تحریک عدم تعاون تحریک کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے گاندھی جی نے اس کی حد مقرر کی اور ایک پرامن عدم تشدد تحریک کا نظریہ پیش کیا۔ 'سوراج' آخری مقصد ہے کا اعلان کرتے ہوئے کہا عدم تعاون تحریک کی تاریخی قرارداد کی منظوری کانگریس نے 1920ء میں دی۔ کلکتہ اور ناگپور کے اجلاسوں میں دی۔
- مدنا پور میں کسانوں نے یونین بورڈ محاصل ادا کرنے سے انکار کیا' آسام کے چائے کے باغات میں قلیوں (Coolies) نے مظاہرے کئے اور آندھرا کے وجئے واڑہ میں متوازی مقامی کونسل قائم کی گئی۔ چھوٹا ناگپور کے آدی واسیوں نے چوکیداری ٹیکس کو ادا کرنا روک دیا اور اڑیسہ میں کنیکا راج کے کرایہ داروں نے ابواب کو کرایہ کی ادائیگی روک دی۔ پنجاب میں اکالی تحریک گردواروں کے نظم و نسق میں بدعنوانیوں کو دور کرنے کے لئے شروع کی گئی۔

انقلابی تحریک کا دوسرا مرحلہ

- 1924ء میں عدم تعاون تحریک کی ناکامی' 1917ء کے کامیاب روسی انقلاب اور گاندھی جی کے عدم تشدد کے طریقے انقلابی قوم پرستی کے دوسرے مرحلے کے عروج کے ذمہ دار رہے۔ 1924ء میں ایک انقلابی تنظیم ''ہندوستان ریپبلک اسوسیشن'' سچن سانیال' جوگیش چندر چٹرجی' رام پرشاد بسمل اور چندر شیکھر آزاد کی قیادت میں قائم کی گئی۔
- اس تنظیم کے اراکین نے ایک چلتی ٹرین میں ریلوے کے خزانے کو لکھنو اور سہان پور کے درمیان ایک مقام 'کاکوری' پر لوٹ لیا۔ 29 لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور مقدمہ چلا گیا یہ واقعہ کاکوری سازش کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ رام پرشاد بسمل' اشفاق اللہ خان' راشن لال' اور راجندر لہری کو سزائے موت دی گئی۔ ہندوستان ریپبلک اسوسی ایشن گوشہ گمنامی میں چلی گئی۔ اس کے بانیوں میں سے چندر شیکھر آزاد نے اشتراکی نظریات کے زیر اثر ہندوستان سوشلسٹ ریپبلک اسوسیشن قائم کیا۔
- 1934-30 کے درمیانی برسوں نے انقلابی انتہاء پسندی کی ناقابل بیان سرگرمیاں دیکھی ہیں۔ اُن کا مرکز بنگال اور پنجاب تھا۔ 1931ء میں جملہ 92 واقعات درج کئے گئے جن میں 9 قتل کے واقعات شامل ہیں۔ بھگت سنگھ' چندر شیکھر آزاد اور راج گرو نے انگریز پولیس افسر 'سانڈرس' کا قتل کیا جو لاہور میں سائمن کمیشن احتجاج کے دوران لالہ لجپت رائے کی قیادت میں چلنے والے جلوس پر لاٹھی چارج کے لئے ذمہ دار تھا۔
- بعد میں بھگت سنگھ اور بھاٹو کیشور دت نے 8/اپریل 1929ء کو دہلی میں مرکزی قانون ساز اسمبلی پر بم پھینکے۔ ان دو واقعات کو لاہور

سازش مقدمہ میں شامل کیا گیا۔مقدمہ کی سماعت ہوئی اور بھگت سنگھ، راج گرو اور سکھدیو کو 23/مارچ 1931ء کو پھانسی دیدی گئی۔ گاندھی جی پر تنقید کی گئی کہ انہوں نے گاندھی ایرون گفتگو کے دوران انہیں رہا کرانے کی موثر کوشش نہیں کی۔

- تحریک کے دوران سینکڑوں انقلابیوں کو قید کیا گیا۔انہوں نے جیل کے ابتر حالات کے خلاف احتجاج کیا۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کے ساتھ سیاسی قیدیوں جیسا برتاؤ کیا جائے۔مجرموں جیسا نہیں۔جیل میں جتن داس نے باوقار اور اچھے برتاؤ کے لئے 63 دن بھوک ہڑتال کی اور شہید ہوئے۔ایک اور بنگالی انقلابی ''سوریا سین'' نے ''ہندوستان ریپبلکن آرمی'' قائم کی اور چٹاگانگ میں سرکاری اسلحہ خانہ پر حملہ کیا۔سوریا سین کو گرفتار کیا گیا اور پھانسی دی گئی۔
- چندر شیکھر آزاد جو کاکوری اور لاہور سازشی کیس میں ماخوذ تھے۔27/فبروری 1931ء کو الہ آباد میں الفریڈ پارک میں پولیس کی گولیوں میں مارے گئے۔حب الوطن، بلند حوصلے اور بے مثال قربانی سے وہ ہندوستانی عوام کے دلوں کی دھڑکن بن گئے۔
- سات ہندوستانی جن میں رائے بھی شامل ہیں اکٹوبر 1920ء میں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کو تاشقند میں قائم کیا۔کمیونزم کا نظریہ بتدریج ہندوستانی دانشوروں اور کانگریس کے قائدین کو متاثر کیا۔
- **سائمن کمیشن:** برطانوی حکومت نے سائمن کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا تا کہ ہندوستان میں دستوری تبدیلیوں کا جائزہ لے سکے۔ نومبر 1927ء کو برطانوی حکومت نے ہندوستانی قانونی کمیشن کا تقرر کیا۔چیرمن سائمن کے نام سے ''سائمن کمیشن'' مشہور رہوا۔ کمیشن کے تمام اراکین انگریز تھے اور اُنہیں ہندوستان میں دستوری اصلاحات کے لئے سفارش کرنا تھا۔
- ہندوستانیوں کو اس بات کا غصہ تھا کہ اُنہیں کمیشن سے نکال دیا گیا تھا اور بیرونی افراد ہندوستان کی خودمختاری کا فیصلہ کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔کمیشن کے قیام کے اعلان پر تمام ہندوستانیوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔سائمن کمیشن کا ہندوستان کے تمام مقامات پر بائیکاٹ کیا گیا۔'سائمن واپس جاؤ' قوم پرستوں کا نعرہ بن گیا۔پھر بھی کمیشن اہم مقامات کا دورہ کیا شہادتیں قلم بند کیں اور رپورٹ پیش کی۔
- **سیول نافرمانی تحریک:** سیول نافرمانی تحریک 1930ء میں نمک ستیہ گرہ کے ساتھ شروع ہوئی۔وہ ہندوستان کی جدوجہد آزادی کا ایک اہم سنگ میل تھی۔سیول نافرمانی تحریک جو وجہد آزادی کے لئے لاکھوں ہندوستانیوں کو متحرک کرنے کا باعث بنا۔مہاتما گاندھی کی قیادت میں سیول نافرمانی تحریک بیرونی حکمرانی کے خلاف ایک براعظمی تحریک بن گئی۔
- کانگریس نے 1928ء میں اپنے کلکتہ کے اجلاس میں نوآبادیات کا درجہ قبول کرنے کے لئے رضامندی ظاہر کی بشرطیکہ برطانوی حکومت ایک سال میں منظوری دے۔اس میں ناکامی کی صورت میں کانگریس مکمل آزادی کے لئے اصرار کرے گی اور عدم تشدد پر مبنی جدوجہد منظّم کرے گی۔معمول کے مطابق حکومت کا جواب منفی رہا۔
- ڈسمبر 1929ء میں کانگریس نے لاہور میں جواہر لال نہرو کی صدارت میں ''پورنا سوراج'' (مکمل آزادی) کا اعلان کیا' گول میز کانفرنس کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا اور سیول نافرمانی پروگرام شروع کرنے کے اقدامات کئے۔گاندھی جی نے یہ تحریک 12/مارچ 1930ء کو شروع کی۔جب انہوں نے نمک کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تاریخی ڈانڈی مارچ کیا۔نمک کے قانون کو توڑا۔6/اپریل کو گاندھی جی کا نمک کے قانون کو توڑنا سارے ہندوستان میں عوامی تحریک کے لئے ایک اشارہ تھا۔
- ستیہ گرہ کرنے والوں نے دھرسانا نمک گودام پر حملہ کیا۔اودھ' کشور گنج' بلڈھانہ' مدناپور اور انکولا' اور کرناٹک کے تعلقہ سداپور میں کسانوں کی جانب سے زمین کے ٹیکس کی ادائیگی سے انکار اس مزاحمت کی خصوصیات تھیں۔یہ مزاحمت تیزی سے پھیلی اور ملک کے دوردراز کے علاقوں تک پہنچی۔شمال مغربی سرحدی صوبے میں عبدالغفار خاں کی قیادت میں ''خدائی خدمتگاروں'' نے پشاور میں حکومت کے ہر قسم کے جبر کا مقابلہ کیا۔

- **گول میز کانفرنس:** جب سیول نافرمانی تحریک پورے شباب پر تھی لندن میں پہلی گول میز کانفرنس کا انعقاد 1930ء میں سائمن کمیشن کی سفارشات پر بحث کے لئے عمل میں آیا۔ کانگریس نے کانفرنس کا بائیکاٹ کیا۔ 79 افراد نے مختلف علاقوں سے اس میں شرکت کی۔
- 1931ء میں گاندھی جی اور ایروِن کے درمیان ایک معاہدہ طئے پایا۔ یہ گاندھی۔ ایروِن معاہدہ کہلایا۔ اس کی رو سے انگریز تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے کے لئے راضی ہوئے۔ اس کے بدلے میں کانگریس نے سیول نافرمانی تحریک کو معطل کیا اور دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے راضی ہوئے۔
- دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے بعد گاندھی ہندوستان واپس آئے اور دیکھا کہ حکومت اپنی ظالمانہ پالیسی کو پوری شدت سے جاری رکھی۔ جنوری 1932ء میں کانگریس نے سیول نافرمانی تحریک شروع کرنے کا تہیہ کیا۔ پُرتشدد احتجاج ہوا۔ کانگریس کو غیر قانونی قرار دیا گیا اس کے رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا۔ عوامی جلسوں اور مظاہروں پر پابندی لگادی گئی۔
- تیسری گول میز کانفرنس نومبر 1932ء میں منعقد ہوئی۔ اس میں کانگریس نے شرکت نہیں کی۔ کانفرنس کے بعد برطانوی حکومت نے قانون حکومت ہند 1935ء میں منظور کیا۔
- **پونا معاہدہ:** دوسری گول میز کانفرنس کے بعد برطانوی وزیر اعظم رامسے میکڈونالڈ نے ''فرقہ وارانہ ایوارڈ'' کا اعلان کیا۔ ایوارڈ نے مسلمان، سکھ، عیسائی، اینگلو انڈین، یوروپین اور پچھڑے طبقات کے لئے علیحدہ انتخابی حلقے منعقد کئے۔
- گاندھی جی اور امبیڈکر کے درمیان بات چیت کے نتیجے میں 1932ء پونا معاہدہ طئے پایا۔ ڈاکٹر بی. آر. امبیڈکر جنہوں نے ایوارڈ میں پسماندہ طبقات کے لئے ایک روشن مستقبل دیکھا تھا پونا معاہدہ پر اپنی ناراضگی ظاہر کی۔

تعمیری منصوبے

- پونا میں کانگریسیوں کے غیر رسمی جلسے میں فیصلہ کیا گیا کہ اجتماعی سیول نافرمانی تحریک ترک کی جائے اور انفرادی سیول نافرمانی کی حمایت کی گئی وَ بتدریج تحریک ماند پڑتی گئی۔ گاندھی جی کا ذہن تعمیری پروگراموں کی جانب مائل تھا۔ ان منصوبوں کو تحریک عدم تعاون کے متوازی لیا گیا۔

1. کپاس سے دھاگہ بنانا اور کھادی کے ملبوسات کی تیاری
2. چھوت چھات کا خاتمہ
3. شراب پر پابندی
4. ہندو مسلم اتحاد

- **کرپس مشن (Cripps Mission):** دنیا کے سیاسی حالات کی وجہ سے برطانوی حکومت ہندوستانیوں کی سرگرم شرکت چاہتی تھی برطانوی وزیر اعظم ہندوستانی رہنماؤں کے ساتھ کچھ حل کرنا چاہتا تھا۔ چرچل نے سر اسٹافورڈ کرپس ایک سفارت کار دستوری اصلاحات کے لئے روانہ کیا۔ اس نے تمام ہندوستانی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے ملاقات کی اور مارچ 1942ء میں حسب ذیل تجاویز پیش کیں۔
- جنگ کے بعد ایک دستور ساز ادارہ قائم کیا جائے گا۔ اس کے اراکین کا انتخاب ہندوستانی مقنّنہ کے ایوان زیریں سے کیا جائے گا۔ اس نے برطانوی ہندوستانی ریاستوں کے وفاق کو برطانوی دولت مشترکہ کے اندر ایک نوآبادی خیال کیا۔ اور اسی وقت صوبوں کو وفاق سے علیحدہ ہونے کا حق بھی دیا گیا۔ معاملے کی سچائی گاندھی جی کے خیال میں ''یہ ایک آگے کی تاریخ کا چیک تھا جو ایک دیوالیہ ہوتے ہوئے بینک نے جاری کیا تھا اور اس وقت برطانوی سلطنت متزلزل نظر آرہی تھی۔''
- **ہندوستان چھوڑو تحریک:** کرپس مشن نوآبادی موقف اور مزید دستوری تبدیلیوں کے ساتھ آیا تھا یہ تمام سفارشیں جنگ سے پہلے نہیں بلکہ جنگ کے بعد ہی مکمل ہونے والی تھیں ہندوستان میں اس منصوبے کو منظور نہیں کیا گیا اور ہندوستان کے فوری خودمختاری کا مطالبہ

نے اس کو دوسرے ممالک میں لڑائی کے لئے معقول دکھائی دیا۔اس کے مطابق کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جولائی 1942ء میں واردھا میں ایک قرارداد منظور کی جس میں برطانیہ کو ہندوستان کو اقتدار منتقل کرنے کے لئے کہا گیا اور ہندوستان چھوڑنے کے لئے کہا گیا۔

- گاندھی جی نے تمام ہندوستانیوں سے کہا کہ وہ اس طرح عمل کریں جیسے اب وہ سامراجی حکومت کے تحت نہیں ہیں۔کانگریس کے وفود کو مخاطب کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا ''میں فی الفور آزادی چاہتا ہوں ''اسی رات'' ہو سکے تو صبح سے پہلے یہاں ایک منتر ہے۔مختصر سا' میں آپ کو دونگا آپ اس کو اپنے دلوں میں نقش کرلیں اور آپ کی ہر سانس سے اس کا احساس ہو۔وہ منتر'' کرو یا مرو'' ہے ہم یا تو ہندوستان کو آزاد کریں گے یا اس کوشش میں جان دیدیں گے۔ہم اپنی غلامی دیکھنے کے لئے زندہ نہیں رہیں گے۔
- **سبھاش چندر بوس (1897ء تا 1945ء)**
- کٹک میں پیدا ہوئے مذہبی اور باغی سبھاش چندر بوس نے اپنے آپ کو ایک طالب علم کی حیثیت سے نمایاں کیا۔وہ انگلینڈ گئے اور آئی سی ایس (ICS) امتحان میں اعلیٰ درجہ میں کامیابی حاصل کی۔وہ جلیان والا باغ قتل عام سے متاثر ہوئے اور گاندھی جی کے عدم تعاون منصوبے سے ہمت پا کر 1921ء میں ملازمت سے استعفیٰ دیدیا۔
- اس کے بعد انہوں نے ایک ہنگامہ خیز سیاسی زندگی کا آغاز کیا جب وہ ہندوستان آئے اور دیش بندھو چترنجن داس کے ایک ماننے کی حیثیت سے شامل ہوئے۔کلکتہ کارپوریشن کے چیف ایکزیکٹیو آفیسر کے طور پر کام کرنے کے دوران ان کو پرتشدد سرگرمیوں میں ماخوذ رہنے کے الزام پر تین سال کے لئے منڈالے جیل میں حراست میں رکھا گیا۔طبی بنیاد پر رہائی کے بعد سبھاش چندر بوس بنگال صوبہ کانگریس کے صدر بنے اور ہندوستان کی مکمل آزادی کے لئے نہرو کمیٹی کے علاقائی مرتبہ کے خلاف آواز بلند کی۔
- 1928ء کے کلکتہ کے کانگریس کے اجلاس میں نیتاجی چندر بوس نوجوانوں کے انقلابی قائد کے طور پر مشہور ہوئے۔ایک مرتبہ پھر حکام نے سبھاش کو حراست میں لینے کا فیصلہ کیا۔اور اس وقت رہا کیا جب ان کی صحت بگڑ رہی تھی۔
- نیتاجی کو یوروپ جلاوطن کیا گیا۔وہ اس پابندی کے باوجود واپس ہوئے اور انہیں 1937ء تک حراست میں رکھا گیا۔ہری پورا میں ان کو متفقہ طور پر کانگریس کا صدر منتخب کیا گیا۔اکٹوبر 1938ء میں انہوں نے ایک قومی پلاننگ کمیٹی بنائی۔تری پورہ میں سبھاش چندرا بوس گاندھی جی کے امیدوار ڈاکٹر پٹا بھی سیتارامایا کو شکست دیتے ہوئے دوبارہ کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔سیاسی اختلافات اور ان کے اختیارات میں کمی کئے جانے پر سبھاش نے 1939ء میں صدارت سے استعفیٰ دیا۔
- دوسری عالمی جنگ کے موقع پر انہوں نے فارورڈ بلاک تشکیل دیا اور رام گڑھ میں ایک مخالف سمجھوتہ کانفرنس منظم کی۔
- 1943ء میں سبھاش چندرا بوس مشرقی ایشیاء چلے گئے۔آزاد ہند فوج (انڈین نیشنل آرمی INA) کو دوبارہ منظم کیا۔اس کے سپریم کمانڈر بنے اور ایک آزاد صوبائی حکومت کا اعلان کیا جس کے علاقے انڈومان نکوبار تھے۔جنوری 1944ء میں INA نے مادرِ وطن کی طرف پرجوش نعروں 'چلو دہلی' اور 'جئے ہند' کے ساتھ بڑھے۔برما کی سرحد کو پار کیا اور کوہیما اور امپھال پہنچے۔
- عالمی جنگ میں جاپان کی شکست کی وجہ سے اس تحریک سے دستبرداری اختیار کرلی گئی لیکن نیتاجی اور ان کے رفیقوں کی دلیرانہ بہادری کی وجہ سے ملک برطانوی راج کے خلاف متحد ہوا۔

دستوری اصلاحات

- انڈین نیشنل کانگریس اپنے قیام 1885ء ہی سے اپنے سالانہ اجلاسوں میں دستوری اصلاحات کا مطالبہ کرتی رہی۔برطانوی حکومت نے کئی قوانین ہندوستانیوں کو دستوری' سیاسی' قانون سازی' انتظامی اُمور میں نمائندگی دینے کے لئے متعارف کروائے۔قوانین حکومت ہند 1909ء' 1919ء اور 1935ء اہم ہیں۔

- منٹو۔مارلے اصلاحات قانون1909: لارڈ منٹو وائسرائے اور لارڈ مارلے ریاستی معتمد نے اس قانون کو پیش کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔اس قانون نے ہندوستان میں قانون ساز اداروں کی ساخت اور دیکھ بھال میں اہم تبدیلیاں کیں۔اس قانون کی اہم خصوصیات ہیں۔
  1. مسلمانوں کے لئے علیحدہ انتظامی حلقے
  2. بالراست انتخابات کا اُصول
  3. کونسل میں ہندوستانیوں کی نشستیں مقرر رکھی گئیں۔
- **مونٹیگ چیمسفورڈ اصلاحات قانون1919ء:** لارڈ ایڈون مونٹیگ' ہندوستان کے لئے ریاستی معتمد' لارڈ چیلمسفورڈ' گورنر جنرل آف انڈیا نے اس قانون کی روشناسی کے لئے اہم کردار ادا کیا۔
  1. حکومت کے انتظامی معاملات کو دو فہرستوں یعنی (i) مرکزی (ii) ریاستی میں تقسیم کیا۔
  2. دوہری حکومت متعارف کی گئی۔
  3. رجواڑوں کا چیمبر قائم کیا گیا۔
  4. علیحدہ عوامی خدمات کمیشن اور آڈیٹر جنرل آف انڈیا کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- **قانون حکومت ہند1935:** برطانوی ہند میں متعارف کروائے گئے تمام قوانین میں یہ سب سے اہم ہے۔اس نے ہندوستانیوں کو ذمہ داریاں تفویض کیں۔اہم توضیحات تھے۔
  1. ریاستی اور مرکزی سطح پر دوہری حکومت کی برخواستگی۔
  2. مرکزی حکومت کے انتظامی معاملات کو محفوظ اور منتقلہ زمروں میں تقسیم کیا گیا۔
  3. کل ہند وفاق کی تجویز۔
  4. قانون ساز کونسلوں میں ہندوستانی عیسائیوں اور اینگلو انڈین' یوروپی اور دلتوں کو خصوصی نمائندگی دی گئی۔
- ماؤنٹ بیٹن مارچ 1947ء میں آخری وائسرائے کی حیثیت سے ہندوستان آیا۔اس نے کانگریس اور مسلم لیگ کے رہنماؤں کے ساتھ وسیع تناظر میں بات چیت کی۔ ہندوستان کو متحد رکھنے کی اس کی کوشش مسلم لیگ کے پاکستان کے مطالبے کی وجہ سے ناکام ہوگئی۔ بالآخر ماؤنٹ بیٹن اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس مسئلہ کو ختم کرنے کا واحد حل ملک کی تقسیم ہے۔اس نے ایک منصوبہ بنایا جو ماؤنٹ بیٹن منصوبہ سے مشہور ہے۔
- مارچ 1946ء میں ایک کابنی مشن ہندوستانی رہنماؤں کے ساتھ بات چیت کے لئے ہندوستان بھیجا گیا۔ یہ مشن ہندوستان کو اقتدار کی منتقلی کے لئے شرائط طئے کرنے کے لئے تھا۔مسلم لیگ نے ہندوستان کی تقسیم کے لئے اپنا مطالبہ رکھا۔
- ہندوستانی سیاسی جماعتوں کے ساتھ بات چیت کے بعد کابنی مشن نے مسلم قائدین کے علیحدہ پاکستان کے مطالبہ کو نامنظور کردیا۔ کابنی مشن نے غیر منقسم ہندوستان کی تجویز' ایک کمزور مرکز اور خودمختار ریاستوں کے ساتھ کی۔ان تجاویز کو مسلم لیگ نے منظور نہیں کیا۔
- مسلم لیگ نے ملک کی تقسیم کے لئے اپنی تحریک میں حدت پیدا کی۔راست اقدام کا نتیجہ فرقہ وارانہ فسادات کی شکل میں ہوا۔ماؤنٹ بیٹن کے تقسیم کا منصوبہ اور اقتدار کی منتقلی کو کانگریسی قائدین نے قبول کیا تاکہ ملک میں خانہ جنگی سے احتراز کیا جاسکے۔ ہندوستانی وفاق میں 554 مقامی ریاستوں کو سردار ولبھ بھائی پٹیل نے بڑی مصلحت کے ساتھ شامل کیا۔
- 1947ء تاریخ ہند میں اہم مرحلہ رہا۔ یہ ہندوستانی عوام کے لئے کامیابی کا سال تھا۔انہوں نے بیرونی حکمرانی سے آزادی حاصل کی تھی۔ یہ سال ایک عظیم المیہ کا سال بھی رہا۔ ہندوستانی عوام کا اتحاد دو علیحدہ قومی ریاستوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔جولائی 1947ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے ماؤنٹ بیٹن منصوبہ کو منظوری دی۔قانون آزادی ہند 1947ء برطانوی حکومت کی جانب سے بنایا گیا آخری

قانون تھا۔1.8 ☆ س قانون کے ذریعے ہندوستان اور پاکستان کا قیام دو علیحدہ آزاد مملکتوں کی شکل میں عمل میں آیا۔ 15/اگست 1947ء اقتدار کی منتقلی کی تاریخ مقرر کی گئی۔ مقررہ وقت پر آزادی ملی لیکن آزادی کی خوشی تقسیم کے المیہ سے ماند پڑ گئی۔ تاہم ہندوستانی عوام نے آزاد ہندوستان کے روشن مستقبل کی طرف دیکھا۔ نہرو نے تاریخی تحریک کے جذبہ کو 14/اگست 1947ء کی درمیانی شب میں اس طرح بیان کیا۔ کئی سال پہلے ہم نے تقدیر سے وعدہ کیا تھا اور اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کریں گے۔ ٹھیک آدھی رات کو جب ساری دنیا سو رہی ہے ہندوستان زندگی اور آزادی کے لئے جاگا ہے۔

- دستور ساز اسمبلی جس کی تشکیل کابنی مشن پلان کے تصورات کے تحت ہوئی تھی آزاد ہندوستان کے دستور کی تشکیل کا بیڑہ اُٹھایا۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد دستور ساز اسمبلی کے چیرمن اور ڈاکٹر بی. آر. امبیڈکر کو تحریری کمیٹی کے چیرمن کی حیثیت سے منتخب کیا گیا۔
- تین سال کی محتاط منصوبہ بندی اور مباحث کے بعد قطعی مسودہ کو ڈاکٹر بی. آر. امیڈکر نے 26/نومبر 1949ء کو پیش کیا۔ 26/جنوری 1950ء کو ہندوستان کو ایک مقتدر اور جمہوری ملک ہونے کا اعلان کیا گیا اور تب سے 26/جنوری کو سارے ملک میں یوم جمہوریہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔

مذاہب اور تاریخ

- **ہندو مذہب**

ہندو مذہب کا ارتقا ہزاروں سال قبل ہوا ہے۔ اس عرصہ میں مختلف مذہبی رواج اور برگزیدہ اشخاص اور مفکرین کی تعلیمات اس میں شامل ہوئیں۔ درحقیقت لفظ 'ہندو' کا استعمال 1000 CE کے بعد ہوا۔ یہ لفظ 'سندھو' سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنٰی دریائے سندھ ہے۔ شمال مغرب سے برصغیر میں داخل ہونے والوں کو اس ندی سے ہو کر گزرنا پڑتا تھا۔

- ہندو مذہب کے اہم خصوصیات کی صورت گری 500 CE قبل ہوئی تھی۔ ویدک' یگنہ' شیوا' وشنو اور دوگار کے مورتیوں کی پرستش' منادر کی تعمیر' نفس کشی وغیرہ اس میں شامل تھے۔ ویداس' اُپنانیشداس' رامائن' مہابھارت (بھگوت گیتا جس کا ایک حصہ تھا) اور پران وغیرہ مقدس کتابیں مانی جائیں گی۔
- **بگھوتہ اور شیوا:** بھگوتہ کے لوگ وشنو یا نارائن کی پرستش کرتے ہیں۔ اُن کا ماننا ہے کہ وشنو آخری خدا ہے جس نے دنیا کی تخلیق کی۔ وہ جاننے والا اور طاقتور ہے۔ اُن کا ایقان تھا کہ وشنو دنیا کو بدی سے بچانے کے لیے مختلف شکلوں اور اوتاروں کے روپ میں زمین پر پیدا ہوتا رہا۔ اُس کے نہایت اہم اوتاروں میں رام اور کرشن ہیں۔ وہ دو ہزار سال قبل ہی ملک کے طول و عرض میں مشہور ہوئے۔
- **قصہ گو:** قدیم زمانے کے لوگ بھی کہانیاں شوق سے سنا کرتے تھے۔ ان دنوں شاعر اور مذہبی قصہ گو (ہری کتھا) مختلف دیوی دیوتاؤں جیسے شیوا' وشنو' درگا یا رامائن اور مہابھارت سے کہانیاں سناتے ہوئے گھوما کرتے تھے۔ گوتم بدھ کے متعلق بھی کہانیاں سنائی جاتی تھیں۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد انہیں سماعت کرنے جمع ہو جاتی تھی۔ یہ قصہ گو حضرات اپنے بزرگوں سے سنی ہوئی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ وہ لوگوں سے بھی کہانیاں سیکھتے تھے۔
- مثال کے طور پر بعض لوگ سانپوں کی پرستش کرتے تھے اور وہ سانپوں کے دیوتاؤں کے بارے میں قصے سناتے تھے۔ قصہ گو حضرات انہیں یاد کر لیتے تھے اور ان کی کہانیوں کے ذخیرے میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ اس طرح قصہ گو لوگ مختلف دیوی دتاؤں کی کہانیاں' مذہبی تعلیمات اور عبادت کے طریقوں میں امتزاج پیدا کرتے تھے۔ وہ کہانیاں بتدریج لکھی جانے لگیں۔ بدھ مت کی کہانیوں کو جٹا کاؤں کے نام سے لکھا گیا۔ وشنو اور شیوا کے متعلق کہانیوں کو پرانوں کے نام سے تحریر کیا گیا۔
- پران مختلف مذہبی روایتوں کو مربوط کرتے ہوئے ایک یا دوسرے دیوتاؤ کو برتر خدا کی حیثیت سے تعریف کرتے ہیں جو طاقتور اور جاننے والا ہوتا ہے۔ انہوں نے مسائل کے حل اور نجات کے حصول کے لیے خدا کی عبادت پر زور دیا۔

- **بھکتی تحریک:** تمل ناڈو میں 550 کے عہد میں خدا سے شیفتگی کے متعلق ایک نئی تحریک کا آغاز ہوا۔ اُس تحریک کے ماننے والے وشنو اور شیوا کے پیرو تھے۔ اُن کا تفصیلی رسومات جیسے یگنہ جانوروں کی قربانی پر ایقان نہیں تھا۔ انہوں نے بدھ مت اور جین مت جیسے مذاہب کی سخت مخالفت کی۔ کیونکہ وہ کسی بھی خدا کو نہیں مانتے تھے۔ اس کے بجائے وہ شیوا یا وشنو سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اُس سے ملنے کی خواہش رکھتے۔ وہ نجات کا راستہ تھا۔ وہ مسائل کے حل کے لیے یا دولت و اقتدار کے حصول کے مقصد سے عبادت نہیں کرتے تھے۔ وہ خدا سے ملاقات یا اس کے دیدار کے طلبگار تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ ہر فرد بلا لحاظ ذات یا کمیونٹی خدا سے محبت کر سکتا ہے۔ تمام چاہنے والے مل کر خدا کے لیے محبت بھرے نغمے الاپتے ہیں اور خوشی سے ناچتے ہیں۔
- بعض مرید مختلف مندروں کو جاتے رہے اور مقامی زبان میں گیت لکھتے رہے تا کہ انہیں عوام الناس سمجھ سکیں۔ ان گیتوں اور نغموں کو نسل در نسل گایا جاتا رہا۔ بالآخر انہیں 1100 کے قریب جمع کیا گیا اور ضبط تحریر میں لایا گیا۔ ان کی کاوشوں کے نتیجہ میں مندروں کی ایک بڑی تعداد مشہور ہوئی اور اہمیت کی حامل ہوگئی۔ کالاہستی اور ترو ملا کا مندر بہت مشہور ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان بھگتوں کے زیر اثر لوگ شیوا اور وشنو کی پرستش کرنے لگے۔
- **آلوار اور نائنار:** وشنو کے آٹھ بھگتوں کو آلوار کہا جاتا ہے۔ اُن میں سب سے اہم پری یالور اور نمل وار ہیں۔ پری یالور کی لڑکی اندل اُن میں ایک ہی خاتون تھی۔ اُن میں بہت سے وشنو کے مندروں کو جاتے رہے۔ گیت لکھتے رہے۔ گاتے رہے۔ اُنہیں پسورام کہا جاتا ہے۔
- ائناروں کی تعداد 63 ہے۔ وہ شیوا کے بھگت ہیں۔ وہ مختلف ذات پات سے تعلق رکھتے تھے۔ کنپا ایک شکاری اور نندانار ایک برادری سے خارج اُن میں بعض جیسے اپر، سمبندر، سندرار، منی کوا ساگر ایک مندر سے دوسرے مندر کو جاتے رہے اور شیوا کی تعریف میں گیت لکھتے رہے۔ بعض اُس میں جیسے کرائیکل اری یار خواتین تھیں۔ یہاں تیوارام اور تریواسکم سے چند اشعار درج کیے جاتے ہیں۔
- **عیسائیت:** لوگ برصغیر ہند میں ایک برتر خدا کی عبادت کرنے لگے اور نجات کے لیے خدا سے محبت اور وابستگی ضروری ہے۔ دنیا کے دوسرے حصوں کے لوگ بھی اسی طرح کے تصورات پر عمل پیرا ہونے لگے۔ مشرق وسطیٰ میں وہ علاقے جسے اسرائیل اور فلسطین کہا جاتا ہے ایک نئے مذہب عیسائیت کو فروغ حاصل ہونے لگا۔ اُس کے بانی حضرت عیسیٰ مسیح تھے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیروشلم (موجودہ اسرائیل) کے قریب بیت اللحم دو ہزار سال قبل پیدا ہوئے۔ انہوں نے تلقین کی کہ سارے انسان مساوی ہیں۔ انہوں نے ایک دوسرے سے محبت کا درس دیا۔ انہوں نے امن و امان، محبت اور رحم کی تلقین کی۔ انہوں نے لوگوں کو نصیحت کی کہ وہ ''جیسے کو تیسا'' کی کہاوت پر عمل نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کو بھی پیار اور محبت سے جیتا جا سکتا ہے۔
- سیٹ تھامس بسی لیکا۔ چینائی اُسے 1523ء میں بنایا گیا۔
- عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل ہے۔
- کیرالا میں مسجد چیرامن، ہندوستان کی پہلی مسجد سمجھی جاتی ہے۔
- عربستان کے تاجروں نے ہندوستان میں اسلام کو متعارف کیا۔ وہ ہندوستان کی بندرگاہوں میں آیا جایا کرتے تھے۔

مسیحی مبلغین اور سماجی مصلحین

- کئی عیسائی مبلغین یورپی کمپنیوں کے ساتھ عیسائیت کی اشاعت کے لیے ہندوستان آئے۔ انہوں نے موجودہ مذہبی رسومات اور عقائد پر سخت تنقید کی۔ لوگوں کو عیسائیت قبول کرنے کی ترغیب دینے لگے۔ اس کے ساتھ انہوں نے متعدد تعلیمی ادارے، دواخانے، خیرات خانے، غریبوں اور حاجت مندوں کی امداد کے لیے بنائے۔ اس سے لوگوں میں کئی نئے خیالات پیدا ہوئے۔
- مسیحی مبغلین، ہندومت اور اسلام کے دانشوروں میں بحث و مباحثہ کی شروعات ہوگئی۔ وہ اپنے مذہبی عقائد کی مدافعت کرنے لگے۔ ایسے مباحثوں سے عوام کو ایک دوسرے کے عقائد کو سمجھنے کا موقع ملا۔ انہیں اپنے مذہب کے بنیادی حقیقی تصورات کو سمجھنے کا موقع ملا۔

- بہت سے یورپی عالموں نے ہندوستان کے قدیم ادب کا مطالعہ کیا۔اس کا ترجمہ کیا اور اسے کتابوں کی شکل میں شائع کیا۔(چونکہ انہوں نے مشرقی ممالک کی کتابوں کا مطالعہ کیا تھا اس لیے انہیں مستشرقین کہا جاتا ہے)اب یہ کتابیں مطالعہ کے لیے موجود ہیں۔
- قدیم سنسکرت' تامل' تلگو' فارسی اور عربی کتابوں کے تراجم یورپی زبانوں میں کیئے گئے۔ملک کی باثروت اور متنوع ثقافتی وراثت کو سب لوگوں نے تسلیم کیا۔اس کی وجہ سے لوگ نئے خیالات سے روشناس ہوئے اور انہوں نے اپنے مذاہب کی دوبارہ تفسیر کی۔
- یورپی افراد نے ہندوستان میں چھاپہ خانہ کو متعارف کیا۔اس سے کئی اخبارات اور رسائل منظر عام پر آنے لگے۔اب کتابیں کم قیمتوں پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد تک پہنچنے لگیں۔اب لوگ ان اخباروں' رسالوں اور کتابوں کے ذریعہ بحث ومباحثہ کو لوگوں کی ایک بڑی تعداد تک پہنچانے لگے۔
- **برہموسماج اور بنگال میں مذہبی تحریکیں:** راجہ رام موہن رائے 1772ء میں بنگال میں پیدا ہوئے۔وہ سنسکرت' فارسی' انگریزی کے عظیم عالم تھے وہ عربی' لاطینی اور یونانی سے بھی واقف تھے۔
- انہوں نے ہندومت' اسلام' عیسائیت اور تصوف کا عمیق مطالعہ کیا تھا۔مختلف مذہبی کتابوں کے مطالعہ کے بعد انہیں یقین ہوگیا کہ خدا ایک ہے۔بتوں کی پرستش اور قربانیوں کی انجام دہی غلط ہے۔انہیں اس بات کا بھی ایقان ہوگیا کہ تمام عظیم مذاہب پر نکتہ چینی بھی درست نہیں ہے۔ان کا یہ بھی خیال تھا کہ ہمیں ایسے مذہبی عقیدے کو تسلیم کرنا چاہیے جو معقول ہو اور اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔
- انہوں نے پجاریوں کی بالادستی کو مسترد کردیا اور لوگوں کو مذاہب کی اصل کتابوں کے مطالعہ کی ترغیب دی۔انہوں نے اپنے خیالات کو رسالوں اور کتابوں میں شامل کیا۔اشاعت کی نئی ٹکنالوجی کو استعمال کیا تاکہ ان کے افکار ونظریات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔
- راجہ رام موہن رائے نے 1828ء میں برہموسماج کو قائم کیا۔وہ ایسے تمام لوگوں کا اجتماع تھا جن کا ایک عالمی مذہب پر ایقان تھا۔جو ایک برتر خدا کے تصور کے اصولوں پر مبنی تھا۔راجہ رام موہن رائے کی 1833ء میں وفات کے بعد دیویندر ناتھ ٹیگور اور کیشو اچندر سین نے تحریک کی رہنمائی کی۔انہوں نے سارے ہندوستان میں لکچر دیتے ہوئے اپنے خیالات کی تشہیر کی۔
- کیشو اسین نے مہاراشٹر کا دورہ کیا اور 1867ء میں پرارتھنا سماج کی بنیاد رکھی۔اس کا آغاز مشہور اسکالر آر جی بھنڈارکر اور ایم جی راناڈے نے کیا۔ان کے خیالات بھی برہموسماج سے ملتے جلتے تھے۔
- کیشو اسین کے کنڈوکوری ویریشالنگم پر گہرے اثرات پڑے۔ویریشالنگم نے جنوبی ہند میں اصلاحی تحریک کا آغاز کیا۔
- برہموسماج کے اراکین میں اختلافات پیدا ہوگئے۔وہ چھوٹی تنظیموں میں بٹ گئے۔اکثر وبیشتر وہ ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔
- کیشو اسین آگے چل کر راما کرشنا پرمہسا کے شاگرد بن گئے۔انہوں نے دو مقاصد کو روبہ عمل لانے کی کوشش کی۔اصلاح شدہ ہندو مذہب کا احیا۔قومی تعمیر نو کے لیے سماجی خدمت۔ان کا خیال تھا کہ ہندو مذہب دوسرے مذاہب سے برتر ہے۔انہوں نے اپنشدوں کی تعلیمات پر زور دیا۔ان کا ترجمہ کیا گیا اور کثیر تعداد میں شائع کیا گیا۔وہ ہندومت سے اوہام پرستی' رسمیت وغیرہ کو ہٹانا چاہتے تھے۔وہ یورپی ثقافت کے کچھ مثبت خصوصیات جیسے خواتین کا احترام' کام کے اصول' ٹکنالوجی وغیرہ کو اپنانا چاہتے تھے۔انہوں نے تنظیم کے ذریعہ دواخانے' مدرسے' یتیم خانے قائم کرنا چاہتے تھے۔اس کے علاوہ وہ سیلاب اور قحط سالی کے وقت امدادی کام سرانجام دینا چاہتے تھے۔
- **پنجاب میں آریا سماج:** سوامی دیانند سرسوتی (1824-1883) سماجی مصلح تھے۔انہوں نے کٹر رسمی طرز کے ہندومت کو مسترد کیا اور بھٹکنے والے سنیاسی بن گئے۔انہوں نے ویدوں کا مطالعہ کیا اور انہیں یقین ہوگیا کہ اس میں حقیقی مذہب کی روح موجزن ہے۔ہندومت میں بہت سی چیزیں جیسے دیوی دیوتاؤں' بت پرستی' برہمنی پجاریت' ذات پات کا نظام بعد میں وجود میں آیا۔
- انہوں نے سادہ رسومات اور ویدوں کے اشلوک پڑھتے ہوئے ایک برتر خدا کی عبادت کرنے کی تلقین کی۔انہوں نے دوسرے تمام

مذاہب کو جھوٹے مذاہب کی حیثیت سے مسترد کر دیا۔ وہ چاہتے تھے کہ ایسے ہندو جو دوسرے مذاہب میں داخل ہو چکے تھے وہ ہندومت میں واپس آ جائیں وہ ویدوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے آریا سماج کو 1875ء میں قائم کیا۔ اپنے تصورات کا پرچار کیا اور ایک کتاب ستارتھی پرکاش لکھی۔ اسے کثیر تعداد میں شائع کیا گیا اور وہ کتاب تعلیم یافتہ طبقہ میں پڑھی جانے لگی۔

- ان کی 1883ء میں وفات کے بعد ان کے ماننے والوں نے پنجاب میں دیانند اینگلو ویدک اسکول (DAV) قائم کیا۔ وہاں بچوں کو جدید مضامین کے ساتھ ان کے مذہب اور ثقافت سے بھی واقف کرایا جاتا تھا۔ چند برسوں کے بعد آریا سماج تحریک کے اندر اختلافات پیدا ہو گئے۔ بعض لوگ محسوس کر رہے تھے کہ اسکول میں صرف ویدک مذہب پر زور دیا جانا چاہیے۔ دیگر مذاہب کے اثرات کو زائل کرنے کی سعی کرنی چاہیے۔ انہوں نے ہری دوار میں گروکل کانگری یونیورسٹی قائم کی۔
- **مسلمانوں میں اصلاح اور تعلیم:** سرسید احمد خان (1898 - 1817) کا احساس تھا کہ انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان پائی جانے والی تلخیوں کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ مسلمانوں کو ترقی کرنے کے لیے نظم و نسق میں حصہ لینا ہوگا۔ سرکاری ملازمت کرنی ہوگی۔ یہ صرف جدید تعلیم کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ وہ مسلم ملت کو جدید بنانے کی سعی کرنے لگے۔ اپنے خیالات کی تشہیر اپنے رسالہ کے ذریعہ کرنے لگے۔
- سرسید نے جدید تعلیم کے پھیلاؤ کے لیے علی گڑھ تحریک کا آغاز کیا۔ مسلمانوں میں سماجی اصلاحات کا بیڑہ اٹھایا۔ وہ تعلیمی نسواں اور پردہ کی تنسیخ کے قائل تھے۔ انہوں نے اسلام کی وضاحت کی۔ مذہب' جدید سائنس اور فلسفہ کے درمیان حائل خلیج کو پاٹنے کی کوشش کی۔
- سرسید نے 1864ء میں سائنٹیفک سوسائٹی کو فروغ دیا۔ اردو میں بہت سی سائنسی تصانیف کا ترجمہ کیا گیا اور انہیں شائع بھی کیا گیا۔ ان کا عظیم ترین کارنامہ 1875ء میں علی گڑھ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج (MAO) کا قیام تھا۔ وہاں اسلامی ماحول میں انگریزی اور سائنس پڑھائی جانے لگی۔ یہ وقت کے ساتھ مسلمانوں کے لیے اہم ترین تعلیمی ادارہ بن گیا۔ یہ بعد میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی حیثیت سے ترقی کی منزلیں طے کرنے لگا۔
- **سماجی اصلاحات اور خواتین: شادی کی اقل ترین عمر:** 1846ء میں ایک قانون منظور کیا گیا۔ اس کی رو سے دس برس سے کم عمر لڑکی کی شادی کو منسوخ کر دیا گیا۔ 1891ء میں عمر کی حد 12 سال کی گئی۔ 1929ء میں شاردا ایکٹ کے ذریعہ اقل ترین حد 14 برس کی گئی۔ 1978ء میں لڑکی کی عمر 18 اور لڑکے کی عمر 21 سال کی گئی۔
- سماجی مصلحین (Reformers) جیسے راجہ رام موہن رائے نے لکھا تھا کہ عورتوں کو گھریلو کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ انہیں گھر کی چار دیواری میں بند کر دیا جاتا ہے۔ باورچی خانہ کی حد تک رکھا جاتا ہے۔ انہیں باہر جا کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ انہوں نے ستی کی رسم کے خلاف مہم کا آغاز کیا اور یہ بتانے کی کوشش کی کہ بیوہ کو زندہ جلانے کا تصور قدیم مذہبی کتابوں کے مغائر ہے۔
- انیسویں صدی کی ابتدا سے بہت سے برطانوی عہدیداروں نے بھی ہندوستانی روایتوں اور رسومات پر نکتہ چینی کی۔ انہوں نے راجہ رام موہن رائے کے خیالات کی سماعت کی اور 1829ء میں ستی کی رسم کو سرکاری طور پر ممنوع قرار دیا۔ دوسرے بنگال مصلح ایشور چندر ودیا ساگر نے بھی بیوہ بالخصوص کم عمر بیواؤں کی دوبارہ شادی کے لیے جدوجہد کی۔ بالآخر ایک قانون 1855ء میں بیواؤں کی شادی کا منظور کیا گیا۔
- ودیا ساگر نے بچپن کی شادی اور ایک مرد کی کئی لڑکیوں سے شادی کی بھی مخالفت کی۔ انہوں نے تعلیم نسواں کی تحریک بھی چلائی اور شدید مخالفت کے باوجود لڑکیوں کے لیے مدارس قائم کیئے۔ پہلی بیوہ کی شادی 1856ء میں کلکتہ میں ہوئی۔
- **کنڈوکوری ویرشالنگم (1819 - 1848):** کنڈوکوری ویرشالنگم آندھرا کے علاقہ کے سماجی ریفارمر تھے۔ وہ راجمندری کے ایک راسخ العقیدہ تلگو خاندان میں پیدا ہوئے۔ ویرشالنگم نے آندھرا پردیش میں برہمو سماج کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے اپنی ساری کوشش اور توانیاں بیوہ کی شادی اور بچپن کی شادی کی تنسیخ میں لگا دی۔ وہ تعلیم نسواں کے زبردست علمبردار تھے۔ اس زمانے میں عورتوں کی تعلیم کو ممنوع سمجھا جاتا تھا۔ انہوں نے راجمندری کے قریب دھوالیش ورم میں ایک اسکول قائم کیا۔

- ویرشالنگم نے کئی رسائل جاری کیئے۔انہوں نے تلگو میں سماجی اصلاح پر کئی کتابیں تصنیف کیں۔ان کی نثری نگارشات کے لیے انہیں آندھرادیس کا ''گاڈیاتکنا'' کہا جاتا ہے۔
- **ساوتری بائی جوتی راؤ پھولے (1897 - 1831)**: ساوتری بائی پھولے اپنے شوہر جوتی باپھولے کے ساتھ مہارشٹرا میں خواتین کے حقوق کے فروغ کے لیے اہم کردارادا کیا۔جب جوتی باپھلے نے 1848ء میں ''اچھوت'' ذات کی لڑکیوں کے لیے ایک اسکول پونے میں قائم کیا تو انہوں نے ساوتری بائی کو پہلی استادنی بننے کے لیے تربیت کی۔
- نچلی ذات کی لڑکیوں کی تعلیم کے لیے سماج میں شدید مخالفت تھی۔اس کے باوجود ساوتری بائی نے پڑھانا جاری رکھا۔جوتی باپھلے کی وفات کے بعد بھی ساوتری بائی نے ستیہ شودھک سماج کی ذمہ داری لی۔وہ جلسوں کی صدارت کرنے لگیں اور کام کرنے والوں کی رہنمائی کرنے لگیں۔ساوتری بائی نے طاعون سے متاثرہ افراد کے لیے بے جگری سے کام کیا۔انہوں نے غریب بچوں کے لیے کیمپ قائم کئے۔وہ وبا کے زمانے میں روز آنہ دو ہزار بچوں کو کھانا کھلاتی تھیں۔
- **پنڈتا رمابائی سرسوتی (1922 - 1858)**: رمابائی مہاراشٹرا میں پیدا ہوئیں ان کے والد نے انہیں کٹر پسندوں کی مخالفت کے باوجود سنسکرت کی مقدس کتابوں کو پڑھایا۔والد کے انتقال کے بعد رمابائی اوران کے بھائی دونوں سارے ہندوستان میں دربدر بھٹکتے رہے۔ انہوں نے بنگال میں کلکتہ کا بھی سفر کیا۔ان کے علمی تبحر کے باعث انہیں پنڈتا رمابائی سرسوتی سے موسوم کیا گیا۔
- رمابائی نے خواتین بالخصوص بیواؤں کی مدد کے لیے اپنی ساری زندگی وقف کردی۔انہوں نے خواتین کی تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے انگلستان اورامریکہ کا تنہا دورہ کیا۔انہوں نے بیرونی دورہ سے ہندوستان واپس آ کر ایک آشرم اوراسکول شاردا سادن بیواؤں کی تعلیم کے لیے ممبئی میں قائم کیا۔اس اسکول میں خواتین کو ہمہ اقسام کی کئی چیزیں اور تکنیکی مضامین میں تعلیم دی جانے لگی تا کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوسکیں۔اس تنظیم کے ذریعہ بیواؤں، یتیموں اوراندھوں کو مکانات، تعلیم، ملازمت کی تربیت، طبی سہولتیں فراہم کی جاتی تھیں۔
- **مسلم خواتین میں تعلیم**: بیسویں صدی کی ابتدا سے مسلم خواتین جیسے بھوپال کی بیگمات نے عورتوں کی تعلیم کے لیے قابل ذکر کردارادا کیا ہے۔دوسری ممتاز بیگم رقیہ شوکت حسین نے پٹنہ اور کلکتہ میں مسلم خواتین کے لیے مدارس کا آغاز کیا۔وہ بے خوفی سے دقیانوسی خیالات پر تنقید کرتی تھیں۔ان کا احساس تھا کہ ہر عقیدہ کے رہنما نے خواتین کو کم تر مقام دیا ہے۔

سماجی اصلاحات اور ذات پات کا نظام

- ہندوستان میں برطانوی حکومت کے قیام کے بعد صورتحال میں تبدیلی آتی گئی۔برطانوی حکمرانوں نے سارے لوگوں کے لیے یکساں قوانین نافذ کیئے۔عیسائی مشنریوں اور حکومت نے مدرسے ذات پات کی اساس کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تمام بچوں کو داخلہ دیا گیا۔ عیسائی مبلغین نچلی ذات کے بچوں کو تعلیم دینے میں سرگرم تھے۔وہ تعلیمی سہولتوں سے محروم تھے۔حکومت کی ملازمتیں، خاص طور پر فوج میں لوگوں کو ملازمت دی جانے لگی۔اب تک اعلیٰ ذات کے لوگوں نے اچھوتوں کو اس کے لائق نہیں سمجھا۔
- کئی لوگوں نے نئی ملازمتوں کی تلاش میں نئے ابھرنے والے شہروں کی جانب رخ کیا۔ان تمام چیزوں سے نچلی ذات کے افراد کی حالت میں تبدیلی واقع ہوئی اور وہ ذات کی اساس پر کئے جانے والے امتیازی سلوک پر سوال کرنے لگے۔یہ تبدیلی کس طرح واقع ہوئی کئی لوگوں نے مساوات اور ذات پات کے خاتمہ کے لیے نئی تحریکوں کا آغاز کیا۔
- ممبئی پریسیڈنسی میں 1829ء میں کچھ لڑکوں کو اچھوت کہا جاتا تھا اور انہیں سرکاری مدرسوں میں داخلہ کی اجازت نہیں تھی۔جب بعض طلبا

اندر جانے پر اصرار کرتے تو انہیں جماعت کے باہر برآمدے میں بیٹھنے کی اجازت تھی۔ وہ باہر سے استاد کا سبق سنا کرتے اور انہیں جماعت کو آلودہ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ جہاں اعلیٰ ذات کے لڑکے پڑھ رہے ہوں۔

- **جوتی با پھلے اور ستیہ شودھک سماج (1890 - 1827)**: جوتی با پھلے کا جنم مہاراشٹرا میں ہوا۔ انہوں نے عیسائی مشنری کے مدرسوں میں تعلیم حاصل کی۔ جوتی با پھلے کی زندگی میں اس وقت ایک موڑ آیا جب انہوں نے ایک شادی کے جلوس میں شرکت کی۔ ان کی خاندان کے افراد نے بے عزتی کی۔ بڑے ہونے کے بعد انہوں نے ذات پات والے سماج میں امتیازی سلوک کے بارے میں اپنے ذاتی خیالات کی نشو نما کی۔ انہوں نے برہمنوں کے ان دعوؤں پر سخت تنقید کی جس میں وہ خود کو دوسروں سے برتر کہتے ہیں۔ انہوں نے تجویز رکھی کہ شودر (محنت کش طبقات) اور اتی شودر (اچھوت) کو متحد ہو جانا چاہیے۔
- جوتی با پھلے نے ستیہ شودھک سماج کو قائم کیا۔ اس کا مقصد سچائی اور مساوات کی اساس پر ایک نئے سماج کی تعمیر تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی ساوتری بائی پھلے کے ساتھ مہار اور مانگ ذاتوں کی لڑکیوں کے لیے ایک اسکول قائم کیا۔ انہیں اچھوت سمجھا جاتا تھا۔ انہیں اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔
- پھلے نے کئی کتابیں جیسے غلام گری لکھی۔ انہوں نے ذات پات کے نظام پر نکتہ چینی کی اور اسے غلامی سے محمول کیا۔ پھلے اور ستیہ شودھک سماج نے نچلی ذات کے بچوں کے لیے خصوصی مدارس' کا لجس' اقامت گاہوں کے قیام کی مہم چلائی۔ وہاں اساتذہ بھی نچلی ذات سے ہوں گے۔ انہوں نے تحریری مقابلوں' بحث ومباحثہ اور فن خطابت وغیرہ کا انعقاد کیا تا کہ بچوں میں عزت نفس کا جذبہ اور خود۔ اعتمادی پیدا ہو سکے۔ انہوں نے نچلی ذات کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ برہمنوں کے بغیر شادی بیاہ اور مرنے کے بعد کی رسومات خود ادا کریں۔
- **نارائن گرو۔ (1928 - 1856)**: نارائن گرو ایک مذہبی رہنما تھے۔ انہوں نے تمام انسانوں کے لیے ایک ذات' ایک خدا اور ایک مذہب کا پرچار کیا۔ ان کے والد ایورویدکے ڈاکٹر تھے۔ وہ ایک اسکول بھی چلاتے تھے جہاں نارائن نے تعلیم حاصل کی۔
- نارائن گرو نے لوگوں سے نچلی ذات جیسے شراب تیار کرنا' دیوی ماتا کی پرستش اور سالانہ قربانیوں کو ترک کر دینے کی تلقین کی۔ انہوں نے مندر تعمیر کیئے جہاں ذات پات کا امتیازی سلوک نہیں تھا اور بغیر برہمن پجاریوں کے سیدھے سادھے انداز میں رسومات انجام دی جاتیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بچوں کے لیے مدرسوں کی تعلیم مندروں کی تعمیر سے زیادہ اہم ہوتی ہے۔
- **بھاگیا ریڈی ورما (1939 - 1888)**: تلنگانہ کے کئی دلت رہنما جیسے بھاتیہ ریڈی ورما نے دلت لوگوں میں ان کے حقوق کے لیے جدوجہد کرنے کی لگن پیدا کی۔ ان کا خیال تھا کہ ہندوستان کے اصل باشندے دلت ہیں۔ انہیں اعلیٰ ذات کے آریا باشندوں نے زبردستی محکم بنالیا۔ انہوں نے دلتوں سے اپیل کی کہ وہ خود کو ''آدی آندھرا'' بلائیں۔
- بھاگیہ ریڈی نے 1906ء میں ''جگن مترا منڈلی'' کی شروعات کی۔ وہ دلتوں میں لوک گیتوں کے ذریعہ آگہی پیدا کرنے لگے۔ انہوں نے مدرسے قائم کیے۔ انہوں نے نظام سے دلتوں کی تعلیم کے لیے خصوصی مالی امداد جاری کرنے کی درخواست کی۔ انہوں نے دلت لڑکیوں کو مندروں میں دیوداسی یا جوگن بنانے اور فحبہ گری کروانے کے خلاف تحریک چلائی۔ انہوں نے ہندو ذات پات کے نظام کے خلاف لڑنے کے لیے بدھ مت میں دلچسپی لینی شروع کی اور دلتوں کو بدھ مت قبول کرنے کی جانب راغب کیا۔
- امبیڈکر مہاراشٹرا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد فوج میں ملازم تھے۔ انہوں نے اپنے بچوں کو اسکول جانے کی ترغیب دی۔ امبیڈکر نے بچپن ہی میں محسوس کیا کہ روزمرہ کی زندگی میں ذات پات کا تعصب کیا ہوتا ہے۔ امبیڈکر اور دوسرے اچھوت بچوں کو اسکول میں علیحدہ کر دیا جاتا تھا۔ اساتذہ ان کی جانب تھوڑی سی توجہ کرتے تھے۔ انہیں جماعت کے اندر بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی۔ اگر وہ پانی پینا چاہیں تو اعلیٰ ذات کا کوئی لڑکا اوپر سے پانی ڈالتا تھا انہیں پانی یا گلاس کو چھونے کی اجازت نہیں تھی۔ کئی سماجی و مالی مزاحمتوں پر قابو پاتے ہوئے

امبیڈکر پہلے دلت طالب تھے جنہوں نے ہندوستان میں کالج کی تعلیم حاصل کی۔ وہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے امریکہ اور انگلینڈ گئے۔ انہوں نے ہندوستان واپس آ کر وکیل اور معلم کی حیثیت سے کام کیا۔ انہوں نے 1927ء میں عوامی تحریک کا آغاز کیا۔ دلتوں کو عوامی مقامات سے پانی لینے کی سہولت، مندروں میں داخلہ کے لیے آواز بلند کی۔

- امبیڈکر کی دلتوں کو منظم کرنے کی صلاحیت کو دیکھ کر نوآبادیاتی حکومت نے انہیں ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں بات چیت کرنے کے لیے 1932ء میں ایک کانفرنس میں بلایا۔ انہوں نے بحث کی کہ دلت علیحدہ ووٹ ڈالیں گے۔ وہ مقنّنہ کے لیے دلت امیدواروں کا انتخاب کریں گے۔ اگرچہ انگریزوں نے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا تھا لیکن گاندھی جی نے اس کی مخالفت کی۔ آخر کار ایک معاہدہ طے پایا۔ دلتوں کے لیے چند نشستیں مختص کی جائیں گی۔ سارے ہندو اپنے ووٹوں کا استعمال کریں گے۔
- انہوں نے دلتوں کے مفادات کی نمائندگی کے لیے ایک آزاد مزدور پارٹی تشکیل دی۔ گاندھی جی نے 1932ء کے آس پاس ایک تحریک چھوت چھات کے خلاف شروع کی۔ انہوں نے اچھوت ذات والوں کو ہری جن یا ایشور کی اولاد کہا۔ وہ دلتوں کے لیے مندروں، پانی کے وسائل اور مدارس تک رسائی چاہتے تھے۔ اس مہم کو کانگریس نے بڑے پیمانے پر چلایا اور لاکھوں دلتوں کو قومی تحریک میں شامل کیا۔
- امبیڈکر کو 1947ء میں آزادی کے بعد ملک کے پہلے وزیر قانون کی حیثیت سے مدعو کیا گیا۔ انہیں دستور کے مسودہ کی کمیٹی کا صدر نشین بنایا گیا۔ دستور ساز اسمبلی نے انہیں نئے دستور کو لکھنے کی ذمہ داری دی۔ امبیڈکر نے مسودہ تیار کیا۔ اس میں افراد کے لیے شہری آزادیوں، مذہبی آزادی، چھوت چھات کی منسوخی، امتیازی سلوک کی تمام شکلوں کا خاتمہ وغیرہ تھا۔
- امبیڈکر نے خواتین کے لیے وسیع تر معاشی وسماجی حقوق کی وکالت کی۔ انہوں نے سیول سروس، مدرسوں، کالجوں میں درج فہرست اقوام جیسے ایس سی، ایس ٹی وغیرہ کے لیے تحفظات کو روشناس کیا۔ اس کی دستور ساز اسمبلی نے حمایت کی۔
- انہوں نے اپنی زندگی کے آخری برسوں میں محسوس کیا کہ دلتوں کو ہندومت کے اندر عزت واحترام حاصل نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے بدھ مت کو قبول کیا جہاں سب کے لیے مساوی درجہ تھا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) کس نے ہندوستان میں چھاپہ خانہ کو متعارف کیا۔

(1) ایشیاء (2) آفریقی (3) یورپی (4) امریکی

(2) سوامی دیانند سرسوتی نے آریا سماج کو قائم کیا۔

(1) 1872 (2) 1875ء (3) 1864ء (4) 1866ء

(3) سرسید نے سائنٹیفک سوسائٹی کو فروغ دیا۔

(1) 1850 (2) 1875ء (3) 1864ء (4) 1866ء

(4) میں شاردا ایکٹ کے ذریعہ اقل ترین حد 14 برس کی گئی۔

(1) BMI (2) کیلوری (3) 1929ء (4) آصف الدولہ

(5) کس نے 1906ء میں ''جگن متر امنڈلی'' کی شروعات کی۔

(1) امبیڈکر (2) بھاگیہ ریڈی (3) رام ریڈی (4) پرکاشم پنتلو

(6) کونسے سال میں لڑکی کی عمر 18 اور لڑکے کی عمر 21 سال کی گئی۔

(1) 1950ء (2) 1976ء (3) 1979 (4) 1978

(7) ڈاکٹر بی۔آر۔امبیڈکر (1956 - 1891) کہاں میں پیدا ہوئے۔

(1) پنجاب (2) مہاراشٹرا (3) آندھراپردیش (4) کرناٹک

(8) کس نے دلتوں کے مفادات کی نمائندگی کے لیے ایک آزاد مزدور پارٹی تشکیل دی۔۔

(1) مراجی دیسائی (2) سردار پٹیل (3) گاندھی جی (4) امبیڈکر

(9) ہندوستان کے پہلے وزیر قانون تھے۔

(1) مراجی دیسائی (2) سردار پٹیل (3) مولانا آزاد (4) امبیڈکر

(10) بھاگیا ریڈی ورما کا تعلق کس ریاست سے تھا۔

(1) پنجاب (2) مہاراشٹرا (3) تلنگانہ (4) کرناٹک

جوابات

1-3	2-2	3-3	4-3	5-2	6-4	7-2	8-4	9-4	10-3

19. آزاد ہندوستان (1947 تا 1977)

- آزادی کے بعد کے ابتدائی سال بلاشبہ ہندوستان کی مابعد آزادی کے تاریخ کا تعارفی مرحلہ رہے ہیں۔ قیادت کے آگے اس وقت جو بڑے چیالنجس تھے وہ اتحاد و یکجہتی کو برقرار رکھنا، سماجی و معاشی انقلاب کی ابتداء کرنا اور جمہوری نظام کی فعالیت کو یقینی بنانا تھا۔
- نئے دستور کے تحت ہندوستان میں ہونے والے پہلے عام انتخابات ہندوستانی جمہوریت کے لیے بلاشبہ بہت اہم تھے۔
- ہندوستان نے شروع سے عام حق بالغ رائے دہی کے اصول کو اپنایا۔ مثال کے طور پر سوئٹزلینڈ میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق 1971ء میں عطا کیا گیا۔
- پہلے عام انتخابات کا انعقاد مختلف سماجی رکاوٹوں کی وجہ سے بھی دشوار تھا۔
- عوام کی اکثریت لکھنے پڑھنے سے ناواقف تھی۔ وہ کیسے اپنے انتخاب کو ظاہر کر سکتے تھے۔
- ملک کے طول و عرض میں انتخابات سے متعلق عملی مسائل کو سلجھانے اور ان پر توجہ دینے کی غرض سے ایک ادارہ الیکشن کمیشن قائم کیا گیا۔
- ناخواندگی کی دشواری پر قابو پانے کے لیے الکشن کمیشن نے سیاسی پارٹیوں اور امیدواروں کو روزمرہ کی چیزوں میں نشانات دینے (الاٹ کرنے) کا انوکھا طریقہ اختیار کیا۔ اس اختراعی طریقے کی وجہ سے تفصیلی ہدایات سے چھٹکارہ ملا اور صرف بصری شناخت کی ضرورت رہ گئی تھی۔
- آزاد ہندوستان کے پہلے تین عام انتخابات میں یعنی 1952، 1957 اور 1962 میں انڈین نیشنل کانگریس نے ایسی شاندار کامیابی حاصل کی کہ انتخابات میں حصہ لینے والی دوسری پارٹیوں کے لیے نشستیں نہ کے برابر تھیں۔
- جواہر لعل نہرو ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔
- دیگر پارٹیوں میں سے کسی نے بھی کل ووٹوں سے 11% ووٹ بھی حاصل نہیں کئے جبکہ کانگریس نے مسلسل 70% نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور لگ بھگ 45% ووٹ اس نے حاصل کئے۔ کوئی دوسری پارٹی کانگریس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکی تھی۔
- ابتدائی برسوں میں کثیر جماعتی نظام اور آزاد و کھلی مسابقت کے ذریعہ جمہوریت کو پروان چڑھایا گیا۔
- ہندوستان کے دستوری ڈھانچہ اور جمہوری بنیادوں کی مضبوطی تھی جو تحریک آزادی سے حاصل ہوئی تھی کہ ہندوستانی سیاست میں کثیر جماعتی جمہوریت کو فروغ پانے کا موقع ملا۔

- ملک کو درپیش ابتدائی چیالنجس میں سے پہلا چیالنج لسانی بنیادوں پر ریاستوں کی تنظیم جدید کا مطالبہ تھا۔
- برطانوی دور میں ملک کو Presidencies (کلکتہ، مدراس اور ممبئی) اور کئی بڑے صوبوں جیسے مرکزی صوبہ اور برار میں تقسیم کیا گیا تھا۔اس کے علاوہ ملک کا بڑا علاقہ دیسی حکمرانوں کے تحت تھا۔
- ایک زبان کے بولنے والے تمام لوگ جو متصلہ علاقوں میں رہتے تھے مطالبہ کرنے لگے کہ انہیں ایک علاحدہ ریاست کے تحت لایا جائے۔اسی مقصد سے متحدہ کرناٹک (مدراس، میسور، ممبئی اور حیدرآباد کے کنڑی بولنے والوں کو ملاکر) متحدہ مہاراشٹرا، مہا گجرات تحریک، ٹرانگاؤ اور کوچن کو متحد کرنے اور سکھوں کے لیے پنجاب کی ریاست کو قائم کرنے کے مطالبات کئے جانے لگے۔
- ان تحریکوں میں سب سے طاقتور تحریک تلگو بولنے والوں کی تھی۔جنہوں نے کانگریس سے مطالبہ کیا کہ لسانی ریاستوں کی تائید میں منظور کی گئی قدیم قراردادوں کو نافذ کرے۔
- آندھرا مہاسبھا جو برطانوی دور میں بھی فعال تھی، مدراس پریسڈنسی کے تلگو بولنے والے افراد کو متحد کرنے کی کوشش کررہی تھی۔ یہ تحریک آزادی کے بعد بھی جاری رہی۔
- کمیونسٹوں نے جو اس تحریک کی تائید کررہے تھے 41 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- جواہرلعل نہرو لسانی ریاستوں کے خلاف نہیں تھے مگر ان کا خیال تھا کہ یہ وقت اس کے لیے موزوں نہیں ہے۔اور یہ اس وقت کے قائدین کا متفقہ موقف تھا۔
- اکتوبر/1952 میں تلگو بولنے والوں کے لیے علیحدہ ریاست کا مطالبہ کرتے ہوئے 58 دن کی بھوک ہڑتال کے بعد پوٹی سری راملو کا انتقال ہوگیا۔
- نتیجتاً آندھرا اور تاملناڈو ریاستوں کا قیام عمل میں آیا۔اگست 1953 میں لسانی بنیادوں پر ریاستوں کے قیام کے مسئلہ پر غور وخوص کے لیے ریاستوں کی تنظیم جدید کمیشن (SRC) قائم کیا گیا۔جس میں فضل علی، کے۔ایم۔پائیکر اور ہردیاناتھ کنجرو ممبر تھے۔
- فضل علی کمیشن کی رپورٹ کی بنیاد پر ریاستوں کی تنظیم جدید کا قانون پارلمنٹ میں منظور کیا گیا۔اس کی رو سے 14 ریاستیں اور چھ مرکزی علاقے تشکیل دیے گئے۔
- دستور کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر ہی منصوبہ بندی کمیشن قائم کیا گیا۔نہرو کے نزدیک منصوبہ بندی صرف بہتر معیشیت نہ تھی بلکہ وہ بہتر سیاست کو بھی اس میں شامل سمجھتے تھے۔ان کا خیال تھا کہ منصوبہ ترقی کے ذریعہ ذات پات، مذہب، علاقہ اور طبقاتی تفریق کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ساتھ ہی ساتھ انتشار پسند رجحانات کو ختم کرکے ہندوستان کو ایک مضبوط اور جدید قوم بنایا جاسکتا ہے۔
- پہلے پنج سالہ منصوبے میں زراعت پر خصوصی توجہ دی گئی اور اس کے علاوہ غذائی اجناس کی پیداوار میں اضافہ، ذرائع حمل ونقل ومواصلات کی ترقی اور سماجی خدمات کے فروغ کو اہمیت دی گئی۔اس منصوبے میں ذریعے ہندوستان کو جلد از جلد صنعتیا نے پر زور دیا گیا۔
- پہلے پنج سالہ منصوبے میں بڑے بڑے ڈیموں کی تعمیر کے ذریعے سے زراعت کی ترقی پر توجہ دی گئی۔ان ڈیموں کی تعمیر کا مقصد آبپاشی میں اضافہ اور بجلی کی پیداوار تھا۔جس سے زراعت کے ساتھ صنعت کے شعبے کو بھی فائدہ پہنچا۔زرعی پیداوار میں اضافے کے باوجود وہ اس قدر زیادہ نہ ہوسکا کہ کل آبادی کی ضروریات کی کفالت کرسکے۔
- دوسرے پنج سالہ منصوبے سے صنعتوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔
- جب ہندوستان آزاد ہوا تو اس وقت سرد جنگ شروع ہوچکی تھی اور دنیا کے ممالک دو گروہوں میں بٹ کر امریکہ یا روس کے کیمپ میں شریک ہوچکے تھے۔

- جواہر لعل نہرو نے کسی بھی کیمپ میں شرکت نہ کرنے کی پالیسی اپنائی اور دونوں ممالک سے مساوی فاصلہ پر برقرار رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی میں آزادانہ موقف اپنایا۔
- انہوں نے ایسے دیگر ممالک سے دوستی کی جو اسی دوران آزاد ہوئے تھے اور مماثل خارجہ پالیسی اختیار کرنا چاہتے تھے۔ ان ممالک میں انڈونیشاء، مصر، یوگوسلاویہ اور دیگر ممالک شامل تھے۔ ان تمام نے مل کر ناوابستگی کی تحریک کو شروع کیا۔
- اپنے قریبی پڑوسیوں کے لیے جواہر لعل نہرو نے ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی پالیسی کو اپنایا جسے پنچ شیل کہا جاتا ہے۔
- پہلی جنگ 1948 میں کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کے ساتھ اور دوسری جنگ 1962 میں چین کے ساتھ ہوئی۔
- ہندوستان اس وقت جنگوں کے لیے پوری طرح تیار نہیں تھا۔ خصوصاً 1962 کی جنگ میں ہمیں بھاری جانی اور مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔
- 1964ء میں نہرو کے انتقال کے بعد یہ سوال اٹھ کھڑا ہوا کہ کیا جمہوریت خود بہ خود پنپ سکتی ہے یا دیگر ملکوں کی طرح وہ اپنے اقدار کھو بیٹھے گی۔ تاہم کانگریس نے حکومت کے لیے لال بہادر شاستری کو منتخب کر کے جانشینی کے مسئلہ کو حل کر لیا۔
- لال بہادر شاستری کے آگے کئی مسائل سلسلہ وار کھڑے تھے جو ہندوستان کے بنیادی اقدار اور اہداف کے لیے چیالنج تھے۔ ان میں سے ایک جنوب میں ڈی ایم کے کی شروع کردہ مخالف ہندی تحریک تھی۔ جس نے یکجہتی اور اتحاد کو خطرہ میں ڈال دیا تھا۔
- 1965ء میں پاکستان سے ہونے والی جنگ بھی تھی۔ 1965 میں لال بہادر شاستری کی بے وقت موت کے بعد اندرا گاندھی کو وزیر اعظم منتخب کیا گیا۔
- 1963ء میں جب سرکاری زبانوں کا قانون منظور ہوا تو DMK نے سمجھا کہ یہ ہندی کو سارے ملک پر مسلط کرنے کی کوشش ہے۔ اس لیے اس نے ریاست بھر میں ہندی کے خلاف تحریک شروع کر دی۔ انہوں نے ہڑتالیں اور دھرنے دیے۔ پُتلے جلائے، یہاں تک کہ ہندی کتابوں اور دستور کے صفحات کو بھی جلا ڈالا۔
- ہندی سائن بورڈس پر کئی جگہ کالک مل دی گئی۔ پولیس اور احتجاجیوں کے درمیان کھلے مقابلے ہوئے۔
- حکومت نے ہندی کے علاوہ انگریزی کے استعمال کو نافذ کیا اور غیر ہندی داں کو کئی مراعات دی۔
- دونوں مرتبہ وزرائے اعظم نے نہرو اور شاستری دونوں کے لیے اپنے ذاتی موقف سے زیادہ قوم کے اتحاد و یکجہتی عزیز تھی۔
- 1967ء کے انتخابات ہندوستان کی تاریخ کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہوئے۔ ان انتخابات میں معلوم ہوا کہ انتخابات اپنا وجود منوانے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور انہیں غیر سنجیدگی کے ساتھ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔
- کانگریس پارٹی کو اپنے دور کی بدترین ہزیمت کا شکار ہونا پڑا۔ اسے حکومت بنانے کا موقع تو ملا لیکن انتہائی سادہ اکثریت کے ساتھ (284 نشستوں)، جو آزادی کے بعد سب سے کم اکثریت تھی۔
- کانگریس کئی ریاستی اسمبلیوں میں شکست کھا گئی۔ جیسے بہار، یوپی، راجستھان، پنجاب، مغربی بنگال، اڑیسہ، مدراس اور کیرلا۔
- ہندوستان میں یہ ایک بڑی تبدیلی تھی۔ وہ پارٹی جو 30 سال سے مسلسل حکمرانی کر رہی تھی۔ اب اسے سخت مقابلہ درپیش تھا۔
- کانگریس کو سب سے زیادہ نقصان تاملناڈو اور کیرلا میں ہوا۔ تامل ناڈو میں DMK نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔
- آندھرا پردیش میں تلنگانہ کی علاحدگی کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ اس تحریک کی قیادت عثمانیہ یونیورسٹی کے طلباء کر رہے تھے جن کی بنیادی شکایت یہ تھی کہ ترقی کے ثمرات سے ریاست کے صرف بعض حصے ہی فائدہ اٹھا رہے تھے۔
- آسام کے قبائلی اضلاع کھاسی، جنتیا اور گارو ہلز کو علیحدہ کر کے ڈسمبر 1969 میں ایک نئی ریاست میگھالیہ کے نام سے بنائی گئی۔
- پنجاب کا قیام 1966 میں ہونے کے باوجود اس کا اپنا صدر مقام نہیں تھا۔

- 1968-69 کے دوران چنڈی گڑھ کو پنجاب کے حوالے کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کئی مظاہرے ہوئے جو ہریانہ اور پنجاب دو ریاستوں کا صدر مقام بنا ہوا تھا۔
- مہاراشٹرا میں یہ پرزور مطالبہ جاری تھا کہ بمبئی صرف مہاراشٹرا والوں کے لیے ہو۔اس کی قیادت شیوسینا کر رہی تھی۔جس کا مقصد جنوبی ہند کے باشندوں کو روکنا تھا۔جو اس کے خیال میں شہر کی ساری ملازمتوں پر قبضہ کر رہے تھے۔
- 1971 میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور ہندوستان نے بنگلہ دیش کو آزاد کرانے اور اسے ایک آزاد ملک کا موقف دلانے میں کامیابی حاصل کی۔
- اندرا گاندھی نے نئی پالیسیوں اور پروگراموں کو متعارف کراتے ہوئے کانگریس کو ایک نئی راہ پر ڈال دیا۔اس کی وجہ سے وہ پارٹی کی تنظیم پر قابو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئیں۔
- جنگ میں کامیابی کے فوری بعد کانگریس نے مشہور نعرہ ''غریبی ہٹاؤ'' استعمال کرتے ہوئے 1971 کے عام انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کر لی۔اس کی وجہ سے اندرا گاندھی کی مقبولیت بھی عروج پر پہنچ گئی۔
- 1972 کے ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات میں بھی کانگریس نے اندرا گاندھی کی مقبولیت کی لہر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہترین مظاہرہ کیا۔پارٹی اور پارلیمنٹ دونوں اب اندرا کے قابو میں تھے۔
- 1973 میں دستور کے بنیادی ڈھانچہ سے متعلق عدلیہ نے ایک یادگار فیصلہ دیا،جس کے ذریعہ دستور میں من مانی ترمیم کے حکومتی اختیار پر روک لگ گئی۔
- 1973 کی عرب اسرائیل جنگ کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا اور حکومت شدید دباؤ میں آ گئی۔
- افراط زر دواشیا کے ماتحیاج کی قیمتوں میں اضافہ،غذائی اجناس کی قلت اور بے روزگاری سے بھی حکومت کی بدنامی ہو رہی تھی۔
- جے پرکاش نارائن کی قیادت میں ساری اپوزیشن پارٹیاں متحد ہوگئیں اور کانگریس کے خلاف اور خصوصاً اندرا گاندھی کے خلاف مسلسل احتجاج کرنے لگیں۔اس تحریک کو جے پی تحریک بھی کہا جاتا ہے اور بہار و گجرات میں اس کا بڑا اثر تھا۔
- حکومت نے نظم وضبط کی برقراری کے بہانے شہری حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے قوانین بنا کر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کیا۔
- 1971 کے انتخابات میں عوامی نمائندگی کے قانون کی بعض دفعات کے خلاف ورزی کرنے پر الہ آباد ہائی کورٹ نے اندرا گاندھی کو لوک سبھا سے رکنیت کو ختم کر دیا۔لیکن اندرا گاندھی نے سپریم کورٹ سے مہلت (Stay) حاصل کر لیا۔
- کچھ وقت کے بعد جب جے پی تحریک زور پکڑنے لگی تو حکومت نے ایمرجنسی کا اعلان کر دیا۔اور اسے نظم وضبط کے برقراری اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے ضروری قرار دیا۔
- ایمرجنسی کے نفاذ سے جمہوریت معطل ہو کر رہ گئی۔حکومت نے نظم وضبط کی برقراری کے عنوان سے کئی سخت اقدامات کئے۔اکثر بنیادی حقوق کو معطل کر دیا گیا۔من مانی،گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں اور شہری حقوق کی خلاف ورزی کی کئی مثالیں سامنے آئیں۔
- اس دور کا سب سے اہم کام 42 ویں دستوری ترمیم ہے۔جس سے کئی اہم تبدیلیاں واقع ہوئیں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) آسام سے ریاست میگھالیہ ڈسمبر _____ سال میں تشکیل پائی۔

1968(A) 1969ء(B) 1970ء(C) 1971(D)

(2) 1971ء میں کونسے ملک میں خواتین کو حق رائے دہی عطاء کی گئی۔

(A) سوئزرلینڈ (B) ملیشیاء (C) انڈونیشیاء (D) سنگاپور

(3) برطانوی دور میں یہ تنظیم کارکرد تھی۔

(A) روینداابھارتی (B) آندھرامہاسبھا (C) آندھراکلاکشترم (D) کوئی نہیں

(4) پارلیمان نے ریاستوں کی تنظیم جدید کا قانون منظور کیا۔

(A) 1954ء (B) 1955ء (C) 1956ء (D) 1971ء

(5) ہندوستان میں پہلے عام انتخابات کس سال ہوئے

(A) 1952ء (B) 1957ء (C) 1962ء (D) 1972ء

(6) زرعی اور صنعتی شعبہ میں ترقی کے لئے ضروری ہے۔

(A) بنک (B) سوسائٹی (C) ڈیم (D) کوئی نہیں

(7) دوسرے پنج سالہ منصوبے میں اہمیت دی گئی۔

(A) صنعتی شعبہ (B) روزگار (C) زرعی شعبہ (D) خودمکتفی پروگرامس

(8) پنچ شیل معاہدہ ان ممالک کے درمیان ہوا۔

(A) ہندوستان۔برطانیہ (B) ہندوستان۔چین (C) چین۔برطانیہ (D) چین۔جاپان

(9) سبز انقلاب کا تعلق تھا۔

(A) آبپاشی نظام کی مہارت (B) کھادوں کا استعمال (C) بیجوں کا انتخاب (D) ان تمام سے

(10) اس دفعہ کے تحت جموں کشمیر کو خصوصی موقف دیا گیا ہے۔

(A) دفعہ 324 (B) دفعہ 266 (C) دفعہ 342 (D) دفعہ 370

جوابات

1-B	2-A	3-C	4-B	5-B	6-C	7-A	8-B	9-D	10-C

20. ہندوستان 1977 تا 2007

- 1975ء سے 1985ء کا دور ہندوستانی جمہوریت کے لئے آزمائشی دور تھا۔اس کا آغاز ایمرجنسی کے دور سے ہوا جس میں بنیادی جمہوری حقوق بھی مسترد کردیئے گئے تھے اور اختتام راجیو گاندھی کی قیادت میں کانگریس کی شاندار انتخابی کامیابی کی صورت میں ہوا۔
- سیاسی نظریات جیسے سوشلسٹ، ہندو قوم پرست، کمیونسٹ فروغ پائے۔طبقات جیسے کہ کسان، دلت، پسماندہ طبقے، اور علاقے بھی نمایاں ہونے لگے۔اور اپنے اپنے مفادات کی تکمیل کا مطالبہ کرنے لگے۔اسی دوران کئی غیر سیاسی تحریکیں بھی شروع ہوئیں مثلاً ماحولیات کی تحریکیں، خواتین کی تحریکیں، شہری حقوق کی تحریکیں، خواندگی کی تحریکیں وغیرہ اور یہ سماجی تبدیلی کا طاقتور ذریعہ بنیں۔
- جنوری 1977ء میں جب انتخابات کا اعلان ہوا سبھی حیرت زدہ رہ گئے کیونکہ کسی نے بھی اس کی توقع نہیں کی تھی۔اندرا گاندھی نے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کردیا، صحافت پر پابندی ختم کردی اور وہ تمام پابندیاں بھی برخواست کردیں جسکی وجہ سے نقل وحرکت کی آزادی، جلسے جلوس وغیرہ پر پابندی تھی۔

- تمام بڑی مخالف پارٹیوں نے متحد ہوکر کانگریس کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی۔کانگریس (او)،سوتنترا پارٹی، بھارتیہ جن سنگھ، بھارتیہ لوک دل اور سوشلسٹ پارٹی نے آپس میں اتحاد کیا اور جنتا پارٹی قائم کی۔کانگریس کے بعض قائدین جیسے جگجیون رام نے کانگریس کو چھوڑ کر مخالف کانگریس محاذ میں شامل ہوگئے۔
- دوسری اہم پارٹیوں جیسے DMK، SAD، اور CPI(M) نے اپنی علاحدہ شناخت باقی رکھتے ہوئے کانگریس کے خلاف جنتا پارٹی کے محاذ کی تائید کرنے کا فیصلہ کیا۔تجربہ کار قائدین جیسے جئے پرکاش نارائن، آچاریہ جے بی کرپلانی نے مخالف کانگریس اور مخالف ایمرجنسی پارٹیوں کو متحد کرنے میں اہم رول ادا کیا۔
- **BLD**۔بھارتیہ لوک دل۔سوشلسٹوں کی جانب سے تشکیل دی گئی پارٹی جس کا مقصد ہندوستانی کسانوں کے مفادات کا تحفظ تھا۔یہ زیادہ تر اتر پردیش میں سرگرم تھی۔
- **کانگریس (او)**۔کانگریس پارٹی کے قدامت پسند گروہ جنہوں نے علاحدہ پارٹی بنائی۔وہ اندرا گاندھی کی پالیسیوں کی مخالفت کرتے تھے۔
- **CPI(M)**۔کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) قومی سطح کی ایک پارٹی جس نے انقلابی اصلاحات اراضی، ٹریڈ یونین اور سوشلسٹ پالیسیوں کے لئے جدوجہد کی۔
- **DMK**۔ڈراوڈا منیترا کذاگم۔ٹاملناڈو کی ایک پارٹی جس نے وسیع تر خودمختاری، ریاستوں کے اختیارات کے لئے جدوجہد کو اپنا مقصد بنایا اور اس نے ریاست میں ہندی کے نفاذ کی سختی سے مخالفت کی۔

جن سنگھ۔ایک ہندو قوم پرست پارٹی جو شمالی ریاستوں تک محدود تھی۔

- **SAD**۔شرومنی اکالی دل۔پنجاب کی ایک پارٹی جو خاص کر سکھوں کے مفادات کی تکمیل کے غرض سے تشکیل دی گئی۔اور یہ عموماً گردواروں کے قریب منظّم تھی۔اس لیے یہ ایک نیم مذہبی رول والی پارٹی ہے۔یہ بھی ریاستوں کے لئے وسیع تر خودمختاری کی حامی ہے۔
- ہندوستانی جمہوریت کے تاریخی انتخابات تھے۔پہلی مرتبہ کانگریس پارٹی کو قومی سطح پر شکست ہوئی۔اس دوران جناب نیلم سنجیورڈی 26 جنوری 1977ء کو لوک سبھا کے 6ویں اسپیکر منتخب ہوئے۔بعدازاں وہ بلا مقابلہ صدر جمہوریہ ہند نامزد ہوئے۔
- تمام جماعتوں نے ان کی غیر مشروط تائید کی وہ ہندوستان کے 6ویں صدر جمہوریہ کے عہدے پر 25 جولائی 1977ء کو فائز ہوئے۔
- یہ واقعہ مخلوط حکومت کے سیاسی افکار کے آغاز کا نقیب ثابت ہوا اس سے روایتی سیاست کے بجائے عظیم مدبرانہ شخصیات اور اعلیٰ معیار کے افراد کو منتخب کرنا جدید سیاست کے لیے نئی راہ کے طور پر ہموار ہوئی۔
- نیلم سنجیورڈی نے اپنی میعاد کے دوران تین وزیراعظم مراری دیسائی، چرن سنگھ اور اندرا گاندھی کے ساتھ کام کیا۔
- فتح یاب جنتا پارٹی نے اپنے آپ کو مزید مستحکم کرنے کی غرض سے 9 ریاستوں میں قائم کانگریس حکومتوں کو برطرف کردیا۔
- اتر پردیش، مدھیہ پردیش، راجھستان اور بہار میں جنتا پارٹی، مغربی بنگال میں CPI(M) اور ٹاملناڈو میں DMK کی کامیابی سے مرکزی حکومت کے اس دلیل کی تائید ہوئی۔
- جنتا پارٹی نے اس دعویٰ کے ساتھ اقتدار حاصل کیا تھا کہ وہ جمہوریت کی بحالی اور مطلق العنانیت کے خاتمہ کے لئے کام کرے گی۔لیکن اس کے اتحادیوں میں نااتفاقی اور انتشار نے اسکی حکمرانی پر بہت برا اثر ڈالا۔اور یہ دور حکومت داخلی جھگڑوں اور انحرافات کا شکار رہا۔پارٹی میں گروہی جھگڑوں کی وجہ سے یہ حکومت صرف تین سال کی مدت میں زوال پذیر ہوگئی۔
- 1980ء میں کانگریس اقتدار پر واپس ہوئی۔اس نے 9 ریاستوں میں برسر اقتدار غیر کانگریسی اور جنتا پارٹی کی حکومتوں کو برطرف کرتے ہوئے ''جیسے کو تیسا'' کر دکھایا۔کانگریس نے تمام ریاستوں میں کامیابی حاصل کی سوائے ٹاملناڈو اور مغربی بنگال کے۔

- جنتا پارٹی اور کانگریس پارٹی دونوں کے اس عمل نے وفاقی اصولوں کو کمزور کر دیا اور مرکزیت کو تقویت بخشی۔ اسکی وجہہ سے ملک کے اتحاد و سالمیت کو بعض پر خطر چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔
- اکثر ریاستوں کے عوام نے خود کو الگ تھلگ اور اجنبی محسوس کیا اور مرکز سے وسیع تر خود مختاری کی مانگ کرنے لگے اور بعض مواقع ایسے بھی آئے کہ ہندوستان سے علاحدگی کے متمنی ہو گئے۔
- اسی دوران غیر کانگریسی علاقائی پارٹیاں جیسے SAD اور DMK نے اتحاد کر کے مشترکہ محاذ بنایا تا کہ قومی سطح پر فیصلہ سازی، وسیع تر مالیاتی خود مختاری، ریاستی معاملات میں مرکز کی کم تر مداخلت، گورنر کے اختیارات کے غلط استعمال اور صدر راج کے ظالمانہ نفاذ پر اتفاق رائے پیدا کریں۔
- این۔ ٹی۔ آر نے 1982ء میں اپنی 60ویں سالگرہ کے موقع پر انہوں نے تلگو دیشم پارٹی قائم کی۔ ان کا ادعا تھا کہ تلگو دیشم پارٹی کے قیام کا مقصد تلگو بولنے والے لوگوں کی عزت نفس اور توقیر کا تحفظ ہے۔
- سرکاری مدارس میں دوپہر کے کھانے کی اسکیم، غریبوں کے لئے دو روپے کلو چاول کی فراہمی کی اسکیم اور شراب پر امتناع وغیرہ۔ ان عوامی شہرت کے حامل اسکیموں کی وجہہ سے 1982ء کے انتخابات میں تلگو دیشم پارٹی نے شاندار کامیابی حاصل کی۔
- تاہم 1984ء میں جب این ٹی آر سرجری کے لئے امریکہ گئے ہوئے تھے تو گورنر نے انہیں بلا جواز کے برطرف کر دیا۔ گورنر نے این بھاسکر راؤ کو چیف منسٹر مقرر کیا جو تلگو دیشم پارٹی سے منحرف ہو کر کانگریس میں جا ملے تھے۔
- امریکہ سے واپسی پر این ٹی آر نے گورنر کے اس اقدام کو چیلنج کیا اور ثابت کیا کہ اسمبلی کے ارکان کی اکثریت ان کی تائید میں ہے۔ ایک مہینے کی جدوجہد کے بعد مرکزی حکومت نے گورنر کو تبدیل کر دیا۔
- نئے گورنر نے دوبارہ این ٹی آر کا تقرر بہ حیثیت چیف منسٹر کے کیا۔ اس ظالمانہ برطرفی کے خلاف جدوجہد میں این ٹی آر کی حمایت کئی پارٹیوں نے کی جو دیگر ریاستوں میں برسر اقتدار تھیں مثلاً SAD، DMK، CPI(M) نیشنل کانفرنس وغیرہ۔
- 1970 کے دہے کے آخر میں عوامی ناراضگی ایک سماجی تحریک میں تبدیل ہو گئی۔ جسکی قیادت آل آسام اسٹوڈنٹس یونین (AASU) کر رہی تھی۔
- اکالی دل نے 1978ء میں جنتا پارٹی کے دور حکومت میں کئی قراردادیں منظور کیں اور مرکزی حکومت سے ان کو نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔
- اکالی دل کا سب سے اہم مطالبہ یہ تھا کہ ریاستوں کو زائد اختیارات دینے اور اختیارات کو غیر مرکوز کرنے کے لئے دستور میں ترمیم کی جائے۔
- کانگریس اور اکالی دل میں بڑھتی انتخابی مسابقت نے حالات کو اور بگاڑ دیا۔ اکالی دل حکومت کی برطرفی اور 1980ء میں کانگریس کی اقتدار پر واپسی نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور سکھوں میں یہ خیال جڑ پکڑ گیا کہ انکے خلاف امتیاز برتا جا رہا ہے۔ کئی ناخوشگوار واقعات کی وجہہ سے سکھوں اور مرکزی حکومت میں فاصلے مزید بڑھ گئے۔
- بھنڈارں والے نے جو سکھ جنگجو گروپ کا لیڈر تھا علاحدگی پسندی کی ترغیب دینی شروع کی اور علاحدہ سکھ ریاست خالصتان کی تشکیل کا مطالبہ کرنے لگا۔ یہ دور ریاست میں شورشوں اور فسادات کا دور تھا۔
- انتہا پسندوں نے پنجاب میں سکھوں اور غیر سکھ برادری کے لوگوں پر بھی کٹر روایتی طرز زندگی کو نافذ کرنے کی کوشش کی۔ اس تنازعہ نے فرقہ واریت کا رنگ اختیار کر لیا۔ غیر سکھ برادری کے لوگوں پر حملے کئے گئے۔
- آخر کار سکھ علاحدگی پسند گروپوں نے ایک مرتبہ سنہری گردوارہ پر قبضہ کر لیا تو اس عمارت کو انتہا پسندوں سے خالی کروانے کے لئے فوج گردوارے میں داخل ہو گئی۔ لیکن فوج کے داخلہ کو سکھوں کی عبادتگاہ کی بے حرمتی تصور کیا گیا اور سکھوں میں علاحدگی پسندی مزید بڑھ گئی۔
- اس تمام کشیدگی کا نتیجہ 1984ء میں وزیر اعظم اندرا گاندھی کے قتل کی صورت میں ظاہر ہوا
- راجیو گاندھی کے وزیر اعظم بننے کے بعد، انہوں نے شرومنی اکالی دل کے ساتھ مذاکرات کئے اور SAD کے صدر سنت لونگوال سے معاہدہ

کیا۔ پنجاب میں تازہ انتخابات کروائے گئے اور SAD کو کامیابی بھی حاصل ہوگئی لیکن امن کا یہ دور نہایت مختصر ثابت ہوا کیونکہ انتہا پسندوں نے سنت لونگوال کو قتل کر دیا۔

- آخر کار انتہا پسندوں کے ساتھ عوام کی ہمدردیاں ختم ہو جانے سے 1990ء کے اواخر میں پنجاب میں امن بحال ہو گیا۔
- راجیو گاندھی کی قیادت میں کانگریس نے انتخابات میں فقید المثال کامیابی حاصل کی۔
- راجیو گاندھی نے پنجاب، آسام، میزورم اور پڑوسی ملک سری لنکا کے ساتھ امن کی شروعات میں پہل کی۔ ہندوستان کی جانب سے دو متحارب گروپوں (علاحدگی پسند ٹامل باشندوں اور سنہالی حکومت) کے مابین امن کے قیام کے لئے اپنی فوج روانہ کی۔ لیکن یہ ایک تباہ کن مہم ثابت ہوئی کیونکہ اسے نہ ٹامل باشندوں نے قبول کیا اور نہ ہی سری لنکا کی حکومت نے اور آخر کار 1989ء میں فوج کو واپس ہونا پڑا۔
- راجیو گاندھی کا احساس تھا کہ ملک کی ترقی پر مکمل توجہ دینے کے باوجود اس کے ثمرات حقیقی استفادکنندگان تک نہیں پہنچ پا رہے ہیں۔
- ایک مشہور تقریر کے دوران انہوں نے کہا کہ خرچ کئے جانے والے ہر روپے میں سے صرف 15 پیسے ہی غریبوں تک پہنچتے ہیں۔
- راجیو گاندھی کا ایقان تھا کہ ہندوستان کو جدید ٹکنالوجی خاصکر کمپیوٹر اور مواصلاتی ٹکنالوجی کو اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے اس سمت قدم بڑھاتے ہوئے ہندوستان میں مواصلاتی انقلاب برپا کر دیا۔
- 1989ء کے انتخابات میں انتظامیہ اور سیاسی حلقوں میں رشوت ستانی کا مسئلہ غیر کانگریسی پارٹیوں کے لئے نہایت اہم انتخابی مسئلہ بن گیا۔ ایک بار پھر غیر کانگریسی پارٹیوں نے اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آپس میں اتحاد کیا تو کانگریس کے لئے کامیابی ممکن نہ ہو سکی۔
- کانگریس نے انتخابات میں قابل لحاظ نشستوں پر کامیابی حاصل کی لیکن حکومت بنانے کی بقدر اکثریت اسے حاصل نہ ہوئی۔ لہٰذا پہلی مخلوط حکومت وی پی سنگھ کی قیادت میں جنتا دل پارٹی نے تشکیل دی۔
- 1990 کا دہا ہندوستان کی مابعد آزادی کی تاریخ میں نمایاں تبدیلیوں کا دہا تھا۔ مسابقتی کثیر پارٹی نظام میں تبدیلی کے بعد اب یہ تقریباً ناممکن ہو گیا کہ کوئی واحد سیاسی پارٹی اپنے بل پر نشستوں کی اکثریت حاصل کر لے اور حکومت تشکیل دے۔
- 1989ء کے بعد سے قومی سطح پر تشکیل دی گئی تمام حکومتیں یا تو مخلوط حکومتیں تھیں یا پھر اقلیتی نشستوں کی حامل حکومتیں تھیں۔ کئی قومی اور علاقائی پارٹیوں کو مرکزی حکومت تشکیل دینے کے لئے اتحاد کرنا لازمی ہو گیا۔
- ابتدائی مخلوط حکومتیں انتہائی غیر مستحکم تھیں اور وہ اپنی میعاد کی تکمیل بھی نہ کر پائیں۔ لیکن بعد میں بننے والی مخلوط حکومتوں نے مشترکہ پروگراموں کو اپنایا اور اپنی حامی پارٹیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے کوآرڈنیشن کمیٹیاں قائم کیں۔
- جیسے کہ بی جے پی کی زیر قیادت نیشنل ڈیموکراٹک الائنس کی مخلوط حکومت اور کانگریس کی زیر قیادت یونائیٹڈ پروگریسیو الائنس کی مخلوط حکومت نے اپنی میعاد کی تکمیل کی۔ مزید یہ کہ UPA ایسی پہلی مخلوط حکومت بنی جو دوبارہ منتخب ہوئی۔
- بائیں بازو کی پارٹیوں نے یعنی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (CPI)، فارورڈ بلاک، انقلابی سوشلسٹ پارٹی، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ (CPM) نے ملکر بایاں محاذ تشکیل دیا اور 1977ء میں مغربی بنگال میں انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے CPM کے جیوتی بسو کی قیادت میں حکومت تشکیل دی۔
- آپریشن بارگا کے نتیجے میں زمیندار، بارگہ داروں کو جبری طور پر زمینوں سے بے دخل کرنے سے باز آ گئے۔ درحقیقت بارگا داروں کے حقوق کو موروثی اور بعد میں مستقل کر دیا گیا۔
- آپریشن بارگا اور پنچایت راج کے نفاذ سے بایاں محاذ دیہی آبادی کی قابل لحاظ تائید حاصل کرنے میں کامیاب رہا اور 2006ء تک متعدد بار

انتخابات میں بائیں محاذ نے کامیابی حاصل کی۔ یہ جمہوری انداز میں ریاست کے عوام کی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے مختلف راستوں میں سے ایک تھا۔

- بھارتیہ جنتا پارٹی نے اس سیاسی رجحان کی قیادت کی کہ ہماری قوم کی تعمیر آبادی کی اکثریت کے یعنی ہندوؤں کے مذہبی تشخص کی اساس پر ہونی چاہیے۔
- سیاسی رجحان 1980ء تک ہندوستانی سیاست کے حاشیوں پر تھا۔ مثال کے طور پر 1984ء کے انتخابات میں بی جے پی نے لوک سبھا میں صرف دو نشستیں حاصل کی تھیں۔ لیکن جب اس پارٹی نے ایودھیا مسئلہ کو اٹھایا تو وہ شہرت حاصل کرنے لگی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ مسجد کے مقام پر مندر کی تعمیر کی مہم چلائے گی جس کے بارے میں ان کا دعویٰ تھا کہ وہ رام چندر جی کی پیدائش کا مقام ہے۔
- 1990ء میں بی جے پی لیڈر ایل کے اڈوانی نے سومناتھ سے ایودھیا تک اس مطالبہ کی حمایت میں ''رتھ یاترا'' نکالی۔ اس مہم کے دوران بی جے پی نے اس بات پر بحث چھیڑ دی کہ سیکولر سیاست میں اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے ہندو اکثریت کے مفادات کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔
- اس مہم کی وجہ سے سماج فرقہ وارانہ خطوط پر تقسیم ہوگیا اور بے شمار فرقہ وارانہ فسادات ہوئے اور بہار میں ایل کے اڈوانی کی گرفتاری کے ساتھ اس مہم کا اختتام ہوا۔
- انتخابی مہم کے دوران سری لنکا کے ٹامل علاحدگی پسند گروپ LTTE نے سری لنکا کو ہندوستانی فوج روانہ کرنے کے لئے انتقام کے طور پر راجیو گاندھی کا قتل کر دیا۔
- راجیو گاندھی کے قتل کے بعد چلی ہمدردی کی لہر میں کانگریس نے مرکز میں اقتدار حاصل کر لیا لیکن بی جے پی کی عددی طاقت لوک سبھا میں 120 کو پہنچ گئی۔
- 1992ء میں مندر کی مہم چلاتے ہوئے ایودھیا میں جمع ہوئے ہجوم نے مسجد کو شہید کر دیا۔ اس واقعہ کی وجہ سے بڑے پیمانے پر احتجاج ہوئے اور فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی جس میں ہزاروں لوگ مارے گئے۔
- 1991ء میں جب وی پی سنگھ حکومت کا زوال ہوگیا تھا، ملک شدید معاشی بحران سے دوچار تھا۔ اسکے بیرونی زرمبادلہ کے ذخائر ختم ہو چکے تھے جن کے ذریعے قرضوں اور درآمدات کے لئے ادائیاں کی جاتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ فوری مزید قرض حاصل نہ کیا گیا تو ہندوستان دوسرے ملکوں کو ادائی نہ کرنے کی وجہ سے خاطی قرار پائے گا۔
- 1992ء میں پی وی نرسمہاراؤ کی زیر قیادت قائم ہوئی کانگریس کی نئی حکومت نے انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (IMF) سے قرض کے لئے مذاکرات کئے تاکہ اس بحران سے نکلا جاسکے۔ IMF نے قرض جاری کرنے کے لئے چند سخت شرائط رکھے (جسے اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ پروگرام کہا گیا) جسکی بنیاد پر ہندوستان کو لبرلائزیشن (آزاد یانے) کی پالیسی پر عمل کرنے پر مجبور ہونا پڑا
- بیسویں صدی کے اختتام تک ہندوستان بین الاقوامی بازار میں پہنچنے پر مجبور ہو چکا تھا۔ ہندوستان میں ایسی جمہوریت فروغ پا رہی تھی جس میں مختلف طبقات کی اپنی آواز تھی اور انتشار پسند فرقہ وارانہ سیاسی حرکت پذیری ملک اور سماج کے امن کے لئے خطرہ بنی ہوئی تھی۔
- ہندوستان نے اپنے پچاس سالہ آزمائشی دور میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نسبتاً طاقتور معیشت اور مضبوط و مستحکم جمہوری سیاست کی تعمیر میں کامیابی حاصل کی۔

- البتہ ہندوستان نے شدید غربت اور ذات پات، طبقات، علاقوں اور جنس پر مبنی عدم مساوات کو ختم کرنے میں مکمل طور پر کامیابی حاصل نہیں کی۔ یہ وہ ورثہ تھا جو آزادی کے بعد پچاس سالہ دور نے 21 ویں صدی کے ہندوستان کے لئے چھوڑا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ایمرجنسی کے بعد کانگریس چھوڑ کر کس نے مخالف کانگریس محاذ میں شمولیت اختیار کی۔
(A) کامراج نادر (B) جے۔پرکاش نارائن (C) جے۔بی۔کرپلانی (D) جگجیون رام

(2) این۔ٹی۔آر نے اپنی 60 سالگرہ پر کس سال تلگو دیشم پارٹی قائم کی۔
(A) 1982ء (B) 1983ء (C) 1984ء (D) 1985ء

(3) منڈل کمیشن نے پسماندہ طبقات کے لئے کتنے فیصد تحفظات کی سفارش کی ہے۔
(A) 31 فیصد (B) 40 فیصد (C) 25 فیصد (D) 27 فیصد

(4) آپریشن بلیو اسٹار کس سال ہوا۔
(A) 1968ء (B) 1969ء (C) 1984ء (D) 1971ء

(5) جنتا پارٹی کس سال اقتدار میں آئی۔
(A) 1980ء (B) 1967ء (C) 1984ء (D) 1977ء

(6) بائیں بازو کی سیاسی جماعت کی مثال ہے۔
(A) سی۔پی۔آئی (B) کانگریس (D) جنتا پارٹی (D) ڈی۔ایم۔کے

(7) مہاراشٹرا کے کسان کس کی قیادت میں جدوجہد کررہے تھے۔
(A) سردار جوشی (B) ولاس راؤ پاٹل (C) بال ٹھاکرے (D) شرد پوار

(8) ریاست میں صدر راج کونسے دفعہ کے تحت رائج کیا جاتا ہے۔
(A) دفعہ 352 (B) دفعہ 370 (C) دفعہ 356 (D) دفعہ 324

(9) وزیراعلیٰ کے عہدے پر طویل عرصہ تک فائز رہنے والی شخصیت۔
(A) جیوتی باسو (B) نریندر مودی (C) شیلا ڈکشٹ (D) نوین پٹنائک

(10) 1989ء میں جنتا دل اتحاد کے پہلے وزیراعظم تھے۔
(A) چندرا شیکھر (B) وی۔پی سنگھ (C) مراجی دیسائی (D) پی۔وی نرسمہاراؤ

جوابات

1-C	2-A	3-C	4-C	5-D	6-A	7-D	8-C	9-A	10-B

21. ہندوستان اور دنیا۔دوسری عالمی جنگ کے بعد

- دوسری عالمی جنگ کے مختلف ملکوں پر الگ الگ اثرات مرتب ہوئے۔اس کے بدترین اثرات یوروپی ممالک خصوصاً USSR، پولینڈ اور یوگوسلاویہ پر پڑے جنکی تقریباً 20% آبادی کا صفایا ہوگیا۔
- معاشی اعتبار سے بھی شہروں، کارخانوں اور کانوں کی بڑے پیمانے پر تباہی کی صورت میں یو ایس ایس آر (روس) اور دیگر یوروپی ممالک کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔

- USSR کے لگ بھگ 1700 قصبات، 31,000 کارخانے اور 70,000 سے زائد دیہات تباہ وتاراج ہو گئے۔
- جنگ کے خاتمہ کے بعد اہم تحادی ملکوں جیسے برطانیہ، فرانس، امریکہ، روس اور چین نے مجلس اقوام متحدہ کے قیام سے متعلق ایک دستاویز تیار کیا تھا۔
- UNO کے قیام کے وقت رکن ممالک کی تعداد 54 تھی جو بڑھ کر 2014 میں 193 تک پہنچ گئی۔
- مجلس اقوام متحدہ اپنے چھ شعبوں کے ذریعے فرائض انجام دیتا ہے۔
- بین الاقوامی عدالت جو ہیگ میں واقع ہے، عالمی صحت تنظیم جو جنیوا میں واقع ہے، مجلس اقوام کی تعلیمی، سائنسی وثقافتی تنظیم (یونیسکو) جو پیرس میں واقع ہے اور مجلس اقوام کا بچوں کا ایمرجنسی فنڈ (یونیسیف) نامی ادارہ جو نیویارک میں ہے۔
- مجلس اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک مل کر سکرٹیری جنرل کا انتخاب کرتے ہیں جو مجلس اقوام متحدہ کا سب سے اہم عہدیدار ہوتا ہے۔ اس عہدہ پر تقرر مختلف براعظموں سے گشتی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مجلس اقوام متحدہ کا سب سے اہم شعبہ جنرل اسمبلی ہوتا ہے جہاں تمام ملکوں کے درمیان مختلف اہم معاملات پر باقاعدہ مذاکرت ومباحثے ہوتے ہیں۔
- جنگ اور امن سے متعلق فیصلے سیکوریٹی کونسل میں کیے جاتے ہیں جو ایک اور اہم شعبہ ہے۔ اس میں پانچ ملکوں کو خصوصی موقف حاصل ہے جو سیکوریٹی کونسل کے مستقل ارکان کہلاتے ہیں یہ ممالک چین، فرانس، برطانیہ، روس اور امریکہ ہیں۔
- کونسل کے کسی بھی فیصلہ کو ان میں سے کوئی بھی ملک مسترد کرنے کا اختیار رکھتا ہے جو ویٹو کا اختیار کہلاتا ہے۔
- مابعد جنگ کے دور میں دو بڑے سیاسی اور نظریاتی بلاک وجود میں آئے۔ ایک کمیونسٹ بلاک جسکی قیادت USSR کر رہا تھا اور دوسرا جمہوری سرمایہ دار بلاک جسکی قیادت USA کر رہا تھا۔
- ایک طرف USSR نے مساوات اور مملکتی نگرانی میں ترقی کے تصورات اور ان تصورات کی مخالفت کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنے کا نظریہ پیش کیا تو دوسری طرف USA نے کثیر پارٹی جمہوریت اور خانگی سرمایہ داروں کی نگرانی میں ترقی کے نظریہ کو پیش کیا۔
- USSR کے بلاک میں پورا مشرقی یوروپ (پولینڈ، ہنگری اور مشرقی جرمنی وغیرہ) اور کئی نوآبادیاں جو آزادی حاصل کر رہی تھیں جیسے چین اور ویتنام وغیرہ تھے۔ مغربی یوروپ کے ممالک جیسے برطانیہ، فرانس، اسپین وغیرہ USA کے قریبی حلیف تھے۔
- ان دو بلاکوں میں دوسرے تمام ممالک کو اپنے بلاکوں میں شامل کرنے کے معاملے میں زبردست مسابقت تھی۔
- دوسری عالمی جنگ کے بعد ان دو بلاکوں کے درمیان لگ بھگ پینتالیس سال تک ایک عجیب جنگ لڑی گئی۔ یہ ایسی جنگ تھی جس میں اصل مقابلہ آرائی کرنے والے ایک دوسرے پر نہ حملہ کرتے تھے اور نہ ہی راست لڑائی ہوتی تھی اور اس طرح یہ کوئی ''گرم'' جنگ نہیں تھی۔ بلکہ یہ جنگ بند کمروں میں بیٹھ کر افواہوں اور پروپگنڈے کے ذریعے لڑی گئی۔ اسے ''سرد جنگ'' کا نام دیا گیا
- روایتی جنگوں کی طرح حقیقی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔ اس سرد جنگ نے جو USA اور USSR کے درمیان شدید تناؤ سے عبارت تھی، 1945ء سے 1991ء کے درمیان دنیا میں ہونے والی ہر شئے کی صورت گری کی اور اسے متاثر کیا۔
- سرد جنگ میں بعض اہم تدابیر اختیار کی گئیں جن میں نیابتی جنگیں، فوجی معاہدے اور ہتھیاروں کی دوڑ شامل تھے۔
- امریکہ اور USSR دونوں کے پاس بھی نیوکلیر ہتھیاروں کا ذخیرہ جمع تھا لیکن وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ نیوکلیر جنگ میں کوئی بھی فاتح نہیں ہوسکتا۔ اس کے باوجود انہوں نے فوجی اور حربی معاہدے کئے۔ مغرب نے 1949ء میں اپنے حلیفوں پر مشتمل ایک تنظیم قائم کی جو نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن (NATO) کے نام سے جانی جاتی ہے۔

- اسکے جواب میں کمیونسٹ ممالک نے مماثل معاہدے کئے اور وارسا معاہدہ وجود میں آیا۔اس کے علاوہ امریکہ نے علاقائی اعتبار سے بھی فوجی معاہدے کئے جیسے ساؤتھ ایسٹ ایشین ٹریٹی آرگنائزیشن (SEATO) اور سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن (CENTO) وغیرہ۔
- USSR اور امریکہ کے بعد دھیرے دھیرے ان کے حلیفوں جیسے برطانیہ، فرانس اور چین نے بھی نیوکلیر ہتھیار حاصل کر لئے۔
- خلاء میں تسلط حاصل کرنے کے لئے مسابقت شروع ہوئی کیونکہ سیٹلائیٹ کی مدد سے جاسوسی اور میزائلوں کے ہدف آسانی سے مقرر کئے جاسکتے تھے۔
- USSR نے خلاء میں سب سے پہلا سیٹلائیٹ Sputnik بھیجا۔
- خلاء میں پہنچنے والا پہلا انسان Yuri Gagarin بھی روسی ہی تھا۔
- امریکہ نے بھی 1969 میں نیل آرم اسٹرانگ اور دوسرے لوگوں کو چاند پر روانہ کیا۔
- 1950 کی دہائی میں دنیا دو مخالف بلاکوں میں منقسم ہو رہی تھی اور فوجی تیاریاں بھی عروج پر تھیں۔
- دو برتر طاقتوں کے درمیان فوجی برتری کی خواہش، نظریاتی اختلافات اور معاشی برتری کی خواہش نے دو قطبی دنیا کے قیام کی راہیں ہموار کیں۔
- نو آزاد ممالک کے قائدین اس غیر محفوظ اور تناؤ والی صورتحال میں تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کرنے لگے۔اس لئے 1955ء میں انڈونیشیاء میں بانڈونگ کے مقام پر ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ یہ پہلی ایشیائی افریقی کانفرنس تھی جس میں 29 ملکوں نے شرکت کی۔
- بانڈونگ کانفرنس میں شریک ہونے والے اہم قائدین پنڈت جواہر لعل نہرو ہندوستان کے وزیر اعظم، جمال عبدالناصر مصر کے صدر، اور جوزف بروز ٹیٹو یوگوسلاویہ کے قائد تھے۔
- پنڈت نہرو کو اس میں بہترین ترجمان کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا اور اس کانفرنس کے انعقاد سے عدم وابستگی کی تحریک کے آغاز کی راہ ہموار ہوئی۔
- اس طرح عدم وابستہ ممالک کی تحریک ایک بین الاقوامی تنظیم کی حیثیت سے ایشیاء، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے نو آزاد ممالک کے مابین ثقافتی اور معاشی تعاون کے مقصد سے قائم کی گئی۔
- پہلی چوٹی کانفرنس یوگوسلاویہ کے بلگریڈ میں سپٹمبر 1961ء میں ہوئی۔جس میں 25 ممبر ممالک نے شرکت کی۔ 2012ء تک اس میں رکن ممالک کی تعداد 120 تک پہونچ گئی اور اس میں 17 مبصرین (Observers) بھی ہیں۔
- مغربی ایشیاء اس خطہ کو کہا جاتا ہے جو یورپ اور ایشیاء کے درمیان واقع ہے۔اسکے لئے مشرق وسطیٰ کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے۔ عربوں اور یہودیوں کے درمیان چلے آرہے تنازعات کو اکثر مغربی ایشیاء کا بحران بھی کہتے ہیں۔جو فلسطین پر قبضہ سے متعلق ہے۔
- فلسطین کا علاقہ جو عرب باشندوں سے آباد تھا دوسری جنگ عظیم سے پہلے برطانیہ کے زیر تسلط تھا۔اس علاقہ میں یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے یکساں تقدس کا حامل شہر یروشلم واقع ہے۔
- یہودیوں کا خیال ہے کہ فلسطین کی سرزمین انکی وہی ''موعودہ سرزمین'' ہے جہاں سے وہ زمانہ قدیم میں نکالے گئے اور یورپ اور ایشیاء کی طرف انہیں دھکیل دیا گیا تھا۔
- یوروپ میں وہ ایک مقہور قوم تھے کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک وہی حضرت عیسیٰؑ کو مصلوب کرنے کے ذمہ دار تھے۔یہ تنازعہ اس وقت عروج پر پہنچا جب نازی جرمنی میں کئی ملین یہودیوں کو قید کر دیا اور قتل کر دیا گیا۔
- 1947ء میں مجلس اقوام متحدہ نے ایک قرارداد منظور کی جس کے مطابق فلسطین کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے ایک فلسطینی اور دوسرا یہودی علاقہ۔1948ء میں برطانیہ نے اپنے دستوں کو فلسطین سے واپس بلوالیا اور یہودیوں کے لئے اسرائیل نامی ملک قائم کیا گیا۔

- فلسطینی اس بات کے لئے تیار نہیں تھے کہ وہ اپنے وطن کو یہودیوں کے حوالے کر دیں۔انہوں نے یہودی مملکت کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔اسرائیلی مملکت کی اختیار کردہ پالیسیوں کے سبب تلخیوں میں مزید اضافہ ہوا۔
- فلسطینیوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے مکانات اور جائدادوں کو چھوڑ کر چلے جائیں اور انہیں دوسرے عرب ممالک میں پناہ لینی پڑی۔
- مصر کے صدر جمال عبدالناصر (1970-1918) نے عربوں کو متحد کرنے کی کوشش کی۔انہوں نے فدائین (خودکشی) دستے تیار کئے تاکہ اسرائیل میں عوامی مقامات پر حملے کئے جائیں۔ا
- 1964ء میں فلسطینی حریت تنظیم (Palestinian Liberation Organisation) اردن میں قائم ہوئی۔اس تنظیم نے مختلف عرب گروہوں کو متحد کر کے مسئلہ کو ایک نئی جہت عطا کی۔
- فلسطینی باشندے آج بھی اپنے وطن اور امن کے حصول کی خاطر جلاوطنی اور جنگ کی حالت میں انتہائی دشوار اور کٹھن زندگی گذار رہے ہیں۔
- USSR میں میخائیل گورباچوف کے اقتدار حاصل کرنے کے بعد ہی یہ ممکن ہوسکا۔انہوں نے شفافیت اور انقلابی تبدیلیوں کے ذریعے USSR کی سیاست میں تبدیلی لانے کی بھرپور کوشش کی۔وہ ایک وسیع النظر سیاستداں تھے جس نے ملک کی معیشت کے احیاء کی خاطر کئی اصلاحات کو متعارف کروایا اور مغربی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کئے۔ان اصلاحات کو اکثر 'Glasnost' اور 'Perestroika' کے طور پر جانا جاتا ہے۔
- ایک طویل ترین جدوجہد اور پرتشدد انقلاب کے بعد چین 1949ء میں کمیونسٹ جمہوریہ بنا۔چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے والے ابتدائی ملکوں میں ہندوستان بھی ایک تھا۔
- ہندوستان نے چین کے لئے مجلس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مستقل نشست کی حمایت کی۔جو اس سے قبل چیانگ کائی شیک کی حکومت کی قبضے میں تھی۔نظریاتی اختلافات کے باوجود ہندوستان نے چین کی بانڈونگ کانفرنس میں شرکت کی راہ ہموار کی۔
- دونوں ملکوں نے پنچ شیل کے معاہدے پر 29/اپریل 1954ء کو دستخط کئے۔دونوں ملکوں کے قائدین نے ایک دوسرے کے ملک کا دورہ کیا جہاں عوامی سطح پر ان کا والہانہ خیر مقدم کیا گیا۔
- ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پہلی جنگ 48-1947 کے دوران کشمیر کے مسئلہ پر ہوئی۔لیکن اس سے مسئلہ کا حل برآمد نہ ہوسکا۔جنگ کی وجہ سے کشمیر دو حصوں میں بٹ گیا یعنی پاکستانی مقبوضہ کشمیر (POK) اور ہندوستانی صوبۂ کشمیر۔ان دو حصوں کو جدا کرنے والا خط لائن آف کنٹرول) کہلاتا ہے۔
- ڈسمبر 1971ء میں پاکستان کے ساتھ بڑے پیمانے پر جنگ شروع ہوئی۔جو مشرقی پاکستان کی آزادی اور بنگلہ دیش کے قیام کے بعد ہندوستان کی طرف سے جنگ بندی کے اعلان پر ختم ہوئی۔
- ذالفقار علی بھٹو اور وزیر اعظم ہند اندرا گاندھی کی قیادت میں دونوں ملکوں کے درمیان شملہ معاہدہ ہوا۔
- 1972ء میں بنگلہ دیش، ہندوستانی فوج کی مدد سے پاکستان سے آزاد ہوا تھا۔اس نے آزادی حاصل کرنے کے فوری بعد ہندوستان کے ساتھ ایک 25 سالہ امن معاہدہ پر دستخط کئے۔
- بنگلہ دیش نے کئی ہندوستانیوں کو انعامات سے نوازا جنہوں نے بنگلہ دیش کی آزادی کی خاطر خدمات انجام دیں اور اپنی زندگیوں کو قربان کر دیا۔
- سری لنکا ہندوستان کے جنوب میں بحر ہند میں واقع ایک جزیرہ پر مبنی ملک ہے۔اس نے 1948ء میں آزادی حاصل کی۔

- قدیم زمانے سے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان ثقافتی، نسلی اور معاشی تعلقات رہے ہیں۔
- سری لنکا سے ٹامل باشندوں کی بڑے پیمانے پر مہاجرت سے ایک بڑا مسئلہ پیدا ہوگیا۔ جسکی وجہ سے ہندوستان کو اس معاملہ میں سرگرم مداخلت کرنی پڑی۔

کثیر جوابی سوالات

(1) دوسری جنگ عظیم کے دوران امریکہ کے صدر تھے۔

(A) ولسن (B) ٹرومن (C) ریگن (D) ایزن ہاور

(2) اقوام متحدہ کے قیام کے وقت اراکین کی تعداد تھی۔

54(A) 50(B) 49(C) 25(D)

(3) بین الاقوامی عدالت واقع ہے۔

(A) نیویارک (B) ہیگ (C) پیرس (D) جینوا

(4) یہ ملک صیانتی کونسل میں ویٹو کا اختیار رکھتا ہے۔

(A) جاپان (B) چین (C) جرمنی (D) اسپین

(5) 1965ء کے جنگ کے بعد ہند۔ پاک نے ایک معاہدہ 1966ء میں اس مقام پر کیا۔

(A) تاشقند (B) پاکستان (C) ہندوستان (D) نیویارک

(6) اس جنگ نے کشمیر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

(A) 1947-48ء کی جنگ (B) 1965ء کی جنگ

(C) 1971ء کی جنگ (D) جنگ 1999ء

(7) دوسری عالمی جنگ سے اس ملک کو زیادہ فائدہ ہوا۔

(A) روس (B) چین (C) امریکہ (D) جاپان

(8) Glasnot اور Perestroika روس میں اصلاحات کا آغاز کس نے کیا۔

(A) بورس یلسٹین (B) ولادمیر پوٹین (C) میخائل گوربا چیف (D) نکتا کرسچیو

(9) NAM کی پہلی کانفرنس میں کتنے ممالک نے شرکت کی۔

20 (A) 29 (B) 50 (C) 54(D)

(10) انگولا کو پرتگال سے آزادی ملی۔

(A) 1958ء (B) 1963ء (C) 1975ء (D) 1971ء

جوابات

1-B	2-A	3-B	4-B	5-A	6-A	7-A	8-C	9-B	10-C

22. سماجی تحریکیں

- بیسویں صدی کے ابتدائی نصف حصہ میں دنیا پر عظیم جنگوں، انقلابوں، جرمن نازی ازم، سوویت سوشلزم، مغربی لبرل ازم اور قومی آزادی کی تحریکوں کا غلبہ رہا۔
- دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ اور ہندوستان، چین، انڈونیشیاء، نائجر یا اور مصر جیسی نوآبادیوں کی آزادی کے بعد 1950 کے دہے کے وسط میں دنیا میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔
- ان تحریکوں میں سے ایک نہایت ہی اہم تحریک امریکہ کی شہری حقوق کی تحریک تھی۔ اس کا مقصد افرو۔امریکن یعنی سیاہ فام امریکی باشندوں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کے لئے جدوجہد کرنا تھا۔
- تحریک 1960 کے دہے میں عروج کو پہونچی، بڑی حد تک پر امن تھی اور اس کی سرگرمیوں میں عام مظاہرے، جلوس، سول نافرمانی (امتیازی قوانین کی پرامن خلاف ورزی اور امتیازی خدمات مثلاً بسوں کا بائیکاٹ شامل تھا، جس میں سیاہ فاموں اور سفید فاموں کو الگ کر دیا گیا تھا۔
- ان تمام میں اہم ایک سالہ طویل بائیکاٹ کا پروگرام تھا جسکی قیادت مونٹگومری کے ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ نے کی۔
- 28/مارچ 1963ء کو دو لاکھ سے زائد افراد نے واشنگٹن کو مارچ کیا اور شہری حقوق کے قانون کی منظوری کا مطالبہ کیا۔ اس کے ساتھ ان کے دیگر مطالبات میں مکمل روزگار کی فراہمی، مناسب مکانات، ووٹ کا حق، مناسب تعلیم کی فراہمی (جس میں گورے اور کالے بچے ایک ساتھ پڑھتے ہوں) شامل تھے۔
- ان دنوں میں سویت یونین Union of Socilalist Soviet Republic (USSR) اور مشرقی یوروپ کے ممالک میں جو سویت یونین کے زیر اثر تھے، کثیر پارٹی انتخابات، آزاد صحافت، اظہار خیال کی آزادی اور عام لوگوں کے لئے نقل وحرکت کی آزادی بھی نہیں تھی۔
- ہنگری، چیکوسلواکیہ اور پولینڈ نے تو سویت یونین کے تسلط سے ہی آزادی کا مطالبہ کیا۔ ان میں سے بعض تحریکوں کی حمایت مخالف کمیونسٹ ملکوں بشمول امریکہ، برطانیہ نے کی۔
- اس تحریک کے قابل ذکر قائدین میں مشہور ومعروف مصنف الیگزینڈر سولزینسن اور نیوکلیر سائنسدان اینڈری سکاروف شامل تھے۔ ان تحریکوں کے زیر اثر سویت یونین میں صدر گورباچوف کی سرپرستی میں نئی قیادت کو عروج حاصل ہوا جس نے اصلاحات کے عمل کو شروع کیا جسے Glasnsost کا نام دیا گیا تاکہ لوگوں کو وسیع تر آزادی مہیا کی جاسکے۔
- 1970 اور 1980 کی دہائیوں میں ایک نئی تحریک کا عروج ہوا یہ تحریک جنگ اور نیوکلیر ہتھیاروں کے خلاف تھی۔
- اگسٹ 1945ء میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر نیوکلیر بموں کے حملے سے ہونے والی بھیانک تباہی ساری دنیا پر آشکار ہو چکی تھی۔
- اس کے باوجود سرکردہ عالمی طاقتیں جیسے کہ امریکہ، سویت یونین، برطانیہ اور فرانس یہ عذر تراشتے ہوئے نیوکلیر ہتھیاروں کے ذخیرے جمع کر رہے تھے کہ اسکے خوف کی وجہ سے دوسرے ملک ان ہتھیاروں کا استعمال نہیں کریں گے۔
- دنیا بھر کے دانشوروں اور سائنسدانوں نے نیوکلیر ہتھیاروں پر پابندی کی مہم چلائی اور امریکہ اور سویت یونینکو مجبور کیا کہ وہ اسلحہ کی بے فائدہ دوڑ کو ختم کرنے کے لئے معاہدہ کریں۔
- امریکہ میں ایک قانون ہے جس کے تحت تمام صحت مند شہریوں کو کچھ عرصے کے لئے لازمی طور پر فوجی خدمات انجام دینا پڑتا ہے۔ ویت نام کی جنگ کے دوران ہزاروں امریکی شہریوں نے ویت نام کی جنگ میں جانے سے انکار کر دیا۔
- سبز انقلاب کی ویب سائیٹ (*http://www.greenpeace.org/international*) ہے۔

- ہتھیاروں کی کمی کے لئے سب سے پہلے SALT (Strategic Arms Limitation Talks) نامی معاہدہ ہوا جو ناکامی سے دو چار ہوئے۔
- 1991ء میں جنگی ہتھیاروں کی تخفیف کا معاہدہ START (Strategic Arms Reduction Treaty) نامی معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ یہ معاہدہ ہتھیاروں پر کنٹرول کے لئے کیا گیا تاریخ کا سب سے بڑا معاہدہ تھا۔ اس پر قطعی عمل درآمد 2001ء میں کیا گیا۔
- USSR کے تحلیل کے آخری مرحلے میں چرنوبائیل نیوکلیر پلانٹ میں ایک بہت بڑا حادثہ ہوا جس میں ورکروں کی بڑی تعداد ہلاک ہوگئی۔ لیکن اس کی وجہ سے یوروپ کے کئی ممالک پر مشتمل بڑے خطے میں فضاء زہر آلود ہوگئی۔
- 1990ء کے دہے سے دنیا بھر میں ہونے والی معاشی اور سیاسی تبدیلیوں کو گلوبلائزیشن اور نیولبرل ازم کا نام دیا گیا۔ اسکی وجہ سے غریبوں اور مراعات سے محروم حاشیائی افراد کی زندگیوں پر بہت گہرا اثر پڑا۔
- یوروپ میں سبز امن تحریک (Green Peace movement in Europe) امریکہ کی جانب سے الاسکا میں کئے گئے زیر آب نیوکلیر ٹسٹوں کے خلاف 1971ء میں شروع کی گئی۔
- Greenpeace تحریک نے کئی ممالک میں آب وہوا میں تبدیلی کے اثرات کا جائزہ لیا۔ اس کا مقصد ''کرہ ارض کو زندگی کی تمام انواع کی بقاء کے قابل بنانا'' ہے۔
- بھوپال گیس سانحہ 1984ء میں رونما ہوا۔ اس میں ہزاروں لوگ ہلاک ہوگئے اور ہزاروں افراد ابھی تک اس کے مضر اثرات کا شکار ہیں۔
- یہ غالباً دنیا کی سب سے بدترین صنعتی تباہی تھی۔ بھوپال گیس المیہ کے متاثرین بنیادی طور پر چار مطالبات کی تکمیل کے لئے جدوجہد کررہے ہیں:
- بڑے بڑے ہمہ مقصدی پراجکٹوں کی تعمیر 1950 سے ہی ہندوستان کی منصوبہ بند ترقی کا لازمی حصہ رہی ہے۔ ان میں سے چند بڑے پراجکٹ بھاکرہ ننگل، ہیراکڈ اور ناگرجنا ساگر پراجکٹ ہیں۔
- لوگوں کو بے دخل ہونے کے اندیشے کے تحت نربدا آندولن کے قائدین نے ڈیموں کی تعمیر کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا۔
- نرمدا بچاؤ آندولن تحریک کو سردار سروور ڈیم کی تعمیر کو رکوانے میں کامیابی تو حاصل نہیں ہوئی لیکن اس نے لوگوں کو ترقی کی نوعیت کے متعلق سوچنے پر مجبور کردیا کہ کیا وہ غریبوں کے مفاد میں تھی یا دولتمندوں اور اثر ورسوخ رکھنے والوں کے مفاد میں؟۔
- کیرلا میں مغربی گھاٹ میں واقع خاموش وادی (Silent Valley) سے گذرنے والی دو دریاؤں پر جب ڈیموں کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا تو کئی تعلیم یافتہ افراد کو اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ اس سے وادی میں پائی جانے والی نادر نباتی اور حیوانی انواع کو تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔
- ان جانوروں میں سے ایک مفقود النسل Lion Tailed Macaque (ایک قسم کا بندر) بھی شامل تھا۔ دھیرے دھیرے خاموش وادی کے تحفظ کی حمایت میں اور وہاں ڈیموں کی تعمیر کے خلاف ایک بڑی تحریک کو فروغ حاصل ہوا۔ ریاست بھر کے عوام نے کیرلا شستر اساہیتہ پریشد (KSSP) کی ترغیب پر تحریک میں شمولیت اختیار کی۔
- خاموش وادی کو 1985ء میں ایک نیشنل پارک میں تبدیل کردیا گیا۔
- موجودہ منی پور دو امتیازی جغرافیائی خصوصیات کا حامل ہے۔ پہلا وادی کا علاقہ اور دوسرا پہاڑی سلسلہ۔ آزادی سے قبل وادی کے علاقہ پر دیسی راجہ کی حکمرانی تھی جبکہ پہاڑی علاقہ نسبتاً خودمختار تھا، جہاں بنیادی طور پر قبائیلی لوگ آباد تھے۔
- 1891ء میں انگریزوں نے اس علاقہ پر اپنا کنٹرول حاصل کیا اور راجہ کی حکمرانی بھی جاری رہنے دی۔ 1949ء میں منی پور کی سلطنت نے ہندوستان میں شمولیت کے معاہدہ پر دستخط کئے اور تب سے منی پور ہندوستان کا ایک حصہ بن گیا۔

- ہندوستان میں شمولیت کی مخالفت کرنے والوں کے احتجاج کے ردعمل میں ہندوستان کی حکومت نے وہاں فوج متعین کردی۔ نظم وضبط کی برقراری کے لئے جو قوانین ہیں ان میں سے ایک AFSPA کہلاتا ہے یعنی Armed Forces Special Powers Act (1958) اس قانون کے تحت مسلح فوجی دستوں کو مخالف قومی سرگرمیوں میں شرکت کے شبہ کی بنیاد پر ہی کسی بھی شخص کو گرفتار کرنے اور ہلاک کرنے کا اختیار حاصل ہے۔
- میرا پائی بی (میتی زبان کا لفظ) جس کے معنی مشعل بردار کے ہیں۔
- میرا پائی بی تحریک 1970ء میں نشہ بازوں کی ہراسانی کو روکنے کے لئے شروع کی گئی۔ لیکن بہت جلد یہ انسانی حقوق کی تحریک بن گئی جس نے 1980 کے دہے میں ہندوستانی مسلح افواج کی تعیناتی کے خلاف اور منی پور کی آزادی کے لئے جدوجہد کی۔
- میرا پائی بی کا گروپ اس بات کا مطالبہ بھی کررہا تھا کہ AFSPA کو برخواست کیا جائے۔ دھیرے دھیرے اس قانون کے خلاف احتجاج نے شدت اختیار کرلی اور خواتین نے مختلف طریقوں سے اس کے خلاف اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا جیسے انتخابات کا بائیکاٹ کرنا اور مسلسل بھوک ہڑتال کرنا وغیرہ۔ ان میں ایک خاتون اروم شرمیلا ہے جو دس سال سے زائد عرصے سے بھوک ہڑتال جاری رکھے ہوئے اپنے گھر پر نظر بند ہے۔
- اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کئی کوششیں کی گئیں۔ بعض اوقات چند سابق فوجی افسروں نے بھی اس علاقہ کے تنازعہ کے تعلق سے اپنی تحریروں میں اظہار خیال کیا اور رائے دی کہ اس علاقہ میں انفرااسٹرکچر کی سہولتوں اور بنیادی سہولتوں میں اضافہ کرنے سے لوگوں کے اعتماد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔
- حکومت نے سپریم کورٹ کے جج، .B.P جیون ریڈی کو اس علاقہ میں قانون اور امن کی بحالی کے تمام ممکنہ متبادلات پر غور کرنے کے لئے متعین کیا اور اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ بھی پیش کردی۔ لیکن اس کے باوجود اس مسئلہ کا قطعی حل ابھی تک نہ ہوسکا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) عوام کی آزادی کے لئے Glasnot اصلاحات شروع کئے۔

(A) اسٹالن (B) لینن (C) گوربا چیف (D) کروس چیف

(2) امریکہ نے زیر زمین نیوکلیر ٹسٹ اس مقام پر کئے۔

(A) نیویارک (B) الاسکا (C) بوسٹن (D) لاس اینجلس

(3) جنگ اور نیوکلیر ہتھیاروں کے خلاف تحریک اس دہے میں عروج کو پہنچی۔

(A) 1940 سے 1950ء (B) 1970 سے 1980ء (C) 1960 سے 1970ء (D) 1980 سے 1990ء

(4) Green Peace (سبز امن) احتجاج اس سال شروع ہوا۔

(A) 1961ء (B) 1966ء (C) 1981ء (D) 1971ء

(5) ہندوستان میں ماحولیاتی تحریک کا آغاز ہوا۔

(A) 1980ء (B) 1970ء (C) 1960ء (D) 1950ء

(6) نربدا بچاؤ آندولن نے اس ڈیم کی تعمیر کی مخالفت کی۔

(A) ناگرجنا ساگر (B) بھاگرانگل (C) ہیراکڈ (D) سردارسرور پراجکٹ

(7) منی پور کا صدر مقام ہے۔

(A) ایٹانگر (B) شیلانگ (C) آئزوال (D) امپھال

(8) آندھراپردیش میں سرکاری طور پر شراب پر نشہ بندی نافذ کی گئی۔

(A) 1993ء (B) 1992ء (C) 1995ء (D) 1991ء

(9) بھوپال گیس کا المیہ ہوا۔

(A) 1984 (B) 1983 (C) 1982 (D) 1981

(10) کس سال منی پور مملکت نے ہندوستان میں شمولیت اختیار کی۔

(A) 1966 (B) 1950 (C) 1948 (D) 1949

جوابات

1-C	2-B	3-B	4-D	5-B	6-D	7-D	8-C	9-A	10-D

23. انگریزوں اور نظاموں کے تحت زمیندار اور لگان دار

- بادشاہ کے ماتحت عہدیدار اور خودمختار سردار زمیندار کہلاتے ہیں۔
- زمینداروں یا انعام داروں کو عطاء کی گئی زمینات جاگیریں کہلاتے ہیں۔
- بادشاہ کی حکمرانی کا علاقہ سمستھان کہلاتا ہے۔
- بادشاہ کے ماتحت آزاد اور خودمختار حکمراں انعام دار کہلاتا ہے۔
- مالکانہ حقوق کے کاغذات پٹہ کہلاتا ہے۔
- ٹیکس ادا کرنے کیلئے انفرادی طور پر زمین کی تقسیم رعیت واری کہلاتا ہے۔
- گاؤں کا صدر جو برطانوی حکمرانوں کے جانب سے محصول وصول کرتا ہوں دیش مکھ کہلاتا تھا۔
- مغلیہ دور میں زمیندار اپنے ماتحت کے گاؤں کی چند زمینات کے مالک ہوتے تھے۔
- مغلیہ دور میں زمیندار کاشتکاروں سے لگان وصول کرتے اور اسے مغلیہ حکومت کے عہدیداروں کے حوالے کرتے تھے۔اس کے بدلے میں ان زمینداروں کو وصول شدہ لگان کا ایک حصہ ملتا تھا۔
- زمینداروں کو گھوڑوں اور ہتھیاروں سے لیس مختصر فوجی جتھے رکھنے کا اختیار بھی حاصل ہوتا تھا۔ان کے مکانات چھوٹے قلعوں کی مانند ہوتے تھے جنہیں تلنگانہ میں ''گڑھی'' کہا جاتا تھا۔ان چھوٹے قلعے کی بناء پر انہیں اپنے ماتحت دیہاتوں پر کنٹرول کرنے میں سہولت ہوتی تھی۔
- انگریزوں کے دور میں بندوبست کے شرائط کے مطابق زمینداروں کو ہراج کے طریقے سے محصول طے کرنا اور اسی کے مطابق وصول کرنا تھا۔اس نظام کو زمینداری نظام بھی کہا جاتا تھا۔

- زمیندار وصول شدہ محصول کا 90% حکومت کو پیش کرتے تھے اور 10% وصولی کے معاوضے کے طور پر خود رکھ لیتے تھے۔ وہ حکومت کو مقررہ رقم ادا کر دیتے تھے جس میں مستقبل میں بھی اضافے کا کوئی امکان نہیں تھا۔
- زمیندار ہراج میں طے کردہ لگان سے زیادہ لگان کسانوں سے وصول کر لیتے تھے۔ انہوں نے محصول میں مسلسل اضافہ کیا اور ان کا مطالبہ پورا نہ کرنے والے کسانوں کو تبدیل کرنے لگے۔ اس طرح اس نظام نے تمام کسانوں کو کرایہ دار کی حیثیت دے دی۔
- کمپنی نے 1793ء میں بندوبست دوامی کے نظام کو متعارف کیا جب کہ لارڈ کارنوالس گورنر جنرل تھا۔ اس بندوبست کے شرائط کے مطابق زمینداروں کو ہراج کے طریقے سے محصول طے کرنا اور اسی کے مطابق وصول کرنا تھا۔ اس طرح ان تبدیلیوں نے نسل در نسل کاشتکاری کرنے والے کسانوں کے موقف کو شدید طور پر متاثر کیا۔
- ایسی آمدنی جو حکومت یا کوئی تنظیم مالیہ اور خدمات کے عوض وصول کرتی ہوں۔
- مالک کی زمین، گھر یا دیگر جائیداد کے استعمال پر پابندی کے ساتھ ادا کی جانے والی رقم کرایہ کہلاتی ہے۔۔
- رعیت واری نظام کے وقت زمین اور پیداوار کے رقبہ کے لحاظ سے ٹیکس عائد کیا گیا تھا۔ اس لئے رعیت واری نظام کے تحت زمینات کا تفصیلی سروے کروایا گیا۔
- علاقہ رائل سیما پر نومبر 1800ء میں تھامس منرو کو چیف کلکٹر مقرر کیا گیا۔ اس دور میں ان اضلاع میں نراجیت کی کیفیت تھی۔ اس علاقے میں آٹھ چھوٹے سردار موجود تھے جو Palegars کہلاتے تھے۔ انہوں نے برطانوی اقتدار کے نفاذ کے خلاف سخت مزاحمت کی اور مسلسل جنگوں اور لوٹ مار میں مصروف رہے۔
- تھامس منرو نے سب سے پہلے ان سرداروں کو مغلوب کیا اور ان کے مسلح فوجی جتھوں کو تحلیل کر دیا۔ نظم وضبط کی برقراری کے بعد منرو نے زمینات کے سروے اور محصول کے بندوبست پر توجہ دی۔
- رعیت کے معنی کاشتکار کے ہیں۔ رعیت واری سے مراد معیاد کاشتکاری ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ محصول حقیقی کاشتکاروں یا زمین کے مالکین سے وصول کیا جائے گا، جو اپنے زمینات پر کام کرتے ہوں یا دوسروں سے کام کرواتے ہوں۔
- اس نظام کے تحت کاشتکاری کرنے والے کسانوں کی شناخت کی گئی۔ انکے کھیتوں کی شناخت کی گئی اور انہیں ایک سروے نمبر دیا گیا اس طرح ان زمینات کی ملکیت کے حقوق قانونی طور پر محفوظ کئے گئے۔ محصول مقرر کرنے کے لیے فی ایکڑ پیداوار، قیمتوں کی سطح، بازار کے حالات اور فصل کی نوعیت کا لحاظ رکھا جاتا تھا۔
- رعیت واری علاقوں میں بھی اراضی کا محصول بہت زیادہ مقرر کیا گیا تھا۔ زمینداری نظام کے برخلاف اس کی میعاد بیس سے تیس سال کے درمیان ہوتی تھی۔
- معیاد کی تکمیل پر بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر محصول کی تجدید کی جاتی تھی۔ ابتداء میں اراضی محصول بہت زیادہ تھا اور اسے جبری طور سے وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن بہت جلد محصول کے مقابلے میں قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہونے کی وجہ سے کاشتکاروں کو فائدہ ہونے لگا اور انہوں نے یہ مفید خیال کیا کہ زمین کو کاشتکاری کے لیے کرایہ پر دے کر کرایہ داروں سے کرایہ وصول کر لیا جائے۔
- زمیندار (رعیت) حکومت کو جتنا محصول ادا کرتے تھے اس کا تین تا سات گنا زیادہ کرایہ وہ کرایہ داروں سے وصول کرتے تھے۔ اس لئے زمینداروں نے زراعت کی بہتری یا وسعت میں سرمایہ کاری نہیں کی۔

- محصول ادا کرنے کے لیے کسان اکثر ساہوکاروں سے قرض لینے لگے۔اور جب وہ وقت پر قرض ادا نہ کرتے تو ساہوکار کسانوں کے خلاف عدالت سے رجوع ہوکر زمینات کا ہراج کروا کر اپنا قرض وصول کر لیتے تھے۔
- حکومت کے عہدیداروں نے آمدنی میں اضافہ کے لئے اونچی شرح پر محصول عائد کئے اور ان میں محصول کی ادائیگی کے لئے زمینداروں اور کاشتکاروں پر دباؤ ڈالا گیا
- 1861ء میں امریکہ میں خانہ جنگی کی وجہ سے برطانوی کارخانوں میں ہندوستانی کپاس کی مانگ بڑھ گئی۔جس کے نتیجے میں کپاس کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا اور کسانوں نے زیادہ آمدنی کی امید پر قرض لے کر کپاس اگانا شروع کیا۔
- 1865ء میں امریکہ میں خانہ جنگی کا اختتام ہوا اور ہندوستانی کپاس کی مانگ کم ہوگئی جس کی وجہ سے قیمتیں بھی گر گئیں۔کپاس جو 1864ء میں بارہ آنے فی کیلو بکتا تھا اب چھ آنے فی کلو بکنے لگا۔اس طرح کسان شدید متاثر ہوئے اور انہیں اس قدر کمائی بھی نہیں ہوئی کہ وہ اپنے قرض اور محصول ادا کر پائے۔
- کسان زمینات پر کاشتکاری کیلئے ساہوکاروں اور زمیندار وزمینداروں سے اونچی شرح پر قرض لیتے تھے اور کسان زمینداروں کی زمینوں پر کام کرنے کی وجہ سے اکثر کسان اپنی زمینوں اور کھیتوں پر مناسب توجہ نہیں دے پاتے تھے۔انکی قابل رحم حالت کا اندازہ ہمیں 1878ء میں تحریر کردہ حکومت کی رپورٹ کے مطالعے ہوسکتا ہے
- 1861ء میں امریکہ میں خانہ جنگی کی وجہ سے برطانوی کارخانوں میں ہندوستانی کپاس کی مانگ بڑھ گئی۔جس کے نتیجے میں کپاس کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا۔
- حیدرآباد کے حکمران نظام انگریزوں کے حلیف تھے اور انہی کی پالیسیوں پر عمل کرتے تھے۔19ویں صدی عیسوی کے ابتدائی دور میں انہوں نے 'دیشمکھوں' کے ذریعے زیادہ سے زیادہ محصول حاصل کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں زمینات بنجر ہوگئے اور زراعت پوری طرح تباہ ہوکر رہ گئی۔
- نوآبادیاتی دور میں کسانوں کو زمینداروں کی زمینوں پر بیگار (Vetti) یعنی بغیر اجرت کے کام کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔اگر وہ کام کرنے سے انکار کردیتے تو فوجیوں کے ذریعے انہیں مجبور کیا جاتا تھا۔
- Doras قلعہ نما مکانات میں رہتے تھے جنہیں گڑھی کہا جاتا تھا۔ان کے پاس ملازمین اور سپاہیوں کے جتھے ہوتے تھے۔ان زمینداروں نے بے کار زمینات کو کرایہ دار کسانوں اور بیگار مزدوروں سے قابل کاشت بنایا۔
- آزادی سے پہلے کرایہ دار کسانوں کی حالت قابل رحم اور خستہ تھی اور انھیں محصولات ادا کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔اگر وہ محصول ادا نہیں کر پاتے تب انھیں زمینات سے بے دخل بھی کیا جاتا تھا لیکن موجودہ دور میں کسانوں کی حالت میں کافی بہتری آئی ہے اور حکومت کسانوں کے لئے مخصوص اسکیمات بھی روشناس کررہی ہے۔
- دورا قلعہ نما مکانات میں رہتے تھے جنہیں گڑھی کہا جاتا تھا۔
- دورا کے ملازمین اور سپاہیوں کے جتھے ہوتے تھے۔ان زمینداروں نے بے کار زمینات کو کرایہ دار کسانوں اور بیگار مزدوروں سے قابل کاشت بنایا۔
- اودھ کے زمیندار عالیشان مکانات میں رہتے ہیں۔
- اودھ کے زمینداروں کے پاس فوجی جتھے نہیں تھے۔

- زمیندار حکومت اور کسانوں کے درمیان درمیانی کردار ادا کرتے تھے۔
- سر آرتھر کاٹن کی ان تھک کوششوں کے نتیجہ میں 1849ء میں گوداوری ندی پر دھلیش ورم کے قریب ایک آئی کٹ تعمیر کیا گیا۔ جس سے ضلع بہت جلد فروغ پانے لگا جو کہ 1833ء سے شدید قحط سالی سے متاثرہ تھا۔
- اسی طرح اور ایک آئی کٹ دریائے کرشنا پر ضلع وجے واڑہ کے قریب 1854ء میں تعمیر کیا گیا۔ جس کو ڈیلٹائی علاقے کے فروغ میں معاون ثابت ہوا۔ 1857ء کے بعد کرنول۔ کڈپہ کنالی تعمیر کیا گیا جس سے رائلسیما کے خشک علاقوں کو پانی سربراہ کیا گیا۔
- رعیت واری علاقوں میں بھی اراضی کا محصول بہت زیادہ مقرر کیا گیا تھا۔ زمینداری نظام کے برخلاف اس کی میعاد بیس سے تیس سال کے درمیان ہوتی تھی۔
- معیاد کی تکمیل پر بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر محصول کی تجدید کی جاتی تھی۔ ابتداء میں اراضی محصول بہت زیادہ تھا اور اسے جبری طور سے وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن بہت جلد محصول کے مقابلے میں قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہونے کی وجہ سے کاشتکاروں کو فائدہ ہونے لگا اور انہوں نے یہ مفید خیال کیا کہ زمین کو کاشتکاری کے لیے کرایہ پر دے کر کرایہ داروں سے کرایہ وصول کرلیا جائے۔
- ملک کے علاقوں کی طرح آندھرا کا علاقہ بھی انیسویں اور بیسویں صدی میں شدید قحط سے متاثر ہوا۔ جن میں شدید قحط گنجام کا قحط تھا جو 1865-66 کے دوران واقع ہوا۔ رائل سیما کے علاقے میں آبپاشی کی سہولتوں کے نہ ہونے کی وجہ سے بار بار قحط پڑتے تھے۔
- انیسویں صدی عیسوی کے آخری نصف میں تقریباً گیارہ قحط واقع ہوئے۔ ہزاروں لوگ فوت ہوگئے۔ اجناس کے لیے آندھرا کے کئی اضلاع میں دنگے فسادات ہوئے۔ اور تشدد کے خاتمے کے لیے فوجی دستے روانہ کئے گئے۔

تلنگانہ میں کسانوں کی جدوجہد

- تلنگانہ کی مسلح جدوجہد کے وقت تین قسم کی اراضی کی معیاد تھی۔
- دیوانی یا خالصہ، زرعی اراضیات کا 60 فیصد حصہ۔
- جاگیریں 30 فیصد اراضیات امراء کو ان کی وفاداری کے عیوض عطا کئے گئے۔
- صرف خاص۔ اراضیات کا 10 فیصد حصہ نظام کے امور خانہ داری اخراجات کے لئے مختص کیا گیا۔ غیر جاگیرداری علاقوں میں ہر دیہات پر زمینداروں کا تسلط تھا۔ انہیں مقامی زبان میں دیشمکھ، دیشپانڈے کہا جاتا ہے۔ وہ دیہاتوں میں واقع اراضیات کے ایک بڑے حصہ پر قابض ہوگئے تھے۔ ان کا تعلق سماج کی اعلیٰ ذاتوں سے تھا۔
- **وِٹی چاکری کا رواج:** حیدرآباد اور خاص طور پر تلنگانہ میں وٹی چاکری یعنی مفت اور جبری مزدوری کا طریقہ رائج تھا۔ دیہاتوں میں جاگیر دار، زمیندار اور سرکاری عہدیدار لوگوں کا مختلف انداز میں استحصال کرتے تھے۔
- جاگیردارانہ نظام کے تحت ہر دیہات میں خدمت انجام دینے والوں کو غلام تصور کیا جاتا تھے۔ چھوت چھات والی کمیونٹیاں جیسے مالا، مادیگا کے ساتھ کیڑے مکوڑوں کی طرح برتاؤ کیا جاتا تھا۔ اس جبری غلامی کے ساتھ غیر قانونی طور پر پیسوں کی وصولی، سنگین سزائیں، ذات پات کا امتیاز، خواتین کی ہراسانی، جسمانی مشقت، نذرانے، جبری محصولات (دھان پر چار گنا سود) زمینداروں اور گاؤں کے نظم ونسق نے تلنگانہ کے ہر گاؤں میں رہنے والوں پر عائد کیا۔
- **جبری مزدوری:** نظام کی جاگیردارانہ طرز حکومت اور زمینداروں کی ظالمانہ پالیسیوں کی وجہ سے جبری مزدوری ایک غیر منصفانہ آزاد مزدوری کی ساخت قائم ہوئی۔ اس زمانے میں اس قسم کی پالیسیاں ہر گاؤں ہر دیہات میں موجود تھیں۔ دیشمکھ، دیشپانڈے، زمیندار، مقطعہ دار اور دیہات کے عہدیداران پالیسیوں کو سختی سے روبہ عمل لاتے تھے۔ نظام سرکار نے انہیں اختیارات تفویض کئے تھے

- **بندگی صاحب کی مزاحمت 1940-1938** : شیخ بندگی صاحب جنگاؤں تعلقہ میں واقع کامارپڈی ،گڈیم گاؤں میں وشنودیشمکھ کی اراضیات میں کام کرنے والے ایک غریب کسان تھے۔وہ سماج میں لافانی ہوگئے۔
- بندگی اوران کے ورثہ عباس علی اوراس کے بھائیوں میں کامارپڈی،گڈیم گاؤں میں چارایکڑاراضی کی تقسیم پرتنازعہ پیداہوا۔اس معاملے میں وسنورو کے دیشمکھ نے عباس علی کے بھائیوں کی حمایت کی۔بالآخر یہ جھگڑا عدالت تک گیااور بندگی نے مقدمہ جیت لیا۔اس کا نتیجہ بھیانک نکلا،عباس علی کے بھائیوں نے دیشمکھ کی تائید سے جولائی 1940 میں بندگی کو ہلاک کردیا۔
- یہ تلنگانہ کی تاریخ کا انتہائی افسوسناک اور بدبختانہ واقعہ تھا۔شیخ بندگی کی یادگار کامارپڈی کے گرام گاؤں میں تعمیر کی گئی۔
- **چاکلی ایلما کی اراضی کی جدوجہد 44-1940**: پالاکرتی گاؤں کی ایک دھوبن نے مقامی پولیس پٹیل اورمقطعہ دارانمارا جوراگھوراؤ کے خلاف اپنی چارایکڑاراضی کے لئے اپنی جدوجہد کی شروعات کی۔بالآخر یہ تنازعہ وسنورودیشمکھ کے پاس گیا۔
- لیکن دھوبن نے کمیونسٹ پارٹی کی تائید سے اپنی سرسبزدھان کی زمین پردوبارہ قبضہ کرلیا۔
- تلنگانہ کی مسلح جدوجہد میں ایلما کی زمین کے لئے جدوجہد بہت اہمیت رکھتی ہے۔اُس نے بدنام زمانہ شرپسند دیشمکھ کیخلاف جدوجہد کی۔ اس نے آندھرامہیلاسبھا کی مدد سے دیشمکھ کے غنڈہ عناصر کے حملہ کی مزاحمت کی اوران کا ڈٹ کرمقابلہ کیا۔
- سنگم کے نامورقائدین آرکلارام چندررڈی اوراس کے قبضہ کوزمین پر برقراررکھا۔اس طرح ایلما مخالف جاگیرداری مزاحمت کی علامت بن گئی۔
- ایک اہم واقعہ 4 جولائی 1946 کوواقع ہوا ایک ہزار کے قریب کسان لاٹھیوں کے ساتھ جنگاؤں کے تعلقہ کاڑاوینڈی گاؤں میں جلوس کی شکل میں نمودارہوئے۔وہ علاقہ وسنور کے دیشمکھ رام چندررڈی کی جاگیرتھا۔
- زمیندارنے غنڈوں کوکرائے پرحاصل کیاڈجلوس پرگولیاں چلائیں،کچھ لوگوں کے علاوہ گاؤں کی سنگم کے رکن ڈاڈی کمریا کو ہلاک کرڈالا ۔جلوس بےقابوہوگیااورغصہ سے بپھرے ہوئے ہجوم نے دیشمکھ کی ماں جانماں درسانی (مالکن) کے مکان کونذرآتش کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے اسے تتھربتھرکردیا۔
- کمریا کی شہادت نے آگ بھڑکادی اوراس سے تلنگانہ کی مسلح جدوجہد کا آغاز ہوا۔
- تھانونائک کی شہادت کی یادمیں 11 مئی 1989 میں دھرم پوری کے مقام پراس کا مجسمہ نصب کیا۔

کثیرجوابی سوالات

(1) مالکانہ حقوق کے کاغذات کہلاتے تھے۔

(1) کاغذ (2) پانی (3) پٹہ (4) یہ تمام

(2) کونسے سال میں بندوبست دوامی متعارف ہوئی۔

(1)1794ء (2) 1793ء (3) 1795ء (4)1798ء

(3) بندوبست دوامی کا آغاز کس جنرل کے دور میں ہوا۔

(1) جنرل کارنوالس (2) جنرل منرو (3) لارڈ کرزن (4) لارڈ میکالے

(4) رعیت کے معنیٰ کیا ہیں۔

(1) صنعتکار (2) بنکر (3) فنکار (4) کاشتکار

(5) رائل سیما کا صدر محصل 1800ء میں مقرر کیا گیا۔

(1) تھامس ہنری (2) تھامس منرو (3) لارڈ میکالے (4) ان میں سے کوئی نہیں

(6) پرکاشم بیاریج ..... مقام پر واقع ہے۔

(1) وجے واڑہ (2) مشرقی گودواری (3) تروپتی (4) محبوب نگر

(7) نظام حیدرآباد کی ذاتی جاگیرات کو.....کہا جاتا تھا۔

(1) صرف عام (2) گڑھی (3) صرف خاص (4) یہ تمام

(8) سمستھانم ..... گاؤں پر مشتمل تھے۔

(1) 1204ء (2) 497 (3) 1203 (4) 1206ء

(9) تلنگانہ کے محبوب نگر اور نلگنڈہ میں ..... دور اتھے۔

(1) 540 (2) 550 (3) ہندوستانی (4) چینی

(10) امریکہ میں خانہ جنگی کی وجہ سے کونسی شئے کی مانگ میں اضافہ ہوا تھا۔

(1) کپاس (2) شکر (3) جوٹ (4) دھان

جوابات

1-3	2-2	3-1	4-4	5-2	6-1	7-3	8-2	9-2	10-4

24. تلنگانہ کے قیام کے لئے تحریکات۔شریفانہ معاہدہ۔تلنگانہ کے مطالبہ کے اسباب۔شخصیات تلنگانہ تحریک کے مختلف مراحل۔تلنگانہ تحریک میں مختلف سیاسی جماعتوں کا رول مختلف JAC۔ٹی۔آر۔ایس۔تلنگانہ کا حصول

ادبی اور لائبریری تحریک

- نظام حکمران خود بھی عظیم شاعر تھے ان میں قابل ذکر نظام الملک آصف جاہ اول' ناصر جنگ' میر محبوب علی خاں آصف جاہ ششم اور میر عثمان علی خاں آصف جاہ ہفتم ہیں۔وہ اپنے شعری مجموعوں کے لیے اردو اور فارسی دانوں کو ملازم رکھتے تھے۔
- انیسویں صدی کے آخری ربع میں جو مشہور ادبی شخصیات حیدرآباد تشریف لائیں ان میں مرزا خاں داغ، حافظ جلیل حسن جلیل اور منشی میر احمد مینائی قابل ذکر ہیں۔منشی اور رامپور سے حیدرآباد منتقل ہوئے تھے۔ان کی تصانیف نے حیدرآباد کی نوجوان نسل کے نقطہ نظر کو وسیع کیا۔
- آصف جاہی حکمرانوں کی سرپرستی کی بدولت ریاست میں ادبی سرگرمیوں کا فروغ ہوا۔اسی وقت صحافت کی ترقی نے بھی ریاست میں رائے عامہ کو ہموار کیا۔صحافت نے عوام میں سماجی، سیاسی بیداری کے پیدا ہونے میں مدد دی۔
- کئی رسائل اور اخبارات اردو، فارسی، تلگو، مرہٹی اور انگریزی زبانوں میں شائع ہوئے۔مشہور انگریزی رسائل اور روز ناموں میں حیدرآباد ٹیلیگراف، دی کن اسٹانڈرڈ، دی دکن ٹائمز، دی حیدرآباد ریکارڈ، دی کن بجٹ، دی دکن میل اور حیدرآباد کرانیکل قابل ذکر ہیں۔

- تلنگانہ میں تلگو صحافت کی نمائندگی ''اڈی راجو برادرس'' یعنی سیتاراما چندرا راؤ اور راگھوا رنگا راؤ نے کی۔ وہ دونوں تلگو پتریکا کے بانی تھے۔ نلگنڈہ سے نیلگری پتریکا کی ادارت شبنا ویسوا ورراما نرسمہا راؤ نے کی۔ تلگو اشاعتوں میں وناورتا مانی، سروجنی ولاس، آندھرا مٹھ، تلگو پتریکا، آندھرا ابھودیم اور نظام وجئے شامل ہیں۔
- دی گلبرگہ سماچار، نظام وبھوؤ، سری بھاگیشیہ وجیا اور چمپاوتی مرہٹی زبان میں شائع ہوتے تھے۔ اردو اخبارات میں ''ہزار داستان'' اور سفیر دکن شامل تھے۔ انگریزی اخبار دکن کرانیکل کی ادارت بکا پٹنم رامانوجا چاریلو کرتے تھے۔
- تلگو پتریکا ضلع ورنگل کے تعلقہ محبوب آباد کے دیہات ''اینوگرتی'' سے شائع ہوتا تھا۔ اردو کے دیگر اخبارات میں **رعیت**، **پیام** اور **امروز** **میزان** شامل تھے۔
- تلنگانہ کا تلگو ادب کے لیے بڑا حصہ رہا ہے۔ تلگو زبان کے چند نامور قلمکار ماڈاپانی ہنمنت راؤ، برگولا راما کرشنا راؤ، سوراورم پرتاپ ریڈی اور روی نارائن ریڈی ہیں۔
- تلگو کی پہلی قابل ذکر تصنیف سوراورم پرتاپ ریڈی کی ''آندھرا ولا سانگھیکا چرترا'' تھی۔ اس نے ساہتیہ اکاڈمی ایوارڈ جیتا۔ وہ ایک بڑے شاعر تھے۔ ان کی شاہکار نظمیں ''چمپکی برامارا وشادم'' اور ''رامائنا ویشے شملو'' تاریخی تحقیق کی پیداوار ہیں۔ وہ گولکنڈہ پتریکا کے بانی مدیر تھے۔ انھوں نے آندھرا مہاسبھا کی سرگرمیوں میں سرگرم حصہ لیا۔
- برگولا راما کرشنا راؤ ایک عظیم سیاسی اور سماجی کارکن تھے۔ انھوں نے تلگو میں دو اہم کتابیں 'پنڈتا راجہ پنچامریتم' اور 'کرشنا سٹکم' لکھیں۔
- وناممالائی وردھا چاری ایک عظیم ادبی شخصیت تھے اور وہ ''ابھینوا پوتنا'' کے نام سے مشہور تھے۔ وہ ''پوتنا چرترا'' اور ''ویرالبدھا'' کے مصنف تھے۔
- ایک اور عظیم اسکالر ماڈاپائی ہنمنت راؤ تھے۔ ان کی کتاب ''تلنگالو آندھرا اُدھیمم'' تلنگانہ میں آندھرا تحریک کو بیان کرتی ہے۔
- اسی طرح روی نارائن ریڈی کی ''ویرا تلنگانہ'' 1946 اور 1951 کے دوران تلنگانہ مسلح جدوجہد کی اندرونی کہانی بیان کرتی ہے۔
- اہم تنظیم آندھرا سرسوت پریشد تھی۔ یہ 1943 میں حیدرآباد میں قائم کی گئی تھی۔ پریشد کے پہلے صدر لوکا نندی شنکرا نارائن راؤ تھے۔ پرگولا رنگناتھ راؤ اور بھاسکرا بھاٹلہ کرشنا راؤ معتمدین تھے۔
- ادبی دانشوروں میں دسرتھی کرشنا ماچاریہ نے ایک اہم مقام حاصل کیا۔ ان کی ناولوں میں اگنی دھرا اور ردرا وینا شامل ہیں۔ وہ ایک نظم کی ایک سطر ''نا تلنگانہ کوٹی رتنالہ وینا'' کے لیے مشہور ہوئے۔ یہ تلنگانہ علاقہ میں ایک مشہور نعرہ بن گیا۔ اور تلنگانہ کی پہچان بن گیا۔ ان کے بھائی داسرتھی رنگا چاریلو بھی ایک عظیم ناول نگار اور تلنگانہ کی ایک ادبی ہستی تھے۔ ان کے ناول ''چلر ادیولو'' اور جانا پدم تلنگانہ میں طرزِ زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔
- تلنگانہ کی ایک اور ادبی ہستی وٹی کوٹا الوار سوامی تھے۔ انھوں نے مشہور ناولیں جیسے ''پرجلا منشی'' گنگو اور رامپار بھاسا لکھیں۔ یہ ناولیں نظام عہد کے دوران تلنگانہ کے سماجی، معاشی اور سیاسی حالات کی عکاسی کرتے ہیں۔
- حیدرآباد میں پہلی تلگو لائبریری سری کرشنا دیوار یا آندھرا شانیلائم کے نام سے 1901 میں میں قائم کی گئی۔ یہ کومرراجو لکشمن راؤ اور حیدرآباد کے ایک منصب دار روی چیٹو رنگا راؤ کی کاوشوں کا نتیجہ تھا۔ چند برس بعد 1908 میں ایک ادبی انجمن ''وگنانہ چندریکا گرنتھا منڈلی'' کے نام سے تاریخی ادبی اور سائنٹیفک اشاعت کے فروغ کے مقصد سے قائم کی گئی۔
- دو تلگو کتب خانے سری راجہ راجہ نریندر آندھرا بھاشا نیلائم اور آندھرا سمورد ھتی لائبریری کے نام سے 1904 اور 1905 میں بالترتیب ہنمکنڈہ اور سکندرآباد میں قائم کی گئیں۔
- وگنانہ چندریکا پریشد نے تلگو میں امتحانات بھی منعقد کیے۔ یہ محض کومرراجو لکشمن راؤ کی کاوشوں کی وجہ سے ہوا۔ ایک اور اہم شخص جو

لائبریری تحریک میں سرگرمی سے شامل رہے وٹی کوٹہ الوار سوامی تھے۔انھوں نے مختلف مقامات کا دورہ کیا اور کتابیں جمع کیں۔ان کتابوں کو وہ بذات خود حیدرآباد لائے اور چکڑپلی حیدرآباد میں واقع سٹی سنٹرل لائبریری میں رکھ دیا۔انھوں نے ''انگرندھا صالہ'' بھی قائم کیا اور تلنگانہ میں لائبریری تحریک کو مشہور کیا۔

- حیدرآباد میں مہاراشٹرا کے قائدین نے تعلیمی مشن میں کلیدی کردار ادا کیا۔۔پنڈت کیشوراؤ کورٹکر، وامن راچند رانائک اور گنپت راؤ ہردیکر نے 1906 میں ویویک وردھنی پاٹاشالہ قائم کیا۔بہت جلد یہ ایک نامور تعلیمی سوسائٹی ''ویویک وردھنی ایجوکیشن سوسائٹی'' کے طور پر ترقی پائی۔
- تلنگانہ میں لائبریری تحریک نے اپنی سرگرمیوں کو کیندرا سنگھم کے ساتھ مربوط کیا۔ جنا سنگھم نے ایک تاریخی، تحقیقی سوسائٹی ''لکشمنا رایا پریشودھنا منڈلی'' کے نام سے قائم کی۔
- 1930 میں ورنگل میں مورخین اور دانشوروں کی ایک کانفرنس کاکتیاؤں کی تاریخ پر بحث کرنے کے لیے منعقد کی گئی۔ایک رسالہ'' کاکتیہ سنچیکا'' نام سے نکالا گیا۔یہ آندھراؤں کی تاریخ اور تہذیب پر کئی تحقیقی مضامین پر مشتمل تھا۔
- 1883-1921 کا عہد حیدرآباد میں آریا سماج کے داخلے کا ہے۔آریا سماج کے داخلے کے ساتھ ہندوستانی قومی تحریک کو ایک نئی توانائی ملی۔
- آریا سماج میں چندر حر کیاتی قائدین جیسے مہاتما نارائن سوامی، کیشو راؤ کورٹکر، پنڈت ونائک راؤ ودیالنکر اور پنڈت نریندر جی تھے۔ پنڈت کیشوراؤ 1932 تک آریا سماج کے صدر تھے۔انھوں نے ریاست میں آریا سماج کی کئی شاخیں قائم کیں۔
- آریا سماج بنیادی طور پر ایک سماجی، مذہبی تنظیم ہے۔اپنی سرگرمی کے ایک حصے کے طور پر سماج نے دیندار تحریک کی مخالفت کی کوشش کی۔
- سماج کو 1934 میں دوویکلی ''ویدک آدرش'' شروع کرنے کی اجازت دی گئی۔تاہم اس کی اشاعت کو 1935 میں حکومت کی مخالفت کی وجہ سے روک دیا گیا۔
- 1936 میں آریا سماج نے اپنی تعلیمات شروع کیں۔نگر کیرتن، ہون کنڈ منعقد کیے۔ پنڈت نریندر جی کی قیادت میں جلوس نکالے۔ان سرگرمیوں نے ریاست میں بے چینی پیدا کی اور اس کے قائدین کو حکومت نے گرفتار کیا۔اس طرح انھوں نے 24/اکٹوبر 1938 سے ستیہ گرہ کی شکل میں سخت احتجاج شروع کیا اور سارے ہندوستان میں ''یوم حیدرآباد'' منایا گیا۔
- آریا سماج ستیہ گرہ کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا۔ستیہ گرہ تحریک کے دوران پنڈت نریندر جی کو گرفتار کیا گیا اور ضلع محبوب نگر میں منانور جیل میں قید کیا گیا۔یہ مقام تلنگانہ کا کالا پانی کے نام سے مشہور تھا۔
- آریا سماج کی سرگرمیوں میں 29/جولائی 1940 کو کیشو میموریل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن کا قیام، سرحدی کیمپس کا قیام، 1949 میں نلگنڈہ میں ''اپادیشک ودیالیہ'' کے نام سے تربیتی مرکز کا قیام کیا۔

مجلس اتحادالمسلمین (ایم آئی ایم)

- مجلس اتحادالمسلمین کا قیام 1926 میں محمود نواز خاں کے ذریعہ عمل میں آیا۔اس کا پہلا اجلاس 12/نومبر 1927 کو منعقد ہوا۔
- مجلس اتحادالمسلمین کا مقصد مسلمانوں کو متحد کرنا اور ان کی ترقی کے لیے کام کرنا تھا۔1938 میں بہادر یار جنگ ایم آئی ایم کے صدر منتخب ہوئے اور یہ تنظیم تہذیبی اور مذہبی تنظیم کے طور پر ابھری۔ بعد میں اس نے سیاسی شکل اختیار کی۔1944 میں بہادر یار جنگ کی وفات کے بعد قاسم رضوی ایم آئی ایم کے صدر منتخب ہوئے۔

بھاگیہ ریڈی ورما 1888-1939

- بھاگیہ ریڈی ورما کی پیدائش 1888ء میں اور انتقال 1939ء میں ہوا۔وہ مداری بھاگیا کے نام سے مشہور تھے۔وہ ایک کیتھولک خاندان کے خادم تھے۔اس خاندان کی مدد سے انھوں نے تعلیم حاصل کی۔اور برہمو سماج کے شریک بنے۔

- انھوں نے 1912 میں مانیا سنگھم شروع کیا تو اس میں ان ارکان کو شامل کیا گیا جو دلت متوسط طبقہ سے لیے گئے تھے اور جو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے۔ دوسرے سال ورمانے وجئے واڑہ میں منعقدہ آدی-ہندو کانفرنس کی صدارت کی۔ 1927 اور 1930 میں ورمانے جنوبی ہند کا سفر کیا اور دلت کانفرنسوں میں شرکت کی۔
- بھاگیہ ریڈی ایک انقلابی مصلح کے طور پر ابھرے اور انھوں نے موجودہ روایتوں کو یکسر مسترد کر دیا۔ انھوں نے اچھوتوں کو حقیقی ہندوستانیوں کی طرح سمجھا۔ ایسا کرنے کے دوران انھوں نے آدی-ہندو اصلاح کا استعمال کیا۔
- لفظ ہندو مذہب کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ اس سے مراد ہندوستان میں بسنے والے ہیں۔ وہ مندر میں داخلہ تحریک کے مخالف تھے۔ وہ گوتم بدھ کے زبردست مداح بھی تھے۔ 1913ء میں پہلی مرتبہ ورما کی جانب سے بدھ جینتی منائی گئی۔ دوبارہ ان کے انتقال سے دو قال قبل 1937ء میں بدھ جینتی تقریبات منائی گئیں۔

اریگے راماسوامی

- اریگے راماسوامی تلنگانہ میں ایک اہم دلت قائد تھے۔ وہ اصل سدھانتھ اور برہما سماج میں زبردست یقین رکھتے تھے۔ وہ دلتوں کو ہندوؤں سے الگ مانتے تھے۔ انہوں نے اپنی سرگرمیاں سکندرآباد کے ایک علاقہ کمونا گوڑہ میں جہاں وہ رہائش پذیر تھے انجام دیں۔
- انہوں نے 'سنیتھا بالا سماجم اور آدی ہندو جاتی انتی سبھا قائم کی۔ سبھا نے اپنے آغاز سے ہی عوامی تائید حاصل کی اور آدی۔ ہندو سوشیل سرویس لیگ کی متبادل تنظیم کے طور پر کام کیا۔ وہ چاہتے تھے کہ دلت شراب نوشی نہ کریں اور جوگنی نظام کا خاتمہ کریں۔

بی۔ایس۔وینکٹ راؤ

- بی۔ای۔وینکٹ راؤ پچھڑے طبقات انجمن کے صدر تھے۔ وہ ایک نوجوان تعلیمیافتہ دلت تھے اور ڈاکٹر امبیڈکر کے عظیم پروکار تھے۔
- وہ تین دہوں تک قیادت پر چھائے رہے۔ وہ حیدرآبادی امبیڈکر سے موسوم ہوئے۔ انہوں نے 1922ء میں آدی۔ دراوِڈا سنگم قائم کیا۔ انہوں نے یم۔ گوندراجولو اور یم۔ وینکٹ سوامی کے ساتھ مل کر دیوداسی نظام کی برخواستگی اور دلت اتحاد کے لئے کام کیا۔
- انہوں نے 1927ء میں آدی ہندو مہاسبھا تشکیل دیا اور دلت عوام میں ایک نئی بیداری پیدا کرنے کی سعی کی۔ انہوں نے منادر اور کتب خانے دلتوں کے لئے خصوصی طور پر تعمیر کروائے۔ انہوں نے گھانس منڈی علاقہ میں ایک رہائشی علاقہ تعمیر کروایا جو بعد میں آدیانگر سے موسوم کیا گیا۔
- امبیڈکر کی دعوت پر وینکٹ راؤ نے 1936ء میں بمبئی پریذیڈنسی کی مہار کانفرنس کی صدارت کی۔ ان کو 1937ء میں حیدرآباد میونسپل کارپوریشن کے لئے اور 1943ء میں ڈیفنس کونسل آف نظام کے لئے نامزد کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں 1946ء میں نظام سرکار کی قانون ساز کونسل کے لئے بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔
- انہوں نے میر لائق علی کی قیادت میں وزیر تعلیم کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ ان کے ماننے والے ان کو ''راؤ صاحب'' کہہ کر بلاتے تھے۔

نظام آندھرا مہاسبھا کی تشکیل

- آندھرا جنا سنگھم کی جانب سے شروع کردہ تحریک نظام ریاست میں تیزی سے پھیلنے لگی۔ 1930ء تک سنگھم ایک طاقتور تنظیم بن کر ابھری۔ چوں کہ نظام ریاست میں آندھرا قائدین تلگو عوام کے مفادات کی دیکھ بھال نہیں کر رہے تھے۔

- تلنگانہ کے قائدین اپنی ایک علیٰحدہ تنظیم چاہتے تھے۔ مارچ 1930ء میں آندھرا جنا سنگھم کانفرنس جوگی پیٹ میں منعقد ہوئی جس کی صدارت سوراورم پرتاپ ریڈی نے کی۔ وہ گولکنڈہ پتریکا کے مدیر تھے۔
- آندھرا مہاسبھا نے اپنے باقاعدہ اجلاسوں کا انعقاد مختلف مسائل پر بحث کرنے اور اپنے پروگراموں کی عمل آوری کے لیے شروع کیا۔ اس کی دوسری کانفرس 1931 میں دیورکنڈہ میں منعقد کی گئی جس کی صدارت بی راما کرشنا راؤ نے کی۔ اس کانفرنس میں بیشتر مقررین نے تلگو میں تقریر کی جو اس بات کا اشارہ ہے کہ آندھرا جنا سنگھم نے ریاست حیدرآباد میں تلگو کو رائج کرنے کی سعی کی۔
- دوسری کانفرنس اور اس کی کاروائیوں سے حکومت حیدرآباد کا رویہ سبھا کے لیے مخالفانہ ہوگیا۔ لہٰذا سبھا کو ۱۹۳۴ء میں اپنی تیسری سالانہ کانفرنس کے انعقاد کی اجازت کے لیے تین سال لگے۔
- مہاسبھا کا تیسرا سالانہ اجلاس 1934 میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس صحت منداور خوشگوار ماحول میں منعقد ہوا۔
- آندھرا مہاسبھا کا چوتھا اجلاس کریم نگر ضلع کے سرسلہ میں 1935 میں منعقد کیا گیا۔ اس کی صدارت آندھرا کے بزرگ قائد ماڈاپاٹی ہنمنت راؤ نے کی۔ اس اجلاس میں ایک سالہ منصوبہ لائبریریوں کے قیام، بچوں اور بالغوں میں تعلیم کا پھیلاؤ، صحت عامہ اور عوام کی بیماریوں سے نجات، نشہ بندی اور ناخواندگی کی برخواستگی کیلئے اپنایا گیا۔
- اجلاس کی ایک اور دلچسپ قرارداد ریلوے سے متعلق تھی۔ تلنگانہ علاقہ سے زائد ٹرینوں کی درخواست کی گئی۔ اس سبھا میں مانیکیما نے شرکت کی وہ ماڈاپاٹی ہنمنت راؤ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ انھوں نے مہیلا سماجم کانفرنس کی صدارت کی۔
- شادنگر میں منعقدہ آندھرا مہاسبھا کے پانچویں اجلاس میں قدیم قراردادوں کو دہرایا گیا۔ اور سابقہ قراردادوں پر تیزی سے عمل آوری کے لیے حکومت کی توجہ مبذول کروائی گئی۔ ایک قرارداد میں حکومت سے التجا کی گئی کہ تلنگانہ کا معاشی سروے کیا جائے۔ علاقہ کی مویشیوں کی دولت میں اضافہ بھی خصوصی توجہ کا متقاضی تھا۔
- آندھرا مہاسبھا کا چھٹا اجلاس 1937ء میں نظام آباد میں ایم نرسنگ راؤ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس نے ذمہ دار حکومت کے حصول کا تیقن دیا اور متوقع اصلاحات پر ناراضگی ظاہر کی۔
- تلنگانہ علاقہ میں ٹپہ خانوں کی تعداد میں اضافہ کی بھی تجویز رکھی گئی۔ یہاں یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ 1937ء تک مہاسبھا نے اپنے آپ کو سماجی سیاسی معاملات ہی تک محدود رکھا۔ لیکن پہلی مرتبہ نظام آباد اجلاس میں ذمہ دار حکومت سے متعلق ایک قرارداد منظور کی گئی۔ یہ سبھا ریاست کے سیاسی منظر پر توسیع پسندانہ عزائم کو ظاہر کرتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) حیدرآباد میں پہلی تلگو لائبریری سری کرشنا دیوا ریا آندھرا شانیلائم کے نام سے کب قائم کی گئی۔

(1) 1905ء (2) 1901ء (3) 1903ء (4) 1902ء

(2) کب یو یک وردھنی پاٹا شالہ قائم کیا۔ بہت جلد یہ ایک نامور تعلیمی سوسائٹی ''ویو یک وردھنی ایجوکیشن سوسائٹی'' کے طور پر ترقی پائی۔

(1) 1905ء (2) 1901ء (3) 1906ء (4) 1902ء

(3) کس نے 1913ء میں پہلی مرتبہ بدھ جینتی منائی

(1) بھاگیہ ریڈی ورما (2) بی ایس وینکٹ راؤ (3) کالوجی نارائن راؤ (4) سدالکشمی

(4) کس سے حیدرآباد کا امبیڈکر کہا جاتا ہے۔

(1) بھاگیہ ریڈی ورما (2) بی ایس وینکٹ راؤ (3) کالوجی نارائن راؤ (4) بی۔ایس۔وینکٹ راؤ

(5) کس نے 1927ء میں آدی ہندو مہاسبھا تشکیل دیا اور دلت عوام میں ایک نئی بیداری پیدا کرنے کی سعی کی

(1) بھاگیہ ریڈی ورما (2) بی ایس وینکٹ راؤ (3) بورگل راما کرشنا راؤ (4) بی۔ایس۔وینکٹ راؤ

(6) کس نے 'سنیتھا بالا سماجم اور آدی ہندو جاتی انتی سبھا قائم کی

(1) اراگے راما سوامی (2) بی ایس وینکٹ راؤ (3) بورگل راما کرشنا راؤ (4) بی۔ایس۔وینکٹ راؤ

(7) گولکنڈہ پتریکا کے ایڈیٹر کون تھے

(1) بھاگیہ ریڈی ورما (2) سوراورم پرتاپ ریڈی (3) بورگل راما کرشنا راؤ (4) بی۔ایس۔وینکٹ راؤ

(8) مجلس اتحاد المسلمین کا قیام 1926 میں محمود نواز خاں کے ذریعہ عمل میں آیا

(1) قاسم رضوی (2) بہادر یار جنگ (3) محمود نواز خاں (4) عبدالوحد اویسی

(9) آندھرا ایواتی منڈلی نے کس کے لئے کام کیا؟

(1) بچوں کی فلاح (2) خواتین کی فلاح (3) نوجوانوں کی فلاح (4) سماج کی فلاح

(10) کونتلنگانہ کی جھانسی لکشمی کے طور پر مشہور ہوئیں

(1) سروجنی نائیڈو (2) درگا بائی دیشکھ (3) سنگم لکشمی بائی (4) سدالکشمی

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-4	5-4	6-1	7-2	8-3	9-2	10-3

تلنگانہ میں سیاسی بیداری

چاندا ریلوے اسکیم

- چاندا ریلوے اسکیم واڑی اور حیدرآباد کے درمیان ایک نئی ریلوے لائن بچھانے سے متعلق ہے۔ 1870ء میں نظام کی حکومت نے ایک معاہدہ ہندوستانی حکومت کے ساتھ ایک نئی ریلوے لائن سے متعلق کیا جو مدارس۔ممبئی راستے کے واڑی اور حیدرآباد کے درمیان بچھائی جانے والی تھی۔
- بعد میں اس تجویز میں ایک تبدیلی لائی گئی۔ نظام ریاست کے سنگارینی علاقہ میں کوئلے کی بکثرت دستیابی کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ریلوے لائن کو کوئلے کی کانوں کے علاقوں جیسے ڈورناکل، بیلند واور وجئے واڑہ تک بڑھایا جائے۔ یہ بھی تجویز رکھی گئی کہ چاندیا مہاراشٹرا کے چندا پور کو ملایا جائے جہاں کوئلہ کی دو کانیں دریافت ہوئی تھیں۔
- لیکن اس اسکیم کی تفصیلات کو عام نہیں کیا گیا۔ اس وجہ سے کئی شکوک وشبہات پیدا ہوئے اور کئی افواہیں پھیلنی شروع ہوئیں۔ یہ بھی غلط فہمی پیدا ہوئی کہ اسکیم پر عمل آوری سے ریاست کو عظیم مالی نقصان اٹھانا پڑے گا۔
- جب اسکیم پر حکومت کی جانب سے عمل کیا جانے والا تھا تب شہر حیدرآباد کے ممتاز افراد نے ایک کمیٹی بنائی تاکہ اسکیم کو خوبیوں کی جانچ ہو سکے۔ اس کمیٹی کے دو اہم ارکان ڈاکٹر رگھورناتھ چٹوپادھیائے اور ملا عبدالقیوم تھے۔
- کمیٹی نے حکومت سے درخواست کی کہ وہ اسکیم کی تمام تفصیلات عوام کے سامنے رکھے۔ تلنگانہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک عوامی درخواست حکومت کے سامنے رکھی تھی۔ یہ تلنگانہ میں سیاسی بیداری کے عروج کی دلیل تھی۔
- اگرچہ کہ اسکیم نے تلنگانہ میں سیاسی شعور پیدا کیا' دوسری طرف حکومت نے عوام پر سخت اقدامات کیے۔ ڈاکٹر رگھورناتھ چٹوپادھیائے کو

فوری طور پر ملازمت سے معطل کیا گیا اور 20/مئی 1883ء میں انھیں ریاست سے جلاوطن کیا گیا۔

- 22/مئی کو ایک ریونیو آفیسر دستور آ ساجی کو بھی پونہ جلاوطن کیا گیا۔ بالآخر احتجاج ضرور ہوا اور اسکیم نافذ کی گئی۔

حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کی تشکیل

- 1933ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے ہری پورہ اجلاس میں حیدرآبادیوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس میں منظورہ قراردادوں نے کانگریس کے نوجوان شرکاء کو متاثر کیا۔ اس نے حیدرآبادیوں کو حیدرآباد میں ایک سیاسی ادارہ کو منظّم کرنے کے لیے مجبور کیا۔ کئی غیر رسمی اجلاس حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے قیام کے لیے منعقد ہوئے۔ جولائی 1938ء کے وسط میں ایک عارضی کمیٹی بنائی گئی۔
- ایک مختصر سی مدت میں جڑواں شہروں حیدرآباد و سکندرآباد اور اضلاع سے بڑی تعداد میں ابتدائی رکن اس میں شامل ہوئے ان تبدیلیوں کے پیچھے سوامی رامانند اتیرتھ تھے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کی ایک جنرل باڈی میٹنگ کا انعقاد 9/ستمبر 1938ء کو کیا جائے۔
- ایک نئے دستور اور ذمہ داران کے انتخاب کا منصوبہ بنایا گیا۔ تاہم وزیراعظم سر اکبر حیدری نے اسٹیٹ کانگریس پر پابندی عائد کردی۔ لہٰذا اسٹیٹ کانگریس نے 24/اکٹوبر 1938ء سے ستیہ گرہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ حکومت نے اس کو حیدرآباد کے عوامی تحفظ قانون کے تحت ایک غیر قانونی انجمن قرار دیا۔
- رامانند تیرتھ نے 27/اکٹوبر 1938ء کو ستیہ گرہ کیا۔ تاہم تیرتھ اور ستیہ گرہوں کو گرفتار کیا گیا اور ان کو مختلف دفعات کے تحت قید کیا گیا۔ ستیہ گرہ تحریک میں حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے ساتھ آریا سماجی، ہندو پریشد اور سیول لبرٹیز انجمن شامل ہوئے۔

سوامی رامانند تیرتھ

- ہندوستان چھوڑو تحریک کے دروان رامانند حیدرآباد تشریف لائے۔ ان کو فوری گرفتار کیا گیا اور جیل میں رکھا گیا۔ انھوں نے دو سال جیل میں گزارے اور 1944ء میں رہا کیے گئے۔ ان کی رہائی کے بعد رامانند تیرتھ کو جواہر لال نہرو نے صوبائی عاملہ کا صدر نامزد کیا۔
- دو سال بعد 1946ء میں حکومت حیدرآباد نے ریاستی کانگریس پر عائد امتناع برخواست کیا۔ سوامی جی نے جدوجہد آزادی کے لیے عوام کو متحرک کرنا شروع کیا۔
- سوامی جی حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے پہلے اجلاس کے صدر منتخب ہوئے۔ اپنے صدارتی خطبہ میں سوامی جی نے یہ صاف ظاہر کردیا کہ تلنگانہ کے عوام ہندوستانی وفاق کے ساتھ اتحاد چاہتے ہے۔
- رامانند تیرتھ نے مرکزی صوبوں، مہاراشٹرا اور بہار کے دورے کیے۔ 1947ء سے حیدرآباد اور سکندرآباد میں گروپ میٹنگس منعقد ہوئیں۔ انھوں نے تلنگانہ کے عوام سے اپیل کی کہ وہ 7/اگست 1947ء کو ''ہندوستانی وفاق میں شریک ہونے کے دن'' کے طور پر منائیں۔
- وندے ماترم تحریک نے تلنگانہ عوام کو ابھارا۔ اسی عرصہ میں انقلابی ٹیکنک جیسے بائیکاٹ اور سودیشی اپنائے گئے۔ جس کی وجہ سے دیسی اشیاء کی مانگ میں اضافہ ہوا۔ مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ وندے ماترم تحریک نے تلنگانہ عوام کو ناگزیر جدوجہد آزادی کے لیے ایک زبردست خود اعتمادی دی۔

تلنگانہ میں کمیونسٹ تحریک

- کمیونسٹ پارٹی 1939ء میں وجود میں آئی۔ آندھرا کے کمیونسٹ قائد راجیشور راؤ نے تلنگانہ میں ''اسکول آف پالیٹکس'' منعقد کیے۔ وہ آندھرا مہاسبھا کے بھونگیر اجلاس میں شریک ہوئے۔ روی نارائن ریڈی 1944ء میں سبھا کے صدر منتخب ہوئے۔
- کمیونسٹوں نے حیدرآباد کے نوجوان دانشوروں کو نوجوانوں کے فورم ''کامریڈس اسوسی ایشن'' کے ذریعے راغب کرنا شروع کیا۔ انھوں نے

اپنی سرگرمیوں میں طلباء، کسان اور صنعتی مزدوروں کو شامل کرنے کی کوشش کی۔ مخدوم محی الدین، ڈاکٹر راج بہادر گوڑ، سامبا مورتی، لنگا ریڈی، دھرما بھکشم، سرینواس لاہوٹی، جیسے کمیونسٹ رہنماؤں نے اپنا سارا وقت اور توانائی شہر حیدرآباد میں ٹریڈ یونین تنظیم کی تشکیل میں لگا دیا۔

- مخدوم محی الدین نے شہر حیدرآباد میں محنت کش طبقہ کی تحریکات میں ایک اہم رول انجام دیا۔
- ریاست حیدرآباد میں 1930ء تک عوامی بیداری کے نتیجہ میں' حکومت نظام میں آندھرا مہا مہیلا سبھا کی تشکیل 11/اور 12/نومبر 1921ء میں عمل میں آئی۔
- آندھرا جناسنگم کا نام 24-1921 کے درمیان نظام آندھرا جناسنگم اور آندھرا جنا کیندر رکھا گیا۔ ماڑ پارٹی ہنمنت راؤ اس کے معتمد عمومی ہوئے۔
- 1930 میں ضلع میدک کے جوگی پیٹ میں ہونے والی آندھرا جنا کیندر سنگم کانفرنس کو نظام راشٹر آندھرا مہا سبھا میں تبدیل کر دیا گیا۔
- آندھرا مہا سبھا کے مقاصد میں کسانوں کے مسائل اور گاؤں کی تعمیر نو شامل تھی۔
- عدالتیں' قبائلی' زرعی نظام سے اقف نہیں تھیں۔ انہیں قبائل کی حالت کا اندازہ نہیں تھا۔ اراضیات سے محرومی' قبضہ' جبری مزدوری' اقل ترین اجرتیں' جنگلات کے ظالمانہ قوانین اور اراضیات کو زبردستی ہڑپ لینے سے کئی قبیلے جیسے منڈا' سنتھال' کولی' بھیل' ورلی' گونڈوں وغیرہ نے ہندوستان کے دیگر خطوں میں بھی بغاوت کی۔
- برطانوی حکومت نے اپنی مقامی کٹھ پتلی حکومتوں کی رضامندی سے تاجروں اور ٹھیکیداروں کو جنگلات کاٹنے کی اجازت دی۔ ان قوانین سے قبائل صحرائی پیداوار سے محروم ہو گئے اور جنگلات کے عہدیداروں کی ہراسانی کے شکار ہو گئے۔ ایسے حالات گذشتہ حیدرآباد کی ریاست میں ضلع عادل آباد میں موجود تھے۔
- گونڈ قبائل نے نظام اور برطانوی حکومت کے خلاف تحریکیں شروع کیں۔

1865 کا پہلا قانون برائے جنگلات

اس قانون کے تحت جنگلوں میں رہنے والے باشندوں کے جمع کردہ جنگلاتی پیداوار کو حاصل کرنے کی طرف پیش رفت کی گئی۔ اس قانون کے ذریعہ سے مقامی لوگوں کی سماجی روایتوں پر بھی تحدیدات عائد کی جانے لگیں۔

رام جی گونڈ کی بغاوت 1857۔1860

- ضلع عادل آباد میں روحیلے اور گونڈوں نے رام جی گونڈ کی قیادت میں برطانوی حکومت کے خلاف 1860 میں بغاوت کر دی۔ اس بغاوت کو عہدیداروں نے نرمل کے مقام پر کچل دیا۔
- رام جی گونڈ قبائیلی طاقت کی ایک مثال بن گیا۔ رام جی میں عوام کو متحرک کرنے کی صلاحیت موجود تھی اس نے 1857 کے غدر کے دوران مرہٹوں، تلگو، روحیلوں اور گونڈوں کو آصف جاہی اور برطانوی حکومت کے خلاف منظّم کیا۔ اس نے عادل آباد کو آزاد کرایا اور نرمل کو اپنا صدر مقام بنایا۔ اس نے کچھ دنوں تک نظم ونسق چلایا اسے انگریزوں اور نظام کی افواج نے شکست دی۔ اسے اور اس کے ایک ہزار لوگوں کو پھانسی دی گئی۔ انہیں بڑ کے درخت کی شاخوں پر لٹکا دیا گیا۔ اس واقعے کو وی وی ورولامری سے موسوم کیا جاتا ہے۔ نرمل کے قلعہ میں رام جی گونڈ کی یادگار پائی جاتی ہے۔

کُمرم بھیم کی مزاحمتی تحریک 40-1938

- کُمرم بھیم ضلع عادل آباد کے آصف آباد کے تعلقہ کے جودی گھاٹ کے صحرائی علاقے میں 22 اکٹوبر 1901 میں پیدا ہوئے۔ انہیں روایتی تعلیم حاصل نہیں ہوئی وہ بیرونی دنیا سے رابطے میں نہیں تھے۔

- انہوں نے آصف جاہی حکمرانوں کے عہدیداروں کے قبائیلی استحصال کے خلاف جدوجہد کی۔ گونڈ قائد کمرم بھیم نے نظام کی حکومت کے خلاف اپنے قبائیلی لوگوں کو برسرپیکار ہونے کے لئے منظم کیا۔ وہ خارجی دنیا سے واقف نہیں تھے تاہم انہوں نے حکومت کے خلاف گوریلا طرز جنگ اختیار کی۔
- انہوں نے عادل آباد کے جنگلوں کے پرپیچ راستوں کو اچھی طرح استعمال کیا۔ انہوں نے قوانین، عدلیہ اور نظام کے اقتدار کو للکارا۔ وہ جنگلوں میں گھومتے رہے۔ انہوں نے آصف جاہی فرماں رواں میر عثمان علی خاں کے سپاہیوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے اور آخر دم تک لڑتے رہے۔ انہوں نے جل، جنگل اور زمین کا نعرہ دیا۔
- عبدالستار نے 90 بندوق بردار پولیس والوں کو لے کر بھیم پر حملہ کردیا۔ اس نے اپنی حفاظت کیلئے ذرہ بکتر نہیں پہنی تھی۔ اس چاندنی رات میں بھیم کے سینکڑوں ماننے والے، نیزوں، تلواروں اور بھالوں سے لیس تھے۔ بے خوف گونڈوں نے سامنے سے حملہ کیا۔ نظام کی پولیس بارہ فٹ کے فاصلے پر تھی، وہ بندوقوں کی گولیوں سے چھلنی ہوگئے۔ اس رات پولیس نے بھیم اور ان کے 138 قبائیلی لوگوں کو گولی مار کر ہلاک کردیا۔
- یہ واقعہ 8 اکٹوبر 1940 کو جودگھاٹ پر پیش آیا۔ اس واقعہ کے بعد نظام سرکار نے لندن کے مشہور ماہر بشریات کرسٹوفر ہیمن ڈراف کو گونڈوں کے مسائل کی معلومات کے لئے متعین کیا۔
- **بندگی صاحب کی مزاحمت 1940-1938**: شیخ بندگی صاحب جنگاؤں تعلقہ میں واقع کامارپیڈی، گڈیم گاؤں میں وشنو دیشمکھ کی اراضیات میں کام کرنے والے ایک غریب کسان تھے۔ وہ سماج میں لافانی ہوگئے۔
- بندگی اور ان کے ورثہ عباس علی اور اس کے بھائیوں میں کامارپیڈی، گڈیم گاؤں میں چار ایکڑ اراضی کی تقسیم پر تنازعہ پیدا ہوا۔ اس معاملے میں وسنورو کے دیشمکھ نے عباس علی کے بھائیوں کی حمایت کی۔ بالآخر یہ جھگڑا عدالت تک گیا اور بندگی نے مقدمہ جیت لیا۔ اس کا نتیجہ بھیانک نکلا، عباس علی کے بھائیوں نے دیشمکھ کی تائید سے جولائی 1940 میں بندگی کو ہلاک کردیا۔
- یہ تلنگانہ کی تاریخ کا انتہائی افسوسناک اور بدبختانہ واقعہ تھا۔ شیخ بندگی کی یادگار کامارپیڈی کے گرم گاؤں میں تعمیر کی گئی۔
- **چاکلی ایلما کی اراضی کی جدوجہد 44-1940**: پالاکرتی گاؤں کی ایک دھوبن نے مقامی پولیس پٹیل اور مقطعہ دار انمارا جوراگھوراؤ کے خلاف اپنی چار ایکڑ اراضی کے لئے اپنی جدوجہد کی شروعات کی۔ بالآخر یہ تنازعہ وسنورو دیشمکھ کے پاس گیا۔
- لیکن دھوبن نے کمیونسٹ پارٹی کی تائید سے اپنی سرسبز دھان کی زمین پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔
- تلنگانہ کی مسلح جدوجہد میں ایلما کی زمین کے لئے جدوجہد بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اُس نے بدنام زمانہ شرپسند دیشمکھ کیخلاف جدوجہد کی۔ اس نے آندھرا مہیلا سبھا کی مدد سے دیشمکھ کے غنڈہ عناصر کے حملہ کی مزاحمت کی اور ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔
- سنگم کے نامور قائدین آرکلا رام چندر رڈی اور اس کے قبضہ کو زمین پر برقرار رکھا۔ اس طرح ایلما مخالف جاگیرداری مزاحمت کی علامت بن گئی۔

مہاسبھا اور کمیونسٹ پارٹی کی سرگرمیاں

- آندھرا مہاسبھا کی تحریک دیہی تھی۔ یہ دیہی علاقوں کے مختلف مسائل پر توجہ مرکوز کررہی تھی۔ اس کی پہلی کانفرنس ضلع میدک میں جوگی پیٹ میں 5-4-3۔ مارچ 1930 میں منعقد ہوئی۔ اس کا انعقاد تاجروں کی انجمن کے تحت ہوا تھا۔ اس کی صدارت سوراورم پراتاب ریڈی نے کی وہ ہردلعزیز ادیب و شاعر تھے اور گولکنڈہ پتریکا کے مدیر تھے۔ ماڈپاٹی ہنمنت راؤ معتمد تھے۔ اس کانفرنس میں ایک اہم قرارداد منظور کی گئی۔
- گشتی 53 کی منسوخی، وٹی چاکری کی برخاستگی اور بچپن کی شادی کی روک تھام وغیرہ۔ اس مہاسبھا کے ساتھ خواتین کی کانفرنس آندھرا مہیلا

سبھا کانفرنس کا بھی انعقاد عمل میں آیا۔

- پہلی آندھرا خواتین کانفرنس کا اہتمام جوگی پیٹ میں ہوا۔ یہ اجلاس محترمہ وٹو پاٹی کی قیادت میں ہوا۔انہوں نے وفود کا خیر مقدم کیا۔نادم پلی کی سندر مانے پہلے دن کی اجلاس کی صدارت کی۔ چندرائن دیوی نے دوسرے دن کے اجلاس کی صدارت کی۔
- آندھرا مہا سبھا کا اجلاس چلکو رو میں 1941 میں منعقد ہوا۔کمیونسٹوں نے اس اجلاس پر قابض ہونے کی کوشش کی۔اس قلیل عرصہ میں یعنی جنوری اور جون 1941 کے درمیان انہوں نے کھم مم،تنوکی پاڈو، چندو پٹلا،سوریا پیٹ اور جنگاؤں میں سیاسی لیکچرس کا اہتمام کیا۔
- آندھرا مہا سبھا کا چلکو رو کا 1941 کا اجلاس تلنگانہ کے کسانوں کی تحریک میں ایک سنگ میل ثابت ہوا۔
- آندھرا مہا سبھا کی گیارھویں کانفرنس بھونگیر میں 1944 میں منعقد ہوئی۔قومی اعتدال پسندوں کو کمزور کر دیا۔نوجوانوں میں زبردست جوش وخروش اور عزم وحوصلہ پیدا کیا۔
- نلگنڈہ اور ورنگل کے اضلاع میں کسانوں کی حالت ،جبری مزدوری، غیر قانونی محصول کی وصولی، وٹی چاکری وغیرہ۔بڑی بیماری تھی ۔آندھرا مہا سبھا نے عوام کو استحصال کے خلاف لڑنے کا حوصلہ دیا۔
- راوی نارائین ریڈی، بدم یلا ریڈی، دیولا پلی وینکٹیشور راؤ،بھیم ریڈی، نرسمہا ریڈر، وٹی کوٹا الوار سوامی، ارواملا رام چندر ریڈی اور دیگر لیڈروں کی قیادت میں سوریا پیٹ اور جنگاؤں کے تعلقوں میں رعیت سنگم تشکیل دی گئیں۔

حیدرآباد ریاست کی کمیونسٹ پارٹی

- پروفیسر این جی رنگا نے 1928 اور 1933 کے درمیانی عرصہ میں مقامی کسان انجمنیں (مدراس پریسیڈنسی) میں قائم کیں۔انہوں نے 1934 میں کمیونسٹ پارٹی قائم کی اور ان کی کوششوں نے حیدرآباد کی بائیں بازو کی آندھرا مہا سبھا پر اپنے اثرات مرتب کئے۔
- تلنگانہ کے قائدین جیسے راوی نارائن ریڈی، بدم یلا ریڈی، الوار وامی، دیولا پلی وینکٹیشور راؤ نے آندھرا کے کمیونسٹ رہنماؤں سندریا ،چنر اجیشور راؤ، بسوا پنیا وغیرہ سے قریبی تعلقات پیدا کئے۔سی راجیشور راؤ نے تلنگانہ میں سیاسی مکتب فکر کی قدریں'' کا اہتمام کیا۔ کمیونسٹوں نے ابتداء میں طلبا اور صنعتی مزدوروں کو اپنی جانب راغب کرنے کے لئے کامریڈ اسوسیشن کے فورم کو استعمال کیا ان کا مقصد شہر حیدرآباد میں ٹریڈ یونین کی تنظیم کی تعمیر تھا۔اس میں مخدوم محی الدین، ڈاکٹر راج بہادر گوڑ، لنگا ریڈی، سری نواس لاہوٹی، مورتی قابل ذکر تھے۔
- تلنگانہ کے کمیونسٹوں کی کامیابی کا آغاز ملکاپورم میں 1940 میں منعقدہ آندھرا مہا سبھا کے ساتویں سیشن میں مسلمان زمینداروں کی تائید میں مجوزہ اصلاحات کو مسترد کرتے ہوئے قرارداد منظور کی گئی۔اس قرارداد کو اعتدال پسند قائدین رنگا ریڈی، ماڑ پاٹی ہنمنت راؤ، پی وینکٹ رنگا راؤ کی تائید حاصل تھی۔اس طرح 1940 تک آندھرا مہا سبھا بائیں بازو کے خیالات کے حامل نوجوانوں کے زیر اثر آ گئی۔

ڈوڈی کمریا کی شہادت 1946

- ایک اہم واقعہ 4 جولائی 1946 کو واقع ہوا ایک ہزار کے قریب کسان لاٹھیوں کے ساتھ جنگاؤں کے تعلقہ کاڑاوینڈی گاؤں میں جلوس کی شکل میں نمودار ہوئے۔وہ علاقہ وسنور کے دیشمکھ رام چندر ریڈی کی جاگیر تھا۔زمیندار نے غنڈوں کو کرائے پر حاصل کیا ڈ جلوس پر گولیاں چلائیں، کچھ لوگوں کے علاوہ گاؤں کی سنگم کے رکن ڈاڈی کمریا کو ہلاک کر ڈالا۔جلوس بے قابو ہو گیا اور غصہ سے بپھرے ہوئے ہجوم نے دیشمکھ کی ماں جانماں درسانی (مالکن) کے مکان کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے اسے تتھر بتھر کر دیا۔
- کمریا کی شہادت نے آگ بھڑکا دی اور اس سے تلنگانہ کی مسلح جدوجہد کا آغاز ہوا۔

- تھانو نائک کی شہادت کی یاد میں 11 مئی 1989 میں دھرم پوری کے مقام پر اس کا مجسمہ نصب کیا۔
- مجلس اتحاد المسلمین کا قیام 1927 میں عمل میں آیا۔نواب سردار علی جنگ بہادر کی قیادت میں مجلس تشکیل پائی۔بہادر یار جنگ کا انتقال 1944 میں ہوا
- رضا کار تنظیم کے سربراہ قاسم رضوی تھے ان کی جذباتی تقریروں سے ریاست کے مسلمانوں میں جوش وخروش پیدا ہوا۔قاسم رضوی نے سینکڑوں مسلمانوں کو مجلس کا رضا کار بنادیا،انہوں نے ''انا الملک'' میں حکمراں ہوں کا نعرہ دیا۔
- شعیب اللہ خان اردو روز نامہ ''پیام'' کے مدیر تھے۔ان کی حوصلہ افزائی نرسنگ راؤ اور بورگلورام کشن راؤ کرتے تھے۔شعیب اللہ خان اپنے اخبار کے ذریعہ قاسم رضوی کی تقریریں،نظام سرکار کی پالیسیوں اوران کے عہدیداروں کی سرگرمیوں پر نکتہ چینی کرتے تھے۔
- شعیب اللہ 21 اگسٹ کی رات (1948) کو اپنے اخبار کے دفتر سے واپس ہورہے تھے،رضا کاروں نے انہیں گولی ماردی،اوران کے ہاتھ کاٹ دیئے۔
- ریاستی کانگریس نے مئی 1947 کے کھلے اجلاس میں ہندوستان میں شامل ہوجاؤ کی قرارداد منظور کی۔پارٹی کے اعتدال پسند قائدین جیسے سوامی رامانند تیرتھ،بورگلورام کشن راؤ نے ستیہ گرہ کی اور گرفتار ہوئے۔
- 7/اگست 1947 کو''ہندوستان میں شامل ہوجاؤ'' کا دن منایا گیا۔نظام نے 13 اگسٹ 1947 کو اپنے آزاد رہنے کے منشا کو ظاہر کیا۔
- سوامی رامانند تیرتھ کی تائید کی۔انہوں نے حیدرآباد میں سلطان بازار کے چوراہے پر قومی پرچم لہرایا۔نہرو نے انہیں پرچم دیا تھا۔
- حکومت ہند نے 29/نومبر 1947 کو حیدرآباد سے ایک معاہدہ کیا جسے Stand Still Agreement کہا جاتا ہے۔بعد میں 1948 میں پولیس ایکشن کا فیصلہ کیا گیا۔اس طرح ہندوستان میں شامل ہوجاؤ تحریک کامیاب ہوگئی۔

پولیس ایکشن

- وزیر داخلہ سردار پٹیل نے 13 ستمبر 1948 کو پولیس ایکشن کا آغاز کیا۔اس کا فوجی کوڈ "Operation Polo" تھا۔
- میجر جنرل جے این چودھری، لیفٹننٹ جنرل راجندر سنگھ کی قیادت میں فوج 13 ستمبر 1948 کی صبح میں حیدرآباد میں داخل ہوئی۔
- ابتدائی دو دنوں میں تھوڑی بہت مزاحمت کی گئی۔بعد میں رضا کار اور نظام سرکار کی فوج میدان چھوڑ کر فرار ہوگئی۔العیدروس کی قیادت میں حیدرآباد کی فوج 17 ستمبر 1948 میں ہتھیار ڈال دی۔نظام نے شکست تسلیم کی اور حیدرآباد انڈین یونین کا حصہ بن گیا۔
- دوسرے دن یعنی 18 ستمبر 1948 کو ہندوستانی فوج شہر حیدرآباد میں داخل ہوئی،نظام نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو پیغام بھیجا اور اپنی شکایت واپس لے لی۔جے این چودھری ریاست حیدرآباد کے فوجی گورنر بنے۔
- 1948 کے پولیس ایکشن نے ریاست حیدرآباد اور تلنگانہ عوام کی زندگی میں ایک نئے باب کا آغاز کیا۔میجر جنرل جے۔این۔چودھری کی فوجی حکومت کا 1949ء میں خاتمہ ہوگیا۔ایک شہری حکومت قائم کی گئی۔ایم۔کے۔ویلوڈی آئی سی ایس کے سربراہ تھے۔

لسانی بنیاد پر ریاست آندھرا پردیش کا قیام

- ڈسمبر 1953ء میں ریاستوں کی دوبارہ تنظیم کمیشن (ایس آر سی) کا تقرر فضل علی کی صدارت میں لسانی بنیاد پر ریاستوں کے قیام کے مطالعے کے لیے کیا گیا۔کمیشن کے دیگر اراکین ایچ۔این۔کنجرواور کے۔ایم پائیکر تھے۔ایس آر سی کی سفارشات پر سابقہ مدراس ریاست کے تلگو بولنے والے علاقے شمالی سرکاروں (ساحلی آندھرا) اور رائلسیما کو لیتے ہوئے 1953ء میں آندھرا ریاست کی تشکیل دی گئی۔
- نئی ریاست کے پہلے وزیر اعلیٰ ٹنگٹوری پرکاشم بنے۔دوسری جانب ریاست حیدرآباد میں 1952ء میں عوامی حکومت قائم ہوئی اور پرگولہ کرشنا راؤ وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے۔

بورگولہ راما کرشناراؤ

- 1952ء میں عام انتخابات ہوئے اور کانگریس پارٹی برسر اقتدار آئی۔ اگرچہ کہ کانگریس نے تلنگانہ میں اکثریت حاصل نہیں کی اس نے مرہٹواڑہ اور کرناٹک کے علاقوں میں کامیابی حاصل کی۔
- کانگریس کی مرکزی قیادت ایک تلگونژاد کو چیف منسٹر بنانے کی خواہاں تھی۔ تلگو بولنے والے ریاست میں 50 فیصد سے زیادہ تھے اس لئے بورگولہ راما کرشناراؤ چیف منسٹر بنے۔ بورگولہ راما کرشناراؤ تلگو، اردو، انگریزی، مرہٹی، سنسکرت اور فارسی کے عالم تھے۔ وہ ایک عظیم سیاسی و سماجی جہدکار تھے۔ انہوں نے ہندستان میں شامل ہوجاؤ کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ انھوں نے آندھرا پردیش کی تشکیل میں بھی اہم رول ادا کیا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) کس کو اعزار تھا کہ وہ واحد شخص ہے جن کو مہاتما گاندھی نے 1941ء میں انفرادی ستیہ گرہ کے دوران گرفتاری کے لیے منتخب کیا تھا۔

(1) رام جی گونڈ (2) بھاگیہ ریڈی ورما (3) چٹوپادھیا (4) سوامی رامانند تیرتھ

(2) حیدرآباد میں کونسے سال پہلا قانون برائے جنگلات لاگو کیا گیا؟

(1) 1870ء (2) 1880ء (3) 1865ء (4) 1868ء

(3) کس نے کچھ عرصہ کے لئے آصف جاہی دور میں نرمل کو صدر مقام بنایا تھا؟

(1) رام جی گونڈ (2) کمرم بھیم (3) طرہ باز خاں (4) ڈوڈی کمریا

(4) نرمل کے قلعہ میں کس کی یادگار بنائی گئی۔

(1) ڈوڈی کمریا (2) کمرم بھیم (3) طرہ باز خاں (4) رام جی گونڈ

(5) کس نے جل، جنگل اور زمین کا نعرہ دیا۔

(1) ڈوڈی کمریا (2) کمرم بھیم (3) طرہ باز خاں (4) رام جی گونڈ

(6) کامارپڈی کے گڑم گاؤں میں کس کی یادگار تعمیر کی گئی؟

(1) ڈوڈی کمریا (2) کمرم بھیم (3) شیخ بندگی (4) رام جی گونڈ

(7) کس نے نے 1928 اور 1933 کے درمیانی عرصہ میں مقامی کسان انجمنیں (مدراس پریسیڈنسی) میں قائم کیں۔

(1) پروفیسر این جی رنگا (2) پروفیسر جے شنکر (3) کالوجی نارائن راؤ (4) بھاگیہ ریڈی ورما

(8) 1941 میں منعقدہ آٹھویں آندھرا مہاسبھا کانفرنس میں کس صدارت میں کئی قومی و بین الاقوامی موضوعات کا جائزہ لیا۔

(1) پروفیسر این جی رنگا (2) نارائن ریڈی (3) کالوجی نارائن راؤ (4) بھاگیہ ریڈی ورما

(9) کس کی شہادت نے آگ بھڑکا دی اور اس سے تلنگانہ کی مسلح جدوجہد کا آغاز ہوا۔

(1) کمرم بھیم (2) رام جی گونڈ (3) ڈوڈی کمریا (4) بندگی

(10) اردو اخبار ''امروز'' اور ''پیام'' کے ایڈیٹر تھے۔

(1) نرسنگ راؤ (2) شعیب اللہ خاں (3) محبّ حسین (4) پرتاب ریڈی

جوابات

1-4	2-3	3-1	4-4	5-2	6-3	7-1	8-2	9-3	10-2

آندھراپردیش کا قیام اور تلنگانہ تحریک کے مراحل

- آزاد ہندوستان میں بہت کم عوامی تحریکات نے اپنے جمہوری مطالبات کو حاصل کیا۔ایسی ہی ایک تحریک تلنگانہ ریاست کا حصول ہے۔تلنگانہ عوام کی علاحدہ ریاست حاصل کرنے کی جدوجہد تاریخ میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔
- یہ صرف عوام،مختلف سیاسی جماعتوں اور عوامی تنظیموں کی بے غرض جمہوری جدوجہد کی وجہ سے ممکن تھا۔شہری سماج اور تلنگانہ کے تمام طبقات نے تحریک میں اپنے مقصد کے حصول تک جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔یہ 60 برسوں پر محیط ایک طویل جدوجہد رہی ہے۔

لسانی بنیاد پر ریاست آندھراپردیش کا قیام

- ڈسمبر 1953ء میں ریاستوں کی دوبارہ تنظیم کمیشن (ایس آر سی) کا تقرر فضل علی کی صدارت میں لسانی بنیاد پر ریاستوں کے قیام کے مطالعے کے لیے کیا گیا۔کمیشن کے دیگر اراکین ایچ۔این۔کنجرواور کے۔ایم پائیکر تھے۔ایس آر سی کی سفارشات پر سابقہ مدراس ریاست کے تلگو بولنے والے علاقے شمالی سرکاروں (ساحلی آندھرا) اور رائلسیما کو لیتے ہوئے 1953ء میں آندھرا ریاست کی تشکیل دی گئی۔
- نئی ریاست کے پہلے وزیراعلیٰ ٹنگٹوری پرکاشم بنے۔دوسری جانب ریاست حیدرآباد میں 1952ء میں عوامی حکومت قائم ہوئی اور پرگولہ کرشناراؤ وزیراعلیٰ منتخب ہوئے۔

ابتدائی مرحلہ

- علاحدہ تلنگانہ تحریک مختلف مرحلوں میں چلی۔پہلا مرحلہ عوام کی ناراضگی اور عدم اطمینانی کے ساتھ شروع ہوااور 1969ء میں شدت اختیار کرتے ہوئے پرتشدد بن گیا۔اگرچہ کہ مرکزی حکومت کے متعینہ وعدوں کے ساتھ کچھ سست رفتار ہوالیکن عوام میں ناراضگی باقی رہی کیونکہ مرکزی حکومت ان وعدوں پر عمل آوری نہ کرسکی تھی۔

ریاستی تنظیم نو کمیشن 1953

- آندھرا ریاست کی تشکیل کے بعد 22/ڈسمبر 1953ء میں نہرو نے یہ اعلان کیا کہ ہندوستان کی ریاستوں کی تنظیم نو کے مطالبے کا غیر جانبداری سے جائزہ لینے کے لیے ایک کمیشن قائم کیا جائے گا۔اس کے مطابق 29 ڈسمبر 1953ء کو حکومت ہند نے ریاستی تنظیم نو کمیشن قائم کیا جس کے چیرمین فضل علی اور دوارکان ایچ۔این کنجرواور کے۔ایم پانیکر تھے۔ان کو یہ ذمہ داری دی گئی کہ وہ تنظیم نو کے لیے حالات کا جائزہ لیں اور اس مسئلے کے حل کے لیے سفارشات کریں۔
- ایس آر سی نے 22 مہینوں تک کام کیا 104 مقامات کا دورہ کیا 1,52,550 دستاویزات کا مطالعہ کیا اور 9000 سے زائد افراد سے بات کی۔10/اکٹوبر 1955ء کو اپنی 267 صفحات پر مشتمل رپورٹ پارلیمنٹ کو پیش کی۔

شریفانہ معاہدہ

- پہلی ریاستی تنظیم کمیشن ریاست آندھرا کے ساتھ تلنگانہ علاقہ کے فوری انضمام کے حق میں نہیں تھا باوجود مشترکہ زبان مسئلہ کے ایس آر سی نے کہا کہ آندھرا علاقہ میں اکثریت کی رائے ایک بڑی ریاست کے حق میں ہے لیکن تلنگانہ میں رائے عامہ ابھی واضح نہیں ہے،تلنگانہ عوام انضمام کے حق میں نہیں تھے تلنگانہ میں مخالفت کے باوجود 25 نومبر 1955ء کو یہ قرارداد انضمام کے بعد تلنگانہ کے مفادات کی حفاظت فراہم کرنے کے لیے منظور کی گئی دریں اثناء تلنگانہ میں ملکی تحریک شروع ہوئی۔تلنگانہ عوام فکرمند تھے کہ تعلیم اور ملازمت کے مواقع غیر تلنگانہ عوام چھین لیں گے ان حالات میں دونوں ریاستوں کے رہنماؤں نے دہلی میں مرکزی حکومت کی قیادت میں بات چیت کا آغاز کیا اور دونوں فریق 20/فروری 1956ء کو ایک معاہدہ پر پہونچے جو شریفانہ معاہدہ کہلایا۔

- آندھرا کی نمائندگی بی گوپال ریڈی، نیلم سنجیوا ریڈی، گوتو لچنا، اے ستیانارائن راجواور حیدرآباد کی نمائندگی برگولہ راما کرشنا راؤ، مری چنا ریڈی، جے۔وی نرسنگ راؤ کے۔وی رنگا ریڈی نے کی۔دونوں رہنماؤں نے حسب ذیل نکات پر رضامندی ظاہر کی وہ یہ ہیں۔
- تلنگانہ کی زائد آمدنی صرف تلنگانہ کی ترقی کے لیے خرچ کی جائیگی۔ریاست کے نظم ونسق پر ہونے والے اخراجات دوعلاقے متناسب برداشت کریں گے۔
- تلنگانہ میں موجود تعلیمی سہولتیں صرف تلنگانہ طلباء کے لیے مختص رہیں گی۔تلنگانہ طلباء کو ریاست کے تمام تعلیمی اداروں میں 1:3 کی نسبت میں حصہ ملنا چاہیے۔
- ملکی قوانین جاری رکھنے کے لیے صرف وہ لوگ تلنگانہ میں ملازمتوں اور تعلیم کے لیے اہل ہوں گے جو کم ازکم بارہ برس کی سکونت تلنگانہ میں رکھتے ہوں۔
- تلنگانہ کی ضرورتوں اور ترقی کو دیکھنے کے لیے ایک قانونی ادارہ علاقائی کونسل کے نام سے قائم کیا جائے گا جس میں قانون ساز اسمبلی سے 20 ارکان شامل رہیں گے۔
- آندھراپردیش کی وزارت تلنگانہ سے 40 فیصد اور آندھرا علاقہ سے 60 فیصد ارکان پر مشتمل ہوگی۔مالگذاری، صنعتیں، تجارت جیسے اہم محکموں میں کم ازکم دو محکمے تلنگانہ کو دیئے جائیں گے۔
- اگر وزیراعلیٰ آندھرا سے تعلق رکھتا ہو تو نائب وزیراعلیٰ تلنگانہ سے ہوگا اور وزیراعلیٰ تلنگانہ سے ہو تو نائب وزیراعلیٰ آندھرا سے ہوگا۔
- تلنگانہ میں زرعی زمینات کی فروخت پر کنٹرول تلنگانہ علاقائی کونسل کا ہوگا۔
- تلنگانہ عوام تلنگانہ کے آندھرا کے ساتھ انضمام پر تشویش میں مبتلا تھے انہوں نے انضمام کی مخالفت کی۔

تلنگانہ علاقائی کونسل (1958ء)

- شریفانہ معاہدہ میں اس بات پر رضامندی ظاہر کی گئی تھی کہ تلنگانہ عوام کے مفادات کی حفاظت کے لیے ایک علاقائی کونسل تشکیل دی جائیگی۔اس کے مطابق صدر جمہوریہ ہند کے حکم سے فروری 1958ء میں کونسل قائم کی گئی۔
- تلنگانہ کی زرعی زمین کا کوئی بھی حصّہ کونسل کی مرضی کے بغیر نہ تو فروخت کیا جائے گا اور نہ ہی خریدا جائے گا۔سرکاری شعبوں میں تلنگانہ عوام کی ملازمت کے مواقع کی ضمانت بھی کونسل کی ذمہ داری ہوگی۔تاہم علاقائی کونسل کو کوئی قانونی موقف یا ضروری اختیارات نہیں دیئے گئے۔یہ صرف ایک مشاورتی ادارہ تھی۔
- وزیراعلیٰ نیلم سنجیوا ریڈی نے خود شریفانہ معاہدہ سے قطع تعلق کیا۔شریفانہ معاہدہ کے مطابق اگر وزیراعلیٰ ایک علاقہ سے ہو تو دوسرے علاقے سے نائب وزیراعلیٰ بنایا جائے گا۔جب نیلم سنجیوا ریڈی کو وزیراعلیٰ بنایا گیا نائب وزیراعلیٰ کا تقرر نہیں کیا گیا۔
- تلنگانہ کے لیے آندھرائی قائدین کی جبلی نفرت سے شدید مجروح کونسل کے پہلے صدر اچھوتا ریڈی نے 1960ء میں وزیراعلیٰ کو تلنگانہ سے کی گئی ناانصافیوں اور حکومت کے دہرے پن کے بارے میں ایک خط لکھا۔انہوں نے تنقید کی کہ کونسل کی مرضی کے بغیر آندھرا کے سرمایہ داروں کو انتہائی کم قیمتوں پر سرکاری زمینات فروخت کئے گئے اور لاکھوں تلنگانہ عوام کو بے گھر کیا گیا۔انہوں نے تلنگانہ عوام کے لیے مختص ملازمتوں پر آندھرا عوام کے تقررات اور تلنگانہ ملازمین کے ساتھ بے ریوژن میں کی گئی ناانصافی پر بھی تنقید کی۔
- ان شکایتوں پر توجہ دیتے ہوئے وزیراعلیٰ دامودر سنجیو پا نے 1961ء میں اسمبلی میں ایک قرطاس ابیض تلنگانہ کو خصوصی رعایتیں دیتے ہوئے جاری کیا۔
- قرطاس ابیض تلنگانہ کے زائد فنڈ سے پوچم پاڈ پراجکٹ کی تعمیر اور کتہ گوڈم میں فرٹیلائزر فیکٹری کے آغاز اور تلنگانہ کی ترقی کے لیے نظام سیکورسٹیز کے 13 کروڑ روپیوں کے استعمال کے وعدے پر مشتمل تھا۔تاہم ان تعینات پر عدم عمل آوری نے تلنگانہ کے مطالبے کو پرزور بنادیا۔

1969ء کی تحریک

- شریفانہ معاہدہ کی خلاف ورزی اور تلنگانہ کے ساتھ مسلسل امتیازی سلوک نے عوام کی عدم اطمینانی میں اضافہ کیا۔ اپنی طاقت اور اقتدار کے استعمال سے آندھرائی قائدین نے اضلاع نظام آباد، کریم نگر، رنگا ریڈی، حیدرآباد، نلگنڈہ اور محبوب نگر میں قیمتی زمینات سستے داموں میں خرید لیں۔ اس کے علاوہ ملکی قوانین کی خلاف ورزی تلنگانہ کی زائد رقومات کا دیگر علاقوں کی ترقی کے لیے استعمال، سرکاری ملازمتوں میں تلنگانہ عوام کے ساتھ امتیاز نے اس بے چینی و عدم اطمینانی پر آگ پر تیل کا کام کیا۔
- کھمم اور جامعہ عثمانیہ میں تلنگانہ ملازمتوں میں آندھرائی عوام کے تقررات کے خلاف مظاہرے شروع ہوئے۔ بہت جلد یہ تحریک تلنگانہ کے دوسرے حصوں میں پھیلی۔ 9 جنوری 1969ء کو ضلع کھمکے پالونچہ کے طالب علم رویندر ناتھ نے کتہ گوڑم کے تھرمل پاور پلانٹ میں آندھرائی عوام کو زیادہ نوکریاں متعین کرنے کے خلاف مظاہرہ کیا اور یہ تحریک بہت جلد ساری ریاست کی تحریک بن گئی۔ یہ تحریک مختلف مظاہروں جیسے دھرنا، ہڑتال، احتجاج، جسمانی حملے، سرکاری دفتروں میں سرکاری جائیدادوں کی تباہی سے۔
- کونڈا لکشمن باپوجی نے جو کاسوبرہما نند ریڈی حکومت میں وزیر اطلاعات تھے استعفیٰ دیدیا اور تحریک میں شامل ہوگئے۔ استعفیٰ کے وقت انہوں نے تلنگانہ عوام سے اپیل کی کہ وہ عزم صمیم کے ساتھ آگے بڑھیں اور کسی بھی قربانی کے لیے تیار رہیں۔ خواتین نے تحریک میں عظیم رول نبھایا۔ مشہور خواتین رہنما جیسے سدالکشمی، سمترا دیوی اور الیشوری بائی تحریک میں آگے رہیں۔ سدالکشمی نے تلنگانہ پرجا سمیتی کی نائب صدر نشین کے طور پر کام کیا اور تحریک میں سرگرم حصہ لیا۔
- تلنگانہ عوام کا کنونشن مارچ 1969ء میں تلنگانہ پرجا سمیتی بنا جس کے صدر مدن موہن اور معتمد وینکٹ رام ریڈی تھے۔ دیگر قائدین جیسے ملکارجن، سدھیر ریڈی، بھوپتی، کرشنا مورتی، اموس وغیرہ نے بھی تحریک میں اہم رول نبھایا۔ ملازمین، صحافی اور سیاسی جماعتوں کی شرکت کے ساتھ تحریک کو مزید تقویت ملی۔ تحریک جس کو طلباء نے شروع کیا تھا بعد میں مری چنا ریڈی جیسے سیاسی قائدین کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ انہوں نے حصول تلنگانہ کے مقصد کو ظاہر کیا اور تحریک کی قیادت کی۔ حکومت کے احتجاج کرنے والے ملازمین کو معطل کیا۔
- ستیہ گرہ، ریالیاں، ہڑتال، بند روزمرہ کا معمول بن گئے۔ یکم جون 1969ء کو کونڈا لکشمن باپوجی کی قیادت میں تلنگانہ پردیش کانگریس کا قیام عمل میں آیا۔
- تحریک کو کچلنے کے لیے حکومت نے پولیس کو تعینات کیا۔ پولیس فائرنگ اور دیگر واقعات میں 370 لوگ جاں بحق ہوئے۔ اس تناظر میں حالات کی شدت کو دیکھتے ہوئے مرکزی حکومت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے یکم/اپریل 1969ء کو آٹھ نکاتی فارمولہ پیش کیا۔

کونڈہ لکشمن باپوجی (1915-2014)

- کونڈہ لکشمن باپوجی 27/ستمبر 1915ء کو ضلع عادل آباد کے وانکیڈی دیہات میں پیدا ہوئے وہ ایک اچھے فٹ بال کھلاڑی تھے۔ اعلیٰ تعلیم کیلئے وہ حیدرآباد منتقل ہوئے ایوننگ کالج سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ وندے ماترم اور سیول لبرٹیز تحریکوں میں حصہ لیا۔
- حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس پارٹی کو دوبارہ منظّم کرنے میں حصہ ادا کیا۔ ریاست حیدرآباد میں ہندوستان چھوڑو تحریک کی قیادت کی۔ انہوں نے 1949ء میں پدماشالی ہاسٹل شروع کیا اور آندھرا پردیش اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر بنے اور دامودرم سنجیویا کی حکومت میں چھوٹی صنعتوں، دستکاری اور آبکاری کے وزیر کے طور پر کام کیا۔
- انہوں نے ملکی احتجاج اور 1969ء کی تلنگانہ تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ وہ 1969 تحریک کے دوران استعفیٰ دینے والے پہلے وزیر تھے۔ وہ اپنی آخری سانس تک علاحدہ تلنگانہ ریاست کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہے۔

آٹھ نکاتی فارمولہ (اپریل 1969ء)

- آٹھ نکاتی فارمولہ بنیادی طور پر زور تحریک کے خاتمہ کا ایک منصوبہ تھا آٹھ نکاتی فارمولے کی اہم توضیات یہ تھے۔
  1. تلنگانہ کی زائد آمدنی پر اعلیٰ اختیاری کمیٹی تشکیل دینا۔
  2. تلنگانہ کی کھوئی ہوئی زائد آمدنی کو دوبارہ حاصل کرنا۔
  3. وزیر اعلیٰ کی صدارت میں پلاننگ کمیشن تشکیل دینا۔
  4. منصوبہ کی عمل آوری کمیٹی تشکیل دینا۔
  5. پلاننگ کمیٹی کے ارکان کو مکمل آزادی دینا۔
  6. تلنگانہ عوام کو مقامی روزگار کے مواقع کا تیقن دینا۔
  7. تلنگانہ ملازمین کی شکایتوں کو دیکھنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دینا۔
  8. تلنگانہ کی ترقی کے لیے مرکز کی جانب سے خصوصی توجہ۔
- تلنگانہ کو دیئے گئے تنفیات پر عمل آوری کے لیے جی۔او 36 جاری کیا گیا اس جی۔او کا مقصد ان غیر مقامیں کو واپس بھیجنا تھا جن کا تقرر تلنگانہ کی نوکریوں پر ہوا تھا لیکن اس جی۔او کو کسی نے چیلنج کیا عدالت نے اس جی۔او کو غیر دستوری قرار دیا اور کالعدم قرار دیا۔ اس سے عوام کی ناراضگی میں اضافہ ہوا۔
- تلنگانہ کے عوام آٹھ نکاتی فارمولے سے خوش نہیں تھے چونکہ اس میں کوئی حل نہیں بتلایا گیا تھا۔ انہوں نے 1971ء میں آنے والے انتخابات میں اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ تلنگانہ پرجا سمیتی (ٹی۔پی۔ایس) نے 14 لوک سبھا نشستوں پر مقابلہ کیا اور 10 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ سمیتی کی اس شاندار فتح نے علاحدہ ریاست کے لیے عوامی احساس کی عکاسی کی۔ پھر بھی حکومت نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی۔ وہ مزید ایک پانچ نکاتی فارمولے کے ساتھ آئی لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔
- احتجاجیوں نے اس کو مسترد کر دیا کیوں کہ یہ اس سے پہلے کے نکات سے مختلف نہیں تھا ٹی۔پی۔ایس نے انتخابات میں قابل لحاظ نشستیں جیتی تھی لیکن چند سیاسی تبدیلیوں کی وجہ سے تحریک کو واپس لیا گیا۔ سمیتی کے بیشتر قائدین کانگریس پارٹی میں شامل ہوئے اور سیاسی تقررات حاصل کئے۔
- شریمتی اندرا گاندھی نے برہما نندا ریڈی کو ہٹا کر تلنگانہ کے مقامی پی۔وی۔نرسمہاراؤ کو وزیر اعلیٰ بنایا۔ اس کے اس عمل سے تحریک کی شدت میں کچھ کمی واقع ہوئی۔
- آندھرا کے طاقتور سیاسی رہنماؤں نے جئے آندھرا احتجاج شروع کیا۔ اس نے شہر حیدرآباد میں ملکی قوانین کی مقبولیت کو لیا۔ چند آندھرائی ملازمین 14/فروری 1972ء کو ملکی قوانین کے جائز ہونے کے سوال پر ہائی کورٹ سے رجوع ہوئے اور ان قوانین کو غیر آئینی قرار دینے کے لیے درخواست کی۔
- سپریم کورٹ نے 3/اکٹوبر 1972ء کے اپنے فیصلے میں قوانین کو برقرار کیا۔ علاوہ ازیں اس فیصلہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ قطعی ہے۔
- سپریم کورٹ کے فیصلے اور وزیر اعلیٰ کے ردعمل نے آندھرا کے نوجوانوں کو مخالف بنایا اور جئے آندھرا تحریک شروع ہوئی۔ وہ امتیازی ملکی پالیسی سے ناراض تھے اور انہوں نے محسوس کیا کہ تلنگانہ میں ان کی ملازمت کے امکانات متاثر ہوں گے۔ انہوں نے تلنگانہ علاقائی کمیٹی کو دیئے اختیارات کو معطل کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جب تک بغیر کسی شرائط کے ریاست متحد نہیں ہوگا تحریک کو معطل نہیں کریں گے۔ تلنگانہ عوام نے بھی ان کے موقف کی تائید کی۔

- 5/اکٹوبر 1972ء کو آندھرائی طلباء نے بند منایا۔ 7/اکٹوبر کو آندھرا کے نان گزیٹیڈ آفیسر (NGOS) نے غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع کی۔ کمیونسٹوں نے بھی متحدہ ریاست کے مطالبے کی تائید کی اور مظاہرے کئے۔ جس کے نتیجے میں علیحدگی پسندوں اور متحدہ ریاست کے احتجاجیوں کے درمیان جھڑپیں واقع ہوئیں۔
- جب حالات بگڑنے لگے تو پی۔ وی۔ نرسمہاراؤ نے وزیر اعلیٰ کے عہدہ سے 18/جنوری 1973ء کو استعفیٰ دیدیا۔ متبادل حکومت کے قیام کے لیے حالات مناسب نہیں تھے صدر راج نافذ کیا گیا۔ 5/مارچ 1973ء کو NGO's نے اپنی ہڑتال ختم کردی۔ وقت کے ساتھ تحریک نے دم توڑ دیا۔

چھ نکاتی فارمولہ

1. پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے کام کرنے کے لیے ریاستی سطح کے پلاننگ بورڈ اور ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل۔
2. حیدرآباد میں ایک سنٹرل یونیورسٹی کا قیام۔
3. گزیٹیڈ جونیر انجینیروں، سیول اور اسسٹنٹ سرجن کے عہدوں کے تقررات میں مقامی امیدواروں کو ترجیح۔
4. سرکاری ملازمین کی شکایتوں کی سماعت کیلئے اعلیٰ اختیاری ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کا قیام۔
5. مقدمے اور اس کے بعد غیر یقینی سے اجتناب کے لیے مناسب دستوری ترمیم لانا۔
6. ملکی قوانین اور تلنگانہ علاقائی کمیٹی کی برخواستگی۔

- 1969ء میں نہ صرف طلباء اور ملازمین بلکہ عوام کے بیشتر طبقات بشمول خواتین نے سرگرم حصہ لیا۔ بالخصوص متوسط طبقہ خواتین اور دیہی عوام کا حصہ رہا۔ مسلمانوں نے بھی اس تحریک کی حمایت کی۔ اگرچیکہ اس تحریک نے طاقتور قیادت کی کمی کی وجہ سے علاحدہ ریاست کے مقصد کو حاصل نہیں کرسکی لیکن اس نے عوام بالخصوص نوجوانوں میں علاحدہ ریاست کی خواہش کے بیج بودیئے۔

زونل سسٹم

- زونل سسٹم کا قیام صدارتی حکمنامہ مورخہ 18/اکٹوبر 1975ء میں لایا گیا۔ اس پر عمل آوری کے لیے جی۔او نمبر 674 جاری کیا گیا۔ اس کے مطابق آندھرا پردیش کو چھ زونس میں تقسیم کیا گیا۔ آندھرا اور رائلسیما میں چار زونس اور تلنگانہ میں دو زونس لیکن حیدرآباد کے چند برانچس کو فری زونس قرار دیا گیا۔ نوجوانان تلنگانہ نے اس پر ناراضگی ظاہر کی۔

جی۔او نمبر 610

- حکمرانوں نے مختلف پالیسیوں اور سرکاری حکمناموں کے ذریعہ علیٰحدگی پسندی کے مطالبے کو رفع کرنے کی مسلسل کوشش کیں۔ 1983ء میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے ایک تین رکنی کمیٹی کی تشکیل تلنگانہ کے بیروزگار نوجوانوں کو تلنگانہ علاقہ میں ملازمتوں کے تعین کے مطالبے کی جانچ کے لیے کی۔ اس کمیٹی نے سفارش کی کہ تقریباً 60,000 آندھرائی لوگوں کا تقرر ان جائیدادوں پر کیا گیا ہے جو تلنگانہ کے لوگوں کے لیے مختص تھے۔ ان کو فوری طور پر خالی کرتے ہوئے تلنگانہ کے لوگوں کا تقرر کیا جانا چاہیے۔
- سفارشات کے پیش نظر ڈسمبر 1985ء میں ین۔ ٹی راماراؤ نے جی۔او نمبر 610 جاری کیا اور کہا کہ اس پر عمل آوری 31/مارچ 1986ء سے ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی وعدہ کیا کہ برخواست شدہ ملازمین کو آندھرا بھیجا جائے گا اور وہاں پر زائد جائیدادیں پیدا کرتے ہوئے ان کو ضم کیا جائے گا۔ تاہم 1989ء میں ان کی معیاد ختم ہونے تک بھی اس پر عمل آوری نہیں کی گئی۔
- کانگریس پارٹی اور چندرا بابو نائیڈو کی متواتر حکومتیں بھی اس پر عمل کے لیے کوئی توجہ نہیں دی۔ تلنگانہ تحریک اور تلنگانہ قائدین کے جی۔او نمبر 610 پر عمل آوری کے مطالبے کے دباؤ کی وجہ سے چندرا بابو نائیڈو نے ایک رکنی گرگلانی کمیٹی تشکیل دی۔

- بعد میں ایک اور کمیٹی پرکاش ریڈی کے تحت قائم کی گئی۔ کمیٹی نے اپنی وسط مدتی رپورٹ میں کہا کہ تلنگانہ کی جائیدادوں پر صرف چند آندھرا کے لوگ اس وقت کام کر رہے ہیں۔ اس رپورٹ سے غضبناک ہوکر علاحدہ ریاست تلنگانہ کا مطالبہ پھر ایک مرتبہ شدت اختیار کر گیا۔

کالوجی نارائن راؤ (1914-2002)

- رگھویندرا نارائنا لکشمی کانت سری نیواس راؤ رام راجہ کالوجی نارائن راؤ جو کالوجی کے نام سے مشہور ہیں 9/ستمبر 1914ء کو ضلع بیجاپور کے رٹے پلی میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان ورنگل منتقل ہوا اور وہیں سکونت اختیار کی۔ انہوں نے 1939ء میں قانون کی ڈگری حاصل کی۔
- وہ تلگو، کنڑا، مرہٹی، اردو اور انگریزی میں ماہر تھے۔ انہوں نے سماجی خدمت کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ انہوں نے کئی کتابیں لکھیں جیسے انا کھتالو (1941)، کالوجی کتھالو (1943)، پردھیواویایم (1946) ناگوڈاوا (1953)، جیونا گیتالو (1968)، تلنگانہ اُدھیاما کوسیتلو (70-1969)، کالوجی کتھلو (2000)، اور کئی کتابوں کا تلگو میں ترجمہ کیا۔ وہ ایک بشیر نواز تھے اور سیول لبرٹیز تحریک میں کام کیا۔ لائبریری تحریک سے آریا سماج، وندے ماترم تحریک سے لیکر علاحدہ ریاست کی تحریکوں میں سرگرم حصہ لیا۔
- حکومت ہند نے 1992ء کو انھیں پدما بھوشن سے نوازا۔ 1992ء میں کاکتیہ یونیورسٹی نے انہیں اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا۔ ان کا انتقال 2002ء میں ہوا۔ تلنگانہ حکومت نے 2014ء میں ان کی 100 ویں برسی منائی اور تلنگانہ ریاست کے وزیر اعلیٰ کے چندر شیکھر راؤ نے ان کے نام پر ورنگل میں کلا کیشترم کا افتتاح کیا۔ حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ہر سال 9/ستمبر کو ان کے یوم پیدائش کو بھاشا دنوتسوم (یوم لسان) منایا جائے گا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) حیدرآباد کا ہندوستان میں کب انضمام عمل میں آیا۔

(1) 18 ستمبر 1946ء (2) 17 ستمبر 1956ء (3) یکم نومبر 1956ء (4) 17 ستمبر 1948ء

(2) ریاستوں کی تنظیم نو کے لئے کونسا کمیشن قائم کیا گیا تھا۔ (3)

(1) کوٹھاری کمیشن (2) بلونت رائے مہتا کمیٹی (3) فضل علی کمیشن (4) سرکاریہ کمیشن

(3) شریفانہ معاہدہ کب طئے پایا۔

(1) 18 ستمبر 1946ء (2) 20/فروری 1956ء (3) یکم نومبر 1956ء (4) 17 ستمبر 1948ء

(4) تلنگانہ علاقائی کونسل کب قائم کی گئی۔

(1) 1958ء (2) 1956ء (3) 1969ء (4) 1953ء

(5) 1969ء کی تحریک میں سب سے پہلے کس وزیر نے استعفیٰ دیا تھا۔

(1) کالوجی نارائن ریڈی (2) پروفیسر جئے شنکر (3) کونڈہ لکشمن بابوجی (4) ان میں سے کوئی نہیں

(6) زونل سسٹم کا قیام صدارتی حکمنامہ مورخہ میں لایا گیا۔

(1) 18 ستمبر 1976ء (2) 18/اکٹوبر 1975ء (3) یکم نومبر 1976ء (4) 17 ستمبر 1968ء

(7) کس کی پیدائش پر حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ہر سال 9/ستمبر کو ان کے یوم پیدائش کو بھاشا دنوتسوم (یوم لسان) منایا جائے گا۔

(1) کالوجی نارائن راؤ (2) پروفیسر جئے شنکر (3) کونڈہ لکشمن بابوجی (4) بھاگیہ ریڈی ورما

(8) آٹھ نکاتی فارمولہ کب پیش کیا گیا۔

(1) 1958ء (2) 1956ء (3) 1969ء (4) 1968ء

جوابات

1-4	2-3	3-2	4-1	5-3	6-2	7-1	8-3

تحریک کا دوسرا مرحلہ

- 1969ء کی علاحدہ ریاست کے لیے تحریک کو سیاسی طریقوں سے روکنے کی کوشش کی گئی، عوامی ناراضگی برقرار رہی۔
- 1985ء سے مختلف تنظیموں اور دانشوروں نے مسلسل تلنگانہ کی پسماندگی اور اس کی ترقی کے مسئلے پر مباحثے کرتے رہے۔ تلنگانہ کے مسائل کے مطالعہ کے لیے کریم نگر میں تلنگانہ انٹلیکچویل فورم شروع کیا گیا۔ تلنگانہ کے ساتھ کی گئی ناانصافیوں کو اجاگر کرنے کے لیے 1986ء میں تلنگانہ انفارمیشن ٹرسٹ قائم کیا گیا۔
- 1988ء میں ریاستی اسمبلی میں تلنگانہ کے ساتھ کی گئی ناانصافیوں کے مسئلہ پر بحث کی گئی۔ 1991ء میں تلنگانہ اسٹوڈنٹس فرنٹ نے جامعہ عثمانیہ میں احتجاج منظّم کیا۔ کے۔ وی سرنواس راؤ کی قیادت میں تلنگانہ انجنیر سوسائٹی نے تلنگانہ کے مسائل پر ایک یاداشت اس وقت کے وزیر اعظم کو 1992ء میں پیش کی۔ یکم نومبر 1996ء کو تلنگانہ ودھروہم میٹنگ منظّم کی گئی۔ 1996ء میں ورنگل میں تلنگانہ پرجا سمیتی کی جانب سے منظّم کردہ میٹنگ میں تلنگانہ مہا سبھا اور تلنگانہ پرجا پارٹی وجود میں آئے۔ کالوجی نارائن راؤ جیسے لوگوں نے ڈسمبر 1997ء میں ڈیموکریٹک تلنگانہ کانفرنس کل ہند عوامی مزاحمت فورم کے پرچم تلے منظّم کیا۔ بعد میں تلنگانہ جنا سبھا تشکیل دیا گیا۔
- 1956-1992ء برسوں کے درمیان آندھرا میں زرعی مزدوروں میں اضافہ صرف ایک فیصد ہوا جبکہ تلنگانہ میں 47-30 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ تلنگانہ میں زرعی شعبہ کی خراب حالت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس عرصہ میں تلنگانہ جنا سبھا اور دیگر جمہوری تنظیموں نے علاحدہ تلنگانہ ریاست کی ضرورت پر وسیع پیمانہ پر تشہیر کی۔ دانشوروں اور فنکاروں نے ان نظریات کو عوام میں خوب پھیلایا۔ دانشوروں نے تلنگانہ کے ساتھ کی گئی ناانصافیوں کے اعداد و شمار پیش کئے۔

پروفیسر کتہ پلی شنکر (1934-2011)

- پروفیسر کتہ پلی جیا شنکر 1934ء کو ضلع ورنگل کے منڈل آتما کور کے موضع اکم پیٹ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بنارس ہندو یونیورسٹی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے معاشیات میں ماسٹرس کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کیا۔ انہوں نے سی۔ کے۔ یم کالج ورنگل کے پرنسپل اور کاکتیہ یونیورسٹی کے رجسٹرار اور وائس چانسلر کے طور پر 1994ء تک کام کیا۔
- انہوں نے 1969ء کی تحریک اور ملکی احتجاج میں سرگرم حصہ لیا۔ وہ ٹی۔ آر۔ ایس پارٹی کی تشکیل میں کے۔ سی۔ آر کے مشیر تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی تلنگانہ تحریک کے لیے وقف کردی۔ انہوں نے 1954ء میں فضل علی کمیشن کو تلنگانہ علاقہ کے آندھرا میں ضم کرنے کے خلاف ایک یاداشت حوالے کی۔
- انہوں نے ریاستی تنظیم نو کمیشن کے سامنے وشال آندھرا کے خلاف اپنی آواز اُٹھائی۔ انہوں نے آندھراؤں کی وجہ سے تلنگانہ کی پسماندگی پر کئی مضامین لکھے۔ اور اپنی خودنوشت اور داوانی موچٹا میں اس پر کئی مسائل بھی اُٹھائے ہیں۔ وہ تلنگانہ ڈیولپمنٹ فورم (TPF) کی تشکیل کے بھی ذمہ دار تھے وہ 2011ء میں تلنگانہ کے اپنے خواب کی تکمیل سے پہلے انتقال کر گئے۔

انڈین نیشنل کانگریس

- انڈین نیشنل کانگریس نے ریاست تلنگانہ کے قیام میں بہت ہی اہم رول ادا کیا ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی صدر سونیا گاندھی نے فیصلہ کن موقف اختیار کر کے تلنگانہ کے قیام کے لئے راہ ہموار کی۔
- روشیا نے بحیثیت چیف منسٹر اور کانگریس کے ایک اہم قائد کی حیثیت سے کل جماعتی اجلاس طلب کیا اور تلنگانہ ریاست کے قیام کے سلسلے

پر تمام پارٹیوں کی رائے مانگی۔ کانگریس پارٹی کے چیف منسٹر کی مثبت رپورٹ کی بنیاد پر مرکزی قیادت نے اس سلسلے میں غور وخوص کیا۔ ان مذاکرات کے نتیجے کے طور پر 9/ڈسمبر 2009 کا تاریخی اعلان اس وقت کے وزیر داخلہ سری پی چدمبرم نے کیا۔

- تاریخی انداز میں ایک سنگ میل کی حیثیت سے نیشنل کانگریس نے 30 جولائی 2013 کو متفقہ طور پر کانگریس ورکنگ کمیٹی اور یو پی اے کے تعاون سے عزم مصمم لئے کرسئ صدارت پر براجمان سونیا گاندھی نے تلنگانہ بنانے کی بات حل کردی۔ مرکزی کابینہ نے 3/اکٹوبر 2013 کو کانگریس کے زیر قیادت یو پی اے حکومت کی قرارداد کی توثیق کردی۔ اور ایک گروپ آف منسٹرس تشکیل دیا گیا تا کہ تشکیل تلنگانہ کے ضمن میں جو دعوے دار ہیں ان سے مذاکرات کئے جاسکیں جس کے لئے ایک روڈ میاپ تیار کیا گیا۔ گروپ آف منسٹرس کی سفارشات پر مرکزی کابینہ نے عزت مآب صدر پرنب مکھر جی سے ریاست تلنگانہ کی تشکیل کے عمل کو شروع کرنے کی درخواست کی۔
- دستور کی دفعہ 3 کے تحت صدر ہند نے قیام ریاست تلنگانہ کے بارے میں آندھرا پردیش قانون ساز اسمبلی سے رائے طلب کی۔ تلنگانہ کے کانگریس قائدین نے سیما آندھرا کے اپنے ساتھی قائدین کو نئی ریاست کے قیام کے بارے میں قائل کرانے کی پوری کوشش کی۔ بالآخر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں نئی ریاست تلنگانہ کے قیام کے لئے بل پیش کیا گیا اور منظور کیا گیا جس میں دیگر پارٹیوں کے علاوہ کانگریس کا اہم رول رہا۔

تلنگانہ راشٹرا سمیتی (TRS) کا ظہور 27/اپریل 2001ء

- تلنگانہ راشٹرا سمیتی کا ظہور شدید عدم اطمینانی اور تلنگانہ ریاست سے محرومی سے ہوا۔ کے۔ چندر شیکھر راؤ جو تلگو دیشم پارٹی میں تھے انہوں نے اس ذیلی علاقے کے عوام کے موڈ کو محسوس کیا اور علاحدہ ریاست کے مطالبے کو سیاسی طور پر ظاہر کرنے کے لیے تلگو دیشم پارٹی سے استعفیٰ دیدیا اور تلنگانہ راشٹرا سمیتی بنائی۔ 27/اپریل 2001ء کو ٹی۔ آر۔ ایس کا قیام تلنگانہ تحریک کا ایک سنگ میل ہے۔
- عوام نے اس جماعت کو خوش آمدید کہا کیونکہ اس جماعت کا قیام تلنگانہ کے لیے علاحدہ ریاست کے حصول کے واحد مقصد کے ساتھ ہوا تھا۔ بہت جلد یہ پارٹی 2004ء کے انتخابات میں ایک طاقتور سیاسی قوت بنی اور قابل لحاظ نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- کانگریس نے ٹی۔ آر۔ ایس کے ساتھ اتحاد کیا اور ایک نمائندگی مندرجہ بالا مباحث کے مطابق ین ڈی اے حکومت کو بھیجی۔ چونکہ ین ڈی اے حکومت نے اس نمائندگی کو مسترد کردیا تھا اس لیے علاحدہ ریاست کی ضرورت پر عوامی بیداری کے لیے زوردار پروگرام مرتب کئے گئے۔ ٹی آر ایس نے قومی سطح پر علاحدہ ریاست کے لیے جدوجہد کرنے والی جماعتوں کی حمایت حاصل کی اور چھوٹی ریاستوں کا فیڈریشن بنایا اور تلنگانہ کے لیے آواز اُٹھائی۔
- دوسری جانب بی جے پی نے اکٹوبر 2008ء میں کاکناڈا اجلاس میں تلنگانہ ریاست کے لیے ووٹ دیا۔ بائیں بازو کی جماعتیں جیسے کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (CDI) اور نیو ڈیموکریسی نے بھی علاحدہ ریاست کی حمایت کی۔ ماؤسٹ پارٹی نے کہا تلنگانہ کیلئے علیحدہ ریاست عوام کی ایک دیرینہ خواہش ہے اور ان کی جماعت اس کی حمایت کرتی ہے۔
- 2004ء کے انتخابات میں کانگریس ریاست اور مرکز میں برسر اقتدار آئی۔ ٹی آر ایس نے کانگریس پارٹی کے ساتھ ریاستی اور مرکزی حکومتوں میں اتحاد کیا۔ تاہم چونکہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں تلنگانہ کے وعدوں کو وفا نہیں کرسکے۔ ٹی آر ایس حکومت نے اتحادی حکومت سے استعفیٰ دیدیا اور تلنگانہ کیلئے اپنی جدوجہد میں شدت پیدا کی۔
- 2009ء کے انتخابات میں ٹی ڈی پی، ٹی آر ایس اور بائیں بازو کی جماعتوں نے عظیم اتحاد تشکیل دیا۔ متحدہ طور پر انتخاب لڑنے کے باوجود انتخابات میں ان کو شکست ہوئی اور وہ کانگریس کے ساتھ سخت مقابلہ نہ کرسکے۔ مرکز میں UPA دوبارہ برسر اقتدار آئی۔

- تلنگانہ کی تشکیل کو ملتوی کرنے کے مرکزی رویے کے خلاف احتجاج کے طور پر کے سی آر نے ضلع میدک کے سدی پیٹ میں 29 رنومبر 2009ء کو کانگریس حکومت سے پارلیمنٹ میں تلنگانہ بل پیش کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے مرن برت شروع کیا۔
- 1999ء میں ڈپٹی اسپیکر بنے۔انہوں نے 2001ء میں اپنے عہدے اور تلگودیشم پارٹی کی ابتدائی رکنیت سے استعفٰی دیدیا اور تلنگانہ کے حصول کے لیے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا۔انہوں نے 27/اپریل 2001ء میں جل وہار حیدرآباد میں تلنگانہ راشٹر اسمیتی قائم کی۔
- پروفیسر جیاشنکر اور دوسروں سے تحریک پاتے ہوئے انہوں نے تلنگانہ ریاست کے لیے جدوجہد کو جاری کیا۔وہ 2004ء میں یم پی منتخب ہوئے کانگریس پارٹی کے ساتھ اتحاد کیا 2006-2004 کے دوران وزیر لیبر کی حیثیت سے کام کیا۔بعد میں سیاسی تبدیلیوں کی وجہ سے انہوں نے تلگودیشم پارٹی سے اتحاد کیا انہوں نے تلنگانہ کا زکو ایک فیصلہ کن شکل دینے کے لیے 29/نومبر 2009ء سے مرن برت کا آغاز کیا۔
- انہوں نے 11 دن تک بھوک ہڑتال کی اگرچیکہ ان کی صحت بگڑ رہی تھی۔تلنگانہ کے حصول میں ان کی مضبوط قوت ارادی اور بے لوث کوششیں تاریخ میں ہمیشہ کے لیے باقی رہینگی۔ تلنگانہ ریاست کی تشکیل میں انہوں نے کافی اہم حصہ ادا کیا۔ وہ تلنگانہ ریاست کے پہلے وزیر اعلٰی بنے۔
- ڈرامائی حالات کے درمیان کلوا کنٹہ چندر شیکھر راؤ کو گرفتار کیا گیا اور کھمم جیل منتقل کیا گیا اور بعد میں حیدرآباد کے نظام ہاسپٹل منتقل کیا گیا۔انہوں نے دواخانے میں بھی اپنا برت جاری رکھا،طلباء تنظیمیں، ملازمین، انجمنیں اور مختلف عوامی تنظیموں نے ان کے مطالبے کی تائید کی۔کے۔سی۔آر کی صحت بگڑنے لگی عثمانیہ یونیورسٹی، کاکتیہ یونیورسٹی اور دیگر تمام تعلیمی اداروں کے طلباء احتجاج کرنے لگے۔
- پولیس نے طلباء کو ان کے کیمپس سے حراست میں لیا۔ان پر لاٹھی چارج کی گئی اور آنسو گیس چھوڑی گئی۔طلباء قائدین پر سینکڑوں کیس رجسٹر کئے گئے۔پولیس سے فرار ہونے والے طلباء نمس (Nims) دواخانہ پہنچے اور کے چندر شیکھر راؤ کی تائید کی۔
- 10 ڈسمبر کو طلباء نے اسمبلی کے محاصرے کا اعلان کیا ہزاروں طلباء اسمبلی پہنچے۔اس وقت کے مرکزی وزیر داخلہ مسٹر پی چدمبرم کو یہ اعلان حکومت ہند ایک علاحدہ ریاست تلنگانہ کی تشکیل کے عمل کا آغاز کرے گی۔اس اعلان کے ساتھ ہی کے سی آر نے اپنا 11/روزہ مرن برت ختم کیا اور کہا یہ تلنگانہ عوام کی فتح ہے۔

سری کرشنا کمیٹی رپورٹ

- 3/فروری 2010ء کو مرکزی حکومت نے ایک پانچ رکنی کمیٹی تلنگانہ مسئلہ کا جائزہ لینے کے لیے جسٹس بی۔این شری کرشنا کی صدارت میں تشکیل دی۔اس کمیٹی نے تلنگانہ میں دورے کئے اور عوام کے مختلف طبقات سے معلومات حاصل کئے۔انہوں نے تقریباً ایک لاکھ یاداشتیں حاصل کیں۔30/ڈسمبر 2011 کو کمیٹی نے 505 صفحات پر مشتمل اپنی رپورٹ کو دو جلدوں میں وزیر داخلہ کو پیش کی۔کمیٹی نے مسئلہ تلنگانہ کے چھ حل بتائے وہ یہ ہیں۔

1. ریاست کو متحدہ رکھا جائے۔
2. ریاست کو تقسیم کیا جائے اور حیدرآباد کو مرکزی زیر انتظام علاقہ بنایا جائے اور اس کو دونوں ریاستوں کا مشترکہ صدر مقام بنایا جائے۔
3. رائلسیما اور تلنگانہ کو ملا کر رائلہ تلنگانہ بنایا جائے اور ساحلی آندھرا کو ایک علاحدہ ریاست بنائی جائے۔حیدرآباد کو رائلہ تلنگانہ کا حصہ بنایا جائے۔
4. ریاست کو سیما آندھرا اور تلنگانہ میں تقسیم کیا جائے اور حیدرآباد کو مرکزی زیر انتظام علاقہ بنایا جائے۔
5. ریاست کو سیما آندھرا اور تلنگانہ میں تقسیم کیا جائے۔حیدرآباد کو تلنگانہ کا صدر مقام بنایا جائے اور سیما آندھرا کے لیے ایک نئے صدر مقام کی تلاش کی جائے۔
6. ریاست کو متحدر کھتے ہوئے تلنگانہ علاقہ کی سماجی، معاشی ترقی اور سیاسی طور پر بااختیار بنانے کے لیے تلنگانہ علاقائی کونسل کو بااختیار بنایا جائے۔

- تلنگانہ عوام نے مختلف رائے دی اور کہا یہ ایک اور پرفریب عمل ہے۔ ہائی کورٹ نے بھی تبصرہ کیا کہ سری کرشنا کمیٹی نے اپنے حدود سے تجاوز کیا ہے۔ رپورٹ کے آٹھویں باب کو عدالت کے حکم کے بعد منظر عام پر نہیں لایا گیا۔

تلنگانہ متحدہ عمل کمیٹی

- تلنگانہ مقصد کے لیے جدوجہد کرنے والے تمام طبقات، تمام تنظیموں کو ایک ہی جہت کے نیچے لانے کے لیے تلنگانہ متحدہ عمل کمیٹی (TJAC) تشکیل دی گئی۔ پروفیسر کودنڈارام کو اس کمیٹی کا چیرمین منتخب کیا گیا۔ تمام بڑی سیاسی جماعتیں اس JAC کے شرکاء بنے۔ متحدہ مجلس عمل تمام یونیورسٹیوں میں پھیلی۔ عثمانیہ یونیورسٹی، کاکتیہ یونیورسٹی، پالمور یونیورسٹی، ستواہنا یونیورسٹی، مہاتما گاندھی یونیورسٹی نے متحدہ عمل کمیٹیاں بنائیں۔ ملازمین کے مشترکہ عمل کمیٹیاں، وکیلوں کے مشترکہ عمل کمیٹیاں، مختلف ذاتوں کی مشترکہ کمیٹیاں بنائی گئیں۔ مشترکہ عمل کمیٹیوں نے اپنی جدوجہد نت نئے مظاہروں سے کی۔ انہوں نے منڈل اور دیہی سطح پر بھی مظاہرے منظّم کئے۔ 1969 ءتحریک کے برعکس یہ تحریک رہنماؤں کی کوششوں کی وجہ سے پرتشدد نہیں ہوئی۔ کلچرل ٹرویس دھوم دھام اور تلنگانہ کی تعریف میں ترانے گاتے ہوئے علیحدہ تلنگانہ ریاست عوامی خواہشات کو اجاگر کیا، تلنگانہ کے مشہور فنکار جیسے غدر، اندیسری، گورٹی وینکیا، گوڈا انجیا، رسامئی بالکشن، جئے راج اور دوسروں نے دھوم دھام اور دیگر کلچرل پروگراموں میں اہم حصہ ادا کیا اور عوام کو متاثر کیا۔ وملا اکا نے بھی گیت گاتے ہوئے اور دیگر فنون کا مظاہرہ کرتے ہوئے تحریک میں اہم حصہ ادا کیا۔
- عوام نے اجتماعی مظاہروں کے ذریعے اپنے مطالبے کو کلچر پروگراموں، دھوم دھام اور گیتوں کے ذریعہ بھی ظاہر کیا۔ دلچسپ پروگراموں میں عام سڑکوں اور شاہراہوں پر ونٹاور پو (پکوان کرنا) اور محلوں اور سڑکوں پر بتکماں اور کھیل کھیلے گئے۔
- تلنگانہ ودیاونتولہ ویدیکا، دلت، آدی واسی اور خواتین تنظیمیں، لماڈا پوواٹا، ہکولاسنگم، تڈم دیبا، گونڈ تنظیمیں، ناٹک پوڈوا انجمنیں، آدی واسی ادھیما پوراٹا سمیتی، ڈنڈدرا، مالا جناڈو، کل مالا تنظیمیں، تلنگانہ جاگرتی نے اہم کردار انجام دیا۔
- قبائلی اور ذات پات کی تنظیمیں جیسے تذوم ذبیا، لمباڑی، لنگارا بھیری اور ایروکلا کرّ وو غیرہ نے علاحدہ ریاست تلنگانہ کا مطالبہ کرتے ہوئے مظاہرے کئے۔ مادیگا ڈونڈا، کُروَل گولہ دھونو دبیا اور موکو دبیا تشکیل دیئے گئے۔ ذات برادری جیسے تاسندے، چرواہے، منکر، مچھیرے اور دھوبیوں نے بھی تحریک میں سرگرم حصہ لیا۔

بھارتیہ جنتا پارٹی (BJP)

- ساحلی آندھرا کے علاقہ میں واقع کاکی ناڈا میں بی جے پی نے 1997 میں ریاستی کنونشن منعقد کرتے ہوئے آندھرا پردیش کی تقسیم اور علیحدہ ریاست تلنگانہ کی قرارداد منظور کی۔ کاکی ناڈا کی قرارداد پر بڑی سنجیدگی سے پارٹی کے اندرونی حلقوں میں بحث ہوئی۔ آخرکار پارٹی نے اپنے اتحادیوں کی وجہ سے دوسرا موقف اختیار کیا۔ بہرحال علاقائی یونٹ کی پارٹی نے قائدین سے بار بار درخواست کی کہ فیصلہ کن موقف اختیار کیا جائے۔
- بھارتیہ جنتا پارٹی جو تلنگانہ جوائنٹ ایکشن کمیٹی (TJAC) کی شریک کار رہی، CPI, TRS اور کچھ پارٹیوں اور اسوسی ایشن کے ساتھ تمام احتجاجوں جیسے ریل روکو، بند، ونٹاور پو میں اس نے سرگرمی سے حصہ لیا۔ اس کی نظریاتی پابندیوں اور کچھ بدگمانیوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بی جے پی نے اعتدال پسند اور انتہائی بائیں بازو کی پارٹیوں کے ساتھ اتحاد کیا تاکہ (TJAC) کو مضبوط کیا جاسکے۔ احتجاجی پروگراموں کے حصے کے طور پر بہت سے BJP قائدین اور کیڈر کے لوگ اس ضمن میں گرفتار بھی ہوئے اور جھوٹے مقدمات کا سامنا بھی کیا۔
- بھارتیہ جنتا پارٹی نے پرزور انداز میں یہ قرارداد منظور کی کہ اسے اکثریت اقتدار حاصل ہو تو وہ علیحدہ تلنگانہ تشکیل دے گی۔ درحقیقت ریاستی BJP قیادت نے 1999، 2004 اور 2009 کے پارلیمانی انتخابات میں ''ایک ووٹ۔ دو ریاستیں'' کا نعرہ دیا تھا۔ یہی وہ ایک پارٹی تھی جس نے کوشش کی کہ دوسرے علاقوں کے عوام کو بھی قائل کیا جائے اس کے لئے عوامی اجتماعات ہوئے۔

- کچھ علاقائی بی جے پی کے لیڈر جیسے کہ جی کشن ریڈی نے ''پورو تلنگانہ'' شروع کیا جس کا مطلب تلنگانہ کے لئے جدوجہد۔ان کی اس یاترا میں 88 اسمبلی حلقوں کو 22 دن میں تلنگانہ کیلئے پرزور طریقہ سے پیام دیا گیا۔
- بی جے پی قیادت نے نئی تکنیکی ایجادات کیں جس سے کہ تلنگانہ کاز کو مستحکم کیا گیا۔ایک ایسی ہی شروعات Alaibalai تقریبات تھیں پرانی روایات کو زندہ کیا گیا اور دسہرہ کے بعد کی تقریبات کو بی جے پی قیادت نے بڑی کامیابی سے متحرک کیا۔

تلگودیشم پارٹی (TDP)

- تلگودیشم کے قائدین اور کیڈر نے علیحدہ تلنگانہ کے لئے علاقہ تلنگانہ میں سرگرم حصہ لیا۔تلنگانہ علاقے میں انہوں نے الگ الگ پروگرامس کئے جوان کی اپنی پارٹی اور تلنگانہ JAC کا حصہ تھے۔
- 18 ستمبر 2008 کو تلگودیشم پارٹی نے تلنگانہ کو قبول کرتے ہوئے سری پرنب مکھرجی کی زیر قیادت UPA کی ذیلی کمیٹی (Sub committee) کو ایک خطروانہ کیا۔اس کے بعد تلنگانہ علاقے کے ٹی ڈی پی قائدین نے علحدہ تلنگانہ ریاست کے مقصد کو اپنا بھرپور تعاون دیا اور کئی احتجاجی پروگراموں میں حصہ لیا۔
- دوسرے علاقوں کے ٹی ڈی پی لیڈروں نے پوری شدت سے علحدہ تلنگانہ تحریک کی مخالفت کی۔اس طرح ٹی ڈی پی کے لیڈروں اور کارکنوں میں علاقائی خطوط پر (Polarisation) تقسیم نظر آیا۔جب کہ تلنگانہ علاقے کے لیڈروں نے ثابت قدمی سے علحدہ ریاست کی تشکیل کے لئے تحریک تلنگانہ کو حمایت دی۔آندھرا' رائلسیما کے ٹی ڈی پی لیڈروں نے علحدہ ریاست کی مخالفت کی اور ''سمیکا آندھرا (Samaikyandhra) یعنی متحدہ ریاست کے لئے اپنا تعاون برقرار رکھا۔
- اپنی انتخابی سیاست کے حصے کے طور پر 2009 کے انتخابات میں TDP پارٹی TRS' CPI اور CPM کے ہمراہ مہاکوٹمی تشکیل دی اور تلنگانہ کے حق میں اپنے فیصلے کو واضح کیا۔پارٹی نے یہ وعدہ بھی کیا کہ انتخابات میں قطعی کامیابی حاصل کرنے کی صورت میں آسان طریقے سے ریاست کی تقسیم کی حمایت کریں گے۔
- پارٹی وقت در وقت مرکزی حکومت سے تینوں علاقے یعنی تلنگانہ' آندھرا اور رائلسیما کے قائدین سے تعمیری بات چیت کرنے کی گذارش کرتی رہی۔پارٹی اس مسئلہ کے تمام دعویداروں کی آپسی رضامندی (Consensual) سے ریاستی تقسیم کی سفارش کرتی رہی۔
- تلنگانہ کے ٹی ڈی پی لیڈروں کو پارٹی کے اندر دوسرے علاقوں کے لیڈروں سے اشتعال انگیز حالات کا سامنا کرنا پڑا۔تمام احتجاجی پروگراموں میں حصہ لینے کے علاوہ ٹی ڈی پی لیڈروں نے حکومت کو کئی وفود (Delegations) بھی بھیجے۔سری کرشنا کمیٹی سے بات چیت' ریاستی حکومت کے ساتھ مشاورت میں شامل رہے اور اپنے لیڈر کو تلنگانہ تائید کی ترغیب دیتے رہے۔

آل انڈیا مجلس اتحادالمسلمین (AIMIM)

- آل انڈیا مجلس اتحادالمسلمین ایک سیاسی پارٹی کی حیثیت سے جناب عبدالواحد اویسی کی جانب سے شروع کی گئی' بعدازاں' ان کے فرزند جناب سلطان صلاح الدین اویسی نے 1975 میں پارٹی کا عہدہ سنبھالا۔ان کے انتقال کے بعد ان کے بڑے فرزند بیرسٹر اسدالدین اویسی پارٹی کے صدر منتخب ہوئے۔
- ایم آئی ایم نے پارلیمنٹ میں تلنگانہ بل کی تائید کی۔
- کل ہند مجلس اتحادالمسلمین MIM نے حیدرآباد کو مرکزی زیر انتظام علاقہ قرار دینے کی تجویز کو سختی سے مسترد کر دیا۔

لوک ستہ پارٹی

ایک غیر سرکاری تنظیم کے طور پر 1996 میں ابھرنے والی لوک ستہ پارٹی 2006 میں ایک سیاسی پارٹی بن گئی۔اس پارٹی نے تلنگانہ کی

نشوونما وترقی کے مسئلہ پر مباحث شروع کئے۔لیکن جب پارٹی کے تلنگانہ قائدین نے علیحدہ تلنگانہ پر اصرار کیا تو پارٹی نے علیحدہ تلنگانہ کی تشکیل کا خیر مقدم کیا۔ یہ ایسی ریاست کی حامی تھی جس کی جامع ترقی ہو اور جس کا منصفانہ حل نکلے۔

- ان کا خیال تھا کہ تلنگانہ کے غیر ترقی یافتہ لوگ جو علاقائی طور پر غیر متوازن ہیں ان کے سماجی اور معاشی مسائل کا حل بہت گہرائی چاہتا ہے جس کو بہت مضبوط لائحہ عمل چاہئے۔ان خیالات کے باوجود اس پارٹی کے کیڈر اور لیڈروں نے تلحدہ تلنگانہ تحریک میں حصہ لیا۔

تلنگانہ پرجافرنٹ (TPE)

- تلنگانہ پرجافرنٹ ایسی تنظیم بن کر ابھری جس کا مقصد جمہوری تلنگانہ ریاست کا قیام تھا۔ جہاں سماجی اور معاشی طور پر کچلے ہوئے طبقات جیسے دلت، قبائل اردوسرے پسماندہ طبقات کے لئے سماجی انصاف اور عزت نفس کے ساتھ باوقار زندگی گذارنے کے پورے مواقع حاصل ہوں۔مشہور زمانہ غنائیہ غدر Balladur Gaddar نے یہ تنظیم شروع کی اور دوسرے لیڈرز جیسے اکولا بھومیاّ (Akula Bhummiah)، وملکاّ(Vimalakka)، وید کمار (Ved Kumar) اور دوسروں نے اس کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔انہوں نے حیدرآباد کو ایک مشترکہ صدر مقام (Common Capital) بنانے کی سختی سے مخالفت کی اور اپنے موقف پر قائم رہے۔

کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (CPI)

- CPI کے بہت سارے ممبرس اور MLAs چونکہ تلنگانہ کے حق میں تھے اس لئے پارٹی نے ان کے احساسات کی پذیرائی کی اور علحدہ تلنگانہ کے لئے ساتھ ہوگئے۔2009 کے الیکشن میں یہ اس مہا کوٹمی کا حصہ بنی جس میں TDP، CPM اور TRS شامل تھے۔
- پارٹی نے اپنے موقف کو پرنب مکھرجی کمیٹی، سری کرشنا کمیٹی اور کل جماعتی اجلاس میں جس کو مرکزی وزیر داخلہ نے طلب کیا تھا واضح کردیا کہ تلنگانہ JAC کی بھی CPI پارٹی حصہ رہی CPI کے لیڈر کے نارائن نے تلنگانہ کی حمایت میں پورویاترا نکالی۔

کولاسنگھلا جے اے سی (Kula Saghala JAC)

- ذات پات پر مبنی انجمنوں نے جب جوائنٹ ایکشن کمیٹی بنائی تو تلنگانہ میں ایک نئی چیز کی شروعات ہوئی۔اس میں تمام ذاتوں سے وابستہ لوگ شامل ہوئے جن میں دلت، بہوجن، دوسرے پسماندہ طبقات (OBCs)، اقلیتیں ان سب نے مل کر جوائنٹ ایکشن کمیٹی بنائی جس نے اس تحریک میں سرگرم حصہ لیا۔

طلباء جے اے سی

- تلنگانہ تحریک کی شروعات اور اس کو تیز تر کرنے میں کئی کالجوں اور یونیورسٹیز کے طلباء کا بڑا حصہ رہا۔الگ الگ تنظیموں سے وابستہ اور الگ الگ نظریاتی اصولوں سے مزین ان طلباء نے اپنی جوائنٹ ایکشن کمیٹی بنائی۔اس میں اہم عثمانیہ یونیورسٹی طلبا JAC اور کاکتیہ یونیورسٹی طلبا JAC نے اہم کردار ادا کیا۔

تلنگانہ جاگرتی

- تلنگانہ جاگرتی کا قیام جون 2008 میں ایک سماجی اور ثقافتی تنظیم کی حیثیت سے ہوا۔اس کا مقصد تلنگانہ علاقہ کی تہذیب، اقدار، ادب، آرٹ اور تلگو زبان کے رسم الخط کا تحفظ ہے۔اس لئے شدت سے اُن چند حلقوں کی مخالفت کی جو تلگو تہذیب وتمدن کو نظر انداز کرتے رہے۔تلنگانہ جاگرتی نے تلنگانہ کے قیام کے مطالبے کی توثیق کی۔اس کا خیال تھا کہ ایک علیحدہ تلنگانہ ہی ان کے کلچر کا بچا تحفظ کرسکے گا۔
- عوامی تحریک کے پروگرام کے حصہ کے طور پر تلنگانہ علاقہ کے تمام حصوں میں تلنگانہ جاگرتی نے بتکماّ فیسٹول کا اہتمام کیا۔بتکماّ تہوار کی تقاریب کے اختتام کے طور پر حیدرآباد میں ٹینک بنڈ پر عظیم الشان مارچ منعقد کیا گیا جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔کے۔کویتا کی قیادت میں تلنگانہ جاگرتی نے تلنگانہ کی عوام کو علیحدہ ریاست تلنگانہ کے لئے جدوجہد پر آمادہ کیا اور اس کے لئے عوامی رابطہ کے پروگرام، ریالیوں اور دیگر پروگراموں کو منظم کیا گیا۔

تحریک عدم تعاون

- 17 رفروری 2011ء کو تحریک عدم تعاون شروع کی گئی جس میں تین لاکھ سے زیادہ سرکاری ملازمین نے حصہ لیا۔ یہ تحریک 16 دن تک چلی جس میں حکومت کو روزانہ 8 بلین روپیوں کی آمدنی کا نقصان ہوا۔ 2011ء فروری اور مارچ کے مہینوں میں تلنگانہ کے نمائندوں نے اسمبلی اجلاسوں کا کئی ہفتوں تک مقاطعہ کیا۔

اسمبلی کے تلنگانہ اراکین کے اجتماعی استعفے جولائی 2011

- ماہ جولائی 2011ء میں 119 میں سے 81 تلنگانہ ایم۔ایل۔اے، 15 تلنگانہ وزراء میں سے 12، 17 لوک سبھا ایم۔پی سے 13، راجیہ سبھا سے ایک کانگریس یم پی اور 20 یم یل سی نے عہدوں سے استعفیٰ علاحدہ ریاست تلنگانہ کی تشکیل میں تاخیر کے خلاف دیا۔ تاہم لوک سبھا، راجیہ سبھا اور ریاست کے اسپیکروں نے ان کے استعفیٰ کو قبول نہیں کیا۔

سکالے جنولہ سمّے (کل عوامی ہڑتال) (13 رسپٹمبر 2011)

- تلنگانہ تحریک کا سب سے اہم مرحلہ سکالہ جنولہ سمّے تھا جس میں عوام کے تمام طبقات، ذات پات، کمزور طبقات سرکاری اور خانگی ملازمین، مختلف تنظیموں نے تلنگانہ مشترکہ مجلس عمل (TJAC) کی قیادت میں 13 رسپٹمبر 2011ء کو ہڑتال شروع کی۔ تعلیمی ادارے بند کردیئے گئے۔ آرٹی سی بسیں روک دی گئیں۔ سرکاری دفاتر بند کردیئے گئے، وکیلوں نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا، سرکاری ملازمین نے رضاکارانہ طور پر اپنی ڈیوٹی کا بائیکاٹ کیا اور مظاہروں میں شرکت کی۔
- 18 دن کے بعد مشترکہ مجلس عمل نے ہڑتال ختم کی۔ چیرمین پروفیسر کودنڈا رام نے اعلان کیا اگرچیکہ ہڑتال ختم ہوگئی لیکن ریاست تلنگانہ حاصل کرنے تک مظاہرے جاری رہیں گے۔
- پولیس نے سیاسی قائدین طلباء اور ہڑتال میں حصہ لینے والوں پر مقدمات درج کئے۔ بعد میں بی جے پی قائد کشن ریڈی نے جنوری 2012ء میں مارچ شروع کیا انہوں نے 22 دن تک تلنگانہ کا دورہ کیا۔ مجاہد آزادی کونڈا لکشمن باپوجی نے 97 برس کی عمر میں نئی دہلی میں جنتر منتر پر ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔

ملین مارچ (10 رمارچ 2011)

- 10 رمارچ 2011ء کو تلنگانہ مشترکہ مجلس عمل نے حیدرآباد میں ڈانڈی مارچ کے خطوط پر ملین مارچ منظّم کیا۔ یہ مارچ مرکز کی جانب سے ریاست کی تشکیل میں تاخیر کے خلاف منظّم کیا گیا تھا۔ تلنگانہ کے وزراء اور کئی جماعتوں نے مارچ کی حمایت کی۔ پولیس نے یہ کہتے ہوئے مارچ کی اجازت نہیں دی کہ اُس سے آندھرا عوام کی جائیدادوں پر تشدد برپا کیا جائے گا۔ مارچ کو ناکام بنانے کے لیے پولیس نے ساری ریاست میں ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کیا اور شہر حیدرآباد میں داخل ہونے والے تمام راستوں کو بند کردیا۔ اجب تلنگانہ مشترکہ مجلس عمل (TJAC) نے مارچ کے پرامن انعقاد کا وعدہ کیا تو پولیس نے صرف حسین ساگر (ٹینک بنڈ)، نیکلس روڈ پر 3 بجے دوپہر تا شام 7 بجے تک مارچ کی اجازت دی۔ اگرچہ اجازت دی گئی تھی لیکن پولیس نے اس کو روکنے کی کوشش کی تمام ٹرینیں منسوخ کی گئیں، جامعہ عثمانیہ کو بند کردیا گیا۔ ان تمام تحدیدات کے باوجود 5 لاکھ لوگ حسین ساگر پہنچے۔

تلنگانہ ریاست کی تشکیل 2 رجون 2014

- تحریک کی شدت کو تسلیم کرتے ہوئے مرکزی حکومت نے 26/ڈسمبر 2012ء کو ایک جماعتی اجلاس طلب کیا۔ آٹھ اہم سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے اجلاس میں شرکت کی۔ مجلس اتحاد المسلمین، سی پی یم جماعتوں نے تلنگانہ ریاست کی مخالفت کی۔ وائی ایس آر کانگریس نے اپنی خاموشی کو برقرار رکھا۔ کانگریس پارٹی کے سیما آندھرا ارکان نے ریاست کی تقسیم کی مخالفت کی۔ تلنگانہ کے تمام قائدین نے علاحدہ ریاست کی حمایت کی۔

- تلگودیشم پارٹی نے سال 2008ء میں پرنب مکرجی کو تلنگانہ کے تعلق سے لکھے گئے اپنے خط کے موقف پر کاربند رہنے کو دہرایا۔کل جماعتی اجلاس کے بعد مرکز نے اعلان کیا کہ ایک ماہ کے اندر ایک مثبت فیصلہ لیا جائے گا۔اس کے بعد کانگریس کور کمیٹی نے مسئلہ تلنگانہ پر بحث کی اور بالآخر ریاست کی تقسیم کی قرارداد منظور کی۔
- آندھرا قائدین نے تشکیل کو روکنے کی پرزور کوشش کی۔بعدازاں پارلیمنٹ میں تشکیل تلنگانہ کا بل منظور کیا گیا۔جس کے تحت تلنگانہ ریاست 10 اضلاع پر مشتمل ہوگی اور حیدرآباد 10 سال تک دونوں ریاستوں کا صدر مقام رہے گا۔یو پی اے میں شامل تمام سیاسی جماعتوں اور بی جے پی، بی ایس پی نے بل کی تائید کی۔
- 18/فروری 2014ء میں لوک سبھا میں بل منظور کیا گیا اور 20/فروری 2014ء کو راجیہ سبھا نے بھی اس کی منظوری دیدی۔صدر جمہوریہ ہند نے یکم مارچ 2014ء کو اپنی منظوری دیدی اور تلنگانہ ریاست کی تشکیل 2 جون 2014ء کو عمل میں لائی گئی۔

کثیر جوابی سوالات

(1) 17/فروری 2011ء کو تحریک عدم تعاون شروع کی گئی جس میں کس نے حصہ لیا۔

(1) طلبہ (2) سیاستداں (3) سرکاری ملازمین (4) یہ تمام

(2) عدم تعاون تحریک کتنے دن چلی۔

(1) 20 دن (2) 16 دن (3) 18 دن (4) 21 دن

(3) 3ء کو مرکزی حکومت نے ایک پانچ رکنی کمیٹی تلنگانہ مسئلہ کا جائزہ لینے کے لیے جسٹس بی۔این شری کرشنا کی صدارت میں تشکیل دی۔اس کمیٹی نے تلنگانہ میں دورے کئے اور عوام کے مختلف طبقات سے معلومات حاصل کئے۔

(1) 3/فروری 2010 (2) 10 فروری 2010 (3) 6 فروری 2010ء (4) 3 فروری 2011ء

(4) کب ء میں جل وہار حیدرآباد میں تلنگانہ راشٹرا سمیتی قائم کی۔

(1) 27/اپریل 2001ء (2) 25 اپریل 2001ء (3) 30 اپریل 2002 (4) 27 اپریل 2002

(5) تلنگانہ جاگرتی کا قیام کب عمل میں آیا۔

(1) اپریل 2001ء (2) جون 2008 (3) 2005ء (4) 2010ء

(6) سکالے جنولہ سمّے (کل عوامی ہڑتال) کب کی گئی۔

(1) 13/ستمبر 2011ء (2) 23 ستمبر 2011ء (3) 3 ستمبر 2011ء (4) 5 اکٹوبر 2011ء

(7) ملین مارچ کب ہوا۔

(1) 10 مئی 2011ء (2) 20 مارچ 2011ء (3) 10/مارچ 2011ء (4) 2 مارچ 2011ء

(8) تلنگانہ کی تشکیل عمل میں آئی۔

(1) 2 جولائی 2014ء (2) 2 جون 2014ء (3) یکم نومبر 2014ء (4) یکم جون 2014ء

(9) تلنگانہ میں فروری 2011ء کو تحریک عدم تعاون شروع کی گئی جس کتنے لاکھ سے زیادہ سرکاری ملازمین نے حصہ لیا۔

(1) دو (2) چار (3) تین (4) ایک

(10) حیدرآباد کے پہلے چیف منسٹر کے طور پر منتخب ہوئے۔

(1) پرکاشم پنتلو (2) این ٹی آر (3) جناب بروگلا داما کرشنا راؤ (4) میر ہاشم علی

(11) آندھرائی علاقہ کو مدراس پریذیڈنسی سے 1953ء میں علحدگی ہوئی اواس کے پہلے چیف منسٹر بن گئے۔

(1) چناریڈی (2) این ٹی آر (3) جناب بروگلا داما کرشناراؤ (4) ٹنگوٹوری پرکاشم

(12) بنیادی طور پر شریفانہ معاہدہ میں کتنے نکات پر مفاہمت طئے پائی۔

(1) 12 (2) 13 (3) 15 (4) 14

(13) احتجاجیوں پر پولیس نے فائرنگ کی۔محکمہ جاتی ریکارڈ کے مطابق کتنے افراد جن میں طلباء کی تعداد زیادہ تھی اس احتجاج میں اپنی قیمتی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

(1) 350 (2) 360 (3) 370 (4) 380

(14) تلنگانہ احتجاج کے مقابلہ میں کونسے سال میں سیما آندھرا کے علاقہ میں ''جئے آندھرا تحریک'' شروع کی۔

(1) 1970ء (2) 1969ء (3) 1971ء (4) 1972ء

(15) مرکزی حکومت نے چھ نکاتی فارمولا کی تجویز 1973ء میں پیش کی۔

(1) 1973ء (2) 1969ء (3) 1971ء (4) 1972ء

(16) 2001ء میں تلنگانہ کی شرح خواندگی 53% تھی مگر آندھرا کی 63% تھی۔

(1) 68 (2) 60 (3) 63 (4) 65

(17) تلنگانہ راشٹریہ سمیتی کی تشکیل میں عمل میں آئی۔

(1) جنوری 2001ء (2) اپریل 2001ء (3) جون 2001ء (4) جنوری 2000ء

(18) تلنگانہ کے حصول کے لیے تمام سیاسی جماعتوں اور تنظیموں نے مل کر Telangana Joint Action Committee (متحدہ مجلس عمل) بنائی اس کی قیادت میں کتنے بڑے احتجاج منعقد کیے گئے۔

(1) 2 (2) 3 (3) 5 (4) 4

(19) مرکزی وزارت داخلہ نے کب یہ اعلان کیا کہ ''علحدہ ریاست تلنگانہ کی تشکیل کا عمل شروع ہو چکا ہے۔

(1) 10 ڈسمبر 2009ء (2) 9 ڈسمبر 2009ء (3) 11 ڈسمبر 2009ء (4) 9 ڈسمبر 2010ء

(20) تحریک تلنگانہ کو فیصلہ کن موڑ دینے کے لیے تلنگانہ راشٹریہ سمیتی کے قائد کے. چندر شیکھر راؤ نے غیر معینہ مدتی برت کس مقام پر رکھنے کا 29 نومبر 2009 کو اعلان کیا۔

(1) سدی پیٹ (2) جوگی پیٹ (3) نارائن پیٹ (4) ہنمکنڈہ

(21) طلباء کی متحدہ مجلس عمل کی جانب سے اسمبلی کا گھیراؤ (اسمبلی پر حملہ) کا اعلان 10 ڈسمبر 2009 کو کیا گیا۔

(1) 20 ڈسمبر 2009ء (2) 9 ڈسمبر 2009ء (3) 10 ڈسمبر 2009ء (4) 9 ڈسمبر 2010ء

(22) تلنگانہ کو ہندوستان کی کونسی ریاست کے طور پر تشکیل دیا گیا۔

(1) 28 (2) 29 (3) 27 (4) 28

(23) پارلیمنٹ میں ریاست آندھرا پردیش کی تقسیم کا بل کو منظور کیا گیا۔

(1) 2 جولائی (2) 9 ڈسمبر 2014 (3) 2 جون 2014 (4) 9 ڈسمبر 2010ء

(24) ریاست حیدرآباد کے ہندوستان میں انضمام کے بعد ریاست حیدرآباد میں جمہوری ریاست بن گئی۔

(1) 1951ء (2) 1953ء (3) 1952ء (4) 1950ء

(25) ملین مارچ کب کیا گیا۔

(1)10 مارچ 2011ء (2)9 ڈسمبر 2011 (3) 2 جون 2011 (4) 10 مارچ 2010ء

(26) زونل سسٹم کا قیام صدارتی حکمنامہ مورخہ 18/اکٹوبر 1975ء میں لایا گیا۔اس پر عمل آوری کے لیے کونسا جی او جاری کیا گیا۔

(1) جی۔او نمبر 675 (2) جی۔او نمبر 674 (3) جی۔او نمبر 684 (4) جی۔او نمبر 694

جوابات

1-3	2-2	3-1	4-1	5-2	6-1	7-3	8-2	9-3	10-3
11-4	12-4	13-3	14-4	15-1	16-3	17-2	18-3	19-2	20-1
21-3	22-2	23-3	24-3	25-1	26-2				

25. جدید دنیا۔نشاۃ ثانیہ

26. 13 ویں تا 18 صدی کے دوران یورپ میں تہذیبی وثقافتی تبدیلی

- یونان اور روم میں سنگ تراشی، نقاشی، فن تعمیر، ادب، فلسفہ اور سائنس کے میدان میں کافی حد تک ترقی ہوئی۔ چار سو صدی عیسوی میں جب رومی سلطنت کا زوال ہوا تو اس وقت مغربی یورپ میں کسی بڑی سلطنت کا وجود نہ تھا۔
- عوامی ثقافت پر رومن کیتھولک نظریات کا غلبہ تھا جو کہ عیسائیت پر یقین رکھتے تھے۔عوام خود کی اپنی سوچ وفکر سے محروم ہوگئے اور انھیں پروہت کی باتوں پر یقین کرنے کے لیے کہا گیا۔قدیم دور کے عظیم الشان ثقافتی کارناموں کو بھلا دیا گیا اور گم کر دیا گیا۔
- کسانوں نے زرعی غلام، زمین دار اور کلیسا کی برتری کے خلاف آواز اٹھانا شروع کیا۔مثلاً 1381 عیسوی میں برطانیہ میں کسانوں نے ایک عظیم انقلاب برپا کیا جس سے برطانیہ میں زرعی غلام کا خاتمہ ہوا۔
- یورپ میں ایک نئی ثقافتی تحریک کی ابتدا ہوئی جس کو ''نشاۃ ثانیہ'' یا نیا جنم کہا گیا۔ مذہبی پروہتوں (پادریوں) کے مقرر کردہ حدود پر عوام نئے سوالات اٹھانے لگے اور ان سوالوں کے جواب نئے طریقے پر پانے لگے۔
- تاجر اور مہم جو افراد نئے راستوں اور مقامات کی تلاش میں بحری سفر پر نکل پڑے۔فنون لطیفہ، نقاشی، سنگ تراشی اور ادب کے میدانوں میں نئے رجحانات کا ارتقا ہوا۔سائنس میں بھی تیزی سے ترقی ہونے لگی۔
- **نشاۃ الثانیہ:** چودھویں صدی عیسوی سے یورپی تاریخ پر کافی مقدار میں مسودے، چھپی ہوئی کتابیں، مصوری، سنگ تراشی، عمارتیں، کپڑوں پر مشتمل مواد موجود ہے۔
- انیسویں صدی سے مورخین نشاۃ الثانیہ کا لفظ اس دور کی ثقافتی تبدیلیوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔وہ مورخ جس نے نشاۃ الثانیہ کو غیر معمولی اہمیت دی تھی وہ ایک سوئس ادیب جیکب برک ہارٹ 1897-1818 تھا جس کا تعلق سوئزرلینڈ سے تھا۔
- 1860 میں اس نے ایک کتاب بعنوان ''اطالیہ میں نشاۃ الثانیہ کی تہذیب'' لکھی جس میں اس نے قارئین کی توجہ ادب، فن تعمیر اور مصوری کی طرف کروائی تا کہ یہ بتا سکے کہ اطالوی قصبوں میں چودھویں صدی تا سترہویں صدی کس طرح ایک نئی انسانی ثقافت پھیلی۔
- **اطالوی شہروں کا احیا:** بازنطینی سلطنت اور اسلامی ممالک سے تجارت کے پھیلاؤ کے نتیجہ میں اطالوی سواحل کی بندرگاہوں کا احیاء ہوا۔

- چونکہ بارہویں صدی میں منگولوں نے چین سے تجارتی تعلقات کی ابتدا کی تھی اور مغربی یورپی ممالک سے تجارت کے اضافے کی وجہ اطالوی قصوں نے مرکزی کردار ادا کیا۔
- انھوں نے اپنے آپ کو ایک طاقت ور سلطنت کے جز کے طور پر دیکھنے کے بجائے ایک خود مختار شہری ریاست کی حیثیت سے تسلیم کروایا۔ ان میں سے دو فلورنس اور، وینس تھیں یہ جمہوری مختار ریاستیں تھیں اور دوسرے شاہی دربار کے زیر نگیں شہر تھے جو شہزادوں کی حکمرانی میں تھیں۔
- ان میں کا ایک حرکیاتی شہر وینس اور دوسرا جینوا تھا۔ وہ یورپ کے دوسرے حصوں سے مختلف تھے۔ چرچ میں مذہبی امور انجام دینے والے لوگوں کو سیاسی غلبہ حاصل نہیں تھا اور نہ ہی وہاں پر طاقت ور جاگیرداروں کا وجود تھا۔
- دولت مند تاجر اور بینک کا' شہر کے انتظامات میں مستعدی سے حصہ لیتے تھے۔ اسی چیز نے شہریت کے نظریے کی ابتداء کی۔ جب ان شہروں میں مطلق العنان فوجی حکمرانوں کی حکومت تھی اس وقت بھی شہر کے لوگوں میں شہری ہونے کا تفاخر موجود تھا۔
- **انسانیت پسندی اور یونیورسٹیاں:** قدیم یونانی ادب نے زندگی میں دلچسپی کی عکاسی کی۔ وہ اپنی دنیا میں بہت حد تک دلچسپی رکھتے تھے بعد میں ایسے طالب علم جو قدیم یونانی لٹریچر جو کہ فطرت اور انسانی فوائد سے متعلق تھا کے دلدادہ تھے ان کو انسانیت پسند کہا گیا۔ انکی دلچسپی کا محور موجودہ دنیا تھی۔
- انکا یہ نظریہ عہد وسطی کے مفکرین کے خلاف تھا جو مستقبل کی زندگی کو اہمیت دیتے تھے۔ فطرت' سائنس' اور آرٹ کی ہر وہ چیز جو انسان کی موجودہ زندگی پر اثر انداز ہوتی تھی انسانیت پسندوں کے لئے اہم تھی۔
- 1453 عیسویں میں قسطنطنیہ حکومت کو زوال ہوا اور ترکی سلطنت یا اوٹو مین سلطنت نے مشرقی سلطنت روم کی جگہ لے لی۔ اکثر تعلیم یافتہ لوگ جو یونانی زبان بولتے تھے اپنی حفاظت کے لیے اطالیہ میں پناہ لے لی۔ ان میں سے چند اپنے ساتھ یونانی کتابیں لے گئے۔
- یہ اطالیوں میں قدیم یونانی ادب اور زبان میں دل چسپی کا باعث بنا۔ اس طرح سے اطالیہ میں یونانی زبان جاننا ایک فشن بن گیا۔
- انسانیت پسندی کی ابتداء اطالیہ میں ہوئی لیکن بہت جلد فرانس، برطانیہ اور نیدرلینڈ میں پھیل گئی۔ نئے مضامین مثلاً قانون اور مذاہب کو پڑھانے کے لیے یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔
- تعلیمیافتہ لوگ ان میں دلچسپی لینے لگے۔ ان میں سے ایک عظیم الشان ولندیزی اراسمس تھا جس کا دور (1466-1536) تک تھا۔ اس نے نئی انجیل کا مطالعہ قدیم یونانی زبان اور ابتدائی یونانی عیسائیوں کی تحریروں کی مدد سے کیا۔ اس نے کلیساؤں کے عقائد پر تنقید کی۔
- اپنی کتاب غلطی کی ستائش (پریز آف فالی) میں اس نے ان عقائد کو توہمات پر مبنی قرار دیا۔ نشاۃ الثانیہ کے دوران انسانیت کے علم بردار محققین نے اس کتاب کو عربوں سے حاصل کیا اور اس کا ترجمہ یونانی اور لاطینی زبانوں میں کر کے اس کا مطالعہ بھی کیا۔
- **فن کار اور حقیقت پسندی:** انسانیت پسندی کے نظریات فنون لطیفہ اور فن تعمیر تک پہنچ گئے۔ مصوری اور سنگ تراشی کے فنون میں یہ خیالات حقیقت پسندی کی شکل میں جھلکنے لگے۔ مصوروں نے فطرت' لوگوں اور اپنے اطراف واکناف کی جگہوں کا مشاہدہ کیا اور ان کو جوں کا توں پیش کیا یہ اس مذہبی جذبے سے بالکل مختلف تھا جس کو کلیساؤں نے جاگیرداریت کے دور میں پیش کیا تھا۔
- فن کاروں نے رومی تہذیب کے آثار' ان کی عمارتوں اور ان کی سنگ تراشی کے نمونوں کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ کئی صدیوں پہلے مرد اور عورتوں کو متناسب انداز میں سنگتراشی کے فن میں ڈھالنے کی ہمت افزائی کے نتیجے میں کئی اطالوی سنگ تراشوں نے اس روایت کو برقرار رکھنا چاہا۔

- 1416 عیسوی میں ڈانٹے لو (1466-1386) نامی سنگ تراش نے اپنے جیتے جاگتے مجسموں کے ذریعہ ایک نئی بنیاد ڈالی۔ سائنسدانوں نے مصوروں کو اپنے فن میں باریک بینی لانے میں مدد کی۔
- ہڈیوں کی ساخت کو جاننے کے لیے مصور طبی اسکولوں کی تجربہ گاہوں کا رخ کرنے لگے۔ اینڈریس ویسالیس (1564-1514) پاڈا یونیورسٹی کے شعبہ طب کا پروفیسر تھا جو بلجیم سے تعلق رکھتا تھا۔ وہی وہ پہلا شخص تھا جس نے انسانی جسم کے تمام اعضا کو علاحدہ کر کے مطالعہ کیا۔
- یہی انسانی جسم کے جدید مطالعے کی ابتداء تھی کئی مصور جیسے لیونارڈو نچی نے انسانی جسم کی ساخت کا مطالعہ کیا تا کہ اپنی مصوری اور سنگ تراشی میں حقیقت کا رنگ بھر سکے۔
- البرٹ ڈیورر (1528-1471) ایک عظیم مصور تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ فن فطرت کے اندر سمو دیا گیا ہے جس کسی نے اسے نکال لیا اس نے اسے پالیا۔ آپ کا کام فطرت سے جتنا مطابقت رکھے گا وہ اتنا ہی بہتر نظر آئے گا۔ کوئی بھی آدمی اس وقت تک خوبصورت تصور خود سے نہیں بنا سکتا جب تک کہ اس کے تخیل میں حقیقی زندگی سے اخذ کئے ہوئے نقش محفوظ نہ ہوں۔
- ڈورر کا بنایا ہوا خاکہ جس میں دعا کے لیے اٹھائے ہوئے ہاتھ دکھائے گئے ہیں ہمیں سولہویں صدی کے اطالوی کلچر کا احساس دلاتے ہیں جس میں لوگ شدت سے مذہب کے پیرو تھے اور ساتھ ساتھ انسان کی اس قابلیت کے بارے میں پر اعتماد تھے جس کے ذریعہ سے وہ کسی چیز کو مہارت سے حاصل کرتے تھے۔ اور دنیا جہاں کے پوشیدہ رازوں کو لوگوں کے سامنے لاتے۔
- مصوروں کو اس بات کا علم ہوا کہ جیومٹری کا علم ان کی تصاویر کو صحیح رخ سے پیش کرنے اور اس میں عمدگی پیدا کرنے میں معاون ہوسکتا ہے۔
- اہل کلیسا نے بھی نئے فنون لطیفہ کی ہمت افزائی کی۔ پوپ اور چرچ کے دوسرے بڑے قائدین نے نامور مصور مائیکل انجیلیو اور رافیل کو ان کے لیے تصاویر، عمارتیں، قبریں اور یادگاریں بنانے پر مامور کیا۔
- **فن تعمیر:** پندرھویں صدی عیسوی میں شہر روم کا شاندار طریقے سے احیا ہوا۔ پوپ نے روم کی تاریخ کے مطالعے کی ہمت افزائی کی۔ انھوں نے رومی فن تعمیر کا مطالعہ کیا تا کہ اس کا احیا کیا جا سکے۔
- اس فن تعمیر میں اونچے ستون کمانوں اور گنبدوں کا استعمال ہوا کرتا تھا۔ اس چیز نے فن تعمیر میں ایک نئے انداز کی ابتداء کی جو دراصل شاہی رومی طرز کا احیاء تھا جس کو موجود دور میں قدیم یونانی طرز قرار دیا گیا۔ پوپ، امیر تاجر، اور دولت مند افراد نے ماہرین تعمیر کو ملازمت دی جو قدیم یونانی طرز تعمیر سے واقف تھے۔
- کئی اشخاص نے مصور، سنگ تراش اور ماہر فن تعمیر کی حیثیت سے مہارت حاصل کی۔ اس کی متاثر کن مثال مائیکل انجیلیو (1564-1475) کی ہے۔ وہ پوپ کے لیے سٹائن چرچ کی چھت پر نقش ونگاری کر کے لافانی ہوگیا، فن کے اس شاہکار کو کو 'پینٹا'' کا نام دیا گیا۔
- شہر روم کے سینٹ پیٹر چرچ میں دیئے گئے گنبد کے نمونے کو کافی شہرت حاصل ہوئی۔ فلپو برونیلشی (1446-1337) وہ ماہر فن تعمیر تھا جس نے فلورنس کے قابل دید مجسمے کو بنایا تھا اور اسی سے وہ ماہر سنگ تراش کی حیثیت سے مشہور ہوا۔
- سولہویں صدی میں اطالوی فن تعمیر کے ماہرین نے شاہی رومی عمارتوں کے فن تعمیر کی تقلید کی۔
- **چھپوائی کی مشین (پرنٹنگ پریس):** اگر دوسرے ممالک کے لوگ عظیم مصوروں کی مصوری، سنگ تراشی یا فن تعمیر کو دیکھنا چاہیں تو انھیں اٹلی کا سفر کرنا پڑے گا لیکن جہاں تک تحریروں کا تعلق ہے وہ اٹلی سے دوسرے ممالک تک پہنچ گئے اس کی وجہ سولہویں صدی میں ہونے والا عظیم الشان انقلاب ہے۔

- پہلے پہلے تحریریں صرف ہاتھ سے لکھی ہوئی عبارتوں پر منحصر تھیں۔ 1455 میں بائبل کی 150 نقول گٹن برگ (1458-1400ء) گٹن برگ ایک جرمن جس نے چھپوائی کی مشین کو ایجاد کیا کے ورکشاپ یا کارخانے میں چھپیں۔ ابتداء میں کوئی راہب بھی شائد اتنا ہی وقت ایک بائبل لکھنے کے لیے لیتا تھا۔
- 1500 صدی عیسوی تک اٹلی میں کئی کلاسیکی کتابیں جو کہ لاطینی زبان میں تھیں چھپ چکی تھیں چونکہ چھپی ہوئی کتابیں عام طور پر دستیاب تھیں اس لیے انہیں خریدنا ممکن تھا۔ اور طالب علموں کو صرف لیکچر کے مواد پر منحصر نہیں ہونا پڑا۔
- خیالات، احساسات اور اطلاعات کافی وسیع پیمانے پر تیزی سے پھیلنے لگے۔ ایک چھپی ہوئی کتاب جو نئے خیالات کو فروغ دیتی تھی آسانی سے قارئین تک پہنچ سکتی تھی ان کتابوں کے کئی مسودوں کو خریدا جاسکتا تھا۔ اس کی وجہ سے عوام میں مطالعہ کی عادت پیدا ہونے لگی۔
- اطالیہ کی انسانی ثقافت پندرہویں صدی عیسوی کے اواخر میں شمالی اور مغربی یورپ میں تیزی سے عوام میں پھیلنے کا بنیادی سبب یہ تھا کہ چھپی ہوئی کتابیں عوام میں گردش کرنے لگیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ روشن خیالی کی قدیم تحریکیں ایک مخصوص علاقے تک کیوں محدود ہوا کرتی تھیں۔
- **انسانیت پسندوں کا ایک نیا تصور:** انسانیت پسند ثقافت کی ایک خاصیت یہ تھی کہ وہ انسانی زندگی پر سے مذہب کے اثر کو کم کرنا چاہتے تھے۔ اٹلی کے لوگ مادی دولت، طاقت اور عظمت کی طرف شدت سے مائل تھے لیکن بہرحال وہ غیر مذہبی بھی نہیں تھے۔ وہ طاقت کے حصول، دولت اور جسمانی خوشی کو ضروری اور زندگی کا ایک لازمی جزو سمجھتے تھے۔
- نکولو میکاولی نے اس دور کے حکمرانوں کے لیے سیاسیات پر مبنی ایک کتاب ''The Prince'' لکھی، اس نے حکمرانوں کو یہ نصیحت نہیں کی کہ حکمرانی کرنے کے لئے مذہبی اصول کیا ہیں بلکہ اس نے بتایا کہ سماج میں حقیقی سیاست کیسے کام کرتی ہے۔ اس نے حقیقی انسانوں اور ان کی اصلی سیاسی زندگی کا مطالعہ کیا۔
- میکاولی جیسے مفکرین نے ایک مثالی سماج کے تصور کو پیش کرنے کے بجائے خود انسانی سماج کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ انسان کو ذاتی مفاد سے محرکہ حاصل ہوتا ہے انہوں نے لوگوں کے ذاتی مفادات کا مطالعہ کیا۔ اور اس سے استفادے کے طریقوں کا مطالعہ کیا۔
- **خواتین کی امیدیں:** انفرادیت اور شہریت کے نئے نظریات میں عورت کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ شرفاء کے خاندانوں سے تعلق رکھنے والے مرد عوامی زندگی پر برتری رکھتے تھے اور اپنے خاندان کے فیصلے کرتے تھے۔
- وہ اپنے لڑکوں کو خاندانی کاروبار یا عوامی زندگی میں اپنی جگہ لینے کے لیے تعلیم دلایا کرتے تھے۔ اور اپنے نوجوان لڑکوں کو چرچ میں داخل ہونے کے لیے روانہ کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ خواتین کا مال خاندانی کاروبار میں لگایا جاتا تھا لیکن وہ اپنے شوہروں کو یہ نہیں کہہ سکتی تھیں کاروبار کس طرح کیا جائے۔
- فیڈل کی نگارشات اس زمانے کی تعلیم کے عمومی نقطۂ نظر پر مرکوز ہوتی تھیں۔ وہ وینس کی ان خواتین میں سے ایک تھی جنھوں نے ریپبلک نامی کتاب پر تنقیدیں کیں کہ اس میں آزادی کی نہایت محدود تعریف کی گئی جو عورتوں پر مردوں کی برتری کی حمایت کرتی ہے۔
- ایک اور غیر معمولی خاتون مانٹوا ریاست کی مارچیسا کہلانے والی از بیلا ڈی اسٹیٹ، (1539-1474) تھی۔ وہ اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں ریاست پر حکومت کرتی تھی۔ کورٹ آف مانٹوا ایک چھوٹی سی ریاست اس کی ذہانت و فطانت کے لیے مشہور تھی۔
- خواتین کی تحریروں نے یہ عزم ظاہر کیا کہ انھیں بھی معاشی قوت، جائیداد اور تعلیم دی جانی چاہئے تاکہ وہ مردوں کے غلبے والی دنیا میں اپنی شناخت بنا سکیں۔

- **عیسائیت میں مباحثے، (اصلاح وتجدید):** تجارت، سفر وسیاحت فوجی فتوحات اور سفارتی تعلقات کے ذریعے اطالوی شہر اور قصبات ساری دنیا سے جڑ گئے تھے۔ پڑھے لکھے اور امیر طبقے نے نئی تہذیب کو پسند کیا اور اس کی تقلید کی۔ یہ نئے نظریات بہت کم عام آدمی تک پہنچے کیوں کہ وہ پڑھ سکتے تھے اور نہ لکھ سکتے تھے۔
- پندرہویں صدی اور سولہویں صدی عیسوی کی ابتداء میں شمالی یورپ کی یونیورسٹیوں کے کئی ادیب اور کلیسا کے ممبر بھی انسانیت پسند نظریات کی طرف راغب ہوئے۔ اپنے اطالوی ہم منصبوں کی طرح انھوں نے بھی عیسائیت کی مقدس کتابوں کے ساتھ ساتھ قدیم یونانی اور رومی تحریروں کو اہمیت دی۔
- شمالی ممالک کے چرچ کے انسانیت پسند ارکان نے عیسائیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قدیم مذہبی کتابوں میں درج طریقے کے مطابق اپنے مذہب پر عمل کریں۔ اور غیر ضروری رسومات جن کو قابل مذمت خیال کرتے ہیں کو ترک کر دیں کیونکہ انہیں سادہ مذہب میں بعد میں شامل کیا گیا۔
- انسانوں کے تعلق سے ان کا ایک نیا جارحانہ نظریہ یہ تھا کہ انسان آزاد ہیں اور عقلیت کے نمائندے ہیں۔ بعد میں فلسفیوں نے اس نظریہ کا بار بار اعادہ کیا اور وہ اس عقیدے سے متاثر ہوئے کہ ایسے خدا پر یقین کریں جو آنکھوں سے اوجھل ہے اور جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اس کو مکمل آزادی دی کہ وہ اپنی زندگی کو آزادی سے گزارے اور موجودہ زندگی میں خوشیاں حاصل کرے۔
- انسانیت پسند عیسائی جیسے تھامس مور (1535-1478) انگلینڈ میں اور اراسمس (1536-1466) ہالینڈ سے تعلق رکھتے تھے۔ انھوں نے محسوس کیا کہ کلیسا ایک ایسا ادارہ بن گیا ہے
- جس کی خاصیت لالچ، عام آدمیوں سے زبردست پیسے کی وصولی ہے کلیسا اس کا ایک پسندیدہ طریقہ یہ تھا کہ چرچ کے مذہبی علم بردار ''معافی کی سند'' فروخت کرتے تھے۔
- 1517 عیسوی میں ایک نوجوان جرمن راہب جسکا نام جو مارٹن لوتھر (1546-1483) تھا اس نے کیتھولک کلیساؤں کے خلاف یہ دلیل دیتے ہوئے احتجاج کیا کہ آدمی کو خدا سے تعلق قائم کرنے کے لیے پادریوں یا پروہت کی ضرورت نہیں ہے۔
- اس نے اپنے پیروؤں سے کہا کہ وہ خدا پر مکمل یقین رکھیں۔ کیونکہ درست عقیدہ ہی انھیں صحیح زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جنت میں داخلہ دلواتا ہے۔ اس تحریک کو ''پروٹسٹنٹ اصلاح'' تحریک کہا جاتا ہے جس نے جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں چرچوں کو پوپ اور کیتھولک چرچوں سے قطع تعلق کرنے کی طرف راغب کیا۔
- سوئٹزرلینڈ میں لوتھر کے خیالات کو الرچ زونگلی (1530-1484) نے اور بعد میں جین کلیلون (1564-1509) نے شہرت عطا کی تاجروں کی حمایت کی بناء پر قصبوں میں اصلاحات کرنے والوں کا بڑا اثر تھا جب کہ دیہاتوں میں کیتھولک کلیساؤں نے اپنے اثر کو برقرار رکھا۔
- جرمن مصلحین، انا بپٹسٹس کی بہت زیادہ شدت پسند تھے۔ انھوں نے نجات کے نظریے کو ہر قسم کی سماجی جبر واستبداد کے خاتمے سے جوڑ دیا۔ انھوں نے کہا کہ خدا نے سارے لوگوں کو یکساں بنایا ہے اس لیے انھیں ٹیکس ادا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے اور انھیں اپنے پروہت کو منتخب کرنے کا حق ہے۔ یہ بات ان کسانوں پر اثر انداز ہوئی جو جاگیرداریت کے ستائے ہوئے تھے۔
- اصلاح پسندی کے نظریات نے جرمنی، ہالینڈ، فرانس اور برطانیہ میں بہت سارے لوگوں کو اپنا ہم نوا بنالیا۔ ان سارے ممالک میں مختلف عقیدوں کے ماننے والے اور عیسائیت سے متعلق الگ الگ نظریات رکھنے والے لوگوں کو عروج حاصل ہوا اور اس طرح کیتھولک چرچ کی حاکمیت ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئی۔

- کیتھولک چرچ خود بھی ان اثرات سے فرار حاصل نہ کر سکا اور اس نے اپنے آپ میں اصلاحات لانا شروع کیا۔ اسپین اور اٹلی میں چرچ کے لوگوں نے سادہ زندگی گزارنے اور غریبوں کی خدمت پر زور دیا۔ اسپین میں اگنیشیس لیولہ نے اصلاح پسندوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔
- 1540ء میں اس نے ''مسیحی سماج'' نامی سوسائٹی قائم کی۔ اس کے پیرو مسیحی کہلانے لگے جن کا مقصد غریبوں کی خدمت اور دوسرے ثقافتوں کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دینا تھا۔
- **جدید سائنس کا آغاز:** عہد وسطیٰ کو قدیم نسلوں سے حاصل کردہ معلومات کے لئے سند تسلیم کیا گیا۔ اکثر لوگ اپنی دنیا میں تحقیقات کرنے میں دل چسپی نہیں رکھتے تھے۔ چند لوگ جو دل چسپی رکھتے تھے، انھوں نے جادو اور توہم پرستی کو خلط ملط کر کے استعمال کرنا شروع کر دیا۔
- لیکن روجر بیکان ایک سنجیدہ اور سچائی کا متلاشی تھا۔ اس نے دھاتوں اور کیمیائی مادوں کو لے کر چند تجربات کیے اور ایک غیر پختہ دوربین کو تیار کیا۔ اس نے ان نظریات پر کام کیا جو ایجادات کے عملی فوائد کو بتاتے تھے جو کافی زمانہ پہلے بنائے گئے جیسا کہ بھاپ کا ''پانی کے جہاز، موٹر گاڑیاں اور ہوائی جہاز وغیرہ، بیکان کے کام کے باوجود سائنس کا سچا جذبہ نشاۃ ثانیہ کے اختتام تک ترقی نہ کر سکا۔
- روجر بیکان کے بعد پولینڈ کے ایک ماہر فلکیات نکولاس کوپرنیکس (1543-1473) نے سائنسی طریقوں کا استعمال کیا۔ اس نے ایک مشاہداتی رصدگاہ تعمیر کی جس میں وہ استقلال کے ساتھ جنت کے بارے میں مطالعہ کیا کرتا تھا۔
- بیکان اس نتیجے پر پہنچا کہ کائنات کا قدیم نظریہ غلط ہے۔ جس کے مطابق جغرافیہ کا ہیلی سنٹرک نظریے ماہر بطلیموس نے کہا کہ زمین کائنات کا مرکز ہے۔ ستارے، سورج اور سیارے اس کے اطراف گھومتے ہیں۔
- کوپرنیکس نے اس بات کا ادعا پیش کیا کہ زمین کئی سیاروں میں سے ایک ہے جو سورج کے اطراف گھومتے ہیں۔ کلیسا نے اس نئے نظریے کو مسترد کر دیا کہ یہ انجیل اور کلیسا کے نظریے کے برعکس تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس نظریے نے آدمی کو اس کی عظمت سے محروم کیا کیوں کہ وہ قلبِ کائنات میں باقی نہ رہا جو اسی کے لیے بنائی گئی تھی۔
- گیلیلیو (1642-1564) اٹلی کا ایک ذہین و فطین آدمی تھا جس نے دوربین بنانے میں مہارت حاصل کر لی جس کی مدد سے 50 میل دور سے آنے والے پانی کے جہاز کو اس طرح صاف دیکھنا ممکن ہو سکا گویا کہ وہ صرف 5 میل کی دوری پر ہو۔ اس آلے نے علم فلکیات کے مطالعے میں بھی مدد کی۔
- گیلیلیو ایک مشہور اور ذہین لکچرر اور مصنف تھا۔ اس نے کوپرنیکس کی تھیوری پر بحث کرتے ہوئے اپنے ناظرین سے کہا کہ کیسے خود اس نے مشتری کے سیارچوں کو اور مشتری کو کو اسکے محور پر گردش کرتے دیکھا ہے۔ اس کے کام پر اس کو کلیسا کی ایک عدالت میں حاضر ہونا پڑا جہاں اس کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی ساری معلومات اور تعلیمات کو واپس لے لے یا لمبی قید اور اذیت کو برداشت کرے۔
- یہ کہا جاتا ہے کہ جب اس نے مقدمے سے دست برداری حاصل کی، وہ یہ بڑبڑا رہا تھا کہ ''دنیا تو گھومتی ہے۔'' گیلیلیو نے رقاص کے کئی قوانین دریافت کیے جو کہ اطمینان بخش گھڑیوں کی تیاری میں معاون ثابت ہوئے۔
- پیسا کے جھکتے ہوئے مینار کے تجربے سے اس نے یہ ثابت کر دیا کہ وزنی اور ہلکی چیزیں ایک ہی رفتار سے نیچے کی طرف آتی ہیں۔
- **سمندری راستوں کی کھوج (دریافت):** نشاۃ ثانیہ کے دور میں یوروپی اقوام نے اپنی محدود جغرافیائی معلومات کو وسعت دی۔ اس کی کئی وجوہات تھیں۔ قطب نما اور اصطرلاب جو ملاحوں کو ان کے محل وقوع اور سفر کے سمت کو بتاتے تھے، ایجاد ہوئے۔
- پانی کے جہازوں کو ترقی دی گئی تا کہ وہ سمندر کے سفر کے لیئے مزید بہتر ہو جائیں۔ بعض ملاحوں کا گمان تھا کہ وہ زمین کے دوسرے سرے سے گر جائیں گے اگر وہ سمندر میں بہت دور تک چلے جائیں گے۔ ان کی مدد کے لیے بہتر نقشے بنائے گئے۔

- 1453 عیسوی میں قسطنطنیہ ترکوں کے ہاتھوں فتح ہوا۔ مشرق اور مغرب کے درمیان تجارتی راستوں کو بند کر دیا گیا۔ یہ سارے حالات جغرافیہ میں دلچسپی، کبھی نئے سمندری راستوں کو کھوجنے کی جستجو کا باعث بنے۔
- پرتگال اور اسپین کے ملاحوں نے جغرافیائی دریافتوں میں اہم رول ادا کیا۔ پرنس ہنری نامی پرتگالی ملاح نے آفریقہ کے مغربی ساحل تک کے سمندری راستے کو دریافت کیا۔
- بالآخر بارتھولومیو ڈایاز ایک پرتگالی ملاح نے افریقہ کی انتہائی مشرقی کنارے راس امید کا چکر لگایا۔ واسکوڈی گاما جس نے افریقہ کے اطراف کا سفر کیا اور 1498ء میں ہندوستان میں واقع کالی کٹ کے ساحل پر اترا۔ آخر کار ہندوستان کے سمندری راستے کی کھوج افریقی براعظم کے اطراف سفر کرنے کے بعد مکمل ہوئی۔
- کرسٹوفر کولمبس نے نئے مشرقی راستوں کو دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ بحر اوقیانوس کو عبور کر کے ایشیاء کے مشرقی ساحلوں تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اس لیے وہ تین چھوٹی کشتیوں کے ساتھ وہاں جانے کے لیے روانہ ہوا۔
- ایک لمبے اور خطرناک سمندری سفر کے بعد کرسٹوفر کولمبوس 12 اکتوبر 1492 کو ایک جزیرے پر پہنچا۔ وہ یہ سمجھا کہ وہ جزائر مشرق الہند کو پہنچ گیا ہے اور وہاں کے باشندوں کو ''ہندوستانی'' کا نام دیا۔
- امریکو ویسپکی ایک اطالوی سیاح تھا جس نے کولمبس کی راہ اختیار کی۔ اس نے تصدیق کی کہ کولمبوس کی نئی دریافت شدہ دنیا (امریکہ) ایشیا سے بالکل مختلف ہے۔
- فرڈیننڈ میگیلان جو اسپین کا ملاح تھا، اس نے اسپینی بادشاہ چارلس اول کی مدد سے دنیا کے اطراف کا بحری سفر کیا۔ اس نے بحر اوقیانوس کو پار کیا اور جنوبی امریکہ کے جنوبی کونے کے اطراف کا سفر کرتے ہوئے اور مختلف آبناؤں کو عبور کرتا ہوا بحر الکاہل پہنچ کر فلپائن کے جزیروں پر اترا۔ یہ بحری سفر سمندری راستوں میں کھوج میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔
- جدید مصنفین جیسے انگلینڈ کے پیٹر و بروک کہتا ہے کہ برک ہارڈ نے نشاۃ ثانیہ کی اصلاح کو استعمال کرتے ہوئے اس دور میں اور اس سے قبل کے دور میں واضح فرق ظاہر کرنے کی مبالغہ آمیز کوشش کی ہے۔
- جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس دور میں یونانی اور رومی تہذیبوں کا احیاء عمل میں آیا۔ اور اس دور کے بعض عالموں اور فنکاروں نے عیسائیت کے دور کے لئے ماقبل عیسائیت کے دور کو متبادل کے طور پر پیش کیا۔ مذکورہ بالا دونوں نظریات بھی غلو کا شکار ہیں۔ ابتدائی دور کے اسکالرس یونانی اور رومی تہذیب سے واقف تھے۔ اور لوگوں کی زندگی میں مذہب ایک اہم کردار ادا کر رہا تھا۔
- نشاۃ ثانیہ دور کو تبدیلی اور فنی تخلیق کا دور سمجھتے ہوئے عہد وسطیٰ کو ظلمت اور پسماندگی کا دور سمجھنا انتہائی احمقانہ بات ہوگی۔ اطالیہ میں نشاۃ ثانیہ سے متعلق کئی عوامل بارھویں اور تیرھویں صدی سے مربوط تھے۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ نویں صدی میں فرانس میں نشاۃ ثانیہ جیسی ہی ادبی و فنی ترقی ہوئی تھی۔
- اس دور میں یورپ میں ہوئی ثقافتی تبدیلیاں صرف قدیم اور رومی تہذیب کا عکس نہیں تھیں۔ رومی ثقافت کے آثار قدیمہ اور ادب کے احیاء سے اس تہذیب کو بہت ستائش حاصل ہوئی۔ لیکن یونانیوں اور رومیوں کے مقابلے میں ایشیاء میں ٹکنالوجی اور مہارتیں کافی فروغ پا چکی تھیں۔
- دنیا کے ممالک اکثر و بیشتر ایک دوسرے کے ربط میں آ گئے تھے۔ سمندری سفر کے نئے نئے طریقوں کی وجہ سے لوگ ماضی کے برعکس دور دراز کے مقامات تک سفر کرنے لگ گئے۔

- اسلام کے عروج اور منگولوں کے فتوحات نے ایشیاء اور شمالی افریقہ کو یورپ سے تجارتی اور فنون کے اکتساب کے اعتبار سے جوڑ دیا تھا یورپیوں نے نہ صرف یونان اور روم سے اکتساب کیا بلکہ ہندوستان، عرب، ایران، وسطی ایشیاء اور چین سے بھی بہت کچھ سیکھا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) نشاۃ ثانیہ کا مطلب ہے۔

(1) قدیم دور (2) نیا جنم (3) جدید دور (4) یہ تمام

(2) گیلیلو کا تعلق کس ملک سے تھا۔

(1) فرانس (2) اٹلی (3) برطانیہ (4) امریکہ

(3) کتاب ''UTOPIA'' کس نے لکھی۔

(1) نیوٹن (2) مارٹن لوتھر (3) گیلیلو (4) تھامس مور

(4) کس کی مشہور تصویر ''مونالیزا'' ہے۔

(1) فالوپین (2) مائیکل انجلو (3) ڈاونچی (4) بون ڈون

(5) کس کی رزمیہ نظم طربیہ (Divine Comedia) مقبول ہوئی۔

(1) دانتے (2) مائیکل انجلو (3) ڈاونچی (4) بون ڈون

(6) نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔

(1) برطانیہ (2) فرانس (3) اٹلی (4) امریکہ

(7) کلیسا کی زبان رہی ہے

(1) انگریزی (2) لاطینی (3) فرانسیسی (4) ڈچ

(8) انسان دوستی کا شہزادہ کہا جاتا تھا۔

(1) ارسطو (2) افلاطون (3) ایراسمس (4) ملٹن

(9) کس نے ''فردوس گمشدہ'' انگریزی رزمیہ نظم لکھی۔

(1) ولیم شکسپیئر (2) افلاطون (3) ایراسمس (4) ملٹن

(10) میکیلان کس ملک کا ملاح تھا۔

(1) فرانس (2) اسپین (3) برطانیہ (4) امریکہ

جوابات

1-2	2-2	3-4	4-4	5-1	6-3	7-2	8-3	9-4	10-2

27. جمہوری اور قومی انقلابات، 28 صنعتی انقلاب اور سماجی تبدیلی

29. جمہوری اور قومی انقلابات۔ برطانیہ۔ امریکہ اور فرانسیسی انقلاب

- فرانس میں پادری ایک ہی طبقہ نہیں تھا۔ وہاں اعلیٰ پادری اور ادنیٰ پادری تھے۔ لاکھوں پادریوں میں 5000 یا 6000 اعلیٰ رتبے والے تھے۔ اکثر پادری ادنیٰ تھے۔ وہ تیسرے اسٹیٹ کے فرزندان تھے اور وہی انقلاب فرانس کے پس پردہ رہے۔
- چرچ کی بیشتر آمدنی اعلیٰ پادری ہی استعمال کرتے تھے۔ 134 پشپ اور آرک پشپ اور چرچ کے دیگر 5000 تا 6000 زعماء کا تعلق اعلیٰ پادریوں سے تھا۔ زیادہ آمدنی پیدا کرنے والے ان عہدوں پر اشرافیہ کے نوجوان لڑکوں کو اجارہ داری تھی۔ وہ تنخواہیں حاصل کرنے کیلئے بے چین رہتے تھے لیکن اپنے فرائض انجام نہیں دیتے تھے۔ وہ اپنے کام میں سنجیدہ نہیں تھے۔ اسٹراس برگ کے آرک پشپ کی سالانہ آمدنی 300,000 ڈالر تھی۔ وہ وقت واحد میں 200 مہمان رکھ سکتا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے باورچی خانہ کے برتن چاندی کے بنے ہوئے تھے۔ مہمانوں کی تفریح کیلئے اس کے اصطبل میں 180 گھوڑے تھے۔ اس مثال سے ہم اس پادری کی پرتعیش زندگی کو سمجھ سکتے ہیں۔
- فرانس کے سماج میں اشرافیہ کا دربار مراعات والا تھا۔ اشرافیہ کی دو جماعتیں تھیں۔ فوجی اشرافیہ اور صوبوں کے اشرافیہ۔ اول الذکر تعداد میں کم تھے شاید ہزاروں میں تھے لیکن وہ باصلاحیت تھے وہ ورسلیز میں رہتے تھے۔ صوبائی اشرافیہ کی زمینات کی نگرانی ایجنٹ کرتے تھے اور زراعت کرنے والے کسانوں سے ٹیکس وصول کرتے تھے۔ اس جماعت کے اشرافیہ سے ہر کوئی حسد کرتا تھا کیونکہ وہ ملک کے تمام اچھے مقامات پر اجارہ داری کرتے تھے۔
- **تیسرا اسٹیٹ:** ہر کوئی جو اشرافیہ یا اہل کلیسا سے نہیں تھا تیسرے اسٹیٹ کا رکن تھا۔ اس تیسرے اسٹیٹ میں تین قسم کے لوگ تھے جن میں دولتمند لوگ، فنکار یا ہنرمند اور کسان یا کاشتکار۔ فرانس میں عوام کی اکثریت تیسرا اسٹیٹ کہلاتی تھی۔ ان میں دوسروں سے مختلف غیر مراعات والا طبقہ تھا۔ جو نامساوات کے اصول کی عکاسی کرتا تھا۔ فرانسیسی سماج میں سماجی اور معاشی حالات نہایت مختلف تھے۔
- بورژوائی یا خوشحال متوسط طبقہ وکیلوں، ڈاکٹروں، اساتذہ، فوجیوں، بینک والوں اور صنعتکاروں پر مشتمل تھا۔ ان میں سے کئی دولتمند، ذہین، توانائی سے پُر، تعلیمیافتہ اور معتبر تھے۔ اسی طبقے نے نامساوات کے موجودہ نظام پر ناراضگی ظاہر کی۔ وہ سیاسی تنظیم نو چاہتے تھے تاکہ وہ حکومت میں شامل ہو کر آمدنی اور اخراجات پر کنٹرول کر سکیں۔
- فرانس کا فنکار طبقہ مقابلتاً چھوٹا تھا جسکی آبادی ڈھائی ملین تھی، ان میں سے اکثر قصبوں اور شہروں میں رہتے تھے۔ فیکٹری مزدوروں کی تعداد اتنی نہیں تھی کہ وہ اپنے حقوق کے لئے لڑ سکیں۔
- فرانس میں عوام کا بڑا طبقہ کاشتکار تھا ان کا اہم پیشہ زراعت تھا۔ ان کی حفاظت کے لئے کوئی قوانین نہیں تھے اور ان کی معاشی قیمت کا انحصار قدرت پر تھا۔ ان کو اشرافیہ کے بنائے گئے قوانین کی پابندی کرنی پڑتی تھی اور وہ ان سے رقم وصول کرتے اور زندگی کا لطف اٹھاتے تھے۔
- فرانس میں عوام کا بڑا طبقہ کا شتکار تھا ان کا اہم پیشہ زراعت تھا۔ ان کی زندگیاں قابل رحم تھیں اور وہ مایوس زندگی گزارتے تھے۔ ٹرگوٹ (Turgot) کے مطابق وہ اپنی آمدنی کا 55% ریاست کو ٹیکس کے طور پر ادا کرتے تھے۔ انہیں اہل کلیسا کو عشر (ti thes) ادا کرنا پڑتا تھا، اشرافیہ سے لئے گئے قرض پر سود ادا کرنا پڑتا اور حکومت کو ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا۔ اسطرح وہ اپنی آمدنی کا 4/3 حصہ ان لوگوں کو ادا کرتا اور صرف 1/5 حصہ خود پر اور اپنے خاندان پر خرچ کرتا تھا۔

- **انگلستان- شاندار انقلاب:** 17 ویں صدی کے آغاز پر یورپ کے دیگر ممالک کی طرح انگلستان پر بادشاہوں اور ملکاوں کی حکمرانی تھی۔ برطانیہ کے سارے علاقے (انگلستان، ویلز، اسکاٹ لینڈ اور ائیرلینڈ) ٹیوڈر بادشاہوں کی سلطنت میں متحد ہوئے۔
- ٹیوڈر فرماروا ں نے رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ پوپ کے اقتدار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس سے برطانوی قومیت شروعات ہوئی یہ خیال تھا کہ برطانیہ کے لوگ منفرد ہیں۔
- پوپ اور رومن کیتھولک چرچ سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا جلدی ہی پارلیمیٹ اور بادشاہ کے درمیان اس بات پر تصادم پیدا ہوگیا کہ سلطنت میں برتر مقام کسے حاصل ہے۔ زمینداروں، سوداگروں نے پارلیمنٹ کے لیئے نمائندوں کا انتخاب کیا ہے۔
- بادشاہ کو کسی بھی محصول کے عائد کرنے کے لئے پارلیمنٹ کی منظوری کی ضرورت ہوتی تھی اس تصادم سے برطانیہ میں جمہوری حکومت کے قیام کی راہ ہموار ہوئی۔
- اسٹوورٹ سلطنت کے جیمس اول 1603ء میں انگلستان کا بادشاہ بنا۔ اس نے پارلیمنٹ کے اختیار پر نکتہ چینی کی۔
- جیمس کا ایقان تھا کہ خدا نے بادشاہ کو مطلق اختیارات دیئے ہیں۔ اور بادشاہ خدا کے دیئے ہوئے اختیارات کے تحت حکومت کرتا ہے۔ لہذا اس پر پارلیمنٹ کی گرفت نہیں ہوسکتی۔ اس کے جانشین چارلس اول نے پارلیمینٹ کو تحلیل کر دیا۔ اور 11 برس تک پارلیمنٹ کے بغیر حکومت کی۔
- چارلس اول کو 1640 میں پارلیمنٹ کے انعقاد کے لیئے مجبور ہونا پڑا۔ کیونکہ اسے جنگوں کے لیے سرمائے کی ضرورت تھی۔ اور اس کے لیے پارلیمانی منظوری ناگزیر تھی۔ یہ پارلیمنٹ 1640 سے 1660 تک چلی اسے طویل پارلیمنٹ سے موسوم کیا جاتا ہے۔
- اس طویل پارلیمنٹ میں چارلس اول کے وزیروں اور عہدیداروں کو سزا دی گئی۔ اس نے خانہ جنگی کے سلسلہ میں قائم کردہ عدالتوں کو منسوخ کر دیا۔
- چارلس اول نے پارلیمنٹ کے اندرونی اختلافات سے فائدہ اٹھایا۔ اور اپنے مخالفین کو گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ بادشاہ اور پارلیمانی پارٹی کے درمیان خانہ جنگی کا آغاز ہوا جو پانچ برس تک چلتا رہا۔ بالآخر چارلس اول کو شکست ہوئی۔ اسے 1649 میں پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ انگلستان ایک جمہوریہ بن گیا۔
- جمہوری حکومت کا تجربہ زیادہ عرصہ تک نہیں چل سکا۔ ولیم آرنج اور اس کی بیوی میری (چارلس اول کی نواسی) کو پارلیمنٹ نے انگلستان کے تخت پر جلوہ افروز ہونے کی دعوت دی۔ ایک نیا حل نکالا گیا۔ جس کی رو سے وزیروں کو پارلیمنٹ کے آگے جوابدہ بنایا گیا۔ بادشاہ کے اختیارات میں کمی کی گئی۔
- پارلیمنٹ کی برتری قائم کی گئی جمہوریت کی راہ ہموار کی گئی۔ اب بادشاہ کا اختیار آسمانی نہیں تھا بلکہ پارلیمنٹ کا دیا ہوا تھا۔ اقتدار اعلیٰ پارلیمنٹ کو منتقل کیا گیا۔ یہ تمام تبدیلیاں خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر یا ایک بھی گولی چلائے بغیر لائی گئیں۔ اسی تبدیلی کو **شاندار یا پُرامن انقلاب** سے موسوم کیا جاتا ہے۔
- صاحب جائیداد و ملکیت کو ووٹ ڈالنے کا حق تھا۔ مختلف علاقوں میں نشستیں آبادی کے لحاظ سے مقرر نہیں کی گئیں۔ کم آبادی والے علاقوں کو زیادہ نشستیں اور زیادہ آبادی والے علاقوں کو نشستیں نہیں دی گئیں۔
- انگلینڈ کے عام لوگ ووٹ کے حق کے لیے جدوجہد کرنے لگے وہ رائج الوقت نظام میں اصلاحات چاہتے تھے۔ 1832ء میں لوگوں کو ووٹ ڈالنے کے حق سے بہرور کیا گیا۔ اختلافات کم کر دیئے گئے۔

- آبادی کے مختلف طبقات کو ووٹ ڈالنے کے حق سے بتدریج بہرور کیا جانے لگا اور 1928 تک سارے بالغ لوگوں کو ووٹ کے حق سے مستفیض کیا گیا۔اس طرح انگلستان میں پارلیمانی نظام نے بتدریج ارتقائی مرحلے طئے کرتا رہا۔
- **امریکی آزادی 1774۔1789:** انگلستان نے شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل پر نوآبادیات قائم کیں۔نوآبادیوں کی تیرہ ریاستیں قائم کی گئیں۔
- بہت سی نوآبادیوں میں انگلستان کے لوگوں کا غلبہ تھا۔جو امریکہ میں اراضیات کی کاشت' چھوٹے موٹے کارخانے چلانے اور تجارتی کاروبار کرنے کے لئے فروکش ہوگئے تھے۔
- انگلستان کی پارلیمنٹ نے امریکی ریاستوں کے لیئے قوانین بنانے کا سلسلہ شروع کیا۔لیکن ان ریاستوں کے عوام نے پارلیمنٹ نے ووٹ کا حق نہیں دیا۔پارلیمنٹ نے انگریزی سوداگروں اور کارخانوں کے حق میں قوانین مرتب کیئے۔اور نوآبادیوں کے باشندوں کو نظر انداز کیا۔
- امریکی نوآبادیوں کے عوام نے نعرہ لگایا کہ **''بغیر نمائندگی کے کوئی محصول نہیں''**۔1774ء میں جارجیا ریاست کے علاوہ ساری نوآبادیوں کے نمائندوں نے فیلاڈیلفیا کے مقام پر ایک جلسے کا انعقاد کیا اور احتجاج منظّم کیا۔انہوں نے بادشاہ جارج سوم سے التجا کی کہ وہ نوآبادیوں کے سابقہ حقوق کو بحال کرے۔
- بادشاہ نے نوآبادیوں کو کچلنے کی کوشش کی تو برطانیہ اور امریکی سپاہیوں کے درمیان تصادم ہونے لگا۔دوسری کانگریس نے بھی پُرامن حل کی کوشش کی۔بادشاہ نے اسے بغاوت سے محمول کیا اور اپریل 1775ء میں اعلان جنگ کردیا۔
- امریکیوں نے اکٹوبر 1781ء میں لڑی جانے والی جنگ میں کامیابی حاصل کی اس میں اسے فرانس کی فوجی امداد حاصل تھی۔جنگ آزادی کا اختتام پیرس کے معاہدہ (1783) پر ہوا۔اس معاہدے کی رو سے برطانیہ نے 13 نوآبادیوں کی آزادی کو تسلیم کیا۔
- 4 جولائی 1776 کو فلاڈلینا کے تیسرے کانگریس کے اجلاس میں آزادی کے اعلان نامہ کو منظوری دی گئی۔تھامس جیفرسن اس اعلان نامہ کا مصنف تھا۔اس اعلان نامہ ہی اعلان کیا گیا کہ تمام انسان مساوی ہیں اور خالق نے انہیں آزادی،خوشی سے رہنے کا حق جیسے ناقابل تقسیم حقوق عطا کئے ہیں۔
- 1789 میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے جمہوری قانون کو اپنایا۔جیفرسن کی کاوشوں سے ریاستی اور ریاستی اور وفاقی حکومت میں اختیارات کی تقسیم روشناس کروایا گیا۔
- حقوق کے ایک بل کو اظہار خیال' مذہب اور قانون کی حکومت کی ضمانت دیتے ہوئے منظوری دی گئی۔اس سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے قیام کی راہیں ہموار ہوئیں۔
- LIVERS- فرانس میں سکے کی اکائی جسے 1794 میں برخواست کردیا گیا۔
- اہل کلیسہ - لوگوں کا ایسا گروہ جو چرچ میں خصوصی تقاریب انجام دیتا تھا۔
- Tithes- ایک ایسا محصول جسے چرچ نے عائد کیا تھا۔وہ زرعی پیداوار کا 1/10 حصہ تھا۔
- Taille- مملکت کو راست ادا کیا جانے والا محصول

اہم تواریخ

- ئ1797ء نپولین نے اٹلی پر حملہ کیا۔نپولین کی جنگیں شروع ہوئیں۔

- 1814-1815۔نپولین کا زوال، ویانا کا پرامن حل
- 1821۔یونانیوں کی آزادی کے لیے جدوجہد کی شروعات
- 1848۔یورپ میں انقلاب، ہنرمند، صنعتی مزدور اور کسانوں نے معاشی سختیوں کے خلاف بغاوت کی۔متوسط طبقے نے دستور اور عوامی نمائندہ حکومت کا مطالبہ کیا۔اطالوی، جرمنس، مکیار، پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کے لوگوں نے قومی ریاستوں کا مطالبہ کیا۔
- 1859-1870ء۔اطالیہ کا اتحاد
- 1866-1871۔جرمنی کا اتحاد
- 1905۔سالو کی قومیت پسندی نے ہبس برگ اور اوٹومان سلطنت میں فوجیں جمع کرنی شروع کردی۔
- **قومیت پسندی: یورپی ریاستوں میں اس کا عروج:** جدید ریاست کا نظریہ اور اس پر عمل آوری جس میں ایک مرکزی طاقت کا ایک متعین علاقے پر اپنی مطلق العنانی چلایا کرتی تھی یورپ میں عرصۂ دراز سے ارتقا پاتا رہا تھا۔
- لیکن قومی ریاست وہ تھی جس میں نہ صرف اس کے حکمران شہریوں کی اکثریت تھی عمومی شناخت، مشترکہ تاریخ اور وراثت کے احساس کو وہ اجاگر کرنے کے لیے آگے بڑھی۔ابتداء سے یہ عمومیت موجود نہ تھی بلکہ یہ جدوجہد، رہنماؤں کی فعالیت اور عوام کی کوششوں سے پیدا ہوئی۔
- سیاسی اور دستوری تبدیلیاں جو فرانسیسی انقلاب کی وجہ سے ہوئی تھی وہ شہنشاہیت کی مطلق العنان حکمرانی کو فرانسیسی شہریوں کی ایک جماعت کے حوالے کرنے میں مددگار رہی اس انقلاب نے واضح کردیا کہ وہ عوام ہی ہیں جو کسی قوم اور اس کی تقدیر کو سنوار سکتے ہیں۔
- انقلابیوں نے یہ اعلان کردیا کہ یہ فرانسیسی قوم کا عزم اور انکی منزل ہے کہ وہ یوروپی لوگوں کو مطلق العنانی سے نجات دلانے یا دوسرے الفاظ میں یورپ میں قوموں کے بننے کے لیے جدوجہد کریں گے۔
- فرانسیسی انقلاب نے لفظ ''قوم'' کو جدید معنی دیا۔ایک قوم صرف ایک علاقہ نہیں جس سے لوگ متعلق ہیں بلکہ اس سے ''عوام'' مراد ہیں۔
- فرانس صرف فرانسیسی علاقوں تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ وہ فرانسیسی عوام سے جڑا ہوا تھا۔اور اسی سے مقتدر اعلیٰ کے نظریہ کو واضح کیا کہ ایک قوم اپنے سے برتر کسی قانون یا حاکم کو نہیں تسلیم کرتی اور اگر ایک قوم مقتدر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عوام ہی قوم کی تشکیل کرتے ہیں اور وہی ساری طاقت اور اقتدار کے مالک ہیں۔
- عوام سے برتر کوئی حاکم نہیں۔عوامی اقتدار صرف وہی ہے جس میں حکومت عوام سے حاکمیت حاصل کرتی ہے اور عوام کو جواب دہ ہے۔ یہ ایک دلچسپ یاد رکھی جانے والی بات تھی جب نپولین شہنشا بنا تو اس نے اپنے آپ کو فرانسیسی جمہوریہ کا شہنشاہ کہلوایا یہ ایک عوامی مقتدر اعلیٰ کے نظریے کی طاقت تھی۔یہ عوامی اقتدار اعلیٰ ہی کا نظریہ تھا جس نے فرانس کو قومی طاقت عطا کی۔
- ساری قوم فوج کے ساتھ متحد تھی جو کہ انقلابی شہریوں پر مشتمل تھی ایک ایسی جنگ جو تقریباً سارے یورپ نے فرانس کے خلاف شروع کی تھی ایسی حالت میں فرانس کو صرف تنخواہ یافتہ فوج سے کچھ مدد نہیں مل سکتی تھی۔
- جاکوبن دستور کے تحت عوام کو حق رائے دہی اور حق مخالفت دیا گیا۔دستور میں کہا گیا کہ حکومت عوام کو کام اور روزگار فراہم کرے گی۔ سارے عوام کی خوشی ہی حکومت کا مقصد قرار دیا گیا گو کہ وہ کبھی عمل میں نہیں لایا گیا مگر تاریخ میں یہ دنیا کا پہلا حقیقی جمہوری دستور تھا۔
- حکومت نے فرانس میں غلامی اور استعمار کو ختم کیا۔نپولین کا اقتدار پر آنا پیچھے کی طرف ایک قدم تھا۔گو کہ اس نے عوامی اقتدار کو تباہ کردیا اور ایک سلطنت قائم کی مگر عوامی اقتدار کے نظریے کو تباہ نہیں کیا جاسکتا۔

- نپولین کی شکست کے بعد فرانس کی قدیم برسراقتدار حکومت کو اقتدار پر لایا گیا۔ بہرحال چند سالوں میں 1830ء میں اور ایک انقلاب برپا ہوا۔
- 1848ء میں شہنشاہیت کو بے دخل کر دیا گیا لیکن جلد ہی وہ دوبارہ قائم ہوگئی۔ بالآخر 1871ء میں دوبارہ جمہوریہ کے قیام کا اعلان کیا گیا۔
- انقلاب عام آدمیوں یعنی کسانوں اور غریب لوگوں کی جانی قربانیوں کی مدد سے رونما ہوا۔ 1792ء میں تاریخ میں پہلی مرتبہ پیشہ ور افراد اور جائیداد سے محروم طبقات کو مساوی سیاسی حقوق دیئے گئے۔
- حق رائے دہی اور نمائندوں کا انتخاب کا حق عوام کے مسائل کا حل نہ ہوسکا۔ کسانوں کو ان کی زمین مل گئی لیکن، مزدور اور ہنرمند افراد اور وہ لوگ جو انقلابی تحریک کی ریڑھ کی ہڈی تھے انہیں حقیقی مساوات نہ مل سکی۔
- ان کے نزدیک حقیقی مساوات صرف معاشی مساوات سے ہی ہوسکتی ہے۔ فرانس جلد ہی وہ پہلا ملک بن گیا جہاں سماجی مساوات کا نظریہ اور سوشلزم نے ایک نئے طرز کی سیاسی تحریک کو جنم دیا۔
- **یورپ کی سلطنت:** اطالوی زبان بولنے والا صوبے لمبارڈی اور وینشیا تھے۔ ہنگری میں آدھی آبادی میکیار بولی بولتی تھیں اور آدھی آبادی مختلف بولیاں بولتی تھی گلیشیا میں حکمران پولینڈ کی زبان بولتے تھے۔ ان کے علاوہ تین برتری رکھنے والے گروہ اس سلطنت کی چہار دیواری میں رہتے تھے۔
- بہت سارے کسانوں کی رعایا، بوہیمیا، کے رہنے والے' شمال میں رہنے والے سلوواکس' کارنیولا میں سایونس، کروئیٹس جنوب میں، ٹرانسلوانیا کے شمال میں رومی لوگ۔ اس قسم کے اختلافات سیاسی اتحاد کو آسانی سے ترقی نہیں دے سکتے تھے۔ صرف ایک تعلق جوان مختلف گروہوں کو آپس میں باندھے ہوئے رکھا تھا ایک شہنشاہ کی حکمرانی کا تصور تھا۔
- **اشرافیہ اور نیا متوسط طبقہ:** براعظم میں سماجی اور سیاسی طور پر برتری رکھنے والی جماعت زمیندار اشرافیہ تھی اس جماعت کے ارکان ایک عام طریقہ زندگی پر متحد تھے۔
- جو اطراف واکناف دور دراز علاقوں اور شہروں میں جائیداد اور گھروں کے مالکین تھے۔ وہ سفارتی مقاصد کے لیے فرانسیسی زبان بولا کرتے تھے اور ان کے خاندان اکثر شادی کے بندھنوں سے جڑے ہوئے تھے۔ یہ جماعت عددی اعتبار سے کم افراد پر مشتمل تھی۔ آبادی کی اکثریت کسانوں پر مشتمل تھی۔
- مغربی علاقوں میں زیادہ تر کارشتکاری کسانوں اور چھوٹے مالکین کے ذریعہ کی جاتی تھی جب کہ مشرق میں اور وسطی یورپ میں زمین کی ملکیت کا طریقہ وسیع جاگیروں کا تھا جس میں بندھوا مزدور کاشتکاری کرتے تھے۔
- **آزادانہ قومیت پسندی:** انیسویں صدی کے اوائل میں قومی یکجہتی کے خیالات یورپ میں آزادی پسندوں کے نظریات سے قریب سے جڑی ہوئی تھی۔
- لبرل ازم، کا لفظ لاطینی زبان کے ''ماخذِ لبر'' سے لیا گیا ہے جس کے معنی آزاد کے ہیں۔ نئے متوسط طبقات کے لیے آزادیت پسندی افراد کی آزادی اور قانون کے آگے سارے لوگوں کی برابری کے لیے ہے۔
- سیاسی طور پر وہ منظوری دی گئی حکومت (عوامی) حکومت پر زور دیتی ہے۔ فرانسیسی انقلاب حریت پسندی، مطلق العنانی اور چرچ کے مراعات کے خاتمہ ایک دستور اور عوامی نمائندہ حکومت کے لیے جو کہ پارلیمنٹ کے ذریعہ ہو کے لیے کھڑی ہوئی انیسویں صدی کے حریت پسندوں نے خانگی جائیدادوں کے تحفظ پر زور دیا۔

- قانون کے آگے سارے لوگوں کی برابری حق رائے دہی کے لیے نہ تھی۔ آپ کو شائد یاد ہوگا کہ انقلاب زدہ فرانس جو کہ آزاد جمہوریت کو بحیثیت سیاسی تجربے کے سب سے پہلے استعمال میں لا رہا تھا وہاں حق رائے دہی اور حکومت کو منتخب کرنے کا حق صرف جائیداد رکھنے والوں کو دیا جاتا تھا۔ جائیداد نہ رکھنے والے مرد اور تمام عورتوں کو سیاسی حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا۔
- مختصر سی مدت کے لیے جا کوبین علاقے سے تعلق رکھنے والے تمام بالغ مردوں کو حق رائے دہی دیا گیا تھا۔ بہر حال نپولین کے بنائے ہوئے قانون میں حق رائے دہی کو محدود کیا گیا اور خواتین کے مرتبے کو گھٹا کر باپ اور شوہر کی سرپرستی میں رکھ دیا گیا تھا۔
- اوائل انیسویں اور بیسویں صدی میں خواتین اور جائیداد نہ رکھنے والے مردوں نے یکساں حقوق کا مطالبہ کرتے ہوئے مخالف تحریکوں کو منظّم کیا۔ معاشی دائرہ کار میں حریت پسندی بازاروں کی آزادی، اشیاء اور سرمائے کے چلن پر حکومت کی تحدیدات کی برخواستگی کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔
- انیسویں صدی کے دوران یہ ابھرتے ہوئے متوسط طبقے کا پرزور مطالبہ رہا۔
- نپولین کے نظم ونسق کے تحت لاتعداد چھوٹی میونسپلٹیوں کو یکجا کرنے 39 ریاستوں پر مشتمل ایک وفاق بنایا گیا۔ ان میں کا ہر ایک اپنی خود کی کرنسی اور اوزان و پیمانہ جات رکھتا تھا۔
- 1833ء میں ایک تاجر جس کو اپنی چیزیں فروخت کرنے کے لیے ہیمبرگ سے نیورمبرگ کا سفر کرنا پڑتا تھا اسے 11 کسٹم کے اداروں سے گذرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کو 5 فیصد کسٹم ڈیوٹی ادا کرنا پڑتا تھا۔ کسٹم ڈیوٹی اکثر چیزوں کے وزن اور پیائش کے مطابق ہوتی تھی۔
- چوں کہ ہر خطہ اپنے خود کے اوزان و پیمانہ جات رکھتا تھا اس لیے حساب کتاب میں بہت زیادہ وقت لگ جاتا تھا۔ مثال کے طور پر کپڑے کو ناپنے کے لیے ایک پیائش ہوتی تھی جو ہر مقام میں الگ پیائش رکھتی تھی۔
- فرانکفرٹ میں ایک ایلی یعنی میٹر 54.7 سنٹی میٹر کپڑے کے برابر ہوتا تھا۔ مینسز میں 55.1 سنٹی میٹر، نیورمبرگ میں 65.6 سنٹی میٹر اور فیری برگ میں 53.5 سنٹی میٹر کے برابر ہوتا تھا۔
- 1834ء میں پروشیا کی ایما پر زولویرین یا کسٹم کی انجمن قائم ہوئی جس میں جرمنی کی اکثر ریاستیں شامل ہوئیں۔ اس انجمن نے مصارف کے بوجھ میں کمی کی اور کرنسی کی تعداد کو تیس سے دو تک گھٹا دیا۔
- ریلوے راستوں کے بچھے ہوئے جال نے نقل وحرکت اور معاشی فوائد کو قومی اتحاد سے مربوط کرنے کا کام کیا۔ معاشی قومیت پسندی کی ایک لہر نے قومیت پسندی جذبات کو مستحکم کیا۔
- **1815ء کے بعد ایک نئی قدامت پسندی:** 1815ء میں نپولین کی شکست کو دیکھتے ہوئے یورپی حکومتیں قدامت پسندی کے جذبہ سے متاثر ہونے لگیں۔
- قدامت پسند یہ یقین رکھتے تھے کہ ریاست کے روایتی ادارے جیسے شہنشاہیت کلیسا، سماجی رتبے جائیداد اور خاندان کو محفوظ رکھا جانا چاہئے۔ اکثر قدامت پسند انقلابی دور سے ماقبل کے حالات سماج میں دوبارہ لانا نہیں چاہتے تھے۔
- انھوں نے نپولین کی لائی ہوئی تبدیلیوں کو محسوس کیا کہ جدیدیت درحقیقت روایاتی ادارے جیسے شہنشاہیت کو مضبوط کرنے میں مددگار ثابت ہوئی ہے۔ یہ ریاست کی قوت کو زیادہ موثر اور مضبوط بناتی ہے۔
- ایک جدید فوج، ایک باصلاحیت حکمرانی ایک متحرک معیشت، جاگیردارانہ نظام اور بندھوا مزدوری کا خاتمہ یورپ کی مطلق العنان شہنشاہیت کو مضبوط کر سکتے ہیں۔

- 1815 میں یورپ کے طاقتور نمائندے برطانیہ، روس، پروشیاء اور آسٹریا جنھوں نے مشترکہ طور پر نپولین کو شکست دی تھی ویانا نامی مقام پر ملاقات کی تاکہ یورپ کے مسائل کو حل کر سکیں۔ اس کانگریس کی میزبانی آسٹریا کے چانسلر ڈیوک میٹرنچ نے کی۔
- نپولین کی جنگوں کیوجہ سے یورپ میں ہوئی تبدیلیوں کو ختم کرنے اور بوربن خاندان جو انقلاب فرانس کے وقت بے دخل کر دیا گیا تھا اسکو دوبارہ اقتدار پر لانے کی غرض سے 1815ء کا ویانا کانگریس کا معاہدہ روبہ عمل لایا گیا۔ فرانس اپنے وہ علاقے کھو چکا تھا جن کو نپولین کے دور میں شامل کر لیا گیا تھا۔
- فرانس کے سرحدوں پر کئی ریاستوں کے قیام کا سلسلہ شروع ہوا تھا تاکہ فرانس کی وسعت کو مستقبل میں بڑھنے سے روکا جا سکے۔ اہم مقصد ان شہنشاہوں کو دوبارہ اقتدار پر لانا تھا جس کو نپولین نے اقتدار سے بے دخل کر دیا تھا اور یورپ میں ایک قدیم ترتیب کی ابتداء کرنا تھا۔
- 1815ء میں شروع ہوا قدامت پسندوں کا دور مطلق العنان تھا۔ وہ تنقید اور انکار برداشت نہیں کرتے تھے اور مطلق العنان حکومت کے جواز کے تعلق سے سوال اٹھانے والی تحریکوں کو دبا دیتے تھے۔ ان میں سے اکثر نے اخبارات کتابوں، ڈراموں اور پر پابندی لگا دی جو آزادی کے خیالات کی ترجمانی کرتے تھے اور فرانس کے انقلاب سے منسلک تھے۔
- اس کے باوجود فرانسیسی انقلاب کی یادیں آزادی کے متوالوں کو اکساتی رہیں۔ اہم مسائل میں سے ایک جس پر حریت پسند قوم پرستوں نے قدامت پسندوں پر تنقید کی وہ صحافت کی آزادی تھی۔
- **تخیل پسندی اور قومی جذبہ:** قومیت پسندی کا ارتقاء صرف جنگوں اور علاقائی وسعت سے نہیں ہوا۔ ثقافت نے قومی فنون لطیفہ، شاعری، کہانیوں اور موسیقی کے خیالات کی تخلیق میں اہم کردار ادا کیا۔ قومی جذبات کی ترجمانی اور اس کو سنوارنے میں اہم رول ادا کیا۔
- تخیل پسندی ایک ثقافتی تحریک ہے جو قومی جذبات کی ایک مخصوص شکل کو بڑھاوا دینے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ تخیل پسند یا افسانوی فن کاروں اور شعراء نے عام طور پر سائنس، معقولیت پسندی کی عظمت پر تنقیدیں کیں اور اس کے بجائے جذبات خیال پسندی اور روحانی احساسات پر زور دیا۔
- **مشقتیں اور عوامی بغاوت:** 1830 عیسوی کے سال میں یورپ میں معاشی مشقتیں بہت زیادہ تھیں۔ اٹھارویں صدی کے نصف اول میں سارے یورپ میں آبادی میں برے پیمانے پر اضافہ ہوا۔ اکثر ممالک میں روزگار سے زیادہ روزگار کے طلب گار تھے۔
- 1848ء بھی ان سالوں میں سے ایک ہے۔ غذائی اشیاء کی کمی اور بے تحاشہ بے روزگاری پیرس کی آبادی کو سڑکوں پر لا کھڑا کر دیا۔ رکاوٹیں کھڑی کر دی گئیں اور لوئی فلپ کو فرار ہونے پر مجبور کر دیا گیا۔ ایک قومی اسمبلی نے عوامی حکومت کا اعلان کیا اور 21 سال کے مردوں کو رائے دہی کا حق اور کام کے حق کی طمانیت دی گئی۔ روزگار فراہم کرنے کے لیے قومی کارخانے قائم کئے گئے۔
- **1830 اور 1848 کے انقلاب:** جوں ہی قدامت پسند سلطنتوں نے اپنی قوت کو جمع کرنا شروع کیا حریت پسندی' قومیت پسندی کو یورپ کے کئی حصوں میں انقلاب سے قریب ہو گئیں جیسا کہ اطالیہ اور جرمنی کی ریاستیں، اوٹومان سلطنت کے صوبے، آئرلینڈ اور پولینڈ وغیرہ، انقلابوں کی رہنمائی آزادی پسند قوم پرست کر رہے تھے جو پڑھے لکھے متوسط و خوشحال طبقے سے تعلق رکھتے تھے ان میں پروفیسر، اسکول کے اساتذہ کلرک اور متوسط تجارتی طبقے کے ارکان تھے۔
- 1814 کے معاہدے کے مطابق اس نے پارلیمنٹ کی رضامندی سے حکومت کی۔ لوئی نے جب تک حکومت کی فرانس میں آسودگی تھی
- لیکن 1824ء میں ان کا تیسرا بھائی چارلس دہم تخت پر بیٹھا (1830-1820)۔ وہ انقلابات کا سخت دشمن تھا اور امراء اور مذہبی امور انجام دینے والے طبقے کو خصوصی مراعات بحال کرنا چاہتا تھا۔

- نائبین کے دفتر نے اس کے ان کاموں پر اعتراض کیا تو اس نے 1814ء کے اصولوں کو رد کر دیا اور اپنی مرضی کے مطابق حکومت کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس چیز نے کھلے عام انقلاب برپا کر دیا جس سے چارلس کو تخت تاج چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا اور لوئی فلپ اس کا دور کے رشتے کا بھائی بادشاہ بن گیا۔ (1848-1830ء تک)
- 1830ء میں چارلس دہم کے خلاف بغاوت سے بغاوتوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا جیسا کہ آپ کو یاد ہوگا کہ ہالینڈ اور بلجیم کو ویانا کانگریس نے متحد کر دیا تھا۔ یہ اتحاد ویانا کانگریس کے ذمہ داروں کی کم عقلی کا ثبوت تھا۔ کیونکہ دونوں ممالک قومیت، زبان اور مذہب میں مختلف تھے اس کے علاوہ حکومت میں ڈچ بلجیم کے لوگوں سے زیادہ طاقت رکھتے تھے۔
- 1830ء میں بلجیم کے لوگوں نے بغاوت کی اور ایک آزاد ریاست تشکیل دی۔ بڑی طاقتوں نے اس کو مخالف نظروں سے دیکھا لیکن وہاں ان کے کرنے کے لیے کچھ نہ تھا فرانس اپنے انقلاب میں مصروف تھا آسٹریا کافی دوری پر تھا۔ آخر کار بلجیم کی آزادی کو تسلیم کر لیا گیا۔ انھوں نے دستوری شہنشاہیت قائم کی جو فرانس میں لوئی فلپ کی حکومت کی طرح تھی۔
- بغاوت پولینڈ تک پھیل گئی جس کے اکثر علاقے ویانا کانگریس نے روس کو دیئے تھے۔ پولینڈ کی حالت بلجیم سے مختلف تھی کیونکہ اس کو روس نے شامل کر لیا تھا جو کہ ایک عظیم طاقت تھی،
- پولینڈ والوں کو اس کے پڑوسیوں سے کوئی مدد نہیں ملی۔ باوجود اس کے کہ انھوں نے بہت جانفشانی سے لڑائی کی لیکن وہ ہار گئے۔ نتیجے کے طور پر زار نے پولینڈ کو روس کا ایک حصہ بنا لیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں پولینڈ والوں کو قتل کر دیا گیا اور ان میں قومی جذبے کو مٹانے کے لیے جو کچھ ممکن ہو سکا کیا گیا۔
- **1848ء کی بغاوت:** 1830 کی طرح 1848ء میں بھی فرانس میں انقلاب کی ابتداء ہوئی۔ لوئی فلپ کی حکومت کو دستوری شہنشاہیت قرار دیا جاتا تھا۔ حقیقت میں اس کو شہریوں کا بادشاہ کہا جاتا تھا۔
- رسم تاج پوشی کے وقت کیا گیا ''خدا کی مہربانی اور قوم کی رضامندی سے یہ رسم تکمیل پائی 1848 تک اس کی حکومت نے بہت حد تک قوم کو نظر انداز کیا۔ اس کی حکومت کے کئی مخالفین پیدا ہو گئے۔ اس کے مخالفین کی تعداد بڑھنے لگی۔
- بادشاہ کا وزیر اعظم غیر معروف تھا۔ بادشاہ کو اسے ہٹانا پڑا۔ معزول وزیر کے گھر کے سامنے فساد پھوٹ پڑا۔ بادشاہ کے سپاہیوں نے گولیاں چلائی جس سے تئیس لوگ مارے گئے ہجوم بہت پرتشدد ہو گیا جمہوریہ زندہ باد کے نعرے گونجنے لگے جس کی وجہ سے لوئی فلپ نے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھی جیسا کہ اس کے رشتہ دار بھائی لوئی (سولہ) XIV نے کیا تھا۔ وہ انگلینڈ چلا گیا۔
- پیرس میں جہاں انقلابی جذبہ زوروں پر تھا سڑکوں پر لڑائیاں جاری رہیں۔ کام کرنے والے لوگوں نے کام کا مطالبہ کیا۔ تھوڑے وقت کے لیے عبوری حکومت نے ان کو کام فراہم کرنے کی کوشش کی۔
- یہ تجربہ کرنے والا رہنما لوئی بلانک تھا جو کہ سماجیت پسند (سوشلسٹ) تھا۔ بے ایمانی اور لالچ نے اس منصوبے کو ناکارہ بنا دیا اور تشدد جاری رہا۔ حکومت کی فوجوں نے بالآخر باغیوں کو شکست دی اور سخت سزائیں نافذ کیں۔
- **1848ء کا انقلاب اور خواتین:** عورتوں کو سیاسی حقوق دینے کا مسئلہ متنازعہ تھا۔ حالانکہ آزادانہ تحریک میں عورتوں نے کئی سالوں تک بہت ہی مستعدی سے حصہ لیا۔ خواتین کی اپنی انجمنیں تھیں۔ انہوں نے کئی اخبارات جاری کئے۔
- سیاسی مجالس اور مظاہروں میں حصہ لیا۔ اس کے باوجود انھیں اسمبلی انتخابات میں رائے دہی کے حق سے محروم کر دیا گیا۔ فرانکفرٹ کی پارلیمنٹ جو سینٹ پال کے چرچ میں منعقد ہوئی تھی وہاں خواتین کو ملاقاتیوں کے حصہ میں صرف مشاہدہ کرنے کے لیے داخلہ دیا گیا۔

- 1848ء کے بعد یورپ میں قومیت پسندی نے جمہوریت اور انقلاب سے دوری اختیار کی۔ قومیت پسند جذبات کو اکثر قدامت پسندوں نے ریاستی طاقت کے ارتقاء اور یورپ میں سیاسی برتری کے لیے استعمال کیا۔
- وزیراعظم اوٹووان بسمارک جو اس اتحاد کا معمار تھا پروشیا کی فوج اور افسر شاہی کی مدد سے اس کو مکمل کیا۔ سات سالوں میں، آسٹریا، فرانس اور ڈنمارک سے تین جنگیں لڑی گئیں جس کا نتیجہ پروشیا کی فتح سے ظاہر ہوا اور جرمنی کے اتحاد کا عمل مکمل ہوا۔ جنوری 1871ء میں پروشیاء کے بادشاہ ولیم اول کو جرمنی کا شہنشاہ قرار دیا گیا جس کی رسم تاجپوشی ورسائلز میں منعقد ہوئی۔
- قومی تعمیر کے مرحلہ میں جرمنی نے پروشیائی طاقت کی برتری کا مظاہرہ کیا۔ نئی ریاست نے جرمنی میں کرنسی، بینکوں کا نظام، جائز اور قانونی طریقہ کار کو جدید طرز عطا کرنے پر زور دیا۔ پروشیائی طریقہ کار اور اقدامات ساری جرمنی کے لیے ایک نمونہ کی حیثیت پا چکے تھے۔
- جرمنی کی طرح اطالیہ بھی سیاسی تقسیم کی ایک طویل تاریخ رکھتی ہے۔ اطالوی کئی چیدہ چیدہ ریاستوں میں اور کثیر قومی سلطنت ہبسبرگ میں پھیلے ہوئے تھے۔ انیسویں صدی کے وسط میں اٹلی سات ریاستوں میں منقسم تھی جن میں سے صرف سارڈینیا۔ پیڈی مانٹ پر اطالوی شاہی خاندان حکومت کرتا تھا۔
- 1830ء کے دوران جوزف میزنی نے اطالوی جمہوریہ کے اتحاد کو ایک مستحکم نظام العمل دیا۔ اس نے **نوجوان اطالیہ (Young Italy)** نامی خفیہ تنظیم کی بنیاد ڈالی تاکہ اپنے مقاصد کو پورا کر سکے۔
- 1831ء اور 1848ء کی بغاوتوں کی ناکامی کا مطلب تھا کہ اب ذمہ داری سارڈینیا۔ پیڈی مانٹ کے حکمران وکٹر ایمانیول پر پڑی کہ وہ اطالوی ریاستوں کو جنگ کے ذریعہ سے متحد کرے۔ اس علاقہ کے حکمران طبقے کی نظر میں متحدہ اطالیہ کے ذریعے معاشی ترقی اور سیاسی برتری ممکن تھی۔
- وزیراعظم کیاور جس نے اس تحریک کی رہنمائی اطالیہ کے علاقوں کو متحد کرنے کے لیے کی تھی وہ نہ تو انقلابی تھا نہ ہی جمہوریت پسند۔ اطالیہ کے دیگر پڑھے لکھے، دولتمند اور اونچے طبقے کے افراد کی طرح وہ فرانسیسی زبان اطالوی زبان سے بہتر بولا کرتا تھا۔
- فرانس کے ساتھ کیاور کے سفارتی گٹھ جوڑ کی وجہ سے سارا ڈینا 1859ء میں آسٹریائی فوجوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا۔ عام فوج کے علاوہ مسلح رضا کار افراد گیری بالڈی کی قیادت میں جنگ میں شامل ہوئے۔
- 1860ء میں وہ جنوبی اٹلی اور سسلی کی دو حکومتوں کی طرف روانہ ہوئے اور مقامی کسانوں کی حمایت حاصل کی تاکہ اسپین کے بادشاہوں کو باہر نکالا جا سکے۔
- 1871ء میں وکٹر ایمانیول دوم نے متحدہ اٹلی کے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ بہرحال اطالوی عوام کی اکثریت جن میں ان پڑھ کافی تعداد میں تھے وہ آزاد قومیت پسند نظریے سے ناواقف تھے۔
- کسانوں کی اکثریت جنھوں نے جنوبی اٹلی میں گیری بالڈی کی حمایت کی تھی کبھی ''اطالیہ'' کے بارے میں نہیں سنا تھا اور یہ سمجھتے تھے ''لا طالیہ'' وکٹر ایمانیول کی بیوی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) کس انقلاب نے لفظ ''قوم'' کو جدید معنی دیا۔

(1) امریکی انقلاب (2) روسی انقلاب (3) فرانسیسی انقلاب (4) برطانوی انقلاب

(2) لبرل ازم، کا لفظ کس زبان کے ''ماخذِ لبر'' سے لیا گیا ہے

(1) لاطینی (2) یونانی (3) اطالوی (4) انگریزی

(3) نپولین کے نظم ونسق کے تحت لاتعداد چھوٹی میونسپلٹیوں کو یکجا کر کے کتنی ریاستوں پر مشتمل ایک وفاق بنایا گیا۔

(1) 35 (2) 38 (3) 49 (4) 39

(4) فرانکفرٹ میں ایک ایلی یعنی میٹر کتنے سنٹی میٹر کپڑے کے برابر ہوتا تھا۔

(1) 54.6 (2) 54.7 (3) 54.9 (4) 54.2

(5) کونسے سال ویانا کانگریس کا معاہدہ روبہ عمل لایا گیا۔

(1) 1817ء (2) 1871ء (3) 1815ء (4) 1818ء

(6) کس نے نے نوجوان اطالیہ (Young Italy) نامی خفیہ تنظیم کی بنیاد ڈالی۔

(1) جوزف میزنی (2) کاوور (3) بسمارک (4) نپولین

(7) فرانس کے ساتھ کیاور کے سفارتی گٹھ جوڑ کی وجہ سے ساراڈینا 1859ء میں فوجوں کو شکست دینے میں کامیاب ہوگیا۔

(1) جرمن (2) روسی (3) آسٹریائی (4) امریکی

(8) میں وکٹر ایمانیول دوم نے متحدہ اٹلی کے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔

(1) 1873ء (2) 1871ء (3) 1872ء (4) 1875ء

جوابات

1-3	2-1	3-4	4-2	5-3	6-1	7-3	8-2

اطالیہ کا اتحاد

- عہد عتیق سے اطالیہ عظیم رومی سلطنت میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔
- فرانسیسی انقلاب نے اطالیہ پر گہرے اثرات مرتب کئے۔
- 1815ء کی ویانا کانگریس نے اطالوی عوام کے قومی احساسات کو نظر انداز کرتے ہوئے اطالیہ کو چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں تقسیم کر دیا۔
- حب الوطنی اور قومیت کا شعور پیدا کرنے کے لئے خفیہ انجمنیں قائم کی گئی اور ایک خفیہ انجمن ''کاربوناری'' تھی۔
- جیسپ میسنی نے سب سے پہلے عظیم اطالیہ کے نظریہ کو پیش کیا۔
- میزنی یا میسنی نے ایک تنظیم ''نوجوان اطالیہ Young Italy قائم کی۔
- میزنی نے اطالیہ کے لوگوں میں قومی شعور بیدار کیا۔
- جیری بالڈی یا ونسٹنٹ جیوبرٹی نے ایک کتاب 1843ء میں The Moral and Social Primary of Italians لکھی۔
- ڈاکٹر امانیول دوم نے اطالیہ کے اتحاد میں کلیدی کردار ادا کیا۔
- ڈاکٹر امانیول دوم ''ایک دیانتدار حکمراں'' کے نام سے جانا جاتا تھا۔
- اٹلی کے اتحاد میں کونٹ کاور نے انتہائی موثر رول ادا کیا۔
- کونٹ کاور امانیو کا وزیر عظم تھا۔
- کریمین کی جنگ میں ایک طرف روس اور دوسری طرف ترکی، برطانیہ اور فرانس تھے۔اس جنگ میں کاور کو شکست ہوئی اور برطانیہ اور فرانس نے فتح حاصل کی۔
- جوزف گری بالڈی نے رضا کار فوج لال قمیص (Red Shirts) قائم کی۔

- وینیشیا کا الحاق اطالیہ میں 1866ء میں کیا گیا۔
- 1870ء میں روم کو اٹلی میں شامل کیا گیا اور روم اٹلی کا صدر مقام بن گیا۔

جرمنی کا اتحاد

- جدید تاریخ عالم میں اٹلی کے اتحاد کی طرح جرمنی کا اتحاد بھی ایک اہم واقعہ ہے۔
- 1870ء میں جرمنی کا اتحاد عمل میں لایا گیا۔
- جرمنی کے اتحاد کی کوششیں انیسویں صدی کی ابتداء میں شروع ہوئی۔
- جرمنی ریاستوں پر نپولین کے حملوں نے جرمنی کے اتحاد کی بنیاد رکھی۔ نپولین نے سو جرمنی ریاستوں کو فتح کیا۔
- نپولین نے 1806ء میں آسٹریا سے پرس برگ کا معاہدہ کیا جس کے رو سے آسٹریا کے حکمراں کو مقدس رومی حکمراں کا خطاب دیا جاتا تھا
- ختم کر دیا گیا اور مقدس رومی سلطنت مقدس رہی اور نہ ہی رومی اور نہ ہی کوئی مملکت رہی۔
- نپولین نے جرمنی کے مقبوضہ علاقوں میں انقلابی اصلاحات نافذ کئے۔
- نپولین کے زوال کے بعد 1815ء میں ویانا کانگریس کا انعقاد ہوا اور اس نے جرمنی کو تسلیم کیا۔
- 1818ء میں سولہ جرمن ریاستوں میں ایک مشترکہ کسٹم یونین قائم کی۔
- جرمنی اتحاد کے فروغ میں نطشے، ہیگل اور اسٹین نے اہم کردار ادا کیا۔
- 1848ء میں جرمن کی مجلس کے حکم پر پارلیمان کے لئے انتخابات ہوئے اور 831 منتخبہ نمائندے فرانکوٹ میں جمع ہوئے اور جرمنی کے لئے دستور بنانے کی ذمہ داری لی۔
- بسمارک وہ شخص تھا جس نے جرمنی کے اتحاد کو ممکن بنایا۔ وہ 1862ء میں چانسلر بنا۔
- تاریخ میں بسمارک کو فولاد اور خون کے نام سے جانا جاتا ہے۔
- بسمارک نے جو پہلا بین الاقوامی مسئلہ حل کیا وہ 1863ء کا روس کے خلاف پولینڈ کی بغاوت تھی۔
- بسمارک نے ڈنمارک سے 1864ء میں جنگ کی اور فتح حاصل کی۔
- آسٹریا کو یکا و تنہا کرنے کے بعد بسمارک نے جنگ کی تیاری کی شروعات کی۔
- اسٹریا چاہتا تھا کہ جرمن مجلس بسمارک کے حملہ کو روکنے کے لئے اپنی فوج روانہ کرے۔
- آسٹریا اور جرمنی مجسل کی فوجوں نے مشترکہ طور پر پرشیاء کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔
- بسمارک اس جنگ میں شامل ہوا۔ اٹلی نے پرشیاء سے ہاتھ ملا لیا۔
- جون 1866ء میں جنگ کا آغاز ہوا اور یہ جنگ دو ماہ تک چلتی رہے۔ اسی اسے سات ہفتوں والی جنگ کہا جاتا ہے۔
- اس جنگ میں پرشیاء کی فوجوں نے کامیابی حاصل کی۔
- 1866ء میں پریگ معاہدہ طئے کیا گیا۔
- پرشیا نے نئی ریاستوں کے ساتھ شمالی جرمنی کا اتحاد قائم کیا۔
- پرشیا کا حکمراں اتحاد کا صدر مقرر کیا گیا۔
- جرمنی کے اتحاد کے دوسرے مرحلے میں جنوبی ریاستوں کا الحاق عمل میں لایا گیا۔

- فرانس۔ پرشیا کے درمیان جنگ 71-1870 ہوئی جس میں فرانس کو شکست ہوئی۔
- فرانکفرٹ کا معاہدہ فرانس اور پرشیاء کے درمیان 1871ء میں طئے پایا جس میں پرشیا کے مفادات کو ترجیح دی گئی۔
- **لیبیاء**: لیبیاء شمالی آفریقہ کا غریب ملک تھا۔ جو اٹلی کی نوآبادی تھا اور 1951ء میں طویل جدوجہد کے بعد آزاد ہوا۔ جب لیبیاء آزاد ہوا تب اٹلی سے ملک کا اقتدار اعلیٰ بادشاہ ادریس کو منتقل کیا جس نے ملک پر چند امیر اور طاقتور خاندانوں کی مدد سے حکومت کی۔
- 1959ء میں لیبیاء میں پٹرول کے کثیر ذخائر برآمد ہوئے اور تیل کی فروخت سے ملک میں دولت کی فراوانی ہوئی۔ حکمرانوں اور طاقتور خاندانوں نے اس نئی دولت پر قبضہ کرلیا۔ اسی دوران شمالی افریقہ میں قومیت کی نئی لہر اٹھی۔
- نوجوان طبقہ جدید نئی سلطنت کا احیاء چاہتا تھا جو کہ نوآبادیاتی اقتدار اور دلچسپی کے مطیع نہ ہوں بلکہ عوامی فلاح کے لئے کام کریں۔ وہ ملک میں اصلاحات' عورتوں پر تشدد کا خاتمہ' مستقل طور پر قبیلوں کے درمیان جنگوں کی روک تھام اور امن واتحاد کے لئے کوشاں تھے۔ وہ تیل سے حاصل شدہ نئی دولت کو مساویانہ طور پر تقسیم کو یقینی بنانا چاہتے تھے۔ لیبیاء کی اکثریتی عوام اس نظریہ سے کافی متاثر ہوئی
- 1969ء میں معمر قذافی اور 70 نوجوان فوجی عہدیداروں کے گروہ نے لیبیاء کا کنٹرول اپنے قبضہ میں لے لیا۔ آفسروں کا گروہ اپنے آپ کو Free Officer Movement کہتا تھا۔ بادشاہ ادریس اول نے ملک سے فراری اختیاری کی۔
- ملک میں شہنشایت کا خاتمہ ہوا اور ملک Socialist Libyan Arab Republic قرار پایا۔ فوج نے اقتدار اعلیٰ کی منتقلی میں مکمل تعاون کیا۔ یہ تحریک Revolutionary Command Council (RCC) کی قیادت میں چلائی گئی
- RCC' 12 فوجی اراکین پر مشتمل تھی۔ یہ نئی قیادت لیبیاء کو جدید مساوات انسانی Modern Egalitarian Country کی حیثیت سے ترقی سے ہمکنار کرنا چاہتی تھی اور ساتھ ساتھ اسلام کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا تھی۔ اسلام اکثریتی عوام کا مذہب تھا۔
- نئی طرز حکومت نے مختلف اصلاحات شروع کیئے اور لیبیاء کو تیزی سے ترقی کی جانب گامزن کیا۔ تیل کے وسائل کو قومیایا گیا۔ کاشتکاری کے اضافہ کے لئے غریب مزدوروں کو آبپاشی کی زمینات دی گئی تاکہ خانہ بدوش Nomadism نظام کا خاتمہ ہوا۔
- اقدامات کے سبب لیبیاء پورے افریقہ میں اعظم ترین سماجی خدمات کے حصول کے قابل بن پایا۔ اوسط حیات جو 50 سال سے کم تھی بڑھ کر 77 سال ہوگئی۔ آج مرد وخواتین کا شرح خواندگی 90% سے بھی زائد ہے۔
- قبائیل' خانہ بدوش' ناخواندگی' عورتوں پر تحدیدات کی وجہ سے لوگوں کی جمہوریت میں شراکت داری کو یقینی بنانا مشکل تھا۔ نئی لیبیائی حکومت نے عوامی مجلس' عوامی مقنّنہ کو مرکز میں منتخب کر کے عام عوام کو عوامی معاملات میں شراکت داری کیلئے حوصلہ افزائی کی کوشش کی۔ ○ اوسط طبقہ میں تعلیمی ترقی ہوئی اور لوگوں نے ان سیاسی اداروں میں حصہ لینا شروع کیا جس سے سماج میں تیزی سے تبدیلی رونماء ہوئی مگر قذافی حکومت ان جمہوری اداروں پر بھروسہ کرنے کو تیار نہیں تھی۔ اس کی جگہ انہوں نے متوازی انقلابی مجلس نظام کی تشکیل دی جنہیں قذافی اور RCC کے نامزد قریبی افراد کنٹرول کرتے تھے۔
- اور عوامی اداروں کے لیے ان غیر منتخب افراد کے فیصلوں کو نافذ کرنا لازمی تھا۔ اس کے نتیجہ میں لوگوں کو ان اداروں سے دلچسپی ختم ہوگی لیکن حکومت نے عوام کو زبردستی اس میں شمولیت کیلئے دباؤ ڈالا۔
- RCC خود کو مخالفت اور تنقید کو بالکل برداشت نہیں کرتی تھی۔ وہ سیاسی مخالفین کو گرفتار کرتی۔ اذیتیں دیتی اور وحشیانہ انداز فوج کی مدد سے ہلاک کیا کرتی تھی۔ صحافت کیلئے آزادی نہیں تھی۔ آزاد تنظیموں جیسے تجارتی انجمنوں اور دیگر تنظیموں اور کسی بھی سیاسی جماعت کو لیبیاء میں کسی سرگرمی کی اجازت نہیں تھی۔

- 2010ء کے اوخر میں عرب دنیا کے اطراف جمہوری حکومتیں قائم کرنے کی تحریکیں چلائی گئی۔ اس تحریک کا آغاز چھوٹے سے ملک تیونس (Tunisia) میں ہوا اور مصر، لیبیاء، یمن، بحرین، شام اور دیگر ممالک میں تحریکیں پھیل گئیں۔ ان انقلابی مظاہروں، احتجاج اور جنگوں کی لہریں جو عرب دنیا میں 18 دسمبر 2010ء کو شروع ہوئی اس ان کو بہار عرب (Arab Spring) کے نام سے شہرت حاصل ہوئی۔
- **لیبیاء میں تبدیلی:** بن غازی جیسے کئی شہروں میں شہری سہولیات کی حالت تشویشناک تھی، کئی شہری بے روزگار تھے۔ اور اکثر خاندانوں کی کوئی مستقل آمدنی کا ذریعہ نہیں تھا۔
- ملک بھر میں عوام انٹرنٹ اور موبائل فون کے ذریعے اپنے احساسات کا اظہار کر رہے تھے جبکہ سرکاری میڈیا نے ان حالات کو نشر نہیں کیا۔ جنوری 2011ء کے آغاز پر ایک گروہ نے مکانات کی تعمیرات میں تاخیر اور سیاسی رشوت کی وجہ سے ملک کے شمالی مشرقی حصے کے شہر Bada میں احتجاج شروع کیا۔
- احتجاج پر امن جلوس کے طور پر شروع ہوا۔ پولیس نے اس سے کچلنے کی کوشش کی مگر یہ احتجاج دیگر شہروں میں پھیل گیا۔ فروری تک یہ احتجاج پر تشدد شکل اختیار کر گیا۔
- فروری میں مظاہرے تشدد میں تبدیل ہو گئے۔ Bengazi شہر میں لوگوں نے پولیس کے خلاف مارچ نکالا وہاں پر فائرنگ ہوئی اور لوگ زخمی ہوئے۔ عوام کے طبقے نے اپنے لئے ہتھیار اور اسلحہ حاصل کرنا شروع کیا۔
- عوام نے مختلف مطالبات کیئے۔ انہوں نے سابقہ دستور کی تجدید سے لے کر کثیر جماعتی جمہوریت کے قیام تک مطالبات کیئے۔ قذافی حکومت نے اپنے حامیوں کو جمع کر کے خود کی تائید میں مظاہرے شروع کیئے۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان خانہ جنگی (Civil War) ہوئی اور عام لوگ بھی اسلحہ سے لیس ہو گئے اور فوج کے چند اراکین بھی عوام کے ساتھ مل گئے۔
- قذافی نے مظاہروں کے خلاف اپنی بری اور ہوئی فوج کا استعمال کیا جس میں کئی لوگ ہلاک ہو گئے۔
- دنیا کے بیشتر طاقتور ممالک جیسے متحدہ ریاست امریکہ (USA) لیبیاء میں مداخلت کے خواہشمند تھے اور وہ قذافی حکومت کو ختم کر کے اپنی پسندیدہ و تائیدی حکومت کے قیام کے لئے کوشاں تھے کیونکہ وہ لیبیاء کے اہم تیل کے ذخائر پر کنٹرول کرنا چاہتے تھے۔ ان ممالک نے باغیوں کی تائید کی اور لیبیاء کو خانہ جنگی میں ڈھکیل دیا۔
- ادارہ اقوام متحدہ (UNO) نے باغیوں کی تائید کی اور لیبیاء کو No Flyzone قرار دیا۔
- لیبیائی حکومت ہوائی فوج کے ذریعے باغیوں پر بمباری نہ کر پائے۔ لیکن حکومت نے ہوائی حملوں کو جاری رکھا تب فرانس، امریکہ اور برطانیہ وغیرہ نے مشترکہ طور پر اپنی ہوائی فوج سے لیبیائی حکومت کے ٹھکانوں پر بمباری کی اس طرح لیبیا عوام نے بتدریج انقلاب کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں کامیابی حاصل کی۔
- اس کے بعد صاف و شفاف انتخابات ہوئے جس میں 100 سے زائد سیاسی جماعتوں نے حصہ لیا اور 200 نمائندے منتخب ہوئے اور نئی حکومت نے 14 نومبر 2012ء کو حلف لیا۔ انہوں نے عبوری دستور تشکیل دیا۔
- **مائمار (برما):** برما (جدید نام۔ مینمار) کی سرہندوستان کو لگتی ہے۔ برما ہندوستان کی طرح برطانوی نوآبادی تھا۔ یہ ساگوان کی لکڑی، غذائی فصل جیسے چاول اور معدنیات جیسے ٹن اور قیمتی پتھر جیسے یاقوت اور نیلم فراہم کرنے والا بڑا ملک تھا۔

- برما بھی ہندوستان کی آزادی کے صرف 5 مہینے بعد آزاد ملک بنا۔ انہوں نے ہماری طرح دوایوانوں پر مشتمل پارلیمان تشکیل دیا۔اور 1951, 1956, 1960, کے دوران انتخابات ہوئے۔
- 1947 میں آنگ سان جو برما کے نسلی گروہ کا قائد تھا اور جس نے آزادی کے حصول کے دوران ملک کی قیادت کی (اور موجودہ حزب مخالف قائد آنگ سان سوچی کے والد) اور دیگر اقلیتی گروہوں کے قائدین نے ایک معاہدہ پر گفتگو کی۔جس کے ذریعے اقلیتوں کو جمہوری عمل میں شامل کرنے کی ضمانت جاری تھی۔لیکن اس دوران آنگ سان کو قتل کر دیا گیا۔
- اس کے فوری بعد برمی فوج نے طاقت کے زور پر نسلی ریاستوں میں اقتدار بڑھانا شروع کیا۔کئی گروہوں نے اپنی ریاستوں میں اقتدار بڑھانا شروع کیا۔کئی گروہوں نے اپنی ریاستوں کے تحفظ کے لیے مسلح جدوجہد شروع کی۔وہ خودمختاری، نسلی حقوق اور جمہوریت میں شراکت داری کا مطالبہ کررہے تھے۔
- 1962ء میں جب نسلی جدوجہد پیچیدہ ہوگئی تو منتخبہ حکومت کو بے دخل کر کے فوجی جنرل Newin نے ملک کا اقتدار سنبھال لیا۔اس نے تمام صنعتوں اور معدنیاتی وسائل کو قومیانے کی کوشش کی۔
- مفت عوامی صحت اور تعلیمی نظام کو قائم کیا 1962ء اور 1965ء کے درمیان زمینداروں اور سودخوروں کے خلاف اہم قوانین وضع کیئے گئے۔ان کا مقصد کسانوں کے زمین کے حقوق کی حفاظت اور جائیداد اور کرایہ پر زمین دینے کے حقوق کا تحفظ تھا۔ان اقدامات بشمول کرایہ کو ختم کرنے کے قانون سے کسانوں کی مدد کی گئی۔
- فوجی جنرلس تب سے اس ملک پر حکومت کررہے ہیں۔یہ حکمران یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اشتراکی پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں ملک کے اہم وسائل قومی جنرلوں کے قبضہ میں ہیں۔لیبیاء جس پر فوج نے حکومت کی اور ملک میں ترقی اور فلاحی سرگرمیاں انجام دیں۔
- برما میں کوئی ترقی نہیں ہوئی اور برما غریب ومفلس ملک بن گیا۔یہاں کسانوں پر دباؤ ڈالا جاتا تھا کہ وہ اپنے بچوں کو فوج کو فروخت کردیں اور کانوں میں نیم غلامی کی حالت میں کام کریں۔جنرلس جو برما کی حکومت چلاتے تھے وہ تمام انسانی حقوق کو پامال کرتے تھے
- 1988ء میں ایک بڑا مظاہرہ فوجی حکمرانی کے خلاف پھوٹ پڑا اور ہزاروں مظاہرین کو بربریت سے قتل کر دیا گیا۔نئی فوجی کونسل نے آئندہ سالوں میں انتخابات منعقد کروانے کا وعدہ کیا اور اقتدار حاصل کرلیا۔
- اسی دوران آنگ سان سوچی نے برما میں اصلاحات کے لئے لڑائی شروع کی تھی۔اس وقت سے سوچی برما میں مظاہروں اور جمہوری حکومت کے قیام کی جدوجہد کا مرکزی کردار بن گئی۔
- حکمرانوں نے 1990ء میں انتخابات کا اعلان کیا۔اس نئے انتخابات میں سوچی کی زیر قیادت نئی سیاسی جماعت NLD نے اکثریت 80 فیصد نشستیں جیت لی جبکہ سوچی قید میں تھی لیکن فوج نے ملک کے اختیارات منتقل کرنے اور سوچی کو رہا کرنے سے بھی انکار کردیا۔
- اس کو اپنے گھر میں نظر بند کر دیا گیا وہ اپنے ہی گھر میں قیدی کی طرح رہنے لگی۔وہ بغیر اجازت کسی سے بات نہیں کرسکتی تھی۔وہ اپنے شوہر کے آخری رسومات میں شرکت نہیں کرسکی جو کینسر کی وجہ سے انتقال کر گئے تھے اور نہ اپنے دو فرزندوں سے ملاقات کر پائی۔
- برما پر معاشی تحدیدات عائد کرتے ہوئے بین الاقوامی طور پر دباؤ ڈالا یا گیا جس سے برما اور دیگر ممالک کے درمیان تجارت کو روکا کیا گیا جس کے نتیجہ میں برما اپنی اشیاء برآمد کر پارہا تھا اور نہ ہی کوئی ضروری اشیاء درآمد کر پارہا تھا۔
- **برما میں تبدیلی:** سال 2008ء سے برما میں مختلف قسم کی تبدیلیاں رونما ہوہی ہیں۔جیسے کہ جمہوریت کے قیام کیلئے استصواب رائے عامہ قائم کرنا، ملک کے نام کو عوامی جمہوریت Republic of Democracy میں تبدیل کرنا۔

- نصف طور پر منتخبہ نمائندوں اور نصف فوج سے نامزد اراکین سے حکومت تشکیل پا رہی ہے۔ ادارہ اقوام متحدہ (UNO) کی نگرانی میں 2010ء میں انتخابات منعقد کئے گے۔ اس کے باوجود (سوچی کو 2010 کے انتخابات میں حصہ لینے اور وہ انتخابات کے بعد ہی اپنے گھر میں نظر بندی سے آزاد ہوئی۔
- اس کی جماعت نے انتخابات حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں فوج کی تائیدی پارٹی union Solidarity and Development Party نے تقریباً نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- انتخابات میں دھاندلیوں کا الزام عائد کیا گیا۔ Military junta (ملٹری جنٹا) تحلیل کر دی گئی اور Thien sein ملک کے صدر بن گئے اس کے باوجود فوج ہی حکومت پر کنٹرول جاری رکھی ہوئی ہے۔
- 2011ء میں سوکی sukyi کی NLD نے ذیلی انتخابات میں حصہ لیا اور 45 مخلوعہ نشستوں میں سے 43 پارلیمانی نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- سوکی Suukyi کو امن کیلئے 1991ء یا نوبل انعام سے نوازا گیا جبکہ وہ گھر میں نظر بند تھی۔
- **جمہوریت کا مارچ** 17 ویں صدی میں برطانیہ میں جدید جمہوریت کی ابتدا ہوئی اور تب ہی سے دنیا بھر میں جمہوری نظریات کے قیام کے لے بتدریج سیاسی نظام میں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔
- جمہوریت نے ابتداء میں سماجی طبقات کو جاگیرداریت اور شہنشاہیت کے مخالف کھڑا کیا اور ایک نیا سماجی نظام تشکیل دیا جس نے حکومت کے پیدائشی حق اور الوہی حق کے نظریہ کو رد کر دیا۔ یوروپ اور امریکہ میں 18 ویں اور 19 ویں صدی کے دوران انقلابات رونما ہوئے۔
- صنعتیا نے اور نوآبادیات کے حالات نے ساری دنیا میں جمہوری نظریات کے لیے سازگار حالات پیدا کیئے۔ تعلیم یافتہ متوسط طبقہ کا اکثر ممالک میں ظہور ہوا جو جمہوری نظریات سے متاثر تھا۔
- بیسویں صدی میں جمہوریت مخالف نوآبادیات کا نعرہ بن گیا تا کہ آزاد ممالک وجود میں لائے جائیں۔ ہندوستان، سری لنکا، جنوبی افریقہ یہ تمام اس عمل کی مثالیں ہیں۔
- چند ممالک نے آزادی حاصل کی اور مستحکم جمہوریت کا قیام کیا کئی ممالک میں مستحکم جمہوریت کی تشکیل نہ ہو پائی۔ (مثلاً برما یا پاکستان) ۔فوجی امریت فاتح ہوئی بعض ممالک جیسے کہ پاکستان میں فوجی امریت اور جمہوری حکمرانی دونوں کا دور یکے بعد دیگرے ہے۔
- فوجی آمریت کے زیر اقتدار ملکوں میں عوام جمہوریت کے قیام کے لئے تحریکیں منظم کرتے رہتے ہیں۔ حالیہ عرصہ میں ہم لیبیاء اور برما کی مثالیں دیکھ چکے ہیں۔ جہاں ایسی تبدیلیاں شروع ہو چکی ہیں۔
- بیسویں صدی کے وران ایک اور سیاسی نظام کا آغاز ہوا جس کو اشتراکی نظام (Communist System) کہتے ہیں۔ کمیونسٹ کا ایقان ہے کہ برطانیہ کی پارلیمانی جمہوریت امیر سرمایہ داروں کو ملک کے کنٹرول میں دیتی ہے اور غریب کام کرنے والے عوام کے حقیقی مفادات کی نمائندگی نہیں کر سکتی ہے۔
- وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ صرف اس وقت ممکن ہے جبکہ Dictatorship of the proletariat یا محنت کش طبقہ کی آمریت ہوں۔

- اس آمریت کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ امیر اور طاقتور زمینداروں' سرمایہ کاروں کو اپنی پالیسیوں پر عمل کرنے کے لیے اقتدار اور موقع نہ دے۔اس طریقہ کا سیاسی نظام 1917ء کے بعد سوویت روس USSR' 1945ء کے بعد مشرقی یوروپ 1949ء کے بعد چین اور 1960ء کے بعد ویتنام' کیوبا وغیرہ میں قائم ہوا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) :لیبیاء شمالی آفریقہ کا غریب ملک تھا۔جو اس کی نوآبادی تھا

(1) برطانیہ (2) امریکہ (3) اٹلی (4) فرانس

(2) RCC' فوجی اراکین پر مشتمل تھی۔

(1) 12 (2) 14 (3) 15 (4) 11

(3) برما کا نیا نام ہے۔

(1) سری لنکا (2) تبت (3) مینمار (4) کوریا

(4) برما نے برطانیہ سے آزادی اس سال میں حاصل کی۔

(1) 1947 (2) 1948 (3) 1949 (4) 1950

(5) معمر قذافی کا تعلق اس ملک سے تھا۔

(1) شام (2) مصر (3) عراق (4) لیبیا

(6) سوکی کو.....سال میں نوبل انعام دیا گیا۔

(1) 1992 (2) 1991ء (3) 1993ء (4) 1983ء

(7) RCC سے مراد.....۔

(1) Revolutionary Command Cammetee

(2) Revolutionary Command Council

(3) Russian Command Cammetee (4) ان میں سے کوئی نہیں

(8) 2011ء میں سوکی کی NLD نے ذیلی انتخابات میں حصہ لیا اور 45 مخلوعہ نشستوں میں سے کتنی پارلیمانی نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔

(1) 40 (2) 44 (3) 42 (4) 43

(9)۔برما کس کی نوآبادی تھا۔

(1) اٹلی (2) برطانیہ (3) پرتگال (4) ہالینڈ

(10) عرب دنیا میں 18 دسمبر 2010ء کو شروع ہوئی اس ان کو کس نام سے شہرت حاصل ہوئی۔

(1) بہار خلیج (2) بہار انقلاب (3) بہار عرب (4) یہ تمام

جوابات

1-3	2-1	3-3	4-2	5-4	6-2	7-2	8-4	9-2	10-3

30. قومی تحریکیں۔نپولین بوناپارٹ

نپولین بوناپارٹے(1799-1815)

- انیسویں صدی کے ابتدائی بیس سال تک یورپ کی تاریخ میں نپولین بوناپارٹے چھایا رہا۔
- نپولین نے فرانس کو استحکام، طاقت اور اقتدار بخشا۔
- نپولین کی شخصیت میں تضاد تھا کہ ''وہ فرزند انقلاب'' کہلاتا تھا لیکن ایک فوجی آمر بن گیا۔
- نپولین کے مطابق ''میں اس وقت پیدا ہوا تھا جبکہ میرا ملک قریب المرگ تھا۔'' میں نے فرانس کے تاج کو زمین پر پڑا ہوا پایا۔ میں نے اسے اپنی تلوار کی نوک سے اٹھالیا۔''
- نپولین بوناپارٹے 15 اگست 1769ء میں کارسیکا کے اجاشیو کے مقام پر پیدا ہوا۔
- نپولین والٹیر اور روسو کی تعلیمات سے متاثر تھا۔
- نپولین نے ٹولان کے مقام پر فرانسیسی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔
- اٹلی کی جنگ کے بعد اس نے عوام کی تائید حاصل کرتے ہوئے ایک فوجی مہم کے ذریعہ 1799ء میں فرانس کا پہلا قونصل بن گیا۔
- نپولین کے دور کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلا دور 1799 تا 1804ء اس دور میں نپولین پہلے قونصل کی حیثیت سے فرانس پر چھایا رہا دوسرا دور 1804 تا 1815ء میں نپولین نے ایک بادشاہ کی حیثیت سے فرانس پر حکومت کی۔
- نپولین نے مالی اصلاحات لائی۔اس کا سب سے بڑا کارنامہ 1800ء میں قائم کردہ نیشنل بینک ہے۔اس بینک کو دنیا کے بہترین مالی ادارہ کی حیثیت حاصل رہی۔
- فرانس میں نپولین نے کئی قوانین کو یکجا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔اس نے قوانین کو پانچ زمروں میں تقسیم کیا اور جیوری کا نظام رائج کیا۔
- 1804ء میں نپولین نے فرانس کے بادشاہ ہونے کا اعلان کیا اور نئے دور کی شروعات کی۔
- 1804ء میں فرانس کے خلاف تیسرا اتحاد قائم کیا گیا۔اس اتحاد میں آسٹریا، روس، نیپلز اور سوئیڈن شامل تھے۔
- اسپین فرانس کے ساتھ تھا۔1805ء میں نپولین نے آسٹریا پر حملہ کیا اور شکست دی۔
- نپولین نے جینا کی جنگ میں پرشیاء کو شکست دی۔
- یورپ میں تیسرے اتحاد کے خاتمہ کے بعد نپولین کو یورپ کا بادشاہ بنادیا۔
- نپولین کی برطانیہ کو ختم کرنے کی پالیسی کا نتیجہ براعظمی نظام تھا۔
- براعظمی نظام کے مطابق چونکہ برطانیہ، فرانس سے حالت جنگ میں ہے۔اسی لئے تمام برطانیہ سے تجارت روک دیں۔برطانوی جہاز فرانس کے کسی بھی بندرگاہ کا استعمال نہ کریں ورنہ انھیں ضبط کرلیا جاسکتا تھا۔
- دیگر تمام ممالک کو نپولین نے براعظمی نظام کو اختیار کرنے کی ترغیب دی۔
- جزیرہ نما کی جنگ میں نپولین کے زوال کی شروعات ہوئی۔
- چونکہ برطانیہ اور پرتگال کے درمیان عرصہ دراز سے تجارتی روابط تھے اس لئے پرتگال نے براعظمی نظام پر عمل نہیں کیا۔
- نپولین نے اسپین کی مدد سے پرتگال پر قبضہ کرلیا۔

- نپولین نے اپنے بھائی جوزف کو اسپین کے بادشاہ چارلس کو ہٹا کر حکمراں بنا دیا۔ اسپینی عوام غیر ملکی جوزف سے سخت نفرت کرنے لگے۔
- برطانیہ نے اسپین اور پرتگال میں ہونے والی بغاوت میں مدد دی۔ سر آرتھر ویسلی اور برطانوی فجوی جنرل جزیرہ نما میں فوج کے ساتھ داخل ہوئے اور وکٹوریہ کی جنگوں میں فرانس کو شکست دی۔ جوزف اسپین سے فرار ہو گیا۔ اسپین میں نپولین کی شکست کے بعد دشمنوں میں ہمت آ گئی۔
- نپولین نے روس پر 1812ء میں حملہ کیا۔ روسی بادشاہ نے براعظمی نظام پر مجبوریاں ظاہر کی۔
- روس کی فوج نے حکمت عملی کے تحت فرانس کی فوج کو ملک میں داخلہ کی اجازت دے دی۔
- نپولین ماسکو میں داخل ہوا اور ماسکو شہر خالی ہو چکا تھا۔ روس کا بادشاہ بات چیت کے لئے راضی نہیں تھا۔ نپولین کو واپسی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔
- شدید سردی، برف باری اور غذا کی قلت فرانسیسی فوج کے لئے تباہ کن تھی۔
- روس کی چھاپہ مار حملہ آوروں نے اس واپسی کو شکست میں تبدیل کر دیا۔
- روس میں فرانسیسی شکست سے دشمنوں کے حوصلے بلند ہو چکے تھے۔ اس دوران برطانیہ نے فرانس کے خلاف آسٹریا، روس اور پرشیاء کے ساتھ چوتھا اتحاد بنایا۔
- متحدہ فوج نے 1814ء میں لیپزگ کی جنگ میں فرانسیسی افواج کو شکست دی۔ اسے اقوام کی جنگ بھی کہا جاتا ہے۔
- نپولین نے اپنی شکست کو قبول کیا۔ نپولین کو جنوبی فرانس کے ایک جزیرہ ایلبا کو بھیج دیا گیا۔
- نپولین دس ماہ ایلبا میں گزارنے کے بعد جزیرہ سے فرار ہوتے ہوئے فرانس پہنچا جہاں اس کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔
- لوئی اٹھارواں ملک سے فرار ہو گیا اور نپولین تخت نشین ہوا اور سو دن تک حکومت کی۔
- نپولین کی واپسی پر اتحادیوں نے جنگ کا اعلان کیا۔
- اس طرح 18 جون 1815ء کو تاریخی اور فیصلہ کن جنگ ہوئی۔ نپولین کو اس جنگ میں اتحادیوں کے ہاتھوں شکست ہوئی۔
- نپولین کو یورپ سے چھ سو میل دور بحر اوقیانوس میں سینٹ ہیلینا جزیرہ کو بھیج دیا گی۔ا
- سینٹ ہیلینا میں ساڑھے پانچ سال رہنے کے بعد نپولین کی سرطان کے عارضہ سے 5 مئی 1821ء کو وفات ہوئی۔

ویانا کانگریس

- نپولین بونا پارٹے کے زوال کے بعد یورپی ممالک کے حدود کے تعین کے لئے یورپ کے حکمراں اور سیاست دانوں نے 1815ء میں آسٹریا کے صدر مقام ویانا میں ایک کانفرنس منعقد کی۔
- میٹرنک آسٹریا کا چانسلر اس کانگریس کا صدر تھا۔
- کئی ایک حکمراں، وزرائے خارجہ اور نمائندوں نے اس بین الاقوامی کانگریس میں شرکت کی۔
- کانگریس کی کاروائی میں آسٹریا، برطانیہ، روس اور پرشیاء نے اہم کردار ادا کیا۔
- میٹرنک رجعت پسندانہ خیالات کا زبردست حامی تھا۔ اس نے اعلان کیا کہ وہ خدائی خدمت گار ہے اور بادشاہت قائم کر گے تھا۔
- ویانا کانگریس نے فرانس کے تخت پر لوئی اٹھارویں کی جلوہ افروزی کی تصدیق کی۔
- 38 جرمن ریاستوں کے اتحاد کے ذریعہ رائن یا متحدہ جرمن قائم کیا گیا اور اس کی سرپرستی کی ذمہ داری آسٹریا کو دی گئی۔
- ڈنمارک سے ناروے کو علحدہ کر دیا گیا اور اسے سویڈن کو دیدیا گیا۔

- ویانا کانگریس نے یورپ کو چالیس سال تک پرامن رکھا۔
- ویانا کانگریس اٹلی اور جرمنی کے اتحاد میں مددگار ثابت ہوئی۔
- سیاسی بنیاد پر ممالک کی مساویانہ تقسیم کی کوشش کی گئی لیکن عوامی جذبات کو پیش نظر نہیں رکھا گیا جس کے سبب 1830ء کا جولائی انقلاب، 1848ء کا فروری انقلاب رونما ہوا۔ اس طرح اٹلی اور جرمنی کا اتحاد عمل میں آیا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) نپولین بوناپارٹ ایجاکیو جزیرہ کارسیکا کے خاندان میں پیدا ہوا۔

(1) 15 اگست 1760ء (2) 15 اگست 1961ء (3) 15 اگست 1962ء (4) 15 اگست 1965ء

(2) نپولین بوناپارٹ کس سے بہت زیادہ متاثر تھا۔

(1) وائیسر (2) لاک (3) روسو (4) ارسطو

(3) کس نے اسٹریا اور اٹلی پر حملے کر کے فرانس کو فتح دلوائی

(1) لوئی x (2) لوئی xv (3) نپولین (4) لوئی xvi

(4) نپولین نے اس ملک میں قومیت کی بنیاد ڈالی

(1) روم (2) اٹلی (3) برطانیہ (4) فرانس

(5) مشہور براعظمانہ نظام کو متعارف کروایا

(1) مسولینی (2) ہٹلر (3) بسمارک (4) نپولین

(6) نپولین کو کونسی جنگ میں شکست ہوئی

(1) جنگ ہفت سالہ (2) جنگ اقوام (3) جنگ فرانس (4) ان میں کوئی نہیں

(7) کس نے فرانس میں انقلاب حاصل کرنے پر مشاورتی حکومت قائم کی۔

(1) لوئی xvi (2) ہنری (3) ملکہ الزبتھ (4) نپولین

(8) واٹرلو کی جنگ کب ہوئی جس میں نپولین کو شکست ہوئی

(1) 18 جون 1815ء (2) 18 جولائی 1815ء (3) 28 جولائی 1815ء (4) 20 جولائی 1815

(9) واٹرلو کی جنگ کے بعد نپولین کو کہاں بھیج دیا گیا۔

(1) پیرس (2) لندن (3) جزیرہ سینٹ ہلینا (4) ان میں سے کوئی نہیں

(10) میٹرنچ اس ملک کا چانسلر تھا جس نے نپولین کی ہار میں اہم رول ادا کیا۔

(1) فرانس (2) برطانیہ (3) پولینڈ (4) آسٹریا

(11) واٹرلو جنگ کے بعد یوروپی ممالک کے صدور کی ایک کانفرنس کہاں منعقد کی گئی۔

(1) پیرس (2) لندن (3) پولینڈ (4) ویانا

(12) ویانا کانفرنس کونسے سال منعقد کی گئی۔

(1) 1815ء (2) 1825ء (3) 1818ء (4) 1830ء

(13) قانون استحقاق کونسی کانفرنس میں منظور کئے گئے۔

(1) ویانا کانگریس (2) پیرس کانگریس (3) لندن کانگریس (4) ان میں سے کوئی نہیں

(14) ''کونسا ملک چھینکتا ہے تو سارے یوروپ کو زکام ہوتا ہے'' والی کہاوت مشہور ہے۔

(1) برطانیہ (2) آسٹریا (3) فرانس (4) بلجیم

(15) اس بادشاہ نے صحافت کی آزادی چھین لی۔

(1) چارلس دہم (2) چارلس پنجم (3) ہنری (4) نپولین

(16) انقلاب فرانس رونما ہوا

(1) 1820ء (2) 1830ء (3) 1840ء (4) 1850ء

(17) وینا کانگریس کے معاہدہ کے مطابق بلجیم کو 1815ء میں کس ملک کے بادشاہ کے حوالے کیا گیا۔

(1) پولینڈ (2) برطانیہ (3) آسٹریا (4) ہالینڈ

(18) فرانس میں چارلس دہم کی حکومت کے خاتمہ کے بعد اسکو تخت پر بٹھایا گیا

(1) ہنری (2) نپولین (3) لوئی فلپ (4) لوئی دہم

(19) فرانس کے کس بادشاہ نے اپنے آپ کو ''عوام کا بادشاہ'' قرار دیا

(1) ہنری (2) لوئی دہم (3) نپولین (4) لوئی فلپ

(20) لوئی بلانک فرانس کی اس پارٹی کا قائد تھا۔

(1) سیکولر پارٹی (2) جمہوریہ پارٹی (3) سوشلسٹ پارٹی (4) فرانس جمہوریہ پارٹی

(21) انقلابیوں نے کونسے سال فرانس پر قبضہ کرلیا

(1) 1858ء (2) 1848ء (3) 1849ء (4) 1850ء

(22) فرانسیسیوں نے کس کی قیادت میں جمہوریہ کے قیام کا اعلان کیا

(1) لوئی دہم (2) ہنری (3) لوئی بلانک (4) ان میں سے کوئی نہیں

(23) فریڈرک ولیم چہارم کو کونسے ملک کے حکمران کی حیثیت سے منتخب کیا گیا۔

(1) متحدہ فرانس (2) متحدہ جرمنی (3) متحدہ برطانیہ (4) متحدہ امریکہ

(24) جرمنی کتنی ریاستوں پر مشتمل تھا۔

(1) 400 (2) 500 (3) 460 (4) 360

(25) کس نے سیاسی یونین ''رابن کے وفاق'' کی تشکیل کی تھی۔

(1) نپولین (2) لوئی بلانک (3) ہنری (4) چارلس

(26) کروڑ گری کی یونین (زولوبرن) اس ملک میں قائم کی گئی تھی

(1) فرانس (2) برطانیہ (3) پرشیا (4) پولینڈ

(27) زولوبرن کس سال قائم کی گئی تھی۔

(1) 1818ء (2) 1828ء (3) 1819ء (4) 1820ء

(28) بسمارک اس سال پیدا ہوا

(1) 1825ء (2) 1815ء (3) 1820ء (4) 1821ء

(29) بسمارک پرشیا کا وزیر اعظم اس سال بنا

(1) 1841ء (2) 1851ء (3) 1852ء (4) 1853ء

(30) کس کی پالیسی ''لہو اور آہن'' پر مشتمل تھی

(1) مسولینی (2) ہٹلر (3) بسمارک (4) فریڈرک

(31) ''لہو اور آہن کا انسان'' کہتے ہیں۔

(1) نپولین (2) فریڈرک (3) ہٹلر (4) بسمارک

(32) بسمارک نے اس سال وزیر اعظم کی حیثیت سے جائزہ لیا۔

(1) 1860ء (2) 1861ء (3) 1862ء (4) 1865ء

(33) پولینڈ نے 1863ء میں اس ملک کے خلاف بغاوت کر دی۔

(1) برطانیہ (2) فرانس (3) روس (4) امریکہ

(34) 1866ء کی جنگ میں پرشیا نے کس ملک کو شکست دی۔

(1) آسٹریا (2) فرانس (3) برطانیہ (4) پولینڈ

(35) فرانس نے پرشیا کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔

(1) 19 جولائی 1870ء (2) 19 جولائی 1871ء (3) 29 جولائی 1871ء (4) 20 جولائی 1873ء

(36) فرانس اور پرشیا کے خلاف جنگ کا وقفہ تھا۔

(1) 8 مہینے (2) 6 مہینے (3) 10 مہینے (4) 9 مہینے

(37) پرشیا کی فوجوں نے کس کو شکست دی

(1) فرانسیسی فوج (2) برطانوی فوج (3) امریکی فوج (4) پولینڈ کی فوج

(38) جرمنی کا اتحاد کس سال مکمل ہوا

(1) 1871 (2) 1881 (3) 1891 (4) 1895

(39) کاربونیری کا تعلق تھا

(1) فرانس (2) برطانیہ (3) جرمنی (4) اطالیہ

(40) اطالوی اتحاد کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوا۔

(1) کاربونری (2) جوزف میزنی (3) کاور (4) ان میں سے کوئی نہیں

(41) انجمن نوجوان اطالیہ قائم کی۔

(1) کاربونیری (2) کاور (3) جوزف میزنی (4) بسمارک

(42) انجمن نوجوان اطالیہ کی رکنیت کے لئے عمر کی آخر حد کیا تھی۔

(1) 30 سال (2) 40 سال (3) 45 سال (4) 50 سال

(43) میزنی حب الوطنی کو اس میں تبدیل کر دیا۔

(1) تہذیب (2) تمدن (3) ثقافت (4) مذہب

(44) کونٹ کاور کی پیدائش ہوئی

(1) 1805ء (2) 1810ء (3) 1812ء (4) 1815ء

(45) کس نے اخبار ریذارجمنٹو (Risorgimento) جاری کیا تھا۔

(1) کاور (2) میزنی (3) بسمارک (4) کاربونری

(46) کاور کتنے سال تک وزیراعظم کے عہدے پر قائم رہا۔

(1) 8 سال (2) 10 سال (3) 12 سال (4) 9 سال

(47) جیری بالڈی اس سال پیدا ہوا

(1) 1808ء (2) 1807ء (3) 1810ء (4) 1812ء

(48) سسلی کو کس نے فتح کیا۔

(1) کاور (2) ہنری (3) بسمارک (4) جیری بالڈی

(49) جیری بالڈی کی فوج کو موسوم کیا گیا۔

(1) سفید قمیص (2) سرخ قمیص (3) سبز قمیص (4) سیاہ قمیص

(50) وکٹر نے کس ملک پر حملہ کر کے فتح حاصل کی۔

(1) روس (2) برطانیہ (3) روم (4) یونان

(51) سوشلسٹ رہنما لوئی بلانک اس ملک کا باشندہ تھا۔

(1) فرانس (2) برطانیہ (3) روم (4) اطالیہ

(52) ''Das Capital'' کا مصنف ہے۔

(1) کارل مارکس (2) لوئی بلانک (3) آدم اسمتھ (4) الفرڈ مارشل

(53) کارل مارکس کا اشتراکی منشور کونسے سال منظر عام پر آیا۔

(1) 1440ء (2) 1447ء (3) 1448ء (4) 1400ء

(54) کارل مارکس نے کونسا نظریہ پیش کیا۔

(1) سیکولر نظریہ (2) سوشلسٹ نظریہ (3) جمہوری نظریہ (4) ان میں سے کوئی نہیں

(55) کارل مارکس نے کونسے سال بین الاقوامی مزدوروں کی انجمن قائم کی۔

(1) 1864ء (2) 1866ء (3) 1867ء (4) 1888ء

(56) پہلی بین الاقوامی مزدوروں کی کانفرنس کونسے مقام پر منظم کی گئی۔

(1) پیرس (2) ہیگ (3) لندن (4) نیویارک

(57) تیسری بین الاقوامی کانفرنس برائے مزدوراس سال ماسکو میں منعقد کی گئی۔

(1)1919ء (2)1929ء (3)1939ء (4)1945ء

(58) کس نے 48 گھنٹوں کے اندر قرضوں کی ادائیگی کے احکامات صادر کئے۔

(1) نپولین سوم (2) بسمارک (3) جیری بالڈی (4) لوئی بلانک

(59) کونسے سال پیرس میں کمیون قائم کیا گیا۔

(1)1871ء (2)1881ء (3)1875ء (4)1880ء

(60) وہ کونسا دانشور تھا جس نے مزدوروں کے لئے حکمت عملیاں تیار کی۔

(1) لوئی بلانک (2) کارل مارکس (3) آدم اسمتھ (4) مارشل

جوابات

1-1	2-3	3-3	4-2	5-4	6-2	`7-4	8-1	9-2	10-4
11-4	12-1	13-1	14-3	15-1	16-2	17-4	18-3	19-4	20-3
21-2	22-3	23-2	24-4	25-1	26-1	27-1	28-2	29-2	30-3
31-4	32-3	33-3	34-1	35-1	36-2	37-1	38-1	39-4	40-2
41-3	42-2	43-4	44-2	45-1	46-1	47-2	48-4	49-2	50-3
51-1	52-1	53-3	54-4	55-1	56-3	57-1	58-1	59-1	60-1

31. نوآبادیاتی نظام

- تقریباً19ویں صدی کے وسط تک یوروپی ممالک نے افریقہ میں نوآبادیاتی اقتدار کے قیام میں بہت کم دلچسپی دکھائی۔16ویں اور 19ویں صدی کے درمیان اسے غلاموں کے ذریعہ کے طور پر استعمال کیا گیا جو امریکہ میں بیچے جاتے تھے۔
- کچھ طاقتیں برطانیہ وغیرہ نے افریقی ساحلوں پر Cape of Good Hope جیسے علاقوں کو ہندوستان اور چین کو جانے والے پانی کے جہازوں کی رسد کی بحالی کے اڈوں کے طور پر استعمال کیا ان طاقتوں کا ماننا تھا کہ تجارت کے معاملے میں نوآبادیاتی طاقتوں کو دینے کیلئے افریقہ کے پاس وسائل وغیرہ بہت کم ہیں۔
- **دریافتیں:**۔ یوروپیوں نے افریقہ کو'' تاریک براعظم'' کے نام سے موسوم کیا۔کیونکہ ان کے پاس براعظم کے اندرونی علاقوں کے بارے میں معلومات موجود تھیں۔
- سارا براعظم ایک تنگ ساحلی علاقے کے ساتھ اونچے سطح مرتفع پر واقع تھا۔ بہت ساری ندیاں سطح مرتفع سے بہتی ہوئی تنگ گھاٹیوں اور سیدھے ڈھلان والے آبشاروں سے ہوتے ہوئے ساحل کو پہنچتی تھیں۔اس لیے یوروپی تاجر اندرونی علاقوں کو چھوڑ دیتے تھے۔
- 19ویں صدی کے دوران اور خاص کر 1850ء کے بعد یوروپی ممالک نے تحقیقی ٹیم کو افریقہ کے اندرونی حصوں پر سیاحت کیلئے روانہ کیا تا کہ وہ علاقوں کے نقشے تیار کریں۔

- یوروپ کے مختلف ممالک جیسے برطانیہ، فرانس، بلجیم، جرمنی، اٹلی وغیرہ میں صنعتیانے کے فروغ کی بناء 1850 کے بعد ان ممالک جان پر کھیل کر اپنی پیداوار کیلئے افریقہ میں مارکٹ تلاش کئے۔ انہوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ افریقہ میں کئی قسم کے صنعتی خام مال جیسے تانبہ، ٹن، ربڑ، پام آئیل، کپاس، چائے، کوکواوغیرہ موجود ہیں۔
- یوروپی تیارکنندوں نے افریقہ کو ان کی پیداوار کیلئے ایک وسیع منڈی کی حیثیت سے دیکھا۔ اس میں سے بہت سے ممالک جیسے جرمنی اور اٹلی نے قومی اتحاد اور صنعتیانے کی وجہ سے افریقہ میں تاخیر سے حصہ لیا۔ اور زیادہ نوآبادیات کو حاصل کر کے اپنی مملکت کی طاقت کے قیام میں یوروپ کی دوسری طاقتوں سے برتری حاصل کرنا چاہا۔ افریقہ زیادہ آبادی اور قدرتی وسائل والا واحد براعظم تھا جو یوروپ کی نوآبادیات کیلئے بچا تھا۔
- درحقیقت 1870ء میں افریقہ کے لیے رسہ کشی شروع ہوئی۔ 1870ء میں افریقہ کا 10% حصہ ہی نوآبادیات کے زیر اثر تھا۔ اور چالیس سال کے اندر تقریباً سارا براعظم ایتھیوپیا اور ایک دو چھوٹے ملکوں کے علاوہ نوآبادتی تسلط کے تحت آ گیا تھا (ایتھوپیا نے ایک جنگ میں اٹلی کو فیصلہ کن شکست دیا اس طرح وہ ایک یوروپی فوج کو ہرانے والی غیر یوروپی مملکت بن گیا۔
- **کانگو** 1869 تا 1874 کے دوران بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ دوّم کے ذریعے خفیہ طور پر اسٹانلی سیاح کو کانگو کے علاقے میں بھیجا گیا۔ جہاں اس نے کئی افریقی ممالک کے سربراہوں سے معاہدے کئے اور انہیں اپنے علاقے حوالے کرنے کے لئے آمادہ کیا۔
- کتنگا (katanga) کے بادشاہ کو قتل کر کے اس نے مفتوحہ کی مملکت کو اس علاقے میں ملالیا۔ 1882 تک لیوپولڈ کا افریقی قبضہ 2,300,00 s.q مربع کلومیٹر تک یعنی بلجیم سے تقریباً 75 گنا تک بڑھ گیا۔ اور یہ کانگو کی آزاد مملکت کہلائی۔
- لیوپولڈ دوم نوآبادی کا شخصی مالک تھا اور یہ ربر اور ہاتھی دانت کے ذریعہ کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ کانگو کی آزاد مملکت نے نوآبادیاتی عوام پر جبری مزدور اور قتل عام کے ذریعے دہشت کی حکومت مسلط کی تھی۔ گاؤں کے ہر فرد کو ربر کا ایک کوٹہ سپلائی کرنے پر مجبور کیا جاتا اور جو سپلائی کرنے میں ناکام ہوتا تھا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جاتے تھے۔
- 1885 سے 1908 کے درمیان تک ایک اندازے کے مطابق 16 ملین مقامی باشندوں میں سے 8 تا 10 ملین تک ہلاک ہوئے۔ لیوپولڈ نے دولت کا ایک ڈھیر جمع کر لیا جس کا ایک حصہ وہ بلجیم کی کئی تعمیری سرگرمیوں پر صرف کرتا تھا۔ اس پر ساری دنیا، بشمول بلجیم میں عوامی تنقیدیں ہوئی اور حکومت بلجیم پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ کانگو پر سے بادشاہ کی شخصی حکمرانی کا خاتمہ کرے۔ اور کانگو کو بلجیم پارلیمنٹ کے زیر حکومت لائے۔
- پڑوسی فرانسیسی کانگو میں بھی اس طرح کی کیفیت رونما ہوئی بہت سارے وسائل کو نکالنے کا کام رعایتی کمپنیوں کے ذریعے طے پاتا تھا۔ اس سفاک طریقے کار کا نتیجہ میں وہاں آبادی کو 50% نقصان سے دوچار ہونا پڑا تھا۔
- **جنوبی افریقہ:** انگریزوں نے کیپ آف گڈ ہوپ (cape of good hope) میں ایک آوٹ پوسٹ قائم کیا تھا تا کہ وہاں سے گزرنے والے پانی کے جہاز کچھ دیر آرام کر کے غذائی اشیاء کی رسد دوبارہ حاصل کر لیں۔
- کچھ ولندیزی کسان اس علاقہ میں کاشتکاری کرنے اور گزرنے والے جہازوں کو اپنی پیداوار فروخت کرنے کے لئے آباد ہو گئے تھے۔ یہ لوگ مقامی افریقی عوام سے متصادم ہو گئے جنہیں یہ ان کی سرزمین سے نکال باہر کرنا چاہتے تھے۔ یہ لوگ بوئرس Boers کہلاتے تھے۔
- جب انگریزوں نے اس علاقہ پر اپنا تسلط بڑھانا شروع کیا تو Boers اس سے غیر مطمئن ہو گئے اور دوسرے علاقوں کو ہجرت کر گئے اور آزاد جمہوریتیں قائم کر لی۔ 1869 اور 1886 میں جب ان علاقوں میں سونے اور ہیرے کی کانیں دریافت ہوئیں تو بڑی تعداد میں یوروپ افریقہ اور ہندوستان سے لوگ جنوبی افریقہ کو ہجرت کئے اور چاہتے تھے کہ وہاں کی معدنی دولت حاصل کریں۔

- اب انگریزی حکومت Boers کی آزادی کو ختم کر کے وہاں کے معدنی علاقوں میں انگریزی اقتدار قائم کرنا چاہتی تھی۔ان لوگوں نے اس علاقے کو حاصل کرنے کے لئے دو خونریز جنگیں لڑیں جو آج جنوبی افریقہ کہلاتا ہے۔ان جنگوں کا اختتام 1902 میں ہوا اور انگریزوں نے جنوبی افریقہ کے سارے علاقوں کو اس کے ایک یونین میں ضم کر دیا۔
- اس وقت جنوبی افریقہ کی ملی جلی آبادی یوروپی مہاجر (اصل انگریز اور ولندیزی) سیاہ افریقی، ہندوستانی اور چینی پر مشتمل تھی۔انگریزوں نے ایک ایسے حکومتی نظام کو ترقی دی جو یوروپیوں کی تائید کرتا تھا۔
- جنکی 20% آبادی تھی اور وہ سفید فام کہلاتے تھے اور انہیں حق رائے دہی دیا گیا اور سیاہ فام افراد کے خلاف امتیاز برتا گیا جو آبادی کا 75% حصہ اور ہندوستانی تقریباً 5% تھے مقامی افریقیوں پر بھاری ٹیکس عائد کئے گئے اور انہیں ایک چھوٹے سے الگ تھلگ علاقے کے حد تک محدود کر دیا گیا تا کہ کسی دوسرے علاقے میں زمین حاصل نہ کر سکے جو سفید فام کے لئے محفوظ تھے۔اس طرح سفید فام تقریباً 90% اراضی پر قابض تھے۔
- متعدد امتیازی قانون پاس کئے گئے جس سے سیاہ فام اور ہندوستانیوں کو وہاں پر بسنے والے انگریزوں کے فارمس اور معدنی کانوں میں کام کرنا پڑتا تھا۔ان کے آزادانہ گھومنے، انجمنیں بنانے، اور اپنی آہ بکا کا اظہار کرنے کے شہری حقوق بھی نہیں دئے گئے۔
- نسلی بنیاد پر آبادی کی اکثریت کے خلاف امتیاز کی یہ پالیسی اپرتھائیڈ پالیسی کہلاتی ہے۔اس کیلئے افریقی لوگ پوری 19، ویں صدی تک لڑتے رہے اور آخر کار یہ عمل 1994 میں اختتام کو پہنچا۔

ایشیاء میں یوروپی نوآبادیاتی نظام

- کئی ایشیائی ممالک مالدار کسانوں کی آبادی سے گنجان تھے۔اور طاقتور سلطنتوں کے زیر حکمرانی تھے اور ایک بڑی فوج اس کی محافظ تھی۔ اسطرح یوروپی طاقتوں نے جب بھی مغلیہ سلطنت پر حملہ کرنا چاہا انہیں کئی بار مغل فوجوں نے شکست دی۔
- البتہ یوروپیوں نے کچھ بندرگاہوں جیسے گوا پر اپنی طاقت قائم کر کے سمندری تجارت پر کنٹرول حاصل کیا۔مثلاً 16 ویں صدی میں پرتگالیوں نے بحر ہند میں سمندری مملکت (Seaborne Empire) قائم کر لی۔وہ سارے پانی کے جہاز جو بحر عرب، بحیر ہند اور خلیج بنگال سے ہو کر گزرتے تھے انہیں پرتگالیوں کو ایک خاص خرچ ادا کرنا پڑتا تھا ورنہ انہیں حملہ کر کے لوٹ لیا جاتا تھا۔
- سمندر پر پرتگالیوں کے تسلط کو آخر کار دوسرے یوروپی طاقتوں جیسے ہالینڈ اور انگلینڈ نے توڑ دیا جو ایشیاء کو تجارت کیلئے پہنچ رہے تھے۔ 1600-1602ء میں ہالینڈ اور انگلینڈ نے ایشیائی ممالک سے تجارت کرنے کیلئے اپنی ذاتی ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کئے۔
- یہ کمپنیاں ایشیائی ممالک کی پیداوار جیسے کپاس، اور ریشمی کپڑے، مصالحہ جات، لوہا وغیرہ خریدنے میں سرگرم رہتے تھے جس کی یوروپی ممالک میں بہت مانگ تھی اور بہت زیادہ منافع حاصل ہوتا تھا۔مثلاً ولندیزیوں (Dutch) کے پہلے سمندری سفر نے سرمایہ کاری پر 400% منافع دلایا۔
- یوروپی کمپنیوں نے ہندوستان، افریقہ اور انڈونیشیاء کے مختلف بندرگاہی شہروں میں تجارتی مراکز قائم کئے۔ان میں سے کچھ جیسے ہالینڈ نے انڈونیشیاء کے بندرگاہی شہروں پر سیاسی تسلط بھی قائم کر لیا۔
- ولندیزی کمپنیوں نے اس تبدیلی کا جواب انڈونیشیاء جیسے ممالک کی بڑی اراضیوں کو فتح کر کے دیا جس وقت وہاں طاقتور سلطنتیں نہیں تھیں۔ انہوں نے مقامی لوگوں کو دباؤ ڈالا کہ وہ اپنی پیداوار سستے داموں پر کمپنی کو فروخت کریں جس کی اجارہ داری بھی تھی اور وہ دوسرے ملکوں کو ان سے تجارت کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے اٹھارویں صدی میں ولندیزی حکومت نے کمپنی کو بے دخل کر کے انڈونیشیاء پر راست حکمرانی قائم کی۔

- ڈچ حکومت گہرے معاشی بحران کا شکار تھی اور انڈونیشیاء کو آمدنی کے ذرائع کے طور پر استعمال کرنا چاہتی تھی۔ ولندیزیوں نے مقامی لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ ٹیکس کے بدلے پیداوار جیسے کافی، شکر اور مصالحہ جات ادا کریں۔ یہ بین الاقوامی بازاروں میں فروخت کیا گیا جس سے بھاری منافع حاصل ہوا۔
- ولندیزی حکومت کا 25 فیصد موازنہ ان منافعوں سے حاصل ہوا۔ جس کے سبب مقامی لوگوں کو ناقابل بیان مشکلات پیش آئی جو ضروری غذائی اجناس نہیں اگا سکے یا تجارتی پیداوار سے کم از کم قیمت بھی حاصل نہیں کر سکے۔ جس کے نتیجے میں قحط و افلاس پھیل گیا۔ انہوں نے کئی بغاوتوں میں سر اٹھانے کی کوشش کی لیکن انہیں بے دردی سے جانوروں کی طرح کچل دیا گیا۔ یہ پالیسی خود ہالینڈ کے کئی لوگوں کی تنقید کا نشانہ بنی۔
- آخر کار حکومت نے 1870ء میں پیداوار کے جبری نکاسی نظام کا خاتمہ کیا۔ اس سے ولندیزی سرمایہ کاروں کی انڈونیشیاء میں باغات لگوا کر سرمایہ کاری کرنے کی ہمت افزائی ہوئی جس میں ایک ہی کاشت (جیسے ربڑ، کالی مرچ یا گنا) زیادہ لگائی جاتی اور ولندیزی باغبانوں کے ذریعے ان کا انتظام کیا جاتا۔
- ولندیزیوں نے کافی، چائے، CoCoa (اس کے بیج سے مشروب بنایا جاتا ہے) تمباکو اور ربر کو متعارف کیا اور زمین کا ایک بڑا حصہ باغات بن گیا۔ باغات میں نصف جبری مزدور منتظموں کے تحت کام کرتے تھے۔
- جس میں سے زیادہ تر دور دراز ممالک جیسے ہندوستان سے لائے جاتے تھے۔ باغات کی پیداوار مالکین کے ذریعے بین الاقوامی بازاروں خاص کر یوروپ میں فروخت کی جاتی تھی انہوں نے ٹن اور پٹرولیم کی کان کنی پر بھی سرمایہ کاری کی۔ ان اشیاء کی حمل و نقل میں سہولت کیلئے حکومت نے ریلوے اور ٹیلی گراف وغیرہ پر بھاری سرمایہ کاری کی۔
- انڈونیشائی ولندیزیوں نے دنیا کی Quinine اور کالی مرچ کی پیداوار کا رسد کا ایک بڑا حصہ، ایک تہائی ربڑ، ایک چوتھائی ناریل کی پیداوار 1/5 واں حصہ چائے، شکر، کافی اور تیل پیدا کیا۔
- ولندیزی ایسٹ انڈیز کے اس منافع نے ہالینڈ کی صنعتی ترقی کو فروغ دے کر دنیا کی ایک عظیم نوآبادیاتی طاقت بنا دیا۔ اس طاقت کا خاتمہ جاپان کے ذریعے 1939ء تا 1945ء کی دوسری عالمی جنگ کے دوران ہوا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد انڈونیشاء ہندوستان کے ساتھ آزاد ہوا۔
- 17 ویں صدی میں جیسے ہی مغلیہ سلطنت کا زوال ہوا یوروپی طاقتوں نے دھیرے دھیرے ساحلی علاقوں میں سیاسی اثر جمانا شروع کیا۔ ان کی شروعات جنوبی ہندوستان سے ہوئی۔ جبکہ انگریز مدارس پر فرانسیسی پانڈیچری پر تسلط حاصل کر چکے تھے۔ یہ لوگ آپس میں شدید لڑائی بھی کیا کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ ہندوستان پر تجارتی اجارہ داری قائم کرے۔
- 1757ء میں آخر کار انگریز بنگال کے نواب کو شکست دینے میں کامیابی حاصل کر کے سیاسی تسلط قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جس کے نتیجہ میں ہندوستان میں انگریزی حکومت کی بنیاد پڑی۔
- کمپنی نے بنگال کی آمدنی کا استعمال ہندوستانی اشیاء کی خریداری، کے لیے اور اپنے سیاسی اثر و رسوخ کی مدد سے ہندوستانی فنکاروں، کسانوں اور تاجروں سے بہت سستے دام میں اشیاء کی خریداری کی۔ اس سے کمپنی کو بھاری منافع کمانے میں مدد ملی۔
- **چین:** ہندوستان کی طرح چین بھی دنیا کا ایک کثیر آبادی والا ملک اور طاقتور شہنشاہیت تھی یہ ہندوستان کے مشرق میں تھا اس لیے یوروپی اقوام نے جس طرح لاطینی امریکہ اور انڈونیشیاء کو فتح کیا چین پر اپنا تسلط قائم نہیں کر سکے۔
- چینی حکمران یوروپیوں کو اپنے ملک میں آزادانہ تجارتی اجازت کے خطرہ سے باخبر تھے اور انہیں صرف ایک شہر میں مخصوص پیشہ واری تاجروں سے تجارت کی اجازت دی۔ یہاں تک کہ انہیں مملکت میں حرکت کی اجازت نہیں تھی اور وہ اپنے رہائش گاہوں میں محصور تھے۔

- یوروپی تاجروں نے چینی ریشم اور چائے میں زیادہ منافع پایا لیکن چینی کسی بھی یوروپی شئے کو ناپسند کرتے تھے۔ اس لئے انہیں ادائیگی کیلئے سونا اور چاندی استعمال کرنا پڑا۔
- یوروپی تجارت نے ایک چیز پر زیادہ نشانہ لگایا جس کی چین میں زبردست مانگ تھی مگر یہ ہندوستان میں پیدا ہوئی تھی۔ یہ تھا افیون' انگریزوں نے ہندوستانی کسانوں کو بڑی مقدار میں افیون کی پیداوار کرنے کی ہمت افزائی کی اور ان سے یہ بہت سستے داموں میں خریدا۔
- غیر قانونی طور پر چین کو افیون برآمد کی گئی اور وہاں فروخت کی گئی اس کے عوض یوروپیوں نے ریشم اور چائے خرید کر یوروپ میں فروخت کیا۔ اس طرح انہیں چینیوں کو چاندی کی صورت میں ادائیگی نہیں کرنی پڑتی تھی۔ جیسے ہی افیون کی غیر قانونی برآمد میں اضافہ ہوا۔
- چین کے حکمرانوں نے یوروپی تاجروں سے ساری تجارت روک لی اس شہر سے بھی جس کی انہوں نے اجازت دی تھی۔ اسی کے نتیجے میں جنگیں شروع ہوئیں جسے افیون کی جنگ کہتے ہیں۔ جو برطانیہ اور چین کے درمیان لڑی گئیں۔
- 1842 تا 1839ء اور 58-1857 یوروپ کی دوسری طاقتوں نے بھی اس میں برطانیہ کا ساتھ دیا۔ برطانیہ کے ہاتھوں چین کی شکست ہوئی۔ جس سے غیر منصفانہ معاہدات کا سلسلہ شروع ہوا۔
- یوروپی ممالک کے ساتھ ایک نئی طاقت شامل ہوئی جو خود ایشیاء میں ابھری وہ ملک جاپان تھا۔ 1861ء میں جاپان میں سیاسی انقلاب آیا اور تیز صنعتیانے اور جدیدیانے کا پروگرام شروع ہوا۔
- جاپان بھی ایک ایسی نوآبادیت کی تلاش میں تھا جہاں اسے سستے داموں میں خام مال حاصل ہو سکے اور اسکی صنعتی پیداوار کی فروخت ہو سکے۔ اس نے 95-1894ء میں چین کے خلاف جنگ چھیڑ دی اور اسے مجبور کیا کہ وہ اپنا بہت سارا علاقہ جاپان کو دے اور تاوان جنگ ادا کرے۔
- اس طرح جاپان اور کئی یوروپی طاقتوں نے چین پر اپنا رسوخ دکھایا اسی لئے چین نیم نوآبادی تصور کیا جاتا ہے۔ اور نہ کہ کسی مخصوص ملک کی مکمل نوآبادی۔

کثیر جوابی سوالات

(1) 1870ء میں کس براعظم کا کا 10% حصہ ہی نوآبادیات کے زیر اثر تھا۔

(1) امریکہ (2) ایشیاء (3) یورپ (4) آفریقہ

(2) کس نے کیپ آف گڈ ہوپ (cape of good hope) میں ایک آوٹ پوسٹ قائم کیا تھا۔

(1) ولندیزلی (2) انگریزوں (3) جاپانی (4) امریکی

(3) کس نے کافی' چائے' CoCoa (اس کے بیج سے مشروب بنایا جاتا ہے) تمبا کو اور ربر کو متعارف کیا

(1) ولندیزلی (2) انگریزوں (3) جاپانی (4) امریکی

(4) کس نے ایسٹ انڈیز کے منافع نے ہالینڈ کی صنعتی ترقی کو فروغ دے کر دنیا کی ایک عظیم نوآبادیاتی طاقت بنا دیا۔

(1) ڈچ (2) انگریزوں (3) جاپانی (4) ولندیزلی

(5) فرانسیسی کون پانڈیچری پر تسلط حاصل کر چکے تھے۔

(1) ڈچ (2) انگریز (3) فرانسیسی (4) ولندیزلی

(6) چین کے حکمرانوں نے یوروپی تاجروں سے ساری تجارت روک لی اس شہر سے بھی جس کی انہوں نے اجازت دی تھی۔ اسی کے نتیجے میں جنگیں شروع ہوئیں جسے کہتے ہیں۔

(1) سرد جنگ (2) افیون کی جنگ (3) جنگ ہفت سالہ (4) عالمی جنگ

(7) 1861ء میں کس ملک میں سیاسی انقلاب آیا اور تیز صنعتیانے اور جدید یانے کا پروگرام شروع ہوا۔

(1) جاپان (2) چین (3) کوریا (4) فرانس

(8) افیون کی جنگ کس کے درمیان ہوئی۔

(1) امریکہ اور برطانیہ (2) چین اور برطانیہ (3) ہندوستان اور چین (4) چین اور جاپان

جوابات

1-4	2-2	3-1	4-4	5-3	6-2	7-1	8-2

32 ہم عصر دنیا۔ پہلی جنگ عظیم، معاہدہ ورسیلیز۔ مجلس اقوام

33. دنیا دوسری عالمی جنگ تک

پہلی عالمی جنگ۔ اسباب اور نتائج، معاہدہ ورسیلیز

- ایشیاء کے چھوٹے سے ملک نے 1905ء کی جنگ میں یوروپ کی عظیم طاقت روس کو شکست فاش دی۔
- اس کامیابی سے ایشیاء کے ممالک جیسے کہ ہندوستان میں میں قومی تحریک کو جلا ملی۔
- جاپان کی فتح سے ہندوستانی قوم پرست رہنماؤں جیسے کہ بال گنگا دھر تلک، لالہ لجپت رائے وغیرہ متاثر ہوئے۔
- جاپان کی فتح کی تحریک سے 1905ء کی وندے ماترم تحریک کا آغاز ہوا۔
- روس میں بھی اس سبب انقلاب رونما ہوا۔
- زار حکومت کو جمہوری اصلاحات لانے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔
- اس طرح ایشیاء کے ایک چھوٹے سے ملک کی کامیابی نے ایشیاء کے دیگر ممالک میں قومی تحریک کو متاثر کیا۔
- صدی کی ابتداء میں دنیا صنعتی ترقی یافتہ ممالک (بشمول برطانیہ، امریکہ، جرمنی، فرانس، اطالیہ، جاپان وغیرہ) اور ایشیاء و آفریقہ کے نوآبادتی ممالک میں تقسیم تھی۔ نوآبادیاتی ممالک آزادی اور خودمختاری کی جدوجہد کے ابتدائی مراحل میں تھے۔
- صنعتی ممالک آپس میں برسرپیکار تھے۔ دنیا دو حریفی حلقے (جرمنی، آسٹریا، ہنگری بمقابلہ برطانیہ، فرانس، روس) میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ہر ملک دنیا پر اقتدار کے لئے کوشاں تھا تا کہ نوآبادیات اور بازاروں پر کنٹرول حاصل ہوں۔
- 1914ء میں پہلی عالمی جنگ ہوئی۔ یہ حقیقت ہے کہ عالمی جنگ کے اثرات سے کوئی بھی ملک محفوظ نہ رہا۔ مشرق میں جاپان و چین اور مغرب میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ بھی اس سے مستثنیٰ نہ رہے۔
- اس جنگ کا خاتمہ 1918ء میں برطانیہ اور فرانس کی فتح اور جرمنی اور اتحادیوں کی شکست سے ہوا۔ بعدازاں امن کے شرائط نے دوسری ہولناک عالمی جنگ 1939-1945 کے بیج بوئے۔
- مرکزی اور راتحادی۔ ان کا منشور تھا کہ ان علاقوں ورمنطقوں پر کنٹرول کے لئے تھا۔ اس جدوجہد کے سبب عدم تحفظ پیدا ہوا اور اتحادی قائم ہوئے۔ اکثر خفیہ ماضی کے حریف جیسے آسٹریا اور اٹلی یا برطانیہ اور فرانس تھے۔
- ہر جنگ کسی ایک فوراً سبب سے شروع ہوتی ہے اور پھر اس سے ہی دیگر طویل اسباب رونما ہوتے ہیں۔ پہلی عالمی جنگ کا فی الفور سبب 28 جون 1914ء کو بوسینیائی Fantastic کے ہاتھوں اسٹریا کے شہزادے فرانس فرڈینینڈ کا قتل گھا۔

- آسٹریا نے سربیا کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ سربیاء (جو برطانیہ، فرانس اور روس) کا حلیف اتحادی تھا۔ آسٹریا نے سربیاء پر حملہ کیا اور یہ اتحادی ممالک سربیاء کی مدافعت میں آئے۔ بعد میں مرکزی طاقتیں (جیسے جرمنی اور اٹلی) جو آسٹریا کے اتحادی تھے انھوں نے جنگ میں حصہ لیا۔ اس طرح پہلی عالمی جنگ کا آغاز ہوا۔
- انیسویں صدی میں ہی پہلی عالمی جنگ کے لئے ماحول پیدا ہو چکا تھا۔ جارحانہ قومیت، سامراجیت، خفیہ معاہدے اور عسکریت پہلی عالمی جنگ کے ذمہ دار عوامل ہیں۔
- **جارحانہ قومیت** کی ابتداء جدید قومی مملکتوں اور جرمنی و اطالیہ کے جبراً الحاق سے ہوئی لیکن ان نظریات کو فخر و برتری اور پڑوسی ممالک سے نفرت کے لئے بروکار لایا گیا۔ یہ نفرت بتدریج انیسویں صدی کے دوران یورپی مملکتوں میں نشونما پا رہی تھی۔
- 1923ء سے اطالوی فاشزم اور جرمنی کی قومی اشتراکی نازی اس کی اہم شکلیں تھیں۔ فسطائیوں نے جارحانہ قومیت پرستی کو ابھارا اور جرمنیوں نے ایسی تصویر بنائی کہ جرمن تمام دنیا کے فاتح ہیں اور ریوروپ کے دیگر اقوام کے خلاف ان جذبات کو استعمال کیا۔
- یوروپ کے صنعتی یافتہ ممالک برطانیہ، جرمنی اور امریکہ کو اپنی پیداوار کے لئے بازار اور رسد کے لئے خام مال کی ضرورت تھی۔ سرمایہ کی بنکوں اور مالیاتی اداروں میں میں کے بجائے وہ سرمایہ کاری کے مواقع کو نوآبادیات میں محفوظ تصور کر رہے تھے۔
- چنانچہ انیسویں صدی کے اختتام تک نوآبادیات کے لئے یوروپی ممالک میں مسابقت شروع ہوگئی۔ ان ممالک کی حکومتوں نے سرمایہ کاروں کی جانب سے اپنے علاقے کو وسیع کرنے اور دیگر مسابقتی ممالک کے علاقے کو تخفیف کرنے میں مصروف ہو گئے۔
- جدید صنعتی طاقتوں (جیسے جاپان، جرمنی اور اطالیہ) کا ظہور ہوا اور یہ نوآبادیات کی از سر نو تقسیم کے خواہاں تھے لیکن سابقہ طاقتیں اس کے لئے رضامند نہیں ہوئی۔ اسی سبب اکثر جنگیں ہوا کرتی تھی۔
- 1870ء میں فرانس کی شکست کے بعد جرمنی کے چانسلر نے فرانس کو یکا و تنہا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس نے 1879ء میں اسٹریا اور 1882ء میں اطالیہ سے خفیہ معاہدہ کیا۔ اس مدافعتی اتحاد کا مقصد روس سے اسٹریا اور فرانس سے اٹلی کا تحفظ تھا۔
- فرانس نے اپنے غول کو توڑ کر 1891ء میں روس سے معاہدہ کیا۔ 1904ء میں برطانیہ کے ساتھ مفاہمت کے بعد فرانس برطانیہ کا حلیف بن گیا۔ 1907ء میں روس، فرانس اور برطانیہ نے Triple Entente تشکیل دی۔ خفیہ سہ رخی معاہدہ (Triple Alliance) جس کی قیادت جرمنی کر رہا تھا اور Triplle Entente جو کہ یوروپی طاقتوں کے درمیان ہوا۔
- عسکریت پسندوں کا ایقان ہے کہ فوجی حکمرانی تحفظ کی یقینی کے لئے اور جنگ کے مسائل کے حل کے لئے بہترین راستہ ہے۔ 1880ء تا 1914ء تک فوجی اخراجات پر چھ عظیم طاقتوں (جرمنی، روس، اسٹریا، اٹلی، فرانس اور برطانیہ) نے 300% سے زائد یعنی 132 پونڈ سے لے کر 397 پونڈ ملین خرچ کئے۔
- عسکریت کے تناظر میں تین چیزیں قلمبند کرنے کے قابل ہیں۔ ان میں سے ہر ملک نے وسیع انفرادی فوج بنائی، ایک دوسرے کے مقابلے میں اسلحہ کے لئے مسابقت کی اور عوام کی ذہن سازی کی کہ وہ جنگوں کا تعاون کریں۔
- پہلی عالمی جنگ کے بعد مختلف بادشاہت (آسٹریائی بادشاہت، ہنگری بادشاہت، عثمانی بادشاہت، جرمنی بادشاہت وغیرہ) کا خاتمہ کیا۔ روس میں اشتراکی انقلاب رونما ہوا جبکہ جرمنی آمریت کے غول سے باہر نکلا اور جرمنی ویمار جمہوریہ بن گیا۔
- ترکی میں سلطنت عثمانیہ کی بجائے جمہوری اور سیکولر حکومت قائم ہوئی۔ اسی طرح پہلی عالمی جنگ کے دوران نوآبادیات میں خودمختار حکومت کو قبول کرنے کا مطالبہ کیا گیا

ورسیلیز معاہدہ

- پہلی عالمی جنگ کا خاتمہ 1919ء میں ورسیلیز میں منعقدہ امن کانفرنس سے ہوا۔ یہ عظیم کانفرنس تھی جس میں دنیا کی تین چوتھائی آبادی رکھنے والے 32 قومی وفود نے شرکت کی۔
- اس کانفرنس میں اس وقت کے پانچ فاتح طاقتوں امریکہ، برطانیہ، فرانس، اٹلی اور جاپان نے شرکت کی۔ اشتراکی روس اور شکست خوردہ طاقتوں جسے کہ جرمنی، آسٹریا اور ترکی کو مدعو نہیں کیا گیا۔
- چنانچہ وہ قصداً یہ پیغام دینا چاہتے تھے کہ دنیا میں کوئی دانشمندانہ کونسل نہیں ہے شکست خوردہ لوگوں کی عمیق امنگوں کو سمجھنے والا کوئی نہیں ہے۔ یہ تعجب خیز بات نہیں تھی کہ جرمن عوام نے سوچا کہ ورسیلیز معاہدہ کو فاتح اقوام نے ان پر زبردستی عائد نافذ کیا گیا اور وہ ان شرائط کی تضحیک کی۔
- معاہدہ ورسیلیز نے جرمنی پر چند علاقائی جرمانے اور فوجی تخفیف بھی عائد کی۔ پہلی جرمنی آفریقہ کی ان نوآبادیات کو واپس کردے جس سے اس نے 1880ء میں قبضہ کرتے ہوئے حاصل کیا تھا اور یورپی علاقے الاسکا اور لورین کو واپس کردے جس سے اس نے 1871ء میں فرانس سے چھین لیا تھا۔
- دوسرا یہ کہ جرمنی کو پابند کیا گیا کہ وہ پہلی عالمی جنگ کے دوران اپنی فوجی طاقت کو 900,000 سے 100,00 تک تخفیف کردے۔ ان سے یہ بھی کہا گیا کہ کوئی آب دوز نہ رکھیں اور اپنی بحری طاقت کو 6 جنگی جہاز جس کا وزن 10 ہزار ٹن سے کم ہوں پر تحدید عائد کی گئی اور درجن ٹوربیڈو کشتیوں اور ڈسٹرایور تک محدود کردیا۔
- 1919ء میں پہلی عالمی جنگ کی شکست کے بعد مفتوحہ اتحادیوں نے جرمنی کو جنگ کے آغاز کا سبب بننے کے لئے سزا دینی چاہئے اور اس نے کمزور کرتے ہوئے دوبارہ ابھرنے کے قابل نہ بننے کی کوشش کی۔
- جرمن پر معاہدہ ورسیلیز کے تحت جو شرائط عائد کئے گئے تھے وہ ان کے لئے ذلت آمیز تھے۔ اس سے جرمنی میں ردعمل کا جذبہ پیدا ہوا اور ہٹلر و نازی پارٹی کو عروج ملا۔
- پہلی عالمی جنگ کے تباہ کن نتائج کے سبب تمام یوروپ میں ایک عظیم معاشرتی انقلاب رونما ہوا اور مزدور اشتراکیت اور کمیونسٹ نظریات کی جانب مائل ہوئے۔ تمام یوروپ میں امن کی تحریکوں کو کافی شہرت ملی۔
- 1917ء میں روسی انقلاب رونما ہوا جس کے نتیجہ میں وہاں پر کمیونسٹ مملکت قائم ہوئی۔ اس نئی حکومت نے پہلا اقدام کرتے ہوئے روس کی جنگوں میں شراکت داری کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی اور امن کے معاملات کا آغاز کیا۔ (1924ء میں روس یونین آف سویت سوشلسٹ (USSR) بن گیا۔
- مغربی سرمایہ دار ممالک جیسے برطانیہ کو ایسی تحریکوں کو دیگر ممالک میں رونما ہونے کا خوف تھا۔ اس لئے ابتداء میں انھوں نے ہٹلر اور نازی کی حوصلہ افزائی کی اور انھیں مستحکم کیا۔ سویت اشتراکیت سے علحدگی ہٹلر کی طمانیت کی پالیسی تھی۔
- جرمنی کو جنگ کے بعد شدید بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ جرمنی پر جنگ کے نقصانات کی پابجائی کو بوجھ عائد کیا گیا۔ چنانچہ جرمنی حکومت نے وسیع پیمانے پر کرنسی نوٹ کو طبع کرنا شروع کیا۔ جس کے نتیجہ میں شدید افراط زر پیدا ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ لوگ ایک روٹی کے ٹکڑے کی خریدی کے لئے گاڑیوں میں رقم لاتے

- عظیم معاشی بحران سے جرمن معیشیت بری طرح مجروح ہوئی۔1932 میں 1929ء کے مقابلے صنعتی پیداوار میں 40 فیصد کمی واقع ہوئی۔مزدوروں کو اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھونا پڑا یا ان کی اجرتوں کو گھٹا کر ادا کی گئیں۔ بیکا رلوگوں کی تعداد بے نظیر طور پر 6 ملین ہوگئی۔حالت یہ ہوگئی کہ جرمنی کی سڑکوں پر آپ لوگوں کو اپنے گلے میں لٹکائے کارڈوں جس پر لکھا تھا ''کسی بھی کام کے لئے راضی'' دیکھ سکتے تھے۔
- بڑی تعداد زراعتی پیداوار کی قیمتوں میں تیزی سے گراوٹ کی وجہ سے متاثر تھے۔نوجوانوں کو اپنا مستقبل تاریک دکھائی دے رہا تھا۔وہ عورتیں جو اپنے بچوں کا پیٹ بھرنے میں ناکام تھیں، ناامیدی کے احساس میں مقید تھیں۔ان تمام اسباب کے پس پردہ حکومت درحکومت کا عدم استحکام اور مستقل حکمرانی کی عدم فراہمی تھے۔
- ان حالات میں نازیت پروپیگنڈے کی جوشیلی زبان نے ایک بہتر مستقبل کی امیدیں پیدا کردیں۔ہٹلر ناقابل سوال قائد بن چکا تھا۔ 1928ئمیں نازی پارٹی نے جرمن پارلیمان (رئخ ٹاگ) میں 2.6 فیصد سے زائد ووٹ حاصل نہیں کئے۔1932ء تک یہ 37 فیصد ووٹ حاصل کر کے جرمنی کی سب سے بڑی طاقت بن چکی تھی۔
- ہٹلر ایک بہترین مقرر تھا تقریر کے دوران اس کے جذبات اور الفاظ نے عوامی ہمدری حاصل کی۔اس نے ایک مضبوط قوم بنانے، معاہدہ ورسائے کی بے انصافی کو مٹانے اور جرمن عوام کے کھوئے ہوئے وقار کو واپس لانے کا وعدہ کیا۔
- ہٹلر نے کام کی تلاش میں مارے مارے پھرتے نوجوانوں سے ملازمت اور ان کے لئے ایک محفوظ مستقبل کا وعدہ کیا۔اس نے جرمنی کے خلاف تمام غیر ملکی اثرات اور تمام غیر ملکی ''سازشوں'' کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا وعدہ کیا۔
- ہٹلر نے سیاست کے ایک نئے طریقے کی ایجاد کی۔وہ عوام کو حرکت میں لانے میں رسم ورواج اور اجتماعی مظاہروں اور مظاہرے کی اہمیت کو بخوبی جانتا تھا۔نازیوں نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ہٹلر کے لئے حمایت حاصل کرنے اور لوگوں میں اتحاد کا احساس جاگزیں کرنے کے لئے کثیر ریالیوں اور عوامی اجلاسس منعقد کئے۔
- سوستک نشان لگے جھنڈے نازی طرز سلامی اور تقاریر کے بعد داد وتحسین کے مخصوص طریقے، طاقت کے اس شاندار نظارہ کا حصہ تھے۔ہٹلر نے اپنے حامیوں کو اس وعدہ سے استعمال کیا کہ آریائی نسل کی برتری دنیا میں ہونی چاہئے۔
- اقلیتوں بالخصوص یہودیوں کو نشانہ بنایا اور کہا کہ یہ مسائل کی جڑ ہیں۔اس نے کمیونزم اور اشتراکیت پر بھی حملے کئے اور کہا کہ یہ دونوں بھی یہودیوں کے تخلیق کردہ نظریات ہیں۔اس نے وعدہ کیا کہ وہ ایسی طاقتور مملکت قائم کرے گا جو ان دونوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔
- ہٹلر اقتدار پر آیا اور فوراً غیر جمہوری اور آمرانہ حکمرانی کرتے ہوئے جمہوری اداروں جیسے پارلیمان کو ختم کردیا۔اس نے سیاسی مخالفین بالخصوص کمیونسٹوں کو قید کیا اور انھیں سیاسی قیدیوں کے کیمپ میں ڈال دیا۔
- 3 مارچ 1933ء کو مشہور اقتدار سونپنے کا ایکٹ (Enalbling Act) پاس ہوا۔اس قانون کے تحت جرمنی میں آمرانہ حکومت قائم ہوئی۔
- اس قانون کے تحت جرمنی میں آمرانہ حکومت قائم ہوئی۔اس قانون نے ہٹلر کو پارلیمنٹ کو نظرانداز کرنے اور فرمان کے ذریعہ حکومت کرنے کے اختیارات سونپ دیئے نازی پارٹی اور اس سے ملحق تنظیموں کو چھوڑ کر تمام سیاسی جماعتوں اور ٹریڈ یونینوں کو ممنوع قرار دیا۔
- معیشیت، میڈیا، فوج اور عدلیہ پر مملکت کا مکمل کنٹرول قائم ہوا۔پورے سماجی نظام کو کنٹرول کرنے کے لئے نازیوں نے اپنے حساب سے نگرانی جاری رکھی اور محافظ فوج بنائی۔ہری وردی والی باقاعدہ پولیس اور ایس۔اے یا دھاوا بولنے والے جتھے (Storm Troops) کے علاوہ Gestapo (خفیہ ریاستی پولیس)، ایس۔ایس (فوجداری پولیس) اور سیکورٹی سروس (ایس۔ڈی) شامل تھیں۔

- اس نئی منظّم فوج کا ائین سے الگ سے ہٹ کر بھی اختیار تھا جس نے نازی حکومت کو سب سے زیادہ خوفناک جرائم پیشہ ریاست کے طور پر شہرت دلائی۔اب لوگوں کو گستاپو کے ذریعہ قائم کئے گئے ایذا رسانی کے چیمبرس میں روکا جاسکتا تھا۔سیاسی قیدیوں کے کیمپوں میں گھیر کر لایا جاسکتا تھا م کرنے کے اختیارات حاصل تھے۔
- ہٹلر نے معاشی بازیافت کی ذمہ داری ماہر معاشیات حیالمار شاخت(Hjalmar Schacht) کو سونپی جس کا مقصد ریاستی امداد یافتہ روزگار پروگرام کے ذریعہ پوری پیداوار اور سب کے لئے ملازمت مہیا کرنا تھا۔منی وسیع اسلحہ کے کارخانے میں سرمایہ کاری اور روزگاری کا خواہاں تھا لیکن یہ اس وقت ممکن تھا جب صرف پڑوسیوں کے ساتھ جنگیں کی جائے۔
- ہٹلر نے جارحانہ طریقے سے پہلی عالمی جنگ میں کھوئے ہوئے علاقوں کی بازیافت کیے لئے خارجہ پالیسی کو توسیع دی۔اس نے 1939ء میں پولینڈ پر حملہ کیا۔
- جرمنی فوج کی ابتدائی فتوحات کے بعد 1943ء کی مشہور اسٹالن گراڈ میں شکست سے جرمنی کا کایا پلٹ گئی۔سوویت یونین روس اور اتحادی طاقتوں نے جرمنی کو محصور کر دیا۔نفرت آمیز جرمن نازی کی حکمرانی سے آزادی کے حصول کے لئے سوویت طاقتوں کا مشرقی یورپ کے تما م حصوں میں استقبال کیا گیا۔
- کئی نازی جنرلس اور قائدین کو گرفتار کر کے ان پر مقدمات مشہور Nureberg Trails میں چلائے گئے۔نیورمبرگ ٹریبونل نے صرف گیارہ مشہور نازی قائدین کو سزائے موت اور دیگر کئی قائدین کو عمر قید کی سزا دی گئی۔انتقام کا وقت تھا لیکن نازیوں کو دی گئی سزا ان کی گئی بربریت سے کم تھی۔

مجلس اقوام

- مستقبل میں جنگوں کے تدارک کے لئے معاہدہ ورسیلیز کے مطابق مجلس اقوام کی تشکیل کی گئی۔
- مجلس اقوام کے قیام کا مقصد سیاسی آزادی اور علاقائی وحدت تھا۔
- روس اور جرمنی کو رکن بننے کے لئے مدعو ہیں کیا گیا۔امریکہ بھی رکن بن نہ پایا کیونکہ امریکی کانگریس (پارلیمان) نے امریکی صدر وڈرو ولسن کی قرارداد امریکہ کی مجلس اقوام میں شمولیت کو مسترد کر دیا۔حالانکہ وڈرو ولسن نے مجلس اقوام کے قیام میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔
- مجلس اقوام کے عروج کے وقت 1934ء میں اس کے اراکین کی تعداد 58 تھی۔یہ توقع کی جارہی تھی کہ مجلس اقوام سے جنگوں کا خاتمہ اور مجموعی حفاظت کے علاوہ اقوام کے مابین تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرے گی۔
- مجلس چار ادروں لیگ اسمبلی، کونسل، سکریٹریت اور بین الاقوامی انصاف کی عدالت پر مشتمل تھی۔
- لیگ اسمبلی مجلس اقوام کی اعلیٰ ترین ادارہ تھا۔ہر رکن ملک تین سے زیادہ نمائندوں کو نہیں بھیج سکتا تھا۔اور ایک ووٹ کا حقدار تھا۔
- لیگ اسمبلی کا اجلاس جینوا میں ہر سال منعقد کیا جاتا تھا۔
- کونسل نو ارکان پر مشتمل تھی۔یہ مستقل، غیر مستقل اور عارضی نمائندوں پر مشتمل تھی
- جاپان، فرانس، برطانیہ، اٹلی کونسل کے مستقل اراکین تھے۔
- سکریٹریٹ کا مستقر جینوا تھا وہ اسمبلی اور وکونسل کے آگے جوابدہ تھی۔وہ سکریٹری جنرل پر مشتمل تھی۔اس کا تقرر اسمبلی کی منظوری سے کونسل کرتی تھی۔
- بین الاقوامی عدالت کو کونسل نے 1922ء میں ہاگ کے مقام پر قائم کیا جو اکتوبر 1945ء تک کام کرتی رہی۔

- عدالت میں پندرہ جج تھے۔
- کونسل اور اسمبلی کو عدالت سے مشورہ کرنے کا اختیار تھا۔
- اس ادارہ نے کئی بین الاقوامی ایجنسیوں کا قیام فلاحی سرگرمیوں صحت، مزدوروں کی فلاح کے لئے کی اور اس نے اقوام کے درمیان تنازعات کے لئے بین الاقوامی عدالت برائے انصاف کی بھی تشکیل دی۔
- عظیم توقعات اور عزائم کا اس ادارہ نے اظہار کیا لیکن بتدریج یہ ادارہ جرمنی اور اٹلی کی جانب سے کئے جانے والی بین الاقوامی معاہدہ کی خلاف ورزی کو روک نہ پایا اور یہ ادارہ ان ممالک کے دیگر اقوام پر حملہ کو روکنے میں بھی ناکام رہا۔
- لیگ نے اہم کامیابیاں یونانی سرزمین پر بہت سے اٹلی کے باشندوں کے قتل پر اٹلی اور یونان کے تنازعہ کو حل کیا۔
- یونان اور بلغاریہ کے سرحدی تنازعہ کو حل کیا وغیرہ۔
- مجلس اقوام پر برطانیہ اور فرانس کا غلبہ رہا۔ دوسرے ممالک کا اعتماد کم ہو گیا۔
- اٹلی، جاپان اور جرمنی میں آمریت کے فروغ نے مجلس اقوام کو کمزور کر دیا۔

فسطائیت کا عروج

- پہلی جنگ عظیم کے بعد ابھرنے والی متعدد سیاسی تحریکوں کو فسطائیت سے موسوم کیا گیا۔
- لفظ فاشزم کا اطالوی ماخذ ہے۔
- فسطائیت کا اطالیہ میں تخلیق کار ماری نٹی ہے۔ اس کا ایقان تھا کہ جمہوریت، لبرل ازم اور مان پرانے پامال تصورات ہیں۔
- ماری نٹی نے جنگ کو حیاتیاتی ضرورت قرار دیا۔
- پینٹو مسولینی فسطائیت کی آئیڈیالوجی کا پرجوش علمبردار تھا۔
- مسولینی نے صحافت کے میدان میں قدم رکھا اور انقلابی مضامین لکھنے لگا۔
- مسولینی کو انتہاء پسند خیالات کی وجہ سے سوئزرلینڈ کی حکومت نے جلاوطن کر دیا۔
- مسولینی نے 1912ء میں اونتی کی ادارت سنبھالی۔ اس میں اس نے انقلابی سوشلسٹ مضامین تحریر کئے۔
- مسولینی نے دوسرا رسالہ پاپولا ڈا اطالیہ کے نام سے جاری کیا اور عوام میں اپنے سیاسی خیالا کا پرچار کرنے لگا۔
- اٹلی اتحادیوں کی جانب سے آسٹریا اور جرمنی کے خلاف 1915ء میں شامل ہو گیا۔ جس سے مسولینی کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔
- فاشزم کے اہم اصول مخالف انفرادیت، مخالف جمہوریت، مخالف سوشلزم اور مخالف سلامتی تھے۔
- اطالیہ کے بادشاہ وکٹر ایمانیول سوم نے 1923ء میں مسولینی کو وزیراعظم نامزد کیا۔
- مسولینی نے بادشاہ کی برائے نام برتری کو باقی رکھا اور خود طاقتور بن گیا۔
- قومی افسردگی اور مایوسی کے زمانے میں پینٹو مسولینی اطالیہ کا مسیحا بن گیا۔
- فسطائیوں کی قیادت کرتے ہوئے مسولینی نے صحافت کی آزادی کو منسوخ کر دیا۔
- 1926ء تک اطالیہ ایک جماعتی ریاست بن گئی۔
- مسولینی نے کمپنیوں کی یونینوں کی جگہ ''سنڈیکیٹ'' کو قائم کیا۔
- مسولینی نے ترکی سے لوزان کا معاہدہ کیا۔ اس نے بحرہ روم پر اپنے کنٹرول میں اضافہ کیا۔
- جاپان نے منچوریا پر حملہ کیا تو اس سے حوصلہ لیتے ہوئے مسولینی نے ابی سینیا پر حملہ کیا۔

- مجلس اقوام نے اس کی مخالفت کی اور مسولینی کے خلاف قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔
- اطالیہ نے ابی سینا پر قبضہ کرلیا اور مجلس اقوام روکنے میں ناکام رہی۔
- مسولینی نے یکم ستمبر 1939ء میں پولینڈ پر چڑھائی کی اور یہ پیش قدمی دوسری عالمی جنگ کا سبب بنا۔

جرمنی میں نازیت کا عروج

- جرمنی کو جنگ کے بعد شدید بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ جرمنی پر جنگ کے نقصانات کی پابجائی کو بوجھ عائد کیا گیا۔ چنانچہ جرمنی حکومت نے وسیع پیمانے پر کرنسی نوٹ کو طبع کرنا شروع کیا۔ جس کے نتیجہ میں شدید افراط زر پیدا ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ لوگ ایک روٹی کے ٹکڑے کی خریدی کے لئے گاڑیوں میں رقم لاتے
- عظیم معاشی بحران سے جرمن معیشیت بری طرح مجروح ہوئی۔ 1932 میں 1929ء کے مقابلے صنعتی پیداوار میں 40 فیصد کمی واقع ہوئی۔ مزدوروں کو اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھونا پڑا یا ان کی اجرتوں کو گھٹا کر ادا کی گئیں۔ بیکار لوگوں کی تعداد بے نظیر طور پر 6 ملین ہوگئی۔ حالت یہ ہوگئی کہ جرمنی کی سڑکوں پر آپ لوگوں کو اپنے گلے میں لٹکائے کارڈوں جس پر لکھا تھا ''کسی بھی کام کے لئے راضی'' دیکھ سکتے تھے۔
- بڑی تعداد زراعتی پیداوار کی قیمتوں میں تیزی سے گراوٹ کی وجہ سے متاثر تھے۔ نوجوانوں کو اپنا مستقبل تاریک دکھائی دے رہا تھا۔ وہ عورتیں جو اپنے بچوں کا پیٹ بھرنے میں ناکام تھیں، ناامیدی کے احساس میں مقید تھیں۔ ان تمام اسباب کے پس پردہ حکومت در حکومت کا عدم استحکام اور مستقل حکمرانی کی عدم فراہمی تھے۔
- ان حالات میں نازیت پروپیگنڈے کی جوشیلی زبان نے ایک بہتر مستقبل کی امیدیں پیدا کردیں۔ ہٹلر ناقابل سوال قائد بن چکا تھا۔ 1928 ئمیں نازی پارٹی نے جرمن پارلیمان (رئخ ٹاگ) میں 2.6 فیصد سے زائد ووٹ حاصل نہیں کئے۔ 1932ء تک یہ 37 فیصد ووٹ حاصل کر کے جرمنی کی سب سے بڑی طاقت بن چکی تھی۔
- ہٹلر ایک بہترین مقرر تھا تقریر کے دوران اس کے جذبات اور الفاظ نے عوامی ہمدری حاصل کی۔ اس نے ایک مضبوط قوم بنانے، معاہدہ ورسائے کی بے انصافی کو مٹانے اور جرمن عوام کے کھوئے ہوئے وقار کو واپس لانے کا وعدہ کیا۔
- ہٹلر نے کام کی تلاش میں مارے مارے پھرتے نوجوانوں سے ملازمت اور ان کے لئے ایک محفوظ مستقبل کا وعدہ کیا۔ اس نے جرمنی کے خلاف تمام غیر ملکی اثرات اور تمام غیر ملکی ''سازشوں'' کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا وعدہ کیا۔
- ہٹلر نے سیاست کے ایک نئے طریقے کی ایجاد کی۔ وہ عوام کو حرکت میں لانے میں رسم ورواج اور اجتماعی مظاہروں اور مظاہرے کی اہمیت کو بخوبی جانتا تھا۔ نازیوں نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ہٹلر کے لئے حمایت حاصل کرنے اور لوگوں میں اتحاد کا احساس جاگزیں کرنے کے لئے کثیر ریالیوں اور عوامی اجلاسس منعقد کئے۔
- سوستک نشان لگے جھنڈے نازی طرز سلامی اور تقاریر کے بعد داد وتحسین کے مخصوص طریقے، طاقت کے اس شاندار نظارہ کا حصہ تھے۔ ہٹلر نے اپنے حامیوں کو اس وعدہ سے استعمال کیا کہ آریائی نسل کی برتری دنیا میں ہونی چاہئے۔
- اقلیتوں بالخصوص یہودیوں کو نشانہ بنایا اور کہا کہ یہ مسائل کی جڑ ہیں۔ اس نے کمیونزم اور اشتراکیت پر بھی حملے کئے اور کہا کہ یہ دونوں بھی یہودیوں کے تخلیق کردہ نظریات ہیں۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ ایسی طاقتور مملکت قائم کرے گا جو ان دونوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔
- ہٹلر اقتدار پر آیا اور فوراً غیر جمہوری اور آمرانہ حکمرانی کرتے ہوئے جمہوری اداروں جیسے پارلیمان کو ختم کردیا۔ اس نے سیاسی مخالفین بالخصوص کمیونسٹوں کو قید کیا اور انھیں سیاسی قیدیوں کے کیمپ میں ڈال دیا۔

- 3 مارچ 1933ء کو مشہور اقتدار سونپنے کا ایکٹ (Enalbling Act) پاس ہوا۔ اس قانون کے تحت جرمنی میں آمرانہ حکومت قائم ہوئی۔
- اس قانون کے تحت جرمنی میں آمرانہ حکومت قائم ہوئی۔ اس قانون نے ہٹلر کو پارلیمنٹ کو نظر انداز کرنے اور فرمان کے ذریعہ حکومت کرنے کے اختیارات سونپ دیئے نازی پارٹی اور اس سے ملحق تنظیموں کو چھوڑ کر تمام سیاسی جماعتوں اور ٹریڈ یونینوں کو ممنوع قرار دیا۔
- معیشت، میڈیا، فوج اور عدلیہ پر مملکت کا مکمل کنٹرول قائم ہوا۔ پورے سماجی نظام کو کنٹرول کرنے کے لئے نازیوں نے اپنے حساب سے نگرانی جاری رکھی اور محافظ فوج بنائی۔ ہری وردی والی باقاعدہ پولیس اور ایس۔اے یا دھاوا بولنے والے جتھے (Storm Troops) کے علاوہ Gestapo (خفیہ ریاستی پولیس)، ایس۔ایس (فوجداری پولیس) اور سیکورٹی سروس (ایس۔ڈی) شامل تھیں۔
- اس نئی منظّم فوج کا ائین سے الگ سے ہٹ کر بھی اختیار تھا جس نے نازی حکومت کو سب سے زیادہ خوفناک جرائم پیشہ ریاست کے طور پر شہرت دلائی۔ اب لوگوں کو گستاپو کے ذریعہ قائم کئے گئے ایذا رسانی کے چیمبرس میں روکا جا سکتا تھا۔ سیاسی قیدیوں کے کیمپوں میں گھیر کر لایا جا سکتا تھا م کرنے کے اختیارات حاصل تھے۔
- ہٹلر نے معاشی بازیافت کی ذمہ داری ماہر معاشیات حیالمار شاخت (Hjalmar Schacht) کو سونپی جس کا مقصد ریاستی امداد یافتہ روزگار پروگرام کے ذریعہ پوری پیداوار اور سب کے لئے ملازمت مہیا کرنا تھا۔ منی وسیع اسلحہ کے کارخانے میں سرمایہ کاری اور روزگاری کا خواہاں تھا لیکن یہ اس وقت ممکن تھا جب صرف پڑوسیوں کے ساتھ جنگیں کی جائے۔
- ہٹلر نے جارحانہ طریقے سے پہلی عالمی جنگ میں کھوئے ہوئے علاقوں کی بازیافت کیے لئے خارجہ پالیسی کو توسیع دی۔ اس نے 1939ء میں پولینڈ پر حملہ کیا۔
- جرمنی فوج کی ابتدائی فتوحات کے بعد 1943ء کی مشہور اسٹالن گراڈ میں شکست سے جرمنی کا کایا پلٹ گئی۔ سوویت یونین روس اور اتحادی طاقتوں نے جرمنی کو محصور کر دیا۔ نفرت آمیز جرمن نازی کی حکمرانی سے آزادی کے حصول کے لئے سوویت طاقتوں کا مشرقی یورپ کے تمام حصوں میں استقبال کیا گیا۔
- کئی نازی جنرلس اور قائدین کو گرفتار کر کے ان پر مقدمات مشہور Nureberg Trails میں چلائے گئے۔ نیور یبرگ ٹریبونل نے صرف گیارہ مشہور نازی قائدین کو سزائے موت اور دیگر کئی قائدین کو عمر قید کی سزا دی گئی۔ انتقام کا وقت تھا لیکن نازیوں کو دی گئی سزا ان کی گئی بربریت سے کم تھی۔

دوسری عالمی جنگ

- ورسیلیز معاہدہ دوسری عالمی جنگ کا سبب بنا۔
- معاہدہ ورسیلیز نے جرمنی پر چند علاقائی جرمانے اور فوجی تخفیف بھی عائد کی۔ پہلی جرمنی آفریقہ کی ان نوآبادیات کو واپس کر دے جس سے اس نے 1880ء میں قبضہ کرتے ہوئے حاصل کیا تھا اور یورپی علاقے الاسکا اور لورین کو واپس کر دے جس سے اس نے 1871ء میں فرانس سے چھین لیا تھا۔
- دوسرا یہ کہ جرمنی کو پابند کیا گیا کہ وہ پہلی عالمی جنگ کے دوران اپنی فوجی طاقت کو 900,000 سے 100,00 تک تخفیف کر دے۔ ان سے یہ بھی کہا گیا کہ کوئی آب دوز نہ رکھیں اور اپنی بحری طاقت کو 6 جنگی جہاز جس کا وزن 10 ہزار ٹن سے کم ہوں پر تحدید عائد کی گئی اور درجن ٹوریپڈو کشتیوں اور ڈسٹرایور تک محدود کر دیا۔
- مجلس اقوام کی ناکامی نے بھی دوسری عالمی جنگ کی راہ ہموار کی۔

- 1919ء میں پہلی عالمی جنگ کی شکست کے بعد مفتوحہ اتحادیوں نے جرمنی کو جنگ کے آغاز کا سبب بننے کے لئے سزا دینی چاہئے اور اس نے کمزور کرتے ہوئے دوبارہ ابھرنے کے قابل نہ بننے کی کوشش کی۔
- جرمن پر معاہدہ ورسیلیز کے تحت جو شرائط عائد کئے گئے تھے وہ ان کے لئے ذلت آمیز تھے۔اس سے جرمنی میں ردعمل کا جذبہ پیدا ہوا اور ہٹلر و نازی پارٹی کو عروج ملا۔
- جرمن چاہتے تھے کہ معاہدہ ورسیلیز کے مطابق محروم کئے گئے علاقے دوبارہ حاصل کریں اور وسط یورپ میں جرمنی کے غلبہ کا احیاء ہوں اور جرمنی پر عائد کردہ اسلحہ پر پابندی کا خاتمہ ہو پائے۔
- جرمنی نے نازیوں کی سرپرستی میں خود سے صنعتیانے کی تیزی سے تجدید کی اور وسیع فوج و اسلحہ کے کارخانوں کو فروغ دیا تا کہ جنگوں میں محفوظ رہے پائے۔
- پہلی عالمی جنگ کے تباہ کن نتائج کے سبب تمام یوروپ میں ایک عظیم معاشرتی انقلاب رونما ہوا اور مزدور اشتراکیت اور کمیونسٹ نظریات کی جانب مائل ہوئے۔تمام یوروپ میں امن کی تحریکوں کو کافی شہرت ملی۔
- 1917ء میں روسی انقلاب رونما ہوا جس کے نتیجہ میں وہاں پر کمیونسٹ مملکت قائم ہوئی۔اس نئی حکومت نے پہلا اقدام کرتے ہوئے روس کی جنگوں میں شراکت داری کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی اور امن کے معاملات کا آغاز کیا۔(1924ء میں روس یونین آف سویت سوشلسٹ (USSR) بن گیا۔مغربی سرمایہ دار ممالک جیسے برطانیہ کو ایسی تحریکوں کو دیگر ممالک میں رونما ہونے کا خوف تھا۔
- چنانچہ 1939ء میں جرمنی اور سوویت یونین روس نے غیر جارحانہ معاہدہ کیا اور ہٹلر برطانیہ اور فرانس اتحادیوں کے مخالف ہو گیا۔اس طرح دوسری عالمی جنگ کی ابتداء ہوئی۔ہٹلر نے مغربی یوروپی براعظم کے بیشتر حصوں پر مکمل قبضہ حاصل کر لیا۔
- بعد ازاں اس نے 1942ء میں روس پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔اسی سال جاپان جو کہ جرمنی کا حلیف تھا اس نے امریکہ پر حملہ کیا جس سے امریکہ اور روس متحد ہو گئے اور جرمنی کے خلاف جنگ کی۔
- جرمنی فوج کی ابتدائی فتوحات کے بعد 1943ء کی مشہور اسٹالن گراڈ میں شکست سے جرمنی کا کایا پلٹ گئی۔سوویت یونین روس اور اتحادی طاقتوں نے جرمنی کو محصور کر دیا۔
- نفرت آمیز جرمن نازی کی حکمرانی سے آزادی کے حصول کے لئے سوویت طاقتوں کا مشرقی یورپ کے تمام حصوں میں استقبال کیا گیا۔اتحادیوں نے بتدریج جرمنی کے صدر مقام برلن پر قبضہ حاصل کر لیا۔
- ہٹلر اور اس کے حواریوں نے پکڑے جانے سے بچنے کے لئے خودکشی کر لی۔جرمنی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔مشرقی حصہ جس کا نام عوامی جمہوریہ جرمنی (GDR) اور مغربی حصہ کا نام وفاقی جمہوریہ جرمنی (FRG) رکھا گیا۔GDR کا علاقہ امریکہ کے ماتحت اور FRG کا علاقہ روس کے زیر نگیں کر دیا گیا۔
- مشرق بعید میں امریکہ کی ہیروشیما اور ناگاساکی بمباری کے بعد جاپان نے ہتھیار ڈال دیئے۔امریکی افواج نے جاپان پر قبصہ کر لیا لیکن جاپانیوں کے جذبات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جاپانی بادشاہوں کو حکومت جاری رکھنے کی اجازت دیدی اور برطانیہ کی طرح دستوری بادشاہت قائم کی گئی۔
- جاپان پر منتخبہ حکومت حکمرانی کرنے لگی جو کہ جاپانی پارلیمان ڈائیٹ (DIET) کے آگے جوابدہ تھی۔
- بیسویں صدی کے ابتدائی نصف دور کا خاتمہ ہیروشیما اور ناگاساکی کے خوفناک خواب کی تعبیر اور ادارہ اقوام متحدہ کے قیام کی امیدوں سے ہوا۔پہلی عالمی جنگ کے بعد کئی آمرانہ بادشاہوں کی سلطنتوں کا خاتمہ ہوا اور دوسری عالمی جنگ کے بعد برطانیہ، اٹلی اور جرمنی کی کثیر نوآبادیات کے اختتام سے ہوا۔

- 1950ء تک ہندوستان، چین، انڈونیشیاء، ویتنام، مصر، نائیجریا وغیرہ آزاد اور خودمختار بن گئے۔ جنگ کے آغاز سے قبل برطانیہ طاقتور ترین ملک تھا لیکن جنگ کے اختتام پر اس سے ثانوی حیثیت حاصل ہوگئی۔ دوئی عالمی طاقتوں روس اور امریکہ کا ظہور ہوا۔
- ہٹلر کی کاری ضرب سے روس کی معشیت غیر مستحکم ہوگئی۔ روس نے بتدریج اپنی معشیت کی تشکیل نو کی۔ اس فتح نے روس کے وقار میں اضافہ کیا اور اس کا داخلہ مکمل مشرقی یورپ اور چین میں ہوا جس کے سبب اس نے عظیم اشتراکی حلقے (سوشلسٹ کیمپ) کی تشکیل دی۔
- ہولوکاسٹ (Holocaust) کے معنی وسیع پیمانے پر قتل عام (Mass Murders) ہے۔ دوسری عالمی جنگ نازی کے زیر اقتدار علاقے میں ہولوکاسٹ میں ہٹلر کی قیادت میں چھ ملین یہودیوں کا قتل کیا گیا تھا۔
- آوشوتز (Austchwitz) سے مراد گیس میں جھلسا کر کے مراکز ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے سایہ تلے جرمنی نے نسل کشی کی اور اس کی قیمت بھی جرمنی کو اٹھانی پڑی۔ اس کے نتیجہ میں بڑے پیمانے پر یورپ کے منتخبہ معصوم شہریوں کا قتل کیا گیا۔ جملہ لوگ بشمول 60,000,00 یہودی، 2,000,00 چپسی (Gypsies)، 10,000,00 پولیش شہری، 70,000 جرمن (جنھیں ذہنی اور جسمانی معذور قرار دیا گیا)، 10,000 ہم جنس کے ساتھ ساتھ بے شمار سیاسی اور مختلف مذاہب کے افکار کے حامل لوگوں کو گیس میں جھلسا کر کے مراکز جیسے AuschwitzCentre میں مارا گیا۔
- دوسری عالمی جنگ کے اختتام پر ادارہ اقوام متحدہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ادارہ اقوام متحدہ کی ایسی عالمی حکومت ہے جس کی بنیاد چار اہم اصولوں پر ہے۔ امن کا قیام، انسانی حقوق کا ایقان، بین الاقوامی قوانین کا احترام اور سماجی ترقی کو فروغ دینا۔ یہ ادارہ اپنی شاخوں جیسے UNICEF,ILO,WHO,UNESCO کے ذریعہ افعال انجام دیتا ہے۔

جدید ترکی کا ظہور

- پندرھویں صدی کے دوسرے ربع میں عثمانی طاقت کو عروج حاصل ہوا۔
- محمد ثانی نے 1453ء میں قسطنطنیہ پر حملہ کیا اور قبضہ کرلیا۔
- قسطنطنیہ کی فتح ترکوں کی تاریخ کا ایک اہم موڑ ہے۔ اس فتح نے انھیں یورپ کے مشرقی حصے میں داخل ہونے میں مدد کی۔
- لیکن بیسویں صدی کے آغاز تک ترکی کا سلطان ''یورپ کا بیمار آدمی'' بن گیا۔ مصر، سربیاء، یونان، رومانیہ، بلغاریہ وغیرہ جو کہ ترکی کے تحت تھے آزاد ہوگئے۔
- بیسویں صدی کے پہلے حصے مین 1909ء میں عثمانی ترکی میں ''نوجوان ترک انقلاب'' رونما ہوا۔
- مصطفیٰ کمال پاشاہ کو تاریخ عالم میں اہم مقام حاصل ہے۔ کمال پاشاہ کی شہرت 1915ء میں پہلی عالمی جنگ کے دوران گالی پول پر برٹش حملے کو کامیابی سے پسپا کرنے کے سبب ہوئی۔
- پہلی جنگ عظیم میں جرمنی کا ساتھ ترکی نے دیا تھا اس لئے معاہدہ سیوری کے مطابق اتحادیوں نے ترکی پر شرمناک شرائط عائد کئے۔
- کمال پاشاہ نے ایک فوجی عوامی پارٹی قائم کی جس کا مقصد ''ترکی ترکوں کے لئے'' تھا۔
- 1820ء میں کمال نے انقرہ کے مقام پر ''عظیم قومی اسمبلی'' بلائی اور اعلان کیا کہ یہ اسمبلی ترکی قوم کی نمائندہ ہے۔
- ترکی اسمبلی نے کمال کو صدر منتخب کیا اور قومی فوج کا کمانڈر انچیف بنادیا۔
- کمال پاشاہ نے ونزیلوس کے عہد کے دوران ابتداء میں 1921ء میں یونانیوں کے ہاتھوں شکست کے بعد انگورا کے مقام پر قومی اسمبلی بلائی اور ''انگورا معاہدہ'' تحریر کیا اور قسطنطنیہ کی مکمل آزادی اور ترکی اقتدار اعلیٰ کے تحت رہنے والے ترکی علاقوں کے اتحاد کا مطالبہ کیا۔

- سمرنا یونانیوں کے خلاف میں کمال پاشاہ کی کامیابی نے ترکی افواج کے حوصلے بلند کر دیے۔
- یونانی ترکی جنگ کی وجہ سے یونانی حکومت کا زوال ہوااور یونانی بادشاہ کواپنا تخت کھونا پڑا۔
- کمال پاشاہ اوراتحادیوں کے درمیان لوازن معاہدہ طئے پایا۔اس معاہدہ پر برطانیہ،اٹلی،یونان اورترکی نے دستخط کی۔
- کمال پاشاہ ریبلکن پیپلز پارٹی کا بانی تھا۔وہ ترکی جمہوریہ کا پہلا صدر بنا۔
- مصطفیٰ کمال پاشاہ کو1934ء میں اتاترک یعنی ''بابائے ترکی'' کا خطاب دیا گیا۔
- 1928ء میں ترکی کوایک سیکولرمملکت قرار دیا گیااوراسلام کے دخل کم کر دیا گیا۔
- 3مارچ1924ء کوعظیم قومی اسمبلی کے مطابق ترکی مین سلطنت عثمانیہ ختم کر دی گئی۔
- ترکی میں کمال پاشاہ نے ملک کے قوانین کوکالعدم قرار دیتے ہوئے مغربی قوانین کونافذ کیا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) کونسی صدی کوانتہاء پسندی کے دورکی صدی سے مورخ نے موسوم کیا ہے۔

(1)انیسویں صدی (2)بیسوی صدی (3)اٹھارویں صدی (4)اکیسویں صدی

(2) دوسری عالمی جنگ کا خاتمہ اس ملک کی شکست سے ہوا۔

(1)فرانس (2)برطانیہ (3)جرمنی (4)روس

(3) 1939ء کوکس نے پولینڈ پرحملہ کیا۔

(1)مسولینی (2) ولسن (3)ہٹلر (4)لینن

(4) بیسویں صدی کے اوائل تک دنیا کی آبادی تھی۔

(1)7. 1بلین (2) 1.6ملین (3) 1.6 بلین (4) 102ملین

(5) ''عظیم معاشی بحران کس سال رونما ہوا۔

(1) 1919ء (2)1929ء (3)1920ء (4)1930ء

(6) مجلس اقوام کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔

(1) 1919ء (2) 1922ء (3)1921ء (4)1924ء

(7) دوسری عالمی جنگ کی مدت تھی۔

(1) 1929 -1935ء (2) 1939 -1945ء (3) 1929-1945ء (4) 1929-1933ء

(8) ادارہ اقوام متحدہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(1) 24نومبر1945 (2)24ستمبر1945 (3) 24اکتوبر1945ء (4) 24ڈسمبر1945ء

(9) مجلس اقوام کے قیام کی قیادت میں سرفہرست کون تھے۔

(1)میٹرنچ (2)وڈروولسن (3)ہٹلر (4)مسولینی

(10) برطانوی عورتوں کواس سال حق رائے دہی حاصل ہوئی۔

(1) 1918ء (2) 1920ء (3)1922ء (4)1929ء

جوابات

1-2	2-3	3-3	4-3	5-2	6-1	7-2	8-3	9-2	10-1

34. دوسری عالمی جنگ کے بعد دنیا

- دوسری عالمی جنگ کے مختلف ملکوں پر الگ الگ اثرات مرتب ہوئے۔اس کے بدترین اثرات یوروپی ممالک خصوصاً USSR، پولینڈ اور یوگوسلاویہ پر پڑے جنکی تقریباً 20% آبادی کا صفایا ہوگیا۔
- معاشی اعتبار سے بھی شہروں، کارخانوں اور کانوں کی بڑے پیمانے پر تباہی کی صورت میں یوایس ایس آر (روس) اور دیگر یوروپی ممالک کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔
- USSR کے لگ بھگ 1700 قصبات، 31,000 کارخانے اور 70,000 سے زائد دیہات تباہ وتاراج ہوگئے۔
- جنگ کے خاتمہ کے بعد اہم تحادی ملکوں جیسے برطانیہ، فرانس، امریکہ، روس اور چین نے مجلس اقوام متحدہ کے قیام سے متعلق ایک دستاویز تیار کیا تھا۔
- UNO کے قیام کے وقت رکن ممالک کی تعداد 54 تھی جو بڑھ کر 2014 میں 193 تک پہنچ گئی۔
- مجلس اقوام متحدہ اپنے چھ شعبوں کے ذریعے فرائض انجام دیتا ہے۔
- بین الاقوامی عدالت جو ہیگ میں واقع ہے، عالمی صحت تنظیم جو جنیوا میں واقع ہے، مجلس اقوام کی تعلیمی، سائنسی وثقافتی تنظیم (یونیسکو) جو پیرس میں واقع ہے اور مجلس اقوام کا بچوں کا ایمرجنسی فنڈ (یونیسیف) نامی ادارہ جو نیویارک میں ہے۔
- مجلس اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک مل کر سکریٹری جنرل کا انتخاب کرتے ہیں جو مجلس اقوام متحدہ کا سب سے اہم عہدیدار ہوتا ہے۔اس عہدہ پر تقرر مختلف براعظموں سے گشتی بنیاد پر ہوتا ہے۔مجلس اقوام متحدہ کا سب سے اہم شعبہ جنرل اسمبلی ہوتا ہے جہاں تمام ملکوں کے درمیان مختلف؟ اہم معاملات پر باقاعدہ مذاکرت ومباحثے ہوتے ہیں۔
- جنگ اور امن سے متعلق فیصلے سیکوریٹی کونسل میں کیے جاتے ہیں جو ایک اور اہم شعبہ ہے۔اس میں پانچ ملکوں کو خصوصی موقف حاصل ہے جو سیکوریٹی کونسل کے مستقل ارکان کہلاتے ہیں یہ ممالک چین، فرانس، برطانیہ، روس اور امریکہ ہیں۔
- کونسل کے کسی بھی فیصلہ کو ان میں سے کوئی بھی ملک مسترد کرنے کا اختیار رکھتا ہے جو ویٹو کا اختیار کہلاتا ہے۔
- مابعد جنگ کے دور میں دو بڑے سیاسی اور نظریاتی بلاک وجود میں آئے۔ایک کمیونسٹ بلاک جسکی قیادت USSR کررہا تھا اور دوسرا جمہوری سرمایہ دار بلاک جسکی قیادت USA کررہا تھا۔
- ایک طرف USSR نے مساوات اور مملکتی نگرانی میں ترقی کے تصورات اور ان تصورات کی مخالفت کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنے کا نظریہ پیش کیا تو دوسری طرف USA نے کثیر پارٹی جمہوریت اور خانگی سرمایہ داروں کی نگرانی میں ترقی کے نظریہ کو پیش کیا۔
- USSR کے بلاک میں پورا مشرقی یوروپ (پولینڈ، ہنگری اور مشرقی جرمنی وغیرہ) اور کئی نوآبادیاں جو آزادی حاصل کررہی تھیں جیسے چین اور ویتنام وغیرہ تھے۔مغربی یوروپ کے ممالک جیسے برطانیہ، فرانس، اسپین وغیرہ USA کے قریبی حلیف تھے۔
- ان دو بلاکوں میں دوسرے تمام ممالک کو اپنے بلاکوں میں شامل کرنے کے معاملے میں زبردست مسابقت تھی۔
- دوسری عالمی جنگ کے بعد ان دو بلاکوں کے درمیان لگ بھگ پینتالیس سال تک ایک عجیب جنگ لڑی گئی۔یہ ایسی جنگ تھی جس میں اصل مقابلہ آرائی کرنے والے ایک دوسرے پر نہ حملہ کرتے تھے اور نہ ہی راست لڑائی ہوتی تھی اور اس طرح یہ کوئی ''گرم'' جنگ نہیں تھی۔بلکہ یہ جنگ بند کمروں میں بیٹھ کر افواہوں اور پروپگنڈے کے ذریعے لڑی گئی۔اسے ''سرد جنگ'' کا نام دیا گیا

- روایتی جنگوں کی طرح حقیقی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔اس سرد جنگ نے جو USA اور USSR کے درمیان شدید تناؤ سے عبارت تھی، 1945ء سے 1991ء کے درمیان دنیا میں ہونے والی ہر شئے کی صورت گری کی اور اسے متاثر کیا۔
- سرد جنگ میں بعض اہم تدابیر اختیار کی گئیں جن میں نیا بتی جنگیں، فوجی معاہدے اور ہتھیاروں کی دوڑ شامل تھے۔
- امریکہ اور USSR دونوں کے پاس بھی نیوکلیر ہتھیاروں کا ذخیرہ جمع تھا لیکن وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ نیوکلیر جنگ میں کوئی بھی فاتح نہیں ہوسکتا۔اس کے باوجود انہوں نے فوجی اور حربی معاہدے کئے۔مغرب نے 1949ء میں اپنے حلیفوں پر مشتمل ایک تنظیم قائم کی جو نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن (NATO) کے نام سے جانی جاتی ہے۔
- اسکے جواب میں کمیونسٹ ممالک نے مماثل معاہدے کئے اور وارسا معاہدہ وجود میں آیا۔اس کے علاوہ امریکہ نے علاقائی اعتبار سے بھی فوجی معاہدے کئے جیسے ساؤتھ ایسٹ ایشین ٹریٹی آرگنائزیشن (SEATO) اور سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن (CENTO) وغیرہ۔
- USSR اور امریکہ کے بعد دھیرے دھیرے ان کے حلیفوں جیسے برطانیہ، فرانس اور چین نے بھی نیوکلیر ہتھیار حاصل کر لئے۔
- خلاء میں تسلط حاصل کرنے کے لئے مسابقت شروع ہوئی کیونکہ سیٹلائیٹ کی مدد سے جاسوسی اور میزائلوں کے ہدف آسانی سے مقرر کئے جاسکتے تھے۔
- USSR نے خلاء میں سب سے پہلا سیٹلائیٹ Sputnik بھیجا۔
- خلاء میں پہنچنے والا پہلا انسان Yuri Gagarin بھی روسی ہی تھا۔
- امریکہ نے بھی 1969 میں نیل آرم اسٹرانگ اور دوسرے لوگوں کو چاند پر روانہ کیا۔
- 1950 کی دہائی میں دنیا دو مخالف بلاکوں میں منقسم ہورہی تھی اور فوجی تیاریاں بھی عروج پر تھیں۔
- دو برتر طاقتوں کے درمیان فوجی برتری کی خواہش، نظریاتی اختلافات اور معاشی برتری کی خواہش نے دو قطبی دنیا کے قیام کی راہیں ہموار کیں۔
- نو آزاد ممالک کے قائدین اس غیر محفوظ اور تناؤ والی صورتحال میں تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کرنے لگے۔اس لئے 1955ء میں انڈونیشیاء میں بانڈونگ کے مقام پر ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔یہ پہلی ایشیائی افریقی کانفرنس تھی جس میں 29 ملکوں نے شرکت کی۔
- بانڈونگ کانفرنس میں شریک ہونے والے اہم قائدین پنڈت جواہر لعل نہرو ہندوستان کے وزیر اعظم، جمال عبدالناصر مصر کے صدر، اور جوزف بروز ٹیٹو یوگوسلاویہ کے قائد تھے۔
- پنڈت نہرو کو اس میں بہترین ترجمان کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا اور اس کانفرنس کے انعقاد سے عدم وابستگی کی تحریک کے آغاز کی راہ ہموار ہوئی۔
- اس طرح عدم وابستہ ممالک کی تحریک ایک بین الاقوامی تنظیم کی حیثیت سے ایشیاء، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے نو آزاد ممالک کے مابین ثقافتی اور معاشی تعاون کے مقصد سے قائم کی گئی۔
- پہلی چوٹی کانفرنس یوگوسلاویہ کے بلگریڈ میں سپٹمبر 1961ء میں ہوئی۔جس میں 25 ممبر ممالک نے شرکت کی۔ 2012ء تک اس میں رکن ممالک کی تعداد 120 تک پہونچ گئی اور اس میں 17 مبصرین (Observers) بھی ہیں۔
- مغربی ایشیاء اس خطہ کو کہا جاتا ہے جو یورپ اور ایشیاء کے درمیان واقع ہے۔اسکے لئے مشرق وسطیٰ کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے۔ عربوں اور یہودیوں کے درمیان چلے آرہے تنازعات کو اکثر مغربی ایشیاء کا بحران بھی کہتے ہیں۔جو فلسطین پر قبضہ سے متعلق ہے۔

- فلسطین کا علاقہ جو عرب باشندوں سے آباد تھا دوسری جنگ عظیم سے پہلے برطانیہ کے زیر تسلط تھا۔ اس علاقہ میں یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے یکساں تقدس کا حامل شہر یروشلم واقع ہے۔
- یہودیوں کا خیال ہے کہ فلسطین کی سرزمین انکی وہی ''موعودہ سرزمین'' ہے جہاں سے وہ زمانہ قدیم میں نکالے گئے اور یورپ اور ایشیاء کی طرف انہیں دھکیل دیا گیا تھا۔
- یوروپ میں وہ ایک مقہور قوم تھے کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک وہی حضرت عیسیٰؑ کو مصلوب کرنے کے ذمہ دار تھے۔ یہ تنازعہ اس وقت عروج پر پہنچا جب نازی جرمنی میں کئی ملین یہودیوں کو قید کر دیا اور قتل کر دیا گیا۔
- 1947ء میں مجلس اقوام متحدہ نے ایک قرارداد منظور کی جس کے مطابق فلسطین کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے ایک فلسطینی اور دوسرا یہودی علاقہ۔ 1948ء میں برطانیہ نے اپنے دستوں کو فلسطین سے واپس بلوالیا اور یہودیوں کے لئے اسرائیل نامی ملک قائم کیا گیا۔
- فلسطینی اس بات کے لئے تیار نہیں تھے کہ وہ اپنے وطن کو یہودیوں کے حوالے کر دیں۔ انہوں نے یہودی مملکت کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اسرائیلی مملکت کی اختیار کردہ پالیسیوں کے سبب تلخیوں میں مزید اضافہ ہوا۔
- فلسطینیوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے مکانات اور جائدادوں کو چھوڑ کر چلے جائیں اور انہیں دوسرے عرب ممالک میں پناہ لینی پڑی۔
- مصر کے صدر جمال عبدالناصر (1970-1918) نے عربوں کو متحد کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے فدائین (خودکشی) دستے تیار کئے تاکہ اسرائیل میں عوامی مقامات پر حملے کئے جائیں۔ا
- 1964ء میں فلسطینی حریت تنظیم (Palestinian Liberation Organisation) اردن میں قائم ہوئی۔ اس تنظیم نے مختلف عرب گروہوں کو متحد کر کے مسئلہ کو ایک نئی جہت عطا کی۔
- فلسطینی باشندے آج بھی اپنے وطن اور امن کے حصول کی خاطر جلاوطنی اور جنگ کی حالت میں انتہائی دشوار اور کٹھن زندگی گذار رہے ہیں۔
- USSR میں میخائیل گورباچوف کے اقتدار حاصل کرنے کے بعد ہی یہ ممکن ہوسکا۔ انہوں نے شفافیت اور انقلابی تبدیلیوں کے ذریعے USSR کی سیاست میں تبدیلی لانے کی بھرپور کوشش کی۔ وہ ایک وسیع النظر سیاستداں تھے جس نے ملک کی معیشت کے احیاء کی خاطر کئی اصلاحات کو متعارف کروایا اور مغربی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کئے۔ ان اصلاحات کو اکثر 'Glasnost' اور 'Perestroika' کے طور پر جانا جاتا ہے۔
- ایک طویل ترین جدوجہد اور پرتشدد انقلاب کے بعد چین 1949ء میں کمیونسٹ جمہوریہ بنا۔ چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے والے ابتدائی ملکوں میں ہندوستان بھی ایک تھا۔
- ہندوستان نے چین کے لئے مجلس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مستقل نشست کی حمایت کی۔ جو اس سے قبل چیانگ کائی شیک کی حکومت کی قبضے میں تھی۔ نظریاتی اختلافات کے باوجود ہندوستان نے چین کی بانڈونگ کانفرنس میں شرکت کی راہ ہموار کی۔
- دونوں ملکوں نے پنچ شیل کے معاہدے پر 29/اپریل 1954ء کو دستخط کئے۔ دونوں ملکوں کے قائدین نے ایک دوسرے کے ملک کا دورہ کیا جہاں عوامی سطح پر ان کا والہانہ خیر مقدم کیا گیا۔
- ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پہلی جنگ 48-1947 کے دوران کشمیر کے مسئلہ پر ہوئی۔ لیکن اس سے مسئلہ کا حل برآمد نہ ہوسکا۔ جنگ کی وجہ سے کشمیر دو حصوں میں بٹ گیا یعنی پاکستانی مقبوضہ کشمیر (POK) اور ہندوستانی صوبۂ کشمیر۔ ان دو حصوں کو جدا کرنے والا خط لائن آف کنٹرول) کہلاتا ہے۔

- ڈسمبر 1971ء میں پاکستان کے ساتھ بڑے پیمانے پر جنگ شروع ہوئی۔ جومشرقی پاکستان کی آزادی اور بنگلہ دیش کے قیام کے بعد ہندوستان کی طرف سے جنگ بندی کے اعلان پر ختم ہوئی۔
- ذالفقارعلی بھٹواور وزیراعظم ہنداندرا گاندھی کی قیادت میں دونوں ملکوں کے درمیان شملہ معاہدہ ہوا۔
- 1972ء میں بنگلہ دیش، ہندوستانی فوج کی مدد سے پاکستان سے آزاد ہوا تھا۔اس نے آزادی حاصل کرنے کے فوری بعد ہندوستان کے ساتھ ایک 25 سالہ امن معاہدہ پر دستخط کئے۔
- بنگلہ دیش نے کئی ہندوستانیوں کوانعامات سے نوازا جنہوں نے بنگلہ دیش کی آزادی کی خاطر خدمات انجام دیں اوراپنی زندگیوں کوقربان کردیا۔
- سری لنکا ہندوستان کے جنوب میں بحر ہند میں واقع ایک جزیرہ پرمبنی ملک ہے۔اس نے 1948ء میں آزادی حاصل کی۔
- قدیم زمانے سے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان ثقافتی، نسلی اور معاشی تعلقات رہے ہیں۔
- سری لنکا سے ٹامل باشندوں کی بڑے پیمانے پر مہاجرت سے ایک بڑا مسئلہ پیدا ہوگیا۔جسکی وجہہ سے ہندوستان کواس معاملہ میں سرگرم مداخلت کرنی پڑی۔
- بیسویں صدی کے ابتدائی نصف حصہ میں دنیا پر عظیم جنگوں، انقلابوں، جرمن نازی ازم، سوویت سوشلزم، مغربی لبرل ازم اور قومی آزادی کی تحریکوں کا غلبہ رہا۔
- دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ اور ہندوستان، چین، انڈونیشیاء، نائجیریا اور مصر جیسی نوآبادیوں کی آزادی کے بعد 1950 کے دہے کے وسط میں دنیا میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔
- ان تحریکوں میں سے ایک نہایت ہی اہم تحریک امریکہ کی شہری حقوق کی تحریک تھی۔اس کا مقصد افرو۔امریکن یعنی سیاہ فام امریکی باشندوں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کے لئے جدوجہد کرنا تھا۔
- تحریک 1960 کے دہے میں عروج کو پہونچی ، بڑی حد تک پر امن تھی اور اس کی سرگرمیوں میں عام مظاہرے ، جلوس، سول نافرمانی (امتیازی قوانین کی پرامن خلاف ورزی اور امتیازی خدمات مثلاً بسوں کا بائیکاٹ شامل تھا، جس میں سیاہ فاموں اور سفید فاموں کوالگ کردیا گیا تھا۔
- ان تمام میں اہم ایک سالہ طویل بائیکاٹ کا پروگرام تھا جسکی قیادت مونٹگومری کے ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ نے کی۔
- 28/مارچ 1963ء کو دولاکھ سے زائد افراد نے واشنگٹن کو مارچ کیا اور شہری حقوق کے قانون کی منظوری کا مطالبہ کیا۔اس کے ساتھ ان کے دیگر مطالبات میں مکمل روزگار کی فراہمی، مناسب مکانات، ووٹ کا حق، مناسب تعلیم کی فراہمی (جس میں گورے اور کالے بچے ایک ساتھ پڑھتے ہوں) شامل تھے۔
- ان دنوں میں سویت یونین Union of Socilalist Soviet Republic (USSR) اور مشرقی یوروپ کے ممالک میں جوسویت یونین کے زیر اثر تھے، کثیر پارٹی انتخابات، آزاد صحافت، اظہار خیال کی آزادی اور عام لوگوں کے لئے نقل وحرکت کی آزادی بھی نہیں تھی۔
- ہنگری، چیکوسلواکیہ اور پولینڈ نے تو سویت یونین کے تسلط سے ہی آزادی کا مطالبہ کیا۔ ان میں سے بعض تحریکوں کی حمایت مخالف کمیونسٹ ملکوں بشمول امریکہ، برطانیہ نے کی۔

- اس تحریک کے قابل ذکر قائدین میں مشہور و معروف مصنف الیگزینڈر سولزینسن اور نیوکلیر سائنسدان اینڈری سکاروف شامل تھے۔ان تحریکوں کے زیر اثر سویت یونین میں صدر گورباچوف کی سرپرستی میں نئی قیادت کو عروج حاصل ہوا جس نے اصلاحات کے عمل کو شروع کیا جسے Glasnsost کا نام دیا گیا تا کہ لوگوں کو وسیع تر آزادی مہیا کی جا سکے۔
- 1970 اور 1980 کی دہائیوں میں ایک نئی تحریک کا عروج ہوا یہ تحریک جنگ اور نیوکلیر ہتھیاروں کے خلاف تھی۔
- اگست 1945ء میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر نیوکلیر بموں کے حملے سے ہونے والی بھیانک تباہی ساری دنیا پر آشکار ہو چکی تھی۔
- اس کے باوجود سرکردہ عالمی طاقتیں جیسے کہ امریکہ، سویت یونین، برطانیہ اور فرانس یہ عذر تراشتے ہوئے نیوکلیر ہتھیاروں کے ذخیرے جمع کر رہے تھے کہ اسکے خوف کی وجہ سے دوسرے ملک ان ہتھیاروں کا استعمال نہیں کریں گے۔
- دنیا بھر کے دانشوروں اور سائنسدانوں نے نیوکلیر ہتھیاروں پر پابندی کی مہم چلائی اور امریکہ اور سویت یونینکو مجبور کیا کہ وہ اسلحہ کی بے فائدہ دوڑ کو ختم کرنے کے لئے معاہدہ کریں۔
- امریکہ میں ایک قانون ہے جس کے تحت تمام صحت مند شہریوں کو کچھ عرصے کے لئے لازمی طور پر فوجی خدمات انجام دینا پڑتا ہے۔ویت نام کی جنگ کے دوران ہزاروں امریکی شہریوں نے ویت نام کی جنگ میں جانے سے انکار کر دیا۔
- سبز انقلاب کی ویب سائیٹ *(http://www.greenpeace.org/international)* ہے۔
- ہتھیاروں کی کمی کے لئے سب سے پہلے SALT (Strategic Arms Limitation Talks) نامی معاہدہ ہوا جو ناکامی سے دوچار ہوئے۔
- 1991ء میں جنگی ہتھیاروں کی تخفیف کا معاہدہ START (Strategic Arms Reduction Treaty) نامی معاہدے پر دستخط کئے گئے۔یہ معاہدہ ہتھیاروں پر کنٹرول کے لئے کیا گیا تاریخ کا سب سے بڑا معاہدہ تھا۔اس پر قطعی عمل درآمد 2001ء میں کیا گیا۔
- USSR کے تحلیل کے آخری مرحلے میں چرنوبائیل نیوکلیر پلانٹ میں ایک بہت بڑا حادثہ ہوا جس میں ورکروں کی بڑی تعداد ہلاک ہوگئی۔لیکن اس کی وجہ سے یوروپ کے کئی ممالک پر مشتمل بڑے خطے میں فضاء زہر آلود ہوگئی۔
- 1990ء کے دہے سے دنیا بھر میں ہونے والی معاشی اور سیاسی تبدیلیوں کو گلوبلائزیشن اور نیولبرل ازم کا نام دیا گیا۔اسکی وجہ سے غریبوں اور مراعات سے محروم حاشیائی افراد کی زندگیوں پر بہت گہرا اثر پڑا۔
- یوروپ میں سبز امن تحریک (Green Peace movement in Europe) امریکہ کی جانب سے الاسکا میں کئے گئے زیر آب نیوکلیر ٹسٹوں کے خلاف 1971ء میں شروع کی گئی۔
- Greenpeace تحریک نے کئی ممالک میں آب و ہوا میں تبدیلی کے اثرات کا جائزہ لیا۔اس کا مقصد ''کرہ ارض کو زندگی کی تمام انواع کی بقاء کے قابل بنانا'' ہے۔
- بھوپال گیس سانحہ 1984ء میں رونما ہوا۔اس میں ہزاروں لوگ ہلاک ہوگئے اور ہزاروں افراد ابھی تک اس کے مضر اثرات کا شکار ہیں۔
- یہ غالباً دنیا کی سب سے بدترین صنعتی تباہی تھی۔بھوپال گیس المیہ کے متاثرین بنیادی طور پر چار مطالبات کی تکمیل کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں:

- بڑے بڑے ہمہ مقصدی پراجکٹوں کی تعمیر 1950 سے ہی ہندوستان کی منصوبہ بند ترقی کا لازمی حصہ رہی ہے۔ان میں سے چند بڑے پراجکٹ بھاکرہ ننگل، ہیراکڈ اور ناگرجنا ساگر پراجکٹ ہیں۔
- لوگوں کو بے دخل ہونے کے اندیشے کے تحت نربدا آندولن کے قائدین نے ڈیموں کی تعمیر کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا۔
- نرمدا بچاؤ آندولن تحریک کو سردار سروور ڈیم کی تعمیر کو رکوانے میں کامیابی تو حاصل نہیں ہوئی لیکن اس نے لوگوں کو ترقی کی نوعیت کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کیا وہ غریبوں کے مفاد میں تھی یا دولتمندوں اور اثر ورسوخ رکھنے والوں کے مفاد میں؟۔
- کیرلا میں مغربی گھاٹ میں واقع خاموش وادی (Silent Valley) سے گذرنے والی دو دریاؤں پر جب ڈیموں کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا تو کئی تعلیم یافتہ افراد کو اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ اس سے وادی میں پائی جانے والی نادر نباتی اور حیوانی انواع کو تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔
- ان جانوروں میں سے ایک مفقود النسل Lion Tailed Macaque (ایک قسم کا بندر) بھی شامل تھا۔دھیرے دھیرے خاموش وادی کے تحفظ کی حمایت میں اور وہاں ڈیموں کی تعمیر کے خلاف ایک بڑی تحریک کو فروغ حاصل ہوا۔ریاست بھر کے عوام نے کیرلا شستر اساہیتہ پریشد (KSSP) کی ترغیب پر تحریک میں شمولیت اختیار کی۔
- خاموش وادی کو 1985ء میں ایک نیشنل پارک میں تبدیل کر دیا گیا۔
- موجودہ منی پور دو امتیازی جغرافیائی خصوصیات کا حامل ہے۔پہلا وادی کا علاقہ اور دوسرا پہاڑی سلسلہ۔آزادی سے قبل وادی کے علاقہ پر دیسی راجہ کی حکمرانی تھی جبکہ پہاڑی علاقہ نسبتاً خودمختار تھا، جہاں بنیادی طور پر قبائیلی لوگ آباد تھے۔
- 1891ء میں انگریزوں نے اس علاقہ پر اپنا کنٹرول حاصل کیا اور راجہ کی حکمرانی بھی جاری رہنے دی۔1949ء میں منی پور کی سلطنت نے ہندوستان میں شمولیت کے معاہدہ پر دستخط کئے اور تب سے منی پور ہندوستان کا ایک حصہ بن گیا۔
- ہندوستان میں شمولیت کی مخالفت کرنے والوں کے احتجاج کے ردعمل میں ہندوستان کی حکومت نے وہاں فوج متعین کر دی۔نظم وضبط کی برقراری کے لئے جو قوانین ہیں ان میں سے ایک AFSPA کہلاتا ہے یعنی Armed Forces Special Powers (1958) Act اس قانون کے تحت مسلح فوجی دستوں کو مخالف قومی سرگرمیوں میں شرکت کے شبہ کی بنیاد پر ہی کسی بھی شخص کو گرفتار کرنے اور ہلاک کرنے کا اختیار حاصل ہے۔
- میرا پائی بی (میتی زبان کا لفظ) جس کے معنی مشعل بردار کے ہیں۔
- میرا پائی بی تحریک 1970ء میں نشہ بازوں کی ہراسانی کو روکنے کے لئے شروع کی گئی۔لیکن بہت جلد یہ انسانی حقوق کی تحریک بن گئی جس نے 1980 کے دہے میں ہندوستانی مسلح افواج کی تعیناتی کے خلاف اور منی پور کی آزادی کے لئے جدوجہد کی۔
- میرا پائی بی کا گروپ اس بات کا مطالبہ بھی کر رہا تھا کہ AFSPA کو برخواست کیا جائے۔دھیرے دھیرے اس قانون کے خلاف احتجاج نے شدت اختیار کر لی اور خواتین نے مختلف طریقوں سے اس کے خلاف اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا جیسے انتخابات کا بائیکاٹ کرنا اور مسلسل بھوک ہڑتال کرنا وغیرہ۔ان میں ایک خاتون اروم شرمیلا ہے جو دس سال سے زائد عرصے سے بھوک ہڑتال جاری رکھے ہوئے اپنے گھر پر نظر بند ہے۔

- اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کئی کوششیں کی گئیں۔ بعض اوقات چند سابق فوجی افسروں نے بھی اس علاقہ کے تنازعہ کے تعلق سے اپنی تحریروں میں اظہار خیال کیا اور رائے دی کہ اس علاقہ میں انفرااسٹرکچر کی سہولتوں اور بنیادی سہولتوں میں اضافہ کرنے سے لوگوں کے اعتماد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔
- حکومت نے سپریم کورٹ کے جج، .B.P جیون ریڈی کو اس علاقہ میں قانون اور امن کی بحالی کے تمام ممکنہ متبادلات پر غور کرنے کے لئے متعین کیا اور اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ بھی پیش کردی۔ لیکن اس کے باوجود اس مسئلہ کا قطعی حل ابھی تک نہ ہوسکا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) دوسری جنگ عظیم کے دوران امریکہ کے صدر تھے۔

(1) ولسن (2) ٹرومن (3) ریگن (4) ایزن ہاور

(2) اقوام متحدہ کے قیام کے وقت اراکین کی تعداد تھی۔

(1) 54 (2) 50 (3) 49 (4) 25

(3) بین الاقوامی عدالت واقع ہے۔

(1) نیویارک (2) ہیگ (3) پیرس (4) جینوا

(4) یہ ملک صیانتی کونسل میں ویٹو کا اختیار رکھتا ہے۔

(1) جاپان (2) چین (3) جرمنی (4) اسپین

(5) 1965ء کے جنگ کے بعد ہند۔ پاک نے ایک معاہدہ 1966ء میں اس مقام پر کیا۔

(1) تاشقند (2) پاکستان (3) ہندوستان (4) نیویارک

(6) اس جنگ نے کشمیر کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔

(1) 48-1947ء کی جنگ (3) 1965ء کی جنگ

(3) 1971ء کی جنگ (4) جنگ 1999ء

(7) دوسری عالمی جنگ سے اس ملک کو زیادہ فائدہ ہوا۔

(1) روس (2) چین (3) امریکہ (4) جاپان

(8) Glasnot اور Perestroika روس میں اصلاحات کا آغاز کس نے کیا۔

(1) بورس یلسٹین (2) ولادمیر پوٹین (3) میخائل گورباچیف (4) نکتا کرسچیو

(9) NAM کی پہلی کانفرنس میں کتنے ممالک نے شرکت کی۔

(1) 20 (2) 29 (3) 50 (4) 54

(10) انگولا کو پرتگال سے آزادی ملی۔

(1) 1958ء (2) 1963ء (3) 1975ء (4) 1971ء

(11) عوام کی آزادی کے لئے Glasnot اصلاحات شروع کئے۔

(1) اسٹالن (2) لینن (3) گوربا چیف (4) کروس چیف

(12) امریکہ نے زیر زمین نیوکلیر ٹسٹ اس مقام پر کئے۔

(1) نیویارک (2) الاسکا (3) بوسٹن (4) لاس اینجلس

(13) جنگ اور نیوکلیر ہتھیاروں کے خلاف تحریک اس دہے میں عروج کو پہنچی۔

(1) 1940 سے 1950ء (2) 1970 سے 1980ء

(3) 1960 سے 1970ء (4) 1980 سے 1990ء

(14) Green Peace (سبز امن) احتجاج اس سال شروع ہوا۔

(1) 1961ء (2) 1966ء (3) 1981ء (4) 1971ء

(15) ہندوستان میں ماحولیاتی تحریک کا آغاز ہوا۔

(1) 1980ء (2) 1970ء (3) 1960ء (4) 1950ء

(16) نربدا بچاؤ آندولن نے اس ڈیم کی تعمیر کی مخالفت کی۔

(1) ناگرجنا ساگر (2) بھاگرا ننگل (3) ہیرا کڈ (4) سردار سرور پراجکٹ

(17) منی پور کا صدر مقام ہے۔

(1) ایٹانگر (2) شیلانگ (3) آئزوال (4) امپھال

(18) آندھرا پردیش میں سرکاری طور پر شراب پر نشہ بندی نافذ کی گئی۔

(1) 1993ء (2) 1992ء (3) 1995ء (4) 1991ء

(19) بھوپال گیس کا المیہ ہوا۔

(1) 1984 (2) 1983 (3) 1982 (4) 1981

(20) کس سال منی پور مملکت نے ہندوستان میں شمولیت اختیار کی۔

(1) 1966 (2) 1950 (3) 1948 (4) 1949ء

جوابات

1-2	2-1	3-2	4-2	5-1	6-1	7-1	8-3	9-2	10-3
11-3	12-2	13-2	14-4	15-2	16-4	17-4	18-3	19-1	20-4

شہریت

1. خاندان ❖ سماجی ادارے ❖ خاندان: شادی ❖ تعلیم ❖ معاشیات اور سیاسیات
2. سماج اور گروہ: سماج کے اقسام اور گروہ ❖ شہری زندگی ❖ سماجی برائیاں ❖ سماج کا ارتقاء ❖ ثقافت اور سماج

- خاندان ایک قدیم سماجی تنظیم ہے۔ خاندان افراد کا ایک مجموعہ ہے جس میں تمام افراد خاص کر والدین اور بچے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔
- اس طرح تعریف کر سکتے ہیں کہ افراد کا ایسا مجموعہ جو ایک دوسرے سے شادی یا خونی رشتوں سے جڑ کر ایک مشترکہ گھر بار، مشترکہ تہذیب و روایت کو قائم رکھتے ہیں۔
- خاندان ہی ہماری خواہشات اور شخصیت کی ترقی کے حصول کا ذریعہ ہے۔
- مشترکہ خاندان کے زوال کے بعد ہر خاندان میں چند افراد ہوتے ہیں۔ اسی کو نیوکلیائی خاندان (Nuclear family) کہتے ہیں۔
- چھوٹا خاندان ایک مثالی خاندان بن گیا ہے۔ ایسا سمجھا جاتا ہے کہ جس میں ایک دو بچے ہوتے ہیں جس کے کئی فوائد ہیں۔
- کچھ خاندان میں کئی بچے ہوتے ہیں اس کو بڑا خاندان کہتے ہیں۔
- تمام افراد میں چھوٹے خاندان کے رواج کو عملی جامہ پہنانا چاہیے تاکہ معیار زندگی بہتر ہو اور معاشی ترقی ممکن ہو سکے۔
- مختلف گروہ کے افراد مجموعی فائدے کے لیے ایک ساتھ زندگی گذارتے ہوئے طبقہ یا فرقہ بناتے ہیں۔
- طبقہ کئی افراد یا خاندانوں کا مجموعہ ہے جو دیہاتی یا شہری علاقوں میں پایا جاتا ہے۔
- طبقہ کی تین قسمیں ہیں۔ دیہاتی طبقہ، شہری طبقہ اور قبائلی طبقہ۔
- افراد کا ایک بڑا مجموعہ دیہاتوں میں رہتا ہے جو دیہاتی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا اہم پیشہ زراعت ہے۔
- افراد جو جنگل یا پہاڑی علاقوں میں رہتے ہیں قبائلی طبقہ کہتے ہیں۔ ان کا اہم پیشہ لکڑی کاٹنا، شکار اور جنگلاتی اشیاء فروخت کرنا ہے۔
- چند سماجی برائیاں جیسے ذات پات کا نظام، جہیز، بچہ مزدوری ہمارے سماج میں موجود ہے۔
- طبقاتی ترقی سے مراد عوام کی کوششوں کے ذریعہ لوگوں کی زندگی میں ہمہ گیر ترقی کرتے ہوئے سماجی و معاشی حالات میں حاصل کی جانے والی تبدیلی ہے۔
- طبقاتی ترقی بنیادی ضرورتیں جیسے صاف پانی، متوازن غذا، کپڑے، مکان، تعلیم، ملازمت، صحت، حمل و نقل کی سہولتیں فراہم کریں اور مختلف سماجی فلاح و بہبود کے پروگرام وغیرہ فراہم کرتے ہوئے حاصل کی جاسکتی ہے۔
- یہ سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ عوامی ملکیت کی حفاظت کریں۔ عوامی ملکیت کے نقصان کے نتیجے میں ہمیں ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔
- سماج ایک سماجی تنظیم ہے۔
- سماجی فرد کی داخلی اور خارجی سرگرمیوں کو کنٹرول کرتی ہے۔ سماج، سماجی عمل کی تمام قسموں کو منضبط کرتا ہے۔
- سماج، جبری طاقت کا حامل نہیں ہوتا۔ ان کے اصولوں کے توڑنے پر سزا کا اطلاق نہیں ہوتا۔
- سماج، رسوم و رواج، عادات اور اطوار اور روایتوں سے طاقت حاصل کرتی ہے۔
- سماج کا جغرافیائی علاقہ نہیں ہوتا۔ اس کا علاقائی دائرہ عمل نہیں ہوتا۔ سماج مملکت سے وسیع یا چھوٹی ہو سکتی ہے۔

- سماج کو اقتدار اعلیٰ حاصل نہیں ہوتا۔ اس کو سماجی رسم ورواج، عادات واطوار، روایتوں، اخلاق سے تائید حاصل ہوتی ہے۔ یہ جبری طاقت کی حامل نہیں ہوتی۔
- سماج ایک رضا کارانہ اور فطری ادارہ ہے۔ افراد اس کی رکنیت اپنی مرضی سے حاصل کرتے ہیں۔
- سماج، مملکت سے زیادہ وسیع تر ہے۔ سماج، سماجی رشتوں کا مرکب ہے اور یہ مختلف گروہوں اور انجمنوں کی تشکیل اور ترقی سے اس کی صورت گری ہوتی ہے۔
- سماج مستقل ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ کیلئے برقرار رہتا ہے۔
- سماجی اصول پوری طرح واضح نہیں ہوتے۔ عموماً یہ مجہول، مبہم اور غیر واضح ہوتے ہیں۔ یہ رسوم ورواج اور روایتوں پر مبنی ہوتے ہیں۔
- سماج کے اصول یکساں نہیں ہوتے۔ سماج کے گروپ کے اصول دوسرے گروپ کیلئے یکساں معاملات میں مساوی نہیں ہوتے۔ اسی طرح مختلف سماجی گروہ روایتوں کے توڑنے پر مختلف سزاؤں کو اختیار کرتے ہیں۔
- سماج کے پاس اس قسم کی مشنری نہیں ہوتی۔ یہ رسوم ورواج، توایتوں اور طریقوں سے اپنے آپ کو منضبط کرتی ہے۔
- ارسطو ''مملکت خاندانوں اور دیہاتوں کی ایک انجمن ہے جو مکمل اور خود مکتفی زندگی کو حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ اس سے مراد خوشحال اور معزز زندگی ہے۔''
- سماج اور ثقافت کا گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔
- ثقافت رسم ورواج، تہذیب، تمدن اور اقدار کا مجموعہ ہوتی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

1. یہ سماج کی ابتدائی اور اہم اکائی ہے

(1) سماج (2) تنظیم (3) خاندان (4) ذات

2. بچہ کا سب سے پہلا اکتسابی مدرسہ ہے

(1) خاندان (2) سماج (3) ذات (4) مذہب

3. مشترکہ خاندان کا صدر ہوتا ہے

(1) ضعیف رکن (2) ماں (3) سب سے بڑا بیٹا (4) بیٹی

4. اس خاندان کو کیا کہتے ہیں جس میں شوہر، بیوی اور ایک یا دو بچے ہوتے ہیں

(1) مشترکہ خاندان (2) محدود خاندان (3) بڑا خاندان (4) چھوٹا خاندان

5. باہمی تعاون، قربانی، ہمدردی اور کھلا ذہن اس قسم کے خاندان میں ترقی پاتے ہیں

(1) مشترکہ خاندان (2) نیوکلیائی خاندان (3) بڑا خاندان (4) ان تمام میں

6. مختلف افراد جو سماجی پہچان کے ساتھ ایک علاقے میں رہتے ہیں کیا کہلاتے ہیں

(1) خاندن (2) فرقہ/طبقہ (3) مذہب (4) جماعت

7. دیہاتی لوگوں کا اہم پیشہ ہے

(1) کاروبار (2) زراعت (3) خدمات (4) شکار

8. ان میں سے ایک توہم پرست ہے

(1) دیہی طبقہ (2) شہری طبقہ (3) قبائلی طبقہ (4) یہ سب

9. ان میں سے ایک سماجی برائی نہیں ہے

(1) جہیز (2) ذات پات کا نظام (3) بچہ مزدوری (4) شادی

10. ان میں سے کس نے سماجی برائیوں کی مخالفت کی

(1) راجہ رام موہن رائے (2) سی وی رامن (3) جواہر لال نہرو (4) سبھاش چندر بوس

11. طبقاتی ترقی کے لئے Employment generation programme ہے

(1) Water Shet (2) وظائف (3) آفت بندھو (4) SERY

12. ذیل میں کون سی ملکیت ہے جو کسی ایک کی نہیں کہلاتی

(1) خانگی ملکیت (2) عوامی ملکیت (3) مشترکہ دولت (4) انفرادی ملکیت

13. ان میں سے کون سا عوامی ملکیت نہیں ہے

(1) آبی پراجکٹس (2) تاریخی مقامات (3) پنچایتی عمارت (4) موٹر کار

14. طبقاتی ترقی کو حاصل کر سکتے ہیں اگر ان میں سے یہ عوام کو فراہم کیا جائے

(1) بنیادی ضرورتیں (2) سماجی شعور (3) دوستانہ اُصول (4) سماجی بہبودی کے پروگرام

15. جہیز کی ممانعت کا قانون اس سال منظور کیا گیا

(1) 1955 (2) 1965 (3) 1975 (4) 1985

جوابات KEY

1	**3**	2	**1**	3	**1**	4	**4**	5	**3**	6	**2**	7	**2**	8	**3**
9	**4**	10	**1**	11	**4**	12	**2**	13	**4**	14	**1**	15	**2**		

3. مملکت۔مملکت کے لازمی عناصر۔قوم اور مملکت۔قوم اور قومیت

- بلنٹ شیلی ''مملکت سیاسی طور پر منظّم عوام ہیں جو ایک متعینہ علاقے میں رہتے ہیں۔''
- مملکت کے پانچ عناصر ہیں۔

(1) آبادی (Population): مملکت ایک انسانی ادارہ ہے اس طرح آبادی کے بغیر مملکت کا تصور بے معنی ہے۔ہم انتارتکا جیسی بنجر زمین کو جہاں انسان نہیں رہتے مملکت نہیں کہہ سکتے۔ایک مشہور تلگو شاعر ''گرجاڑا پاراؤ'' کہتا ہے کہ مملکت سے مراد علاقہ نہیں ہے لیکن سیاسی سائنسدانوں کے درمیان آبادی کتنی ہو کہ متعلق متفقہ رائے نہیں ہے۔

- افلاطون یونان کی شہری مملکت کے لیے مثالی آبادی 5040 بتاتا ہے جب کہ ارسطو کے خیال میں شہری مملکت کی آبادی کم سے کم 10,000 اور زیادہ سے زیادہ 1,00,000 ہونی چاہیئے یا ان دونوں کے درمیانی آبادی ہونی چاہیئے۔
- دوسری طرف روسو مملکت کی مثالی آبادی کو 10,000 تک محدود کرتا ہے کسی بھی مملکت کی آبادی کو اس کے ذرائع سے متجاوز نہیں ہونا چاہئے تاکہ مملکت کے قدرتی ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے حکمران اور رعایا پُرمسرت زندگی گزار سکیں۔

(2) علاقہ (Territory): مملکت کا دوسرا عنصر علاقہ ہے۔ وہ مقام جس کو انسان اپنا مستقل مسکن بناتا ہے مملکت کا علاقہ کہلاتا ہے۔ خانہ بدوش قبیلہ کو مملکت نہیں کہا جاسکتا۔

- دوسری جنگ عظیم سے قبل یوروپی جپسیز (Gypsies) کو مملکت نہیں کہا جاتا تھا۔ کیونکہ یوروپ کے کسی بھی مملکت میں وہ مستقلاً آباد نہیں تھے۔ 1948 سے قبل یہودیوں کو مملکت نہیں کہا جاتا تھا' چونکہ وہ بھی پورے یوروپ میں منتشر تھے۔ وہ اسی وقت ایک مملکت کی شکل اختیار کر سکے جب 1948 میں مستقلاً اسرائیل میں آباد ہوگئے۔

(3) حکومت (Government): مملکت کا تیسرا عنصر حکومت ہے حکومت' مملکت کی مرضی کا اظہار کرتی ہے اور اس کو روبہ عمل لاتی ہے۔ حکومت کے ذریعہ ہی مملکت اپنے وجود کو برقرار رکھ سکتی ہے۔ حکومت چند افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو مملکت کی مرضی کو تشکیل دیتے اور اس کا اطلاق کرتے ہیں۔ دراصل عام آدمی کیلئے مملکت اور حکومت ایک ہی ہیں۔

- حکومت' مملکت کی ترجمانی کی حیثیت سے اقتدار اعلیٰ کا استعمال کرتی ہے جس کو عوام کی مرضی و تائید حاصل ہوتی ہے۔ حکومت' مملکت کے سرحدوں کی محافظ ہوتی ہے۔ نظم وضبط کی برقراری حکومت کے فرائض میں شامل ہے۔ حکومت کو انصاف رسانی اور عوامی فلاح کو بڑھاوا دینے جیسے امور انجام دینا ہوتا ہے۔

(4) اقتدار اعلیٰ (Sovereignty): اقتدار اعلیٰ مملکت کی ایک لازمی اور امتیازی خصوصیت ہے۔ متعینہ علاقے میں قانون سے استفادہ کے لینے منظّم عوام مملکت نہیں کہلاتے۔ جب تک کہ وہ داخلی طور پر برتر اور خارجی تسلط سے آزاد نہ ہوں۔ مملکت کے اقتدار اعلیٰ کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ داخلی اقتدار اعلیٰ اور خارجی اقتدار اعلیٰ۔

- داخلی اقتدار اعلیٰ سے مراد حدود مملکت میں افراد اور اداروں پر مملکت کا برتر اختیار ہے۔ مملکت کے اس اعلیٰ اختیار میں کوئی بھی دوسری مملکت یا ادارہ شریک نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی اس کے علاقائی حدود میں کوئی بھی رکن کسی دوسری مملکت کی تابعداری کرسکتا ہے۔
- مملکت کے خارجی اقتدار اعلیٰ سے مراد مملکت خارجی تعلقات کی تشکیل میں کسی بھی دوسرے بیرونی اختیار کے غلبہ سے آزاد ہوگی۔ اس طرح اقتدار اعلیٰ مملکت کا ایک برتر عنصر ہے جس کا استعمال کے نام سے حکومت کرتی ہے۔

(5) بین الاقوامی شناخت (International Recognition): بین الاقوامی قانون کے تحت ایک مملکت تب تک مملکت نہیں کہلاتی جب تک کہ اسے دوسری مقتدر مملکتیں تسلیم نہ کرلیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک مملکت اور اس کی حکومت دوسری مملکتوں کی جانب سے رسمی طور پر تسلیم کیا جانا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن مملکت کی بقاء اور برقراری کے لئے بین الاقوامی شناخت لازمی شرط نہیں ہے

قوم اور قومیت

- انگریزی اصطلاح Nation کو لاطینی زبان کے لفظ Natio سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنٰی پیدائش کے ہیں۔
- کالو Calvo نے اپنی تصنیف International Law میں اس بات پر زور دیا ہے کہ قوم کا تصور نسلی گروہوں اور لسانی گروہوں سے آزاد ہوں۔
- اسٹیفن لیکاک کے مطابق قوم وہ عوام ہیں جو اپنے مشترکہ نسب اور زبان کی بدولت متحد ہیں۔
- قوم مملکت کا پیش رو ہے۔
- قومیت کی تشکیل میں کئی اہم عناصر کا حصہ ہوتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) اصطلاح ''پولیٹکس'' اس زبان سے اخذ کردہ ہے۔

(1) لاطینی (2) فرانسیسی (3) یونانی (4) جرمن

(2) طاقتوں کی علیحدگی کے تصور کو انہوں نے پیش کیا۔

(1) اے وی ڈالسی (2) مونٹیسکو (3) جے لیس مل (4) ڈی ڈی رافیل

(3) کتاب "Policies and Administration" کے مصنف کون ہیں۔

(1) یل ڈی وہائٹ (2) یم پی فولٹ (3) ہنری فیول (4) فرانک جے گڈ ناؤ

(4) قدیم روم کا لاطینی شاعر جس کو بہت زیادہ شہرت ملی

(1) ڈڈرو (2) سسرو (3) ہوریس (4) کارتھولاس

(5) ارسطو کے مطابق جمہوریت کی تعریف

(1) مثالی حکومت (2) لچکدار حکومت (3) غیر ذمہ دارانہ حکومت (4) نااہل حکومت

(6) شوشلزم مختصراً اس ٹوپی کی طرح ہے جس کی شکل بگڑی ہوئی ہے کیونکہ ہر کوئی اس کو پہنتا ہے۔''

(1) جی ڈی ایچ کول (2) ایچ۔ جے لسکی (3) سی ای ایم جوڈ (4) تھامس مور

(7) قانونی نظر ثانی کے لئے حسب ذیل ضروری امور نہیں ہے۔

(1) تحریری آئین (2) آزادانہ قانونیت (3) قانون کی بالادستی (4) لاکمیشن

(8) ارسطو کے مطابق

(1) اختیارات حد سے زیادہ (2) قرابت داری (3) جہالت (4) رشوت

(9) حسب ذیل کے کس طرح کی حکومتوں میں اختیارات کی علحدگی کا نظریہ عدم موجود ہے

(1) پارلیمانی نظام (2) وفاقی نظام (3) اکائی نظام (4) صدارتی نظام

(10) "Hummurabi Law" کے اصول کا کس ملک سے تعلق ہے؟

(1) مصر (2) بے بی لونیا (3) عراق (4) یونان

(11) روم کس کے دور حکومت میں ''سنہری دور'' رہا۔

(1) جولیس سیزر (2) آگسٹس (3) ہمورابی (4) ایلزبیتھ اوّل

(12) پری کلس کس ملک کا بادشاہ تھا

(1) ایتھنز (2) سواستا (3) یونان (4) مصر

(13) آسٹل مودی کر سچن لکھائی "Of the German" کا تعلق

1515 (1) 1522 (2) 1525 (3) 1520 (4)

(14) ''امن کے دوران دانشمندی سے اس نے ملک پر حکومت کی، تمام خطرات کے دوران اس نے ملک کا تحفظ کیا اور ترقی کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچادیا۔'' کس نے پری کلس کے بارے میں یہ الفاظ کہے۔

(1) لیوی (2) ٹے سی ٹس Thusidydiz (3) Heridotas (4)

(15) راست جمہوریت کے بارے میں کس نے کہا؟

(1) روسو (2) ج۔ایس۔مل (3) ایچ کے لاسکی (4) بینتھم

(16) The Spirit of Lawas کا مصنف ہے۔

(1) روسو (2) ج۔ایس۔مل (3) مانٹسکو (4) بینتھم

جوابات

1-3	2-2	3-4	4-3	5-2	6-3	7-4	8-2	9-3	10-1
11-2	12-1	13-4	14-4	15-1	16-3	17-	18-1	19-2	20-4

4. ہماری حکومت: مقامی خود اختیاری حکومت۔شہری و دیہی حکومت۔اختیارات کی لامرکزیت۔ ضلعی انتظامیہ۔پبلک سرویس کا کردار۔مرکزی حکومت۔ریاستی حکومت۔عاملہ۔مرکزی و ریاستی عاملہ۔مقنّنہ۔ہندوستانی پارلیمان۔ریاستی اسمبلی۔عاملہ۔عدلیہ۔آزاد عدلیہ۔ہندوستان میں عدلیہ کا نظام عدالت شہریوں کے حقوق کی ضامن۔لوک عدالت

- حکومت نے 1957 میں بلونت رائے مہتا کمیٹی قائم کی تا کہ اس بات کا جائزہ لیا جا سکے کہ جو اقدامات کئے گئے اس میں ناکامی کیوں ہوئی اور جمہوری غیر مرکوزیت کیلئے سفارشات پیش کی جا سکیں۔کمیٹی نے کئی سفارشات پیش کیں جیسے پنچایتوں کے لئے تین سطحی ڈھانچہ اور دیہی مقامی حکومتوں کے لئے مناسب مالیاتی وسائل کی فراہمی۔بلونت رائے مہتا کمیٹی کی سفارشات حکومت ہند کی جانب سے قبول کر لی گئیں۔راجستھان اور آندھرا پردیش وہ پہلی ریاستیں تھیں جنہوں نے پنچایت راج سسٹم کو نافذ کیا۔
- وقت کے ساتھ ساتھ پنچایت نظام کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا رہا۔یہ دیکھا گیا کہ ادارہ جاتی اور دفتری کمیٹیوں کی وجہ سے ان کی کارکردگی تسلی بخش نہیں ہے۔ان پر قابو پانے کے لئے حسب ذیل کمیٹیوں کو قائم کیا گیا۔
  - اشوک مہتا کمیٹی - 1978
  - جی۔وی۔کے۔راؤ کمیٹی - 1985
  - ایل۔ایم۔سنگھوی کمیٹی - 1986 اور دوسرے
- ان کمیٹیوں کی سفارشات کو ''عبوری مرحلہ'' قرار دیا گیا اور بالآخر دتوری (73 ویں ترمیم) قانون اور دستوری (74 ویں ترمیم) قانون 1992 کی تدوین عمل میں آئی۔آخری کمیٹی جو ایل۔ایم سنگھوی کمیٹی تھی' اس نے پنچایتوں کے استحکام اور ان کی شفافیت اور سالمیت کو برقرار رکھنے کے لئے دستوری تحفظ کی سفارش کی۔اس نے حکومت مقامی کو دوبارہ منظّم کرنے کے لئے بھی تجاویز دیں۔
- ایل۔ایم۔سنگھوی کمیٹی کی سفارشات کو حکومت ہند نے منظور کر لیا۔وزیر اعلیٰ پی وی نرسمہا راؤ کے دور میں دستور میں ترمیمات کے بل مرکزی پارلیمنٹ میں منظور کئے گئے اور ریاستی مقننا ؤں نے اس کی توثیق کی۔انہیں صدر جمہوریہ ہند کی منظوری حاصل ہوئی۔ آخر میں یہ دونوں بل ''دستوری 73 ویں ترمیم قانون 1992'' اور ''دستوری 74 ویں ترمیم قانون 1992'' بن گئے۔ جن کا نفاذ 24/اپریل 1993 سے ہوا۔

- **بنیادی سطح کے سیاسی ادارے: دیہی پنچایت راج ادارے۔ایک جائزہ**

پنچایت راج ادارے بنیادی سطح کے سیاسی ادارے ہیں۔یہ جمہوریت کی تقویت کے لئے ضروری ہیں۔یہ حکومت کی ایک چھوٹی/اکائی ہیں لیکن وہ تیزی سے سیاسی طاقت سے شہری اخلاقیات کو جوڑتے ہوئے بروئے کار لاتے ہیں۔ان اکائیوں میں رہنے والے عوام یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ عوام کی اچھائی کے امین ہیں۔

- پنچایت راج اداروں کی تشکیل 73ویں دستوری ترمیمی قانون 1993 کی بنیاد پر ہوئی۔73ویں دستوری ترمیم 1992 دیہی علاقوں میں تین سطحی ادارے فراہم کرتا ہے۔نمائندہ اداروں کو منظّم و باقائدہ بنانے کے لئے متعلقہ ریاستی مقنّنہ قوانین وضع کرتی ہے۔تمام ریاستوں میں یکساں تین سطحی ساخت پائی جاتی ہے۔جو اسطرح ہے۔

- i) **گرام پنچایت**: گرام پنچایت 'پنچایت راج اداروں کے ڈھانچے کی بنیاد ہے۔یہ ایک گاؤں یا گاؤں کے مجموعے کا احاطہ کرتا ہے۔ہر گرام پنچایت چار(4) اعضاء پر مشتمل ہوتی ہے۔جیسے پنچایت (گاؤں کا قانون ساز و بحث مباحثہ کی شاخ) سرپنچ (پنچایت کا سیاسی سربراہ) گرام سبھا (گاؤں کے تمام رجسٹرڈ رائے دہندوں پر مشتمل) معتمد سکرٹری (حکومت کی جانب سے تقرر کردہ انتظامی عہدیدار)۔گرام پنچایت کا اہم کام پینے کا پانی فراہم کرنا'صحت وصفائی جیسے امور کی انجام دہی' اور اپنے دائرہ میں عوامی ضروریات کی تکمیل جو تقریباً دستور ہند کے 11ویں باب میں بیان کئے گئے ہیں۔عموماً گرام پنچایت کی مرکز نگاہ ترقیاتی وفلاح بہبود کی سرگرمیوں پر ہوتی ہے۔

- ii) **منڈل پریشد**: پنچایت راج نظام ساخت میں منڈل دوسری سطح کا ادارہ ہے (جس کے مختلف ریاستوں میں علیحدہ نام ہیں)۔اسے چند پنچایتوں کو ملا کر بلاک کی سطح پر تشکیل دیا جاتا ہے۔یہ ایک درمیانی سطح کا ادارہ ہے جسکی تشکیل چھوٹی ریاستوں میں ضروری نہیں ہے۔اسکے اجزاء اس طرح ہیں۔منڈل پریشد (بحث ومباحثہ کا ادارہ) صدرنشیں منڈل پریشد (سیاسی سربراہ) منڈل پریشد کا ترقیاتی عہدیدار MPDO (انتظامی سربراہ)

منڈل پریشد (پنچایت سمیتی' بلاک سمیتی وغیرہ) کا اہم اختیار یہ ہیکہ بلاک کے دائرہ حدود میں ترقیاتی سرگرمیوں اور پروگراموں اور پراجکٹوں کو انجام دینے کے لئے مختلف پنچایتوں کے درمیان ارتباط اور ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔

- iii) **ضلع پریشد**: ضلع پریشد ضلعی سطح کا اعلیٰ ترین پنچایت راج ادارہ ہے۔یہ ضلع کے تمام دیہی علاقوں پر محیط ہوتا ہے۔یہ بھی مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے موسوم ہے۔ضلع پریشد کے اجزاء اسطرح ہیں ضلع پریشد (بحث ومباحثہ کا ادارہ) صدرنشیں ضلع پریشد (سیاسی سربراہ) ضلع مہاسبھا (مشاورت ادارہ) چیف اگزیکیوٹیو آفیسر CEO (پریشد کا انتظامی سربراہ) ان تمام اجزاء کے علاوہ ضلع کلکٹر بطور ضلع کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔ضلع پریشد کا اہم کام منڈل پریشدوں کے مختلف مسائل کو حل کرنا اور منڈل پریشدوں کے مختلف کاموں و پروگراموں کی انجام دہی میں ارتباطی ایجنسی کے طور پر کام کرتا ہے۔

اس طرح گرام پنچایت تین سطحی ساخت کے ذریعہ کام کرتی ہے۔

- 74ویں دستوری ترمیم میں اعلیٰ مقاصد کی شمولیت کے باوجود یہ کہ اس قانون کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا ضروری ہے۔تاکہ غیر مرکوزیت کے اس فلسفیانہ ومثالی جذبہ میں جان ڈال سکے۔

- **بنیادی سطح کے سیاسی ادارے** :**شہری مقامی حکومت**: شہری مقامی ادارے شہری علاقوں میں بنیادی ابتدائی سطح کے سیاسی ادارے ہیں۔یہ تیزی کے ساتھ شہری علاقوں میں رہنے والے عوام میں شہری اخلاقیات کو فروغ دیتے ہیں۔

- ہندوستان میں شہری حکومت مقامی کے ادارے ایک طویل تاریخ رکھتے ہیں۔مثلاً 1870ء میں لارڈ مایو نے ایک قرارداد کے ذریعہ بلدیات کے نظریہ کو متعارف کروایا۔قدیم زمانہ میں شہری حکومت مقامی اداروں کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا تھا۔
- 74ویں دستوری ترمیم قانون شہری حکومت مقامی اداروں کو دستوری تحفظ و شناخت عطا کرتے ہوئے تقویت بخشی گئی۔یہ قانون شہری مقامی اداروں کو مختلف حفاظتی اقدامات فراہم کرتا ہے۔ہم اس سے قبل مختصراً ان کا تذکرہ کر چکے ہیں۔اب ہم ان کا تفصیلی جائزہ لیں گے۔ مجموعی طور پر 74ویں دستوری ترمیمی قانون 1972 کے تحت کام کرنے والے موجودہ شہری حکومت مقامی کے اداروں کا جائزہ لیا جائے گا۔
- ہندوستان میں 8 قسم کے شہری حکومت مقامی کے ادارے پائے جاتے ہیں جو یہ ہیں۔

i) میونسپل کارپوریشن ii) بلدیات iii) اعلان کردہ علاقہ کمیٹی iv) شہری علاقہ کمیٹی
v) کنٹونمنٹ بورڈ vi) ٹاؤن شپ vii) پورٹ ٹرسٹ viii) مخصوص مقاصدی ایجنسی

i) میونسپل کارپوریشن: میونسپل کارپوریشن حکومت مقامی کے اداروں میں سب سے بڑا ادارہ ہے۔یہ بڑے شہروں کے انتظامی امور انجام دینے کے لئے تشکیل دئے جاتے ہیں۔جیسے ممبئی' کولکتہ' حیدرآباد' بنگلور وغیرہ۔یہ چار اجزاء کے ذریعہ اپنی کارکردگی انجام دیتے ہیں۔جن میں کونسل' میئر' مجالس قائمہ کمیٹیاں اور کمشنر شامل ہیں۔کونسل کارپوریشن کے رجسٹرڈ رائے دہندوں کے ذریعہ منتخبہ اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔میئر رائے دہندوں کے ذریعہ راست طور پر منتخب کیا جاتا ہے۔اور وہ کارپوریشن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے۔کارپوریشن کی کارکردگی کی انجام دہی کے لئے تجاویز پیش کرنے چند مجالس قائمہ کمیٹیاں پائی جاتی ہیں۔کمشنر کا تقرر حکومت کرتی ہے۔جس کا تعلق آئی اے ایس زمرہ سے ہوتا ہے۔اور یہ کارپوریشن کے انتظامی امور انجام دیتا ہے۔ریاست تلنگانہ میں چھ میونسپل کارپوریشن پائے جاتے ہیں جو یہ ہیں۔1 حیدرآباد 2. ورنگل 3. راما گنڈم 4. کریم نگر 5. کھمم 6. نظام آباد

ii) بلدیات :بلدیات قصبوں اور چھوٹے شہروں کے انتظامی امور انجام دینے کے لئے تشکیل دئے گئے ہیں۔میونسپل کارپوریشن کی طرح بلدیات تین اجزاء پر مشتمل ہوتے ہیں۔جنھیں کونسل' اسٹانڈنگ کمیٹیاں / مجالس قائمہ اور چیف اگزیکیوٹیو آفیسر کونسل بحث و مباحثہ کا جز ہے جو چیرمن کی صدارت ہوتا ہے۔مجالس قائمہ کو دستور کے بارہویں باب میں بتائے گئے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

iii) اعلان کردہ علاقائی کمیٹی :یہ ایسے علاقوں میں تشکیل دی جاتی ہیں جہاں تیز رفتار شہری ترقی ہو رہی ہے یا بلدیہ کے قیام کی شرائط کی تکمیل نہ کرتے ہوں۔اسے قانونی موقف حاصل نہیں ہوتا اسکے اراکین کو حکومت نامزد کرتی ہے۔

iv) شہری علاقہ کمیٹی : چھوٹے شہروں کے انتظامی امور کی تکمیل کے لئے شہری علاقہ کمیٹی/ ٹاؤن ایریا کمیٹی قائم کی جاتی ہے۔

v) کنٹونمنٹ بورڈس: کنٹونمنٹ علاقوں میں رہنے والے عام شہریوں کے لئے میونسپل انتظامیہ کی جانب سے کنٹونمنٹ بورڈس تشکیل دئے جاتے ہیں۔مرکزی حکومت کی جانب سے وضع کردہ کنٹونمنٹ قانون 1924 اور کنٹونمنٹ ترمیمی قانون 2006 کی رو سے انکا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔کنٹونمنٹ بورڈس کی کارکردگی بلدیات کے مماثل ہوتی ہے۔یہ منتخبہ' نامزد کردہ اور بے اعتبار عہدہ اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔

vi) ٹاؤن شپ :ٹاؤن شپ عوامی ادارہ جات کی جانب سے قائم کئے جاتے ہیں جو اپنے عملہ کی شہری و بنیادی ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں۔

vii) پورٹ ٹرسٹ: یہ بندرگاہی علاقوں میں قائم کئے جاتے ہیں۔جیسے چینائی' ممبئی' وشاکھا پٹنم وغیرہ

viii) مخصوص مقاصد ایجنسیاں: ان ایجنسیوں کا مقصد بلدیات میں رہائش پزیر افراد کے لئے مخصوص فرائض کی انجام دہی ہے۔ ہاؤزنگ بورڈ' برقی تقسیم بورڈ' آلودگی کنٹرول بورڈ وغیرہ اسکی مثالیں ہیں۔

- حسب ذیل ارکان کا انتخاب راست الیکشن کے ذریعہ ہوتا ہے۔

a) علاقائی حلقوں کے ضلع پریشد ارکان

b) علاقائی حلقوں کے منڈل پریشد ارکان

c) گرام پنچایت کے وارڈ ارکان

- گرام پنچایت کا نائب صدر (نائب سرپنچ) منڈل پریشد کا صدر اور نائب صدر اور ضلع پریشد کا صدر اور نائب صدر بالواسطہ طور پر منتخب ہوتے ہیں۔
- اسی طرح شہری مقامی اداروں میں (a) میونسپل کارپوریشن کے کونسلرس (b) بلدیہ کے ارکان اور (c) نگارا پنچایت کے ارکان راست طور پر منتخب ہوتے ہیں۔ اور میونسپل کارپوریشن کے میئر اور ڈپٹی میئر اور بلدیات کے صدور نشین اور نائب صدور نشین بالواسطہ طور پر منتخب ہوتے ہیں۔
- پنچایت راج اداروں اور شہری مقامی اداروں کے انتخابات کے لئے تلنگانہ حکومت نے ایک ریاستی الیکشن کمیشن قائم کیا ہے۔
- **ضلع کلکٹر** : ضلع کلکٹر ضلعی نظم ونسق کا سربراہ ہوتا ہے۔ ضلع میں یہ نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس کا تعلق آئی اے ایس (IAS) زمرہ سے ہوتا ہے۔ یہ ضلعی نظم ونسق میں بے مثال رول ادا کرتا ہے۔

i) **ضلع کلکٹر کے اختیارات وفرائض** : ضلع کلکٹر وسیع اختیارات کا حامل ہوتا ہے۔ ضلعی نظم ونسق میں مختلف نوعیت کے فرائض انجام دیتا ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔

a) **مالگزاری کے اختیارات** :ضلع کلکٹر کا اہم فریضہ زرعی محصولات اور دیگر حکومتی سرکاری بقایاجات کی وصولی و بازیابی کی نگرانی کرنا ‘زمینی ریکارڈس اور سروے امور کی ذمہداری کلکٹر کے تفویض ہوتی ہلے۔ ان تمام امور کی انجام دہی جوائنٹ کلکٹر‘ایم آر او MRO‘ ریوینیو انسپکٹرس کی مدد سے انجام دیتا ہے۔

b) **عدالتی اختیارات**:ضلع کلکٹر کو عدالتی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ ضلع میں امن وضبط کی برقراری کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

c) **انتخابی اختیارات**:کلکٹر ضلعی چیف الیکٹورل آفیسر کے فرائض انجام دیتا ہے۔ یہ آزادانہ اور غیر جانب دارانہ انتخابات منعقد کرتا ہے۔

d) **رابطہ کار کے اختیارات**: کلکٹر ضلع کے مختلف محکموں کا اعلی رابطہ کار ہوتا ہے۔ زرعی‘ آبپاشی‘ مزدوروں وغیرہ کے محکموں کے معاملوں کا اہم رابطہ کار ہوتا ہے۔ تمام محکموں کے ضلعی سربراہ اس کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔

e) **مردم شماری کے عمل کے اختیارات** :کلکٹر ہر دس سال میں ایک مرتبہ مرکزی وریاستی حکومتوں کی جانب سے منعقد کردہ مردم شماری کے عمل کے اقدامات کرتا ہے۔

مرکزی وریاستی حکومتیں ضلع کے عوامی مسائل کے حل کے لئے ضلع کلکٹر پر اعتبار وانحصار کرتی ہیں۔ عوام ضلع کلکٹر کو اپنے اختیارات جذبہ یگانگت کے ساتھ استعمال کرنے والے اتھارٹی سمجھتے ہیں۔ آزادیانہ‘ خانگیانہ اور عالمیانہ کے نتیجہ میں ضلع کلکٹر کے اختیارات وفرائض میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ اسطرح اس کا رتبہ بڑھا ہے جس کی بنیاد پر کلکٹر یہ سمجھا گیا کہ ضلع کا وہ ’’حکومتی بادشاہ‘‘ ہے۔

مرکزی حکومت

- دستور ہند کے حصہ چہارم میں دفعات 52 تا 147 مرکزی حکومت سے متعلق ہیں۔
- مرکزی حکومت (i) مرکزی عاملہ (ii) مرکزی مقنّنہ (iii) مرکزی عدلیہ پر مشتمل ہوتی ہے۔
- مرکزی عاملہ میں (i) صدر جمہوریہ ہند (ii) نائب صدر جمہوریہ ہند (iii) وزیر اعظم ہند (iv) مرکزی مجلس وزراء شامل ہوتے ہیں۔

صدر جمہوریہ: صدر جمہوریہ اہلیت:

(1) وہ ہندوستان کا شہری ہو۔

(2) وہ 35 سال کی عمر مکمل کر چکا ہو۔

(3) وہ لوک سبھا کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے کی اہلیت رکھتا ہو اور

(4) وہ مرکزی، ریاستی یا مقامی حکومت میں کسی نفع بخش عہدے پر فائز نہ ہو۔

- انتخابی کالج:: ہندوستانی صدر جمہوریہ کا انتخاب الیکٹورل کالج کرتا ہے۔ الیکٹورل کالج منتخب ایم پی، منتخب ایم ایل اے۔ دہلی اور پانڈیچری کے منتخب ایم ایل اے پر مشتمل ہوتا ہے۔
- **ہندوستانی صدر کے اختیارات وفرائض** : ہندوستانی صدر کے اختیارات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(I) عام اختیارات (II) ایمرجنسی کے اختیارات

(I) عام اختیارات: صدر جمہوریہ ان اختیارات کو وزیر اعظم کی سربراہی میں موجود مرکزی مجلس وزراء کے مشورہ سے عام حالات میں استعمال کرتا ہے۔ وہ اختیارات یہ ہیں۔

(1) عاملانہ اختیارات: مرکزی حکومت کے تمام عاملانہ اختیارات صدر جمہوریہ میں مرکوز ہوتے ہیں۔ مرکزی حکومت کے تمام فیصلے اور اقدامات اسی کے نام سے کئے جاتے ہیں۔ وہ وزیر اعظم ہند، مرکزی کابینہ کے دیگر وزراء اور اٹارنی جنرل وغیرہ کا تقرر کرتا ہے وہ انھیں ہٹا بھی سکتا ہے۔

(2) قانون سازی کے اختیارات: وہ پارلیمنٹ کے اجلاس کو طلب کرنے اور ملتوی کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور لوک سبھا کو تحلیل بھی کر سکتا ہے۔ وہ نومنتخبہ پارلیمنٹ کے افتتاحی اجلاس اور ہر سال کے پہلے اجلاس کو مخاطب کرتا ہے۔ اگر کسی مسودے کے متعلق دونوں ایوانوں میں اختلاف رائے پیدا ہو جائے تو وہ ان کا مشترکہ اجلاس طلب کرتا ہے۔ پارلیمنٹ کے اجلاس نہ ہونے کی صورت میں وہ آرڈیننس جاری کر سکتا ہے۔

(3) مالیاتی اختیارات: صدر جمہوریہ مرکزی حکومت کے سالانہ مالیاتی بجٹ کی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کشی کو یقینی بناتا ہے۔ وہ ارکان کو پارلیمنٹ کے سامنے مالی مسودات پیش کرنے کی اجازت عطا کرتا ہے۔ وہ انکم ٹیکس میں سے مختلف ریاستوں کے حصے کا تعین کرتا ہے اور ہر پانچ سال بعد مالیاتی کمیشن کے صدر نشین اور دیگر ارکان کا تقرر کرتا ہے۔

(4) عدالتی اختیارات: صدر جمہوریہ سپریم کورٹ اور ریاستی ہائی کورٹس کے چیف جسٹس اور دیگر ججس کا تقرر کرتا ہے۔ وہ کسی ملزم کی سزا معاف کرنے ملتوی کرنے یا اس میں تخفیف کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

(5) فوجی اختیارات: ہندوستان میں صدر جمہوریہ ملک کی مسلح افواج کا سپہ سالار اعظم (سپریم کمانڈر) ہوتا ہے۔ وہ تینوں افواج کے سربراہوں اور دیگر اعلیٰ عہدیداروں کا تقرر کرتا ہے۔ وہ اعلان جنگ کر سکتا ہے اور معاہدہ امن پر دستخط کر سکتا ہے۔

(6) سفارتی اختیارات: صدر جمہوریہ دیگر ممالک کیلئے سفیروں اور دیگر سفارتی عہدے داروں کا تقرر کرتا ہے۔ اور دیگر ممالک کے سفارتی نمائندوں کا استقبال کرتا ہے۔

(II) ایمرجنسی کے اختیارات: دستور ہند کے اٹھارویں حصہ کی دفعات 352 تا 360 صدر جمہوریہ ہند کے حسب ذیل ایمرجنسی اختیارات کی وضاحت کرتی ہیں۔

(1) قومی ایمرجنسی (2) دستوری ایمرجنسی (3) مالیاتی ایمرجنسی

(1) قومی ایمرجنسی (دفعہ 352): جنگ، بیرونی حملے یا مسلح بغاوت کی صورت میں صدر جمہوریہ ایمرجنسی اختیارات کا استعمال کرتا ہے۔ اگر وہ مطمئن ہوجائے کہ ہندوستان یا اس کے کسی حصے کے اقتدار اعلیٰ یا صیانت کو بیرونی جارحیت سے خطرہ لاحق ہوگیا ہے تو وہ ایمرجنسی کا اعلان کردیتا ہے۔ ہمارے ملک میں اب تک چار مرتبہ قومی ایمرجنسی نافذ کی جاچکی ہے۔

(2) دستور ایمرجنسی (دفعہ 356): ہمارے دستور کی دفعہ 356 صدر جمہوریہ کو دستوری ایمرجنسی کے اعلان کا اختیار دیتی ہے۔ اگر صدر ریاستی گورنر کی رپورٹ کے ذریعہ یا کسی دیگر ذریعہ سے مطمئن ہوجائے کہ موجودہ حالات میں ریاستی حکومت دستور کی توضیحات کے مطابق نہیں چلائی جاسکتی تو وہ متعلقہ ریاست کیلئے دستوری ایمرجنسی کا اعلان کرسکتا ہے۔ اس کو صدر راج بھی کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اب تک اس قسم کی دستوری ایمرجنسی سو (100) سے زائد بار نافذ کی جاچکی ہے۔

(3) مالیاتی ایمرجنسی: اگر صدر کو اس بات کا یقین ہوجائے کہ ایسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے جس سے ملک یا اس کے کسی حصہ کے مالیاتی استحکام کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے تو وہ مالیاتی ایمرجنسی کا اعلامیہ جاری کرسکتا ہے۔ مالیاتی ایمرجنسی کے دوران مرکزی حکومت کسی بھی ریاست کو چند مالیاتی کفایتی اقدامات کرنے کی ہدایات دے سکتی ہے۔ اب تک ہمارے ملک میں اس قسم کی ایمرجنسی لاگو نہیں کی گئی۔

- مجلس وزراء، وزیر اعظم، کابینی وزراء اور مملکتی رتبہ کے حامل وزراء اور چند نائب وزراء پر مشتمل ہوتی ہے۔ تمام وزراء بشمول وزیر اعظم کا تقرر صدر ہند کرتا ہے۔ وزراء میں قلمدانوں کی تقسیم وزیر اعلیٰ کے صلاح و مشورہ سے کی جاتی ہے
- 19 ویں ترمیم ایکٹ 2003ء کے تحت ایوان کی جملہ تعداد کا 15% حصہ اراکین کو بطور وزراء تقرر کیا جاسکتا ہے۔

نائب صدر جمہوریہ ہند

- نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا صدر نشین ہوتا ہے۔
- اگر صدر جمہوریہ کا عہدہ اس کے انتقال، استعفیٰ، اخراج یا کسی اور وجہ سے مخلوعہ ہوجائے تو نائب صدر اس کی جگہ پر بطور صدر جمہوریہ فرائض انجام دیتا ہے۔

وزیر اعظم

- وزیر اعظم کو ہندوستانی سیاست میں اہم مقام حاصل ہے۔ صدر جمہوریہ اپنے اختیارات کا استعمال وزیر اعظم کے مشورے سے کرتا ہے۔ حقیقی اختیارات کا مالک وزیر اعظم ہوتا ہے۔ صدر وزیر اعظم کا تقرر کرتا ہے۔ صدر لوک سبھا کی اکثریتی پارٹی کے قائد کے رہنماء کو حکومت تشکیل دینے کی دعوت دیتا ہے اور لوک سبھا میں جس جماعت کو دو تہائی اکثریت حاصل ہوتی ہے اس کے رہنماء کو وزیر اعظم کے طور پر عموماً منتخب کیا جاتا ہے۔
- **وزیر اعظم کے فرائض:** وزیر اعظم اپنی رائے کے مطابق صدر کو مشورہ دیتے ہوئے وزراء کو منتخب کرتا ہے۔ وزیر اعظم وزراء کو اہم قلمدان دیتا ہے۔ وزیر اعظم کونسل اور کابینہ کے اجلاس کو طلب کرتا ہے اور اس کی صدارت کرتا ہے۔
- وزیر اعظم نہ صرف اکثریتی جماعت بلکہ پارلیمنٹ کا رہنماء ہوتا ہے۔ وہ پارلیمنٹ میں جوابدہ ہوتا ہے۔
- وزیر اعظم بیرونی ممالک کے دورہ کے وقت اپنے ملک کی نمائندگی کرتا ہے۔
- وزیر اعظم دستوری طور پر صدر کا مشیر ہوتا ہے۔ صدر وزیر اعظم کے مشوروں پر کام کرتا ہے۔
- صدر جمہوریہ تمام تقررات وزیر اعظم کے مشورے پر کرتا ہے۔ اس لئے حقیقی اختیارات کا مالک وزیر اعظم ہوتا ہے۔
- وزیر اعظم کا دفتر پرائم منسٹر آفس (PMO) کہلاتا ہے۔ یہ دفتر دہلی میں واقع ہے۔
- وزیر اعظم منصوبہ بندی کمیشن کا چیرمین ہوتا ہے۔

ہندوستانی پارلیمان

- دفعہ 79 کے مطابق ہندوستانی پارلیمنٹ (i) صدر جمہوریہ ہنداور (ii) پارلیمنٹ کے دوایوانوں پر مشتمل ہوتی ہے لوک سبھا یا عوامی ایوان پارلیمنٹ کا ایوان زیریں ہے۔ راجیہ سبھا یا ریاستوں کی کونسل پارلیمنٹ کا ایوان بالا ہے۔ صدر جمہوریہ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے دوایوانوں کو طلب یا ملتوی کرسکتا ہے۔
- پارلیمنٹ کے دوایوان ہوتے ہیں۔ لوک سبھا اور راجیہ سبھا۔ لوک سبھا کے ارکان کو عوام کے ذریعے راست طور پر منتخب کیا جاتا ہے جبکہ راجیہ سبھا ارا کین ریاستوں کے قانون ساز اداروں کے ارکان کی جانب سے منتخب کیے جاتے ہیں۔
- راجیہ سبھا میں زیادہ سے زیادہ 250 ارکان ہوسکتے ہیں۔ ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں اور مرکزی علاقوں کی جانب سے راجیہ سبھا کے ارکان منتخب کیے جاتے ہیں۔ اس طریقے کے ذریعے ریاستی حکومتوں اور مرکزی سطح پر قانون سازی کے عمل میں ارتباط پیدا کیا گیا ہے۔
- راجیہ سبھا کے ارکان چھ سال کی معیاد کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں۔ ہر دو سال میں ارکان کی تقریباً ایک تہائی تعداد اپنے عہدے سے سبکدوش ہوجاتی ہے اور ان کی جگہ نئے ارکان کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔

ایوانوں کے اختیارات

1. کسی بھی عام قانون کو دونوں ایوانوں کی منظوری حاصل کرنی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی معاملہ میں دونوں ایوانوں میں اختلاف ہو تو اس پر فیصلہ دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں کیا جاتا ہے۔ اس مشترکہ اجلاس میں دونوں ایوانوں کے ارکان شرکت کرتے ہیں اور لوک سبھا کے ارکان کی تعداد زیادہ ہونے کی بناء پر اس کے نکتہ نظر کے مطابق ہی فیصلہ ہوتا ہے۔
2. مالی معاملات میں لوک سبھا کو زیادہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ اگر لوک سبھا نے حکومت کے پیش کردہ بجٹ کو ایک مرتبہ منظور کردیا یا کسی مالی قانون کو منظوری دے دی تو راجیہ سبھا کو اسے منسوخ کرنے یا نامنظور کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔
3. سب سے اہم اختیار لوک سبھا کو یہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ مجلس وزراء پر کنٹرول کرتی ہے۔ صرف اسی شخص کو وزیر اعظم بنایا جاتا ہے جسے لوک سبھا میں اکثریت کی تائید حاصل ہو۔ اگر لوک سبھا کے ارکان اکثریت یہ کہے کہ انہیں مجلس وزراء پر اعتماد نہیں ہے تو تمام وزیروں کو بشمول وزیر اعظم کے اپنے عہدے سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔ راجیہ سبھا کو اس قسم کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔

عدلیہ

سپریم کورٹ کی ساخت

- سپریم کورٹ ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت ہے۔ یہ 30 ججس اور 1 چیف جسٹس پر مشتمل ہوتی ہے۔
- سپریم کورٹ میں تمام معاملات انگریزی زبان میں انجام پاتے ہیں۔ سپریم کورٹ ہندوستان کے صدر مقام نئی دہلی میں واقع ہے۔
- ججس کا تقرر: مرکزی کابینہ کے مشورے پر صدر جمہوریہ چیف جسٹس اور دوسرے ججوں کا تقرر کرتا ہے۔ صدر جمہوریہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے ان ججس کے لئے مشورہ کرتا ہے جو چیف جسٹس کے تقرر کے لئے موزوں سمجھے جاتے ہیں۔
- سپریم کورٹ کے (جج بننے کے لئے اہلیتیں)۔
  1. وہ مسلسل پانچ سال تک کسی ہائی کورٹ میں جج کے فرائض انجام دیا ہو۔
  2. وہ کسی ایک یا زائد ہائی کورٹس میں مسلسل 10 سال تک وکیل کے فرائض انجام دیا ہو۔
  3. وہ صدر کی رائے میں ماہر قانون ہو۔
- **تنخواہ اور الاؤنس:** سپریم کورٹ کا چیف جسٹس اور ججس، پارلیمنٹ کی جانب سے متعین کردہ تنخواہ حاصل کرتے ہیں۔ اس وقت چیف جسٹس آف انڈیا کی تنخواہ ماہانہ ایک لاکھ روپئے اور دیگر ججوں کی تنخواہ 90 ہزار روپئے ہے۔

- **معیاد** : ہمارے دستور میں سپریم کورٹ کے ججس کے تقرر کے لئے کم سے کم حد عمر متعینہ معیاد تجویز نہیں کی گئی ہے۔ایک بار تقرر کے بعد چیف جسٹس اور دوسرے ججس 65 سال کی عمر تک اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتے ہیں۔
- **برخواستگی** : پارلیمنٹ کی جانب سے تحریک مواخذہ کی منظوری کے بعد صدر ہند انھیں ہٹا سکتا ہے۔
- **سپریم کورٹ کے اختیارات:** ہندوستان کی سپریم کورٹ ابتدائی سماعت اور مشاورتی فرائض انجام دیتی ہے۔وہ ریکارڈ کی عدالت کے طور پر فرائض انجام دیتی ہے۔اس کے علاوہ اس کو فیصلہ پر نظر ثانی اور عدالتی نظر ثانی کے اختیارات حاصل ہیں۔

1. ابتدائی سماعت کا اختیار: سپریم کورٹ کو ابتداء سماعت کا اختیار حاصل ہے۔حکومت ہند اور ہندوستان کی کسی بھی ریاست، حکومت ہند اور ایک ریاست یا ریاستوں کی جانب سے یا دو یا زائد ریاستوں کے درمیان تنازعات کی ابتدائی سماعت کا اختیار ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ کو حاصل ہے۔
2. **مرافعہ کی سماعت کا اختیار:** ہندوستان میں مرافعہ کی آخری عدالت سپریم کورٹ ہے۔اس کے اپیلی اختیارات کو تین عنوانوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ i. دستوری تشریح کے حامل مقدمات ii. دیوانی مقدمات iii. فوجداری مقدمات

- سپریم کورٹ ہائی کورٹ کی درخواست پر اس کے کسی فیصلہ پر اپیل کی سماعت کرسکتی ہے۔
- **مشاورتی فرائض:** سپریم کورٹ کے چند مشاورتی فرائض ہیں۔صدر جمہوریہ قانونی جواز سے متعلق یا عوامی اہمیت کے حامل مسئلہ پر سپریم کورٹ سے مشورہ طلب کرسکتا ہے۔سپریم کورٹ کو عدالتی نظر ثانی اور فیصلوں پر نظر ثانی کا بھی اختیار حاصل ہے۔
- **سپریم کورٹ کا مقام:** ہندوستان کے عدالتی نظام میں سپریم کورٹ کو برتر مقام حاصل ہے۔ہندوستان میں یہ انصاف اور اپیل کی آخری عدالت ہے۔یہ وسیع اختیارات کی حامل ہوتی ہے اور دستوری اقدار، جمہوری روایات، شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ میں کئی فرائض انجام دیتی ہے۔
- ریاستی سطح پر گورنر، وزیر اعلیٰ، وزراء، قانون ساز اسمبلی اور کونسل ہوتی ہے۔
- ریاست کی سب سے بڑی عدالت ہائیکورٹ ہوتی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

1. کون عاملہ کا مربوط حصہ نہیں ہے

(1) نائب صدر (2) صدر (3) وزیروں کی کونسل (4) اسپیکر

2. ذیل میں کون صدر ہند کے انتخابی کالج کے اراکین نہیں ہیں

(1) ریاستی قانون ساز اسمبلی کے اراکین (2) لوک سبھا کے منتخب اراکین
(3) ریاستی قانون ساز اسمبلی کے نامزد اراکین (4) راجیہ سبھا کے منتخب اراکین

3. صدر کی رہائش گاہ (نیلائم) اس شہر میں بھی ہے

(1) نینی تال (2) دہرادون (3) شملہ (4) بنگلور

4. صدر کو یہ اختیار حاصل نہیں ہوتا

(1) لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے اجلاس کو طلب کرنا (2) لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے اجلاس کو ملتوی کرنا
(3) راجیہ سبھا کو تحلیل کرنا (4) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو مخاطب کرنا

5. صدر ہند مندرجہ ذیل میں کن کا تقرر نہیں کرتا

(1) ریاستی گورنر (2) ہمارے ملک میں دوسرے ممالک کے سفیر کا تقرر

(3) تینوں افواج کے سربراہوں کا تقرر (4) الیکشن کمشنر کا تقرر

6. صدر کے عدالتی اختیارات کے زمرہ میں کونسی چیزیں شامل نہیں ہیں

(1) عدالت سے عائد کردہ سزا کی معطّلی (2) عدالت کے عائد کردہ سزا میں تخفیف

(3) معاہدوں کی توثیق (4) عدالت سے عائد کردہ سزا کی معافی

7. مندجہ ذیل میں کونسا ایسا سبب ہے جس کی بنیاد پر ہنگامی حالات (Emergency) نافذ نہیں کیے جاسکتے

(1) مالی بحران (2) قحط سالی کے پیدا ہوجانے پر (3) مصلح بغاوت (4) بیرونی حملہ

8. لوک سبھا کے اسپیکر کو

(1) ووٹ کا حق حاصل ہوتا ہے (2) ووٹ کا حق حاصل نہیں ہوتا (3) مقابلہ کی صورت میں اپنے فیصلہ کن ووٹ کا استعمال کرتا ہے (4) حسب معمول ایک ووٹ کا حق حاصل ہوتا ہے اور فیصلہ کن ووٹ بھی حاصل ہوتا ہے۔

9. مندرجہ ذیل میں کس بات کا لوک سبھا کو اختیار حاصل نہیں ہے

(1) ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب (2) ڈپٹی چیرمین کا انتخاب (3) مجلس وزراء پر کنٹرول (4) سالانہ بجٹ کی منظوری

10. راجیہ سبھا پر کس کا اطلاق نہیں ہوتا

(1) وفاقی ایوان (2) عوامی نمائندوں کا ایوان (3) ایوان بالا (4) مستقل ایوان

11. سپریم کورٹ کے اختیارات سماعت میں کیا شامل نہیں ہے

(1) بنیادی حقوق کے متعلق نزاع (2) مرکز اور ریاستوں کے درمیان نزع

(3) ریاست اور ریاستوں کے درمیان نزاع (4) صدر کو دستوری معاملہ میں رائے دینا

جوابات KEY

1	**4**	2	**3**	3	**3**	4	**3**	5	**2**	6	**3**	7	**2**	8	**3**
9	**2**	10	**2**	11	**4**										

ریاستی حکومت

گورنر

- گورنر ریاستی عاملہ کا دستوری سربراہ ہوتا ہے۔ وہ ریاست میں مرکزی حکومت کا نمائندہ ہوا کرتا ہے۔ اسکا تقرر صدر جمہوریہ ہند کرتا ہے۔ ریاست کے جملہ امور اسی کے نام سے انجام دئے جاتے ہیں۔
- **تقرر** : ہمارے دستور سازوں نے گورنر کے تقرر کے طریقہ کار کو کینڈائی دستور سے اخذ کیا ہے۔ دستور ہند کی دفعہ 153 کی رو سے ہر ریاست میں گورنر کا عہدہ پایا جاتا ہے۔ بعض خصوصی حالات میں صدر جمہوریہ کی ہدایت پر ایک فرد دو یا دو سے زائد ریاستوں کے گورنر کی حیثیت سے فرائض انجام دیتا ہے۔ دفعہ 155 کی رو سے گورنر کا تقرر صدر جمہوریہ ہند وزیر اعظم کی صلاح و مشورہ سے کرتا ہے۔
- **مشاہرہ و الاؤنیس:** گورنر کا مشاہرہ والاؤنسیس پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعے طے کئے جاتے ہیں۔ گورنر کا موجودہ مشاہرہ (تنخواہ) ماہانہ 1,10,000/- روپئے ہے۔ وہ سرکاری رہائش گاہ ''راج بھون'' میں قیام پزیر ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ دیگر کئی الاؤنیس و مراعات کا مستحق ہوتا

ہے۔دوران معیاد مشاہرہ والا وٴنیس میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں کی جاسکتی۔اسکا مشاہرہ والا وٴنیس ریاست کے مجتمہ فنڈ (Consolidated Fund) سے ادا کئے جاتے ہیں۔

- **معیاد :** گورنر کا تقرر پانچ سال کے لئے کیا جاتا ہے۔البتہ وہ اپنے عہدہ پر صدر جمہوریہ ہند کی خوشنودی حاصل رہنے تک رہتا ہے۔صدر گورنر کو اس کی معیاد کی تکمیل سے قبل اس عہدہ سے ہٹا سکتا ہے یا کسی دوسری ریاست کا گورنر مقرر کرسکتا ہے۔معیاد کی تکمیل پر جانشیں کے جائزہ حاصل کرنے تک وہ اپنے عہدہ پر فائز رہتا ہے۔

- **گورنر کے اختیارات وفرائض**

گورنر کو اہم اختیارات وفرائض حاصل ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1. عاملانہ اختیارات وفرائض

دستور ہند کی دفعہ۔154 گورنر کو ریاستی حکومت کے عاملانہ اختیارات عطا کی ہے گورنر ان اختیارات کو از خود راست طور پر یا اپنے ماتحتین کے ذریعہ استعمال کرتا ہے۔

1. گورنر وزیر اعلیٰ کا تقرر کرتا ہے۔
2. وزیر اعلیٰ کے صلاح ومشورہ سے وزراء کا تقرر کرتا ہے۔
3. وزراء کو قلمدان تقسیم کرتا ہے یا پھر ان قلمدانوں میں ردوبدل کرتا ہے۔
4. وزیر اعلیٰ کے صلاح ومشورہ پر وزراء کو انکے عہدہ سے برطرف کرتا ہے۔
5. ریاست کی تمام جامعات (یونیورسٹیوں) کے وائس چانسلرس کا تقرر کرتا ہے۔
6. حسب ذیل کمیشن کے صدور نشیں وارا کین کا تقرر کرتا ہے۔
   a. ریاستی پبلک سرویس کمیشن
   b. سرکاری زبان کمیشن
   c. اقلیتی کمیشن
   d. کمیشن برائے خواتین اور
   e. ریاستی حکومت کے عوامی ادارے
7. ریاست میں کام کرنے والے کل ہند خدمات عملہ کے تقررات اور تبادلوں کو منضبط کرتا ہے۔
8. ریاستی حکومت کے کام کاج کی آسانی اور بہتر انداز میں ادائیگی کے لئے درکار اصول وضوابط مرتب کرتا ہے۔
9. ریاستی مقنّنہ کے عدم اجلاس کی صورت میں آرڈننس (فرمان) جاری کرتا ہے۔
10. ریاستی حکومت کے چیف سکرٹری اور اڈوکیٹ جنرل کا تقرر کرتا ہے۔
11. بہار، مدھیہ پردیش اور آسام کے گورنروں پر قبائلی عوام کے فلاح وبہبود کی خصوصی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

2. قانون سازی کے اختیارات وفرائض

گورنر ریاستی مقنّنہ کا اٹوٹ حصہ (جز لاینفک) ہوتا ہے۔

1. گورنر ریاستی مقنّنہ کے دونوں ایوانوں کو طلب کرنے، ملتوی کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ریاستی مقنّنہ کے ایوان زیریں (قانون ساز اسمبلی) کی تحلیل کرسکتا ہے۔
2. گورنر شخصی طور پر یا اپنے پیغامات کے ذریعہ مقنّنہ سے خطاب کرتا ہے۔

3. ریاستی قانون ساز کونسل کے 1/6 حصہ اراکین کو نامزد کرتا ہے۔
4. اینگلوانڈین طبقہ سے تعلق رکھنے والے فرد کو قانون ساز اسمبلی کا رکن نامزد کرتا ہے۔ جبکہ اس طبقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی فرد منتخب نہ ہوا ہو۔
5. عام انتخابات کے بعد یا ہر سال قانون ساز اسمبلی کے اجلاس کا افتتاح کرتا ہے۔
6. ریاستی مقنّنہ کی جانب سے روانہ کردہ مسودوں کی منظوری دیتا ہے۔ یا ترمیمی تجاویز کے ساتھ واپس روانہ کرتا ہے
7. ریاستی قانون ساز اسمبلی کے عبوری اسپیکر کا تقرر کرتا ہے۔

3. مالیاتی اختیارات وفرائض

- گورنر کی اجازت سے ہی ریاستی مقنّنہ میں مالیاتی مسودے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہر سال ریاستی حکومت کا مالیتی موازنہ (بجٹ) ریاستی اسمبلی میں پیش کرنے کا موجب بنتا ہے۔ وہ ریاستی مفاجاتی فنڈ کی نگرانی کرتا ہے۔ مختلف مالیاتی رپورٹوں کو ریاستی مقنّنہ میں پیش کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔

4. عدالتی اختیارات وفرائض: گورنر کو چند عدالتی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ وہ ضلعی عدالتوں کے ججس اور دیگر عہدیداروں کے تقرر تعیناتی اور ترقی کے معاملہ میں اثر انداز ہوتا ہے۔ وہ خلاف قانون جرم کرنے والے کسی فرد کو معاف بھی کرسکتا ہے۔ سزا میں تخفیف کرتا ہے یا سزا کو معطل کرسکتا ہے۔ ریاستی ہائی کورٹ کے ججوں نچلی عدالتوں کے آفسران کا تقرر کرتا ہے۔

5. متفرق اختیارات وفرائض: ریاستی پبلک سرویس کمیشن کی سالانہ رپورٹ وصول کرتا ہے۔ اسے مجلس وزراء کی توضیح کے لئے روانہ کرتا ہے۔ بعد از توضیح اس رپورٹ کو اسپیکر کے پاس روانہ کرتا ہے۔ تاکہ قانون ساز اسمبلی کے آگے پیش کرسکے۔

- گورنر کو اختیارات تمیزی بھی حاصل ہوتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ

- ہمارے دستور کی دفعات 163 اور 164 وزیر اعلیٰ کے عہدہ سے متعلق توضیحات بیان کرتی ہیں۔ دفعہ 163 اس بات کو بیان کرتی ہے کہ وزیر اعلیٰ مجلس وزراء کے ساتھ گورنر کو فرائض کی انجام دہی میں صلاح ومشورہ دیتا ہے۔
- ریاستی حکومت میں وزیر اعلیٰ نمایاں رول ادا کرتا ہے۔ اور کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ وہ (a) مجلس وزراء کے سربراہ کی حیثیت سے (b) برسر اقتدار جماعت کے رہنما کی حیثیت سے (c) اسمبلی کے قائد کی حیثیت سے (d) عوامی قائد کی حیثیت سے ریاستی سیاسی ماحول میں فیصلہ کن اثر رکھتا ہے اور رائے عامہ پر اثر انداز ہوتا ہے۔
- **اہلیت وتقرر :** عام طور پر قانون ساز اسمبلی کا رکن بننے کے لئے درکار شرائط ہی وزیر اعلیٰ کے تقرر کے لئے ضروری ہیں۔ البتہ صرف فرق اتنا ہے کہ بعض اوقات قانون ساز اسمبلی کا رکن نہ ہوتے ہوئے بھی بحیثیت وزیر اعلیٰ منتخب ہوتا ہے۔
- ایسی صورت حال میں عہدہ کا جائزہ لینے کے اندرون چھ ماہ مقنّنہ کی رکنیت حاصل کرنی ضروری ہے۔
- دستور کی دفعہ (164) رو سے وزیر اعلیٰ کا تقرر گورنر کرتا ہے۔ عموماً عام انتخابات کے بعد اکثریتی جماعت کے قائد کو گورنر بحیثیت وزیر اعلیٰ تقرر کرتا ہے۔
- **معیاد :** وزیر اعلیٰ کی معیاد متعین نہیں ہے۔ وزیر اور مجلس وزراء کے اراکین گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدوں پر نامزد رہتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ اور مجلس وزراء کے اراکین اجتماعی طور پر قانون ساز اسمبلی کے آگے جوابدہ ہوتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کی اپنے عہدہ پر برقراریت کا انحصار اس بات پر ہے کہ جب تک کہ اسے (i) گورنر کی خوشنودی حاصل ہو۔ (ii) قانون ساز اسمبلی میں اکثریتی اراکین کا اعتماد حاصل ہو۔ لہذا وزیر اعلیٰ وہ تمام اقدامات کرتا ہے جس سے گورنر کی خوشنودی وقانون ساز اسمبلی کے اراکین کی تائید حاصل ہو۔ عام طور پر وزیر اعلیٰ پانچ

سال کی مدت تک عہدہ پر فائز رہتا ہے۔

- **اختیارات وفرائض** : وزیراعلیٰ وسیع تر اختیارات کا حامل ہوتا ہے اور مختلف فرائض انجام دیتا ہے۔جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1. **وزارت کی تشکیل:** تشکیل وزارت وزیراعلیٰ کی ذمہ داری ہے جو خالص اسکی مرضی ومنشاء پر منحصر ہے۔وہ اپنی جماعت کے ارکین یا مخلوط حکومت کی صورت میں دیگر حلیف جماعتوں کے اراکین کے ناموں کی سفارش کرتا ہے۔تاکہ گورنر انہیں بحیثیت وزراء تقرر کر سکے۔وزرا کو قلمدانوں کی تقسیم کے معاملہ میں گورنر کو صلاح ومشورہ دیتا ہے۔وزیراعلیٰ کی سفارش کی بنیاد پر ہی گورنر کسی بھی وزیر کو اس کے عہدے سے برطرف کرتا ہے۔
2. **کابینی اجلاسوں کی صدارت:** وزیراعلیٰ بحیثیت صدر نشیں اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے۔ایجنڈہ طئے کرتا ہے۔مباحث کا آغاز کرتا ہے اور کابینی فیصلوں و پالیسیوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔
3. **گورنر اور کابینہ کے درمیان رابطہ:** وزیراعلیٰ گورنر اور مجلس وزراء کے درمیان اہم رابطہ ہے۔وزیراعلیٰ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ کابینہ کے تمام فیصلوں سے گورنر کو واقف کرائے یعنی قانون سازی وانتظامی سے متعلق فیصلوں سے گورنر کو واقف کرواتا ہے۔وزیر اعلیٰ گورنر کا مشیر اعلیٰ ہوتا ہے۔
4. **قانون ساز اسمبلی کا قائد:** وزیراعلیٰ نہ صرف حکمران جماعت کا قائد ہوتا ہے بلکہ قانون ساز اسمبلی کا بھی قائد ہوتا ہے۔اکثریتی جماعت کے قائد کی حیثیت سے قانون ساز اسمبلی میں موثر رول ادا کرتا ہے۔حکومت کی جانب سے روبعمل لائے جانے والے مختلف پروگراموں اور پالیسیوں سے اپنے جماعت کے ارکین کو واقف کرواتا ہے۔حکومتی پالیسیوں کی موثر وجامع عمل آوری کے لئے اراکین مقنّنہ تعاون حاصل کرتا ہے۔ریاستی حکومت اور اراکین مقنّنہ کے مابین بہتر تال میل پیدا کرتا ہے۔حزب مخالف (اپوزیشن) جماعتوں کے اراکین وزراء کے جوابات سے مطمئن نہ ہوں تو وزیراعلیٰ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وزراء کی مدد کرتے ہوئے انہیں تشفی بخش جوابات دیتا ہے۔وزیر اعلیٰ ریاستی حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں کا پاسبان اعلیٰ (Chief Defendar) ہوتا ہے۔
5. **ترجمان اعلیٰ:** وزیراعلیٰ ریاستی حکومت کا ترجمان اعلیٰ (Chief Spokesman) ہوتا ہے۔ریاستی حکومت کی جانب سے اہم پالیسیوں و پروگراموں کا اعلان کرتا ہے۔قانون ساز اسمبلی کے اندر یا باہر اسکی جانب سے جاری کئے جانے والے اعلانات و بیانات قانونی استحقاق رکھتے ہیں۔اور ریاست پر انکا گہرا اثر پڑتا ہے۔
6. **برسراقتدار جماعت کا قائد:** ریاستی سطح پر وزیراعلیٰ برسراقتدار جماعت کا قائد ہوتا ہے۔وہ پارٹی اجلاسوں میں شرکت کرتا ہے۔حکومت کی جانب سے روبعمل لائے جانے والے مختلف پالیسیوں و پروگراموں کو پارٹی اجلاسوں میں بیان کرتا ہے۔ان کی موثر وکامیاب عمل آوری کے لئے پارٹی قائدین کی تائید وحمایت حاصل کرتے ہوئے حکومت اور برسراقتدار جماعت کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔
7. **عوامی قائد:** وزیراعلیٰ ریاستی عوام کے ممتاز رہنما کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیتا ہے۔عوام سے ربط قائم رکھنے کے لئے اکثر و بیشتر ریاست کے مختلف مقامات کا دورہ کرتا ہے۔آفات سماوی سے متاثرہ افراد کو تسلی وراحت فراہم کرتا ہے۔عوامی توجہ حکومتی ترقیاتی

پروگراموں کی جانب راغب کرنے کے لئے انہیں حکومت کی جانب سے عمل میں لائے جانے والے ترقیاتی کاموں میں شامل کرتا ہے۔

8. **گورنر کا مشیر اعلیٰ:** وزیر اعلیٰ گورنر کو عوامی خدمات کے عہدیداروں کی تعیناتی و ترقی کے سلسلہ میں صلاح و مشورہ دیتا ہے۔ وزراء کی جانب سے دیئے جانے والے استعفوں کی منظوری کے معاملہ میں صلاح و مشورہ دیتا ہے۔ وزیر اعلیٰ ریاست کے تمام معاملات میں بحیثیت مشیر اعلیٰ کے کام کرتا ہے۔ مثلاً وزارت کی تشکیل، قلمدانوں کی تقسیم، ردوبدل، قانون ساز اسمبلی کی تحلیل، مختلف کمیٹیوں و صدر نشینوں کا تقرر، آرڈننس / فرمانوں کی اجرائی وغیرہ۔

9. **قانون ساز اسمبلی کے تحلیل کا اختیار:** جب وہ یہ محسوس کرے کہ دستوری دفعات کے تحت حکومت نہیں چلائی جاسکتی یا اسمبلی میں اکثریت کھو دینے کا اندیشہ ہو تو وزیر اعلیٰ کو استحقاقی حق حاصل ہوتا ہے کہ گورنر کو قانون ساز اسمبلی کو تحلیل کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ ریاست کے سیاسی حالات کے پیش نظر وزیر اعلیٰ اسمبلی کی تحلیل کی سفارش کرسکتا ہے۔

10. **مرکز۔ ریاست تعلقات میں رول:** ریاستی نظم و نسق کے حقیقی عاملانہ سربراہ کی حیثیت سے وزیر اعلیٰ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت کے ساتھ خوشگوار تعلقات برقرار رکھے۔ اپنے رتبہ کا استعمال کرتے ہوئے ریاست کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے درکار مالیہ و امداد مرکزی حکومت سے حاصل کرے۔ اگر مرکز میں دوسری جماعت برسر اقتدار ہو تو وزیر اعلیٰ کے لئے ضروری ہے کہ وہ بہترین مذاکرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے تعلقات استوار کرے۔

ریاستی مجلس وزراء

- دستور ہند ریاستی سطح پر بھی پارلیمانی حکومت فراہم کرتا ہے۔ جس کی رو سے گورنر ریاستی سطح پر دستوری اور برائے نام عاملانہ سربراہ ہوتا ہے۔ حقیقی عاملانہ اختیارات وزیر اعلیٰ کی زیر قیادت مجلس وزراء انجام دیتی ہے۔ ریاستی مجلس وزراء ریاستی عاملہ کا اہم جز ہے۔ مجلس وزراء کا تعلق ایک یا ایک سے زائد سیاسی جماعتوں سے ہوتا ہے جو وزیر اعلیٰ کی زیر قیادت ایک ٹیم کی طرح اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہیں۔
- **ساخت:** ریاستی مجلس وزراء (i) وزیر اعلیٰ (ii) کابینی وزرا (iii) مملکتی رتبہ کے حامل وزراء اور چند نائب وزراء پر مشتمل ہوتی ہے۔ تمام وزراء بشمول وزیر اعلیٰ کا تقرر گورنر کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ اس بات کا مجاز ہوتا ہے کہ وہ اپنی جماعت یا مخلوط حکومت کی صورت میں حلیف جماعتوں کے ارکین مقنّنہ کے ناموں کی سفارش بحیثیت کابینی رفقاء مقرر کرنے کے لئے گورنر سے کرتا ہے۔ وزراء میں قلمدانوں کی تقسیم وزیر اعلیٰ کی سفارش و صلاح و مشورہ سے کی جاتی ہے۔ ریاستی قانون ساز اسمبلی کے جملہ تعداد کا 15% حصہ ارکین کو بطور وزراء مقرر کیا جاتا ہے (91 ترمیم ایکٹ 2003 کے تحت)
- **اختیارات و فرائض:** مجلس وزراء کے اختیارات و فرائض کو حسب ذیل عنوانات کے تحت زیر بحث لایا جاسکتا ہے۔

1. **ریاستی حکومت کے پالیسیوں کی تشکیل:** ریاستی مجلس وزراء پر حکومتی پالیسیوں کی تشکیل و عمل آوری کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مختلف ریاستی امور بحث و مباحثہ کے ذریعہ طئے کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اکثر و بیشتر کابینی اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں جس میں غور و خوض کے بعد پالیسی ساز فیصلے طئے کئے جاتے ہیں۔
2. **نظم و نسق کی انجام دہی:** مجلس وزراء ریاستی نظم و نسق (انتظامی امور) کو انجام دیتی ہے۔ مجلس وزراء پر نظم و نسق کی تمام ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ریاستی نظم و نسق حکومتی پالیسیوں اور ریاستی مقنّنہ میں منظور کردہ قوانین کے مطابق انجام دی جاتی ہیں۔ ہر وزیر ایک یا ایک سے زائد محکموں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور متعلقہ محکموں پر اپنا کنٹرول رکھتا ہے۔
3. **ارتباطی فرائض:** مجلس وزراء ریاستی حکومت کے مختلف شعبوں، محکموں کے درمیان ارتباط / تال میل پیدا کرتی ہے۔ حکومتی مشنری کی بہتر کارکردگی کیلئے وزراء کے درمیان ہم آہنگی ضروری ہے۔ کابینی فیصلوں کی وزراء متفقہ طور پر تائید کرتے ہیں۔

4. **تقررات کے اختیارات:** مجلس وزراء تمام اہم محکمہ جاتی عہدیداروں کی تعیناتی وتقرر کے سلسلہ میں کلیدی رول ادا کرتی ہے جیسے ایڈوکیٹ جنرل، ریاستی جامعات کے وائس چانسلرس، ریاستی پبلک سرویس کمیشن کے صدر نشیں واراکین وغیرہ کا تقرر گورنر ریاستی مجلس وزراء کے صلاح ومشورہ سے کرتا ہے۔
5. **قانون سازی میں رول:** قانون سازی کے دائرہ کار میں ریاستی مجلس وزراء کلیدی رول ادا کرتی ہے۔حقیقت میں مقنّنہ کے تمام پروگراموں کو مجلس وزراء قطعیت دیتی ہے۔ریاستی سطح پر قوانین کی تشکیل میں مجلس وزراء اہم کردار ادا کرتی ہے۔وہ اپنے اختیارات سے اس وقت تک مستفید ہوتی ہے جب تک کہ مقنّنہ کا اعتماد حاصل رہتا ہے۔گورنر ریاستی مقنّنہ کے اجلاس کی طلبی، التوا اور معطّلی کا اعلان وزیر اعلیٰ کی زیر قیادت مجلس وزراء و وزیر اعلیٰ کی سفارش کی بنیاد پر کرتا ہے۔
6. **مالیاتی اختیارات:** ریاستی مالیہ پر مجلس وزراء مکمل کنٹرول رکھتی ہے مجلس وزراء کی جانب سے تمام مالیاتی پالیسیاں قطعیت دی جاتی ہیں۔مالیاتی مسودوں وسالانہ بجٹ کی مقنّنہ میں منظوری کے لئے درکار تمام تر اقدامات کرتی ہے۔مقنّنہ کی جانب سے منظور کردہ بجٹ صرف کرتی ہے۔

قانون ساز اسمبلی

- قانون ساز اسمبلی، ریاستی مقنّنہ کا عوامی جمہوری، طاقتور اور براہ راست منتخبہ ایوان ہوتا ہے۔
- **ساخت:** رریاست کے لئے ایک قانون ساز اسمبلی ہوتی ہے۔قانون ساز اسمبلی ریاستی عوام کی نمائندگی کرتی ہے۔اسکی رکنیت 60 تا 500 کے درمیان ہوتی ہے۔اسکے ارکین ریاست کے مختلف انتخابی حلقوں سے رائے دہندوں کے ذریعہ منتخب کئے جاتے ہیں۔اس ایوان کی رکنیت ریاست کی آبادی کے تناسب سے ہوتی ہے۔ چند نشستیں درج فہرست طبقات اور درج فہرست قبائل کے لئے محفوظ کی جاتی ہیں۔گورنر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اینگلو انڈین طبقہ کے ایک رکن کو نامزد کرے۔اگر وہ یہ محسوس کرے کہ اس طبقہ کی قانون ساز اسمبلی میں مناسب نمائندگی نہیں ہوتی۔
- **اہلیتیں:** کسی بھی شخص کے لئے جو قانون ساز اسمبلی کی رکنیت کے لئے مقابلہ کرنا چاہتا ہو مندرجہ ذیل اہلیتوں کا حامل ہونا ضروری ہے۔
  i. وہ ہندوستان کا شہری ہو۔
  ii. وہ اپنی عمر کے 25 سال مکمل کر چکا ہو۔
  iii. وہ کسی بھی نفع بخش عہدہ پر فائز نہ ہو۔
  iv. ان اہلیتوں کا بھی حامل ہو جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تفویض کرے۔تاہم اگر کوئی بھی بہ یک وقت پارلیمنٹ اور ریاستی مقنّنہ کے ایوان کا رکن نہیں ہوسکتا۔
- **معیاد:** یاستی قانون ساز اسمبلی، لوک سبھا کی طرح مستقل ایوان نہیں ہوتی ہے۔عام طور پر قانون ساز اسمبلی کی معیاد پانچ سال ہوتی ہے۔ گورنر اسے کسی بھی وقت تحلیل کرسکتا ہے۔ریاست میں جب دفعہ 356 کے تحت صدر راج نافذ ہوتا ہے اسمبلی کو تحلیل یا معطل کیا جاسکتا ہے۔ایمرجنسی کے دوران پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ قانون ساز اسمبلی کی معیاد میں زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کی توسیع کی جاسکتی ہے۔بعد ازاں بلا تاخیر اندرون چھ ماہ انتخابات منعقد کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اسپیکر وڈپٹی اسپیکر

- ایوان کی کارروائی چلانے کے لئے قانون ساز اسمبلی میں دو منتخبہ آفسران یعنی اسپیکر وڈپٹی اسپیکر ہوتے ہیں۔ایوان کی کاروائی چلانے میں ان آفسران کا وہی رتبہ اور اختیارات وفرائض ہوتے ہیں جو عوامی ایوان (لوک سبھا) کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے ہوتے ہیں۔انہیں ایوان کے حاضر اراکین کی اکثریت کی منظور کردہ قرار دار کے ذریعہ عہدہ سے ہٹایا جاسکتا ہے۔اسمبلی سال میں کم از کم دو مرتبہ اپنے اجلاس منعقد کرتی ہے۔اسمبلی کے کوئی دو اجلاسوں کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ کا وقفہ نہیں ہونا چاہئے۔

قانون ساز کونسل

- قانون ساز کونسل ریاستی مقنّنہ کا ایوان بالا یا دوسرا ایوان ہے۔اس وقت سات (7) ریاستوں میں قانون ساز کونسل موجود ہے۔جن میں تلنگانہ' آندھرا پردیش' بہار' جموں کشمیر' کرناٹک' مہاراشٹر اور اتر پردیش شامل ہیں۔عموماً قانون ساز کونسل کے ارکان کی تعداد کم از کم 40 اور زیادہ سے زیادہ ریاستی اسمبلی کے کل ارکان کی تعداد کا 1/3 حصہ سے زائد نہیں ہونا چاہئے۔متعلقہ ریاستی قانون ساز اسمبلی کی سفارش پر پارلیمنٹ اس ریاست کیلئے قانون ساز کونسل کی تشکیل یا برخواستگی کے لئے قانون وضع کرتی ہے۔
- **اہلیتیں:** کسی بھی شخص کو جو قانون ساز کونسل کی رکنیت کیلئے مقابلہ کرنا چاہتا ہو مندرجہ ذیل اہلیتوں کی تکمیل کرنا ضروری ہے۔
  1. وہ ہندوستان کا شہری ہو۔
  2. وہ اپنی عمر کے 30 سال مکمل کر چکا ہو۔
  3. ان اہلیتوں کا بھی حامل ہو جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تفویض کرے۔اس کے علاوہ وہ شخص جو کسی دیگر مقنّنہ یا مرکزی پارلیمنٹ کا رکن نہ ہو قانون ساز کونسل کا رکن بن سکتا ہے۔
- **معیاد:** قانون ساز کونسل ایک مستقل ایوان ہے جملہ اراکین کا 1/3 حصہ ہر دو سال کے اختتام پر سبکدوش ہوتا ہے۔ہر رکن کی معیاد چھ (6) سال ہوتی ہے۔کونسل سال میں کم از کم دو بار اپنے اجلاس منعقد کرتی ہے۔کونسل کے دو اجلاسوں کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ کا وقفہ نہیں ہونا چاہئے۔
- **ساخت :** قانون ساز کونسل میں پانچ مختلف قسم کی نمائندگیاں پائی جاتی ہیں۔جن کے تفصیل حسب ذیل ہیں۔
  a. کل ارکان کا 1/3 حصہ حکومت مقامی اداروں جیسے بلدیات' میونسپل کارپوریشن، ضلعی بورڈ کے اراکین منتخب کرتے ہیں۔
  b. جملہ اراکین کا 1/3 حصہ ریاستی قانون ساز اسمبلی کے اراکین منتخب کرتے ہیں۔
  c. جملہ اراکین کے 1/2 حصہ کا انتخاب یونیورسٹی گریجویٹ' یا مساوی اہلیتوں کے حامل رائے دہندے کرتے ہیں جو ریاست میں قیام پزیر ہوتے ہیں۔
  d. کل ارکان کے 1/2 ارکان کا انتخاب سکنڈری اسکولس یا ٹیچرس یا اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کم از کم تین سال سے تدریسی خدمات انجام دینے والے اساتذہ کرتے ہیں۔
  e. بقیہ ارکان کو گورنر ادبی' سائنسی' آرٹ' تحریک امداد باہمی یا سماجی خدمات جیسے شعبوں میں مخصوص جانکاری کی بنیاد پر نامزد کرتا ہے۔
- ارکان کا انتخاب متناسب نمائندگی کے ذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے طریقہ پر کیا جاتا ہے۔قانون ساز کونسل کے اجلاس کو منعقد کرنے کے لئے ایک صدر نشیں اور نائب صدر نشیں ہوتا ہے۔انکا انتخاب قانون ساز کونسل کے ارکان کرتے ہیں۔
- قانون ساز کونسل میں صدور نشیں اور نائب صدور نشیں کا عہدہ پایا جاتا ہے ان کا انتخاب قانون ساز کونسل کے اراکین کرتے ہیں۔کونسل کے اراکین کے وہی اختیارات وفرائض ہیں جو اسمبلی میں انکے ہم منصبوں کو حاصل ہیں۔صدر نشیں اور نائب صدر نشیں کو کونسل میں قرار دار کی منظوری کے وقت حاضر اراکین کی اکثریت کی مدد سے عہدے سے ہٹایا جاسکتا ہے۔

ریاستی حکومت اور اہم قائدین

- دستور ہند نے ہر ریاست کے لئے ایک قانون ساز مجلس (مقنّنہ) کے قیام کی گنجائش رکھی ہے۔
- ہر ریاست کی مقنّنہ میں گورنر اور ایک یا دو ایوان ہوتے ہیں۔یعنی ریاست کی مقنّنہ دو ایوانی یا ایک ایوانی ہوتی ہے۔
- ایوان زیریں کو قانون ساز اسمبلی کہا جاتا ہے جبکہ ایوان بالا کو قانون ساز کونسل کہتے ہیں۔فی الحال صرف چند ریاستوں میں ہی دو ایوانی قانون ساز مجلس (مقنّنہ) موجود ہے۔
- عام طور پر ہر ریاستی اسمبلی کی معیاد پانچ سال ہوتی ہے،لیکن گورنر کے حکم سے وہ معیاد کی تکمیل سے قبل بھی تحلیل کی جاسکتی ہے۔اور اسی طرح ہنگامی حالات میں پارلیمنٹ اسمبلی کی میعاد میں ایک مرتبہ میں ایک سال کا اضافہ کرسکتی ہے۔
- ریاستی اسمبلی کا اجلاس سال میں دو مرتبہ منعقد ہونا لازمی ہے۔دو اجلاسات کے درمیان چھ ماہ سے زائد وقفہ نہیں ہونا چاہئے۔
- ہر حلقے میں کئی گاؤں،قصبات اور شہر ہوتے ہیں۔کبھی کبھار بہت بڑے شہروں کو کئی حلقوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔مثلاً وجئے واڑہ شہر کو تین اسمبلی انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- ریاستی قانون ساز اسمبلی کے لئے عام طور پر انتخابات پانچ سال میں ایک بار منعقد کئے جاتے ہیں۔وہ افراد جو رکن اسمبلی بننا چاہتے ہیں انتخابات کے مقابلے میں حصہ لیتے ہیں۔
- ریاستِ تلنگانہ میں 119 اراکین اسمبلی ہیں۔
- مختلف سیاسی پارٹیاں اپنے امیدواروں کو الیکشن میں ٹھہراتی ہیں۔بعض ایسے افراد بھی الیکشن میں حصہ لیتے ہیں جو کسی بھی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔انہیں آزاد امیدوار کہا جاتا ہے۔
- انتخابات میں حصہ لینے والے فرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہندوستان کا شہری ہو اور اسکی عمر 25 سال ہوچکی ہو۔اسکے علاوہ وہ مرکزی یا ریاستی حکومت کے تحت کسی نفع بخش ملازمت پر فائز نہ ہو اور دیگر شرائط جو قانون کی جانب سے طے کردہ ہوں ان کو پورا کرتا ہو۔
- انتخابات میں سیاسی پارٹیاں کافی اہم رول ادا کرتی ہیں۔تمام سیاسی پارٹیاں اور انکے امیدوار اپنے انتخابی منشور کو عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔انتخابی منشور میں پارٹیاں اور امیدوار اپنے پروگرام اور انتخابی وعدوں کو پیش کرتے ہیں اور عوام کو یقین دلاتے ہیں کہ
- رائے دہی کے دن لوگ ایک کے بعد ایک ووٹ دیتے ہیں۔رائے دہی مرکز (پولنگ بوتھ) کا آفیسر ووٹروں کی شناخت کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔
- اکثر ووٹروں کے پاس الیکشن کمیشن کے جاری کردہ شناختی کارڈ ہوتے ہیں۔ووٹ دینے سے قبل وہ آفیسر کو یہ شناختی کارڈ دکھاتے ہیں۔ووٹ دینے کے بعد ووٹر اس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ انہوں نے کس کو ووٹ دیا ہے۔کیونکہ خفیہ رائے دہی ہوتی ہے۔

تلنگانہ میں قوانین ریاستی مقنّنہ بناتی ہے جسکے دو ایوان ہیں		
ایوان	رکن	مخفف
قانون ساز اسمبلی	رکن قانون ساز اسمبلی	MLA
قانون ساز کونسل	(Member of Legislative Assembly)	
	رکن قانون ساز کونسل	MLC
	(Member of Legislative Council)	

- وزیراعلیٰ (Chief Minister) کابینہ کے ارکان کو مختلف وزارتیں عطا کرتا ہے۔ وہ کسی کو وزیر مال، کسی کو وزیر تعلیم اور کسی کو وزیر داخلہ وغیرہ بناتا ہے۔
- وزیر اپنے محکمے کی پالیسیوں کو طے کرتے ہیں۔ یہ پالیسیاں محکمے کے عہدیداروں کے ذریعے قانون کے مطابق نافذ کئے جاتے ہیں۔ پالیسیوں اور منصوبوں کی تیاری کے لئے وزارت ذمہ دار ہوتی ہے۔
- ان منصوبوں اور پالیسیوں کو اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اسمبلی میں ان کی منظوری کے بعد وزارت ان منصوبوں پر عمل آوری کیلئے قواعد وضوابط وضع کرتی ہے۔ اور انہیں نافذ کرتی ہے۔
- ہر وزارت آزادانہ طور پر کام کرنے کے باوجود، اہم پالیسیاں کابینہ کے اجلاس میں طے کی جاتی ہیں۔ کیونکہ کسی بھی غلطی کی صورت میں تمام کابینہ اور خصوصاً چیف منسٹر ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اور تمام اچھے کاموں کے لئے تعریف وتوصیف بھی تمام کابینہ کو ملتی ہے۔
- تمام ارکان اسمبلی (MLAs) مل کر اپنے میں سے ایک رکن کو اسپیکر منتخب کر لیتے ہیں۔ اسپیکر اسمبلی کے اجلاسات منعقد کرتا ہے۔ وہی اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ کن امور پر بحث کی جائے اور کن پر نہیں، کس کو اور کس وقت بات کرنے کا موقع دیا جائے وغیرہ۔ اگر کوئی رکن اسپیکر کی ہدایات کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ انہیں سزا دینے کا اختیار بھی رکھتا ہے۔
- ارکان اسمبلی (MLAs) اپنے حلقے کے ترقیاتی امور کے بارے میں جانکاری رکھتے ہیں، اور وقتاً فوقتاً وہاں کے لوگوں کو درپیش مسائل کو اسمبلی میں پیش کرتے ہیں۔ اسوقت متعلقہ محکمہ کا وزیر ان مسائل کے تعلق سے تحقیق کروا کے انہیں جواب دیتا ہے۔
- ہر وزیر انفرادی طور پر اور کابینہ اور چیف منسٹر کے ساتھ اجتماعی طور اسمبلی کے آگے جوابدہ ہوتا ہے۔ اس لئے کسی بھی رکن کے ان کے محکمے کے متعلق سوالات کا جواب انہیں لازمی طور پر دینا پڑتا ہے۔ اگر وہ اطمینان بخش انداز میں جواب نہ دے پائے تو ارکان اس وزیر پر دباؤ ڈالتے ہیں کہ وہ وزارت سے مستعفی ہو جائے۔
- عموماً قانون کے تجاویز حکمران پارٹی کی جانب سے تیار کئے جاتے ہیں کیونکہ ان کے پاس اتنی اکثریت ہوتی ہے کہ وہ اسمبلی میں اس قانون کو منظور کروا سکے۔ البتہ کوئی بھی رکن اسمبلی کسی قانون کی تجویز کو پیش کر سکتا ہے اور اکثریت اسے قبول کر لے تو وہ تجویز قانون کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔
- قانون کے پاس ہونے سے پہلے اسکی جو تجویز پیش کی جاتی ہے اس مسودہ قانون (Bill) کہتے ہیں۔ اسمبلی کے دونوں ایوانوں میں منظوری اور گورنر کی منظوری کے بعد اسے قانون (Act) کہا جاتا ہے۔
- ساری ریاست کو کئی اضلاع میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور اکثر سرکاری محکمے تمام اضلاع میں اپنے دفاتر قائم کرتے ہیں تاکہ وہاں حکومت کے منصوبوں کو روبہ عمل لایا جائے اور قانون کو نافذ کیا جائے۔ ہماری ریاست آندھرا پردیش میں 23 اضلاع ہیں۔

عدلیہ اور انتخابات

- عدلیہ جمہوریت کے تین اعضاء میں سے ایک اہم عضو ہے۔ جسں بغیر کی مداخلت کے آزاد اور منصفانہ فیصلے دینے کے مجاز ہیں۔
- دستور ہند نے واضح طور پر یہ تحریر کر دیا گیا ہے کہ ہندوستان میں عدلیہ آزاد ہوگی۔ آزاد عدلیہ کا ہونا لازمی ہے تاکہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے اثر ورسوخ اس پر مرتب نہ ہوں۔
- الیکشن کمیشن آزاد اور خودمختار قانونی ادارہ ہے۔ دستور کی دفعہ 324 کے مطابق الیکشن کمیشن کو بناء کی مداخلت کے آزادانہ افعال انجام دینے کی ضمانت دی گئی ہے۔
- جمہوری ملک میں انتخابات منصفانہ منعقد کئے جانے کو یقینی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن کو آزاد اور خودمختار رکھا جائے۔
- دستور ہند میں آزادی، مساوات، اخوت اور انصاف کے عہدوں، آرزوؤں اور اقدار کی ہم شناخت کر سکتے ہیں۔

عدلیہ اور انصاف

- سپریم کورٹ ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت ہے۔ یہ 30 ججس اور 1 چیف جسٹس پر مشتمل ہوتی ہے۔
- سپریم کورٹ میں تمام معاملات انگریزی زبان میں انجام پاتے ہیں۔
- سپریم کورٹ ہندوستان کے صدر مقام نئی دہلی میں واقع ہے۔
- مرکزی کابینہ کے مشورے پر صدر جمہوریہ چیف جسٹس اور دوسرے ججوں کا تقرر کرتا ہے۔ صدر جمہوریہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے ان ججس کے لئے مشورہ کرتا ہے جو چیف جسٹس کے تقرر کے لئے موزوں سمجھے جاتے ہیں۔
- سپریم کورٹ کے جج بننے کے لئے اہلیتیں

1. وہ مسلسل پانچ سال تک کسی ہائی کورٹ میں جج کے فرائض انجام دیا ہو۔
2. وہ کسی ایک یا زائد ہائی کورٹس میں مسلسل 10 سال تک وکیل کے فرائض انجام دیا ہو۔
3. وہ صدر کی رائے میں ماہر قانون ہو۔

- تنخواہ اور الاؤنس: سپریم کورٹ کا چیف جسٹس اور ججس، پارلیمنٹ کی جانت سے متعین کردہ تنخواہ حاصل کرتے ہیں۔ اس وقت چیف جسٹس آف انڈیا کی تنخواہ ماہانہ ایک لاکھ روپئے اور دیگر ججوں کی تنخواہ 90 ہزار روپئے ہے۔
- ہمارے دستور میں سپریم کورٹ کے ججس کے تقرر کے لئے کم سے کم حد عمر متعینہ معیاد تجویز نہیں کی گئی ہے۔ ایک بار تقرر کے بعد چیف جسٹس اور دوسرے ججس 65 سال کی عمر تک اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتے ہیں۔
- پارلیمنٹ کی جانب سے تحریک مواخذہ کی منظوری کے بعد صدر ہند ججس کو ہٹا سکتا ہے۔
- ہندوستان کی سپریم کورٹ ابتدائی سماعت اور مشاورتی فرائض انجام دیتی ہے۔ وہ ریکارڈ کی عدالت کے طور پر فرائض انجام دیتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کو فیصلہ پر نظر ثانی اور عدالتی نظر ثانی کے اختیارات حاصل ہیں۔
- سپریم کورٹ کو ابتداء سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ حکومت ہند اور ہندوستان کی کسی بھی ریاست، حکومت ہند اور ایک ریاست یا ریاستوں کی جانب سے یا دو یا زائد ریاستوں کے درمیان تنازعات کی ابتدائی سماعت کا اختیار ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ کو حاصل ہے۔
- مرافعہ کی سماعت کا اختیار: ہندوستان میں مرافعہ کی آخری عدالت سپریم کورٹ ہے۔ اس کے اپیلی اختیارات کو تین عنوانوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

i. دستوری تشریح کے حامل مقدمات ii. دیوانی مقدمات iii. فوجداری مقدمات

- سپریم کورٹ کے چند مشاورتی فرائض ہیں۔ صدر جمہوریہ قانونی جواز سے متعلق یا عوامی اہمیت کے حامل مسئلہ پر سپریم کورٹ سے مشورہ طلب کرسکتا ہے۔ سپریم کورٹ کو عدالتی نظر ثانی اور فیصلوں پر نظر ثانی کا بھی اختیار حاصل ہے۔
- ہندوستان کے عدالتی نظام میں سپریم کورٹ کو برتر مقام حاصل ہے۔ ہندوستان میں یہ انصاف اور اپیل کی آخری عدالت ہے۔ یہ وسیع اختیارات کی حامل ہوتی ہے اور دستوری اقدار، جمہوری روایات، شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ میں کئی فرائض انجام دیتی ہے۔
- روی زینات کا کاروبار (رئیل اسٹیٹ) کرنے والا ہے۔ وہ بڑی زینات خرید کر پلاٹ بنا کر فروخت کرتا ہے۔ روی نے اپنے پلاٹوں کے بارے میں اخبارات کے ذریعے تشہیر کی۔ جو لوگ پلاٹ خریدنا چاہتے تھے انہیں ہر ماہ -/5000 روپے کی اقساط پانچ سال تک ادا کرنا تھا۔
- سامبا، جو ایک کوآپریٹو سوسائٹی کا ملازم ہے۔ اس نے روی کے اخباری اشتہار کو دیکھا اور ایک پلاٹ خریدنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اپنی آمدنی میں سے بچت کرکے پانچ سال میں تمام اقساط ادا کیے اور مکان کی تعمیر کا فیصلہ کیا۔ لیکن اسوقت اسے پتہ چلا کہ روی نے اسی پلاٹ کو سشیل نامی ایک شخص کو بھی فروخت کیا ہے۔

- سامبا اپنے بیٹے کرانتی کے ساتھ روی کے گھر گیا۔ اور اس سے اپنی رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا جو اس نے پلاٹ کی خریدی کے لیے پانچ سال تک ادا کی تھی۔ اس بات پر وہاں ایک جھگڑا کھڑا ہو گیا اور ویرو نے سامبا کی پٹائی کی اور اسکا ہاتھ توڑ ڈالا۔
- جیسے ہی یہ خبر عام ہوئی وہاں ایک بڑا ہجوم جمع ہو گیا۔ گاؤں کا سرپنچ بھی وہاں چلا آیا اور سامبا اور روی کو روکنے کی کوشش کی۔ کچھ دیر بعد کرانتی نے اپنے والد سامبا کو قریبی قصبے کو لے گیا جو اس منڈل کا مستقر بھی تھا۔
- وہاں سامبا کو ڈاکٹر کے پاس لے جا کر مرہم پٹی کروائی گئی۔ اس کے بعد انہوں نے ڈاکٹر کا تصدیق نامہ (سرٹیفکیٹ) لے کر پولیس اسٹیشن پہنچے تا کہ رپورٹ درج کرواسکیں۔
- پولیس اسٹیشن میں کرانتی نے روی کے خلاف شکایت پیش کی۔ شکایت کی عرضی میں حسب ذیل تفصیلات کا ذکر ہونا ضروری ہوتا ہے۔

1. عرضی پولیس اسٹیشن کے SHO کے نام لکھی جائے۔
2. شکایت کی تفصیل
3. تاریخ، وقت اور جائے واقعہ
4. کیا واقعہ پیش آیا۔
5. ملزم کا نام، جنس، رہائش کی تفصیل وغیرہ
6. گواہوں کے نام (جن کی موجودگی میں جرم کیا گیا)
7. درخواست (قانون کے مطابق ملزم کو سزا دینے کی درخواست، اگر قانون یا دفعہ کا علم ہو تو اس کا ذکر کریں)
8. درخواست گذار کی دستخط، رہائش وغیرہ کی تفصیل

- پولیس اسٹیشن کے محرر نے دی گئی عرضی کے مطابق شکایت درج کر لی۔ اسے First Information Report یا F.I.R. کہا جاتا ہے۔ کرانتی نے اس رپورٹ پر دستخط کر دی اور محرر سے کہا۔ ''برائے مہربانی اس رپورٹ کا اندراج اپنے رجسٹر میں کر لیجئے اور اسکی ایک نقل ہمیں دے دیجئے۔'' تب محرر نے جواب دیا ''مجھے رجسٹر میں رپورٹ درج کرنے کے لیے SHO کا انتظار کرنا ہوگا۔''
- پولیس اسٹیشن کے انچارج آفیسر کو عموماً اسٹیشن ہاؤز آفیسر (Station House Officer) کہا جاتا ہے۔ اس پولیس اسٹیشن کا SHO ایک سب انسپکٹر (Sub-Inspector) تھا۔ لہٰذا کرانتی نے SHO کے آنے تک انتظار کیا اور اپنی رپورٹ کو رجسٹر میں درج کروایا۔
- **First Information Report (F.I.R)** اگر آپ کو پولیس میں کوئی شکایت درج کروانا ہو تو پولیس اسٹیشن میں F.I.R. کا لکھوانا لازمی ہوتا ہے۔ F.I.R. کے لکھنے کے بعد معاملے کی تحقیق کرنا اور مسئلہ کو حل کرنا پولیس کا فرض بن جاتا ہے۔
- پولیس کی ایک اہم ذمہ داری ہے کہ وہ جرم کے بارے میں شکایت کی تحقیقات کریں۔ تحقیقات میں گواہوں کے بیانات قلمبند کرنا اور مختلف ثبوتوں کو جمع کرنا شامل ہوتا ہے۔ تحقیقات کی بنیاد پر پولیس کو اپنی رائے قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔
- اگر پولیس یہ خیال کرتی ہے کہ دستیاب ثبوت ملزم کے جرم کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو وہ عدالت میں چارج شیٹ پیش کرتی ہے۔ ملزم کو سزا دینا پولیس کا کام نہیں ہوتا۔
- روی کا مقدمہ چونکہ ایک فوجداری مقدمہ تھا اس پر عدالت میں چارج شیٹ پیش کر کے اسے لاک اپ میں رکھا گیا۔ مگر یہ کوئی سزا نہیں ہوتی۔ بلکہ تحقیقات میں تعاون حاصل کرنے اور ملزم کو ثبوتوں کو مٹانے اور گواہوں کو ڈرانے یا دھمکانے سے روکنے کے لیے رکھا جاتا ہے۔
- چند دن گذرنے کے بعد روی کے گھر والے اسے ضمانت پر چھڑانے کے لیے عدالت سے رجوع ہوئے۔ خطرناک جرائم مثلاً قتل، رشوت خوری، ڈاکہ زنی وغیرہ کی صورتوں میں عموماً ضمانت نہیں دی جاتی۔ ضمانت حاصل کرنے کے لیے عدالت میں کسی ضامن کو پیش کرنا پڑتا ہے۔
- جو جائداد کی صورت میں ہو سکتی ہے یا کوئی شخص بھی ضامن کے طور پر عدالت میں پیش ہو سکتا ہے۔ یہ ایک معاہدہ کی صورت میں ہوتا ہے کہ ملز

م اس بات کا عہد کرتا ہے کہ عدالت جب بھی طلب کرے گی وہ حاضر عدالت ہوگا۔ عدالت میں موجود جج اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ ملزم کو ضمانت دی جانی چاہیے یا نہیں۔

- ضمانت ملزم کا حق ہوتا ہے۔ البتہ اسکا حصول جرم کی شدت اور گواہوں پر اثر انداز ہونے کے امکانات پر منحصر ہوتا ہے۔ عدالت ضمانت دینے سے قبل اس بات کا یقین حاصل کرتی ہے کہ اگر ملزم کو ضمانت پر رہا کیا گیا تو اس سے سماج، گواہوں یا شکایت کرنے والے (استغاثہ) کو کوئی نقصان پہنچنے کا احتمال تو نہیں ہے۔
- قابل ضمانت جرائم میں SHO ضمانت دینے کا اختیار رکھتا ہے جبکہ نا قابل ضمانت جرائم کی صورت میں ملزم کو عدالت میں ضمانت کی عرضی داخل کرنی پڑتی ہے۔
- عدالت میں روی اور سامبا کے مقدمے پر وکیلوں نے بحث کی۔ روی کو اپنا وکیل خود کرنا پڑا۔ لیکن سامبا کو سرکاری وکیل یا پبلک پراسیکیوٹر مہیا کیا جاتا ہے۔ قانونی طریقہ کار کافی پیچیدہ ہوتا ہے اور اس پر بحث کرنے کے لیے خصوصی معلومات رکھنا ضروری ہوتا ہے۔
- ایک فوجداری جرم کو عوامی غلطی شمار کرتے ہوئے درج کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ جرم صرف متاثرہ شخص کے خلاف نہیں ہوا بلکہ پورے سماج کے خلاف کیا گیا۔
- اس لیے عدالت میں پبلک پراسیکیوٹر ملک کے مفاد کی نمائندگی کرتا ہے۔ پولیس کی جانب سے تحقیقات اور عدالت میں چارج شیٹ پیش کرنے کے بعد اس کا رول شروع ہوتا ہے۔ تحقیقات میں پراسیکیوٹر کا کوئی کام نہیں ہوتا۔
- وہ مملکت کی جانب سے عدالت میں بحث کرتا ہے۔ عدالت کے عہدیدار ہونے کی بناء پر یہ اسکی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ غیر جانبداری سے مکمل حقائق، گواہوں اور ثبوتوں کو عدالت کے آگے پیش کرے تا کہ عدالت کو فیصلہ کرنے میں سہولت ہو۔
- قانون کی حکمرانی کا اصول کہتا ہے کہ ہر فرد قانون کے آگے برابر ہے۔ کسی کو مجرم قرار دینے سے پہلے اس کو اس بات کا موقع دیا جانا چاہیے کہ کھلی عدالت میں اس کے مقدمے کی غیر جانبدارانہ سماعت کی جائے۔ بحث کا آغاز ''بے گناہی کے مفروضے'' سے ہوتا ہے اور جرم کو ایسے ثابت کرنا پڑتا ہے کہ کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہ رہے۔
- جوڈیشل مجسٹریٹ کے عدالت میں سامبا اور اسکا بیٹا کرانتی، ویرو اور سب انسپکٹر حاضر تھے۔ روی نے ایک وکیل کو مقرر کیا۔ دوسری جانب ایک اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر حکومت کی جانب سے مقدمہ لڑ رہا تھا۔
- پہلی سماعت کے دوران جوڈیشل مجسٹریٹ نے روی پر الزام عائد کیا کہ اس نے سامبا کو شدید زخمی کیا ہے۔ اگر یہ جرم ثابت ہوتا ہے تو اسے چار سال کی جیل ہوسکتی ہے۔ روی نے عائد کیے گئے الزامات سے انکار کیا۔ لہٰذا مجسٹریٹ نے پندرہ دن کے بعد دوسری سماعت کا حکم دیا۔
- جج کسی کھیل میں امپائر کی مانند ہوتا ہے وہ غیر جانبداری سے کھلی عدالت میں مقدمے کی سماعت کرتا ہے۔ وہ استغاثہ اور Defence کی جانب سے پیش کیے گئے ثبوتوں اور گواہوں کو سنتا ہے۔
- تمام گواہوں اور ثبوتوں کی موجودگی میں وہ قانون کے مطابق اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ ملزم بے گناہ ہے یا گناہ گار۔ اگر جرم ثابت ہو جاتا ہے تو جج اسے سزا سناتا ہے۔
- قانون کے مطابق جج اس شخص کو جیل کو روانہ کرسکتا ہے یا جرمانہ عائد کرسکتا ہے یا دونوں سزائیں دے سکتا ہے۔
- پولیس بھی عدلیہ کا حصہ نہیں ہوتی، بلکہ وہ عاملہ کا حصہ ہوتی ہے۔ گذشتہ جماعت میں آپ نے ضلع کے نظم ونسق کے بارے میں پڑھا ہے۔ ضلع کی سطح پر کلکٹر کی طرح ایک پولیس آفیسر ہوتا ہے جو ضلع میں نظم وضبط اور قانون کی برقراری کا ذمہ دار ہوتا ہے۔
- محکمہ پولیس ریاستی حکومت کے وزارت داخلہ کے تحت ہوتا ہے۔ عدلیہ کی بہتر کارکردگی کے لیے حکومت کے شعبوں میں اختیارات کی تقسیم کے ساتھ ساتھ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں کا تقرر میں بھی حکومت کے دیگر شعبوں کی مداخلت کم سے کم ہوتی ہے۔

- اگر کوئی تحت کی عدالت کے فیصلے سے مطمئن نہیں ہوتا تو اس کو کا اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ اعلیٰ درجے کی عدالت سے اپنے مقدمے کو رجوع کرے۔
- ہمارے ملک میں عدالتوں کے تین درجے ہوتے ہیں۔سب سے نچلے درجے پر بے شمار عدالتیں ہوتی ہیں۔ان عدالتوں کو تحت کی عدالتیں یا ضلع کی عدالتیں کہا جاتا ہے۔ جہاں عموماً لوگ اپنے مقدمے لے کر رجوع ہوتے ہیں۔ یہ عدالتیں ضلع یا ڈیویژن میں یا کسی قصبے میں ہوتی ہیں اور مختلف قسم کے مقدمات کی سماعت کرتی ہیں۔
- اسکے بعد کے درجے میں ہر ریاست میں ایک ہائی کورٹ ہوتی ہے جو ریاست کی اعلیٰ ترین عدالت ہوتی ہے۔
- سب سے اوپر کے درجے میں سپریم کورٹ ہوتی ہے جو نئی دہلی میں واقع ہے۔ یہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت ہے۔اس میں سب سے بڑا جج ''چیف جسٹس آف انڈیا'' ہوتا ہے۔سپریم کورٹ کے فیصلوں کو ہندوستان کی تمام عدالتوں کو ماننا لازمی ہوتا ہے۔
- روی کے وکیل نے روی کی طرف سے سیشن کورٹ میں اپیل دائر کردی۔سیشن کورٹ نے جوڈیشل مجسٹریٹ کے فیصلے پر ایک حکم التوا (Stay) کیا۔اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ روی کو فوری جیل جانے کی نوبت نہیں آئے گی۔
- اس عدالت میں روی کو ایک بار پھر عدالت میں حاضر ہونا پڑا۔سامبا اور اسکے گواہوں کو حاضری کی ضرورت نہیں پڑی۔ باقی پیشیوں کی سماعت پر وکیل کی حاضری کافی ہوگئی۔سیشن کورٹ نے فیصلہ سنانے کے لیے دو سال لیے۔ یہاں بھی روی کو گناہ گار قرار دیا گیا البتہ اسکی سزا کو کم کرتے ہوئے ایک سال قید کی سزا سنائی گئی۔
- روی سیشن کورٹ کے فیصلہ سے بھی مطمئن نہیں ہوا۔اس کے وکیل نے بتلایا کہ چھوٹی عدالتوں کے فیصلوں کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔ جو ریاست کی اعلیٰ ترین عدالت ہوتی ہے۔
- ہائی کورٹ میں ملزم یا گواہوں کو حاضر ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ یہاں مقدمے کی تفصیلات کی بنیاد پر فیصلہ سنایا جاتا ہے۔''اگر تم اپنی سزا کو کم کروانا چاہتے ہو تو ہم ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر کے اس کی کوشش کر سکتے ہیں۔
- روی نے وکیل کو مزید کچھ فیس ادا کی اور اسے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنے کے لیے کہا۔اپیل دائر کی گئی۔ کچھ مہینوں کے بعد ہائی کورٹ نے اپنا فیصلہ سنایا۔ ہائی کورٹ نے سیشن کورٹ کے فیصلہ کو برقرار رکھا۔اس طرح روی ہائی کورٹ میں مقدمہ ہار گیا اب اسے سیشن کورٹ کی جانب سے دی گئی سزا کو قبول کرنا تھا۔
- اب روی کے پاس دو ہی راستے تھے۔ایک تو یہ کہ وہ جیل چلا جائے اور دوسرا یہ کہ وہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرے۔لیکن ویرو اس لمبے عرصے میں کافی تھک چکا تھا اب اسے مزید آگے جانے کی ہمت نہیں تھی اس طرح روی کا مقدمہ ہائی کورٹ میں اختتام کو پہنچا۔

لوک عدالت

- 1987ء کے ایکٹ کے اعتبار سے ملک کی ہر ریاست میں لوک عدالت کو قائم کیا گیا ہے۔1994 اور 2002 میں قانونی ترمیم کے ساتھ اس بات کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔
- قانون ماہرین' عہدیداروں اور غیر عہدیداروں کی موجودگی میں جھگڑوں کی سماعت کی جاسکتی ہے۔ اور انہیں کا خوش اسلوبی سے حل نکالا جاسکتا ہے۔اب لوگ لوک عدالت سے استفادہ کر رہے ہیں۔اور عدالت کے مصارف سے بھی انہیں چھٹکارا مل گیا ہے۔اب ایک بہترین موقع ہاتھ آ گیا ہے کہ بغیر کثیر اخراجات کے نزاعی امور کی یکسوئی کی جاسکتی ہے۔
- اگر موکلین نے عدالتی فیس ادا کی ہے تو اسے واپس بھی لوٹا دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔لوک عدالت کی یکسوئی قدیم طریقہ کار ہے۔ جو عہد عتیق سے ہندوستان میں رائج تھا اس کے معنویت اور اہمیت عصر حاضر میں بھی موجود ہے۔

- قانونی خدمت اور امداد کی فراہمی کے لیے ایک کل ہند سطح پر اس کی شاخیں قائم کی گئیں۔ قومی سطح پر قانونی خدمت کی فراہمی کا ادارہ National Services Authority (NALSA) مفت قانونی خدمت کی فرہام کے قوانین تشکیل دیتا ہے۔ تاکہ قانونی خدمت کی موثر طریقے سے عمل آواری کی جاسکے۔ یہ ادارہ ریاستی قانونی امداد کی تنظیموں کو مالی امداد فراہم کرتا ہے
- ہر ریاست میں قانونی امداد کی تنظیم قائم کی گئی ہے۔ تاکہ وہ عوام کو قانونی امداد فراہم کرے اور لوک عدالتوں کا قیام عمل میں لائے۔ ریاستی قانونی امداد کا ادارہ ریاست کے چیف جسٹس کی سرکردگی میں کام کرتا ہے جو اس ادارے کا مُربّی و سرپرست رہتا ہے۔ اس تنظیم کا عاملانہ صدر موجودہ یا وظیفہ یاب ہائی کورٹ کا جج ہوتا ہے۔
- ہر ضلعی سطح پر قانونی امداد کی تنظیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ تاکہ وہ مفت قانونی امداد کو عملی جامہ پہنا سکے۔ ضلعی عدالت کا جج اس تنظیم کا ایک سابقہ سرکاری رکن ہوتا ہے۔ اسے ریاستی حکومت نامزد کرتی ہے۔
- ہر تعلقے یا منڈل کی سطح پر مفت قانونی امداد کا ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ اپنی سرگرمیوں میں تال میل پیدا کرتے ہوئے مفت قانونی امداد کے دائرے کو وسیع سے وسیع تر کرسکیں۔ ہر تعلقے کے قانونی تنظیم میں ایک معمر سیول جج ہوتا ہے۔ جو وہ سابقہ سرکاری رکن بھی ہوتا ہے۔

لوک عدالت کے فوائد اور تنازعات کی یکسوئی

- کورٹ کی کوئی فیس نہٰں ہے اگر پہلے ہی فیس ادا کردی گئی ہو تو رقم واپس ہوجائے گی۔ اگر لوک عدالت میں اصول کے مطابق تنازعات کی یکسوئی ہو۔
- لوک عدالت کی بنیادی خصوصیت تنازعات کے مقدمے کی سماعت تیزی سے ہوتی ہے لوک عدالت میں تنازعات کی یکسوئی میں سماجی ضابطہ اخلاق' اور ثبوت ایکٹ کی طرح کوئی سخت قانونی کاروائی نہیں ہوتی۔
- فریقین سیدھے جج سے بات چیت کرسکتے ہیں اگر ان کا متعلقہ وکیل کورٹ کو روزانہ حاضر ہونے سے قاصر ہو۔
- لوک عدالت کا فیصلہ فریقین پر لازم آتا ہے اور وہ فیصلہ دیوانی عدالت کے فیصلے کے مماثل ہوتا ہے اور جسے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ ایسے فیصلے نزاعی امور کی یکسوئی میں تاخیر ہونے نہیں دیتے۔
- وکیلوں کی جانب سے مفت قانونی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ وکیلوں کو عدالت میں مقدمہ کی پیروی کے لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ وہ مدعی علیہ کی درخواست کو زیر سماعت لاسکیں اور فیصلوں کے نقول فریقین کو مفت فراہم کریں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) روی تھا

(1) مینیجر (2) رئیل اسٹیٹ کاروبار کرنے والا (3) سرکاری ملازم (4) وکیل

(2) FIR سے مراد

First Information Register(1) First Identification Report (2)

First Informaiton Report (3) (4) ان میں سے کوئی نہیں

(3) سامبا تھا۔

(1) کوآپریٹیو سوسائٹی کا ملازم (2) رئیل اسٹیٹ کاروبار کرنے والا

(3) سرکاری ملازم (4) وکیل

(4) چوری کو کونسے جرائم میں شامل کیا گیا ہے۔

(1) دیوانی (2) فوجداری (3) دیوانی و فوجداری (4) ان میں سے کوئی نہیں

(5) زمین کے مقدمات کونسے جرائم میں شامل کئے گئے ہیں۔

(1) دیوانی (2) فوجداری (3) دیوانی وفوجداری (4) ان میں سے کوئی نہیں

(6) ہمارے ملک میں عدالت کے کتنے درجے ہیں۔

3(1) 4(2) 6 (3) 2(4)

(7) تلنگانہ ہائیکورٹ واقع ہے۔

(1) حیدرآباد (2) وجے واڑہ (3) گنٹور (4) کڑپہ

(8) سپریم کورٹ واقع ہے۔

(1) ممبئی (2) کولکتہ (3) دہلی (4) چینائی

(9) ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت ہے۔

(1) ہائیکورٹ (2) سپریم کورٹ (3) ڈسٹرکٹ کورٹ (4) یہ تمام

(10) ضلع کی سطح پر فوجداری مقدمات کے لئے کونسی عدالت ہوتی ہے۔

(1) سپریم کورٹ (2) ڈسٹرکٹ کورٹ (3) ہائیکورٹ (4) سیشن کورٹ

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-2	5-1	6-1	7-1	8-3	9-2	10-4

5. شہریوں کے لئے انتظامیہ ❖ شہریوں کا چارٹر ❖ سنٹرل وجیلنس کمیشن ❖ لوک آیوکت ❖ انسانی حقوق کمیشن ❖ مثالی انتظامیہ ❖ قانون حقِ معلومات ❖ انفارمیشن ٹکنالوجی ایکٹ ❖ ای حکمرانی ❖ عوام کی شراکت داری ❖ ہندوستانی دستور۔پسِ منظر ❖ دستور ساز اسمبلی ❖ مسودہ کمیٹی ❖ ہندوستانی دستور کے ماخذات ❖ دستور کی زمرہ بندی ❖ ہندوستانی دستور ❖ ہندوستان بہ حیثیت قوم ❖ دیباچہ ❖ ہندوستانی دستور کی اہم خصوصیات ❖ بنیادی حقوق ❖ رہنمایانہ اصول ❖ بنیادی فرائض ❖ وحدانی ووفاقی خصوصیات ❖ وحدت میں کثرت ❖ قومی یکجہتی

- **ہندوستان میں رشوت ستانی کے خلاف قوانین اور سنٹرل وجیلنس کمیشن:** حکومت ہند نے رشوت پر قابو پانے کے لئے کئی اقدامات کئے ۔ ہندوستان میں رشوت ستانی کو عوامی زندگی سے ختم کرنے کے لئے انسداد رشوت ستانی قانون 1988 کو وضع کیا۔ اس قانون کا اہم مقصد سرکاری ملازمین کو سرکاری خدمات انجام دینے کے دوران غیر قانونی دولت کو قبول کرنے یا اصرار کرنے پر امتناع عائد کرنا ہے۔ اس کے علاوہ رشوت دینے والوں اور درمیانی افراد کو بھی اس قانون کے تحت ذمہ دار بڑایا جاتا ہے۔ تاہم چند حکام کے خلاف مقدمات درج کرنے کے لئے دستوری حکام کی پیشگی منظوری ضروری ہے (گورنر ریاستی سطح پر اور صدر جمہوریہ ہند قومی سطح پر)
- انڈین پینل کوڈ (IPC) کی مختلف دفعات ان سرکاری ملازمین کے لئے جو رشوت کے عمل میں ملوث ہوں قانون سزا مقرر کرتا ہے۔ انسداد غیر قانونی دولت قانون 2002 اور حق معلومات قانون 2005 کرپشن کے کیسس ک درجکرانے پر مدد دیتا ہے۔
- سرکاری ملازمین کے لئے سنٹرل وجیلنس کمیشن (CVC) 1964 میں قائم کیا گیا۔ سنٹرل وجیلنس کمیشن کی جانب سے شہریوں کی رہنمائی کے لئے ایک گائیڈ تیار کی گئی جس میں کرپشن کے معاملے میں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے بتایا گیا ہے۔

- لوک آیوکت کو 1971ء میں قائم کیا گیا تا کہ رشوت کا تدارک ہوں ۔مہاراشٹرا پہلی ریاست تھی جس نے 1971ء میں ریاستی لوک آیوکت کو قائم کیا۔
- **قومی کمیشن برائے انسانی حقوق (National Commission for Human Rights)**: قومی کمیشن برئے انسانی حقوق ایک قانونی اور خودمختار ادارہ ہے۔لیکن یہ دستوری ادارہ نہیں ہے۔یہ کمیشن 12/اکتوبر 1993 کو اس وقت کانگریس کے وزیراعظم جناب پی۔وی۔نرسمہاراؤ کی زیرقیادت تشکیل دیا گیا۔ یہ کمیشن قانون انسانی قانون 1993 کی بنیاد پر تشکیل دیا گیا۔اس قانون 1993 کی ترمیم 2006 میں ہوئی۔قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کا صدر دفتر (صدر مقام) دہلی میں واقع ہے۔
- **ساخت:** یہ کمیشن ایک صدرنشین اور چار دیگر اراکین پر مشتمل ہوتا ہے۔
  - صدرنشین سپریم کورٹ ریٹائرڈ چیف جسٹس ہونا چاہیئے۔
  - ایک رکن سپریم کورٹ میں برسرخدمت یا ریٹائرڈ جج ہونا چاہیئے۔
  - ایک رکن ہائی کورٹ میں برسرقدرت یا ریٹائرڈ چیف جسٹس ہوگا اور دیگر دو افراد انسانی حقوق کا علم رکھتے ہوں۔
- اس کمیشن کے چار اراکین بہ اعتبار عہدہ ارکات ہوتے ہیں جن میں قومی کمیشن برائے درجہ فہرست طبقات، قومی کمیشن برائے قبائل قومی کمیشن برائے خواہش اور قومی کمیشن برائے اقلیتیں کے صدرنشین ہیں
- **تقرر:** کمیشن کے صدرنشین اور دیگر اراکین کا تقرر صدر جمہوریہ کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ان کا انتخاب 6رکنی اعلیٰ اختیاری کمیٹی جو وزیراعظم کی زیرقیادت ہوتی ہے کیا جاتا ہے۔

وزیراعظم کی زیرقیادت اعلیٰ اختیار کمیٹی حسب ذیل اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔

a) وزیراعظم (صدرنشین)

b) مرکزی وزیرداخلہ

c) لوک سبھا اسپیکر

d) نائب صدرنشین راجیہ سبھا

e) لوک سبھا کا قائد اپوزیشن (حزب مخالف)

f) راجیہ سبھا کا قائد اپوزیشن (حزب مخالف)

- **میعاد:** کمیشن کے صدرنشین اور دیگر اراکین کی میعاد 5 سال ہوتی ہے یا وہ اپنی عمر کے 70 سال تک پہنچ جائیں۔یا جو ان سب سے پہلے آجائے۔اپنی میعاد کی تکمیل کے بعد وہ حکومت ہند یا کسی ریاستی حکومت کی جانب سے دوبارہ ملازمت کے اہل نہیں ہوتے۔
- **اختیارات وفرائض:** کمیشن کے اختیارات وفرائض حسب ذیل ہیں۔

1. کمیشن اپنے طور پر یا کسی مظلوم کی شکایت پر ان کی حقوق کی پامالی پر تحقیق کرسکتا ہے۔
2. انسانی حقوق کی پامالی کی الزامات جو کسی عدالت میں زیردوراں ہوں، عدالت کی منظوری سے مداخلت کرسکتا ہے۔
3. قیدی کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے کمیشن جیلوں اور زیرحراست قیدیوں کے مقامات کے دورہ کرتے ہوئے سفارشات پیش کرتا ہے۔
4. کمیشن انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے دستوری اور دیگر حفاظتی اقدامات کا جائزہ لیتا ہے۔
5. کمیشن دہشت گردی کے حوالے سے اقدمات کا جائزہ لیتا ہے جن میں انسانی حقوق کے استعمال میں رکاوٹ اور مزاحمت ہوتی ہے اوران سے متعلق اقدامات کی سفارش کرتا ہے۔

6. کمیشن، انسانی حقوق کے میدان سے متعلق تحقیق کو فروغ دیتا ہے۔
7. غیر حکومت تنظیموں اور دیگر ادارے جو انسانی حقوق کے میدان میں کارکرد ہوتے ہیں ان کے کاوشوں کی ہمت افزاء کرتا ہے۔
8. انسانی حقوق سے متعلق خواندگی کو عوام میں مقبول کرتے ہوئے ان کے حفاظتی اقدامات کو فروغ دینے کے لے ان کے اندر بیداری پیدا کرتی ہے۔

- **تحدیدات:** کمیشن کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ ایک سال قبل کے واقعات جن پر شکایت درج کی جا چکی ہے۔ جائزہ نہیں لے سکتا۔ اس کے علاوہ وہ مسلح افواج کی اراکین جانب سے انسانی حقوق کی پامالی پر محدود اختیار رکھتا ہے۔ کمیشن کا اہم دائرہ کار سفارشی ہوتا ہے۔ وہ انسانی حقوق کی پامالی کرنے والوں کو سزا دینے کا اختیار نہیں رکھتا۔

قانون حق معلومات

- قانون حق معلومات کا مطالعہ کی بنیاد جدید جمہوریت میں شہرت کا رول ہے۔
- قانون حق معلومات 2005 کو صدر جمہوریہ کی جانب سے 15 / جون 2005ء کو منظوری حاصل ہوئی اور اکٹوبر 2005 سے مکمل طور پر نافذ ہوا۔ اس قانون کا اطلاق تمام ریاستوں اور مرکزی زیر انتظامی علاقوں پر ہوگا سوائے ریاست جموں و کشمیر کے جو علحدہ سے نپٹا جاتا ہے۔
- ہر شہری کو حقوق حاصل ہے کہ اس کی معلومات تک رسائی ہو۔ چونکہ حکومت کی تمام معلومات کا تعلق بالآخر عوام سے ہوتا ہے۔ یہ قانون حکومت کی جانب سے شہروں کو معلومات کے تبادلے کو تسلیم کرتا ہے تا کہ جمہوریت کی کارکردگی کو صحت منداور نفع بخش بنایا جائے۔ بنیادی طور پر معلومات بیداری اور با اختیار بننے کے لیے سودمند ثابت ہوتے ہیں۔
- **توضیعات** :حق معلومات ایک بنیادی انسانی حق ہے۔ یہ بشمول حقوق، ذمہ داریوں کا بھی حاصل ہوتا ہے۔ انکو حسب ذیل بیان کیا گیا ہے۔
  - ہر فرد کو یہ حق ہے کہ وہ حکومتی اور خانگی ادارے سے معلومات حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے۔
  - حکومت کا فرض یہ ہے کہ وہ پوچھے گئے معلومات کو فراہم کرے تاہم خصوصی وجوہات کی بناء پر اس کو مستثنیٰ حاصل نہ ہو۔
  - حکومت فعال طور پر معلومات کو ظاہر کرنا چاہیے۔
  - معلومات کا تعلق عوام سے ہوتا ہے نہ کہ اس عوامی ادارے سے
  - 30 دنوں کے اندر حکومت کو اس سوال/ درخواست کا جواب دینا ضروری ہے۔
  - معلومات کو ظاہر کرنے کے لیے تمام ریکارڈ کا Computerized اور Digitalization کرنا
  - معلومات پرنٹس، فلاپیس (Floopies) Video cassettes یا کسی اور الکٹرانک شکل میں ہوں ان کو بھی اس قانون کی مشق 2(f) کے تحت معلومات کہا جاتا ہے۔
- **PIO کا تقرر:** یہ قانون تمام حکومتی اداروں اور محکموں میں عوامی معلومات عہدیدار کے تقرر کی سفارش/ تجویز کرتا ہے۔ PIO کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کی درخواستوں کے ذریعے پوچھے گئے تمام معلومات کو فراہم کرے۔ قانون حق تعلیم معاون عوامی معلوماتی عہدیدار کے تقرر کی سفارش کرتا ہے تا کہ اس قانون کے تحت اپیلوں کو حاصل کرے RTI درخواست کو Online شکل میں بھی بھیجا جاسکتا ہے۔

قانون حق معلومات 2005 کے تحت درخواستوں کا ادخال (Channels Under RTI Act, 2005)

عوامی معلوماتی عہدیدار PIO (پہلا ذریعہ)

قانون حق معلومات کے تحت پہلی مرتبہ PIO کے پاس RTI درخواست/عرضی پیش ہوتی ہے

مطلوبہ معلومات فراہم کی جاتی ہے

مقررہ مدت کے اندر اندر معلومات فراہم کرنے سے انکار

(مرکز/ریاست)

↓

پہلی اپیل کے لیے بنیاد فراہم ہوتی ہے۔

پہلا اپیل عہدیدار (First Apellate Authority (FAA

PIO سے تعلق رکھنے والے اس محکمہ میں اس سے بڑا سینیئر عہدیدار

PIO کو حکم دیتا ہے کہ معلومات فراہم کرے

مقررہ مدت کے اندر کوئی حکم نامہ کا اجزاء نہیں کرتا

↓

دوسری اپیل کے لیے بنیاد فراہم کی جاتی ہے

مرکزی/ریاستی اطلاعاتی/معلوماتی کمیشن

(اس محکمہ کے دائرکار پر اس کا انحصار ہوتا ہے)

PIO کو حکم دیتا ہے کہ وہ معلومات فراہم کرے

تادیبی کاروائی اور یا PIO/FAA کے خلاف روزانہ -/250 روپیے جرمانہ (زیادہ سے زیادہ -/25,000 Rs. روپیے)

درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے

(معلوماتی کمیشن کے فیصلے کے خلاف متعلقہ ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی جاسکتی ہے)

- **ای-حکمرانی:** ای-حکمرانی (E-Governance) سے مراد برقی حکمرانی (Electronic Governance) ہے۔ اس کو کاغذ کے بغیر حکمرانی (Paperless) بھی کہتے ہیں۔ اس طرز حکمرانی میں حکومت اپنے فرائض اطلاعاتی ٹکنالوجی کی بنیاد پر انجام دیتی ہے۔ اس طرز حکمرانی سے خدمات کے معیار اور جامعیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- **قانون حق معلومات کو مستحکم کرنے کے اقدامات**
  - مستعدی کے ساتھ معلومات کے انکشافات کو لازمی بنایا جائے۔
  - پہلی اپیل ہی آخری ہونا چاہیے۔
  - کمشنر کے تقرر کی مشاورت کی بنیاد پر ہونا چاہیے اور شفاف ہونا چاہیے۔
  - کمشنروں کو شہریوں کا حمایتی ہونا چاہیے۔
  - عدالتوں کو RTI کے مسائل پر حساس ہونا چاہیے۔
  - RTI مسائل پر شہری سماجی گروہوں کی حمایت کرنا چاہیے۔
  - صرف حقیقی کیسوں (صورتوں) پر غور کیا جاسکتا ہے۔ انٹرنٹ اور ویب کے ذریعے ٹیلی کمیونیکیشن ٹکنالوجی کو استعمال کیا جاتا ہے۔ رفتار اور دیگر خصوصیات اس کا اہم عنصر ہیں۔ گروہ، ادارے اور شہری ان معیاری اور مسلسل خدمات سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

- **تعریف** : سابقہ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر-اے پی جے عبدالکلام کے مطابق ''E حکمرانی ہندوستانی پس منظر میں'' ایک شفاف اسمارٹ برقی حکمرانی جو ہموار رسائی محفوظ' مستند معلومات کا بہاؤ جو بین محکمہ جاتی اور منصفانہ اور غیر جانبدار شہری خدمات ہے''
- مزید UNESCO کے مطابق E حکمرانی عاوی شعبہ کی جانب سے انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹکنالوجی کا استعمال اس مقصد کے تحت ہو جس مُن اطلاعات کا فروغ اور خدمات کی نکاسی اشہری کی فیصلہ سازی میں شرکت میں حوصلہ افزائی اور حکومت کو زیادہ جوابدہ' شفاف اوموثر بنانا ہے۔
- **ای-حکمرانی کے ماڈل**

a) **حکومت سے شہری کی طرف (G to C)**: اگر چہ کہ یہ ماڈل حکومت اور ہشری کے ددرمیان ایک رابطہ ہے جو وسیع خدمات کو فراہم کرنے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ عام لوگوں کیے لیے فائدہ مند ہے۔

b) **حکومت سے کاروبار تک (G to B)**: حکومت ایک سہولت کار (Facilitator) کی حیثیت سے کاروبار کو فروغ دیتی ہے یہ لائنس کا اجرا کرتی ہے اور محصول وصول کرتی ہے۔ مزید یہ تجارت' سیاحت اور سرمایہ کاری کے لیے سہولت بہم پہنچاتی ہے۔

c) **حکومت سے حکومت تک (G to G)** : اطلاعات اور مواصلاتی ٹکنالوجی (ICT's) کو استعمال کرتے ہوئے حکومتی خدمات فراہم کرتی ہے۔ اطلاعات کا عمودی اور افقی بہاؤ (آسان بہاو) دیکھا جا سکتا ہے اس طرح قومی' ریاستیٔ اور مقامی حکومتوں کو سطحوں پر نظم ونسق سہل ہو جاتا ہے۔

d) **حکومت سے ملازمین تک (G to E)**: اس نمونہ (Model) کے تحت حکومت اور ملازمین اطلاعات اور مواصلاتی ٹکنالوجی کی مدد سے مستقل طور پر باہم مربوط رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ملازمین کی قابلیت اور اطمینان میں اضافہ ہوتا ہے۔

ہندوستانی دستور

ہندوستان کا دستور جدید دنیا کے بہترین اور طاقتور دساتیر میں سے ایک ہے۔ یہ قابل دانشوروں کی مشترکہ اور متحدہ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے جو دستور ساز اسمبلی کہلاتی ہے۔ اس کی تدوین ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی صدارت میں قائم شدہ مسودہ ساز کمیٹی نے کی اور اس کی منظوری ڈاکٹر راجندر پرساد کی صدارت میں قائم شدہ دستور ساز اسمبلی نے کی۔ دستور ہند سیاسی نظام کی ساخت' ہندوستانی شہریوں کے حقوق اور آزادیاں اور عدلیہ کی آزادی کو بیان کرتا ہے۔ دستور ہند نے ایک فلاحی مملکت کے قیام کی بنیاد چند امتیازی سیاسی اقدار' جیسے قانون کی حکمرانی' سیکولرزم' اشتراکیت اور سماجی' معاشی انصاف کے ساتھ رکھی۔ دستور ہند کا ارتقاء کئی تاریخی واقعات' قومی تحریک میں ظاہر کئے گئے عوام کے مطالبوں اور خواہشات اور انگریزوں کے بنائے گئے قوانین جیسے 1858 ایکٹ' 1861 ایکٹ' 1909 ایکٹ' 1919 ایکٹ اور 1935 ایکٹ کے جواب میں ہوا۔

- **دستور ہند کے ماخذات:** دستور ہند کی تدوین کئی ماخذات کی بنیاد پر عمل میں آئی۔ دنیا کے تقریباً تمام دساتیر کی نمایاں خصوصیات کو اس میں شامل کیا گیا۔ اس طرح دوسرے دساتیر کی خصوصیات کو شامل کرتے ہوئے ہندوستانی دستور سازوں نے ایسی خصوصیات کو شامل کیا جو ہندوستان کے داخلی حالات کے لئے موزوں تھے اور ناموزوں خصوصیات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ دستور ہند کی تدوین میں مندرجہ ذیل ماخذات اور سفارشات شامل ہیں۔

1. قوانین حکومت ہند 1919 اور 1935 کو استعمال کیا گیا اور چند عناصر پر غور کیا گیا۔
2. پارلیمانی روایات' قانون کی حکمرانی' کابینی حکومت' مقنّنہ۔ عاملہ تعلقات' واحد شہریت اور برائے نام عاملہ جیسے تمام معاملات کو برطانوی دستور کے ''ویسٹ منسٹر نمونے'' سے لیا گیا۔

3. توضیعات جن کا تعلق بنیادی حقوق، عدالتی نظر ثانی، صدر کا مواخذ وغیرہ کو امریکہ کے دستور سے لیا گیا۔
4. چند امور جیسے مملکت پالیسی کے رہنمایانہ اصول کو آئرلینڈ کے دستور سے لیا گیا۔
5. صدر کے چند ایمرجنسی اختیارات کو جرمنی کے دستور سے لیا گیا۔
6. مشترکہ فہرست، تجارت و کامرس اور ٹرانسپورٹ، پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس وغیرہ کو آسٹریلیائی دستور کے نمونے کے طور پر شامل کیا گیا۔
7. زندگی اور آزادی کے حق ''قانون کی طرف سے قائم کردہ طریقہ کار'' کی عمل آوری کے طریقہ کو جاپانی دستور سے اخذ کیا گیا۔
8. دستور ہند کے مستحکم مرکز کے ساتھ وفاقی ساخت کو کناڈا کے دستور کی بنیاد پر تشکیل دیا گیا۔
9. دستوری ترمیمی طریقہ سے تعلق رکھنے والے توضیعات جنوبی آفریقہ کے دستور کی بنیاد پر ہیں۔
10. عوامی جمہوریہ کا تصور اور آزادی، مساوات اور بھائی چارگی کے نظریات کو فرانس کے دستور کی بنیاد پر شامل کیا گیا۔

- **دستور ساز اسمبلی اور دستور ہند کی تدوین:** دستور ہند کی تدوین دستور ساز اسمبلی نے کی۔ دستور ہند دستور ساز اسمبلی کے مباحث کا نتیجہ ہے جس کو عوام نے منتخب کیا تھا۔ دستور ساز اسمبلی کے لئے انتخابات جولائی 1946 میں منعقد ہوئے۔ دستور ساز اسمبلی کی مجموعی رکنیت 389 تھی جس میں برطانوی نمائندے 292، مقامی ریاستوں سے 93 اور چیف کمشنر کے صوبہ جات سے 4 نمائندے تھے۔ 292 نشستوں میں سے 210 عام نشستیں تھیں، 78 مسلم اور 4 سکھ نشستیں تھیں۔ دستور ساز اسمبلی کے لئے منعقد کئے گئے انتخابات میں کانگریس پارٹی نے 199 نشستیں حاصل کیں۔ پنجاب کی یونین پارٹی نے 2، کمیونسٹ 1، درج فہرست فیڈریشن نے 2 اور 6 آزاد امیدواروں نے کامیابی 210 عام نشستوں سے حاصل کی۔ 78 مسلم نشستوں سے مسلم لیگ نے 73، کانگریس نے 3، پنجاب یونین پارٹی اور بنگال کی پرجا پارٹی نے ایک ایک نشست حاصل کی۔ اس کے نتیجے میں دستور ساز اسمبلی میں کانگریس کی تعداد 202 نشستوں تک پہنچ گئی۔ اس درمیان 6/ستمبر 1946 کو برطانوی حکومت نے ایک بیان جاری کیا کہ وہ کسی طبقے یا قوم کو دستور کو قبول کرنے کے لئے دباؤ نہیں ڈالے گی۔ اس کے نتیجے میں مسلم لیگ ارکان نے اس میں شرکت سے انکار کیا بعد میں مسلم لیگ نے ایک اور دستور ساز اسمبلی کے لئے زور دیا۔

9/دسمبر 1946 کو دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس منعقد ہوا اور سچدانند اسنہا نے دستور ساز اسمبلی کے کارگزار صدر نشین کے طور پر فرائض انجام دیئے۔ جواہر لال نہرو نے 13/ڈسمبر 1946 کو دستور ساز اسمبلی میں تاریخی قرارداد مقاصد پیش کی۔ انہوں نے ہندوستان کو مقتدر، آزاد، جمہوری اور عوامی جمہوریت قرار دینے کے لئے دستور ساز اسمبلی سے اپیل کی۔ اس کے بعد بابو راجندر پرساد دستور ساز اسمبلی کے صدر نشین کے طور پر منتخب ہوئے۔

- 3/جون 1947ء کو ماؤنٹ بیٹن کے تقسیم اعلان کے بعد دستور ساز اسمبلی کی نوعیت اور ساخت میں تبدیلی لائی گئی۔ تقسیم ہند کی بنا پر مسلم لیگ چونکہ علیحدہ ہو چکی تھی اس لئے دستور ساز اسمبلی کے ارکان کی تعداد میں کسی حد تک کمی واقع ہوگئی اور کانگریس کے تسلط میں اضافہ ہوا۔ ہندوستان 15/اگست 1947ء کو آزاد ہوا اور دستور کی تدوین میں تیزی پیدا ہوئی۔ کئی دانشور جیسے جواہر لال نہرو، راجندر پرساد، ڈاکٹر بی آر امبیڈکر، مولانا آزاد، شیام پرساد مکرجی، درگا بائی دیشمکھ، سروجنی نائیڈو، وجیا لکشمی پنڈت، راجکماری امرت کور، جگجیون رام اور کئی دوسرے فعال طور پر دستور کی تدوین کے ساتھ منسلک رہے۔
- دستور ساز اسمبلی نے دستور کی تدوین کے لئے 22 کمیٹیاں تشکیل دیں۔ جس میں بی آر امبیڈکر ڈرافٹنگ کمیٹی (مسودہ ساز کمیٹی) کے صدر نشین تھے۔ 22 کمیٹیوں میں 10 طریقہ کار کمیٹیاں تھیں اور 12 موضوع ساز کمیٹیاں تھیں، چند اہم کمیٹیاں حسب ذیل ہیں:

	کمیٹی کا نام	کمیٹی کے صدر نشین کا نام
.1	مرکزی اختیارات کمیٹی	جواہر لال نہرو
.2	مرکزی دستوری کمیٹی	جواہر لال نہرو
.3	عبوری دستوری کمیٹی	ولبھ بھائی پٹیل
.4	مسودہ ساز کمیٹی(Drafting Committee)	بی آر امبیڈکر
.5	بنیادی حقوق کی ذیلی کمیٹی	جے بی کرپلانی
.6	اقلیتوں کی ذیلی کمیٹی	ایچ۔سی۔مکھرجی
.7	قبائلی علاقوں کی ذیلی کمیٹی	گوپی ناتھ بردولی
.8	خارج شدہ علاقوں کی ذیلی کمیٹی	اے۔وی ٹھکر ٹھکّر
.9	طریقہ کار کمیٹی کے قوانین	راجندر پرساد
.10	ریاستوں کی کمیٹی	جواہر لال نہرو
.11	اسٹیرنگ کمیٹی	راجندر پرساد
.12	مشاورتی کمیٹی	ولبھ بھائی پٹیل

- **مسودہ ساز کمیٹی (Drafting Committee):** بی آر امبیڈکر کی صدارت میں مسودہ ساز کمیٹی قائم کی گئی اس کے دوسرے اراکین میں بی۔ایل۔متّر، این۔گوپالا سوامی اینگر، سید محمد سعداللہ، ڈاکٹر کے ایم منشی، سر الاڈی کرشنا سوامی ایر اور پی۔کے۔کھیتان تھے۔ بعد میں این۔مادھوراؤ کو صدر کی جانب سے نامزد کیا گیا۔شری ڈی پی کھیتان کے انتقال کے بعد نامور قانون داں شری ٹی ٹی کرشنما چاری کے ذریعہ خلاء کو پُر کیا گیا۔ بنگال نرسمہا اس کمیٹی کے دستوری مشیر اعلیٰ تھے۔
- دستور ساز اسمبلی نے دستور کی تدوین کی اور عوامی بحث کے لئے 1948 میں اسے گشت کرایا گیا۔جس کے نتیجہ میں 7635 ترمیمات کو پیش کیا گیا۔ان میں سے دستور ساز اسمبلی نے 473 ترمیمات کو منظوری دی۔ 14/نومبر 1949 سے 26/نومبر 1949 کے درمیان مسودے کو احتیاط سے غور کرنے کے بعد نومبر 1949 میں دستور کو منظوری دے دی گئی۔آخر کار 26/جنوری 1950ء میں دستور ہند کو نافذ کیا گیا۔
- **ہندوستانی دستور کا فلسفہ اور اس کی خصوصیات:** ہندوستانی دستور کا دیباچہ مقاصد اور خواہشات کی عکاسی کرتا ہے۔ جواہر لال نہرو نے دیباچہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ یہ ایک اعلان نامہ، ایک عزم صمیم، ایک عہد ہے، ایک مفاہمت ہے۔ دستور کے دیباچے کو دستور ساز اسمبلی کے پہلے اجلاس میں جواہر لال نہرو کی جانب سے متعارف کردہ قرارداد مقاصد کی بنیاد پر تیار کیا گیا۔
- ہندوستانی دستور کا دیباچہ (42ویں ترمیمی قانون 1976 کے بعد اس کو مزید جامع بنایا گیا) دستور کے بارے میں کئی اہم معاملات کا اشارہ کرتا ہے۔

1. دیباچہ کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے ''ہم بھارت کی عوام'' عوامی اقتدار اعلیٰ کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور عوام دستور کے ذرائع کے طور پر ہیں۔
2. یہ ہندوستانی سیاسی نظام کی نوعیت کو مقتدر، سوشلسٹ، سیکولر، عوامی جمہوریہ کے طور پر بیان کرتا ہے۔

3. یہ تمام شہریوں کی حفاظت کے لئے دستور کے اغراض ومقاصد کو بیان کرتا ہے۔

a) **انصاف:** سماجی معاشی اور سیاسی

b) **آزادی:** سوچنے' اظہار خیال' عقیدہ وعبادت

c) **مساوات:** مواقع اور رتبہ

d) **اخوت:** فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد و یکجہتی کو یقینی بنائیں گے۔

4. یہ 26/نومبر 1949 کو دستور کی تدوین کی تاریخ کا تعین کرتا ہے۔

5. دیباچہ یہ بیان کرتا ہے کہ دستور ہند اختیار کردہ ہے' وضع کردہ ہے' خود کا تعین کردہ ہے۔

- **ہندوستانی دستور کی نمایاں خصوصیات:** ہندوستانی دستور ایک منفرد دستور ہے۔ یہ لچکدار اور استواریت' وحدانی اور وفاقی خصوصیات کے امتزاج کے ساتھ تحریری اور طویل ترین دستور ہے۔ دستور سازوں نے قوم کے اتحاد اور استحکام کو حاصل کرتے ہوئے قومی' تعمیری اور سماجی معاشی تعمیر نو کے لئے پہل کرتے ہوئے اس دستور کو تدوین کیا۔ ہندوستانی دستور کی اہم خصوصیات میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

1. **تحریری اور مفصل ترین دستور:** دستور ہند ایک تحریری دستاویز ہے۔ اس کو ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی نے تحریر کیا' اس پر بحث کی اور اس کو منظور کیا۔ دستور کو تحریر کرنے اور منظور کرنے کے لئے کل 2 سال 11 ماہ اور 18 دن کا عرصہ لگا۔ ابتداء میں ہندوستانی دستور 395 دفعات پر مشتمل تھا۔ جن کو 8 جدول 22 حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا (اور اب اس میں 444 دفعات 12 جدول اور 26 حصے ہیں) دستور کے ضخیم ہونے میں کئی عوامل کارفرما ہیں۔ دستور میں مرکزی' ریاستی اور مرکزی زیر انتظام علاقوں کی ساخت اور تنظیم کے متعلق معاملات کے علاوہ قبائل' درج فہرست طبقات اور دوسرے کمزور طبقات وغیرہ کے مفادات کے تعلق سے تفصیل سے وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ خاص دستوری ادارے جیسے الیکشن کمیشن' یونین پبلک سرویس کمیشن (UPSC)' ریاستی پبلک سرویس کمیشن کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ کئی معاملات جیسے بنیادی حقوق' بنیادی فرائض' مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصول' مرکز ریاست تعلقات' سرکاری زبان' علاقائی زبانیں وغیرہ کے تعلق سے بھی دستور میں تفصیلی صراحت کی گئی ہے۔

2. **ہندوستان ایک مقتدر' سوشلسٹ' سیکولر اور عوامی جمہوریہ:** دستور کو اپنانے کے ساتھ' ہندوستان ایک مقتدر' سوشلسٹ' سیکولر اور عوامی جمہوریہ بن گیا۔ ہندوستان کو اندرونی اور بیرونی دونوں معاملات میں مکمل آزادی کے ساتھ فیصلے لینے کے لئے با اختیار بنایا گیا۔ لفظ ''سوشلسٹ اور سیکولر'' کو (42ویں ترمیم کے ذریعہ) 1976 میں شامل کیا گیا۔ یہ تمام قسم کے استحصال کا خاتمہ اور سماجی' معاشی اور سیاسی انصاف کے حصول میں سیاست کے کردار کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ بنیادی حقوق کے ساتھ عوام کے لئے آزادی فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا جمہوریت پر اس کا ایقان ہے۔ ہندوستان منتخب سربراہ کے ساتھ جو متعینہ مدت کے لئے اختیارات رکھتے ہوئے ایک عوامی جمہوریہ کے طور پر جاری رہے گا۔ ہندوستانی دستور اس کے شہریوں کو مذہبی آزادی کا حق فراہم کرتا ہے اور تمام مذاہب کا احترام کرتا ہے جو سیکولر کردار کا حامل ہے۔

3. **اعلیٰ اغراض ومقاصد:** ہندوستانی دستور شاندار اغراض و مقاصد رکھتا ہے۔ ہندوستانی دستور اس کے تمام شہریوں کو سماجی' معاشی اور سیاسی معاملات میں مساوات کی ضمانت دیتا ہے یہ اس کے تمام شہریوں کو عبادت' عقیدہ' یقین اور اظہار خیال کی آزادی فراہم کرتا ہے۔ مزید ہندوستانی دستور ہندوستانی عوام میں رتبہ اور مواقع کی مساوات کو فروغ دیتا ہے اس طرح قوم کی سالمیت واتحاد اور فرد کے وقار کو یقینی بناتے ہوئے بھائی چارگی کے لئے کوشش کرتا ہے۔

4. **لچکداریت اور استواریت کا امتزاج:** دستور ہند میں لچکدار اور استوار طریقوں سے ترمیم کی جاسکتی ہے' پارلیمنٹ' دستور کے چند حصوں کو سادہ اکثریت کے ذریعہ ترمیم کرسکتی ہے۔ مثال کے طور پر نئی ریاستوں کا قیام' ریاستوں کے حدود کی تبدیلی' شہریوں سے متعلق قوانین وغیرہ کو سادہ اکثریت سے ترمیم ممکن ہے۔ چند معاملات جن کا تعلق حقوق' رہنمایانہ اصول سے ہے پارلیمنٹ میں دوتہائی اکثریت کے ذریعہ ترمیم ممکن ہے۔ چند دوسرے معاملات پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں دوتہائی اکثریت کا خاص ترمیمی طریقہ ہے اور کم سے کم 50% ریاستی مقننا ؤں کی رضامندی ضروری ہے۔ اس کے لئے دستور میں ترمیم کے لئے لچکدار اور استوار دونوں طریے استعمال کئے جاتے ہیں۔

5. **وحدانی اور وفاقی خصوصیات:** دستور ہند نے ہندوستان کو ''یونین آف اسٹیٹ (Union of States) قرار دیا ہے اور وحدانی جذبہ کے ساتھ وفاقی ساخت فراہم کرتا ہے۔ ایمرجنسی کے دوران یہ وحدانی نظام کی وکالت کرتا ہے اور عام حالات میں وفاقی نظام کی وکالت کرتا ہے ۔ وحدانی حکومت کی خصوصیات جیسے واحد شہریت' واحد مربوط عدلیہ' واحد انتخابی کمیشن' ریاستی انتظامیہ میں کل ہند خدمات کے عملہ کا رول' گورنر کا مرکزی حکومت کے ایجنٹ کے طور پر رول' دستوری ترمیم میں پارلیمنٹ کی پہل وغیرہ' ہمارے دستور میں موجود ہیں۔ اسی طرح چند وفاقی خصوصیات جیسے تحریری' استوار اور برتر دستور' دوسطحوں پر حکومت' دوایوانی مقنّنہ' مرکزی مقنّنہ کے ایوان بالا میں ریاستوں کی نمائندگی وغیرہ بھی دستور میں پائے جاتے ہیں۔ مجموعی طور پر دستور ہند میں وحدانی خصوصیات کے مقابلہ میں وفاقی خصوصیات زیادہ پائی جاتی ہیں۔ مسودہ ساز کمیٹی کے صدر نشیں بی آر امبیڈکر اور دوسرے اہم دستور سازوں نے دستور ہند کو ایک وفاقی دستور کہا ہے جس کا جھکاؤ وحدانی کی طرف ہے۔ کے سی وہیر (K.C. Whear) نے ہندوستانی دستور کو نیم وفاقی کہا ہے۔

6. **پارلیمانی حکومت:** دستور ہند نے مرکزی اور ریاستی سطح پر برطانوی پارلیمانی نظام حکومت کو متعارف کروایا ہے لیکن ہندوستان میں برطانوی طرز کی بادشاہت کو نہیں اپنایا گیا۔ اس کے برخلاف ہندوستانی دستور سازوں نے ہندوستان کے لئے آئرلینڈ کی طرز پر منتخبہ صدر کی سفارش کی ہے۔ انہوں نے دوسری تمام برطانوی سیاسی نظام کی خصوصیات کو اپنایا۔ جیسے دوطرح کے سربراہان عاملہ' وزیراعظم کی قیادت' اجتماعی ذمہ داری' مرکزی عاملہ پر پارلیمنٹ کا کنٹرول' صدر کا برائے نام رتبہ وغیرہ انہوں نے ریاستوں کے لئے بھی اسی طرز کے سیاسی نظام کی وکالت کی۔

7. **آزاد عدلیہ:** دستور ہند نے ہندوستانیوں کے لئے آزاد اور مربوط عدلیہ فراہم کی ہے۔ اس لئے ہندوستان میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ بلا کسی خوف وتائید کے عاملہ اور مقنّنہ کے اثر سے آزاد ہوکر اپنے فرائض انجام دیتی ہیں۔ عدلیہ دستور کے مطابق ججس کے تقرر' ان کی معیاد' مشاہرہ والاؤنس' ملازمت کے شرائط' ترقی وغیرہ کے معاملات میں آزاد ہے۔ ہمارا دستور واضح کرتا ہے کہ عاملہ اور مقنّنہ عدلیہ کے فرائض کی انجام دہی میں مداخلت نہیں کریں گے۔ اس نے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججس کو عدالتی نظرثانی (Judicial Review) کے اختیارات عطا کئے ہیں۔ یہ عدالتیں کارروائیوں اور احکامات کی دستوری جانچ پڑتال کرسکتے ہیں اور ان کو غیر دستوری بھی قرار دے سکتے ہیں اگر وہ دستور کے خلاف ہو۔ آزادانہ اختیارات کی بدولت ہی سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججس ملک میں مقنّنہ اور عاملانہ عہدہ داروں کے قوانین اور پالیسیوں کی دستوری جانچ کرتے ہیں۔

8. **مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصول:** ہمارے دستور کے چوتھے باب میں دفعات 36 تا 51 کے تحت مملکتی پالیسی کے طور پر چند رہنمایانہ اصولوں کی صراحت کی گئی ہے۔ ہمارے دستور سازوں نے ان اصولوں کو آئرلینڈ کے دستور سے اخذ کیا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ یہ اصول ہندوستان کو ایک فلاحی' گاندھیائی اور حریت پسند مملکت میں تبدیل کریں گے۔ اقتدار کے حامل تمام سیاسی جماعتیں سیاسی لحاظ کئے بغیر ان اصولوں کو نافذ کرنا ضروری ہے۔ یہ اصول مملکت کو معاشی' سیاسی اور معاشی انصاف پر مبنی ایک نیا سماجی دھارا عطا کرتے ہیں۔ ان اصولوں میں چند پروگرام شامل ہیں جیسے عوام کو روزگار کے مواقع کی فراہمی' دولت کی بہتر تقسیم' یکساں کام کے لئے یکساں اجرت' چودہ سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے تعلیمی وطفلی دیکھ بھال' اسی کے ساتھ بیروزگاری امداد' پیرانہ سالی وظائف' بیماریوں سے نجات' مزدوروں کو کام کے اوقات کی فراہمی' جنگلی جانوروں کا تحفظ وغیرہ بھی ان اصولوں میں شامل ہیں۔

9. **بنیادی حقوق:** ہندوستانی دستور کی حریت پسندانہ جمہوری نوعیت بنیادی حقوق میں جھلکتی ہے۔ یہ ہمارے دستور کے تیسرے باب میں دفعات 12 سے 35 کے تحت شامل کئے گئے ہیں۔ ہندوستانی عوام چند واجبی پابندیوں کے ساتھ ان حقوق سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ بشمول حکومت' کوئی بھی ان حقوق میں مداحلت نہیں کر سکتی۔ ملک کی برتر عدالتی تنظیم ان حقوق کے تحفظ میں عوام کی مدد کرتی ہے ابتداء میں دستور میں سات بنیادی حقوق تھے لیکن فی الوقت صرف 6 بنیادی حقوق ہیں جو حسب ذیل ہیں:

1. حق مساوات
2. حق آزادی
3. استحصال کے خلاف حق
4. مذہبی آزادی کا حق
5. تہذیبی و تعلیمی حقوق
6. عدالتی چارہ جوئی کا حق

(حق جائیداد کو بنیادی حقوق کی فہرست سے نکال دیا گیا)

10. **بنیادی فرائض:** دستوری اصلاحات میں سورن سنگھ کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر باب IVA دفعہ 51A کے تحت بنیادی فرائض کو دستور میں شامل کیا گیا ہے۔ ابتداء میں 1976 کی 42 ویں ترمیم کے تحت 10 بنیادی فرائض شامل کئے گئے تھے۔ بعد میں 86 ویں ترمیمی قانون 2002 کے تحت ایک اور بنیادی فرض کا اضافہ کیا گیا۔ اس طرح ہمارے دستور میں جملہ 11 بنیادی فرائض ہیں جیسے دستور' قومی جھنڈا اور قومی ترانہ کا احترام کرنا' قومی جائیداد کی حفاظت' تشدد سے دور رہنا' سائنسی رجحان پیدا کرنا وغیرہ کو بنیادی فرائض میں شامل کیا گیا ہے۔ ہمارے دستور میں بنیادی فرائض کو شہریوں میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کے لئے شامل کیا گیا ہے۔

11. **واحد شہریت:** ہمارا دستور تمام افراد کو جو ہندوستان میں پیدا ہوئے ہوں یا ایک متعینہ مدت سے ہندوستان میں رہتے آئے ہوں واحد شہریت عطا کرتا ہے۔ ہندوستانی قوم میں اتحاد و یکجہتی کو قائم رکھنے کے لئے اس طرح کی سہولت عطا کی گئی ہے۔ اسی طرح سے ملک میں تقسیمی رجحانات سے گریز کرنے کے لئے یہ سہولت عطا کی گئی ہے۔

12. **یکساں بالغ رائے دہی:** دستور ہند تمام بالغ ہندوستانی شہریوں کو یکساں بالغ رائے دہی عطا کرتا ہے اس کے نتیجہ میں تمام ہندوستانی شہری بلالحاظ ذات' مذہب' زبان' علاقہ' رنگ و نسل جائیداد وغیرہ بہ استثنائے حد عمر کے' پابندیوں کے بغیر اس حق سے استفادہ کریں گے۔ دستور سازوں کے خیال میں اس طرح کا انتظام عوامی اقتدار اعلیٰ کو حاصل کرنے میں مددگار ہوگا۔ اس حق سے صحیح طور پر استفادہ کے ذریعہ تمام ہندوستانی شہری مقامی' ریاستی اور قومی سطح پر اپنے نمائندوں کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ 1987-1950 کے درمیان ہندوستان میں رائے دہی کی عمر 21 سال تھی بعد میں 61 ویں ترمیمی قانون 1988 کے تحت اس کو 18 سال تک گھٹا دیا گیا۔

13. **دوایوانی مقنّنہ:** دستور ہند نے قومی سطح پر دوایوانی مقنّنہ کو متعارف کروایا ہے۔ اس کے مطابق ہندوستانی پارلیمنٹ دوایوانوں پر مشتمل ہے لوک سبھا (ایوان زیریں)' راجیہ سبھا (ایوان بالا)۔ لوک سبھا عوام کی نمائندگی کرتی ہے جب کہ راجیہ سبھا میں ریاستوں کے مفاد کو دیکھا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ہندوستانی دستور سازوں نے برطانیہ اور امریکہ کی طرز کے دوایوانی مقنّنہ کو اپنایا ہے۔ تاہم دستور نے ریاستوں کو دو ایوانیت کی برقراری یا برخواستگی کا اختیار فراہم کیا۔

14. **پنچایت راج اور نگر پالیکا قوانین:** یہ دستور ہند کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ عوام کی حالت میں بہتری کے لئے گاندھی جی نے کئی مرتبہ' مقامی خودمختار اداروں کا استحکام اور تشکیل کی ضرورت کا اظہار کیا تھا۔ مزید ان کا ایقان تھا کہ حکومت کا فراض ہے کہ مقامی اداروں کو موثر بنانے کے لئے سہولت مہیا کرے۔ مابعد آزادی کے دور میں خودمختار مقامی اداروں کو مستحکم بنانے کے لئے کئی اقدامات کئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیمی قانون کے ذریعہ 1992ء میں پنچایت راج اور نگر پالیکا قوانین کے طور پر تشکیل دیا گیا۔

15. **درج فہرست اقوام وقبائل سے متعلق خصوصی توضیعات:** دستور ہند نے ہندوستان میں درج فہرست اقوام اور قبائل کی ترقی کے لئے چند مخصوص ہدایات دی ہیں۔اس نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو پسماندہ طبقات کی ترقی کے اقدامات پر نظرثانی کرنے کے لئے آزاد کمیشن قائم کرنے کا اختیار دیا ہے۔اس ضمن میں مرکزی حکومت کو مختلف ریاستی حکومتوں کے درمیان معاون کی حیثیت سے کام کرنے کا اختیار دیا گیا۔

دستور کے شیڈول (جدول) (Schedules in Constituion)

سلسلہ نشان	تفصیلات	دفعات
پہلا	● ریاستوں اور مرکزی زیر انتظام علاقوں کی فہرست	1 - 4
دوسرا	● صدر، گورنر، چیف جسٹس، ہائی کورٹ کے ججس، سپریم کورٹ کے ججس، کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل کی تنخواہ	59,65,75, 97,129
تیسرا	● وزیر اعظم، مرکزی وزراء، وزیر اعلیٰ، ریاستی وزراء، MPs اور MLAs کے اقرار نامے اور حلف نامے	75,99,124, 148,164,219
چوتھا	● راجیہ سبھا میں ہر ریاست کے لئے نشستوں کی فراہمی	4, 80
پانچواں	● درج فہرست علاقے اور قبائل	244 (1)
چھٹواں	● آسام، میگھالیہ، تری پورہ، میزورم کے قبائلی علاقوں کے لئے توضیعات	244(2), 275
ساتواں	● مرکز اور ریاستوں کے درمیان اختیارات وفرائض کی تفویض۔یہ تین فہرستوں پر مشتمل ہے: 1. مرکزی فہرست (مرکزی حکومت کے لئے) 100 امور 2. ریاستی فہرست (ریاستی حکومت کے اختیارات) 61 امور 3. مشترکہ فہرست (مرکز ریاست دونوں) 52 امور	246
آٹھواں جدول	● سرکاری زبانیں دستور کی جانب سے تسلیم شدہ 22 ہندوستان کی زبانوں کی فہرست ● سندھی زبان کو 21 ویں ترمیم کے ذریعہ 1967 میں شامل کیا گیا ● کونکنی، منی پوری اور نیپالی کو 71 ویں ترمیم کے ذریعہ 1992 میں شامل کیا گیا ● سنھالی، میتھیلی، بوڈو اور ڈوگری کو 92 ویں ترمیم کے ذریعہ 2003 میں شامل کیا گیا	344,351
نواں	● زمینی اصلاحات اور تحفظات ● (پہلی ترمیم کے ذریعہ 1951 میں شامل کیا گیا)	31-B
دسواں	● مخالف انحراف قانون (52 ویں ترمیم کے ذریعہ 1985 میں شامل کیا گیا)	102, 191
گیارہواں	● پنچایت راج نظام ● (73 ویں ترمیم کے ذریعہ 1992 میں شامل کیا گیا)	243-G
بارہواں	● نگرا پالیکا نظام (Nagarapalika System) (74 ویں ترمیم کے ذریعہ 1992 میں شامل کیا گیا)	243-W

دستور ہند۔ حصے

حصے	دفعات	تفصیلات
I	1-5	مرکز اور اس کے علاقے
II	6-12	شہریت
III	12-35	بنیادی حقوق
IV	36-51	مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصول
IV A		بنیادی فرائض
V	52-151	مرکزی حکومت
VI	152-237	ریاستی حکومت
VII	238	7ویں ترمیم کے ذریعہ 1956 میں خارکر دیا گیا
VIII	239-242	مرکزی زیر انتظام علاقے
IX	243-243(O)	پنچایت راج نظام
IX A	243(P)-243(ZG)	نگر پالیکا نظام
IX B	243(ZH)-243(ZT)	امداد باہمی انجمنیں
X	244,244(A)	درج فہرست اور قبائلی علاقے
XI	245-263	مرکز اور ریاستوں کے درمیان قانون سازی اور انتظامی تعلقات
XII	264-300(A)	مرکز اور ریاستوں کے درمیان مالیاتی تعلقات
XIII	301-307	بین ریاستی تجارت
XIV	308-323	عوامی خدمات
XIV A	323(A) & (B)	ٹریبونل(Tribunals)
XV	324-329	انتخابی نظام(Election system)
XVI	330-342	چند طبقات کو خصوصی مراعات
XVII	343-351	سرکاری زبانیں
XVIII	352-360	ایمرجنسی اختیارات
XIX	361-367	متفرق
XX	368	دستور کی ترمیمات
XXI	369-392	عارضی اور عبوری توضیعات
XXII	393-395	مختصر عنوان۔ ہندی میں مستند متن

ایک جملہ جواب

1. دستور ہند میں لفظ سیکولر کو اس ترمیم کے ذریعہ شامل کیا گیا۔ — 42 ویں ترمیم
2. حق جائیداد کو دستور کی اس ترمیم کے ذریعہ بنیادی حقوق کے زمرے سے خارج کیا گیا۔ — 44ویں ترمیم
3. ہندوستان میں حکومت کے قانون سازی کے اختیارات کو کتنی فہرستوں میں شامل کیا گیا ہے۔ — 3
4. ہمارے ملک میں اس شہریت کا طریقہ رائج ہے۔ — اکہری
5. ہمارا دستور دنیا کا _____ ہے۔ — طویل ترین تحریری دستور
6. اس قانون کا تعلق مشترکہ فہرست سے نہیں ہے۔ — قانون فوجداری
7. معاشی عدم مساات کو دور کرنا کہلاتا ہے۔ — سوشلزم
8. عدالتی نظر ثانی اس ملک کے دستور سے لی گئی۔ — امریکہ
9. مملکت جس کا اپنا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہوتا ایسی مملکت کہلاتی ہے۔ — سیکولر
10. ہندوستان نے اس طرز حکومت کو اپنایا — پارلیمانی

کثیر جوابی سوالات

1. آزادی سے قبل بھارت کا دستور مدون کیا تھا

(1) ہندوستانی پارلیمنٹ (2) برطانوی پارلیمنٹ (3) مسودہ ساز کمیٹی (4) دستور ساز کمیٹی

2. مسودہ دستور منظور کیا گیا

(1) 15 اکٹوبر 1949 (2) 15 اگست 1947 (3) 20 نومبر 1949 (4) 26 نومبر 1949

3. مسودہ ساز کمیٹی کے ارکان کی تعداد تھی

(1) 6 (2) 8 (3) 9 (4) 12

4. دستور ساز اسمبلی کا قیام عمل میں آیا

(1) 1942 (2) 1945 (3) 1946 (4) 1949

5. مسودہ ساز کمیٹی کے صدر نشین تھے

(1) ڈاکٹر راجندر پرشاد (2) ڈاکٹر امبیڈکر (3) جواہر لال نہرو (4) ڈاکٹر شیاما ہرشاد مکرجی

6. دستور ساز اسمبلی کی خاتون رکن تھیں

(1) اندرا گاندھی (2) اروناآصف علی (3) کمودبین جوشی (4) سروجنی نائیڈو

7. عوامی املاک کا تحفظ ان کی ذمہ داری ہے

(1) پولس (2) عدالتیں (3) عوام (4) نوجوان

8. قومی ترانہ اور قومی جھنڈا ہماری وحدت کی علامت ہیں۔ لہٰذا قومی یکجہتی کو ہمارا _____ مقصد قرار دیا گیا

(1) پہلا (2) دوسرا (3) تیسرا (4) ان میں کوئی نہیں

9. درج فہرست طبقات وقبائل اور کمزور طبقات کے مفادات کا تحفظ ہے

(1) بنیادی حقوق (2) بنیادی فرائض (3) رہنمایانہ اصول (4) بقیہ اختیارات

10. گرام پنچایت کا قیام اور بین الاقوامی امن کے لئے کوشش ہے

(1) بنیادی حقوق (2) بنیادی فرائض (3) رہنمایانہ اصول (4) بقیہ اختیارات

11. مرکز اور ریاستوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم ہے

(1) فیڈریشن (2) اکہری مملکت (3) قومی یکجہتی (4) ان میں کوئی نہیں

12. 6-14 سال عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنا اس کا مقصد ہے

(1) شہری حق (2) شہری فرائض (3) رہنمایانہ اصول (4) ان میں کوئی نہیں

13. سماجی تنازعات کو قانون کے مطابق اور کسی جانبداری کے بغیر سلجھانا ہے

(1) آزادی (2) جمہوریت (3) انصاف (4) مساوات

14. کونسا حق بنیادی حقوق کی فہرست سے خارج کر دیا گیا

(1) حق مساوات (2) حق آزادی (3) حق مذہبی آزادی (4) حق جائیداد

15. مذہبی معاملات میں عدم مداخلت کہلاتی ہے

(1) سوشیلزم (2) آزادی (3) مساوات (4) سیکولرزم

جوابات KEY

1	**2**	2	**4**	3	**2**	4	**3**	5	**2**	6	**4**	7	**3**	8	**1**
9	**3**	10	**3**	11	**1**	12	**3**	13	**3**	14	**4**	15	**4**		

بنیادی حقوق

- بنیادی حقوق کو دستور کے باب سوم میں شامل کیا گیا ہے۔ ان کو دو دفعات 12 تا 35 کے تحت شامل کیا گیا۔ ان توضیعات کے پیچھے آزادی ہند کی قومی تحریک کا جذبہ کارفرما ہے۔ دستور ہند میں بنیادی حقوق کو شامل کرنے کے لیے بنیادی حقوق پر جے بی کرپلانی کی صدرارت میں دستور ساز اسمبلی کی ایک ذیلی کمیٹی مشاورت کے لیے تشکیل دی گئی۔ اینی بیسنٹ کا دولت مشترکہ کا ہندوستانی بل 1925 اور نہرو رپورٹ 1928 بنیادی حقوق کے لیے رہنمائی اصول تھے۔

- **بنیادی حقوق کی خصوصیات**
  - بنیادی حقوق قانونی نوعیت کے ہیں کیونکہ دستور نے عدلیہ کے ذریعے ان کا نفاذ کرنے کی ضمانت دی ہے۔
  - بنیادی حقوق کو دستور میں شامل کیا گیا کیونکہ اپنی شخصیت کے فروغ کے لیے اور انسانی وقار کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری سمجھا گیا۔
  - چند بنیادی حقوق منفی نوعیت کے ہیں۔ مملک تیا دوسری ایجنسیوں کی جانب سے خلاف ورزی پر فرد کا تحفظ کرتے ہیں۔
  - چند حقوق مثبت نوعیت کے ہیں جو شہریوں کو مختلف قسم کے آزادیوں سے مستفید کراتے ہیں۔ یہ بلا امتیاز مذہب، ذات پات، رنگ و نسل و عمر و جنس ہندوستان کے تمام شہریوں کو حاصل ہیں۔
  - یہ مطلق نہیں ہیں، مملکت کی جانب سے چند پابندیاں عائد کی جاسکتی ہیں۔

- **بنیادی حقوق کی درجہ بندی**
  1. حق مساوات (دفعات 14 تا 18)
  2. حق آزادی (دفعہ 19 تا 22)

3. استحصال کے خلاف حق (دفعہ 23 تا 24)
4. مذہبی آزادی کا حق (دفعہ 25 تا 28)
5. تعلیمی وثقافتی حقوق (دفعہ 29 تا 30)
6. دستوری چارہ جوئی کا حق (دفعہ 32)

- جب دستور بنا گیا تھا اس وقت حق جائیداد کو دفعہ 31 کے تحت شامل کیا گیا تھا لیکن اس کو 1978ء میں 44ویں ترمیم کے ذریعہ نکال دیا گیا۔ اب یہ دفعہ 300A کے تحت قانونی حق کہلاتا ہے۔

1. حق مساوات (دفعات 14 تا 18)

- دفعہ 14 یہ بیان کرتا ہے کہ مملکت کسی بھی شخص کو قانون کے آگے مساوات اور قوانین کے مساوی تحفظ سے انکار نہیں کرے گی۔
- دفعہ 15 کے مطابق مملکت کسی بھی شہری سے صرف مذہبی، نسل، ذات یا جنس جائے پیدائش کی بناء پر امتیازی سلوک نہیں کرے گی۔
- کسی بھی شہری کو مذہب، نسل یا ذات یا جنس کی بنیاد پر دکانوں، عوامی ہوٹلوں، عوامی تفریح گاہوں کے مقامات تک رسائی سے نہیں روکا جاسکتا اور نہ کوئی پابندی عائد کی جاسکتی ہے۔
- ہر شہری عوامی کنواں، تالاب، عوامی غسل خانہ، راستے اور عوامی تفریح مقامات کا استعمال کر سکتے ہیں جو عام لوگوں کے استعمال کے لیے وقف کر دیے گئے ہیں جو حکومت کے فنڈ کے ذریعے چلائے جاتے ہیں۔
- دفعہ 16 کے مطابق مملکت کے تحت کسی بھی آفس میں تقررات یا روزگار کے معاملات میں تمام شہریوں کو مساویانہ مواقع فراہم کرنا۔
- مملکت کے تحت کسی بھی دفتر یا روزگار کے سلسلے میں کسی بھی شہری کو مذہب، رنگ ونسل، ذات پات جنس یا جائے پیدائش کی بنیاد پر نااہل قرار نہیں دیا جاسکتا۔
- دفعہ 17 کے مطابق ''چھوت چھات'' کا خاتمہ کیا گیا۔ کسی بھی شکل میں اس پر عمل کرنے کی ممانعت کی جاتی ہے۔ چھوت چھات کے معاملے میں قانون کے خلاف ورزی پر قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔
- دفعہ 18 خطابات کی برخواستگی سوائے فوجی اور تعلیمی اعزازات مملکت کی طرف سے دیے جائیں گے۔
- کوئی بھی شہری بیرونی ممالک سے بغیر اجازت کوئی بھی خطاب قبول نہیں کرسکتا۔

2. حق آزادی (دفعہ 19 تا 22)

دفعہ 19 کے تحت تمام شہریوں کو مندرجہ ذیل حقوق حاصل ہیں۔

a. تقریر اور اظہار خیال کی آزادی
b. پرامن طریقے سے بغیر ہتھیاروں کے جمع ہونے کی آزادی
c. انجمنیں یا یونین بنانے کی آزادی
d. ہندوستان کے کسی بھی علاقے میں آزادانہ گھومنے پھرنے کی آزادی
e. ہندوستان کے علاقے کے کسی بھی حصہ میں سکونت اختیار کرنے کی آزادی
f. کسی بھی پیشہ وروزگار کو اختیار کرنے، کوئی بھی کاروبار یا تجارت کرنے کی آزادی

نوٹ : دفعہ 19(f) جائیداد حاصل کرنے کی آزادی کو 44ویں ترمیم کے ذریعے 1978 میں برخواست کروایا گیا۔

- دفعہ 20 بیان کرتا ہے کہ کسی بھی فرد پر جرمانہ عائد نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ وہ قانون کے خلاف ورزی نہ کرے اور نہ کسی بھی فرد کو مجرم قرار

نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ وہ قانون کی خلاف وزری کا مرتکب نہ ہو۔

a) ایک ہی جرم پر ایک سے زائد مرتبہ فرد جرم عائد نہیں کیا جاسکتا۔

b) کسی بھی فرد کو اپنے خلاف گواہی کے لیے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

- دفعہ 21 حق زندگی کے بارے میں بتاتا ہے کسی بھی فرد کو اس کی زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جاسکتا بجز قانون کے مروجہ طریقے کار کہ یہ حق زندگی کہلاتا ہے۔
- دفعہ 21A کے مطابق مملکت چھ سے چودہ سال کے تمام بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے۔ (یہ دفعہ دستور کے 86 ویں ترمیم قانون 2002 کے تحت شامل کیا گیا)
- دفعہ 22 کے مطابق گرفتار شدہ شخص کو اس کی وجہ بتائے بغیر حراست میں نہیں رکھا جاسکتا
- ہر وہ شخص جس کو گرفتار کیا گیا ہے اور حراست میں رکھا گیا اس کو اندرون 24 گھنٹے قریبی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کرنا لازمی ہے۔

3. **استحصال کے خلاف حق (دفعہ 23 تا 24):** دفعہ 23 کے مطابق انسانوں کی تجارت بیگار اور جبری مزدوری کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

- دفعہ 24 وضاحت کرتا ہے کہ 14 سال سے کم عمر کے بچوں کو کسی کارخانوں' کان کنی اور دیگر قسم کے خطرناک شعبوں میں کام پر مامور کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

4. **مذہبی آزادی کا حق (دفعہ 25 تا 28):** دفعہ 25 کے مطابق تمام افراد کو اس بات کی آزادی فراہم کی گئی ہے کہ وہ کسی بھی مذہب کو اختیار کرنے' اس کی پیروی کرنے' تبلیغ واشاعت کرنے کے مجاز ہیں۔ شرط یہ ہے کہ اس سے امن وامان' اخلاق عالما اور صحت عامہ متاثر نہ ہوں۔

- مملکت کسی بھی معاشی' مالی' سیاسی یا دوسرے سیکولر سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کرسکتی ہے جبکہ وہ مذہبی افعال کے ساتھ منسلک ہو۔
- دفعہ 26 کے مطابق چند شرائط کے تحت امن وامان' صحت واخلاق متاثر ہوئے بغیر ہر مذہبی طریقے اور کسی بھی طبقہ کو ضمانت دی گئی ہے کہ وہ
- اپنے مذہبی اور خیراتی اغراض کے لیے ادارے قائم کرے اور چلائے۔
- اپنے مذہبی امور ومعاملات کا خود انتظام کرلے۔
- منقولہ وغیرہ منقولہ جائیداد کے مالک ہونے اور اسے حاصل کرنے اور
- قانون کے مطابق ایسی جائیداد کا انتظام کرنے کا حق حاصل ہوگا۔
- دفعہ 27 کے تحت کسی بھی شخص پر مذہبی بنیاد پر ٹیکس عائد نہیں کیا جاسکتا۔ جو خاص طور پر کسی مذہب یا مذہبی فرقوں کی دیکھ بھال کے لیے اخراجات کی ادائیگی کے طور پر عمل میں آئے۔
- دفعہ 28 کے تحت مملکت کی مالی امداد سے چلنے والے تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم کو ممنوع قرار دیا گیا۔

5. **تعلیمی وثقافتی حقوق (دفعہ 29 تا 30):** دفعہ 29 کے مطابق تمام شہریوں کو اپنی زبان' رسم الخط' اور ثقافت کے تحفظ کا حق دیا گیا ہے۔ کسی بھی شہری کو حکومت یا حکومتی امداد کے ذریعے چلائے جانیوالے تعلیمی اداروں میں مذہب' ذات پات' زبان اور جنس کی بنیاد پر داخلہ سے نہیں روکا جاسکتا۔

- دفعہ 30 کے تحت مذہبی اور لسانی اقلیتوں کو اپنی مرضی کے مطابق تعلیمی ادارے قائم کرنے اور انتظام کرنے کا حق حاصل ہے۔

- **حق جائیداد (دفعہ 31) :** ابتداء میں حق جائیداد کو بنیادی حقوق کے ایک حق کے طور پر رکھا گیا تھا۔ یہ حق شہریوں کو جائیداد حاصل کرنے' رکھنے اور فروخت کرنے کے قابل بناتا ہے۔ کئی موقعوں پر عدلیہ اس حق کی برقراری کے لیے عدالتی نظر ثانی کے ذریعے مداخلت کرچکی ہے۔ 42 ویں ترمیمی قانون مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصولوں پر زور دیتی ہے۔ اس کا مقصد زیادہ سے زیادہ سماجی بہبود تھا۔ اس لئے میں حق

جائیداد کو بنیادی حقوق کی فہرست سے خارج کر دیا گیا۔ اور قانونی حق کے طور پر تسلیم کیا گیا دفعہ 31 کے حق جائیداد کو 1978 میں 44ویں ترمیمی قانون کے ذریعے بنیادی حقوق کی فہرست سے خارج کر دیا گیا۔ اس وقت دفعہ 300A کے تحت حق جائیداد عام قانونی حق ہے۔

6. دستوری چارہ جوئی کا حق (دفعہ 32)

دفعہ 32 کے تحت اس حصہ میں ضمانت شدہ حقوق کے نفاذ کے لیے شہری مناسب کاروائی کے ذریعے سپریم کورٹ سے رجوع ہوسکتا ہے۔ سپریم کورٹ اس حصہ کی طرف سے دیے گئے حقوق کے نفاذ کے لیے ہدایات، احکامات، اور پروانے جیسے رہائی از جیس بیجا، حکم تاکیدی، حکم مثل طلبی، حکم امتناعی اور حکم وجہ نمائی Writs جاری کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصول

- مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصولوں کو آئرلینڈ کے دستور سے اخذ کیا گیا اور ان کو دستور میں حصہ چہارم میں دفعہ 35 تا 51 کے تحت شامل کیا گیا ہے۔ مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصول غیر عدالتی نوعیت کے ہیں۔ رہنمایانہ اصولوں کا مقصد ہندوستان کے تمام شہریوں کو سماجی، معاشی انصاف فراہم کرنا ہے۔ مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصولوں کو تین زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

a) اشتراکی اصول

b) گاندھیائی اصول

c) حریت پسندانہ یا دانشورانہ اصول

1. اشتراکی اصول

ہندوستان میں فلاحی مملکت کے قیام کے اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اشتراکی اصولوں کو رہنمایانہ اصولوں میں شامل کیا گیا۔ دفعات 38، 39، 41، 42، 43، 46 اور 47 رہنمایانہ اصولوں کے اشتراکی نظریات کی وضاحت کرتے ہیں۔

- دفعہ 38 کے مطابق مملکت عوامی فلاح و بہبود کے فروغ کے لیے جدوجہد کرے اور ایسے سماجی نظام کے حصوں کے لیے کوشش کرے جس کے ذریعے عوام کو سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف کی فراہمی کا تیقن حاصل ہو۔
- دفعہ 39 کے تحت مملکت ایسے اقدامات کرے جس سے

i. ذرائع معاش کے مناسب اسباب فراہم کرنا
ii. مشترکہ مقصد کے حصول کے لیے مادی وسائل کی تقسیم
iii. قومی دولت کی غیر مرکوزیت
iv. عورتوں اور مزدوروں کو مساوی کام کے لیے مساوی اجرت
v. محنت کش مرد اور عورتوں کی صحت و قوت کا تحفظ
vi. استحصال کے خلاف اطفال اور نوجوانوں کا تحفظ

- دفعہ 41 کے مطابق مملکت کام کا حق، حق تعلیم، بیروزگاری، پیرانہ سالی، بیماری اور معذوری اور دوسری صورتوں میں سرکاری امداد فراہم کرنے کو یقینی بنائے۔
- دفعہ 42 نشاندہی کرتا ہے کہ مملکت کام کے لئے منصوفانہ اور انسانی حالات کو پیش نظر رکھے اور عورتوں کو رضاعتی امداد (Maternity Relief) کی ضمانت دے۔
- دفعہ 43 ریاست کو ہدایت دیتا ہے کہ تمام زرعی و صنعتی مزدوروں کو مناسب اجرت، کام کے بہتر شرائط، بہتر معیاری زندگی اور فرصت کے اوقات سماجی و معاشی ترقی کے لیے سازگار حالات فراہم کرنے کی کوشش کرے۔

- دفعہ 46 مملکت کو اس بات کے لیے ذمہ دار کرتی ہے کہ عوام کے کمزور طبقات خاص طور سے درج فہرست طبقات اور درج فہرست قبائل کے تعلیمی اور اقتصادی مفادات کو فروغ دے۔ مملکت انہیں سماجی ناانصافی اور تمام قسم کے استحصال کے خلاف تحفظ فراہم کرے۔
- دفعہ 47 مملکت پر زور دیتی ہے کہ وہ غذائیت کی سطح اور عوام کی معیار زندگی میں اضافہ اور صحت عامہ میں بہتری لائے۔

2. **گاندھیائی اصول:** گاندھیائی اصول ہندوستان میں مثالی حکمرانی پیش کرتے ہیں۔ دفعات 40، 43، 46، 47، 48A، 49 میں ان کا عکس نظر آتا ہے۔

- دفعہ 40 مملکت کو ہدایت دیتا ہے کہ حکومت خود اختیار کی اکائیوں کے طور پر گرام پنچایتوں کو منظّم کرے اور انہیں درکار اختیارات فراہم کرے۔
- دفعہ 43 مملکت کو ہدایت دیتی ہے کہ دیہی علاقوں میں انفرادی یا امداد باہمی کی بنیاد پر گھریلو صنعتوں کو فروغ دیا جائے۔
- دفعہ 46 مملکت کو ہدایت دیتی ہے کہ کمزور طبقات کو خاص توجہ کے ساتھ تعلیمی و معاشی مفادات کو فروغ دیا جائے۔
- دفعہ 47 مملکت کو ہدایت دیتی ہے کہ نشہ آور ادویات و مشروبات پر امتناع عائد کرنے کی کوشش کرے،۔
- دفعہ 48 مملکت کو ہدایت دیتی ہے کہ زراعت اور افزائش مویشیاں کو جدید و سائنسی طریقہ پر منظّم کرے۔ اور یہ بھی زور دیا گیا ہے کہ گائے، بچھڑے، دوسرے دودھ دینے والے زرعی مویشیوں کے ذبیحہ پر پابندی عائد کی جائے۔
- دفعہ 48A مملکت کو ہدایت دیتی ہے کہ ماحولیات کا تحفظ کرے اور ملک کے جنگلی جانوروں اور جنگلات کی فروغ کے لیے اقدامات کرے۔
- دفعہ 49 مملکت کو یادگار تاریخی و قومی اہمیت کے حامل مقامات اور فنکارانہ اشیاء کی حفاظت کے لیے ہدایت دیتی ہے۔
- **حریت پسندانہ یا دانشورانہ اصول:** یہ اصول چند مقاصد کو عملی شکل دینے سے متعلق ہیں جیسے بنیادی تعلیم یکساں سول کوڈ، آزاد عدلیہ اور بین الاقوامی امن جنہیں دستور ہند کے مندرجہ ذیل دفعات 44، 45، 50 اور 51 میں شامل کیا گیا
- دفعہ 44 مملکت کو ہدایتی ہے کہ سارے ملک میں شہریوں کو یکساں سول کوڈ کو نافذ کرے۔
- دفعہ 45 ہدایت دیتی ہے کہ دستور کے نفاذ کے دس سال کی مدت میں 14 سال سے کم عمر کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے۔ دستوری نفاذ 86 ویں ترمیمی قانون 2002 کے ذریعے دفعہ 45 میں ان الفاظ کو شامل کیا گیا۔ مملکت بچوں کی ابتدائی دیکھ بھال اور تمام بچوں کو 6 سال سے 14 سال کی عمر مکمل ہونے تک تعلیم فراہم کرنے کے لیے اقدامات کرے۔
- دفعہ 50 واضح کرتا ہے کہ عوامی خدمات میں عدلیہ کو عاملہ سے علحدہ رکھنے کے لیے مملکت اقدامات کرے۔
- دفعہ 51 مملکت کو اس بات پر غور کرنے کی ہدایت دیتی ہے کہ
  - (a) بین الاقوامی ام و سلامتی کو فروغ دے۔
  - (b) اقوام کے درمیان منصفانہ اور قابل احترام رشتوں کی برقراری
  - (c) بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں کے احترام کو فروغ دے۔
  - (d) بین الاقوامی متنازعات کو مذاکرات و گفت و شنید کے ذریعے حل کرنے کی حوصلہ افزائی کرے۔
- **اضافی اصول:** دستوری (42 ویں، 44 ویں) ترمیمی قانون 1976 اور 1978 نے رہنمایانہ اصولوں کی فہرست میں چند اضافی اصولوں کو شامل کیا گیا ہے۔ 1976 قانون 42 ویں ترمیم کے ذریعے دفعات 39A، 43A، 48A کو شامل کیا گیا۔ 1978 قانون 44 ویں ترمیم کے ذریعے دفعہ 38 مشق 2 (Clauses) کو شامل کیا گیا ہے جو حسب ذیل ہیں۔

- دولت میں عدم مساوات کو کم کرنا۔
- مساویانہ انصاف کی فراہمی کے لیے غرباء کو مفت قانونی امداد کی فراہمی (دفعہ 39A)
- صنعتی انتظامیہ میں مزدوروں کی شراکت کو یقینی بنانا (دفعہ 43A)
- ماحولیات، جنگلات اور جنگلی جانوروں کا تحفظ (دفعہ 48A)

بنیادی فرائض

- قوم اپنے شہریوں میں ڈسپلین اور نظم وضبط کی توقع کرتی ہے۔ اس لئے ہر فرد سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ دستوری توضیعات اور دوسرے قوانین کے نفاذ میں بہتر برتاؤ کا مظاہرہ کرے گا۔ قومی مقاصد کے حصول کے لیے شہریوں کی جانب سے اطاعت وفرمانبرداری ظاہر ہونا چاہیے فرد کے غلط برتاؤ اور بدسلوکی کی وجہ سے ساتھی شہریوں، حکومت اور قوم کو نقصان ہوگا۔ ان کو 1975 قومی ایمرجنسی کے دوران سورن سنگھ کمیٹی کے رپورٹ کی بنیاد پر غور کیا گیا تھا۔ لہٰذا 1976 میں 42 ویں ترمیم کے ذریعے دستور میں دس بنیادی فرائض کو شامل کیا گیا۔ 2002 میں 86 ویں ترمیم قانون 2002 کے ذریعے مزید ایک اور فرض کو شامل کیا گیا۔ اس طرح فی الوقت 11 بنیادی فرائض ہیں بنیادی فرائض کو دستور ہند کے باب چہارم IV-A میں دفعہ 51-A کے تحت شامل کیا گیا۔
- **دستور ہند میں بنیادی فرائض**

a) دستور پر عمل کرنے کے لیے ان نظریات واداروں، قومی پرچم اور قومی ترانہ کا احترام کرے۔

b) قومی تحریک کے اعلیٰ تصورات کو عزیز رکھنا اور ان کی تقلید کرنا۔

c) ہندوستانی اقتدار اعلیٰ، اتحاد و یکجہتی کا تحفظ کرنا اور اسے برقرار رکھنا۔

d) ضرورت پڑنے پر ملک کا دفاع کرنا اور قومی خدمات انجام دینا۔

e) ہندوستانی عوام کے درمیان بلالحاظ مذہبی، لسانی، علاقائی یا طبقاتی تغیرات سے بالاتر ہوکر باہمی اخوت اور بھائی چارگی کو فروغ دینا۔ خواتین کے وقار کے خلاف کسی بھی عمل سے گریز کرنا۔

f) قوم کے مشترکہ تہذیب وتمدن سے مالا مال ورثہ کا تحفظ کرنا اور قدر کرنا۔

g) قدرتی ماحول بشمول جنگلات، جھیل، دریاؤں اور جنگلاتی زندگی کو فروغ دینا اور ان کا تحفظ کرنا اور مخلوق کے لیے دلی جذبہ رکھنا۔

h) سائنسی رجحان، انسانیت اور جذبہ تحقیق اور اصلاح کو فروغ دینا۔

i) عوامی جائیداد کا تحفظ کرنا اور تشدد کو ترک کرنا۔

j) تمام انفرادی واجتماعی شعبوں میں مہارت کے لیے جستجو کرنا تاکہ ملک کی کامیابی کے اعلیٰ ترین منازل طئے کرے۔

k) والدین یا سرپرست اپنے 6 تا 14 سال کے درمیان بچوں کو تعلیمی مواقع فراہم کرنا۔

ابتدائی دس (10) بنیادی فرائض کا نفاذ 3/جنوری 1977 سے عمل میں آیا۔ 11 ویں بنیادی فرض کا نفاذ 12/ڈسمبر 2002 سے ہوا۔

- ہندوستان میں کثرت میں وحدت کی خصوصیت پائی جاتی ہے۔
- قومی یکجہتی ہندوستان کی اہم خصوصیت اور خوبی ہے۔

6. ہندوستانی جمہوریت: معنٰی، نوعیت، جمہوری حکومتیں ❖ انتخابات اور انتخابات کا طریقہ کار ❖ اہم سیاسی جماعتیں ❖ سیاسی جماعتوں کا جمہوریت میں کردار ❖ صدارتی اور پارلیمانی جمہوریت ❖ جمہوریت کی خصوصیات ❖ عوامی رائے ❖ استصواب رائے عامہ کی ایجنسیاں ❖ مختلف سطح پر جمہوریت

جمہوریت

- مختلف مفکرین نے جمہوریت کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔
- ابرہیم لنکن کے مطابق ''عوام کی حکومت، عوام کے لئے، عوام کے ذریعے''۔
- پروفیسر شیلی کے مطابق ''جمہوریت ایک حکومت ہے جس میں ہر ایک کا ایک حصہ ہوتا ہے۔''
- جمہوریت کی دو قسمیں ہیں (i) راست جمہوریت (ii) بالراست جمہوریت
- راست جمہوریت زمانہ قدیم میں یونان اور روم کی شہری ریاستوں میں رائج تھی۔ سوئٹزرلینڈ میں آج بھی راست جمہوریت ہے۔
- بالراست جمہوریت پہلی مرتبہ انگلینڈ میں شروع ہوئی۔ اس کے بعد فرانس، جرمنی، اٹلی اور ہندوستان نے اس کو اختیار کیا۔
- باقاعدہ انتخابات جمہوریت کی اہم خوبی ہے۔
- جمہوریت میں عام شہریوں کو اہمیت دی جاتی ہے۔
- جمہوریت میں بنیادی حقوق شہریوں کو حاصل رہتے ہیں۔
- جمہوریت کی کامیابی کے لئے ضروری شرائط یہ ہیں:

i) آزادانہ صحافت ii) باشعور شہری iii) بہتر تعلیمی نظام iv) موثر اپوزیشن جماعتیں
v) سماجی اور معاشی مساوات vi) اختیارات کی غیر مرکوزیت vii) مقامی حکومت خود اختیاری

- ❖ جمہوریت عوام میں تعلیم کو فروغ دیتی ہے اور ان میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔
- پرامن طور پر ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔
- بہتر شہریوں کو تیار کرتا ہے۔

جمہوریت کی خامیاں

- جمہوریت میں اکثر نااہل حکمراں حکومت کرتے ہیں۔ (بقول ارسطو)
- معیار کے بجائے تعداد پر اہمیت دی جاتی ہے۔
- یہ نہایت خرچیلی حکومت ہوتی ہے۔
- تہذیب و تمدن کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔
- یہ ایک غیر مستحکم حکومت ہوتی ہے۔
- اس میں اکثریتی پارٹی کی حکومت ہوتی ہے۔
- یہ حکومت سماج کے سبھی طبقات کی نمائندگی نہیں کرتی۔
- انفرادیت اور حریت پسندی کی مخالف ہوتی ہے۔
- پارٹی نظام کی برائیوں کی وجہ سے تعلیم یافتہ، قابل لوگ، قوم کی خدمت سے قاصر رہتے ہیں۔

- سرمایہ داریوں کا گہرا اثر اس طرز حکومت پر رہتا ہے۔
- ہندوستان میں جمہوریت کی کارکردگی کو دو زاویوں میں دیکھا جاسکتا ہے (i) دستوری (ii) زیرعمل (Operational)' دستوری نقطہ نظر سے جمہوریت کی کارکردگی بہتر ہے۔ آزادی کے بعد ہندوستانی سیاسی نظام کا ارتقاء اور کارکردگی اس کی دلیل ہے۔
- مرحلہ وار انتخابات' جمہوری اداروں کی کارکردگی' سیاسی عمل کی رفتار وغیرہ دستوری توصیفات کی توثیق کرتی ہیں۔ اسکے علاوہ عدلیہ کا عروج عوام کو انصاف فراہم کرنے کا موجب بنا ہے۔ یہ اپنی آزادی کے ذریعہ دستوری تصورات و آئیڈیل کو برقرار رکھتی ہے۔ خودمختار انتخابی کمیشن کی جانب سے 16 عام انتخابات کا کامیاب انعقاد بھی اس کا شاہد ہے۔ باوجود ماضی کے سات دہائیوں کے گذرنے کے بعد حیرت انگیز طور پر جمہوریت مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوئی ہے جس کی وجوہات ملک میں پائی جانے والی طبقہ واریت (Casteism)' علاقہ واریت (Regionalism)' فرقہ واریت (Communalism)' سیاست پر دولت کی طاقت کا اثر' عوامی زندگی میں بدعنوانی' منافع کا محرک' اقتدار کا لالچ' اقربا پروری وغیرہ جمہوریت کی کامیاب کارکردگی کی راہ میں حائل ہیں۔
- ہندوستان ایک طویل آزادی کی جدوجہد کے بعد 15/اگست 1947ء کو آزاد ہوا۔ اس کے بعد ملک نے ایک بے مثال اور منفرد جمہوری اور عوامی دستور کو اختیار کیا۔ ہندوستان میں جمہوری اداروں کی کارکردگی کا تنقیدی جائزہ اس بات کا شاہد ہے کہ جمہوریت مکمل طور پر کامیاب نہیں ہے اور اس کی کامیاب کارکردگی کے لئے جو ضروری شرائط ہیں ان کی عدم موجودگی ہے۔ نتیجہ کے طور پر ہندوستان میں جمہوریت کی کارکردگی ایک مایوس کن تصویر پیش کرتی ہے۔
- ہندوستانیوں کی ایک بڑی تعداد اب بھی ناخواندہ اور غیر تعلیم یافتہ ہے۔ منصوبہ بند معیشت کے باوجود امیر اور غریب کے درمیان خلیج موجود ہے۔ سیاسی استحکام اور معاشی ترقی خواب بن گئے ہیں۔ غذائی قلت' غربت اور بڑھتی ہوئی بیروزگاری ملک کے لئے چیلنج بن گئے ہیں۔ مواقع کی مساوات ایک واہمہ ہو چکا ہے۔
- دستور ہند نے اگرچیکہ چھوت چھات کو ممنوع قرار دیا ہے لیکن ملک کے کئی حصوں میں یہ موجود ہے۔ ذاتوں اور طبقات کے درمیان امتیازات میں اضافہ ہوتا ہے۔ علاقائی اور لسانی فرق عوام کے درمیان نفرت اور عدم اعتماد کو جنم دیا ہے۔ مستحکم اور بااثر حزب اختلاف (اپوزیشن) کا وجود نہیں ہے۔ صحافت کی آزادی چند متمول افراد کے ہاتھوں میں ہے۔ قوم کو داخلی اور خارجی طور پر سخت چیلنجس اور مسائل کا سامنا ہے۔ مندرجہ بالا تمام ناموافق حالات کے باوجود ہندوستانی اعتماد اور باہمت طریقے سے بامعنی جمہوری سماج کی تعمیر کے لئے جدوجہد کررہے ہیں جہاں جمہوریت میں ہر فرد کو ترقی کے نمایاں مواقع حاصل ہیں۔
- **راست جمہوریت کے طریقے** : راست جمہوریت کے طریقوں کا رواج اور اس کا عملی نمونہ چند یونانی شہری مملکتوں میں موجود تھا۔ اس وقت یہ موجود نہیں ہیں۔ لیکن چند مملکتیں جیسے سوئزرلینڈ اور امریکہ نے ان طریقوں کو اختیار کیا ہے۔
- راست جمہوریت کے چار طریقے ہیں۔ یہ استصواب عامہ (Refrendum)' پیش قدمی (Initiative)' بازطلبی (Recall) اور رائے شماری (Plebiscite) ہیں۔ ان پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔
- **استصواب عامہ** : لفظ استصواب عامہ "Refrendum" کے معنی سپرد کرنا (حوالے کرنا) "Refer to" ہے۔ استصواب عامہ وہ طریقہ ہے جس میں عوام کے خیالات کو راست طور پر معلوم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعہ عام اور دستوری معاملات پر عوام کا فیصلہ مطلوب ہوتا ہے۔ R.C. Brooks کے مطابق ''استصواب عامہ'' وہ طریقہ ہے جس کے ذریعہ رائے دہندے پہلے سے منظور کئے گئے مقنّنہ کے قانون کو ویٹو (Veto) کرتے ہیں (یعنی روک لگاتے ہیں)
- **استصواب عامہ کی اقسام**: استصواب عامہ کی دو قسمیں ہیں۔ (1) لازمی (Compulsory/Obligatory) اور (2) اختیاری

(Optional/Facultative)۔ لازمی استصواب عامہ مقنّنہ کے اقدام کو رائے دہندوں سے رجوع کرتے ہوئے سخت طور پر حاصل ہوئے ان کے خیالات یا رائے کو حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ تمام دستوری ترمیمات کے لئے سوئزرلینڈ اور آسٹریلیا میں مروج ہے۔

- مثال کے طور پر سوئزرلینڈ کی چند ریاستوں (Cantons) میں عام مسودوں کے لئے بھی لازمی استصواب عامہ استعمال کیا جاتا ہے۔ مقنّنہ کی جانب سے منظور کئے گئے مسودوں کو قطعی فیصلے کے لئے عوام سے اس وقت رجوع کیا جاتا ہے جب کہ ان کی ایک متعینہ تعداد مطالبہ کرتی ہے اس کو ''اختیاری استصواب عامہ'' (Optional Refrendum) کہتے ہیں۔ مثلاً سوئزرلینڈ میں تیس ہزار شہری یا آٹھ ریاستیں اس قسم کے استصواب عامہ کا مطالبہ کرسکتی ہیں۔
- **پیش قدمی:** راست قانون سازی کے موکلین صرف استصواب عامہ سے مطمئن نہیں ہوئے اس لئے انہوں نے عوام کو قانون سازی کرنے کے لئے پیش قدمی (Initiative) کی وکالت کی۔ مثلاً سوئزرلینڈ میں پچاس ہزار شہری دستخط کرتے ہوئے اپنی پسند کے مطابق قانون سازی کے لئے اقدام کرسکتے ہیں۔
- بعد میں اس تجویز کو عوام کی رائے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر اس کو اکثریتی شہریوں کی جانب سے منظور کیا جائے تو یہ قانون تصور کیا جائے گا۔ سوئزرلینڈ کے صوبوں (Cantons) میں پیش قدمی کو عام اور دستوری قانون سازی کے طور پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ لیکن اس طرح کے اقدام کے لئے عوام کی تعداد صوبہ در صوبہ مختلف ہوتی ہے۔
- **پیش قدمی کی اقسام:** پیش قدمی کی قسمیں دو ہیں۔ ایک مرتب (Formulated) اور دوسرا غیر مرتب (Unformulated)۔ مرتب پیش قدمی میں عوام اپنے طور پر تمام توضیعات کے ساتھ مسودہ قانون تیار کرتے ہیں۔ اس کیس میں مقنّنہ کے لئے ضروری ہوجاتا ہے کہ وہ یا تو اس کو منظور کرے یا عوام کی منظوری کے لئے پیش کرے۔ اگر مطالبہ کو مناسب طور پر مسودہ سازی نہیں کی گئی یا عمومی طور پر پیش کیا گیا ہو تو اس کو غیر مرتب پیش قدمی کہتے ہیں۔ مثلاً سوئزرلینڈ کی مقنّنہ کسی تجویز کو منظور کرتے ہوئے اس کا مسودہ تیار کرتی ہے اور عوام کو رائے دہی کے لئے پیش کرتی ہے۔ اگر سوئس وفاقی اسمبلی اس کو منظور نہیں کرتی تو اس وقت عوام کے فیصلے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر شہریوں کی اکثریتی تعداد اس کو منظور کرتی ہے تو اس وقت وفاقی اسمبلی مسودہ کو تیار کرتے ہوئے عوام کے لئے پیش کرتی ہے۔ اس طرح کا اقدام اس وقت ہوتا ہے جب کہ دستور میں نظر ثانی کا مطالبہ ہوتا ہے۔
- **بازطلبی:** بازطلبی راست جمہوریت کا ایک اہم طریقہ ہے جو رائے دہندوں کو کسی بھی منتخبہ عہدیدار یا نمائندے کو اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی کی ناکامی پر واپس طلب کرنا ہوتا ہے۔ اس کا رواج امریکہ کی چند ریاستوں جیسے اریزونا' مونٹانا' لوسیانا' کنساس' کیلی فورنیا' نیواڈا' اوریگان وغیرہ میں ہے۔
- **رائے شماری:** لفظ 'Plebiscite' کی ابتداء فرانس سے ہوئی۔ یہ لاطینی الفاظ 'Plebis' اور 'Scitum' سے ماخوذ ہے جس کے معنی عوام (Plebis) اور فرمان (Scitum) ہیں۔ یہ ایک جمہوری طریقہ ہے جس کے ذریعہ کسی اہم عوامی پالیسی پر عوامی رائے کو جاننے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ باقاعدہ قانون سازی کی سرگرمیوں سے متعلق نہیں ہے۔ ☆ رائے شماری کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ عوام کی جانب سے جن فیصلوں کا اظہار کیا جاتا ہے وہ قطعی ہوتا ہے اور ان کے اندر کسی بھی قسم کی ترمیم نہیں کی جاسکتی۔ لیکاک کے مطابق یہ طریقہ کسی بھی عوامی قانون کے نفاذ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ سی۔ ایف۔ اسٹرانگ (C.F. Strong) کے مطابق رائے شماری سیاسی اہمیت کے حامل امور پر کم وبیش مستقل سیاسی حالت کی تشکیل کرنے کے لئے عوامی رائے کو حاصل کرنے کا نام ہے۔

انتخابات

- انتخابات جدید جمہوری ملکوں کے سیاسی نظام کے لئے بہت اہم ہیں۔جدید جمہوری مملکتی نمائندہ حکومت کو حاصل ہیں۔عوام حکومت کے عمل میں ایسے منتخبہ نمائندوں کے ذریعہ شرکت کرتے ہیں۔انتخابی نظام سیاسی طریقہ ہے جس کے ذریعہ جدید مملکت شہریوں کے اندر عوامی معاملات میں شمولیت،شراکت اور احساس پیدا کرتی ہے۔اسی وجہ ہے کہ ایک اچھا انتخابی نظام حقیقی نمائندہ حکومت کے لئے ایک مضبوط بنیادی چٹان ہوتا ہے۔
- تمام جمہوریتوں،خصوصاً نمائندہ جمہوریتوں میں اس بات سے سب واقف ہیں کہ عوام وقتاً فوقتاً منعقد ہونے والے انتخابات میں اپنے نماندوں کو عام اور ضمنی انتخابات میں مملکت کے قانون ساز اداروں کے لئے اپنے نمائندوں کو چنتے ہیں۔منتخبہ نمائندے عوامی ترجمان اور ان کے ایجنٹ ہوتے ہیں۔اور اس کے ساتھ ساتھ مملکت کو چلانے والے ہمیشہ پر بھی نگرانی رکھتے ہیں۔انتخابات کا انعقاد اب عام بالغ رائے دہی ایک رکنی حلقہ جات،ایک فرد ایک ووٹ،رازداری کے ذریعہ ووٹ اور سادہ اکثریت کے ذریعہ ہوتا ہے۔
- انتخابات جمہوری نمائندہ حکومت کا مرکزی ادارہ ہوتے ہیں۔جمہوریت میں انتخابات وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے ہیں۔منتخبہ عہدیدار عوام کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔وہ مقررہ وقفے پر اپنی میعاد کو جاری رکھنے کے لئے رائے دہندگان سے رجوع ہو کر ان کی مرضی حاصل کرتے ہیں۔اس م رضی کی بناء پر وہ اپنے عہدوں پر برقرار رہ سکتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جمہوریت میں عہدیداروں کو انتخابات کے ذریعہ عہدوں سے باہر کئے جانے جو کھم مول لینا چاہئے۔جمہوری نظام میں انتخابات میں سبھی شامل ہوتے ہیں۔شہری اور رائے دہندے کی تعریف یہ ہونی چاہئے کہ اس میں بالغ آبادی کا ایک بڑا حصہ ہوتا ہے۔
- **انتخابی فرائض:** انتخابی فرائض انفرادی رائے دہندہ اور سیاسی نظام کے لئے مختلف ہوتے ہیں۔انفرادی رائے دہندے کے لئے انتخابات سے مراد سیاسی شرکت اور کسی حد تک پالیسی پر اثر انداز ہونا اور پالیسی کا انتخاب سمجھا جاسکتا ہے۔حتی کہ جمہوری معاشروں میں بھی انتخابات ایک رسمی عمل ہو سکتے ہیں۔جن کو کم اہمیت دی جاتی ہے۔سیاسی نظام کے لئے انتخابات ایک اہم ذریعہ ہیں۔جس کے ذریعہ جائز اختیار کو یقینی بنانا،نظام کی برقراری اور تائید کی برقراری ہوتی ہے۔چنانچہ انتخابی فرائض کی چار وسیع اقسام میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔وہ یہ ہیں۔

1. سیاسی انتخاب 2. سیاسی شرکت 3. تائید کا حصول 4. جوڑے کے فرا

- **ہندوستانی انتخابی نظام:** دستور ہند کے پندرھویں باب کی دفعا329-324 ہندوستان میں انتخابی نظام کی حسب ذیل توصیفات فراہم کرتی ہیں۔

1. دستور ایک آزادانہ انتخابی کمشین فراہم کرتا ہے تا کہ آزاد اور منصفانہ انتخابات کو یقینی بنایا جاسکے۔
2. پارلیمانی اور ریاستی مقننا ؤں کے ہر علاقائی انتخابی حلقہ کے لئے ایک ہی انتخابی فہرست ہوگی۔
3. انتخابی فہرست میں شمولیت کے لئے کسی بھی فرد کو مذہب،نسل،ذات،جنس یا ان میں سے کسی بھی بنیاد پر محروم نہیں کیا جائے گا۔
4. لوک سبھا اور ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کے انتخابات عام بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منعقد کئے جاتے ہیں۔
5. پارلیمنٹ اور ریاستی مقننا ؤں کے انتخابات کے تمام امور سے متعلق توضیحات پارلیمنٹ کی جانب سے وضع کئے جائیں گے۔
6. ریاستی مقننا ئیوں بھی ریاستی مقننا ؤں کے انتخاب سے متعلق مختلف توضیحات وضع کرتی ہیں اور انتخابی فہرستوں کی تیاری کرتی ہیں۔
7. انتخابی حلقوں کی حد بندی یا ان حلقوں کو نشستوں کی فراہمی دستور کی جانب سے طے کی جاتی ہے۔اور ان کو کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔

8. دستور بتاتا ہے کہ پارلیمنٹ یا ریاستی مقنّنہ کے انتخاب کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا تاوقتیکہ ایک انتخابی عرضی اس اختیار کو جسے مناسب قانون کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے قانون کے مطابق پیش کرے۔

- **ہندوستانی انتخابی نظام کی خصوصیات:** ہندوستان کے انتخابی نظام کی حسب ذیل خصوصیات اس کی ساختی کی نوعیت کو اجاگر کرتی ہیں۔

1. نمائندوں کا انتخاب
2. چنداداروں کے لئے بالراست انتخاب
3. عام بالغ رائے دہی
4. درج فہرست طبقات اور درج فہرست قبائل کی نشستوں کے لئے تحفظات
5. نامزدگی کے دفعات
6. انتخابی فہرستوں پر پابندی سے نظر ثانی
7. علاقائی اور واحد رکنی حلقہ جات
8. حلقہ جات کی حد بندی
9. رائے دہی
10. ووٹنگ مشینوں کا آغاز: الیکشن کمیشن نے رائے دہی کے الکٹرانک ووٹنگ مشینوں کو متعارف کروایا ہے تاکہ عوام ان مشینوں کے ذریعہ ووٹ ڈال سکیں اور اس کے ذریعہ ووٹوں کی گنتی کی جاسکے۔
11. اوٹ کے طریقہ کار کی تناسبی اکثریت
12. ہندوستان میں انتخابات منعقد کرنے کے لئے آزاد مشنری

- **متناسب نمائندگی نظام:** اس طریقہ میں ہر جماعت سختی کے ساتھ اس کی رائے دہی کی طاقت کے مطابق نمائندگی حاصل کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رائے دہندوں کی اکثریت کو زیادہ سے زیادہ نمائندگی کرسکتی ہے۔ لیکن رائے دہندوں کی نمائندگی بھی اقلیت میں ہی ہوتی ہے۔
- انتخابی عمل: ہندوستان میں عام انتخابات کا انعقاد پارلیمنٹ کے ایوان زیریں لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے انتخابات کے لئے ہوتا ہے۔ دنیا سے سب سے بڑا انتظامی واقعہ ہوتا ہے۔ انتخابی عمل کا اعلان عموماً ہر پانچ سال میں لوک سبھا کے صدر اور ریاستی مقنّنہ کے لئے ریاستی گورنر کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ تاکہ رائے دہندے اپنے نمائندوں کو منتخب کرسکیں۔
- پارلیمنٹ اور ریاستی مقننا ؤں کے انتخابات ایک ساتھ منعقد ہوتے ہیں یا الگ الگ تواریخ میں ہوسکتے ہیں۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے ایک اعلامیہ جاری ہوتا ہے جس میں انتخابی پروگرام کاغذات نامزدگی کو پر کرنے کی تاریخ، درخواستوں کی تنقیح، امیدواری سے دستبرداری، امیدوراوں کی قطعی فہرست کی طباعت اور رائے دہی کی تاریخ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مختلف جماعتیں اور گروہ مختلف حلقوں میں اپنے امیدواروں کو ٹکٹ دینے کا کام شروع کردیتی ہیں۔
- امیدواروں کی نامزدگی کے کاغذات ریٹرننگ آفیسر کو دیئے جاتے ہیں جس کا تقرر الیکشن کمیشن کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ ان کاغذات کے ساتھ ضمانت کی رقم جمع کی جاتی ہے۔ اگر کوئی امیدوار جملہ ڈالے گئے اپنے حلقہ کے جائز ووٹوں کا دستواں حصہ حاصل کرتا ہے تو وہ اپنی ضمانت کھودیتا ہے۔
- ہندوستان میں انتخابی عمل حسب ذیل مختلف مراحل میں عمل پذیر ہوتا ہے۔

- **حلقوں کی حد بندیاں:** انتخابات کے انعقاد کا پہلا قدام انتخابی حلقوں کی حد بندیوں سے شروع ہوتا ہے جو حد بندی کمیشن کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ حد بندی کمیشن کو ہر مردم شماری کے بعد صدر جمہوریہ کی جانب سے تقرر کیا جاتا ہے ۔ یہ ہر دس سال میں ایک مرتبہ کیا جاتا ہے۔عموماً رکن حلقہ لوک سبھا چھ یا سات کا حلقہ ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کے حلقہ پر مشتمل ہوتا ہے۔حد بندی کمیشن کے فیصلے قطعی ہوتے ہیں اور کسی بھی عدالت میں ان کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔
- **سیاسی پارٹیوں کی شناخت:** سیاسی جماعتوں کو الیکشن کمیشن میں اپنا نام درج کروانا ضروری ہوتا ہے۔کمیشن اس بات کا تعین کرتا ہے کہ آیا کہ پارٹی کی ساخت اور اصول دستور ہند میں بنائے گئے جمہوریت سیکولرزم اور سوشلزم کے مطابق اور ملک کے اقتدار اعلیٰ ،اتحاد اور سالمیت کو برقرار رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ جماعتوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ تنظیمی انتخابات کو منعقد کریں اور تحریری دستور کے حامل ہوں ۔الیکشن کمیشن کے معیار کے مطابق جماعتوں کی سیاسی سرگرمیاں اور انتخابات میں کامیابی کی درجہ بندی دو حصوں میں کی جاتی ہے ۔جماعتیں قومی یا ریاستی جماعتوں یا رجسٹرڈ یا غیر رجسٹرڈ شدہ ہوتی ہیں۔قومی جماعتوں کو تمام ان کے ہی استعمال کے لئے ایک انتخابی نشان فراہم کیا جاتا ہے۔ ریاستی پارٹیوں کو اس ریاست میں جہاں وہ رجسٹرڈ ہوتی ہیں استعمال کرنے کے لئے ایک نشان فراہم کیا جاتا ہے۔جبکہ رجسٹرڈ جماعتوں کے لئے انتخابی نشان ان کی پسند کے مطابق آزاد نشان دیئے جاتے ہیں۔
- **انتخابی فہرستیں:** انتخابات کو منعقد کرنے کے لئے ایک اہم اقدام حلقہ واری انتخابی فہرستوں کی تیاری ہے جس میں تمام اہل رائے دہندوں کا اندراج کیا جاتا ہے۔ انتخابی فہرستوں کی نظرثانی کا کام ہر مردم شماری کے بعد ہر انتخاب سے پہلے یا باقاعدہ وقفہ سے کیا جاتا ہے۔1998 میں کمیشن نے اپنے تاریخی فیصلے میں 620 ملین ووٹروں کے انتخابی فہرستوں کو کمپیوٹر میں ڈھالا ہے۔ یہ کام مکمل ہوگیا ہے۔بہترین طباعت کے ساتھ دستیاب ہیں اور اس وقت انتخابی فہرستیں دستیاب ہیں۔انتخابی فہرستوں پر ووٹر کی فوٹو،شناختی کارڈ کا نمبر درج ہوتا ہے۔تاکہ اس کی جانچ کی جاسکے۔قومی اور ریاستی جماعتوں کو نظرثانی کے بعد انتخابی فہرستیں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ پورے ملک کے انتخابی فہرستیں الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔
- **اعلامیہ اور ریٹرننگ عہدیدار کا تقرر:** جس وقت بھی انتخابات کا انعقاد ہوتا ہے صدر جمہوریہ ہند الیکشن کمیشن کو اطلاع روانہ کرتا ہے اور الیکشن کمیشن مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے مشاورت کے بعد انتخابی تواریخ کا اعلان کرتا ہے جس میں نامزدگی کے کاغذات کی پیش کش ،کاغذات کی نامزدگی کی تنقیح اور امیدواروں کی جانب سے دستبرداری کے اعلانات کی تواریخ کا تعین ہوتا ہے۔ اس کے بعد الیکشن کمیشن کی جانب سے مختلف انتخابی حلقوں کے لئے ریٹرننگ عہدیداروں کا تقرر کیا جاتا ہے۔علاقائی انتخابی کمشنر،انتخابی کمیشن کا تعاون کرتے ہیں تاکہ انتخابات بہتر طور پر منعقد کئے جاسکیں۔
- **کاغذات نامزدگی کا ادخال:** انتخابات میں مقابلہ کے خواہشمند امیدواروں کو چاہئے کہ وہ اپنے کاغذات نامزدگی اپنے متعلقہ انتخابی حلقہ کے ریٹرننگ عہدیدار کے ہاں داخل کریں۔امیدوار کو انتخابی کمیشن کی جانب سے بتائے گئے کاغذات،نامزدگی داخل کرنا پڑتا ہے۔اگر مقابلہ کرنے والا امیدوار کسی پارٹی کی جانب سے ہو تو اس کے نام کی تجویز کسی رائے دہندے کی جانب سے کی جانی چاہئے اور اس کی تائید دوسرا رائے دہندے کو کرنا چاہئے۔اگر مقابلہ کرنے والا کوئی غیر جماعتی امیدوار ہو تو اس کے نام کی تجویز اس انتخابی حلقہ کو دس رجسٹرڈ رائے دہندوں کو کرنا چاہئے۔ جماعتی امیدوار انتخاب میں اپنی پارٹی کے نشان پر مقابلہ کرتا ہے۔ جب کہ غیر جماعتی امیدوار الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کی گئی فہرست سے اپنا انتخابی نشان چن سکتا ہے۔مزید یہ کہ انتخابی مقابلہ میں حصہ لینے والے امیدوار اپنے کاغذات نامزدگی کے ساتھ ایک مقررہ رقم کو ضمانت کے طور پر جمع کرنا پڑتا ہے۔اگر وہ جملہ ڈالے گئے ووٹوں کے 1/6 ویں حصہ ووٹ حاصل کرنے میں ناکام ہوتا ہے تو وہ اپنی ضمانت کھو دیتا ہے۔

- **نامزدگی کی تنقیح:** کاغذات نامزدگی کے داخل کرنے کی آخری تاریخ کے بعد تمام کاغذات کی تنقیح ریٹرننگ عہدیداروں کی جانب سے ان امیدواروں یا ان کے نامزدوں کی موجودگی میں کی جاتی ہے۔ان کاغذات کی جانچ کو یہ دیکھنے کے لئے کی جاتی ہے کہ پرچہ نامزدگی کو مکمل اور صحیح طریقے پر کیا گیا ہے نہیں اور امیدوار درکار اہلیتیں اور تمام قواعد وضوابط کی تکمیل کرتا ہے یا نہیں۔ان کاغذات نامزدگی کے درست پائے جانے پر ریٹرننگ عہدیداراس کی منظوری دیتا ہے۔اور امیدواروں کے ناموں کا اعلان کرتا ہے۔
- **نامزدگیوں سے دستبرداری:** نامزدگیوں کی جانچ پڑتال کے بعد امیدواروں کو رضا کارانہ طور پر دستبرداری کا موقع دیا جاتا ہے۔جو کہ الیکشن کمیشن کی جانب سے ایک متعینہ تاریخ اور وقت پر کیا جاسکتا ہے۔اس کے لئے امیدوار کو ریٹرننگ عہدیدار کو درخواست دینی پڑتی ہے۔دستبرداری کا وقت گذرنے کے بعد مقابلہ کرنے والوں کی جانب سے انتخابی مہم چلانے کے لئے ماحول تیار ہوتا ہے۔دستبرداری کے بعد اگر ایک ہی امیدوار میدان میں رہ جاتے ہیں تو اس کو بلا مقابلہ منتخب قرار دیا جاتا ہے۔
- **انتخابی مہم:** انتخابی عمل کا اگلا مرحلہ انتخابی مہم کا ہوتا ہے۔انتخابی مہم میں امیدوار اور جماعتیں مصروف ہوجاتی ہیں• ہر پارٹی اپنا انتخابی منشور جاری کرتی ہے۔جس میں اس کی پالیسیاں، پروگرام اور وعدے درج کئے ہوتے ہیں۔اس کا مقصد رائے عامہ کو اپنے حق میں استوار کرنا ہوتا ہے۔وہ دیواری پوسٹر،عوامی میٹنگوں کا انعقاد، ٹی وی اور ریڈیو اور اشتہار بازی،شخصی اپیلیں،مکان در مکان گشت لگا کر تشہیر دیگر مختلف ذرائع سے ووٹروں کو راغب کرتے ہیں۔انتخابیمہم پولنگ کی تاریخ سے چوبیس گھنٹے قبل تک چلتی رہتی ہے۔
- **الکٹرانک ووٹنگ مشینس:** الکٹرانک ووٹنگ مشین ایک سادہ برقیاتی آلہ ہے جس کے ذریعہ ووٹوں کو درج کیا جاتا ہے۔اس سے قبل ان کی جگہ پر چہ رائے دہی اور روایتی انتخابی طریقہ بیلٹ باکسس استعمال کئے جاتے تھے۔الکٹرانک ووٹنگ مشین کے فوائد روایتی کاغذی پرچہ رائے دہی سے زیادہ بہتر ہے
- **رائے دہی:** مختلف علاقوں میں پولنگ اسٹیشنوں کے لئے رائے دہی کے لئے پولنگ کے عملہ کا تقرر کیا جاتا ہے۔ہر رائے دہی کے مرکز میں تقریباً ایک ہزار سے زیادہ ووٹر ہوتے ہیں۔رائے دہی خفیہ ہوتی ہے۔تمام الکٹرانک ووٹنگ مشین کے ذریعہ ووٹ کس طرح اوٹ ڈالا جاسکتا ہے سے متعلق ہدایات رائے دہندوں کو دی جاتی ہے۔بدعنوانی اور بوگس جعلی ووٹنگ کے تدارک کے لئے اوٹ ڈالنے کے بعد نہ مٹنے والی سیاہی ووٹر کی انگلی پر لگائی جاتی ہے۔
- **ذرائع ابلاغ کے ذریعہ نگرانی:** انتخابی عمل کو شفاف بنانے کے لئے میڈیا کی ہمت افزائی کی جاتی ہے اور تمام سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں تاکہ میڈیا کے ذریعہ انتخابی عمل پر نگرانی رکھ سکیں۔اس کے باوجود رائے دہی کی رازداری کو برقرار رکھا جاتا ہے۔میڈیا سے وابستہ افراد کو خصوصی اجازت ناموں کی اجرائی کی جاتی ہے تاکہ مراکز رائے دہی میں پولنگ اور گنتی کے مراکز میں بھی وہ داخلہ حاصل کرتے ہوئے عوام کے سامنے حقائق بتاسکیں۔
- **ووٹوں کی گنتی اور نتائج کا اعلان:** رائے دہی کے عمل کے بعد ایک متعینہ تاریخ اور وقت پر ریٹرننگ عہدیدار اور اس کے عملے کی جانب سے ایجنٹوں کی موجودگی میں ووٹنگ مشینوں کی کشادگی کی جاتی ہے۔ہر امیدوار الکٹرانک ووٹنگ مشین میں اس کو حاصل ووٹ کی طمانیت کرلیتا ہے۔ہر انتخابی حلقہ میں وہ امیدوار جو دیگر امیدواروں سے زیادہ جائز ووٹ حاصل کرتا ہو کو منتخب قرار دیا جاتا ہے۔یہ نتائج اکثریتی ووٹ کی بنیاد پر کامیابی جاری کئے جاتے ہیں۔ان نتائج کا اعلان ریٹرننگ عہدیدار کی جانب سے ہوتا ہے۔

ہندوستان کا انتخابی کمیشن

- ہندوستان میں آزادانہ اور مصنفانہ انتخاب کے نظام کو یقینی بنانے کے لئے کئی کوششیں کی گئی ہیں۔ان تمام کوششوں میں سب سے اہم ایک آزاد انتخابی کمیشن کی تشکیل ہے۔دستور کی دفعہ (1)324 انتخابی کمیشن کو فراہم کرتا ہے جو پارلیمنٹ، ریاستی مقننائیں،صدر جمہوریہ ہند

اور نائب صدر جمہوریہ کے انتخابات کو منعقد اور اس کی نگرانی کرتا ہے۔ اس بات کو نوٹ کرنا چاہئے کہ مرکزی الیکشن کمیشن کا ریاستوں میں مقامی حکومتوں کے انتخاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے لئے دستور ہند نے علحدہ طور پر ریاستی انتخابی کمیشن فراہم کیا ہے۔

- ہندوستان کا انتخابی کمیشن ایک مستقل، خودمختار دستور اور آزاد ادارہ ہے۔ اس کی تشکیل دستور کی عوامی جمہوریہ ہند میں انتخابی عمل کو چلانے کے لئے کی گئی ہے۔ کمیشن کی نگرانی میں آزاد اور منصفانہ انتخابات دستور دفعات کے مطابق باقاعدہ وقفوں کے ساتھ منعقد کئے جاتے ہیں۔ دستوری دفعات اور پارلیمنٹ کی جانب سے منظورہ قوانین کے مطابق انتخابات منعقد کئے جاتے ہیں۔
- ساخت : دستور کی دفعہ 324 انتخابی کمیشن کی ساخت کے متعلق ہے۔ ابتداء میں 1950 سے 15 اکتوبر 1989 تک انتخابی کمیشن ایک رکنی ادارہ کی حیثیت سے کارکرد رہا جو چیف الیکشن کمشنر پر مشتمل تھا۔ 16 اکتوبر 1989 کو صدر جمہوریہ نے الیکشن کمیشن کے بڑھتے کاموں کی وجہ سے مزید دو الیکشن کمشنروں کا تقرر کیا اس کے بعد الیکشن کمیشن ایک ہمہ رکنی ادارہ کی حیثیت سے کارکرد ہے جو تین الیکشن کمشنروں پر مشتمل ہے۔
- **میعاد:** چیف الیکشن کمیشن اور دیگر دیگر الیکشن کمشنروں کے اختیارات مساوی ہیں اور تمام کو تنخواہ اور الاؤنس بھی یکساں طور پر دیئے جاتے ہیں۔ جو کہ سپریم کورٹ کے جج کے مساوی ہوتے ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر اور دیگر دو کمشنروں کی میعاد چھ سال یا 65 سال کی عمر جو بھی پہلے ہو ہوتی ہے۔ یہ کسی بھی وقت مستعفی ہو سکتے ہیں۔ یا صدر جمہوریہ ہند ان کو ان کے ثابت غلط رویہ یا عدم اہلیت کی بنیاد پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی اکثریت سے منظورہ قرارداد کی بنیاد پر ہٹا سکتا ہے۔
- **تقرر:** چیف الیکشن کمشنر اور دوسرے کمشنروں کا تقرر صدر جمہوریہ کرتا ہے۔ پارلیمنٹ کے عام انتخابات یا ریاستی مقنّنہ کے انتخابات کے دوران چار انتخابی کمیشن پر کام کے بوجھ کو دیکھتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر سے مشاورت کے بعد علاقائی کمشنروں کا تقرر بھی کرسکتا ہے۔ الیکشن کمشین کی معاونت کے لئے ڈپٹی الیکشن کمشنر ہوتے ہیں جن کا تعلق سیول سرویس سے ہوتا ہے اور جنہیں کمیشن مقرر کرتا ہے۔
- ریاستی سطح پر الیکشن کمیشن کا مدد چیف الکٹرول آفیسر کرتا ہے جس کا تقرر ریاستی حکومت سے مشاورت کے بعد چیف الیکشن کمشنر کرتا ہے۔ اس سے نیچے ضلع کی سطح پر ضلع کلکٹر ضلع کا ریٹرننگ عہدیدار ہوتا ہے۔ وہ ہر انتخابی حلقہ کے لئے ریٹرننگ عہدیدار اور انتخابی حلقہ کے ہر پولنگ بوتھ مرکز رائے دہی کے لئے پریسڈنگ عہدیدار کا تقرر کرتا ہے۔ دستور ہند کی دفعات 328-324 الیکشن کمیشن کے اختیارات وفرائض کو بیان کرتے ہیں۔
- آزادی کے بعد کے ابتدائی سال بلاشبہ ہندوستان کی مابعد آزادی کے تاریخ کا تعارفی مرحلہ رہے ہیں۔ قیادت کے آگے اس وقت جو بڑے چیالنجس تھے وہ اتحاد و یکجہتی کو برقرار رکھنا، سماجی و معاشی انقلاب کی ابتداء کرنا اور جمہوری نظام کی فعالیت کو یقینی بنانا تھا۔
- نئے دستور کے تحت ہندوستان میں ہونے والے پہلے عام انتخابات ہندوستانی جمہوریت کے لیے بلاشبہ بہت اہم تھے۔
- ہندوستان نے شروع سے عام حق بالغ رائے دہی کے اصول کو اپنایا۔ مثال کے طور پر سوئٹزلینڈ میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق 1971ء میں عطا کیا گیا۔
- پہلے عام انتخابات کا انعقاد مختلف سماجی رکاوٹوں کی وجہ سے بھی دشوار تھا۔
- عوام کی اکثریت لکھنے پڑھنے سے ناواقف تھی۔ وہ کیسے اپنے انتخاب کو ظاہر کرسکتے تھے۔
- ملک کے طوو عرض میں انتخابات سے متعلق عملی مسائل کو سلجھانے اور ان پر توجہ دینے کی غرض سے ایک ادارہ الیکشن کمیشن قائم کیا گیا۔

- ناخواندگی کی دشواری پر قابو پانے کے لیے الکشن کمیشن نے سیاسی پارٹیوں اور امیدواروں کو روزمرہ کی چیزوں میں نشانات دینے (الاٹ کرنے) کا انوکھا طریقہ اختیار کیا۔ اس اختراعی طریقے کی وجہ سے تفصیلی ہدایات سے چھٹکارہ ملا اور صرف بصری شناخت کی ضرورت رہ گئی تھی۔
- آزاد ہندوستان کے پہلے تین عام انتخابات میں یعنی 1952، 1957 اور 1962 میں انڈین نیشنل کانگریس نے ایسی شاندار کامیابی حاصل کی کہ انتخابات میں حصہ لینے والی دوسری پارٹیوں کے لیے نشستیں نہ کے برابر تھیں۔
- جواہر لعل نہرو ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔
- دیگر پارٹیوں میں سے کسی نے بھی کل ووٹوں سے 11% ووٹ بھی حاصل نہیں کئے جبکہ کانگریس نے مسلسل 70% نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور لگ بھگ 45% ووٹ اس نے حاصل کئے۔ کوئی دوسری پارٹی کانگریس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکی تھی۔
- ابتدائی برسوں میں کثیر جماعتی نظام اور آزاد و کھلی مسابقت کے ذریعہ جمہوریت کو پروان چڑھایا گیا۔
- ہندوستان کے دستوری ڈھانچہ اور جمہوری بنیادوں کی مضبوطی تھی جو تحریک آزادی سے حاصل ہوئی تھی کہ ہندوستانی سیاست میں کثیر جماعتی جمہوریت کو فروغ پانے کا موقع ملا۔
- ملک کو درپیش ابتدائی چیالنجس میں سے پہلا چیالنج لسانی بنیادوں پر ریاستوں کی تنظیم جدید کا مطالبہ تھا۔
- برطانوی دور میں ملک کو Presidencies (کلکتہ، مدراس اور ممبئی) اور کئی بڑے صوبوں جیسے مرکزی صوبہ اور برار میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ملک کا بڑا علاقہ دیسی حکمرانوں کے تحت تھا۔
- ایک زبان کے بولنے والے تمام لوگ جو متصلہ علاقوں میں رہتے تھے مطالبہ کرنے لگے کہ انہیں ایک علاحدہ ریاست کے تحت لایا جائے۔ اسی مقصد سے متحدہ کرناٹک (مدراس، میسور، ممبئی اور حیدرآباد کے کنڑی بولنے والوں کو ملا کر) متحدہ مہاراشٹرا، مہا گجرات تحریک، ٹرانگاؤ اور کوچن کو متحد کرنے اور سکھوں کے لیے پنجاب کی ریاست کو قائم کرنے کے مطالبات کئے جانے لگے۔
- ان تحریکوں میں سب سے طاقتور تحریک تلگو بولنے والوں کی تھی۔ جنہوں نے کانگریس سے مطالبہ کیا کہ لسانی ریاستوں کی تائید میں منظور کی گئی قدیم قراردادوں کو نافذ کرے۔
- آندھرا مہاسبھا جو برطانوی دور میں بھی فعال تھی، مدراس پریسڈنسی کے تلگو بولنے والے افراد کو متحد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ یہ تحریک آزادی کے بعد بھی جاری رہی۔
- کمیونسٹوں نے جو اس تحریک کی تائید کر رہے تھے 41 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- جواہر لعل نہرو لسانی ریاستوں کے خلاف نہیں تھے مگر ان کا خیال تھا کہ یہ وقت اس کے لیے موزوں نہیں ہے۔ اور یہ اس وقت کے قائدین کا متفقہ موقف تھا۔
- اکتوبر/1952 میں تلگو بولنے والوں کے لیے علیحدہ ریاست کا مطالبہ کرتے ہوئے 58 دن کی بھوک ہڑتال کے بعد پوٹی سری راملو کا انتقال ہو گیا۔
- نتیجتاً آندھرا اور تاملناڈو ریاستوں کا قیام عمل میں آیا۔ اگست 1953 میں لسانی بنیادوں پر ریاستوں کے قیام کے مسئلہ پر غور وخوص کے لیے ریاستوں کی تنظیم جدید کمیشن (SRC) قائم کیا گیا۔ جس میں فضل علی، کے۔ ایم۔ پائیکر اور ہردیا ناتھ کنجرو ممبر تھے۔
- فضل علی کمیشن کی رپورٹ کی بنیاد پر ریاستوں کی تنظیم جدید کا قانون پارلمنٹ میں منظور کیا گیا۔ اس کی رو سے 14 ریاستیں اور چھ مرکزی علاقے تشکیل دیے گئے۔

- دستور کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر ہی منصوبہ بندی کمیشن قائم کیا گیا۔ نہرو کے نزدیک منصوبہ بندی صرف بہتر معیشیت نہ تھی بلکہ وہ بہتر سیاست کو بھی اس میں شامل سمجھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ منصوبہ ترقی کے ذریعہ ذات پات، مذہب، علاقہ اور طبقاتی تفریق کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انتشار پسند رجحانات کو ختم کر کے ہندوستان کو ایک مضبوط اور جدید قوم بنایا جاسکتا ہے۔
- پہلے پنج سالہ منصوبے میں زراعت پر خصوصی توجہ دی گئی اور اس کے علاوہ غذائی اجناس کی پیداوار میں اضافہ، ذرائع حمل ونقل ومواصلات کی ترقی اور سماجی خدمات کے فروغ کو اہمیت دی گئی۔ اس منصوبے میں ذریعے ہندوستان کو جلد از جلد صنعتیا نے پر زور دیا گیا۔
- پہلے پنج سالہ منصوبے میں بڑے بڑے ڈیموں کی تعمیر کے ذریعے سے زراعت کی ترقی پر توجہ دی گئی۔ ان ڈیموں کی تعمیر کا مقصد آبپاشی میں اضافہ اور بجلی کی پیداوار تھا۔ جس سے زراعت کے ساتھ صنعت کے شعبے کو بھی فائدہ پہنچا۔ زرعی پیداوار میں اضافے کے باوجود وہ اس قدر زیادہ نہ ہوسکا کہ کل آبادی کی ضروریات کی کفالت کر سکے۔
- دوسرے پنج سالہ منصوبے سے صنعتوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔
- جب ہندوستان آزاد ہوا تو اس وقت سرد جنگ شروع ہوچکی تھی اور دنیا کے ممالک دو گروہوں میں بٹ کر امریکہ یا روس کے کیمپ میں شریک ہوچکے تھے۔
- جواہر لعل نہرو نے کسی بھی کیمپ میں شرکت نہ کرنے کی پالیسی اپنائی اور دونوں ممالک سے مساوی فاصلہ پر برقرار رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی میں آزادانہ موقف اپنایا۔
- انہوں نے ایسے دیگر ممالک سے دوستی کی جو اسی دوران آزاد ہوئے تھے اور مماثل خارجہ پالیسی اختیار کرنا چاہتے تھے۔ ان ممالک میں انڈونیشاء، مصر، یوگوسلاویہ اور دیگر ممالک شامل تھے۔ ان تمام نے مل کر ناوابستگی کی تحریک کو شروع کیا۔
- اپنے قریبی پڑوسیوں کے لیے جواہر لعل نہرو نے ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی پالیسی کو اپنایا جسے پنج شیل کہا جاتا ہے۔
- پہلی جنگ 1948 میں کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کے ساتھ اور دوسری جنگ 1962 میں چین کے ساتھ ہوئی۔
- **جموں کشمیر:** دیگر ریاستوں کے مقابلے میں جموں اور کشمیر کی ریاست بالکل جداگانہ حالات میں انڈین یونین میں شامل ہوا تھا۔ یہاں کا حکمران ہری سنگھ، دوسری ریاستوں کے برخلاف ہندوستان یا پاکستان میں شامل ہوئے بغیر آزاد رہنا چاہتا تھا۔ یہ راجہ ہندو تھا مگر ریاست میں آبادی کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل تھا۔ ہندوستان کی آزادی کے واقت جموں وکشمیر میں عوامی تحریک ''آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس'' شروع ہوئی جس کی قیادت شیخ عبداللہ کررہے تھے۔ اس تحریک نے مہاراجہ سے مطالبہ کیا کہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو وسیع تر مواقع دئے جائیں اور ایک نمائندہ حکومنت بنائی جائے۔ یہ تحریک بعد میں نیشنل کانفرنس کے نام سے جانی جانے لگی اور اس میں ہندو اور سکھ بھی شامل ہوگئے۔ مذہبی رواداری اور سوشلزم جیسے کئی امور پر کاربند رہنے کے اصول کی وجہ سے نیشنل کانفرنس، کانگریس کے مشابہ ہوگئی۔
- 1947 کے اواخر میں ریاست کو مغربی سرحدوں سے رضا کاروں کی بیرونی حملے کا سامنا کرنا پڑا جنکی حمایت پاکستان کررہا تھا۔ جب حملہ آور سری نگر کے قریب پہونچنے لگے تو مہاراجہ نے ہندوستانی فوجوں سے دفاع کی درخواست کی۔ لیکن ہندوستانی گورنر جنرل نے واضح کردیا کہ ہندوستانی فوج مہاراجہ کی مدد کرسکتی ہے جب جموں وکشمیر کو ہندوستان میں شامل کیا جائے۔ اسی دوران ریاست کے مستقبل کے متعلق کئی ایک متبادلات بشمول خودمختاری کے بارے میں وسیع پیمانے پر مباحث ہوئے۔

- جنوری 1948 میں ہندوستان نے اس مسئلے کو اقوام متحدہ سے رجوع کیا۔ لیکن مسئلہ کو مدلل انداز میں پیش نہ کرنے کی وجہ سے یہ ہندوستان پاکستان کے درمیان متنازعہ سوال بن گیا۔ اسی دوران شیخ عبداللہ نے دہلی معاہدے پر دستخط کئے جس کی رو سے کشمیریوں کو ہندوستان کے مکمل شہری قرار دیا گیا اور دیگر ریاستوں کے مقابلے میں زیادہ خودمختاری اور اختیارات اس ریاست کو دئے گئے۔ اس معاہدے کی اکثر شرائط میں ریاست کی شناخت اور امتیاز کا تحفظ کرنے کی بات کہی گئی اور انہیں دستور ہند میں دفعہ 370 کی شکل میں جگہ دی گئی۔
- اسی عرصے میں ریاست میں معاشی عنوان پر انتشار شروع ہوا جو مذہبی رنگ اختیار کر گیا۔ ریاست میں اراضی اصلاحات کی وجہ سے جن زمینداروں کو نقصان اٹھانا پڑا ان میں اکثر ہندو تھے۔ انہیں تحدید اراضی قانون کے تحت زائد زمینات سے ہاتھ دھونا پڑا۔ جبکہ اس معاشی پروگرام سے استفادہ حاصل کرنے والے اکثر لوگ مسلم تھے۔
- 1950-1990 کے دوران مرکزی حکومت نے کئی بار یہ کوشش کی کہ جموں وکشمیر کی خودمختاری کو گھٹا کر دوسری ریاستوں کے مماثل کر دیا جائے۔ اس کے نتیجے میں کشمیری عوام کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا اور 1990 کی دہائی میں کشمیر کی آزادی تحریک شروع ہونے کا سبب بنا۔ ان ہی برسوں میں کئی ہندو خاندانوں کو وادی کشمیر میں اپنی رہائش ترک کر کے ملک کے دوسرے حصوں کو منتقل ہونا پڑا۔
- ہندوستان اس وقت جنگوں کے لیے پوری طرح تیار نہیں تھا۔ خصوصاً 1962 کی جنگ میں ہمیں بھاری جانی اور مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔
- 1964ء میں نہرو کے انتقال کے بعد یہ سوال اٹھ کھڑا ہوا کہ کیا جمہوریت خود بہ خود پنپ سکتی ہے یا دیگر ملکوں کی طرح وہ اپنے اقدار کھو بیٹھے گی۔ تاہم کانگریس نے حکومت کے لیے لال بہادر شاستری کو منتخب کر کے جانشینی کے مسئلہ کو حل کر لیا۔
- لال بہادر شاستری کے آگے کئی مسائل سلسلہ وار کھڑے تھے جو ہندوستان کے بنیادی اقدار اور اہداف کے لیے چیالنج تھے۔ ان میں سے ایک جنوب میں ڈی ایم کے کی شروع کردہ مخالف ہندی تحریک تھی۔ جس نے یکجہتی اور اتحاد کو خطرہ میں ڈال دیا تھا۔
- 1965ء میں پاکستان سے ہونے والی جنگ بھی تھی۔ 1965 میں لال بہادر شاستری کی بے وقت موت کے بعد اندرا گاندھی کو وزیر اعظم منتخب کیا گیا۔
- 1963ء میں جب سرکاری زبانوں کا قانون منظور ہوا تو DMK نے سمجھا کہ یہ ہندی کو سارے ملک پر مسلط کرنے کی کوشش ہے۔ اس لیے اس نے ریاست بھر میں ہندی کے خلاف تحریک شروع کر دی۔ انہوں نے ہڑتالیں اور دھرنے دیے۔ پُتلے جلائے، یہاں تک کہ ہندی کتابوں اور دستور کے صفحات کو بھی جلا ڈالا۔
- ہندی سائن بورڈس پر کئی جگہ کالک مل دی گئی۔ پولیس اور احتجاجیوں کے درمیان کھلے مقابلے ہوئے۔
- حکومت نے ہندی کے علاوہ انگریزی کے استعمال کو نافذ کیا اور غیر ہندی داں کو کئی مراعات دی۔
- دونوں مرتبہ وزرائے اعظم نے نہرو اور شاستری دونوں کے لیے اپنے ذاتی موقف سے زیادہ قوم کے اتحاد و یکجہتی عزیز تھی۔
- 1967ء کے انتخابات ہندوستان کی تاریخ کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہوئے۔ ان انتخابات میں معلوم ہوا کہ انتخابات اپنا وجود منوانے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور انہیں غیر سنجیدگی کے ساتھ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔
- کانگریس پارٹی کو اپنے دور کی بدترین ہزیمت کا شکار ہونا پڑا۔ اسے حکومت بنانے کا موقع تو ملا لیکن انتہائی سادہ اکثریت کے ساتھ (284 نشستوں)، جو آزادی کے بعد سب سے کم اکثریت تھی۔
- کانگریس کئی ریاستی اسمبلیوں میں شکست کھا گئی۔ جیسے بہار، یوپی، راجستھان، پنجاب، مغربی بنگال، اڑیسہ، مدراس اور کیرلا۔
- ہندوستان میں یہ ایک بڑی تبدیلی تھی۔ وہ پارٹی جو 30 سال سے مسلسل حکمرانی کر رہی تھی۔ اب اسے سخت مقابلہ درپیش تھا۔
- کانگریس کو سب سے زیادہ نقصان تاملناڈو اور کیرلا میں ہوا۔ تامل ناڈو میں DMK نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔

- آندھراپردیش میں تلنگانہ کی علاحدگی کا مطالبہ کیا جارہا تھا۔اس تحریک کی قیادت عثمانیہ یونیورسٹی کے طلباء کررہے تھے جن کی بنیادی شکایت یہ تھی کہ ترقی کے ثمرات سے ریاست کے صرف بعض حصے ہی فائدہ اٹھارہے تھے۔
- آسام کے قبائلی اضلاع کھاسی، جنتیا اور گارو ہلز کو علیحدہ کرکے ڈسمبر 1969 میں ایک نئی ریاست میگھالیہ کے نام سے بنائی گئی۔
- پنجاب کا قیام 1966 میں ہونے کے باوجود اس کا اپنا صدر مقام نہیں تھا۔
- 1968-69 کے دوران چنڈی گڑھ کو پنجاب کے حوالے کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کئی مظاہرے ہوئے جو ہریانہ اور پنجاب دو ریاستوں کا صدر مقام بنا ہوا تھا۔
- مہاراشٹرا میں یہ پرزور مطالبہ جاری تھا کہ بمبئی صرف مہاراشٹرا والوں کے لیے ہو۔اس کی قیادت شیوسینا کررہی تھی۔جس کا مقصد جنوبی ہند کے باشندوں کو روکنا تھا۔جو اس کے خیال میں شہر کی ساری ملازمتوں پر قبضہ کررہے تھے۔
- 1971 میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور ہندوستان نے بنگلہ دیش کو آزاد کرانے اور اسے ایک آزاد ملک کا موقف دلانے میں کامیابی حاصل کی۔
- اندرا گاندھی نے نئی پالیسیوں اور پروگراموں کو متعارف کراتے ہوئے کانگریس کو ایک نئی راہ پر ڈال دیا۔اس کی وجہ سے وہ پارٹی کی تنظیم پر قابو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئیں۔
- جنگ میں کامیابی کے فوری بعد کانگریس نے مشہور نعرہ ''غریبی ہٹاؤ'' استعمال کرتے ہوئے 1971 کے عام انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کرلی۔اس کی وجہ سے اندرا گاندھی کی مقبولیت بھی عروج پر پہنچ گئی۔
- 1972 کے ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات میں بھی کانگریس نے اندرا گاندھی کی مقبولیت کی لہر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہترین مظاہرہ کیا۔پارٹی اور پارلیمنٹ دونوں اب اندرا کے قابو میں تھے۔
- 1973 میں دستور کے بنیادی ڈھانچہ سے متعلق عدلیہ نے ایک یادگار فیصلہ دیا، جس کے ذریعہ دستور میں من مانی ترمیم کے حکومتی اختیار پر روک لگ گئی۔
- 1973 کی عرب اسرائیل جنگ کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا اور حکومت شدید دباؤ میں آگئی۔
- افراط زر دواشیا کے ماتحیاج کی قیمتوں میں اضافہ، غذائی اجناس کی قلت اور بے روزگاری سے بھی حکومت کی بدنامی ہورہی تھی۔
- جے پرکاش نارائن کی قیادت میں ساری اپوزیشن پارٹیاں متحد ہوگئیں اور کانگریس کے خلاف اور خصوصاً اندرا گاندھی کے خلاف مسلسل احتجاج کرنے لگیں۔اس تحریک کو جے پی تحریک بھی کہا جاتا ہے اور بہار و گجرات میں اس کا بڑا اثر تھا۔
- حکومت نے نظم وضبط کی برقراری کے بہانے شہری حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے قوانین بنا کر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کیا۔
- 1971 کے انتخابات میں عوامی نمائندگی کے قانون کی بعض دفعات کے خلاف ورزی کرنے پر الہ آباد ہائی کورٹ نے اندرا گاندھی کو لوک سبھا سے رکنیت کو ختم کردیا۔لیکن اندرا گاندھی نے سپریم کورٹ سے مہلت (Stay) حاصل کرلیا۔
- کچھ وقت کے بعد جب جے پی تحریک زور پکڑنے لگی تو حکومت نے ایمرجنسی کا اعلان کردیا۔اور اسے نظم وضبط کے برقراری اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے ضروری قرار دیا۔
- ایمرجنسی کے نفاذ سے جمہوریت معطل ہوکر رہ گئی۔حکومت نے نظم وضبط کی برقراری کے عنوان سے کئی سخت اقدامات کئے۔اکثر بنیادی حقوق کو معطل کردیا گیا۔من مانی، گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں اور شہری حقوق کی خلاف ورزی کی کئی مثالیں سامنے آئیں۔
- اس دور کا سب سے اہم کام 42 ویں دستوری ترمیم ہے۔جس سے کئی اہم تبدیلیاں واقع ہوئیں۔

جماعتی نظام کے اقسام

- جماعتی نظام مختلف قسم کے پائے جاتے ہیں۔ان کی درجہ بندی ایک جماعتی نظام، دو جماعتی نظام اور کثیر جماعتی نظام میں کی جاتی ہے۔
- **ایک جماعتی نظام:** ایک جماعتی نظام میں صرف ایک سیاسی جماعت کا وجود ہوتا ہے۔دیگر سیاسی جماعتوں کو کام کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔یہ ممکن ہے کہ ناراض اور دیگر گروہ ایک ہی سیاسی جماعت میں ہو سکتے ہیں۔جیسے جرمنی میں نازی پارٹی، اٹلی میں فاشٹ پارٹی اور چین میں سابق سویت یونین میں کمیونسٹ پارٹی۔
- **دو جماعتی نظام:** دو جماعتی ن ظام میں دو بڑی سیاسی جماعتیں ایک سیاسی نظام میں کام کرتی ہیں۔ایک جماعتی حکومت تشکیل دیتی ہے اور دوسری حزب اختلاف کا رول انجام دیتی ہے۔اس طرح کے معاملہ میں سیاسی اقتدار دور بڑی سیاسی جماعتوں کے درمیان متبادل رہتا ہے۔جیسے برطانیہ میں لیبر اور کنزرویٹیو پارٹیاں، یا امریکہ میں ریپبلکن اور ڈیمورٹیک پارٹی۔
- **کثیر جماعتی نظام:** کثیر جماعتی نظام دو سے زیادہ جماعتیں ایک سیاسی نظام میں ہوتے ہیں۔لیکن عملی طور پر وہ حکمران جماعت یا حزب اختلاف مس ی منقسم ہوتے ہیں۔اس قسم کا جماعتی نظام ہندوستان، فرانس، سویڈن اور ناروے میں موجود ہے۔
- **ہندوستان میں جماعتی نظام :** ہندوستان کا جماعتی نظام مندرجہ بالا ذکر کئے گئے۔دونظاموں میں سے یکسر مختلف ہے۔یہ نہ ایک جماعتی نظام ہے اور نہ دو جماعتی نظام ہے۔ہندوستان کا سیاسی نظام کثیر جماعتی نظام ہے۔
- آزادی کے بعد کے ابتدائی سال بلاشبہ ہندوستان کی مابعد آزادی کے تاریخ کا تعارفی مرحلہ رہے ہیں۔قیادت کے آگے اس وقت جو بڑے چیالنجس تھے وہ اتحاد و یکجہتی کو برقرار رکھنا، سماجی و معاشی انقلاب کی ابتداء کرنا اور جمہوری نظام کی فعالیت کو یقینی بنانا تھا۔
- نئے دستور کے تحت ہندوستان میں ہونے والے پہلے عام انتخابات ہندوستانی جمہوریت کے لیے بلاشبہ بہت اہم تھے۔
- ہندوستان نے شروع سے عام حق بالغ رائے دہی کے اصول کو اپنایا۔مثال کے طور پر سوئٹزلینڈ میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق 1971ء میں عطا کیا گیا۔
- پہلے عام انتخابات کا انعقاد مختلف سماجی رکاوٹوں کی وجہ سے بھی دشوار تھا۔
- عوام کی اکثریت لکھنے پڑھنے سے ناواقف تھی۔وہ کیسے اپنے انتخاب کو ظاہر کر سکتے تھے۔
- ملک کے طوو عرض میں انتخابات سے متعلق عملی مسائل کو سلجھانے اور ان پر توجہ دینے کی غرض سے ایک ادارہ الیکشن کمیشن قائم کیا گیا۔
- ناخواندگی کی دشواری پر قابو پانے کے لیے الکشن کمیشن نے سیاسی پارٹیوں اور امیدواروں کو روزمرہ کی چیزوں میں نشانات دینے (الاٹ کرنے) کا انوکھا طریقہ اختیار کیا۔اس اختراعی طریقے کی وجہ سے تفصیلی ہدایات سے چھٹکارہ ملا اور صرف بصری شناخت کی ضرورت رہ گئی تھی۔
- آزاد ہندوستان کے پہلے تین عام انتخابات میں یعنی 1952 ، 1957 اور 1962 میں انڈین نیشنل کانگریس نے ایسی شاندار کامیابی حاصل کی کہ انتخابات میں حصہ لینے والی دوسری پارٹیوں کے لیے نشستیں نہ کے برابر تھیں۔
- جواہر لعل نہرو ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔
- دیگر پارٹیوں میں سے کسی نے بھی کل ووٹوں سے 11% ووٹ بھی حاصل نہیں کئے جبکہ کانگریس نے مسلسل 70% نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور لگ بھگ 45% ووٹ اس نے حاصل کئے۔کوئی دوسری پارٹی کانگریس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکی تھی۔
- ابتدائی برسوں میں کثیر جماعتی نظام اور آزاد و کھلی مسابقت کے ذریعہ جمہوریت کو پروان چڑھایا گیا۔
- ہندوستان کے دستوری ڈھانچہ اور جمہوری بنیادوں کی مضبوطی تھی جو تحریک آزادی سے حاصل ہوئی تھی کہ ہندوستانی سیاست میں کثیر جماعتی جمہوریت کو فروغ پانے کا موقع ملا۔

- ملک کو درپیش ابتدائی چیالنجس میں سے پہلا چیالنج لسانی بنیادوں پر ریاستوں کی تنظیم جدید کا مطالبہ تھا۔
- برطانوی دور میں ملک کو Presidencies (کلکتہ، مدراس اور ممبئی) اور کئی بڑے صوبوں جیسے مرکزی صوبہ اور برار میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ملک کا بڑا علاقہ دیسی حکمرانوں کے تحت تھا۔
- ایک زبان کے بولنے والے تمام لوگ جو متصلہ علاقوں میں رہتے تھے مطالبہ کرنے لگے کہ انہیں ایک علاحدہ ریاست کے تحت لایا جائے۔ اسی مقصد سے متحدہ کرناٹک (مدراس، میسور، ممبئی اور حیدرآباد کے کنڑی بولنے والوں کو ملا کر) متحدہ مہاراشٹرا، مہا گجرات تحریک، ٹرانگاؤ اور کوچن کو متحد کرنے اور سکھوں کے لیے پنجاب کی ریاست کو قائم کرنے کے مطالبات کئے جانے لگے۔
- ان تحریکوں میں سب سے طاقتور تحریک تلگو بولنے والوں کی تھی۔ جنہوں نے کانگریس سے مطالبہ کیا کہ لسانی ریاستوں کی تائید میں منظور کی گئی قدیم قراردادوں کو نافذ کرے۔
- آندھرا مہاسبھا جو برطانوی دور میں بھی فعال تھی، مدراس پریسڈنسی کے تلگو بولنے والے افراد کو متحد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ یہ تحریک آزادی کے بعد بھی جاری رہی۔
- کمیونسٹوں نے جو اس تحریک کی تائید کر رہے تھے 41 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- جواہر لعل نہرو لسانی ریاستوں کے خلاف نہیں تھے مگر ان کا خیال تھا کہ یہ وقت اس کے لیے موزوں نہیں ہے۔ اور یہ اس وقت کے قائدین کا متفقہ موقف تھا۔
- اکتوبر/1952 میں تلگو بولنے والوں کے لیے علیحدہ ریاست کا مطالبہ کرتے ہوئے 58 دن کی بھوک ہڑتال کے بعد پوٹی سری راملو کا انتقال ہوگیا۔
- نتیجتاً آندھرا اور تاملناڈو ریاستوں کا قیام عمل میں آیا۔ اگست 1953 میں لسانی بنیادوں پر ریاستوں کے قیام کے مسئلہ پر غور وخوص کے لیے ریاستوں کی تنظیم جدید کمیشن (SRC) قائم کیا گیا۔ جس میں فضل علی، کے۔ ایم۔ پائیکر اور ہردیاناتھ کنجرو ممبر تھے۔
- فضل علی کمیشن کی رپورٹ کی بنیاد پر ریاستوں کی تنظیم جدید کا قانون پارلمنٹ میں منظور کیا گیا۔ اس کی رو سے 14 ریاستیں اور چھ مرکزی علاقے تشکیل دیے گئے۔
- دستور کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر ہی منصوبہ بندی کمیشن قائم کیا گیا۔ نہرو کے نزدیک منصوبہ بندی صرف بہتر معیشیت نہ تھی بلکہ وہ بہتر سیاست کو بھی اس میں شامل سمجھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ منصوبہ ترقی کے ذریعہ ذات پات، مذہب، علاقہ اور طبقاتی تفریق کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انتشار پسند رجحانات کو ختم کر کے ہندوستان کو ایک مضبوط اور جدید قوم بنایا جاسکتا ہے۔
- پہلے پنج سالہ منصوبے میں زراعت پر خصوصی توجہ دی گئی اور اس کے علاوہ غذائی اجناس کی پیداوار میں اضافہ، ذرائع حمل ونقل ومواصلات کی ترقی اور سماجی خدمات کے فروغ کو اہمیت دی گئی۔ اس منصوبے میں ذریعے ہندوستان کو جلد از جلد صنعتیا نے پر زور دیا گیا۔
- پہلے پنج سالہ منصوبے میں بڑے بڑے ڈیموں کی تعمیر کے ذریعے سے زراعت کی ترقی پر توجہ دی گئی۔ ان ڈیموں کی تعمیر کا مقصد آبپاشی میں اضافہ اور بجلی کی پیداوار تھا۔ جس سے زراعت کے ساتھ صنعت کے شعبے کو بھی فائدہ پہنچا۔ زرعی پیداوار میں اضافے کے باوجود وہ اس قدر زیادہ نہ ہوسکا کہ کل آبادی کی ضروریات کی کفالت کر سکے۔
- دوسرے پنج سالہ منصوبے سے صنعتوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔
- جب ہندوستان آزاد ہوا تو اس وقت سرد جنگ شروع ہوچکی تھی اور دنیا کے ممالک دو گروہوں میں بٹ کر امریکہ یا روس کے کیمپ میں شریک ہوچکے تھے۔

- جواہر لعل نہرو نے کسی بھی کیمپ میں شرکت نہ کرنے کی پالیسی اپنائی اور دونوں ممالک سے مساوی فاصلہ پر برقرار رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی میں آزادانہ موقف اپنایا۔
- انہوں نے ایسے دیگر ممالک سے دوستی کی جو اسی دوران آزاد ہوئے تھے اور مماثل خارجہ پالیسی اختیار کرنا چاہتے تھے۔ ان ممالک میں انڈونیشاء، مصر، یوگوسلاویہ اور دیگر ممالک شامل تھے۔ ان تمام نے مل کر ناوابستگی کی تحریک کو شروع کیا۔
- اپنے قریبی پڑوسیوں کے لیے جواہر لعل نہرو نے ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی پالیسی کو اپنایا جسے پنچ شیل کہا جاتا ہے۔
- پہلی جنگ 1948 میں کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کے ساتھ اور دوسری جنگ 1962 میں چین کے ساتھ ہوئی۔
- اسی عرصے میں ریاست میں معاشی عنوان پر انتشار شروع ہوا جو مذہبی رنگ اختیار کر گیا۔ ریاست میں اراضی اصلاحات کی وجہ سے جن زمینداروں کو نقصان اٹھانا پڑا ان میں اکثر ہندو تھے۔ انہیں تحدید اراضی قانون کے تحت زائد زمینات سے ہاتھ دھونا پڑا۔ جبکہ اس معاشی پروگرام سے استفادہ حاصل کرنے والے اکثر لوگ مسلم تھے۔
- 1950-1990 کے دوران مرکزی حکومت نے کئی بار یہ کوشش کی کہ جموں و کشمیر کی خودمختاری کو گھٹا کر دوسری ریاستوں کے مماثل کر دیا جائے۔ اس کے نتیجے میں کشمیری عوام کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا اور 1990 کی دہائی میں کشمیر کی آزادی تحریک شروع ہونے کا سبب بنا۔ ان ہی برسوں میں کئی ہندو خاندانوں کو وادی کشمیر میں اپنی رہائش ترک کر کے ملک کے دوسرے حصوں کو منتقل ہونا پڑا۔
- ہندوستان اس وقت جنگوں کے لیے پوری طرح تیار نہیں تھا۔ خصوصاً 1962 کی جنگ میں ہمیں بھاری جانی اور مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔
- 1964ء میں نہرو کے انتقال کے بعد یہ سوال اٹھ کھڑا ہوا کہ کیا جمہوریت خود بہ خود پنپ سکتی ہے یا دیگر ملکوں کی طرح وہ اپنے اقدار کھو بیٹھے گی۔ تاہم کانگریس نے حکومت کے لیے لال بہادر شاستری کو منتخب کر کے جانشینی کے مسئلہ کو حل کر لیا۔
- لال بہادر شاستری کے آگے کئی مسائل سلسلہ وار کھڑے تھے جو ہندوستان کے بنیادی اقدار اور اہداف کے لیے چیالنج تھے۔ ان میں سے ایک جنوب میں ڈی ایم کے کی شروع کردہ مخالف ہندی تحریک تھی۔ جس نے یکجہتی اور اتحاد کو خطرہ میں ڈال دیا تھا۔
- 1965ء میں پاکستان سے ہونے والی جنگ بھی تھی۔ 1965 میں لال بہادر شاستری کی بے وقت موت کے بعد اندرا گاندھی کو وزیر اعظم منتخب کیا گیا۔
- 1963ء میں جب سرکاری زبانوں کا قانون منظور ہوا تو DMK نے سمجھا کہ یہ ہندی کو سارے ملک پر مسلط کرنے کی کوشش ہے۔ اس لیے اس نے ریاست بھر میں ہندی کے خلاف تحریک شروع کر دی۔ انہوں نے ہڑتالیں اور دھرنے دیے۔ پُتلے جلائے، یہاں تک کہ ہندی کتابوں اور دستور کے صفحات کو بھی جلا ڈالا۔
- ہندی سائن بورڈس پر کئی جگہ کالک مل دی گئی۔ پولیس اور احتجاجیوں کے درمیان کھلے مقابلے ہوئے۔
- حکومت نے ہندی کے علاوہ انگریزی کے استعمال کو نافذ کیا اور غیر ہندی داں کو کئی مراعات دی۔
- دونوں مرتبہ وزرائے اعظم نے نہرو اور شاستری دونوں کے لیے اپنے ذاتی موقف سے زیادہ قوم کے اتحاد و یکجہتی عزیز تھی۔
- 1967ء کے انتخابات ہندوستان کی تاریخ کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہوئے۔ ان انتخابات میں معلوم ہوا کہ انتخابات اپنا وجود منوانے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور انہیں غیر سنجیدگی کے ساتھ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔
- کانگریس پارٹی کو اپنے دور کی بدترین ہزیمت کا شکار ہونا پڑا۔ اسے حکومت بنانے کا موقع تو ملا لیکن انتہائی سادہ اکثریت کے ساتھ (284 نشستوں)، جو آزادی کے بعد سب سے کم اکثریت تھی۔

- کانگریس کئی ریاستی اسمبلیوں میں شکست کھا گئی۔ جیسے بہار، یوپی، راجستھان، پنجاب، مغربی بنگال، اڑیسہ، مدراس اور کیرلا۔
- ہندوستان میں یہ ایک بڑی تبدیلی تھی۔ وہ پارٹی جو 30 سال سے مسلسل حکمرانی کر رہی تھی۔ اب اسے سخت مقابلہ درپیش تھا۔
- کانگریس کو سب سے زیادہ نقصان تاملناڈو اور کیرلا میں ہوا۔ تامل ناڈو میں DMK نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔
- آندھرا پردیش میں تلنگانہ کی علاحدگی کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ اس تحریک کی قیادت عثمانیہ یونیورسٹی کے طلباء کر رہے تھے جن کی بنیادی شکایت یہ تھی کہ ترقی کے ثمرات سے ریاست کے صرف بعض حصے ہی فائدہ اٹھا رہے تھے۔
- آسام کے قبائلی اضلاع کھاسی، جنتیا اور گارو ہلز کو علیحدہ کر کے دسمبر 1969 میں ایک نئی ریاست میگھالیہ کے نام سے بنائی گئی۔
- پنجاب کا قیام 1966 میں ہونے کے باوجود اس کا اپنا صدر مقام نہیں تھا۔
- 1968-69 کے دوران چنڈی گڑھ کو پنجاب کے حوالے کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کئی مظاہرے ہوئے جو ہریانہ اور پنجاب دو ریاستوں کا صدر مقام بنا ہوا تھا۔
- مہاراشٹرا میں یہ پرزور مطالبہ جاری تھا کہ بمبئی صرف مہاراشٹرا والوں کے لیے ہو۔ اس کی قیادت شیوسینا کر رہی تھی۔ جس کا مقصد جنوبی ہند کے باشندوں کو روکنا تھا۔ جو اس کے خیال میں شہر کی ساری ملازمتوں پر قبضہ کر رہے تھے۔
- 1971 میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور ہندوستان نے بنگلہ دیش کو آزاد کرانے اور اسے ایک آزاد ملک کا موقف دلانے میں کامیابی حاصل کی۔
- اندرا گاندھی نے نئی پالیسیوں اور پروگراموں کو متعارف کراتے ہوئے کانگریس کو ایک نئی راہ پر ڈال دیا۔ اس کی وجہ سے وہ پارٹی کی تنظیم پر قابو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئیں۔
- جنگ میں کامیابی کے فوری بعد کانگریس نے مشہور نعرہ ''غریبی ہٹاؤ'' استعمال کرتے ہوئے 1971 کے عام انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کر لی۔ اس کی وجہ سے اندرا گاندھی کی مقبولیت بھی عروج پر پہنچ گئی۔
- 1972 کے ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات میں بھی کانگریس نے اندرا گاندھی کی مقبولیت کی لہر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہترین مظاہرہ کیا۔ پارٹی اور پارلیمنٹ دونوں اب اندرا کے قابو میں تھے۔
- 1973 میں دستور کے بنیادی ڈھانچہ سے متعلق عدلیہ نے ایک یادگار فیصلہ دیا، جس کے ذریعہ دستور میں من مانی ترمیم کے حکومتی اختیار پر روک لگ گئی۔
- 1973 کی عرب اسرائیل جنگ کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا اور حکومت شدید دباؤ میں آ گئی۔
- افراط زر دواشیا کے ماتحیاج کی قیمتوں میں اضافہ، غذائی اجناس کی قلت اور بے روزگاری سے بھی حکومت کی بدنامی ہو رہی تھی۔
- جے پرکاش نارائن کی قیادت میں ساری اپوزیشن پارٹیاں متحد ہو گئیں اور کانگریس کے خلاف اور خصوصاً اندرا گاندھی کے خلاف مسلسل احتجاج کرنے لگیں۔ اس تحریک کو جے پی تحریک بھی کہا جاتا ہے اور بہار و گجرات میں اس کا بڑا اثر تھا۔
- حکومت نے نظم وضبط کی برقراری کے بہانے شہری حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے قوانین بنا کر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کیا۔
- 1971 کے انتخابات میں عوامی نمائندگی کے قانون کی بعض دفعات کے خلاف ورزی کرنے پر الہ آباد ہائی کورٹ نے اندرا گاندھی کو لوک سبھا سے رکنیت کو ختم کر دیا۔ لیکن اندرا گاندھی نے سپریم کورٹ سے مہلت (Stay) حاصل کر لیا۔
- کچھ وقت کے بعد جب جے پی تحریک زور پکڑنے لگی تو حکومت نے ایمرجنسی کا اعلان کر دیا۔ اور اسے نظم وضبط کے برقراری اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے ضروری قرار دیا۔

- ایمرجنسی کے نفاذ سے جمہوریت معطل ہوکر رہ گئی۔حکومت نے نظم وضبط کی برقراری کے عنوان سے کئی سخت اقدامات کئے۔اکثر بنیادی حقوق کو معطل کردیا گیا۔من مانی، گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں اور شہری حقوق کی خلاف ورزی کی کئی مثالیں سامنے آئیں۔
- اس دور کا سب سے اہم کام 42ویں دستوری ترمیم ہے۔جس سے کئی اہم تبدیلیاں واقع ہوئیں۔
- پارلیمانی حکومت وہ ہوتی ہے جس میں عاملہ (وزیراعظم کی سرکردگی میں وزراء کی کونسل) اپنے عہدے کی تشکیل وعہدہ پر برقراری کے لئے مقنّنہ کی مرہون منت ہوتی ہے۔اس کو ذمہ دار حکومت کا بینی حکومت اور وزیراعظم کی حکومت وغیرہ بھی کہا جاتا ہے برطانیہ اس طرز حکومت کی قدیم مثال ہے۔
- اس کے علاوہ کئی ممالک جیسے آسٹریلیا، کینڈا، ہندوستان جاپان وغیرہ اس نظام حکومت کو اپنائے ہیں۔پروفیسر گارنر کے مطابق پارلیمانی حکومت ایک ایسا نظام ہے جس میں حقیقی عاملہ کابینہ یا وزراء اپنی سیاسی پالیسیوں اور افعال کے لئے فوری اور قانونی طور پر مقنّنہ کے آگے جوابدہ ہوتی ہے۔فوری یا آخر کار رائے دہندوں کے آگے جوابدہ ہوتی ہے۔
- صدارتی حکومت وہ ہوتی ہے جس میں عاملہ اپنے کسی بھی عمل کے لئے مقنّنہ کے آگے جوابدہ نہیں ہوتی۔یہ واحد عاملہ حکومت، متعینہ معیاد حکومت اور غیر ذمہ دار حکومت کے طور پر جانی جاتی ہے۔اس نظام کے تحت ایک واحد شخص، صدر تمام عاملانہ فرائض انجام دیتا ہے۔صدر اور اراکین مقنّنہ دستور میں بیان کردہ متعینہ معیاد کے لئے اپنے عہدہ پر فائز ہوتے ہیں اور برسر اقتدار رہتے ہیں۔صدر راست طور پر عوام کے ذریعہ منتخب ہوتا ہے۔جو ایک انتخابی کالج تشکیل دیتے ہیں۔
- مزید صدر اور اراکین مقنّنہ اپنے اختیارات وفرائض کی انجام دہی میں دوسروں کو جوابدہ نہیں ہوتے ۔یہ نظام مانٹسکو کے پیش کردہ نظریہ تفریق اختیارات پر مبنی ہوتا ہے۔ریاستہائے متحدہ امریکہ اس نظام کی قدیم مثال ہے۔
- یہ نظام ہم کو مختلف لاطینی امریکی اور آفریقی ممالک جیسے ارجنٹینا، بولیویا، چلی، کانگو، میکسیکو، پیرو، پیروگوائے، زائر وغیرہ میں دکھائی دیتا ہے۔پروفیسر گارنر صدارتی حکومت کی تعریف اس طرح کرتا ہے کہ ''صدارتی حکومت وہ ہوتی ہے جس میں عاملہ اپنی معیاد اور سیاسی پالیسیوں کے لئے مقنّنہ سے دستوری طور پر آزاد ہوتی ہے۔''

کثیر جوابی سوالات

(1) آسام سے ریاست میگھالیہ ڈسمبر _____ سال میں تشکیل پائی۔

1968(A) 1969ء(B) 1970ء(C) 1971(D)

(2) 1971ء میں کونسے ملک میں خواتین کو حق رائے دہی عطاء کی گئی۔

(A) سوئزرلینڈ (B) ملیشیاء (C) انڈونیشیاء (D) سنگاپور

(3) برطانوی دور میں یہ تنظیم کارکرد تھی۔

(A) روینداابھارتی (B) آندھرامہاسبھا (C) آندھرااکلاکشترم (D) کوئی نہیں

(4) پارلیمان نے ریاستوں کی تنظیم جدید کا قانون منظور کیا۔

1954ء(A) 1955ء (B) 1956ء (C) 1971ء (D)

(5) ہندوستان میں پہلے عام انتخابات کس سال ہوئے

1952ء(A) 1957ء (B) 1962ء (C) 1972ء (D)

(6) زرعی اور صنعتی شعبہ میں ترقی کے لئے ضروری ہے۔

(A) بنک (B) سوسائٹی (C) ڈیم (D) کوئی نہیں

(7) دوسرے پنج سالہ منصوبے میں اہمیت دی گئی۔

(A) صنعتی شعبہ (B) روزگار (C) زرعی شعبہ (D) خود مکتفی پروگرامس

(8) پنچ شیل معاہدہ ان ممالک کے درمیان ہوا۔

(A) ہندوستان۔ برطانیہ (B) ہندوستان۔چین (C) چین۔ برطانیہ (D) چین۔ جاپان

(9) سبز انقلاب کا تعلق تھا۔

(A) آبپاشی نظام کی مہارت (B) کھادوں کا استعمال (C) بیجوں کا انتخاب (D) ان تمام سے

(10) اس دفعہ کے تحت جموں کشمیر کو خصوصی موقف دیا گیا ہے۔

(A) دفعہ 324 (B) دفعہ 266 (C) دفعہ 342 (D) دفعہ 370

جواب

C(10 D(9) B(8) A(7 C (6) B (5) B (4) C(3) A(2) B (1)

- 1975ء سے 1985ء کا دور ہندوستانی جمہوریت کے لئے آزمائشی دور تھا۔ اس کا آغاز ایمرجنسی کے دور سے ہوا جس میں بنیادی جمہوری حقوق بھی مسترد کر دیئے گئے تھے اور اختتام راجیو گاندھی کی قیادت میں کانگریس کی شاندار انتخابی کامیابی کی صورت میں ہوا۔
- سیاسی نظریات جیسے سوشلسٹ، ہندو قوم پرست، کمیونسٹ فروغ پائے۔ طبقات جیسے کہ کسان، دلت، پسماندہ طبقے، اور علاقے بھی نمایاں ہونے لگے۔ اور اپنے اپنے مفادات کی تکمیل کا مطالبہ کرنے لگے۔ اسی دوران کئی غیر سیاسی تحریکیں بھی شروع ہوئیں مثلاً ماحولیات کی تحریکیں، خواتین کی تحریکیں، شہری حقوق کی تحریکیں، خواندگی کی تحریکیں وغیرہ اور یہ سماجی تبدیلی کا طاقتور ذریعہ بنیں۔
- جنوری 1977ء میں جب انتخابات کا اعلان ہوا سبھی حیرت زدہ رہ گئے کیونکہ کسی نے بھی اس کی توقع نہیں کی تھی۔ اندرا گاندھی نے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا، صحافت پر پابندی ختم کر دی اور وہ تمام پابندیاں بھی برخواست کر دیں جسکی وجہ سے نقل وحرکت کی آزادی، جلسے جلوس وغیرہ پر پابندی تھی۔
- تمام بڑی مخالف پارٹیوں نے متحد ہو کر کانگریس کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی۔ کانگریس (او)، سوتنتر ا پارٹی، بھارتیہ جن سنگھ، بھارتیہ لوک دل اور سوشلسٹ پارٹی نے آپس میں اتحاد کیا اور جنتا پارٹی قائم کی۔ کانگریس کے بعض قائدین جیسے جگجیون رام نے کانگریس کو چھوڑ کر مخالف کانگریس محاذ میں شامل ہو گئے۔
- دوسری اہم پارٹیوں جیسے DMK، SAD، اور CPI(M) نے اپنی علاحدہ شناخت باقی رکھتے ہوئے کانگریس کے خلاف جنتا پارٹی کے محاذ کی تائید کرنے کا فیصلہ کیا۔ تجربہ کار قائدین جیسے جئے پرکاش نارائن، آچاریہ جے بی کرپلانی نے مخالف کانگریس اور مخالف ایمرجنسی پارٹیوں کو متحد کرنے میں اہم رول ادا کیا۔
- **BLD**۔ بھارتیہ لوک دل۔ سوشلسٹوں کی جانب سے تشکیل دی گئی پارٹی جس کا مقصد ہندوستانی کسانوں کے مفادات کا تحفظ تھا۔ یہ زیادہ تر اتر پردیش میں سرگرم تھی۔
- **کانگریس (او)**۔ کانگریس پارٹی کے قدامت پسند گروہ جنہوں نے علاحدہ پارٹی بنائی۔ وہ اندرا گاندھی کی پالیسیوں کی مخالفت کرتے تھے۔

- **CPI(M)**۔کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا(مارکسسٹ)قومی سطح کی ایک پارٹی جس نے انقلابی اصلاحات اراضی، ٹریڈ یونین اور سوشلسٹ پالیسیوں کے لئے جدوجہد کی۔
- **DMK**۔ڈراوڈا منیترا کذاگم۔ٹاملناڈو کی ایک پارٹی جس نے وسیع تر خودمختاری، ریاستوں کے اختیارات کے لئے جدوجہد کو اپنا مقصد بنایا اور اس نے ریاست میں ہندی کے نفاذ کی سختی سے مخالفت کی۔
- **جن سنگھ**۔ایک ہندو قوم پرست پارٹی جو شمالی ریاستوں تک محدود تھی۔
- **SAD**۔شرومنی اکالی دل۔پنجاب کی ایک پارٹی جو خاص کر سکھوں کے مفادات کی تکمیل کے غرض سے تشکیل دی گئی۔اور یہ عموماً گردواروں کے قریب منظّم تھی۔اس لیے یہ ایک نیم مذہبی رول والی پارٹی ہے۔یہ بھی ریاستوں کے لئے وسیع تر خودمختاری کی حامی ہے۔
- ہندوستانی جمہوریت کے تاریخی انتخابات تھے۔پہلی مرتبہ کانگریس پارٹی کو قومی سطح پر شکست ہوئی۔اس دوران جناب نیلم سنجیورڈی 26 جنوری 1977ء کو لوک سبھا کے 6ویں اسپیکر منتخب ہوئے۔بعدازاں وہ بلا مقابلہ صدر جمہوریہ ہند نامزد ہوئے۔
- تمام جماعتوں نے ان کی غیر مشروط تائید کی وہ ہندوستان کے 6ویں صدر جمہوریہ کے عہدے پر 25 جولائی 1977ء کو فائز ہوئے۔
- یہ واقعہ مخلوط حکومت کے سیاسی افکار کے آغاز کا نقیب ثابت ہوا اس سے روایتی سیاست کے بجائے عظیم مدبرانہ شخصیات اور اعلیٰ معیار کے افراد کو منتخب کرنا جدید سیاست کے لیے نئی راہ کے طور پر ہموار ہوئی۔
- **نیلم** سنجیورڈی نے اپنی میعاد کے دوران تین وزیراعظم مراری دیسائی، چرن سنگھ اور اندرا گاندھی کے ساتھ کام کیا۔
- فتح یاب جنتا پارٹی نے اپنے آپ کو مزید مستحکم کرنے کی غرض سے 9 ریاستوں میں قائم کانگریس حکومتوں کو برطرف کر دیا۔
- اتر پردیش، مدھیہ پردیش، راجھستان اور بہار میں جنتا پارٹی، مغربی بنگال میں CPI(M) اور ٹاملناڈو میں DMK کی کامیابی سے مرکزی حکومت کے اس دلیل کی تائید ہوئی۔
- جنتا پارٹی نے اس دعویٰ کے ساتھ اقتدار حاصل کیا تھا کہ وہ جمہوریت کی بحالی اور مطلق العنانیت کے خاتمہ کے لئے کام کرے گی۔لیکن اس کے اتحادیوں میں نااتفاقی اور انتشار نے اسکی حکمرانی پر بہت برا اثر ڈالا۔اور یہ دور حکومت داخلی جھگڑوں اور انحرافات کا شکار رہا۔ پارٹی میں گروہی جھگڑوں کی وجہہ سے یہ حکومت صرف تین سال کی مدت میں زوال پذیر ہوگئی۔
- 1980ء میں کانگریس اقتدار پر واپس ہوئی۔اس نے 9 ریاستوں میں برسراقتدار غیر کانگریسی اور جنتا پارٹی کی حکومتوں کو برطرف کرتے ہوئے ''جیسے کو تیسا'' کر دکھایا۔کانگریس نے تمام ریاستوں میں کامیابی حاصل کی سوائے ٹاملناڈو اور مغربی بنگال کے۔
- جنتا پارٹی اور کانگریس پارٹی دونوں کے اس عمل نے وفاقی اصولوں کو کمزور کر دیا اور مرکزیت کو تقویت بخشی۔اسکی وجہہ سے ملک کے اتحاد وسالمیت کو بعض پر خطر چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔
- اکثر ریاستوں کے عوام نے خود کو الگ تھلگ اور اجنبی محسوس کیا اور مرکز سے وسیع تر خودمختاری کی مانگ کرنے لگے اور بعض مواقع ایسے بھی آئے کہ ہندوستان سے علاحدگی کے متمنی ہوگئے۔
- اسی دوران غیر کانگریسی علاقائی پارٹیاں جیسے SAD اور DMK نے اتحاد کر کے مشترکہ محاذ بنایا تاکہ قومی سطح پر فیصلہ سازی، وسیع تر مالیاتی خودمختاری، ریاستی معاملات میں مرکز کی کم تر مداخلت، گورنر کے اختیارات کے غلط استعمال اور صدر راج کے ظالمانہ نفاذ پر اتفاق رائے پیدا کریں۔
- این۔ٹی۔آر نے 1982ء میں اپنی 60ویں سالگرہ کے موقع پر انہوں نے تلگودیشم پارٹی قائم کی۔ان کا ادعا تھا کہ تلگودیشم پارٹی کے قیام کا مقصد تلگو بولنے والے لوگوں کی عزت نفس اور توقیر کا تحفظ ہے۔

- سرکاری مدارس میں دوپہر کے کھانے کی اسکیم، غریبوں کے لئے دوروپے کلو چاول کی فراہمی کی اسکیم اور شراب پر امتناع وغیرہ۔ ان عوامی شہرت کے حامل اسکیموں کی وجہ سے 1982ء کے انتخابات میں تلگودیشم پارٹی نے شاندار کامیابی حاصل کی۔
- تاہم 1984ء میں جب این ٹی آر سرجری کے لئے امریکہ گئے ہوئے تھے تو گورنر نے انہیں بلا جواز کے برطرف کر دیا۔ گورنر نے این بھاسکر راؤ کو چیف منسٹر مقرر کیا جو تلگودیشم پارٹی سے منحرف ہو کر کانگریس میں جا ملے تھے۔
- امریکہ سے واپسی پر این ٹی آر نے گورنر کے اس اقدام کو چیلنج کیا اور ثابت کیا کہ اسمبلی کے ارکان کی اکثریت ان کی تائید میں ہے۔ ایک مہینے کی جدوجہد کے بعد مرکزی حکومت نے گورنر کو تبدیل کر دیا۔
- نئے گورنر نے دوبارہ این ٹی آر کا تقرر بہ حیثیت چیف منسٹر کے کیا۔ اس ظالمانہ برطرفی کے خلاف جدوجہد میں این ٹی آر کی حمایت کئی پارٹیوں نے کی جو دیگر ریاستوں میں برسر اقتدار تھیں مثلاً CPI(M)، DMK، SAD، نیشنل کانفرنس وغیرہ۔
- 1970 کے دہے کے آخر میں عوامی ناراضگی ایک سماجی تحریک میں تبدیل ہوگئی۔ جسکی قیادت آل آسام اسٹوڈنٹس یونین (AASU) کر رہی تھی۔
- اکالی دل نے 1978ء میں جنتا پارٹی کے دور حکومت میں کئی قراردادیں منظور کیں اور مرکزی حکومت سے ان کو نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔
- اکالی دل کا سب سے اہم مطالبہ یہ تھا کہ ریاستوں کو زائد اختیارات دینے اور اختیارات کو غیر مرکوز کرنے کے لئے دستور میں ترمیم کی جائے۔
- کانگریس اور اکالی دل میں بڑھتی انتخابی مسابقت نے حالات کو اور بگاڑ دیا۔ اکالی دل حکومت کی برطرفی اور 1980ء میں کانگریس کی اقتدار پر واپسی نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور سکھوں میں یہ خیال جڑ پکڑ گیا کہ انکے خلاف امتیاز برتا جا رہا ہے۔ کئی ناخوشگوار واقعات کی وجہ سے سکھوں اور مرکزی حکومت میں فاصلے مزید بڑھ گئے۔
- بھنڈارں والے نے جو سکھ جنگجو گروپ کا لیڈر تھا علاحدگی پسندی کی ترغیب دینی شروع کی اور علاحدہ سکھ ریاست خالصتان کی تشکیل کا مطالبہ کرنے لگا۔ یہ دور ریاست میں شورشوں اور فسادات کا دور تھا۔
- انتہا پسندوں نے پنجاب میں سکھوں اور غیر سکھ برادری کے لوگوں پر بھی کٹر روایتی طرز زندگی کو نافذ کرنے کی کوشش کی۔ اس تنازعہ نے فرقہ واریت کا رنگ اختیار کر لیا۔ غیر سکھ برادری کے لوگوں پر حملے کئے گئے۔
- آخر کار سکھ علاحدگی پسند گروپوں نے ایک مرتبہ سنہری گردوارہ پر قبضہ کر لیا تو اس عمارت کو انتہا پسندوں سے خالی کروانے کے لئے فوج گردوارے میں داخل ہوگئی۔ لیکن فوج کے داخلہ کو سکھوں کی عبادتگاہ کی بے حرمتی تصور کیا گیا اور سکھوں میں علاحدگی پسندی مزید بڑھ گئی۔
- اس تمام کشیدگی کا نتیجہ 1984ء میں وزیر اعظم اندرا گاندھی کے قتل کی صورت میں ظاہر ہوا
- راجیو گاندھی کے وزیر اعظم بننے کے بعد، انہوں نے شرومنی اکالی دل کے ساتھ مذاکرات کئے اور SAD کے صدر سنت لونگوال سے معاہدہ کیا۔ پنجاب میں تازہ انتخابات کروائے گئے اور SAD کو کامیابی بھی حاصل ہوگئی لیکن امن کا یہ دور نہایت مختصر ثابت ہوا کیونکہ انتہا پسندوں نے سنت لونگوال کو قتل کر دیا۔
- آخر کار انتہا پسندوں کے ساتھ عوام کی ہمدردیاں ختم ہو جانے سے 1990ء کے اواخر میں پنجاب میں امن بحال ہو گیا۔
- راجیو گاندھی کی قیادت میں کانگریس نے انتخابات میں فقید المثال کامیابی حاصل کی۔
- راجیو گاندھی نے پنجاب، آسام، میزوروم اور پڑوسی ملک سری لنکا کے ساتھ امن کی شروعات میں پہل کی۔ ہندوستان کی جانب سے دو متحارب گروپوں (علاحدگی پسند ٹامل باشندوں اور سنہالی حکومت) کے مابین امن کے قیام کے لئے اپنی فوج روانہ کی۔ لیکن یہ ایک تباہ کن مہم ثابت ہوئی کیونکہ اسے نہ ٹامل باشندوں نے قبول کیا اور نہ ہی سری لنکا کی حکومت نے اور آخر کار 1989ء میں فوج کو واپس ہونا پڑا۔

- راجیو گاندھی کا احساس تھا کہ ملک کی ترقی پر مکمل توجہ دینے کے باوجود اس کے ثمرات حقیقی استفادکنندگان تک نہیں پہنچ پا رہے ہیں۔
- ایک مشہور تقریر کے دوران انہوں نے کہا کہ خرچ کئے جانے والے ہر روپے میں سے صرف 15 پیسے ہی غریبوں تک پہنچتے ہیں۔
- راجیو گاندھی کا ایقان تھا کہ ہندوستان کو جدید ٹکنالوجی خاصکر کمپیوٹر اور مواصلاتی ٹکنالوجی کو اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔انہوں نے اس سمت قدم بڑھاتے ہوئے ہندوستان میں مواصلاتی انقلاب برپا کر دیا۔
- 1989ء کے انتخابات میں انتظامیہ اور سیاسی حلقوں میں رشوت ستانی کا مسئلہ غیر کانگریسی پارٹیوں کے لئے نہایت اہم انتخابی مسئلہ بن گیا۔ایک بار پھر غیر کانگریسی پارٹیوں نے اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آپس میں اتحاد کیا تو کانگریس کے لئے کامیابی ممکن نہ ہوسکی۔
- کانگریس نے انتخابات میں قابل لحاظ نشستوں پر کامیابی حاصل کی لیکن حکومت بنانے کی بقدر اکثریت اسے حاصل نہ ہوئی۔لہٰذا پہلی مخلوط حکومت وی پی سنگھ کی قیادت میں جنتا دل پارٹی نے تشکیل دی۔
- 1990 کا دہا ہندوستان کی مابعد آزادی کی تاریخ میں نمایاں تبدیلیوں کا دہا تھا۔مسابقتی کثیر پارٹی نظام میں تبدیلی کے بعد اب یہ تقریباً ناممکن ہوگیا کہ کوئی واحد سیاسی پارٹی اپنے بل پر نشستوں کی اکثریت حاصل کرلے اور حکومت تشکیل دے۔
- 1989ء کے بعد سے قومی سطح پر تشکیل دی گئی تمام حکومتیں یا تو مخلوط حکومتیں تھیں یا پھر اقلیتی نشستوں کی حامل حکومتیں تھیں۔کئی قومی اور علاقائی پارٹیوں کو مرکزی حکومت تشکیل دینے کے لئے اتحاد کرنا لازمی ہوگیا۔
- ابتدائی مخلوط حکومتیں انتہائی غیر مستحکم تھیں اور وہ اپنی میعاد کی تکمیل بھی نہ کر پائیں۔لیکن بعد میں بننے والی مخلوط حکومتوں نے مشترکہ پروگراموں کو اپنایا اور اپنی حامی پارٹیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے کوآرڈنیشن کمیٹیاں قائم کیں۔
- جیسے کہ بی جے پی کی زیر قیادت نیشنل ڈیموکراٹک الائنس کی مخلوط حکومت اور کانگریس کی زیر قیادت یونائیٹڈ پروگریسیو الائنس کی مخلوط حکومت نے اپنی میعاد کی تکمیل کی۔مزید یہ کہ UPA ایسی پہلی مخلوط حکومت بنی جو دوبارہ منتخب ہوئی۔
- بائیں بازو کی پارٹیوں نے یعنی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا(CPI) ، فارورڈ بلاک، انقلابی سوشلسٹ پارٹی، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ (CPM) نے ملکر بایاں محاذ تشکیل دیا اور 1977ء میں مغربی بنگال میں انتخابات میں کامیابی حاصل کرکے CPM کے جیوتی بسو کی قیادت میں حکومت تشکیل دی۔
- آپریشن بارگا کے نتیجے میں زمیندار، بارگہ داروں کو جبری طور پر زمینوں سے بے دخل کرنے سے باز آگئے۔درحقیقت بارگا داروں کے حقوق کو موروثی اور بعد میں مستقل کر دیا گیا۔
- آپریشن بارگا اور پنچایت راج کے نفاذ سے بایاں محاذ دیہی آبادی کی قابل لحاظ تائید حاصل کرنے میں کامیاب رہا اور 2006ء تک متعدد بار انتخابات میں بائیں محاذ نے کامیابی حاصل کی۔یہ جمہوری انداز میں ریاست کے عوام کی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے مختلف راستوں میں سے ایک تھا۔
- بھارتیہ جنتا پارٹی نے اس سیاسی رجحان کی قیادت کی کہ ہماری قوم کی تعمیر آبادی کی اکثریت کے یعنی ہندوؤں کے مذہبی تشخص کی اساس پر ہونی چاہیے۔
- سیاسی رجحان 1980ء تک ہندوستانی سیاست کے حاشیوں پر تھا۔مثال کے طور پر 1984ء کے انتخابات میں بی جے پی نے لوک سبھا میں صرف دو نشستیں حاصل کی تھیں۔لیکن جب اس پارٹی نے ایودھیا مسئلہ کو اٹھایا تو وہ شہرت حاصل کرنے لگی۔اس نے فیصلہ کیا کہ مسجد کے مقام پر مندر کی تعمیر کی مہم چلائے گی جس کے بارے میں ان کا دعویٰ تھا کہ وہ رام چندر جی کی پیدائش کا مقام ہے۔

- 1990ء میں بی جے پی لیڈر ایل کے اڈوانی نے سومناتھ سے ایودھیا تک اس مطالبہ کی حمایت میں ''رتھ یاترا'' نکالی۔اس مہم کے دوران بی جے پی نے اس بات پر بحث چھیڑدی کہ سیکولر سیاست میں اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے ہندو اکثریت کے مفادات کونظرانداز کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔
- اس مہم کی وجہ سے سماج فرقہ وارنہ خطوط پر تقسیم ہوگیا اور بے شمار فرقہ وارانہ فسادات ہوئے اور بہار میں ایل کے اڈوانی کی گرفتاری کے ساتھ اس مہم کا اختتام ہوا۔
- انتخابی مہم کے دوران سری لنکا کے ٹامل علاحدگی پسند گروپ LTTE نے سری لنکا کو ہندوستانی فوج روانہ کرنے کے لئے انتقام کے طور پر راجیو گاندھی کا قتل کردیا۔
- راجیو گاندھی کے قتل کے بعد چلی ہمدردی کی لہر میں کانگریس نے مرکز میں اقتدار حاصل کرلیا لیکن بی جے پی کی عددی طاقت لوک سبھا میں 120 کو پہنچ گئی۔
- 1992ء میں مندر کی مہم چلاتے ہوئے ایودھیا میں جمع ہوئے ہجوم نے مسجد کو شہید کردیا۔اس واقعہ کی وجہ سے بڑے پیمانے پر احتجاج ہوئے اور فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی جس میں ہزاروں لوگ مارے گئے۔
- 1991ء میں جب وی پی سنگھ حکومت کا زوال ہوگیا تھا، ملک شدید معاشی بحران سے دوچار تھا۔اسکے بیرونی زرمبادلہ کے ذخائر ختم ہوچکے تھے جن کے ذریعے قرضوں اور درآمدات کے لئے ادائیاں کی جاتی ہیں۔اس کا مطلب یہ تھا کہ فوری مزید قرض حاصل نہ کیا گیا تو ہندوستان دوسرے ملکوں کو ادائی نہ کرنے کی وجہ سے خاطی قرار پائے گا۔
- 1992ء میں پی وی نرسمہاراؤ کی زیر قیادت قائم ہوئی کانگریس کی نئی حکومت نے انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (IMF) سے قرض کے لئے مذاکرات کئے تاکہ اس بحران سے نکلا جاسکے۔IMF نے قرض جاری کرنے کے لئے چند سخت شرائط رکھے (جسے اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ پروگرام کہا گیا) جسکی بنیاد پر ہندوستان کو لبرلائزیشن (آزادیانے) کی پالیسی پر عمل کرنے پر مجبور ہونا پڑا
- بیسویں صدی کے اختتام تک ہندوستان بین الاقوامی بازار میں پہنچنے پر مجبور ہوچکا تھا۔ہندوستان میں ایسی جمہوریت فروغ پارہی تھی جس میں مختلف طبقات کی اپنی آواز تھی اور انتشار پسند فرقہ وارانہ سیاسی حرکت پذیری ملک اور سماج کے امن کے لئے خطرہ بنی ہوئی تھی۔
- ہندوستان نے اپنے پچاس سالہ آزمائشی دور میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نسبتاً طاقتور معیشت اور مضبوط و مستحکم جمہوری سیاست کی تعمیر میں کامیابی حاصل کی۔

☆ البتہ ہندوستان نے شدید غربت اور ذات پات، طبقات، علاقوں اور جنس پر مبنی عدم مساوات کو ختم کرنے میں مکمل طور پر کامیابی حاصل نہیں کی۔یہ وہ ورثہ تھا جو آزادی کے بعد پچاس سالہ دور نے 21ویں صدی کے ہندوستان کے لئے چھوڑا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ایمرجنسی کے بعد کانگریس چھوڑ کر کس نے مخالف کانگریس محاذ میں شمولیت اختیار کی۔

(A) کامراج نادر (B) جے۔پرکاش نارائن (C) جے۔بی۔کرپلانی (D) جگجیون رام

(2) این۔ٹی۔آر نے اپنی 60 سالگرہ پر کس سال تلگودیشم پارٹی قائم کی۔

(A) 1982ء (B) 1983ء (C) 1984ء (D) 1985ء

(3) منڈل کمیشن نے پسماندہ طبقات کے لئے کتنے فیصد تحفظات کی سفارش کی ہے۔

(A) 31 فیصد (B) 40 فیصد (C) 25 فیصد (D) 27 فیصد

(4) آپریشن بلیواسٹار کس سال ہوا۔

(A)1968ء (B) 1969ء (C) 1984ء (D) 1971ء

(5) جنتا پارٹی کس سال اقتدار میں آئی۔

(A)1980ء (B) 1967ء (C) 1984ء (D) 1977ء

(6) بائیں بازو کی سیاسی جماعت کی مثال ہے۔

(A) سی۔پی۔آئی (B) کانگریس (C)جنتا پارٹی (D)ڈی۔ایم۔کے

(7) مہاراشٹرا کے کسان کس کی قیادت میں جدوجہد کررہے تھے۔

(A) سردار جوشی (B)ولاس راؤ پاٹل (C)بال ٹھاکرے (D)شرد پوار

(8) ریاست میں صدرراج کونسے دفعہ کے تحت رائج کیا جاتا ہے۔

(A)دفعہ 352 (B) دفعہ 370 (C)دفعہ 356 (D)دفعہ 324

(9) وزیراعلیٰ کے عہدے پر طویل عرصہ تک فائز رہنے والی شخصیت۔

(A) جیوتی باسو (B) ٹرینڈر مودی (C)شیلا ڈکشٹ (D)نوین پٹنائک

(10) 1989ء میں جنتادل اتحاد کے پہلے وزیراعظم تھے۔

(A) چندراشیکھر (B)وی۔پی سنگھ (C) مراجی دیسائی (D)پی۔وی نرسمہاراؤ

10) ہندوستان کے _____ وزیراعظم کا ایقان تھا کہ ہندوستان کو جدید ٹکنالوجی اور مواصلاتی ٹکنالوجی اپنانے کی شدید ضرورت ہے۔

(A) چندراشیکھر (B)راجیو گاندھی (C) مراجی دیسائی (D)پی۔وی نرسمہاراؤ

B(10 A(9) C(8) D (7 A (6) D (5) C (4) C(3) A(2) C (1) I

کثیر جوابی سوالات

1. بھارت میں اس قسم کا نظام حکومت ہے

(1) فوجی (2) صدارتی (3) پارلیمانی (4) ان میں کوئی نہیں

2. لفظ Democracy (جمہوریت) اس زبان سے ماخوذ ہے

(1) یونانی (2) لاطینی (3) اسپینی (4) فرانسیسی

3. بابائے سیاست Father of Political Science ہے

(1) گاندھی جی (2) ارسطو (3) ابراہم لنکن (4) روسیو

4. آزادی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے لوگوں کو اس کی ضرورت ہے

(1) معاشی آزادی (2) سیاسی آزادی (3) بنیادی حقوق (4) بنیادی فرائض

5. اس دستوری ترمیم کے ذریعہ دستور میں بنیادی فرائض کو شامل کیا گیا

(1) 41 (2) 2 (3) 43 (4) 44

6. بنیادی فرائض اتنے ہیں

(1) 5 (2) 6 (3) 8 (4) 10

7. بنیادی حقوق کی فہرست سے اس بنیادی حق کو حذف کر دیا گیا
(1) مذہبی آزادی (2) حق جائیداد (3) حق آزادی (4) استحصال کے خلاف

8. اگر تمام اقتدار فرد واحد کے اختیار میں ہو تو اسے کہتے ہیں
(1) جمہوریت (2) بادشاہت (3) آمریت (4) چندسری حکومت

9. بھارت میں انتخابات کروانے کا ذمہ دار ادارہ ہے
(1) الکشن کمیشن (2) عدلیہ (3) فینانس کمیشن (4) پلاننگ کمیشن

10. ''مملکت کے وجود کا مقصدہ ی یہی ہے کہ بہتر زندگی فراہم کی جائے'' یہ کس کا قول ہے
(1) گاندھی جی (2) افلاطون (3) لاسکی (4) ارسطو

11. وہ قدیم مملکت جہاں جمہوریت کامیاب رہی
(1) اسپرتا (2) روم (3) عرب (4) مصر

12. اس نے جمہوریت کو بہترین طرز حکومت قرار دیا
(1) مونٹسکیو (2) ارسطو (3) روسیو (4) افلاطون

13. لوک سبھا کے موجودہ اسپیکر
(1) منوہر جوشی (2) میرا کمار (3) موئلی (4) سنگما

14. دستور ہند کی تعظیم کرنا ان کا فرض ہے
(1) طلبہ (2) قائدین (3) ملازمین (4) شہری

15. سوئٹزرلینڈ میں اس قسم کی حکومت ہے
(1) راست جمہوریت (2) آمرانہ (3) بادشاہت (4) بالراست جمہوریت

16. ''خدمت خلق ایک عبادت ہے'' یہ نعرہ کس نے دیا
(1) برہموسماج (2) آریہ سماج (3) انجیل (4) راما کرشنا مشن

17. انڈین نیشنل کانگریس کا قیام کب عمل میں آیا
(1) 1985 (2) 1982 (3) 1885 (4) 1882

18. بھارتیہ جنتا پارٹی BJP کا قیام کب عمل میں آیا
(1) 1977 (2) 1951 (3) 1979 (4) 1955

19. تلگودیشم پارٹی کا قیام کب عمل میں آیا
(1) 1982 (2) 1983 (3) 1984 (4) 1985

20. کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کا قیام عمل میں آیا
(1) 1905 (2) 1920 (3) 1925 (4) 1930

21. لوک سبھا کے اراکین اور ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کے اراکین منتخبہ ہوتے ہیں
(1) راست (2) بالواسطہ (3) نامزد (4) ان میں سے کوئی نہیں

22. راجیہ سبھا کے اراکین اور قانون ساز کونسل کے اراکین منتخبہ ہوتے ہیں

(1) راست (2) بالواسطہ (3) نامزد (4) ان میں سے کوئی نہیں

23. ہندوستان میں مقامی اداروں کے لئے انتخابی اصول پہلی بار متعارف کروائے گئے

(1) 1884 (2) 1885 (3) 1892 (4) 1896

24. برطانوی ہند میں 1937 کے انتخابات میں اتنے فیصد آبادی کو حق رائے حاصل تھا

(1) 12 (2) 14 (3) 16 (4) 16

25. دستورِ ہند ووٹ کا حق ان کو عطا کرتا ہے

(1) تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو (2) ٹیکس ادا کرنے والوں کو (3) بالغ ہندوستانیوں کو (4) بہتر خدمات انجام دینے والوں کو

26. دستور کی کس دفعہ کے تحت انتخابات بالغ رائے دہی کے اساس پر منعقد ہوں گے

(1) دفعہ 326 (2) دفعہ 328 (3) دفعہ 324 (4) دفعہ 322

27. ہندوستان میں ووٹ ڈالنے کی کم از کم عمر

(1) 21 سال (2) 16 سال (3) 25 سال (4) 18 سال

28. لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے امیدوار کی عمر ہونی چاہئے

(1) 20 سال (2) 25 سال (3) 30 سال (4) 35 سال

29. ہر انتخابی حلقہ میں انتخابات کو منعقد کروانے کے لئے جس عہدیدار کا تقرر کیا جاتا ہے وہ کہلاتا ہے

(1) پرسائیڈنگ آفیسر (2) رٹرننگ آفیسر (3) پولنگ آفیسر (4) روٹ آفیسر

30. پارلیمنٹ اور ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کے لئے انتخابات منعقد کروانے کی ذمہ داری اس ادارہ کی ہوتی ہے

(1) پلاننگ کمیشن (2) فینانس کمیشن (3) الیکشن کمیشن (4) یونین پبلک سروس کمیشن

31. اس سال پہلے عام انتخابات منعقد ہوئے تھے

(1) 1950 (2) 1951 (3) 1952 (4) 1953

32. الکشن کمیشن آف انڈیا کا قیام عمل میں آیا

(1) 1948 (2) 1947 (3) 1951 (4) 1950

33. جمہوریت کی سب سے بہتر تعریف انہوں نے کی

(1) جان اسٹورٹ مل (2) ابراہم لنکن (3) جواہر لال نہرو (4) لاسکی

34. جمہوریت کی اہم خصوصیت ہے

(1) عام انتخابات (2) بالغ رائے دہی (3) اجتماعی ذمہ داری (4) مرکزی حکومت کو زائد اختیارات

35. جہاں کوئی خاص حق نہیں ہوتا وہ کہلاتی ہے

(1) قانون کی حکمرانی (2) مطلق العنانیت (3) شہنشاہیت (4) جمہوریت

36. ہندوستان نے حاصل کیا

(1) سماجی جمہوریت (2) معاشی جمہوریت (3) سیاسی جمہوریت (4) کوئی نہیں

37. لوک سبھا کے لئے 2014ء تک اتنے عام انتخابات منعقد کئے جا چکے ہیں

(1) تیرہ (2) بارہ (3) گیارہ (4) سولہ

38. نمائندوں کو منتخب کرنے کا حق کہلاتا ہے

(1) حق تعلیم (2) استحصال سے بچنے کا حق (3) حق رائے دہی (4) انتخابات میں حصہ لینے کا حق

جوابات KEY

1	**3**	6	**4**	11	**1**	16	**2**	21	**1**	26	**1**	31	**3**	36	**3**
2	**1**	7	**2**	12	**2**	17	**3**	22	**2**	27	**4**	32	**4**	37	**4**
3	**2**	8	**2**	13	**2**	18	**3**	23	**1**	28	**2**	33	**4**	38	**4**
4	**3**	9	**1**	14	**4**	19	**1**	24	**2**	29	**2**	34	**2**		
5	**4**	10	**1**	15		20	**2**	25	**3**	30	**3**	35	**4**		

کثیر جوابی سوالات

(1) کونسے سال تمام ممالک نے آزادی اور معاشی حقوق کی اہمیت سے اتفاق کیا ہے۔

(1) 1981ء (2) 1982ء (3) 1983ء (4) 1985ء

(2) کونسی ریاست کے عوام الناس کے گروہ نے مزدور کسان شکتی سنگم (MKSS) کے پرچم تلے خود کو منظّم کرتے ہوئے معلومات کا مطالبہ کیا۔

(1) کرناٹک (2) آندھرا پردیش (3) راجستھان (4) مہاراشٹرا

(3) دستور کی کونسی ترمیم نے تعلیم کو بنیادی حق تسلیم کیا گیا۔

82(1) 86(2) 44(3) 42 (4)

(4) کونسے سال سرکاری معلومات کی فراہمی کا قانون راجستھان میں بنایا گیا۔

(1) 1981ء (2) 1986ء (3) 1983ء (4) 1996ء

(5) جن سنوائی سے مراد ہے۔

(1) عہدیداروں کی سماعت (2) عوامی سماعت (3) خصوصی سماعت (4) ان میں کوئی نہیں

(6) کونسے قائد نے برطانوی دور میں مفت اور لازمی تعلیم کا مطالبہ کیا تھا۔

(1) بال گنگادھر تلک (2) گاندھی جی (3) گوپال کرشن گھوکھلے (4) مولانا آزاد

(7) کونسے سال گوپال کرشن گھوکھلے نے برطانوی نوآبادیات سے مفت تعلیم کا مطالبہ کیا۔

(1) 1981ء (2) 1911ء (3) 1920ء (4) 1922ء

(8) قانون حق تعلیم کا نفاذ کب سے ہوا۔

(1) یکم اپریل 2009ء (2) 26 جنوری 2009 (3) یکم اپریل 2010ء (4) 15 اگست 2010ء

(9) قانون حق تعلیم میں بنیادی تعلیم سے مراد۔

(1) اول تا پنجم (2) اول تا ہفتم (3) اول تا ہشتم (4) اول تا دہم

(10) مزدور کسان شکتی سنگم کا تعلق کس ریاست سے تھا۔

(1) پنجاب (2) بہار (3) گجرات (4) راجستھان

جوابات

1-3	2-3	3-2	4-4	5-2	6-3	7-2	8-3	9-3	10-4

7. سوشلزم: معنی، تعریف، خصوصیات، رکاوٹیں ❖ سوشلزم پر عمل آوری ❖ چیلنجس ❖ خواندگی ❖ علاقہ واریت ❖ فرقہ واریت ❖ بچوں کے حقوق ❖ قانون ❖ سماج اور انفرادیت ❖ غیر سماجی عناصر ❖ سوشلزم اور دستوری توضیحات

8. سیکولرازم: ضرورت اور اہمیت ❖ ہندوستان میں سیکولرازم ❖ ہندوستان میں سیکولرازم کو فروغ دینے والے عوامل

- سوشیلزم اور کمیونزم عصر حاضر کے دو اہم تصورات ہیں۔
- سوشیلزم سرمایہ درانہ نظام کے خلاف ہے۔
- سوشیلزم میں تمام پیداواری وسائل مملکت کے ماتحت ہوتے ہیں جو سماج کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔
- زمینی اصلاحات' بینکوں کو قومیانا' سابقہ ریاستوں کے حکمرانوں کو مخصوص وظائف کی مسدودی عوامی شعبہ کے تحت صنعتیں' منصوبہ بند معیشت وغیرہ سوشیلزم کی طرف اہم اقدامات ہیں۔
- مساوات جمہوریت کی بنیاد ہے۔ سوشیلزم افراد اور گروپوں میں مساوات کو فروغ دیتا ہے۔
- آزادی' مساوات' انصاف' غیر طبقہ واری معاشرت' باہمی اشتراک وغیرہ سوشیلزم کے اہم پہلو ہیں۔
- ذات پات کے رواج نے ہمارے ملک میں بے شمار معاشرتی بندشوں کو جنم دیا ہے۔
- ہندوستان میں سوشیلسٹ (اشتراکی) نظریات کو پہلی اور دوسری عالمی جنگوں کے درمیانی عہد میں فروغ ملا۔
- ہندوستانی عوام نے نہ صرف مغربی سوشیلسٹ نظریات کو پسند کیا بلکہ 1917 کے روسی انقلاب سے بھی متاثر ہوئے۔
- انڈین نیشنل کانگریس میں بھی سوشیلسٹ اصولوں پر اعتقاد رکھنے والا ایک گروہ نمودار ہوا۔
- گاندھی جی نے سوشیلسٹ بنیادوں پر ایک تعمیری پروگرام پیش کیا اور کئی قائدین نے سماجی اصلاحات میں اپنا کردار نبھایا۔
- آزاد بھارت کے پہلے وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے ہندوستانی ضروریات کی مطابقت میں سوشیلسٹ خیالات کو فروغ دیا۔
- 1976 میں 42ویں ترمیم کے ذریعہ دستور ہند کی تمہید میں ''سوشیلسٹک اسٹیٹ'' الفاظ کی شمولیت سوشیلزم کے تئیں مضبوط ارادہ کا ثبوت ہے۔
- اشتراکی طرز کا سماج قائم کرنے کے لئے دستور کے رہنمایانہ اصول بہت مناسب ہیں۔
- ہندوستان میں اہم مسائل ناخواندگی، علاقہ واریت، بچوں کے حقوق کی پامالی ہے۔
- 1989ء میں ادارہ اقوام متحدہ (UNO) نے بین الاقوامی بچوں کا منشور پیش کیا جس پر 191 ممالک نے دستخط کئے۔ ہمارا ملک بھی ان میں سے ایک ہے۔ ان حقوق کا تعلق بلا امتیاز ہر کسی سے ہے۔ آیئے ہم ان میں سے چند حقوق پر نظر ڈالیں گے۔
- **بچوں کے حقوق:**
  1۔ بلالحاظ جنس 18 سال سے کم عمر والے تمام بچے ہیں۔
  2۔ حکومت بچوں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے۔
  3۔ زندہ رہنے کا حق
  4۔ حتی المقدور والدین کے ساتھ رہنے کا حق
  5۔ معلومات کے حصول کا حق اور عالمی معلومات کی ریڈیو، اخبارات اور ٹیلی ویژن سے آگہی
  6۔ تشدد اور ضرر رساں واقعات سے محفوظ رہنے کا حق

7۔ معذور بچوں کی ترقی کا زندگی کا اور خصوصی توجہ کا حق
8۔ اچھی صحت اور طبی نگہداشت کا حق
9۔ مادری زبان کے استعمال کا حق اپنے مذہب اور تہذیب پر عمل پیرائی کا حق
10۔ کھیلنے کا حق
11۔ تعلیم اور صحت کے حصول پر نقصان پہونچانے سے اجتناب کا حق
12۔ نقصاندہ ادویات کے استعمال تیار کرنے اور خریداری سے محفوظ رہنے کا حق
13۔ تکلیف دہ حالات میں نظر انداز کرنے پر مدد حاصل کرنے کا حق

- بچوں، بڑوں اور ہر کسی فرد کو ادارہ اقوام متحدہ (UNO) کے بچوں کے حقوق کے اعلان نامہ سے واقفیت رکھنی چاہیئے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ عوام کو اس کے متعلق آگاہ کریں۔
- بچوں کی شادی پر امتناع کا ایکٹ 2006 میں منظور کیا گیا۔

ہندوستانی ماحول میں سیکولرزم

- سیکولرزم ایک ایسا تخیل ہے جو مذہبی اثرات سے پاک ہو۔
- ایک سیکولر مملکت عوام کے مذہبی معاملات میں دخل انداز نہیں ہوتی اور تمام عوامی مذہبی معاملات میں غیر جانبدار رہتی ہے۔
- اشوک، وکرمادتیہ، ہرش وردھن اور اکبر جیسے حکمرانوں نے مذہبی رواداری کا مظاہرہ کیا۔
- ہمارے دستور نے بھارت کو ایک سیکولر مملکت قرار دیا ہے۔
- ہمارے ملک میں مذہبی حق ایک بنیادی حق ہے۔
- ہمارے ملک میں سیکولر حکومت ہے جو نہ کسی مذہب کی موافقت کرتی ہے نہ مخالفت۔
- بھارت میں مختلف مذاہب جیسے ہندومت، بدھ مت، سکھ مت، اسلام، عیسائیت، جین مت وغیرہ کے ماننے والے بستے ہیں جو اپنی مذہبی شناخت کے ساتھ بقائے باہم سے پُر امن زندگی گذار رہے ہیں۔
- 42 ویں ترمیم کے ذریعہ ملک کے دستور میں لفظ ''سیکولر'' کا اضافہ کیا گیا۔

سیکولرازم کا فہم

- ہمیں تاریخ میں بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں اخراج، مذہب کے اساس پر ستایا گیا۔ آپ پڑھے ہوں گے ہٹلر نے جرمنی میں کس طرح یہودیوں کو ستایا اور کس طرح کئی لاکھ یہودیوں کا قتل کیا گیا۔
- لیکن اب اسرائیل کی صیہونی ریاست اپنی مسلم اور عیسائی اقلیت کے ساتھ برا سلوک کر رہی ہے۔ سعودی عرب میں غیر مسلمانوں کو مندر یا چرچ وغیرہ بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ انہیں عوامی مقامات پر جمع ہو کر عبادت کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔
- ہندوستان نے ایسی حکمت عملی اختیار کی جس کے مطابق مذہب کو ریاست سے علیحدہ کر دیا ہے۔ سیکولرازم ریاست سے مذہب کی علیحدگی کا حوالہ دیتا ہے۔
- اکثریت کی بربریت، بنیادی حقوق کی پامالی کی وجہ سے جمہوری سماج میں مذہب کو ریاست سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔
- دستور ہند میں ہندوستانی ریاست کو سیکولر لازمی قرار دیا ہے۔ دستور کے مطابق ایک سیکولر ریاست ہی مندرجہ ذیل چیزوں کو یقینی بنا سکتی ہے۔

1. ایک مذہبی گروہ دوسرے گروہ پر مسلط نہ ہونے پائے۔

2. ایک ہی مذہبی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے اراکین دوسرے اراکین پر اپنا غلبہ قائم کرنے کی کوشش نہ کریں۔
3. ریاست کسی مخصوص مذہب پر عمل پیرا نہیں ہوسکتی۔ افراد کی مذہبی آزادی کو بھی چھین نہیں سکتی۔

- ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں زیادہ تر بچے سرکاری مدارس میں اپنے دن کا آغاز ''وفاداری کا عہد'' سے کرتے ہیں۔ اس عہد میں زیر خدا کے الفاظ ہیں۔ آج سے 60 برس پہلے یہ کہا گیا تھا کہ سرکاری مدارس کے طلبا اس عہد کو نہیں پڑھیں گے۔ اگر وہ ان کے مذہبی عقائد سے متصادم ہوتا ہے
- اس کے علاوہ کئی قانونی مقدمہ بازیاں بھی ہوئیں اور زیر خدا کے الفاظ پر تنقید کی گئی۔ اس سے ریاست اور کلیساء کی علیحدگی کا تصور متاثر ہوتا ہے۔ امریکہ کے دستور کی پہلی ترمیم ریاست اور مذہب کی علیحدگی کی ضمانت دیتی ہے۔
- ہندوستانی سیکولرازم ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سیکولرازم سے معنی و مفہوم کے اعتبار سے الگ ہے۔ امریکہ میں مذہب اور ریاست دونوں علیحدہ ہے۔ اس پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ ہندوستانی سیکولرازم میں ریاست مذہبی امور میں مداخلت کرسکتی ہے۔
- اگرچیکہ ہندوستانی سیکولرازم میں ریاست مذہب سے سختی کے ساتھ علیحدہ نہیں ہے لیکن مذہب ریاست اور ریاست مذہب سے اصولی طور پر فاصلہ بنائے رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاست کی مذہبی امور میں مداخلت دستوری تصورات کی روشنی میں ممکن ہے۔ یہ تصورات مثالی ہے۔ ان کے ذریعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ریاست سیکولر نظریات کے مطابق کام کررہی ہے یا نہیں۔
- ہندوستانی ریاست سیکولر ہے اور یہ مختلف طریقوں سے مذہبی غلبہ کی روک تھام کرتی ہے۔ دستور ہند بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے جو سیکولر تصورات پر مبنی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہندوستانی سماج میں ان حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ بلاشبہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دستوری طریقہ سے انہیں روک سکے۔
- بنیادی حقوق سے آگہی و وقفیت سے ہم ان کی خلاف ورزیوں کے متعلق حساس ہوجاتے ہیں اور انہیں روکنے کے لیے مناسب اقدامات کرتے ہیں۔
- فرانس نے فروری 2004ء میں ایک قانون منظور کیا اور سیاسی و مذہبی علامتوں کا اظہار کرنے والے لباس و دیگر لوازمات پر پابندی عائد کردی۔ ان ممنوعہ چیزوں میں اسلامی حجاب، صیہونی ٹوپی، مسیحی صلیب ہے۔ اس قانون کی بڑے پیمانہ پر سخت مزاحمت کی گئی۔
- مخالفت کرنے والوں میں سابقہ فرانسیسی نوآبادیات جیسے الجیریا، تیونس اور مراقش کے تارکین وطن شامل تھے۔ فرانس میں 1960ء میں مزدوروں کی قلت پیدا ہوگئی تھی تو حکومت نے ان مہاجرین کو ویزا کی سہولتیں فراہم کیں تاکہ وہ ان کے ملک میں آکر کام کریں۔

کثیر جوابی سوالات

1. وہ ملک جہاں سوشیلسٹ اصولوں کو کمیونسٹ اصولوں کی شکل میں نافذ کیا گیا

(1) بھارت (2) فرانس (3) برطانیہ (4) روس

2. وہ سوشیلسٹ قائد جنھوں نے زمینداروں سے فاضل اراضی حاصل کرکے غریبوں میں تقسیم کردی

(1) ونوبا بھاوے (2) لیس۔یم۔جوشی (3) جیاپرکاش نارائن (4) مہاتما گاندھی

3. ہمارے ملک میں بینکوں کو اس سال قومیایا گیا

(1) 1985 (2) 1975 (3) 1970 (4) 1969

4. عوامی شعبہ کے تحت پیداوار کی بنیادی وجہ ہے

(1) زیادہ منافع کمانا (2) ضرورت پر مبنی پیداوار (3) قومی ملکیت قرار دینا (4) خانگی شعبہ کی ہمت افزائی

5. جواہرلال نہرو نے اس کو قومیایا تھا

(1) بینکس (2) روڈ ٹرانسپورٹ (3) برقی پیداواری یونٹ (4) لائف انشورنس کمپنیاں

6. منصوبہ بندی کمیشن Planning Commission کا صدر نشین ہوتا ہے

(1) وزیراعلیٰ (2) وزیراعظم (3) صدر جمہوریہ (4) وزیرمال

7. پنچایت راج نظام میں ان کو ایک تہائی تحفظات دیئے گئے ہیں

(1) پسماندہ طبقات (2) خواتین (3) اقلیتیں (4) تعلیم یافتہ طبقہ

8. ان میں ایک سرمایہ دارانہ ملک ہے

(1) بھارت (2) چین (3) روس (4) امریکہ

9. سماج کی ترقی میں بڑی رکاوٹ ہے

(1) بےروزگاری (2) قومیانہ (3) ذات پات (4) سوشیلزم

10. 20ویں صدی کے آغاز میں ہندوستانی عوام اس انقلاب سے متاثر ہوئے

(1) روسی (2) فرانسیسی (3) برطانوی (4) صنعتی

11. دستور کی تمہید میں لفظ ''سوشیلسٹ اسٹیٹ'' کا اضافہ اس ترمیم کے ذریعہ کیا گیا

(1) 40 ویں (2) 41 ویں (3) 42 ویں (4) 43 ویں

12. کانگریس نے 1959 کے اس اجلاس میں ''سوشیلسٹ طرز کا سماج'' کی تعمیر کا فیصلہ کیا

(1) جئے پور (2) بھوونیشور (3) بنگلور (4) اودی

13. وزیراعظم جنھوں نے قومیانا کا آغاز کیا

(1) مرارجی دیسائی (2) جواہرلال نہرو (3) اندرا گاندھی (4) لال بہادر شاستری

14. سوشیلسٹ اصولوں کی بنیاد پر تعمیری پروگرام پیش کیا

(1) نہرو (2) یم۔ین۔راے (3) مہاتما گاندھی (4) کرشنامنن

15. پروگرام ''جواہر روزگار یوجنا'' اس سال شروع کیا گیا

(1) 1979 (2) 1989 (3) 1975 (4) 1985

16. جدید سوشیلزم اس کا نتیجہ ہے

(1) روسی انقلاب (2) صنعتی انقلاب (3) فرانسیسی انقلاب (4) جرمنی انقلاب

17. سیکولرزم سے مراد

(1) ایک تخیل جو کسی خاص مذہب سے متعلق ہو (2) ایسی مملکت جس کا کوئی مذہب نہیں

(3) ایسا تصور جس کا مذہب سے تعلق نہ ہو (4) ایسی مملکت جس میں قدامت پسند لوگ ہوں

18. دستور میں لفظ ''سیکولر'' اس سال شامل کیا گیا

(1) 1971 (2) 1956 (3) 1977 (4) 1976

19. ہندوستان میں ہر شہری کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ یہ کونسا حق ہے

(1) سیول (2) سوشیل (3) اخلاقی (4) بنیادی

20. یہ ملک مختلف مذاہب کا مرکز ہے

(1) بنگلہ دیش (2) مایئنمار (3) بھارت (4) سری لنکا

21. اکبر کا دیوان تھا

(1) رانا شیخاوت (2) راجامان سنگھ (3) راجہ ٹوڈرمل (4) رانا پرتاب سنگھ

22. مذہبی عقیدہ اس حد تک محدود رہنا چاہئے

(1) خانگی زندگی (2) عوامی زندگی (3) سماج (4) گروپ

جوابات KEY

1	**4**	6	**2**	11	**3**	16	**1**	21	**3**
2	**1**	7	**3**	12	**4**	17	**3**	22	**1**
3	**4**	8	**4**	13	**3**	18	**4**		
4	**2**	9	**3**	14	**3**	19	**4**		
5	**4**	10	**1**	15	**2**	20	**3**		

کثیر جوابی سوالات

(1) جرمنی میں ہٹلر نے کونسی قوم ستایا تھا۔

(1) مسلمان (2) یہودی (3) عیسائی (4) پارسی

(2) اسرائیل میں کس پر ظلم کیا جارہا ہے۔

(1) مسلم (2) سکھ (3) عیسائی (4) بدھسٹ

(3) کون ریاست سے مذہب کی علحدگی کا حوالہ دیتا ہے۔

(1) سرمایہ داریت (2) اشتراکیت (3) سیکولرازم (4) یہ تمام

(4) کونسے ملک میں زیادہ تر بچے سرکاری مدارس میں دن کا آغاز وفاداری کے عہد سے کرتے ہیں۔

(1) امریکہ (2) ہندوستان (3) چین (4) برطانیہ

(5) کونسے ملک میں سیاسی و مذہبی علامتوں کے اظہار کرنے والے لباس اور دیگر لوازمات پر پابندی عائد کی گئی۔

(1) آسٹریلیا (2) امریکہ (3) فرانس (4) جرمنی

(6) کونسے سال فرانس میں سیاسی و مذہبی علامتوں کے اظہار کرنے والے لباس اور دیگر لوازمات پر پابندی عائد کی گئی۔

(1) 2004ء (2) 2002ء (3) 2003ء (4) 1983ء

(7) اسلامی حجاب پر پابندی کونسے ملک پر عائد کی گئی۔

(1) آسٹریلیا (2) امریکہ (3) فرانس (4) جرمنی

جوابات

1-2	2-1	3-1	4-1	5-3	6-1	7-3

9. امن عالم میں بھارت کا رول ❖ خارجہ پالیسی ❖ غیر جانبدارانہ حکمت عملی (NAM) ❖ ہندوستان اور دولت مشترکہ ❖ ہندوستان کے سوپر پاور ممالک سے تعلقات ❖ ہندوستان اور پڑوسی ممالک ❖ ہندوستان اور سارک ❖ ہندوستان اور دنیا

- جنگ کو روکنے اور عالمی امن برقرار رکھنے کے لئے پہلی عالمی جنگ کے بعد لیگ آف نیشنس قائم کی گئی۔ اس کی ناکامی کے بعد دوسری عالمی جنگ کے بعد مجلس اقوام متحدہ (UNO) قائم کی گئی۔
- دنیا بھر میں امن کی خاطر سرگرم عمل ممالک میں بھارت بھی ایک بنیادی رول ادا کر رہا ہے۔
- ایسی حکمت عملی جس کے تحت قومی مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے دوسرے ممالک سے سماجی، معاشی، سیاسی، ثقافتی اور دوسرے تعلقات قائم کئے جائیں اس کو خارجی حکمت عملی کہا جاتا ہے۔
- کسی ملک کی خارجی پالیسی کی تدوین میں اس کے تاریخی، فلسفی، جغرافیائی، معاشی اور دیگر عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔
- پُر امن بقائے باہم اور غیر جانبدارانہ حکمت عملی بھارت کی خارجہ پالیسی کے اہم اصول ہیں۔
- دوسری جنگ عظیم کے بعد دو فوجی بلاک بن گئے۔ مغربی ممالک کے بلاک کا سربراہ امریکہ تھا اور کمیونسٹ ملکوں کے بلاک کا سربراہ سوویت یونین تھا۔
- ان دونوں گروہوں سے محفوظ رہنے کے لے جواہر لال نہرو، مارشل ٹیٹو (یوگوسلاویہ) ، جمال عبدالناصر (مصر) اور سوکارنو (انڈونیشیا) نے غیر جانبدارانہ تحریک کی بنیاد ڈالی۔
- بھارت امن عالم کے قیام میں اپنا ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور غیر جانبدار ملک کی حیثیت سے بین الاقوامی معاملات میں موثر رول نبھا رہا ہے۔
- ''پنچ شیل'' معاہدہ پُر امن بقائے باہم کی مثال ہے۔
- دوسری عالمی جنگ کے مختلف ملکوں پر الگ الگ اثرات مرتب ہوئے۔ اس کے بدترین اثرات یوروپی ممالک خصوصاً USSR، پولینڈ اور یوگوسلاویہ پر پڑے جنکی تقریباً 20% آبادی کا صفایا ہو گیا۔
- معاشی اعتبار سے بھی شہروں، کارخانوں اور کانوں کی بڑے پیمانے پر تباہی کی صورت میں یو ایس ایس آر (روس) اور دیگر یوروپی ممالک کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔
- USSR کے لگ بھگ 1700 قصبات، 31,000 کارخانے اور 70,000 سے زائد دیہات تباہ و تاراج ہو گئے۔
- جنگ کے خاتمہ کے بعد اہم تحادی ملکوں جیسے برطانیہ، فرانس، امریکہ، روس اور چین نے مجلس اقوام متحدہ کے قیام سے متعلق ایک دستاویز تیار کیا تھا۔
- UNO کے قیام کے وقت رکن ممالک کی تعداد 54 تھی جو بڑھ کر 2014 میں 193 تک پہنچ گئی۔
- مجلس اقوام متحدہ اپنے چھ شعبوں کے ذریعے فرائض انجام دیتا ہے۔
- بین الاقوامی عدالت جو ہیگ میں واقع ہے، عالمی صحت تنظیم جو جنیوا میں واقع ہے، مجلس اقوام کی تعلیمی، سائنسی و ثقافتی تنظیم (یونیسکو) جو پیرس میں واقع ہے اور مجلس اقوام کا بچوں کا ایمرجنسی فنڈ (یونیسیف) نامی ادارہ جو نیویارک میں ہے۔
- مجلس اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک مل کر سکریٹری جنرل کا انتخاب کرتے ہیں جو مجلس اقوام متحدہ کا سب سے اہم عہدیدار ہوتا ہے۔ اس عہدہ پر تقرر مختلف براعظموں سے گشتی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مجلس اقوام متحدہ کا سب سے اہم شعبہ جنرل اسمبلی ہوتا ہے جہاں تمام ملکوں کے درمیان مختلف اہم معاملات پر باقاعدہ مذاکرت و مباحثے ہوتے ہیں۔

- جنگ اور امن سے متعلق فیصلے سیکوریٹی کونسل میں کیے جاتے ہیں جو ایک اور اہم شعبہ ہے۔اس میں پانچ ملکوں کو خصوصی موقف حاصل ہے جو سیکوریٹی کونسل کے مستقل ارکان کہلاتے ہیں یہ ممالک چین، فرانس، برطانیہ، روس اور امریکہ ہیں۔
- کونسل کے کسی بھی فیصلہ کو ان میں سے کوئی بھی ملک مسترد کرنے کا اختیار رکھتا ہے جو ویٹو کا اختیار کہلاتا ہے۔
- مابعد جنگ کے دور میں دو بڑے سیاسی اور نظریاتی بلاک وجود میں آئے ۔ایک کمیونسٹ بلاک جسکی قیادت USSR کر رہا تھا اور دوسرا جمہوری سرمایہ دار بلاک جسکی قیادت USA کر رہا تھا۔
- ایک طرف USSR نے مساوات اور مملکتی نگرانی میں ترقی کے تصورات اور ان تصورات کی مخالفت کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنے کا نظریہ پیش کیا تو دوسری طرف USA نے کثیر پارٹی جمہوریت اور خانگی سرمایہ داروں کی نگرانی میں ترقی کے نظریہ کو پیش کیا۔
- USSR کے بلاک میں پورا مشرقی یوروپ (پولینڈ، ہنگری اور مشرقی جرمنی وغیرہ) اور کئی نوآبادیاں جو آزادی حاصل کر رہی تھیں جیسے چین اور ویتنام وغیرہ تھے۔مغربی یوروپ کے ممالک جیسے برطانیہ، فرانس، اسپین وغیرہ USA کے قریبی حلیف تھے۔
- ان دو بلاکوں میں دوسرے تمام ممالک کو اپنے بلاکوں میں شامل کرنے کے معاملے میں زبردست مسابقت تھی۔
- دوسری عالمی جنگ کے بعد ان دو بلاکوں کے درمیان لگ بھگ پینتالیس سال تک ایک عجیب جنگ لڑی گئی۔ یہ ایسی جنگ تھی جس میں اصل مقابلہ آرائی کرنے والے ایک دوسرے پر نہ حملہ کرتے تھے اور نہ ہی راست لڑائی ہوتی تھی اور اس طرح یہ کوئی ''گرم'' جنگ نہیں تھی۔ بلکہ یہ جنگ بند کمروں میں بیٹھ کر افواہوں اور پروپگنڈے کے ذریعے لڑی گئی۔اسے ''سرد جنگ'' کا نام دیا گیا
- روایتی جنگوں کی طرح حقیقی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔اس سرد جنگ نے جو USA اور USSR کے درمیان شدید تناؤ سے عبارت تھی، 1945ء سے 1991ء کے درمیان دنیا میں ہونے والی ہر شئے کی صورت گری کی اور اسے متاثر کیا۔
- سرد جنگ میں بعض اہم تدابیر اختیار کی گئیں جن میں نیابتی جنگیں، فوجی معاہدے اور ہتھیاروں کی دوڑ شامل تھے۔
- امریکہ اور USSR دونوں کے پاس بھی نیوکلیر ہتھیاروں کا ذخیرہ جمع تھا لیکن وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ نیوکلیر جنگ میں کوئی بھی فاتح نہیں ہوسکتا۔اس کے باوجود انہوں نے فوجی اور حربی معاہدے کئے۔مغرب نے 1949ء میں اپنے حلیفوں پر مشتمل ایک تنظیم قائم کی جو نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن (NATO) کے نام سے جانی جاتی ہے۔
- اسکے جواب میں کمیونسٹ ممالک نے مماثل معاہدے کئے اور وارسا معاہدہ وجود میں آیا۔اس کے علاوہ امریکہ نے علاقائی اعتبار سے بھی فوجی معاہدے کئے جیسے ساؤتھ ایسٹ ایشین ٹریٹی آرگنائزیشن (SEATO) اور سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن (CENTO) وغیرہ۔
- USSR اور امریکہ کے بعد دھیرے دھیرے ان کے حلیفوں جیسے برطانیہ، فرانس اور چین نے بھی نیوکلیر ہتھیار حاصل کر لئے۔
- خلاء میں تسلط حاصل کرنے کے لئے مسابقت شروع ہوئی کیونکہ سیٹلائیٹ کی مدد سے جاسوسی اور میزائلوں کے ہدف آسانی سے مقرر کئے جاسکتے تھے۔
- USSR نے خلاء میں سب سے پہلا سیٹلائیٹ Sputnik بھیجا۔
- خلاء میں پہنچنے والا پہلا انسان Yuri Gagarin بھی روسی ہی تھا۔
- امریکہ نے بھی 1969 میں نیل آرم اسٹرانگ اور دوسرے لوگوں کو چاند پر روانہ کیا۔
- 1950 کی دہائی میں دنیا دو مخالف بلاکوں میں منقسم ہو رہی تھی اور فوجی تیاریاں بھی عروج پر تھیں۔
- دو برتر طاقتوں کے درمیان فوجی برتری کی خواہش، نظریاتی اختلافات اور معاشی برتری کی خواہش نے دو قطبی دنیا کے قیام کی راہیں ہموار کیں۔

- نوآزاد ممالک کے قائدین اس غیر محفوظ اور تناؤ والی صورتحال میں تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کرنے لگے۔ اس لئے 1955ء میں انڈونیشیاء میں بانڈونگ کے مقام پر ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ یہ پہلی ایشیائی افریقی کانفرنس تھی جس میں 29 ملکوں نے شرکت کی۔
- بانڈونگ کانفرنس میں شریک ہونے والے اہم قائدین پنڈت جواہر لعل نہرو ہندوستان کے وزیر اعظم، جمال عبدالناصر مصر کے صدر، اور جوزف بروز ٹیٹو یوگوسلاویہ کے قائد تھے۔
- پنڈت نہرو کو اس میں بہترین ترجمان کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا اور اس کانفرنس کے انعقاد سے عدم وابستگی کی تحریک کے آغاز کی راہ ہموار ہوئی۔
- اس طرح عدم وابستہ ممالک کی تحریک ایک بین الاقوامی تنظیم کی حیثیت سے ایشیاء، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے نوآزاد ممالک کے مابین ثقافتی اور معاشی تعاون کے مقصد سے قائم کی گئی۔
- پہلی چوٹی کانفرنس یوگوسلاویہ کے بلگریڈ میں سپٹمبر 1961ء میں ہوئی۔ جس میں 25 ممبر ممالک نے شرکت کی۔ 2012ء تک اس میں رکن ممالک کی تعداد 120 تک پہونچ گئی اور اس میں 17 مبصرین (Observers) بھی ہیں۔
- مغربی ایشیاء اس خطہ کو کہا جاتا ہے جو یورپ اور ایشیاء کے درمیان واقع ہے۔ اسکے لئے مشرق وسطیٰ کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے۔ عربوں اور یہودیوں کے درمیان چلے آرہے تنازعات کو اکثر مغربی ایشیاء کا بحران بھی کہتے ہیں۔ جو فلسطین پر قبضہ سے متعلق ہے۔
- فلسطین کا علاقہ جو عرب باشندوں سے آباد تھا دوسری جنگ عظیم سے پہلے برطانیہ کے زیر تسلط تھا۔ اس علاقہ میں یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے یکساں تقدس کا حامل شہر یروشلم واقع ہے۔
- یہودیوں کا خیال ہے کہ فلسطین کی سرزمین انکی وہی ''موعودہ سرزمین'' ہے جہاں سے وہ زمانہ قدیم میں نکالے گئے اور یورپ اور ایشیاء کی طرف انہیں دھکیل دیا گیا تھا۔
- یوروپ میں وہ ایک مقہور قوم تھے کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک وہی حضرت عیسیٰؑ کو مصلوب کرنے کے ذمہ دار تھے۔ یہ تنازعہ اس وقت عروج پر پہنچا جب نازی جرمنی میں کئی ملین یہودیوں کو قید کر دیا اور قتل کر دیا گیا۔
- 1947ء میں مجلس اقوام متحدہ نے ایک قرارداد منظور کی جس کے مطابق فلسطین کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے ایک فلسطینی اور دوسرا یہودی علاقہ۔ 1948ء میں برطانیہ نے اپنے دستوں کو فلسطین سے واپس بلوالیا اور یہودیوں کے لئے اسرائیل نامی ملک قائم کیا گیا۔
- فلسطینی اس بات کے لئے تیار نہیں تھے کہ وہ اپنے وطن کو یہودیوں کے حوالے کر دیں۔ انہوں نے یہودی مملکت کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اسرائیلی مملکت کی اختیار کردہ پالیسیوں کے سبب تلخیوں میں مزید اضافہ ہوا۔
- فلسطینیوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے مکانات اور جائدادوں کو چھوڑ کر چلے جائیں اور انہیں دوسرے عرب ممالک میں پناہ لینی پڑی۔
- مصر کے صدر جمال عبدالناصر (1918-1970) نے عربوں کو متحد کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے فدائین (خودکشی) دستے تیار کئے تاکہ اسرائیل میں عوامی مقامات پر حملے کئے جائیں۔ا
- 1964ء میں فلسطینی حریت تنظیم (Palestinian Liberation Organisation) اردن میں قائم ہوئی۔ اس تنظیم نے مختلف عرب گروہوں کو متحد کر کے مسئلہ کو ایک نئی جہت عطا کی۔
- فلسطینی باشندے آج بھی اپنے وطن اور امن کے حصول کی خاطر جلاوطنی اور جنگ کی حالت میں انتہائی دشوار اور کٹھن زندگی گذار رہے ہیں۔
- USSR میں میخائیل گورباچوف کے اقتدار حاصل کرنے کے بعد ہی یہ ممکن ہوسکا۔ انہوں نے شفافیت اور انقلابی تبدیلیوں کے ذریعے USSR کی سیاست میں تبدیلی لانے کی بھرپور کوشش کی۔ وہ ایک وسیع النظر سیاستداں تھے جس نے ملک کی معیشت کے احیاء کی خاطر کئی

اصلاحات کو متعارف کروایا اور مغربی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کئے۔ان اصلاحات کو اکثر 'Glasnost' اور 'Perestroika' کے طور پر جانا جاتا ہے۔

- ایک طویل ترین جدوجہد اور پرتشدد انقلاب کے بعد چین 1949ء میں کمیونسٹ جمہوریہ بنا۔چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے والے ابتدائی ملکوں میں ہندوستان بھی ایک تھا۔
- ہندوستان نے چین کے لئے مجلس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مستقل نشست کی حمایت کی۔ جو اس سے قبل چیانگ کائی شیک کی حکومت کی قبضے میں تھی۔نظریاتی اختلافات کے باوجود ہندوستان نے چین کی بانڈونگ کانفرنس میں شرکت کی راہ ہموار کی۔
- دونوں ملکوں نے پنچ شیل کے معاہدے پر 29/اپریل 1954ء کو دستخط کئے۔دونوں ملکوں کے قائدین نے ایک دوسرے کے ملک کا دورہ کیا جہاں عوامی سطح پر ان کا والہانہ خیر مقدم کیا گیا۔
- ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پہلی جنگ 48-1947 کے دوران کشمیر کے مسئلہ پر ہوئی۔لیکن اس سے مسئلہ کا حل برآمد نہ ہوسکا۔جنگ کی وجہ سے کشمیر دو حصوں میں بٹ گیا یعنی پاکستانی مقبوضہ کشمیر (POK) اور ہندوستانی صوبۂ کشمیر۔ان دو حصوں کو جدا کرنے والا خط لائن آف کنٹرول) کہلاتا ہے۔
- ڈسمبر 1971ء میں پاکستان کے ساتھ بڑے پیمانے پر جنگ شروع ہوئی۔ جو مشرقی پاکستان کی آزادی اور بنگلہ دیش کے قیام کے بعد ہندوستان کی طرف سے جنگ بندی کے اعلان پر ختم ہوئی۔
- ذالفقار علی بھٹو اور وزیر اعظم ہند اندرا گاندھی کی قیادت میں دونوں ملکوں کے درمیان شملہ معاہدہ ہوا۔
- 1972ء میں بنگلہ دیش، ہندوستانی فوج کی مدد سے پاکستان سے آزاد ہوا تھا۔اس نے آزادی حاصل کرنے کے فوری بعد ہندوستان کے ساتھ ایک 25 سالہ امن معاہدہ پر دستخط کئے۔
- بنگلہ دیش نے کئی ہندوستانیوں کو انعامات سے نوازا جنہوں نے بنگلہ دیش کی آزادی کی خاطر خدمات انجام دیں اور اپنی زندگیوں کو قربان کر دیا۔
- سری لنکا ہندوستان کے جنوب میں بحر ہند میں واقع ایک جزیرہ پر مبنی ملک ہے۔اس نے 1948ء میں آزادی حاصل کی۔
- قدیم زمانے سے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان ثقافتی، نسلی اور معاشی تعلقات رہے ہیں۔
- سری لنکا سے ٹامل باشندوں کی بڑے پیمانے پر مہاجرت سے ایک بڑا مسئلہ پیدا ہوگیا۔جسکی وجہ سے ہندوستان کو اس معاملہ میں سرگرم مداخلت کرنی پڑی۔

ہندوستانی خارجہ پالیسی کی بنیادی خصوصیات

- 1947ء مُس ہندوستان مقتدر مملکت بنی اور بین الاقوامی سیاست وتعلقات میں سرگرم رول ادا کرنا شروع کیا۔ ہمارے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندوستانی خارجہ پالیسی پر نا قابل فراموش نقوش چھوڑے خارجہ پالیسی کے واضح بنیادی اصول پہلے وزیر اعظم نہرو کی وارثت ہیں۔بعد کے وزارائے اعظم نے امور خارجہ میں ان کے نقش قدم کو اپنایا۔
- نہرو نے دنیا کی دو بڑی طاقتوں کے درمیان سرد جنگ، فوجی اتحاد، ہتھیاروں کی دوڑ، سامراجیت، نوآبادیت، نسلی امتیاز وغیرہ جیسے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے حقیقت پسندانہ خارجہ پالیسی اپنائی۔ اگرچہ کہ چند سالوں بعد ان میں کچھ تبدیلیاں آئیں لیکن ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول، مقاصد اور پیمانہ تبدیل نہیں ہوئے۔

ہندوستانی خارجہ پالیسی کی بنیادی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

i) نوآبادیات اور سامراجیت کی مخالفت ii) نسلی امتیاز کی مخالفت iii) عالمی امن iv) پنچ شیل v) ناوابستگی
vi) ایشیائی ممالک کے ساتھ خصوصی تعلقات vii) اقوام متحدہ پر ایقان viii) دولت مشترکہ اقوام سے روابط ix) ترک اسلحہ

(ix Look East Policy (مشرق کی طرف خصوصی توجہ)

- **پنچ شیل:** پنچ شیل ہندوستانی خارجہ پالیسی کی اہم ترین خصوصیت ہے۔ 29/مئی 1954ء میں چین کے ساتھ ہوئے معاہدہ میں ان اصولوں کو اپنایا گیا۔ پنچ شیل کے معین طرز عمل کے پانچ اصول ہیں ان اصولوں میں شامل ہیں۔

a) ممالک کے علاقائی سالمیت اور اقتدار کا باہمی احترام

b) عدم جارحیت

c) دیگر مملکتوں کے داخلی معاملات میں عدم مداخلت

d) مساوات اور باہمی فوائد اور

e) پرامن بقائے باہم

- **دولت مشترکہ سے روابط:** دولت مشترکہ اقوام کے ساتھ تعلقات کی ہم آہنگی ہندوستان خارجہ پالیسی کی ایک اور اہم خصوصیت ہے۔ ہندوستان آزادی کے بعد بھی دولت مشترکہ میں اپنی رکنیت برقرار رکھنے کو ترجیح دی۔ اس نے دولت مشترکہ کے مختلف اجلاسوں میں قائدانہ کردار ادا کیا۔

- **ترک اسلحہ:** ہندوستانی خارجہ پالیسی ہمیشہ سے روایتی اور جوہری/ نیوکلیائی تخفیف اسلحہ/ترک اسلحہ کے لیے پرعزم ہے۔ ہندوستان نے نیوکلیائی توانائی کو امن کے لیے استعمال کرنے کی تائید کی۔ لیکن جوہری اسلحہ بموں اور ہتھیاروں کی مذمت اور اندھا دھند استعمال کی پرزور مخالفت کی۔

- **ہندوستان اور ناوابستہ تحریک:** ہندوستان تیسری دنیا کے ممالک کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ ناوابستہ تحریک/ غیر جانبدار تحریک کا حصہ بنتے ہوئے بین الاقوامی امور پر غلبہ حاصل کیا۔ اس تحریک کے فروغ میں اہم حصہ ادا کیا۔

ابتداء میں یہ تحریک سربراہان مملکت یا حکومت کی کانفرنس پر مشتمل تھی۔ ناوابستہ تحریک پر مشتمل مملکتوں کی پہلی کانفرنس 1961 میں بیلگر یڈ (Belgrade) میں منعقد ہوئی۔ لفظ ناوابستہ (Non - Alignment) کو سب سے پہلے 1953ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اجلاس میں وی۔ کے۔ کرشنا مینن نے پیش کیا۔ بعدازاں 1954ء میں کولمبو سری لنکا میں جواہر لال نہرو کی تقریر کے دوران مقبول ہوا۔ یہ تحریک 1955 میں منعقد آفرو ایشیائی بانڈنگ (Bonding) کانفرنس کے حصہ کے طور پر ابھر کر سامنے آئی۔ NAM نے واضح کیا کہ یہ ایک ایسی پالیسی ہے جو کسی بھی طاقت بلاک/عظیم طاقت خصوصا مغربی یا کمیونسٹ طاقت سے وابستہ نہیں ہوں گے۔ پنڈت جواہر لال نہرو، مارشل ٹیٹو، سکارنو اور جمال عبدالناصر اس تحریک کے بانی ہیں۔

- **ناوابستہ تحریک کی چوٹی کانفرنسیں (NAM Summits)**

تنظیم اقوام متحدہ کے بعد ناوابستہ تحریک (NAM) سب سے زیادہ رکنیت والا گروپ کے طور پر ابھرا۔ ہندوستان نے سرد جنگ کے دوران دونوں کیمپوں (Camps) میں شرکت سے انکار کرتے ہوئے مثالی وکالت کی۔ اس وقت 120 رکن ممالک ہیں۔ پہلی چوٹی کانفرنس 1961ء میں بیلگر یڈ میں منعقد ہوئی جس میں 25 رکن ممالک نے شرکت کی۔ حالیہ 16 ویں چوٹی کانفرنس 2012 میں تہران (ایران) میں منعقد ہوئی۔ جس میں 120 ممالک نے شرکت کی۔ 2015ء میں منعقد ہونے والی 17 ویں چوٹی کانفرنس کی میزبانی وینزویلا کرے گا جو وینزویلا کے شہر کارکس Carcas میں منعقد ہوگی۔

چوٹی کانفرنسوں کی تفصیل

	سال Year	میزبان ملک Host Country	میزبان شہر Host City
.1	1961	یوگوسلاویہ Yugoslavia	بیلگریڈ
.2	1964	مصر Egypt	قاہرہ
.3	1970	زامبیاء Zambia	لوساکا
.4	1973	الجیریاء Algeria	الجیرس
.5	1976	سری لنکا Sri Lanka	کولمبو
.6	1979	کیوبا Cuba	ہوانا
.7	1983	ہندوستان India	نئی دہلی
.8	1986	زمبابوے Zimbabwe	ہرارے
.9	1989	یوگوسلاویہ Yugoslavia	بیلگریڈ
.10	1992	انڈونیشیاء Indonesia	جکارتہ
.11	1995	کولمبیا Colombia	کارٹجینا
.12	1998	جنوبی آفریقہ South Africa	ڈربن
.13	2003	ملیشیاء Malaysia	کوالالمپور
.14	2006	کیوبا Cuba	ہوانا
.15	2009	مصر Egypt	شرم الشیخ
.16	2012	ایران Iran	تہران
.17	2015 میں منعقد ہونے والی کانفرنس	وینزویلا Venezuela	کارکس

☆ **ہندوستان اور برکس (BRICS)** :مشترکہ مقاصد کی تلاش کے لیے 2009ء میں ایک چھوٹا سا گروپ BRICS کے نام سے تشکیل دیا گیا۔ برازیل، روس، چین، ہندوستان، اور جنوبی آفریقہ رکن ممالک تھے۔ یہ جدید صنعتی ممالک کے طور پر ابھر رہے تھے۔ تیز رفتار معاشی ترقی کی بناء پر معاشی نمو یافتہ ممالک جانے جاتے تھے۔

- 2009 میں روس میں منعقدہ پہلی چوٹی کانفرنس میں صرف چار ممالک نے شرکت کی۔ بعد میں 2010 میں جنوبی آفریقہ اس گروپ میں شامل ہوگیا۔ یہ پانچوں ممالیک ترقی پذیر ممالکے تھے اور دنیا کی کل آبادی کے 40 فیصد کی نمائندگی کرتے ہیں۔ برکس بین لاقوامی تعلقات میں ہر قسم کے تسلط کی مخالفت کرتی ہے اور مساوات اور انصاف کے اصولوں پر اصرار کرتی ہے
- 2014 کے بین الاقوامی امن اور اقوام متحدہ کے منشور کے خلاف میں جس سے مسائل کا پُر امن حل ممکن نہیں ہے۔ برکس نیو ڈیولپمنٹ بینک اور ریزرو کرنسی کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔ چوٹی کانفرنسوں کے ذریعے بین الاقوامی مالیاتی نظام، اقوام متحدہ کی صیانتی کونسل میں اصلاحات، بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینے جیسے مسائل پر غور کیا جاتا ہے۔ چند رکن ممالک کے درمیان سرحدی تنازعے میں جیسے ہندوسان۔چین اور روس۔چین۔ ان پانچ ممالک کی GDP دنیا کے تقریباً 20% حصے پر مشتمل ہے۔

- برکس ممالک نے عالمی بینک اور IMF کے طرز پر نیو ڈولپمنٹ بینک (NBD) قائم کرلیا ہے۔ شنگھائی اس کا ہیڈکوارٹر ہے۔
- **سارک SAARC:** دنیا میں علاقہ واریت سے مراد مقتدر مملکت کی جانب سے اقتصادی/ معاشی، فوجی اور غیر سیاسی شعبوں کے مشترکہ مفاد کو فروغ دینا ہے۔ یہ ایک ڈھالی تنظیم ہے۔ جس کا ارتقا وقت کے ساتھ ہوا۔ چند اقوام کی جانب سے مشترکہ مسائل کے حل کے لیے کی جانیوالی کاوشوں کی بناء پر علاقہ واریت کا تصور ابھرا۔
- کئی معاملات میں یہ جغرافیائی محل وقوع کی حکمت عملی کی بنیاد پر اپنی سرگرمیوں کو انجام دیتی ہے۔ علاقائی گروہ بندی میں ایک نیا رجحان پایا جارہا ہے۔ اندرون علاقہ کے ساتھ ساتھ بیرون علاقہ کے ارکان بھی شرکت کرسکتے ہیں۔ علاقائی تنظیموں کی مثال ASEAN، SAARC، EEC (اوموجودہ یوروپین یونین وغیرہ ہے۔
- SAARC مخفف ہے South Asian Association for Regional Cooperation کا۔ جسے جنوب ایشیائی انجمن برائے علاقائی تعاون کہا جاتا ہے۔ سارک (SAARC) گروپ بنانے میں بنگلہ دیش کے صدر ضیاء الرحمٰن کا اہم رول رہا۔ ہندوستان، سری لنکا، بنگلہ دیش، بھوٹان، مالدیپ، نیپال اور پاکستان کی جانب سے 8/ڈسمبر 1985ء کو سارک (SAARC) کا رسمی طور پر قیام عمل میں آیا۔ بعدازاں 3/اپریل 2007 میں افغانستان اس کا رکن بنا اس وقت سارک (SAARC) کلب آٹھ (8) اراکین پر مشتمل ہے۔

سارک ممالک کے ارکان

نشان سلسلہ	ملک کا نام	شرکت کا سال
1	افغانستان	2007
2	بنگلہ دیش	1985
3	بھوٹان	1985
4	ہندوستان	1985
5	مالدیپ	1985
6	نیپال	1985
7	پاکستان	1985
8	سری لنکا	1985

شعورِ معلومات

- معلومات سے مراد سرکاری سرگرمیوں کے متعلق تفصیلات اور یکجا کردہ شماریات کے معطیات data ہے
- ہندوستان جیسے جمہوری ملک کے لئے انتظامی شفافیت لازمی ہے۔
- پارلیمنٹ نے قانون حق معلومات Right to Information Act کو 15 جون 2005 کو منظوری دی ہے اور 12 اکٹوبر 2005 سے سوائے جموں وکشمیر کے سارے ملک میں نافذ العمل کیا ہے۔
- اس قانون کی رو سے ہر انتظامی اکائی یا دفتر میں اطلاعاتی افسر کا تقرر کیا جاتا ہے۔
- عوامی اطلاعاتی عہدیدار PIO کی ذمہ داری ہے کہ وہ درخواست وصول ہونے کے بعد 30 دن کے وقت میں معلومات فراہم کرے۔
- درخواست کی نامنظوری کی صورت میں درخواست گذار کو اس کی وجوہات بتائی جائیں۔
- حق معلومات ایک قانونی حق ہے۔

- معلومات کی فراہمی سے حکومت میں احساس ذمہ داری پیدا ہوگا اور کارکردگی بہتر ہوگی۔ سرکار کے کام کاج پر نگاہ رکھی جاسکتی ہے۔ بدعنوانیوں کی روک تھام بھی کی جاسکتی ہے۔ غریب لوگوں کی بقا کے لیے معلومات ضروری ہیں۔
- اگر معلومات کو عوام میں پیش کر دیا جائے تو منتخبہ نمائندوں یا عہدیداروں کے غلط فیصلوں کی روک تھام ہوسکتی ہے۔
- کئی برسوں کی جدوجہد کے بعد سرکاری معلومات کی فراہمی کا قانون 1996ء میں راجستھان میں بنایا گیا۔
- دوسری کئی ریاستوں نے آئندہ برسوں میں اس قسم کے قوانین کو منظور کیا۔ قومی سطح پر حق معلومات Right to Information (RTI) کے بل کو 2005ء میں پارلیمنٹ میں منظور کیا گیا۔ آج حق معلومات میں دستور میں دو بنیادی حقوق جیسے 1. اظہار خیال کی آزادی 2. زندگی کے حق کے تحت تسلیم کیا گیا۔
- حق معلومات (RTI) کے تحت اگر سرکاری دفتر کے لیے لازمی ہے کہ وہ لوگوں کے استفسار سے پہلے کھلے عام معلومات بہم پہنچائے۔ آپ ان کی عمارت کی دیواروں پر نشاندہی کر سکتے ہیں۔ا
- گر آپ کو انٹرنٹ تک رسائی ہے تو بہت سے سرکاری دفاتر نے اپنے ویب سائٹ پر اپنے اداروں کے بارے میں حق معلومات کے کالم میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔ آپ ان سرکاری دفاتر کا براہ راست دورہ کیجیے یا ان کے ویب سائٹ دیکھیے اور معلومات کو ضبط تحریر میں لائیے۔
- برطانوی حکومت نے اتفاق نہیں کیا۔ بدقسمتی سے آزادی کے بعد بھی ایسا قانون منظور نہیں کیا گیا۔ بالآخر پارلیمنٹ نے 2002ء میں تعلیم کو بنیادی حق تسلیم کیا۔
- دستور کی 86ویں ترمیم نے تعلیم کو بنیادی حق تسلیم کیا اور 2002ء میں اسے منظور کیا۔ 86ویں ترمیم میں کہا گیا ہے کہ ''ریاست 6 سے 14 برس سن کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی۔ قانون اس کا تعین کرے گا۔'' اس قانون کو 2009ء میں منظور کیا گیا۔ اور اسے ''بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا قانون 2009ء سے موسوم کیا گیا''۔
- RTE اعلان کرتا ہے کہ 6 سے 14 برس کے تمام بچوں کو مفت تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔ بچوں کے پڑوس میں مدرسوں کی عمارتیں تعمیر کی جائیں۔ پڑھے لکھے اساتذہ کا تقرر کیا جائے اور تمام سہولتیں فراہم کی جائیں۔
- اس قانون میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ تعلیم تمام بچوں کی ہمہ جہت نشوونما کو یقینی بنائے۔ سرگرمیوں کے ذریعہ اکتساب علم، تلاش وجستجو کی روح بیدار کرے اور بچوں کے ساتھ دوستانہ ماحول میں تدریسی کام انجام دیا جائے۔ اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ بچوں کو ان کی مادری زبان میں پڑھایا جائے۔ وہ بالاخوف وخطر، فکرمندی اور پریشانی والجھن کے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔
- بالفرض محال آس پاس مدارس نہ ہوں، اساتذہ کی تعداد پڑھانے کے لیے غیر تشفی بخش ہو۔ تدریس اور اکتساب علم کا مواد میسر نہ ہو یا بچے کی مار پیٹ کی جائے یا اسے ڈرایا دھمکایا جائے۔ اسے غیر دوستانہ انداز میں پڑھایا جائے تو ایسے طلبا ارباب مجاز کے خلاف عدالتوں میں شکایت کر سکتے ہیں۔
- **جن سنوائی (عوامی سماعت):** مزدور کسان شکتی سنگم (MKSS) جلسوں کا انعقاد کرنے لگی۔ جسے جن سنوائی یا عوامی سماعت کہا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ بہت سے لوگ سرکاری دستاویزات کو پڑھ نہیں سکتے۔
- گاؤں کا ہر آدمی دستاویزات کے بارے میں جاننے کے لیے مشتاق ہوتا ہے۔ انہیں پڑھ کر وضاحت کی جاتی ہے۔ دستی پمپ بنانے کے لیے لوگوں کو کتنی اجرت دی گئی۔

- ناموں کی فہرست سے ان کے ناموں کا اعلان کیا جاتا ہے گاؤں والے ان لوگوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جن کے نام فہرست میں لکھے گئے۔ کیا وہ لوگ موجود تھے یا کہیں ہجرت کر گئے تھے۔ کیا انہیں اتنی کی ہی رقم دی گئی جتنی کہ رجسٹر میں لکھی گئی ہے۔ اس سے رشوت ستانی بے نقاب ہوجاتی ہے۔ ان واقعات سے عوام الناس نے اقدامات کو ضروری بنا دیا۔
- عہدیداروں کو بھی دستاویزات میں دی گئی تفصیلات کی مدافعت اور گفتگو کرنی کی سہولت مہیا کی گئی۔ ضلع کے نظم ونسق اور پنچایت کے عہدیدار ان جلسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ جب رشوت ستانی اور بدعنوانیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے تو متعلقہ افراد کے خلاف فوجداری کے مقدمات درج کئے جاتے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

1. عوامی اداروں سے معلومات طلب کرنا یہ حق ہے
(1) بنیادی (2) معلوماتی (3) قانونی (4) سیاسی

2. یہ ریاست قانون حق معلومات 2005 سے مستثنیٰ ہے
(1) آندھراپردیش (2) گوا (3) کیرالا (4) جموں وکشمیر

3. ابتدائی درخواست پر درکار معلومات اتنے دنوں میں فراہم کرنا ضروری ہے
(1) 25 (2) 30 (3) 35 (4) 40

4. مرکزی اطلاعاتی کمشنر Central Information Commissioner کا تقرر کرتے ہیں
(1) وزیراعظم (2) صدجمہوریہ (3) گورنر (4) چیف جسٹس آف انڈیا

5. قانون حق معلومات منظور کیا گیا
(1) یکم نومبر 2005 (2) 26 جنوری 2005 (3) 15 جون 2005 (4) 30 جون 2005

6. قانون حق معلومات سال 2005 میں اس تاریخ سے نافذ العمل قرار پایا
(1) 12 اکٹوبر (2) 31 اکٹوبر (3) یکم اکٹوبر (4) 14 اکٹوبر

7. ریاستی اطلاعاتی کمشنر کا تقرر کرتے ہیں
(1) صدر جمہوریہ (2) وزیراعظم (3) گورنر (4) وزیراعلیٰ

8. سنٹرل انفارمیشن کمشنر کی معیاد عہدہ ہے
(1) 5 سال (2) 6 سال (3) 4 سال (4) 7 سال

9. اسٹیٹ انفارمیشن کا دفتر یہاں واقع ہے
(1) نئی دہلی (2) حیدرآباد (3) چینائی (4) بنگلور

10. قانون حق معلومات کی خلاف ورزی پر اعلیٰ عہدیدار متعلقہ اطلاعاتی عہدیدار پر اتنا جرمانہ عائد کرسکتا ہے
(1) 250 روپے فی یوم (2) 500 فی یوم (3) 1000 روپے فی یوم (4) کوئی جرمانہ نہیں

جوابات KEY

1	**3**	2	**4**	3	**2**	4	**2**	5	**3**
6	**1**	7	**3**	8	**1**	9	**2**	10	**1**

10. ادارہ اقوام متحدہ۔انسانی حقوق ودیگر

تنظیم اقوام متحدہ

- سب سے پہلے امن عالم کی بقاء کے لیے موثر عالمی تنظیم کو وجود میں لانے کی تجویز منشور اوقیانوس (Atlantic Charter) (1941) فرینکلن ڈی روزولٹ (امریکی صدر) اور ونسٹن چرچل (برطانوی وزیرآعظم) کی دستخط سے جاری کی گئی۔ان دونوں قائدین نے حق قومی خوداختیاری، قدرتی وسائل، تک تمام اقوام کی رسائی سمندروں کے استعمال کی عام آزادی، ترک اسلحہ جیسے اُمو کا اعلان کیا۔
- **تنظیم اقوام متحدہ کی ابتداء:** یکم جنوری 1942 کو بشمول ریاست ہائے متحدہ امریکہ 26 مملکتوں نے اعلان نامہ اقوام متحدہ جاری کیا۔ جو منشور اوقیانوس میں شامل تصورات پر مشتمل تھا۔ بعدازاں ریاست ہائے متحدہ امریکہ، سویت یونین، اور چین کے وزرائے خارجہ نے 30 اکٹوبر 1943ء کو تمام امن پسند مقتدر اعلی ممالک کی مساوات کے اصول کی بنیاد پر ایک بین الاقوامی تنظیم کی ضرورت کو تسلیم کیا۔
- دوبارہ ان چار مملکتوں کے نمائندوں نے ڈمبرٹن اوکس (واشنگٹن) Dumbarton Oaks (Washington) کے مقام پر تنظیم اقوام متحدہ کی صیانتی کونسل کی ساخت پر مسودے کی تیاری کے لیے 7/اکتوبر 1944 کو ملاقات کی اور ایک بین الاقوامی تنظیم کو وجود میں لانے کے مقصد سے تمام امن پسند ممالک کی بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ بین الاقوامی عدالت برائے انصاف کے قانون نامے کے مسودے کی تیاری کے لیے واشنگٹن میں 44 ممالک کی نمائندگی کرنے والے ماہرین قانون کی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔
- بالاخر 50 اقوام کے وفد نے 25 اپریل تا 26 جون 1945ء ڈمبرٹن اوکس تجاویز اور بین الاقوامی عدالت برائے انصاف کے قانون نامہ کے مسودے پر گفت وشنید کرنے کے لیے فرانسکو میں ملاقات کی۔
- اس کانفرنس میں تفصیلی مباحثہ کے بعد موجودہ تنظیم اقوام متحدہ کے منشور اور بین الاقوامی عدالت برائے انصاف کے قانون نامہ کو منظور کیا گیا اور ان پر دستخط کیے گئے۔ 24 اکتوبر 1945 سے یہ منشور نافذ العمل ہوا۔ اپریل 1946 سے جنرل اسمبلی، صیانتی کونسل اور بین الاقوامی عدالت برائے انصاف، سکریٹری جنرل کے دفتر نے اپنے کام کاج کا آغاز کیا۔

تنظیم اقوام متحدہ کے مقاصد

- تنظیم اقوام متحدہ کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔ 1. آنے والی نسلوں کو جنگ کی ہولنا کیوں سے بچانا۔
2. نوع انسان کے حقوق اور وقار کو یقینی بنانا۔ 3. مرد وخواتین کے لیے یکساں حقوق کی فراہمی کی ضمانت دینا اور تمام چھوٹی، بڑی مملکتوں کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنا۔
4. انصاف، معاہداتی فرائض کی ادائیگی اور بین الاقوامی قانون کے احترام کو یقینی بنانا۔
5. سماجی ترقی، بہتر معیار زندگی اور بہترین ہمسائیگی کو فروغ دینا۔
6. بین الاقوامی امن وسلامتی کی برقراری۔
7. اس امر کی ضمانت دینا کہ بجز مشترکہ مفاد کے طاقت کا استعمال نہیں کیا جائے گا۔
8. تمام افراد کی سماجی ومعاشی ترقی کی ضمانت دینا۔

اہم اعضاء

- تنظیم اقوام متحدہ چھ اعضاء کے ذریعے اپنے فرائض انجام دیتی ہے جو یہ ہیں۔

1. جنرل اسمبلی/مجلس عام 2. صیانتی کونسل 3. معاشی وسماجی کونسل 4. مجلس تولیت

5. بین الاقوامی عدالت برائے انصاف 6. معتمدی/سکریٹریٹ

ان میں سے اب مجلس تولیت کارکرد نہیں ہے ان اہم اعضا کی ساخت اور فرائض جاننا دلچسپ ہوگا۔

جنرل اسمبلی/مجلس عام

- جنرل اسمبلی/مجلس عام اقوام متحدہ کا اہم قانون ساز اور مباحث کا عضو ہے۔ اس کو عالمی شہروں کے اجلاس کا مقام کہا جاتا ہے۔ اسوقت یہ 194 اراکین پر مشتمل ہے۔ ہر رکن ملک اپنے 5 نمائندے روانہ کرسکتا ہے لیکن قراردادوں پر صرف ایک ووٹ کے حق سے مستفید ہوسکتا ہے۔
- **صیانتی کونسل:** صیانتی کونسل (Security Council) اقوام متحدہ کا اہم ترین عاملانہ عضو ہے۔ یہ 15 ارکان پر مشتمل ہے ان میں پانچ ارکان کو بڑی طاقتوں کے طور پر جانا جاتا ہے ان کو مستقل حیثیت حاصل ہے۔ اور وہ حق استرداد (Veto-power) کا استعمال کرسکتے ہیں۔ بقیہ 10 ارکان دوسالہ معیار کے لیے جنرل اسمبلی کی جانب سے منتخب کیے جاتے ہیں۔ 10 غیر مستقل ارکان میں 5 آفریقی ایشیائی ممالک سے ایک رکن مشرقی یورپ سے 2 ارکان لاطینی امریکہ و مغربی یوروپ اور بقیہ 2 رکان کا تعلق دیگر ممالک سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی رکن یا غیر رکن ملک یا کسی تنازعہ کا فریق یا جس کو صیانتی کونسل نے مدعو کیا ہو اس کے مباحثہ میں شرکت کرسکتا ہے۔ صیانتی کونسل کی صدرات جس کی معیاد دوسال ہوتی ہے رکن ممالک کے درمیان ان کے ناموں کے حرف تہجی کے لحاظ سے گشت کروائی جاتی ہے۔ صیانتی کونسل کی اعانت کے لیے تین اسٹانڈنگ کمیٹیاں پائی جاتی ہیں۔
- **معاشی وسماجی کونسل (ECOSOC) Ecnomic & Social Council:** معاشی وسماجی کونسل 54 اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔ انہیں صیانتی کونسل کی سفارش پر جنرل اسمبلی تین سالہ معیاد کے لیے منتخب کرتی ہے۔ ہر سال ایک تہائی اراکین سبکدوش ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ صیانتی کونسل کے مستقل اراکین اس کے اجلاس میں شرکت کرتے ہیں۔ یہ کونسل چار ہفتوں کا باقاعدہ اجلاس ماہ جولائی میں نیویارک اور جنیواء کے درمیان باری باری منعقد کرتی ہے۔ کونسل عالمی اقوام کی معاشی اور سماجی ترقی سے متعلقہ امور پر بحث کرتی ہے۔
- **مجلس تولیت (Trusteeship Council):** مجلس تولیت کا قیام 1947 میں ایسے تولیتی علاقوں کے مفاد کے تحفظ کے لیے عمل میں آیا جن کی خود اختیار حکومتیں نہیں پائی جاتی تھیں۔ مجموعی طور پر تولیتی علاقے اٹلی، جاپان، اور جرمنی کے زیر کنٹرول پائے جاتے تھے۔

مجلس تولیت (i) صیانتی کونسل کے مستقل اراکین (ii) ایسے رکن ممالک جو تولیتی علاقوں کا انتظام چلاتے ہیں اور ایسے دوسرے ممالک جو جنرل اسمبلی کی جانب سے منتخب کیے جائیں پر مشتمل ہوتی ہے۔ چونکہ تمام 11 تولیتی علاقوں کو حق خود اختیاری حاصل ہوچکی ہے۔ اس طرح کونسل کے مقاصد کی تکمیل ہوچکی ہے۔ نتیجتاً اس کی کارکردگی کو یکم نومبر 1994ء سے معطل کردیا گیا۔

- **بین الاقوامی عدالت برائے انصاف International Court of Justice:** بین الاقوامی عدالت برائے انصاف تنظیم اقوام متحدہ کا اہم عضو ہے۔ اس نے 18/اپریل 1946۔ کو ہیگ (نیدرلینڈ) میں واقع اپنے مستقر سے کارکردگی شروع کی۔ یہ 15 ججوں پر مشتمل ہوتی ہے جس کی معیاد نو (9) سال ہوتی ہے ان میں سے ہر تین سال کے اختتام پر 1/3 حصہ جس سبکدوش ہوجاتے ہیں۔ جس اپنے اجلاسوں کی صدرات کے لیے اپنے میں سے ایک صدر اور نائب صدر کا انتخاب کرتے ہیں، جنرل اسمبلی جس کے مشاہروں (تنخواہ) اور دیگر الاؤنس کا تعین کرتی ہے۔ جس کو سفارتی مراعات اور استثنات حاصل ہوتے ہیں۔
- **سکریٹریٹ/معتمدی:** سکریٹریٹ/معتمدی تنظیم اقوام متحدہ کا اہم ترین انتظامی شعبہ ہے۔ سکریٹری جنرل اس کا صدر ہوتا ہے۔ اس کا تقرر پانچ سالہ معیاد کے لیے صیانتی کونسل کی سفارش پر جنرل اسمبلی کرتی ہے۔ اس کا اہم فریضہ اقوام متحدہ کے اہم اعضاء اور خصوصی اداروں کے فیصلوں کو روبعمل لانا ہے۔ 70 ممالک کی جانب سے ادا کیے جانے والے مستقل بجٹ کے تحت سکریٹریٹ کا تقریباً 8,900 اشخاص پر مشتمل عملہ کام کرتا ہے۔

اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل

سلسلہ	سکریٹری جنرل کا نام	قومیت	معیاد
1	ٹریگولے ہال دولام لئی	ناروے	فروری1946-نومبر1952
2	ڈاگ ہمیرزشولڈ	سویڈن	اپریل1953-ستمبر1961
3	یوتھان (دومعیاد کے لیے)	برما (مینمار)	نومبر1961-ڈسمبر1971
4	کرٹ اولڈہیم (دومعیاد کے لیے)	آسٹریا	جنوری1972-ڈسمبر1981
5	جاویر پریزڈی کولار (دومعیار کے لیے)	پیرو	جنوری1982-ڈسمبر1991
6	بطروس بطروس غالی	مصر	جنوری1992-ڈسمبر1996
7	کوفی عنان (دومعیار کے لیے)	گھانا	جنوری1997-ڈسمبر2006
8	بان کیمون (دومعیاد کے لیے)	جنوبی کوریا	جنوری2007-تا2016ء
9	Antonio Juterres	پرتگال	2017 تا موجودہ

- **خصوصی ایجنسیاں Specialized Agencies**

اقوام متحدہ کی چند خصوصی ایجنسیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

1. بین الاقوامی مواصلاتی یونین (1865-پیرس-ITU)
2. یونیورسل پوسٹل یونین (1874-برنی-UPU)
3. بین الاقوامی مزدور تنظیم (1991-جنیواء-ILO)
4. انٹرنیشنل بینک فار کنسٹرکشن اینڈ ڈیولپمنٹ (1945-واشنگٹن-IBRD)
5. انٹرنیشنل مانٹری فنڈ (1945-واشنگٹن-IMF)
6. تنظیم برائے تغذیہ وزراعت (1946-روم-FAO)
7. عالمی صحت تنظیم (1948-جنیواء-WHO)
8. ورلڈ میٹریالوجیکل آرگنائیزیشن (1951-جینواء-WMO)

- **تنظیم اقوام متحدہ میں اصلاحات کی ضرورت Need for Reforms in the UNO**

- اقوام متحدہ کو جمہوری طرز دینا اس وقت ہی ممکن ہے جبکہ ایشیاء، آفریقہ، لاطینی امریکہ، آسٹریلیا، اور نیوزی لینڈ، سے نئے ممالک کو رکن کی حیثیت سے شامل کیا جائے کیونکہ نوآبادیاتی نظام کے خاتمہ کی وجہ سے دنیا کے نقشہ میں نئی مملکتیں ابھری ہیں۔
- تنظیم اقوام متحدہ کی آزاد امن کو برقرار اور رکھنے والی فوج تشکیل دی جائے۔
- صیانتی کونسل میں مستقل اراکین کی تعداد میں ضافہ کیا جائے۔
- اقوام متحدہ کے مالی بحران اور بھاری قرض کو ختم کرنے کے لیے اسکا اپنا معاشی نظام/ مالیاتی نظام ہونا چاہیے۔
- پانچ بڑی طاقتوں کو حاصل حق استرداد (Vetopower) کو برخواست کیا جائے
- اقوام متحدہ اور غیر سرکاری تنظیموں کے درمیان تعلق استوار کرنا چاہیے۔

کثیر جوابی سوالات

1. پنچ شیل معاہدہ ان دونوں کے درمیان طئے پایا
(1) راجیو گاندھی، بے نظیر بھٹو (2) اندرا گاندھی، ذوالفقار علی بھٹو (3) نہرو اور چوین لائی (4) سوکارنو، ٹیٹو
2. بھارت کی خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول ہے
(1) پنچ شیل (2) غیر جانبداری (3) بین ممالک مساوات (4) 2 او 3 دونوں
3. بھارت کی خارجہ پالیسی تشکیل دی
(1) مرارجی دیسائی (2) نہرو (3) اندرا گاندھی (4) سردار پٹیل
4. پہلی ایشیائی کانفرنس دہلی میں اس سال منعقد ہوئی
(1) 1946 (2) 1947 (3) 1948 (4) 1954
5. یہاں منعقدہ غیر جانبدار کانفرنس نے جنوبی افریقہ سے تمام سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ کیا
(1) بلگریڈ (2) قاہرہ (3) بانڈونگ (4) نئی دہلی
6. اس سال منعقدہ غیر جانبدار کانفرنس نے امریکہ سے مطالبہ کیا کہ ڈیگو گارشیا کو ماریشیس کے حوالے کر دیا جائے
(1) 1983 (2) 1986 (3) 1989 (4) 1992
7. یہاں منعقدہ غیر جانبدار کانفرنس نے عالمی سیاست میں امریکہ کی بالادستی کو کم کرنے پر زور دیا
(1) نئی دہلی (2) بلگریڈ (3) بانڈونگ (4) جکارتا
8. پہلی جنگ عظیم کے بعد عالمی امن کے قیام کے لئے قائم کردہ ادارہ تھا
(1) اقوام متحدہ (2) لیگ آف نیشنس (مجلس اقوام) (3) UNESCO (4) صیانتی کونسل
9. پہلی جنگ عظیم اس سال شروع ہوئی
(1) 1909 (2) 1914 (3) 1919 (4) 1939
10. دوسری جنگ عظیم اس سال ہوئی
(1) 1914-1918 (2) 1920-24 (3) 1935-39 (4) 1939-45
11. نسلی امتیاز کی پالیسی اس ملک میں اختیار کی گئی تھی
(1) جنوبی افریقہ (2) جنوبی امریکہ (3) روس (4) مصر
12. اقوام متحدہ کے جھنڈے میں زیتون کی شاخ اس کی علامت ہے
(1) امن (2) تشدد (3) نفرت (4) اتحاد
13. دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے
(1) بھارت (2) اٹلی (3) جرمنی (4) وینزویلا
14. دوسری جنگ عظیم میں دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی کو ایٹمی بم کے ذریعہ تباہ کر دیا گیا۔ یہ کس ملک میں واقع ہیں
(1) چین (2) جاپان (3) انڈونیشیا (4) جرمنی

15. دوسری جنگ عظیم کے بعد ابھرنے والے دو طاقتور ممالک تھے
(1) فرانس، روس (2) بھارت، جاپان (3) روس، امریکہ (4) جاپان، جرمنی

16. ہندوستان اور چین میں سرحدی تنازعہ پر جنگ اس سال ہوئی
(1) 1960 (2) 1962 (3) 1964 (4) 1966

17. ہندوستان نے جوہری دھماکہ اس سال کیا
(1) 1970 (2) 1973 (3) 1974 (4) 1975

18. ہندوستان اور روس کے درمیان دوستی کا معاہدہ اس سال ہوا
(1) 1970 (2) 1971 (3) 1972 (4) 1973

19. دولت مشترکہ میں اب اتنے ممالک ہیں
(1) 50 (2) 52 (3) 54 (4) 56

20. سوویٹ یونین کی تقسیم عمل میں آئی
(1) 1990 (2) 1991 (3) 1992 (4) 1993

21. ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگیں اتنے مرتبہ ہوئیں
(1) دو مرتبہ (2) تین مرتبہ (3) چار مرتبہ (4) پانچ مرتبہ

22. ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بنگلہ دیش کے مسئلہ پر جنگ اس سال ہوئیں
(1) 1948 (2) 1965 (3) 1971 (4) 1975

23. چین اس سال کمیونسٹ ملک بنا
(1) 1947 (2) 1948 (3) 1949 (4) 1950

24. سارک SAARC کا قیام 1985 میں اس چوٹی کانفرنس میں عمل میں آیا
(1) نئی دہلی (2) ڈھاکہ (3) قاہرہ (4) کولمبو

25. اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا
(1) 24/اکٹوبر 1944 (2) 24/اکٹوبر 1945 (3) 24/اکٹوبر 1946 (4) 24/اکٹوبر 1947

26. اقوام متحدہ کا صدر مقام واقع ہے
(1) لندن (2) پیرس (3) نیویارک (4) ماسکو

27. اقوام متحدہ کا قانونی عضو ہے
(1) جنرل اسمبلی (2) صیانتی کونسل (3) سکریٹریٹ (4) معاشی اور سماجی کونسل

28. اقوام متحدہ کا عاملانہ عضو ہے
(1) جنرل اسمبلی (2) صیانتی کونسل (3) سکریٹریٹ (4) معاشی اور سماجی کونسل

29. اقوام متحدہ کا انتظامی عضو ہے
(1) جنرل اسمبلی (2) صیانتی کونسل (3) ٹرسٹی شپ کونسل (4) سکریٹریٹ

30. اقوام متحدہ کا عدالتی عضو ہے

(1) جنرل اسمبلی (2) صیانتی کونسل (3) سکریٹریٹ (4) بین الاقوامی عدالت

31. اقوام متحدہ کے 1999 تک اتنے ممالک رُکن تھے

(1) 185 (2) 186 (3) 187 (4) 188

32. ٹرسٹی شپ کونسل کا اہم فرض ہے

(1) ٹرسٹ علاقہ کا انتظام کرنا (2) خصوصی ایجنسیوں کا انتظام کرنا

(3) جنگ میں متاثر افراد کی دیکھ بھال کرنا (4) مزدوروں کی فلاح و بہبود کرنا

33. ''عالمی صحت'' کا دن منایا جاتا ہے

(1) 7/اگست (2) 7/نومبر (3) 7/اپریل (4) 7/اکٹوبر

34. اقوام متحدہ کا سکریٹریٹ واقع ہے

(1) واشنگٹن (2) نیویارک (3) ہیگ (4) پریس

35. اقوام متحدہ کے قیام کے وقت اس کے رُکن ممالک تھے

(1) 50 (2) 51 (3) 52 (4) 53

36. اقوام متحدہ کے اہم عضو ہیں

(1) 5 (2) 4 (3) 6 (4) 8

37. صیانتی کونسل کے غیر مستقل اراکین کو اتنی معیاد کے لئے منتخب کیا جاتا ہے

(1) 2سال (2) 3سال (3) 4سال (4) 5سال

38. بین الاقوامی عدالت اتنے ججوں پر مشتمل ہے

(1) 10 (2) 15 (3) 12 (4) 9

39. بین الاقوامی عدالت کے ججوں کا انتخاب اس کے ذریعہ ہوتا ہے

(1) جنرل اسمبلی (2) صیانتی کونسل (3) جنرل اسمبلی اور صیانتی کونسل (4) سماجی اور معاشی کونسل

40. اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کو جنرل اسمبلی اس عضو کی سفارش پر منتخب کرتی ہے

(1) معاشی وسماجی کونسل (2) ٹرسٹی شپ کونسل (3) بین لاقوامی عدالت (4) صیانتی کونسل

41. ہندوستان صیانتی کونسل کا اس دوران ممبر رہا

(1) 1990-1991 (2) 1991-1992 (3) 1992-1993 (4) 1993-1994

42. اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے عالمی حقوق انسانی کے اعلامیہ کو منظور کیا

(1) 10/ڈسمبر 1948 (2) 10/نومبر 1948 (3) 10/اکٹوبر 1948 (4) 10/اگست 1948

43. معاشی اور سماجی کونسل کے اراکین کی تعداد ہے

(1) 18 (2) 27 (3) 36 (4) 54

44. قدیم تہذیب کے مراکز ہیں

(1) ہندوستان اور چین (2) امریکہ وروس (3) روس اور چین (4) امریکہ اور ہندوستان

45. ''تیسری دنیا'' کے نظریہ کا چلن شروع ہوا

1940 (1) 1955 (2) 1960 (3) 1970 (4)

جوابات KEY

1	**3**	6	**1**	11	**1**	16	**2**	21	**2**	26	**3**	31	**4**	36	3	41	**2**
2	**4**	7	**4**	12	**1**	17	**4**	22	**3**	27	**1**	32	**1**	37	1	42	**1**
3	**2**	8	**2**	13	**1**	18	**2**	23	**3**	28	**2**	33	**3**	38	2	43	**4**
4	**2**	9	**2**	14	**2**	19	**3**	24	**2**	29	**4**	34	**2**	39	3	44	**1**
5	**2**	10	**4**	15	**3**	20	**2**	25	**2**	30	**4**	35	**1**	40	4	45	**2**

تحریکیں

- بیسویں صدی کے ابتدائی نصف حصہ میں دنیا پر عظیم جنگوں، انقلابوں، جرمن نازی ازم، سوویت سوشلزم، مغربی لبرل ازم اور قومی آزادی کی تحریکوں کا غلبہ رہا۔
- دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ اور ہندوستان، چین، انڈونیشیاء، نائجیریا اور مصر جیسی نوآبادیوں کی آزادی کے بعد 1950 کے دہے کے وسط میں دنیا میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔
- ان تحریکوں میں سے ایک نہایت ہی اہم تحریک امریکہ کی شہری حقوق کی تحریک تھی۔ اس کا مقصد افرو۔امریکن یعنی سیاہ فام امریکی باشندوں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کے لئے جدوجہد کرنا تھا۔
- تحریک 1960 کے دہے میں عروج کو پہونچی، بڑی حد تک پر امن تھی اور اس کی سرگرمیوں میں عام مظاہرے، جلوس، سول نافرمانی (امتیازی قوانین کی پرامن خلاف ورزی اور امتیازی خدمات مثلاً بسوں کا بائیکاٹ شامل تھا، جس میں سیاہ فاموں اور سفید فاموں کو الگ کر دیا گیا تھا۔
- ان تمام میں اہم ایک سالہ طویل بائیکاٹ کا پروگرام تھا جسکی قیادت مونٹگومری کے ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ نے کی۔
- 28/مارچ 1963ء کو دو لاکھ سے زائد افراد نے واشنگٹن کو مارچ کیا اور شہری حقوق کے قانون کی منظوری کا مطالبہ کیا۔ اس کے ساتھ ان کے دیگر مطالبات میں مکمل روزگار کی فراہمی، مناسب مکانات، ووٹ کا حق، مناسب تعلیم کی فراہمی (جس میں گورے اور کالے بچے ایک ساتھ پڑھتے ہوں) شامل تھے۔
- ان دنوں میں سویت یونین Union of Socilalist Soviet Republic (USSR) اور مشرقی یوروپ کے ممالک میں جو سویت یونین کے زیر اثر تھے، کثیر پارٹی انتخابات، آزاد صحافت، اظہار خیال کی آزادی اور عام لوگوں کے لئے نقل وحرکت کی آزادی بھی نہیں تھی۔
- ہنگری، چیکوسلواکیہ اور پولینڈ نے تو سویت یونین کے تسلط سے ہی آزادی کا مطالبہ کیا۔ ان میں سے بعض تحریکوں کی حمایت مخالف کمیونسٹ ملکوں بشمول امریکہ، برطانیہ نے کی۔

- اس تحریک کے قابل ذکر قائدین میں مشہور و معروف مصنف الیگزینڈر سولزینسن اور نیوکلیر سائنسدان اینڈری سکاروف شامل تھے۔ان تحریکوں کے زیر اثر سویت یونین میں صدر گورباچوف کی سرپرستی میں نئی قیادت کو عروج حاصل ہوا جس نے اصلاحات کے عمل کو شروع کیا جسے Glasnsost کا نام دیا گیا تا کہ لوگوں کو وسیع تر آزادی مہیا کی جا سکے۔
- 1970 اور 1980 کی دہائیوں میں ایک نئی تحریک کا عروج ہوا یہ تحریک جنگ اور نیوکلیر ہتھیاروں کے خلاف تھی۔
- اگست 1945ء میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر نیوکلیر بموں کے حملے سے ہونے والی بھیانک تباہی ساری دنیا پر آشکار ہو چکی تھی۔
- اس کے باوجود سرکردہ عالمی طاقتیں جیسے کہ امریکہ، سویت یونین، برطانیہ اور فرانس یہ عذر تراشتے ہوئے نیوکلیر ہتھیاروں کے ذخیرے جمع کر رہے تھے کہ اسکے خوف کی وجہ سے دوسرے ملک ان ہتھیاروں کا استعمال نہیں کریں گے۔
- دنیا بھر کے دانشوروں اور سائنسدانوں نے نیوکلیر ہتھیاروں پر پابندی کی مہم چلائی اور امریکہ اور سویت یونین کو مجبور کیا کہ وہ اسلحہ کی بے فائدہ دوڑ کو ختم کرنے کے لئے معاہدہ کریں۔
- امریکہ میں ایک قانون ہے جس کے تحت تمام صحت مند شہریوں کو کچھ عرصے کے لئے لازمی طور پر فوجی خدمات انجام دینا پڑتا ہے۔ویت نام کی جنگ کے دوران ہزاروں امریکی شہریوں نے ویت نام کی جنگ میں جانے سے انکار کر دیا۔
- سبز انقلاب کی ویب سائیٹ (*http://www.greenpeace.org/international*) ہے۔
- ہتھیاروں کی کمی کے لئے سب سے پہلے SALT (Strategic Arms Limitation Talks) نامی معاہدہ ہوا جو ناکامی سے دو چار ہوئے۔
- 1991ء میں جنگی ہتھیاروں کی تخفیف کا معاہدہ START (Strategic Arms Reduction Treaty) نامی معاہدے پر دستخط کئے گئے۔یہ معاہدہ ہتھیاروں پر کنٹرول کے لئے کیا گیا تاریخ کا سب سے بڑا معاہدہ تھا۔اس پر قطعی عمل درآمد 2001ء میں کیا گیا۔
- USSR کے تحلیل کے آخری مرحلے میں چرنوبائیل نیوکلیر پلانٹ میں ایک بہت بڑا حادثہ ہوا جس میں ورکروں کی بڑی تعداد ہلاک ہوگئی۔ لیکن اس کی وجہ سے یوروپ کے کئی ممالک پر مشتمل بڑے خطے میں فضاء زہر آلود ہوگئی۔
- 1990ء کے دہے سے دنیا بھر میں ہونے والی معاشی اور سیاسی تبدیلیوں کو گلوبلائزیشن اور نیولبرل ازم کا نام دیا گیا۔اسکی وجہ سے غریبوں اور مراعات سے محروم حاشیائی افراد کی زندگیوں پر بہت گہرا اثر پڑا۔
- یوروپ میں سبز امن تحریک (Green Peace movement in Europe) امریکہ کی جانب سے الاسکا میں کئے گئے زیر آب نیوکلیر ٹسٹوں کے خلاف 1971ء میں شروع کی گئی۔
- Greenpeace تحریک نے کئی ممالک میں آب و ہوا میں تبدیلی کے اثرات کا جائزہ لیا۔اس کا مقصد ''کرہ ارض کو زندگی کی تمام انواع کی بقاء کے قابل بنانا'' ہے۔
- بھوپال گیس سانحہ 1984ء میں رونما ہوا۔اس میں ہزاروں لوگ ہلاک ہوگئے اور ہزاروں افراد ابھی تک اس کے مضر اثرات کا شکار ہیں۔
- یہ غالباً دنیا کی سب سے بدترین صنعتی تباہی تھی۔بھوپال گیس المیہ کے متاثرین بنیادی طور پر چار مطالبات کی تکمیل کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں:
- بڑے بڑے ہمہ مقصدی پراجکٹوں کی تعمیر 1950 سے ہی ہندوستان کی منصوبہ بند ترقی کا لازمی حصہ رہی ہے۔ان میں سے چند بڑے پراجکٹ بھاکرہ ننگل، ہیراکڈ اور ناگرجنا ساگر پراجکٹ ہیں۔
- لوگوں کو بے دخل ہونے کے اندیشے کے تحت نربدا آندولن کے قائدین نے ڈیموں کی تعمیر کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا۔
- نرمدا بچاؤ آندولن تحریک کو سردار سروور ڈیم کی تعمیر کو رکوانے میں کامیابی تو حاصل نہیں ہوئی لیکن اس نے لوگوں کو ترقی کی نوعیت کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کیا وہ غریبوں کے مفاد میں تھی یا دولتمندوں اور اثر و رسوخ رکھنے والوں کے مفاد میں؟۔

- کیرلا میں مغربی گھاٹ میں واقع خاموش وادی (Silent Valley) سے گذرنے والی دو دریاؤں پر جب ڈیموں کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا تو کئی تعلیم یافتہ افراد کو اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ اس سے وادی میں پائی جانے والی نادر نباتی اور حیوانی انواع کو تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔
- ان جانوروں میں سے ایک مفقود النسل Lion Tailed Macaque (ایک قسم کا بندر) بھی شامل تھا۔ دھیرے دھیرے خاموش وادی کے تحفظ کی حمایت میں اور وہاں ڈیموں کی تعمیر کے خلاف ایک بڑی تحریک کو فروغ حاصل ہوا۔ ریاست بھر کے عوام نے کیرلا شستر اساہیتہ پریشد (KSSP) کی ترغیب پر تحریک میں شمولیت اختیار کی۔
- خاموش وادی کو 1985ء میں ایک نیشنل پارک میں تبدیل کر دیا گیا۔
- موجودہ منی پور دو امتیازی جغرافیائی خصوصیات کا حامل ہے۔ پہلا وادی کا علاقہ اور دوسرا پہاڑی سلسلہ۔ آزادی سے قبل وادی کے علاقہ پر دیسی راجہ کی حکمرانی تھی جبکہ پہاڑی علاقہ نسبتاً خود مختار تھا، جہاں بنیادی طور پر قبائیلی لوگ آباد تھے۔
- 1891ء میں انگریزوں نے اس علاقہ پر اپنا کنٹرول حاصل کیا اور راجہ کی حکمرانی بھی جاری رہنے دی۔ 1949ء میں منی پور کی سلطنت نے ہندوستان میں شمولیت کے معاہدہ پر دستخط کئے اور تب سے منی پور ہندوستان کا ایک حصہ بن گیا۔
- ہندوستان میں شمولیت کی مخالفت کرنے والوں کے احتجاج کے ردعمل میں ہندوستان کی حکومت نے وہاں فوج متعین کر دی۔ نظم وضبط کی برقراری کے لئے جو قوانین ہیں ان میں سے ایک AFSPA کہلاتا ہے یعنی Armed Forces Special Powers Act (1958) اس قانون کے تحت مسلح فوجی دستوں کو مخالف قومی سرگرمیوں میں شرکت کے شبہ کی بنیاد پر ہی کسی بھی شخص کو گرفتار کرنے اور ہلاک کرنے کا اختیار حاصل ہے۔
- میرا پائی بی (میتی زبان کا لفظ) جس کے معنی مشعل بردار کے ہیں۔
- میرا پائی بی تحریک 1970ء میں نشہ بازوں کی ہراسانی کو روکنے کے لئے شروع کی گئی۔ لیکن بہت جلد یہ انسانی حقوق کی تحریک بن گئی جس نے 1980 کے دہے میں ہندوستانی مسلح افواج کی تعیناتی کے خلاف اور منی پور کی آزادی کے لئے جدوجہد کی۔
- میرا پائی بی کا گروپ اس بات کا مطالبہ بھی کر رہا تھا کہ AFSPA کو برخواست کیا جائے۔ دھیرے دھیرے اس قانون کے خلاف احتجاج نے شدت اختیار کر لی اور خواتین نے مختلف طریقوں سے اس کے خلاف اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا جیسے انتخابات کا بائیکاٹ کرنا اور مسلسل بھوک ہڑتال کرنا وغیرہ۔ ان میں ایک خاتون اروم شرمیلا ہے جو دس سال سے زائد عرصے سے بھوک ہڑتال جاری رکھے ہوئے اپنے گھر پر نظر بند ہے۔
- اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کئی کوششیں کی گئیں۔ بعض اوقات چند سابق فوجی افسروں نے بھی اس علاقہ کے تنازعہ کے تعلق سے اپنی تحریروں میں اظہار خیال کیا اور رائے دی کہ اس علاقہ میں انفرااسٹرکچر کی سہولتوں اور بنیادی سہولتوں میں اضافہ کرنے سے لوگوں کے اعتماد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔
- حکومت نے سپریم کورٹ کے جج، B.P. جیون ریڈی کو اس علاقہ میں قانون اور امن کی بحالی کے تمام ممکنہ متبادلات پر غور کرنے کے لئے متعین کیا اور اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ بھی پیش کر دی۔ لیکن اس کے باوجود اس مسئلہ کا قطعی حل ابھی تک نہ ہوسکا۔
- **ماحولیاتی تحریکیں:** ماحولیاتی تحریکوں کا آغاز قدرتی جنگلات کے تحفظ کی خاطر 1970 کی دہائی میں ہمارے ملک میں ہوا۔ ان میں ایک چپکو تحریک تھی۔
- بڑے بڑے ہمہ مقصدی پراجکٹوں کی تعمیر 1950 سے ہی ہندوستان کی منصوبہ بند ترقی کا لازمی حصہ رہی ہے۔ ان میں سے چند بڑے پراجکٹ بھاکرہ ننگل، ہیراکڈ اور ناگرجنا ساگر پراجکٹ ہیں۔ ابتداء میں لوگ ان پراجکٹوں سے مرعوب ہوگئے کہ ان میں کافی مقدار میں پانی ذخیرہ کیا جاسکتا ہے، بڑی بڑی وسیع وعریض زمینات کو سیراب کیا جاسکتا ہے، کافی مقدار میں بجلی کی تیاری ہوسکتی ہے، سیلابوں کو روکنے میں کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔

- اس پراجکٹ کی وجہ سے بے دخلی کا سامنا کرنے والے لوگوں نے قابل لحاظ ہرجانہ کا مطالبہ کیا۔ وہ یہ مطالبہ کررہے تھے کہ وہاں کی زمینات کے مالکین کو ہی نہیں بلکہ اس علاقے میں روزگار سے وابستہ تمام افراد کو ہرجانہ ملنا چاہیے۔ وہ یہ بھی مطالبہ کررہے تھے کہ انہیں کسی دوسری جگہ زمین کے بدلہ زمین دی جائے اور ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے جنگلات کو ہونے والے نقصان کی پابجائی کے لئے دوسرے علاقوں میں جنگلات اگائے جائیں۔ بہت جلد لوگوں نے اس بات کو محسوس کیا کہ زمین کے بدلے زمین دینے کے لئے مناسب سہولتیں موجود نہیں ہیں اور تمام افراد کی مناسب انداز میں بازآبادکاری بھی محال ہے۔
- ابتداءً سردارسروور پراجکٹ کی تعمیر ورلڈ بنک سے لی گئی قرض کے رقم سے کی جانے والی تھی۔ لیکن شدید احتجاجوں، جلوسوں، بھوک ہڑتالوں اور بین الاقوامی احتجاجی مہم کے پیش نظر ورلڈ بنک نے اس تعمیر میں سرمایہ کاری کے فیصلہ کو واپس لے لیا۔
- نرمدا بچاؤ آندولن تحریک کو سردارسروور ڈیم کی تعمیر کو رکوانے میں کامیابی تو حاصل نہیں ہوئی لیکن اس نے لوگوں کو ترقی کی نوعیت کے متعلق سوچنے پر مجبور کردیا کہ کیا وہ غریبوں کے مفاد میں تھی یا دولتمندوں اور اثر ورسوخ رکھنے والوں کے مفاد میں؟ اس لوگوں کو اس بات پر بھی مجبور کیا کہ وہ اس قسم کے بڑے ڈیموں سے حاصل ہونے والے فائدوں کے متعلق غور کریں جو بڑے پیمانے پر قدرتی ماحول میں مداخلت کا سبب بن رہے ہیں۔ اس نے حکومتوں کو مجبور کیا کہ وہ ترقی کے لالچ میں کی جانے والی لوگوں کی بے دخلی کے لئے مناسب اور باوقار ہرجانہ ادا کرنے پر غور کریں۔
- کئی دیگر تحریکیں NBA تحریک کا حصہ بنیں۔ جیسے کہ مقامی لوگوں کی تحریک، نیولبرل پالیسیوں کے خلاف تحریک، کسانوں کی تحریک جن کی زمینات ڈیموں اور شہروں کی تعمیر، صنعتوں کے قیام، کان کنی اور جنگلات اگانے کے لئے حاصل کرلی جارہی تھیں۔
- کیرلا میں مغربی گھاٹ میں واقع خاموش وادی (Silent Valley) سے گذرنے والی دو دریاؤں پر جب ڈیموں کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا تو کئی تعلیم یافتہ افراد کو اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ اس سے وادی میں پائی جانے والی نادر نباتی اور حیوانی انواع کو تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ان جانوروں میں سے ایک مفقود النسل Lion Tailed Macaque (ایک قسم کا بندر) بھی شامل تھا۔ دھیرے دھیرے خاموش وادی کے تحفظ کی حمایت میں اور وہاں ڈیموں کی تعمیر کے خلاف ایک بڑی تحریک کو فروغ حاصل ہوا۔
- ریاست بھر کے عوام نے کیرلا شستر اساہیتہ پریشد (KSSP) کی ترغیب پر تحریک میں شمولیت اختیار کی۔ KSSP ایک تنظیم تھی جو سائینس کی اشاعت اور عام لوگوں میں شعور کو بیدار کرنے کے لئے کام کررہی تھی۔ اس نے عدالت میں مقدمہ دائر کیا کہ پراجکٹ کے علاقہ میں درختوں کو کاٹا جارہا ہے۔ کیرلا ہائی کورٹ نے درختوں کی کٹائی کے خلاف حکم جاری کیا۔ شدید احتجاج کے پیش نظر حکومت نے بالآخر ڈیم کی تعمیر کے منصوبے کو ختم کردیا گیا۔ اور خاموش وادی کو 1985ء میں ایک نیشنل پارک میں تبدیل کردیا گیا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) عوام کی آزادی کے لئے Glasnot اصلاحات شروع کئے۔

(A) اسٹالن (B) لینن (C) گوربا چیف (D) کروس چیف

(2) امریکہ نے زیرزمین نیوکلیر ٹسٹ اس مقام پر کئے۔

(A) نیویارک (B) الاسکا (C) بوسٹن (D) لاس اینجلس

(3) جنگ اور نیوکلیر ہتھیاروں کے خلاف تحریک اس دہے میں عروج کو پہنچی۔

(A) 1940ء سے 1950ء (B) 1970ء سے 1980ء (C) 1960ء سے 1970ء (D) 1980ء سے 1990ء

(4) Green Peace (سبزامن) احتجاج اس سال شروع ہوا۔

(A) 1961ء (B) 1966ء (C) 1981ء (D) 1971ء

(5) ہندوستان میں ماحولیاتی تحریک کا آغاز ہوا۔

(A) 1980ء (B) 1970ء (C) 1960ء (D) 1950ء

(6) نربدا بچاؤ آندولن نے اس ڈیم کی تعمیر کی مخالفت کی۔

(A) ناگرجنا ساگر (B) بھاگرا ننگل (C) ہیرا کڈ (D) سردار سرور پراجکٹ

(7) منی پور کا صدر مقام ہے۔

(A) ایٹانگر (B) شیلانگ (C) آئزوال (D) امپھال

(8) آندھرا پردیش میں سرکاری طور پر شراب پر نشہ بندی نافذ کی گئی۔

(A) 1993ء (B) 1992ء (C) 1995ء (D) 1991ء

(9) بھوپال گیس کا المیہ ہوا۔

(A) 1984 (B) 1983 (C) 1982 (D) 1981

(10) کس سال منی پور مملکت نے ہندوستان میں شمولیت اختیار کی۔

(A) 1966 (B) 1950 (C) 1948 (D) 1949ء

جوابات KEY

1	C	2	B	3	B	4	D	5	B	6	D	7	D	8	C	9	A	10	D

انسانی حقوق

- بین الاقوامی سطح پر جب کہ دنیا عالمی گاؤں (Global millage) میں تبدیل ہوچکی ہے انسانی حقوق (Human Rights) اور سماجی انصاف (Social Justice) نہایت اہمیت کے حامل بن چکے ہیں۔
- حقوق عالمگیر اور فطری ہوتے ہیں۔
- 10/ڈسمبر 1948ء کو ادارہ اقوام متحدہ نے اعلامیہ برائے عالمی حقوق انسانی (Universal Declaration of Human Rights) UDHR جاری کیا۔
- اقوام متحدہ نے 1986ء میں ترقی وفروغ کے حق سے متعلق اعلامیہ جاری کیا اور 1993ء میں دنیا کے تمام ممالک نے اسے قبول کیا۔ انسانی حقوق کی تاریخ میں یہ ایک سنگ میل مانا جاتا ہے۔
- ہندوستانی دستور میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے مختلف قوانین پائے جاتے ہیں اور ہندوستانی دستور کی تمہید میں ہی یہ درج کیا گیا ہے ''ہندوستانی شہریوں کو سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف کی لازمی طور پر فراہمی۔''

کثیر جوابی سوالات

1. UNCRC کے مطابق ____ سے کم عمر کے تمام بچے مراد ہیں

(1) 14 سال (2) 15 سال (3) 17 سال (4) 18 سال

2. اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کونسے سال حقوق اطفال کے معاہدہ (Convention on Right of the Child) کو منظور کیا

(1) 1919 (2) 1990 (3) 1992 (4) 1989

3. حقوق اطفال کا دن بین الاقوامی سطح پر منایا جاتا ہے

(1) 25/نومبر (2) 14/نومبر (3) 20/نومبر (4) 10/نومبر

4. ہندوستانی حکومت نے کونسی تاریخ کو حقوق اطفال کے معاہدہ پر دستخط کی

(1) 11/ڈسمبر 1992ء (2) 10/ڈسمبر 1990ء (3) 20/نومبر 1990ء (4) 11/ڈسمبر 1990ء

5. ہندوستانی دستور کے کونسے دفعہ کے تحت چھوت چھات کا خاتمہ کیا گیا

(1) دفعہ 18 (2) دفعہ 21 (3) دفعہ 17 (4) دفعہ 20

6. ہندوستانی دستور کی کونسی دفعہ کے مطابق اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے

(1) دفعہ 29 (2) دفعہ 28 (3) دفعہ 30 (4) دفعہ 21

7. (CLPRA) "Child Labour Prohibation and Regulation Act" کو اس سال منظور کیا گیا

(1) 1985 (2) 1986 (3) 1908 (4) 1990

8. مدارس میں حقوق اطفال کے لئے قائم کیا گیا ہے

(1) حقوق اطفال سوسائٹی (2) حقوق اطفال تنظیم (3) حقوق اطفال کلب (4) ان میں سے کوئی نہیں

9. ہر تعلیمی سال 14 تا 20 نومبر ہفت روزہ منایا جاتا ہے

(1) خواتین کے حقوق کا ہفتہ (2) بچوں کے حقوق کا ہفتہ (3) ماؤں کے حقوق کا ہفتہ (4) معذوروں کے حقوق کا ہفتہ

10. ہندوستان میں تعلیم کو بنیادی حق بنایا گیا

(1) 26/اگست 2009ء (2) 26/اگست 2010ء (3) 15/اگست 2011ء (4) یکم/اپریل 2010ء

11. ریاست آندھرا پردیش میں قانون حق تعلیم (RTE) 2009ء نافذ ہوا

(1) 26/اگست 2010ء (2) یکم اپریل/2010ء (3) 15/اگست 2010ء (4) 26/جنوری 2010ء

12. قانون حق تعلیم کے مطابق بنیادی تعلیم سے مراد ہے

(1) اول تا پنجم (2) اول تا ششم (3) اول تا ہشتم (4) اول تا دہم

13. ہندوستانی پارلیمنٹ میں قومی کمیشن برائے حقوق اطفال کو منظوری دی گئی

(1) 2005ء (2) 2006ء (3) 2004ء (4) 2000ء

14. قانون حق تعلیم کے مطابق مدارس میں بچوں میں داخلہ ہونا چاہئے

(1) قابلیت کے مطابق (2) ماحول کے مطابق (3) عمر کے مطابق (4) ان میں سے کوئی نہیں

15. حق جائیداد کو کونسی دستوری ترمیم کے ذریعہ بنیادی حقوق کی فہرست سے حذف کیا گیا

(1) 44ویں ترمیم (2) 42ویں ترمیم (3) 40ویں ترمیم (4) 72ویں ترمیم

16. دستور میں دفعہ 44ویں ترمیم اس سال کی گئی

(1) 1976 (2) 1978 (3) 1979 (4) 1972

17. دستور میں 86ویں ترمیم کی گئی

(1) 2002 (2) 2004 (3) 2006 (4) 2000

18. دستور کی کونسی دفعہ کے تحت مملکت کے لئے ضروری ہے کہ وہ 14 سال سے کم عمر کے بچوں کو مفت تعلیم فراہم کرے

(1) دفعہ 42 (2) دفعہ 45 (3) دفعہ 17 (4) دفعہ 41

19. بنیادی فرائض کی دستور میں شمولیت کے لئے کانگریس حکومت نے 1976ء میں کس کی قیادت میں کمیٹی تشکیل کی

(1) چرن سنگھ (2) سورن سنگھ (3) این۔ڈی۔تیواری (4) فخرالدین علی احمد

20. گیارہویں بنیادی فرض والدین یا سرپرست اپنے بچوں کو 6 تا 14 سال کی عمر تک تعلیمی مواقع فراہم کریں کا نفاذ ہندوستام میں کیا گیا

(1) 2/ڈسمبر 2002ء (2) 10/ڈسمبر 2000ء (3) 12/جنوری 2002ء (4) 12/ڈسمبر 2002ء

جوابات KEY

1	**4**	3	**3**	5	**3**	7	**2**	9	**2**	11	**2**	13	**1**	15	**1**	17	**1**	19	**2**
2	**2**	4	**1**	6	**1**	8	**3**	10	**1**	12	**3**	14	**3**	16	**2**	18	**2**	20	**4**

11. ٹریفک کی تعلیم اور سڑک کے حفاظتی اقدامات

- ڈرائیور کی لاپرواہی کی وجہ سے گاڑیوں کی آمدورفت میں خلل پڑجاتا ہے اور ٹریفک رک جاتی ہے۔
- ٹریفک کے رک جانے کی وجہ سے سڑک حادثات واقع ہوتے ہیں۔
- ٹریفک کے ٹھہراؤ اور حادثوں سے بچنے کے لیے ٹرافک میں باقاعدگی پیدا کرنی چاہیے۔
- سڑکوں کے سگنل (Signals) سے سڑکوں پر ٹریفک میں باقاعدگی پیدا کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔
- سڑکوں کے سگنل دو قسم کے ہوتے ہیں (1) ہاتھ کے اشارے (2) الکٹرانک اشارے۔
- بڑے شہروں میں ٹریفک کو الکٹرانک اشاروں کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے۔
- چھوٹے شہروں اور ٹاؤن میں ہاتھ کے اشاروں سے ٹریفک پر کنٹرول کیا جاتا ہے۔
- دس قسم کے اشارے استعمال کیے جاتے ہیں۔
- بے شک پہیے کی ایجاد سے نہ صرف اشیاء بلکہ لوگوں کے حمل ونقل میں بھی نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ آبادی میں اضافہ، صنعتیانے، شہریانے اور عالمیانے کی وجہ سے گاڑیوں کی آمدورفت میں بے تحاشہ اضافہ ہوا۔ ٹریفک کے آسان بہاؤ کی طمانیت کے لئے ایک باقاعدہ نظام درکار ہے۔
- باقاعدگی سے مراد یہ ہے کہ جو کوئی سڑک کا استعمال کرے وہ ٹریفک کے قوانین کی پابندی کرے۔ سڑک کا استعمال کرنے والے ہر ایک فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ٹریفک کے قوانین پر عمل پیرا ہو۔

- کسی بھی شئے کا ایک مقام سے دوسرے مقام کو حرکت کرنا ٹریفک کہلاتا ہے۔ جیسے کسی بھی گاڑی کے ایک مقام سے دوسرے مقام تک سڑک پر چلنے کو (Road Traffic) کہتے ہیں۔
- ٹریفک کی تعلیم وہ تعلیم ہے جس میں ٹریفک کے اصول وضوابط کو ایک آسان اور واضح طریقہ پر بتایا جاتا ہے۔
- طلباء، ملازمین، مزدور، اساتذہ، ڈاکٹر اور دوسرے تمام لوگ ٹریفک جام سے متاثر ہوتے ہیں۔ فٹ پاتھ (Foot Paths) پیدل راہ گیروں کے لیئے ایک نعمت سے کم نہیں ہیں بعض اوقات موٹر سیکل سوار اپنی گاڑیوں کو اس پر دوڑاتے ہیں
- آوارہ جانور، ترکاری اور میوہ فروش، خانگی گاڑیاں جیسے کاریں، آٹو رکشہ وغیرہ کو No Parking Zone میں ٹھہرانا ٹریفک جام کی اہم وجہہ بنتا ہے۔
- آبادی میں تیزی سے اضافہ اور گاڑیوں کا بہت زیادہ استعمال سے سڑکوں کی ٹریفک میں بے تحاشہ اضافہ ہورہا ہے۔ حادثات سے بچنے کے لئے ہر ایک کو ٹریفک کے اصول وضوابط کا جاننا ضروری ہے۔
- **ڈرائیونگ لائسنس کی ضرورت:** کوئی بھی شخص تب تک گاڑی نہیں چلاسکتا جب تک کہ اس کے پاس ڈرائیونگ لائسنس نہ ہو۔
- **ڈرائیونگ لائسنس کے اقسام**
- **1۔ لرنرس لائسنس:** Learner License: یہ ایک عارضی لائسینس ہوتا ہے جو گاڑی چلانا سیکھنے کے لئے 6 ماہ کی مدت کے لئے جاری کیا جاتا ہے۔
- **2۔ مستقل لائسینس Permanent License:** Learner's License حاصل کرنے کے ایک ماہ بعد کوئی شخص Parmanent License حاصل کرنے کا اہل ہوجاتا ہے۔
- **Learner's License کے لئے ضروری دستاویزات**
- رہائشی ثبوت Residence Proof (تصدیق شدہ نقل)

راشن کارڈ Ration Card/ برقی بل /Passport/Voter ID Card/ Life Insurance Policy/Tax Receipts/ Aadhar Card

- عمر کا ثبوت Age Proof (تصدیق شدہ نقل)
- اسکول سرٹیفکیٹ /Passport/ پیدائش کا سرٹیفکیٹ Aadhar Card/Birth Certificate، محکمہ انکم ٹیکس کا جاری کردہ PAN Card
- بغیر ڈرائیونگ لائسنس کے گاڑی چلانا غیر قانونی ہے۔
- 50cc سے زائد کی گاڑی چلانے کے لئے حد عمر 18 سال ہے۔
- ٹرانسپورٹ کی گاڑی چلانے کی حد عمر 25 سال ہے۔
- **داخل کرنے کے فارم:** فارم 1، 1A، اور 3 کو مکمل خانہ پری کے بعد فوٹوز کے ساتھ داخل کرنا۔ اسنادات کی مکمل جانچ کے بعد Learning Test اور رنگ کی شناخت کا ٹسٹ لیا جاتا ہے۔ ان تمام امتحانات کو کامیاب کرنے کے بعد امیدوار کو Learner's License جاری کیا جاتا ہے۔
- **مستقل لائسینس Parmanent License:** مستقل لائسینس ان کو جاری کیا جاتا ہے جن کے پاس کارآمد Learner's License جو Learner's License کے جاری ہونے کے 30 دن بعد سے لیکر 100 دن کے اندر اندر Parmenent License کے لئے

درخواست داخل کرنا چاہیئے اس کے علاوہ ایک بہت ہی اہم بات یہ ہے کہ لائسینس حاصل کرنے والا شخص ٹریفک کے قوانین وضوابط سے اچھی طرح واقف ہو۔

- **Breath Analyser:** یہ مشین الکوہل کی کم مقدار استعمال کرنے کے باوجود شناخت کرسکتی ہے۔ پولیس آفیسر Breath Analyser کے ریکارڈ کئے ہوئے ڈاٹا کو مٹا نہیں سکتا چاہے وہ مجرم کی مدد بھی کرنا چاہتا ہو۔
- Regional Transport Authority کسی بھی فرد کو نااہل قرار دے سکتی اور اس کے پاس موجود لائسینس کو ضبط یا مسنوخ ڈرائیورنگ لائسینس Driving License
- **رجسٹریشن کی ضرورت:** کوئی بھی شخص گاڑی کو اس وقت تک نہیں چلاسکتا جب تک کہ وہ رجسٹرڈ نہ کی گئی ہو۔
- عارضی رجسٹریشن: مندرجہ ذیل دستاویزات رجسٹریشن کروانے کے لئے ضروری ہیں۔

1۔ Sale Certificate کی نقل

2۔ Road Worthiness certificate کی نقل

3۔ کارگرد Insurance Certificate کی نقل

4۔ Pollution Under Control Certificate

5۔ Address Proof کی نقل

- **مستقل رجسٹریشن:** رجسٹریشن کرنیوالے ذمہ داروں کے نام ایک درخواست اور عارضی رجسٹریشن کروانے کے لئے داخل کئے ہوئے جملہ اسنادات کی نقل کے ساتھ ایک ماہ کے اندر داخل کرنا چاہیئے۔
- **Road Marking Signs:** پکی سڑک کی سطح پر کئی نشانات یا اشارے ڈرائیوروں اور پیدل راہ گیروں کی رہنمائی یا اطلاعات کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ اشاروں میں یکسانیت سب سے اہم عنصر ہے تا کہ پریشانی اور غیر یقینی صورتحال کو کم سے کم کیا جائے۔
- **سڑک کی تقسیم:**

1۔ فٹ پاتھ Foot Path: یہ سڑک کے دونوں بازوں پر پیدل راہ روں کے لئے بنایا جاتا ہے۔ یہ تقریباً دو میٹر چوڑے ہوتے ہیں۔

2۔ روڈ ڈیوائیڈر: سمٹ کے سلوں سے سڑک کو برابر نصف حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

3۔ زیبرا کراسنگ Zebra Crossing: زیبرا کراسنگ ایک ایسی جگہ ہے جہاں سے پیدل راہ رو سڑک کو عبور کرتے ہیں۔ ٹریفک کا بہاؤ جہاں پر زیادہ ہوتا ہے۔ وہاں زیبرا کراسنگ بنائے جاتے ہیں۔

- **ٹریفک سگنل:** ٹریفک لائیٹ، ٹریفک سگنل یا Stop Light وغیرہ اشارہ کرنے والا آلہ یا Device ہوتا ہے جو سڑک پر لگایا جاتا ہے۔ جو یہ بتاتا ہیکہ کس وقت سڑک پر آگے بڑھنا محفوظ ہوتا ہے۔

لال	-	لائین سے پہلے رک جائیں
نارنجی	-	چلنے کے لئے تیار ہوجائیں / تیار ہوجائیں
ہری	-	گاڑی چلائیں / آگے بڑھیں

- **Road Safety روڈ سیفٹی:** سڑکوں کے جال میں ہندوستان پوری دنیا میں دوسرا مقام رکھتا ہے جبکہ سڑک استعمال کرنے والے ٹریفک کے قوانین سے نابلد ہیں جس کی وجہ سے سڑک حادثات میں مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

کثیر جوابی سوالات

1. وہ اشارہ جو بائیں جانب سے آنے والی گاڑیوں کو روکنے اور سیدھی جانب سے آنے والی گاڑیوں کو سیدھی جانب کی اجازت دیتا ہے
(1) چھٹا اشارہ (2) تیسرا اشارہ (3) چوتھا اشارہ (4) پانچواں اشارہ
2. بائیں جانب سے دائیں جانب مڑ جانے کا انتظار کرنے والی گاڑیوں کو روکنے کے لیے اشارہ استعمال کیا جاتا ہے
(1) چوتھا ''الف'' اشارہ (2) چوتھا ''ب'' اشارہ (3) چوتھا اشارہ (4) پانچواں اشارہ
3. وہ اشارہ جو سیدھی جانب سے آنے والی گاڑیوں کو روکنے اور بائیں جانب سے جانے والی گاڑیوں کو سیدھی جانب مڑ جانے کی اجازت دیتا ہے
(1) چوتھا 'ب' اشارہ (2) پانچواں اشارہ (3) چھٹا اشارہ (4) چوتھا ''الف'' اشارہ
4. بائیں جانب سے آنے والی گاڑیوں کو انگلی کے اشارے سے بلایا جاتا ہے
(1) چھٹا اشارہ (2) ساتواں اشارہ (3) آٹھواں اشارہ (4) نواں اشارہ
5. دائیں جانب سے آنے والی گاڑیوں کو انگلی کے اشارے سے بلانے والا اشارہ
(1) ساتواں اشارہ (2) چھٹا اشارہ (3) نواں اشارہ (4) آٹھواں اشارہ
6. سامنے سے آنے والے گاڑیوں کو انگلی کے اشارے سے بلانے والا اشارہ
(1) پہلا اشارہ (2) نواں اشارہ (3) ساتواں اشارہ (4) آٹھواں اشارہ
7. سبز لائٹ (green) کا مطلب ہے
(1) گاڑی روکنا (2) ٹرافک موڑنا (3) عوام اور گاڑیاں آگے جاسکتے ہیں (4) آگے خطرناک علاقہ ہے
8. الکٹرای سگنلنگ آلہ میں اتنے بلب لگائے جاتے ہیں
(1) دو (2) تین (3) چار (4) پانچ
9. جب اس رنگ کی لائٹ کھلی ہو تو ٹرافک کو رک جانا چاہئے
(1) نیلی (2) سرخ (3) زرد (4) یہ تمام
10. ہم حادثات کو ٹال سکتے ہیں اگر ہم گھر سے نکلیں
(1) قبل از وقت (2) دیر سے (3) آرام سے (4) ان میں کوئی نہیں
11. یہ ٹریفک قواعد کی خلاف ورزی نہیں ہے
(1) یک رخی راستہ میں گاڑی چلانا (2) حد سے زیادہ رفتار
(3) ممنوعہ علاقہ میں گاڑی ٹھہرانا (4) ٹرافک قواعد کی پابندی
12. ٹریف آئی لینڈ یہ بھی کہلاتا ہے
(1) Rotary (2) Notary (3) Tee Junction (4) Wye Junction
13. وہ مقام جہاں تین سڑکیں ملتی ہیں
(1) Fore arm Juncton (2) Tee Junction (3) Wye Junction (4) Round about Junction

14. وہ مقام جہاں دو یا زیادہ سڑکیں ملتی ہیں

(1) Cnetral dividing line (2) Zebra Crossing

(3) Round about Junction (4) School Zone

15. حادثات کی صورت میں آپ کیا کریں گے

(1) بھاگ جائیں گے (2) وہاں ٹھہر جائیں گے (3) ابتدائی طبی امداد پہنچائیں گے (4) جھگڑا کریں گے

16. حادثات سے بچنے کے لئے آپ کیا کریں گے

(1) تیز چلیں گے (2) قواعد کی پابندی کریں گے (3) گاڑی کی رفتار بڑھائیں گے (4) سڑک کے درمیان چلیں گے

17. ''داخلہ ممنوع ہے'' کا بورڈ اس لئے ہوتا ہے

(1) اس سڑک پر داخل نہ ہوں (2) سڑک کے شروع میں انتظار کریں (3) سڑک پر داخل ہوں (4) ان میں کوئی نہیں

18. یہ تمام موٹر سیکل اور اسکوٹر چلانے والوں کے لئے ضروری ہے

(1) ہیلمٹ (2) لائیسنس (3) 1اور2دونوں (4) ان میں کوئی نہیں

19. ٹرافک کے بڑھتے ہوئے مسائل کا سبب ہے

(1) بڑھتی ہوئی آبادی (2) تنگ سڑکیں (3) ہر قسم کی گاڑیوں کا زیادہ استعمال (4) ان میں کوئی نہیں

20. سڑک کے جنکشن (چوراہا) عبور کرتے وقت موٹر سائیکل کو آہستگی سے اس جانب چلانا چاہئے

(1) دائیں جانب (2) بائیں جانب (3) سڑک کے بیچ (4) ان میں کوئی نہیں

جوابات KEY

1	**1**	2	**1**	3	**2**	4	**3**	5	**3**
6	**2**	7	**3**	8	**4**	9	**2**	10	**1**
11	**4**	12	**1**	13	**3**	14	**3**	15	**3**
16	**2**	17	**1**	18	**3**	19	**1**	20	**2**

12. خواتین اور بچوں کے حقوق

- لڑکیوں اور خواتین کو ان کے لئے بنائے گئے حفاظتی قوانین کا شعور ہونا چاہیئے ۔تا کہ وہ اپنے آپ کو مختلف قسم کے تشدد اور بدسلوکی سے محفوظ رکھ سکیں۔کیا ایسا نیٹ ورک یا میکانزم ہے جس میں خواتین راز داری سے اپنے پریشانیوں کا اظہار کر سکتی ہیں۔؟ کونسے مختلف ادارے (فورمس) ہیں جس سے خواتین اور لڑکیاں حفاظت کے لئے مدد لے سکتی ہیں۔آیئے ہم اس پر اس باب میں بحث کریں۔
- ہمارے سماج میں کئی طریقوں سے خواتین اور بچوں کے حقوق کی پامالی کی جارہی ہے۔ان کے حقوق کو خاندانوں اور کام کے مقامات پر پامال کیا جاتا ہے؟ کب تک ان حقوق کی پامالی جاری رہے گی؟ ہمارے سماج کے رویے میں تبدیلی کی ضرورت ہے ورنہ حقوق کی پامالی خواتین اور بچوں کی مجموعی ترقی کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتے ہیں۔بچوں اور خواتین کی آزاد اور پر اعتماد زندگی کی طمانیت کے لئے حکومت کی جانب سے تدوین کئے گئے قوانین پر موثر عمل آواری ضروری ہے۔
- 1989ء میں ادارہ اقوام متحدہ (UNO) نے بین الاقوامی بچوں کا منشور پیش کیا جس پر 191 ممالک نے دستخط کئے۔ہمارا ملک بھی ان میں سے ایک ہے۔ان حقوق کا تعلق بلا امتیاز ہر کسی سے ہے۔آیئے ہم ان میں سے چند حقوق پر نظر ڈالیں گے۔

- **بچوں کے حقوق:**
  1۔ بلالحاظ جنس 18 سال سے کم عمر والے تمام بچے ہیں۔
  2۔ حکومت بچوں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے۔
  3۔ زندہ رہنے کا حق
  4۔ حتی المقدور والدین کے ساتھ رہنے کا حق
  5۔ معلومات کے حصول کا حق اور عالمی معلومات کی ریڈیو، اخبارات اور ٹیلی ویژن سے آگہی
  6۔ تشدد اور ضرر رساں واقعات سے محفوظ رہنے کا حق
  7۔ معذور بچوں کی ترقی کا زندگی کا اور خصوصی توجہ کا حق
  8۔ اچھی صحت اور طبی نگہداشت کا حق
  9۔ مادری زبان کے استعمال کا حق اپنے مذہب اور تہذیب پر عمل پیرائی کا حق
  10۔ کھیلنے کا حق
  11۔ تعلیم اور صحت کے حصول پر نقصان پہونچانے سے اجتناب کا حق
  12۔ نقصاندہ ادویات کے استعمال تیار کرنے اور خریداری سے محفوظ رہنے کا حق
  3۔ تکلیف دہ حالات میں نظر انداز کرنے پر مدد حاصل کرنے کا حق
- بچوں، بڑوں اور ہر کسی فرد کو ادارہ اقوام متحدہ (UNO) کے بچوں کے حقوق کے اعلان نامہ سے واقفیت رکھنی چاہیئے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ عوام کو اس کے متعلق آگاہ کریں۔
- **بچوں کی شادی پر امتناع کا ایکٹ 2006:** بچہ سے مراد وہ فرد ہے جو اگر لڑکا ہو تو جس نے 21 سال کی عمر مکمل نہ کی ہو اور اگر لڑکی ہو تو جس نے 18 سال کی عمر مکمل نہ کی ہوں۔ اگر کسی شادی کے معاملے میں دونوں فریق یا کوئی ایک فریق بھی بچہ کی تعریف میں آتا ہو تو اس کو بچوں کی شادی ہی سمجھا جائے گا۔
- اگر کسی 21 سال سے زائد عمر والے مرد نے بچے کی شادی کا معاہدہ کیا ہو تو اس کو 2 سال کی قید اور ایک لاکھ جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ اسی طریقے کی سزا ان لوگوں کو بھی دی جائے گی جنہوں نے بچوں کی شادیوں کا اہتمام کروایا اور حوصلہ افزائی کی ہو اگر شادی کالعدم ہو جائے تب لڑکی کو 18 سال مکمل ہونے تک یا اس کی شادی ہونے تک لڑکے والوں کی جانب سے نان ونفقہ کے اخراجات ادا کرنے ہونگے۔ اگر لڑکا نابالغ ہو تب یہ اخراجات لڑکے کے والدین کو ادا کرنا پڑے گا اور شادی کے منسوخ ہونے پر تمام اشیاء اور تحائف واپس کرنا ہوگا۔ جن بچوں کی شادیاں منسوخ کر دی جاتی ہیں ان کی نگہداشت حکومت کرے گی۔
- **The Immoral Trafficking (prevention) Act 1956 and amendment 2006**: لڑکیوں اور خواتین کو نوکریوں کی فراہمی، تابناک مستقبل، سینما میں کرداروں کی پیشکش وغیرہ کا جھانسہ دے کر شہروں اور قصبات میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اور انہیں عصمت فروشی کے لئے فروخت کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں جبری طور پر راضی کرنے کے لئے مارا جاتا ہے اور جسمانی اذیتیں دی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ جسمانی اعضاء کو نکال دیا جاتا ہے
- عصمت فروشی کے لئے انکی غیر قانونی تجارت اور فروخت کرنا یا اس کی حوصلہ افزائی کرنا ایک قابل سزا جرم ہے۔ اگر وہ اپنی مرضی سے بھی آئے تب بھی یہ جرم سمجھا جائے گا۔

- **مختلف قسم کی غیر قانونی خرید وفروخت کی شکلیں:**

1۔ جنسی حملے 2۔ غیر قانونی سرگرمیاں 3۔ مزدوری:

a) ویٹی (Vetti): نامناسب اجرت کو ادا کر کے کام لینا' تغذیہ بخش غذا اور کپڑوں کو مہیا نہ کرنا، ان سے غیر انسانی سلوک کرنا

b) گھریلو مزدور: کپڑے دھونا' نامناسب اجرتوں پر گھروں پر کام کرنا' برتن دھونا' صفائی کرنا اور پڑوسیوں کے کام کرنا

c) زرعی مزدور: زراعتی کاموں میں شامل کرنا اور زیادہ جسمانی کام کے لئے استحصال کرنا

d) تعمیری کام: برائے نام اجرت اور نامناسب غذا کے ساتھ مزدوروں کو عمارتوں' سڑکوں وغیرہ کی تعمیرات میں شامل کرنا وغیرہ

- **ایذا پسندانہ تفریح**
- **قانون برائے جہیز کی ممانعت 1961:** اگر کوئی شخص جہیز دیتا ہو یا لیتا ہو یا اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں اس کو کم از کم پانچ سال کی جیل کی سزا اور 15 ہزار سے زائد جرمانہ ہوسکتا ہے۔
- **گھریلو تشدد سے عورتوں کی حفاظت:** ہمارے دستور نے تمام شہریوں کو باوقار زندگی گذارنے کا حق عطا کیا ہے۔ عورتیں بھی ملک کی شہری ہیں۔ باوقار زندگی کا مطلب عورتوں کو ہراساں' بے عزت اور شرمسار نہیں کیا جانا چاہیئے۔ عورتوں کے کام کی عزت کی کرنی چاہیئے۔ اور ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے جس سے عورتیں اپنے حقوق سے لطف اندوز ہو پائیں۔ خواتین مساویانہ حقوق سے محفوظ نہیں ہو رہی ہیں اور بعض سرگرمیاں و برتاؤ جو ان کے اقدار اور عزت نفس کو مجروح کرتے ہیں ان کی شروعات خاندان سے ہوتی ہے۔
- خواتین کے وقار کو کچلنے کے لئے تشدد افعال خاندانوں میں رونما ہو رہے ہیں۔ خواتین کی ترقی کے لئے ایسی سرگرمیاں تباہ کن ہیں۔ ان سرگرمیوں کا دائرہ کار مختلف ہوتا ہے۔
- عالمی سطح پر خواتین کی ترقی ایک بڑا چیلنج ہے۔ پچھلے دو دہوں میں رونما ہوئے خواتین کی تحریکات کے مطابق گھریلو تشدد انفرادی طور پر یا خاندانوں سے تعلق نہیں رکھتا ہے بلکہ اس کے پس پردہ مخصوص سیاست ہوتی ہے۔ خواتین کے مظاہرے اور تحریکات کے بعد مختلف مخصوص قوانین وضع کیے گئے ہیں۔ ان قوانین پر نیک جذبے اور سنجیدگی کے ساتھ عمل آواری نہیں ہو رہی ہے خواتین کے قوانین کو نافذ کرنے والے عملے جیسے پولیس اور دیگر مددگار انجمنوں کی موثر نگرانی کرتے ہوئے ان میں حساسیت اور شعور بیدار کرنا چاہیئے۔
- Beizing کے اعلان نامہ اور لائحہ عمل میں حسب ذیل امور پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔
- **گھریلو تشدد کی قسمیں**
- جنسی استحصال: (اذیت دینا' فحش فلموں کا نظارہ کرنا
- جسمانی استحصال: (ایسا فعل جس سے جسم کو ضرر پہونچے' مارنا اور اذیتیں دینا)
- زبانی اور جذباتی استحصال: (شرمسار کرنا' توہین آمیز کلمات سے مخاطب کرنا' یا مذاق اڑانا گفتگو ترک کرنا اور نظر انداز کرنا)
- ذہنی استحصال یا اذیتیں (ضرر پہونچانے کی دھمکی دینا' لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے سے روکنا' نوکری کرنے سے روکنا یا اس فرد سے جبری شادی کرنا جس کو وہ پسند نہیں کرتی ہوں)
- معاشی استحصال: (معاشی یا مالی وسائل سے محروم کرنا' عورتوں کی دولت کا استعمال کرنا' ان کی جائیداد کو فروخت کر دینا)
- **کس سے شکایت کریں:** گھریلو تشدد سے متاثرین اپنی شکایت پولیس عہدیداروں یا عدالتی اتھاریٹی جیسے کہ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سے شخصی طور پر' فون پر یا پرای میل پر درج کرواسکتے ہیں۔ جب اس قسم کا تشدد انجام پا چکا ہو یا ہو رہا ہو یا پھر ہونے والا ہو تب بھی شکایتیں

درج کروائی جاسکتی ہیں۔اگر متاثرہ زخمی ہوتب سے علاج کے لئے روانہ کیا جاتا ہے۔اور طبی رپورٹ پولیس اسٹیشن اور مجسٹریٹ کو پیش کی جاتی ہے۔

- **جنسی حملے اور ہراسانی:** حال ہی میں مرکزی حکومت نے جنسی حملے اور چھیڑ چھاڑ کے تدارک کے لئے سفارشات پیش کرنے کے لئے جسٹس ورما کمیٹی کا تقرر کیا ہے۔اس کمیٹی کی سفارشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عزت ماب صدر جمہوریہ ہند نے 2 فروری 2013ء کو آرڈیننس (حکم نامہ) جاری کیا۔اس آرڈیننس کے اہم خصوصیات یہ ہیں۔
- کم ازکم 20 سال کی سزا
- متاثرین کی شکایات کے اندراج کے لئے محکمہ پولیس میں خواتین کے تقررات
- یہ ضروری نہیں ہے کہ متاثرہ شخصی طور پر پولیس عہدیداروں کے سامنے پیش ہوں۔
- خواتین پر ایسڈ سے حملہ کرتے وقت جدوجہد کے دوران مجرم مارا جائے تو بھی خاتون کو سزا نہیں ہوگی
- متاثرہ کی درخواست پر شکایت اور مقدمہ کے وقت ویڈیو گرافی کی گنجائش موجود ہے۔

13. تہذیب اور مواصلات

❖ تلنگانہ میں دستکاری اور ہینڈلوم ❖ تاریخی عمارتیں ❖ مظاہراتی فن اور فنکار ❖ فلم اور پرنٹ میڈیا ❖ کھیل: قومیت اور کامرس

- پولیا ٹوکریاں بُننے والا کاریگر ہے۔اس کا تعلق محبوب نگر ضلع کے کلوا کرتی منڈل کے گاؤں اندوگلا سے ہے۔اس کی عمر 35 سال ہے۔اس کا تعلق ایروکلا قبیلہ سے ہے۔
- پولیا کا خاندان نسل در نسل بٹیاں بناتا آرہا ہے۔ پولیا کی بیوی بھاگیماں بھی بٹیاں بناتی ہے۔ ان کے تین بچے ہیں۔ پولیا کے والد 30 سال قبل 25 دیگر خاندانوں کے ہمراہ حیدرآباد آئے تھے کیوں کہ ان کے اپنے علاقے میں ٹوکریوں کی طلب میں کمی ہوگئی تھی۔ پولیا چادرگھاٹ میں سڑک کے کنارے ٹوکریاں بیچتا ہے۔
- بڑی صنعتوں کی جانب سے استحصال کی وجہ سے جنگلات کا خاتمہ ہورہا ہے۔اس سے اُن لوگوں کے روزگار پر اثر پڑ رہا ہے۔ جو روایتی طور پر جنگلات پر انحصار کرتے ہیں۔مزید یہ کہ اس قسم کی اشیاء کی طلب گھٹتی جارہی ہے۔
- جولاہے کپڑا بُننے کی لکڑی کی مشین استعمال کرتے ہیں۔اس کے علاوہ چھوٹی چھریاں بھی استعمال کرتے ہیں۔
- ساڑی بُننے کے مراحل : ساڑی تیار کرنے کے مختلف مراحل ہیں سب سے پہلے دھاگہ تیار کیا جاتا ہے۔ ریشمی دھاگے کو بابن پر لپیٹا جاتا ہے۔ان دھاگوں پر نشان لگائے جاتے ہیں۔ان نشانات کے ذریعہ پتہ ہوتا ہے کہ دھاگے کے کس حصہ پر کونسا رنگ کرنا ہے۔ دھاگے رنگنا بھی ایک سلسلہ وار مرحلہ ہے۔ ہر رنگ کو الگ الگ کرکے یکے بعد دیگر خشک کرنا پڑتا ہے۔ جب رنگ سازی مکمل ہوتی ہے۔ تبھی دھاگے بننے کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔
- دھاگوں کا رنگنا : رنگنے کے لئے خشک سوت کے لچھے لئے جاتے ہیں۔ پھر اس کو پھیلایا جاتا ہے۔اس کے ایک حصے کو گرہ باندھ کر رنگ میں ڈبویا جاتا ہے پھر سُکھایا جاتا ہے۔اس طرح کا مرحلہ کئی بار دہرایا جاتا ہے۔اس طریقہ کو ٹائی اینڈ ڈائی کہا جاتا ہے۔ساڑیوں کو مختلف

رنگوں میں رنگنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ سیاہ و سفید کے درمیان سرخ یا بھورا رنگ کرنے کے لئے Alizarin رنگوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔اس کے لئے پہلے سوت کو تیل اور Alkaline کے آمیزہ میں ملایا جاتا ہے۔ پھر خشک کر کے تر بہ تر کیا جاتا ہے۔ پھر Alizaria کے پیسٹ میں اُبالا جاتا ہے تا کہ سرخ ہو جائے۔بھورے رنگ کے لئے رنگ میں آہنی مسالہ ملایا جاتا ہے۔جو پوری طرح سرکہ (Vinegar) میں حل ہونے کے بعد سیاہ رنگ دیتا ہے۔

- جگتیا پوچم پلی میں رہتا ہے اس کے تمام افراد خاندان بیوی لڑکا ،لڑکی اور بہو جلاہے کا کام کرتے ہیں۔ جب ہم نے گھر میں قدم رکھا ہم نے دیکھا کہ سبھی لوگ بنوائی کے کسی نہ کسی کام میں مصروف ہیں۔جگتیا سوت لپیٹ رہا تھا۔اُس کا بیٹا مرلی گھر کے اندر زمین میں موجود کرگھے پر بننے کا کام کر رہا تھا۔
- دوسرے آلات جن میں منحنی فریم Curved Frame جس پر IKKAT کے دھاگے آڑھے تیڑھے اوپر نیچے بندھے ہوتے ہیں۔ان کو یکجا کر کے رنگا جاتا ہے۔
- دھاگے اور ربر کی نلیاں مختلف کاموں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔تب جا کر IKKAT ساڑیاں تیار ہوتی ہیں۔ زیادہ تر آلات لکڑی کے ہیں۔ چونکہ جگتیا بوڑھا ہے اس لئے وہ زیادہ تر سوت لپیٹنے کا کام کرتا ہے۔ جب کہ اُس کا بیٹا کرگھے پر بُننے کا کام کرتا ہے۔
- جگتیا کو بہ یک وقت آٹھ ساڑیاں بُننے کا خام مال ملتا ہے۔اُس کا پورا خاندان پچاس دن تک روزانہ بارہ سے پندرہ گھنٹے کام کر کے 8 ساڑیاں تیار کرتا ہے۔اس کام کے لئے اُنہیں -/1200 روپئے فی ساڑی ملتے ہیں۔
- ساڑی بُننا جگتیا کا موروثی پیشہ ہے۔اس کا خاندان IKKAT ساڑی بننے پر جو آمدنی پاتا ہے۔وہ خاندان کے اخراجات کے لئے ناکافی ہے۔ مارچ سے مئی کے مہینوں کے دوران یہ خاندان دن میں چند گھنٹے ہی کام کر سکتا ہے۔ پورا خاندان صرف دوپہر تک کام کرتا ہے۔ کیوں کہ درجہ حرارت بڑھ جائے تو دھاگے ٹوٹنے لگتے ہیں۔انکے گھر کی عورتیں بہت مصیبت اُٹھاتی ہیں۔بنکری اور متعلقہ دیگر کام کرنے کے علاوہ پکوان کرنا، پانی لانا اور بچوں کو اسکول کے لئے تیار کرنے کا کام بھی ان ہی کو کرنا پڑتا ہے۔
- پہلے جگتیا کا خاندان کوآپریٹیو سوسائٹی (امداد باہمی سوسائٹی) کے لئے بنکری کرتا تھا۔ یہ سوسائٹیاں مالی امداد فراہم کرتی ہیں اور بنکر کے گھر کسی کے بیمار ہونے یا اچانک موت واقع ہونے پر بیمہ کی رقم دیا کرتی ہیں۔گھر کی تعمیر پر قرض دیا کرتی ہیں۔مگر آج کل یہ سوسائٹیاں بنکروں کو معقول کام دینے سے قاصر ہیں۔جس کی وجہ سے بنکر دیگر ذرائع آمدنی سے اپنے خاندان کی کفالت کرتے ہیں۔ چونکہ پوچم پلی کا صدر بنکر Master weaver انکو کام اور اس کا معاوضہ دیتا ہے۔تب جا کر وہ زائد آمدنی سے خاندان کی ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔
- **بنکروں کے مسائل اور امداد باہمی/کوآپریٹیو سوسائٹی:** دستی پارچہ سازی یا ہاتھ سے کرگہ چلا کر کپڑا تیار کرنے کے میدان میں آندھرا پردیش کا ملک میں دوسرا مقام ہے۔جبکہ مغربی بنگال کا پہلا مقام ہے' ہینڈلوم بنکر کو کئی مسائل درپیش ہیں۔انہیں مشین یا مل سے تیار ہونے والے کپڑے سے مسابقت کا سامنا ہے۔مل کا کپڑا نسبتاً سستا ہوتا ہے مشین سے تیار ہونے کی بناء اور اس کی تیاری میں مصنوعی Synthetic دھاگہ استعمال ہوتا ہے۔ جو کپاس یا ریشم سے کافی سستا ہوتا ہے۔ گو کہ پوچم پلی ساڑی اپنی خوبصورتی اور معیار میں اونچی ہے' مگر قیمتی ہے۔درمیانی آدمیوں کی شمولیت کی وجہ سے بنکروں کو ان ساڑیوں کے لئے صحیح دام نہیں مل پا رہے ہیں۔
- کچھ سوسائٹیاں خام مال کی خریدی اور پارچہ کی فروخت جیسے اُمور کے فیصلوں میں بنکروں کو کوئی رول ادا کرنے نہیں دیتی۔ بدلتے فیشن اور ڈیزائین کے مطابق بنکروں کو ساڑیاں تیار کرنے کے مواقع بھی فراہم نہیں کرتی۔جس سے بنکر دوبارہ درمیانی آدمیوں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔
- تلنگانہ میں کاغذ کے کارخانے 2 ہیں۔سرپور کاغذنگر (ضلع عادل آباد) اور بھدراچلم (ضلع کھمم) ہے۔

کاغذ کی تیاری کا مرحلہ :

- کارخانے کے احاطہ میں ہم نے دیکھا کہ کرین Subabul کی لکڑی اٹھا کر لوہے کے پلیٹ فارم پر رکھ رہی ہے۔ جہاں بیلٹ کے ذریعہ یہ کاٹنے والی مشین تک پہنچ رہے ہیں۔ کاغذ پانچ مرحلوں میں تیار ہوتا ہے۔ ہر مرحلے کے لیے علیحدہ سکشن ہے جو مختلف خام مال اور مشینوں کو استعمال کرتا ہے۔ یہ پانچ مرحلے حسب ذیل ہیں۔
- **لکڑی کو کاٹنا** : اس مرحلے میں بھاری مشینوں کے ذریعہ لکڑی کے بڑے ٹکڑوں کو کاٹا جاتا ہے۔ یہاں 5 تا 20 مزدور کام کرتے ہیں۔ تراشے ہوئے ٹکڑے جسامت کے لحاظ سے الگ کئے جاتے ہیں۔ بڑے ٹکڑے دوبارہ کاٹ کر چھوٹے بنائے جاتے ہیں۔ لاری بھر لکڑیوں کو مشینیں آدھے گھنٹے میں کاٹتی ہیں۔
- **لکڑی کا گودا بنانا** : لکڑی کے تراشے ہوئے ٹکڑوں کو ریشے کے سکشن Fibre Line Section کو روانہ کیا جاتا ہے۔ جہاں لکڑی کے ٹکڑوں کو کیمیائی اشیاء کے ساتھ بڑے گھڑوں میں اُبالا جاتا ہے۔

اس مرحلے میں لکڑی کے ٹکڑے باریک ریشے (سوتی ریشے کی طرح) میں بدلتے ہیں۔ گودے کے مائع کو کیمیائی عمل سے سفید بنایا جاتا ہے۔ پھر یہ گاڑھا ہوتا ہے۔ گودے کا مائع ہم کو سفید دودھیائی نظر آتا ہے۔ جو گرد سے پاک ہوتا ہے۔

- **گودے کا پھیلاؤ** : گودے کا مایا سلنڈر پر موجود پردوں پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ کاغذ کی تیاری میں یہ اہم مرحلہ ہے جس میں کاغذ کی لمبائی، چوڑائی اور موٹائی سیٹ کی جاتی ہے۔ پانی نکالا جاتا ہے اور کچھ پانی حرارت کی وجہ سے بخارات بنکر اُڑ جاتا ہے اس طرح گودا خشک ہو جاتا ہے۔ گودے کو Conveyor Belt کے ذریعہ آگے بڑھایا جاتا ہے۔
- **دبانا، خشک کرنا، لپیٹنا** : سوکھنے والے گودے کو رولر سے دبایا جاتا ہے تاکہ ٹھیک طرح سے صاف ہو جائے جب یہ پوری طرح خشک ہوتا ہے تو ہم کاغذ کی شیٹ کو دیکھ سکتے ہیں جو لپیٹی جارہی ہے۔
- **کٹائی** : کاغذ کو سائز کے مطابق مشینوں میں کاٹا جاتا ہے۔ کاغذ کو لپیٹا جاتا ہے اور شیٹ بھی بنائی جاتی ہے۔ اب کاغذ کو پیک کر کے گودام بھیجا جاتا ہے۔

کاغذ کی پیداوار ان تمام سیکشنوں میں ایک ساتھ مسلسل جاری رہتی ہے۔

- **بیاچ کی شکل میں کام کرنا** : کاغذ کو لپیٹ کر گٹھوں -Roll اور شیٹ کی شکل میں گودام میں ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ ہر گٹھے -Roll پر بیاچ نمبر / لاٹ نمبر، وزن وغیرہ درج ہوتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ بیاچ کیا ہے؟
- جب ایک لاری بھر وزن لکڑی کارخانے کو آتی ہے اسکی پوری لکڑی کو بیاچ نمبر دیا جاتا ہے۔ یہ بیاچ تمام سیکشنوں کو ایک کے بعد دیگر بھیجا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بیاچ نمبر 201 کی لکڑیاں چھوٹے ٹکڑوں میں تراشی جارہی ہیں۔ اُسی وقت پچھلی بیاچ نمبر 200 کی لکڑیاں گودا بننے کے مرحلے میں ہوں گی۔ بیاچ نمبر 199 کی لکڑی گودے کے پھیلاؤ کے مرحلے میں ہوں گی۔ اس طرح 5 ویں مرحلے تک گذرتی رہیں گی۔ جیسے ہی بیچ نمبر 201 کی لکڑی ٹکڑوں میں تراشی گئی اگلے مرحلے کو چلی جائے گی اور بیاچ نمبر 202

زبان۔ تحریر۔ عظیم رزمیہ نظمیں

- زبان ہماری زندگیوں کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ ہم اُس کے بارے میں کبھی رک کر نہیں سوچتے۔ ہم زبان کی مدد سے سوچتے اور سمجھتے ہیں۔ ہم زبان کے ذریعہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ ہم اُس کی مدد سے دوسروں سے سیکھتے ہیں۔ ہم کھیل میں زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ ہم زبان کی مدد سے بہت سے کام انجام دیتے ہیں۔

- لوگوں کا ایک گروہ جو ایک ساتھ رہتا ہے وہ زبان کو فروغ دیتا ہے۔ وہ ایک مشروب کو ایک نام سے پکارتے ہیں۔ جو ان کی پیاس پانی کی طرح بجھاتا ہے۔ دوسرے لوگ اُس گروہ سے بہت دور رہتے ہیں۔ وہ اُس مشروب کو نیلو کہہ کر پکارتے ہیں۔ دوسرا گروہ اُسے تھانی کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ ان سب کا مفہوم ایک ہے۔ لیکن وہ اُس شئے کے لیے مختلف آوازیں اور علامتیں استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے لوگوں نے بہت سی زبانوں کو فروغ دیا۔ جیسے انگریزی' سنسکرت' فارسی' چینی' سواہلی' ہندی' تلگو وغیرہ۔
- بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ لوگوں کا ایک گروہ جو ایک زبان بولتا تھا وہ مختلف ذیلی گروہوں میں بٹ گیا۔ اور ہر گروہ نے ایک پرامن زبان کی اساس پر مختلف زبانوں کو فروغ دیا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ ساری زبانیں ایک خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح ابتدا میں لوگوں کے ایک گروہ نے ایک زبان کی شروعات کی جسے ہم ابتدائی دراوڑی کہتے ہیں۔
- جب یہ زبان والے دور دراز کے مقامات پر رہنے لگے اور دیگر لوگوں سے مربوط ہونے لگے تو انہوں نے کئی زبانیں فروغ دیں۔ ان میں ٹمل' تلگو' ملیالم' گونڈی وغیرہ۔ یہ زبانیں عام طور پر آج جنوبی ہند میں بولی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں ایک اور زبان کا خاندان ہے جسے ہند آریائی خاندان سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اُس خاندان کی مشہور زبانوں میں سنسکرت' ہندی' بنگالی' مراٹھی وغیرہ ہیں۔ ہندوستان میں کچھ اور زبانوں کے خاندان ہیں۔ جنھیں آپ اعلیٰ جماعتوں میں پڑھیں گے۔

جب لوگ سفر کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے گھل مل جاتے ہیں اُن کی زبانیں بھی ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اور لوگ ایک دوسرے کی زبان سے بہت سے الفاظ اپنا لیتے ہیں۔ آج تلگو میں بہت سے الفاظ سنسکرت' مرٹھی' عربی' فارسی اور انگریزی کے ہیں۔

- ہم رسم الخط کی مدد سے زبانیں سیکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اس خصوص میں ہم بہت سے رسم الخط استعمال کرتے ہیں۔ ہم رومن رسم الخط (A,B,C,D,E,F) ۔ دیوناگری رسم الخط (آ آ' ای ای' اُو) عربی رسم الخط ..... تلگو رسم الخط اور تمل رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں۔ اصل میں ہم کوئی بھی زبان کسی بھی رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ حیدرآباد اُن تمام رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔
- بتداء میں تحریر کے بجائے صرف تصویریں بنائیں۔ اس اظہار کے لیے انہوں نے بھاگتی ہوئی بکری کی تصویر اُتاری۔ دوسری تصویر میں دوڑتے ہوئے پیروں کو دکھلایا۔ اس طرح بتدریج رسم الخط فروغ پایا۔ ہزاروں سال پہلے وادیٔ سندھ کے باشندوں نے رسم الخط کا استعمال کیا۔ لیکن اسے کیسے پڑھا جائے ہم واقف نہیں ہیں۔
- بہت سے رسم الخط مثلاً دراوڑی' تلگو' تمل' چینی ہم آج ہندوستان میں استعمال کرتے ہیں۔ وہ برہمی رسم الخط سے فروغ پائے۔ اشوک نے برہمی رسم الخط کو استعمال کیا تھا۔ آندھراپردیش میں ایک قدیم کتبہ ضلع کرشنا کے بھٹی پرولو میں پایا گیا۔ اُسے دوسو قبل مسیح میں کندہ کیا گیا تھا۔
- **وید:** ویدوں کو بھی ابتداء میں تخلیق کیا گیا اور انہیں زبانی سنایا گیا۔ اس طرح انہیں تین ہزار سال تک محفوظ رکھا گیا بعد میں انہیں لکھا گیا۔ رگ وید کی ایک دلچسپ نظم پڑھیے جو کائنات کی تخلیق کے بارے میں وضاحت کرتی ہے:
- **عظیم رزمیہ۔ رامائن اور بھارت:** رزمیہ عظیم سورماؤں اور بہادر خواتین کے کارناموں کو کہا جاتا ہے۔ سورماؤں اور بدی کی طاقتوں کے ٹکراؤ کو بیان کیا جاتا ہے۔ ہر ملک میں یہ رزمیہ ہوتی ہے۔ ہندوستان میں دو اہم رزمیہ رامائن اور مہابھارت ہیں۔ رامائن میں رام اور سیتا کی کہانی ہے۔ رام اور راون کی جنگ ہے۔ رامائن انسان کو ایک ایسا فرد بنانے کی کوشش کرتی ہے جو مثالی بیٹا' مثالی بیوی' مثالی بھائی' مثالی حکمراں وغیرہ ہو۔ اسی رزمیہ کو سنسکرت ادب کی پہلی نظم کہا جاتا ہے۔ اسے والمیکی نے لکھا تھا۔
- ابتداء میں اُسے دربدر گھومنے والے مبلغین زبانی سنایا کرتے تھے۔ بعد میں اُسے لکھا گیا۔ مہابھارت چچازاد بھائیوں کے درمیان ہونے والے تصادم کے متعلق کہانی ہے۔ (کورو' پانڈووں) سوال تھا کہ کون سلطنت پر حکومت کرے گا؟ اُس کا بالآخر ایک عظیم جنگ کی شکل میں اختتام ہوا۔ پانڈووں نے کرشن کی مدد سے جنگ میں کامیابی حاصل کی۔ یہ مخمصوں میں گھرے انسانوں کی شبیہ بنانے اور ان مخمصوں کو

سلجھانے کی وسیع پیمانے پر کوشش کرتی ہے۔ یہ دنیا کی ایک طویل ترین نظم ہے۔اس میں سیکڑوں چھوٹی چھوٹی کہانیاں ہیں۔اُسے ویاس نے لکھااور اُس در بدر گھومنے والے قصہ گوافراد نے زبانی سنایا۔ بعد میں اُسے ضبطِ تحریر میں لایا گیا۔

☆ مورخین کا خیال ہے کہ ان رزمیوں کو بہت پہلے لکھا گیا تھا لیکن اُنہیں ایک ہزار چھ سو برس (1600) قبل آخری شکل دی گئی۔

- **جاتکا کہانی:** گوتم بدھ کے کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ وہ پہلے کئی بار پیدا ہوئے اور انسانوں اور جانوروں کو دھرم کی تلقین کی۔اُن کے ماننے والوں نے گوتم بدھ کی ان پیدائشوں کے بارے میں کئی کہانیاں لکھیں۔انہیں جٹا کا کہانیوں کے روپ میں مرتب کیا گیا۔وہ پیاری کہانیاں ہیں جنہیں آپ پڑھنا پسند کریں گے۔ان کہانیوں کو جمع کیا گیا اور انہیں 1600 یا 1800 سال کے آس پاس لکھا گیا۔
- **کسوگٹامی کی کہانی:** یہ گوتم بدھ کی مشہور کہانی ہے۔کسی زمانے میں ایک کسوگٹامی نامی عورت تھی جس کا بیٹا مر گیا۔وہ بہت غمگین ہوئی۔وہ بچے کو اٹھائے شہر کی گلیوں میں پھرتی رہی اور بچے کو دوبارہ زندگی دینے کے لیے مدد مانگتی رہی۔ایک رحم دل آدمی اُسے گوتم بدھ کے پاس لے گیا۔ گوتم بدھ نے کہا ''مٹھی بھر سرسوں کے بیج مجھے لا کر دو'' میں تمہارے بچے کی زندگی واپس لا دوں گا۔''
- کسوگٹامی خوشی سے اچھل پڑی اور فوراً بیجوں کی تلاش میں نکل پڑی۔لیکن گوتم نے اسے آہستہ سے روک دیا اور کہا ''بیج ایسے خاندان کے گھر سے لائے جائیں جہاں کوئی بھی نہیں مرا۔''
- کسوگٹامی گھر گھر گئی وہ جہاں بھی گئی اُسے معلوم ہوا کہ کسی نہ کسی کے باپ' ماں' بہن' بھائی' شوہر' بیوی' بچہ' چچا' چچی' دادا' پردادا مر چکے ہیں۔
- **تمل میں سنگم ادب:** قدیم زمانے سے جنوبی ہند کے ایک بڑے حصے میں تمل زبان بولی جاتی رہی۔سنگم ادب نظموں کا مجموعہ ہے۔ جسے شاعروں اور شاعرات نے تخلیق کیا۔انہوں نے سورماؤں کے بارے میں لکھا جنہوں نے اپنے قبائل کی مدافعت میں جنگیں کیں۔انہوں نے بہادر غازیوں اور خوبصورت لڑکیوں' دلکش منظروں اور اُن کے انسانوں پر مرتب ہونے والے اثرات کے متعلق لکھا ہے۔
- **طب اور سرجری پر کتابیں:** قدیم زمانے میں کئی افراد نے مطالعہ کیا اور معلوم کرنے کی کوشش کی کہ لوگ بیمار کیوں ہوتے ہیں؟ ان کا کس طرح علاج کیا جاسکتا ہے۔جنگوں میں زخمی ہونے والوں کی کس طرح مرہم پٹی کی جاسکتی ہے۔انہوں نے جڑی بوٹیوں اور دیگر اشیاء کو جمع کیا۔ دوائیاں بنائیں۔ان کے علاوہ صحت مند زندگی گزارنے کے متعلق لکھا۔ان میں سے بعض کتابیں ہم تک پہنچی ہیں۔ان میں ایک مشہور کتاب چرا کا سمہتا ہے۔دوسری کتاب جو سرجری پر روشنی ڈالتی ہے وہ شروتا سمہتا ہے۔ان کتابوں نے ایورویدک' روایتی ہندوستانی طبی نظام کی بنیاد رکھی۔انہوں نے لوگوں کو نہ صرف یہ بتایا کہ بیماری کے دوران کون سی دوائیاں لینی ہیں بلکہ ایک متوازن صحت مند زندگی گذارنے کے متعلق بھی نشان دہی کی۔
- **علم نجوم اور ریاضیات پر کتابیں:** ہمارے آباواجداد اجرام فلکی جیسے سورج' چاند' ستاروں اور سیاروں سے چکا چوند ہو جایا کرتے تھے۔اُن کا شب و روز مشاہدہ کرتے تھے۔انہوں نے لکھا کہ آسمان کے ان سیاروں میں وقت کے لحاظ سے تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ بعض تبدیلیاں ہر آن ہو رہی ہیں۔بعض تبدیلیاں کئی دنوں' مہینوں اور سالوں میں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔انہوں نے ان تبدیلیوں کو احتیاط سے لکھا اور محسوس کیا کہ آسمان پر تین قسم کے سیارے نمایاں ہیں۔
- سورج جو ہر روز طلوع ہوتا ہے اور غروب ہو جاتا ہے۔ہمیں حرارت سے معمور کرتا ہے۔چاند بڑا ہونے لگتا ہے اور ایک مہینے میں اوجھل ہو جاتا ہے۔سیارے ستاروں کے پس منظر میں آہستہ متحرک ہوتے ہیں۔ستارے آسمان پر چمکتے ہیں۔ایک دوسرے کے ساتھ اُن کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔کئی لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ستارے' سیارے' سورج اور چاند کائنات کے متعلق اپنے اندر اسرار رکھتے ہیں۔انھیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔اُن کا احتیاط سے مشاہدہ کرنا چاہیے۔ان کی حرکتوں کا تخمینہ لگانا چاہیے۔ایسے ہی شخص کا نام آریہ بھٹ تھا۔جس نے آریا بھٹیم لکھی اور کہا کہ زمین گردش کرتی ہے۔اس سے رات اور دن وقوع پذیر ہوتے ہیں۔سورج زمین کے اطراف گردش نہیں کرتا۔اُس زمانے میں لوگوں نے اُسے اتفاق نہیں کیا۔

- قدیم زمانے کے آریہ بھٹ اور دوسرے ریاضی دانوں اشاریہ کا نظام اپنایا اور اعداد رقم کرتے رہے۔ جس طرح آج ہم عمل کرتے ہیں۔ ابتداء میں رومیوں نے ایک سو دو کو CII لکھا۔ یا ایک سو ستائیس کو CXXVII ' I=1 ' V=5 'X=10 'C=100 انہوں نے کسی صفر کا استعمال نہیں کیا۔ اس سے اضافہ کرنے میں بہت سے مسائل پیدا ہوئے۔
- اعشاریہ نظام اور مقامی قدر سے ہم انہیں بہ آسانی 102 یا 127 لکھ سکتے ہیں۔ آج ساری دنیا میں اسی عددی نظام کو قبول کیا گیا ہے۔
- **سنسکرت ادب:** قدیم ہندوستان کے اہم ترین فلسفیوں میں سے ایک Panini تھا جس نے سنسکرت زبان کی قواعد پر ایک کتاب اشٹا ادھیایا (Ashthadhyayi) لکھی۔ اس کتاب نے زبان کو باقاعدہ بنانے اور سیکھنے میں مدد کی۔ پتانجلی نے اس کام کو مزید آگے بڑھایا اور اس نے پانینی کی کتاب پر ایک تفصیلی تبصرہ لکھا۔ کشانوں کے دور میں اشواگھوشا نے بدھا چریتا نامی کتاب لکھی۔ جو سنسکرت زبان کی اولین منظوم کہانی تھی جس میں گوتم بدھ کے حالات زندگی کو نظم کیا گیا۔
- گپتوں کے دور میں سنسکرت کی بعض بہترین کتابیں لکھی گئیں۔ امراسمہا جو چندر گپت دوم کے دربار میں تھا اس نے امراکوسا کے نام سے سنسکرت کی لغت تحریر کی۔ اس دور میں ڈرامہ کو ادب کی مشہور صنف اور تفریح کے مقبول ذریعے کے طور پر فروغ پا چکا تھا۔ بھاسا، ایک مشہور ڈرامہ نگار تھا۔ اس نے رامائن اور مہابھارت کے کہانیوں کی بنیاد پر تیرہ ڈرامے تحریر کئے۔
- کالیداس نے مہابھارت کی ایک کہانی کی بنیاد پر ایک ڈرامہ لکھا جو Abhijnana Shakuntalam کے نام سے مشہور ہے یہ کہانی بادشاہ Dushyanta اور Shakuntala کی کہانی ہے۔ Shudraka ایک دلچسپ ڈرامہ Mrichchkatika لکھا جس میں شہری لوگوں کی زندگی کے حالات کو بیان کیا گیا۔ کالیداس نے مختلف عنوانات پر مختلف طرز کی نظمیں لکھیں اور یہ ساری دنیا میں مشہور ہوئیں۔

سنگم ادب

- ادبی تصانیف اور کتبات اس دور کی دکنی اور جنوبی ہند کی تاریخ کے مطالعہ میں مددگار ثابت ہوئے۔ اس دور (سنگم عہد) کی ٹامل ادبی تصانیف میں ٹولکاپیئر کی ''ٹولکاپئیم'' (قواعد کی کتاب) سنگم عہد کی تہذیب اور سماج کے بارے میں مفید معلومات فراہم کرتی ہے۔ اسی طرح مشہور ٹامل شاعر متروولادا' کی تصنیف ''ترکودال'' ٹامل ریاست کی انجیل سے موسوم کی جاتی ہے۔
- یہ کتاب اس دور کی سماجی زندگی اور اخلاقی اقدار پر روشنی ڈالتی ہے۔ ستواہن عہد کے اہم ادبی تصانیف ''بریہد کتھا'' (گنڈیا) اور ارگھا سپتھاستی (ہالہ) اور ایری تھین سیا کی ''پیری پلس'' اس عہد کے سیاسی' معاشی اور مذہبی حالات کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔ سنگم عہد کے کامل ادبی تصانیف میں تولکپیّر کی کتاب تولکپیّم ہے جو قواعد کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ اس میں سنگم عہد کی تہذیب وثقافت اور معاشرے کے بارے میں مفید معلومات ملتی ہیں۔
- اس طرح تامل کے ایک مشہور ومعروف شاعر تھیرولاّ ور کی کتاب تھیرُک کورل کو تاملناڈو کی ادبی دنیا کی انجیل سمجھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اُس عہد کی اخلاقی قدریں اور سماجی زندگی کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔
- سنگم عہد' ٹامل ادب کی تاریخ میں اس کے شاندار کارناموں کے لئے مشہور ہے۔ سنگم کی اصطلاح جین مت اور بدھ مت کے راہبوں کی رہبری کے لئے برتی گئی۔ ٹامل زبان میں اس کا مترادف ''کڈالی'' ہے۔ اس کے معنی ایک تنظیم کے ہیں۔ لہٰذا سنگم شعراء یا مدورائی کے عالموں کی ایک کونسل تھی۔ ٹامل ریاست میں لفظ ''سنگم'' کا پہلی مرتبہ حوالہ ایک مشہور شیومت کے سنت ''ترونا وکا داسو'' نیانار (اپار) نے اپنی تصنیف ''تری پٹورترونانندم'' میں کیا۔ وہ ابتدائی ساتویں صدی میں تھا۔
- ٹامل ملک کی تین آزاد ریاستیں چولا' چیرا اور پانڈیا کا حوالہ ملتا ہے۔ میگاستھینز کے سفرنامے ''انڈیکا'' میں بھی ان تین حکومتوں کا ذکر ملتا ہے۔

- سنگم عہد کے ٹامل اہل قلم کی ادبی تصانیف میں بھی ان حکومتوں کا حوالہ ملتا ہے۔ چولا ریاست آرکاٹ سے ترچناپلی' کاویری ڈیلٹا اور متصلہ علاقہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس حکومت کا صدر مقام ''ارے پور'' تھا۔ چیرا ریاست شمال میں کوچین اور جنوب میں ''ترودلووار'' تک پھیلی ہوئی تھی۔ اسکا صدر مقام وانجی تھا۔ پانڈیا راجاؤں نے پڈوکٹ سے کنیا کماری کے علاقے تک حکمرانی کی۔ اس کا صدر مقام مدورائی تھا۔
- ٹامل ادب کی تاریخ کا آغاز سنگم عہد کے ساتھ مانا جاتا ہے۔ قواعد پر تصنیف ''ٹولکاپیم'' کو ''تولکاپیار'' نے لکھا۔ ''تروولور'' مشہور کلاسیک 'کورال' کا مصنف تھا اور اس نے تمل عوام کی زندگی میں اہم رول انجام دیا۔ جین اور بدمت کے عالموں نے بھی سنگم عہد کے ارتقاء میں حصہ لیا۔

بت تراشی۔ عمارتیں۔ موریائی اور بدھ دور

- 2200 سال قبل موریاؤں کا دور بت تراشی کے بعد کا اہم دور تھا، شہنشاہ اشوک نے مختلف علاقوں میں بہت زیادہ اونچے اور نکیلے ستون لگوائے جو ایک ہی پتھر سے تراشے ہوئے تھے۔ ان ستونوں پر اشوک کے پیغامات کندہ کیے جاتے تھے۔ ان کے آخری سرے پر چند جانوروں کی شکلیں بھی ہوتی تھیں اُنہیں سرِ ستون (Capitals) کہا جاتا تھا۔ ان میں سب سے اہم سارناتھ کے شیروں کا سر ہے اس ستون کو اشوک نے لگوایا یہ چار شیروں کے سر سمتوں کو ظاہر کرتے ہیں اور دھرم چکر کو واضح کرتے ہیں۔
- کرناٹک کے کنگناحالی میں حالیہ دریافتوں سے فرمانروا اشوک کی ایک پتھر کی تصویر برآمد ہوئی ہے اُس پر برہمی حروف کا ایک کتبہ ہے۔
- ایک اسٹوپا کو چبوترہ پر بنایا جاتا ہے۔ اسٹوپا کے درمیان میں گوتم بدھ یا سرکردہ راہبوں کی باقیات دفن رہتی ہیں۔ باقیات جسم کے حصوں جیسے دانت' ہڈی' بال وغیرہ کو کہا جاتا ہے۔ وہ نصف کرہ مکمل طور پر بندر ہتا ہے۔ اُس میں بندر کی طرح داخل نہیں ہوسکتا۔ اُس کے اوپر ایک ستون ابھرتا ہے۔ اس کی بلندی پر چھتریاں ہوتی ہیں۔ اسٹوپا ایک پتھر کے احاطے سے گھرا رہتا ہے اور دروازہ پر آرائش کی جاتی ہے۔ ابتداء میں اشوک کے زمانے میں یہ مٹی' اینٹ اور لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔ بعد میں انہیں پتھروں سے بنایا جانے لگا۔

☆ اسٹوپا کی کئی معنوی جہتیں ہیں۔ یہ خیال کیا جاتا ہے وہ گوتم بدھ کی آئنہ داری کرتے ہیں۔ سٹوپا کی گنبد کائنات کی عکاسی کرتی ہے۔ مرکزی ستون ایک محور کی طرح ہے جس کے اطراف ہر شئے گھوم رہی ہے جو دنیا' دھرتی اور آسمانوں کو جوڑتا ہے۔ زائرین اسٹوپا کی پرستش کرتے ہیں۔ پھولوں وغیرہ کو نچھاور کرتے ہیں۔ اس کے اطراف گھومتے (پرادکشنا)' اُس کے روبرو دھیان کرتے ہیں۔

- ماہرین آثار قدیمہ ابتداء ہی سے آندھرا پردیش کے مختلف مقامات جیسے امراوتی' بھٹی پرولو' راما تیرتھم' شالی ہنڈن وغیرہ میں سٹوپا کی باقیات دریافت کی ہیں۔ بھٹی پرولہ میں ایک سٹوپا میں ایک بلور کا صندوق پایا گیا جس میں گوتم بدھ کی باقیات ہیں۔
- آندھرا پردیش میں ضلع گنٹور میں امراوتی کا اسٹوپا بہت مشہور ہے۔ 1900 برس قبل شاتاواہنوں کے دور میں بنایا گیا۔

سٹوپا میں ایک بت تراش کا مجموعہ ہوتا ہے۔ کیا آپ چوٹی پر کچھ اُڑنے والی تصویریں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ آسمانی دیوتا تصور کیئے جاتے ہیں۔ وہ گوتم بدھ کی پرستش کرنے کے لیے آئے۔ آپ نیچے چند مردوں اور عورتوں کو سر جھکائے پرستش کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ آپ دروازے پر چار شیروں کو دیکھیں گے۔

- ویہارا خانقاہیں تھیں جہاں بدھ مت کے راہب رہا کرتے تھے۔ جہاں مذہبی تعلیم دی جاتی تھی۔ عام طور پر ایک ویہارا میں آنگن میں چھوٹے کمرے ہوا کرتے تھے۔ وہاں ایک حجرہ ہوتا تھا۔ جس کے کنارے گوتم بدھ کا مجسمہ ہوتا تھا۔ اُس حجرہ کو چیتیا کہا جاتا ہے۔ وہ راہبوں کی عبادت کا ہال تصور کیا جاتا تھا۔
- تکشا شیلا' ناگارجنا کنڈہ' نلندہ میں دیگر ویہاروں کو اینٹ یا پتھر سے بنایا گیا۔ وہ علم وادب کا مرکز بنے۔ ویہارا میں راہبوں نے شاگردوں کو بدھ مت کی کتابیں پڑھائیں۔ راہب ویہارا میں پڑھانے کے علاوہ لوگوں کی بیماریوں کا بھی علاج کرتے تھے۔ ہمیں ویہاروں میں کتبات سے پتہ چلتا ہے کہ عام لوگ (مرد وزن) کسانوں' تاجروں' سپاہیوں اور فن کاروں نے ان ویہاروں کی تعمیر اور اخراجات کے لیے دل کھول کر عطیات دیئے۔

- بدھ مت کے علم وادب کے مقدس مقامات نے دوسرے ممالک کے زائرین کو متاثر کیا۔ چینی سیاہ' فاہیان' ہیون سانگ' اٹسنگ نے گوتم بدھ کی زندگی کے وابستہ شہروں اور وہاروں کا دورہ کیا۔ انہیں زائرین کہا جاتا ہے جو عبادت کے لیے مقدس مقامات کی زیارت کرتے ہیں۔
- ستواہنوں کے دور میں تاجر' فنکار' بادشاہوں نے مہاراشٹرا کے مختلف مقامات جیسے کارلے' بھاجا' کنہیرے اور ناشک میں چیتیا اور وہارا بنانے کے لیے فیاضی سے عطیات دیئے۔ اُنہیں پہاڑی مقامات پر غاروں کی طرح بنایا گیا۔ پتھروں کے کاریگر' چھلنی اور ہتھوڑے سے چٹانوں کو تراشہ کرتے اور ایک ساخت بناتے۔ انہیں نجار اور لکڑی کا کام کرنے والے مکمل کرتے۔
- مدھیہ پردیش میں سانچی کے مقام پر ہمیں ایک قدیم ترین پتھر کا مندر ملا ہے۔ اُس کی ساخت سیدھی سادھی ہے۔ اُس میں صرف ایک کمرہ (اُسے گربھا گریہا) کہا جاتا ہے۔ اُس میں گوتم بدھ کا مجسمہ رکھا ہوا ہے۔ ایک کھلا ہوا سائبان ہے جس کی دیواریں نہیں ہیں۔ اُس کے صرف ستون ہیں۔ دروازے اور ستون پر آرائش وزیبائش کی گئی ہے۔ مندر پر ہموار چھت ہے۔ اُس پر کوئی مینار نہیں ہے۔ اُسے 1600 برس قبل بنایا گیا۔ اُس کی تصویر نیچے دیکھئے۔
- ایک استوپا گنبد نما عمارت ہے جو اینٹ یا پتھر سے بنی ہوتی ہے اور یہ گول بنیاد پر تعمیر کی جاتی ہے۔ اس کے اوپری حصے میں ایک چھوٹا ستون اور اس پر چھتری ہوتی ہے جو روحانی سربلندی کی علامت ہے۔ اشوک نے ایسے 84,000 استوپائیں سارے ہندوستان اور افغانستان میں تعمیر کروائیں۔ ہیون سانگ نے ساتویں صدی عیسوی میں ہندوستان آنے کے بعد قابل لحاظ استوپاؤں کا نظارہ کیا۔ ہمیں ابھی کئی استوپاؤں کا علم نہیں ہے۔
- استوپاؤں کی ایک بہترین مثال بھوپال کے قریب ''سانچی استوپا'' ہے جس کا قطر 1215 فیٹ' بلندی 77.5 فیٹ اور پتھر کی جالی کی اونچائی 11 فٹ ہے۔
- موریاؤں کا ایک اور اہم 'ورثہ' غار ہیں انہیں سخت چٹانوں کو کاٹ کر بنایا گیا ہے۔ ان کی اندرونی دیواروں کو اس طرح چکنا کیا گیا ہے کہ وہ آئینوں کی طرح چمکتی ہیں۔ یہ حیرت انگیز یادگاریں راہبوں (وہاراس) کی رہائش گاہیں تھیں اور اسمبلی ہال (چیتاس) کے طور پر بھی کام آتی تھیں۔
- **گندھارا اسکول:** یہ دور پہلی صدی ق۔م سے لے کر پانچویں صدی عیسوی کے اختتام تک گندھارا (شمال۔مغربی صوبہ) میں رہا۔ اور یہ گندھارا اسکول) کہلاتا ہے۔ اس کی جڑیں بیکٹریا کے یونانی حکمران اور شمال۔مغربی ہندوستان کے حکمرانوں سے ملتی ہیں اور بعض دفعہ اس کو ہند یونانی اسکول بھی کہا گیا۔ لیکن اس فن کے حقیقی سرپرست ساکا اور کشان تھے خاص طور پر کنشک جس نے اس علاقے میں اپنے یونانی پیشرو کی فنی روایتوں کے ورثے کو باقی رکھا۔ یہ یونانی۔ بدھ مت اسکول کہلاتا ہے۔
- گندھارا فن پر یونانی۔ رومی فن کے اثرات صاف طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ گندھارا مکتب میں ایک انسانی جسم کو حقیقی انداز میں پوری صحت کے ساتھ پتھر میں تراشا جاتا تھا اور جسمانی ساخت' موچھیں' گھنگریالے بال وغیرہ۔ اس کے علاوہ مجسموں پر زیورات بھی تراشے جاتے تھے۔
- متھورا سنگ تراشی کا مکتب جین مت سے متاثر ہے۔
- امراوتی کا عظیم استوپا چونے کے پتھر سے بنایا گیا جو ''گوتم بدھ' کی زندگی کی تصویروں کو پیش کرتا ہے۔ اطراف کھڑے ہوئے گوتم کے مجسمے ہیں۔ یہ نقوش والی تصویریں ہندوستانی فن کے بہترین نمونے ہیں۔ یہ تصویریں گول فریم میں خوبصورتی سے سما جاتی ہیں خاموشی کے ساتھ اپنے مذہب کی ترجمانی کرتی ہیں۔ پتلی اور لمبی ٹانگوں والی تصویریں اچھی طرح سے اتاری گئی ہیں۔
- آرٹ کے اعتبار سے گپت دور ''سنہری دور'' کہلاتا ہے۔

حکمراں اور عمارتیں۔انجیرنگ مہارتیں۔منادر۔مساجد،تالاب اور منادر

- قطب مینار کی پہلی منزل کی بالکونی کو قطب الدین ایبک نے لگ بھگ 1199ء میں تعمیر کروایا۔
- بالکونی کے زیریں حصے میں بنائی گئی چھوٹی کمانوں اور نقش ونگار نیچے کے کندہ کی گئی تحریر کی دو پٹیوں پر عربی زبان میں تحریر ہیں۔
- قطب مینار کی بیرونی سطح دائروی اور زاویہ دار (پیچ دار) ہے۔ایسی سطحوں پر تحریروں کو کندہ کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ان کو ماہر ترین افراد ہی کندہ کر سکتے ہیں۔
- 800 سال قبل تعمیر کردہ عمارات میں صرف چند عمارتیں ہی پتھروں اور اینٹوں سے تعمیر کی گئی تھیں۔
- آٹھویں صدی عیسوی اور اٹھارویں صدی عیسوی کے درمیان حکمرانوں اور ان کے عہدیداروں نے دو قسم کی تعمیرات کرواتے تھے۔
- پہلی قسم کی عمارتوں میں قلعے،محلات،مقبرے وغیرہ ہوتے تھے۔جو تحفظ اور آرام کی خاطر بنائے جاتے تھے۔ان پر شکوہ عمارتوں میں آرام و آسائش کی تمام سہولیات فراہم کی جاتی تھیں۔
- دوسری قسم کی تعمیرات میں منادر،مساجد،تالاب،کنویں،سرائے،بازار وغیرہ۔ان کو عوامی ضروریات کی تکمیل کے لئے تعمیر کروایا جاتا تھا۔اس کے علاوہ ان تعمیرات کی وجہ سے حکمرانوں کی مقبولیت عوام میں بڑھ جاتی تھی۔
- حکمرانوں کے علاوہ دیگر متمول تاجر،جاگیردار وغیرہ بھی اسطرح کی تعمیرات کرواتے تھے۔اٹھارویں صدی عیسوی میں تعمیر کردہ عظیم فن سنگ تراشی کے حامل یہ تعمیرات ہی آج تک صحیح وسلامت باقی ہیں۔
- ساتویں صدی عیسوی اور دسویں صدی عیسوی کے درمیانی عرصے میں معماروں نے محلات میں کئی کمرے،دروازے اور کھڑکیاں بنانا شروع کیا۔اس وقت بھی دو عمودی ستونوں پر آڑے ستون یا شہتیر رکھ کر چھت،دروازے یا کھڑکیاں بنائی جاتی تھیں۔اس طرح کی تعمیر کو ''ٹرابیٹ'' یا ''کاربیلڈ'' طریقہ کہا جاتا تھا۔آٹھویں صدی اور تیرھویں صدی عیسوی کے درمیانی عرصے میں ٹرابیٹ طریقے سے کئی منادر،مساجد اور محل تعمیر کئے گئے۔
- کندار یا مہادیو مندر جو شیو کے نام سے معنون ہے کی تعمیر چندیل راجہ دھنگ دیو نے کروائی۔ خوبصورت سجاوٹ سے آراستہ باب الداخلہ کے بعد وسیع مہا منڈپ ہے جہاں رقص بھی منعقد کئے جاتے تھے۔
- مندر کے مرکزی حصے کو گربھا گرہا کہا جاتا تھا جہاں ان کے اہم دیوتا کی مورتی رکھی جاتی تھی۔
- گربھا گرہا مندر کا وہ مقام تھا جہاں حکمران،انکے افراد خاندان اور رشتے دار ہی داخل ہوکر پوجا کر سکتے تھے۔کھجوراہو کے مندروں کے کامپلکس میں کئی شاہی منادر ہیں جو صرف راجاؤں اور انکے خاندان کے لئے مخصوص ہیں یہاں عام لوگوں کا داخلہ ممنوع تھا۔ان مندروں کو خوبصورت اور وسیع سنگتراشی کے نمونوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔
- تنجاؤر میں واقع راجہ راجیشور مندر اس دور کے تمام منادر میں سب سے اونچا بالائی حصہ (شکھر م) رکھتی ہے۔اس دور میں اس طرح کی تعمیرات کرنا اتنا آسان نہ تھا۔کیونکہ ان دنوں اتنے وزن اٹھانے کے لئے مشینیں نہیں تھیں۔
- اس وقت کی تعمیرات میں تعمیراتی چونے کا زیادہ استعمال کیا جاتا تھا۔یہ بہت اعلیٰ معیار کی سمنٹ کی طرح ہوتا تھا۔اس میں کنکر اور پتھر کے ٹکڑوں کو ملا کر کنکریٹ بنایا جاتا تھا۔اسکے ذریعے بڑی سے بڑی عمارات بھی آسانی سے تعمیر کی جاسکتی تھیں۔
- چونے اور پتھر کے آمیزے کو کمان بنانے،گنبدیں بنانے کے لئے 1190ء سے عام طور سے استعمال کیا جانے لگا۔
- منادر اور مساجد بہت خوبصورت انداز میں تعمیر کئے جاتے ہیں کیونکہ وہ مقدس عبادت گاہیں ہیں۔اور ان سے ان کے تعمیر کروانے والوں کی طاقت،دولت اور عقیدت کا اظہار ہوتا تھا۔اسکی ایک بہترین مثال راجہ راجیشور مندر ہے۔

- راجااور اسکے خاندان کے دوسرے افراد مندروں کے لئے نذرانے، ہیرے، جواہرات، زیورات وغیرہ وقف کرتے تھے تا کہ ان دیوتاؤں کی پرستش بڑے پیمانے پر کی جا سکے۔
- بارھویں صدی عیسوی تک یہ منادر بڑے بڑے اداروں میں تبدیل ہو گئے۔ جہاں سینکڑوں پیشہ ور فنکار، دستکار، فنون لطیفہ کے ماہرین، پجاری، منتظم اور خدام وغیرہ کو روزگار فراہم ہوتا تھا۔ منادر، گاؤں کی سطح پر بعض اوقات ٹیکس بھی وصول کرتے تھے اور تاجروں کو قرض دیتے تھے۔ ان مندروں کی سرپرستی میں جاترائیں، بازار، تقریبات منعقد کئے جاتے تھے۔
- مسلم بادشاہ اور سلاطین اپنے آپ کو خدا کے اوتار تو نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن ایرانی تاریخ میں سلطان کو ''ظل الٰہی'' قرار دیا گیا تھا۔
- لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جب کوئی عادل بادشاہ حکومت کرتا ہے تو ملک میں ہر چیز کی فراوانی ہوتی ہے۔ بارش وقت پر ہوتی ہے۔ جس سے تالاب اور آبی ذخائر سے پانی کی سربراہی آسان ہوتی ہے۔ سلطان التمش نے دہلی کے قریب ایک عظیم ذخیرۂ آب تعمیر کروایا۔ اسکو ''حوض سلطانی'' بھی کہا جاتا ہے۔ حکمرانوں نے عوام کی سہولت کی خاطر کئی تالاب اور آبی ذخائر تعمیر کروائے۔
- راجاؤں نے اپنی طاقت، دولت اور عقیدت کے اظہار کے لئے منادر تعمیر کروائے۔ اس لئے جب ایک بادشاہ دوسرے کی سلطنت پر حملہ کرتا تو ان مقدس تعمیرات کو بھی نشانہ بناتا تھا کیونکہ یہ عمارتیں اسکے دشمن کی طاقت اور وقار کی علامت ہوتی تھیں۔
- نویں صدی عیسوی کی ابتداء میں پانڈیا راجہ شری مار اشری ولبھا نے سری لنکا پر حملہ کیا اور وہاں کے راجہ سینا (851-831) کو ہرایا۔ اس کے بارے میں دھما کتی نامی بدھ راہب اور مورخ لکھتا ہے کہ ''.....اس نے تمام قیمتی اشیاء پر قبضہ کر لیا۔ سنہری محل میں موجود بدھ کی سونے کی مورتی اور دیگر بدھ مندروں میں موجود سونے کی مورتیوں کو اٹھا لے گیا.....''
- سری لنکا کے سنہالی راجہ کی اس شکست کے بدلے کے طور پر دوسرے سنہالی راجہ سینا دوم نے پانڈیا سلطنت کے دارالحکومت مدورائی پر فوج کشی کی۔ بدھ مورخ اس فوج کشی کو بدھ کی سونے کی مورتی لانے کی ایک جدوجہد کا نام دیا۔
- اسی طرح گیارھویں صدی کی ابتداء میں چولا راجہ راجندرا اول نے اپنے دارالحکومت میں ایک شیو مندر تعمیر کروائی اور اس میں اس نے شکست خوردہ حکمرانوں کے علاقوں سے چھینے گئی قیمتی اشیاء اور مورتیاں رکھیں۔
- ان میں چالوکیاؤں سے چھینا گیا ایک Sun-pedstal، مشرقی چالوکیاؤں سے حاصل کئے گئے گنیش اور درگا کی مورتیاں اور نندی کی ایک مورتی، اڑیسہ کے کلنگا کے راجہ سے حاصل کردہ بھیرو کی مورتی (شیو کا ایک روپ) اور آخر میں بنگال کے پالا حکمرانوں سے حاصل کیا گیا کالی کا مجسمہ شامل ہیں۔
- محمود غزنی چولا راجہ راجندر اول کا ہم عصر تھا۔ ہندوستان پر اپنے حملوں کے دوران اس نے بھی شکست خوردہ حکمرانوں کے علاقوں میں مندروں کو ڈھایا اور انکی دولت اور قیمتی مورتیوں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔
- اس وقت سلطان محمود غزنی کوئی مشہور بادشاہ نہیں تھا۔ مگر سومناتھ جیسی مشہور مندر کو تاراج کرنے کے بعد اسے تاریخ میں شہرت حاصل ہوئی۔ عہد وسطیٰ کے تقریباً تمام بادشاہوں نے اپنی شان و شوکت اور فوجی قوت کے مظاہرے کے لئے ہارے ہوئے حکمرانوں کے علاقوں میں مقدس مقامات پر حملے کئے اور لوٹ مار مچائی۔
- شہر وجئے نگر کو پورے جنوبی ہند کے صدر مقام کے طور پر وجئے نگر کے حکمرانوں رایا برادران نے ترقی دی۔ وہ چاہتے تھے کہ یہ شاہانہ طرز تعمیر کی جھلک شہر کی تمام اہم عمارتوں میں دکھائی دے۔
- ورو پاکشا مندر کو کئی صدیوں پہلے تعمیر کیا گیا تاہم وہاں موجود کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پہلی مورتی نویں صدی عیسوی میں نصب کی گئی۔

- وجئے نگر سلطنت کے قیام کے بعد اس میں توسیع کی گئی۔ مندر کے مرکزی حصے کے روبرو موجود ہال کو کرشنا دیورائے نے اپنی تخت نشینی کی یاد میں بنوایا۔ اس ہال میں خوبصورتی سے تراشے گئے ستون ہیں۔
- کرشنا دیورائے نے مشرقی حصے میں موجود گوپورم کی تعمیر بھی کروائی۔ ان زائد تعمیرات کی وجہ سے مندر کی مرکزی عمارت کا رقبہ چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔
- مندر میں واقع وسیع وعریض ہالوں کو مختلف مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ بعض ہالوں میں دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں رکھ کر رقص وموسیقی اور ڈرامے کے پروگرام منعقد کئے جاتے تھے۔ دیگر ہالوں کو دیوتاؤں کے بیاہ رچانے کے لئے مختص رکھا جاتا تھا۔
- وجئے نگر کے حکمرانوں نے ان مندروں کو ٹامل طرز تعمیر پر بنوایا مگر انہوں نے ان کے علاوہ کئی غیر مذہبی شاہی عمارات بھی تعمیر کروائی جن میں سلطنت دہلی کا طرز جھلکتا ہے۔ مشہور لوٹس محل (انگریز سیاح اسی نام سے پکارتے تھے) شاہی حرم کا حمام اور فیل خانے وغیرہ اس طرز تعمیر کی مثالیں ہیں۔
- جنوبی ہند کے مندروں کے طرز تعمیر کے ساتھ کمانوں اور گنبدوں کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ اس کی زندہ مثال لوٹس محل ہے۔ جو شاید راجا کے اہم اجلاسات منعقد کرنے کا مقام تھا۔
- وجئے نگر کی ایک اور اہم یادگار مہانومی دبا (Mahanavmi dibba) ہے۔ جو ایک بلند و بالا شہ نشین (Platform) ہے جسکی بلندی 55 فیٹ ہے اور رقبہ 11000 فیٹ ہے۔
- گذشتہ دو سو سال کے عرصے میں اسکی اونچائی کو تین مرتبہ بڑھایا گیا۔ اس شہ نشین کی دیواروں پر مختلف قسم کے نقش ونگار کندہ ہیں۔ اس کے اوپر کوئی مکمل عمارت نہیں ہے۔
- بلکہ حسب موقع اس پر شامیانہ یا پنڈال نصب کیا جاتا تھا۔ یہاں پر وجئے نگر کے حکمران اپنی نوراتری کی پوجا کرتے تھے۔ اور دسہرا کے موقع پر دربار منعقد کرتے تھے جس میں تمام باجگذار سردار، نایا کاس، اور عہدیدار بادشاہ کو نذرانے پیش کرتے تھے۔ اس دربار میں دوسری سلطنتوں کے سفیر اور بیرونی سیاح بھی شرکت کرتے تھے۔
- مغلیہ دور میں فن تعمیر نے بہت ترقی کی۔ مغل شہنشاہ خود ادب، موسیقی اور تعمیرات کے شوقین تھے۔ بابر نے اپنی آپ بیتی میں تحریر کیا ہے کہ اسے روایتی باغات کی تعمیر سے بہت دلچسپی ہے۔ یہ باغ مستطیلی شکل کے ہوتے تھے جن کے اطراف چار دیواری تعمیر کی جاتی تھی۔ اس باغ کو درمیان سے چار مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے پانی کی نہریں تعمیر کی جاتی تھیں۔
- چونکہ یہ باغ چار مساوی حصوں میں بٹے ہوئے ہوتے تھے اس لئے ان کو چہار باغ کہا جاتا تھا۔ ایسے کئی چہار باغات کو اکبر، جہانگیر اور شاہ جہاں کے دور میں کشمیر، آگرہ اور دہلی میں تعمیر کروایا گیا۔
- شاہ جہاں کے دور حکومت میں فن تعمیر کے مختلف عناصر کے امتزاج کو اپناتے ہوئے ایک نئی طرز تعمیر کو شروع کیا گیا۔ اس دور میں کئی عمارات تعمیر کی گئیں۔ خصوصاً دہلی اور آگرہ میں۔ دیوان عام اور دیوان خاص نامی شاہی درباروں کو منصوبہ بند طریقے سے تعمیر کیا گیا۔ ان درباروں کو چہل ستون بھی کہا جاتا ہے جو ایک وسیع احاطے میں تعمیر کئے گئے ہیں۔
- شاہ جہاں کے شاہی دربار مساجد سے مشابہ نظر آتے ہیں۔ وہ شہ نشین جہاں بادشاہ کا تخت رکھا جاتا تھا ''قبلہ'' سمجھا جاتا تھا۔ جسطرح عبادات کے موقع پر مسلمان اپنا رخ قبلے کی طرف کرتے ہیں ایسے ہی دربار کے انعقاد کے وقت تخت کی طرف درباریوں کا رخ ہونا لازمی تھا۔ ان تعمیری خصوصیات سے شاید یہ ظاہر کرنا بھی مقصود ہوگا کہ بادشاہ زمین پر خدا کا نائب ہوتا ہے۔
- شاہ جہاں کا تعمیر کردہ دہلی کا لال قلعہ بھی ایک اہم ترین عمارت ہے۔ جو عدل شاہی اور حکومت اور اقتدار کے مرکز کی علامت نظر آتا ہے۔ تخت شاہی کے عقب میں بالکنی میں مذہبی تصاویر، یونانی دیوتا آرفیس کی گٹار بجاتے ہوئے تصویر کندہ کی گئی ہے۔

- آرفیس کے بارے میں لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ آرفیس کی موسیقی سے جنگلی جانور بھی آپسی دشمنی کو بھول کر امن وامان کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے۔شاہ جہاں کی جانب سے تعمیر کردہ دربار سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ عدل شاہی کے مطابق امیر وغریب سب یکساں ہیں اور سب کو مل جل کر امن وامان کے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔
- شاہ جہاں کے دور کے ابتدائی حصے میں ملک کا صدر مقام آگرہ تھا۔ جہاں امراء حکومت نے دریائے جمنا کے کنارے اپنے عالیشان مکانات تعمیر کروائے۔ان کو چہار باغ کی طرز پر بنایا گیا تھا یعنی عمارت کے اطراف باغ لگائے جاتے تھے۔
- لیکن چہار باغات اور آگرہ کی ان عمارتوں میں فرق یہ تھا کہ عمارت باغ کے بیچوں بیچ تعمیر کرنے کے بجائے عمارت کے احاطے میں دریا کے قریبی رخ کی جانب تعمیر کی جاتی تھی۔انہیں مورخین نے River-front garden کا نام دیا ہے۔
- شاہ جہاں نے اپنے دور کی شہرۂ آفاق تعمیر تاج محل کی تعمیر بھی اسی River front garden کے طرز پر کروائی۔یہ عمارت دریائے جمنا کے کنارے ایک بلند چبوترے پر سفید سنگ مرمر سے بنائی گئی ہے۔اسکے جنوبی حصے میں باغ موجود ہے۔
- شاہ جہاں نے اپنا نیا صدر مقام دہلی کے قریب شاہجہان آباد کے نام سے بسایا۔ یہاں بھی شاہی محل کو دریا کے رخ پر بنایا گیا۔شاہی محل میں مخصوص افراد کی قیام گاہیں دریا کے رخ پر ہوتی تھیں مثلاً شاہ جہاں کے بڑے بیٹے داراشکوہ کی قیامگاہ۔ دیگر افراد کو دریائے جمنا سے دور شہر میں اپنے مکانات تعمیر کروانا پڑتا تھا۔

عہد جدید میں مظاہرہ کئے جانے والے فنون اور فنکار۔فلم اور پرنٹ میڈیا۔قومی تحریک میں کردار

- ریاست تلنگانہ کا مشہور لوک فن یکشا گانم یا جاکولا بھاگوتم یا ودھی بھاگوتم ہے۔اس میں فنکار دھن پر رقص کرتے ہیں اور اسے ''چنٹو بھاگوتم'' بھی کہتے ہیں۔ پنڈت آردھیا چرترا اور بساوا پرانم کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رقص تیرویں صدی عیسوی میں مقبول ہوا۔
- فنکار اس فن کو عوامی مقامات کے اسٹیج پر پیش کرتے ہیں۔ابتداء میں ایک ہی شخص مختلف کردار گاتے ہوئے رقص سے پیش کرتا تھا لیکن فی الحال مختلف فنکار مختلف کردار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔اس میں نہ صرف ایکشن بلکہ قصہ گوئی کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے۔ یہ مکالمے، گیت اور نظموں کا امتزاج ہوتا ہے۔اسٹیج پر فنکار طبلہ، ہارمونیم اور موسیقی کی دھن کے ساتھ مظاہرہ پیش کرتے ہیں۔
- قصہ گوئی کی چند مشہور کہانیاں سگریوا وجایم، بالا ناگاما کتھا، رمپھا رامپالا، چترن گاڈ اولسم اور کرشنا ارجنا یودم ہیں۔ روایتی طور پر ان کہانیوں کے کردار چنڈ ولوذات کے لوگ ادا کرتے ہیں۔موجودہ دور میں بلا لحاظ ذات لوگ پیشرفت کرتے ہوئے اس فن کا اکتساب کرتے ہوئے مظاہرہ پیش کر رہے ہیں۔
- ڈپو ناتیم: موسیقی آلہ ''ڈپو Dappu'' بکری کی کھال سے بنایا جاتا ہے اور جب اس سے دو چھڑیوں سے بجایا جاتا ہے تب لوگ اس پر رقص کرتے ہیں۔15 تا 20 رقاص تقاریب اور مظاہروں سے پہلے یا دوران مخصوص قسم کا لباس زیب تن کرتے ہوئے ڈپو (ڈرمس) سے پیش کرتے ہیں۔
- جانجمہ (Cymbal) سے مراد یسا موسیقی کا آلہ جو دھاتی تختی (Round Metal Plate) کی شکل میں ہوتا ہے اور اس سے بجانے کیلئے دو جانجاؤں کو ایک دوسرے سے ٹکرانا پڑتا ہے۔
- گھنگرو کو ٹخنوں کے گرد پہنتے ہیں اور اس سے زیادہ تر روایتی ناچ میں استعمال کیا جاتا ہے۔
- بغیر آواز اور شور کے کی جانے والی جسمانی حرکت کو Mim کہتے ہیں۔
- Tarangam ایک قسم کا کچی پوڈی رقص کا ایک گُر ہے۔

- مظاہرہ کرنے والے فن کاروں سے ہماری مراد اُن سے ہے جو رقص کرتے ہیں، گاتے ہیں، ناٹک وغیرہ کرتے ہیں۔ وہ دوسرے فن کاروں جیسے مصور، سنگ تراش اور ادیبوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ اول الذکر کام کو محفوظ نہیں رکھا جا سکتا۔ ہر دفع انہیں از سرِ نو مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔
- بہت سے لوگ فنون کا مظاہرہ عوام الناس ہی میں کرتے ہیں۔ دہقانی اور قبائیلی خواتین کام کرتے ہوئے یا فاضل اوقات میں یا تہواروں کے موقع پر گاتی بھی ہیں اور رقص بھی کرتی ہیں۔ چٹوکھوڈ و تلنگانہ کا ایک فن ہے جسے کسان کام کرتے ہوئے گاتے ہیں۔
- **دھما:** آرا کو وادی میں رہنے والے قبائیلی گروہ دھما ناچ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ شادیوں اور تہواروں میں دھما ناچنے والے گاؤں گاؤں سفر کرتے ہیں۔
- رقص کرنے والوں کے ساتھ موری، کریڈی، ٹوڈاموڈ پو اور کمولو جیسے موسیقی کے ساز بجانے والے بھی ہوتے ہیں۔ ناچ کے آٹھ مختلف درجے ہیں۔ بوڈادھما، گن دیوی دھما، گوڈی بیٹا دھما، پوٹارا ٹولا دھما، بھاگ دھما، نئی کاری دھما، کونڈا دھما، بایا دھما۔ نتی کاری دھما ناچ گروپ کی شکل میں پیش نہیں کیا جاتا۔
- **گوسادی:** عادل آباد کے راج گونڈ دیوالی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ ہرن سینگوں سے مور کے پروں سے خود کو آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں۔ اُن کے ہمراہ موسیقی کے آلات جیسے دپو، ٹوڈومو، پری اور کالی کوم ہوتے ہیں۔
- **لمباڑی:** آندھرا پردیش میں ایک نیم خانہ بدوش قبیلہ لمباڑی بھی ہے۔ وہ روزمرہ کے کام کاج جیسے فصل کاٹنا، شجر کاری اور تخم ریزی کے مرحلوں پر ناچتے ہیں۔ اُن کے لباس پر کانچ کے منکے، چمکیلی ٹکیا چسپاں ہوتی ہے۔
- **سادر ناچ:** یہ ناچ کی تنہا شکل ہے۔ دیوداسیاں صدیوں سے مندروں اور جنوبی ہند کے شاہی درباروں میں ناچتی رہیں۔ اُس میں ٹملناڈو بھی شامل تھا۔
- **کوراونجی:** یہ عورتوں کا ایک ناچ ہے۔ جب ایک لڑکی کی محبت کامیاب ہو جاتی ہے۔ اُسے محبوب مل جاتا ہے تو اُس وقت وفور شوخ میں رقص کیا جاتا ہے۔ اور اُس رقص کے ذریعہ جمالیاتی تصورات کی ترجمانی کی جاتی ہے۔
- **کچی پوڈی:** آندھرا پردیش میں ایک برہمن گاؤں کا نام کچی پوڈی ہے۔ مختلف افراد مل کر یہ رقص کرتے ہیں۔ یہ رقص ناٹک کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس رقص کو مرد ناٹک کے روپ میں پیش کرتے ہیں۔
- **براکتھا:** براکتھا تلگو میں قصہ گوئی کا فن ہے۔ آندھرا کے علاقے میں براکتھا کو جنگم کتھا، تلنگانہ میں اسے تنبورا کتھا، رائلسیما میں اسے تندانہ کتھا کہا جاتا ہے۔ براکتھا کا آخذ بارھویں اور تیرھویں صدی کی ویرشیومت کی تحریک سے وابستہ رہا۔
- براکی اصطلاح تنبورہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک تاروں والا ساز جو قصہ گو کے داہنے بازو سے لگا رہتا ہے۔ عموماً اس فن کے مظاہرہ میں پیچو گنٹالا یا جنگالوں ذاتوں یا قبائل سے تعلق رکھنے والے ایک ہی خاندان کے دو یا تین افراد کا گروپ ہوتا ہے۔
- براکتھا میں مرکزی قصہ گو تنبورہ کو بجاتے ہوئے گھنگھرو پہن کر ناچتے ہوئے داستان بیان کرتا جاتا ہے۔ وہ سُر تال کے لحاظ سے اسٹیج پر آگے پیچھے متحرک ہوتے ہوئے ناچ کر قصہ گوئی کرتا چلا جاتا ہے۔
- براکتھا کے مشہور و معروف ٹیپ کے مصرعوں میں ونرا بھارتہ، ویرا کمارا، وجیم، منادے را، تندانا تانا ہیں۔ براکتھا کا آغاز شام میں ہوتا ہے۔ ابتدا میں مختلف دیوی، دیتاؤں کی تعریف میں گانے گائے جاتے ہیں۔ پھر قصہ گو داستان کا تعارف کراتا ہے۔ وہ مقام، وقت اور داستان کا سیاق و سباق بھی پیش کرتا ہے۔ اس کے مددگار ساتھی ٹیپ کے مصرعوں کو دھراتے جاتے ہیں۔
- داستان کی تمہید کے بعد تینوں فن کار مختلف قسم کے کردار اپناتے ہیں۔ واقعات کے بیان میں چھوٹے ہوئے حصے بھی پورے کرتے جاتے ہیں۔ براکتھا میں داستان کا بیانیہ موثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ناچ، اظہار، گانے اور مناظر کی ترجمانی کہانی میں دلچسپی اور کشش پیدا ہو جاتی ہے۔

- براکتھا عموماً دو سے تین گھنٹوں تک بولی جاتی ہے۔لمبی کہانی کو قسطوں کی شکل میں شام کے اوقات میں پیش کیا جاتا ہے۔
- عام طور پر براکتھا دسہرہ یا سنکرانتی کے تہواروں کے موقع پر پیش کی جاتی ہے۔رامائن' مہابھارت اور بعض راجاؤں جیسے کمبوجا راجو کی کہانی' بلی کا قصہ' پالاناٹی کی حکایت' کٹمارا جو کی داستان وغیرہ سنائی جاتی ہے۔
- تحریک آزادی کے زمانے میں براکتھا کو آندھرا پردیش میں سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا۔براکتھا نے عوام کو بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔
- کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھنے والے ترقی پسند فن کاروں نے 1943ء میں پرجانا ٹیا منڈلی قائم کی۔لوک کتھا کے فن کاروں کو مدعو کیا اور انہوں نے تلنگانہ کے دیہاتوں میں قومیت اور کمیونزم کا پیام براکتھا کے ذریعہ عام کیا۔کمیونسٹ پارٹی کی رکن خواتین جیسے متوری اودیم' کو ٹیشور مانے براکتھا کو پیش کیا۔
- تلنگانہ تحریک کے زمانہ میں نظر نے براکتھا پیش کیے۔اُس کا ماسکو پولیمیر الونا بہت مشہور ہوا۔تلنگانہ کے فن کاروں نے اپنی تحریک کی خاطر نئے طرز کے براکتھاؤں کو پیش کیا۔ان میں تریونگری رامن جائیلو کا'' تلنگانہ ویرایودھولو'' ادوری ایودھیا راما کا'' نظام پبلاوم'' اور ایس کے چودھری کا'' قاسم رضوی'' سنکارانہ ستیہ نارائن کی'' کشتہ جیوی'' نے کافی شہرت حاصل کی۔
- سنکارا ستیا نارائن کی براکتھا 1944 میں لکھی گئی۔اس میں ایک مسلم دہقان بندگی کی بہادری وشجاعت بیان کی گئی۔بندگی نے زمیندار وسنوری دیشمکھ کے ظلم وستم کے خلاف بہادری سے لڑائی کی تھی۔
- **تھولو بومالتا:** یہ ایک کٹھ پتلی کی نمائش ہے۔اسے سفر کرنے والے فن کار پیش کرتے ہیں۔کٹھ پتلیوں کو جانوروں کی چمڑی سے بنایا جاتا ہے۔اُن کھالوں کی دباغت کی جاتی ہے۔انہیں نیم شفاف بنایا جاتا ہے۔انہیں کئی شکلوں اور قدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- اُن کٹھ پتلیوں کی لمبائی اور قد ایک فٹ سے لے کر چھ فٹ تک ہوتی ہے۔ویسے اس کا دارومدار کرداروں کی عمر اور فطرت پر ہوتا ہے۔رنگی ہوئی تابناک کٹھ پتلیوں کے کولھے' بازوؤں اور کوہنی میں چھید ہوتے ہیں اس میں باریک ڈوری کے ذریعہ تماشا کیا جاتا ہے۔
- ہندوستان کے قدیم ناچ کی شکلوں کے مآخذ کا علم بھارتہ کی کتاب سے ملتا ہے۔آج ٹملناڈو کے خاص ناچ کے انداز کا نام بھرت ناٹیم ہے۔سو برس پہلے بھرت ناٹیم کے نام کا رواج مفقود تھا۔
- ٹملناڈو اور آندھرا پردیش میں رائج قدیم ناچ کو سادر' کراونجی اور کچی پوڈی کہا جاتا تھا۔
- آج جسے ہم بھرت ناٹیم کہتے ہیں وہ سادر ناٹیم سے ماخوذ ہے۔دیوداسیاں ناچتی تھیں جو مندر کی عبادت کا جز تھا۔دیوا داسی کا مطلب دیوتا (دیوا) کی کنیز (داسی) ہے۔ وہ فن کارہ تھی۔اُسے مندر میں خدمت کے لیے وقف کر دیا جاتا تھا۔
- دیوداسی کا ناچ مندر کی ریت اور عبادت کا ایک مربوط حصہ تھا۔والدین اپنے نوجوان لڑکیوں کو دیوتاؤں کی نذر تصور کرتے ہوئے مندروں کی سپرد کرتے تھے۔انہیں شادی کی اجازت نہیں تھی۔
- دیوداسی خاندان موسیقی اور ناچ کے فن میں مہارت رکھتے تھے۔وہ نٹوانرس (ناچ کے اساتذہ۔دیوداسیوں کی نرینہ اولاد) کی مدد سے نسل درنسل روایتوں کا اہتمام کرتے رہے۔
- برطانوی دور حکومت میں ہندوستانی آرٹ کے خلاف پروپگنڈہ کیا گیا کہ وہ خام' اخلاق سوز اور مغربی تہذیب کے تصورات کی روشنی میں کم تر ہے۔بہت سے تعلیم یافتہ ہندوستانی بھی ان خیالات سے متاثر ہوئے اور سادر جیسے فن کو حقارت سے دیکھنے لگے۔
- دیوداسی کمیونٹی کی رفاقت قحبہ گری سے ہونے کے باعث ان کی نیک نامی کو گہن لگنے لگا۔ سادر' ناچ' داسی' اتم اصطلاحوں کے بھی توہین آمیز معنی نکالے جانے لگے۔

- 19 ویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کی ابتداء میں سماجی مصلحین جیسے کنڈوکوری ویریشالنگم نے ناچ اور دیوداسی نظام کے خلاف مہم کی شروعات کی۔ اُن کا مقصد بدچلنی کا خاتمہ تھا جو دیوداسیوں سے منصوبہ ہوچکی تھی۔
- انھوں نے آرٹ کو بھی ایک سماجی برائی کہا اور اُس کا خاتمہ چاہا۔ 1934 اور 1947 کے درمیان ممبئی اور مدراس پریزیڈنسی میں ایک قانون بنایا گیا اور دیوداسی نظام کو برخواست کیا گیا (لڑکیوں کو مندروں کے حوالے کرنا)۔
- بھاگیہ ریڈی ورما نے ریاست حیدرآباد میں دیوداسی نظام کے خلاف مہم چلائی اور نظام سے اُسے برخواست کردینے کی گذارش کی۔ دیوداسی نظام کی منسوخی کے لیے مضبوط و موثر تحریک چلنے کے سبب جنوبی ہند کے قدیم رقص کا بیسویں صدی کے پہلے عشرہ میں خاتمہ ہوگیا۔ وہ ٹاملناڈو سے بھی ختم ہوگیا۔
- ای۔ کرشنا ایئر مجاہدہ آزادی اور وکیل تھے۔ انھوں نے بھرت ناٹیم سیکھا تھا۔ وہ زنانہ لباس پہن کر ناچتے تھے۔ وہ اُس کلنک کو مٹانا چاہتے تھے جو اُس ناچ پر لگ گیا تھا۔ اُنھوں نے اُس آرٹ کے متعلق عوام میں دلچسپی پیدا کی۔ انھوں نے مدراس (چنائی) میں موسیقی کی اکیڈیمی کے قیان میں کلیدی کردار ادا کیا۔
- اب بھرت ناٹیم کی جانب باعزت خاندان کے نوجوان فن کار متوجہ ہونے لگے ہیں۔ ابتدا میں ذہنی صدمہ سے دوچار ہونا پڑا لیکن اُن کی شرکت سے عوامی رائے اس آرٹ کے بارے میں بتدریج تبدیل ہوتی گئی۔ مغربی فن کار جیسے بالیرینا' انا پاؤلووا نے انھیں ہندوستانی ناچ کو سیکھنے کی صلاح دی۔
- دیوداسیوں کی ایک تنظیم نے بھرت ناٹیم کی تجدید کی کوشش کی۔ رکمنی دیوی کے استاد کے علاوہ بنگلورو ناگارتنما اور افسانوی رقاص بالاسرسوتی کی کاوشیں بھی رہیں۔
- رکمنی دیوی کا 1935 میں پہلا ناچ کا مظاہرہ سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔ اُن کی کوششوں سے مدراس کے راس العقیدہ کمیونٹی کے لوگ ان کے مواقف ہوگئے۔ انہوں نے لباس' اسٹیج کی اشیاء' موسیقی کے لوازمات اور موضوع سخن میں اصلاح کی
- بالاسرسوتی نے دیوداسیوں کے روایتی رقص کو فروغ دیا۔ اُن کا خیال تھا کہ اصلاحات غیر ضروری ہیں اور فن سے انحراف کا سبب بن سکتی ہیں۔ ان کا شجرہ دیوداسی کا تھا۔ اُنہیں بہتر رقص کی وجہ سے بڑی شہرت ملی۔
- ہندوستانی سماج میں بھرت ناٹیم میں دوبارہ دلچسپی پیدا ہونے سے ناچ کے اساتذہ نے اپنی تربیتی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور کئی فن کار اس میدان میں داخل ہوئے۔ اس رقص کے کئی انداز اور نام ہیں۔ جیسے پنڈانالور' واضویور' تنجاپور وغیرہ یہ اُن دیہاتوں کے نام ہیں جہاں دیوداسیاں رہا کرتی تھیں۔ ان ناموں کو تسلیم کیا گیا ہے۔
- جلد ہی بھرت ناٹیم ہندوستان کے قدیم ناچ کی شکل کی حیثیت سے مقبول ہوگیا۔ اسے عالمی سطح پر بھی تسلیم کیا گیا اور ہندوستان کا قیمتی اثاثہ مان لیا گیا۔
- تلنگانہ میں ہینڈلوم صنعت کو فروغ ملا۔ اچم پلی کی اکت ساڑیاں دنیا بھر میں مشہور ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) گوسادی کس ضلع کے راج گونڈ دیوالی دھوم دھام سے مناتے ہیں

(1) ورنگل (2) گنٹور (3) عادل آباد (4) میدک

(2) کس ریاست میں میں ایک برہمن گاؤں کا نام کچی پوڈی ہے۔ مختلف افراد مل کر یہ رقص کرتے ہیں۔

(1) کرناٹک (2) ٹاملناڈو (3) آندھراپردیش (4) راجستھان

(3) براکتھا تلگو میں کس کا فن ہے۔

(1) نظم (2) قصہ گوئی (3) نثر (4) کہانی

(4) کس پارٹی سے تعلق رکھنے والے ترقی پسند فن کاروں نے 1943ء میں پرجانا ٹیا منڈلی قائم کی۔

(1) کمیونسٹ (2) کانگریس (3) جنتا (4) یہ تمام

(5) رکمنی دیوی کا___ میں پہلا ناچ کا مظاہرہ سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔

(1) 1950ء (2) 1945 (3) 1944 (4) 1935

(6) سنکارا ستیانارائن کی براکتھا کونسے سال میں لکھی گئی۔

(1) 1950ء (2) 1945 (3) 1944 (4) 1935

(7) 1934 اور 1947 کے درمیان ممبئی اور مدراس پریزیڈنسی میں ایک قانون بنایا گیا اور کس نظام کو برخواست کیا گیا۔

(1) بچوں کی شادی (2) ستی کی رسم (3) زمینداری (4) دیوداسی

(8) دیوداسی نظام سے مراد۔

(1) بچوں کو مندروں کے حوالے کرنا (2) لڑکیوں کو مندروں کے حوالے کرنا

(3) فنکارہ بن کر زندگی بسر کرنا (4) ان میں سے کوئی نہیں

(9) براکتھا کا آغاز کب ہوتا ہے۔

(1) صبح (2) شام (3) سہ پہر (4) دوپہر

(10) برا کی اصطلاح سے تعلق رکھتی ہے۔

(1) موسیقی (2) ڈھولک (3) تنبورہ (4) بانسری

جوابات

1-3	2-3	3-2	4-4	5-4	6-3	7-4	8-2	9-2	10-3

فلم اور پرنٹ میڈیا

- ڈرامہ موسیقی کے تمام سازوں کے ساتھ پیش کیا جاتا تھا' ٹکنالوجی کی ترقی سے ڈرامہ کی شوٹنگ ہونے لگی جسے فلم بنا کر کئی جگہوں پر پیش کیا جانے لگا۔ مزید یہ کہ سینما کو کم وقت میں شوٹ کیا جاسکتا تھا۔
- رفتہ رفتہ اس میں بھی ایڈٹنگ اور مکنگ کے ذریعہ بالکل نیا پن پیدا ہونے لگا۔ جارج برناڈ شاہ اور شیکسپر کے ڈرامے فلم بنا کر پردے پر دکھائے جانے لگے۔
- اسی طرح مشہور تلگو ڈرامے وکرایم' ستیہ ہرش چندرا' کینا شلکم فلموں میں ڈھالے گئے اور ان کی فلمیں بنائی گئیں۔ اسٹیج کے فنکار / آٹسٹ فلم میں موقع پانے کے لیے اسٹوڈیو کے چکر لگاتے۔
- جب سے فلمیں چل پڑیں ڈراموں کی شہرت میں قابل لحاظ کمی ہوتی گئی۔ اس کے باوجود فلم کے مشہور ایکٹر گولا پوڈی ماروتی راؤ اور نصیر الدین شاہ آج بھی ڈراموں میں کام کرتے ہیں۔
- تلگو میں پہلی خاموش فلم بھیشما پرتگنہ تھی جب کہ پہلی بولتی فلم بھکتا پرہلاداجو 1931 میں ریلیز ہوئی جس کے پروڈیوسر H.M Reddy تھے۔

- پہلی بولتی فلم عالم آراء 1931ء میں ریلیز ہوئی جس کو Ardeshar Irani نے بنایا تھا۔
- بابائے تلگو فلم رگھو پتی ونکیا ہیں۔ان کا جنم بندر میں ہوا۔ پھر بہ حیثیت اسٹل فوٹو گرافر (Still photographer) مدراس میں بس گئے۔انہوں نے مدراس میں فلم اسٹوڈیو بنایا جس کا نام Gaity تھا۔
- اسٹوڈیو، تھیٹر کے مالک اور پروڈیوسر ہونے کی بنا پر تلگو فلمی صنعت کے لیے رگھو پتی ونکیا کی خدمات قابل قدر ہیں۔اس لیے ہر سال حکومت آندھرا پردیش تلگو فلم صنعت کے اداکاروں کو نندی ایوارڈ کے ساتھ رگھو پتی ونکیا ایوارڈ بھی عطا کرتی ہے۔
- رنگیا آج بھی 1938ء اور 1939ء میں ریلیز ہوئی پرانی فلموں مالاپلّا اور رئیتو بڑا کا ذکر گرم جوشی سے کرتا نظر آتا ہے۔
- فلم مالاپلّا، چھوت چھات اور دلتوں کے مندر میں داخلہ پر مبنی ہے۔فلم کا اصل کردار چودھری گاندھیائی نظریات کا حامل ہے۔اونچی ذات والوں کو اصلاح کی تلقین کرتا ہے۔
- قومی تحریک پر کئی فلمیں تیار کی گئیں۔تلگو میں فلم ''الّوری ستیارامارا جو'' اور ''کومرم بھیم'' قبائیلوں کی جدوجہد سے متعلق ہے۔
- 1882ء میں انگریزی حکومت نے جنگل قانون بنایا جس کی رو سے قبائیلوں کا جنگل میں رہنا اور Pody کی کاشت کرنا منع تھا۔
- راجو کی قیادت میں قبائیل اس ہراسانی کی خلاف انگریزوں سے احتجاج کرتے ہیں، اور کئی پولیس اسٹیشنوں پر دھاوا بولتے ہیں اور یہ واقعہ 1922ء کی رمپا بغاوت کے نام سے مشہور ہے۔
- ان کی لڑائی انگریزوں سے روایتی ہتھیاروں اور دھاوک میں ضبط شدہ توپوں سے ہوتی ہے۔تب انگریزی حکومت رتھر فورڈ کی سرکردگی میں آسام رائفل کمپنی ستیارامارا جو۔دیگر فیاسل قائد بشمول گھنٹم دورا کا خاتمہ کرتی ہے۔
- یہ فلم نہ صرف تجارتی سطح پر کامیات رہی بلکہ فلک کے گیت کار سری رنگم سری نواس راؤ آموسری سری کے نام سے مشہور ہیں وان کے گیت تلگو ویرا ایسورا (تلگو کے بہادر ماگ ذرا) پر بہترین قومی گیت کار کا ایوارڈ دیا گیا۔
- فلم 'کومرم تھیم' جولائی 2010ء میں ریلیز ہوئی، جو بننے کے بیس سال سے زائد عرصے کے بعد ہوئی۔مکومدم گاری گوپال ریڈی اس فلم کے ہیرو ہیں فلم کے ہدایت کار الّانی سریدھر جن کو پہلے بہترین ہدایت کار کا ایوارڈ ملا۔
- اس فلم کو بہترین فلم برائے قومی یک جہتی اور دیگر ریاستی وننڈی ایوارڈ سے نوازا گیا۔کومرم تھیم عادل آباد کا ایک قبائلی گونڈ ہے۔گو کہ وہ ناخواندہ تھا۔اس نے نظامی حکومت کی جانب سے قبائیلوں کے استعمال کے خلاف جدوجہد کی قانونی اور ہتھیاروں دونوں طرح سے جنگ کی۔27/اکٹوبر 1947ء کو بھیم نظام حکومت کے ساتھ جنگ میں باب جھری کے مقام پر مارا گیا۔
- تلگو میں کئی فلمیں قو؟ می یک جہتی پر بنی ہیں ان کی کہانی یا کچھ حصّہ اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔کئی گیت قومی یک جہتی اور حب الوطنی پر بنی ہیں۔
- فلمیں سماج میں لوگوں کی رائے اور خیال پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔تلگو میں کئی فلمیں ہیں جس کا موضوع حب الوطنی، زمین کے لیے لوگوں کی جدوجہد، دشمن سے بے خوف، رشوت کے خلاف لڑنے والے۔زندگی کے سچے بہادر ہیرو وغیرہ۔
- تلگو فلمی صنعت ایک سال میں کئی فلمیں بنانے کا ریکارڈ رکھتی ہے۔تلگو فلموں کا سال میں اس کا تقریباً 200 ہے۔جن میں ڈب کی گئی فلمیں بھی شامل ہیں۔حکومت کی حوصلہ افزائی سے جینائی میں موجود فلمی صنعت حیدرآباد منتقل ہوگئی ہے۔
- ہر فلم کی تیاری پر 5 سے 35 کروڑ خرچ ہوئے ہیں۔ریاست میں 2000 سے زائد تھیٹر ہیں۔فلمی صنعت راست پروڈکشن اور بالراست فلموں کی نمائش کے لیے ہزاروں لوگوں کو روزگار اور ملازمت فراہم کرتی ہے۔
- 11 ویں صدی میں کاغذ کی ایجاد اور 15 ویں صدی میں گٹن برگ کی ایجاد کردہ پرنٹنگ مشین سے حالات بدل گئے ہیں۔ پڑھنا لکھنا پہلے اونچے طبقے تک محدود تھا مگر پرنٹنگ (طباعت) نے علم کو عوام تک لیجانے میں اہم رول ادا کیا ہے۔

- طباعت (پرنٹنگ) نے کتاب کی کئی جلدیں/ کاپیاں بنانے کے علاوہ اخبار و میگزین کے کلچر کو جنم دیا ہے۔ جو روزآنہ، ہفتہ، پندرہ دن اور مہینے کے وقفہ سے شائع ہوتے ہیں۔
- پرنٹ میڈیا میں اخبار، ہفتہ واری، میگزین ماہانہ شمارے اور دیگر جرائد شامل ہیں۔ جو اطلاع اور معلومات فراہم کرتی ہیں وہ قابل قدر ہیں۔ الکٹرانک میڈیا کے دور میں پرنٹ میڈیا کی اہمیت آج بھی برقرار ہے۔
- اخبارات ہماری روزمرّہ زندگی میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ کئی محققین کا ماننا ہے کہ چین کا The peking gazette پہلا اخبار ہے جو 618ء میں شروع ہوا۔ ابتداء میں یہ اخبار ہاتھوں سے لکھا جاتا تھا۔ بعد میں یہ پرنٹ اشاعت کیا جانے لگا۔
- جدید نقطہ نظر سے پرنٹ/ طبع ہونے والا اخبار Oxford Gazzette ہے جو 1655ء میں آکسفورڈ لندن سے شائع ہوا تھا امریکہ میں پہلا اخبار Public Occurrences 1690ء میں شائع ہوا۔ کلکتہ میں پہلا اخبار بنگال گزٹ کے نام سے 1780ء میں شائع ہوا یہ Calcutta Advertiser کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔
- ایڈین گزٹ، کلکتہ گزٹ اور بنگال جرنل ہندوستان کے دوسرے تیسرے اور چوتھے اخبارات تھے جو کلکتہ سے شائع ہوتے تھے، تلگو کا پہلا اخبار کرشنا پتریکا ہے۔ جس کے مدیر مٹنوری کرشنا راؤ تھے۔
- تکنیکی انقلاب نے پرنٹ میڈیا کو جدّت بخشی، کئی دنوں تک اخبارات ہاتھ سے کمپوز کئے جاتے تھے۔ بعد میں Monstype اور Linotype کے طرز میں شائع ہونے لگے۔ اس اتنا میں کی بورڈ مشین Keyboard machine کے ذریعہ چھپوائی کا کام ہونا لگا۔ بعد میں یہ طریقہ بھی قدیم ثابت ہوا۔
- کئی مجاہدین آزادی ان اخبارات کے مدیر تھے، امرت بازار پتریکا 1868ء میں شروع ہوا جس کے مدیر سیسر کمار گھوش تھے۔ Benegalee اخبار 1833ء میں شروع ہوا، مدیر سریندر ناتھ بنرجی تھے۔
- The Hindum 1878ء میں شروع ہوا، مدیر سبرامنیم ایر تھے۔ اخبار کیسری 1881ء میں شروع ہوا، جس کے مدیر بال گنگا دھر تلک تھے۔ ان لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار اخبارات کے ذریعہ کیا۔
- مہاتما گاندھی کثرت سے لکھتے تھے وہ 1918ء میں Young Indian سے وابستہ ہوئے اور گجراتی میں ایک جریدہ ''نوجیون'' نکالا۔ مہادیوی دیسائی کی ادارت میں شائع ہونے والے جریدہ ''ہریجن'' میں بھی خوب لکھا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) تلگو میں پہلی خاموش فلم بھیشما پرتگنہ تھی جب کہ پہلی بولتی فلم بھکتا پرہلاداجو 1931 میں ریلیز ہوئی جس کے پروڈیوسر کون تھے۔

(1) رگھوپتی وینکیا (2) ایچ ایم۔ ریڈی (3) مٹنوری کرشنا راؤ (4) پرکاشم پنتلو

(2) پہلی ہندی بولتی فلم کونسی تھی جو 1931ء میں ریلیز ہوئی جس کو Ardeshar Irani نے بنایا تھا۔

(1) بھکتا پرہلاداجو (2) سکندر اعظم (3) عالم آراء (4) سکندر اعظم

(3) بابائے تلگو فلم ہیں۔

(1) رگھوپتی وینکیا (2) سبرامنیم ایر (3) مٹنوری کرشنا راؤ (4) پرکاشم پنتلو

(4) فلم 'کومرم تھیم' جولائی کے کونسے سال میں ریلیز ہوئی۔

(1) 2011 (2) 2010 (3) 80 (4) آصف الدولہ

(5) جدید نقطہ نظر سے پرنٹ/طبع ہونے والا اخبار Oxford Gazzette ہے جو 1655ء میں کس شہر سے شائع ہوا تھا۔

(1) ویٹکن سٹی (2) نیویارک (3) پیرس (4) لندن

(6) کئی محققین کا ماننا ہے کہ کونسے ملک کا The peking gazette پہلا اخبار ہے جو 618ء میں شروع ہوا۔ ابتداء میں یہ اخبار ہاتھوں سے لکھا جاتا تھا۔ بعد میں یہ پرنٹ اشاعت کیا جانے لگا۔

(1) امریکہ (2) چین (3) جاپان (4) کوریا

(7) تلگو کا پہلا اخبار کرشنا پتریکا کے مدیر تھے۔

(1) بال گنگا دھر تلک (2) سبرامنیم ایر (3) مٹوری کرشنا راؤ (4) پرکاشم پنتلو

(8) The Hindu 1878ء میں شائع ہونے والے اخبار کے پہلے مدیر تھے۔

(1) بال گنگا دھر تلک (2) سبرامنیم ایر (3) گاندھی جی (4) مہادیوی دیسائی

(9) اخبار کیسری کے ایڈیٹر تھے۔

(1) بال گنگا دھر تلک (2) نہرو (3) گاندھی جی (4) مہادیوی دیسائی

(10) نوجیون اخبار کونسی زبان میں شائع ہوتا تھا۔

(1) تلگو (2) ہندی (3) گجراتی (4) اردو

(11) کس کی ادارت میں کی ادارت میں جریدہ ''ہریجن'' شائع ہوتا تھا۔

(1) بال گنگا دھر تلک (2) نہرو (3) گاندھی جی (4) مہادیوی دیسائی

(12) تلگو فلمی صنعت کو کہا جاتا ہے۔

(1) ٹالی وو (2) بالی ووڈ (3) ہالی ووڈ (4) تلگو ووڈ

(13) ہندی فلمی صنعت کو کہتے ہیں۔

(1) ٹالی وو (2) بالی ووڈ (3) ہالی ووڈ (4) ہندی نگری

(14) ہندی فلمی صنعت میں شہنشاہ جذبات کہا جاتا ہے۔

(1) دلیپ کمار (2) امیتابھ بچن (3) گرودت (4) ونود کھنہ

(15) راموجی فلم سٹی واقع ہے۔

(1) دہلی (2) ممبئی (3) حیدرآباد (4) بنگلورو

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-2	5-4	6-2	7-3	8-2	9-1	10-3
11-4	12-1	13-2	14-1	15-3					

کھیل، قومیت اور کامرس

- کرکٹ کی ایجاد انگلستان میں ہوئی۔ 19 ویں صدی کے اختتام تک یہ کھیل شریف آدمی (Gentleman) کا بن گیا جو بہت سے زینات رکھنے امیر لوگ ہوتے تھے۔ اس کھیل سے توقع کی گئی کہ وہ انگلستانی قدریں جیسے شفافیت، نظم وضبط، شریفانہ صفات کی آئینہ داری کرے گا۔
- انگلستان کے دوسرے کھیلوں جیسے فٹ بال، ہاکی کے برعکس کرکٹ نے اُن ممالک میں اپنی جڑیں پیوست کیں جہاں برطانوی حکومت تھی۔ اپنی نوآبادیات میں کرکٹ ایک مقبول عام کھیل کی حیثیت سے تشکیل پایا۔
- اُسے سفید فارم پناہ گزینوں نے (جنوبی افریقہ، زنبابو، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ویسٹ اینڈیز اور کینیا میں) فروغ دیا۔ اس کے علاوہ مقامی عمائدین شہر نے بھی اپنے نوآبادیاتی کے اعداد واطوار کی نقل کرنی چاہی۔ ہندوستان میں بھی سب کچھ ایسا ہی ہوا۔
- ہندوستانی کرکٹ کا ماخذ ممبئی میں رہا۔ پہلی ہندوستانی کمیونٹی جس نے کرکٹ کھیلنے کا آغاز کیا وہ پارسی تھی۔ پارسی لوگ اپنی تجارتی سرگرمیوں کے باعث برطانوی حکمرانوں سے رابطے میں آئے اور وہ پہلے ہندوستانی طبقے تھے جو مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھل گئے۔
- پارسیوں نے پہلا ہندوستانی کرکٹ کلب ممبئی میں 1848ء میں اورینٹل کرکٹ کلب کے نام سے قائم کیا۔ پارسی تاجروں جیسے ٹاٹا اور واڈیا نے پارسی کلبوں منڈ مہیا رکیا اور اُن کی سرپرستی کی۔
- ہندوستان میں رہنے والے انگریزوں نے پرجوش پارسیوں کی مدد نہیں کی۔ درحقیقت سفید فارم افراد کے ممبئی جم خانہ اور کرکٹ کھیلنے والے پارسیوں کے درمیان عوامی چمن کے استعمال پر جھگڑا بھی ہوا۔
- جب یہ بات صاف ہوگئی کہ نوآبادیاتی حکمراں انگریزوں کی تائید میں جانبدار ہیں تو پارسیوں نے کرکٹ کھیلنے کے ؟ لیے الگ سے جم خانہ تعمیر کیا۔
- پارسیوں اور نسل پرست ممبئی کے جم خانے کی رقابت کا اختتام ہندوستانی کرکٹ کے اولین معماروں کے لیے خوش آئند ثابت ہوا۔ پارسیوں کی ایک ٹیم نے 1889ء میں کھیلے گئے کرکٹ میں ممبئی جم خانہ کو شکست دی۔ یہ واقعہ 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے قیام کے صرف چار سال بعد ہی پیش آیا تھا۔
- پارسی جم خانہ کا قیام دیگر ہندوستانیوں کے لیے ایک مثال بن گیا۔ انہوں نے بھی مذہبی کمیونٹی کی بنیاد پر کلبوں کو قائم کیا۔ 1890ء تک ہندو اور مسلمان چندوں کی وصولی میں مصروف ہوگئے اور وہ ہندو جم خانہ اور اسلامی جم خانہ کی تائید کے حصول میں جٹ گئے۔
- جم خانہ کرکٹ کی تاریخ میں فرقہ وارانہ اور نسلی خطوط پر فرسٹ کلاس کرکٹ کی تشکیل عمل میں آئی۔ نوآبادیاتی ہندوستانی ہمیں کرکٹ کے عظیم الشان اور مشہور مقابلوں میں وائی ٹیمیں علاقائی نمائندگی نہیں کرتی تھی۔ جیسے کہ موجودہ دور میں دائی ٹرافی میں کیا جاتا ہے۔
- ٹیمیں مذہبی طبقوں کی نمائندگی کرتے تھے۔ ان کھیلوں کے مقابلے کو مخمس کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں پانچ ٹیموں نے حصہ لیا تھا۔ یوروپی، پارسی، ہندو، مسلمان اور دیگر لوگوں نے حصہ لیا تھا۔
- 1930ء کے اخری اور 1940ء کی ابتداء میں صحیفہ نگاروں، کرکٹ کھلاڑیوں اور سیاست دانوں نے مخمس کھیل کے مقابلوں کی نسلی اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر نکتہ چینی کا آغاز کر دیا۔
- جدید کرکٹ پر ٹسٹ اور ایک دن کے بین الاقوامی کھیل کا غلبہ ہے۔ یہ قومی ٹیموں کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ کھلاڑی جنھوں نے اپنے ملک کے لیے کھیلا وہ بہت مشہور ہوئے اور وہ کرکٹ دیکھنے والے لوگوں کے حافظے میں رہتے ہیں۔

- آزادی سے 15 سال قبل 1932ء میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم ٹسٹ دنیاوی میں 1932ء میں داخل ہوئی۔ کرکٹ ٹیسٹ میاچ اپنی ابتداء یعنی 1877ء سے آزادقوموں کے بجائے برطانوی قلم رو کے مختلف حصوں میں مقابلے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ کرکٹ کے کھیل کے ذریعے ایک طرح سے نوآبادیاتی حکمرانوں سے مساوات کا مطالبہ تھا اور اُن کے لیے ایک للکار تھی۔
- 1970ء وہ دہائی جس میں کرکٹ تبدیل ہوگیا۔ یہ وہ وقت تھا جب ایک روایتی کھیل بدلتی ہوئی دنیا کے لائق بن گیا۔ 1970ء ہی میں جنوبی افریقہ کو بین الاقوامی کرکٹ سے علیحدہ کردیا گیا۔
- 1971ء ایک یادگار سال ہے۔ پہلا بین الاقوامی ایک دن کا کھیل ملبورن میں انگلینڈ اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلا گیا۔ مختصر ترین کھیل کی نوعیت کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی اور اس وجہ سے 1975ء میں کامیابی کے ساتھ پہلے عالمی کپ کا مقابلہ منعقد ہوا۔
- جب 1977ء میں کرکٹ کے ٹیسٹ میچوں کا 100 سالہ جشن منایا جارہا تھا اُس وقت یہ کھیل ہمیشہ کے لیے تبدیل ہوگیا۔ اس میں تبدیلی کھلاڑی یا کرکٹ کے ناظم نے نہیں لائی۔ ایک تاجر کریپا کر (Kerry packer) نے انقلابی قدم اٹھایا۔ اسکا تعلق آسٹریلیا سے تھا۔
- اُس نے محسوس کیا کہ کرکٹ میں ٹیلی ویژن کھیل کی حیثیت سے دولت پیدا کرنے کی طاقت ہے۔ اُس نے قومی کرکٹ بورڈ کی خواہشات کے خلاف دنیا کے سرکردہ 51 کرکٹ کھلاڑیوں سے معاہدہ کیا اور تقریباً دوسال تک ورلڈ سیریز کرکٹ کے نام سے غیر سرکاری ٹیسٹ اور ایک دن کا بین الاقوامی میاچ کھیلا گیا۔ اُس زمانے میں پاکر کی ٹیم کو سرکس کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔
- سڈنی میں ہونے والے کھیلوں کو سورت میں من وعن دیکھا جاسکتا ہے اس سادہ صداقت نے کرکٹ کے معاملہ میں طاقت کے توازن کو تبدیل کردیا۔ اس کا عمل برطانوی شہنشاہیت کے بکھراؤ سے شروع ہوا تھا۔ وہ عالمیانہ کے منطقی اختتام تک پہنچا۔ (چونکہ ہندوستان میں کھیل دیکھنے والوں کی کثیر آبادی ہے۔ کرکٹ کھیلنے والی قوموں میں اُس کی تعداد زیادہ ہے اور اس کی کرکٹ کی دنیا میں وسیع مارکٹ ہے)۔
- اسی لیے کھیل کی مرکزیت جنوبی ایشیاء میں منتقل ہوگئی۔ اب انڈین کرکٹ کلب (ICC) کے صدر مقام کو لندن سے بے محصول دبئی میں منتقل کردیا گیا۔ یہ اقدام بڑی تبدیلی کی علامت تھا۔
- مرکزی مقام کی تبدیلی کی ایک اور علامت قدیم انگریز آسٹریلیائی محور کی بھی تبدیلی تھی۔ کرکٹ میں کی گئی موجودہ تبدیلیاں برصغیر ہندوستان' پاکستان اور سری لنکا سے وقوع پذیر ہوئیں۔
- پاکستان نے گیند پھینکنے میں دو نئی چیزوں *doosra* اور پشت سے لہرا کے (Reverse swing) گیند پھینکنے کی اختراع کی۔ یہ ہنرمندیاں بھی برصغیر کے حالات میں فروغ پائیں۔ اسپین گیند بازی کو جدید وزنی بلّوں سے خطرہ ہوگیا تھا۔
- اس لیے جارمانہ ہے بازوں کے خلاف اسپن گیند بازوں نے Doosra روشناس کروایا۔ پشت سے لہرا کر گیند کو کھلے آسمان کے نیچے 'گرد آلود' ردعمل ظاہر نہ کرنے وکٹوں پر پھینک رہے تھے۔ ابتداء میں برطانیہ اور آسٹریلیا جیسے ممالک نے دو اختراعوں کا خیر مقدم کیا لیکن انہیں اس تکنیک کے تعلق سے شک وشبہ تھا۔
- اُن ممالک نے انہیں کرکٹ کے قوانین کو درپردہ غیر قانونی انداز میں توڑنے موڑنے سے تعبیر کیا۔ لیکن گیند پھینکنے کے اس نئے طرز کو تسلیم کرلیا گیا۔ کرکٹ کے قوانین کو صرف برطانیہ اور آسٹریلیا ہی اپنی مرضی کے مطابق نہیں بنا سکتے۔ یہ نیا انداز' نیا طریقہ ساری دنیا میں تمام گیند پھینکنے والوں (باؤلرس) کی تکنیک کا حصہ بن گیا۔
- 150 سال پہلے ہندوستان کے پہلے کرکٹ کھلاڑی پارسیوں کو کھیلنے کے لیے کھلے میدان کے حصول کے لیے جدوجہد کرنی پڑی۔ لیکن آج ہندوستانی کھلاڑیوں کے لیے عالمی منڈی کھل چکی ہے۔ انہیں بہت پیسہ دیا جارہا ہے۔ انہیں شہرت بھی مل رہی ہے اور اُن کے لیے ساری دنیا ایک اسٹیج بن چکی ہے۔
- ہاکی ملک کا ایک مشہور (Popular) کھیل ہے۔ ہندوستانی ٹیم نے نوآبادیاتی دور میں بھی بہت سے مقابلے جیتے۔

- ہندوستان 1980ء تک بین الاقوامی ہاکی کے کھیلوں میں غلبہ رکھتا تھا۔ تاہم، پچھلی دہائیوں میں اس کا انحطاط ہوا۔ کرکٹ کے برعکس ہاکی کو میڈیا یا تجارتی گھرانوں کی تائید حاصل نہیں ہوسکی۔
- کبڈی بھی ہندوستان کا ایک روایتی کھیل ہے۔ یہ دس برس قبل سے بین الاقوامی سطح پر کھیلی جارہی ہے۔ اس میں کامیابی۔ دوسرے کھیلوں جیسے تیراندازی، بیاٹ منٹن، مکے بازی، وزن اٹھانا، شطرنج، ٹینس وغیرہ میں بھی ہندوستانی کھلاڑیوں نے بین الاقوامی مقابلوں میں کئی تمغے حاصل کیے۔
- مہاتما گاندھی کا خیال تھا کہ کھیل جسم اور دماغ میں توازن قائم کرنے کے لیے ضروری ہے۔ انھوں نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ کھیل جیسے کرکٹ اور ہاکی کو انگریزوں نے باہر سے ہندوستان میں متعارف کیا اور روایتی کھیلوں کو ہٹادیا۔
- انگریزوں نے نوآبادیاتی سونچ کی آئینہ داری کی اور کم اثر انگیز تعلیم کو روشناس کیا۔ اپنے ملک میں سادگی سے عمل پیرا رہنے والوں کو نظرانداز کیا۔ مہاتما گاندھی کی 24/نومبر 1927ء میں مہندرا کالج کی تقریر۔ مہاتما گاندھی کی منتخبہ نگارشات

کثیر جوابی سوالات

(1) کرکٹ کی ایجاد ہوئی۔

(1) ہندوستان (2) انگلستان (3) جنوبی آفریقہ (4) نیوزلینڈ

(2) انیسویں صدی کے اختتام تک یہ کھیل شریف آدمی (Gentleman) کا کھیل بن گیا۔

(1) کرکٹ (2) فٹبال (3) کبڈی (4) ٹینس

(3) ہندوستانی کرکٹ کا ماخذ ہے۔

(1) دہلی (2) ممبئی (3) حیدرآباد (4) کولکتہ

(4) پہلی ہندوستانی کمیونٹی جس نے کرکٹ کھیلنے کا آغاز کیا وہ تھی۔

(1) بدھسٹ (2) ہندو (3) مسلم (4) پارسی

(5) آزادی سے کتنے سال قبل 1932ء میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم ٹسٹ دنیاوی میں داخل ہوئی۔

(1) 19 17(2) 16(3) 15(4)

(6) پہلا بین الاقوامی ایک دن کا کھیل ملبورن میں انگلینڈ اور کس کے درمیان کھیلا گیا۔

(1) آسٹریلیا (2) جنوبی آفریقہ (3) نیوزلینڈ (4) پاکستان

(7) ونڈے کرکٹ کا پہلا عالمی کپ کونسے سال منعقد ہوا۔

(1) 1975ء (2) 1976ء (3) 1970ء (4) 1972ء

(8) 1970ء ہی میں کونسی ٹیم کو بین الاقوامی کرکٹ سے علیحدہ کردیا گیا۔

(1) جنوبی افریقہ (2) ویسٹ انڈیز (3) ہندوستان (4) بنگلہ دیش

(9) کونسے ملک نے گیند پھینکنے میں دو نئی چیزوں *doosra* اور پشت سے لہرا کے (Reverse swing) گیند پھینکنے کی اختراع کی۔

(1) ویسٹ انڈیز (2) ہندوستان (3) آسٹریلیا (4) پاکستان

(10) ICC کا ہیڈکوارٹر واقع ہے۔

(1) ممبئی (2) دبئی (3) سڈنی (4) کیپ ٹاؤن

جوابات

1-	2-1	3-2	4-4	5-4	6-1	7-1	8-1	9-4	10-2

معاشیات

1. معاشیات: معنٰی، تعریف، وسعت، اہمیت

معاشیات کی زمرہ بندی (کلی معاشیات و جزوی معاشیات)، معاشیات کے تصورات، مختلف اقسام کی اشیاء، دولت، آمدنی، افادہ، قدر، قیمت، احتیاجات اور فلاح، معاشیات کے بنیادی عناصر، افادہ کے اقسام، صرف، تقسیم، قلت معاشی اجزاء، پیداوار کے عناصر۔ زمین، مزدور سرمایہ اور تنظیم۔ تجارتی تنظیم کے اقسام

(1) **دولت کی تعریف:** اس تعریف کو بابائے معاشیات (Father of Economics) نے اپنی شہرہ آفاق کتاب اقوام دولت (Wealth of Nations) میں 1776ء میں پیش کی۔ اس تعریف میں دولت کو بنیادی اور انسان کو ثانوی اہمیت دی گئی۔ جے۔ بی۔ سے اور واکر کے مطابق معاشیات سے متعلق علم ہے جس میں دولت ہی کو سب کچھ سمجھا جاتا ہے۔

(2) **فلاح کی تعریف:** اس تعریف کو الفریڈ مارشل نے پیش کیا۔ مارشل کے مطابق معاشیات زندگی کے عام کاروباری پہلو میں انسان کی جدو جہد کا مطالعہ کرتی ہے۔ اس طرح ایک طرف دولت کا مطالعہ ہے تو دوسری اور بہت اہم جانب انسان کا مطالعہ ہے۔ اس تعریف میں انسان کو بنیادی اور دولت کو ثانوی اہمیت دی گئی۔

(3) **قلت کی تعریف:** لائینل رابنس نے اپنی کتاب (Nature of Significance of Economic Science) میں معاشیات کی تعریف اس طرح کی ہے کہ معاشیات ایسی سائنس ہے جو انسان کے رویہ کا مطالعہ لامحدود ضروریات اور محدود وسائل کی روشنی میں کرتی ہے جو متبادل استعمالات رکھتے ہیں۔ لہذا مسئلہ انتخاب پیدا ہوتا ہے۔ یعنی محدود وسائل سے لامحدود ضروریات کس طرح پوری کی جاتی ہیں۔

(4) **نمو کی تعریف:** ہاں سیمولسن نے معاشیات کی اس طرح تعریف کی ہے کہ وقت میں تبدیلی کے ساتھ ضروریات میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ لہذا زیادہ اشیاء پیدا کی جاتی ہیں اور حال و مستقبل کے صرف میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ مستقبل میں پیدا کی جانے ولی پیداوار کا انحصار سرمایہ کاری پر ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں نمو ممکن ہوتا ہے۔ سیمولسن نے بھی رابنس کی طرح لامحدود ضروریات اور محدود وسائل اور ان کے متبادل استعمال پر زور دیا ہے۔

❖ **جزوی معاشیات Micro Economics:** جزوی معاشیات کو الفریڈ مارشل نے مقبول عام کیا۔ اس میں تنہا معاشی اکائی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ دراصل جزوی متغیر جیسے ایک صارف کی آمدنی تنہا فرم کا توازن اور عاملین پیداوار کے بیش آمدنی کے حصول کا مطالعہ کرتی ہے۔ K.E. Boulding کے مطابق جزوی معاشیات تنہا فرم تنہا خاندان انفرادی قیمتی، اجرتیں، آمدنیاں، انفرادی صنعتیں اور مخصوص اشیاء کا مطالعہ کرتی ہے۔ Leftwich کے الفاظ میں جزوی معاشیات کا تعلق تنہا معاشی اکائیوں جیسے صارف، مالکین وسائل اور تجارتی فرموں کے معاشی امور سے ہوتا ہے۔ جزوی معاشیات کے دو مفروضے ہیں۔

(a) جزوی معاشیات مکمل روزگار کے مفروضے پر منحصر ہوتی ہے۔

(b) جزوی معاشیات کا اہم مفروضہ یہ ہے کہ حالات بہ دستور باقی رہیں۔ جزوی معاشیات کو نظریہ قیمت بھی کہا جاتا ہے۔

❖ **کلی معاشیات Macro Economics:**

- کلی معاشیات کو جے۔ ایم۔ کینز نے مقبول عام کیا۔ کلی معاشیات میں کلی متغیر جیسے قومی آمدنی، مجموعی پیداوار اور روزگار کا مطالعہ کیا جاتا

ہے۔ اس میں کل معاشی نظام کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس کو نظریئے آمدنی اور روزگار بھی کہا جاتا ہے۔ گارڈنر اکلے (Gardner Ackley) کے مطابق کلی معاشیات کا تعلق متغیرات جیسے معیشت کی پیداوار کی مجموعی مقدار کی حد تک وسائل سے استفادہ کرنا اور قومی آمدنی کا سائیز اور قیمت کی عام سطح سے ہوتا ہے۔

- کے۔ای۔ بولڈنگ (K.E. Boulding) کے مطابق کلی معاشیات میں انفرادی نہیں بلکہ قومی آمدنی' انفرادی قیمتوں کے بجائے قیمت کی عام سطح اور انفرادی پیداوار کے بجائے قومی پیداوار کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ کلی معاشیات کا تعلق مجموعے اور اوسط سے ہوتا ہے اس لئے اس کو مجموعی معاشیات بھی کہتے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

1- معاشیات کا باوا آدم کون ہے۔

(1) جے۔ایس۔مل (2) جے۔بی۔سے (3) آدم اسمتھ (4) جے۔ایم کینس

2- کس ماہر معاشیات نے اقوام دولت کو تحریر کیا ہے۔

(1) رابنسن (2) مارشل (3) آدم اسمتھ (4) جے۔ایم کینس

3- معاشیات کو کس ماہر معاشیات نے دولت کی سائنس کہا ہے۔

(1) مارشل (2) پیگو (3) آدم اسمتھ (4) رابنس

4- کس ماہر معاشیات کے مطابق معاشیات کو فلاح کا مطالعہ کہا جاتا ہے۔

(1) مارشل (2) پیگو (3) رابنس (4) جے۔ایس۔مل

5- مارشل کی تعریف میں کس کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔

(1) دولت (2) انسان (3) سماج (4) ان میں سے کوئی نہیں

6- معاشیات کو کس ماہر معاشیات نے کمیابی کی سائنس کہا ہے۔

(1) جون رابنس (2) رابنس (3) مارشل (4) کینس

7- ماہر معاشیات کا نام بتایئے جس نے Nature and Significance of Economic Science کو تحریر کیا ہے۔

(1) کینس (2) رابنس (3) پیگو (4) مارشل

8- معاشی مسئلہ کس سے متعلق ہوتا ہے۔

(1) خواہشات (2) احتیاجات (3) آسائیشات (4) تعیّشات

9- مسئلہ انتخاب کا سبب یہ ہے۔

(1) زائد وسائل (2) بے حد وسائل (3) کمیاب وسائل (4) ان میں سے کوئی نہیں

10- معاشیات کی ہر زمانے میں قابل قبول تعریف کس ماہر معاشیات نے پیش کی ہے۔

(1) رابنس (2) سیمولسن (3) پیگو (4) مارشل

11- پیگو کے مطابق معاشیات کیسی سائنس ہے۔

(1) مثبت (2) منفی (3) طبعی (4) قدرتی

12- معاشیات کے روایتی نقطہ نظر کا آغاز کس سے ہوتا ہے۔
(1) صرف (2) پیداوار (3) تبادلہ (4) تقسیم

13- جزوی معاشیات کو کس ماہر معاشیات نے مقبول عام کیا ہے۔
(1) پیگو (2) الفریڈ مارشل (3) گارڈنر اکلے (4) بولڈنگ

14- انفرادی معاشی اکائی کا مطالعہ کہلاتا ہے۔
(1) کلی معاشیات (2) جزوی معاشیات (3) حرکیاتی معاشیات (4) مجموعی معاشیات

15- جزوی معاشیات کے مطالعہ کو کس سے منسوب کیا جاتا ہے۔
(1) کلی متغیر (2) جزوی متغیر (3) سکونی متغیر (4) حرکیاتی متغیر

16- جزوی معاشیات کو یہ بھی کہا جاتا ہے۔
(1) کینزین معاشیات (2) مارشل کی معاشیات (3) ریکارڈین معاشیات (4) ان میں سے کوئی نہیں

17- جزوی معاشیات کا اہم مفروضہ یہ ہے۔
(1) ناروزگار (2) مکمل روزگار (3) عدم روزگار (4) ان میں سے کوئی نہیں

18- جزوی معاشیات کو یہ کہتے ہیں۔
(1) نظریہ قیمت (2) نظریہ قدر (3) نظریہ روزگار (4) نظریہ آمدنی

19- جزوی معاشیات میں کس حالت توازن کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔
(1) کلی (2) جزوی (3) سکونی (4) حرکیاتی

20- پالیسی سازی میں کونسی معاشیات سودمند ہوتی ہے۔
(1) جزوی (2) مجموعی (3) کلی (4) ان میں سے کوئی نہیں

21- کاروبار میں فیصلہ سازی کے عمل کا انحصار کس پر ہوتا ہے۔
(1) کلی معاشیات (2) جزوی معاشیات (3) مثبت معاشیات (4) منفی معاشیات

22- کلی معاشیات کی اصطلاح کو Ragnar Frisch نے کس سال میں پیش کیا ہے۔
(1) 1930 (2) 1933 (3) 1935 (4) 1939

23- کلی معاشیات میں کس کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
(1) سماجی نظام (2) معاشی نظام (3) سیاسی نظام (4) دوہرا نظام

24- کلی معاشیات کو اس طرح جانا جاتا ہے۔
(1) نظریہ طلب (2) نظریہ پیداوار (3) نظریہ پیداوار اور روزگار (4) نظریہ تقسیم

25- مجموعے اور اوسط کا مطالعہ یہ کہلاتا ہے۔
(1) جزوی معاشیات (2) کلی معاشیات (3) حرکیاتی معاشیات (4) سکوتی معاشیات

26- کلی معاشیات کے مطالعہ کو کس ماہر معاشیات نے مقبولیت بخشی ہے۔
(1) کینس (2) مارشل (3) آدم اسمتھ (4) پیگو

27- کلی معاشیات کو یہ بھی کہتے ہیں۔

(1) مجموعی (2) انفرادی (3) تنہائی (4) ان میں سے کوئی نہیں

28- اسنادی معاشیات کس تجزیہ پر مبنی ہے۔

(1) حرکیاتی (2) سکونی (3) مجموعی (4) استقراری

29- کلی معاشیات کا سب سے اہم تصور کونسا ہے۔

(1) قابل صرف آمدنی (2) قومی آمدنی (3) شخصی آمدنی (4) خام قومی آمدنی

30- رابنس کے مطابق معاشیات کیسی سائنس ہے۔

(1) مثبت (2) معیاری (3) اطلاقی (4) تجربی

31- معاشیات کو ابتداء میں یہ نام دیا گیا۔

(1) معاشی فلسفہ (2) سیاسی معیشت (3) معاشیات (4) کوئی بھی نہیں

32- کن ماہرین معاشیات نے استخراجی طریقے کو استعمال کیا۔

(1) اسنادی (2) نواسنادی (3) 1اور2 (4) جدید ترین

33- استخراجی طریقے کو ذہنی فرضی اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔

(1) ابتدائی (2) مابعد ابتدائی (3) فرسودہ (4) ان میں سے کوئی نہیں

34- نواسنادی ماہرین معاشیات نے اپنی تحقیقات کو کس طریقے پر منطبق کیا ہے۔

(1) استقرائی (2) استخراجی (3) حرکیاتی (4) استقراری

35- معاشی تجزیے کے لئے عام طور پر کونسا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔

(1) استخراجی (2) استقرائی (3) تجرباتی (4) شماریاتی

36- استقرائی کی وکالت کس اسکول کے ماہرین معاشیات نے کی ہے۔

(1) جرمن (2) فرانس (3) انگلینڈ (4) امریکہ

37- معاشیات میں کس طریقے کا استعمال محدود ہوتا ہے۔

(1) استخراجی (2) تجزیاتی (3) استقرائی (4) تجرباتی

38- لامحدود ضروریات سے پیدا ہونے والے مسئلہ کو یہ کہتے ہیں۔

(1) تجارتی مسئلہ (2) معاشی مسئلہ (3) سماجی مسئلہ (4) ان میں سے کوئی نہیں

39- محدود وسائل سے جو مسئلہ پیدا ہوتا ہے اسے یہ کہا جاتا ہے۔

(1) مسئلہ انتخاب (2) معاشی مسئلہ (3) تجرباتی مسئلہ (4) سماجی مسئلہ

40- معاشی تجزیے کے کس طریقے کے نتائج قابل قبول ہوتے ہیں۔

(1) استخراجی (2) استقرائی (3) تجرباتی (4) تجزیاتی

جوابات

1-3	2-3	3-3	4-1	5-2	6-2	7-2	8-2	9-3	10-2
11-1	12-1	13-2	14-2	15-2	16-2	17-2	18-1	19-2	20-1
21-2	22-2	23-2	24-3	25-3	26-1	27-1	28-2	29-2	30-1
31-2	32-3	33-2	34-2	35-1	36-1	37-3	38-2	39-1	40-2

بنیادی تصورات (Basic Concepts)

معاشیات کے چند بنیادی تصورات یہ ہیں۔

اشیاء Goods: صارفین پیدا کار اور حکومت کو احتیاجات کی تشفی کے لئے مختلف قسم کی اشیاء کی ضرورت پڑتی ہے۔ان اشیاء کی درجہ بندی اس طرح کی گئی ہے۔

(1) **مفت اشیاء Free Goods:** مفت اشیاء ایسی اشیاء ہوتی ہیں جن کی رسد طلب سے زیادہ ہوتی ہے اور ان کی کوئی قیمت اور ادا نہیں کی جاتی ہے۔ان اشیاء کے متعلق معاشی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ان کی مثال دھوپ، ہوا وغیرہ سے دی جاسکتی ہے۔

(2) **معاشی اشیاء Economics Goods:** معاشی اشیاء ایسی اشیاء ہوتی ہیں جن کی طلب زیادہ اور رسد کم ہوتی ہے۔ان کی قیمت ادا کی جاتی ہے اور ان کے متعلق معاشی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔مثال کے طور پر غذا، کپڑا، مکان وغیرہ۔معاشی اشیاء کو دو درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(3) **اشیاء صارفین Consumer's Goods:** اشیاء صارفین ایسی اشیاء ہوتی ہیں جو انسانی حاجتوں کی راست تشفی کرتی ہیں جیسے غذاء، کپڑا، اور مکان وغیرہ۔اشیاء صارفین کی اس طرح درجہ بندی کی جاتی ہے۔

(i) جلد خراب ہونے والی اشیاء۔یہ ایسی اشیاء ہوتی ہیں جن کو صرف ایک ہی بار استعمال کیا جاتا ہے جیسے کاغذ، ایندھن وغیرہ۔

(ii) دیرپا اشیاء صرف۔یہ ایسی اشیاء ہوتی ہیں جن کو بار بار استعمال کیا جاتا ہے جیسے میز، کرسی، موٹر کار، وغیرہ۔

(4) **اشیاء اصل Capital Goods:** اشیاء اصل کو پیدا کار کی اشیاء بھی کہتے ہیں۔ان اشیاء سے انسانی حاجتوں کی بالواسطہ تشفی ہوتی ہے جیسے آلات اوزار مشین اور کارخانے کی عمارتیں وغیرہ ایسی تمام اشیاء جو عمل پیداوار میں استعمال کی جاتی ہیں ان کو اشیاء اصل کہتے ہیں۔اشیاء کو اس طرح درجہ بند کیا جاتا ہے۔

(1) ایک ہی وقت میں استعمال کی جانے والی اشیاء اصل جیسے خام مال

(2) دیرپا اشیاء اصل ایسی اشیاء ہوتی ہیں جن کو لمبے عرصے تک استعمال کیا جاتا ہے۔جیسے مشین آلات اوزار وغیرہ۔اشیاء اصل کو نہ صرف اشیاء صارفین کی تیاری بلکہ اشیاء اصل کی تیاری کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔اس طرح اشیاء اصل ہمہ گیر (Versatile) ہوتی ہیں۔

(5) **درمیانی اشیاء Intermediary Goods:** ایسی اشیاء جو عمل پیدائش کے کسی مرحلے میں پائی جاتی ہیں یعنی خام مال اور تیار شدہ اشیاء کے درمیان کی اشیاء کو درمیانی اشیاء کہتے ہیں۔مثال کے طور پر مشین کی تیاری میں اسٹیل درمیانی شئے ہوتی ہے۔اس طرح مکمل اشیاء کی تیاری میں استعمال کی جانے والی اشیاء کو درمیانی اشیاء یا نیم مکمل (Semi Finished) بھی کہتے ہیں۔مثال کے طور پر اگر کوئلہ کو پکوان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یہ مکمل شئے ہوتی ہے اور اگر اسی کو دوسری اشیاء کی تیاری کے لئے استعمال کیا جائے تو یہ درمیانی شئے ہوگی۔

(6) **دولت Wealth:** ہر وہ شئے جس کا افادہ، مبادلہ کی قدر اور قابل منتقلی ہوتی ہے اسے دولت کہا جاتا ہے۔معاشیات میں دولت سے مراد معاشی اشیاء لی جاتی ہے۔اس طرح دولت ذخیرہ ہوتی ہے اور اس سے آمدنی حاصل کی جاتی ہے۔دولت مرئی یا غیر مرئی ہوسکتی ہے۔

یعنی مادی اور غیر مادی صورت میں ہوتی ہے۔ مادی دولت کو مرئی دولت (Tangible wealth) یا غیر انسانی اصل کہتے ہیں اور غیر مادی دولت کو غیر مرئی (Intangilbe wealth) یا انسانی اصل کہتے ہیں۔

(7) **فلاح Welfare**: معاشیات میں فلاح کا مطلب افادہ یا تشفی لیا جاتا ہے۔ لیکن صرف افادہ کے حصول سے فلاح میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی شخص کو شراب نوشی سے تشفی حاصل ہوتی ہے لیکن شراب نوشی سے اس شخص کی فلاح میں اضافہ نہیں ہوسکتا۔ چند ماہرین معاشیات کی رائے میں یہ تصور اخلاقیات سے وابستہ ہوتا ہے۔

فلاح سماج میں عوام کے رہن سہن میں بہتری کو ظاہر کرتا ہے۔ جب معیشت ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے کی جانب بڑھتی ہے تو رہن سہن کے حالات میں بہتری واقع ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر جب آمدنی کی تقسیم میں تبدیلی ہوتی ہے تو اس کو فلاح کے اشاریہ کی طرح قبول کیا جاسکتا ہے۔

(8) **دولت اور فلاح Wealth and Welfare**: یہ دونوں اصطلاحیں ایک دوسرے سے قریبی تعلق رکھتی ہیں۔ اگر کوئی سماج دولت مند ہوتا ہے تو اس سماج میں فلاح کی اونچی سطح توقع ہوگی۔ لیکن دولت فلاح کی رہنمائی کرتی ہے یا نہیں اس کا انحصار آمدنی کی کس طرح تقسیم کی جاتی ہے اس پر ہوتا ہے۔ اکثر اوقات دولت میں اضافہ کے باوجود فلاح میں اضافہ نہیں ہوسکتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے مطابق بعض ممالک حالانکہ دولت کی فراوانی کے باوجود انسانی ترقی اشاریہ جس سے عوام کی فلاح کا اظہار کیا جاتا ہے یہ نچلی سطح پر برقرار ہے۔ لہذا یہ ضروری نہیں کہ تمام ممالک میں دولت اور فلاح ایک ہی سمت میں حرکت کریں۔

(9) **آمدنی Income**: دولت آمدنی کی بنیاد ہوتی ہے۔ آمدنی بہاؤ ہوتی ہے۔ آمدنی زر کی شکل میں ہوتی ہے تو اسے زری آمدنی (Money Income) کہتے ہیں۔ اس سے جو اشیاء و خدمات حاصل کی جاتی ہے اس کو حقیقی آمدنی کہا جاتا ہے۔

(10) **افادہ Utility**: شیے کی وہ صلاحیت جس سے انسانی حاجتوں کی تشفی کی جاتی ہے اس کو افادہ کہتے ہیں۔ معاشیات میں افادہ کی اصطلاح کو تشفی یا فلاح کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی شئے یا خدمت کی طلب کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس شیے یا خدمت میں افادہ پایا جاتا ہے۔ شیئے کی تمام اکائیوں سے حاصل ہونے والے افادہ کو جملہ افادہ کہتے ہیں۔ حاشیائی افادہ سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ جملہ افادہ میں ایک مزید اکائی کے استعمال سے ہونے والا افادہ۔

(11) **افادہ کی اقسام Kinds of Utility**

(i) **شکلی افادہ Form Utility** : جب کوئی شئے کسی مخصوص شکل میں ہوتی ہے تو اس میں صرف ایک حاجت کو پورا کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ اس کو شکلی افادہ کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب لکڑی کے تختے سے کرسی تیار کی جاتی ہے تو کرسی میں شکلی افادہ پایا جاتا ہے۔۔

(ii) **مقامی افادہ Place Utility**: بعض اشیاء میں افادہ مقام کی وجہ سے پایا جاتا ہے۔ اس کو مقامی افادہ کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر صنعتوں میں پیدا کی جانے والی اشیاء اس وقت مقامی افادہ کی حامل ہوتی ہیں جب یہ بازار میں فروخت کے لئے پیش کی جاتی ہے۔

(iii) **وقتی افادہ Time Utility**: بعض اشیاء میں افادہ وقت کی وجہ سے پایا جاتا ہے۔ اس کو وقتی افادہ کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر تاجر اشیاء کا ذخیرہ کرتے ہیں اور ان وقتی افادہ پیدا کرتے ہیں۔ غذائی اجناس کو کٹائی کے دوسم میں خرید کر ان کا ذخیرہ کردہ غذائی اجناس کو بعد میں فروخت کیا جاتا ہے۔

(iv) **خدمتی افادہ Service Utility**: خدمات بھی انسانی حاجتوں کی تشفی کرتی ہیں۔خدمات سے حاصل ہونے والی تشفی کو خدمتی افادہ کہتے ہیں۔مثال کے طور پر ٹیچرس اور ڈاکٹر کی خدمات وغیرہ۔

(15) حاجتوں کی درجہ بندی Classification of Wants: انسانی حاجتوں کو تین اقسام میں درجہ بند کیا گیا ہے۔

(i) **ضروریات Necessaries**: ان ضروریات کو پورا کئے بغیر انسان کا وجود ممکن نہیں ہوتا ہے۔مثلاً روٹی، کپڑا اور مکان

(ii) **آسائشات Comforts**: بنیادی ضروریات پوری کرنے کے بعد انسان آسائشات کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔ان حاجتوں کی تکمیل سے زندگی آسائش بخش بن جاتی ہے۔مثال کے طور پر گدے (Mattress) پنکھے، میز، کرسی وغیرہ۔

(iii) **تعیّشات Luxuries**: ضروریات اور آسائشات کی تکمیل کے بعد افراد زندگی کو بہت زیادہ آسائش بخش بنانے کی کوشش کے لئے تعیّشات کی تکمیل کرتے ہیں۔مثلاً موٹر کار خریدنا، قیمتی فرنیچر وغیرہ۔

کثیر جوابی سوالات

1- اشیاء وخدمات کے راست استعمال کو یہ کہتے ہیں۔

(1) پیداوار (2) تبادلہ (3) صرف (4) تقسیم

2- اشیاء جن کی قیمت ادا نہیں کی جاتی ہے ان کو کہتے ہیں۔

(1) اشیاء مفت (2) معاشی اشیاء (3) اشیاء پیداوار (4) اشیاء اصل

3- اشیاء صرف کی طلب ایسی ہوتی ہے۔

(1) ماخوذ (2) راست (3) بلواسطہ (4) ان میں سے کوئی نہیں

4- اشیاء جن کی طلب زیادہ اور رسد کم ہوتی ہے یہ کہلاتی ہیں۔

(1) اشیاء مفت (2) معاشی اشیاء (3) اشیاء صارفین (4) اشیاء اصل

5- کن اشیاء کے متعلق معاشی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

(1) معاشی اشیاء (2) اشیاء سرمایہ کاری (3) مفت اشیاء (4) اشیاء پیداوار

6- ایسی تمام اشیاء جو عمل پیدائش میں استعمال کی جاتی ہیں۔یہ کہلاتی ہے۔

(1) اشیاء صرف (2) اشیاء اصل (3) اشیاء مفت (4) اشیاء پیداوار

7- ایک ہی بار استعمال کی جانے والی اشیاء صرف یہ ہوتی ہیں۔

(1) دیرہا اشیاء (2) جلد خراب اشیاء (3) پیدا کار اشیاء (4) معاشی اشیاء

8- خام مال اور تیار شدہ اشیاء کے درمیان اشیاء کو یہ کہتے ہیں۔

(1) اشیاء صرف (2) درمیانی اشیاء (3) مکمل اشیاء (4) اشیاء اصل

9- مکمل اشیاء کی تیاری میں استعمال کی جانے والی اشیاء یہ ہوتی ہیں۔

(1) درمیانی اشیاء (2) نیم مکمل اشیاء (3) 1 اور 2 دونوں (4) اشیاء صرف

10- ہر وہ شئے جس میں افادہ، قدر مبادلہ اور منتقلی پائی جاتی ہے اسے یہ کہا جاتا ہے۔

(1) زر (2) دولت (3) ادنی اشیاء (4) اشیاء مفت

11- انسانی اصل کو یہ کہا جاتا ہے۔

(1) مادی دولت (2) غیر مادی دولت (3) مرئی دولت (4) ان میں سے کوئی نہیں

12- معاشیات میں فلاح کا مطلب یہ لیا جاتا ہے۔

(1) عدم تشفی (2) افادہ (3) تشفی (4) 2اور3دونوں

13- عوام کی فلاح کا اظہار کس سے کیا جاتا ہے۔

(1) اشاریہ عدد (2) انسانی ترقی اشاریہ (3) قیمت اشاریہ (4) ان میں سے کوئی نہیں

14- دولت کی بنیاد کیا ہوتی ہے۔

(1) زر (2) افراط زر (3) آمدنی (4) خدمات

15- معاشی اشیاء کو معاشیات میں یہ بھی کہا جاتا ہے۔

(1) آمدنی (2) دولت (3) افادہ (4) تسکین پذیری

16- شیے کی وہ صلاحیت جس سے انسانی حاجتوں کو پورا کیا جاتا ہے۔اس کو یہ کہتے ہیں۔

(1) فائدہ (2) نفع (3) افادہ (4) عدم افادہ

17- اگر کسی شئے یا خدمات کو طلب کیا جاتا ہے تو اس میں یہ پایا جاتا ہے۔

(1) منافع (2) افادہ (3) کم افادہ (4) زائد افادہ

18- کسی شیے کی تمام اکائیوں سے حاصل کردہ افادے کو یہ کہتے ہیں۔

(1) حاشیائی افادہ (2) اوسط افادہ (3) جملہ افادہ (4) مختتم افادہ

19- شکل کے اعتبار سے تخلیق کردہ افادہ یہ ہوتا ہے۔

(1) مقامی (2) شکلی (3) وقتی (4) خدمتی

20- معاشیات میں قدر کا مطلب یہ لیا جاتا ہے۔

(1) قدر استعمال (2) قدر مبادلہ (3) اصلی قدر (4) کوئی بھی نہیں

21- ہر شئے میں یہ قدر پائی جاتی ہے۔

(1) قدر مبادلہ (2) قدر استعمال (3) قدر تبادلہ (4) اصلی قدر

22- کسی شئے کی قدر کو زر کی اصطلاحوں میں ظاہر کرنے کو یہ کہتے ہیں۔

(1) دولت (2) قیمت (3) ضروریات (4) تعیّشات

23- بعض اشیاء میں افادہ وقت کی وجہ سے پایا جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے۔

(1) خدمتی افادہ (2) مقامی افادہ (3) وقتی افادہ (4) شکلی افادہ

24- قدر مبادلہ کو یہ بھی کہا جاتا ہے۔

(1) قیمت (2) استعمالی قدر (3) اصلی قدر (4) ان میں سے کوئی نہیں

25- دولت ذخیرہ ہوتی ہے تو آمدنی یہ ہوتی ہے۔

(1) زر (2) بہاؤ (3) افادہ (4) تشفی

26- معاشیات میں اس قدر سے بحث کی جاتی ہے۔

(1) قدر استعمال (2) قدر مبادلہ (3) اصلی قدر (4) ذاتی قدر

27- کن حاجتوں کی تکمیل سے زندگی آسائش بخش ہوتی ہے۔

(1) ضروریات (2) تعیّشات (3) آسائشات (4) ان میں سے کوئی نہیں

28- کارگردگی میں اضافہ کے لئے کونسی ضروریات پوری کرنی چاہیئے۔

(1) ضروریات (2) آسائشات (3) تعیّشات (4) بنیادی ضروریات

29- عمل پیدایش کو جاری رکھنے میں کونسی اشیاء مددگار ہوتی ہے۔

(1) اشیاء صرف (2) درمیانی اشیاء (3) اشیاء اصل (4) معاشی اشیاء

30- اشیاء اصل کی طلب ایسی ہوتی ہے۔

(1) ماخوذ طلب (2) راست طلب (3) بلواسطہ طلب (4) بازاری طلب

31- شئے کی ایک مزید اکائی کے استعمال سے جملہ افادہ میں ہونے والے اضافے کو یہ کہتے ہیں۔

(1) اوسط افادہ (2) کل افادہ (3) حاشیائی افادہ (4) مجموعی افادہ

32- معاشیات میں تعیّشات کو یہ بھی کہا جاتا ہے۔

(1) زائد خرچی (2) فضول خرچی (3) بہتر خرچی (4) ان میں سے کوئی نہیں

33- صارفین، پیدا کار اور حکومت کو یہ کہتے ہیں۔

(1) سیاسی ایجنٹس (2) معاشی ایجنٹس (3) سماجی کارکن (4) ان میں سے کوئی نہیں

34- اگر کسی شئے کو دوسری اشیاء کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس کو یہ کہا جاتا ہے۔

(1) معاشی اشیاء (2) درمیانی اشیاء (3) اشیاء اصل (4) اشیاء صارفین

35- اشیاء جن کی رسد طلب سے زیادہ ہوتی ہے ان کا شمار اس میں کیا جاتا ہے۔

(1) معاشی اشیاء (2) دولت (3) اشیاء مفت (4) اشیاء صارفین

جوابات

1-3	2-1	3-2	4-2	5-1	6-2	7-2	8-2	9-1	10-2
11-2	12-4	13-2	14-3	15-2	16-3	17-2	18-3	19-2	20-2
21-2	22-2	23-3	24-1	25-2	26-2	27-3	28-2	29-3	30-1
31-3	32-2	33-2	34-2	35-3					

2. صرف: کارڈنل افادہ ❖ آرڈنل افادہ ❖ قانون تقلیل افادہ مختتم ❖ قانون تقلیل حاشیائی افادہ ❖ قانون مساوی حاشیائی افادہ ❖ صارف کا توازن

❖ **افادہ کیا ہے؟ (What is Utility)**: افادہ کے تصور کو سماجی مفکر بنہم (Benham) نے 1789ء میں پیش کیا اور معاشی افکار کو جیونس (Jevons) نے 1871ء میں پیش کیا۔ احتیاج کو پورا کرنے والی قوت کو عام طور پر افادہ کہتے ہیں۔ معاشی طور پر افادہ نفسیاتی احساس یا ایک تشفی کا احساس ہے۔ راحت، خوشی یا خوشحالی جو ایک صارف کو ایک شئے کے صرف یا استعمال سے حاصل ہوتی ہے۔ افادہ کی پیائش کے لئے دو مختلف طریقے ہیں۔ 1. کارڈنل افادہ 2. آرڈنل افادہ۔

❖ **کارڈنل افادہ (Cardinal Utility)**: کارڈنل افادہ کے مطابق افادہ قابل پیائش اور قابل مقداری ہوتا ہے۔ جسے حسابی اعداد 1, 2, 3, 4 وغیرہ کو کارڈنل اعداد میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ اس تصور کے مطابق کارڈنل افادہ اعداد جیسے 1, 2, 3, 4 ہے اور اس طرح مثال کے طور پر ایک صارف کہہ سکتا ہے کہ وہ 10 یوٹلس افادہ شئے A کے ایک یونٹ کے صرف سے اور 5 یوٹلس شئے B کے صرف سے حاصل کرتا ہے۔ تب وہ ظاہر کرسکتا ہے کہ اسکی تشفی مقداری ہے، وہ بآسانی مختلف اشیاء کے درمیان تقابل بھی کرسکتا ہے۔ اور کونسی اشیاء بیش ترین افادہ یا تشفی دیتی ہے اور کتنی مقدار ہوتی ہے بیان کرتا ہے۔ الفریڈ مارشل نے اس طریقہ کو پیش کیا۔

❖ **آرڈنل افادہ (Ordinal Utility)**: آرڈنل افادہ کے مطابق اشیاء کے صرف سے حاصل ہونے والا افادہ کی پیائش نہیں کرسکتے، لیکن تقابل کرسکتے ہیں اور کم یا زیادہ کا اظہار کرسکتے ہیں۔ اعداد پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا وغیرہ آرڈنل اعداد ہیں آرڈنل اعداد، ترتیب وار یا درجات میں پیش کرسکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صارف کی جانب سے مختلف اشیاء سے حاصل کردہ افادہ کو سلسلہ وار ترتیب دیا جاسکتا ہے۔ جیسے پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا وغیرہ۔ جدید معاشی ماہرین جیسے۔ جے آر ہکس (J.R. Hicks) اور آر جے ڈی ایلن (R.J.D. Allen) نے آرڈنل طریقہ کار کو پیش کیا۔

❖ **قانون تقلیل حاشیائی افادہ (Law of Diminishing Marginal Utility)**: قانون تقلیل حاشیائی افادہ کو پہلی مرتبہ ایچ، ایچ گوسین (H.H. Gossen) نے۔1854 میں پیش کی اس لئے اس کو Gossen کا پہلا قانون بھی کہتے ہیں۔ لیکن الفریڈ مارشل نے اس قانون کو شہرت دی۔ اور سائنٹفک انداز میں اس کا تجزیہ کیا۔

❖ **قانون کی تعریفیں:** ''موجودہ شئے کے ذخیرہ میں مزید اضافہ سے صارف کو حاصل ہونے والا زائد افادہ گھٹتے جاتا ہے۔'' **الفریڈ مارشل**

❖ ''جب کوئی صارف دیگر تمام اشیاء کے صرف کو مستقل رکھتے ہوئے کس ایک شئے کے صرف میں اضافہ کرتا ہے تب متغیر شئے کا حاشیائی افادہ یقینی طور پر گھٹتے جاتا ہے۔'' **Kenneth E. Boulding**

❖ **مفہوم:** قانون تقلیل حاشیائی اِفادہ واضح کرتا ہے کہ جب کوئی صارف، کی مخصوص شئے کی اکائیوں کے استعمال میں اضافہ کرتا ہے تب حاشیائی افادہ گھٹتے جاتا ہے۔ اور یہ قانون، شئے کی اکائیوں کا استعمال اور اس سے حاصل ہونے والے افادہ کے درمیان تعلق کی وضاحت کرتا ہے۔

❖ **قانون کا بیان:** انسانی احتیاجات کی تشفی کے لئے کچھ بہت اہم قوانین پر عمل کیا جاتا ہے۔ جن میں سے ایک قانون تقلیل حاشیائی افادہ ہے۔ ہر صارف کے عام تجربات کا قانون حوالہ دیتا ہے۔ فرض کرو کہ ایک شخص روٹی کے ٹکڑے ایک کے بعد ایک کھانا شروع کرتا ہے۔

❖ پہلا ٹوسٹ اسے بہت زیادہ تشفی دیتا ہے۔ اس وقت سے دوسرا لینا شروع کرتا ہے۔ دھیرے دھیرے اس کی اشتہاء میں کمی ہونے لگتی ہے۔ دوسرے ٹوسٹ کے استعمال کرنے سے احتیاج کی شدت میں کمی، کم تشفی پیدا کرتی ہے۔ تیسرے ٹکڑے سے حاصل ہونے والی تشفی دوسرے کی

بہ نسبت کم ہو جائے گی۔اس طرح چوتھے کی تیسرے کی بہ نسبت کم ہو جائے گی۔ یک کے بعد دیگر ٹوسٹ سے حاصل ہونے والی زائد تشفی کم ہوتے جائے گی۔

- یہاں تک بھوک کی شدت ختم ہو کر صفر ہو جائے گی اور اگر صارف مزید لینے پر زور دے تب تشفی منفی ہو جائے گی یا افادہ، منفی افادہ میں تبدیل ہو جائے گا۔
- دیئے گئے قانون کے مفروضات درست ہونے کی صورت میں جدول وڈائیگرام کے ذریعہ قانون کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔

جدول

شئے کی اکائیاں Units of x Total Utility	جملہ افادہ Marginal Utility TU_n-TU_{n-1}	حاشیائی افادہ
1	40	40-0 = 40
2	70	70-40=30
3	90	90-70=20
4	100	100-90=10
5	100	100-100=0
6	90	90-100=-10

جدول میں شئے کے جملہ افادہ کو اس طرح واضح کر سکتے ہیں کہ ایک صارف کی جانب سے ایک شئے کی دی گئی جملہ مقدار کے صرف سے حاصل کردہ جملہ نفسیاتی تشفی ہے۔

مثال کے طور پر اگر صارف شئے کی ایک اکائی لیتا ہے تو اس کا جملہ افادہ 40 یوٹلس اور اگر دوسری اکائی لیتا ہے تو جملہ افادہ 70 یوٹلس ہے۔ مندرجہ بالا شکل 20.1 میں حاشیائی افادہ MU کو اس طرح واضح کیا جاسکتا ہے کہ حاشیائی یا زائد اکائی کے صرف سے حاصل کردہ افادہ ہے اس طرح بھی واضح کیا جاتا ہے کہ شئے کی زائد اکائی کے صرف سے جملہ افادہ میں ہونے والا اضافہ کو حاشیائی افادہ کہتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ایک زائد اکائی کے صرف کے نتیجہ میں جملہ افادہ میں تبدیلی کو حاشیائی افادہ کہتے ہیں۔ یہ اس طرح سے ہے:

$$MUx = \frac{\Delta TU}{\Delta C}$$

جہاں ΔTU = جملہ افادہ میں تبدیلی

ΔC = صرف کی گئی جملہ اکائیوں میں تبدیلی

MU = کو اس طرح بھی واضح کیا جاسکتا ہے۔

$$MUx = TUn - TU_{n-1}$$

جہاں TU_n = n اکائی کے صرف سے حاصل کردہ جملہ افادہ

TU_{n-1} = n-1 اکائی کے صرف سے حاصل کردہ جملہ افادہ۔

جب ہمارے مفروضی صارف شئے کی ایک اکائی کو لینا چاہتا ہے، یکے بعد دیگرے اکائی کے صرف سے حاصل کردہ زائد یا حاشیائی افادہ مسلسل گھٹتا جاتا ہے۔ یہ پانچویں اکائی پر صفر ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد یہ منفی ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے شئے کی اکائی میں اِضافہ ہوتے جاتا ہے۔

حاشیائی افادہ گھٹتے جاتا ہے۔ چوتھی اکائی کے صرف تک افادہ میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔لیکن یہ معمولی گھٹتی ہوئی شرح سے اضافہ ہوتا ہے۔
جدول میں جملہ افادہ اور حاشیائی افادہ کے درمیان تعلق کو واضح کرتا ہے اور یہ تین طریقوں سے وضاحت کی جاتی ہے۔

1. جب جملہ افادہ گھٹتی ہوتی شرح سے بڑھتا ہے۔حاشیائی افادہ گھٹتا ہے
2. جب جملہ افادہ اعظم ترین ہوجاتا ہے۔حاشیائی افادہ صفر ہوجاتا ہے۔
3. جب جملہ افادہ گھٹتا ہے۔حاشیائی افادہ منفی ہوجاتا ہے۔

❖ **تحدیدات:** قانون تقلیل حاشیائی افادہ کے چند تحدیدات درج ذیل ہیں۔جن پر قانون لاگو نہیں ہوتا۔

1. یہ نشاندہی کی گئی کہ قانون زر پر لاگو نہیں ہوتا۔ایک شخص زیادہ زر رکھتا ہے۔زر کے ذخیرہ میں اضافہ سے خواہش کی شدت میں مزید اِضافہ ہوتا جاتا ہے۔ایک بخیل کی صورت میں عملی طور پر صحیح ہے۔
2. یہ نشادہی کی گئی کہ شغل جیسے اسٹامس جمع کرتا' قدیم تصاویر' سکے' قدیم گلاس وغیرہ اشیاء قانون تقلیل حاشیائی افادہ سے مستثنیٰ ہے۔ایک شخص کے پاس ان اشیاء کے زیادہ جمع کرنے سے اس کو زیادہ تشفی حاصل ہوتی ہے۔حاشیائی افادہ نہیں گھٹتا۔
3. یہ نشاندہی کی گئی کہ شراب پر قانون تقلیل حاشیائی افادہ لاگو نہیں ہوتا۔ایک شخص شراب کے پیالے جتنے زیادہ پیئے گا شراب پینے کی خواہش میں مزید اِضافہ ہوتا جائے گا۔
4. اس کے علاوہ صارف کی آمدنی' پسند اور ذوق مستقل رہتی ہے اور اگر اس میں کوئی تبدیلی آئے تو اس پر قانون درست نہیں ہوگا۔

قانون کے ان مستثنیات اور تحدیدات کے باوجود یہ معاشیات کے بنیادی قوانین میں سے ایک ہے۔یہ صرف کے مختلف قوانین کے لئے بنیاد فراہم کرتا ہے۔جیسے قانون طلب' قانون مساوی حاشیائی افادہ صارف کی بچت وغیرہ۔

❖ **قانون مساوی حاشیائی افادہ (Law of Equi Marginal Utility):** یہ قانون' قانون تقلیل حاشیائی افادہ سے اخذ کیا گیا یہ ایک بہت ہی اہم قانون صرف ہے۔اس کو مختلف نام سے ظاہر کیا جاتا ہے۔جیسے قانون مساوی حاشیائی افادہ' مساوی حاشیائی اصول' قانون بدل' حاشیائی تقابل کا اصول وغیرہ۔اسے Gossen کا دوسرا قانون بھی کہا جاتا ہے۔جو Gossen کے نام سے منسوب ہے۔

❖ **تعریف:** ''اگر کسی شخص کے پاس ایسی شئے ہے جس کا مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تب وہ اس شئے کو مختلف استعمالات میں اس طرح تقسیم کرتا ہے کہ تمام استعمالات سے مساوی حاشیائی افادہ حاصل ہوجائے۔'' **الفریڈ مارشل**

❖ اعظم ترین تشفی یا افادہ کا قانون مساوی حاشیائی کا بنیادی اصول ہے یہ واضح کرتا ے کہ صارف مستقل آمدنی رکھتا ہے۔اور دی گئی اشیاء کی مارکٹ قیمتوں کا سامنا کرتا ہے۔جب ایک شئے پر خرچ کئے گئے آخری روپئے کا حاشیائی افادہ دوسری شئے پر خرچ گئے گئے آخری روپئے کے حاشیائی افادہ کے بالکل مساوی ہوتا ہے۔تب وہ اعظم ترین تشفی حاصل کرے گا۔حاشیائی افادہ کی مساوات سے صارف کی تشفی میں اضافہ ہوگا اور صارف توازن حاصل کرے گا۔صارف اعظم ترین تشفی کی بنیادی حالت اور صارف کے توازن کو حاشیائی افادہ کی اصطلاح میں اور مختلف اشیاء کی قیمتیں حسب ذیل جامع انداز میں لکھ سکتے ہیں۔ صارف کے توازن کے لئے درج ذیل شرط کا پورا ہونا لازمی ہے۔

$$\frac{MU_x}{P_x} = \frac{MU_y}{P_y} = \frac{MU_z}{P_z} = MU_m$$

❖ جہاں $x, y = MU_x, MU_y, MU_z, MU_m$ اشیاء کا حاشیائی افادہ زر ہیں۔
$x, y, z = P_x, P_y, P_z$ کی قیمتیں

❖ **قانون کے مفروضات:** قانون مساوی حاشیائی افادہ حسب ذیل مفروضات پر مشتمل ہے۔

- افادہ کی کارڈنل پیمائش۔

- معقول پسندی صارف کا جز ہے کہ اعظم ترین تشفی اور توازن حاصل کرے۔
- زر کا حاشیائی افادہ مستقل رہتا ہے۔
- صارف کی آمدنی دی گئی اور مستقل ہے۔اور وہ مختلف اشیاء پر آمدنی خرچ کرتا ہے۔
- اشیاء کی قیمتیں دی گئی اور مستقل ہے۔
- افادہ آزاد ہے۔

قانون کی وضاحت: قانو مساوی حاشیائی افادہ کی وضاحت اعدادی مثال کے ذریعہ کر سکتے ہیں ۔فرض کریں صارف تمام زری آمدنی 20 روپے جو دونوں اشیاء X اور Y پر خرچ کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔اس کے علاوہ دونوں اشیاء کی قیمتیں 3 روپے اور 4 روپے علی الترتیب ہے۔۔ذیل میں X اور Y اشیاء کے حاشیائی افادہ کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

Units	MU_x	Units	MU_y
U_x		U_y	
1	33	1	36
2	30	2	32
3	27	3	28
4	24	4	24

❖ وضاحتی نقطہ نظر سے صارف کی اعظم ترین تشفی اور توازن کی حالت کے نتیجہ میں، ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ اوپر دیئے گئے جدول کو از سر نو تشکیل دینے کے لئے، x کا حاشیائی افادہ (MU_x) کو Rs.3/- قیمت سے تقسیم کیا جاتا ہے اور y کا حاشیائی افادہ (MU_y) Rs.4/- سے تقسیم دے کر مندرجہ ذیل جدول بنایا جاتا ہے۔

Units	$\frac{MU_x}{P_x}$	Units U_y	$\frac{MU_y}{P_y}$
1	11	1	9
2	10	2	8
3	9	3	7
4	8	4	6
5	7	5	5

❖ صارف کی آمدنی Rs. 20/- ہے اور فرض کریں اس کا زر کا حاشیائی افادہ 8 یوٹلس مستقل ہے جدول سے یہ صاف ظاہر ہے کہ $\frac{MU_x}{P_x}$ 8 یوٹلس کے مساوی ہے تب صارف x شئے کی 4 اکائیاں خریدے گا اور $\frac{MU_y}{P_y}$ 8 یوٹلس کے مساوی ہے۔تب وہ y شئے کے 2 اکائیاں خریدے گا۔ اس طرح، صارف x شئے کی 4 اکائیاں اور y شئے کی 2 اکائیاں خریدتا ہے اور جملہ 20 روپے دونوں اشیاء پر خرچ کر دیتا ہے۔

(4x3 = 12 + 2x4 = 8) Rs. 20/- دونوں اشیاء پر خرچ کرنے سے حاشیائی افادہ کو مساوی رکھ کر اعظم ترین طمانیت حاصل کرتا ہے۔

❖ **قانون مساوی حاشیائی افادہ کے تحدیدات:** مساوی حاشیائی اصول کے تحت بعض تحدیدات میں دیئے گئے ہیں۔

1. یہ قانون معقول پسندی پر مبنی ہے۔ جس کا تعلق صارف سے ہے۔ لیکن حقیقی زندگی میں معقول پسند برتاؤ میں چند رکاوٹیں حائل ہوسکتی ہیں۔
2. اگر اشیاء قابل تقسیم ہے تو یہ قانون مکمل کارآمد ہے اگر اشیاء طویل اور غیر منقسم ہے تو اس پر خرچ کیا گیا زر کا حاشیائی افادہ مساوی کرنا ممکن نہیں ہے۔
3. بعض اشیاء کی عدم دستیابی کی بناء پر صارفین اشیاء کو محفوظ کر کے رکھتے ہیں تا کہ اپنے خرچ سے اعظم ترین تشفی حاصل کریں۔ اس لئے یہ قانون غیر کارکرد ہے۔
4. مارکٹ میں اشیاء کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان کے افادہ میں بھی وقفہ وقفہ سے تبدیلی آتی رہتی ہے۔ یہ قانون انجام دہی میں رکاوٹ بنتا ہے۔
5. تکمیلی اشیاء پر یہ قانون لاگو نہیں ہوتا۔
6. اس قانون کی کوئی حسابی مستقل مدت صارف کے لئے نہیں ہوتی۔ جس میں وہ اشیاء کی خرید فروخت کر سکے۔
7. اس قانون کے چند بنیادی مفروضات جیسے افادہ کی کارڈنل پیمائش زر کا حاشیائی افادہ مستقل وغیرہ غیر حقیقی مفروضات ہیں۔

❖ **صارف کا توازن (Consumer's Equilibrium)** ایک صارف توازن کی حالت کو پہنچتا ہے۔ ایک صارف متوازی کہا جاتا ہے۔ جب اس کا ذائقہ اور دو اشیاء کی قیمت دی گئی ہو۔ وہ دو اشیاء پر دی گئی آمدنی اس انداز میں خرچ کریگا کہ اعظم ترین تشفی حاصل ہو۔

❖ **مفروضات**

- صارف کے پاس بے نیازی نقشہ موجود ہوتا ہے۔
- جو ترجیحات کے پیمانہ کا اظہار کرتا ہے۔
- صارف کی زری آمدنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔
- دونوں اشیاء کی دی گئی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔
- صارف ذی شعور ہوتا ہے اور اس لئے اعظم ترین تشفی حاصل کرتا ہے۔ صارف کو عدتوں اور پسند میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔

❖ **توازن کے شرائط:** صارف کو توازن حاصل کرنے درجہ ذیل دو شرائط کا پورا کرنا لازمی ہے۔ جو یہ ہیں۔

- توازن کے مقام پر، بجٹ لکیر یا قیمت لکیر خط بے نیازی کو مماس کرے۔
- توازن کے مقام پر، صارف کے بدل کی حاشیائی شرح اور قیمت تناسب مساوی ہونا چاہیئے۔ $MRS_{XY} = P_X/P_Y$

❖ **صارف کے حالت توازن کی وضاحت:** یہ ترتیب وضاحت کرتی ہے کہ اس طرح ایک صارف توازن حاصل کرتا ہے۔ بیک وقت ہم IC تجزیہ کے دو آلات لائے ہیں، یعنی بے نیازی نقشہ اس کے ساتھ ہی بجٹ لکیر۔

فرض کریں کہ صارف ایک بے نیازی نقشہ رکھتا ہے جو شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ آگے صارف PL قیمت لکیر سامنا کرتا ہے۔ دیئے گئے زر کی رقم سے جو وہ دونوں اشیاء پر خرچ کرتا ہے اس کے علاوہ اس کی آمدنی اور دونوں اشیاء کی خریدی گئی نسبتی قیمتیں PL قیمت لکیر سے بتاتے ہیں ۔ اس لکیر پر صارف کا توازن یکساں ہونا چاہیے۔

3. نظریہ طلب

معنٰی، تعین طلب، تعین طلب، طلب کا جدول، انفرداری و بازاری طلب کا جدول، قانون طلب، خطِ طلب، طلب کے افعال

❖ **طلب کا تصور Concept of Demand**: معاشیات میں طلب کے تصور کو بے انتہا اہمیت حاصل ہے۔ ایک شخص ایک شئے کو خریدنے کی مستحکم خواہش رکھ سکتا ہے لیکن قوت خرید کی کمی ہو سکتی ہے دوسرا شخص قوت خرید رکھتا ہے لیکن وہی شئیکی خرید کی خواہش نہیں رکھتا ہے۔ طلب کے لئے شیے کی خرید کی خواہش اور خریدنے کی صلاحیت دونوں کی موجودگی لازمی ہوتی ہے۔ ذیل میں مختلف ماہرین معاشیات کی طلب کے تصور کی تعریفیں پیش کی گئی ہیں۔

❖ (1) F. Bentham کسی شئے کی طلب وہ مقدار ہوتی ہے جو دی گئی قیمت پر وقت کی فی اکائی پر اس قیمت پر خریدی جائے گی۔

(2) Hanson طلب سے مراد شئے کی مقدار جو مخصوص قیمت پر خریدی جائے گی اور نہ کہ صرف شیے کی خواہش ہوتی ہے۔

(3) Hildon طلب کا مطلب شیے کی مختلف مقداریں جو بازار میں دی گئی مختلف قیمتوں پر وقت کی فی اکائی پر خریدی جائے گی۔

مندرجہ ذیل بالا تعریفوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ طلب کے مکمل بیان کے لئے تین چیزیں ضروری ہوتی ہے۔

(1) **قیمت**: کیونکہ طلب ایک قیمت پر دوسری قیمتوں پر طلب سے مختلف ہوتی ہے۔

(2) دی گئی قیمت پر خریدی ہوئی مقدار اور

(3) وقت کی مدت

راست اور ماخوذ طلب Direct and Derived Demand

(1) **راست طلب**: صارفین کی طلب اشیاء صرف کے لئے راست طلب ہوتی ہے۔ جن سے انسانی حاجتوں کی تشفی کی جاتی ہے۔ اس میں تمام اقسام کی اشیاء صرف کی طلب شامل ہوتی ہے جو راست طور پر انسانی حاجتوں کی تشفی کرتی ہے مثال کے طور پر روٹی، کپڑا، مکان وغیرہ۔

(2) ماخوذ طلب بلواسطہ طلب ہوتی ہے۔ جو راست طور پر استعمال کی جانے والی اشیاء سے نمودار ہوتی ہے۔ عاملین پیدائش کی طلب یعنی زمین محنت اصل کی طلب ماخوذ ہوتی ہے۔ اس کا دارومدار عاملین کی پیدا کردہ اشیاء پر نہیں ہوتا ہے۔ ماخوذ طلب کی دوسری مثال کیمیائی کھاد یا زرعی آلات سے دی جاسکتی ہے۔ یہ دراصل غذا کی طلب کا نتیجہ ہوتی ہے۔

تفاعل طلب Demand Function

❖ تفاعل طلب مقدار طلب اور شیے کی طلب کرنے والے عناصر کے درمیانی تفاعلی تعلق کو ظاہر کرتا ہے اس کو حسابی طور پر اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔ $D_n = f(P_n P_1 \ldots\ldots P_{n-1}, Y, T)$

D_n = شیے n کی مقدار طلب

P_n, = شیے n کی قیمت

$P_1 \ldots\ldots P_{n-1}$ = متعلقہ اشیاء کی قیمتیں

Y = صارف کی آمدنی

T = صارف کا شوق اور ترجیحات

f = تفاعلی تعلق

طلب کا تعین کرنے والے عوامل Determination of Demand

❖ شیے کی طلب کئی عوامل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ شیے کی طلب پر اثر انداز ہونے والے اہم عوامل یہ ہیں۔ بازار میں شیے کی طلب تنوع (variety) عوامل جیسے شیے کی قیمت خریدار کی آمدنی' اشیاء بدن اور تکمیلی اشیاء' خریداروں کی تعداد خریداروں کا جغرافیائی محل وقوع' موسمی حالات' صارفین کی عادتیں اور شوق پیدا کار کی ترقی دینے کی کوشش وغیرہ پر منحصر ہوتی ہے۔ شیے کی طلب پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی مکمل فہرست دینا مشکل ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ شیے کی نوعیت پر عاملین کی تبدیلی منحصر ہوتی ہے۔ کیا اشیاء صرف یا اشیاء پیداوار ہے یا جلد خراب ہونے والی شیے یا پائیدار شیے وغیرہ۔ ان عوامل میں سے ہر ایک کی اہمیت شیے سے شیے کے لئے مختلف ہوتی ہے۔ چند عوامل فرم کے کنٹرول کے تحت قیمت' پیداوار کی مقدار اور ترقی دینے کی کرتے ہیں اور دوسرے فرم کے خارجی عوامل ہوتے ہیں۔

طلب جدول Demand Schedule

❖ طلب جدول شیے کی مطلوبہ مقدار اور اس کی قیمت کے درمیانی تفاعلی تعلق کو ظاہر کرتا ہے یعنی دیئے گئے وقت میں شیے کی مختلف مقداریں مختلف قیمتوں پر ظاہر کرتا ہے۔ طلب جدول انفرادی طلب جدول یا بازار طلب جدول ہوسکتا ہے۔

(1) انفرادی طلب جدول Individual Demand Schedule

دی گئی وقت کی مدت میں انفرادی طلب جدول شیے کی مختلف مقداریں مختلف قیمتوں پر ظاہر کرتا ہے۔ ذیل میں فرضی طلب جدول پیش کیا گیا ہے۔

شیے کی قیمت	مطلوبہ مقدار طلب
1	50
2	40
3	30
4	20
5	10

مندرجہ بالا جدول سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ قیمت 5 روپئے پر مطلوبہ مقدار طلب 10 اور کم قیمت ایک روپئے پر مطلوبہ مقدار طلب 50 رہتی ہے۔ اس سے واضح ہوتا یہ کہ شیے کی قیمت اور مطلوبہ مقدار طلب کے درمیان متضاد تعلق پایا جاتا ہے۔

(2) بازاری طلب جدول Market Demand Schedule

بازاری طلب جدول کسی شیے کے تمام صارفین کی جملہ طلب کو خاص وقت میں مختلف قیمتوں پر پیش کرتا ہے۔ بازاری طلب جدول نظر یاتی طور پر تمام انفرادی صارفین کے مخصوص شیے کی طلب کو یکجا کرنے پر کب طلب جدول کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس جدول سے مختلف قیمتوں پر بازار میں مختلف مقداریں پیش کی جاتی ہیں۔

قانون طلب Law of Demand

❖ جیسے قیمت پڑھتی ہے تو مقدار طلب میں کھینچاؤ واقع ہوتا ہے اور جیسے قیمت گھٹتی ہے تو مقدار طلب میں پھیلاؤ واقع ہوتا ہے۔ قانون طلب شیے کی قیمت اور مطلوبہ مقدار طلب کے مابین معکوس تعلق کو پیش کرتا ہے۔

(1) مارشل نے قانون طلب کو اس طرح بیان کیا ہے کہ مطلوبہ مقدار طلب میں اضافہ قیمت میں کمی سے ساتھ ہوتا ہے اور مطلوبہ مقدار میں کمی قیمت میں اضافہ کے ساتھ ہوتی ہے۔

(2) **سیمولسن (Samuelson)** بیان کرتا ہے کہ حالات بدستور رہیں تو لوگ زیادہ قیمت پر کم اور کم قیمت پر زیادہ خریدتے ہیں۔

(3) Ferguson کے مطابق قانون طلب یہ بیان کرتا ہے کہ مطلوبہ مقدار طلب قیمت سے معکوس طور پر تبدیل ہوتی ہے۔

قانون طلب کے مفروضات Assumption of the Law

قانون طلب کے مفروضات یہ ہیں۔

(1) شیے کی قیمت میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔

(2) صارف کی طلب برقرار رہے۔

(3) صارف کے شوق ذوق اور پیمانہ ترجیح میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔

(4) متعلقہ اشیاء (بدل اور تکمیلی اشیاء) کی قیمتیں برقرار رکھی جائیں۔

قانون کی تشریح Explanation of the Law

❖ قانون طلب کی تشریح فرضی انفرادی طلب جدول سے اس طرح کی جاتی ہے۔ جدول سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کم قیمت پر زیادہ مقدار طلب اور زیادہ اور زیادہ قیمت پر کم مقدار طلب حاصل ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قانون طلب عمل پیرا ہوتا ہے۔

شیے کی قیمت	مطلوبہ مقدار طلب
1	50
2	40
3	30
4	20
5	10

❖ قانون طلب کی تشریح ذیل کی شکل سے اس طرح کی جاتی ہے۔

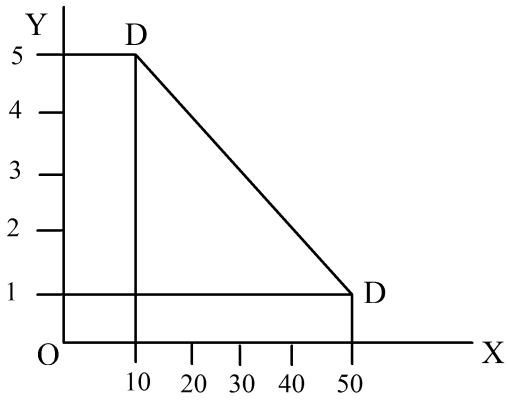

❖ شکل میں OX خط پر مقدار طلب اور OY خط پر قیمت لی گئی ہے۔ DD خط طلب ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ کم قیمت پر زیادہ مقدار اور زیادہ قیمت اور کم مقدار طلب رہتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قانون طلب عائد ہوتا ہے۔

قانون طلب کی مستثنیات Exceptions to the Law of Demand

قانون طلب کی مستثنیات یہ ہیں۔

(1) **نمایاں صرف Conspicuous Consumption**: امیر لوگ چند اشیاء خودنمائی کے مقصد کی خاطر خریدتے ہیں مثال کے طور پر ہیرے جواہرات وغیرہ۔ جب ان اشیاء کی قیمتیں اونچی ہوتی ہیں تو ان کی طلب میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ان اشیاء کی قیمتیں کم ہوتی ہیں تو صارفین اپنی خرید گھٹا دیتے ہیں۔

(2) **گفن تضاد Giffen Paradox**: Robbert Giffen نے اُنیسویں صدی کے درمیان مشاہدہ کیا کہ برطانیہ میں پست یا کم اجر حاصل کرنے والے مزدور زیادہ روٹی خریدے جب اس کی قیمت بڑھ گئی۔ روٹی کی طلب میں اضافہ اس کی قیمت میں اضافہ کے ساتھ ہوتا ہے یہ قانون طلب کی استثنا صورت ہوتی ہے۔

(3) **سٹہ بازی Speculation**: جب مستقبل میں قیمت میں اضافہ کی توقع ہوتی ہے تو لوگ زیادہ قیمت پر زیادہ خریدتے ہیں۔ اگر قیمت میں کمی متوقع ہوتی ہے کو کم قیمت پر کم خرید انجام دی جاتی ہے۔ اس طرح سٹہ بازی کی صورت میں قانون طلب عمل پیرا نہیں ہوتا ہے۔

طلب میں تبدیلیاں Changes in Demand:

(1) **طلب کا پھیلاؤ اور کھینچاؤ Extension and Contraction of demand**: جب طلب میں تبدیلی قیمت میں تبدیلی کا نتیجہ ہوتی ہے تو اسے طلب کا پھیلاؤ اور کھینچاؤ کہتے ہیں۔ اس طرح کم قیمت پر طلب کا پھیلاؤ اور زیادہ قیمت پر طلب کا کھینچاؤ واقع ہوتا ہے۔

(2) **طلب میں اضافہ یا کمی Increase or decrease in demand**: طلب میں اضافہ یا کمی کی صورت میں خط طلب کی منتقلی لازمی ہوتی ہے۔ اگر خط طلب اوپر کی جانب منتقل ہوتا ہے تو طلب میں اضافہ ہوتا ہے یعنی دی ہوئی قیمت پر مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے اس کے برعکس طلب میں کمی کی صورت میں خط طلب نیچے کی جانب منتقل ہوتا ہے یعنی دی ہوئی قیمت پر مقدار طلب میں کمی ہوتی ہے۔ اس طرح طلب میں اضافہ یا کمی قیمت سے ہٹ کر کسی بھی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔

طلب کے اقسام Types of Demand: معاشیات میں طلب کا تعین کرنے والے عناصر کے بنیاد پر تین اقسام ہیں۔

(1) **قیمت طلب Price Demand** قیمت طلب سے مراد صارف کی کسی خاص شیے کی بازار میں دیے گئے وقت پر خریدی ہوئی مقدار لی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شئے کی قیمت کا تفاعلی تعلق ہوتا ہے یعنی $D_n = f(P_n)$
شیے n کی مطلوبہ مقدار شیے n کی قیمت کا تفاعلی تعلق ہوتا ہے۔

(2) آمدنی طلب **Income Demand**: آمدنی طلب سے مراد اشیاء و خدمات کی مختلف مقداریں لی جاتی ہیں جو آمدنی کی مختلف سطحوں پر خریدی جاتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شیے کی مقدار طلب آمدنی کا تفاعلی تعلق ہوتا ہے یعنی $D_n = f(Y)$

(3) **چلیپائی طلب Cross Demand**: چلیپائی طلب سے مراد شیے کی طلب اور اس بدل اور تکمیلی اشیاء کی قیمتوں کا درمیانی تعلق لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کافی کی طلب مختلف نہ صرف اس کی قیمت سے ہوتی ہے بلکہ اس کی بدل اشیاء جیسے چائے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

متعلقہ اشیاء Related Goods

متعلقہ اشیاء کی صورت میں ایک شیے کی قیمت میں تبدیلی کا اثر دوسری شیے کی طلب پر پڑتا ہے متعلق اشیاء دو قسم کی ہوتی ہے۔

(i) **اشیاء بدل Substitute Goods**: یہ ایسی اشیاء ہوتی ہیں جب ایک شیے کی قیمت بڑھتی ہے تو دوسری شیے کی طلب بڑھتی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر جب کافی کی قیمت بڑھتی ہیتو چائے کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔ اشیاء بدل کا خط طلب مثبت ڈھلان رکھتا ہے۔

(ii) **تکمیلی اشیاء Complementary Goods**: ان اشیاء کی صورت میں جب ایک شیے کی قیمت میں اضافہ ہوتا ہے تو دوسری شیے کی طلب کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔ اگر کافی پوڈر کی قیمت بڑھتی ہے تو دولت کی مقدار طلب گھٹتی ہے۔ تکمیلی اشیاء کا خط طلب منفی ڈھلان کا حامل ہوتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

1- طلب کے لیے خرید کی خواہش اور کیا لازمی ہوتی ہے۔

(1) رضامندی (2) خریدنے کی صلاحیت (3) خواہش میں تبدیلی (4) ان میں سے کوئی نہیں

2- طلب ہمیشہ دو چیزوں کے ساتھ رہتی ہے۔

(1) وقت (2) قیمت (3) 1اور2دونوں (4) تبدیلی

3- اشیاء صرف کی طلب یہ ہوتی ہے۔

(1) ماخوذ (2) بلواسطہ (3) راست (4) درمیانی

4- اشیاء اصل کی طلب ایسی ہوتی ہے۔

(1) بازاری طلب (2) ماخوذ طلب (3) کمپنی طلب (4) انفرادی طلب

5- تفاعل طلب مقدار طلب اور شیے کی طلب کے درمیان ایسا تعلق ہوتا ہے۔

(1) افعالی (2) تفاعلی (3) درمیانی (4) ان میں سے کوئی نہیں

6- جلد خراب ہونے والی اشیاء کی طلب ایسی ہوتی ہے۔

(1) لچکدار (2) غیر لچکدار (3) نسبتی لچکدار (4) نسبتی غیر لچکدار

7- طلب جدول مطلوبہ مقدار اور کس کا درمیانی تفاعل ہوتا ہے۔

(1) قیمت (2) طلب (3) مقدار طلب (4) مطلوبہ مقدار

8- انفرادی طلب جدول شیے کی مختلف مقداریں کس پر ظاہر کرتا ہے۔

(1) مختلف قیمتوں (2) انفرادی قیمتوں (3) مختلف آمدنیوں (4) ان میں سے کوئی نہیں

9- جب شیے کی قیمت بڑھتی ہے تو مطلوبہ مقدار کیسی رہتی ہے۔

(1) کم (2) زیادہ (3) برابر (4) مساوی

10- بازاری طلب جدول کو یہ بھی کہا جاتا ہے۔

(1) منفی جدول (2) مرکب جدول (3) انفردی جدول (4) نظریاتی جدول

11- طلب میں تبدیلی قیمت میں تبدیلی سے واقع ہوتی ہے تو اسے یہ کہتے ہیں۔

(1) قیمت طلب (2) آمدنی طلب (3) چیلپائی طلب (4) انفرادی طلب

12- طلب میں تبدیلی آمدنی میں تبدیلی سے واقع ہوتی ہے تو یہ کہلاتی ہے۔

(1) قیمت طلب (2) چیلپائی طلب (3) آمدنی طلب (4) انفرادی طلب

13- چلیپائی طلب کے تصور کی تشریح اس میں کی جاتی ہے۔

(1) اشیاء (2) دو اشیاء (3) متعلقہ اشیاء (4) اشیاء صرف

14- قانون طلب کس قانون پر مبنی ہے۔

(1) قانون تقلیل حاشیائی افادہ (2) قانون مساوی حاشیائی افادہ (3) قانون بدل (4) قانون رسد

15- اونچی قیمت پر کم مقدار طلب اور کم قیمت پر زیادہ مقدار طلب کو یہ کہا جاتا ہے۔

(1) قانون رسد (2) قانون مساوی حاشیائی افادہ (3) قانون طلب (4) قانون پیداوار

16- اشیاء بدل کی طلب کے خط کا ڈھلان ایسا رہتا ہے۔

(1) منفی (2) مثبت (3) برابر (4) نابرابر

17- طلب میں تبدیلی قیمت سے ہٹ کر کسی بھی وجہ سے واقع ہوتی ہے تو اسے یہ کہتے ہیں۔

(1) طلب میں کھینچاؤ (2) طلب میں پھیلاؤ (3) طلب میں اضافہ اور کمی (4) استقراری طلب

18- طلب میں تبدیلی قیمت میں تبدیلی کا نتیجہ ہوتی ہے تو اسے یہ کہتے ہیں۔

(1) طلب میں کھینچاؤ (2) طلب میں پھیلاؤ (3) 1 اور 2 دونوں (4) طلب میں اضافہ

19- طلب کے تصور کی تعریف کس ماہر معاشیات نے کی ہے۔

(1) ادم اسمتھ (2) Hanson (3) جے۔بی۔سے (4) کینس

20- ادنیٰ اشیاء ایسی اشیاء ہوتی ہیں جن پر آمدنی کا اثر ایسا ہوتا ہے۔

(1) منفی (2) مثبت (3) استقراری (4) برابر

21- اعلیٰ اشیاء کی صورت میں آمدنی اثر کیسا ہوتا ہے۔

(1) منفی (2) مستقل (3) مثبت (4) کوئی بھی نہیں

جوابات

1-2	2-3	3-3	4-2	5-2	6-2	7-1	8-1	9-1	10-2
11-1	12-3	13-3	14-1	15-3	16-2	17-3	18-3	19-2	20-1
21-3									

کثیر جوابی سوالات

1- ماہرین معاشیات افادہ کے تجزیہ میں اکثر کس سے بحث کرتے ہیں۔

(1) کارڈینل (2) آرڈینل (3) دونوں 1 اور 2 (4) کوئی بھی نہیں

2- کس ماہر معاشیات نے کارڈینل افادہ نقطہ اختیار کیا ہے۔

(1) کینس (2) مارشل (3) جے۔بی۔سے (4) جے۔آر۔آر ہکس

3- آرڈینل افادہ نقطہ نظر کے ماہر معاشیات کا نام بتایئے۔

(1) پیگو (2) مارشل (3) جے۔آر۔ہکس (4) کینس

4- مارشل کے مطابق افادہ کی پیمایش کس میں کی جاتی ہے۔

(1) دولت (2) زر (3) قیمت (4) ان میں سے کوئی نہیں

5- افادہ کے کس نقطہ نظر کے تحت افادہ کا مقابلہ اور درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

(1) کارڈینل نقطہ نظر (2) آرڈینل نقطہ نظر (3) تجزیاتی نقطہ نظر (4) تجرباتی نقطہ نظر

6- پہلا ماہر معاشیات کون تھا جس نے قانون تقلیل حاشیائی افادہ اور قانون مساوات حاشیائی افادہ کی وضاحت کی۔

(1) مارشل (2) ایچ۔ایچ۔گوزن (3) پیگو (4) ہکس

7- کسی خاص شئے کی زیادہ سے زیادہ اکائیاں استعمال کرنے پر ہر مزید اکائی سے حاصل ہونے والے افادہ کو یہ کہتے ہیں۔

(1) جملہ افادہ (2) حاشیائی افادہ (3) اوسط آمدنی (4) اوسط افادہ

8- شیے کی تمام استعمال کردہ اکائیوں کے افادہ کو یہ کہتے ہیں۔

(1) جملہ افادہ (2) حاشیائی افادہ (3) اوسط آمدنی (4) اوسط افادہ

9- جملہ افادہ میں ایک مزید اکائی کے استعمال سے حاصل ہونے والا اضافہ یہ کہلاتا ہے۔

(1) حاشیائی افادہ (2) جملہ افادہ (3) منفی افادہ (4) مثبت افادہ

10- جب حاشیائی افادہ صفر ہوتا ہے تو جملہ افادہ یہ ہوتا ہے۔

(1) مثبت (2) منفی (3) آعظم ترین (4) ان میں سے کوئی ہیں

11- حاشیائی افادہ کا خط کس جانب مائل ہوتا ہے۔

(1) اوپر کی جانب (2) نیچے کی جانب (3) سیدھی جانب (4) بائیں جانب

12- قانون تقلیل حاشیائی افادہ کن اشیاء پر منطبق نہیں ہوتا۔

(1) مفت اشیاء (2) پائیدار اشیاء (3) معاشی اشیاء (4) ان میں سے کوئی نہیں

13- قانون مساوات حاشیائی افادہ کو یہ بھی کہا جاتا ہے۔

(1) صارف کا توازن (2) پیدا کار کا توازن (3) فرم کا توازن (4) صنعت کا توازن

14- نفع صارف کے تصور کے بنیاد کس قانون پر رکھی گئی ہے۔

(1) تقلیل حاشیائی افادہ (2) مساوات حاشیائی افادہ (3) قانون طلب (4) قانون پیداوار

15- نفع صارف کا تصور کس خط پر مبنی ہے۔

(1) خط طلب (2) خط رسد (3) آمدنی خط (4) لاگت خط

16- جملہ افادہ میں سے قیمت ضرب مقدار کو منہا کرنے پر یہ حاصل ہوتا ہے۔

(1) نفع صارف (2) صارف تشفی (3) حاشیائی افادہ (4) فاضل افادہ

17- جب حاشیائی افادہ میں سے قیمت علیحدہ کی جاتی ہے تو اسے یہ کہتے ہیں۔

(1) متوقع تشفی (2) حقیقی تشفی (3) نفع صارف (4) فاضل افادہ

18- کس ماہر معاشیات نے تبادلے کے عمل میں زر کو مستقل فرض کیا ہے۔

(1) مارشل (2) پیگو (3) ہکس (4) جے۔بی۔سے

19- اس ماہر معاشیات کا نام بتایئے جس نے نفع صارف کے تصور کو ترقی دی اور مقبول عام کیا۔

(1) جے۔آر۔ہکس (2) مارشل (3) کینس (4)پیگو

20- نفع صارف کا تصور سب سے پہلے فرانسیسی انجینئر ماہر معاشیات نے کس سال پیش کیا۔

(1) 1844ء (2) 1854ء (3) 1890ء (4) 1932ء

جوابات

1-3	2-2	3-3	4-2	5-2	6-2	7-2	8-1	9-1	10-3
11-2	12-2	13-1	14-1	15-1	16-1	17-3	18-1	19-2	20-1

4. رسد

رسد کا مفہوم، رسد کو تعین کرنے والے عوامل، رسد کا جدول، انفرادی اور بازاری رسد کا جدول قانون رسد، خط رسد

❖ **رسد کا مفہوم Meaning of Supply**:: کسی شیے کی وہ مقدار جو فروخت کار مخصوص قیمت پر خاص وقت میں فروخت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے اسی کو رسد کہتے ہیں۔ رسد اور ذخیرے میں فرق ہوتا ہے۔ ذخیرہ شیے کی وہ معین مقدار ہوتی ہے جو فروخت کار کے پاس موجود ہوتا ہے۔ اس لئے رسد ذخیرہ کا ایک حصہ جو دی ہوئی قیمت پر دیئے گئے وقت میں فروخت کے لئے بازار میں لایا جاتا ہے۔

❖ **رسد کے تعین کے عوامل Determinants of Supply**: کسی شیے کی رسد کے تعین کے عوامل یہ ہیں۔

(1) **شیے کی قیمت Price of the Commodity**: کسی شیے کی رسد کا دارومدار اس سیے کی قیمت پر ہوتا ہے۔ رسد اور قیمت کے مابین راست تعلق پایا جاتا ہے۔ کم قیمت پر کم رسد اور زیادہ قیمت پر زیادہ رسد پائی جاتی ہے۔

(2) **عاملین پیداوار کی قیمتیں Prices of Factors of Production**: کسی شیے کی لاگت کا انحصار عاملین پیداوار کی قیمتوں پر ہوتا ہے۔ اگر عاملین پیداوار کی قیمتیں بڑھتی ہیں تو پیداوار کی لاگت میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور رسد گھٹتی ہے۔ اس کے بر عکس صورت حال پیدا ہوتی ہے جب عاملین پیداوار کی قیمتیں گھٹتی ہیں۔

(3) **ٹکنالوجی کی حالت The State of Technology**: ٹکنالوجی میں ترقی سے پیداواری لاگت میں کمی ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں پیداوار بڑھتی ہے۔ اس طرح رسد کا تعین ٹکنالوجی کی حالت سے کیا جاتا ہے۔

(4) **متوقع قیمت Price Expectation**: فروخت کار ہمیشہ بازار کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں اگر وہ مستقبل میں بمقابلہ حال کی قیمت کے زیادہ توقع کرتے ہیں تو شیے کی رسد میں کمی کرتے ہیں۔اس کے برعکس اگر مستقبل میں قیمت میں کمی کی توقع کی جاتی ہے تو ایسی صورت میں رسد میں کمی کی جاتی ہے۔

رسد تفاعل Supply Function: کسی شیے کی رسد کا دارومدار اس شیے کی قیمت، دوسری اشیاء کی قیمتوں عاملین پیداوار کی قیمتوں، ٹکنالوجی کی حالت متوقع قیمت فرموں کی تعداد موسمی حالات اور حکومت کی پالیسی وغیرہ پر ہوتا ہے۔شیے کی رسد اور عاملین کے درمیانی تعلق کو رسد تفاعل کہتے ہیں۔رسد تفاعل کو مساوات میں اس طرح پیش کیا جاتا ہے۔ $S_X = f(P_x, P_y, R, T, G)$

S_X = شیے X کی رسد　　P_X = شیے X کی قیمت　　P_Y = دوسری اشیاء کی قیمتیں

R = عاملین پیداوار کی قیمتیں　　G = فرم کے مقاصد　　f = تفاعلی تعلق

مختصر طور پر رسد تفاعل شیے کی رسد اور اس کی قیمت کا تفاعلی تعلق ہوتا ہے۔یعنی　　$S_X = f(P_X)$

یہاں S_X = شیے X کی رسد　　P_X = شیے کی قیمت　　f = تفاعلی تعلق

❖ **رسد جدول Supply Schedule**: رسد جدول ایسا بیان ہوتا ہے جس میں کسی شیے کی مختلف مقداریں مختلف قیمتوں پر فروخت کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔جب رسد جدول کو ترسیمی طور پر پیش کیا جاتا ہے تو رسد خط حاصل ہوتا ہے۔

❖ **قانون رسد Law of Supply**: قانون رسد یہ بیان کرتا ہے کہ حالات بدستور رہیں تو زیادہ قیمت پر زیادہ رسد اور کم قیمت پر کم رسد کی جاتی ہے۔اس طرح شیے کی رسد اور قیمت میں راست تعلق پایا جاتا ہے۔

❖ **رسد میں تبدیلی Changes in Supply**

(1) **رسد کا پھیلاؤ (Extension of Supply)**: اگر قیمت میں اضافہ سے رسد میں اضافہ ہوتا ہے تو اسے رسد کا پھیلاؤ کہتے ہیں۔

(2) **رسد کا کھینچاؤ (Contraction of Supply)**: اگر قیمت میں کمی سے رسد میں کمی ہوتی ہے تو اسے رسد کا کھینچاؤ کہتے ہیں۔

(3) **رسد میں اضافہ اور کمی (Increase and Decrease in Supply)**: اگر رسد میں قیمت سے ہٹ کر کسی بھی سبب سے تبدیلی ہوتی ہے تو اسے رسد میں اضافہ اور کمی کہتے ہیں۔اگر دی ہوئی قیمت پر مقدار رسد بڑھ جاتی ہے اسے رسد میں اضافہ کہتے ہیں۔اس کے برعکس اگر دی ہوئی قیمت پر مقدار رسد میں کمی ہوتی ہے تو اسے رسد میں کمی کہتے ہیں۔

❖ **رسد کی لچک پذیری Elasticity of Supply**: قیمت میں تبدیلی سے رسد میں کس حد تک تبدیلی واقع ہوتی ہے اسی کو رسد کی لچک پذیری کہتے ہیں۔

رسد کی لچک پذیری = مقدار رسد میں فیصدی تبدیلی / قیمت میں فیصدی تبدیلی

$$Es = \frac{\Delta Q / Q}{\Delta P / P} = \frac{\Delta Q}{\Delta P} \times \frac{P}{Q} = \frac{\Delta Q}{\Delta P} \times \frac{P}{Q}$$

Q = **مقدار رسد**　P = **قیمت**　ΔQ = **مقدار رسد میں تبدیلی**　ΔP = **قیمت میں تبدیلی**

❖ **رسد کی لچک پذیری کے اقسام Kinds of Elasticity of Supply:** رسد کی لچک پذیری کی پانچ اقسام ہیں۔

(1) **مکمل غیر لچکدار رسد (Perfectly inelastic Supply):** اگر رسد مکمل غیر لچکدار ہوتی ہے تو قیمت میں تبدیلی کے باوجود شیے کی رسد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے اور رسد کی لچک پذیری صفر ہوتی ہے۔

(2) **مکمل لچکدار رسد (Perfectly Elastic Supply):** اگر ایک ہی قیمت پر مقدار رسد لامتناہی رہتی ہے تو ایسی صورت میں رسد کی لچک پذیری بے حد ہوتی ہے۔

(3) **نسبتی لچک دار رسد (Relatively Elastic Supply):** اگر قیمت میں تبدیلی کا تناسب مقدار رسد میں تبدیلی کے تناسب سے کم رہتا ہے تو رسد کی لچک پذیری نسبتی لچک دار ہوتی ہے۔

(4) **نسبتی غیر لچک دار رسد (Relatively inelastic Supply):** گر قیمت میں تبدیلی کا تناسب زیادہ اور مقدار رسد میں تبدیلی کا تناسب کم رہے تو رسد کی لچک پذیری نسبتی غیر لچکدار ہوتی ہے۔

(5) **اکائی لچکدار رسد (Unitary Elastic Supply):** اگر قیمت میں تبدیلی کا تناسب رسد میں تبدیلی کے تناسب کے بالکل برابر رہے تو رسد کی لچک پذیری اکائی ہوتی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

1- کسی شیے کی بازار میں ایک دی ہوئی قیمت پر فروخت کے لئے لائی جانے والی مقدار کو یہ کہتے ہیں۔

(1) طلب (2) رسد (3) لچکدار رسد (4) غیر لچکدار رسد

2- رسد کے تعین کے عوامل میں سب سے اہم عامل یہ ہیں۔

(1) عاملین پیداوار کی قیمتیں (2) شیے کی قیمت (3) ٹکنالوجی (4) متوقع قیمت

3- شیے کی رسد اور قیمت کے درمیان تفاعلی تعلق کو یہ کہا جاتا ہے۔

(1) تفاعل صرف (2) تفاعل پیداوار (3) تفاعل رسد (4) ان میں سے کوئی نہیں

4- رسد جدول کو ترسیمی شکل میں پیش کیا جاتا ہے تو اسے یہ کہتے ہیں۔

(1) طلب خط (2) رسد خط (3) صرف خط (4) لاگت خط

5- شیے کی رسد اور قیمت میں راست تعلق کو یہ کہا جاتا ہے۔

(1) قانون طلب (2) قوانین حاصلات (3) قانون رسد (4) متغیر تناسب کا قانون

6- اگر قیمت میں اضافہ سے رسد میں اضافہ ہوتا ہے تو اسے یہ کہتے ہیں۔

(1) رسد میں کمی (2) رسد کا پھیلاؤ (3) رسد کا کھینچاؤ (4) رسد میں اضافہ

7- اگر رسد میں تبدیلی قیمت سے ہٹ کر کسی بھی سبب سے واقع ہوتی ہے اسے یہ کہا جاتا ہے۔

(1) رسد میں کمی (2) رسد میں اضافہ (3) رسد میں پھیلاؤ (4) دونوں 2 اور 3

8- اگر ایک ہی قیمت پر مقدار رسد لامتناہی ہوتی ہے تو ایسی صورت رسد کی لچک پذیری پر ہوتی ہے۔

(1) بے حد (2) صفر (3) اکائی سے کم (4) اکائی لچکدار

9- اگر قیمت میں تبدیلی کا تناسب زیادہ اور رسد میں تبدیلی کا تناسب کم رہتا ہے تو رسد کی لچک پذیری ایسی ہوتی ہے۔

(1) نسبتی لچکدار (2) نسبتی غیر لچکدار (3) اکائی لچکدار (4) اکائی سے کم لچکدار

10- اگر قیمت میں تبدیلی کا تناسب رسد میں تبدیلی کے تناسب کے بالکل برابر رہتا ہے تو رسد کی لچک پذیری یہ ہوتی ہے۔

(1) اکائی سے زائد (2) اکائی سے کم (3) اکائی لچکدار (4) نسبتی لچکدار

جوابات

1-2	2-2	3-3	4-2	5-3	6-2	7-2	8-1	9-1	10-3

5. نظریہ قدر

بازار کی زمرہ بندی، مسابقتی بازار، خصوصیات اور قیمت کا تعین

❖ عام طور پر بازار کا مطلب وہ جگہ ہے جہاں اشیاء اور خدمات خریدی اور فروخت کی جاتی ہیں۔ آج کل کے جدید دور میں بازار یا مارکٹ کا تصور بہت بدل گیا ہے۔ عام طور پر بازار کا لفظ جگہ کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جیسے ترکاری بازار، میوہ مارکٹ یا حصص بازار وغیرہ۔ تاہم آج کل کے جدید زمانے میں اشیاء کی خرید و فروخت کے لئے کسی بھی شخص کو بازار جانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اب کسی بھی شئے کی خرید یا فروخت بازار گئے بغیر ترسیل کی سہولتوں کی مدد سے ممکن ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگ دور دراز مقامات سے ٹیلی فون اور دیگر انٹرنیٹ سہولتوں کے ذریعہ اشیاء کے آرڈر بھیج رہے ہیں۔

❖ ایڈورڈس (Edwards) کے خیال میں بازار ایک میکانزم ہے جس کے ذریعہ خریدار اور فروشندے ایک دوسرے سے جوڑے جاتے ہیں۔

❖ **بازار کی درجہ بندی CLASSIFICATION OF MARKETS :**

بازار ایک جگہ ہے جہاں اشیاء اور خدمات کی خرید و فروخت عمل میں آتی ہے۔ تین عناصر کی بنیاد پر بازار کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ وہ ہیں وقت یا مدت، رقبہ جو ایک شئے کا احاطہ کرتی ہے اور پیدا کنندوں کے درمیان مقابلہ۔ مندرجہ ذیل چارٹ بازار کی درجہ بندی کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

❖ **وقت پر مبنی بازار (Time-Based Markets):** وقت کے عنصر کے لحاظ سے کسی بھی شئے کی رسد کو بدلا (Adjust) جاسکتا ہے۔ وقت کے لحاظ سے بازار کی تین قسمیں ہیں یعنی نہایت ہی قلیل مدت یا بازاری مدت، قلیل مدت اور طویل مدت۔

❖ **بازاری مدت یا نہایت ہی قلیل مدت:** یہ وہ مدت ہے جس میں پیدا کنندہ شئے کی رسد میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا۔ لہٰذا شئے کی رسد اس میں معین (Fixed) ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ شئے کی رسد میں تبدیلی کے لئے داخلات میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ داخلات کی

مقداروں میں نہایت قلیل مدت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔اس مدت میں شئے کی رسد مستقل اور معین ہوتی ہے۔قابل تلف یعنی سڑنے گلنے والی اشیاء اس قسم کا بازار رکھتی ہیں۔

- **قلیل مدت:** یہ وہ مدت ہوتی ہے جس میں شئے کی رسد میں کسی قدر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔بعض داخلات کی مقداروں میں تبدیلی کے ذریعہ یہ ممکن ہے۔
- **طویل مدت:** مارکٹ میں شئے کی طلب میں اضافہ کی وجہ سے پیدا کنندہ تمام داخلات میں تبدیلی کے ذریعہ طویل مدت میں شئے کی رسد میں اضافہ کرسکتا ہے۔طویل مدت میں اس طرح رسد میں مکمل تبدیلی ممکن ہے۔
- **رقبہ کی بنیاد پر بازار (Area Based Markets):** رقبہ کی بنیاد پر بازار کو مقامی بازار، قومی بازار اور بین الاقوامی بازار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔یہ بازار شئے کے لئے بازار کی وسعت، سائز اور پھیلاؤ کو بتاتے ہیں۔کسی بھی شئے کے بازار کا سائز شئے کی طلب، حمل و نقل کی سہولتیں اور شئے کی پائیداری وغیرہ پر انحصار کرتا ہے۔
- **مقامی بازار:** جب کوئی شئے اپنے پیدائشی مقام پر ہی خریدی اور فروخت کی جاتی ہے تو ان کا بازار مقامی بازار کہلاتا ہے۔قابل تلف اشیاء جیسے ترکاریاں، پھول، میوے وغیرہ اسی مقام پر خریدی اور فروخت کی جاتی ہیں جہاں یہ پیدا ہوتی ہیں۔
- **قومی بازار:** جب کوئی شئے پورے ملک میں طلب کی جاتی اور سپلائی کی جاتی ہے تو ان کا بازار قومی بازار کہلاتا ہے۔مثلاً گیہوں، چاول، کپاس (cotton) وغیرہ۔
- **بین الاقوامی بازار:** جب پوری دنیا میں کسی شئے کی خرید اور فروخت ہوتی ہے تو اس کو بین الاقوامی بازار کہتے ہیں مثلاً سونا، چاندی، پٹرول وغیرہ۔
- **مسابقت پر مبنی بازار (Competition Based Markets):** مسابقت کی بنیاد پر بازار کی دو قسمیں ہیں۔مکمل اور نامکمل مسابقت۔
- **مکمل مسابقت:** ایک مکمل مسابقتی بازار وہ ہے جس میں بہت زیادہ تعداد میں خریدار اور فروشندے پائے جاتے ہیں جو بغیر کسی رکاوٹ کے کسی ایک متجانس شئے کی خرید اور فروخت میں مشغول ہوتے ہیں۔اس طرح اس قسم کی مارکٹ میں انفرادی فرموں کے درمیان کوئی مخاصمت نہیں پائی جاتی۔
- **نامکمل مسابقت:** نامکمل مسابقت وہ بازاری صورت حال ہے جہاں خریداروں میں یا تاجروں میں مقابلہ یا مسابقت مکمل نہیں ہوتی۔اس لئے اس قسم کے بازار میں ایک ہی شئے کی قیمت مختلف ہوگی۔ایسے بازار اجارہ داری، اجارہ دارانہ مسابقت، چند اجارہ اور دو اجارہ میں بٹے ہوئے ہوتے ہیں۔
- **مکمل مسابقت PERFECT CMPETITION**

حسب ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ایک صنعت (بازار) مکمل مسابقت کے تحت کاروبار انجام دے رہی ہے۔

1. **تاجروں اور خریداروں کی بڑی تعداد:** بازار میں ایک ہی شئے کے تاجر اور خریدار بہت زیادہ تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔اس لئے کسی تاجر یا کسی خریدار کا انفرادی عمل بازاری قیمت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔پیداوار کی قیمت کا تعین کُل طلب اور کُل رسد کی مجموعی طاقتوں کے لحاظ سے عمل میں آتی ہے۔انفرادی فرم یا انفرادی خریدار کوئی شئے کی جو قیمت ہوتی ہے قبول کرنا ہوتا ہے اس لئے فرم قیمت کو قبول کرنے والی (Price taker) ہوتی ہے۔
2. **اشیاء کی یکسانیت:** اس قسم کے بازار میں ایک فرم کی پیداوار دیگر دوسرے فرموں کی پیداوار سے ملتی جلتی اور یکساں ہوتی ہے۔صنعت میں واقع تمام فرمیں ایک قسم کی اور ایک جیسی شئے تیار کرتی ہیں۔اور وہ ایک دوسرے کا مکمل بدل ہوتی ہیں۔فرموں کی پیداوار کی طلب کی کراس لچک لامتناہی ہوتی ہے۔اس لئے صنعت میں ایک ہی قیمت پائی جاتی ہے۔اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ فرم کی اوسط آمدنی اور حاشیائی آمدنی ایک ہی اور یکساں ہوتی ہے۔

3. **آزادانہ داخلہ اور اخراج:** کوئی بھی فرم صنعت میں اپنی مرضی سے داخل ہوسکتی ہے۔اسی طرح کبھی بھی اور کسی بھی وقت پیداوار کو بند کر کے صنعت کو چھوڑ سکتی ہے۔ جب صنعت میں فرموں کے داخلہ اور اخراج پر کوئی پابندی نہ ہو تو ایسی صورت میں نئی فرموں کو صنعت میں اور کاروبار میں داخل ہونے میں مدد ملتی ہے جبکہ حالات موافق ہوتے ہیں اس سے مقابلہ اور مسابقت اونچی سطح پر پہنچتی ہے۔ جب تک ایک فرم کو غیر معمولی نفع یا معمولی نفع حاصل ہوتا رہتا ہے صنعت یا کاروبار میں قائم رہتی ہے۔اور جب نقصان ہونے لگتا ہے تو مارکٹ کو چھوڑ دیتی ہے۔

4. **عاملین پیدائش کی مکمل انتقال پذیری:** عاملین پیدائش ایک فرم سے دوسرے فرم کو منتقل ہونے کے لیے آزاد ہوتے ہیں۔اس سے فرموں کے کھلے داخلہ اور اخراج میں مدد ملتی ہے۔ عاملین جیسے زمین' محنت اور سرمایہ یا اصل ان پیداواری سرگرمیوں کی طرف منتقل ہوتے ہیں جہاں انھیں بھاری معاوضہ حاصل ہوتا ہے۔

5. **ٹرانسپورٹ لاگت کی عدم موجودگی:** پیداوار کی حمل ونقل کے اخراجات نہیں پائے جاتے۔اس لئے اشیاء کی قیمتیں ٹرانسپورٹ لاگت کی وجہ سے نہیں بدلتیں۔اور پوری مارکٹ میں شئے کی ایک ہی قیمت پائی جاتی ہے۔

6. **معیشت کی مکمل جانکاری:** یہ سمجھا جاتا ہے کہ تاجروں اور خریداروں کو بازاری سرگرمیوں سے متعلق مکمل واقفیت ہوتی ہے۔ ہر خریدار یا تاجر پیداوار کی قیمت جانتا ہے۔مکمل جامکاری کی عدم موجودگی میں یہ ممکن ہے کہ کچھ خریدار کسی شئے کو زیادہ قیمت پر خریدیں جبکہ وہی شئے کم قیمت پر دستیاب ہے۔

❖ **قیمت کا تعین (PRICE DETERMINATION):** جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ مکمل مسابقت کے تحت تاجر اور خریدار قیمت کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔صنعت' شئے کی قیمت کا فیصلہ کرتی ہے۔ شئے کی کُل طلب اور کُل رسد شئے کی قیمت کا تعین کرتی ہے۔ مارکٹ میں فروخت کے لئے لائی جانے والی اشیاء اور صارفین کی طلب کے درمیان ایک توازن قائم کرتی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ رسد اور طلب کی طاقتیں شئے کی قیمت کا تعین کرتی ہیں۔ حسب ذیل جدول اور ترسیم طلب اور رسد میں تبدیلی اور متوازن قیمت کو سمجھنے میں ہم کو مدد دیتا ہے۔

طلب اور رسد کا جدول

طلب شدہ مقدار (کیلوگرام میں)	رسد شدہ مقدار (کیلوگرام میں)	قیمت (روپیوں میں)
60	20	1
50	30	2
40	40	3
30	50	4
20	60	5

❖ اوپر کا جدول طلب اور رسد کو بتاتا ہے۔ قیمت میں تبدیلی ہمیشہ طلب اور رسد میں تبدیلی لاتی ہے جب قیمت میں اضافہ ہوتا ہے تو طلب کی مقدار گھٹتی ہے۔اسکے معنی یہ ہیں کہ قیمت اور طلب شدہ مقدار میں منفی تعلق ہوتا ہے جبکہ قیمت اور رسد میں مثبت تعلق ہوتا ہے۔اوپر کے ٹیبل سے صاف ظاہر ہے کہ جب شئے کی قیمت ایک روپیہ ہے تو مارکٹ طلب 60 کیلوگرام اور رسد 20 کیلوگرام ہے۔ جب قیمت بڑھ کر 2 روپئے ہوتی ہے تو رسد میں 30 کیلوگرام کا اضافہ ہوتا ہے اور طلب گھٹ کر 50 کیلوگرام ہوجاتی ہے اگر قیمت بڑھ کر پانچ روپئے ہوتی ہے تو رسد میں 60 کیلوگرام تک کا اضافہ ہوتا ہے جبکہ طلب گھٹ کر 20 کیلوگرام ہوجاتی ہے۔ جب طلب کم ہوتی ہے تو

قیمت متوازن قیمت کی جانب گھٹنے لگتی ہے۔ جب قیمت تین روپیہ ہوتی ہے تو طلب اور رسد دونوں 40 کیلوگرام ہیں۔ یہ قیمت متوازن قیمت کہلاتی ہے

❖ **نامکمل مسابقت IMPERFECT COMPETITION:** تاجروں کی تعداد کے لحاظ سے نامکمل مسابقت کی چار قسموں میں زمرہ بندی کی جاتی ہے (1) اجارہ داری (2) اجارہ دارانہ مسابقت (3) چنداجارہ اور (4) دواجارہ

❖ **اجارہ داری (Monopoly):** مکمل مسابقت کے مقابلہ میں اجارہ داری ایک بالکل ہی مختلف بازار ہے۔ اجارہ داری کو انگلش میں (Monopoly) کہتے ہیں۔ اس لفظ میں 'Mono' کے معنی واحد یا ایک کے ہیں اور 'Poly' کے معنی تاجر کے ہیں۔ اجارہ داری (Monopoly) وہاں پائی جاتی ہے جہاں ایک واحد فرم کسی شئے کو تیار اور فروخت کرتی ہے جس کے بازار میں قریبی بدل نہ پائے جاتے ہوں۔ بلاس (Bilas) کے الفاظ میں ''اجارہ داری اس بازاری صورت حال کی نمائندگی کرتی ہے جہاں کسی شئے کا واحد تاجر ہوتا ہے جس کے بازار میں قریبی بدل اشیاء نہ ہوتی ہوں۔ یہ واحد تاجر نہ تو کسی سے متاثر ہوتا ہے نہ ہی معیشت میں فروخت کی جانے والی دوسری اشیاء کی قیمتوں اور پیداوار کو متاثر کرتا ہے''۔ اجارہ داری کے قیام کے لئے تین شرائط ضروری ہیں، وہ ہیں: 1. کسی پیداوار کا ایک واحد تاجر ہو۔ 2. پیداوار کی قریبی بدل اشیاء نہ پائی جائیں۔ 3. صنعت میں داخلہ اور اخراج پر سخت پابندیاں ہوں۔

❖ **چنداجارہ:** چنداجارہ کو انگریزی زبان میں (Oligopoly) کہتے ہیں۔ یہ اصطلاح یونانی زبان کے دو الفاظ سے اخذ کی گئی ہے۔ "Oligoi" کے معنی چند اور "Pollein" کے معنی فروخت۔ اس طرح چنداجارہ (Oligopoly) وہ بازاری حالت ہے جہاں کسی متجانس یا متفرق شئے کو تیار کرنے والوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ اس قسم کی مارکٹ کو ''چند کے درمیان مسابقت'' بھی کہتے ہیں۔ صنعت میں ہر تاجر دوسرے تاجروں پر راست اثر انداز ہوتا ہے۔ چنداجارہ کی حسب ذیل خصوصیات ہیں۔

1. پیداوار کے بہت کم تاجر 2. ایک دوسرے پر انحصار 3. اجارہ داری اختیار کی موجودگی
4. قیمت میں سختی کی موجودگی 5. تشہیر پر زیادہ اخراجات

❖ **دواجارہ:** دواجارہ (Duopoly)، چنداجارہ کی ایک قسم ہے۔ اس قسم کی مارکٹ میں صرف دو تاجر کسی شئے کو تیار اور فروخت کرتے ہیں۔ اس کو محدود اجارہ (Oligopoly) بھی کہتے ہیں۔ پیدا کنندے جو مال تیار کرتے ہیں یا تو وہ متجانس ہوتا ہے یا پھر متفرق۔ چونکہ دو ہی پیدا کنندے ہوتے ہیں اس لئے ہر دو جانتے ہیں کہ ان کا کوئی بھی فیصلہ دوسرے کو متاثر کرسکتا ہے اس قسم کی مارکٹ میں رقابت اور گٹھ جوڑ ہر دو ممکن ہے۔

❖ دواجارہ، چنداجارہ کی ایک قسم ہے۔ اس مارکٹ میں صرف دو تاجر ہوتے ہیں۔ وہ کاروباری فیصلے یا تو آزاد لیتے ہیں یا پھر مل کر۔

دواجارہ (Duopoly) یونانی الفاظ (Duoayi) معنی دو اور (Polein) معنی فروخت سے ماخوذ ہے۔ یہ ایک چنداجارہ کی مخصوص شکل ہے۔ جہاں مارکٹ میں صرف دو پیدا کنندے پائے جاتے ہیں۔ عام طور پر جہاں مارکٹ میں دو تاجر کنٹرول اور پورا اختیار رکھتے ہیں وہ دواجارہ کی مثال ہے۔ ہ چنداجارہ کی آسان قسم ہونے کی بنا پر صنعتی تنظیم میں اس کا سب سے زیادہ تجزیہ اور مطالعہ کیا جاتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

-1 پہلے ماہر معاشیات کا نام بتایئے جس نے طلب کی لچک پذیری کی تعریف کی ہے۔

(1) آدم اسمتھ (2) مارشل (3) جے۔بی۔سے (4) کینس

2- طلب کی لچک پذیری کو یہ بھی کہا جاتا ہے۔
(1) قیمت طلب کی لچک پذیری (2) آمدنی طلب کی لچک پذیری (3) چیلپائی طلب کی لچک پذیری (4) ان میں سے کوئی نہیں
3- مکمل لچک دار طلب کی صورت میں طلب کی لچک پذیری یہ ہوتی ہے۔
(1) صفر (2) بے حد (3) ایک کے برابر (4) اکائی سے کم
4- جب طلب کی لچک پذیری اکائی کے برابر ہوتی ہے تو طلب ایسی ہوتی ہے۔
(1) مکمل غیر لچکدار (2) مکمل لچک دار (3) اکائی لچکدار (4) اکائی سے کم
5- حقیقی دنیا میں طلب کی لچک پذیری کیسی ہوتی ہے۔
(1) اکائی سے زائد (2) اکائی سے کم (3) دونوں 1 اور 2 (4) ان میں سے کوئی نہیں
6- اشیاء بدل کی طلب کی لچک پذیری ایسی ہوتی ہے۔
(1) منفی (2) مثبت (3) اکائی (4) اکائی سے کم
7- اگر آمدنی میں تبدیلی طلب میں کوئی تبدیلی کی رہنمائی نہیں کرتی ہے تو آمدنی کی لچک پذیری ایسی نہیں ہوتی ہے۔
(1) مثبت (2) منفی (3) اکائی سے زائد (4) اکائی سے کم
8- کن اشیاء سے چلیپائی طلب کی لچک پذیری کے تصور کی تشریح کی جاتی ہے۔
(1) اشیاء بدل (2) اعلیٰ اشیاء (3) متعلقہ اشیاء (4) تکمیلی اشیاء
9- تکمیلی اشیاء کی چلیپائی طلب کی لچک پذیری ایسی ہوتی ہے۔
(1) منفی (2) مثبت (3) لچکدار (4) غیر لچکدار
10- اگر قیمت میں کمی یا اضافہ کے باوجود کل خرچ برقرار رہتا ہے تو طلب کی لچک پذیری یہ ہوتی ہے۔
(1) اکائی (2) اکائی سے کم (3) اکائی سے زائد (4) بے حد
11- کس ماہر معاشیات نے طلب کی لچک پذیری کی پیمایش کا کل خرچ کا طریقہ پیش کیا۔
(1) جے۔آر۔ہکس (2) آدم اسمتھ (3) مارشل (4) جے۔بی۔سے
12- اگر کسی شیے کے کئی استعمالات ہوتے ہیں تو اس کی طلب ایسی ہوتی ہے۔
(1) غیر لچکدار (2) لچکدار (3) کم لچکدار (4) نسبتی لچکدار
13- طلب کی لچک پذیری کو کس سے متعین کیا جاتا ہے۔
(1) صرف کی سطح (2) آمدنی کی سطح (3) قیمت کی سطح (4) پیداوار کی سطح
14- قیمت میں تبدیلی کے نتیجہ میں طلب کی شرح تبدیلی کو یہ کہتے ہیں۔
(1) آمدنی لچک پذیری (2) طلب کی لچک پذیری (3) چلیپائی کی طلب کی لچک پذیری (4) متبادل لچک پذیری
15- جب قیمت میں تبدیلی ہوتی ہے تو طلب میں بھی تبدیلی ہوتی ہے طلب کی اس خاصیت کو یہ کہا جاتا ہے۔
(1) قیمت طلب کی لچک پذیری (2) آمدنی طلب لچک پذیری (3) چلیپائی طلب کی لچک پذیری (4) متبادل لچک پذیری
16- اگر شیے کی قیمت میں 10% کمی سے طلب میں 20% اضافہ ہوتا ہے تو ایسی طلب ہوتی ہے۔
(1) غیر لچکدار (2) مکمل لچکدار (3) لچکدار طلب (4) اکائی لچکدار طلب

-17 اگر قیمت میں تبدیلی کے باوجود مقدار طلب برقرار رہتی ہے تو طلب کی لچک پذیری یہ رہتی ہے۔

(1) ایک (2) ایک سے کم (3) ایک کے برابر (4) صفر

-18 جب خط طلب OY خط کے متوازی رہتا ہے تو یہ پیش کرتا ہے۔

(1) اکائی سے زائد طلب (2) نسبتی لچکدار طلب (3) مکمل غیر لچکدار طلب (4) کم لچکدار طلب

-19 اجارہ دار خریدار کو کیا نہیں چھوڑتا ہے۔

(1) نفع صارف (2) نقصان (3) کم فائدہ (4) زائد فائدہ

-20 جب خط طلب OX خط کا افقی رہتا ہے تو طلب کی لچک پذیری یہ ہوتی ہے۔

(1) اکائی سے زائد (2) اکائی سے برابر (3) بے حد (4) اکائی سے کم

جوابات

1-2	2-1	3-2	4-3	5-2	6-2	7-2	8-3	9-3	10-1
11-3	12-2	13-3	14-2	15-1	16-3	17-3	18-3	19-1	20-3

6. تقسیم کا نظریہ

آمدنیوں کی تقسیم، قیمت کا تعین کرنے والے عوامل، لگان، محنت، سود اور منافع

❖ تقسیم کا نظریہ قومی آمدنی میں ہر عامل کے حصہ کی اہمیت کی وضاحت کرتا ہے عاملین کے جملے معاوضوں کو یکجا کیا جاتا ہے تو یہ قومی آمدنی ہے۔ جو ان عاملین کے مالکین کی آمدنی کو بھی بتاتی ہے۔ عام طور پر محنت جو تمام دولت کا سرچشمہ ہے قومی آمدنی میں اس کا سب سے بڑا حصہ ہوتا ہے۔

❖ چیا پمن (Champan) کے مطابق، **''تقسیم یہ بتاتی ہے کہ ایسے ایجنٹ یا انا یجنٹس کے مالکین، جو عمل پیداوار میں سرگرم رہتے ہیں۔ سماج کی جانب سے پیدا کردہ دولت میں اپنا حصّہ پاتے ہیں۔''**

❖ **آمدنیوں کی تقسیم DISTRIBUTION OF INCOME:** آمدنی کی تقسیم کی دو قسمیں ہیں۔

1) عملی تقسیم 2) شخصی تقسیم

1. **عملی تقسیم:** آمدنی یا دولت کی چار عاملین پیدائش زمین، محنت، اصل اور تنظیم کے درمیان تقسیم عملی تقسیم کہلاتی ہے۔ یہ عمل پیدائش میں عاملین کو انکے رول کے لئے ادا کئے جانے والے معاوضوں سے تعلق رکھتی ہے۔ بعض صورتوں میں ایک فرد ہی تمام چار عاملین کو سربراہ یا سپلائی کرنے والا ہوسکتا ہے۔ لہٰذا عملی تقسیم یہ بتاتی ہے کہ ایک عامل پیدائش کو کس قدر معاوضہ لگان، اُجرت، سود، اور منافع کی شکل میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس میں اس بات کا مطالعہ نہیں کیا جاتا کہ ایک فرد کُل کتنی آمدنی کماتا ہے۔ عملی تقسیم کا دو شکلیں ہیں۔

i) جزوی تقسیم ii) کُلّی تقسیم

i) جزوی تقسیم: جزوی تقسیم یہ سمجھاتی ہے کہ کسطرح عاملین پیدائش کی قیمتوں کا تعین عمل میں آتا ہے مثلاً اس میں یہ مطالعہ کیا جاتا ہے کہ محنت کی شرح اُجرت کا تعین ہوتا کیسے ہے؟

ii) کُلّی تقسیم: کُلّی تقسیم، قومی آمدنی میں عاملین پیدائش کے حصّوں کی تشریح کرتی ہے۔ مثلاً قومی آمدنی میں محنت کا حصّہ۔

2. **شخصی تقسیم آمدنی:** شخصی تقسیم آمدنی کا مطلب کسی ملک کی آمدنی یا دولت کی اسکے عوام کے درمیان تقسیم ہے۔اس میں یہ مطالعہ کیا جاتا ہے کہ آمدنی یا دولت کس طرح افراد کے درمیان تقسیم ہوئی ہے۔ یہ تقسیم مطالعہ کرتی ہے کہ ایک فرد کتنا کماتا ہے۔لیکن یہ نہیں دیکھا جاتا کہ یہ دولت کس طرح کمائی گئی ہے۔یا کن کن شکلوں میں کمائی گئی ہے۔شخصی تقسیم کے مطالعہ سے آمدنی کی تقسیم میں عدم مساوات کے اسباب کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔

❖ **عامل کی قیمت کی تعین DETERMINATION OF FACTOR PRICE:** عامل پیداوار طلب اور رسد اس کی قیمت کا تعین کرتی ہے کسی بھی عامل پیدائش کی طلب کا انحصار حسب ذیل عناصر پر ہوتا ہے۔

1) کسی بھی عامل پیدائش کی طلب، ماخوذ طلب ہوتی ہے۔اسکا انحصار ان اشیاء کی طلب پر ہوتا جو یہ عامل تیار کرتا ہے۔
2) عامل کی قیمت اسکی طلب کو متعین کرتی ہیں۔
3) کسی بھی عامل کی طلب دیگر عاملین یا امدادی عاملین کی قیمتیں متعین کرتی ہیں۔
4) عامل کی طلب کو تکنیکی تبدیلیاں متعین کرتی ہیں، مثال کے طور پر ٹکنالوجی میں ترقی یا اضافہ محنت کی طلب کو کم کرتی ہے مثلاً: کمپوٹرائزیشن۔
5) عامل کا پیمانہ حاصل اسکی طلب کو متعین کرتا ہے۔کسی عامل کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے جب اسکی پیداوار بڑھتی ہے۔

کسی بھی عامل مثلاً محنت کی رسد کا انحصار حسب ذیل عناصر پر ہوتا ہے۔

1) آبادی کا سائز اور عمروں کا تناسب۔ 2) عامل پیدائش کی انتقال پذیری۔ (محنت)
3) عامل پیدائش کی استعداد۔ (محنت) 4) جغرافیائی حالات
5) اُجرت بھی عامل کی رسد کو متعین کرتی ہے۔ 6) آمدنی

❖ **حاشیائی پیداآوری کا نظریہ MARGINAL PRODUCTIVITY THEORY:** تقسیم کا حاشیائی پیداآوری نظریہ، عاملین کی قیمتوں کا ایک عام نظریہ ہے جسکو کسی بھی عامل پیدائش کی قیمت کے تعین میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جے۔بی۔کلارک، نے اس نظریہ کو باقاعدہ طور پر پیش کیا۔اس نظریہ کے مطابق کسی بھی عامل پیدائش کا معاوضہ اسکی حاشیائی پیداوآری کے مساوی ہوگا۔اس نظریہ میں اس مفروضہ کو مانا جاتا ہے کہ عاملین پیدائش کی مارکٹ میں مکمل مسابقت پائی جاتی ہے۔

❖ **لگان RENT:** چار عاملین پیدائش میں زمین سب سے زیادہ اہم عامل ہے لیکن اس کے باوجود دیگر عاملین کے برخلاف زمین کی رسد کی قیمت نہیں ہوتی۔زمین کے استعمال کے لئے جو معاوضہ ادا کیا جاتا ہے اس کو لگان کہتے ہیں۔عام بول چال میں لفظ لگان کرایہ یا بھاڑہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

❖ ریکارڈو (Ricardo)، بنہم (Benham)، بولڈنگ (Boulding)، مارشل (Marshall) اور جون رابن سن (Joan Robinson) وغیرہ نے لگان کی مختلف انداز سے تشریح کی ہے۔

❖ **معاہدہ لگان (Contract Rent):** عام طور پر زمن، بلڈنگ، سواری یا گاڑی کے ایک مدت یا وقت کے استعمال کے لئے ایک طے شدہ معاہدہ کے تحت جو قیمت یا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے اس کو معاہدہ لگان (Contract Rent) کہتے ہیں۔

مثلاً: ایک مالک مکان کو کرایہ دار ماہانہ جو رقم ادا کرتا ہے۔کسی گیاریج کے لئے فی دن ادائیگی، سیکل کا فی گھنٹہ 12 روپئے کرایہ وغیرہ معاہدہ لگان ہے۔

❖ **معاشی لگان (Economic Rent):** کلاسیکی ماہرین معاشیات معاشی لگان کی اصطلاح کو صرف زمین کے استعمال کے لئے ادا کئے جانے والے معاوضہ کے طور پر استعمال کئے ہیں معاشی لگان دراصل کسی معین عامل کو اس کی موقعتی لاگت سے زیادہ ادا کیا جانے والا معاوضہ ہے۔ معاشی لگان کے تصور کو دو مختلف طریقوں سے سمجھا یا جا سکتا ہے۔

1) ریکارڈو کا لگان کا نظریہ۔ 2) جدید لگان کے نظریات۔

❖ **ریکارڈو کے لگان کا نظریہ (Ricardian Rent Theory):** انیسویں صدی کے کلاسیکی انگلش معاشی ماہر معاشیات ڈیوڈ ریکارڈنے لگان کا مشہور کلاسیکی نظریہ پیش کیا ڈیوڈ ریکارڈو نے لگان کی تعریف اس طرح کی۔

❖ ''لگان زمین کی پیداوار کا وہ حصہ ہے جو مالک زمین کو زمین کی حقیقی اور غیر قانونی قوتوں کے استعمال کے لئے ادا کیا جاتا ہے۔''

❖ ریکارڈو کے خیال میں لگان اعلیٰ درجہ کی زمین اور حاشیائی زمین کی پیداوار کا فرق ہے۔ حاشیائی زمین یا آخری درجہ کی زمین بے لگان زمین کہلاتی ہے۔ متفرق لگان کا تصور کاشت وسیع اور کاشت عمیق ہر دو کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وسیع کاشت کا مطلب زیادہ سے زیادہ زمینات کے رقبہ استعمال کر کے کاشت کرنا اور عمیق کاشت کا مطلب اتنی ہی رقبہ والی یا ایک ہی رقبہ والی زمین پر زیادہ سے زیادہ محنت اور اصل استعمال کر کے کاشت کرنا ہے۔

❖ بہ حیثیت مجموعی' ایک معیشت کے لئے لگان ایک متفرق فاضل بچت سمجھا جاتا ہے جو زمینات کی زرخیزی میں فرق کی وجہ سے وجود میں آتا ہے۔ اس لئے یہ پیداوار کی پیدائشی لاگت میں شامل نہیں ہوتا۔ لگان کا نظریہ مکمل مسابقت کے مفروضہ پر قائم ہے۔ جہاں ایک اکائی عامل کی پیدائش لاگت اسکی آمدنی یا قیمت کے مساوی ہوتی ہے۔

❖ **قلت لگان (Scarcity Rent):** پروفیسر مارشل نے طلب اور رسد کی بنیاد پر قلت لگان کے تصور کی تشریح کی ہے۔ عام طور پر زمین کی طلب بالواسطہ یا ماخوذ طلب ہوتی ہے۔ اگر آبادی میں بے تحاشہ اضافہ ہو تو زمین کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے اور اسکے نتیجہ میں اسکی قیمت بھی بڑھتی ہے۔ زمین سے حاصل ہونے والی وہ فاضل آمدنی جو زمین کی قیمت سے زیادہ ہوتی ہے قلت لگان ہے۔
چونکہ زمین کی رسد معین اور غیر لچکدار ہوتی ہے۔ اس لئے زمین کی طلب زمین کی قیمت کو متاثر کرتے ہوئے لگان کو متعین کرتی ہے ۔ لہٰذا زمین کی کسی بھی عامل کی رسد کی قلت کی وجہ سے لگان وجود میں آتا ہے۔

❖ **مثل لگان (Quasi Rent):** مثل لگان کا تصور سب سے پہلے معاشیات میں الفریڈ مارشل نے پیش کیا مارشل کے مطابق مثل لگان، مشینوں اور انسان کی تیار کردہ دیگر ساز و سامان سے حاصل کردہ آمدنی ہے۔ یہ عاملین پیدائش کی قیمتوں سے زیادہ حاصل ہونے والی آمدنی کو بتاتا ہے۔

❖ انسان کے تیار کردہ آلات، ساز و سامان، مشنری، بلڈنگ، وغیرہ کی قلیل مدت میں رسد ان کی طلب کے بہ نسبت غیر لچکدار ہوتی ہے۔ اگر قلیل مدت میں ان کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے تو ان کی رسد کے غیر لچکدار ہونے کے سبب ان کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح کی فاضل آمدنی یا مثل لگان طویل مدت میں غائب ہو جاتا ہے۔

❖ **اُجرت WAGES:** کسی محنت کس کو اس کی جسمانی یا دماغی محنت کے صلہ میں دیئے جانے والے معاوضہ کو اُجرت کہتے ہیں۔ اُجرت صرف جسمانی محنت کا ہی معاوضہ نہیں بلکہ دماغی محنت کا صلہ بھی ہوتا ہے۔

❖ بنہم (Benham) اُجرت کی یوں تعریف کرتا ہے۔ کسی مزدور یا ملازم کو اس کی خدمات کے لئے اُجرت کی جانب سے ایک معاہدہ کے تحت ادا کی جانی والی رقم اُجرت ہے۔

❖ **اُجرتوں کا چار مختلف شکلوں میں تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ وہ ہیں۔**

1) زریا اُجرتیں یا علامتی اُجرتیں 2) حقیقی اُجرتیں 3) کیام کے مطابق اُجرت 4) وقتی اُجرت

1. **زری اُجرت (Money Wages):** عمل پیدائش میں مزدور اپنی دماغی یا جسمانی خدمات کے صلہ میں جو رقم ادا کی جاتی ہے اس کو زری اُجرت کہتے ہیں جیسے۔ 50 روپئے فی یوم یا 2000 روپئے فی ماہ وغیرہ۔
2. **حقیقی اُجرت (Real Wages):** حقیقی اُجرتیں، زری اُجرتوں کی قوت خرید کو بتاتی ہیں جو ایک محنت کش کو ملتی ہیں۔ حقیقی اُجرتیں اشیاء اور خدمات کی شکل میں ہوتی ہیں جن کو ایک محنت کش اپنی زری اُجرتوں کی مدد سے خرید سکتا ہے۔ حقیقی اُجرت اونچی سمجھی جاتی ہے اگر ایک محنت کش اپنی دی ہوئی آمدنی سے اشیاء اور خدمات کی زیادہ مقدار حاصل کرسکتا ہے۔
3. **کام کے مطابق اُجرتیں:** مزدوروں کو اگر اُجرتیں ٹھیکہ یا کام کی مقدار کے لحاظ سے ادا کی جائیں تو کام کے مطابق اُجرتیں کہلاتی ہیں۔ یہاں محنت کشوں کی مہارت اور تجربہ کے لحاظ سے اُجرتوں کا یقین ہوتا ہے۔

مثال: ایک موچی کو ایک جوڑی جوتا کی تیاری کے لئے 200 روپئے یا ایک پینٹر کو ایک مربع میٹر دیوار کی پینٹ کے لئے 25 روپئے وغیرہ۔

4. **وقتی اُجرتیں:** اگر مزدوروں کو وقت کی بنیاد پر اُجرتیں ادا کی جارہی ہیں تو یہ وقتی اُجرتیں کہلائے گی۔ یہ اُجرتیں فی یوم یا ہفتہ، ماہ یا سال کے لحاظ سے ادا کی جاسکتی ہیں۔ **مثال:** ایک بینک کے ملازم کو فی ماہ 10,000 روپئے تنخواہ۔

❖ **سود INTEREST:** عام آدمی کے لئے سود کا مطلب وہ رقم ہے جو ایک قرض لینے والا قرض دینے والے کو قرض کا کچھ فیصد فی سال کے طور پر ادا کرتا ہے علم معاشیات میں سود سے متعلق وقتاً فوقتاً مختلف نظریات پیش کئے جاتے رہے ہیں۔ عام طور پر معاشیات میں اصل کے استعمال کے معاوضہ کو سود سمجھا جاتا ہے، دوسرے الفاظ میں سود، اصل کی قیمت جو اصل دار کو قومی آمدنی میں اس کے حصہ کے طور پر ادا کیا جاتا ہے۔

❖ **سود کے تصورات (Concepts of Interest):** سود کے دو تصورات ہیں خام سود اور خالص سود۔

1. **خام سود (Gross Interest) :** قرض لینے والا، قرض دینے والے کو اصل رقم کے علاوہ جو رقم زائد ادا کرتا ہے وہ خام سود ہے۔ خام سود میں حسب ذیل اجزاء شامل ہیں

A. **نقد سود یا خالص سود (Net Interest)** عمل پیدائش میں اصل یا زر کی خدمات کے لئے ادا کیا جانے والا معاوضہ خالص سود ہے۔ یہی معاشی نقطہ نظر سے اصل سود ہے۔

B. **خطرہ مول لینے کا انعام (Reward for Risk Taking):** مارشل اس خطرہ کو دو قیمتوں میں تقسیم کیا وہ کاروباری خطرہ اور شخصی خطرہ ہیں۔ کاروباری خطرہ اصل کی پیداواری کی طلب اور قیمت میں اُتار چڑھاؤ سے تعلق رکھتا ہے۔
شخصی خطرہ بد دیانتی: قرض لینے والے کی قرض واپس کرنے کی عدم صلاحیت وغیرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے ساہوکاران خطرات کی تلافی کے لئے زائد رقم وصول کرتا ہے۔

C.: **زحمت کا انعام (Reward for Inconvenience0):** قرض دینے والا جب قرض دیتا ہے تو کئی مشکلات اور تکالیف اس کو اٹھانی پڑتی ہیں۔ جو ہیں:

A) قرض دینے والا اپنی رقم وقت پر واپس حاصل نہیں کرسکتا ہے۔

B) قرض دینے والا جب تک اس کی قرض کی رقم واپس نہیں مل جاتی رقم کے استعمال سے قاصر رہتا ہے۔

C) قرض دینے والا رقم اور نقدی ہاتھ میں نہ ہونے کی وجہ سے کئی ایک موزوں اور موافق مواقع کھو دیتا ہے۔

اس طرح سے جن خطرات کا وہ سامنا کرتا ہے۔ان کے صلے میں ان سے سود لیا جانا چاہئے۔

D. انتظام کا معاوضہ (Reward for Management):قرض دینے والا قرض کے لین دین کا حساب کتاب رکھتا ہے۔وہ اکاؤنٹ کتابیں خریدتا ہے۔قرض کی وصولیابی کے لئے لوگوں کو یا اسٹاف کو مقرر کرتا ہے۔بعض اوقات قرضوں کی وصولی کے لئے اس کو قانونی چارہ جوئی بھی کرنی پڑتی ہے۔

اس قرض دینے والے کو ان تمام انتظامی اخراجات کی پابجائی کے لئے کچھ زائد رقم وصولی کرنی پڑتی ہے۔

❖ **خام سود** = خالص سود + (خطرہ کا انعام + زحمت کا انعام + انتظام کا معاوضہ)

2. خالص سود (Net Interest):عمل پیدائش میں اصل استعمال کا معاوضہ خالص سود ہے۔وہ رقم جو سرمایہ فراہم کرنے والے کو صرف سرمایہ کے استعمال کے لئے ادا کی جاتی ہے۔خالص سود ہے،حکومتی بانڈس،سیکورٹیز اور قرضوں پر جو سود ادا کیا جاتا ہے خالص سود ہے۔اگر اصل میں کھلی اور آزادانہ انتقال پذیر ہو تو ہر جگہ خالص سود یکساں رہے گا۔

خالص سود = خام سود - (خطرہ کا انعام + زحمت کا انعام + انتظام کا معاوضہ)

❖ **منافع PROFITS**: عام طور پر پیدائش لاگت سے زیادہ آمدنی کو نفع کہتے ہیں۔منافع آجر یا پیدا کنندہ کا معاوضہ ہے جو وہ عمل پیدائش میں اپنی تنظیمی خدمات کے بدلے پاتا ہے۔تمام عاملین پیدائش کے معاوضے،لگان،اُجرت اور سود کی ادائیگی کے بعد آجر کے پاس باقی بچ رہنے والی آمدنی منافع ہے۔

❖ **منافع کے تصورات (Concepts of Profit)**: عام طور پر لفظ نفع دو مختلف تصورات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

1. خام نفع اور خالص نفع۔ 2. معمولی نفع اور غیر معمولی نفع۔

1. خام نفع (Gross Profit):خام نفع کُل آمدنی اور کُل پیداواری لاگت کے درمیان فرق ہے۔اس میں حسب ذیل اجزاء شامل ہیں۔

1. آجر کی فراہم کردہ زمین کا لگان۔
2. آجر کی جانب سے لگائے گئے خود اس کے سرمایہ کا سود۔
3. آجر کی انتظامی محنت کی اُجرت۔
4. سامان اصل جیسے مشنری اور دیگر اثاثہ جات ہر فرسودگی اخراجات اور انشورنس خرچ وغیرہ۔

یہ تمام مضمر لگان،اُجرت،سود،اخراجات فرسودگی اور انشورنس خرچ وغیرہ خام نفع میں شامل رہتے ہیں اور خام نفع کا حصہ ہیں۔

خام نفع = خالص نفع + (مضمر لگان + مضمر اُجرت + مضمر سود + اخراجات فرسودگی + انشورنس خرچ)

2. خالص نفع (Net Profit): خالص نفع منتظم کی تنظیمی خدمات اور صلاحیت کا انعام ہے۔وہ حسب ذیل خدمات کے صلہ میں نفع پاتا ہے۔

1. خطرہ برداشت کرنے کا صلہ: خالص نفع ناقابل بیمہ خطرہ اور غیر یقینی کی صورت کا مقابلہ کرنے کا معاوضہ ہے۔

2. **تال میل کا معاوضہ:** نفع عمل پیدائش میں عاملین کے درمیان صحیح تناسب اور موذوں باہمی ربط پیدا کرنے کے لئے ادا کیا جانے والا معاوضہ ہے۔

3. **مارکیٹنگ خدمات کا صلہ:** منتظم کو منافع اس کی اس قابلیت اور صلاحیت کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ اشیاء کی تیاری کے لئے عاملین کی خدمات حاصل کرتا ہے اور اپنی تیار کردہ اشیاء کو دوسروں کے مال سے بہتر طور پر فروخت کرتا ہے۔

4. **ایجادات کا معاوضہ:** خالص نفع ایجادات۔نئی پیداوار۔نئے طریقے پیدائش۔قدرتی وسائل کے متبادل استعمالات۔وغیرہ کی دریافت وغیرہ کا صلہ ہے۔

5. **غیر متوقع نفع:** بعض وقت غیر متوقع نفع،قدرتی آفات،جنگ،مصنوعی قلت وغیرہ کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔یہ بھی خام نفع کا حصہ ہے۔

خالص نفع = خام نفع - (مضمر لگان + مضمر اُجرت + مضمر سود + اخراجات فرسودگی + انشورنس خرچ)

3. معمولی نفع (Nomral Profits)

وہ کم سے کم معاوضہ جو ایک فرم کو صنعت میں برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے اس کو معمولی نفع کہتے ہیں۔ایسا نفع انتظامی خدمات کے لئے ادا کیا جاتا ہے۔معمولی نفع پیداوار کی لاگت یا اشیاء کی قیمتوں میں شامل رہتا ہے۔معمولی نفع یا حقیقی نفع ایک طویل مدتی صورت ہے۔

4. ''غیر معمولی نفع (Supernormal Profits)

غیر معمولی نفع بازاری اتار چڑھاؤ کی وجہ سے وجود میں آتا ہے قلیل مدت میں ایک فرم کو غیر معمولی نفع اس وقت حاصل ہوتا ہے جب اس کی آمدنی اس کی پیداوار کی لاگت سے زیادہ ہوتی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) مثلِ لگان کا تصور سب سے پہلے کس نے پیش کیا۔

(1) آدم اسمتھ (2) الفرڈ مارشل (3) کارل مارکس (4) ریکارڈو

(2) کسی محنت کے صلہ میں دیئے جانے والے معاوضہ کو کہتے ہیں؟

(1) تنظیم (2) سود (3) اجرت (4) سرمایہ

(3) اجرت کا کتنی شکلوں میں تجزیہ کیا جاسکتا ہے؟

(1) چار (2) دو (3) پانچ (4) چھ

(4) کونسی اجرت زری قوتِ خرید کہلاتی ہے؟

(1) زری اجرت (2) حقیقی اجرت (3) غیر حقیقی اجرت (4) یہ تمام

(5) کس نے کہا کہ ''کسی مزدور یا ملازم کو اس کی خدمات کے لئے اجرت سے ایک کے تحت ادا کی جانے والی رقم اجرت کہلاتی ہے''۔

(1) آدم اسمتھ (2) بنہم (3) کارل مارکس (4) بولڈنگ

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-2	5-2

7. معشیت کے اقسام

سرمایہ درانہ نظام، اشتراکی نظام اور مخلوط نظام معیشت

❖ **ترقی یافتہ معیشتوں کی خصوصیات (Characteristics of Developed Economies)**: ترقی یافتہ معیشتوں کے معاشی پہلوؤں سے مراد معاشی نمو کی اونچی سطح، فی کس آمدنی، خام گھریلو پیداوار، معیار زندگی، صرف پیداوار دوسری طرف غیر معاشی عوامل جیسے حیات کی توقع شرح خواندگی کم شرح پیدائش، کم شرح اموات، طفلی اموات کی کم شرح زچہ اموات کی کم شرح، اور دیگر سماجی عوامل ملک کی معاشی نمو میں بڑا رول ادا کرتے ہیں۔

❖ فی کس GNI کی بنیاد پر ہر معیشت کو کم آمدنی درمیانی آمدنی (ذیلی تقسیم جیسے نچلا متوسط اور اوپر کا متوسط) اور اونچی آمدنی میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔ آمدنی درجہ بندی ہر سال یکم جولائی کو ترتیب دی جاتی ہے۔ یہ سرکاری تجزیاتی درجہ بندیاں عالمی بینک کے مالیاتی سال کے دوران مقرر کی جاتی ہے (مالیا سال 30 جون کو ختم ہوتا ہے) عالمی بینک کی رپورٹ (2014) کے مطابق جس کا عنوان "Risk Opportunity Managing Risk for Development" ہے، دنیا کی معیشتوں کو فی کس GNI (ڈالر) قدر کی بنیاد پر چار قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

i) کم آمدنی معیشت US$1035 یا اس سے کم ii) نچلی متوسط آمدنی معیشت 4085- US $ 1036

iii) اونچی متوسط آمدنی معیشت US$4086-us$12615 iv) اعلیٰ آمدنی معیشت US$12616 اور زیادہ

❖ ایک ترقی یافتہ معیشت کی خصوصیات یہ ہیں کہ اصل کے وسائل میں اضافہ، محنت کی صلاحیت میں بہتری تمام میدانوں میں پیداوار کی بہتر تنظیم، ذرائع آمدورفت اور کمیونیکشن کی ترقی، بینکوں اور دیگر مالی اداروں کی ترقی، شہر یانہ اور معیار زندگی میں اضافہ معیار تعلیم میں بہتری، حیات کی توقع میں اضافہ زیادہ فرصت اور زیادہ تفریحی سہولتیں، اور لوگوں کے ذہنوں کا وسیع ہونا وغیرہ وغیرہ مختصر یہ کہ معاشی ترقی غریبی کی روک کو توڑ کر معیشت کو خودکار بناتی ہے جس کی وجہ سے معاشی نمو کا عمل خود منفی ہو جاتا ہے۔

ترقی یافتہ ممالک اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں:

❖ **صنعتی شعبہ کی اہمیت (Significancer of Industrial Sector)**: دنیا میں اکثر ترقی یافتہ ممالک صنعتی شعبہ کی ترقی کو زیادہ اہمیت دیئے ہیں۔ یہ ممالک قومی آمدنی کو بیش ترین کرنے اور بے روزگار افراد کو روزگار فراہم کرنے کے لئے تمام پیداواری وسائل کو کام میں لانے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں جہاں تک قومی آمدنی می شعبہ واری حصوں کا تعلق ہے یہ ممالک اپنی قومی آمدنی کا ایک معتد بہ حصہ غیر زرعی شعبوں سے حاصل کرتے ہیں جن میں صنعت تجارت ٹرانسپورٹ، اطلاعات و معلومات اور دیگر خدمات شامل ہیں۔ مثلاً uk عام طور پر اپنی قومی آمدنی کا 50% صنعتی شعبہ سے 21% حمل ونقل اور تجارت سے 4% زراعت سے، اور 25 دیگر شعبوں سے حاصل کرتا ہے۔ یہی حال U.S.A جاپان اور دیگر مغربی یوروپی ممالک کا ہے۔ لیکن ہندوستان اور دیگر تری پذیر ممالک میں قومی آمدنی کا 18 فیصد زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔ تمام ترقی یافتہ ممالک میں تین چوتھائی قومی آمدنی خدمات کے شعبہ سے حاصل ہوتی ہے جبکہ ترقی پذیر ممالک میں خدمات کے شعبہ کی آمدنی کا تناسب قومی آمدنی میں کم ہوتا ہے۔

❖ **تشکیل اصل کی اونچی شرح (High Rate of Capital Formation)**: ترقی یافتہ ممالک بہت امیر ہیں، کیونکہ یہ ممالک بچت اور سرمایہ کاری کی سطح کو اونچا رکھتے ہیں جس کی وجہ سے ان ممالک میں اصل کا بڑا ذخیرہ پایا جاتا ہے۔ سرمایہ کاری کی سرح کا قومی آمدنی کا 20 تا 25 فیصد ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ان ممالک میں بہتر ترقی یافتہ بازار اصل، بچتوں کی اونچی سطح، تجارت کے وسیع امکانات ،اور ساتھ ساتھ جدت پسند آجرانہ مہارت وغیرہ یہ تمام چیزیں ملکر تشکیل اصل کو اونچی سطح تک پہنچائے ہیں۔

❖ **پیداوار کی جدید تکنیک اور ہنرمندی کا استعمال (Use of Modern Production Techniques and Skills)**

پیداوار کی جدید تکنیکس اور ہنرمندی ترقی یافتہ ممالک میں معاشی ترقی کا ایک لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ نئی اور ترقی یافتہ تکنیکس مادی انسانی وسائل کے استحصال کے لئے استعمال کی جاتی رہی ہے۔ یہ ممالک پیداوار کی نئی نئی تکنیکس وضع کرنے اور ان میں بہتری لانے کے لئے سائنٹفک ریسرچ کو اولین فوقیت دیتے رہے ہیں۔ نتیجۃً یہ ممالک نسبتاً کم لاگت پر اچھے معیار کی اشیاء اور خدمات پیدا کرنے کے قابل بنگئے ہیں۔ جدید اور کثیر پیداواری تکنیک اور نئی تازہ ترین ہنرمندی کے استعمال کے سب جاپان، جرمنی اور اسرائیل جیسے ممالک اپنی معیشتوں کو تیزی سے ترقی دے سکتے ہیں حالانکہ ان ممالک میں قدرتی وسائل محدود ہیں۔

❖ **آبادی میں کم اضافہ (Low Growth of Population)**: ترقی یافتہ ممالک جیسے U.K U.S.A اور دوسرے مغربی یوروپی ممالک میں آبادی میں اضافہ بہت کم ہے کیونکہ ان ممالک میں شرح پیدائش کی سطح کم ہے اور ساتھ میں شرح اموات بھی کم ہے۔ اچھی صحت، تعلیم کا اونچا معیار، صرف کی اونچی سطح، آبادی میں اضافہ کو اور شرح پیدائش اور شرح اموات کو کم سطح پر برقرار رکھے ہیں ان ممالک میں حیات کی توقع بھی بہت اونچی ہے۔ ایک طرف تشکیل اصل کی اونچی شرح اور دوسری طرف کم آبادی کی نوم جس کی نتیجہ میں ان ممالک میں فی کس آمدنی کا سطح اونچی ہے اور خوشحالی پائی جاتی ہے۔ لوگ اعلیٰ معیار زندگی کے حامل ہیں اور ملک کی تیز رفتار معاشی اور صنعتی ترقی کے لئے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ اس طرح پورا سماج اور پورا نظام اور اقدار تیز رفتار معاشی اور صنعتی ترقی کے مقصد کے حصول کے لئے وقف ہیں۔ مزید یہ کہ محنت کے وقار اور عزت کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ معاشی محرک اور بہتر سماجی زندگی گزارنے کی خواہش لوگوں کو کام کرنے اور ترقی میں اپنا حصہ ادا کرنے کے لئے ابھارتی ہے۔

❖ **فی کس خام قومی آمدنی ڈالر میں (مساوی قوت خریدی)**

Per Capita Gross National Income in $ (Purchasing Power Parities)

ترقی یافتہ ممالک کی ایک اہم خصوصیت اونچی فی کس قومی آمدنی ہے۔

❖ **ہندوستان کے حوالہ سے ترقی پذیر ممالک کی خصوصیات**

(Characteristics of Developing Economies with Special Reference to India)

ترقی پذیر معیشتوں کی عام طور سے اور ہندوستانی معیشت کی خصوصی طور پر اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

❖ **آمدنی کی کم سطح (Low Level of Income)**: ہندوستان میں فی کس NNP سال 96-1995 میں تقریباً Rs 9300 اور سال 13-2012 میں Rs 22000 تھی۔ یہ دنیا میں سب سے کم ہے۔ دنیا کے 133 ممالک میں ہندوستان کا مرتبہ (Rank) 110 ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دنیا کے 109 ممالک کی فی کس آمدنی ہندوستان سے زیادہ ہے۔ آمدنی کی کم سطح کم معیار زندگی کو بتانی

ہے یعنی صرف کی کم سطح۔ آزادی کے بعد سے پیداوار میں اضافہ کی شکل میں جو کچھ بھی ترقی ہوئی ہے وہ فی کس آمدنی سے ظاہر نہیں ہوتی ۔اس کی وجہ پیداوار میں اضافہ کے ساتھ آبادی میں بھی تیزی سے اضافہ ہے۔ ہمارے ملک میں آبادی میں ہر سل تیزی سے اضافہ ہور ہا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آبادی کے ایک بڑے حصہ کی آمدنی کی سطح اوسط سطح سے بہت کم ۔مثال کے طور پر ہندوستان میں ایک تھائی آبادی غریبی کے خط سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔یعنی یہ لوگ کم سے کم درکار غذا کی استطاعت نہیں رکھتے ۔زندگی کی نچلی سطح کی وجہ سے محنت کی صلاحیت کار بھی کم ہے۔

- **زراعت کا غلبہ اور تسلط (Predominance of Agriculture)**: ہندوستان کی تقریباً دو تھائی محنت کی طاقت زراعت میں مشغول ہے۔قومی آمدنی کا تقریباً 19% زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔اسکے برخلاف اکثر ترقی یافتہ ممالک میں قومی آمدنی میں زراعت کا حصہ 2 تا 4% ہے۔اور زراعت میں مشغول محنت کی طاقت 2 تا 9% کے درمیان ہے۔ بارش آبپاشی کا اہم ذریعہ ہے۔ زراعت میں جو ٹکنالوجی استعمال ہوتی ہے وہ روایتی نوعیت کی ہے اور جدید کاری آہستہ آہستہ ہو رہی ہے۔اس میں شک نہیں بعض علاقوں میں کاشتکاری کے جدید طریقے اور ٹکنالوجی استعمال کی جارہی ہیں۔لیکن وسیع زرعی علاقوں میں اب بھی کھیتی کے پرانے طریقے اور تکنیکس استعمال میں ہیں۔زرعی زمینات کے ایک وسیع علاقہ پر ابھی بھی آبپاشی سہولتیں نہیں پائی جاتیں۔
- **سرمایہ کی کمی (Capital Deficiency)**: آمدنی کی کم سطح کی وجہ سے بچتوں کی سطح کم ہوتی ہے۔اور اس کے نتیجہ میں تشکیل اصل کی سطح کم ہے۔سرمایہ کی کمی کی وجہ سے دیگر وسائل جیسے محنت اور قدرتی وسائل کا استعمال نہیں ہو پاتا۔ ہندوستان میں قابل تجدید اور غیر قابل تجدید وسائل کے بھنڈار موجود ہیں۔ لیکن اصل اور سرمایہ کی قلت کی وجہ سے ملک ان کے بھرپور استعمال سے قاصر ہے۔
- **تکنیکی پسماندگی (Technological Backwardness)**: ہندوستانی معیشت میں اکثر شعبوں میں پیداوار کے لئے جو ٹکنالوجی استعمال کی جاتی ہے وہ بڑی حد تک پسماندہ ہے۔ریسرچ اور ترقی پر بہت کم خرچ کیا جاتا ہے۔صرف چند صنعتوں میں ہی جدید ٹکنالوجی استعمال کی جاتی ہے۔
- **ناکافی انفراسٹرکچر کی سہولتیں (Inadequate Infrastructure Facilities)**: آجکل انفراسٹرکچر کی سہولتوں میں توانائی ،ٹرانسپورٹ اور ذریعہ مواصلات (Communication) شامل ہیں۔ یہ سہولتیں ملک کی صنعتی ترقی کے لئے ناگزیر ہیں۔ یہ سہولتیں زراعت اور خدمات کے شعبہ کو بھی متاثر کرتی ہیں۔اور یہ سہولتیں ناکافی ہیں۔
- **آبادی کے نمو کی اونچی شرح (Hight Rate of Growth of Population)**: ہندوستان کی آبادی بہت زیادہ ہے (2011 کی مردم شماری کے لحاظ سے 121 کروڑ) اور یہ 1.84 فی صد سال کی شرح سے بڑھ رہی ہے۔ 1971 سے جب ترقی کا عمل شروع کیا گیا شرح پیدائش تبدریج گھٹی جبکہ شرح اموات میں تیزی سے کمی ہوئی آبادی کی اونچی شرح نمو کی وجہ سے وسائل پر زائد بوجھ آپڑتا ہے۔ایسی صورت میں فی کس آمدنی میں اضافہ کل پیداوار (قومی آمدنی) میں اضافہ سے کم ہوتا ہے۔ ہندوستانی معیشت کی آبادی میں اضافہ کی موجودہ شرح اونچی ہے جب ہم یوروپی اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کی صفر یا منفی شرح سے اس کا تقابل کرتے ہیں۔
- **ناخاندگی کی اونچی شرح (High Rate of Illiteracy)**: ناخواندگی کی شرح کافی اونچی ہے۔تاہم 1951 سے یہ مسلسل گھٹ رہی ہے یہ پھر بھی اونچی ہی ہے۔خواتین میں ناخواندگی شرح مردوں کے مقابلے میں زیادہ اونچی ہے۔اور یہ ترقی پذیر ممالک کی خصوصیات میں سے ایک ہے۔

❖ **طفلی اموات کی اونچی شرح (High Infant Rte):** ایک سال سے کم عمر والے بچوں کی اموات کی تعداد فی ہزار زندہ بچوں می ں بہت زیادہ ہے۔اس سے نا کافی طبی سہولتوں غذا کی کمی سطح، ناقص صفائی کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔

❖ **زندگی اور کام کے تئیں روایتی مجبور رویہ (Tradition Bound Atitude Towards Work and Life)**

ہندوستان سماج مختلف ذاتوں اور ذیلی ذاتوں میں بٹا ہوا ہے۔جسکی وجہ سے کشمکش پائی جاتی ہے ۔ مذہبی ،اور سماجی عقیدے ،اور رسوم ورواج بری حدتک سائنٹفک رویہ کی ترقی میں مانع ہوتے ہیں۔

❖ **مشترکہ خاندان کا طریقہ (Joint Familty System):** مشترکہ خاندان کا سسٹم محنت کی حرکت پذیری کو روکتا ہے۔خاندان ایک جگہ آپس میں مل جل کر رہنے کو ترجیح دیتے ہیں خواہ کم سطح کی زندگی انہیں کیوں نہ گزارنی پڑے۔نیوکلیر فیملی سسٹم اب بتدریج جڑ پکڑ رہا ہے۔

❖ ساختی رکاوٹوں کے باوجود ہندوستانی معیشت سماجی اور معاشی تبدیلیوں سے ہمکنار ہورہی ہے۔فی کس آمدنی میں اضافہ ہوا ہے گواس کی شرح زیادہ تیز نہیں ہے۔انفراسٹرکچر کی بھی ترقی ہوئی ہے درحقیقت تقریباً تمام شعبوں میں ترقی دیکھنے کو مل رہی ہے۔تاہم ترقی کی شرح نسبتاً کم ہے۔اس کی وجہ آبادی کی اونچی شرح نوم ہے۔اس وقت ہندوستان کا شمار ترقی پذیر معیشتوں میں ہوتا ہے۔عالمیانہ کے دور کے بعد سے ترقی کا عمل بتدریج رفتار پکڑ رہا ہے۔

❖ ایسا نظام معشیت جس میں سرمایہ درانہ نظام اور اشترا کی نظام کی خصوصیات پائی جائے مخلوط نظام معیشت کہلاتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) دنیا کی معشیتوں کو کس کی بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے

(1) فی کس GNI روپئے (2) فی کس GNI ڈالر (3) فی کس GNI ریال (4) فی کس GNI یان

(2) جاپان کی معشیت کیسی ہے؟

(1) ترقی پذیر (2) پسماندہ (3) ترقی یافتہ (4) کم ترقی یافتہ

(3) ہندوستانی معشیت ہے؟

(1) ترقی پذیر (2) پسماندہ (3) ترقی یافتہ (4) کم ترقی یافتہ

(4) کس ممالک میں صنعتی شعبہ کو اولین اہمیت دی جاتی ہے؟

(1) ترقی پذیر (2) پسماندہ (3) ترقی یافتہ (4) کم ترقی یافتہ

(5) ایسا نظام معشیت جس میں سرمایہ درانہ اور اشترا کی نظام کی خصوصیات پائی جائے کونسی معشیت کہلاتی ہے۔

(1) سرمایہ درانہ معیشت (2) جاگیر درانہ معشیت (3) اشترا کی معشیت (4) مخلوط معشیت

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-3	5-4

8. قومی آمدنی National Income

تعریف اور تصورات ❖ خام گھریلو پیداوار ❖ نقد قومی پیداوار ❖ قومی آمدنی ❖ عامل پیداوار کی لاگت، شخصی آمدنی
❖ قابل صرف آمدنی ❖ فی کس آمدنی ❖ GNP ❖ معیار زندگی ❖ انسانی ترقی کا اشاریہ ❖ معاشی تفاوت اور خطِ غربت

❖ **کلی معاشیات Macro Economics:** میں قومی آمدنی ایک بہت اہم تصور ہے۔ یہ معیشت کی مجموعی سرگرمیوں کی عکاسی کرتا ہے۔ جدید معیشتیں ان گنت تبادلوں کی وجہ سے زیادہ پیچیدہ ہوتی ہیں۔ ان معیشتوں کے تجزیہ اور رویہ پر کنٹرول کے لئے چند اظہاریئے (Indicators) ضروری ہوتے ہیں۔

❖ **قومی آمدنی کی تعریف Definition of National Income:** الفریڈ مارشل کے مطابق ملک کی محنت اور اصل پر اس کے قدرتی وسائل کے عمل کرنے پر سالانہ چند نقد اشیاء کا مجموعہ مادی اور غیر مادی بشمول تمام قسم کی خدمات پیدا کرتے ہیں۔ لفظ خالص کا مطلب یہ ہے کہ پیداوار کی خام قدر میں سے اصل کی فرسودگی کے اخراجات منہا کئے جاتے ہیں۔ یہی حقیقی منافع یا ملک کی آمدنی یا قومی منافع ہوتا ہے۔ Simon Kuznets کے مطابق قومی آمدنی اشیاء اور خدمات کی خالص پیداوار کا بہاؤ جو صارفین کو ملک کے پیداواری نظام سے حاصل ایک سال کے دوران حاصل ہوتا ہے یا ملک کی اشیاء اصل میں خالص اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح قومی آمدنی سے مراد معیشت میں ایک سال میں پیدا کی گئیں آخری اشیاء و خدمات کی قدر لی جاتی ہے۔

❖ **قومی آمدنی کے تعین کے عوامل Determinants of National Income:** قومی آمدنی کے تعین کے عوامل یہ ہیں۔

(1) **قدرتی وسائل (Natural Resources):** قومی آمدنی میں اضافہ قدرتی وسائل کے بھرپور استعمال سے کیا جا سکتا ہے۔ قدرتی وسائل قدرت کا عطیہ ہوتے ہیں اسے قدرتی دولت کہا جاتا ہے۔

(2) **محنت (Labour):** محنت کی روزگار کی سطح پر قومی آمدنی کا تعین کیا جاتا ہے۔ جس ملک میں سخت محنت استعمال کی جاتی ہے وہاں قومی آمدنی زیادہ ہوتی ہے۔

(3) **اصل (Capital):** پیداوار کے عمل میں اصل اہم رول ادا کرتا ہے۔ اصل سے دولت میں اضافہ ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں قومی آمدنی کی سطح اونچی ہوتی ہے۔

(4) **تنظیم (Organization):** جب تمام مندرجہ بالا عوامل کو موثر طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور اس اضافہ کا ذمہ دار منتظم ہوتا ہے۔

❖ **قومی آمدنی کے تصورات Concepts of National Income:** قومی آمدنی کے تصورات یہ ہیں۔

(1) **خام قومی پیداوار Gross National Product:** خام قومی پیداوار سے مراد ایک سال کی مدت میں معیشت میں پیدا کردہ تمام مکمل اشیاء اور خدمات کی قدر لی جاتی ہے جس میں بیرونی سرمایہ شامل رہتا ہے۔

$$GNP = C + I + G + (X - M)$$

یہاں C = صرف I = خام سرمایہ کاری G = حکومتی خرچ X - M = بیرونی سرمایہ

(2) **خام گھریلو پیداوار Gross Domestic Product:** کسی ملک میں ایک سال کے دوران پیدا کردہ تما اشیاء و خدمات کی بازاری قدر کو خام گھریلو پیداوار کہتے ہیں۔جس میں بیرونی اصل شامل نہیں کیا جاتا ہے۔ C = صرف I = خام گھریلو سرمایہ کاری' G = حکومتی اخراجات 'GDP = C + I + G جب خام گھریلو پیداوار میں سے اخراجات فرسودگی (Depreciation) کو منہا کیا جاتا ہے تو نقد گھریلو پیداوار (Net Domestic Product) کہتے ہیں۔

(3) **نقد قومی پیداوار (Net National Product):** نقد قومی پیداوار سے مراد ایک سال کے دوران پیدا کردہ تمام اشیاء و خدمات کی بازاری قدر لی جاتی ہے جس میں اخراجات فرسودگی شامل نہیں کئے جاتے ہیں۔

NNP = GNP - Depreciation

GNP = خام قومی پیداوار Depreciation = اخراجات فرسودگی

(4) **قومی آمدنی عامل پیداوار کی لاگت National Income at Factor Cost**

قومی آمدنی عامل پیداوار کی لگان پر مساوی ہوتی ہے جملہ لگان + جملہ اجرت + جملہ سود + جملہ منافع

قومی آمدنی عامل پیداوار کی لاگت پر = نقد قومی آمدنی + رعایتیں (Subsidies)۔ بالواسطہ محاصل

(5) **شخصی آمدنی Personal Income:** تمام افراد کی مخصوص وقت میں تمام وسائل سے حاصل کردہ آمدنیوں کے مجموعے کو شخصی آمدنی کہتے ہیں۔

اس طرح شخصی آمدنی = قومی آمدنی عامل پیداوار پر۔(غیر تقسیم شدہ + کارپوریٹ محاصل) + صرف ادائیاں

(6) **قابل صرف آمدنی Disposable Income:** جب شخصی آمدنی زمین سے شخصی محاصل منہا کئے جاتے ہیں تو قابل صرف آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح قابل صرف آمدنی = صرف + بچت

(7) **فی کس آمدنی Per Capita Income:** فی کس آمدنی سے مراد سالانہ تخمینہ کردہ اوسط فی کس آمدنی ہوتی ہے جب قومی آمدنی کو جملہ آبادی سے تقسیم کیا جاتا ہے تو فی کس آمدنی حاصل ہوتی ہے

$$\text{فی کس آمدنی} = \frac{\text{قومی آمدنی}}{\text{جملہ آبادی}}$$

فی کس آمدنی سے ملک کے اوسط معیار زندگی کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

قومی آمدنی کے اجزاء Components of National Income

قومی آمدنی کے مختلف اجزاء یہ ہیں۔

(1) **صرف Consumption:** صرف سے مراد اشیاء و خدمات پر صرف کئے گئے اخراجات ہوتے ہیں جس سے احتیاجات کی راست طور پر تکمیل کی جاتی ہے۔اخراجات صرف کا انحصار آمدنی کی سطح پر ہوتا ہے۔

(2) **خام گھریلو سرمایہ کاری Gross Domestic Investment:** اشیاء اصل انجام دئے جانے والے اخراجات کو سرمایہ کاری اخراجات کہتے ہیں۔اشیاء اصل کو عمل پیدائش بطور پیداوار کے آلات کے استعمال کیا جاتا ہے۔

(3) **حکومت کے اخراجات Government Expenditure**: حکومت کی جانب سے مختلف اشیاء پر انجام دئے گئے اخراجات کو عوامی خرچ کہتے ہیں۔

(4) **خالص بیرونی سرمایہ کاری Net Foreign Investment**: اگر برآمد کی قدر درآمد کی قدر کی بہ نسبت زیادہ رہے تو دیگر ممالک مقروض ہوتے ہیں تو اسے قومی آمدنی میں جمع کیا جاتا ہے۔ اگر درآمد کی قدر برآمد کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اس طرح اس فرق کو قومی آمدنی سے منہا کرنا چاہئیے۔

❖ **قومی آمدنی کا تخمینہ Measurement of National Income**

قومی آمدنی کے تخمینہ کے تین طریقے ہیں۔

(1) **پیداوار کا طریقہ Output Method**: اس طریقہ کے تحت معیشت میں جملہ اشیاء و خدمات کی بازاری قدر معلوم کی جاتی ہے۔ پیداوار اور خدمات کی قدر حاصل کرنے کے لئے ہر شیے کی قیمت کو اس کی مقدار سے ضرب دیا ہے۔ اس طرح جب تمام پیدا کردہ اشیاء و خدمات کی نقد قدر معلوم کی جاتی ہے تو اسے جمع کرنے پر قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

$$N.I = P_1Q_1 + P_2Q_2 .....P_nQ_n$$

یہاں NI= قومی آمدنی P = شیے کی قیمت Q = مقدار

(2) **خرچ کا طریقہ Expenditure Method**: اس طریقہ میں افراد، فرمس اور حکومتی اخراجات جو مکمل اشیاء پر انجام دئے جاتے ہیں۔ ان سب کو جمع کیا جاتا ہے تو قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ $N.I = EH + EF + EG$ یہاں EH = گھریلو اخراجات = EF فرمس کے اخراجات EG= حکومتی اخراجات

(3) **آمدنی کا طریقہ Income Method**: اس طریقہ میں تمام عاملین پیداوار کی آمدنیوں کو جمع کیا جاتا ہے تب قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ $N.I = R + W + I + P$

یہاں R =لگان W =اجرتیں I = سود P = منافع

اس طریقے کو آسان بنانے کی خاطر معیشت کو دو حصوں یعنی آمدنی محصول دہندے اور غیر محصول دہندوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور پھر محکمہ آمدنی ٹیکس سے اعداد و شمار حاصل کئے جاتے ہیں۔ جس کی بنیاد پر قومی آمدنی کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔

❖ **قومی آمدنی کی پیائش میں مشکلات Difficulties in the Measurement of National Income**

ترقی پذیر ممالک میں قومی آمدنی کی پیائش میں چند مشکلات پیش آتی ہیں جو یہ ہیں۔

(1) غیر زری تبادلے انجام دئے جاتے ہیں۔ ان کا شمار قومی آمدنی میں صرف اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ یہ تبادلے بازاری قدر کے حامل ہوتے ہیں ورنہ انھیں قومی آمدنی میں شامل نہیں کیا جاتا ہے۔

(2) پیداوار میں اکثر کاروبار اس طرح انجام دئے جاتے ہیں کہ ان کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہوتا ہے۔ لہذا قومی آمدنی کی پیائش مشکل ہو جاتی ہے۔

(3) ترقی پذیر ممالک میں قیمتیں تیزی سے بدلتی رہتی ہیں۔ اس لئے صحیح قومی آمدنی معلوم کرنے میں وقت پیدا ہوتی ہے۔

(4) قومی آمدنی کی پیائش کے لئے عوامی اخراجات کا باقاعدہ حساب درکار ہوتا ہے اس عدم موجودگی میں قومی آمدنی کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔

(5) معاشی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے قومی آمدنی کے اعداد و شمار کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ ترقی پذیر معیشت میں ہر سال قیمتیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں اس لئے قومی آمدنی مستقل قیمتوں کی بنیاد پر معلوم کی جاتی ہے۔

(6) ترقی پذیر ممالک جیسے ہندوستان میں ایک شخص کئی پیشوں سے روزگار حاصل کرتا ہے۔تو اس کو تمام پیشوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا حساب لگانا مشکل ہوتا ہے۔اس طرح قومی آمدنی کی پیائش میں وقت پیش آتی ہے۔

❖ **انسانی ترقی اشاریہ (HDI) Human Development Index**

انسانی ترقی اشاریہ معاشی ترقی کا ایک جدید اشاریہ ہے انسانی ترقی اشاریہ (HDI) ایک شماریاتی آلہ ہے جسکو کسی ملک کی سماجی اور معاشی میدانوں میں حاصل مجموعی کامیابی اور کارناموں کی پیائش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔HDI کی تیاری کے لئے حسب ذیل عوامل درکار ہوتے ہیں۔

i) بہتر زندگی کے لئے آمدنی ii) تعلیم اور iii) حیات توقع

HDI کی تیاری کے لئے ان اظہاریئے میں ہر ایک کی معین بیش ترین اور اقل ترین قدریں معلوم کی جاتی ہیں۔

پیدائش پر حیات توقع	**25 سال اور 85 سال**
بالغ شرح خواندگی عمر 15 سال	اس سے اوپر **0 سے 100 فیصد**
یکجا داخلہ نسبت	**0 سے 100 فیصد**
حقیقی GDP فی کس	**100 $ PPP اور 40,000**

HDI کے کسی بھی جز کے لئے عام فارمولے کے مطابق انفرادی اظہاریئے محسوب کئے جاتے ہیں۔

اقل ترین قدر - حقیقی قدر

اقل ترین قدر - بیش ترین قدر

❖ **خط غربت** دیہی علاقوں میں فی شخص فی یوم 2400 حرارے اور شہری علاقوں میں فی شخص فی یوم 2100 حرارے خط غربت کا تیقن کرتے ہیں۔

❖ **دیہی-شہری عدم توازن (Rular-Urban Imbalance)**: شہری علاقوں کا تعلق قصبہ (Town) یا شہروں (Cities) سے ہوتا ہے۔ ہندوستان کی مردم شماری نے شہری علاقوں کی تعریف معمولی تبدیلی کے ساتھ ایک مردم شماری سال سے دوسرے مردم شماری سال کی ہے۔لیکن عام طور پر شہری کی تعریف یوں بیان کی جاتی ہے کہ ایسے تمام مقامات جہاں میونسپلٹی، کارپوریشن، کنٹونمنٹ بورڈ یا نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی کا شمار شہری علاقوں میں ہوتا ہے۔اس کے علاوہ دیگر تمام علاقے جن کی آبادی 5000 نفوس پر مشتمل ہو یا اس سے زیادہ ہو، 75 فیصد مرد، غیر زرعی امور سے وابستگی کے ساتھ فی مربع کلومیٹر 400 یا اس سے زائد آدمی کا شمار بھی شہری علاقوں میں کیا جاتا ہے۔اس کے برخلاف، دیہی علاقوں میں آبادی کی گنجائش کم پائی جاتی ہے۔روزگار کے لیے زراعت پر انحصار کرتے ہیں، زمین کا استعمال کاشتکاری کے لیے زیادہ ہوتا ہے۔زندگی مل جل کر محبت کے ساتھ گزارنے میں اور سماجی تعلقات میں آپسی اتحاد ہوتا ہے۔مختصر یہ کہ غیر شہری علاقہ کو دیہی علاقہ کہتے ہیں۔

❖ انسانی زندگی معاشی و غیر معاشی کے تمام پہلو میں دیہی اور شہری امتیاز نمایاں ہوتا ہے۔ پالیسی سازوں کے لیے یہ امتیاز اہمیت رکھتا ہے۔ کیوں کہ مسائل کا بنیادی سبب یہی امتیاز ہوتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

1- کُلی معاشیات میں کونسا تصور بہت اہم ہے۔

(1) فی کس آمدنی (2) قومی آمدنی (3) شخصی آمدنی (4) صنعتی آمدنی

2- قومی آمدنی میں کن اشیاء وخدمات کی قدر شامل کی جاتی ہے۔

(1) درمیانی اشیاء (2) اشیاء اصل (3) آخری (4) قطعی

3- اصل کے استعمال سے یہ پیدا کی جاتی ہے۔

(1) آمدنی (2) صرف (3) دولت (4) زر

4- خام قومی پیداوار معیشت میں پیدا کردہ تمام مکمل اشیاء اور خدمات کی یہ کہلاتی ہے۔

(1) قیمت (2) قدر و قیمت (3) قدر (4) دولت

5- کسی ملک میں ایک سال کے دران پیدا کردہ تمام اشیاء وخدمات کی بازاری قدر کو یہ کہتے ہیں۔

(1) خام گھریلو پیداوار (2) نقد گھریلو پیداوار (3) خام قومی پیداوار (4) نقد قومی پیداوار

6- اشیاء اصل کی قدر کی برقراری کے انجام دئے جانے والے خرچ کو یہ کہتے ہیں۔

(1) فرسودگی (2) منہائی (3) اضافی (4) ان میں سے کوئی نہیں

7- قومی آمدنی عامل پیداوار کی لاگت پر مساوی جملہ لگان + جملہ اجرتیں + جملہ سود اور

(1) نفع صارف (2) جملہ نقصان (3) جملہ منافع (4) جملہ آمدنی

8- حکومت کی جانب سے دی گئی امداد کو یہ کہا جاتا ہے۔

(1) اعانت (2) امداد (3) منافع (4) آمدنی

9- تمام افراد کی مخصوص وقت میں ذرائع سے حاصل کردہ آمدنیوں کو یہ کہتے ہیں۔

(1) قابل صرف آمدنی (2) شخصی آمدنی (3) فی کس آمدنی (4) قومی آمدنی

10- قابل صرف آمدنی =

(1) صرف + سرمایہ کاری (2) صرف + بچت (3) قومی آمدنی - فرسودگی (4) ان میں سے کوئی نہیں

11- فی کس آمدنی کس کے مساوی ہوتی ہے۔

(1) $\frac{\text{قومی آمدنی}}{\text{جملہ آبادی}}$ (2) $\frac{\text{جملہ آبادی}}{\text{قومی آمدنی}}$ (3) $\frac{\text{قومی پیداوار}}{\text{جملہ آبادی}}$ (4) $\frac{\text{خام قومی پیداوار}}{\text{فرسودگی}}$

12- اگر برآمد کی قدر درآمد کی قدر کی بہ نسبت زیادہ رہے تو اسے کس میں جمع کیا جاتا ہے۔

(1) خام قومی پیداوار (2) قابل صرف آمدنی (3) قومی آمدنی (4) خام گھریلو پیداوار

جوابات

1-2	2-3	3-3	4-3	5-1	6-1	7-3	8-1	9-2	10-2
11-1	12-3								

9. آمدنی اوراخراجات

❖ **آمدنی (Revenue):** مختلف ذرائعوں سے حکومت کو جو رقومات حاصل ہوتی ہیں اس کو عوامی آمدنی (Public Revenue) کہتے ہیں۔

عوامی آمدنی کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (i) ٹیکس آمدنی (ii) غیر ٹیکس آمدنی

(i) ٹیکس آمدنی (Tax revenue) ٹیکسوں کے ذریعہ عوام سے وصول ہونے والی آمدنی کو ٹیکس آمدنی کہتے ہیں۔ مرکزی اور ریاستی ہر دو حکومتیں دستور میں متعین اصول کی بنا پر ٹیکس وصول کرتی ہیں۔

بڑے پیمانے پر ٹیکسوں کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

a) راست ٹیکس (Direct Taxes):

i) آمدنی اور خرچ پر ٹیکس

مثلاً: شخصی آمدنی ٹیکس، کارپوریٹ ٹیکس، سود ٹیکس اور خرچ ٹیکس وغیرہ۔

ii) جائیداد پر ٹیکس اور اثاثہ جات اصول

مثلاً: دولت ٹیکس، تحفہ ٹیکس، اسٹیٹ ڈیوٹی (Estate-duty) وغیرہ۔

(b) بالواسطہ ٹیکس (Indirect Taxes) :

i) اشیاء اور خدمات پر عائد کئے جانے والے ٹیکس مثلاً: اکسائیز ڈیوٹی، کسٹم ڈیوٹی، سروس ٹیکس وغیرہ۔

ii) **غیر محصول آمدنی (Non Tax Revenue):** حکومت ٹیکس کے علاوہ دیگر ذرائعوں سے بھی آمدنی پاتی ہے۔ اس قسم کی آمدنی کو غیر محصول آمدنی کہتے ہیں۔ غیر محصول آمدنی کے حسب ذیل ذرائع ہیں۔

a) انتظامی آمدنی (Administrative Revenue): حکومت کو بعض انتظامی خدمات کے صلہ میں آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

مثلاً: لائسنس فیس (License fee)، ٹیوشن فیس، جرمانے وغیرہ۔

b) تجارتی آمدنی (Commercial Revenue): جدید حکومتیں بعض اشیاء کی تیاری اور خدمات کی فراہمی کے لئے عوامی شعبہ تشکیل دیتی ہیں اور یہ اشیاء اور خدمات قیمت پر فراہم کی جاتی ہیں۔ اس طرح یہ عوامی شعبہ کے ادارے اپنی خدمات اور مال کی فروخت کے ذریعہ آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ عوامی شعبہ کے اداروں کی مثال انڈین آئیل کارپوریشن، بھارت سنچار نگم لمیٹیڈ، بھارت ہیوی الکٹریکلس، انڈین ریلویز، اسٹیٹ روڈ کارپوریشن، انڈین ایئر لائنس وغیرہ ہیں۔

c) قرضے اور پیشگیاں (Loans and Advances): جب حکومت کی ٹیکسوں اور غیر ٹیکسوں کے ذریعہ جمع کردہ آمدنی حکومت کے خرچ کے لے ناکافی ہوتی ہے تو حکومت بینکوں اور اندرونی و بیرونی مالی اداروں سے قرض حاصل کرتی ہے۔ آج ک کی موجودہ حکومتیں بیرونی حکومتوں اور بین الاقوامی مالی اداروں سے بھی قرض حاصل کررہی ہیں۔

d) امدادی عطیہ (Grants in aid): امدادی عطیے بغیر کسی واپسی کی شرط کے وصول ہونے والی رقومات ہیں۔ ان کو واپس ادا نہیں کیا جاتا۔ اس قسم کے گرانٹس ریاستی حکومتیں مرکزی حکومت کی جانب سے حاصل کرتی ہیں۔ مرکزی حکومت بھی کسی بیرونی حکومت یا کسی بین الاقوامی فنڈنگ ایجنسی سے ایسے عطیے حاصل کرسکتی ہے۔

عطیے (Grants) دو قسم کے ہوتے ہیں:

i) **عام عطیے (General grants)** :مالیہ کی قلت کو دور کرنے کے لئے عام طور پر بغیر کسی مخصوص مقصد کے جو گرانٹ دی جاتی ہے اس کو عام عطیے کہتے ہیں۔

ii) **مخصوص عطیے (Specific grant)**:جب کوئی گرانٹ کسی مخصوص مقصد کے لئے دی جاتی ہے تو اس کو مخصوص عطیے کہتے ہیں۔ مخصوص عطیے، دوسرے مقصد کے لے استعمال نہیں کی جاسکتی۔

مثلاً: تعلیمی گرانٹ، فیملی پلاننگ گرانٹ وغیرہ۔

10. زر۔تعریف۔زر کے افعال۔زر کی زمرہ بندی۔زر کی رسد

❖ جدید مبادلہ معیشت میں زر بہت اہم رول کرتا ہے۔جدید معیشت کو بجا طور پر زری معیشت کہا جاتا ہے کیونکہ زر کو بے حد اہم مقام حاصل ہوتا ہے۔جدید دور میں بغیر زر کے کسی بھی معاشی سرگرمی کا خیال کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔جب زر موجود نہ تھا اس وقت معیشت راست تبادلے کا نظام جاری تھا اور معیشت کو بارٹر معیشت کہا گیا۔زر کے وجود نے بارٹر نظام کی تمام خرابیاں دور کر دیں اور آج معیشت میں تمام تبادلے زر کی شکل میں انجام دئے جاتے ہیں۔

❖ **زر کی تعریف Definition of Money**:ماہرین نے زر کی تعریف مختلف انداز میں بیان کی ہے۔چند اہم تعریفیں درج ذیل ہیں۔

(1) پروفیسر واکر کے مطابق زر کو زر کے کاموں سے پہچانا جاتا ہے۔

(2) Seligman نے زر کی تعریف یہ کی ہے کہ زر کوئی چیز ہوتی ہے جو عام قبولیت کی خاصیت رکھتی ہے۔

❖ **زر کے افعال Functions of Money**: زر کے افعال چار ہیں۔

(1) **تبادلہ کا ذریعہ Medium of Exchange**: زر کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ زر تبادلہ کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس کے بدلے اشیاء وخدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

(2) **قدر کا پیمانہ Measure of Value**: زر کی شکل میں اشیاء وخدمات کی قدر کا تعین کیا جاتا ہے۔زر قدر کا پیمانہ ہوتا ہے۔زر کی شکل میں مختلف اشیاء کی اضافی قدر کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

(3) **قدر کا ذخیرہ Store of Value**: زر تمام اشیاء وخدمات پر عام قوت خرید رکھتی ہے۔لیکن زر کی قدر طویل مدت تک مستحکم رکھی جاسکتی ہے۔اس کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ زر کے ذریعہ مستقبل میں اشیاء وخدمات خریدی جاسکتی ہیں۔

(4) **آئندہ ادائیگیوں کا معیار Standard of Deferred Payments**: زر آئندہ ادائیگوں کا معیار ہوتا ہے۔زر کے ذریعہ مستقبل کی ادائیگیوں کو پورا کیا جاتا ہے۔اس طرح زر حال اور مستقبل کے درمیانی وقفہ کو پر کرتا ہے کیونکہ زر قدر کا ذخیرہ ہوتا ہے۔اگر زر بہتر اور صحیح آئندہ ادائیگیوں کا معیار ہے تو اس کی قدر مستحکم برقرار رہتی ہے۔

11. بجٹ اور اس کے اقسام

❖ **موازنہ**: بجٹ حکومت کی سالانہ (اپریل۔مارچ) متوقع آمدنی اور اخراجات کا حساب کتاب ہوتا ہے۔جدید حکومتیں ہر سال پارلیمنٹ یا مقنّنہ (Legislature) میں منظوری کے لئے بجٹ پیش کرتی ہیں۔بجٹ، وزیر مالیہ کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے۔مقنّنہ کی منظوری کے بغیر حکومت کچھ بھی خرچ نہیں کرسکتی۔

❖ جب حکومت کے لئے مکمل بجٹ پیش کرنا ممکن نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں بعض وقت (Vote on Account) بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔ چند مہینوں کے لئے یہ ایک عبوری بجٹ ہوتا ہے۔ اس سے حکومت کو ان اخراجات کو پورا کرنے کی سہولت ہوتی ہے جو باقاعدہ بجٹ میں منظوری کے لئے زیرغور ہوتے ہیں۔

❖ **بجٹ کے اجزاء (Components of budget)**

بجٹ میں حکومت کی آمدنی اور خرچ دونوں شامل رہتے ہیں۔ حکومت ہند کے بجٹ کے دو اہم اجزاء ہیں۔

1. **بجٹ وصولیات (Budget Receipts)**
   a) آمدنی وصولیات: اس میں محصول آمدنی اور غیر محصول آمدنی شامل ہوتی ہے۔
   b) اصل وصولیات: اس میں قرض کی وصولی، دیگر وصولیات، قرضے اور واجبات شامل ہوتے ہیں۔
2. **بجٹ خرچ (Budget Expenditure)**

ہندوستان کے مرکزی بجٹ میں بجٹ خرچ کو دو زمروں میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔ ایک منصوبہ خرچ دوسرا غیر منصوبہ خرچ اور ہر زمرہ کو حسب ذیل مزید دو زمروں یعنی آمدنی کھاتہ اور اصل کھاتہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1. **منصوبہ خرچ (Plan Expenditure)**
   a) منصوبہ خرچ آمدنی کھاتہ پر
   b) منصوبہ خرچ اصل کھاتہ پر
2. **غیر منصوبہ خرچ (Non-plan Expenditure)**
   a) غیر منصوبہ خرچ آمدنی کھاتہ پر
   b) غیر منصوبہ خرچ اصل کھاتہ پر

❖ پھر منصوبہ خرچ اور غیر منصوبہ خرچ دونوں کو یکجا کر کے آمدنی خرچ اور اصل خرچ کے طور پر بتایا جاتا ہے۔

❖ **بجٹ کی قسمیں (Types of Budget):** وصولیات اور خرچ کے درمیان فرق کی بنیاد پر بجٹ کی تین قسمیں ہیں:

1. **فاضل بجٹ:** فاضل بجٹ سے مراد ایسا بجٹ جس میں کل خرچ سے زیادہ کل آمدنی ہوتی ہے۔
2. **خسارہ بجٹ:** ایسا بجٹ جس میں کل خرچ زیادہ اور کل آمدنی کم ہوتی ہے۔
3. **متوازن بجٹ:** ایسا بجٹ جس میں کل آمدنی اور کل خرچ دونوں مساوی ہوتے ہیں۔

❖ **بجٹ خسارہ (Budget Deficits):** عام طور پر بجٹ خسارہ اس وقت واقع ہوتا ہے جب بجٹ میں کُل خرچ، کُل وصولیات یا کل آمدنی سے بڑھ جاتا ہے۔ تکنیکی طور پر بجٹ کے حوالہ سے خسارہ جات چار قسم کے ہوتے ہیں۔

1. **آمدنی خسارہ (Revenue Deficit):** آمدنی خسارہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب آمدنی خرچ، آمدنی وصولیات سے بڑھ جاتا ہے۔ آمدنی خرچ - آمدنی صولیات = آمدنی خسارہ
2. **بجٹ خسارہ (Budget Deficit):** حکومت کی سالانہ کُل آمدنی اور سالانہ کُل خرچ کے درمیان فرق کو بجٹ خسارہ کہتے ہیں۔ جب حکومت کے کُل اخراجات اس کی کُل آمدنی سے بڑھ جاتے ہیں بجٹ خسارہ پیدا ہوتا ہے۔
3. **مالیاتی خسارہ (Fiscal Deficit):** مالیاتی خسارہ کا مطلب کُل آمدنی اور کُل خرچ کے درمیان فرق جمع مارکٹ قرضے اور دیگر واجبات ہیں۔ لہٰذا

دیگر واجبات اور مارکٹ قرضے + (کل خرچ - کل آمدنی) = مالیاتی خسارہ

4. **ابتدائی خسارہ (Primary Deficit)**: ابتدائی خسارہ کا مطلب مالیاتی خسارہ تفریق سود کی ادائیگی۔ لہٰذا

سود کی ادائیگی - مالیاتی خسارہ = ابتدائی خسارہ

آج کل کی حکومت بڑھتے ہوئے خرچ کی تکمیل اور معاشی ترقی کے لئے وسائل کی تلاش کے لئے خسارہ بجٹ کو پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن بھاری خسارہ خصوصاً مالیاتی خسارہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ اسکے معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) بجٹ کتنے عرصہ کے متوقع آمدنی اور اخراجات کا حساب کتاب ہوتا ہے۔

(1) سہ ماہی (2) شہ ماہی (3) سالانہ (4) ماہانہ

(2) ایسا بجٹ جس میں کل خرچ سے زیادہ کل آمدنی ہوتی ہے۔ کہلاتا ہے۔

(1) فاضل بجٹ (2) خسارہ بجٹ (3) متوازن بجٹ (4) صفر بجٹ

(3) ایسا بجٹ جس میں کل آمدنی اور کل خرچ دونوں مساوی ہوتے ہیں۔ کہلاتے ہیں۔

(1) فاضل بجٹ (2) خسارہ بجٹ (3) متوازن بجٹ (4) صفر بجٹ

(4) جائیداد پر ٹیکس کس کی مثال ہے۔

(1) بالواسطہ ٹیکس (2) راست ٹیکس (3) انتظامی ٹیکس (4) ان میں سے کوئی نہیں

(5) لائسنس فیس کس کی مثال ہے۔

(1) انتظامی آمدنی (2) تجارتی آمدنی (3) امدادی عطیہ (4) ان میں سے کوئی نہیں

جوابات

1-3	2-1	3-3	4-2	5-1

12. زر

تعریف۔ زر کے افعال۔ زر کی زمرہ بندی۔ زر کی رسد

❖ جدید مبادلہ معیشت میں زر بہت اہم رول کرتا ہے۔ جدید معیشت کو بجا طور پر زری معیشت کہا جاتا ہے کیونکہ زر کو بے حد اہم مقام حاصل ہوتا ہے۔ جدید دور میں بغیر زر کے کسی بھی معاشی سرگرمی کا خیال کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ جب زر موجود نہ تھا اس وقت معیشت راست تبادلے کا نظام جاری تھا اور معیشت کو بارٹر معیشت کہا گیا۔ زر کے وجود نے بارٹر نظام کی تمام خرابیاں دور کر دیں اور آج معیشت میں تمام تبادلے زر کی شکل میں انجام دئے جاتے ہیں۔

❖ **زر کی تعریف Definition of Money**: ماہرین نے زر کی تعریف مختلف انداز میں بیان کی ہے۔ چند اہم تعریفیں درج ذیل ہیں۔

(1) پروفیسر واکر کے مطابق زر کو زر کے کاموں سے پہچانا جاتا ہے۔

(2) Seligman نے زر کی تعریف یہ کی ہے کہ زر کوئی چیز ہوتی ہے جو عام قبولیت کی خاصیت رکھتی ہے۔

❖ **زر کے افعال Functions of Money**: زر کے افعال چار ہیں۔

(1) **تبادلہ کا ذریعہ Medium of Exchange**: زر کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ زر تبادلہ کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس کے بدلے اشیاء وخدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

(2) **قدر کا پیمانہ Measure of Value**: زر کی شکل میں اشیاء وخدمات کی قدر کا تعین کیا جاتا ہے۔ زر قدر کا پیمانہ ہوتا ہے۔ زر کی شکل میں مختلف اشیاء کی اضافی قدر کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

(3) قدر کا ذخیرہ Store of Value: زر تمام اشیاء وخدمات پر عام قوت خرید رکھتی ہے۔ لیکن زر کی قدر طویل مدت تک مستحکم رکھی جاسکتی ہے۔ اس کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ زر کے ذریعہ مستقبل میں اشیاء وخدمات خریدی جاسکتی ہیں۔

(4) **آئندہ ادائیگوں کا معیار Standard of Deferred Payments**: زر آئندہ ادائیگوں کا معیار ہوتا ہے۔ زر کے ذریعہ مستقبل کی ادائیگیوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ اس طرح زر حال اور مستقبل کے درمیانی وقفہ کو پر کرتا ہے کیونکہ زر قدر کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ اگر زر بہتر اور صحیح آئندہ ادائیگیوں کا معیار ہے تو اس کی قدر مستحکم برقرار رہتی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

1- جدید معیشت کو بجا طور پر یہ کہا جاتا ہے۔

(1) مخلوط معیشت (2) زری معیشت (3) اشتراکی معیشت (4) سرمایہ دارانہ معیشت

2- اشیاء کے راست تبادلے کا نظام یہ کہلاتا ہے۔

(1) زری نظام (2) مالیاتی نظام (3) معاشی نظام (4) بارٹر نظام

3- زر کے وجود سے کس نظام کی خرابیاں دور ہوگئیں۔

(1) بارٹر نظام (2) مالیاتی نظام (3) مخلوط نظام (4) اشتراکی نظام

4- کوئی بھی چیز جو عام قبولیت رکھتی ہے اسے یہ کہا جاتا ہے۔

(1) مالیہ (2) زر (3) دولت (4) اشیاء

5- زر کا سب سے اہم کام یہ ہے۔

(1) تبادلہ کا ذریعہ (2) قدر کا پیمانہ (3) قدر کا ذخیرہ (4) ملتوی شدہ ادائیگیوں کا پیمانہ

6- اگر زر مستقبل کی ادائیگیوں کا بہتر اور صحیح معیار رہے تو اس کی قدر ایسی رہتی ہے۔

(1) عارضی (2) مستحکم (3) مستقل (4) ان میں سے کوئی نہیں

7- افراط زر کی حالت میں کس کی عام سطح میں مسلسل اضافہ ہوتا ہے۔

(1) قیمتوں (2) اشیاء وخدمات (3) 1 اور 2 (4) کوئی بھی نہیں

8- اگر اشیاء وخدمات کی طلب کے مطابق رسد فراہم نہ کی جائے تو اسے یہ کہتے ہیں۔

(1) لاگت افروز افراط زر (2) طلب کش افراط زر (3) حقیقی افراط زر (4) زری افراط زر

9- لاگت افروز افراط زر کس کی قیمتوں میں اضافہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔

(1) اشیاءوخدمات (2) عاملین پیداوار (3) پیدائشی لاگت (4) قوت خرید

10- دوڑتا افراط زر کی صورت میں قیمتوں میں اضافہ سلانہ کس فیصد سے ہوتا ہے۔

(1) 5فیصد (2) 7فیصد (3) 10فیصد (4) 15فیصد

11- قیمتوں میں اضافہ جب بہت تیزی سے ہوتا ہے تو اسے یہ کہا جاتا ہے۔

(1) شدید افراط زر (2) حقیقی افراط زر (3) زری افراط زر (4) ضبط کردہ افراط زر

12- دوڑتا افراط زر کس کو خطرے کی علامت کا اشارہ دیتا ہے۔

(1) معیشت (2) مملکت (3) حکومت (4) ملک

13- خسارہ مالیہ سازی میں اضافہ سے ایسی حالت پیدا ہوتی ہے۔

(1) تفریطی (2) مالیاتی (3) افراطی (4) سکونی

14- افراط زر کی بدولت سرمایہ کاری، پیداوار اور کس میں اضافہ ہوتا ہے۔

(1) دولت (2) روزگار (3) بے روزگاری (4) ان میں سے کوئی نہیں

15- افراط زر سے قرض دار کو فائدہ اور کس کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔

(1) قرض دینے والا (2) قرض لینے والا (3) سرمایہ دار (4) اصل دار

16- افراط زر پر کنٹرول کا سب سے بہتر تین طریقہ ہے۔

(1) قیمتوں پر کنٹرول (2) راشننگ (3) دونوں 1اور2 (4) مالیاتی طریقہ

جوابات

1-2	2-4	3-1	4-2	5-1	6-2	7-1	8-2	9-2	10-3
11-1	12-3	13-3	14-2	15-2	16-3				

13. بینک کاری، کمرشیل بنک، افعال، مرکزی بنک۔ ریزرو بنک آف انڈیا

- بینک ایک مالیاتی ادارہ ہے۔ یہ زرس ے سروکار رکھنے والا ایک نفع رساں کاروباری ادارہ (فرم) ہے۔
- ہندوستان میں جدید بینکس انڈین کمپنیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ مشترکہ سرمایہ کمپنی ہے۔
- بنکوں کی کئی قسمیں ہیں جیسے تجارتی بنک، صنعتی بنک، مبادلہ بنک، سوداگر بنک اور امدادی بنک وغیرہ۔
- عوام سے ڈپازٹ کی شکل میں زر قبول کر کے، بیوپاریوں اور صنعت کاروں وغیرہ کو وہ ڈپازٹ شدہ رقم، قرضوں کی صورت میں جاری کرنے کا تجارتی عمل بینک کاری کہلاتا ہے۔
- تجارتی بینک معیشت کے مالیاتی نظام میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔
- کھاتہ کی قسمیں

1. **بچت بینک کھاتہ (Saving Bank Account)**: تنخواہ یافتہ اور عام لوگوں کے لئے یہ کھاتہ ہے۔ یہ کھاتہ اکثر بنکوں

میں 1000 روپئے میں کھولا جاتا ہے۔ بنک اس کھاتہ پر سود کم دیتا ہے۔اوراس کھاتہ کے کھولنے پر بنک صارف کو چیک بک اورATM کارڈ جاری کرتا ہے۔

2. **چالوکھاتہ(Current Account)**: یہ کھاتے اکثر تاجرین، کمپنیوں اور کارپوریشنس وغیرہ کے لئے ہوتے ہیں۔اس کھاتہ میں اوور ڈرافٹ کی سہولت ہوتی ہے۔اوور ڈرافٹ میں کھاتہ دار جمع رقم سے زیادہ رقم نکال سکتا ہے۔اس کے لئے بنک زائد فیس لیتا ہے۔اس کھاتے میں جمع کی گئی رقم پر بنک کوئی سود ادا نہیں کرتا ہے۔

3. **معیادی کھاتہ(Fixed Deposit Account)**: اس کھاتے میں متعینہ مدت کے لئے رقم کی جاتی ہے۔اس کھاتے سے عام طور پر متعینہ مدت کے بعد رقم نکالی جاسکتی ہے۔اس قسم کے کھاتوں پر بنک اعلیٰ شرح سود دیتے ہیں۔

4. **جمع کھاتہ(Deposit Account)**: اس کھاتے کو کھولنے والے کھاتہ دار یا جمع کار کو ایک مخصوص مدت کا انتخاب کرنا ہوتا ہے اوراس رقم کو ہر مہینے کھاتہ کھولتے وقت اس کے ذریعہ منتخب مدت کے لئے جمع کرنا ہوتا ہے۔اس پر سود کی شرح بچت کھاتہ کے مقابلے میں زیادہ اور معیادی کھاتہ کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔

ریزرو بنک آف انڈیا:

- ریزرو بنک آف انڈیا ہندوستان کا مرکزی بنک ہے۔
- ریزرو بنک آف انڈیا کو اپریل 1935ء میں قائم کیا گیا۔
- 1949ء میں حکومت ہند نے RBI کو قومیالیا۔
- ریزرو بنک آف انڈیا ایکٹ 1934ء کے تحت مرکزی بینک کی طرح کام انجام دیتا ہے۔
- ریزرو بنک آف انڈیا کو ملک میں نوٹ جاری کرنے کا اختیار حاصل ہے۔
- ایک روپیہ کے سکے حکومت ہند کے وزارت مالیات جاری کرتی ہے۔
- ایک روپیہ کے نوٹ پر حکومت ہند کے فینانس سکریٹری کی دستخط ہوتی ہے۔
- دیگر کرنسی نوٹ پر ریزرو بنک آف انڈیا کے گورنر کی دستخط ہوتی ہے۔
- ریزرو بنک آف انڈیا حکومت ہند کا مشیر ایجنٹ اور بینک کار ہے۔
- یہ بنک تمام ریاستی حکومتوں سوائے حکومت جموں وکشمیر کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔
- ریزرو بنک آف انڈیا کو بنکوں کا بنک Banker's Bank کہتے ہیں۔
- ریزرو بنک آف انڈیا تمام تجارتی بینکوں کے مالی بدحالی کے دور میں قرضوں کی فراہم یا مبادلہ کی بازمنہائی کے ذریعہ انھیں مالی امداد فراہم کرتا ہے۔
- ریزرو بنک آف انڈیا چیکوں کے لئے مختلف مقامات پر کلیرنگ ہاؤس قائم کرتا ہے۔

- بیرونی زرمبادلہ ذخائر کی حفاظت کرنا بھی ریزرو بنک آف انڈیا کی ذمہ داری ہے۔
- بیرونی زرمبادلہ کی خرید وفروخت کو باقاعدہ رکھنے میں ریزرو بنک آف انڈیا کلیدی کردار ہوتا ہے۔
- ریزرو بنک قرضوں پر کنٹرول قائم رکھتا ہے۔

بھارت - قومیائے گئے بینکس

- 19 / جولائی 1969ء کو 50 کروڑ سے زائد ڈپازٹ والے 14 کمرشیل بینکوں کو قومیایا گیا۔

نمبر شمار	نام بینک	مخفف	سال تاسیس
1	آلہ آباد بینک	A.B.	1865ء
2	پنجاب نیشنل بینک	P.N.B.	1894ء
3	کنارا بینک	C.B.	1906ء
4	اسٹیٹ بینک آف انڈیا	S.B.I.	1906ء
5	انڈین بینک	I.B.	1907ء
6	بینک آف بروڈہ	B.B.	1908ء
7	سنٹرل بینک آف انڈیا	C.B.I.	1911ء
8	یونائیٹیڈ بینک آف انڈیا	U.B.I.	1950ء
9	یونین بینک آف انڈیا	U.B.I.	1919ء
10	سنڈیکیٹ بینک	S.B.	1925ء
11	بینک آف مہاراشٹرا	BOM.	1935ء
12	انڈین اورسیز بینک	I.O.B.	1936ء
13	دینا بینک	D.B.	1938ء
14	یونائیٹیڈ کمرشیل بینک	U.C.B.	1943ء

- اپریل 1980ء میں مزید چھ کمرشیل بینکوں کو قومیالیا گیا۔

(1) کارپوریشن بینک (2) آندھرا بینک (3) نیو بینک آف انڈیا (4) اورینٹ بینک آف کامرس
(5) پنجاب اینڈ سندھ بینک (6) وجیا بینک نیو بنک آف انڈیا' اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں ضم ہوگیا۔

14. معاشی نمواور ترقی

15. ہندوستان کی معاشی ترقی اور ہندوستانی معشیت کا تفصیلی جائزہ

ہندوستان۔ترقی پذیراور مخلوط معیشت

- ہندوستانی معیشت کے جائزہ اور مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان ایک ترقی پذیر معیشت ہے گوانگریزوں کے دورِحکومت میں ہندوستانی معیشت تعطل اور جمود کا شکار رہی۔اور خاطر خواہ ترقی نہیں کرسکی۔لیکن آزادی کے بعد اور منصوبہ بندی کے زیرِ اثر معیشت میں ہل چل پیدا ہوئی ہے اور اب معیشت ترقی کی سمت رواں دواں ہے۔
- **قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ:** سال 1980ء کے بعد سے ہندوستان کی خام قومی پیداوار (GNP) میں اضافہ ہوا ہے۔منصوبہ بندی کے پہلے تین دہوں کے دوران معیشت کی شرح نمو 3.5 فی صد کے آس پاس رہی۔اور اِس وقت یہ شرح 5.5 فی صد ہے۔
- سال 2002ء میں ہندوستان کی فی کس آمدنی 480$ ڈالر بتائی گئی ہے۔فی کس آمدنی میں اضافہ کی شرح قومی آمدنی میں اضافہ کی شرح کے مقابل کم رہی۔اس کی وجہ آبادی میں اضافہ ہے۔
- آبادی کا دباؤ (High Population Pressure) :ہندوستان ایک کثیر آبادی والا ملک ہے،حالیہ مردم شماری کی رپورٹ کی رو سے ہندوستان کی موجودہ آبادی 103 کروڑ ہے۔ہندوستان کی آبادی دُنیا کی کل آبادی کا 1/6 ہے جب کہ ہندوستان کا زمینی رقبہ دُنیا کے کل زمینی رقبہ کا 2.5 فی صد ہے۔2001ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں آبادی میں اضافہ کی شرح 1.83 فی صد فی سال ہے۔
- **پیشہ وارانہ ڈھانچہ اور ابتدائی شعبہ** : ہندوستان میں آج بھی زراعت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔زراعت آبادی کی اکثریت کا ذریعۂ معاش ہے۔قومی آمدنی کا ایک بڑا حصہ زراعت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ایک اندازہ کے مطابق کل خام گھریلو پیداوار (GDP) کا 24.7 فی صد زرعی شعبہ تیار اور فراہم کرتا ہے اور اس وقت 56.7 فی صد آبادی زراعت اور زراعت سے ملحقہ پیشوں میں مشغول ہے۔
- آمدنیوں میں عدم مساوات: آمدنی کی تقسیم میں نابرابری ہندوستانی معیشت کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ عالمی بینک کی رپورٹ سال 1999-2000 کے مطابق آبادی کے 20 فی صد اونچی آمدنی پانے والے طبقہ کا حصہ کل قومی آمدنی میں 41.4 فی صد ہے جب کہ 40 فی صد غریب لوگوں کا کل قومی آمدنی میں حصہ صرف 20.4 فی صد ہے۔ان اعداد وشمار سے ہندوستانی معیشت میں آمدنی کی تقسیم میں عدم مساوات ہندوستان اور آبادی کے ایک بڑے طبقہ کی غربت کا اندازہ ہوتا ہے۔
- بے روزگاری: ہندوستان ایک زرعی ملک ہے اور اس کی نصف سے زیادہ آبادی زرعی شعبہ میں کام کرتی ہے۔زراعت اور کھیتی باڑی چوں کہ موسمی کام ہیں اس لیے موسم کے اعتبار سے لوگوں کو زراعت میں کام ملتا ہے اور غیر موسم میں وہ بے کار رہتے ہیں۔زرعی شعبہ میں چھپی ہوئی بے روزگاری کی صورت بھی پائی جاتی ہے۔اس طرح ہندوستان میں بے روزگاری کا مسئلہ عام ہے۔
- **انسانی اصل (Human Capital)** : انسانی محنت کے وسائل سے متعلق سرمایہ کاری انسانی اصل ہے۔تعلیم وتربیت،صحت وغیرہ پر کیے جانے والے اخراجات بھی سرمایہ کاری یا اصل کاری (Investment) کی تعریف میں آتے ہیں جس کے نتیجہ میں انسان کی کارکردگی، صحت، پیداواری صلاحیت اور لوگوں کی کام کرنے کی عمر وغیرہ میں بہتری اور اضافہ ہوتا ہے۔
- ہندوستان میں ترقی یافتہ ممالک کی بہ نسبت انسانی اصل کا معیار پست ہے۔2001ء کی مردم شماری کے لحاظ سے یہاں شرح خواندگی 65.38 فی صد ہے۔اور متوقع عمر یا اوسط عمر 63 سال ہے جب کہ ترقی یافتہ ممالک میں لوگوں کی متوقع عمر 77 سال ہے۔

- توازنِ ادائیگی میں خسارہ: ہندوستانی معیشت کی ایک خصوصیت توازن ادائیگی میں خسارہ ہے۔ ہمارے توازنِ ادائیگی میں سوائے ایک یا دو سالوں کے ہمیشہ خسارہ پایا جاتا رہا ہے۔
- **بنیادی سہولتیں** : ہمارے ملک میں بنیادی سہولتیں جن کو انفراسٹرکچر کہا جاتا ہے کوئی خاص ترقی یافتہ نہیں ہیں۔ ملک کی معاشی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لیے بنیادی معاشی سہولتیں جیسے حمل ونقل، برقی، پانی، تعلیمی اور طبی سہولتوں میں اضافہ ضروری ہے۔
- ایسا معیشت جس میں خانگی اور عوامی شعبہ دونوں پائے جائے وہ مخلوط نظام معیشت کہلاتا ہے۔
- ہندوستان میں مخلوط نظام معیشت ہے۔

ہندوستان کا زرعی شعبہ

- ہندوستان دیہاتوں میں بستا ہے جہاں دیہی عوام کا بنیادی پیشہ زراعت ہے ہماری آبادی کا 72.2 فیصد حصہ دیہی علاقوں میں بستا ہے اور زرعی شعبہ کی بہتر کارکردگی ہماری معیشت کی مشمولہ نمو (Inclusive growth) کیلئے ضروری متصور کی جاتی ہے۔
- ہندوستان میں 1,928 لاکھ ہیکٹر زمین پر فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ یعنی 06- 2005 کے اعداد وشمار کے مطابق یہ کل جغرافیائی رقبہ کا 58.65 فیصد ہے۔ 1,419 خالص کاشت کاری زمین میں سے 602 لاکھ ہیکٹر کو آبپاشی سہولتیں میسر ہیں۔ یعنی 42.4 فیصد خاصل کاشت کاری زمین کیلئے پانی کی سہولت حاصل ہے بقید 57.6 فیصد قابل کاشت زمین کا انحصار مانسون کی بارش پر ہے۔
- دنیا کی قابل کاشت زمین کا 3.0 فیصد حصہ ہندوستان میں ہے اور یہ گیہوں اور چاول کی پیداوار کا دوسرا بڑا پیدا کنندہ ہے۔ یہ دنیا کی 17.0 فیصد آبادی کی غذائی ضروریات کو پورا کرسکتا ہے۔ ہندوستان، دنیا کا کل گیہوں اور چاول کی پیداوار کا بالترتیب 12.0 فیصد اور 22.0 فیصد پیداوار کرتا ہے۔ یہ تمام اعداد وشمار ہندوستانی معیشت میں زرعی شعبہ کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس شعبہ میں کسی بھی تبدیلی کا کل معیشت پر ضارب اثر ہوتا ہے۔
- **خام گھریلو پیداوار (GDP) میں تعاون** : زرعی شعبہ بشمول جنگلات، سمکیات، معدنیات، وکان کنی نیز اس کی حلیف سرگرمیوں کے ذریعہ ہندوستان کی خام گھریلو پیداوار میں نمایاں تعاون کرتا ہے۔ زرعی شعبہ کے تعاون کو جدول میں پیش کیا گیا۔

ہندوستان میں آبادی

- ہندوستان میں آبادی میں اضافے کے تین اہم یا عام اسباب ہوتے ہیں۔

(1) اونچی شرح پیدائش (2) نسبتاً کم شرح اموات اور (3) مہاجرت (Immigration)

- ہندوستان میں مہاجرت کے سبب آبادی میں اضافہ نہیں ہوا۔ ہندوستان میں آبادی میں اضافہ شرح اموات میں تیزی سے کمی اور حسب سابق اونچی شرح پیدائش کے سبب ہوا۔ لہٰذا ہندوستان کے آبادی کے مسئلے کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے ہم کو ملک میں شرح اموات میں کمی کے اسباب کی تحقیق کرنا ہوگا اور دسرا اونچی شرح پیدائش جاری رہنے کے وجوہات کا پتہ چلانا ہوگا۔
- سماجی علم میں آبادی ایک نہایت ہی اہم عنصر ہے۔
- مردم شماری (Census) کے ذریعہ ہمیں ملک کی آبادی کے متعلق تفصیلات حاصل ہوتی ہیں۔ مردم شماری سے مراد دی گئی آبادی کے افراد سے متعلق تفصیلات کو ترتیب کے ساتھ اکٹھا کرنا اور اس کا اندراج کرنا ہے۔
- دس سال میں ایک بار ہندوستان میں رہنے والے تمام لوگوں کی تفصیلات اکٹھا کی جاتی ہیں۔ وہ لوگ جو یہ سروے کرتے ہیں تفصیلات اکٹھا کرنے کے لیے ہر گاؤں، ہر شہر اور ہر قصبے کے ایک ایک گھر کو جاتے ہیں اور ہر گھر میں رہنے والے افراد کی تفصیلات جمع کرتے ہیں۔ اس

مردم شماری کی مدد سے ہمیں کئی معلومات حاصل ہوجاتی ہیں۔مثلاً لوگوں کی عمریں،ان کے پیشے یا روزگار، مکان کی تفصیلات، تعلیم، مذہب اور جنس وغیرہ۔ ان تفصیلات کو جمع کروانے اور ریکارڈ کرنے کا انتظام The Registrar General & Census Commission of India کے ذمہ ہے۔

- **Age Structure (عمر کے اعتبار سے بناوٹ):** آبادی کے Age Structure سے مراد ملک کے مرد وخواتین کی وہ تعداد ہے جو مختلف عمر کے گروپوں میں ظاہر کی جاتی ہے۔ یہ آبادی کی سب سے بنیادی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ کسی فرد کی عمر اس بات کو ظاہر کرنے میں مدد دیتی ہے کہ اس کی ضروریات کیا ہیں؟ اس میں کام کرنے کی اہلیت کتنی ہے؟ کیا وہ دوسروں پر انحصار کرتا ہے وغیرہ۔ اسی طرح آبادی میں بچوں کی تعداد اور فی صد، کام کرنے والے افراد کی تعداد اور معمر افراد کی تعداد وغیرہ آبادی کے سماجی ومعاشی ساخت کا تعین کرنے والے قابل ذکر عناصر ہیں۔
- **جنسی تناسب:** آبادی میں فی ہزار مردوں (مزکر) میں عورتوں (مونث) کی تعداد جنسی تناسب ہے۔ کسی سماج میں مردوں اور عورتوں کے مابین مساوات کو معلوم کرنے کے لیے یہ اہم سماجی اشاریہ ہے۔
- ہندوستان میں عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلے میں مسلسل کم نظر آرہی ہے۔۔
- میڈیکل ریسرچ بتلاتی ہے کہ مماثل حالات فراہم کیے جائیں تو لڑکیاں،لڑکوں سے بہتر نشونما پاسکتی ہیں۔ اس لیے اگر لڑکیوں کے ساتھ امتیاز نہ ہوتا تو لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے زیادہ یا برابر ہونی چاہیے تھی۔
- مردم شماری کے سروے سے ہمیں ایک اور اشاریہ حاصل ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ ہندوستان میں 100 لڑکوں کے مقابل 103 لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔مگر جب بچوں کی اموات کی شرح دیکھی جاتی ہے تو لڑکوں کے مقابل لڑکیوں کی اموات زیادہ دکھائی دیتی ہیں۔
- اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ 5-0 کے عمر کے گروپ میں باز ماندہ لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے کم ہے۔ یہ صرف اسی وقت ہوسکتا ہے جب لڑکیوں کے ساتھ توجہ اور تغذیہ کے معاملے میں امتیاز برتا جائے ورنہ باز ماندگی کے طبعی وفطری حالات لڑکیوں کے حق میں بہتر ہوتے ہیں۔
- شرح خواندگی 2011 کی مردم شماری کے مطابق کوئی فرد جو 7 سال یا اس سے زیادہ عمر کا ہو اور وہ کسی زبان کو لکھ پڑھ اور سمجھ سکتا ہو تو وہ خواندہ تصور کیا جائے گا۔ خواندگی سماجی ومعاشی ترقی کے لیے ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔
- آزادی کے وقت 1947 میں ہمارے ملک کی 12% آبادی خواندہ تھی۔ 2001 میں یہ 64.84% تھی۔ جو بڑھ کر 2011 میں 74.04% ہوگئی۔ البتہ 2011 کی مردم شماری سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مردوں (82.14%) اور عورتوں (65.46%) کی خواندگی کی شرح میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔
- ابتداء میں بتایا گیا تھا کہ 59-15 سال کے درمیان والے افراد کی آبادی کام کرنے والے افراد کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ پورا سال بھی کام کرسکتے ہیں یا سال کے کچھ حصے میں کام کرنے والے بھی ہوسکتے ہیں۔ یہ روزگار اور کام کی دستیابی پر منحصر ہوتا ہے۔

آبادی کے سائز میں تبدیلی ہونا

- آبادی حرکیاتی ہوتی ہے۔ آبادی کے اعداد وشمار، تقسیم اور ترکیب مسلسل تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ دراصل تین امور کے مابین تعامل کی وجہ سے ہوتا ہے۔(1) پیدائش (2) اموات (3) ہجرت (نقل مکانی)
- آبادی کے سائز میں تبدیلی کا مطلب کسی ملک یا علاقے کے باشندوں کی تعداد میں مخصوص مدت مثلاً گذشتہ دس سال میں ہونے والی تبدیلی ہے۔ ایسی تبدیلی کو دو طرح سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔(1) حقیقی تعداد کی شکل میں یا (2) فیصد کی شکل میں۔

- آبادی میں ہر دس سال میں جو تعداد شامل ہوتی ہے وہی اس دہائی میں ہونے والا اضافہ ہوتا ہے۔اس کا پتہ چلانے کے لیے قدیم آبادی مثلاً (مثلا 1991 کی) کی تعداد کو موجودہ آبادی (مثلاً 2011 کی) کی تعداد میں تفریق کرنا پڑتا ہے۔اگر نتیجہ مثبت عدد میں ہو تو اس کا مطلب آبادی میں اضافہ ہے اور اگر یہ منفی عدد ہو تو آبادی میں کمی اس عدد کے برابر ہوئی ہے۔
- آبادی میں تبدیلی (حقیقی تعداد) = (بعد کی تاریخ میں آبادی) - (پہلے کی تاریخ میں آبادی)
- کسی علاقہ میں آبادی میں تبدیلی = (تعداد پیدائش + اس علاقے میں باہر سے آکر بسنے والوں کی تعداد) - (تعداد اموات + اس علاقہ سے باہر مہاجرت کرنے والوں کی تعداد) مثبت عدد کا مطلب اس عدد کے برابر آبادی میں اضافہ ہے اور منفی عدد کا مطلب اس عدد کے بقدر آبادی میں کمی ہے۔
- آبادی میں اضافہ کی شرح یا رفتار ایک نہایت اہم عنصر ہے۔اس کا مطالعہ فیصد فی سال میں کیا جاتا ہے۔مثلاً اضافہ کی شرح 2% فی سال کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دئے گئے سال میں ہر 100 افراد کے مقابل 2 افراد کا اضافہ ہوا ہے۔یہ مرکب سود کی طرح کارگر ہوتا ہے۔اسے سالانہ اضافہ کی شرح کہتے ہیں۔اس لحاظ سے ہندوستان کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔
- ہندوستان کی آبادی میں ہونے والے مسلسل اضافہ کے اسباب کا جائزہ لینے کے لیے ہمیں شرح اموات اور شرح پیدائش کو دیکھنا پڑتا ہے۔ ہندوستان میں شرح اموات میں تیزے سے کمی ہوئی ہے۔لیکن حالیہ عرصے تک شرح پیدائش میں کمی نہیں دیکھی گئی
- 1900 کے بعد سے اور خصوصاً آزادی کے بعد قحط سالی کے اثرات، راحت کاری کے کاموں، راشن کی دکانوں اور جمہوریت میں فعال عوامی نمائندگی کی بنا پر کم ہوگئے ہیں۔اسی طرح مختلف وباؤں جیسے ہیضہ، طاعون اور کسی قدر ملیریا پر بھی قابو پالیا گیا ہے۔آلودہ پانی، تنگ مکانات اور کچرے کی عدم نکاسی وغیرہ مختلف بیماریوں کے اسباب تھے۔ان مسائل پر قابو پاتے ہوئے صفائی کے انتظامات کئے گئے۔
- صاف پانی اور غذا کی سربراہی کو یقینی بناتے ہوئے دیگر کئی اقدامات بھی کئے گئے۔اس کے علاوہ طبی ترقی خاص کر Antibiotics اور Vaccines نے صحت عامہ کے تحفظ میں پانا مثبت رول نبھایا ہے۔اسی لیے 1900ء کے بلمقابل شرح اموات تیزی سے گھٹ گئی ہے۔ شرح اموات میں کمی کے متوازی پیدائش کی اونچی شرح نے آبادی میں اضافہ کیا ہے۔
- 1960ء میں ہندوستان میں تولید کی شرح 5.6 تھی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس وقت فی عورت کو اوسطاً 5 یا چھ بچے ہوتے تھے۔سماجی اقدار، بچوں کے لیے دستیاب مواقع اور تحفظ کے پیش نظر خاندان کے افراد بچوں کی تعداد سے متعلق فیصلہ لیتے ہیں۔اس نقطہ نظر میں تبدیلیاں ہوتی رہیں ہیں۔
- فی الوقت ہندوستان میں شرح تولید 2.7 ہے جبکہ یہ شرح آندھرا پردیش میں 1.9 ہے۔
- آبادی میں تبدیلی کا تیسرا عنصر مہاجرت یا نقل مکانی ہے۔مہاجرت سے مراد لوگوں کا مختلف علاقوں سے دوسرے علاقوں کو منتقل ہونا ہے۔ مہاجرت داخلی بھی ہوسکتی ہے یعنی ایک ملک کے اندر، یا بین الاقوامی ہوسکتی ہے یعنی مختلف ملکوں کے مابین۔داخلی مہاجرت آبادی کے سائز کو تبدیل نہیں کرتی۔
- البتہ ملک کے اندر آبادی کی تقسیم پر اثر انداز ہوتی ہے۔مہاجرت آبادی کی تقسیم اور ترکیب میں تبدیلی میں کافی اہم رول ادا کرتی ہے۔
- **کثافت آبادی** : کثافت آبادی سے مراد رقبہ کی کسی اکائی میں افراد کی تعداد ہے۔
- ہندوستان دنیا کے کثیر آبادی والے ملکوں میں سے ایک ہے۔
- 2011ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں کثافت آبادی 332 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔

- ریاست واری دیکھا جائے تو ہر ریاست کی کثافت آبادی مختلف ہوسکتی ہے۔جیسا کہ مغربی بنگال میں کثافت سب سے زیادہ (904افرادفی مربع کلومیٹر) ہےاورارونا چل پردیش میں سب سے کم (13افرادفی مربع کلومیٹر) ہے۔آسام اور جزیرہ نما بھارت کی اکثر ریاستوں میں اوسط کثافت آبادی پائی جاتی ہے۔
- پہاڑی خطے،کٹی پھٹی پتھریلی زمینات،اوسط تا کم تربارش،بنجراور غیر زرخیز مٹی وغیرہ وہ عناصر ہیں جوان علاقوں میں کثافت آبادی پراثرانداز ہوتے ہیں۔شمالی ہند کے میدانوں اور جنوب میں کیرلا میں ہموار میدانی خطے،زرخیز مٹی اور کثرت بارش کی وجہ سے کثافت آبادی بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔
- **آبادی کی پالیسی:** 1952ء میں سرکاری سطح پر خاندانی منصوبہ بندی پروگرام کوشروع کرنے والا ہندوستان،دنیا کا پہلا ملک تھا کہ مخصوص مدت کے دوران بڑھتی ہوئی آبادی کوروکا جائے۔
- قومی آبادیاتی پالیسی کے 6/اپریل1976ء کے اعلان تک خاندانی منصوبہ بندی پروگرام رضا کارانہ تھا حکومت کا رول عوام کوخاندانی منصوبہ بندی کوقبولیت کیلئے ترغیب دینا تھا۔کلینک سہولتیں اور دیگر سہولتیں فراہم کرنا ہوتا تھا۔
- 1976 میں حکومت نے اس طرزعمل کو بدل ڈالا۔ترقی اور خاندانی منصوبہ بندی دونوں کی یکساں موجودگی کے نظریہ کومسترد کرتے ہوئے یہ اعلان کیا گیا کہ آبادی میں تیزی سے اضافے سے معاشی ترقی میں روکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔اوراس طرح سے اس مسئلے پر قابو پانے کیلئے بہت زیادہ مثبت طرزعمل کی ضرورت ہوتی ہے۔
- قومی آبادیاتی پالیسی 2010 - 2000 نے فوری وسط مدتی اور طویل مدتی مقاصد کا خاکہ کھینچا ہے۔
- قومی آبادیاتی پالیسی 2010 - 2000 مندرجہ ذیل عناصر کوپیش کرتی ہے۔
- زچہ شرح اموات Maternal Mortality Rate کوفی لاکھ زندہ پیدائش پر100 سے کم کرنا۔
- طفلی شرح اموات Infant mortality Rate کوفی لاکھ زندہ پیدائش پر30 سے کم کرنا۔
- دور کی جانے والی بیماریاں سے بچوں کومحفوظ رکھنے کے لئے ٹیکہ دینا۔
- زچگی صرف دواخانوں میں کروانا اوراس میں صد فیصد کامیابی حاصل کرنا۔
- متعدی امراض پر قابو پانا،ایڈس (AIDS) کے مرض کی معلومات سہل حصول اوراحتیاط۔
- دوبچوں والی چھوٹی فیملی کوترغیب دینا۔
- محفوظ اسقاط حمل کی سہولتوں میں اضافہ کرنا۔
- کم سنی کی شادی پر پابندی۔
- لڑکیوں کی شادی کی عمر کو18 سال سے بڑھا کر20 سال سے زائد عمر کردینا۔

قومی آبادی پالیسی 2010 - 2000 کے ضمن میں قومی آبادیاتی کمیشن قائم کیا گیا۔یہ کمیشن قومی آبادیاتی پالیسی پر عمل آوری کرے گا۔

ہندوستان میں منصوبہ بندی

- منصوبہ بندی کمیشن (پلاننگ کمیشن): آزادی کے بعد حکومت ہند نے 15 مارچ1950 میں منصوبہ بندی کمیشن قائم کیا۔
- منصوبہ بندی کمیشن آزادانہ کام انجام دیتا ہےاورمرکزی حکومت کے مشیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتا ہے۔
- منصوبہ بندی کمیشن کا چیرمین وزیراعظم ہوتا ہےاور چیرمین کے علاوہ ایک فعال ڈپٹی چیرمین اور دیگر ممبرس بھی کمیشن مین ہوتے ہیں۔

- قومی ترقیاتی کونسل: قومی ترقیاتی کونسل بھی ایک غیر دستوری انجمن ہے۔
- قومی ترقیاتی کونسل کا قیام 1952ء میں کیا گیا۔
- ترقیاتی کونسل کی اہم ذمہ داری منصوبہ بندی کمیشن ک جانب سے تیار کردہ منصوبے کی جانچ کرنا ہے۔
- ترقیاتی کونسل کا صدر نشین یا چیرمین وزیر اعظم ہوتا ہے۔

پنج سالہ منصوبے

منصوبہ	مدت
پہلا پنج سالہ منصوبہ	1951-1956ء
دوسرا پنج سالہ منصوبہ	1956-1961ء
تیسرا پنج سالہ منصوبہ	1961-1966ء
تیسرا سالانہ منصوبہ	1966-1969ء
چوتھا پنج سالہ منصوبہ	1969-1974ء
پانچواں پنج سالہ منصوبہ	1974-1978
دوسرا سالانہ منصوبہ	1978-1980ء
چھٹا پنج سالہ منصوبہ	1980-1985ء
ساتواں پنج سالہ منصوبہ	1985-1990ء
دوسرا سالانہ منصوبہ	1990-1992
آٹھواں پنج سالہ منصوبہ	.1992-1997
نواں پنج سالہ منصوبہ	1997-2002
دسواں پنج سالہ منصوبہ	2002-2007
گیارواں پنج سالہ منصوبہ	2007-2012
بارہواں پنج سالہ منصوبہ	2012-2017

- پہلے پنج سالہ منصوبہ کا مقصد زراعت اور آبپاشی کی ترقی تھا۔
- دوسرے پنج سالہ منصوبہ کا مقصد بڑے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی تھا۔
- تیسرے پنج سالہ منصوبہ کا مقصد غذائی اجناس کی پیداوار میں اضافہ اور خود کفالت تھا۔
- چوتھے پنج سالہ منصوبے کا مقصد مسلسل ترقی، خود اعتمادی اور غریبی ہٹاؤ تھا۔
- پانچویں پنج سالہ منصوبے کا مقصد غریبی کو دور کرنا اور خود اعتمادی تھا۔
- چھٹے پنج سالہ منصوبے کا مقصد سود مند روزگار کی فراہمی کے ذریعہ غربت کو کم کرنا تھا۔
- ساتویں پنج سالہ منصوبے کا مقصد غذائی اجناس کی پیداوار اور پیداواری میں اضافہ تھا۔
- آٹھویں پنج سالہ منصوبے کا مقصد انسانی وسائل کی ترقی تھا۔

- نویں پنج سالہ منصوبے کا مقصد مساوات، سماجی انصاف کے ساتھ معاشی ترقی تھا۔
- دسویں پنج سالہ منصوبے کا مقصد مساوات، سماجی انصاف، انسانی وسائل کے معیار میں بہتری لانا تھا۔
- گیارویں پنج سالہ منصوبے کا مقصد مجموعی ترقی تھا۔

ہندوستان میں تعلیم، ترقی، صحت اور غذا

- شرح خواندگی 2011 کی مردم شماری کے مطابق کوئی فرد جو 7 سال یا اس سے زیادہ عمر کا ہو اور وہ کسی زبان کو لکھ پڑھ اور سمجھ سکتا ہو تو وہ خواندہ تصور کیا جائے گا۔ خواندگی سماجی و معاشی ترقی کے لیے ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔
- آزادی کے وقت 1947 میں ہمارے ملک کی 12% آبادی خواندہ تھی۔ 2001 میں یہ 64.84% تھی۔ جو بڑھ کر 2011 میں 74.04% ہوگئی۔ البتہ 2011 کی مردم شماری سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مردوں (82.14%) اور عورتوں (65.46%) کی خواندگی کی شرح میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔
- ہندوستان میں آزادی سے پہلے غیر معمولی غذائی اشیاء کی کمی کے باعث قحط سالی کا دور دورہ ہوتا تھا اور یہ بڑے پیمانہ پر فاقہ کشی کی اموات کا سبب بنتا تھا۔ سن 1943ء سے 1945ء کے دوران بنگال میں قحط آیا جس کی وجہ سے بنگال، آسام اور اڑیسہ میں رہنے والے 3 تا 5 ملین افراد کی جانیں چلی گئیں۔
- پیداوار اور غذائی اجناس کی دستیابی میں فرق ہے۔ اسے اس طرح تخمینہ لگایا جاسکتا ہے:
- سال بھر میں دستیاب غذائی اجناس: سال کے دوران غذائی اجناس کی پیداوار (پیداوار۔ بیج، چارہ اور ضائع شدہ اشیاء) + نقد درآمد (درآمد۔ برآمد)۔ حکومت کے ساتھ ذخیرہ میں تبدیلی (سال کے اختتام پر ذخیرے کی مقدار۔ ابتداء میں افتتاحی ذخیرہ کے مقدار)
- یومیہ فی کس غذائی اجناس کی دستیابی: سال بھر میں غذائی اجناس کی دستیابی / آباد) / 365 دن
- ہندوستان کی فی کس اناج کی دستیابی بہت ہی کم ہے جب ہم یورپ کے ممالک سے اس کا موازنہ کرتے ہیں جو کہ 700 گرام ہے اور USA میں 850 گرام ہے۔ فی کس اناج کی دستیابی میں کمی ہندوستان کے تغذیہ کے تحفظ کے لئے ایک تشویشناک بات ہے۔ غریب خاندان زیادہ تر غذائی ضرورت کے لیے غذائی اجناس کو بطور توانائی کے حصول استعمال کرتے ہیں۔ غذائی اجناس اور اسی قسم کی غذائی اشیاء کی پیداوار میں اضافہ کرنے کا لائحہ عمل ترتیب دینا ضروری ہے۔
- غذائی اناج کا ذخیرہ جو بنیادی طور پر چاول اور گیہوں FCI فوڈ کارپوریشن آف انڈیا سے حاصل کیا جاتا ہے اور منظم کیا جاتا ہے۔ جسے زائد یا فاضل ذخیرہ کہا جاتا ہے۔ FCI گیہوں اور چاول کی خریداری ان ریاستوں کے کسانوں سے کرتا ہے جہاں پیداوار فاضل ہوتی ہے۔ کسانوں کو ان کی فصل کی قیمت ماقبل اعلان کردی جاتی ہے۔ اس قیمت کو اقل ترین امدادی قیمت (MSP) (منیمم سپورٹ پرائس) کہا جاتا ہے۔
- MSP کو ہر سال حکومتی اداروں کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ ہر سال مرکزی اور ریاستی حکومتیں غذائی اناج کی ایک تہائی مقدار کسانوں سے حاصل کرتی ہیں۔ ان غذائی اناج کو عوام میں مختلف طریقوں سے تقسیم کیا جاتا ہے۔
- ہندوستانی حکومت نے سن 2013ء میں ''قانون برائے تحفظ غذا'' کا اعلان کیا تاکہ عوام کے حق غذا کو قانونی بنایا جاسکے۔ یہ تقریباً ہندوستان کی دو تہائی 2/3 آبادی پر اطلاق کرتا ہے۔ اس قانون کے مطابق کم آمدنی والے ہر فرد کے لئے 5 کلوگرام غذائی اناج فی ماہ رعایتی قیمتوں پر دیا جاتا ہے۔

- حالیہ عرصے میں ہندوستانی پارلیمنٹ نے قومی غذائی تحفظ ایکٹ کو بنایا ہے اور بچوں کی باہمی ترقی جیسی اسکیمیں (ICDS) کو نافذ کیا ہے۔ ہندوستانی عدالتیں غذائی تحفظ کے یقینی بانے میں مستعد ہوگئی ہیں۔
- غیر حکومتی اداروں کی طرف سے دائر کئے گئے مقدمات کے جواب میں عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیا کہ تمام ریاستی اور مرکزی حکومتیں اسکول میں پڑھ رہے نوجوان طلباء کو دوپہر کا کھنا فراہم کریں۔ اگر چیکہ اس قسم کی اسکیمیں چند ریاستیں جیسے ٹاملناڈو وغیرہ میں چھوٹے پیمانہ پر ہیں لیکن اب یہ اسکیم ساری ریاستوں میں نافذ کی جارہی ہے۔ تقریباً چودہ کروڑ اسکولی بچے دوپہر کے کھانے کی اسکیم کے تحت مدرسوں میں دوپہر کا کھانا کھارہے ہیں۔
- مجموعی طور پر کم وزنی کے شکار والے بچے جن کی عمریں 3 تا 5 برس کی ہیں 45 فیصد ہے۔ ان بچوں کے مقابلے میں جن کی عمریں ایک تا 3 سال ہے ان کا فیصد 50 ہے۔ گجرات کی ریاست میں 58% ' مدھیہ پردیش میں 56.9% اور اتر پردیش میں 53.2% اور سب سے کم کیرالا میں 24 فیصد ہے۔
- بالغ مرد اور عورتوں میں تغذیئے کے مقام یا حالت کو جسمانی کمیت کے اشاریئے (BMI) باڈی ماس انڈیکس سے ناپا جاتا ہے۔
(جسمانی کمیت کا اشاریہ (BMI) = وزن کلوگرام میں / قد مربع میٹروں میں)
- ورلڈ بینک کی جانب سے ممالک کی درجہ بندی میں ورلڈ ڈیولپمنٹ رپورٹ میں اسی پہلو کو اختیار کیا گیا ہے۔ ایسے ممالک جن کی فی کس آمدنی 2012 میں سالانہ 12600 امریکی ڈالر تھی زیادہ آمدنی والے ممالک یا دولتمند ممالک کہلائے 2012 میں 1035 امریکی ڈالر یا اس سے کم سالانہ فی کس آمدنی والے ممالک کم آمدنی والے ممالک کہلائے۔
- ایک دہے سے بھی کم عرصہ تک بھی بھارت کم آمدنی والے ممالک کے زمرہ میں ہی تھا۔ اب اس کا شمار درمیانی آمدنی والے ممالک میں ہورہا ہے کیونکہ بھارت کی فی کس آمدنی میں دوسرے کئی ممالک سے زیادہ تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اور اس کے موقف میں بہتری آئی ہے۔
- گذشتہ دس سال سے بھی زائد عرصے سے تعلیم اور صحت کو آمدنی کے ساتھ ساتھ ترقی کے نشان دہندے کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ مثال کے طور پر بین الاقوامی ترقیاتی پروگرام (UNDP) کی جانب سے شائع کردہ انسانی ترقی کی رپورٹ میں ملکوں کے درمیان موازنہ کرنے کے لیے لوگوں کی تعلیم کی سطح، صحت کے موقف اور فی کس آمدنی کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

HDI انسانی ترقی کا اعشاریہ:

- متوقع عرصہ حیات: اس سے مراد کسی فرد کی پیدائش کے وقت سے زندگی کی متوقع مدت ہے۔
- اوسط اسکولی تعلیم کی مدت (سالوں میں): 25 سال سے زائد عمر کے لوگوں کا تعلیم حاصل کرنے کے لیے صرف کئے گئے سالوں کا اوسط
- متوقع اسکولی تعلیم کی مدت (سالوں میں): اسکول جانے والی عمر کے بچوں کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے صرف کی جانے والی متوقع سالوں کا اوسط
- فی کس آمدنی: اس کا تخمینہ امریکی ڈالر میں کیا جاتا ہے تا کہ موازنہ کرنے میں آسانی ہو۔ اس کے علاوہ یہ اس لیے بھی کہا جاتا ہے کہ ہر ملک میں ڈالر سے مساوی مقدار میں اشیاء اور خدمات کی خریدی جاسکتی ہے۔

ہندوستان میں منظّم اور غیر منظّم شعبے

- ہندوستان میں 92 فیصد کامگار غیر منظّم شعبہ میں پائے جاتے ہیں اور صرف 8 فیصد ہی منظّم شعبہ میں کام پاتے ہیں۔
- منظّم شعبہ ان تجارتی اداروں اور کام کے مقامات کا احاطہ کرتا ہے جہاں شرائط روزگار مستقل رہتے ہیں اور لوگوں کو کام کی ضمانت رہتی ہے۔ یہ حکومت کی جانب سے رجسٹرڈ ہوتے ہیں اور ان کو قاعدے اور ضوابط جو مختلف قوانین کے ذریعہ جیسے کارخانوں کا قانون، کم سے کم اجرت کا قانون دوکانوں اور ادارہ جات کا قانون وغیرہ کو اپنانا پڑتا ہے۔ یہ اس لئے منظّم کہلاتے ہیں کیونکہ یہاں منظّم طریقہ کار اپنایا جاتا ہے۔

- منظّم شعبہ میں کامگاروں کو روزگار کی طمانیت حاصل ہوتی ہے۔انہیں صرف متعینہ گھنٹوں میں ہی کام کرنا ہوتا ہے۔اگر وہ وقت سے زیادہ کام کریں تو انہیں آجر کی جانب سے اوورٹائم کا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے۔وہ آجر کی جانب سے دیگر کئی سہولتیں بھی حاصل کرتے ہیں۔وہ با اجرت رخصت، تعطیلات کے دوران ادائیگی اور پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ بھی حاصل کرتے ہیں۔وہ میڈیکل سہولتیں اور قانون کی تحت دیگر سہولتوں کے مستحق ہوتے ہیں۔
- آجر کو ضروری ہوتا ہے کہ تمام سہولتوں جیسے پینے کا پانی، کام کا حفاظتی ماحول کو یقینی بنائے۔جب وہ سبکدوش ہوتے ہیں ایسے کئی کامگار وظیفہ بھی پاتے ہیں۔وہ لوگ جو حکومت میں کام کرتے ہیں یا کمپنیوں یا بڑے ادارے تمام منظّم شعبہ میں شامل ہیں۔
- غیر منظّم شعبہ خصوصیت کے ساتھ چھوٹے اور بکھرے ہوئے اکائیوں پر مشتمل ہوتا ہے زیادہ تر حکومت کے کنٹرول سے باہر رہتے ہیں۔وہاں قاعدے اور ضوابط تو ہوتے ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کیا جاتا۔یہاں نوکریاں کم ادائیگی والی اور مستقل نہیں ہوتی ہیں۔اوورٹائم، ادائیگی کے ساتھ رخصت، تعطیلات رخصت بوجہ بیماری وغیرہ کی کوئی سہولت نہیں ہوتی۔روزگار کی طمانیت نہیں رہتی۔بغیر کسی وجہ روزگار چھوڑنے کے لیے کہا جاتا ہے۔
- منظّم شعبہ نوکریوں کا پیش کش بہت ہی سوچ بچار کے بعد کرتا ہے۔مگر منظّم شعبہ میں روزگار کے مواقع بہت ہی کم رفتار میں پھیل رہے ہیں جس کے نتیجہ میں بہت سے کامگار غیر منظّم شعبہ میں داخل ہونے پر مجبور ہیں۔جہاں بہت ہی کم تنخواہ دی جاتی ہے۔انہیں معقول اجرت نہیں دی جاتی اور اکثر ان کا استحصال کیا جاتا ہے۔ان کی آمدنی بہت کم اور غیر مستقل ہوتی ہے۔جب کامگار منظّم شعبہ میں اپنی نوکریاں کھو دیتے ہیں تو غیر منظّم شعبہ میں کم آمدنی پر نوکریاں حاصل کرے پر مجبور رہتے ہیں۔زیادہ کام کی ضرورت کے ساتھ ساتھ غیر منظّم شعبہ میں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ کامگاروں کی حفاظت اور مدد کی جائے۔
- یہ غیر محفوظ لوگ کون ہیں جن کو تحفظ کی ضرورت ہے۔؟ دیہی علاقوں میں غیر منظّم شعبہ زیادہ تر بے زمین زرعی مزدور، چھوٹے کسان، حصہ داری میں فصل اگانے والے اور کاریگر (جیسے جولاہے، لوہار، بڑھئی، اور سنار) پر مشتمل ہوتا ہے۔
- ہندوستان میں دیہی علاقوں میں رہنے والے تقریباً 80 فیصد چھوٹے کسانوں کے زمرہ میں پائے جاتے ہیں۔ان کسانوں کو وقت پر بیجوں کی فراہمی، زرعی ماحاصل پیداوار، قرض، گودام کی سہولت، اور مارکٹ کی فراہمی جیسی موزوں سہولتوں کے ذریعہ مدد کی ضرورت ہے جیسا کہ کھیتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو موزوں کام اور موزوں اجرتوں کی ادائیگی کی ضرورت ہے۔
- شہری علاقوں میں غیر منظّم شعبہ زیادہ تر چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے مزدوروں، تعمیرات میں بے قاعدہ کامگار، تجارت اور حمل ونقل کے علاوہ جو گلی کوچوں میں پھر کر سامان بیچنے والوں، وزن ڈھونے والوں، کپڑے بنانے والوں پر مشتمل ہوتا ہے۔چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو بھی خام مال کے حاصل کرنے اور پیداوار کی فروخت میں حکومت کی مدد کی ضرورت ہے۔دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں بے قاعدہ کامگاروں کے تحفظ کی ضرورت ہے۔
- غیر منظّم شعبہ بھی GDP میں اپنا حصہ ادا کرتا ہے۔سال 05-2004 کے دوران تمام کامگاروں میں 92 فیصد غیر منظّم شعبہ کے کامگاروں کا حساب لگایا گیا جن کا جملہ پیداوار میں نصف حصہ رہا۔
- دوسری جانب صرف 8 فیصد لوگ جو معقول روزگار رکھتے ہیں اشیاء اور خدمات کی پیداوار میں 50% حصہ رکھتے ہیں۔ان کمپنیوں کی پیداوار اور خدمات مارکٹ میں اپنی اہمیت رکھتے ہیں لیکن وہ آبادی کے ایک چھوٹے حصہ کو ہی نوکریوں کے ذریعہ سہولتیں فراہم کرتی ہیں۔یہ ایک شدید غیر مساوی صورتحال ہے۔باقی لوگ غیر مستقل یا پھر بے روزگار رہتے ہیں کم ادائیگی والی نوکریاں یا خود روزگار یا کمتر روزگار سے وابستہ ہیں جن کی آمدنی بہت ہی کم ہوتی ہے۔

منظّم اور غیر منظّم شعبوں کا حصہ

شعبہ	منظّم اور غیر منظّم شعبوں کا حصہ (جملہ کا %)	
	روزگار حصہ	خام گھریلو پیداوار
منظّم	8	50
غیر منظّم	92	50
جملہ	100	100

کثیر جوابی سوالات

(1) ہندوستان میں سالانہ قومی آمدنی کا تخمینہ تیار کرنے والی تنظیم ہے۔

(1) نیشنل انکم کمیٹی (2) سنٹرل اسٹاٹکل آرگنائزیشن (3) پلاننگ کمیشن (4) ریزرو بینک آف انڈیا

(2) ذیل میں ہندوستانی زراعت میں کم پیداآوری کی وجہ نہیں ہے۔

(1) زمین پر آبادی کا دباؤ (2) ادارہ جاتی عناصر (3) میکانیت (4) اصل کی کمی

(3) پائیدار اشیاء کی صورت میں خط رسد ہوتا ہے۔

(1) عمودی (2) افقی (3) ڈھلان اوپری جانب (4) نچلی جانب ڈھلان

(4) Kinked خط طلب کا اوپری حصہ تعلق رکھتا ہے۔

(1) زیادہ لچکدار (2) زیادہ غیر لچکدار (3) کم لچکدار (4) غیر لچکدار

(5) نظریۂ آبادیاتی تغیر میں آخری مرحلہ کونسا ہے۔

(1) شرح پیدائش زیادہ اور شرح اموات کم (2) شرح پیدائش اور شرح اموات زیادہ

(3) شرح پیدائش کم اور شرح اموات کم (4) شرح پیدائش کم شرح اموات زیادہ

(6) ذیل میں کونسی کمیٹی بنیادی سہولیات کے اصلاحات سے تعلق رکھتی ہے۔

(1) چیلیا کمیٹی (2) نرسمہم کمیٹی (3) راکیش موہن کمیٹی (4) عابد حسین کمیٹی

(7) سیالیت کے اطراف جال زر کیلئے طلب ہے۔

(1) مکمل لچکدار (2) مکمل غیر لچکدار (3) اکائی لچکدار (4) صفر لچکدار

(8) مکمل مسابقت کے تحت، ایک عنصر طلب کیا جائے گا اس نقطہ تک

(1) اس کی پیداواری حاشیائی آمدنی اس کی قیمت سے زیادہ ہو (2) اس کی اوسط پیداواری آمدنی اس کی قیمت کے مساوی ہو

(3) اس کی حاشیائی پیداواری آمدنی اس کی قیمت کے مساوی ہو (4) حاشیائی پیداواری آمدنی میں اضافہ اس کی قیمت میں کمی

(9) اگر دو اشیاء آزاد ہوں تو طلب کی تقاطع لچکداری دونوں کے درمیان مساوی ہے

(1) ایک (2) صفر (3) دو (4) لامتناہی

(10) جب اوسط لاگت کم ہو جاتی ہے تو حاشیائی لاگت کا خط

(1) اوپر رہتا ہے (2) نیچے رہتا ہے (3) تیزی سے بڑھتا ہے (4) تیزی سے گھٹتا ہے

(11) سنٹرل بینک ' مسلمہ تجارتی دستاویز کی خرید و فروخت کرتا ہے بذریعہ

(a) بینک شرح پالیسی (2) قانونی نقدی کا تحفظی تناسب (3) اوپن مارکٹ آپریشنز (4) منتخبہ کریڈٹ کنٹرول

(12) ایک معاشی ادارہ میں' ایک سال کے دوران' آخری اشیا اور خدمات کی پیداوار کے مجموعی مارکٹ قدر کی تعریف یوں کی جاتی ہے۔

(1) قومی آمدنی (2) خالص قومی پیداوار (3) خام قومی پیداوار (4) خام قومی پیداوار عاملی لاگت پر

(13) اونچے افراطِ زر کے دورانِ مدت ' ان میں سے بہترین ذخیرۂ قدر کی آپ عموماً توقع رکھیں گے۔

(1) نقد (2) بانڈز (3) سونا (4) بینک میں میعادی جمع

(14) پیداوار موقوف رکھنے کی ایک بنیادی خصوصیت ہے

(1) مکمل مسابقت (2) اجارہ داری (3) اجارہ دارانہ مسابقت (4) ان میں سے کوئی نہیں

(15) جب خطِ طلب عمودی ہوتا ہے تو یہ نمائندگی کرتا ہے

(1) اکائی لچکدار طلب (2) مکمل لچکدار طلب (3) مکمل غیر لچکدار طلب (4) لچکدار طلب

(16) وہ خط جو آمدنی کی تقسیم میں نامساوات کی پیمائش کرتا ہے وہ

(1) لارنیز خط (2) اینجلس خط (3) خطِ فلپس (4) آمدنی صَرف خط

(17) نقد محفوظات تناسب ایک آلہ ہے ..... کا

(1) مالیاتی پالیسی (2) زری پالیسی (3) تجارتی پالیسی (4) صنعتی پالیسی

(18) ٹیکس ذیل میں سے کسی پر منحصر ہو تو اس ٹیکس کو متزائد کہا جاتا ہے

(1) ہم حاشیائی ایثار (2) ہم تناسبی ایثار (3) ہم مطلق ایثار (4) یہ تمام سب

(19) آزادی کے وقت سے ہندوستان میں خام قومی پیداوار میں زرعی شعبہ کے حصہ کا فیصد

(1) بڑھ رہا ہے (2) گھٹ رہا ہے (3) مستقل ہے (4) ان میں کوئی نہیں

(20) ذیل میں دیہی مقروضیت کے میدان کا ایک بڑا ادارہ

(1) سنٹرل کوآپریٹیو بینک (2) اسٹیٹ بینک آف انڈیا (3) پنجاب نیشنل بینک (4) NABARD

21) مخلوط معیشت کا مطلب

(1) سرمایہ داریت (2) اشتراکیت (3) سرمایہ داریت اور اشتراکیت (4) آزاد سرمایہ داریت

(22) دوسرا پنجسالہ منصوبہ منتقل ہوا زور دیتے ہوئے ..... سے .....

(1) زراعت سے صنعت (2) صنعت سے زراعت (3) صنعت سے بنیادی سہولیات (4) بنیادی سہولیات سے زراعت

(23) HYV زراعت میں حوالہ کا مطلب

(1) Hot Yield Varities (2) Hard Yielding Varities

(3) High Yielding Values (4) High Yielding Varities

(24) مہالنولیس کا دوشعبہ جاتی نمونہ اس دوران متعارف کروایا گیا

(1) پہلا پنچسالہ منصوبہ (2) دوسرا پنچسالہ منصوبہ (3) تیسرا پنچسالہ منصوبہ (4) چوتھا پنچسالہ منصوبہ

(25) نئی معاشی پالیسی مرتکز ہے

(1) علاقائی تفاوت (2) عالمیانہ (3) خانگیانہ (4) عالمیانہ اور خانگیانہ

(26) TRYSOM اسکیم کو ہندوستان میں شروع کیا گیا۔

(1) 1979 (2) 1980 (3) 1978 (4) 1981

(27) .....کی پیمائش میں لارنز خطوط مدد دیتے ہیں۔

(1) آمدنی کی تقسیم میں عدم مساوات (2) آمدنی کی تقسیم میں مساوات

(3) آبادی اور آمدنی کا نمو (4) بیروزگاری اور غربت کا نمو

(28) معاشی اشیاء ایسی اشیاء ہیں جو

(1) معاشی قانون کی تابعداری (2) قلت میں اور محدود ہیں

(2) مرئی ہیں (4) غیر مرئی ہیں

(29) مشترک سرمایہ کمپنی میں مشتمل ہونا

(1) خانگی محدود کمپنی (2) عوامی محدود کمپنی (3) خانگی وعوامی محدود کمپنی (4) امداد باہمی سوسائٹی

(30) اگر پیداوار کا صرف، پیداوار کی قیمت میں تبدیلی سے غیر موثر رہتا ہے تب طلب کے لئے پیداوار

(1) مکمل غیر لچکدار ہوگی (2) Kinked curve (3) مکمل لچکدار ہوگی (4) اکائی لچکدار

(31) اگر تواعل پیداوار درجہ اول میں یک نوعی ہے تب اس کی لچکدار ہے۔

(1) پیمانہ حاصل میں اضافہ (2) پیمانہ محاصل میں کمی ہوگی (3) پیمانہ حاصل مستقل رہیگا (4) پیمانہ تقلیل حاصل ہوگا۔

(32) غیر یقینیت سے متعلق نظریہ منافع کو پیش کرنے والا

(1) بسمولسن (2) ہکس (3) کینس (4) نائیٹ

(33) مثل لگان کے اصول کو متعارف کرنے والا

(1) الفریڈ مارشل (2) ڈیوڈ ریکارڈو (3) آدم اسمتھ (4) ریگیز فریش

(34) قومی آمدنی کیلئے ذیل کا کونسا اظہار صحیح ہے۔

(1) خالص قومی پیداوار مارکٹ قیمتوں پر (2) خالص قومی پیداوار عامل لاگت پر

(3) خام قومی پیداوار عامل لاگت پر (4) خام قومی پیداوار مارکٹ قیمت پر

(35) ذیل میں سے کونسا ہندوستان میں قومی آمدنی کے تخمینہ کا طریقہ نہیں ہے۔

(1) پیداوار کا طریقہ (2) اخراجات کا طریقہ (3) آمدنی کا طریقہ (4) ہم سطح طریقہ

(36) ذیل میں سے کونسا سنٹرل بینک کا کام نہیں ہے۔

(1) بینکرٹو گورنمنٹ (2) بینکرس بینک (3) کنٹرول آف کریڈٹ (4) ڈپازٹ سوبلائزیشن

(37) ذیل میں سے کونسا Selective/analitative کریڈٹ کنٹرول طریقہ ہے

(1) حاشیائی ضرورت کی باقاعدگی (2) صارف قرض کی باقاعدگی (3) ادھار راشننگ (4) یہ تمام سبب

(38) مفروضہ یہ ہے کہ فلاحی مملکت میں عوامی اخراجات کا رجحان اضافہ کی طرف مائل رہتا ہے جیسا کہ معیشت وسعت پاتی ہے۔اس طرح معروف ہے۔

(1) قانون فشر (2) قانون ویگنیرس (3) قانون ہیگو (4) قانون ریکارڈین

(39) کل عوامی اخراجات کا زائد حکومت کے زائد کل وصولیات جانے جاتے ہیں

(1) آمدنی خسارہ (2) مالیاتی خسارہ (3) ابتدائی خسارہ (4) خسارہ بجٹ

(40) خالص قومی پیداوار مساوی ہے۔

(1) خام قومی پیداوار-فرسودگی (2) خام قومی پیداوار- برآمدات

(3) خام قومی پیداوار+فرسودگی (4) خام قومی پیداوار- برآمدات

(41) دولتِ اقوام کے اسباب وعلل کے ایک جائزہ'' کے مصنف کون ہیں

(1) جے۔یم۔کینس (2) الفرڈ مارشل (3) جے۔بی۔سے (4) آدم اسمتھ

(42) استثنائی خمیدِ مانگ

(1) اوپری جانب دائیں (2) نیچے جانب دائیں (3) 'x' محور پر افقی (4) 'y' محور پر افقی

(43) درآمد اور ماحصل کے تفاعلی رشتہ کو کہتے ہیں۔

(1) تفاعلِ تصّرف (2) تفاعلِ سرمایہ کاری (3) تفاعلِ مانگ (4) تفاعلِ پیداوریت

(44) اجارہ داری میں امتیاز قیمتی کا انحصار ہوتا ہے

(1) مانگ کی لچک پر (2) آمدنی کی لچک پر (3) منجملہ لچک پر (4) قیمت کی لچک پر

(45) کاملہ (مقابلۂ کامل) مقابلہ کی خصوصیات میں ایک خصوصیت ہے

(1) (2) (3) امتیاز قیمت (4) حکومت کی مداخلت

(46) کس جزو کی قمت کی وضاحت کا انحصار مسلۂ تقسیم کاری سطحی پیداواریت پر ہوتا ہے

(1) جزو کی کلی پیداواریت پر (2) جزو کی اوسط پیداواریت پر

(3) جزو کی سطحی پیداواریت پر (4) مربوط پیداواریت

(47) منجملہ قومی پیداواریت کا مطلب ہے

(1) کسی ملک میں حاصل شدہ اشیاء اور خدمات کی قدر + بیرونی منہائی آمدنی

(2) مختلف ممالک میں پیدا شدہ اشیاء کی قدر + بیرون سے حاصل شدہ منہائی آمدنی

(3) مختلف برسوں میں پیدا شدہ اشیاء کی قدر

(4) دنیا بھر پیدا شدہ اشیاء اور حاصل کردہ خدمات

(48) کینس کے مسئلہ معین آمدنی میں بنیادی توازن ہے

(1) $Y = C + I$ (2) $Y = I + S$ (3) $Y = C - I$ (4) $Y = S - I$

(49) صادی ترقی کا مطلب ہے

(1) ترقی یافتہ ممالک (2) زیر ترقی ممالک (3) ترقی پذیر ممالک (4) ان میں سے کوئی نہیں

(50) ہندوستان میں غربت کی وجوہات میں سے ایک ہے

(1) کم آبادی (2) زیادہ فی کس آمدنی

(3) زمینداریت کے اوسط میں زیادہ حجم (4) آمدنی کی تقسیم میں غیر اعتدالی

(51) ہندوستان میں اراضی اصلاحات کا اہم ترین مقصد ہے

(1) زمینداریت کا حجم مقرر کرنا (2) زرعی پیداواریت کو کم کرنا

(3) مشترکہ زراعت کی حوصلہ شکنی کرنا (4) ان میں سے کوئی نہیں

(52) تدریجی دیہی ترقیاتی پروگرام کی ابتداء کس سن میں ہوئی۔

(1) 1978-79 (2) 1968-69 (3) 1948-49 (4) 1998-99

(53) عوامی مالگزاری مشتمل ہے

(1) صرف مالگزاری محصول (2) صرف غیر محصول مالگزاری

(3) محصول مالگزاری + غیر محصول مالگزاری (4) ان میں سے کوئی نہیں

(54) متوازن میزانیہ سے کیا مراد ہے

(1) مساوی آمدنی اور اخراجات (2) اخراجات کی بہ نسبت آمدنی کا زیادہ ہونا

(3) آمدنی کی بہ نسبت اخراجات کا زیادہ ہونا (4) اخراجات کا آمدنی کی بہ نسبت کم ہونا

(55) مالیاتی مجالس کا تقرر ہر..... میں ہوتا ہے

(1) دس برس (2) ہر سال (3) سالانہ دو مرتبہ (4) ہر پانچ سال

(56) انقلاب خضر (سبز انقلاب) کا مطلب ہے

(1) صنعتی پیداوار میں اضافہ (2) خدمات میں اضافہ (3) بنیادی سہولیات میں اضافہ (4) زرعی پیداوار میں اضافہ

(57) آندھرا پردیش میں کوئلہ کی زیادہ پیداوار ہوتی ہے

(1) سنگارینی (2) راما گنڈم (3) گدور (4) سری پور کاغذ نگر

(58) ہندوستان میں میں پیٹر کی فراہمی .....زیر قابو ہوتی ہے

(1) نبارڈ(NABARD) (2) اسٹیٹ بنک آف انڈیا (SBI)

(3) انڈین بینک (4) ریزرو بنک آف انڈیا (RBI)

(59) عوامی اخراجات سے مراد ان اخراجات سے ہے

(1) مرکزی حکومت کے اخراجات (2) ریاستی حکومت کے اخراجات

(3) مقامی حکومتوں کے اخراجات (4) مرکزی، ریاستی اور مقامی حکومتوں کے اخراجات

(60) مرکزی حکومت کو سب سے زیادہ ملاگزاری محصولات فراہم کرنے کا ذریعہ ہے

(1) محصول آمدنی (2) محصول جائیداد (3) محصول بیکار (کسٹمز) (4) محصول مرکزی آبکاری

(61) معاشیات کی تقسیم ''مائکرو'' اور ''ماکرو'' معاشیات میں انہوں نے کی

(1) الفریڈ مارشل (2) آدم اسمتھ (3) ریکنارفرش (4) جے یم کینس

(62) اگر جملہ استعمال اعظم ترین ہو، تو

(1) مارفیل استعمال صفر ہوگا۔ (2) مارفیل استعمال اپنی چوٹی پر ہوگا

(3) مارفیل استعمال اوسط استعمال کے مساوی ہوگا (4) اوسط استعمال اعظم ترین ہوگا

(63) متغیر تناسب کا قانون تعلق رکھتا ہے۔

(1) قلیل عرصہ کا پیداواری فنکشن (2) طویل عرصہ کا پیداواری فنکشن

(3) بڑھتی ہوئی اسکیل کو واپسی (4) گھٹتی ہوئی اسکیل کو واپسی

(64) جملہ گھریلو پیداوار ہے۔

(1) کسی بھی ملک کی اندرونی تجارت (2) کسی ملک کی عالمی تجارت

(3) کسی بھی ملک کی تمام گھریلو معاشری سرگرمیاں (4) زراعتی اور صنعتی پیداوار کسی بھی ملک کیلئے

(65) انسانی ترقی کی نشان گر کو بنایا

(1) امرتیہ سین (2) محبوب الحق (3) وی کے آر وی راؤ (4) جگدیش بھاگوتی

(66) ہندوستان میں درج ذیل کون مرکزی ٹیکس نہیں ہے۔

(1) زراعتی انکم ٹیکس (2) کارپوریٹ ٹیکس (3) دولت ٹیکس (4) کسٹم ڈیوٹیز

(67) انحطاط کے دور میں حکومت کا سب سے مناسب عمل ہونا چاہیے۔

(1) ٹیکس کی شرح کو بڑھانا (2) عوامی اخراجات کو بڑھانا

(3) نئے ٹیکس لاگو کرنا (4) عوامی اخراجات کو گھٹانا

(68) درج ذیل کون سا اینکسز وال پذیر ٹیکس ہے؟

(1) انکم ٹیکس (2) دولت ٹیکس (3) کارپوریٹ ٹیکس (4) اکسائز ڈیوٹی

(69) پیسہ کا اہم فعل ہے

(1) سونے کی خریداری (2) زمین کی خریداری (3) تبادلہ کا ذریعہ (4) اشیاء کی درآمد

(70) تنخواہوں میں اضافہ سے واقع ہوتا ہے۔

(1) قیمت ڈھکیل افراطزر (2) طلب ڈھکیل افراطزر (3) رینگتا ہوا افراطزر (4) ہائپر افراطزر

(71) پیسہ کی قدر گھٹتی ہے۔

(1) اگر پیسہ کی سپلائی گھٹتی ہے (2) اگر پیسہ کی سپلائی بڑھتی ہے

(3) اگر پیسہ کی سپلائی یکساں رہتی ہے (4) ان میں کوئی نہیں

(72) ذیل میں ریزرو بنک آف انڈیا کا کریڈٹ پر قابو پانے کا طریقہ نہیں ہے۔

(1) کھلے مارکٹ کی سرگرمیاں (2) بنک کی شرح

(3) کیش ریزرو تناسب (4) پیسہ قرض پر دینے والی تجارت کو منظّم کرنا

(73) ہندوستان کا سب سے بڑا قومیایا ہوا کمرشیل بنک ہے۔

(1) انڈین بنک (2) سنٹرل بنک (3) اسٹیٹ بنک آف انڈیا (4) یونین بنک آف انڈیا

(74) ہندوستان کے GDP میں ذراعتی شعبہ کا حصہ

(1) 4 فیصد (2) 20 فیصد (3) 24 فیصد (4) 19 فیصد

(75) 2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں فی مربع کیلومیٹر آبادی کی کثافت ہے۔

(1) 325 (2) 382 (3) 390 (4) 395

(76). مخلوط معیشت سے مراد

(1) زراعت اور صنعت کا باہم وجود (2) دیہی اور شہری شعبوں کا باہم وجود

(3) عوامی اور خانگی شعبوں کا باہم وجود (4) اعلیٰ پیمانہ اور کم پیمانہ کی صنعتوں کا باہم وجود

(77). غائبانہ بے روزگاری زیادہ تر یہاں پائی جاتی ہے۔

(1) خدمات کا شعبہ (2) بنکنگ شعبہ (3) صنعتی شعبہ (4) زراعتی شعبہ

(78). 2011 کی مردم شماری کے مطابق، وہ ریاست جہاں کم ترین جن کا تناسب ہے۔

(1) کیرالا (2) اتر پردیش (3) ہریانہ (4) اروناچل پردیش

(79). 2011 کی انسانی ترقی کی عالمی رپورٹ کے مطابق، ہدنوستان کا HDI رینک ہے۔

(1) 124 (2) 134 (3) 128 (4) 123

(80). ہندوستان میں درج ذیل کون سا شعبہ GDP میں سب سے زیادہ حصہ ادا کرتا ہے۔

(1) زراعتی شعبہ (2) صنعتی شعبہ (3) خدمات کا شعبہ (4) بیرونی تجارت کا شعبہ

(81) قومی آبادیاتی پالیسیکس سن میں مستقل رہیگی

(1) 2010 (2) 2025 (3) 2045 (4) 2060

(82) مردم شماری کتنے سال میں ایک مرتبہ کی جاتی ہے۔

(1) 15 سال (2) 10 سال (3) 20 سال (4) 25 سال

(83) غربت کا مطلب

(1) ناخواندگی (2) بنیادی ضروریات کی عدم دستیابی (3) بیروزگاری (4) انتخابی آزادی کا نہ ہونا

(84) پلاننگ کمیشن کا صدر

(1) وزیراعظم (2) صدر جمہوریہ (3) وزیر مالیہ (4) وزیر تجارت

(85) حسب ذیل میں جدید صنعتی پالیسی سے متعلق حقیقت نہیں ہے۔

(1) دفاع کے سوا تمام صنعتوں کی لائسنسنگ ختم کرنا (2) عوامی شعبہ کے صنعتوں کو رد کر دینا

(3) MRTP اور بڑی صنعتوں کی جائیداد کے رکاوٹ کی حد کو التماس کرنا نکال دیا گیا ہے

(4) F.D.I کے ذیلی اداروں کے معاہدوں کی رضا کارانہ قبولیت

(86) امداد باہمی بینکوں کے بنیادی اصول کیا ہیں

(1) اپنی مدد آپ (2) باہمی امداد (3) عمومی فلاح (4) ایک سب کیلئے سب ایک کیلئے

(87) ایک شئے کیلئے عام طلب کی لچکداری

(1) ترقی کی سمت (2) تنزل کی سمت (3) متوازی (4) افقی

(88) ایک صنعت کی اوسط مستقل لاگت کا خط حسب ذیل شکل میں رہتا ہے۔

(1) نیچے کی طرف (2) اوپر کی طرف (3) منحنی خط (4) خط مستقیم

(89) جدید سود کی پالیسی کو دریافت کرنے والا

(1) سمیولن۔اسٹال (2) رومر۔لوکاس (3) ہیکس۔ہینسن (4) ہیرڈ۔ڈومال

(90) انسانی وسائل کے فروغ کو شہرت دینے والا

(1) امرتیہ سین (2) محبوب الحق (3) مرڈال (4) پی۔آر۔برہمنندم

(91) کسی ملک کا GNP مارکٹ کی قیمت کے مطابق تعین کرتے وقت حسب ذیل میں سے ایک کو شامل نہیں کیا جاتا

(1) امداد (2) کمی کا بھتہ (3) وظیفہ (4) راست محصول

(92) مارکٹ کی قیمت پر GNP اور GDP کے درمیان فرق اسکے مساوی ہے

(1) راست محصول (2) امداد (3) تجارت خارجہ کی جملہ آمدنی (4) قلت زر

(93) ترقی میں صنعتکار کی اہمیت کو واضح کرنے والا

(1) ہرشمن (2) نرکسی (3) شوم پیٹر (4) کلارک

(94) افراط زر کو روکنے کیلئے حکومت کو یہ عمل کرنا چاہئے

(1) موازنہ بچت (2) موازنہ خسارہ (3) غیر متوازن بجٹ (4) خسارہ معیشت

(95) موافق ڈپازٹ سے مراد حسب ذیل اداروں میں سے ڈپازٹ کی ہمت افزائی

(1) بینک (2) ڈپازٹ کیا ہوا فرد (3) مرکزی بینک (4) حکومت

(96) تجارتی بینک کی جائیداد

(1) Deposits (2) جمع شدہ اشیاء (3) قرضے (4) رقم (Investment Money)

(97) Quid Proco حسب ذیل ہے-

(1) راست موازنے (2) ٹیکس (3) جرمانے (4) انعامات

(98) زرعی اصلاحات کی نمائندگی کرنے والا

(1) راجہ چیلیا (2) سی رنگاراجن (3) نرسمہم (4) گیتا کرشنا

(99) قدروں کو مرکوز کرنے والے ٹیکس سے مراد

(1) پیداوار پر مختلف مرحلوں میں پیداواری قیمتوں پر لگایا جانے والا ٹیکس

(2) پیداوار پر مختلف مرحلوں میں قیمتوں کو جمع کر کے لگایا جانے والا ٹیکس

(3) بہاؤ کے طور پر آنے والے نتیجوں کے بغیر آزادی کا ٹیکس

(4) راست ٹیکس

(100) سب سے زیادہ خواندگی والی ریاست

(1) اڑیسہ (2) کیرالا (3) یوپی (4) مدھیہ پردیش

(101) اگر ایک گاؤں کی تمام زمین اس گاؤں والوں کے قبضہ میں رہے تو وہ نظام کہلاتا ہے

(1) جہاواری نظام (2) رغبت واری نظام (3) زمینداری نظام (4) مکمل مسابقت

(102) وہ بازار جسمیں ایک ہی فروشندہ ہو کہلاتا ہے

(1) اجارہ داری (2) Monopsany (3) اجارادارانہ مسابقت (4) مکمل مسابقت

(103) IADP کو حکومت کس کی سفارش پر متعارف کروائی

(1) Ford Foundation (2) انسٹی ٹیوٹ آف ایگنمیکل گروتھ

(3) انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پبلک فینانس اینڈ پالیسی (4) انڈین کونسل فار اگریکلچرل ریسرچ

(104) قانون متغیر تناسب سے مراد

(1) عوامل پیداوار کے کسی ایک عامل کو مستقل رکھتے ہوئے دوسرے عوامل میں اضافہ کرنا۔

(2) تمام عوامل پیداوار کو بڑھانا (3) تمام عوامل پیداوار کو مستقل رکھنا (4) ان میں کوئی نہیں

(105) چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کیلئے سرمایہ کاری کی حد

(1) 75 لاکھ (2) 1.5 کروڑ (3) 4 کروڑ (4) پانچ کروڑ

(106) نویں پنچسالہ منصوبے کا بنیادی مقصد

(1) معمرین، خواتین واطفال کی فلاح و بہبود (2) صنعتی ترقی

(3) انسداد غربت اور دیہی ترقیات (4) بیروزگاری کا خاتمہ

(107) آمدنی کی تفاوت کو ظاہر کرنے والا خط

(1) فلپس خط (2) خط لارینز (3) Kinked خط طلب (4) لہست دھلان خط رسد

(108) 0-14 سال گروپ کی آبادی کی سطح ظاہر کرتی ہے۔

(1) مزید آبادی (2) زیادہ اموات (3) عدم پیدائش (4) خواندگی

(109) GNP کس شعبہ سے اعظم ترین حصہ پاتی ہے

(1) صنعتوں (2) زراعت سے (3) ذرائع حمل ونقل (4) شعبہ خدمات سے

(110) جزوی معاشیات کا دوسرا نام

(1) قومی نظریہ (2) نظریہ قیمت (3) نظریہ آمدنی (4) نظریہ خرچ

(111) معاشی پالیسیوں کو 1991ء کے بعد روبعمل لانے کیلئے کس کمیشن نے سفارش کی

(1) اے۔ایم خسرو (2) راجہ چیلیا (3) نرسمہم (4) مہتا

(112) ذیل کے درمیان کونسا غیر درست ہے۔

(1) جے۔بی کلارک۔اختراع (2) کینز۔نقد ترجیح نظریہ

(3) فائٹیٹ۔غیر یقینی صورتحال (4) نٹ وکسیل۔قابل قرض مالیہ کا نظریہ

(113) "Advolorem" کا مطلب۔

(1) کسی شئے کی مقدار کی اساس پر محصول عائد کرنا (2) کسی شئے کی طلب اور لاگت کی اساس پر محصول عائد کرنا

(3) کسی شئے کی قدر کے اساس پر محصول عائد کرنا (4) کسی شئے کی وضع کی اساس پر محصول عائد کرنا

(114) نقد قومی پیداوار۔بالواسطہ ٹیکس + امداد (رعایت)

(1) مارکٹ کی قیمتوں پر قومی آمدنی (2) عامل لاگت پر قومی آمدنی

(3) نقد قومی گھریلو پیداوار (4) نقد قومی پیداوار

(115) کفایتی کھیتوں کا کن اساس پر تعین کی جاتی ہے۔

(1) پیداوار (2) آمدنی (3) افراد خاندان (4) انمیں کوئی نہیں

(116) خط طلب پر حرکت کا اظہار

(1) طلب میں کمی وبیشی (2) طلب کی لچک پذیری (3) رسد کی لچک پذیری (4) طلب کی وسعت اور تخفیف

(117) مثل لگان کا مطلب

(1) زمین کے بہ نسبت عاملین پیدائش میں اضافہ (2) تمام عاملین پیدائشی پر اضافہ

(3) تغیر لاگت اور قائم لاگت سے آمدنی (4) مجموعی آمدنی۔تغیر لاگتیں

(118) پست معاشی ترقی کا مطلب

(1) منصوبہ بند ترقی کی عدم موجودگی (2) پست حقیقی فی کس آمدنی

(3) معاشی اور تکنیکی ترقی میں شرح اضافہ (4) آبادی کی نمو میں اضافہ

(119) ہندوستان میں پیدائشی قدر کے تخمینہ کا طریقہ کیا ہے۔

(1) نقد پیداوار اور پیدائشی آمدنی (2) نقد پیداوار کا طریقہ

(3) نقد آمدنی وخرچ کا طریقہ (4) نقد آمدنی کا طریقہ

(120) ہندوستان میں محل واری نظام رائج کرنے والا

(1) لارڈ رپن (2) لارڈ کارنوالس (3) ولیم بنٹنگ (4) ڈیلہوزی

(121) ہندوستان میں بیمار صنعتوں اور ان کی تزئین نو کیلئے سفارشات پیش کرنے کے لئے اپریل 1993ء میں قائم کردہ کمیٹی

(1) گوسوامی کمیٹی (2) راجہ چلیا کمیٹی (3) راج کمیٹی (4) رامن کمیٹی

(122) اگر شرح پیدائش B ہے اور شرح اموات D ہو تب آبادی کی شرح نمو P کیا ہوگی

(1) B-D (2) B+D (3) D-B (4) $\frac{B-D}{B+D}$

(123) نویں پنچسالہ منصوبہ کا اہم مقصد۔

(1) غربت کا خاتمہ اور سماجی انصاف کا فروغ (2) خود مکتفی اور مکمل روزگار

(3) آبادی کی روک تھام اور مکمل خواندگی کا حصول (4) سماجی انصاف اور مساوات کا نمو

(124) ہندوستان میں غربت کا تخمینہ کرنے کا عام طریقہ

(1) امرتیہ سین انڈکس (2) الکنسن انڈیکس (3) ہیڈ کاونٹ کا تناسب (4) جنی انڈکس

(125) ٹکنالوجی میں بازار یا دیگر ترقیاتی ترجیحات میں بنیادی تبدیلیوں کی وجہ سے بے روزگاری کہلاتی ہے

(1) ساختی (ہیتی) بے روزگاری (2) موسمی بے روزگاری

(3) چکرداری بے روزگاری (4) مخفی بے روزگاری

(126) معاشیات سے مراد ایک سائنس ہے جس میں انسانی برتاؤ کا (End) امر قلت کے درمیان آپسی تعلق ہے جو متبادل استعمالات رکھتے ہیں۔اس تعریف کو کس نے پیش کیا۔

(1) آدم اسمتھ (2) جون رابنسن (3) رابرٹ مالتھس (4) لیونل رابنس

(127) ایسی شئے جس کا نفع تمام لوگوں کو بغیر کسی زائد نفع کے پہنچایا جا سکتا ہے جبکہ فائدہ ایک فرد ہو۔

(1) خانگی اشیاء (2) عوامی اشیاء (3) صارف کی پائیدار اشیاء (4) اصل اشیاء

(128) ''سب ایک کیلئے ایک سب کیلئے''، تنظیم کا اصول ہے۔

(1) جوائنٹ اسٹاک کمپنی (2) امداد باہمی (3) شراکت داری (4) خانگی محدود کمپنی

(129) جب دیگر عوامل مستقل ہوں 'X' اشیاء کی قیمت میں آنے والی تبدیلیوں کا تناسب Y اشیاء کی طلب کے ابعاد میں تبدیلی کی نسبت پر اثر انداز ہو تو اس عمل کو محسوب کرنے والا

(1) طلب کی قیمت لچک (2) طلب کی متقاطع لچک (3) طلب کی آمدواری لچک (4) ان میں کوئی نہیں

(130) معاشیات میں کس خط کو Envelope curve کہتے ہیں۔

(1) مختصر مدتی اوسط لاگت کا خط (2) طویل مدتی اوسط لاگت کا خط

(3) وسط مدتی لاگت کا خط (4) کل لاگت کا خط

(131) قلت لگان کا لازمی نتیجہ ہے۔

(1) زمین کی غیر لچک رسد (2) زمین کی لچکدار رسد (2) زمین کی لچکدار طلب (4) زمین کی غیر لچکدار طلب

(132) ہندوستان میں قومی آمدنی کا تخمینہ تیار کرتے ہیں۔

(1) پلاننگ کمیشن (2) فینانس کمیشن

(3) سنٹرل اسٹاسکل آرگنائزیشن (CSO) (4) نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل

(133) GDP میں یہ شامل نہیں ہے

(1) قلت زر (2) اشیاء کی قدر (3) خدمات کی قدر (4) غیر ممالک سے حاصل ہونیوالی آمدنی

(134) GNP محسوب کرنے میں ادائیگیوں کی منتقلی اور بے روزگاری کے نفع کو شمار کیا جاتا ہے

(1) اخراجات صرف (2) شخصی صرف (3) سرمایہ کاری صرف (4) سرکاری صرف

(135) ہندوستانی معیشت کو ''دوہری معیشت'' کہنے کی وجہ۔

(1) بچہ مزدور اور بالغوں کا بقائے باہم (2) زری اور مالیاتی پالیسیوں کا ایک ساتھ عمل

(3) مقامی اور اعلیٰ ٹکنالوجی کا بقائے باہم (4) عوامی اور خانگی شعبوں کی موجودگی۔

(136) Quantitative Credit Control کو اسطرح بھی جانا جاتا ہے۔

(1) اوپن مارکٹ آپریشنس (2) ویریبل ریزرو تناسب (3) منتخبہ قرض کنٹرول (4) ڈسکاونٹ ریٹ پالیسی

(137) 1998 میں کمیٹی نے بینکنگ شعبہ میں اصلاحات کیلئے سفارش کی۔

(1) ایس چکرورتی (2) اے۔ایم خسرو کمیٹی (3) راجہ سی چلیا کمیٹی (4) ایم۔نرسمہم کمیٹی

(138) حسب ذیل میں سے آدم اسمتھ کے ٹیکس کے اصولوں میں نہیں ہے

(1) یقینی اصول (2) موزونیت کا اصول (3) پس اندازی کا اصول (4) لچک کا اصول

(139) ٹیکس کے نظام میں 20000 روپے آمدنی والے فرد کے پاس سے ایک ہزار روپے لئے گئے اور 40,000 روپے آمدنی والے فرد کے پاس سے 2,200 روپے لئے گئے۔اس ٹیکس کے نظام کو کہتے ہیں۔

(1) پروگریسیو ٹیکس سسٹم (2) پروپورشنیٹ ٹیکس سسٹم

(3) ریگریسیو ٹیکس سسٹم (4) ڈیکلینگ ریٹ ٹیکس سسٹم

(140) بابائے معاشیات کہتے ہیں۔

(1) الفرڈ مارشل (2) جے۔ایم۔کینس (3) آدم اسمتھ (4) امرتیہ سین

جوابات

1-2	2-3	3-3	4-3	5-3	6-3	7-2	8-3	9-2	10-2
11-3	12-4	13-3	14-3	15-3	16-1	17-2	18-2	19-2	20-4
21-3	22-1	23-4	24-2	25-4	26-1	27-1	28-2	29-3	30-1
31-3	32-4	33-1	34-2	35-4	36-4	37-4	38-2	39-4	40-1
41-1	42-1	43-4	44-1	45-1	46-3	47-1	48-1	49-2	50-4
51-1	52-1	53-1	54-1	55-4	56-4	57-1	58-4	59-4	60-4
61-3	62-1	63-1	64-3	65-2	66-1	67-2	68-4	69-3	70-1
71-2	72-4	73-3	74-1	75-2	76-3	77-4	78-3	79-2	80-3
81-3	82-2	83-2	84-1	85- 3	86-4	87-2	88-3	89-3	90-1
91-3	92-3	93-3	94-2	95-1	96-2	97-4	98-1	99-2	100-2
101-1	102-1	103-3	104-3	105-4	106-3	107-2	108-3	109-4	110-2
111-1	112-1	113-3	114-2	115-3	116-4	117-4	118-2	119-1	120-2
121-1	122-1	123-3	124-3	125-3	126-4	127-4	128-2	129-2	130-2
131-1	132-1	133-4	134-4	135-2	136-3	137-4	138-4	139-1	140-3

16. تباہیوں سے نمٹنا Disaster Management

- **انسانی محرکات کی بناء پر ہونے والی تباہیاں:** قدرتی آفات حقیقتاً کس حد تک قدرتی ہوتے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی اس سوال کا تجزیہ کیا ہے؟ آیئے ہم ممبئی میں آنے والے سیلاب کی مثال لیتے ہیں۔اس سے ہونے والی جانی و مالی تباہی کا بنیادی سبب کیا ہے؟ کیا صرف کثرت بارش کی وجہ سے اس قدر شدید تباہی ہوئی ہے؟نہیں! اس کے علاوہ دیگر کئی اسباب اس تباہی کا سبب بنے ہیں۔ان میں چند یہ ہیں۔
  a) شہروں کا غیر منظّم پھیلاؤ b) پانی کے نکاسی کی مناسب سہولت نہ ہونا c) آبادی میں کثرت سے اضافہ ہونا وغیرہ
- ایسی تباہیاں جو انسانی لاپرواہیوں یا کسی فرد یا گروہ کی جانب سے قصداً برپا کی گئی ہوں ''انسانوں کی برپا کردہ تباہیاں'' کہی جاسکتی ہیں۔ جسکی بناء پر بے شمار انسانی جانوں کا اتلاف اور ملک کی معیشت اور پیداواری صلاحیت کا طویل مدتی نقصان ہوتا ہے۔
- **حادثوں سے متعلق تباہیاں:** سڑک اور ریل کے حادثات اور فضائی حادثات کے ذریعے ہونے والی تباہیاں اکثر درپیش ہوتی ہیں۔بہتر حمل ونقل کے لئے بچھایا گیا سڑکوں کا وسیع جال، اور موٹر گاڑیوں کثرت کے نتیجے میں مسافروں اور مال برداری میں بھی بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے۔اور اسکے ساتھ حالیہ برسوں میں سڑک حادثات اور ہلاکتیں بھی کافی بڑھ گئی ہیں۔

- صرف ہندوستان میں ہی ہر سال 80 ہزار لوگ سڑک حادثات میں مارے جاتے ہیں۔ جو ساری دنیا میں ہونے والے سڑک حادثات کے اموات کا 13% ہیں۔ مزید یہ ان حادثات میں مرنے والوں کی نصف تعداد 44-15 سال کے جوان العمر لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جو عموماً اپنے خاندان کے واحد کفیل ہوتے ہیں۔ اکثر معاملات میں یہ حادثے لاپرواہی، تھکن، ٹرافک قوانین کی خلاف ورزی، نشے کی حالت میں گاڑی چلانے، گاڑیوں کی نامناسب دیکھ بھال اور اسکے علاوہ راہ گیروں اور مسافروں کی بڑھتی تعداد اور خراب موسم کی بناء پر ہوتے ہیں۔ جسکی وجہ سے ہلاکتوں میں اضافہ ہوتا ہے
- 2000ء کے اعداد و شمار کے مطابق حادثات کی وجہ سے خام گھریلو پیداوار (GDP) کا 3% نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے سڑک حفاظتی تعلیم زندگی کے بقاء کے لئے دیگر مہارتوں کی طرح نہایت ضروری ہے۔ ملک بھر میں جنوری 2006ء میں سڑک حفاظتی ہفتہ منایا گیا۔ جس کا اہم مقصد اور نعرہ تھا کہ ''تحفظ سڑک کا مطلب حادثے نہ ہونا ہے''
- **ریل حادثات:** ابتدائی دور میں کم رفتاری، مختصر سفر اور کم ٹرافک کی وجہ سے ریلوے حمل و نقل محفوظ تھا۔
- دنیا بھر میں ریلوے کے جال کی وسعت کے ساتھ ہندوستان میں بھی ریلوے حادثات میں اضافہ ہوا۔ ریلوے حادثوں کی سب سے عام قسم گاڑی کا پٹری سے اتر جانا ہے۔ جو عموماً مناسب دیکھ بھال نہ ہونے، انسانی کوتاہیوں یا کسی سازش کے نتیجے میں رونما ہوتا ہے۔ ان حادثات کی وجہ سے بے شمار لوگ ہلاک ہوتے ہیں اور اکثر زخمی یا معذور ہو جاتے ہیں۔ ریلوں میں آتش گیر مادے مثلاً کوئلہ، تیل وغیرہ کے حمل و نقل سے بھی حادثات رونما ہوتے ہیں۔
- ایسے ہی ایک حادثہ میں یکم ڈسمبر 2006ء کی صبح کو بہار کے بھاگل پور ضلع میں 35 لوگ مارے گئے جہاں 150 سال قدیم شمی الٹا پل غیر مناسب دیکھ بھال کی وجہ سے منہدم ہو کر ہوڑہ۔ جمال پور سپر فاسٹ ٹرین پر گر پڑا۔
- **فضائی حادثے:** ایر انڈیا کا جہاز کنشکا 182 پرواز کے دوران 23 جون 1985ء کو بم دھماکہ سے تباہ ہو گیا۔ اس وقت یہ جہاز مونٹریال۔ لندن۔ دہلی۔ ممبئی کے لئے پرواز کر رہا تھا کہ آئر لینڈ کے ساحل پر دھماکے سے تباہ ہو گیا۔ اور بحر اوقیانوس میں جا گرا۔ تمام 307 مسافرین اور جہاز کے 22 ملازمین (Crew) ہلاک ہو گئے۔
- بشمول ہندوستان دنیا بھر میں ہوائی حادثات کی کثرت ہوتی جا رہی ہے۔ ہوائی سفر کے دوران مسافرین کی سلامتی کے لئے کئی عوامل ذمہ دار ہوتے ہیں جیسے جہازوں کی تعداد، تکنیکی مسائل، آگ لگنے کا مسئلہ، جہاز کے اترنے اور اڑان بھرنے کے معاملات، وہ ماحول جس میں جہاز کو اڑان بھرنا ہوتا ہے یعنی طوفان، بادو باراں یا پہاڑی خطے وغیرہ۔ اس کے علاوہ ہائی جیک یا بم حملوں وغیرہ سے بچاؤ کے لئے ایر پورٹ سیکوریٹی نظام وغیرہ بھی مسافرین کی سلامتی کے لئے ذمہ دار ہیں۔
- اس سلسلہ میں چند احتیاطی اقدامات کو ذیل میں دیا گیا ہے۔ ہوائی جہاز میں سفر کے دوران آپ کو چاہئے کہ چند امور کو یاد رکھیں۔
- ہوائی جہاز کے عملہ کی جانب سے حفاظتی تدابیر کے مظاہرہ کے دوران توجہ دیں۔
- حفاظتی ہدایات پر مبنی پرچہ کو غور سے پڑھیں جو آپ کی نشست کے جیب میں رکھا ہوتا ہے۔
- قریب ترین ہنگامی راستہ سے واقفیت حاصل کیجئے اور معلوم کیجئے کہ ہنگامی حالات کے دوران اسے کیسے کھولا جا سکتا ہے۔
- جب آپ اپنی نشست پر بیٹھے ہوں تو ہمیشہ سیٹ بیلٹ باندھے رکھئے۔

آگ کے حادثات: 2004ء میں کمبا کونم، ٹاملناڈو میں ایک اسکول میں لگنے والی آگ نے ملک بھر میں اسکولوں کے تحفظ کے بارے میں سوالیہ نشان لگا دیا۔ اس حادثے میں 93 معصوم جانیں گئیں۔ اس حادثے کا اہم سبب اساتذہ اور طلباء میں حفاظتی شعور کا فقدان تھا کہ وہ اس سے لاعلم تھے کہ آگ لگنے پر انہیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے اور باورچی خانہ کی کمرہ جماعت کے قریب موجودگی وغیرہ۔ بہر حال ایسے حادثات اب نئے نہیں ہیں۔

- ان تمام واقعات وحادثات سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی لاپرواہی اور شعور میں کمی کی وجہ سے بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے۔ آگ لگنا ایک ایسا واقعہ ہوتا ہے جو احتراق پذیری کی وجہ سے رونما ہوتا ہے اور شدید گرمی اور شعلوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ ہر سال لگ بھگ 30,000 قیمتی جانوں کی ہلاکت کا سبب آگ سے متعلق حادثات ہوتے ہیں۔ گرمی، ایندھن اور آکسیجن، یہ تینوں عوامل آگ کو بڑھاتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی رسد کو روک دینے سے ہم ہونے والی تباہی کی شدت کو کم کر سکتے ہیں۔
- **دہشت گردی کا خطرہ:** مہاتما گاندھی نے عدم تشدد اور سچائی کی تعلیم دی اور انہیں لوگوں، طبقوں اور ملکوں کے درمیان پرامن حل کا ذریعہ بتلایا۔ سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ساتھ انسان میں دولت اور طاقت کی حرص میں بھی اضافہ ہونے لگا اور دنیا کے مختلف طبقوں کے درمیان عداوت اور دشمنی میں اضافہ ہوا۔ ترقی کے نتیجے میں دنیا بھر کے لوگوں میں اتفاق واتحاد اور رواداری پیدا کرنے کا جو تصور تھا اسکے برخلاف جنگوں اور اندرونی تنازعات دنیا میں پھیلنے لگے اور لوگوں کی کثیر تعداد اس سے شدید طور پر متاثر ہونے لگی۔
- دنیا کے بعض خطوں میں بشمول ہندوستان کے چند علاقوں میں دہشت گردی عام ہوگئی ہے۔ ان علاقوں میں بچوں کو مسلسل حملوں اور تشدد کا خوف دامن گیر رہتا ہے۔ جسکی وجہ سے اکثر بچے اسکول نہیں جاتے اور نہ معمول کی زندگی گزارتے ہیں۔
- اگر آپ کے قریب ہی کوئی تباہی مچتی ہے تو زخمیوں کو دیکھئے اور انہیں ابتدائی طبی امداد دیکر شدید زخمی افراد کے لئے مدد فراہم کیجئے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) صرف ہندوستان میں ہی ہر سال 80 ہزار لوگ سڑک حادثات میں مارے جاتے ہیں۔

50 (1) 70 (2) 80(3) 85 (4)

(2) ملک بھر میں کب میں سڑک حفاظتی ہفتہ منایا گیا۔

(1) جنوری2006ء (2) جنوری2008ء (3) جنوری2009ء (4) جون2006ء

(3) ریل کا ایک حادثہ میں یکم ڈسمبر 2006ء کی صبح کہاں واقع ہوا میں 35 لوگ مارے گئے۔

(1) لکھنو (2) کانپور (3) بھاگلپور (4) دہلی

(4) ایرانڈیا کا جہاز کنشکا 182 پرواز کے دوران کب بم دھماکہ سے تباہ ہوگیا۔

(1) 23جون1988ء (2) 23جون1985 (3) 23جون1981 (4) 23جون1988

(5) کس سال کمباکونم، ٹاملناڈو میں ایک اسکول میں لگنے والی آگ نے ملک بھر میں اسکولوں کے تحفظ کے بارے میں سوالیہ نشان لگا دیا۔ اس حادثے میں 93 معصوم جانیں گئیں۔

(1) 2004ء (2) 2005ء (3) 2000ء (4) 2010ء

جوابات

1-3	2-1	3-3	4-2	5-1

مستقل ترقی اور انسانی ترقی کا اشاریہ Human Developmnet Index (HDI)

- انسانی ترقی کا اشاریہ Human Developmnet Index (HDI)' خام گھریلو پیداوار GDP اور فی کس آمدنی میں اضافہ کسی بھی ملک کی ترقی کا ضامن ہے

- Gross demestic Product (GDP) خام گھریلو پیداوار سے مراد ایک سال کے دوران کسی بھی ملک میں پیدا کردہ گھریلو اشیاء وخدمات کی قدر ہے۔
- ہندوستان میں زائد از 90% فیصد افرادی قوت غیر منظّم شعبہ سے تعلق رکھتی ہے۔
- GDP خام گھریلو پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ صرف مخصوص طبقہ کیلئے مفید ہے۔ متمول افراد دنیا کی منتخبہ چیزیں خریدنے کے اہل ہوتے ہیں بعض افراد عالمی معیاری زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں جبکہ اکثریت غیر موزوں روزگار، نامناسب آمدنی اور بنیادی ضروریات سے ہنوز محروم ہے۔ جنگلات کی کٹائی، زمینی کٹاؤ، زیر زمین آبی سطح کی کمی، آلودگی میں اضافہ، چراگاہیں، جامد ایندھن (کوئلہ، پٹرول) پر بڑھتا انحصار، صنعتی ناکارہ مادے، کیمیائی کھاد، جراثیم کش ادویات، موسمی تبدیلی جیسے اہم اور اشد ضروری ماحولیاتی مسائل ہمارے سامنے ہیں۔
- صنعتوں کے قیام نے چند افراد کیلئے ضرور مادی سہولیات پہنچائی ہیں۔
- زراعت، معدنیاتی کان کنی، پتھر کی کان وغیرہ، اس کے علاوہ صنعتی اور توانائی کے شعبوں و دیگر شعبوں کا انحصار بڑی حد تک قدرتی وسائل پر منحصر ہے۔
- وسائل کی فراہمی میں ماحول کی صلاحیت کو ''ماحولیاتی کارکردگی کے ذرائع'' Environment Source Function کے طور پر جانا جاتا ہے۔
- وسائل کے صرفہ یا آلودگی سے اس کی کارکردگی بتدریج کم ہوتی جارہی ہے۔
- ماحول کا اکام مختلف سرگرمیوں سے پیدا ہونے والی آلودگی اور ناکارہ ملبہ کو بے ضرر بنانا اور جذب کرنا ہے۔
- قدرتی وسائل جیسے زمین، پانی، معدنیات اور کچدھات، درختوں اور جانوروں سے حاصل ہونے والی اشیاء عمل پیداوار کا مرکز ہیں۔
- پیداوار کی صفائی کے لئے پانی کا استعمال، ناکارہ ملبہ، غیر ضروری اشیاء وہ ماحول میں جذب ہوجاتے ہیں۔
- غرق منصبی (Sink Function) ماحول کے جذب کرنے اور بے ضرر مادے اور آلودگی کی شکست خوردگی کی صلاحیت کو بیان کرتی ہے۔ جب بیکار مادہ حاصل غرق۔ منصبی کی حد سے تجاوز کرتا ہے تو ماحول کو طویل مدتی ضرر پہنچتا ہے۔
- زیر زمین پانی کا راستہ مٹی اور چٹانوں کے ذریعہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہوتا ہے۔ جتنا پانی کی بازیابی ہورہی ہے اس سے زیادہ نکاسی ہوگی تو یہ یقینی امر ہے کہ کچھ وقت بعد ہمارے پاس زمین میں پانی باقی نہ ہوگا۔
- ہندوستان میں تقریباً 1/3 واں حصہ بازیابی کے مقابلہ میں نکاسی زیادہ کررہے ہیں۔
- زیر زمینی پانی کا زیادہ صرفہ زرعی طور پر کامیاب علاقوں میں پایا جاتا ہے جیسے کہ پنجاب مغربی اتر پردیش، وسطی اور جنوبی ہند کے سمت چٹانی سطح مرتفع، بعض ساحلی علاقے تیزی سے بڑھتی ہوئی شہری آبادیاں بھی زیر زمین پانی کے بے دریغ استعمال کرتی ہیں۔
- ہندوستان کے 59% اضلاع میں ہینڈ پمپ اور کنوؤں کا پانی پینے کیلئے غیر محفوظ ہے۔
- زراعت اور صنعت سے کیمیائی مادوں سے زمینی پانی آلودہ ہوگیا ہے۔
- جدید زرعی عمل میں ''جراثیم کش ادویہ'' اہم جز ہے۔
- سال 1962ء میں ریچل کارسن Rachel Carson نے ایک کتاب بہ عنوان ''Silent Spring'' یا ''خاموش بہار'' اس میں انہوں نے مچھروں پر قابو کے لئے DDT کا چھڑکاؤ پرندوں اور انسانی زندگی پر اثر کے بارے میں لکھا تھا۔
- مادے جیسے جراثیم کش پر مشتمل بھاری وزنی دھاتیں ماحول سے غائب نہیں ہوتیں بلکہ جاندار اجسام کے اندر ذخیرہ ہوجاتی ہیں۔

- مچھلیوں کے جسم میں DDT زہر کا جمع ہو جانا جو اس پانی میں رہتی ہے جہاں DDT سے متاثرہ پانی بہتا ہے۔
- ہندوستان کے 59% اضلاع میں ہینڈ پمپ اور کنوؤں کا پانی پینے کیلئے غیر محفوظ ہے۔
- زراعت اور صنعت سے کیمیائی مادوں سے زمینی پانی آلودہ ہو گیا ہے۔
- جدید زرعی عمل میں ''جراثیم کش ادویہ'' اہم جز ہے۔
- سال 1962ء میں ریچل کارسن Rachel Carson نے ایک کتاب بہ عنوان ''Silent Spring'' یا ''خاموش بہار'' اس میں انہوں نے مچھروں پر قابو کے لئے DDT کا چھڑکاؤ پرندوں اور انسانی زندگی پر اثر کے بارے میں لکھا تھا۔
- مادے جیسے جراثیم کش پر مشتمل بھاری وزنی دھاتیں ماحول سے غائب نہیں ہوتیں بلکہ جاندار اجسام کے اندر ذخیرہ ہو جاتی ہیں۔
- مچھلیوں کے جسم میں DDT زہر کا جمع ہو جانا جو اس پانی میں رہتی ہے جہاں DDT سے متاثرہ پانی بہتا ہے۔
- ہندوستان میں جراثیم کش کا مہلک اثر انڈوسلفان Endosulfan جراثیم کش کا دیکھا گیا۔
- 1976ء میں کاجو کی فصل کو جراثیم سے تحفظ کے لئے سرکار نے 15000 ایکڑ زمین پر ہیلی کاپٹر کے ذریعہ انڈوسلفان کا چھڑکاؤ کیا۔
- حالیہ عرصہ میں انڈوسلفان کے چھڑکاؤ پر عدالت نے پابندی عائد کی۔
- جراثیم کش کا صرف 1% ہی جراثیم پر اثر ڈالتا ہے باقی ہمارے جسمانی نظام میں غذا، پانی اور ماحول کے ذریعہ داخل ہو جاتا ہے۔
- armada Valley Development Projec دنیا کے سب سے بڑے برقی پیداوار منصوبوں میں سے ایک ہے۔
- ایسے منصوبے جس میں زائد از 3000 بڑے اور چھوٹے ڈیموں کی تعمیر شامل ہے۔
- سب سے بڑا تعمیر کردہ سردار سروور ڈیم ہے۔ جس میں زائد از 37,000 ایکڑ جنگلاتی اراضی غرقاب ہو گئی۔ نصف ملین افراد بے خانماں ہو گئے۔
- سردار سروور اور دوسرے ڈیم کے ایک جیسے سنگین نتائج کے خلاف مزاحمت نے وادیٔ نرمدا میں سماجی تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ اسے نرمدا بچاؤ آندولن (NBA) کہتے ہیں۔
- چپکو تحریک 1970ء کے دہے کی ابتداء میں ہمالیائی علاقہ گھڑوال، اتر کھنڈ میں شروع ہوئی۔
- لفظ ''چپکو'' کے معنیٰ لپٹ جانا یا بغل گیر ہوتا ہے۔
- زیر زمین آبی سطح کی کمی اور جراثیم کش ادویات اس کی اہم مثالیں ہیں۔
- خردعضیہ (Micro Organism) جیسے کہ ازوٹبیکٹر یا (Azoto bacteria) پودوں کو تغذیہ فراہم کرتے ہیں
- سکم کی حکومت نے کیمیائی کھاد اور جراثیم کش ادویات پر پابندی عائد کرنے کا جراتمندانہ قدم اٹھایا ہے۔
- یہ ہندوستان کی پہلی ریاست ہے جس نے 2015 تک مکمل نامیاتی کاشتکاری کا منصوبہ بنایا۔ا
- ترکھنڈ نے بھی وہی راستہ اختیار کیا اور 100% فیصد نامیاتی کاشتکاری کرنے والی ریاست بن گیا۔
- متبادل PDS نظام کو کمیونٹی گروہوں نے آندھرا پردیش کے علاقہ ظہیر آباد میں شروع کیا۔
- 1991 میں سپریم کورٹ نے حق برائے زندگی کو دفعہ 21 کے تحت برقرار رکھا۔ آلودگی سے پاک پانی اور ہوا سے بھرپور لطف اندوز ہونے کا حق اس میں شامل کیا۔
- آلودگی کے انسداد کے لئے قوانین وضع کرنا اور عمل آوری دونوں حکومت کی ذمہ داری ہے۔
- ان ذمہ دار افراد پر بھاری جرمانہ عائد کرنا چاہئیے۔ اور سزائیں دی جانی چاہئیے جو آلودگی کا باعث بنیں۔ مختلف حکومتی ادارے قوانین کو باقاعدہ بنانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

- ماحولیاتی آلودگی کی سب سے اہم وجہ گاڑیوں سے دھویں کا اخراج ہے ۔
- ہندوستان میں جملہ قابل کاشت اراضی کا رقبہ میں سے 92 ملین ایکڑ رقبہ برساتی سیرابی پر منحصر ہے۔
- 51 ملین علاقہ پر آبپاشی کی سہولت ہے۔ ہندوستان میں قابل کاشت زمین کا 2/3 برساتی سیر یانی والا علاقہ ہے جو کہ زرعی آبپاشی کیلئے غیر موزوں ہے۔
- مخلوط فصلوں نے کسی بھی قسم کے حشرات الارض کی تباہی کے مواقع کم کر دیئے۔
- سبز انقلاب کے ذریعہ چاول اور گیہوں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔
- گھروں میں پکائے جانے والے بنیادی اناج کا متبادل چاول اور گیہوں ہو گئے۔
- سبز انقلاب کے تحت چاول اور گیہوں کی کاشتکاری کی حوصلہ افزائی کی گئی تا کہ غذا کے معاملے میں خود مکتفی ہو سکیں۔
- باجرہ، جوار، راگی، کنگنسی، وغیرہ علاقہ کے روایتی اجناس تھے جو چاول کی وجہ سے ختم ہو گئے۔
- (Millets) اجناس کی مقابلہ میں چاول تغذیہ کے اعتبار سے کمتر درجہ کا ہے۔
- PDS Community Grain Bank نظام کے اصولوں پر چلتا ہے۔ جیسے عوام کے پاس راشن کارڈ ہوتے ہیں اس کی نوعیت کے لحاظ سے طئے شدہ متعینہ مقدار تفویض کی جاتی ہے)
- سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ 1998ء کے بعد سے تمام عوامی حمل ونقل کی سواریاں ڈیزل کے بجائے Compressed Natural Gas(CNG) استعمال کریں۔
- نامیاتی کاشتکاروں نے کیمیائی کھاد اور جراثیم کش ادویات کو ترک کر دیا۔ اس کے بجائے ان کا انحصار فطری طریقہ کار جیسے کہ گردشی فصل Crop Rotation، مرکب کھاد Composit اور حیاتیاتی حشرات کی روک تھام پر ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) _____ نے ترقی کے مفہوم کو زیادہ وسعت عطا کی تعلیم اور صحت جیسے سماجی مظہر کو اس میں شامل کیا گیا۔

GDP (a) HDI (b) NBA (c) DDT (d)

(2) ہندوستان میں زائد از _____ فی صد افرادی قوت غیر منظّم شعبہ سے تعلق رکھتی ہے۔

60 (a) 70 (b) 80 (c) 90 (d)

(3) _____ افراد دنیا کی منتخبہ چیزیں خریدنے کے اہل ہوتے ہیں۔

(a) متمول (b) پسماندہ (c) کم (d) زیادہ تر

(4) موٹھ کی باولی کے ذریعہ صرف _____ ایکڑ پر ہی پر آبپاشی ممکن تھی۔

1 سے 2 (a) 2 سے 3 (b) 3 سے 4 (c) 4 سے 5 (d)

(5) _____ موسم برسات تک محدود تھی ماباقی خشک زمین کا بڑا علاقہ سیرا کے لئے بارش پر منحصر تھا۔

(a) زراعت (b) صنعت (c) پارچہ کی پیداوار (d) غیر غذائی اجناس

(6) کھلے کنوؤں کی گہرائی ___ فیٹ ہوتی ہے۔

1 تا 5 (a) 5 تا 10 (b) 10 تا 15 (c) 15 تا 20 (d)

(7) ٹیوب ویل کی گہرائی ____ فیٹ ہوتی ہے۔

100(a) 200(b) 300(c) 400(d)

(8) 300 اضلاع نے اطلاع دی ہے کہ پچھلے سالوں کے دوران پانی کی سطح ____ میٹر تک کم ہوگئی ہے۔

10 (a) 20 (b) 30 (c) 40 (d)

(9) ہمہ اقسام کے ناکارہ اشیا اور زہریلے مادوں کو ____ میں غرق کر دیا جاتا ہے۔

(a) زمین (b) پانی (c) آگ (d) ہوا

(10) کتنے فیصد اضلاع میں ہینڈ پمپ اور کنوؤں کا پانی پینے کے لئے غیر محفوظ ہے۔

29% (a) 39% (b) 49% (c) 59% (d)

جوابات

1-b	2-d	3-a	4-b	5-a	6-c	7-a	8-b	9-b	10-a

- ہندوستان میں آزادی سے پہلے غیر معمولی غذائی اشیاء کی کمی کے باعث قحط سالی کا دور دورہ ہوتا تھا اور یہ بڑے پیمانہ پر فاقہ کشی کی اموات کا سبب بنتا تھا۔
- 1943ء سے 1945ء کے دوران بنگال میں قحط آیا جس کی وجہ سے بنگال، آسام اور اڑیسہ میں رہنے والے 3 تا 5 ملین افراد کی جانیں چلی گئیں۔
- پیداوار اور غذائی اجناس کی دستیابی میں فرق ہے۔ اسے اس طرح تخمینہ لگایا جاسکتا ہے:
- **سال بھر میں دستیاب غذائی اجناس**: سال کے دوران غذائی اجناس کی پیداوار (پیداوار۔ بیج، چارہ اور ضائع شدہ اشیاء) + نقد درآمد (درآمد۔ برآمد)۔ حکومت کے ساتھ ذخیرہ میں تبدیلی (سال کے اختتام پر ذخیرے کی مقدار۔ ابتداء میں افتتاحی ذخیرہ کے مقدار)
- **یومیہ فی کس غذائی اجناس کی دستیابی**: سال بھر میں غذائی اجناس کی دستیابی / آبادی) / 365 دن
- غذائی اناج کا ذخیرہ جو بنیادی طور پر چاول اور گیہوں FCI فوڈ کارپوریشن آف انڈیا سے حاصل کیا جاتا ہے اور منظم کیا جاتا ہے۔ جسے زائد یا فاضل ذخیرہ کہا جاتا ہے۔
- FCI گیہوں اور چاول کی خریداری ان ریاستوں کے کسانوں سے کرتا ہے جہاں پیداوار فاضل ہوتی ہے۔ کسانوں کو ان کی فصل کی قیمت ماقبل اعلان کر دی جاتی ہے۔ اس قیمت کو اقل ترین امدادی قیمت (MSP) (منیمم سپورٹ پرائس) کہا جاتا ہے۔
- MSP کو ہر سال حکومتی اداروں کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ ہر سال مرکزی اور ریاستی حکومتیں غذائی اناج کی ایک تہائی مقدار کسانوں سے حاصل کرتی ہیں۔ ان غذائی اناج کو عوام میں مختلف طریقوں سے تقسیم کیا جاتا ہے۔
- ہندوستانی حکومت نے سن 2013ء میں ''قانون برائے تحفظ غذا'' کا اعلان کیا تا کہ عوام کے حق غذا کو قانونی بنایا جاسکے۔ یہ تقریباً ہندوستان کی دو تہائی 2/3 آبادی پر اطلاق کرتا ہے۔ اس قانون کے مطابق کم آمدنی والے ہر فرد کے لئے 5 کلوگرام غذائی اناج فی ماہ رعایتی قیمتوں پر دیا جاتا ہے۔
- حالیہ عرصے میں ہندوستانی پارلیمنٹ نے قومی غذائی تحفظ ایکٹ کو بنایا ہے اور بچوں کی باہمی ترقی جیسی اسکیمیں (ICDS) کو نافذ کیا ہے۔ ہندوستانی عدالتیں غذائی تحفظ کے یقینی بانے میں مستعد ہوگئی ہیں۔

- غیر حکومتی اداروں کی طرف سے دائر کئے گئے مقدمات کے جواب میں عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیا کہ تمام ریاستی اور مرکزی حکومتیں اسکول میں پڑھ رہے نوجوان طلباء کو دوپہر کا کھنا فراہم کریں۔

اگر چیکہ اس قسم کی اسکیمیں چند ریاستیں جیسے ٹاملناڈو وغیرہ میں چھوٹے پیمانہ پر ہیں لیکن اب یہ اسکیم ساری ریاستوں میں نافذ کی جارہی ہے۔تقریباً چودہ کروڑ اسکولی بچے دوپہر کے کھانے کی اسکیم کے تحت مدرسوں میں دوپہر کا کھانا کھا رہے ہیں۔

- **کاربوہائیڈریٹس (نشاستہ)**: یہ قوت فراہم کرتا ہے۔گیہوں، چاول راگی، جوار، مختلف قسم کے تیل، شکر، چربی وغیرہ کے ذریعہ۔
- **پروٹین۔(لحمیات)**: یہ نمو اور جسم کی بافتوں کے دوبارہ بننے میں مدد دیتے ہیں۔پھلیوں، دالوں، گوشت، انڈے، چاول، گیہوں وغیرہ کی مدد سے۔
- **وٹامنز (حیاتین)**: وٹامنز جسم کو تحفظ فراہم کرتے ہیں اور جسم کے کئی اہم ترین نظاموں کو کام کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔یہ میوے، پتے والی ترکاریاں، جڑوں والی اشیاء غیر پالش شدہ چاول وغیرہ۔
- بالغ مرد اور عورتوں میں تغذیئے کے مقام یا حالت کو جسمانی کمیت کے اشاریئے (BMI) باڈی ماس انڈیکس سے ناپا جاتا ہے۔

(جسمانی کمیت کا اشاریہ (BMI) = وزن کلوگرام میں/قد مربع میٹروں میں)

- جو کچھ بھی پیداوار دستیاب ہے اسے عوام تک پہنچانا ضروری ہے۔یہ انہیں بازار میں خریداری یا ارزاں فروشی کی دوکان یعنی راشن کی دوکان یا مدرسے میں دیا جانے والا کھانا کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہیں۔
- یہاں ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے لوگ انہیں مطلوبہ مقدار سے کم حرارے استعمال کررہے ہیں۔غریبوں کے لئے خلاء بہت زیادہ ہے گو کہ غذائی استعمال کا رخ میوہ جات، ترکاریاں، گوشت اور انڈے وغیرہ کی ہوگیا ہے۔یہ ایک خوش آئندہ بات ہے۔حراروں میں کمی کا ہونا ایک خطرے کی گھنٹی ہے۔
- عوامی تقسیمی نظام (PDS) ان مقامات پر جہاں اس کی سخت ضرورت ہے وہاں اطمینان بخش نہیں ہے۔یہ خطرناک صورتحال ایک جائزہ کے ذریعہ سے علم میں آئی جس میں یہ بتایا گیا کہ بچے اور بڑے بہت حدتک کم وزنی یا وزن گھٹ جانے کا شکار ہیں۔
- گذشتہ سال کئی مغربی ایشیاء کے اقوام اور شمالی افریقہ جیسے تیونس، مصر، ایک دوسرے کے انقلاب اور آمرانہ حکومت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے سے متاثر ہوئے۔ذرائع ابلاغ میں اُسے ''بہارِ عرب'' کہا گیا۔
- ہندوستان کے معاہداتی مزدوروں کی جائے پناہ وسطی امریکہ کے جزائر، ماریشس، فیجی، کلایا اور سیلون وغیرہ ہیں۔
- انیسویں صدی کے وسط تک پیداوار اندرون ممالک ہی منظّم ہوتی تھی۔
- MNC ایک ایسی کمپنی ہے جو ایک سے زائد ممالک کی پیداوار پر کنٹرول رکھتی ہے۔
- MNC پیداوار کے لیے کارخانوں اور دفاتر ان مقامات پر قائم کرسکے جہاں وہ مزدور اور دوسرے ذرائع کم قیمتوں پر حاصل کرسکتی ہے۔
- ہمہ قومی کمپنیاں (MNC) ایسے مقامات پر قائم کی جاتی ہیں جہاں عام طور سے MNC تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ مزدوروں کی کم شرحوں پر دستیابی، دوسرے عوامل پیداوار کی یقینی طور پر دستیابی حکومت کی پالیسی جو ان کے مفاد کی حفاظت میں معاون ہوں۔
- وہ پیسہ جو بین الاقوامی کارپوریشن استعمال کرتے ہیں تاکہ زمین، عمارتیں، مشینیں اور دوسرے آلات جیسے اثاثے خرید سکیں اُسے بیرونی خرچ کہتے ہیں۔
- ہمہ قومی کارپوریشنس اتنی دولت رکھتے ہیں جو ترقی پذیر ممالک کی حکومتوں کے بجٹ سے زیادہ ہے۔

- بڑے بڑے MNCs قیمتوں کے تعین، بہتر قسم، وصولی اور مزدوروں کے شرائط ان دور رہنے والے پیدا کنندوں کے لیے ان تمام چیزوں میں MNCs بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان ہمہ قومی کارپوریشنوں کی پیداوار جو وسیع مقامات پر دور دور تک پھیلی ہے آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہو رہی ہے۔
- فورڈ موٹرس ایک امریکی کمپنی ہے جو دنیا کی سب سے بڑی آٹو موبائیل تیار کرنے والی ہے جس کی پیداوار دنیا بھر کے 26 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔
- فورڈ موٹرس ہندوستان میں 1995ء میں آئی۔
- چینائی کے قریب اس نے سترہ سو کروڑ روپیے کے خرچ سے اپنا کارخانہ قائم کیا۔
- اس نے یہ ہندوستان کی ایک بڑی کمپنی ''مہندرا اینڈ مہندرا'' جو جیپ اور ٹرکس بناتی ہے اُس کے اشتراک کیا۔
- سن 2004 تک فورڈ موٹرس نے ہندوستانی بازار میں ستائیس ہزار کاریں فروخت کیں جب کہ چوبیس ہزار کاریں ہندوستان سے ساؤتھ افریقہ، میکسیکو اور برازیل کو برآمد کی گئیں
- ''عالمیانہ'' مختلف ممالک کے درمیان تیزی سے یکجا ہونے اور آپس میں ربط پیدا کرنے کا عمل ہے۔
- ہمہ قومی کارپوریشنس (MNCs) عالمیانے کے عمل میں ایک اہم رول ادا کر رہے ہیں۔
- فنی مہارت میں تیزی سے ترقی عالمیانے کے عمل میں ایک اہم عامل ہے جس نے اسے تیزی عطا کی ہے۔
- اطلاعات اور مواصلات کے میدانوں میں فنی مہارت کی ترقی اور زیادہ شاندار اور تیز رفتار ہے۔
- دور رسانی کی سہولتیں، پیغام رسانی، ٹیلی فون بشمول موبائیل فون فیکس دنیا بھر میں دوسرے ممالک سے ربط پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں تا کہ اطلاعات کو فوراً اور دور دراز کے مقامات تک پہنچایا جا سکے جو کہ سیاروں کے ترسیلی آلاتکی وجہ سے سہولت بخش ہوا ہے۔
- انٹرنیٹ آپ کو ای میل یعنی الکٹرانک میل کو فوری طور پر بھیجنے اور گفتگو کرنے کی دنیا میں کم قیمتوں پر سہولت مہیا کرتا ہے۔
- 20 سال پہلے شہری ہندوستان میں ہمیں کمپیوٹرس کے لیے تیزی سے ربط قائم ہو جاتا تھا جب کہ دیہی ہندوستان میں برقی تخفیف ہے۔ موجودہ شہری ہندوستان میں ہمیں موبائیل فون میں انٹرنیٹ دستیاب ہے۔
- درآمدات پر ٹیکس تجارت میں رکاوٹ کی ایک مثال ہے۔
- صنعتیں 1950ء سے 1960ء کے دہوں کی شروعات ہیں اور مسابقت جو درآمدات سے اس وقت پیدا ہو رہی تھی صنعتوں کے باقی رہنے کے لیے ایک خطرہ تھی۔ غرض ہندوستان نے صرف ضروری اشیاء کی درآمدات کی اجازت دی جیسے مشنری، کھاد، پٹرولیم وغیرہ۔
تاہم 1991 کے شروع ہونے کے قریب ہندوستان میں دور رس تبدیلی پالیسی عمل میں لائی گئی۔
- تجارت اور بیرونی سرمایہ کاری پر لگائی گئی روک بہت حد تک گھٹا دی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اشیاء کی درآمدات اور برآمدات آسانی سے کی جا سکتی ہیں اور بیرونی کمپنیاں اپنے کارخانے اور دفاتر یہاں قائم کر سکتے ہیں۔
- تجارتی تنظیم (WTO) ایک ایسی تنظیم ہے جس کا مقصد بین الاقوامی تجارت کو آزادی دلانا ہے۔
- عالمی ترقی یافتہ ممالک کی ایماء پر جس کا آغاز ہوا WTO بین الاقوامی تجارت سے متعلق قوانین بناتی ہے اور یہ دیکھتی ہے کہ آیا ان قوانین کی پابندی ہو رہی ہے یا نہیں۔
- دنیا کے تقریباً 150 ممالک WTO کے موجودہ ارکان میں سے ہیں۔ کہ کئی ہندوستانی مشہور کمپنیاں یہ بڑھتی ہوئی مسابقت کی وجہ سے اپنے فائدے کو بڑھانے کے قابل ہو گئیں۔

- عالمیانے کے عمل نے IT یعنی اطلاعات اور فنی مہارت والی کمپنیوں کو خدمات کے نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔
- وہ چھوٹے بیوپاریوں کی مدد کرسکتی ہے تاوقتیکہ وہ اپنے مظاہرے کو بہتر بنائیں اور مسابقت کرنے کے قابل بن جائیں۔
- اگر ضرورت پڑے تو حکومت تجارتی تحدیدات اور سرمایہ کاری پر تحدیدات کا استعمال کرسکتی ہے۔
- وہ (WTO) عالمی تجارت تنظیم سے صاف وشفاف قوانین کے بارے میں بات چیت کرسکتی ہے۔
- عالمیانے کا عمل آپس میں ممالک کو جوڑنے کا ایک تیز مرحلہ ہے۔
- یہ بیسویں صدی بھی اہم تبدیلی کی حیثیت سے ابھرنے والا عالمی بدلاؤ ہے۔
- اس کے معاشی، سیاسی اور تہذیبی پہلو ہیں۔ بازاروں کا انضمام اور پیداوار بذریعہ تجارت اور سرمایہ ہمہ قومی کارپوریشنوں کے ذریعہ زیادہ دولت اور طاقت کا استعمال یہ موجودہ عالمیانے کا اہم ثبوت ہے۔
- تجارت اور سرمایہ کاری میں آزادی فراہم کرنا تحدیدات کو ہٹاتے ہوئے اس چیز نے معیشتوں کو عالمیانے کے لیے راہ ہموار کردی۔
- بین الاقوامی معاشی مبادلہ، تجارت، سرمایہ کاری، نقل مکانی یا گھریلو معاملات ہوں ان سب میں دولت مند مغربی ممالک کا دنیا کے دوسرے ممالک پر غیر واجبی اثر ورسوخ ہے۔
- بین الاقوامی تنظیمیں جیسے WTO، WB، IMF (عالمی تجارتی تنظیم)، (عالمی بینک)، (عالمی مالیاتی فنڈ) ترقی یافتہ ممالک کے فائدے کی نمائندگی کرتے ہیں نہ کہ ترقی پذیر ممالک کی۔

- جس طریقے سے ہم اپنے آپ کو اور اپنے بسنے کی جگہوں کو ترتیب دیتے ہیں یا منظّم کرتے ہیں اس کو ہم بستی کہتے ہیں۔
- تقریباً 1.8 لاکھ سال تک انسان گروہوں کی شکل میں شکاری اور غذا جمع کرنے والے کی حیثیت میں زندگی گذارتے رہے۔
- انہوں نے زراعت کی سرگرمی کو اختیار نہیں کیا۔ لیکن غذا کی رسد میں کمی بیشی کی وجہ سے بعض گروہ غذا کی پیداوار یعنی زراعت کرنے لگے۔ اس کا آغاز لگ بھگ 10,000 سال پہلے ہوا۔
- فی الحال دہلی ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے جسکی آبادی 1,60,00,000 سے زیادہ ہے۔ 1951ء میں اسکی آبادی 20,00,000 تھی۔ پچھلے 60 برسوں میں یہ آٹھ گنا بڑھ گئی ہے۔
- آبادی میں اضافہ کی سب سے بڑی وجہ لوگوں کا مختلف علاقوں سے آکر یہاں بس جانا ہے۔ اس کی بناء پر شہر کی ترکیب اور بستیوں کی ساخت میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔
- شاکھاپٹنم کی ایک طویل تاریخ بھی ہے۔ ماقبل نوآبادیاتی دور میں اس پر کئی خاندانوں نے حکمرانی کی۔ 19 ویں صدی عیسوی میں اس شہر کے لئے انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان بحری لڑائی ہوئی۔
- ہر شہر کا عموماً ایک ماسٹر پلان ہوتا ہے جس میں مختلف اقسام کے علاقوں کا منصوبہ اور مقام کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ کسی بھی شہر میں رہائشی علاقے، بازار، اسکولس، صنعتی علاقے، دفاتر کے علاقے، باغات اور تفریحی مقامات اور دیگر مقامات پائے جاتے ہیں۔
- ایک بڑے گاؤں یا چھوٹے سے قصبہ میں ایک پرائمری ہیلت سنٹر (PHC) پایا جاتا ہے۔ ایک PHC میں لوگوں کی چھوٹی موٹی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے جیسے سردی، کھانسی، زکام، چھوٹے موٹے زخم وغیرہ۔

- ہندوستان میں 350 ملین یعنی ایک تہائی آبادی شہروں اور قصبات میں پائی جاتی ہے۔لوگوں کا غیر زرعی کاموں میں مشغول ہونا،شہروں اور قصبات میں زندگی گذارنے کے لئے وہاں منتقل ہونا شہریانہ (Urbanisation) کہلاتا ہے
- 1950ء کے اعداد وشمار کے مطابق آبادی کا قابل لحاظ حصہ 5.6 لاکھ دیہاتوں میں آباد تھے اور صرف 5 شہر ایسے تھے جن کی آبادی 1 ملین سے زائد تھی اور ایک لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہروں کی تعداد 40 تھی۔موجودہ دور میں گاوؤں کی تعداد بڑھ کر 6.4 لاکھ تک اور ان گاوؤں میں موجود آبادی 850 ملین تک جا پہنچی۔
- تین شہر ممبئی، دہلی اور کولکتہ ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کی آبادی 10 ملین سے زیادہ ہے۔اور 50 سے زیادہ شہر ایسے ہیں جن کی آبادی ایک ملین سے زیادہ ہے۔
- کئی ممالک میں بشمول ہندوستان ایک نئی قسم کی بستیاں وجود میں آرہی ہیں۔یہ بستیاں بڑی بڑی طیران گاہوں کے اطراف بسائی جارہی ہیں۔اسی لئے ان کو Aerotropolis یعنی طیران گاہی شہر کا نام دیا گیا ہے۔
- طیران گاہی شہر (Aerotropolis - Jet-age city) ہندوستان میں ترقی پانے والے طیران گاہی شہروں میں بنگلور انٹرنیشنل ایر پورٹ، اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایر پورٹ (دہلی)، راجیو گاندھی انٹرنیشنل ایر پورٹ (حیدرآباد) شامل ہیں۔
- دنیا کے مختلف مقامات پر فروغ پانے والے طیران گاہی شہروں میں سورنا بھومی انٹرنیشنل ایر پورٹ (بنکاک، تھائی لینڈ)، دبئی انٹرنیشنل ایر پورٹ (دبئی، متحدہ عرب امارات)، قاہرہ انٹرنیشنل ایر پورٹ (قاہرہ، مصر) اور لندن ہیتھرو ایر پورٹ (لندن، برطانیہ) اہم ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) جس طریقے سے ہم اپنے آپ کو اور اپنے بسنے کی جگہوں کو ترتیب دیتے ہیں یا منظّم کرتے ہیں اس کو ہم یہ کہتے ہیں۔

(a) بستی (b) طرز زندگی (c) معیار زندگی (d) کوئی بھی نہیں

(2) یہ شہر ہندوستان پر حکومت کرنے والی کئی سلطنتوں کا صدر مقام تھا۔

(a) چینائی (b) دلی (c) کولکتہ (d) بھوبنیشور

(3) بستیوں میں اضافہ کے ساتھ ساتھ وہ مزید _____ ہو گئے۔

(a) پیچیدہ (b) لچکدار (c) عملی (d) کوئی نہیں

(4) یہ بندرگاہی شہر ہے۔

(a) ورنگل (b) وجے واڑہ (c) وشاکھاپٹنم (d) کریم نگر

(5) ابتدائی لوگ ایسے تھے۔

(a) خواندہ (b) مکین (c) خانہ بدوش (d) کوئی نہیں

(6) بھیم بید کا غار یہاں ہے۔

(a) نالندہ (b) مدھیہ پردیش (c) پشکر (d) کوئی نہیں

(7) بعض مقامات پر سالانہ میلے لگتے ہیں جو دراصل بڑے بازار ہوتے ہیں جہاں یہ امور انجام پاتے ہیں۔

(a) تفریحی وثقافتی (b) روایتی (c) عام (d) کوئی نہیں

(8) جگہ سے مراد اس جگہ کی۔

(a) خصوصیات (b) نقشہ نویسی (c) تعمیر (d) کوئی نہیں

(10) DDA سے مراد ۔

(a) دامودر ڈیویلپمنٹ اتھاریٹی (b) دامودر ڈیویژن اتھاریٹی

(c) ڈیری ڈیویژن اتھاریٹی (d) دہلی ڈیویلپمنٹ اتھاریٹی

(11) صرف اتنا ہی اضافہ دیہاتوں سے شہروں کو مہاجرت سے ہوتا ہے۔

2/5 (a) 1/5 (b) 3/5 (c) 4/5 (4)

جوابات

1-a	2-b	3-a	4-c	5-c	6-b	7-a	8-a	9-d	10-b

تلنگانہ کی معاشیات

تلنگانہ کی زراعت

- تلنگانہ ریاست کی آبادی کا 55.49 حصہ اپنے گذر بسر کے لئے زرعی سرگرمیوں پر انحصار کرتا ہے۔ ریاستی خام گھریلو پیداوار (SGDP) میں زراعت کے شعبہ کا حصہ 17.9 ہے۔
- تلنگانہ کا جملہ رقبہ 114.8 لاکھ ہیکٹر ہے جس میں 27.43 لاکھ ہیکٹر رقبہ پر جنگلات پھیلے ہوئے ہیں جو جغرافیائی رقبہ کا 23.89% پر مشتمل ہے۔ تقریباً 43.2% (49.61 لاکھ ہیکٹر) زیر کاشت ہے جب کہ 7.79% (8.95 لاکھ ہیکٹر) رقبہ غیر زرعی استعمال میں ہے۔
- 2010-11 کی زرعی مردم شماری کے مطابق ریاست میں کھیتوں کی تعداد 55.54 لاکھ ہے اور ان کے تحت 61.97 لاکھ ہیکٹر علاقہ پایا جاتا ہے۔
- ریاست میں کھیتوں کا اوسط سائز 1.11 ہیکٹر ہے جو کہ انتہائی غیر معاشی ہے۔ ریاست میں 62% کھیت حاشیائی ہیں، چھوٹے کھیتوں کا (1 تا 2 ہیکٹر) فیصد 23.9 ہے اس طرح حاشیائی اور چھوٹے کھیتوں کا فیصد ریاست میں پائے جانے والے جملہ زرعی کھیتوں کا تقریباً 85.9% ہے جو زراعت کو ریاست کی آبادی کی اکثریت کی زندگی کی بقا اور گذر بسر کا ذریعہ بناتی ہے۔ ☆ کھیتوں کا اوسط سائز 1.40 ہیکٹر عادل آباد کے لئے ہیں اور اقل ترین سائز 0.92 ہیکٹر ضلع نظام آباد کے لئے ہیں۔
- ریاست کی اہم غذائی فصلیں چاول، جوار، سرخ و سبز چنا اور مکئی ہیں۔ اہم تجارتی فصلیں کپاس، مرچ، ہلدی، پھلی، سویابین، گنا اور روغن تاڑ (Palm oil) ہیں۔
- ریاست تلنگانہ بے شمار وسائل سے نوازی گئی ہے جیسے اچھی زمین رمٹی، متنوع (مختلف قسم کا فصلوں کے اگانے کے طریق اور بڑا آبپاشی نظام جس کو گوداوری اور کرشنا دریاؤں کی خدمات حاصل ہیں۔ ر
- یاستی حکومت نے 6% شرح نمو کے حصول کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ مختلف قسم کی مٹی یا زمین فصلوں کی کئی اقسام بشمول غذائی اجناس، دالیں، پھلوں کے باغات کے لئے موزوں ہے۔ ☆ تلنگانہ میں کئی زراعت سے 4 متعلقہ اہم ترین ادارے بشمول Indian Council for Agricultural Research (ICAR) موجود ہیں۔

- غذائی اجناس کی شرح کل ہند سطح پر 2.43% کے بالمقابل تلنگانہ میں 3.97% کا اضافہ درج کیا گیا۔ جب کہ کئی مجبوریاں جیسں کم یا غیر یقینی بارش، تقریباً 81% کسانوں کا یا تو حاشیائی ہونا یا غریب سماجی و معاشی حالات کے ساتھ چھوٹا ہونا، پائی جاتی ہیں۔
- مزدوروں کی اونچی لاگتوں کی وجہ سے کاشتکاری کی لاگتوں میں اضافہ ہوا ہے۔
- حکومت تلنگانہ ریاست کو ملک کا "Seed Bowl" بیجوں کا پیالہ (مرکز) بنانے کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔
- 2014-15 میں حکومت کی جانب سے Crop Loan Weaiver Scheme پر عمل درآمد کیا گیا تا کہ ایک لاکھ تک فصلوں پر دیے جانے والے قرض کو چھوڑ دیا جائے اور اس سلسلے میں منجملہ 17,000 کروڑ روپیوں میں پہلی قسط کے طور پر 4,250 کروڑ روپئے جاری کئے گئے۔ فائدہ اٹھانے والے کسانوں کی تعداد 34 لاکھ سے زائد ہے۔
- ریاست میں 30 رعیّتوں بازار کا جال پھیلا ہوا ہے۔ اوسطاً 3,115 کسان، 8000 تا 10,000 کنٹل سے زائد تر کاری ہر ہفتہ راست صارفین کو فروخت کرتے ہیں۔
- اضلاع میدک، رنگا ریڈی اور محبوبنگر میں حکومت تلنگانہ نے ترکاریوں کی قدر و قیمت اور اس کی بازارکاری کو مربوط کرنے کے عمل کو مستحکم کرنے کی خاطر "اپنا گاؤں اور اپنی ترکاریاں" (Mana Vooru - Mana Kuragayalu) نامی پروگرام شروع کیا ہے۔

صنعت

- ریاست تلنگانہ اشیاء تیار کرنے والی بڑی صنعتوں کا گھر ہے۔ فی الحال تلنگانہ میں موجود صنعتوں میں بڑی تعداد میں ڈرگس (دوائیں)، دواسازی، زرعی پراسیسنگ، سمنٹ اور معدنیات پر مشتمل صنعتیں، پارچہ جات اور ملبوسات، باغبانی اور مرغبانی وغیرہ اہم ہیں۔
- ریاست ملک میں بڑے صنعتی ریاستوں میں سے ایک ہے۔ اور صنعتوں کے اعتبار سے اس کا درجہ چھٹواں ہے۔ صنعتوں سے خام قدر میں اضافہ کے اعتبار سے ریاست کا درجہ آٹھواں ہے۔
- حکومت معیاری انفراسٹرکچر (بنیادی دستور) کو پیدا کرنے کی خاطر صنعتی ترغیبی پالیسی کو فروغ دے رہی ہے تا کہ تلنگانہ کو بیرونی اور گھریلو سرمایہ کاروں کے لئے ایک پرکشش مقام بنایا جاسکے۔
- تلنگانہ میں صنعتی شعبہ کی ترقی متاثر کن رہی ہے۔ 2014-15 کے دوران صنعتوں کی شرح نمو میں (2004-05) کی مستقل قیمتوں پر 2013-14 میں 0.13% سے زبردست اضافہ ہوکر 4.1% ہوگئی جس کے ذمہ دار نئی حکومت کی صنعتی پالیسی فریم ورم 2014 کے تحت عطا کی جانے والی ترغیبات ہیں۔
- 2004-05 سے 2014-15 تک ایک دہے کے دوران ریاست نے (2004-05) کی مستقل قیمتوں پر اوسطاً 7.8% شرح نمو کا اندراج کیا ہے۔ SGDP میں صنعتی شعبہ کا تعاون مستقل قیمتوں پر 2004-05 میں 28.3% اور 2014-15 میں 25.0% ہے (پیشگی تخمینہ)۔
- تلنگانہ کے صنعتیانے کے سلسلے حکومت کا وژن ''تحقیق برائے اختراعات، اختراعات برائے صنعت اور صنعت برائے خوشحالی'' ہے۔
- ریاست کی صنعتی پالیسی فریم ورک کا نعرہ "Innovate, Incubate, Incorporate" یعنی ''اختراع کرنا، حرارت پہنچانا، الحاق یا تشکیل'' ہے۔ حکومت نے "Telangana State Industrial Project Approval and Self Certification System (TS-ipass) Act 2014" نامی قانون کی تدوین کی تا کہ آجر کی جانب سے خود کی تصدیق یا توثیق کی بنیاد پر ریاست میں سرمایہ کار دوست ماحول فراہم کیا جائے۔

- خدمات کے شعبہ نے گذشتہ دہے میں 9% سے مضبوط سالانہ اوسط نمو کی شرح درج کی ہے۔ 2014-15 میں SGDP کے ایک شاندار متوقع حصہ 57.1% کے ساتھ یہ شعبہ معیشت کا نمایاں اور ممتاز شعبہ رہے گا۔
- حکومت تلنگانہ نے IIIT کیمپس' گچی باؤلی حیدرآباد میں ایک ''ادارہ برائے اختراع'' (Institute of Innovation) یعنی T-Hub قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔
- حکومت ہند نے حیدرآباد میں Information Technology Investment Region (ITIR) کے قیام کا اعلان کیا ہے۔
- ریاستی حکومت مخصوص صنعتی گروپس کے لئے مختلف مقامات پر Industrial Parks کو ترقی دینے کے مراحل سے گذر رہی ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں ء سافٹ ویر یونٹوں کے لئے Hi TECH City' گنڈاپوچم پلی حیدرآباد پر Apparel Park (ملبوسات پارک)' پاشامیلازم' حیدرآباد پر Export Promotion Park (برآمدات' فروغ کا پارک)' ترکا پلی حیدرآباد پر Bio-Technology Park' سرسلہ (ضلع کریمنگر) پر Textile Park (پارچہ جات پارک)۔

ریاستی خام گھریلو پیداوار فی کس آمدنی

- SGDP میں ہونے والا نمو ریاستی معیشت کی کارکردگی کو ظاہر کرتا ہے۔ شعبہ واری کارکردگی ایک مدت میں کسی ریاست کی SGDP میں سے مختلف شعبوں کے اشتراک اور جسامت میں آنے والی تبدیلیوں کو ظاہر کرتی ہے۔
- ریاست تلنگانہ کی خام گھریلو پیداوار نے مستقل قیمتوں پر 2005-06 سے 2010-11 تک دو عددی نمو کو درج کیا ہے۔ سوائے 2009-10 کے جہاں ناقابل یقین کم نمو 10.1 فیصد درج کیا گیا۔
- 2014-15 کے لئے مستقل قیمتوں پر 4,30,593 کروڑ روپئے SGDP کا تخمینہ لگایا گیا بالمقابل 3,91,751 کروڑ روپئے برائے 2013-14 کے 9.9 فیصد شرح نمو کے ساتھ۔

فی کس آمدنی

- ریاست کی فی کس آمدنی میں 1960-61 سے 2000-01 کے دوران تین گنا اضافہ ہوا ہے یہ 1960-61 میں 4,054 اور 2000-01 تک اس میں اضافہ ہوکر 11,167 ہوگیا تھا۔ تلنگانہ کے مختلف اضلاع میں 2010-13 کے دوران پائے جانے والے اوسط فی کس آمدنی کو جدول نمبر 9.3 میں پیش کیا گیا ہے۔
- جدول میں دیکھا جاسکتا ہے کہ تین اضلاع رنگا ریڈی' حیدرآباد اور میدک کی اوسط فی کس آمدنی ریاستی اوسط سے زیادہ ہے۔

تلنگانہ کی آبادیاتی خصوصیات (Demographic Fetures of Telangana)

- تلنگانہ کی آبادی 1951 میں 1.1 کروڑ سے بڑھ کر 1981 میں دوگنی سے زاید 2.6 کروڑ تک پہنچ گئی مزید 2011 تک 3.52 کروڑ تک کا اضافہ ہوا۔
- 2011ء میں سابقہ ریاست آندھراپردیش میں تلنگانہ کی آبادی اور رقبہ دونوں 42.7% کے قریب ہیں۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کی جملہ آبادی میں تلنگانہ کا حصہ 3.5% ہے۔
- رنگا ریڈی 52.97 لاکھ آبادی کے ساتھ سب سے اوپر ہے جب کہ نظام آباد 25.51 لاکھ آبادی کے ساتھ آخری مقام پر ہے۔

آبادی کی گنجانی (Population Density)

- آبادی کی گنجانی کا تعین اوسطاً فی مربع کلومیٹر بسنے والے افراد کی تعداد کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

- ہندوستان کے بالمقابل تلنگانہ کم گنجان ہے۔ضلع حیدرآباد دارالسلطنت والا شہر ہونے کی حیثیت سے بہت زیادہ گنجان شہر ہے جس میں فی مربع کلومیٹر 18,172 لوگ بستے ہیں۔
- ریاست تلنگانہ کی آبادی میں نمو کی شرح کل ہند شرح نمو سے کم ہے۔حالیہ مردم شماری کے دہے 11-2001 میں تلنگانہ میں سالانہ اوسط نمو کی شرح 1.4% ہے جب کہ یہی اعداد کل ہند سطح پر 1.84% ہیں۔

طفلی آبادی (Child Population)

- 0-6 سال کی عمر تک کے بچوں کی تعداد کو طفلی آبادی کہتے ہیں۔تلنگانہ میں طفلی آبادی کا فیصد 2001ء میں 14.2% سے گھٹ کر 2011 میں 10.5% ہوگیا۔
- جملہ طفلی آبادی میں تقریباً تمام اضلاع کا حصہ ریاستی حصہ کے قریب یعنی 10.5 ہے سوائے محبوب نگر کے جہاں یہ 17.4% ہے۔

خاندان کا سائز' ایس سی/ ایس ٹی آبادی اور جنسی تناسب

(Family Size, SC/ST Population and Sex Ration)

- آبادی کی مردم شماری میں' ایک خاندان/گھرانہ سے مراد افراد کا وہ مجموعہ جو ایک ساتھ رہتے ہیں اور مشترکہ باورچی خانہ استعمال کرتے ہیں۔اس کو آبادی کو جملہ گھرانوں کی تعداد سے تقسیم کرنے سے حاصل کیا جاتا ہے۔تلنگانہ میں اوسط فیملی کا سائز 4.2 ہے۔
- مردم شماری 2011 کے مطابق' ریاست تلنگانہ میں درج فہرست اقوام (SCs) کی آبادی جملہ آبادی کا 15.44% ہے' اسکے برخلاف درج فہرست قبائل (STs) کی آبادی جملہ آبادی کا 9.34% ہے۔
- 2011 کی مردم شماری کے مطابق' درج فہرست اقوام کی جملہ آبادی 54,32,680 ہے جب کہ درج فہرست قبائل کی جملہ آبادی 32,86,928 ہے۔SCs میں آبادی کا اونچا فیصد کریم نگر میں پایا جاتا ہے جو جملہ آبادی کا 18.80% ہے اور سب سے کم حیدرآباد میں پایا جاتا ہے جو جملہ آبادی کا 6.29% ہے۔
- جہاں تک STs کا تعلق ہے ان کی آبادی کا اعظم ترین فیصد کھمم ضلع میں پایا جاتا ہے جو ST آبادکا 27.37% ہے اور اقل ترین حیدرآباد میں پایا جاتا ہے جو جملہ ST آبادی کا 1.24% ہے۔

تلنگانہ میں جنسی تناسب

- اس کا تعین فی 1000 مردوں پر عورتوں کی تعداد کی بنیاد پر ہوتا ہے۔2011 کی مردم شماری کے مطابق تلنگانہ میں جنسی تناسب 1000 مردوں پر 990 عورتیں ہیں جب کہ یہ اعداد و شمار کل ہند سطح پر 1000 مردوں پر 940 خواتین ہیں۔

تلنگانہ کی آبادی میں مہاجرت کا حصہ

(Share of Imigrants in Telangana Population)

- ریاست تلنگانہ کی شہری آبادی میں ہونے والا زبردست اضافہ کی اول وجہ آندھرا اور دیگر ریاستوں سے آبادی کا نقل مکانی کرکے آجانا ہے۔2011ء میں سابقہ آندھرا پردیش میں تلنگانہ کا حصہ 42 فیصد تھا۔1961 سے 2011 تک جملہ 62 لاکھ آبادی نقل مکانی کے ذریعہ آئی ہے۔☆ضلع رنگارریڈی شہریانہ کے عمل میں پہلے درجے پر ہے جس کی 70% آبادی شہروں میں رہتی ہے۔جو درحقیقت حیدرآباد کے اطراف واکناف میں گاؤں اور نیم شہری علاقوں کی ترقی ہے جو رنگارریڈی ضلع میں واقع ہے۔

تعلیم (Education)

- دستور ہند کی دفعہ 45 نے ریاستوں پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ 6 تا 14 سال کی عمر کے بچوں، لڑکوں اور لڑکیوں کو لازمی اور مفت تعلیم فراہم کرے۔ دفعہ 21A کی 86 ویں ترمیم 1993 کی روشنی میں تعلیم کا حق (Right to Education RTE) کو بنیادی حق بنایا گیا ہے۔
- حکومت تلنگانہ ابتدائی اور ثانوی تعلیم کی آفاقیت و ہمہ گیریت پر توجہ مرکوز کی ہے تاکہ شمولیت کے صنفی، مقامی (دیہی، شہری) اور سماجی فرق کو پاٹا جائے جو اس وقت بہت زیادہ ہیں۔ اس شعبہ میں حکومت کا ایک اہم مقصد بغیر کسی پریشانی کے KG تا PG تک رسائی کو یقینی بنانا ہے۔
- حکومت مفت معیاری تعلیم کی فراہمی کا منصوبہ رکھتی ہے تاکہ علم و آگہی پر مبنی سماج کی تعمیر کی جاسکے۔
- تمام دیہی بستیوں سے ایک کلومیٹر کی پیدل دوری پر ابتدائی اسکولوں کی سہولتوں کی فراہمی، ہمہ گیر رسائی کے حصول سے قبل ناگزیر اور لازمی عنصر ہے۔ تلنگانہ میں اسکولی تعلیم کا پیاٹرن 3+2+5 یعنی 5 سال ابتدائی 2 سال اپر پرائمری اور 3 سال ثانوی تعلیم کے ہیں۔
- 2011 کی مردم شماری کے مطابق تلنگانہ میں شرح خواندگی 66.3% ہے۔ اسکولوں میں اندراج کا تناسب 81-1980 میں تلنگانہ میں 35.9% تھا جس میں اضافہ ہوکر 01-2000 میں 70% ہوگیا۔ اس میں مزید اضافہ ہوکر 12-2011 میں 99.9% ہوگیا۔

خانگی اسکولوں میں اندراج	48%
19 برس کی عمر والوں کا اندراج تعلیمی اداروں میں	47%
12 برس کی عمر والوں کا اندراج	96%
19 سال کی عمر میں شادی شدہ لڑکیوں کا اندراج	37%

تلنگانہ میں نیا تعلیمی نظام (KG to PG) کا عنقریب آغاز

- KG سے PG مفت تعلیم کے پروگرام کے حصہ کے طور پر حکومت تلنگانہ ریاست میں ایک نیا تعلیمی نظم اور ریاست کے ہر حلقہ اسمبلی میں ایک رہائشی تعلیمی مرکز (Residential Education Complex) قائم کرنا چاہتی ہے جس کا مقصد تمام سرکاری تعلیمی اداروں کو ایک جگہ لانا ہے۔
- اس نئی تجویز کے مطابق تعلیمی اداروں، ہائی اسکول تا ڈگری و پی جی کالجس کو ایک منتخبہ مقام پر قائم کیا جائے گا جہاں پر طلباء کو رہائشی سہولتیں بھی فراہم کی جائیں گی۔
- رہائشی تعلیمی نظم اور KG تا PG مفت تعلیم کا تعارف ان اختراعی اسکیمات میں سے ہیں جن کا ریاست میں تعارف کیا جانے والا ہے۔
- **اسکول کی تعلیم:** لنگانہ میں 43,293 اسکول ہیں جن میں طلباء کی تعداد 61,78,495 ہے اور 2,34,879 ٹیچرس کام کرتے ہیں۔ جہاں تک انتظام و کنٹرول کا تعلق ہے 14-2013 میں حکومت اور خانگی انتظام کا حصہ 50:50 ہے۔
- **جونیئر کالجس:** 14-2013 میں ریاست تلنگانہ میں تقریباً 2,533 جونیئر کالجس کام کررہے ہیں۔ وہ اس طرح ہیں: گورنمنٹ 401، امدادی 40، ماڈل 192، RJC اور سوشیل ویلفیر 150 اور خانگی 1,750 کالجس، تلنگانہ میں تقریباً 60% کالجس کا انتظامیہ خانگی شعبہ پر مشتمل ہے۔
- تقریباً 4.6 لاکھ طلباء (3.6 لاکھ خانگی + 1 لاکھ گورنمنٹ) جونیئر کالجس میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ تقریباً 56,000 جونیئر لکچررس (50,500 خانگی + 5,500 گورنمنٹ اور کنٹراکٹ) کام کررہے ہیں۔
- **ڈگری کالجس**

انتظامیہ کی قسم	کالجس کی تعداد
گورنمنٹ ڈگری کالجس	126
ایڈیڈ ڈگری کالجس	69
خانگی ڈگری کالجس	800

- **جامعات (یونیورسٹیز):** تلنگانہ میں جملہ 20 یونیورسٹیاں موجود ہیں جن میں سے چھ ریاستی سطح کی عام یونیورسٹیاں ہیں۔ تین سنٹرل یونیورسٹیاں، پانچ مخصوص (Specialised) یونیورسٹیاں، دو قومی سطح کی یونیورسٹیاں اور دو فنی و تکنیکی (Professional, Technical) یونیورسٹیاں پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایسی یونیورسٹیاں جنہیں یونیورسٹی قرار دینا ہے (Deemed to be Universities) دو قائم کی گئی ہیں۔
- **صحت (Health):** تعلیم، محفوظ پینے کا پانی، حفظان صحت، آلودگی سے پاک ماحولیات، وغیرہ ملک میں شہریوں کی اچھی صحت کی لازمی شرائط ہیں۔ تلنگانہ میں کئی گاؤں میں لوگ فلوریسس (Fluorosis) (دانتوں سے متعلق بیماری) کا شکار ہیں۔ حکومت تلنگانہ 2017ء تک ہر گھر کو محفوظ پینے کے پانی کی فراہمی پر خصوصی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔
- شیر خوار بچوں کی اموات کا رشتہ ایک علاقہ کی ترقی سے جڑا ہوا ہے۔ اموات اور خواندگی میں گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ اونچی شرح خواندگی کمترین اموات، شیر خوار بچوں کی اموات کی شرح ریاست میں 1981ء میں 83 فی ہزار تھی اور 2011 میں 49 فی ایک ہزار تک گھٹ گئی۔ تلنگانہ شیر خوار بچوں کی اموات کی شرح (IMR) کل ہند سطح کی شرح سے کم ہے۔
- عالمی صحت تنظیم (WHO) کے مقصد ''صحت سب کے لئے'' تک پہنچنے کی خاطر حکومت تلنگانہ مختلف پروگراموں پر عمل آوری کر رہی ہے۔ زچگی کے فوائد سے متعلق National Maternity Benefit Programme، بچوں کی ترقی سے متعلق Child Development Programme، خواتین کو تغذیہ سے متعلق Supplementary Nutrition Programme for the women in reproductive age group، اور بچوں کے لئے Balika Samrudhi Yojna وغیرہ۔
- آروگیہ شری اسکیم اپنی اطلاق پذیری (Applicability) کے اعتبار سے ایک منفرد اسکیم ہے کیونکہ ابھی تک کسی دوسری ریاستی حکومت نے غربا کے ایک بڑے طبقہ کو عام صحت کے فوائد فراہم نہیں کرسکی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ہر خاندان کو طبی علاج و معالجہ کے لئے ایک سال میں 2 لاکھ روپیوں کا تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔
- تمام خط غربت کے نیچے زندگی بسر کرنے والے راشن کارڈ کے حاملین اس پروگرام سے فائدہ اٹھانے کے اہل ہیں۔
- حکومت تلنگانہ نے تمام سرکاری ملازمین کو ''ہیلت کارڈس'' فراہم کئے ہیں تاکہ کارپوریٹ دواخانوں میں طبی سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔

تلنگانہ میں غربت اور بیروزگاری (Poverty and Unempolyment in Telangana)

- تلنگانہ میں غربت ہندوستان کے اوسط سے بہت حد تک کم ہے۔ دیہی تلنگانہ میں غربت کا فیصد 9.3 ہے جب کہ ہندوستان کی سطح پر یہ 30.9 فیصد ہے اور تلنگانہ میں شہری غریب 11.1 فیصد ہیں جب کہ ہندوستان کا اوسط 26.4 فیصد ہے۔

تلنگانہ میں بیروزگاری (Unempolyment in Telangana): حالیہ عرصہ میں بیروزگاری کی شرح میں اضافہ کی کئی ایک وجوہات ہیں جہاں غیر موزوں تعلیمی نظام جو صنعتی ضروریات کی تکمیل نہیں کرسکتا۔ بیروزگاری میں اضافہ کا باعث ہے۔ زراعت میں پیدا کنندہ سے محنت کو اصل سے تبدیل کر رہے ہیں جس کی وجہ سے مزدور بے وطن ہونے پر مجبور ہیں۔ ہندوستان میں ملازمتوں کے بغیر نمو ہو رہا ہے۔

تلنگانہ میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی توانائی' آبپاشی' حمل ونقل

- **توانائی (Energy):** تلنگانہ کی معیشت بنیادی پر زراعت پر منحصر معیشت ہے اور یہ ریاست ہندوستان کی دیگر ریاستوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ برقی استعمال کرنے والی ریاست ہے اور یہاں برقی کے استعمال کی شرح ہندوستان کے 917 یونٹ فی کس کے مقابلے میں 985 یونٹس ہے (2012-13)۔ تلنگانہ کانوں کی دولت سے مالا مال ریاست ہے جہاں سنگارینی میں کوئلے کے ذخائر موجود ہیں۔
- تلنگانہ میں برقی سربراہ کرنی والی دو کمپنیاں تلنگانہ اسٹیٹ ساؤتھرن پاور ڈسٹریبیوشن کمپنی لمیٹیڈ (TSSPDCL) اور تلنگانہ اسٹیٹ نارتھرن پاور ڈسٹریبیوشن کمپنی لمیٹیڈ (TSNPDCL) ہیں جو تلنگانہ کے صارفین کو برقی سربراہ کرتی ہیں۔ برقی سربراہ کرنے والی یہ کمپنیاں 1.02 کروڑ مکانوں کو برقی سربراہ کرتی ہیں۔
- کہ تلنگانہ میں 73% برقی گھریلو طرز کی ہے۔ زراعت اور کاروبار میں اس کا فیصدہ بالترتیب 17 اور 8 ہے۔
- ریاست میں 14-2013 میں 2482 ملین یونٹ برقی کا خسارہ تھا۔ برقی کی طلب 47,428 ملین یونٹ رہی جب کہ رسد 44,988 ملین یونٹ ہی تھی۔ ریاست میں آنے والے برسوں میں معاشی ترقی کے منصوبوں کے پیش نظر برقی کی بڑھتی ہوئی طلب کے خلا کو پر کرنا ضروری ہے۔
- ریاست تلنگانہ کے بڑے برقی پراجکٹ حسب ذیل ہیں۔ نیشنل تھرمل پاور کارپوریشن (NTPC) راما گنڈم' کتہ گڑم تھرمل پاور کارپوریشن (KTPC) پالونچہ ضلع کھمم' کاکتیہ تھرمل پاور کارپوریشن بھوپل پلی ضلع ورنگل ہیں اسی طرح بڑے ہائیڈرو الیکٹریسٹی پلانٹ ناگرجنا ساگر' پوچم پاڈ' سنگور' نظام ساگر اور پلی چنتلہ میں ہیں۔
- 15-2014 میں ریاست میں تمام ذرائع سے حاصل ہونے والی برقی کی مقدار 45,795 ملین یونٹ تھی۔
- ریاست میں برقی قلت پر قابو پانے کے لئے حکومت چھتیس گڑھ سے 2,000 میگاواٹ برقی خریدنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ مرکزی حکومت کے کوٹہ کے تحت این ٹی پی سی کو 4,000 میگاواٹ برقی ملے گی۔
- حکومت تلنگانہ بھی تلنگانہ اسٹیٹ پاور جنریشن کارپوریشن (TSGENCO) کے تحت 6,000 میگاواٹ برقی کی تیاری کا جذباتی منصوبہ رکھتی ہے۔ اور آنے والے برسوں میں 12,000 میگاواٹ برقی دستیاب رہے گی۔
- حکومت (TSGENCO) کے ذریعے بھوپل پلی اور کتہ گوڑم تھرمل پاور اسٹیشنوں میں مزید 1,400 میگاواٹ برقی کی پیداوار اور پولی چنتلہ اور زیریں جورالہ میں اضافے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ 15-2014 کے بجٹ میں حکومت نے برقی شعبے کی ترقی کے لئے 7,400 مختص کئے ہیں۔

آبپاشی وسائل (Irregation Sources)

- 15-2014 حکومت نے آبپاشی شعبے کے لئے بجٹ میں 8,492,75 کروڑ روپئے مختص کئے۔
- تلنگانہ میں آبی ذرائع کو چار زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ i) کنال ii) کنوئیں iii) تالاب iv) اور دیگر وسائل۔
- گزشتہ 50 سال میں تلنگانہ میں آبپاشی کے طریقہ کار میں بڑی تبدیلی واقع ہوئی جس سے ریاست کے کسانوں کے اخراجات کافی بڑھ گئے۔ اور یہ طریقے غیر یقینی اور ناپائیدار بھی رہے۔ تالابوں کے ذریعے آبپاشی میں تیزی سے گراوٹ واقع ہوئی اور بڑے اور اوسط درجے کے آبپاشی پراجکٹس کے تحت آبپاشی میں بھی آہستہ آہستہ کمی واقع ہوئی۔

- **کنال کے ذریعے آبپاشی (Canal Irrigation)**: کنال آبپاشی کے بنیادی ذرائع ہیں۔ کیوں کہ یہ وسیع تر زرعی علاقے کا احاطہ کرتے ہیں۔ کنالوں کی تعمیر کے لئے کثیر صرفہ درکار ہوتا ہے لیکن 61-1960 میں کنال کے تحت آبپاشی شدہ علاقہ 19% تھا۔
- تاہم یہ 11-2010 تک یہ بتدرج کم ہوتے ہوئے 16% تک گھٹ گیا۔ کنالوں کی تین قسمیں ہیں۔ مستقل کنال، سیلابی پانی کے کنال اور پانی کا ذخیرہ کرنے کے کنال۔
- تلنگانہ کی نئی ریاست نے بڑے اور چھوٹے آبی پراجکٹس کی اہمیت محسوس کی اور اس بات کی سنجیدگی سے کوشش کررہی ہے کہ ریاست کی پائدار انداز میں ترقی ہونے کے لئے دریاؤں اور تالابوں کے پانی کے تحفظ کے اقدامات کئے جاسکیں۔

مواصلات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی (Communication and Information Technology)

- معیشت کے لئے مواصلات کا نظام بہت لازمی ہے۔ کیونکہ یہ صارفین اور فروخت کنندگان کو موثر طریقے سے جوڑتا ہے اور معیشت کی نمو میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔ مواصلاتی نظام میں مختلف خدمات جیسے ڈاک اور ٹیلی گراف، نشریات، ٹیلی ویژن اور انفارمیشن ٹیکنالوجی شامل ہیں۔
- مارچ 2014 تک ریاست میں 5831 ٹپہ خانے ہیں۔ جن میں 37 صدر ٹپہ خانے، 822 ذیلی ٹپہ خانے اور 4,972 شاخیں ہیں۔ اسی طرح ریاست میں 14-2013 تک 1,791 ٹیلیفون ایکسچینج تھے۔ سیل فون اور اسمارٹ فون کے بڑھتے استعمالات سے ٹیلی مواصلات کی نمو میں اضافہ ہوا جس سے ریاست میں مواصلاتی سہولتوں میں بھی بہتری پیدا ہوئی۔
- حکومت نے ریاست کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترجیحی منزل تک پہونچانے کے لئے آئی سی ٹی پالیسی 15-2010 کا نفاذ کیا اور اس شعبے میں نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔
- تلنگانہ ریاست ملک کی پہلی ریاست ہے جو ملک بھر میں ای گورننس پراجکٹس چلارہی ہے۔
- ریاست تلنگانہ کی انفارمیشن ٹیکنالوجی برآمدات ملک کی انفارمیشن ٹیکنالوجی برآمدات کا 10.5% ہے۔
- ریاست تلنگانہ سے 14-2013 میں کل انفارمیشن ٹیکنالوجی برآمدات 57,258 کروڑ رہیں۔
- انفارمیشن ٹیکنالوجی شعبہ 3.27 لاکھ لوگوں کے لئے راست روزگار فراہم کررہا ہے۔
- **بنک کاری اور بیمہ (Banking and Insurance)**: معیشت کی ترقی میں بنک کاری اہم رول ادا کرتی ہے۔ اور یہ تیز رفتار ترقی کے لئے اہم ضرورت ہے۔ بنک کا نظام تقسیم کے لئے دولت فراہم کرتے ہوئے اسے باقاعدہ بناتا ہے۔ اور پیداواریت پر اثر انداز ہوتا ہے۔
- تلنگانہ میں سپٹمبر 2014 تک بنکوں کی 4,682 شاخیں قائم تھیں جن میں علاقائی دیہی بنک 610، خانگی شعبے کے بنک 568 اور ایس بی ایچ کی 1,500 شاخیں شامل ہیں۔ ریاستی حکومت کے کوآپریٹیو بنکوں کی شاخوں کی تعداد 3,428 ہے۔ حال ہی میں مرکزی حکومت نے دکن گرامینا بنک کا نام تبدیل کیا ہے اور اسے تلنگانہ گرامینا بنک کا نام دیا گیا ہے۔ یہ بنک تلنگانہ کے 10 اضلاع میں خدمات فراہم کررہا ہے۔
- **بیمہ کاری (Insurance)**: بیمہ کاری کا شعبہ طویل مدتی کھاتوں اور خطرات مول لینے کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے معیشت کی نمو کررہا ہے۔ یہ شعبہ اپنی بچتوں سے حاصل ہونے والی رقم کو اہم شعبوں تک پہونچارہا ہے۔ ان شعبوں کو اپنے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کے لئے طویل مدتی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ تلنگانہ میں ایل آئی سی کے علاوہ دیگر خانگی بیمہ کمپنیاں اپنی خدمات فراہم کررہی ہیں۔

شعبہ سیاحت (Tourism Sector)

- سیاحت بہت سے مواقع فراہم کرنے والی ایک صنعت ہے جو ریاست کی سماجی اور معاشی ترقی میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ حیدرآباد ملک کے ان چند بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے جو سیاحوں کو اپنی جانب راغب کرتا ہے۔
- دنیا بھر میں مشہور چار مینار واقع ہے۔ اور حیدرآباد کو دنیا کے 20 بہترین شہروں میں سے دوسرا درجہ حاصل ہوا ہے۔
- ریاست تلنگانہ کا سیاحتی محکمہ تلنگانہ اسٹیٹ ٹورازم ڈپارٹمنٹ ایک سرکاری ادارہ ہے جو تلنگانہ میں سیاحت کو فروغ دیتا ہے۔ تلنگانہ میں سیاحت کے بہت امکانات ہیں۔ ریاست تلنگانہ میں موجود کچھ اہم سیاحتی مقامات کا ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) 2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کی جملہ آبادی میں تلنگانہ کا حصہ ہے۔

(1) 4.5% (2) 3.5% (3) 3.0% (4) 2.5%

(2) دستور ہند کی دفعہ نے ریاستوں پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ 6 تا 14 سال کی عمر کے بچوں، لڑکوں اور لڑکیوں کو لازمی اور مفت تعلیم فراہم کرے۔

(1) دفعہ 45 (2) دفعہ 29 (3) دفعہ 46 (4) دفعہ 21

(3) Intensive Household Survey (Samagra Kutumba Survey) 2014: عمیق گھریلو سروے جو پوری ریاست میں کب منعقد کیا گیا تھا

(1) 19-09-2014 (2) 19-08-2014 (3) 19-06-2014 (4) 19-07-2014

(4) کلیان لکشمی/شادی مبارک اسکیم کس طبقہ کے شادی کے موقع پر امداد ہے؟

(1) مسلمان (2) عیسائی (3) SC اور ST (4) یہ تمام

(5) شادی مبارک اسکیم پر عمل آوری کب سے کی گئی؟

(1) 2 جون 2014 (2) 2 اکتوبر 2014 (3) 2 نومبر 2014 (4) یکم اکتوبر 2014

جوابات

1-2	2-1	3-2	4-3	5-2

TG TRT

STUDY MATERIAL

School Assistant

(Social Studies)



CENTRE FOR EDUCATIONAL DEVELOPMENT OF MINORITIES

Osmania University

(Sponsored by Minorities Welfare Department, Govt. of Telangana)

Nizam College Campus, Hyderabad - 500 001.